بے وُضو (یا جس پر غُسل فرض ہو اُس)
کیلئے قراٰن مجید یا اس کی کسی آیت کا چُھونا حرام ہے۔
بے وُضو (جب کہ غسل فرض نہ ہو) بے چُھوئے زبانی یا دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔
(بہار شریعت، ج ۱، حصّہ ۲، ص ۳۲۶ مکتبۃ المدینہ)

القرآن الکریم

مع ترجمہ کنز الایمان تفسیر خزائن العرفان

ترجمہ: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدّدِ دین وملّت پروانۂ شمعِ رسالت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تفسیر: صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ الہادی

ناشر: مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

''کنز الایمان شریف'' کے چودہ حروف کی نسبت سے اس ''کنزالایمان'' کے بارے میں ۱۴ وَضاحتی مدنی پھول

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت، عاشقِ ماہ نبوت، پروانۂ شمعِ رسالت حضرت علامہ مولانا شاہ امام **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمن کے ترجمۂ قرآن ''**کنزالایمان**'' کو جملہ اردو تراجمِ قرآن میں جو بلند مقام اور خصوصی امتیاز حاصل ہے وہ اَظْھَرُ مِنَ الشَّمْس ہے، نیز اس پر صدرالافاضل، مفسرِ شہیر حضرت علامہ مولانا مفتی **محمد نعیم الدین** مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کی مختلف عربی تفاسیر کی جامع نہایت ہی علمی و تحقیقی تفسیر ''**خزائن العرفان**'' نے ''**کنزالایمان**'' کی اہمیت وافادیت کو مزید بارہ چاند لگا دیے ہیں، اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ ''**کنزالایمان**'' کی تلاوت کی سعادت حاصل کرتے ہوں گے۔ الحمدُلِلّٰہ عزَّوَجل اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے فیضان سے ''**دعوتِ اسلامی**'' نے سارے جہان میں ''**کنزالایمان**'' کی دھوم مچادی ہے۔

الحمدُ لِلّٰہ علی احسانہٖ...! اس غیر معمولی اہمیت وافادیت اور عالمگیر مقبولیت کے پیشِ نظر ''**دعوتِ اسلامی**'' کے علمی و تحقیقی شعبے ''**المدینۃ العلمیۃ**'' نے ''**کنزالایمان مع خزائن العرفان**'' پر جدید انداز میں کام کرنے کی سعی کی ہے اور کم وبیش چھ ماہ کے قلیل عرصے میں اس تاریخی و عظیم الشان کام کی تکمیل ہوئی۔ اِن مدنی پھولوں کے تحت اس پر کام کیا گیا:

﴿1﴾......متن، ترجمہ اور تفسیر تینوں پر عالمی معیار کے مطابق جدید فارمیٹنگ کی گئی ہے اور حتی المقدور ہر اعتبار سے انتہائی احتیاط کے ساتھ اس کے حسنِ صُوری (یعنی ظاہری حُسن وجمال) کا اہتمام کیا گیا ہے۔

﴿2﴾......متنِ قرآن کا بِالاستیعاب تقابل کم وبیش آٹھ بار کروایا گیا ہے۔ تقابل میں نفسِ متن، رُمُوز و اوقاف، اطراف کی علامات و عبارات، عَرَبی رسم الخط کا خصوصی التزام اور کم وبیش چار بار تقابل بالکتاب بھی شامل ہے۔

﴿3﴾......متن کے تقابل کے لیے پاک و ہند کے مختلف اداروں کے کئی نسخے پیشِ نظر رکھے گئے۔

﴿4﴾......رسم الخط کے حوالے سے رہنمائی اور اغلاط کی درستی کے لیے ''**الاتقان**''، ''**فتاوی رضویہ**'' اور دیگر کتبِ علمائے اہلسنت سے استفادہ اور دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) کے جید مفتیانِ عظام کثرھم اللہ تعالٰی سے شرعی رہنمائی بھی لی گئی ہے۔

﴿5﴾......متن کے تقابل کے دوران عرب شریف کے مطبوعہ متعدد نسخوں کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے اور ان نسخوں کے علاوہ ''المکتبة الشاملہ''، ''المصحف الرقمی''، ''مصحف المدینة النبویه''، ''Quran Searcher''، ''خزائن الھدایت''، ''القرآن الکریم بالرسم العثمانی'' اور اس جیسے دیگر قرآنی سافٹ ویئرز کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

﴿6﴾......متن کے تقابل کیلئے المدینة العلمیة کے ماہر حُفّاظ وغیر حُفّاظ مدنی اسلامی بھائیوں کثرھم اللہ تعالٰی کی خدمات لی گئی ہیں، نیز جید قراء وحفاظ زِیْدَ مَجْدُھُم سے مشاورت کی ترکیب بھی بنائی گئی ہے۔

﴿7﴾......ترجمہ و تفسیر کے تقابُل کیلئے رضا اکیڈمی بمبئی (ہند) کے مطبوعہ تصحیح شدہ نسخے کو معیار بنایا گیا ہے، اور پاک و ہند کے قدیم و جدید کئی نسخوں کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

﴿8﴾......ترجمہ و تفسیر کے تقابل کے دوران پاک و ہند کے مطبوعہ کم وبیش بارہ نسخوں کی تقریباً 500 سے زائد لفظی، کتابت، طباعت، قدیم رسم الخط اور نظرِ ثانی میں رہ جانے والی اغلاط کی تصحیح بھی کی گئی ہے۔

﴿9﴾......تفسیر کے تقابل کے بعد نظرِ ثانی، علاماتِ ترقیم، تسہیل اور غیر معروف الفاظ پر اعراب کی ترکیب بھی بنائی گئی ہے، نیز ایسے

الفاظ جن کی ہیئت اعراب کی وجہ سے بدل جاتی ہے ان کے رسم الخط کو تبدیل کر کے ان پر بھی اعراب لگادیے گئے ہیں۔

﴿10﴾......اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل ''**کنزالایمان مع خزائن العرفان**'' کے اس نسخے میں کم وبیش 2000 مشکل وحل طلب مقامات کی تسہیل بھی کی گئی ہے۔

﴿11﴾......قاری کی سہولت کیلئے ترجمے کے مشکل الفاظ کی تسہیل ترجمہ ہی میں کردی گئی ہے اور مشکل لفظ کو برقرار رکھتے ہوئے اس کی تسہیل کو ہلالین ''()'' میں واضح کردیا گیا ہے تاکہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کے الفاظِ مبارکہ بعینہٖ ترجمہ میں موجود رہیں اور قاری کو بھی ترجمہ سمجھنے میں کوئی دشواری محسوس نہ ہو، نیز ترجمے کی تسہیل کرتے وقت خلیفہ مفتیِ اعظم ہند، ادیبِ شہیر حضرت علامہ **عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری** رحمہ اللہ تعالٰی کی کتاب ''**تسہیلِ کنزالایمان**'' سے بھی مدد لی گئی ہے۔

﴿12﴾......ترجمہ وتفسیر کی تسہیل کرتے ہوئے عربی واُردو لغات، لغات القرآن، مجمع القرآن، مفردات القرآن، عربی تفاسیر، معروف سنی تراجم وتفاسیر کو پیش نظر رکھتے ہوئے عبارات کے ربط پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

﴿13﴾......تسہیل کرتے وقت متوسط طبقے کو سامنے رکھا گیا ہے، چونکہ تفسیر خزائن العرفان ایک مختصر، جامع، علمی وتحقیقی تفسیر ہے اور صدر الافاضل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس تفسیر میں علمی اصطلاحات کا بکثرت استعمال فرمایا ہے جسے عوام الناس کا سمجھنا نہایت ہی دشوار ہے، لہٰذا حتی المقدور انہی مقامات کی تسہیل کی گئی ہے جن کا تعلق عوام سے ہے، اور ایسی دقیق، خالص علمی ابحاث جن کا تعلق علماء سے ہے ان کی تسہیل نہیں کی گئی۔

﴿14﴾......حتی المقدور قاری کی آسانی کیلئے فارمیشن/فارمیٹنگ اس انداز پر کی گئی ہے کہ ترجمے میں جو تفسیری حاشیہ نمبر ہے اُس کی تفسیر اُسی صفحہ سے شروع ہو، دیگر نسخوں کی طرح آخری صفحات پر تفسیر کی ترکیب نہیں بنائی گئی، اسی وجہ سے ہر صفحہ پر متنِ قرآن کی لائنوں کو مخصوص نہیں کیا گیا بلکہ تفسیر وترجمہ کی مناسبت سے جتنے متن کی حاجت تھی اتنا ہی لایا گیا ہے۔ اسی طرح ہر پارہ نئے صفحے سے شروع کیا گیا ہے۔

مدنی التجا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل ہماری اس کاوش میں جو حسن وخوبی نظر آئے وہ قرآنِ پاک کا خاص اعجاز اور اعلیٰ حضرت و صدر الافاضل رحمہما اللہ تعالٰی اور امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کا خصوصی فیضان ہے اور جہاں کوئی خامی ہو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین واہلِ علم حضرات سے مدنی التجا ہے کہ جہاں کہیں کتابت، طباعت یا کوئی اور غلطی دیکھیں تو بذریعہ **ای میل یا مکتوب** ہماری رہنمائی فرمائیں ان شاء اللہ عزوجل آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے گی۔

''**کنزالایمان اور دعوتِ اسلامی**''، ''**تلاوت کے خوشبودار مدنی پھول**'' اور ''**مطالبُ القرآن**'' آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔ یاربِّ مصطفٰے! **دعوتِ اسلامی**'' کے علمی وتحقیقی شعبے ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اس عظیم کاوش کو قبول فرما، اور اس کارخیر میں حصہ لینے والے تمام اسلامی بھائیوں کو دوجہاں کی بھلائیاں عطا فرما اور ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بشمول مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن پچیسویں، رات چھبیسویں ترقی عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)
شعبۂ کتب اعلی حضرت
Email: ilmia@dawateislami.net

تاریخ: ۲۹ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

القرآن الکریم

ترجمہ کنز الایمان

مع

تفسیر خزائن العرفان

ترجمہ: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت پروانۂ شمعِ رسالت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تفسیر: صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی

ناشر: مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

رکوعها ۱　۱ سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۵　ایاتها ۷

سورۂ فاتحہ مکیہ ہے، اس میں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا　بہت مہربان رحمت والا　روزِ جزا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی حَبِیۡبِهِ الۡکَرِیۡمِ

سورۂ فاتحہ کے اسماء:۔ اس سورۃ کے متعدد نام ہیں: فَاتِحَه، فَاتِحَةُ الۡكِتَاب، اُمُّ الۡقُرۡآن، سُوۡرَةُ الۡكَنۡز، كَافِيَه، وَافِيَه، شَافِيَه، شِفَاء، سَبۡعِ مَثَانِی، نُوۡر، رُقۡيَه، سُوۡرَةُ الۡحَمۡد، سُوۡرَةُ الدُّعَا، تَعۡلِيۡمُ الۡمَسۡئَلَه، سُوۡرَةُ الۡمُنَاجَاة، سُوۡرَةُ التَّفۡوِيۡض، سُوۡرَةُ السُّؤَال، اُمُّ الۡكِتَاب، فَاتِحَةُ الۡقُرۡآن، سُوۡرَةُ الصَّلٰوة۔ اس سورۃ میں سات آیتیں، ستائیس کلمے، ایک سو چالیس حرف ہیں، کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں۔ **شانِ نزول:** یہ سورۃ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ، یا دونوں میں نازل ہوئی۔ عَمۡرو بن شُرَحۡبِیۡل سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: ''میں ایک ندا سنا کرتا ہوں جس میں ''اِقۡرَاۡ'' کہا جاتا ہے۔'' وَرَقہ بن نَوفل کو خبر دی گئی، عرض کیا: جب یہ ندا آئے آپ بِاطمینان سنیں۔ اس کے بعد حضرت جبریل نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا: فرمایئے ''بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم ط اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡن''۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نُزول میں یہ پہلی سورت ہے مگر دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ''سورۂ اِقۡرَاۡ'' نازل ہوئی۔ اس سورت میں تَعۡلِيۡمًا بندوں کی زبان میں کلام فرمایا گیا ہے۔ **احکام:۔ مسئلہ:** نماز میں اس سورت کا پڑھنا واجب ہے امام و مُنۡفَرِد کے لئے توحقیقۃً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے بقراءتِ حُکۡمِیہ یعنی امام کی زبان سے۔ صحیح حدیث میں ہے: '' قِرَاءَةُ الۡاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ '' امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔ قرآنِ پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قراءت سننے کا حکم دیا ہے: '' اِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ وَاَنۡصِتُوۡا (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جاؤ)۔'' مسلم شریف کی حدیث ہے: ''اِذَا قَرَاَ فَاَنۡصِتُوۡا'' جب امام قراءت کرے تم خاموش رہو۔ اور بہت اَحادیث میں یہی مضمون ہے۔ **مسئلہ:** نمازِ جنازہ میں دعا یاد نہ ہو تو سورۂ فاتحہ بہ نیتِ دعا پڑھنا جائز ہے، بہ نیتِ قراءت جائز نہیں۔ (عالمگیری) **سورۂ فاتحہ کے فضائل:** اَحادیث میں اس سورۃ کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں حضور نے فرمایا: توریت وانجیل وزبور میں اس کی مثل سورت نہ نازل ہوئی۔ (ترمذی) ایک فرشتہ نے آسمان سے نازل ہو کر حضور پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نوروں کی بشارت دی جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے: ایک سورۂ فاتحہ، دوسرے سورۂ بقر کی آخری آیتیں۔ (مسلم شریف) ''سورۂ فاتحہ'' ہر مرض کے لئے شِفاء ہے۔ (دارمی) ''سورۂ فاتحہ'' سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ (دارمی) **اِستِعاذہ:۔ مسئلہ:** تلاوت سے پہلے '' اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡم '' پڑھنا سنت ہے۔ (خازن) لیکن شاگرد اُستاد سے پڑھتا ہو تو اسکے لئے سنت نہیں۔ (شامی) **مسئلہ:** نماز میں امام و مُنۡفَرِد کے لئے ''سُبحان'' (ثنا) سے فارغ ہو کر آہستہ ''اَعُوۡذُ...الخ'' پڑھنا سنت ہے۔ (شامی) **تَسۡمِیَہ:۔ مسئلہ:** ''بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم'' قرآن پاک کی آیت ہے مگر سورۂ فاتحہ یا اور کسی سورۃ کا جز نہیں اسی لئے نماز میں جَہر (بلند آواز) کے ساتھ نہ پڑھی جائے، بخاری و مُسلم میں مَروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز '' اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡن '' سے شروع فرماتے تھے۔ **مسئلہ:** تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ ''بِسۡمِ اللّٰه'' جَہر کے ساتھ ضرور پڑھی جائے تاکہ ایک آیت باقی نہ رہ جائے۔ **مسئلہ:** قرآنِ پاک کی ہر سورت ''بِسۡمِ اللّٰه'' سے شروع کی جائے سوائے سورۂ برأت کے۔ **مسئلہ:** سورۂ نَمل میں آیتِ سجدہ کے بعد جو ''بِسۡمِ اللّٰه'' آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جُزوِ آیت ہے بلا خلاف اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی! نمازِ جہری میں جہراً، سِرّی میں سِراً۔ **مسئلہ:** ہر مُباح کام ''بِسۡمِ اللّٰه'' سے شروع کرنا مُستَحَب ہے، ناجائز کام پر ''بِسۡمِ اللّٰه'' پڑھنا ممنوع ہے۔ **سورۂ فاتحہ کے مَضامین:** اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، ربوبیت، رحمت، مالکِیّت، اِستحقاقِ عبادت، توفیقِ خیر، بندوں کی ہدایت، تَوَجُّه اِلَی اللّٰه، اِختِصاصِ عبادت، اِستِعانت، طلبِ رُشد، آدابِ دعا، صالحین کے حال سے مُوافقت، گمراہوں سے اِجتناب ونفرت، دنیا کی زندگانی کا خاتمہ، جزاء اور رُوزِ جزاء کا مُصرَّح و مُفَصَّل بیان ہے اور جملہ مسائل کا اِجمالاً۔ **حمد:۔ مسئلہ:** ہر کام کی

اَلۡمَنۡزِلُ الۡاَوَّل ﴿1﴾

الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا

الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

راستہ چلا راستہ اُن کا جن پر تُو نے احسان کیا نہ اُن کا جن پر غضب

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ ع

ع ١

ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

ابتداء میں تَسمِیَہ کی طرح حمدِ الٰہی بجالانا چاہئے۔ مسئلہ: کبھی حمد واجب ہوتی ہے جیسے خطبۂ جمعہ میں، کبھی مُستَحَب جیسے خطبۂ نکاح ودعا وہر اَمرِ ذیشان میں اور ہر کھانے پینے کے بعد، کبھی سنتِ مُؤَکَّدہ جیسے چھینک آنے کے بعد۔ (طحطاوی) ''رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ'' میں تمام کائنات کے حادث، ممکن، محتاج ہونے اور اللہ تعالیٰ کے واجب، قدیم، اَزَلی، اَبَدی، حَی، قَیُّوم، قادر، علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو ''رَبِّ الْعَالَمِين'' مُستَلزِم ہے، دو لفظوں میں علمِ اِلٰہیات کے اہم مَباحِث طے ہوگئے۔ ''مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ'' مِلک کے ظہورِ تام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مَملوک ہیں اور مملوک مستحقِ عبادت نہیں ہو سکتا۔ اسی سے معلوم ہوا کہ دنیا دارُ الْعَمل ہے اور اس کے لئے ایک آخر ہے، جہان کے سلسلہ کو اَزَلی وقدیم کہنا باطل ہے۔ اِختِتامِ دنیا کے بعد ایک جزاء کا دن ہے، اس سے تَناسُخ باطل ہوگیا۔ ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ'' ذکرِ ذات وصِفات کے بعد یہ فرمانا اشارہ کرتا ہے کہ اِعتِقادِ عمل پر مُقدَّم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدے کی صحت پر مَوقوف ہے۔ مسئلہ: ''نَعْبُدُ'' کے صِیغۂ جمع سے ادائے جَماعت بھی مُستَفاد ہوتی ہے اور یہ بھی کہ عوام کی عبادتیں محبوبوں اور مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجۂ قبول پاتی ہیں۔ مسئلہ: اس میں ردِّ شرک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہوسکتی۔ ''وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ'' میں یہ تعلیم فرمائی کہ اِستِعانت خواہ بُواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے حقیقی مُستَعان (مددگار) وہی ہے، باقی آلات وخُدّام واَحباب وغیرہ سب عونِ الٰہی کے مظہر ہیں، بندے کو چاہئے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دستِ قدرت کو کارکن دیکھے۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء واَنبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے عقیدۂ باطلہ ہے کیونکہ مُقَرَّبانِ حق کی امداد، امدادِ الٰہی ہے اِستِعانت بِالْغَیر نہیں۔ اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو وہابیہ نے سمجھے تو قرآنِ پاک میں ''اَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ'' (میری مدد طاقت سے کرو) اور ''اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ'' (صبر اور نماز سے مدد چاہو) کیوں وارد ہوتا، اور اَحادیث میں اہلُ اللہ سے اِستِعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی۔ ''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ'' مَعرِفتِ ذات وصِفات کے بعد عبادت، اس کے بعد دعا تعلیم فرمائی، اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے بعد مشغولِ دعا ہونا چاہئے، حدیث شریف میں بھی نماز کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن) ''صراطِ مستقیم'' سے مراد اِسلام یا قرآن، یا خُلقِ نبیِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم یا حضور، یا حضور کے آل واَصحاب ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراطِ مستقیم طریقِ اہلِ سنت ہے جو اہلِ بیت واَصحاب اور سنت وقرآن وسَوادِ اَعظم سب کو مانتے ہیں۔ ''صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ'' جملۂ اُولیٰ کی تفسیر ہے کہ صراطِ مستقیم سے طریقِ مُسلِمین مراد ہے۔ اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن اُمور پر بزرگانِ دین کا عمل رہا ہو وہ صراطِ مستقیم میں داخل ہے۔ ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ'' اس میں ہدایت ہے کہ مسئلہ: طالبِ حق کو دشمنانِ خدا سے اِجتِناب اور ان کے راہ ورسم وَضع واَطوار سے پرہیز لازم ہے۔ ترمِذی کی رِوایت ہے کہ مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ سے یہود، اور ضَآلِّيْن سے نصاریٰ مراد ہیں۔ مسئلہ: ''ضاد'' اور ''ظاء'' میں مبائنت ذاتی ہے بعض صِفات کا اِشتِراک انہیں متحد نہیں کرسکتا لہٰذا غَيْرِ الْمَغْظُوْب ''بظا'' پڑھنا اگر بقصد ہو تو تحریفِ قرآن وکفر ہے، ورنہ ناجائز۔ مسئلہ: جو شخص ''ضاد'' کی جگہ ''ظا'' پڑھے اس کی امامت جائز نہیں۔ (محیط برہانی) ''اٰمِيْن'' اس کے معنی ہیں: ایسا ہی کر، یا قبول فرما۔ مسئلہ: یہ کلمہ قرآن نہیں۔ مسئلہ: سورۂ فاتحہ کے ختم پر ''آمین کہنا'' سنت ہے نماز کے اندر بھی اور نماز کے باہر بھی۔ مسئلہ: حضرت امام اَعظم کا مذہب یہ ہے کہ نماز میں ''آمین'' اِخفاء کے ساتھ یعنی آہستہ کہی جائے۔ تمام اَحادیث پر نظر اور تنقید سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جَہر کی روایتوں میں صرف وائل کی رِوایت صحیح ہے اس میں ''مَدَّ بِهَا'' کا لفظ ہے جس کی دلالت جہر پر قطعی نہیں جیسا جہر کا احتمال ہے ویسا ہی بلکہ اس سے قوی مد ہمزہ کا احتمال ہے اس لئے یہ روایت جہر کیلئے حجت نہیں ہوسکتی۔ دوسری روایتیں جن میں جہر و رَفع کے الفاظ ہیں ان کی اِسناد میں کلام ہے، علاوہ بریں وہ روایت بِالْمعنیٰ ہیں اور فہمِ راوی حدیث نہیں لہٰذا ''آمین'' کا آہستہ ہی پڑھنا صحیح تر ہے۔

ایاتها ٢٨٦ ٢ سُورَۃُ البَقَرَۃِ مَدَنِيَّةٌ ٨٧ رکوعاتها ٤٠

سورۂ بقرہ مدنیہ ہے ، اس میں دو سو چھیاسی آیتیں اور چالیس رکوع ہیں ف١

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الٓمّٓ ۚ ① ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۚۛ فِيۡهِ ۚۛ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ ② الَّذِيۡنَ

ف٢ وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں ف٣ اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو ف٤ وہ جو

ف١ سورۂ بقرہ: یہ سورت مدنی ہے۔حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے یہی سورت نازل ہوئی سوائے آیت ''وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ'' کے کہ حِجِ وِداع میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی۔(خازن) اس سورت میں دو سو چھیاسی آیتیں، چالیس رکوع، چھ ہزار ایک سو اکیس کلمے، پچیس ہزار پانچ سو حرف ہیں۔(خازن) پہلے قرآنِ پاک میں سورتوں کے نام نہ لکھے جاتے تھے یہ طریقہ حَجاج نے نکالا۔ابنِ عربی کا قول ہے کہ سورۂ بقر میں ہزار اَمر، ہزار نَہی، ہزار حکم، ہزار خبریں ہیں، اس کے اَخذ میں برکت، ترک میں حسرت ہے، اہلِ باطل جادوگر اس کی اِستطاعت نہیں رکھتے، جس گھر میں یہ سورت پڑھی جائے تین دن تک سرکش شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا۔مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں یہ سورت پڑھی جائے۔(جمل) بیہقی وسعید بن منصور نے حضرت مُغیرَہ سے روایت کی کہ جو شخص سوتے وقت سورۂ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے گا قرآن شریف کو نہ بھولے گا، وہ آیتیں یہ ہیں: چار آیتیں اول کی اور آیت الکرسی اور دو اس کے بعد کی، اور تین آخرِ سورت کی۔مسئلہ: طبرانی و بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میت کو دفن کر کے قبر کے سرہانے سورۂ بقر کے اول کی آیتیں اور پاؤں کی طرف آخر کی آیتیں پڑھو۔شانِ نزول: اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک ایسی کتاب نازل فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا جو نہ پانی سے دھو کر مٹائی جاسکے نہ پرانی ہو، جب قرآن پاک نازل ہوا تو فرمایا: ''ذٰلِكَ الْكِتٰبُ'' کہ وہ کتابِ مَوعُود (جس کا وعدہ کیا گیا تھا) یہ ہے۔ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے بنی اسرائیل سے ایک کتاب نازل فرمانے اور بنی اسمٰعیل میں سے ایک رسول بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی جہاں یہود بکثرت تھے تو ''الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ'' نازل فرما کر اس وعدے کے پورے ہونے کی خبر دی۔(خازن) ف٢ ''الٓمّٓ'' سورتوں کے اول جو حروفِ مُقطَّعہ آتے ہیں ان کی نسبت قولِ راجح یہی ہے کہ وہ اَسرارِ الٰہی اور مُتشابِہات سے ہیں ان کی مراد اللہ اور رسول جانیں ہم اس کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ف٣ اسلئے کہ شک اس میں ہوتا ہے جس پر دلیل نہ ہو، قرآنِ پاک ایسی واضح اور قوی دلیلیں رکھتا ہے جو عاقل، مُنصِف کو اس کے کتابِ الٰہی اور حق ہونے کے یقین پر مجبور کرتی ہیں تو یہ کتاب کسی طرح قابلِ شک نہیں جس طرح اندھے کے انکار سے آفتاب کا وجود مُشتَبہ نہیں ہوتا ایسے ہی مُعانِد سیاہ دل کے شک و انکار سے یہ کتاب مشکوک نہیں ہوسکتی۔ف٤ ''هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ'' (اس میں ہدایت ہے ڈر والوں) اگرچہ قرآن کریم کی ہدایت ہر ناظر کے لئے عام ہے مومن ہو یا کافر جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا: ''هُدًى لِّلنَّاسِ'' (لوگوں کے لئے ہدایت) لیکن چونکہ اِنتِفاع اس سے اہلِ تقویٰ کو ہوتا ہے اسلئے ''هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ'' ارشاد ہوا، جیسے کہتے ہیں بارش سبزہ کے لئے ہے یعنی مُنتَفِع اس سے سبزہ ہوتا ہے اگرچہ برستی کلر اور زمینِ بے گیاہ (بیکار و بنجر) پر بھی ہے۔تقویٰ کے کئی معنیٰ آتے ہیں: نفس کو خوف کی چیز سے بچانا، اور عُرفِ شرع میں ممنوعات چھوڑ کر نفس کو گناہ سے بچانا، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: متّقی وہ ہے جو شرک و کبائر و فَواحِش سے بچے۔بعضوں نے کہا: متّقی وہ ہے جو اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر نہ سمجھے۔بعض کا قول ہے: تقویٰ حرام چیزوں کا ترک اور فرائض کا ادا کرنا ہے۔بعض کے نزدیک مَعصِیَت پر اِصرار اور طاعت پر غرور کا ترک تقویٰ ہے۔بعض نے کہا: تقویٰ یہ ہے کہ تیرا مولیٰ تجھے وہاں نہ پائے جہاں اس نے منع فرمایا۔ایک قول یہ ہے کہ تقویٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کی پیروی کا نام ہے۔(خازن) یہ تمام معنی باہم مناسبت رکھتے ہیں اور مآل (یعنی اصل) کے اعتبار سے ان میں کچھ مخالفت نہیں۔تقویٰ کے مَراتِب بہت ہیں: عوام کا تقویٰ ایمان لا کر کفر سے بچنا، مُتَوسِّطین کا اَوامر و نَواہی کی اطاعت، خواص کا ہر ایسی چیز کو چھوڑنا جو اللہ تعالٰی سے غافل کرے۔(جمل) حضرت مُترجِم قدس سرہٗ نے فرمایا: تقویٰ سات قسم ہے: (١) کفر سے بچنا، یہ بِفَضْلِہ تعالٰی ہر مسلمان کو حاصل ہے (٢) بدمذہبی سے بچنا، یہ ہر سنی کو نصیب ہے (٣) ہر کبیرہ سے بچنا (٤) صَغائر سے بھی بچنا (٥) شُبہات سے اِحتراز (٦) شہوات سے بچنا (٧) غیر کی طرف اِلتِفات سے بچنا، یہ اَخصُّ الخواص کا منصب ہے۔اور قرآن عظیم ساتوں مرتبوں کا ہادی ہے۔

يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾

بے دیکھے ایمان لائیں ف۵ اور نماز قائم رکھیں ف۶ اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں ف۷

وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا ف۸

ف۵ ''اَلَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ'' یہاں سے ''مُفۡلِحُوۡنَ'' تک آیتیں مومنین باِخلاص کے حق میں ہیں جو ظاہراً و باطِناً ایماندار ہیں، اس کے بعد دو آیتیں کھلے کافروں کے حق میں ہیں جو ظاہراً و باطناً کافر ہیں۔ اس کے بعد ''وَمِنَ النَّاسِ'' سے تیرہ آیتیں منافقین کے حق میں ہیں جو باطن میں کافر ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ (جمل) ''غیب'' مصدر، یا اسمِ فاعل کے معنی میں ہے اس تقدیر پر ''غیب'' وہ ہے جو حَواس و عقل سے بَدِیہی طور پر معلوم نہ ہو سکے، اس کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جس پر کوئی دلیل نہ ہو، یہ علمِ غیب ذاتی ہے، اور یہی مراد ہے آیہ ''عِنۡدَهٗ مَفَاتِحُ الۡغَیۡبِ لَا یَعۡلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ'' (اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی انہیں وہی جانتا ہے) میں اور اُن تمام آیات میں جن میں علمِ غیب کی غیرِ خدا سے نفی کی گئی ہے، اس قسم کا علمِ غیب یعنی ذاتی جس پر کوئی دلیل نہ ہو اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے۔ ''غیب'' کی دوسری قسم وہ ہے جس پر دلیل ہو جیسے صانِعِ عالَم اور اس کے صِفات، نُبُوّات اور ان کے متعلقات، احکام و شَرائع و روزِ آخر اور اس کے اَحوال، بَعۡث، نَشر، حساب، جزا وغیرہ کا علم جس پر دلیلیں قائم ہیں، اور جو تعلیمِ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے یہاں یہی مراد ہے۔ اس دوسرے قسم کے غُیوب جو ایمان سے عَلاقہ رکھتے ہیں ان کا علم و یقین ہر مومن کو حاصل ہے، اگر نہ ہو آدمی مومن نہ ہو سکے، اور اللہ تعالٰی اپنے مُقرَّب بندوں انبیاء واَولیاء پر جو غیوب کے دروازے کھولتا ہے وہ اسی قسم کا غیب ہے۔ یا ''غیب'' معنیٔ مَصدری میں رکھا جائے اور غیب کا صِلَہ ''مُؤمَن بِهٖ'' قرار دیا جائے، یا ''باء'' کو مُتَلَبِّسین محذُوف کے متعلق کرکے حال قرار دیا جائے۔ پہلی صورت میں آیت کے معنی یہ ہونگے جو بے دیکھے ایمان لائیں جیسا کہ حضرت مُتَرجِم قدس سرہ نے ترجمہ کیا ہے۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہونگے جو مؤمنین کے پسِ غَیبت ایمان لائیں یعنی ان کا ایمان منافقوں کی طرح مومنین کے دکھانے کے لئے نہ ہو بلکہ وہ مخلص ہوں، غائب، حاضر ہر حال میں مومن رہیں۔ ''غیب'' کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ غیب سے قلب یعنی دل مراد ہے، اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ وہ دل سے ایمان لائیں۔ (جمل) ''ایمان'' جن چیزوں کی نسبت ہدایت و یقین سے معلوم ہے کہ یہ دینِ محمدی سے ہیں ان سب کو ماننے اور دل سے تصدیق اور زبان سے اِقرار کرنے کا نام ایمانِ صحیح ہے، عمل ایمان میں داخل نہیں اسی لئے ''یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ'' کے بعد ''یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ'' فرمایا۔ ف۶ نماز کے قائم رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اس پر مُداوَمت کرتے ہیں اور ٹھیک وقتوں پر پابندی کے ساتھ اس کے اَرکان پورے پورے ادا کرتے، اور فرائض، سُنَن، مُستَحَبات کی حفاظت کرتے ہیں کسی میں خَلَل نہیں آنے دیتے، مُفسِدات و مکروہات سے اس کو بچاتے ہیں اور اس کے حُقوق اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔ نماز کے حقوق دو طرح کے ہیں: ایک ظاہری وہ تو یہی ہیں جو ذکر ہوئے، دوسرے باطنی وہ خُشوع اور حُضور یعنی دل کو فارغ کرکے ہَمہ تن بارگاہِ حق میں متوجہ ہو جانا اور عرض و نیاز و مُناجات میں مَحوِیَّت پانا۔ ف۷ راہِ خدا میں خرچ کرنے سے یا زکوٰۃ مراد ہے جیسا دوسری جگہ فرمایا: ''یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوةَ'' یا مُطلَق اِنفاق خواہ فرض و واجب ہو جیسے زکوٰۃ، نذر، اپنا اور اپنے اہل کا نَفَقہ وغیرہ، خواہ مُستَحَب جیسے صدَقاتِ نافلہ، اَموات کا ایصالِ ثواب۔ مسئلہ: گیارہویں، فاتحہ، تیجہ، چالیسواں وغیرہ بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب صدَقاتِ نافلہ ہیں اور قرآن پاک و کلمہ شریف کا پڑھنا نیکی کے ساتھ اور نیکی ملا کر اجر و ثواب بڑھاتا ہے۔ مسئلہ: ''مِمَّا'' میں ''مِن'' تبعیضیہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اِنفاق میں اِسراف ممنوع ہے یعنی اِنفاق خواہ اپنے نفس پر ہو، یا اپنے اہل پر، یا کسی اور پر اِعتِدال کے ساتھ ہو اِسراف نہ ہونے پائے۔ ''رَزَقۡنٰهُمۡ'' کی تقدیم اور رزق کو اپنی طرف نسبت فرما کر ظاہر فرمایا کہ مال تمہارا پیدا کیا ہوا نہیں ہمارا عطا فرمایا ہوا ہے، اس کو اگر ہمارے حکم سے ہماری راہ میں خرچ نہ کرو تو تم نہایت ہی بَخیل ہو، اور یہ بُخل نہایت قبیح۔ ف۸ اس آیت میں اہلِ کتاب سے وہ مومنین مراد ہیں جو اپنی کتاب اور تمام پچھلی آسمانی کتابوں اور اَنبیاء علیہم السلام کی وَحیوں پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی، اور ''مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ'' سے تمام قرآن پاک اور پوری شریعت مراد ہے۔ (جمل) مسئلہ: جس طرح قرآن پاک پر ایمان لانا ہر مُکَلَّف پر فرض ہے اسی طرح کُتُبِ سابِقہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالٰی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمائی، البتہ ان کے جو اَحکام ہماری شریعت میں مَنسُوخ ہو گئے ان پر عمل درست نہیں مگر ایمان ضروری ہے مثلاً پچھلی شریعتوں میں بَیتُ المَقدِس قبلہ تھا اس پر ایمان لانا تو ہمارے لئے ضروری ہے مگر عمل یعنی نماز میں بیت المَقدِس کی طرف منہ کرنا جائز نہیں منسوخ ہو چکا۔ مسئلہ: قرآن کریم سے پہلے جو کچھ اللہ تعالٰی کی طرف سے اس کے انبیاء پر نازل ہوا اُن سب پر اِجمالاً ایمان لانا فرضِ عَین ہے اور قرآن شریف پر تفصیلاً فرضِ کِفایہ ہے لہٰذا عوام پر اس کی تفصیلات کے علم کی تحصیل فرض نہیں جبکہ علماء موجود ہوں جنہوں نے اس کی تحصیلِ علم میں پوری جُہد صَرف کی ہو۔

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝۴ؕ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْۗ وَاُولٰٓىٕكَ

اور آخرت پر یقین رکھیں ف۹ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ

مراد کو پہنچنے والے بے شک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے ف۱۰ انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۶ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْؕ

یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں اللہ نے اُن کے دِلوں پر اور کانوں پر مہر کردی

ع ٧ ١ وَعَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ٘ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝۷ؑ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے ف۱۱ اور ان کے لیے بڑا عذاب اور کچھ لوگ کہتے ہیں ف۱۲

وقف لازم یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝۸ۘ یُخٰدِعُوْنَ

کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں فریب دیا چاہتے ہیں

اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْاۚ وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۝۹ؕ

اللہ اور ایمان والوں کو ف۱۳ اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں

ف۹ یعنی دارِ آخرت اور جو کچھ اس میں ہے جزا وحساب وغیرہ سب پر ایسا یقین واِطمینان رکھتے ہیں کہ ذرا شک وشُبہ نہیں۔ اس میں اہلِ کتاب وغیرہ کفّار پر تَعرِیض ہے جن کے اِعتِقادآخرت کے متعلق فاسد ہیں۔ ف۱۰ اَولیاء کے بعد اَعداء کا ذکر فرمانا حکمتِ ہدایت ہے کہ اس مقابلہ سے ہر ایک کو اپنے کردار کی حقیقت اور اس کے نتائج پر نظر ہو جائے۔ شانِ نزول: یہ آیت ابو جہل، ابولہب وغیرہ کفّار کے حق میں نازل ہوئی جو علمِ الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں اسی لیے ان کے حق میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت سے ڈرانا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں انہیں نفع نہ ہوگا مگر حضور کی سَعی بیکار نہیں کیونکہ منصبِ رسالتِ عامہ کا فرض رہنمائی واِقامتِ حُجت وتبلیغ علیٰ وَجہِ الکمال ہے۔ مسئلہ: اگر قوم پند پذیر نہ ہو (یعنی نصیحت قبول نہ کرے) تب بھی ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا۔ اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تسکینِ خاطر (تسلی اور دلجوئی) ہے کہ کفّار کے ایمان نہ لانے سے آپ مَغمُوم نہ ہوں آپ کی سَعیٔ تبلیغ کامل ہے اس کا اجر ملے گا، محروم تو یہ بدنصیب ہیں جنہوں نے آپ کی اطاعت نہ کی۔ ''کفر'' کے معنیٰ اللہ تعالیٰ کے وجود یا اس کی وَحدانیت، یا کسی نبی کی نبوّت، یا ضروریاتِ دین سے کسی امر کا انکار، یا کوئی ایسا فعل جو عِندَ الشَّرع انکار کی دلیل ہو کفر ہے۔ ف۱۱ خُلاصہ مطلب یہ ہے کہ کفّار ضلالت وگمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے، سننے، سمجھنے سے اس طرح محروم ہو گئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پر مہر لگی ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندوں کے اَفعال بھی تحتِ قدرتِ الٰہی ہیں۔ ف۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کی راہیں اُن کے لیے اوّل ہی سے بند نہ تھیں کہ جائے عذر ہوتی بلکہ ان کے کفر وعِناد اور سرکشی وبے دینی اور مخالفتِ حق وعداوتِ انبیاء علیہم السلام کا یہ انجام ہے جیسے کوئی شخص طبیب کی مخالفت کرے اور زہرِ قاتل کھالے اور اس کے لیے دوا سے اِنتِفاع کی صورت نہ رہے تو خود وہی مستحقِ ملامت ہے۔ ف۱۳ شانِ نزول: یہاں سے تیرہ آیتیں منافقین کی شان میں نازل ہوئیں جو باطن میں کافر تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مَاهُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ'' وہ ایمان والے نہیں یعنی کلمہ پڑھنا، اسلام کا مُدَّعی ہونا، نماز روزہ ادا کرنا مومن ہونے کے لیے کافی نہیں جب تک دل میں تصدیق نہ ہو۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جتنے فرقے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور کفر کا اِعتقاد رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ کافر خارج از اِسلام ہیں، شَرع میں ایسوں کو منافق کہتے ہیں ان کا ضَرر کھلے کافروں سے زیادہ ہے۔ ''مِنَ النَّاسِ'' فرمانے میں لطیف رَمز یہ ہے کہ یہ گروہ بہتر صِفات وانسانی کمالات سے ایسا عاری ہے کہ اس کا ذکر کسی وصف وخوبی کے ساتھ نہیں کیا جاتا، یوں کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آدمی ہیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل وکمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے۔ اس لیے قرآن پاک میں جا بجا

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ ۢ بِمَا

ان کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۴ تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور اُن کے لیے درد ناک عذاب ہے بدلہ

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا

ان کے جھوٹ کا ف۱۵ اور جو ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو ف۱۶ تو کہتے ہیں

اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا

ہم تو سنوارنے والے ہیں سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں

يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

شعور نہیں اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں ف۱۷ تو کہیں کیا ہم

كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں ف۱۸ سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں ف۱۹

انبیاءِ کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا، اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کُفّار کا دستور ہے۔ بعض مفسّرین نے فرمایا: ''مِنَ النَّاسِ'' سامعین کو تعجب دلانے کے لیے فرمایا گیا کہ ایسے فریبی مکّار اور ایسے اَحمق بھی آدمیوں میں ہیں۔ ف۱۴ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو کوئی دھوکا دے سکے وہ اَسرار و مَخفیات کا جاننے والا ہے۔ مراد یہ ہے کہ منافق اپنے گمان میں خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں، یا یہ کہ خدا کو فریب دینا یہی ہے کہ رسول علیہ السلام کو دھوکا دینا چاہیں کیونکہ وہ اس کے خلیفہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اَسرار کا علم عطا فرمایا ہے وہ ان منافقین کے چھپے کفر پر مطلع ہیں اور مسلمان ان کے اطلاع دینے سے باخبر، تو ان بے دینوں کا فریب نہ خدا پر چلے نہ رسول پر نہ مومنین پر بلکہ درحقیقت وہ اپنی جانوں کو فریب دے رہے ہیں۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ تَقِیّہ بڑا عیب ہے جس مذہب کی بِنا تَقِیّہ پر ہو وہ باطل ہے، تَقِیّہ والے کا حال قابلِ اعتماد نہیں ہوتا، توبہ نا قابلِ اطمینان ہوتی ہے اس لیے علماء نے فرمایا: ''لَاتُقْبَلُ تَوْبَةُ الزِّنْدِيْقِ'' (زندیق کی توبہ قبول نہیں ہوتی)۔ ف۱۵ بدعقیدگی کو قلبی مرض فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بدعقیدگی روحانی زندگی کے لیے تباہ کن ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹ حرام ہے اس پر عذابِ اَلیم مُرَتَّب ہوتا ہے۔ ف۱۶ مسئلہ: کفّار سے میل جول، ان کی خاطر دِین میں مُدَاہَنَت (باوجودِ قدرت انہیں باطل سے نہ روکنا) اور اہلِ باطل کے ساتھ تَمَلُّق و چاپلوسی اور ان کی خوشی کے لیے صُلحِ کل بن جانا اور اظہارِ حق سے باز رہنا شانِ منافق اور حرام ہے، اسی کو منافقین کا فساد فرمایا گیا۔ آج کل بہت لوگوں نے یہ شیوہ کرلیا ہے کہ جس جلسہ میں گئے ویسے ہی ہوگئے اسلام میں اس کی مُمانَعت ہے، ظاہر و باطن کا یکساں نہ ہونا بڑا عیب ہے۔ ف۱۷ یہاں ''اَلنَّاسُ'' سے یا صحابۂ کرام مراد ہیں یا مومنین کیونکہ خداشناسی، فرمانبرداری و عاقبت اندیشی کی بدولت وہی انسان کہلانے کے مستحق ہیں۔ مسئلہ: ''اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ'' (ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں) سے ثابت ہوا کہ صالحین کا اِتباع محمود و مَطلوب ہے۔ مسئلہ: یہ بھی ثابت ہوا کہ مذہب اہلِ سنت حق ہے کیونکہ اس میں صالحین کا اِتباع ہے۔ مسئلہ: باقی تمام فرقے صالحین سے مُنْحَرِف ہیں لہٰذا گمراہ ہیں۔ مسئلہ: بعض علماء نے اس آیت کو ''زندیق'' کی توبہ مقبول ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔ (بیضاوی) ''زندیق'' وہ ہے جو نبوت کا مُقِرّ (اقرار کرتا) ہو، شعائرِ اسلام کا اظہار کرے اور باطن میں ایسے عقیدے رکھے جو بِالاتفاق کفر ہوں یہ بھی منافقوں میں داخل ہے۔ ف۱۸ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین کو برا کہنا اہلِ باطل کا قدیم طریقہ ہے، آج کل کے باطل فِرقے بھی پچھلے بزرگوں کو برا کہتے ہیں روافض خلفائے راشدین اور بہت سے صحابہ کو، خَوارِج حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رُفقاء کو، غیر مُقلّد ائمۂ مُجْتَہِدین بِالخصوص امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو، وہابیہ بکثرت اولیاء و مقبولانِ بارگاہ کو، مرزائی انبیاءِ سابقین تک کو، قُرآنی (چکڑالی) صحابہ و مُحَدِّثین کو، نیچری تمام اَکابِرِ دین کو برا کہتے اور زبانِ طعن دراز کرتے ہیں، اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ سب گمراہی میں ہیں۔ اس میں دیندار عالموں کے لیے تسلّی ہے کہ وہ گمراہوں کی بدزبانیوں سے بہت رنجیدہ نہ ہوں سمجھ لیں کہ یہ اہلِ باطل کا قدیم دستور ہے۔ (مدارک) ف۱۹ منافقین کی یہ بدزبانی مسلمانوں کے سامنے نہ تھی ان سے تو وہ یہی کہتے تھے کہ ہم بِاخلاص مومن ہیں جیسا کہ اگلی آیت میں ہے اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ

اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں ف۲۰

قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں ف۲۱ اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے ف۲۲ (جیسا اس

وَ یَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

کی شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی

بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ

خریدی ف۲۳ تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے ف۲۴ ان کی کہاوت

كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّاۤ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ

اس کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو جب اس سے آس پاس سب جگمگا اٹھا اللہ ان کا

اٰمَنَّا یہ تبرّا بازیاں اپنی خاص مجلسوں میں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا پردہ فاش کردیا۔ (خازن) اسی طرح آج کل کے گمراہ فرقے مسلمانوں سے اپنے خیالاتِ فاسِدہ کو چھپاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی کتابوں اور تحریروں سے ان کے راز فاش کردیتا ہے۔ اس آیت سے مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ بے دینوں کی فریب کاریوں سے ہوشیار رہیں دھوکا نہ کھائیں۔ ف۲۰ یہاں ''شَیَاطِین'' سے کفّار کے وہ سردار مُراد ہیں جو اِغواء (ورغلانے) میں مصروف رہتے ہیں۔ (خازن وبیضاوی) یہ منافق جب ان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے ملنا محض بَراہِ فریب و اِستہزاء، اس لیے ہے کہ ان کے راز معلوم ہوں اور ان میں فساد انگیزی کے مَواقع ملیں۔ (خازن) ف۲۱ یعنی اظہارِ ایمان تمسخُر کے طور پر کیا۔ یہ اسلام کا انکار ہوا۔ مسئلہ: انبیاء علیہم السلام اور دین کے ساتھ اِستہزاء و تمسخُر کفر ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت عبداللہ بن اُبَی وغیرہ منافقین کے حق میں نازل ہوئی ایک روز انہوں نے صحابۂ کرام کی ایک جماعت کو آتے دیکھا تو ابن اُبَی نے اپنے یاروں سے کہا دیکھو تو میں انہیں کیسا بناتا ہوں؟ جب وہ حضرات قریب پہنچے تو ابنِ اُبَی نے پہلے حضرت صدیق اکبر کا دستِ مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر آپ کی تعریف کی پھر اسی طرح حضرت عمر اور حضرت علی کی تعریف کی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابن اُبَی خدا سے ڈر نفاق سے باز آ کیونکہ منافقین بدترین خَلق ہیں، اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ باتیں نِفاق سے نہیں کی گئیں بخدا ہم آپ کی طرح مومنِ صادق ہیں، جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو آپ اپنے یاروں میں اپنی چالبازی پر فخر کرنے لگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ منافقین مومنین سے ملتے وقت اظہارِ ایمان و اِخلاص کرتے ہیں اور ان سے علیحدہ ہو کر اپنی خاص مجلسوں میں ان کی ہنسی اڑاتے اور اِستہزاء کرتے ہیں۔ (اخرجه الثعلبی والواحدی و ضعفه ابن حجر و السیوطی فی لباب النقول) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام و پیشوایانِ دین کا تمسخُر اڑانا کفر ہے۔ ف۲۲ اللہ تعالیٰ اِستہزاء اور تمام نَقائص و عُیوب سے مُنَزَّہ و پاک ہے، یہاں ''جزاءِ استہزاء'' کو استہزاء فرمایا گیا تاکہ خوب دل نشین ہوجائے کہ یہ سزا اس ناکردَنی فعل کی ہے۔ ایسے موقع پر جزاء کو اسی فعل سے تعبیر کرنا آئینِ فصاحت ہے جیسے ''جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ'' میں۔ کمالِ حسنِ بیان یہ ہے کہ اس جملہ کو جملۂ سابقہ پر معطوف نہ فرمایا کیونکہ وہاں استہزاء حقیقی معنی میں تھا۔ ف۲۳ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنا یعنی بجائے ایمان کے کفر اختیار کرنا نہایت خسارہ اور ٹوٹے کی بات ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت یا ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے، یا یہود کے حق میں جو پہلے سے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر ایمان رکھتے تھے مگر جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو منکر ہوگئے، یا تمام کفّار کے حق میں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فطرتِ سلیمہ عطا فرمائی، حق کے دلائل واضح کیے، ہدایت کی راہیں کھولیں لیکن انہوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا اور گمراہی اختیار کی۔ مسئلہ: اس آیت سے بَیعِ تَعاطی کا جواز ثابت ہوا یعنی خرید و فروخت کے الفاظ کہے بغیر محض رضامندی سے ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا جائز ہے۔ ف۲۴ کیونکہ اگر تجارت کا طریقہ جانتے تو اصل پونجی (ہدایت) نہ کھو بیٹھتے۔

بِنُوۡرِهِمۡ وَتَرَكَهُمۡ فِیۡ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبۡصِرُوۡنَ ﴿١٧﴾ صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡیٌ فَهُمۡ

نور لے گیا اور انہیں اندھیریوں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں سوجھتا ف۲۵ بہرے گونگے اندھے تو وہ

لَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿١٨﴾ اَوۡ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیۡهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعۡدٌ وَّبَرۡقٌ ۚ

پھر آنے والے نہیں یا جیسے آسمان سے اُترتا پانی کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک ف۲۶

یَجۡعَلُوۡنَ اَصَابِعَهُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الۡمَوۡتِ ؕ وَاللّٰهُ

اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں کڑک کے سبب موت کے ڈر سے ف۲۷ اور اللہ

مُحِیۡطٌۢ بِالۡكٰفِرِیۡنَ ﴿١٩﴾ یَكَادُ الۡبَرۡقُ یَخۡطَفُ اَبۡصَارَهُمۡ ؕ كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمۡ

کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ف۲۸ بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اُچک لے جائے گی ف۲۹ جب کچھ چمک ہوئی

مَّشَوۡا فِیۡهِ ۙ وَاِذَاۤ اَظۡلَمَ عَلَیۡهِمۡ قَامُوۡا ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ

اس میں چلنے لگے ف۳۰ اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے

ف۲۵ یہ ان کی مثال ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ ہدایت دی یا اس پر قدرت بخشی پھر انہوں نے اس کو ضائع کر دیا اور اَبدی دولت کو حاصل نہ کیا، ان کا مآل (انجام) حسرت وافسوس، حیرت وخوف ہے۔ اس میں وہ منافق بھی داخل ہیں جنہوں نے اظہارِ ایمان کیا اور دل میں کفر رکھ کر اقرار کی روشنی کو ضائع کر دیا، اور وہ بھی جو مومن ہونے کے بعد مُرتَد ہو گئے، اور وہ بھی جنہیں فطرتِ سلیمہ عطا ہوئی اور دلائل کی روشنی نے حق کو واضح کیا مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور گمراہی اختیار کی اور جب حق سننے ماننے کہنے، راہِ حق دیکھنے سے محروم ہوئے تو کان، زبان، آنکھ سب بیکار ہیں۔ ف۲۶ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والوں کی یہ دوسری تَمثیل ہے کہ جیسے بارش زمین کی حیات کا سبب ہوتی ہے اور اس کے ساتھ خوفناک تاریکیاں اور مُہیب گرج اور چمک ہوتی ہے اسی طرح ''قرآن واسلام'' قلوب کی حیات کا سبب ہیں، اور ذکرِ ''کفر وشرک ونِفاق'' ظلمت کے مُشابَہ جیسے تاریکی رہرَو (راہ چلنے والے) کو منزل تک پہنچنے سے مانع ہوتی ہے ایسے ہی کفر ونفاق راہ یابی (راہ پانے) سے مانع ہیں، اور ''وَعِیدات'' گرج کے، اور ''حُجَجِ بیّنہ'' چمک کے مشابہ ہیں۔ شانِ نزول: منافقوں میں سے دو آدمی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم کے پاس سے مشرکین کی طرف بھاگے راہ میں یہی بارش آئی جس کا آیت میں ذکر ہے اس میں شدت کی گرج، کڑک اور چمک تھی جب گرج ہوتی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں یہ کانوں کو پھاڑ کر مار نہ ڈالے، جب چمک ہوتی چلنے لگتے، جب اندھیری ہوتی اندھے رہ جاتے، آپس میں کہنے لگے: خدا خیر سے صبح کرے تو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم کے دستِ اقدس میں دیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اسلام پر ثابت قدم رہے۔ اُن کے حال کو اللہ تعالیٰ نے منافقین کے لئے مَثَل (کہاوت) بنایا جو مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں حضور کا کلام ان میں اثر نہ کر جائے جس سے مر ہی جائیں، اور جب ان کے مال واولاد زیادہ ہوتے اور فُتُوح وغنیمت ملتی تو بجلی کی چمک والوں کی طرح چلتے اور کہتے کہ اب تو دینِ محمدی سچا ہے، اور جب مال واولاد ہلاک ہوتے اور کوئی بلا آتی تو بارش کی اندھیریوں میں ٹھٹک رہنے والوں کی طرح کہتے کہ یہ مصیبتیں اسی دین کی وجہ سے ہیں اور اسلام سے پلٹ جاتے۔ (لباب النقول للسیوطی) ف۲۷ جیسے اندھیری رات میں کالی گھٹا چھائی ہو اور بجلی کی گرج وچمک جنگل میں مسافر کو حیران کرتی ہو، اور وہ کڑک کی وحشت ناک آواز سے بأندیشۂ ہلاک کانوں میں انگلیاں ٹھونستا ہو۔ ایسے ہی کفّار قرآن پاک کے سننے سے کان بند کرتے ہیں اور انہیں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں اس کے دلنشین مَضامین اسلام وایمان کی طرف مائل کر کے باپ دادا کا کفری دین ترک نہ کرا دیں جو ان کے نزدیک موت کے برابر ہے۔ ف۲۸ لہٰذا یہ گریز انہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی کیونکہ وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر قہرِ الٰہی سے خَلاص (چھٹکارا) نہیں پا سکتے۔ ف۲۹ جیسے بجلی کی چمک معلوم ہوتا ہے کہ بینائی کو زائل کر دے گی ایسے ہی دلائلِ باہِرہ کے اَنوار ان کی بَصَر وبصیرت کو خیرہ (تاریک) کرتے ہیں۔ ف۳۰ جس طرح اندھیری رات اور اَبر وبارش کی تاریکیوں میں مسافر مُتَحَیّر ہوتا ہے جب بجلی چمکتی ہے تو کچھ چل لیتا ہے جب اندھیرا ہوتا ہے کھڑا رہ جاتا ہے اسی طرح اسلام کے غلبہ اور معجزات کی روشنی اور آرام کے وقت منافق اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں

بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾ ع یٰۤاَیُّهَا ع ۲ ۱۳ ۲

کان اور آنکھیں لے جاتا ف۳۱ بے شک اللّٰہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۳۲ اے

النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

لوگو ف۳۳ اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے

تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ ۙ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪

کہ تمہیں پرہیزگاری ملے ف۳۴ اور جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا

وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا

اور آسمان سے پانی اتارا ف۳۵ تو اس سے کچھ پھل نکالے تمہارے کھانے کو تو

تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا

اللّٰہ کے لیے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ ف۳۶ اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو

نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ

ہم نے اپنے ان خاص بندے ف۳۷ پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ ف۳۸ اور اللّٰہ کے سوا اپنے سب

اور جب کوئی مشقت پیش آتی ہے تو کفر کی تاریکی میں کھڑے رہ جاتے ہیں اور اسلام سے ہٹنے لگتے ہیں، اسی مضمون کو دوسری آیت میں اس طرح ارشاد فرمایا: ''اِذَا دُعُوْآ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ٥وَاِنْ یَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْآ اِلَیْهِ مُذْعِنِیْنَ٥'' (خازن صاوی وغیرہ) ف۳۱ یعنی اگرچہ منافقین کا طرزِ عمل اس کا مُقتضی تھا مگر اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے سمع وبصر کو باطل نہ کیا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اَسباب کی تاثیر مشیّتِ الٰہیہ کے ساتھ مشروط ہے، بغیر مشیّت تنہا اسباب کچھ نہیں کرسکتے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ مشیّت اسباب کی محتاج نہیں وہ بے سبب جو چاہے کرسکتا ہے۔ ف۳۲ ''شَیْ'' اسی کو کہتے ہیں جسے اللّٰہ چاہے اور جو تحتِ مشیّت آسکے، تمام مُمکنات ''شَیْ'' میں داخل ہیں اس لئے وہ تحتِ قدرت ہیں، اور جو ممکن نہیں واجب یا مُمتَنِع ہے اس سے قدرت وارادہ متعلق نہیں ہوتا جیسے اللّٰہ تعالیٰ کی ذات وصِفات واجب ہیں اس لئے مَقدور نہیں۔ مسئلہ: باری تعالیٰ کے لئے جھوٹ اور تمام عیوب محال ہیں اسی لئے قدرت کو اِن سے کچھ واسطہ نہیں۔ ف۳۳ اولِ سورۃ میں کچھ بتایا گیا کہ یہ کتاب مُتَّقین کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی، پھر متقین کے اَوصاف کا ذکر فرمایا، اس کے بعد اس سے مُنْحَرِف ہونے والے فرقوں کا اور ان کے احوال کا ذکر فرمایا کہ سعادت مند انسان ہدایت وتقویٰ کی طرف راغب ہو اور نافرمانی وبَغاوت سے بچے، اب طریقِ تحصیلِ تقویٰ تعلیم فرمایا جاتا ہے۔ ''یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ'' (اے لوگو) کا خطاب اکثر اہلِ مکہ کو اور ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' (اے ایمان والو) کا اہلِ مدینہ کو ہوتا ہے مگر یہاں یہ خطاب مومن، کافر سب کو عام ہے، اس میں اشارہ ہے کہ انسانی شرافت اسی میں ہے کہ آدمی تقویٰ حاصل کرے اور مصروفِ عبادت رہے۔ ''عبادت'' وہ غایَت تعظیم ہے جو بندہ اپنی عَبدِیّت اور معبود کی اُلوہیَّت کے اعتقاد واعتراف کے ساتھ بجالائے، یہاں عبادت عام ہے اپنے تمام اَنواع واَقسام واُصول وفُروع کو شامل ہے۔ مسئلہ: کفّار عبادت کے مامُور ہیں جس طرح بے وضو ہونا نماز کے فرض ہونے کا مانع نہیں اسی طرح کافر ہونا وُجوبِ عبادت کو منع نہیں کرتا، اور جیسے بے وضو شخص پر نماز کی فرضیت رفعِ حَدث لازم کرتی ہے ایسے ہی کافر پر وجوبِ عبادت سے ترکِ کفر لازم آتا ہے۔ ف۳۴ اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کا فائدہ عابد ہی کو ملتا ہے، اللّٰہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو عبادت یا اور کسی چیز سے نفع حاصل ہو۔ ف۳۵ پہلی آیت میں نعمتِ اِیجاد کا بیان فرمایا کہ تمہیں اور تمہارے آباء کو مَعدُوم سے موجود کیا اور دوسری آیت میں اَسبابِ مَعِیشت وآسائش وآب وغذا کا بیان فرما کر ظاہر کردیا کہ وہی ولی نعمت ہے تو غیر کی پرستش محض باطل ہے۔ ف۳۶ توحیدِ الٰہی کے بعد حضور سیّدِ انبیاء صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی نبوت اور قرآن کریم کے کتابِ الٰہی ومُعجِز (عاجز کردینے والی کتاب) ہونے کی وہ قاہر دلیل بیان فرمائی جاتی ہے جو طالبِ صادق کو اطمینان بخشے اور منکروں کو عاجز کردے۔ ف۳۷ بندۂ خاص سے حضور پُرنور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم مراد ہیں۔ ف۳۸ یعنی ایسی سورت بنا کر لاؤ جو فصاحت وبلاغت اور حسنِ نظم

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا

حمایتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو

النَّارَ الَّتِیْ وَ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ بَشِّرِ

اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں ف۳۹ تیار رکھی ہے کافروں کے لیے ف۴۰ اور خوشخبری دے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ

نہریں رواں ف۴۱ جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا صورت دیکھ کر کہیں گے یہ تو وہی

رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ

رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا ف۴۲ اور وہ صورت میں ملتا جلتا انہیں دیا گیا اور ان کے لیے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں ف۴۳

وَّ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا

اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ف۴۴ بے شک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے

بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر ف۴۵ تو وہ جو ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف

رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَا ذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ

وقف لازم

سے حق ہے ف۴۶ رہے کافر وہ کہتے ہیں ایسی کہاوت میں اللہ کا کیا مقصود ہے

وترتیب اور غیب کی خبریں دینے میں قرآن پاک کی مثل ہو۔ ف۳۹ پتھر سے وہ بُت مراد ہیں جنہیں کفار پوجتے ہیں اور ان کی محبت میں قرآن پاک اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا عِناداً انکار کرتے ہیں۔ ف۴۰ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہوچکی ہے۔ مسئلہ: یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین کے لئے بِكَرَمِهٖ تعالٰی خُلُود فِی النار یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں۔ ف۴۱ سنتِ الٰہی ہے کہ کتاب میں ترہیب کے ساتھ ترغیب ذکر فرماتا ہے اسی لیے کفار اور ان کے اعمال وعذاب کے ذکر کے بعد مومنین اور ان کے اعمال کا ذکر فرمایا اور انہیں جنّت کی بشارت دی۔ ''صَالِحَات'' یعنی نیکیاں وہ عمل ہیں جو شرعاً اچھے ہوں، ان میں فرائض ونوافل سب داخل ہیں۔ (جلالین) مسئلہ: عملِ صالح کا ایمان پر عطف دلیل ہے اس کی کہ عمل جزوِ ایمان نہیں۔ مسئلہ: یہ بشارت مومنین صالحین کے لیے بلاقید ہے اور گنہگاروں کو جو بشارت دی گئی ہے وہ مُقَیَّد بمشیّتِ الٰہی ہے کہ چاہے اَز راہِ کرم معاف فرمائے، چاہے گناہوں کی سزا دے کر جنّت عطا کرے۔ (مدارک) ف۴۲ جنت کے پھل باہم مُشابہ ہوں گے اور ذائقے ان کے جدا جدا، اس لیے جنّتی کہیں گے کہ یہی پھل تو ہمیں پہلے مل چکا ہے، مگر کھانے سے نئی لذت پائیں گے تو ان کا لُطف بہت زیادہ ہو جائے گا۔ ف۴۳ جنّتی بیبیاں، خواہ حوریں ہوں یا اور، سب زنانے عوارض اور تمام ناپاکیوں اور گندگیوں سے مُبرّا ہوں گی، نہ جسم پر میل ہوگا نہ بول و براز، اس کے ساتھ ہی وہ بدمزاجی وبدخُلقی سے بھی پاک ہوں گی۔ (مدارک وخازن) ف۴۴ یعنی اہلِ جنت نہ کبھی فنا ہوں گے نہ جنت سے نکالے جائیں گے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جنت واہلِ جنت کے لیے فنا نہیں۔ ف۴۵ شانِ نزول: جب اللہ تعالٰی نے آیہ ''مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ'' اور آیہ ''اَوْ كَصَیِّبٍ'' میں

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّ يَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَ مَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ۝۲۶

اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے ف۴۷ اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں ف۴۸

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَ يَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ

وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں ف۴۹ پکا ہونے کے بعد اور کاٹتے ہیں اُس چیز کو جس کے

اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۲۷

جوڑنے کا خدا نے حکم دیا اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۵۰ (الف) وہی نقصان میں ہیں

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ

بھلا تم کیوں کر خدا کے منکر ہو گے حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں جلایا پھر تمہیں مارے گا پھر

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۲۸ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ

تمہیں جلائے گا پھر اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے ف۵۰(ب) وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین

منافقوں کی دو مثالیں بیان فرمائیں تو منافقوں نے یہ اعتراض کیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہے کہ ایسی مثالیں بیان فرمائے، اس کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۴۶** چونکہ مثالوں کا بیان مُقتضائے حکمت اور مضمون کو دلنشیں کرنے والا ہوتا ہے اور فُصحائے عرب کا دستور ہے اس لیے اس پر اعتراض غلط و بے جا ہے اور بیانِ اَمثِلہ حق ہے۔ **ف۴۷** ''يُضِلُّ بِهٖ'' کفّار کے اس مَقُولَہ کا جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس مَثَل سے کیا مقصود ہے اور ''اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا'' اور ''اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا'' جو دو جملے اوپر ارشاد ہوئے ان کی تفسیر ہے کہ اس مَثَل سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے جن کی عقلوں پر جَہل نے غلبہ کیا ہے اور جن کی عادت مُکابَرہ و عِناد (تکبر وسرکشی) ہے اور جو اَمرِ حق اور کھلی حکمت کے انکار و مخالفت کے خوگر ہیں، اور باوجودیکہ یہ مَثَل نہایت ہی برمحل ہے پھر بھی انکار کرتے ہیں۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ بہتوں کو ہدایت فرماتا ہے جو غور و تحقیق کے عادی ہیں اور انصاف کے خلاف بات نہیں کہتے وہ جانتے ہیں کہ حکمت یہی ہے کہ عظیمُ المرتبہ چیز کی تمثیل کسی قدر والی چیز سے اور حقیر چیز کی ادنیٰ شے سے دی جائے جیسا کہ اوپر کی آیت میں حق کی نور سے اور باطل کی ظُلمت سے تمثیل دی گئی۔ **ف۴۸** شرع میں فاسق اس نافرمان کو کہتے ہیں جو کبیرہ کا مُرتکِب ہو، فِسق کے تین درجے ہیں: ایک ''تَغابِی'' وہ یہ کہ آدمی اتفاقیہ کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا اور اس کو برا ہی جانتا رہا۔ دوسرا ''اِنْہماک'' کہ کبیرہ کا عادی ہوگیا اور اس سے بچنے کی پرواہ نہ رہی۔ تیسرا ''جُحود'' کہ حرام کو اچھا جان کر اِرتکاب کرے، اس درجہ والا ایمان سے محروم ہوجاتا ہے، پہلے دو درجوں میں جب تک اَکبرِ کبائر (کفر و شرک) کا ارتکاب نہ کرے اس پر مومن کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہاں ''فاسقین'' سے وہی نافرمان مراد ہیں جو ایمان سے خارج ہوگئے، قرآن کریم میں کفّار پر بھی فاسق کا اِطلاق ہوا ہے: ''اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ''۔ بعض مفسرین نے یہاں فاسق سے کافر مراد لیے، بعض نے منافق، بعض نے یہود۔ **ف۴۹** اس سے وہ عَہد مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے کتبِ سابقہ میں حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی نسبت فرمایا۔ ایک قول یہ ہے کہ عہد تین ہیں: پہلا عہد وہ جو اللہ تعالیٰ نے تمام اولادِ آدم سے لیا کہ اس کی رَبوبیت کا اقرار کریں، اس کا بیان اس آیت میں ہے ''وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ ... الاٰية''۔ دوسرا عہد انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے کہ رسالت کی تبلیغ فرمائیں اور دین کی اِقامت کریں، اس کا بیان آیہ ''وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ'' میں ہے۔ تیسرا عہد علماء کے ساتھ خاص ہے کہ حق کو نہ چھپائیں، اس کا بیان ''وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ'' میں ہے۔ **ف۵۰** (الف) رشتہ و قرابت کے تعلقات، مسلمانوں کی دوستی و محبت، تمام انبیاء کا ماننا، کتبِ الٰہی کی تصدیق، حق پر جمع ہونا یہ وہ چیزیں ہیں جن کے ملانے کا حکم فرمایا گیا ان میں قطع کرنا، بعض کو بعض سے ناحق جدا کرنا، تفرُّقوں کی بنا ڈالنا ممنوع فرمایا گیا۔ **ف۵۰** (ب) دلائلِ توحید و نبوت اور جزائے کفر و ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی عام و خاص نعمتوں کا اور آثارِ قدرت و عجائب و حکمت کا ذکر فرمایا اور قباحتِ کفر دلنشیں کرنے کے لیے کفّار کو خطاب فرمایا کہ تم کس طرح خدا کے منکر ہوتے ہو باوجودیکہ تمہارا اپنا حال اس پر ایمان لانے کا مُقتضی ہے کہ تم مردہ تھے۔ مردہ سے جسمِ بے جان مراد ہے، ہمارے عُرف میں بھی بولتے ہیں زمین مردہ ہوگئی، عربی میں بھی موت اس معنی میں آئی، خود قرآن پاک

جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ

میں ہے ۵۰ پھر آسمان کی طرف استوا (قصد) فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ سب

شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۹﴾ ع وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ ع ٣ ٩ ٣

کچھ جانتا ہے ۵۲ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے

خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ

والا ہوں ۵۳ بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے ۵۴

وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا

اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم

تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ ۙ

نہیں جانتے ۵۵ اور اللّٰہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے ۵۶ پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کر کے

میں ارشاد ہوا: ''یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا'' تو مطلب یہ ہے کہ تم بے جان جسم تھے عُنصُر کی صورت میں، پھر غذا کی شکل میں، پھر اَخلاط کی شان میں، پھر نطفے کی حالت میں اس نے تم کو جان دی، زندہ فرمایا، پھر عمر کی میعاد پوری ہونے پر تمہیں موت دے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا اس سے یا قبر کی زندگی مراد ہے جو سوال کے لیے ہوگی یا حشر کی، پھر تم حساب وجزاء کے لیے اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے، اپنے اس حال کو جان کر تمہارا کفر کرنا نہایت عجیب ہے۔ ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ کا خطاب مومنین سے ہے اور مطلب یہ ہے کہ تم کس طرح کافر ہو سکتے ہو درآنحالیکہ تم جَہل کی موت سے مردہ تھے اللّٰہ تعالیٰ نے تمہیں علم و ایمان کی زندگی عطا فرمائی، اس کے بعد تمہارے لیے وہی موت ہے جو عمر گذرنے کے بعد سب کو آیا کرتی ہے، اس کے بعد وہ تمہیں حقیقی دائمی حیات عطا فرمائے گا پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں ایسا ثواب دے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل پر اس کا خطرہ گذرا۔ ۵۱ یعنی کانیں، سبزے، جانور، دریا، پہاڑ جو کچھ زمین میں ہے سب اللّٰہ تعالیٰ نے تمہارے دینی ودُنیوی نفع کے لیے بنائے دینی نفع اس طرح کہ زمین کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللّٰہ تعالیٰ کی حکمت وقدرت کی معرِفت ہو، اور دنیوی مَنافع یہ کہ کھاؤ پیو آرام کرو اپنے کاموں میں لاؤ، تو ان نعمتوں کے باوجود تم کس طرح کفر کرو گے۔ مسئلہ: کَرخی وابوبکر رازی وغیرہ نے ''خَلَقَ لَکُمْ'' کو قابلِ اِنتفاع اَشیاء کے مُباحُ الْاَصل ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔ ۵۲ یعنی یہ خلقت وایجاد اللّٰہ تعالیٰ کے عالِمِ جمیع اَشیاء ہونے کی دلیل ہے کیونکہ ایسی پُر حکمت مخلوق کا پیدا کرنا بغیر علمِ مُحیط کے ممکن ومُتصَوَّر نہیں۔ مرنے کے بعد زندہ ہونا کافر محال جانتے تھے ان آیتوں میں ان کے بُطلان پر قوی بُرہان قائم فرمادی کہ جب اللّٰہ تعالیٰ قادر ہے، علیم ہے اور اَبدان کے مادے جمع وحیات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں تو موت کے بعد حیات کیسے محال ہو سکتی ہے؟ پیدائشِ آسمان وزمین کے بعد اللّٰہ تعالیٰ نے آسمان میں فرشتوں کو اور زمین میں جِنّات کو سکونت دی، جنات نے فساد انگیزی کی تو ملائکہ کی ایک جماعت بھیجی جس نے انہیں پہاڑوں اور جزیروں میں نکال بھگایا۔ ۵۳ ''خلیفہ'' اَحکام واَوامر کے اِجراء ودیگر تَصَرُّفات میں اصل کا نائب ہوتا ہے، یہاں خلیفہ سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اگرچہ اور تمام انبیاء بھی اللّٰہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں، حضرت داود علیہ السلام کے حق میں فرمایا: ''یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ''۔ فرشتوں کو خلافتِ آدم کی خبر اس لیے دی گئی کہ وہ ان کے خلیفہ بنائے جانے کی حکمت دریافت کر کے معلوم کرلیں اور ان پر خلیفہ کی عظمت وشان ظاہر ہو کہ ان کو پیدائش سے قبل ہی خلیفہ کا لقب عطا ہوا اور آسمان والوں کو ان کی پیدائش کی بشارت دی گئی۔ مسئلہ: اس میں بندوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کیا کریں اور اللّٰہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو مشورہ کی حاجت ہو۔ ۵۴ ملائکہ کا مقصد اِعتراض یا حضرت آدم پر طعن نہیں بلکہ حکمتِ خلافت دریافت کرنا ہے اور انسانوں کی طرف فساد انگیزی کی نسبت کرنا اس کا علم یا انہیں اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہو، یا لوحِ محفوظ سے حاصل ہوا ہو، اور یا خود انہوں نے جِنات پر قیاس کیا ہو۔ ۵۵ یعنی میری حکمتیں تم پر ظاہر نہیں۔ بات یہ ہے کہ انسانوں میں انبیاء بھی ہوں گے، اولیاء بھی، علماء بھی اور وہ علمی وعملی دونوں فضیلتوں کے جامع ہوں گے۔ ۵۶ اللّٰہ تعالیٰ نے

فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا

فرمایا سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ ف۵۷ بولے

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾

پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے ف۵۸

قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۙ قَالَ

فرمایا اے آدم بتا دے انھیں سب اشیاء کے نام جب آدم نے انہیں سب کے نام بتا دیئے ف۵۹ فرمایا

اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا

میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ

تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ف۶۰ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ٘ۗ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا

تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا ف۶۱ اور ہم نے فرمایا

حضرت آدم علیہ السلام پر تمام اَشیاء و جملہ مُسَمَّیات پیش فرما کر آپ کو ان کے اَسماء وصفات واَفعال وخواص واُصولِ عُلوم وصناعات سب کا علم بطریقِ الہام عطا فرمایا۔ ف۵۷ یعنی اگر تم اپنے اس خیال میں سچے ہو کہ میں کوئی مخلوق تم سے زیادہ عالم پیدا نہ کروں گا اور خلافت کے تم ہی مستحق ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ کیونکہ خلیفہ کا کام تَصَرُّف وتدبیر اور عدل وانصاف ہے اور یہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ خلیفہ کو ان تمام چیزوں کا علم ہو جن پر اس کو مُتَصَرِّف فرمایا گیا اور جن کا اس کو فیصلہ کرنا ہے۔ مسئلہ: اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر اَفضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا، اس سے ثابت ہوا کہ علمِ اَسماء خَلوَتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں۔ ف۵۸ اس میں ملائکہ کی طرف سے اپنے عجز وقصور کا اِعتراف اور اس امر کا اظہار ہے کہ ان کا سوال اِستِفساراً تھا نہ کہ اعتراضاً۔ اور اب انہیں انسان کی فضیلت اور اس کی پیدائش کی حکمت معلوم ہوگئی جس کو وہ پہلے نہ جانتے تھے۔ ف۵۹ یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے ہر چیز کا نام اور اس کی پیدائش کی حکمت بتادی۔ ف۶۰ ملائکہ نے جو بات ظاہر کی تھی وہ یہ تھی کہ انسان فساد انگیزی وخون ریزی کرے گا اور جو بات چھپائی تھی وہ یہ تھی کہ مستحقِ خلافت وہ خود ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ ان سے افضل واَعلَم کوئی مخلوق پیدا نہ فرمائے گا۔ مسئلہ: اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو مُعَلِّم نہ کہا جائے گا کیونکہ معلّم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جملہ لُغات اور کل زبانیں اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ مسئلہ: یہ بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ کے عُلوم وکمالات میں زیادتی ہوتی ہے۔ ف۶۱ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام مَوجودات کا نمونہ اور عالَمِ رُوحانی وجسمانی کا مجموعہ بنایا اور ملائکہ کے لیے حصولِ کمالات کا وسیلہ کیا تو انہیں حکم فرمایا کہ حضرت آدم کو سجدہ کریں کیونکہ اس میں شکر گزاری اور حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت کے اِعتراف اور اپنے مَقُولہ کی معذرت کی شان پائی جاتی ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے ہی ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تھا، ان کی سَنَد یہ آیت ہے: ”فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ط“ (بیضاوی)۔ سجدہ کا حکم تمام ملائکہ کو دیا گیا تھا یہی اَصَح ہے۔ (خازن) مسئلہ: سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک سجدۂ عبادت جو بقصدِ پرستش کیا جاتا ہے، دوسرا سجدۂ تَحِیَّت جس سے مَسجُود کی تعظیم منظور ہوتی ہے نہ کہ عبادت۔ مسئلہ: سجدۂ عبادت اللّٰہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے کسی اور کے لیے نہیں ہوسکتا، نہ کسی شریعت میں کبھی جائز ہوا۔ یہاں جو مفسرین سجدۂ عبادت مراد لیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سجدہ خاص اللّٰہ تعالیٰ کے لئے تھا اور حضرت آدم علیہ السلام قبلہ بنائے گئے تھے تو وہ

يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪

اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا

مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا ف۶۲ کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے ف۶۳ تو شیطان نے

الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

جنت سے اُنہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کر دیا ف۶۴ اور ہم نے فرمایا نیچے اُترو ف۶۵ آپس میں ایک

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰۤى

تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے ف۶۶ پھر سیکھ لیے

اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا

آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی ف۶۷ بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہم نے فرمایا

مَسجُود اِلَیہ تھے نہ کہ مَسجُود لَہٗ مگر یہ قول ضعیف ہے کیونکہ اس سجدہ سے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا فضل وشرف ظاہر فرمانا مقصود تھا اور مَسجُود اِلَیہ کا ساجد سے افضل ہونا کچھ ضرور نہیں۔ جیسا کہ کعبہ مُعَظَّمَہ حضور سیّد انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا قبلہ و مَسجُود اِلَیہ ہے باوجودیکہ حضور اس سے افضل ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ عبادت نہ تھا سجدۂ تَحِیَّت تھا اور خاص حضرت آدم علیہ السلام کے لئے تھا، زمین پر پیشانی رکھ کر تھا نہ کہ صرف جھکنا، یہی قول صحیح ہے اور اسی پر جمہور ہیں۔ (مدارک) مسئلہ: سجدۂ تَحِیّت پہلی شریعتوں میں جائز تھا، ہماری شریعت میں مَنسُوخ کیا گیا اب کسی کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ جب حضرت سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور اَقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ مخلوق کو نہ چاہئے کہ اللہ تعالٰی کے سوا کسی کو سجدہ کرے۔ (مدارک) ملائکہ میں سب سے پہلے سجدہ کرنے والے حضرت جبریل ہیں پھر میکائیل پھر اِسرافیل پھر عزرائیل پھر اور ملائکہ مقربین، یہ سجدہ جمعہ کے روز وقتِ زَوال سے عصر تک کیا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ملائکہ مُقَرَّبین سو برس اور ایک قول میں پانچ سو برس سجدہ میں رہے، شیطان نے سجدہ نہ کیا اور براہِ تکبر یہ اِعتقاد کرتا رہا کہ وہ حضرت آدم سے افضل ہے، اس کے لئے سجدہ کا حکم مَعَاذَ اللہ تعالٰی خلافِ حکمت ہے، اس اعتقادِ باطل سے وہ کافر ہو گیا۔ مسئلہ: آیت میں دلالت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے افضل ہیں کہ ان سے انہیں سجدہ کرایا گیا۔ مسئلہ: تکبر نہایت قبیح ہے اس سے کبھی مُتَکَبِّر کی نَوبت کفر تک پہنچتی ہے۔ (بیضاوی وجمل) ف۶۲ اس سے گندم یا انگور وغیرہ مراد ہے۔ (جلالین) ف۶۳ ظلم کے معنی ہیں: کسی شے کو بے محل وَضع کرنا، یہ ممنوع ہے اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا، یہاں ظلم خلافِ اَولٰی کے معنی میں ہے۔ مسئلہ: انبیاء علیہم السلام کو ظالم کہنا اِہانت وکفر ہے جو کہے وہ کافر ہو جائے گا، اللہ تعالٰی مالک ومولیٰ ہے جو چاہے فرمائے اس میں ان کی عزت ہے، دوسرے کی کیا مَجال کہ خلافِ ادب کلمہ زبان پر لائے اور خطابِ حضرتِ حق کو اپنی جرأت کے لئے سَند بنائے، ہمیں تعظیم وتَوقیر اور ادب وطاعت کا حکم فرمایا ہم پر یہی لازم ہے۔ ف۶۴ شیطان نے کسی طرح حضرت آدم وحوا (علیہما السلام) کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں تمہیں شجرِ خُلد بتا دوں! حضرت آدم علیہ السلام نے انکار فرمایا، اس نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں، انہیں خیال ہوا کہ اللہ پاک کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے؟ بایں خیال حضرت حوّا نے اس میں سے کچھ کھایا پھر حضرت آدم کو دیا انہوں نے بھی تناوُل کیا، حضرت آدم کو خیال ہوا کہ لَاتَقْرَبَا کی نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں کیونکہ اگر وہ تحریمی سمجھتے تو ہرگز ایسا نہ کرتے کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں، یہاں حضرت آدم علیہ السلام سے اِجتہاد میں خطا ہوئی اور خطائے اِجتہادی مَعصِیَت نہیں ہوتی۔ ف۶۵ حضرت آدم وحوا اور ان کی ذُرِّیّت کو جو اُن کے صُلب میں تھی جنت سے زمین پر جانے کا حکم ہوا، حضرت آدم علیہ السلام زمینِ ہند میں ''سراندیپ'' کے پہاڑوں پر اور حضرت حوا ''جدے'' میں اتارے گئے۔ (خازن) حضرت آدم علیہ السلام کی برکت سے زمین کے اَشجار میں پاکیزہ خوشبو پیدا ہوئی۔ (روح البیان) ف۶۶ اس سے اِختتامِ عمر یعنی موت کا وقت مراد ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے لئے بشارت ہے کہ وہ دنیا میں صرف اتنی مدت کے لئے ہیں اس کے بعد پھر انہیں جنت کی طرف رُجوع فرمانا ہے اور آپ کی اولاد کے لئے مَعاد پر دلالت ہے کہ دنیا کی زندگی مُعَیَّن وقت تک ہے عمر تمام ہونے کے بعد انہیں آخرت کی طرف رُجوع کرنا ہے۔ ف۶۷ آدم علیہ السلام

اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا

تم سب جنّت سے اُتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا اسے

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ

نہ کوئی اندیشہ نہ کچھ غم ف۶۸ اور وہ جو کفر کریں اور میری آیتیں جھٹلائیں گے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا ع

وہ دوزخ والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا اے یعقوب کی اولاد ف۶۹ یاد کرو

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ

میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا ف۷۰ اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا ف۷۱ اور خاص میرا

نے زمین پرآنے کے بعد تین سو برس تک حیاء سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اگرچہ حضرت داود علیہ السلام ''کَثِیْرُ الْبُکَاء'' (یعنی بہت زیادہ رونے والے) تھے، آپ کے آنسو تمام زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں مگر حضرت آدم علیہ السلام اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو حضرت داود علیہ السلام اور تمام اہلِ زمین کے آنسوؤں کے مجموعہ سے بڑھ گئے۔ (خازن) طبرانی وحاکم وابونعیم وبیہقی نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرفوعاً روایت کی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر عِتاب ہوا تو آپ فکرِ توبہ میں حیران تھے، اس پریشانی کے عالم میں یاد آیا کہ وقتِ پیدائش میں نے سر اٹھا کر دیکھا تھا کہ عرش پر لکھا ہے: ''لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' میں سمجھا تھا کہ بارگاہِ الٰہی میں وہ رتبہ کسی کو مُیَسَّر نہیں جو حضرت محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو حاصل ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے ان کا نام اپنے نامِ اَقدس کے ساتھ عرش پر مکتوب فرمایا، لہٰذا آپ نے اپنی دعا میں ''رَبَّنَا ظَلَمْنَا... الآیہ'' کے ساتھ یہ عرض کیا: ''اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ۔'' اِبنِ مُنذِر کی روایت میں یہ کلمے ہیں: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَکَرَامَتِہٖ عَلَیْکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ خَطِیْئَتِیْ'' یعنی یارب! میں تجھ سے تیرے بندۂ خاص محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے جاہ ومَرتَبَت کے طفیل میں اور اس کرامت کے صدقہ میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں۔ یہ دعا کرنی تھی کہ حق تعالٰی نے ان کی مغفرت فرمائی۔ مسئلہ: اس روایت سے ثابت ہے کہ مقبولانِ بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحقِ فلاں اور بجاہِ فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔ مسئلہ: اللّٰہ تعالٰی پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا لیکن وہ اپنے مقبولوں کو اپنے فضل وکرم سے حق دیتا ہے اسی تفضُّلی حق کے وسیلہ سے دعا کی جاتی ہے، صحیح اَحادیث سے یہ حق ثابت ہے جیسے وارد ہوا: ''مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ'' (جو ایمان لایا اللّٰہ پر اور اس کے رسول پر اور نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے، اللّٰہ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اُسے جنت میں داخل کرے)۔ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ دسویں محرم کو قبول ہوئی۔ جنت سے اِخراج کے وقت اور نعمتوں کے ساتھ عربی زبان بھی آپ سے سَلب کرلی گئی تھی بجائے اس کے زبان مبارک پر سُریانی جاری کردی گئی تھی قبولِ توبہ کے بعد پھر زبانِ عربی عطا ہوئی۔ (فتح العزیز) مسئلہ: توبہ کی اصل ''رُجُوْع اِلَی اللّٰہ'' ہے، اس کے تین رکن ہیں: ایک اعترافِ جرم، دوسرے ندامت، تیسرے عزمِ ترک۔ اگر گناہ قابلِ تلافی ہو تو اس کی تلافی بھی لازم ہے مثلاً تارکِ صلٰوۃ کی توبہ کے لئے پچھلی نمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ توبہ کے بعد حضرت جبرئیل نے زمین کے تمام جانوروں میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا اعلان کیا اور سب پر ان کی فرماں برداری لازم ہونے کا حکم سنایا، سب نے قبولِ طاعت کا اظہار کیا۔ (فتح العزیز) **ف۶۸** یہ مؤمنینِ صالحین کے لیے بشارت ہے کہ نہ انہیں فزعِ اکبر (سب سے بڑی گھبراہٹ) کے وقت خوف ہو نہ آخرت میں غم، وہ بے غم جنّت میں داخل ہوں گے۔ **ف۶۹** اسرائیل بمعنی عَبدُاللّٰہ عبری زبان کا لفظ ہے، یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ (مدارک) کلبی مُفسِّر نے کہا: اللّٰہ تعالٰی نے ''یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا'' (اے لوگو! اپنے رب کو پوجو) فرما کر پہلے تمام انسانوں کو عموماً دعوت دی، پھر ''اِذْقَالَ رَبُّکَ'' فرما کر ان کے مَبْدَء (پیدائش) کا ذکر کیا، اس کے بعد خُصوصیت کے ساتھ بنی اسرائیل کو دعوت دی، یہ لوگ یہودی ہیں اور یہاں سے ''سَیَقُوْلُ'' تک ان سے کلام جاری ہے۔ کبھی بمُلاطَفت (عنایت ومہربانی کرتے ہوئے) انعام یاد دلا کر دعوت دی جاتی ہے کبھی خوف دلایا جاتا ہے، کبھی حجت قائم کی جاتی ہے کبھی ان کی بدعملی پر توبیخ ہوتی ہے، کبھی گذشتہ عُقوبات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ **ف۷۰** یہ احسان کہ تمہارے آباء کو فرعون سے نجات دلائی، دریا کو پھاڑا، اَبر کو سائبان بنایا، ان کے علاوہ اور احسانات جو آگے آتے ہیں ان سب کو یاد کرو، اور یاد کرنا یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کی اطاعت وبندگی کرکے شکر بجا لاؤ کیونکہ کسی نعمت کا شکر نہ کرنا ہی اس کا بھلانا ہے۔ **ف۷۱** یعنی تم ایمان و

فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْۤا

ہی ڈر رکھو و۷۲ اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اُتارا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے

اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

پہلے اس کے منکر نہ بنو و۷۳ اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو و۷۴ اور مجھی سے ڈرو

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو و۷۵ کیا لوگوں کو

النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا

بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں

تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى

عقل نہیں و۷۶ اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر

الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ

جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں و۷۷ جنہیں یقین ہے کہ انھیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی

طاعت بجالا کر میرا عہد پورا کرو، میں جزاء وثواب دے کر تمہارا عہد پورا کروں گا، اس عہد کا بیان آیۂ ''وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ'' میں ہے۔ و۷۲ مسئلہ: اس آیت میں شکرِ نعمت ووَفاءِ عہد کے واجب ہونے کا بیان ہے اور یہ بھی کہ مومن کو چاہئے کہ اللّٰہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔ و۷۳ یعنی قرآن پاک اور توریت وانجیل پر جو تمہارے ساتھ ہیں ایمان لاؤ اور اہلِ کتاب میں پہلے کافر نہ بنو کہ جو تمہارے اِتباع میں کفر اختیار کرے اس کا وبال بھی تم پر ہو۔ و۷۴ ان آیات سے توریت وانجیل کی وہ آیات مراد ہیں جن میں حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی نعت وصِفت ہے، مقصد یہ ہے کہ حضور کی نعت دولتِ دنیا کے لیے مت چھپاؤ کہ متاعِ دنیا ثمنِ قلیل اور نعمتِ آخرت کے مُقابِل بے حقیقت ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت کعب بن اشرف اور دوسرے رؤساء وعلماءِ یہود کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی قوم کے جاہلوں اور کمینوں سے ٹکے وصول کرلیتے اور ان پر سالانے مقرر کرتے تھے اور انہوں نے پھلوں اور نقد مالوں میں اپنے حق مُعیَّن کرلیے تھے انہیں اندیشہ ہوا کہ توریت میں جو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی نعت وصفت ہے اگر اس کو ظاہر کریں تو قوم حضور پر ایمان لے آئے گی اور ان کی کچھ پرسش نہ رہے گی، یہ تمام مَنافع جاتے رہیں گے، اس لیے انہوں نے اپنی کتابوں میں تغْیِیر کی اور حضور کی نعت کو بدل ڈالا، جب ان سے لوگ دریافت کرتے کہ توریت میں حضور کے کیا اَوصاف مذکور ہیں؟ تو وہ چھپالیتے اور ہرگز نہ بتاتے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن وغیرہ) و۷۵ اس آیت میں نماز وزکوٰۃ کی فرضیَت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو ان کے حقوق کی رعایت اور اَرکان کی حفاظت کے ساتھ ادا کرو۔ مسئلہ: جماعت کی تَرغیب بھی ہے، حدیث شریف میں ہے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ و۷۶ شانِ نزول: علماءِ یہود سے ان کے مسلمان رشتہ داروں نے دینِ اسلام کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ تم اس دین پر قائم رہو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کا دین حق اور کلام سچا ہے! اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ایک قول یہ ہے کہ آیت ان یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مشرکینِ عرب کو حضور کے مَبعُوث ہونے کی خبر دی تھی اور حضور کی اِتباع کرنے کی ہدایت کی تھی پھر جب حضور مبعوث ہوئے تو یہ ہدایت کرنے والے حسد سے خود کافر ہوگئے اور اس پر انہیں توبیخ کی گئی۔ (خازن ومدارک) و۷۷ یعنی اپنی حاجتوں میں صبر اور نماز سے مدد

رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ ع يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ ع ۵

طرف پھرنا ف۷۸ اے اولادِ یعقوب یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا

وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ

اور یہ کہ اس سارے زمانہ پر تمہیں بڑائی دی ف۷۹ اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ

نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ

نہ ہو سکے گی ف۸۰ اور نہ کافر کے لیے کوئی سفارش مانی جائے اور نہ کچھ لے کر اس کی جان چھوڑی جائے اور نہ ان کی

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

مدد ہو ف۸۱ اور یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات بخشی ف۸۲ کہ تم پر برا عذاب کرتے تھے ف۸۳

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ

تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے ف۸۴ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے

چاہو۔سبحان اللہ کیا پاکیزہ تعلیم ہے! صبر مصیبتوں کا اَخلاقی مقابلہ ہے انسان عدل وعزم، حق پرستی پر بغیر اس کے قائم نہیں رہ سکتا۔ صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) شدت و مصیبت پر نفس کو روکنا۔ (۲) طاعت وعبادت کی مشقتوں میں مستقل رہنا۔ (۳) مَعصِیَت کی طرف مائل ہونے سے طبیعت کو باز رکھنا۔ بعض مفسرین نے یہاں صبر سے روزہ مراد لیا ہے، وہ بھی صبر کا ایک فرد ہے۔ اس آیت میں مصیبت کے وقت نماز کے ساتھ اِستعانت کی تعلیم بھی فرمائی کیونکہ وہ عبادتِ بدنیہ ونفسانیہ کی جامع ہے اور اس میں قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے، حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اَہم اُمور کے پیش آنے پر مشغولِ نماز ہو جاتے تھے، اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا کہ مومنین صادقین کے سوا اوروں پر نماز گراں ہے۔ ف۷۸ اس میں بشارت ہے کہ آخرت میں مومنین کو دیدارِ الٰہی کی نعمت ملے گی۔ ف۷۹ ''اَلْعٰلَمِيْنَ'' کا اِستغراق حقیقی نہیں مراد یہ ہے کہ میں نے تمہارے آباء کو ان کے زمانہ والوں پر فضیلت دی یا فضلِ جُزئی مراد ہے جو اور کسی امت کی فضیلت کا نافی نہیں ہو سکتا، اسی لیے امتِ محمدیہ کے حق میں ارشاد ہوا: ''كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ'' (روح البیان جمل وغیرہ) ف۸۰ وہ روزِ قیامت ہے۔ آیت میں نَفس دو مرتبہ آیا ہے پہلے سے نفسِ مومن دوسرے سے نفسِ کافر مراد ہے۔ (مدارک) ف۸۱ یہاں سے رکوع کے آخر تک دس نعمتوں کا بیان ہے جو اُن بنی اسرائیل کے آباء کو ملیں۔ ف۸۲ قومِ قِبط وعَمالیق سے جو مصر کا بادشاہ ہوا اس کو فرعون کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کا نام ولید بن مُصعَب بن رَیّان ہے، یہاں اسی کا ذکر ہے، اس کی عمر چار سو برس سے زیادہ ہوئی، آلِ فرعون سے اس کے مُتّبِعین مراد ہیں۔ (جمل وغیرہ) ف۸۳ عذاب سب برے ہوتے ہیں'' سُوْٓءَ الْعَذَابِ'' وہ کہلائے گا جو اور عذابوں سے شدید ہو اس لیے حضرت مُترجِم قدس سرہٗ نے'' برا عذاب'' ترجمہ کیا۔ (کمافی الجلالین وغیرہ) فرعون نے بنی اسرائیل پر نہایت بے دردی سے محنت ومشقت کے دشوار کام لازم کیے تھے، پتھروں کی چٹانیں کاٹ کر ڈھوتے ڈھوتے ان کی کمریں گردنیں زخمی ہو گئیں تھیں، غریبوں پر ٹیکس مقرر کیے تھے جو غروبِ آفتاب سے قبل بجَبر (زبردستی) وصول کیے جاتے تھے، جو نادار کسی دن ٹیکس ادا نہ کر سکا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جاتے تھے اور مہینہ بھر تک اسی مصیبت میں رکھا جاتا تھا اور طرح طرح کی بے رَحمانہ سختیاں تھیں۔ (خازن وغیرہ) ف۸۴ فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المَقدِس کی طرف سے آگ آئی اس نے مصر کو گھیر کر تمام قِبطیوں کو جلا ڈالا بنی اسرائیل کو کچھ ضرر نہ پہنچایا اس سے اس کو بہت وحشت ہوئی، کاہنوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیرے ہلاک اور زوالِ سلطنت کا باعث ہوگا، یہ سن کر فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو قتل کر دیا جائے، دائیاں تفتیش کے لیے مقرر ہوئیں، بارہ ہزار وبرِوایتے (اور ایک روایت کے مطابق) ستّر ہزار لڑکے قتل کر ڈالے گئے اور نوے ہزار حمل گرا دیئے گئے، اور مَشیّتِ الٰہی سے اس قوم کے بوڑھے جلد جلد مرنے لگے، قومِ قِبط کے رؤساء نے گھبرا کر فرعون سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے، اس پر ان کے بچے بھی قتل کیے جاتے ہیں تو ہمیں خدمت گار کہاں سے مُیَسّر آئیں گے؟ فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال بچے قتل کیے جائیں اور ایک سال چھوڑے جائیں تو جو سال چھوڑنے کا تھا اس میں حضرت ہارون پیدا ہوئے اور قتل کے سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ

بڑی بلا تھی یا بڑا انعام ۸۵ اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچا لیا اور فرعون

فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ

والوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے ڈبو دیا ۸۶ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ فرمایا پھر

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ

اس کے پیچھے تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کردی اور تم ظالم تھے ۸۷ پھر اس کے بعد ہم نے

بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ

تمہیں معافی دی ۸۸ کہ کہیں تم احسان مانو ۸۹ اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور حق و باطل میں تمیز کر دینا

ولادت ہوئی۔ ۸۵ ''بلا'' امتحان و آزمائش کو کہتے ہیں، آزمائش نعمت سے بھی ہوتی ہے اور شدت ومحنت سے بھی، نعمت سے بندہ کی شکرگزاری اور محنت سے اس کے صبر کا حال ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ''ذٰلِکُمْ'' کا اشارہ فرعون کے مظالم کی طرف ہو تو ''بلا'' سے محنت ومصیبت مراد ہوگی اور اگر ان مظالم سے نجات دینے کی طرف ہو تو نعمت۔ ۸۶ یہ دوسری نعمت کا بیان ہے جو بنی اسرائیل پر فرمائی کہ انہیں فرعونیوں کے ظلم وستم سے نجات دی اور فرعون کو مع اس کی قوم کے ان کے سامنے غرق کیا، یہاں ''آلِ فرعون'' سے فرعون مع اپنی قوم کے مراد ہے جیسے کہ ''کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ'' میں حضرت آدم و اولادِ آدم دونوں داخل ہیں۔ (جمل) مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بحکمِ الٰہی شب میں بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر روانہ ہوئے، صبح کو فرعون ان کی جستجو میں لشکرِ گراں لے کر چلا اور انہیں دریا کے کنارے جا پایا، بنی اسرائیل نے لشکرِ فرعون دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی، آپ نے بحکمِ الٰہی دریا میں اپنا عصا مارا، اس کی برکت سے عین دریا میں بارہ خشک رستے پیدا ہوگئے، پانی دیواروں کی طرح کھڑا ہوگیا، ان آبی دیواروں میں جالی کی مثل روشندان بن گئے، بنی اسرائیل کی ہر جماعت ان رستوں میں ایک دوسرے کو دیکھتی اور باہم باتیں کرتی گزر گئی۔ فرعون دریائی رستے دیکھ کر ان میں چل پڑا جب اس کا تمام لشکر دریا کے اندر آ گیا تو دریا حالتِ اصلی پر آیا اور تمام فرعونی اس میں غرق ہوگئے۔ دریا کا عرض چار فرسنگ (بارہ میل سے زائد فاصلہ) تھا یہ واقعہ بحرِ قُلزُم کا ہے جو بحرِ فارس کے کنارہ پر ہے، یا بحر ماورائے مصر کا جس کو اِساف کہتے ہیں۔ بنی اسرائیل لبِ دریا فرعونیوں کے غرق کا منظر دیکھ رہے تھے۔ یہ غرق محرم کی دسویں تاریخ ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکر کا روزہ رکھا، سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے زمانہ تک بھی یہود اس دن کا روزہ رکھتے تھے، حضور نے بھی اس دن کا روزہ رکھا اور فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح کی خوشی منانے اور اس کی شکرگزاری کرنے کے ہم یہود سے زیادہ حق دار ہیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ عاشورہ کا روزہ سنت ہے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء پر جو انعامِ الٰہی ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور شکر بجالانا مسنون ہے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے اُمور میں دن کا تعیُّن سنتِ رسول اللّٰہ ہے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کی یادگار اگر کفّار بھی قائم کرتے ہوں جب بھی اس کو چھوڑا نہ جائے گا۔ ۸۷ فرعون اور فرعونیوں کے ہلاک کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے اور ان کی درخواست پر اللّٰہ تعالٰی نے عطائے توریت کا وعدہ فرمایا اور اس کے لیے میقات مُعیَّن کیا جس کی مدت معہ اضافہ ایک ماہ دس روز تھی مہینہ ذوالقعدہ اور دس دن ذوالحجہ کے، حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم میں اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین بنا کر توریت حاصل کرنے کے لیے کوہِ طور پر تشریف لے گئے چالیس شب وہاں ٹھہرے اس عرصہ میں کسی سے بات نہ کی، اللّٰہ تعالٰی نے زبرجدی الواح میں توریت آپ پر نازل فرمائی۔ یہاں سامری نے سونے کا جواہرات سے مُرَصَّع بچھڑا بنا کر قوم سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے؟ وہ لوگ ایک ماہ حضرت کا انتظار کرکے سامری کے بہکانے سے بچھڑا پوجنے لگے سوائے حضرت ہارون علیہ السلام اور آپ کے بارہ ہزار ہمراہیوں کے، تمام بنی اسرائیل نے گوسالہ (بچھڑے) کو پوجا۔ (خازن) ۸۸ ''عفو'' کی کیفیت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہیں کی ہے وہ پرستش کرنے والوں کو قتل کریں اور مجرم بَرضا و تسلیم سکون کے ساتھ قتل ہوجائیں، وہ اس پر راضی ہوگئے، صبح سے شام تک ستر ہزار قتل ہوگئے، تب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام بتضرُّع وزاری (روتے گڑگڑاتے) بارگاہِ حق کی طرف ملتجی ہوئے، وحی آئی کہ جو قتل ہوچکے شہید ہوئے، باقی مغفور فرمائے گئے، ان میں کے قاتل ومقتول سب جنّتی ہیں۔ مسئلہ: شرک سے مسلمان مُرتد

لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنَّكُمۡ ظَلَمۡتُمۡ

کہ کہیں تم راہ پر آؤ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا

اَنۡفُسَكُمۡ بِاتِّخَاذِكُمُ الۡعِجۡلَ فَتُوۡبُوۡٓا اِلٰى بَارِئِكُمۡ فَاقۡتُلُوۡٓا اَنۡفُسَكُمۡ ط

کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو ف۹۰

ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ عِنۡدَ بَارِئِكُمۡ ط فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ ط اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ

یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيۡمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهۡرَةً

مہربان و۹۱ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے جب تک علانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں

فَاَخَذَتۡكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثۡنٰكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ

تو تمہیں کڑک نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے پھر مرے پیچھے ہم نے تمہیں

مَوۡتِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡغَمَامَ وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمُ

زندہ کیا کہ کہیں تم احسان مانو اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا و۹۲ اور تم پر

ہوجاتا ہے۔ مسئلہ: مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت قتل وخونریزی سے سخت تر جرم ہے۔ فائدہ: گوسالہ بنا کر پوجنے میں بنی اسرائیل کے کئی جُرم تھے ایک تصویر سازی جوحرام ہے، دوسرے حضرت ہارون علیہ السلام کی نافرمانی، تیسرے گوسالہ پوج کر مشرک ہوجانا، یہ ظلم آلِ فرعون کے مَظالم سے بھی زیادہ شدید ہیں کیونکہ یہ اَفعال ان سے بعدِ ایمان سرزد ہوئے اس لیے مستحق تو اس کے تھے کہ عذابِ الٰہی انہیں مہلت نہ دے اور فی الفوْر ہلاکت سے کفر پر ان کا خاتمہ ہوجائے لیکن حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی بدَولت انہیں توبہ کا موقع دیا گیا، یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ و۸۹ اس میں اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل کی اِستِعداد فرعونیوں کی طرح باطل نہ ہوئی تھی اور ان کی نسل سے صالحین پیدا ہونے والے تھے چنانچہ ان میں ہزارہا نبی وصالح پیدا ہوئے۔ ف۹۰ یہ قتل ان کے لیے کفارہ تھا۔ و۹۱ جب بنی اسرائیل نے توبہ کی اور کفارہ میں اپنی جانیں دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں گوسالہ پرستی کی عذرخواہی کے لیے حاضر لائیں، حضرت ان میں سے ستر آدمی منتخب کر کے طُور پر لے گئے وہاں وہ کہنے لگے: اے موسیٰ! ہم آپ کا یقین نہ کریں گے جب تک خدا کو علانیہ نہ دیکھ لیں، اس پر آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس کی ہیبت سے وہ مرگئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بتضرُّع (عاجزی کے ساتھ) عرض کی کہ میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دوں گا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں یکے بعد دیگرے زندہ فرمادیا۔ مسئلہ: اس سے شانِ انبیاء معلوم ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ''لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَکَ'' (ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے) کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کیے گئے۔ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ انبیاء کی جناب میں ترکِ ادب غضبِ الٰہی کا باعث ہوتا ہے اس سے ڈرتے رہیں۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولانِ بارگاہ کی دعا سے مردے زندہ فرماتا ہے۔ و۹۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام فارغ ہو کر لشکرِ بنی اسرائیل میں پہنچے اور آپ نے انہیں حکمِ الٰہی سنایا کہ ملکِ شام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا مدفن ہے، اسی میں بیت المَقدِس ہے، اس کو عمالقہ سے آزاد کرانے کے لیے جہاد کرو اور مصر چھوڑ کر وہیں وطن بناؤ، مصر کا چھوڑنا بنی اسرائیل پر نہایت شاق تھا اول تو انہوں نے اسی میں پس و پیش کیا اور جب بجَبر و اِکراہ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام کی رکابِ سعادت میں روانہ ہوئے تو راہ میں جو کوئی سختی و دشواری پیش آتی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شکایتیں کرتے، جب اس صحرا میں پہنچے جہاں نہ سبزہ تھا نہ سایہ نہ غلہ ہمراہ تھا وہاں دھوپ کی گرمی اور بھوک کی شکایت کی، اللہ تعالیٰ نے بدُعائے حضرت موسیٰ علیہ السلام اَبرِ سفید کو ان کا سائبان بنایا جو رات دن ان کے ساتھ چلتا، شب کو ان کے لئے نوری ستون اترتا جس کی روشنی

الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ؕ کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ

من اور سلویٰ اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں و۹۳ اور انھوں نے کچھ ہمارا نہ بگاڑا ہاں

کَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ فَکُلُوْا

اپنی ہی جانوں کا بگاڑ کرتے تھے اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ و۹۴ پھر اس میں

مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ

جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو و۹۵ اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں

نَّغْفِرْ لَکُمْ خَطٰیٰکُمْ ؕ وَسَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں و۹۶ تو ظالموں نے اور بات بدل دی

قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ

جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا و۹۷ تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب

ع ۶ ۱۳ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا

اتارا و۹۸ بدلہ ان کی بے حکمی کا اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا

میں کام کرتے، ان کے کپڑے میلے اور پرانے نہ ہوتے، ناخن اور بال نہ بڑھتے، اس سفر میں جو لڑکا پیدا ہوتا اس کا لباس اس کے ساتھ پیدا ہوتا جتنا وہ بڑھتا لباس بھی بڑھتا۔ و۹۳ ''مَنّ'' تُرنجبین کی طرح ایک شیریں چیز تھی روزانہ صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک ہر شخص کے لئے ایک صاع کی قدر آسمان سے نازل ہوتی، لوگ اس کو چادروں میں لے کر دن بھر کھاتے رہتے۔ ''سَلْویٰ'' ایک چھوٹا پرند ہوتا ہے اس کو ''ہوا'' لاتی، یہ شکار کر کے کھاتے دونوں چیزیں شَنبہ کو تو مُطلَق نہ آتیں، باقی ہر روز پہنچتیں جمعہ کو اور دنوں سے دونی آتیں۔ حکم یہ تھا کہ جمعہ کو شنبہ کے لئے بھی حسبِ ضرورت جمع کر لو مگر ایک دن سے زیادہ کا جمع نہ کرو، بنی اسرائیل نے ان نعمتوں کی ناشکری کی، ذخیرے جمع کئے، وہ سڑ گئے اور ان کی آمد بند کر دی گئی، یہ انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا کہ دنیا میں نعمت سے محروم اور آخرت میں سزاوار عذاب کے ہوئے۔ و۹۴ اس بستی سے بیت المَقدِس مراد ہے یا اَرِیحا جو بیت المَقدِس کے قریب ہے جس میں عمالقہ آباد تھے اور اس کو خالی کر گئے، وہاں غلے میوے بکثرت تھے۔ و۹۵ یہ دروازہ ان کے لئے بَمنزِلَہ کعبہ کے تھا کہ اس میں داخل ہونا اور اس کی طرف سجدہ کرنا سبب کفّارۂ ذُنوب قرار دیا گیا۔ و۹۶ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ زبان سے اِستغفار کرنا اور بدنی عبادت سجدہ وغیرہ بجالانا توبہ کا مُتَمِّم (کامل و پورا کرنے والا) ہے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ مشہور گناہ کی توبہ بِاعلان ہونی چاہئے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ مقاماتِ مُتبَرَّک کہ جو رحمتِ الٰہی کے مَورِد ہوں وہاں توبہ کرنا اور طاعت بجالانا ثَمراتِ نیک اور سُرعتِ قبول کا سبب ہوتا ہے۔ (فتح العزیز) اسی لئے صالحین کا دستور رہا ہے کہ انبیاء و اولیاء کے مَوالِد (پیدائش گاہ) و مزارات پر حاضر ہو کر اِستغفار و طاعت بجالاتے ہیں۔ عرس و زیارت میں بھی یہ فائدہ مُتصَوَّر ہے۔ و۹۷ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور زبان سے ''حِطَّةٌ'' کلمۂ توبہ و استغفار کہتے جائیں، انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی، داخل تو ہوئے سرینوں کے بل گھسٹتے اور بجائے کلمۂ توبہ کے تمسخر سے ''حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ'' کہا جس کے معنی ہیں بال میں دانہ۔ و۹۸ یہ عذاب طاعون تھا جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار ہلاک ہو گئے۔ مسئلہ: صحاح کی حدیث میں ہے کہ طاعون پچھلی امتوں کے عذاب کا بقیہ ہے جب تمہارے شہر میں واقع ہو وہاں سے نہ بھاگو، دوسرے شہر میں ہو تو وہاں نہ جاؤ۔ مسئلہ: صحیح حدیث میں ہے کہ جو لوگ مقامِ وباء میں رضائے الٰہی پر صابر رہیں اگر وہ وباء سے محفوظ رہیں جب بھی انہیں شہادت کا ثواب ملے گا۔

اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ
اس پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے ف۹۹ ہر
عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا
گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا کھاؤ اور پیو خدا کا دیا ف۱۰۰ اور
تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٦٠﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى
زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو ف۱۰۱ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ف۱۰۲ ہم سے تو ایک کھانے پر ف۱۰۳
طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ
ہرگز صبر نہ ہوگا تو آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ زمین کی اُگائی ہوئی چیزیں ہمارے لیے نکالے
بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ
کچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز فرمایا کیا ادنیٰ چیز
الَّذِي هُوَ أَدْنٰى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ؕ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَّا
کو بہتر کے بدلے مانگتے ہو ف۱۰۴ اچھا مصر ف۱۰۵ یا کسی شہر میں اترو وہاں تمہیں ملے گا
سَأَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ
جو تم نے مانگا ف۱۰۶ اور ان پر مقرر کر دی گئی خواری اور ناداری ف۱۰۷ اور خدا کے غضب میں

ف۹۹ جب بنی اسرائیل نے سفر میں پانی نہ پایا شدّتِ پیاس کی شکایت کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو آپ کے پاس ایک مُربّع پتھر تھا جب پانی کی ضرورت ہوتی آپ اس پر عصا مارتے اس سے بارہ چشمے جاری ہو جاتے اور سب سیراب ہوتے۔ یہ بڑا معجزہ ہے لیکن سیّد انبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے انگشت مبارک سے چشمے جاری فرما کر جماعتِ کثیرہ کو سیراب فرمانا اس سے بہت اَعظم واَعلیٰ ہے کیونکہ عُضوِ انسانی سے چشمے جاری ہونا پتھر کی نسبت زیادہ اَعْجَب (تعجب خیز) ہے۔ (خازن ومدارک) ف۱۰۰ یعنی آسمانی طعام ''مَنّ و سَلویٰ'' کھاؤ اور اس پتھر کے چشموں کا پانی پیو جو تمہیں فضلِ الٰہی سے بے محنت مُیسَّر ہے۔ ف۱۰۱ نعمتوں کے ذکر کے بعد بنی اسرائیل کی نالیاقتی (نااہلی)، دوں ہمتی (بزدلی) اور نافرمانی کے چند واقعات بیان فرمائے جاتے ہیں۔ ف۱۰۲ بنی اسرائیل کی یہ ادا بھی نہایت بے ادبانہ تھی کہ پیغمبرِ اُولُو العزم کو نام لے کر پکارا، یانبی اللّٰہ، یارسول اللّٰہ! یا اور کوئی تعظیم کا کلمہ نہ کہا۔ (فتح العزیز) جب انبیاء کا خالی نام لینا بے ادبی ہے تو ان کو بشر اور ایلچی کہنا کس طرح گستاخی نہ ہوگا! غرض انبیاء کے ذکر میں بے تعظیمی کا شائبہ بھی ناجائز ہے۔ ف۱۰۳ ''ایک کھانے'' سے ایک قسم کا کھانا مراد ہے۔ ف۱۰۴ جب وہ اس پر بھی نہ مانے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی ارشاد ہوا ''اِهْبِطُوْا''۔ ف۱۰۵ ''مصر'' عربی میں شہر کو بھی کہتے ہیں کوئی شہر ہو، اور خاص شہر یعنی مصرِ موسیٰ علیہ السلام کا نام بھی ہے یہاں دونوں میں سے ہر ایک مراد ہوسکتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہاں خاص شہرِ مصر مراد نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے لیے یہ لفظ غیر مُنصرِف ہوکر مستعمل ہوتا ہے اور اس پر تنوین نہیں آتی جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے: ''اَلَیْسَ لِیْ مُلْکُ مِصْرَ'' اور ''اُدْخُلُوْا مِصْرَ'' مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ سکون اَوسط کی وجہ سے لفظِ ہند کی طرح اس کو منصرف پڑھنا درست ہے نحو میں اس کی تصریح موجود ہے۔ علاوہ بریں حَسن وغیرہ کی قرأت میں مصر بلا تنوین آیا ہے اور بعض مصاحفِ حضرت عثمان اور مصحفِ اُبَیّ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم میں بھی ایسا ہی ہے اسی لیے حضرت مُترجِم قدس سرہٗ نے ترجمہ میں دونوں احتمالوں کو اخذ فرمایا ہے اور شہرِ معیّن کے اِحتمال کو مقدم کیا۔ ف۱۰۶ یعنی ساگ، ککڑی وغیرہ گو ان چیزوں کی طلب گناہ نہ

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ

لوٹے ف۱۰۸ یہ بدلہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے اور انبیاء کو ناحق شہید

ع ٦ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ؑ ۝٦١ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کرتے ف۱۰۹ یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا بے شک ایمان والے

وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

نیز یہودیوں اور نصرانیوں اور ستارہ پرستوں میں سے وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

اور نیک کام کریں ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ

يَحْزَنُوْنَ ۝٦٢ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا

کچھ غم ف۱۱۰ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا ف۱۱۱ اور تم پر طور کو اونچا کیا ف۱۱۲ لو جو کچھ

مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝٦٣ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ

ہم تم کو دیتے ہیں زور سے ف۱۱۳ اور اس کے مضمون یاد کرو اس امید پر کہ تمہیں پرہیزگاری ملے پھر اس کے

تھی لیکن ''مَن و سلویٰ'' جیسی نعمتِ بے محنت چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہونا پست خیالی ہے، ہمیشہ ان لوگوں کا میلان طبع پستی ہی کی طرف رہا، اور حضرت موسیٰ و ہارون وغیرہ جلیل القدر بلند ہمت انبیاء (علیہم السلام) کے بعد بنی اسرائیل کی لَئِیمی (کمینگی) وکم حوصلگی کا پورا ظہور ہوا، اور تَسَلُّطِ جالوت وحادثۂ بُختِ نَصَّر کے بعد تو وہ بہت ہی ذلیل وخوار ہوگئے، اس کا بیان ''ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ'' میں ہے۔ ف۱۰۷ یہود کی ذلت تو یہ کہ دنیا میں کہیں نام کو ان کی سلطنت نہیں اور ناداری یہ کہ مال موجود ہوتے ہوئے بھی حرص سے محتاج ہی رہتے ہیں۔ ف۱۰۸ انبیاء وصُلحاء کی بَدولت جو رتبے انہیں حاصل ہوئے تھے ان سے محروم ہوگئے، اس غضب کا باعث صرف یہی نہیں کہ انہوں نے آسمانی غذاؤں کے بدلے اَرضی پیداوار کی خواہش کی یا اسی طرح کی اور خطائیں جو زمانۂ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں صادر ہوئیں بلکہ عہدِ نبوت سے دور ہونے اور زمانہ دراز گزرنے سے ان کی اِستعدادیں باطل ہوئیں اور نہایت قبیح اَفعال اور عظیم جرم ان سے سرزد ہوئے، یہ ان کی اس ذلت وخواری کا باعث ہوئے۔ ف۱۰۹ جیسا کہ انہوں نے حضرت زکریا و یحیٰی وشَعْیا علیہم السلام کو شہید کیا اور یہ قتل ایسے ناحق تھے جن کی وجہ خود یہ قاتل بھی نہیں بتا سکتے۔ ف۱۱۰ شانِ نزول: ابنِ جریر وابنِ ابی حاتم نے سُدِّی سے روایت کی کہ یہ آیت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی۔ (لباب النقول) ف۱۱۱ کہ تم توریت مانو گے اور اس پر عمل کرو گے۔ پھر تم نے اس کے احکام کو شاق وگراں جان کر قبول سے انکار کر دیا باوجودیکہ تم نے خود بَالْحاح (گِڑگِڑا کر) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایسی آسمانی کتاب کی اِستِدعا کی تھی جس میں قوانینِ شریعت وآئینِ عبادت مُفَصَّل مذکور ہوں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تم سے بار بار اس کے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کا عہد لیا تھا، جب وہ کتاب عطا ہوئی تم نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور عہد پورا نہ کیا۔ ف۱۱۲ بنی اسرائیل کی عہد شکنی کے بعد حضرت جبریل نے بحکمِ الٰہی طور پہاڑ کو اٹھا کر ان کے سروں پر قدرِ قامت فاصلہ پر معلق کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یا تو تم عہد قبول کرو، ورنہ پہاڑ تم پر گرا دیا جائے گا اور تم کچل ڈالے جاؤ گے، اس میں صورۃً وفائے عہد پر اِکراہ تھا اور درحقیقت پہاڑ کا سروں پر مُعلّق کر دینا آیتِ الٰہی اور قدرتِ حق کی برہانِ قوی ہے، اس سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ بیشک یہ رسول مظہرِ قدرتِ الٰہی ہیں۔ یہ اطمینان ان کو ماننے اور عہد پورا کرنے کا اصل سبب ہے۔ ف۱۱۳ یعنی بکوششِ تمام۔

مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَكُنۡتُمۡ مِّنَ

بعد تم پھر گئے تو اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ٹوٹے (نقصان)

الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِيۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡكُمۡ فِى السَّبۡتِ فَقُلۡنَا

والوں میں ہو جاتے ف۱۱۴ اور بے شک ضرور تمہیں معلوم ہے تم میں کے وہ جنہوں نے ہفتہ میں سرکشی کی ف۱۱۵ تو ہم نے اُن

لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـِٕيۡنَ ۚ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلۡنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهَا وَمَا

سے فرمایا کہ ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے تو ہم نے اس بستی کا یہ واقعہ اس کے آگے اور

خَلۡفَهَا وَمَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿٦٦﴾ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ

پیچھے والوں کے لیے عبرت کردیا اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں

يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تَذۡبَحُوۡا بَقَرَةً ؕ قَالُوۡۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوۡذُ

حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو ف۱۱۶ بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں ف۱۱۷ فرمایا خدا کی

بِاللّٰهِ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا

پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں ف۱۱۸ بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتا دے گائے

ف۱۱۴ یہاں فضل ورحمت سے یا توفیقِ توبہ مراد ہے یا تاخیرِ عذاب۔ (مدارک وغیرہ) ایک قول یہ ہے کہ فضلِ الٰہی ورحمتِ حق سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ذات پاک مراد ہے معنی یہ ہیں کہ اگر تمہیں خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلّم کے وجود کی دولت نہ ملتی اور آپ کی ہدایت نصیب نہ ہوتی تو تمہارا انجام ہلاک وخسران ہوتا۔ ف۱۱۵ شہر ''اَیلَہ'' میں بنی اسرائیل آباد تھے انہیں حکم تھا کہ شنبہ کا دن عبادت کے لیے خاص کر دیں، اس روز شکار نہ کریں اور دنیاوی مشاغل ترک کر دیں، ان کے ایک گروہ نے یہ چال کی کہ جمعہ کو دریا کے کنارے کنارے بہت سے گڑھے کھودتے اور شنبہ کی صبح کو دریا سے ان گڑھوں تک نالیاں بناتے جن کے ذریعہ پانی کے ساتھ آ کر مچھلیاں گڑھوں میں قید ہو جاتیں، یک شنبہ (اتوار) کو انہیں نکالتے اور کہتے کہ ہم مچھلی کو پانی سے شنبہ (ہفتہ) کے روز نہیں نکالتے، چالیس یا ستر سال تک یہی عمل رہا، جب حضرت داود علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کا عہد آیا آپ نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا قید کرنا ہی شکار ہے جو شنبہ کو کرتے ہو اس سے باز آؤ ورنہ عذاب میں گرفتار کیے جاؤ گے، وہ باز نہ آئے، آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے انہیں بندروں کی شکل میں مسخ کر دیا، عقل وحواس تو ان کے باقی رہے مگر قوتِ گویائی زائل ہوگئی، بدنوں سے بدبو نکلنے لگی، اپنے اس حال پر روتے روتے تین روز میں سب ہلاک ہوگئے ان کی نسل باقی نہ رہی، یہ ستر ہزار کے قریب تھے۔ بنی اسرائیل کا دوسرا گروہ جو بارہ ہزار کے قریب تھا انہیں اس عمل سے منع کرتا رہا جب یہ نہ مانے تو انہوں نے ان کے اور اپنے محلوں کے درمیان دیوار بنا کر علیحدگی کر لی ان سب نے نجات پائی۔ بنی اسرائیل کا تیسرا گروہ ساکت (خاموش) رہا۔ اس کے حق میں حضرت ابنِ عباس کے سامنے عکرمہ نے کہا کہ وہ مغفور ہیں کیونکہ امر بالمعروف فرضِ کفایہ ہے بعض کا ادا کرنا کل کا حکم رکھتا ہے، ان کے سکوت کی وجہ یہ تھی کہ یہ ان کے پند پذیر ہونے (نصیحت قبول کرنے) سے مایوس تھے عکرمہ کی یہ تقریر حضرت ابن عباس کو بہت پسند آئی اور آپ نے سرور سے اٹھ کر ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ (فتح العزیز) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ سرور کا معانقہ سنتِ صحابہ ہے اس کے لیے سفر سے آنا اور غیبت کے بعد ملنا شرط نہیں۔ ف۱۱۶ بنی اسرائیل میں عامیل نامی ایک مالدار تھا اس کے چچازاد بھائی نے بطمعِ وراثت اس کو قتل کر کے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا اور خود صبح کو اس کے خون کا مدّعی بنا، وہاں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حقیقتِ حال ظاہر فرمائے، اس پر حکم صادر ہوا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کا کوئی حصہ مقتول کے ماریں وہ زندہ ہو کر قاتل کو بتا دے گا۔ ف۱۱۷ کیونکہ مقتول کا حال معلوم ہونے اور گائے کے ذبح میں کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی۔ ف۱۱۸ ایسا جواب جو سوال سے ربط نہ رکھے جاہلوں کا کام ہے یا یہ معنی ہیں کہ محاکمہ (انصاف طلبی)

هِيَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ
کیسی ہے کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ اوسر(بچھیا) بلکہ ان دونوں کے

ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا
بیچ میں تو کرو جس کا تمہیں حکم ہوتا ہے بولے اپنے رب سے دعا کیجئے ہمیں بتا دے اس

لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ
کا رنگ کیا ہے کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈہڈہاتی (گہری چمکدار)

النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ
دیکھنے والوں کو خوشی دیتی بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لیے صاف بیان کرے وہ گائے کیسی ہے بے شک گائیوں میں ہم کو

عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ
شبہ پڑ گیا اور اللہ چاہے تو ہم راہ پا جائیں گے ف۱۱۹ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے

لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ
جس سے خدمت نہیں لی جاتی کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی کو پانی دے بے عیب ہے جس میں کوئی داغ نہیں

قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾ ع وَاِذْ ع ۸ ۸
بولے اب آپ ٹھیک بات لائے ف۱۲۰ تو اسے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ف۱۲۱ اور جب

کے موقع پر اِستہزاء جاہلوں کا کام ہے انبیاء کی شان اس سے برتر ہے۔ اَلقِصہ جب ہی بنی اسرائیل نے سمجھ لیا کہ گائے کا ذبح کرنا لازم ہے تو انہوں نے آپ سے اس کے اَوصاف دریافت کیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر بنی اسرائیل بحث نہ نکالتے تو جو گائے ذبح کر دیتے کافی ہو جاتی۔ **ف۱۱۹** حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ان شاء اللہ نہ کہتے تو کبھی وہ گائے نہ پاتے۔ مسئلہ: ہر نیک کام میں ان شاء اللہ کہنا مستحب و باعثِ برکت ہے۔ **ف۱۲۰** یعنی اب تشفی ہوئی اور پوری شان وصفت معلوم ہوئی۔ پھر انہوں نے گائے کی تلاش شروع کی، ان اَطراف میں ایسی صرف ایک گائے تھی اس کا حال یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح شخص تھے ان کا ایک صَغیر السِّن بچہ تھا اور ان کے پاس سوائے ایک گائے کے بچے کے کچھ نہ رہا تھا، انہوں نے اس کی گردن پر مہر لگا کر اللّٰہ کے نام پر چھوڑ دیا اور بارگاہِ حق میں عرض کیا: یارب! میں اس بچھیا کو اس فرزند کے لیے تیرے پاس وَدِیعت (امانت) رکھتا ہوں جب یہ فرزند بڑا ہو یہ اس کے کام آئے ان کا تو انتقال ہو گیا، بچھیا جنگل میں بَحفظِ الٰہی پرورش پاتی رہی۔ یہ لڑکا بڑا ہوا اور بِفضلہٖ صالح و متقی ہوا، ماں کا فرماں بردار تھا، ایک روز اس کی والدہ نے کہا: اے نورِ نظر! تیرے باپ نے تیرے لیے فلاں جنگل میں خدا کے نام ایک بچھیا چھوڑ دی ہے، وہ اب جوان ہو گئی اس کو جنگل سے لا اور اللّٰہ سے دعا کر کہ وہ تجھے عطا فرمائے، لڑکے نے گائے کو جنگل میں دیکھا اور والدہ کی بتائی ہوئی علامتیں اس میں پائیں اور اس کو اللّٰہ کی قسم دے کر بلایا وہ حاضر ہوئی، جوان اس کو والدہ کی خدمت میں لایا، والدہ نے بازار میں لے جا کر تین دینار پر فروخت کرنے کا حکم دیا اور یہ شرط کی کہ سودا ہونے پر پھر اس کی اجازت حاصل کی جائے، اس زمانہ میں گائے کی قیمت ان اَطراف میں تین دینار ہی تھی جوان جب اس گائے کو بازار میں لایا تو ایک فرشتہ خریدار کی صورت میں آیا اور اس نے گائے کی قیمت چھ دینار لگا دی مگر اس شرط سے کہ جوان والدہ کی اجازت کا پابند نہ ہو، جوان نے یہ منظور نہ کیا اور والدہ سے تمام قصہ کہا، اس کی والدہ نے چھ دینار قیمت منظور کرنے کی تو اجازت دی مگر بیع میں پھر دوبارہ اپنی مرضی دریافت کرنے کی شرط کی۔ جوان پھر بازار میں آیا اس مرتبہ فرشتہ نے بارہ دینار قیمت لگائی اور کہا کہ والدہ کی اجازت پر مَوقوف نہ رکھو، جوان نے

قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ط وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝٧٢ ج

تم نے ایک خون کیا تو ایک دوسرے پر اس کی تہمت ڈالنے لگے اور اللہ کو ظاہر کرنا جو تم چھپاتے تھے

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ط كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى لا وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ

تو ہم نے فرمایا اس مقتول کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو ف۱۲۲ اللہ یونہی مردے جلائے گا اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٧٣ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ

کہ کہیں تمہیں عقل ہو ف۱۲۳ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے ف۱۲۴ تو وہ

كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ط وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ

پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کرّے (سخت) اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ

الْاَنْهٰرُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا

نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو

يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٧٤ اَفَتَطْمَعُوْنَ

اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں ف۱۲۵ اور اللہ تمہارے کوتکوں (بُرے کاموں) سے بے خبر نہیں تو اے مسلمانو! کیا تمہیں یہ طمع ہے

نہ مانا اور والدہ کو اطلاع دی وہ صاحبِ فراست سمجھ گئی کہ یہ خریدار نہیں کوئی فرشتہ ہے جو آزمائش کے لیے آتا ہے، بیٹے سے کہا کہ اب کی مرتبہ اس خریدار سے یہ کہنا کہ آپ ہمیں اس گائے کے فروخت کرنے کا حکم دیتے ہیں یا نہیں؟ لڑکے نے یہی کہا، فرشتہ نے جواب دیا کہ ابھی اس کو روکے رہو، جب بنی اسرائیل خریدنے آئیں تو اس کی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اس کی کھال میں سونا بھر دیا جائے، جوان گائے کو گھر لایا اور جب بنی اسرائیل جستجو کرتے ہوئے اس کے مکان پر پہنچے تو یہی قیمت طے کی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی ضمانت پر وہ گائے بنی اسرائیل کے سپرد کی۔ مسائل: اس واقعہ سے کئی مسئلے معلوم ہوئے (۱) جو اپنے عیال کو اللہ کے سپرد کرے اللہ تعالیٰ اس کی ایسی عمدہ پرورش فرماتا ہے۔ (۲) جو اپنا مال اللہ کے بھروسہ پر اس کی امانت میں دے اللہ اس میں برکت دیتا ہے۔ (۳) والدین کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ (۴) غیبی فیض قربانی و خیرات کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ (۵) راہِ خدا میں نفیس مال دینا چاہیے۔ (۶) گائے کی قربانی افضل ہے۔ ف۱۲۱ بنی اسرائیل کے مسلسل سوالات اور اپنی رسوائی کے اندیشہ اور گائے کی گرانی قیمت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ذبح کا قصد نہیں رکھتے مگر جب ان کے سوالات شافی جوابوں سے ختم کر دیے گئے تو انہیں ذبح کرنا ہی پڑا۔ ف۱۲۲ بنی اسرائیل نے گائے ذبح کر کے اس کے کسی عُضو سے مردہ کو مارا وہ بحکمِ الٰہی زندہ ہوا اس کے حلق سے خون کے فوارے جاری تھے اس نے اپنے چچازاد بھائی کا بتایا کہ اِس نے مجھے قتل کیا، اب اس کو بھی اقرار کرنا پڑا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر قصاص کا حکم فرمایا، اس کے بعد شرع کا حکم ہوا کہ مسئلہ: قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہے گا۔ مسئلہ: لیکن اگر عادل نے باغی کو قتل کیا یا کسی حملہ آور سے جان بچانے کے لیے مُدافعت کی اس میں وہ قتل ہو گیا تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہوگا۔ ف۱۲۳ اور تم سمجھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ مردے زندہ کرنے پر قادر ہے اور روزِ جزا مردوں کو زندہ کرنا اور حساب لینا حق ہے۔ ف۱۲۴ اور ایسے بڑے نشانہائے قدرت سے تم نے عبرت حاصل نہ کی۔ ف۱۲۵ بایں ہمہ تمہارے دل اثر پذیر نہیں، پتھروں میں بھی اللہ نے اِدراک و شُعور دیا ہے انہیں خوفِ الٰہی ہوتا ہے وہ تسبیح کرتے ہیں ''اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ۔'' مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: ''میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا۔'' ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ اَطرافِ مکہ میں گیا جو درخت یا پہاڑ سامنے آتا تھا ''السلام علیك یارسولَ اللہ'' (صلی اللہ علیہ وسلّم) عرض کرتا تھا۔

أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ
کہ یہ یہودی تمہارا یقین لائیں گے اور ان میں کا تو ایک گروہ وہ تھا کہ اللہ کا کلام سنتے پھر

يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ
سمجھنے کے بعد اسے دانستہ بدل دیتے ف۱۲۶ اور جب مسلمانوں سے

آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم
ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے ف۱۲۷ اور جب آپس میں اکیلے ہوں تو کہیں وہ علم جو اللہ نے تم پر کھولا مسلمانوں

بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾
سے بیان کیے دیتے ہو کہ اس سے تمہارے رب کے یہاں تمہیں پر حجت لائیں کیا تمہیں عقل نہیں

أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ
کیا نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور ان میں کچھ

النصف

أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾
ان پڑھ ہیں جو کتاب ف۱۲۸ کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا ف۱۲۹ یا کچھ اپنی من گھڑت اور وہ نرے گمان میں ہیں

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا
تو خرابی ہے ان کے لیے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہہ دیں یہ

مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ
خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں ف۱۳۰ تو خرابی ہے ان کے لیے ان کے

ف۱۲۶ جیسے انہوں نے توریت میں تحریف کی اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی نعت بدل ڈالی۔ ف۱۲۷ شانِ نزول: یہ آیت ان یہودیوں کی شان میں نازل ہوئی جو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہودی منافق جب صحابہ کرام سے ملتے تو کہتے کہ جس پر تم ایمان لائے اس پر ہم بھی ایمان لائے، تم حق پر ہو اور تمہارے آقا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم سچے ہیں ان کا قول حق ہے، ہم ان کی نعت وصفت اپنی کتاب توریت میں پاتے ہیں ان لوگوں پر رؤساءِ یہود ملامت کرتے تھے، اس کا بیان "وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ" میں ہے۔ (خازن) فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حق پوشی اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے اوصاف کا چھپانا اور کمالات کا انکار کرنا یہود کا طریقہ ہے آج کل کے بہت سے گمراہوں کی یہی عادت ہے۔ ف۱۲۸ کتاب سے توریت مراد ہے۔ ف۱۲۹ "اَمَانِی" اُمْنِیَّہ کی جمع ہے اور اس کے معنی زبانی پڑھنے کے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مَروِی ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ کتاب کو نہیں جانتے مگر صرف زبانی پڑھ لینا بغیر معنی سمجھے۔ (خازن) بعض مفسّرین نے یہ معنی بھی بیان کیے ہیں کہ اَمانِی سے وہ جھوٹی گھڑی ہوئی باتیں مراد ہیں جو یہودیوں نے اپنے علماء سے سن کر بے تحقیق مان لی تھیں۔ ف۱۳۰ شانِ نزول: جب سیّدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو علماءِ توریت و رُؤساءِ یہود کو قوی اندیشہ ہو گیا کہ ان کی روزی جاتی رہے گی اور سرداری مٹ جائے گی کیونکہ توریت میں حضور کا حُلیہ اور اوصاف مذکور ہیں جب لوگ حضور کو اس کے مطابق پائیں گے فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے علماء و رُؤساء کو چھوڑ دیں گے، اس اندیشہ سے انہوں نے توریت میں تحریف و تغییر کر ڈالی اور حلیہ شریف بدل دیا مثلاً توریت میں

أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا

ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ان کے لیے اس کمائی سے اور بولے ہمیں تو آگ نہ چھوئے گی مگر

أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ

گنتی کے دن ف۱۳۱ تم فرمادو کیا خدا سے تم نے کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ

عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾ بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً

کرے گا ف۱۳۲ یا خدا پر وہ بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے

وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٨١﴾

اور اس کی خطا اسے گھیر لے ف۱۳۳ وہ دوزخ والوں میں ہے انہیں ہمیشہ اس میں رہنا

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ

خَالِدُونَ ﴿٨٢﴾ ع وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا ع ۹ ۱۱ ۹

اس میں رہنا اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ

اللَّهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ

پُوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ف۱۳۴ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے

آپ کے اوصاف یہ لکھے تھے کہ آپ خوب رُو ہیں، بال خوبصورت، آنکھیں سُرمگیں، قد میانہ ہے، اس کو مٹا کر انہوں نے یہ بنایا کہ وہ بہت دراز قامت ہیں، آنکھیں کنجی نیلی، بال الجھے ہیں یہی عوام کو سناتے یہی کتابِ الٰہی کا مضمون بتاتے اور سمجھتے کہ لوگ حضور کو اس کے خلاف پائیں گے تو آپ پر ایمان نہ لائیں گے ہمارے گرویدہ رہیں گے اور ہماری کمائی میں فرق نہ آئے گا۔ ف۱۳۱ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود کہتے تھے کہ وہ دوزخ میں ہرگز داخل نہ ہوں گے مگر صرف اتنی مدت کے لیے جتنے عرصے ان کے آباء واَجداد نے گوسالہ (بچھڑا) پوجا تھا اور وہ چالیس روز ہیں اس کے بعد وہ عذاب سے چھوٹ جائیں گے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۳۲ کیونکہ کِذب بڑا عیب ہے اور عیب اللّٰہ تعالیٰ پر مُحال لہٰذا اس کا کذب تو ممکن نہیں لیکن جب اللّٰہ تعالیٰ نے تم سے صرف چالیس روز کے عذاب کے بعد چھوڑ دینے کا وعدہ ہی نہیں فرمایا تو تمہارا قول باطل ہوا۔ ف۱۳۳ اس آیت میں گناہ سے شرک وکفر مراد ہے اور اِحاطہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر وشرک ہی پر اس کو موت آئے کیونکہ مومن خواہ کیسا بھی گناہ گار ہو گناہوں سے گھرا نہیں ہوتا اس لیے کہ ایمان جو اَعظم طاعت ہے وہ اس کے ساتھ ہے۔ ف۱۳۴ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدَین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے۔ والدَین کے ساتھ بھلائی کے یہ معنی ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے انہیں ایذا ہو اور اپنے بدن و مال سے ان کی خدمت میں دریغ نہ کرے جب انہیں ضرورت ہو ان کے پاس حاضر رہے۔ مسئلہ: اگر والدین اپنی خدمت کے لیے نَوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو چھوڑ دے ان کی خدمت نفل سے مقدم ہے۔ مسئلہ: واجِبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کیے جاسکتے۔ والدین کے ساتھ احسان کے طریقے جو اَحادیث سے ثابت ہیں یہ ہیں کہ تہ دل سے ان کے ساتھ محبت رکھے رفتار و گفتار میں، نشست و برخاست میں ادب لازم جانے، ان کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے، ان کو راضی کرنے کی سَعی کرتا رہے، اپنے نفیس مال کو ان سے نہ بچائے، ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں جاری کرے، ان کے لیے فاتحہ، صدقات، تلاوتِ قرآن سے ایصالِ ثواب

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ

اور لوگوں سے اچھی بات کہو ف۱۳۵ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر تم پھر گئے ف۱۳۶

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

مگر تم میں کے تھوڑے ف۱۳۷ اور تم رو گرداں ہو ف۱۳۸ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا

لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ

کہ اپنوں کا خون نہ کرنا اور اپنوں کو اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر

اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

تم نے اس کا اقرار کیا اور تم گواہ ہو پھر یہ جو تم ہو اپنوں کو قتل کرنے لگے

وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۫ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ

اور اپنے میں ایک گروہ کو ان کے وطن سے نکالتے ہو ان پر مدد دیتے ہو (ان کے مخالف کو) گناہ

وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ

اور زیادتی میں اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو بدلہ دے کر چھڑا لیتے ہو اور ان کا نکالنا تم پر

اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا

حرام ہے ف۱۳۹ تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو

کرے، اللّٰہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کرے، ہفتہ وار اُن کی قبر کی زیارت کرے۔ (فتح العزیز) والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو بہ نرمی اصلاح و تقویٰ اور عقیدۂ حقہ کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے۔ (خازن) ف۱۳۵ اچھی بات سے مراد نیکیوں کی ترغیب اور بدیوں سے روکنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی شان میں حق اور سچ بات کہو، اگر کوئی دریافت کرے تو حضور کے کمالات و اوصاف سچائی کے ساتھ بیان کر دو، آپ کی خوبیاں نہ چھپاؤ۔ ف۱۳۶ عہد کے بعد ف۱۳۷ جو ایمان لے آئے مثل حضرت عبداللّٰہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے انہوں نے تو عہد پورا کیا۔ ف۱۳۸ اور تمہاری قوم کی عادت ہی اِعراض کرنا اور عہد سے پھر جانا ہے۔ ف۱۳۹ شانِ نزول: توریت میں بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کریں، وطن سے نہ نکالیں اور جو بنی اسرائیل کسی کی قید میں ہو اس کو مال دے کر چھڑا لیں، اس عہد پر انہوں نے اقرار بھی کیا، اپنے نفس پر شاہد بھی ہوئے لیکن قائم نہ رہے اور اس سے پھر گئے۔ صورتِ واقعہ یہ ہے کہ نواحِ مدینہ میں یہود کے دو فرقے ''بنی قُرَیظَہ'' اور ''بنی نَضِیر'' سکونت رکھتے تھے اور مدینہ شریف میں دو فرقے ''اَوس و خَزرَج'' رہتے تھے، بنی قُرَیظَہ اَوس کے حلیف تھے اور بنی نَضِیر خَزرَج کے یعنی ہر ایک قبیلہ نے اپنے حلیف کے ساتھ قسما قسمی کی تھی (یقین دہانی کرائی تھی) کہ اگر ہم میں سے کسی پر کوئی حملہ آور ہو تو دوسرا اس کی مدد کرے گا۔ اوس اور خزرج باہم جنگ کرتے تھے بنی قُرَیظَہ اَوس کی اور بنی نَضِیر خزرج کی مدد کے لیے آتے تھے اور حلیف کے ساتھ ہو کر آپس میں ایک دوسرے پر تلوار چلاتے تھے بنی قُرَیظَہ بنی نَضِیر کو اور وہ بنی قُرَیظَہ کو قتل کرتے تھے اور ان کے گھر ویران کر دیتے تھے، انہیں ان کے مَساکن سے نکال دیتے تھے لیکن جب ان کی قوم کے لوگوں کو ان کے حلیف قید کرتے تھے تو وہ ان کو مال دے کر چھڑا لیتے تھے۔ مثلاً اگر بنی نَضِیر کا کوئی شخص اَوس کے ہاتھ میں گرفتار ہوتا تو بنی قُرَیظَہ اَوس کو مالی مُعاوَضہ دے کر اس کو چھڑا لیتے باوجودیکہ اگر وہی شخص لڑائی کے وقت ان کے موقع پر آجاتا تو اس کے قتل میں ہرگز دریغ نہ کرتے۔

جَزَآءُ مَنۡ يَّفۡعَلُ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ اِلَّا خِزۡىٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ

تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو ف۱۴۰

وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں (برے کاموں) سے

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا بِالۡاٰخِرَةِ ز

بے خبر نہیں ف۱۴۱ یہ ہیں وہ لوگ جنھوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی

فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۸۶﴾ ع وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى ع ۱۰

تو نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ ان کی مدد کی جائے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو

الۡكِتٰبَ وَقَفَّيۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَاٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ

کتاب عطا کی ف۱۴۲ اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے ف۱۴۳ اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو

الۡبَيِّنٰتِ وَاَيَّدۡنٰهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى

کھلی نشانیاں عطا فرمائیں ف۱۴۴ اور پاک روح سے ف۱۴۵ اس کی مدد کی ف۱۴۶ تو کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ لے کر آئے جو تمہارے

اس فعل پر ملامت کی جاتی ہے کہ جب تم نے اپنوں کی خونریزی نہ کرنے، ان کو بستیوں سے نہ نکالنے، ان کے اسیروں کو چھڑانے کا عہد کیا تھا تو اس کے کیا معنی کہ قتل و اِخراج میں تو درگذر نہ کرو اور گرفتار ہو جائیں تو چھڑاتے پھرو، عہد میں سے کچھ ماننا اور کچھ نہ ماننا کیا معنی رکھتا ہے؟ جب تم قتل و اِخراج سے باز نہ رہے تو تم نے عہد شکنی کی اور حرام کے مُرتکِب ہوئے اور اس کو حلال جان کر کافر ہو گئے۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظلم و حرام پر امداد کرنا بھی حرام ہے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ حرامِ قطعی کو حلال جاننا کفر ہے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ کتابِ الٰہی کے ایک حکم کا نہ ماننا بھی ساری کتاب کا نہ ماننا اور کفر ہے۔ فائدہ: اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ جب اَحکامِ الٰہی میں سے بعض کا ماننا بعض کا نہ ماننا کفر ہوا تو یہود کا حضرت سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو ماننا کفر سے نہیں بچا سکتا۔ ف۱۴۰ دنیا میں تو یہ رسوائی ہوئی کہ بنی قُرَیظہ ۳ ہجری میں مارے گئے، ایک روز میں ان کے سات سو آدمی قتل کیے گئے تھے اور بنی نَضِیر اس سے پہلے ہی جلاوطن کر دیئے گئے، حلیفوں کی خاطر عہدِ الٰہی کی مخالفت کا یہ وبال تھا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرفداری میں دین کی مخالفت کرنا علاوہ اُخروی عذاب کے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا ہے۔ ف۱۴۱ اس میں جیسی نافرمانوں کے لیے وعیدِ شدید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اَفعال سے بے خبر نہیں ہے تمہاری نافرمانیوں پر عذابِ شدید فرمائے گا ایسے ہی اس آیت میں مومنین و صالحین کے لیے مژدہ ہے کہ انہیں اعمالِ حَسنہ کی بہترین جزا ملے گی۔ (تفسیر کبیر)

ف۱۴۲ اس کتاب سے توریت مراد ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام عہد مذکور تھے سب سے اہم عہد یہ تھے کہ ہر زمانہ کے پیغمبروں کی اطاعت کرنا، ان پر ایمان لانا اور ان کی تعظیم و توقیر کرنا۔ ف۱۴۳ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک مُتواتر انبیاء آتے رہے، ان کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے یہ سب حضرات شریعتِ مُوسَوی کے محافظ اور اس کے احکام جاری کرنے والے تھے چونکہ خاتم الانبیاء کے بعد نبوت کسی کو نہیں مل سکتی اس لیے شریعتِ محمدیہ کی حفاظت و اِشاعت کی خدمت رَبّانی علماء اور مجدِّدِ دینِ ملت کو عطا ہوئی۔ ف۱۴۴ ان نشانیوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مراد ہیں جیسے مردے زندہ کرنا، اندھے اور برص والے کو اچھا کرنا، پرند پیدا کرنا، غیب کی خبر دینا وغیرہ۔ ف۱۴۵ ''رُوحِ قُدُس'' سے حضرت جبریل مراد ہیں کہ روحانی ہیں وحی لاتے ہیں جس سے قُلوب کی حیات ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہنے پر مامُور تھے، آپ ۳۳ سال کی عمر شریف میں آسمان پر اٹھا لیے گئے اس وقت تک حضرت جبریل سفر، حضر میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے، تائیدِ رُوح القدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جلیل فضیلت ہے۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں حضور کے بعض امتیوں کو بھی تائیدِ روحُ القُدُس مُیسَّر ہوئی۔ صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے منبر بچھایا جاتا وہ نعت شریف پڑھتے، حضور ان کے لیے فرماتے:

اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوْا

نفس کی خواہش نہیں تکبر کرتے ہو تو ان (انبیاء) میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو ف۱۴۷ اور یہودی بولے ہمارے

قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَ

دلوں پر پردے پڑے ہیں ف۱۴۸ بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں ف۱۴۹ اور

لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ

جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے ف۱۵۰ اور اس سے پہلے اسی نبی

يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا

کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے ف۱۵۱ تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو

بِهٖ ۫ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ

بیٹھے ف۱۵۲ تو اللہ کی لعنت منکروں پر کس بُرے مولوں انھوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ

يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

اللہ کے اُتارے سے منکر ہوں ف۱۵۳ اس کی جلن سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہے

مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

وحی اتارے ف۱۵۴ تو غضب پر غضب کے سزا وار ہوئے ف۱۵۵ اور کافروں کے لیے ذلت کا

''اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُس۔'' (اے اللہ! حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے ان کی مدد فرما) ف۱۴۶ پھر بھی اے یہود! تمہاری سرکشی میں فرق نہ آیا۔ ف۱۴۷ یہود پیغمبروں کے اَحکام اپنی خواہشوں کے خلاف پا کر انہیں جھٹلاتے اور موقع پاتے تو قتل کر ڈالتے تھے جیسے کہ انہوں نے حضرت شَعْیا وزَکریا (علیہما السلام) اور بہت سے انبیاء کو شہید کیا، سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کے بھی درپئے رہے، کبھی آپ پر جادو کیا، کبھی زہر دیا، طرح طرح کے فریب بارادۂ قتل کیے۔ ف۱۴۸ یہود نے یہ اِستہزاءً کہا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ حضور کی ہدایت کو ان کے دلوں تک راہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا کہ بے دین جھوٹے ہیں قلوب اللہ تعالیٰ نے فطرت پر پیدا فرمائے ان میں قبولِ حق کی لیاقت رکھی، ان کے کفر کی شامت ہے کہ انہوں نے سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت کا اعتراف کرنے کے بعد انکار کیا، اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی اس کا اثر ہے کہ قبولِ حق کی نعمت سے محروم ہوگئے۔ ف۱۴۹ یہی مضمون دوسری جگہ ارشاد ہوا: ''بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا۔'' (بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے) ف۱۵۰ سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت اور حضور کے اوصاف کے بیان میں۔ (کبیر وخازن) ف۱۵۱ شانِ نزول: سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنے حاجات کے لیے حضور کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اس طرح دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ'' یارب! ہمیں نبی اُمّی کے صدقہ میں فتح و نصرت عطا فرما۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقبولانِ حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل جہان میں حضور کی تشریف آوری کا شُہرہ تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلہ سے خَلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔ ف۱۵۲ یہ انکار عِناد وحسد اور حُبِّ ریاست کی وجہ سے تھا۔ ف۱۵۳ یعنی آدمی کو اپنی جان کی خَلاصی کے لیے وہی کرنا چاہیے جس سے رہائی کی امید ہو۔ یہود نے یہ برا سودا کیا کہ اللہ کے نبی اور اس کی کتاب کے منکر ہوگئے۔ ف۱۵۴ یہود کی خواہش تھی کہ ختمِ نبوت کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا جب دیکھا کہ وہ محروم رہے، بنی اسمٰعیل نوازے گئے تو حسد سے منکر ہوگئے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ حسد حرام اور محرومیوں کا باعث ہے۔ ف۱۵۵ یعنی اَنواع

مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ

عذاب ہے ف۱۵۶ اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اتارے پر ایمان لاؤ ف۱۵۷ تو کہتے ہیں وہ جو ہم پر اترا

بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا

اس پر ایمان لاتے ہیں ف۱۵۸ اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے ان کے پاس والے کی تصدیق

مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ

فرماتا ہوا ف۱۵۹ تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر تمہیں اپنی کتاب

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

پر ایمان تھا ف۱۶۰ اور بے شک تمہارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر تشریف لایا پھر تم نے اس کے بعد ف۱۶۱ بچھڑے

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

کو معبود بنا لیا اور تم ظالم تھے ف۱۶۲ اور یاد کرو جب ہم نے تم سے پیمان لیا ف۱۶۳ اور کوہِ طور کو تمہارے سروں پر

الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا ۗ

بلند کیا لو جو ہم تمہیں دیتے ہیں زور سے اور سنو بولے ہم نے سنا اور نہ مانا

وَ اُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ

اور ان کے دلوں میں بچھڑا رچ رہا تھا ان کے کفر کے سبب تم فرما دو کیا بُرا حکم دیتا ہے تم کو

اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ

تمہارا ایمان اگر ایمان رکھتے ہو ف۱۶۴ تم فرماؤ اگر پچھلا گھر

عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

اللہ کے نزدیک خالص تمہارے لیے ہو نہ اوروں کے لیے تو بھلا موت کی آرزو تو کرو اگر

واَقسام کے غضب کے سزاوار ہوئے۔ ف۱۵۶ اس سے معلوم ہوا کہ ذلت و اہانت والا عذاب کفار کے ساتھ خاص ہے، مومنین کو گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوا بھی تو ذلت و اہانت کے ساتھ نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ۔“ (اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے) ف۱۵۷ اس سے قرآن پاک اور تمام وہ کتابیں اور صحائف مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے یعنی سب پر ایمان لاؤ۔ ف۱۵۸ اس سے ان کی مراد توریت ہے۔ ف۱۵۹ یعنی توریت پر ایمان لانے کا دعویٰ غلط ہے چونکہ قرآن پاک جو توریت کا مُصَدِّق (تصدیق کرنے والا) ہے اس کا انکار توریت کا انکار ہوگیا۔ ف۱۶۰ اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ اگر توریت پر ایمان رکھتے تو انبیاء علیہم السلام کو ہرگز شہید نہ کرتے۔ ف۱۶۱ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر تشریف لے جانے کے بعد۔ ف۱۶۲ اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ شریعتِ مُوسَوِی کے ماننے کا دعویٰ جھوٹا ہے اگر تم مانتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا اور ید بیضا وغیرہ کھلی نشانیوں کے دیکھنے کے بعد گوسالہ پرستی (بچھڑے کی پوجا) نہ کرتے۔ ف۱۶۳ توریت کے احکام پر عمل کرنے کا۔ ف۱۶۴ اس میں بھی ان کے دعوائے ایمان کی تکذیب ہے۔

صٰدِقِیْنَ ﴿۹۴﴾ وَ لَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ

سچے ہو ف۱۶۵ اور ہرگز کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ف۱۶۶ ان بداعمالیوں کے سبب جو آگے کر چکے ف۱۶۷ اور اللہ خوب جانتا ہے

بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۵﴾ وَ لَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوةٍ ۚۛ وَ مِنَ الَّذِیْنَ

ظالموں کو اور بے شک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں اور مشرکوں سے

اَشْرَكُوْا ۚۛ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ

معانقہ ۲

ایک کو تمنا ہے کہ کہیں ہزار برس جیے ف۱۶۸ اور وہ اسے عذاب

مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ؑ قُلْ مَنْ كَانَ

=ع=

سے دور نہ کرے گا اتنی عمر دیا جانا اور اللہ ان کے کوتک (برے عمل) دیکھ رہا ہے تم فرما دو جو کوئی

عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ

جبریل کا دشمن ہو ف۱۶۹ تو اس (جبریل) نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی

یَدَیْهِ وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓىِٕكَتِهٖ

تصدیق فرماتا اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو ف۱۷۰ جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں

ف۱۶۵ یہود کے باطل دَعاوِی (جھوٹے دعووں) میں سے ایک یہ دعویٰ تھا کہ جنّت خاص انہیں کے لیے ہے اس کا رَدّ فرمایا جاتا ہے کہ اگر تمہارے زُعم میں جنّت تمہارے لیے خاص ہے اور آخرت کی طرف سے تمہیں اطمینان ہے اعمال کی حاجت نہیں تو جنّتی نعمتوں کے مقابلہ میں دُنیَوی مَصائب کیوں برداشت کرتے ہو؟ موت کی تمنا کرو کہ تمہارے دعویٰ کی بنا پر تمہارے لیے باعث راحت ہے، اگر تم نے موت کی تمنا نہ کی تو یہ تمہارے کِذب کی دلیل ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ موت کی تمنا کرتے تو سب ہلاک ہو جاتے اور روئے زمین پر کوئی یہودی باقی نہ رہتا۔ ف۱۶۶ یہ غیب کی خبر اور معجزہ ہے کہ یہود باوجود نہایت ضد اور شدتِ مخالفت کے بھی تمنائے موت کا لفظ زبان پر نہ لا سکے۔ ف۱۶۷ جیسے نبی آخر الزمان اور قرآن کے ساتھ کفر اور توریت کی تحریف وغیرہ۔ مسئلہ: موت کی محبت اور لِقائے پروردگار کا شوق اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَوَفَاةً بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ ''یارب! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر میں وفات نصیب فرما۔ بالعُموم تمام صحابۂ کِبار اور بالخُصوص شہدائے بدر واُحد واصحابِ بیعت رضوان موت فی سبیل اللہ کی محبت رکھتے تھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے لشکرِ کفّار کے سردار رُستم بن فَرخ زاد کے پاس جو خط بھیجا اس میں تحریر فرمایا تھا: ''اِنَّ مَعِیَ قَوْمًا یُّحِبُّوْنَ الْمَوْتَ كَمَا یُحِبُّ الْاَعَاجِمُ الْخَمْرَ ''یعنی میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو موت کو اتنا محبوب رکھتی ہے جتنا عجمی شراب کو۔ اس میں لطیف اشارہ تھا کہ شراب کی ناقص مستی کو محبت دنیا کے دیوانے پسند کرتے ہیں اور اھل اللہ موت کو محبوبِ حقیقی کے وصال کا ذریعہ سمجھ کر محبوب جانتے ہیں۔ فی الجُملہ اہلِ ایمان آخرت کی رغبت رکھتے ہیں اور اگر طولِ حیات کی تمنا بھی کریں تو وہ اس لیے ہوتی ہے کہ نیکیاں کرنے کے لیے کچھ اور عرصہ مل جائے جس سے آخرت کے لیے ذخیرۂ سعادت زیادہ کرسکیں اگر گذشتہ اَیام میں گناہ ہوئے ہیں تو ان سے توبہ واِستغفار کرلیں۔ مسئلہ: صِحاح کی حدیث میں ہے کوئی دنیوی مصیبت سے پریشان ہو کر موت کی تمنا نہ کرے۔ اور درحقیقت حوادثِ دنیا سے تنگ آکر موت کی دعا کرنا صبر ورضا وتسلیم وتَوَکّل کے خلاف وناجائز ہے۔ ف۱۶۸ مشرکین کا ایک گروہ مجوسی ہے آپس میں تحیّت وسلام کے موقع پر کہتے ہیں: ''زِہ ھزار سال'' یعنی ہزار برس جیو، مطلب یہ ہے کہ مجوسی مشرک ہزار برس جینے کی تمنا رکھتے ہیں، یہودی ان سے بھی بڑھ گئے کہ انہیں حرص وزندگانی سب سے زیادہ ہے۔ ف۱۶۹ شانِ نزول: یہود کے عالم عبداللہ بن صُورِیّا نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم سے کہا: آپ کے پاس آسمان سے کون فرشتہ آتا ہے؟ فرمایا: جبریل۔ ابنِ صوریا نے کہا: وہ ہمارا دشمن ہے، عذاب شدت اور خسف اتارتا ہے، کئی مرتبہ ہم سے عداوت کر چکا ہے، اگر آپ کے پاس میکائیل آتے تو ہم آپ پر ایمان لے آتے۔ ف۱۷۰ تو یہود کی عداوت جبریل کے ساتھ بے معنی ہے بلکہ اگر انہیں انصاف ہوتا تو وہ جبریل امین سے

وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ

اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا ۱۷۱ اور بے شک

اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا

ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں اتاریں ۱۷۲ اور ان کے منکر نہ ہوں گے مگر فاسق لوگ اور کیا جب کبھی

عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کوئی عہد کرتے ہیں ان میں ایک فریق اسے پھینک دیتا ہے بلکہ ان میں بہتیروں کو ایمان نہیں ۱۷۳

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ

اور جب ان کے پاس تشریف لایا اللہ کے یہاں سے ایک رسول ۱۷۴ ان کی کتابوں کی تصدیق فرماتا ۱۷۵ تو کتاب

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙۗ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ

والوں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دی ۱۷۶ گویا وہ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ

کچھ علم ہی نہیں رکھتے ۱۷۷ اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانہ میں ۱۷۸ اور

محبت کرتے اوران کے شکرگزار ہوتے کہ وہ ایسی کتاب لائے جس سے ان کی کتابوں کی تصدیق ہوتی ہے۔اور ''بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ'' (بشارت مسلمانوں کو) فرمانے میں یہود کا رد ہے کہ اب تو جبریل ہدایت و بشارت لا رہے ہیں پھر بھی تم عداوت سے باز نہیں آتے۔ **۱۷۱** اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و ملائکہ کی عداوت کفر اور غضبِ الٰہی کا سبب ہے اور محبوبانِ حق سے دشمنی خدا سے دشمنی کرنا ہے۔ **۱۷۲ شانِ نزول:** یہ آیت ابنِ صوریا یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جس نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم سے کہا تھا کہ اے محمد! آپ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہ لائے جسے ہم پہچانتے اور نہ آپ پر کوئی واضح آیت نازل ہوئی جس کا ہم اِتباع کرتے۔ **۱۷۳ شانِ نزول:** یہ آیت مالک بن صَیف یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہود کو اللہ تعالٰی کے وہ عہد یاد دلائے جو حضور پر ایمان لانے کے متعلق کئے تھے تو ابنِ صیف نے عہد ہی کا انکار کر دیا۔ **۱۷۴** یعنی سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم۔ **۱۷۵** سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم توریت و زَبور وغیرہ کی تصدیق فرماتے تھے اور خود ان کتابوں میں بھی حضور کی تشریف آوری کی بشارت اور آپ کے اوصاف و احوال کا بیان تھا اس لیے حضور کی تشریف آوری اور آپ کا وجودِ مبارک ہی ان کتابوں کی تصدیق ہے تو حال اس کا مُقتضِی تھا کہ حضور کی آمد پر اہلِ کتاب کا ایمان اپنی کتابوں کے ساتھ اور زیادہ پختہ ہوتا مگر اس کے برعکس انہوں نے اپنی کتابوں کے ساتھ بھی کفر کیا۔ سُدّی کا قول ہے کہ جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو یہود نے توریت سے مقابلہ کر کے توریت و قرآن کو مطابق پایا تو توریت کو بھی چھوڑ دیا۔ **۱۷۶** یعنی اس کتاب کی طرف بے اِلتفاتی کی۔ سفیان بن عُیَینہ کا قول ہے کہ یہود نے توریت کو حَریر و دِیبا کے ریشمی غلافوں میں زر و سیم کے ساتھ مُطلّا و مُزیّن کر کے رکھ لیا اور اس کے احکام کو نہ مانا۔ **۱۷۷** ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے چار فرقے تھے: **ایک** توریت پر ایمان لایا اور اس نے اس کے حقوق کو بھی ادا کیا، یہ مؤمنین اہلِ کتاب ہیں ان کی تعداد تھوڑی ہے اور ''اَکْثَرُهُمْ'' سے ان کا پتہ چلتا ہے۔ **دوسرا فرقہ** جس نے بالاعلان توریت کے عہد توڑے اس کی حدود سے باہر ہوئے، سرکشی اختیار کی ''نَبَذَهٗ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ'' (ایک گروہ نے اللہ کی کتاب اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دی) میں ان کا بیان ہے۔ **تیسرا فرقہ** وہ جس نے عہد شکنی کا اعلان تو نہ کیا لیکن اپنی جہالت سے عہد شکنی کرتے رہے ان کا ذکر ''بَلْ اَکْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ'' (بلکہ ان میں سے بہتیروں کو ایمان نہیں) میں ہے۔ **چوتھے فرقے** نے ظاہری طور پر تو عہد مانے اور باطن میں بغاوت و عِناد سے مخالفت کرتے رہے یہ تَصَنُّع سے جاہل بنتے تھے ''کَاَنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ'' (گویا وہ کچھ علم ہی نہیں رکھتے) میں ان پر دلالت ہے۔ **۱۷۸ شانِ نزول:** حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ نے ان کو اس سے روکا

مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ
سلیمان نے کفر نہ کیا ف۱۷۹ ہاں شیطان کافر ہوئے ف۱۸۰ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں

وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ
اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اُترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ
نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو ف۱۸۱ تو ان سے

مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ
سیکھتے وہ جس سے جُدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے

مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَ
کسی کو مگر خدا کے حکم سے ف۱۸۲ اور وہ سیکھتے ہیں جو انھیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور

لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ۫ وَلَبِئْسَ مَا
بے شک ضرور انھیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بے شک کیا بُری چیز ہے وہ

شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا
جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انھیں علم ہوتا ف۱۸۳ اور اگر وہ ایمان لاتے ف۱۸۴ اور پرہیزگاری کرتے

لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع ۱۲
تو اللہ کے یہاں کا ثواب بہت اچھا ہے کسی طرح انھیں علم ہوتا اے ایمان والو ف۱۸۵

اوران کی کتابیں لے کراپنی کرسی کے نیچے دفن کردیں، حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکلوا کرلوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے، بنی اسرائیل کے صُلحاء وعلماء نے تواس کا انکار کیا لیکن ان کے جُہّال جادو کوحضرت سلیمان علیہ السلام کا علم بتا کراس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے انبیاء کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی، سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ تک اسی حال پر رہے اللہ تعالیٰ نے حضور پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت میں یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۱۷۹ کیونکہ وہ نبی ہیں اور انبیاء کفر سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں ان کی طرف سحر کی نسبت باطل و غلط ہے کیونکہ سحر کا کفریات سے خالی ہونا نادر ہے۔ ف۱۸۰ جنہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کی جھوٹی تہمت لگائی۔ ف۱۸۱ یعنی جادو سیکھ کر اور اس پر عمل واعتقاد کر کے اور اس کو مُباح جان کر کافر نہ بن۔ یہ جادو فرمانبردار و نافرمان کے درمیان اِمتیاز و آزمائش کے لیے نازل ہوا جو اس کو سیکھ کر اس پر عمل کرے کافر ہو جائے گا بشرطیکہ اس جادو میں مُنافیٔ ایمان کلمات و افعال ہوں اور جو اس سے بچے نہ سیکھے، یا سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے اور اس کے کفریات کا مُعتقِد نہ ہو وہ مومن رہے گا یہی امام ابومنصور ماتُریدی کا قول ہے۔ مسئلہ: جو سحر کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہو قتل کر دیا جائے گا۔ مسئلہ: جو سحر کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا عامل قُطّاعِ طریق (ڈاکو، راہزنوں) کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت۔ مسئلہ: جادوگر کی توبہ قبول ہے۔ (مدارک) ف۱۸۲ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا موثرِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور تاثیرِ اَسباب تحتِ مشیّت ہے۔ ف۱۸۳ اپنے انجامِ کار و شدتِ عذاب کا۔ ف۱۸۴ حضرت سیّدِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم اور قرآن پاک پر ف۱۸۵ شانِ نزول: جب

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾

راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو ۱۸۶ اور کافروں کے لیے درد ناک عذاب ہے ۱۸۷

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ

وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک ۱۸۸ وہ نہیں چاہتے

عَلَیْكُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے ۱۸۹ اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے

وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں ۱۹۰ تو اس سے

مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ

بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے کیا تجھے خبر نہیں

اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

کہ اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اور اللہ کے سوا تمہارا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے: ''رَاعِنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ'' اس کے یہ معنی تھے کہ یارسول اللہ! ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلامِ اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجیے، یہود کی لُغت میں یہ کلمہ سُوءِ ادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا۔ حضرت سعد بن معاذ یہود کی اِصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا: اے دشمنانِ خدا! تم پر اللہ کی لعنت، اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا، یہود نے کہا: ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں، اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں ''رَاعِنَا'' کہنے کی مُمانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ ''اُنْظُرْنَا'' (حضور ہم پر نظر رکھیں) کہنے کا حکم ہوا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلماتِ ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع۔ ف۱۸۶ اور ہمہ تن گوش ہو جاؤ (انتہائی توجہ کے ساتھ سنو) تا کہ یہ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے کہ حضور! توجہ فرمائیں، کیونکہ دربارِ نبوت کا یہی ادب ہے۔ مسئلہ: دربارِ انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مَراتِب کا لحاظ لازم ہے۔ ف۱۸۷ مسئلہ: ''لِلْكٰفِرِیْنَ'' (اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے) میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔ ف۱۸۸ شانِ نزول: یہود کی ایک جماعت مسلمانوں سے دوستی و خیر خواہی کا اظہار کرتی تھی ان کی تکذیب میں یہ آیت نازل ہوئی، مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفّار خیر خواہی کے دعوے میں جھوٹے ہیں۔ (جمل) ف۱۸۹ یعنی کفّار اہلِ کتاب اور مشرکین دونوں مسلمانوں سے بُغض رکھتے ہیں اور اس رنج میں ہیں کہ ان کے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و وحی عطا ہوئی اور مسلمانوں کو یہ نعمتِ عظمیٰ ملی۔ (خازن وغیرہ) ف۱۹۰ شانِ نزول: قرآن کریم نے شرائعِ سابقہ (پہلی شریعتوں) و کتبِ قدیمہ کو منسوخ فرمایا تو کفّار کو بہت تَوَحُّش (دکھ) ہوا اور انہوں نے اس پر طعن کیے، اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ منسوخ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ناسخ بھی دونوں عین حکمت ہیں۔ اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سہل وانفع (آسان اور فائدہ مند) ہوتا ہے قدرتِ الٰہی پر یقین رکھنے والے کو اس میں جائے تَرَدُّد نہیں کائنات میں مُشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن سے رات کو، گرما سے سرما کو، جوانی سے بچپن کو، بیماری سے تندرستی کو، بہار سے خزاں کو منسوخ فرماتا ہے، یہ تمام نسخ و تبدیل اس کی قدرت کے دلائل ہیں تو ایک آیت اور ایک حکم کے منسوخ ہونے میں کیا تعجب؟ نسخ درحقیقت حکمِ سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کے لیے تھا اور عین حکمت تھا کفّار کی نافہمی کہ نسخ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور اہلِ کتاب کا اعتراض ان کے مُعتَقِدات کے لحاظ

وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ

نہ کوئی حمایتی نہ مددگار کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا سوال کرو جو پہلے

مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

موسیٰ سے ہوا تھا ف۱۹۱ اور جو ایمان کے بدلے کفر لے ف۱۹۲ وہ ٹھیک راستہ (سے)

السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

بہک گیا بہت کتابیوں نے چاہا ف۱۹۳ کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی

اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے ف۱۹۴ بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو

الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

چکا ہے تو تم چھوڑو اور در گزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بے شک اللہ ہر

سے بھی غلط ہے انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کے اَحکام کی منسوخیت تسلیم کرنا پڑے گی، یہ ماننا ہی پڑے گا کہ شنبہ کے روز دنیوی کام ان سے پہلے حرام نہ تھے ان پر حرام ہوئے، یہ بھی اقرار ناگزیر ہوگا کہ توریت میں حضرت نوح (علیہ السلام) کی امت کے لیے تمام چوپائے حلال ہونا بیان کیا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بہت سے حرام کردیئے گئے، ان اُمور کے ہوتے ہوئے نسخ کا انکار کس طرح ممکن ہے۔ **مسئلہ:** جس طرح آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوتی ہے اسی طرح حدیثِ مُتَواتِر سے بھی ہوتی ہے۔ **مسئلہ:** نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے کبھی صرف حکم کا، کبھی تلاوت و حکم دونوں کا۔ بیہقی نے ابو اُمامَہ سے روایت کی کہ ایک انصاری صحابی شب کو تہجد کے لیے اٹھے اور سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اس کو پڑھنا چاہا لیکن وہ بالکل یاد نہ آئی اور سوائے "بِسْمِ اللّٰهِ" کے کچھ نہ پڑھ سکے، صبح کو دوسرے اصحاب سے اس کا ذکر کیا ان حضرات نے فرمایا ہمارا بھی یہی حال ہے وہ سورت ہمیں بھی یاد تھی اور اب ہمارے حافظہ میں بھی نہ رہی، سب نے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا، حضور اکرم نے فرمایا: آج شب وہ سورت اٹھالی گئی اس کے حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہوئے، جن کاغذوں پر وہ لکھی گئی تھی ان پر نقش تک باقی نہ رہے۔ **ف۱۹۱ شانِ نزول:** یہود نے کہا: اے محمد! (صلی اللّٰہ علیہ وسلّم) ہمارے پاس آپ ایسی کتاب لائیے جو آسمان سے ایک بارگی نازل ہو، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۱۹۲** یعنی جو آیتیں نازل ہوچکی ہیں ان کے قبول کرنے میں بے جا بحث کرے اور دوسری آیتیں طلب کرے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ جس سوال میں مَفْسَدَہ (فساد) ہو وہ بزرگوں کے سامنے پیش کرنا جائز نہیں اور سب سے بڑا مفسدہ یہ ہے کہ اس سے نافرمانی ظاہر ہوتی ہو۔ **ف۱۹۳ شانِ نزول:** جنگِ اُحد کے بعد یہود کی جماعت نے حضرت حذیفہ بن یَمان اور عَمّار بن یاسر رضی اللّٰہ عنہما سے کہا کہ اگر تم حق پر ہوتے تو تمہیں شکست نہ ہوتی، تم ہمارے دین کی طرف واپس آجاؤ، حضرت عمار نے فرمایا تمہارے نزدیک عہد شکنی کیسی ہے؟ انہوں نے کہا نہایت بری۔ آپ نے فرمایا میں نے عہد کیا ہے کہ زندگی کے آخر لمحہ تک سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم سے نہ پھروں گا اور کفر نہ اختیار کروں گا اور حضرتِ حذیفہ نے فرمایا میں راضی ہوا اللّٰہ کے رب ہونے، محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے رسول ہونے، اسلام کے دین ہونے، قرآن کے امام ہونے، کعبہ کے قبلہ ہونے، مؤمنین کے بھائی ہونے سے، پھر یہ دونوں صاحب حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی خبر دی، حضور نے فرمایا: تم نے بہتر کیا اور فلاح پائی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۱۹۴** اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہود کا مسلمانوں کے کفر و اِرتِداد کی تمنا کرنا اور یہ چاہنا کہ وہ ایمان سے محروم ہوجائیں حسد اُتھا، حسد بڑا ہی عیب ہے۔ **مسئلہ:** حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "حسد سے بچو وہ نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔" **مسئلہ:** حسد حرام ہے۔ **مسئلہ:** اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت یا اثر و وَجاہت سے گمراہی و بے دینی پھیلاتا ہو تو اس کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لیے اس کے زَوالِ نعمت کی تمنا حسد میں داخل نہیں اور حرام بھی نہیں۔

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا

چیز پر قادر ہے اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو ۱۹۵ اور اپنی جانوں کے لیے

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بے شک اللہ تمہارے کام

بَصِیْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَ قَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ

دیکھ رہا ہے اور اہلِ کتاب بولے ہرگز جنت میں نہ جائے گا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو ۱۹۶

تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰی ۗ مَنْ

یہ ان کی خیال بندیاں ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل ۱۹۷ اگر سچے ہو ہاں کیوں نہیں جس نے

اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَ لَا خَوْفٌ

اپنا منہ جھکایا اللہ کے لیے اور وہ نیکو کار ہے ۱۹۸ تو اس کا نیگ (بدلہ) اس کے رب کے پاس ہے اور انھیں

عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی

نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم ۱۹۹ اور یہودی بولے نصرانی کچھ

شَیْءٍ ۪ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ ۙ وَّ هُمْ یَتْلُوْنَ

نہیں اور نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں ۲۰۰ حالانکہ وہ کتاب

الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ یَحْكُمُ

پڑھتے ہیں ۲۰۱ اسی طرح جاہلوں نے ان کی سی بات کہی ۲۰۲ تو اللہ قیامت

۱۹۵ مومنین کو یہود سے درگزر کا حکم دینے کے بعد انہیں اپنے اصلاحِ نفس کی طرف متوجہ فرماتا ہے۔ ۱۹۶ یعنی یہود کہتے ہیں کہ جنّت میں صرف یہودی داخل ہوں گے اور نصرانی کہتے ہیں کہ فقط نصرانی اور یہ مسلمانوں کو دین سے مُنْحَرِف کرنے کے لیے کہتے ہیں جیسے نسخ وغیرہ کے لچر (بیہودہ) شُبہات انہوں نے اس امید پر پیش کیے تھے کہ مسلمانوں کو اپنے دین میں کچھ تَرَدُّد ہو جائے، اسی طرح ان کو جنت سے مایوس کر کے اسلام سے پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ آخرِ پارہ میں ان کا یہ مَقُولَہ مذکور ہے: "وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تَهْتَدُوْا" (اور کتابی بولے یہودی یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے) اللہ تعالیٰ ان کے اس خیالِ باطل کا رد فرماتا ہے۔ ۱۹۷ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفی کے مُدَّعی کو بھی دلیل لانا ضرور ہے بغیر اس کے دعویٰ باطل و نامَسْمُوع (نامقبول) ہوگا۔ ۱۹۸ خواہ وہ کسی زمانہ، کسی نسل، کسی قوم کا ہو۔ ۱۹۹ اس میں اشارہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کا یہ دعویٰ کہ جنّت کے فقط وہی مالک ہیں بالکل غلط ہے کیونکہ دخولِ جنّت مُرَتَّب ہے عقیدۂ صحیحہ و عملِ صالح پر اور یہ انہیں مُیَسَّر نہیں۔ ۲۰۰ شانِ نزول: نجران کے نصاریٰ کا وفد سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں آیا تو علمائے یہود آئے اور دونوں میں مناظرہ شروع ہو گیا آوازیں بلند ہوئیں شور مچا یہود نے کہا کہ نصاریٰ کا دین کچھ نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل شریف کا انکار کیا، اسی طرح نصاریٰ نے یہود سے کہا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور توریت شریف و حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا۔ اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۲۰۱ یعنی باوجود علم کے انہوں نے ایسی جاہلانہ گفتگو کی۔ حالانکہ انجیل شریف جس کو نصاریٰ مانتے ہیں اس میں توریت شریف و حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق ہے، اسی طرح توریت جس کو یہودی

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں جھگڑ رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ف۲۰۳ جو

مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا

اللّٰہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لیے جانے سے ف۲۰۴ اوران کی ویرانی میں کوشش کرے ف۲۰۵ ان کو نہ

كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ۬ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ لَهُمْ

پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے ف۲۰۶ اور ان کے لیے

فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا

آخرت میں بڑا عذاب ف۲۰۷ اور پورب وپچھم (مشرق ومغرب) سب اللّٰہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر وَجۡهُ اللّٰہ

فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ

(خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے بے شک اللّٰہ وسعت والا علم والا ہے اور بولے خدا نے اپنے لیے اولاد رکھی

مانتے ہیں اس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نبوت اوران تمام احکام کی تصدیق ہے جو آپ کو اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے عطا ہوئے۔ ف۲۰۲ علمائے اہلِ کتاب کی طرح۔ان جاہلوں نے جو نہ علم رکھتے تھے نہ کتاب جیسا کہ بت پرست، آتش پرست وغیرہ انہوں نے ہر ایک دین والے کی تکذیب شروع کی اور کہا کہ وہ کچھ نہیں، انہیں جاہلوں میں سے مشرکینِ عرب بھی ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم اور آپ کے دین کی شان میں ایسے ہی کلمات کہے۔ ف۲۰۳ شانِ نزول: یہ آیت بیت المقدِس کی بے حرمتی کے متعلق نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ رُوم کے نصرانیوں نے بنی اسرائیل پر فوج کشی کی ان کے مردانِ کار آزما کو قتل کیا، ذُرِّیّت کو قید کیا، توریت شریف کو جلایا، بیتُ المقدِس کو ویران کیا اس میں نجاستیں ڈالیں، خنزیر ذبح کیے معاذ اللّٰہ بیت المقدِس خلافتِ فاروقی تک اسی ویرانی میں رہا آپ کے عہد مبارک میں مسلمانوں نے اس کو بنا (آباد) کیا۔ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت مشرکینِ مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے ابتدائے اسلام میں حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم اور آپ کے اصحاب کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکا تھا اور جنگِ حُدَیبِیَہ کے وقت اس میں نماز و حج سے منع کیا تھا۔ ف۲۰۴ ''ذِکر'' نماز، خطبہ، تسبیح، وعظ، نعت شریف سب کو شامل ہے اور ''ذکر اللّٰہ'' کو منع کرنا ہر جگہ برا ہے خاص کر مسجدوں میں جو اسی کام کے لیے بنائی جاتی ہیں۔مسئلہ: جو شخص مسجد کو ذکر و نماز سے مُعطّل کر دے وہ مسجد کا ویران کرنے والا اور بہت ظالم ہے۔ ف۲۰۵ مسئلہ: مسجد کی ویرانی جیسے ذکر و نماز کے روکنے سے ہوتی ہے ایسے ہی اس کی عمارت کے نقصان پہنچانے اور بے حرمتی کرنے سے بھی۔ ف۲۰۶ دنیا میں انہیں یہ رسوائی پہنچی کہ قتل کیے گئے، گرفتار ہوئے، جلاوطن کیے گئے، خلافتِ فاروقی و عثمانی میں ملکِ شام ان کے قبضہ سے نکل گیا، بیت المقدِس سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔ ف۲۰۷ شانِ نزول: صحابہ کرام رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے ساتھ ایک اندھیری رات سفر میں تھے، جہتِ قبلہ معلوم نہ ہوسکی ہر ایک شخص نے جس طرف اس کا دل جما نماز پڑھی، صبح کو سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جہتِ قبلہ معلوم نہ ہوسکے تو جس طرف دل جمے کہ یہ قبلہ ہے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔اس آیت کے شانِ نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ یہ اس مسافر کے حق میں نازل ہوئی جو سواری پر نفل ادا کرے اس کی سواری جس طرف متوجہ ہو جائے اسی طرف اس کی نماز درست ہے بخاری و مسلم کی اَحادیث سے یہ ثابت ہے۔ایک قول یہ ہے کہ جب تحوِیلِ قبلہ کا حکم دیا گیا تو یہود نے مسلمانوں پر طعنہ زنی کی ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی بتایا گیا کہ مشرق و مغرب سب اللّٰہ کا ہے، جس طرف چاہے قبلہ مُعیَّن فرمائے کسی کو اعتراض کا کیا حق۔(خازن) ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت دعا کے حق میں وارد ہوئی حضور سے دریافت کیا گیا کہ کس طرف منہ کر کے دعا کی جائے؟ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حق سے گریز و فرار میں ہے اور '' اَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا'' (تو تم جدھر منہ کرو ادھر وَجۡهُ اللّٰہِ ہے) کا خطاب ان لوگوں کو ہے جو ذکرِ الٰہی سے روکتے اور مسجدوں کی ویرانی میں سعی کرتے ہیں وہ دنیا کی رسوائی اور عذابِ آخرت سے کہیں بھاگ نہیں سکتے کیونکہ مشرق و مغرب سب اللّٰہ کا ہے جہاں بھاگیں گے وہ گرفت فرمائے گا۔اس تقدیر پر ''وَجۡهُ اللّٰہِ'' کے معنی خدا کا قُرب و حضور ہے۔(فتح)

سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

پاکی ہے اسے ف۲۰۸ بلکہ اسی کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲۰۹ سب اس کے حضور گردن ڈالے ہیں

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا ف۲۱۰ اور جب کسی بات کا حکم فرمائے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا

فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ

وہ فوراً ہوجاتی ہے ف۲۱۱ اور جاہل بولے ف۲۱۲ اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا ف۲۱۳ یا ہمیں کوئی

اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ

نشانی ملے ف۲۱۴ ان سے اگلوں نے بھی ایسی ہی کہی ان کی سی بات اِن کے اُن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

ایک سے ہیں ف۲۱۵ بے شک ہم نے نشانیاں کھول دیں یقین والوں کے لیے ف۲۱۶ بے شک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا

بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ وَّ لَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَ لَنْ تَرْضٰی

خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور تم سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا ف۲۱۷ اور ہرگز تم سے

عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ

یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو ف۲۱۸ تم فرما دو کہ اللہ ہی کی ہدایت

ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ اگر کفّار خانۂ کعبہ میں نماز سے منع کریں تو تمہارے لیے تمام زمین مسجد بنادی گئی ہے جہاں سے چاہو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔ ف۲۰۸ شانِ نزول: یہود نے حضرت عزیر (علیہ السلام) کو اور نصاریٰ نے حضرت مسیح (علیہ السلام) کو خدا کا بیٹا کہا، مشرکینِ عرب نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتایا ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی فرمایا: ''سُبْحٰنَهٗ'' وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے اولاد ہو، اس کی طرف اولاد کی نسبت کرنا اس کو عیب لگانا اور بے ادبی ہے، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابنِ آدم نے مجھے گالی دی میرے لیے اولاد بتائی، میں اولاد اور بیوی سے پاک ہوں۔ ف۲۰۹ اور مَملوک ہونا اولاد ہونے کے مُنافی ہے جب تمام جہان اس کا مملوک ہے تو کوئی اولاد کیسے ہوسکتا ہے۔ مسئلہ: اگر کوئی اپنی اولاد کا مالک ہوجائے وہ اسی وقت آزاد ہوجائے گی۔ ف۲۱۰ جس نے بغیر کسی مثالِ سابق کے اَشیاء کو عدم سے وجود عطا فرمایا۔ ف۲۱۱ یعنی کائنات اس کے ارادہ فرماتے ہی وجود میں آجاتی ہے۔ ف۲۱۲ یعنی اہلِ کتاب یا مشرکین۔ ف۲۱۳ یعنی بے واسطہ خود کیوں نہیں فرماتا جیسا کہ ملائکہ و انبیاء سے کلام فرماتا ہے۔ یہ ان کا کمالِ تکبر اور نہایت سرکشی تھی انہوں نے اپنے آپ کو انبیاء و ملائکہ کے برابر سمجھا۔ شانِ نزول: رافع بن خُزیمہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم سے کہا: اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ سے فرمایئے وہ ہم سے کلام کرے ہم خود سنیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۱۴ یہ ان آیات کا عِناداً انکار ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائیں۔ ف۲۱۵ کوری و نابینائی اور کفر و قساوَت میں۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی تسکینِ خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کی سرکشی اور مُعانِدانہ (دشمنانہ) انکار سے رنجیدہ نہ ہوں پچھلے کفّار بھی انبیاء کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے۔ ف۲۱۶ یعنی آیاتِ قرآنی و معجزاتِ باہرات انصاف والے کو سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوّت کا یقین دلانے کے لیے کافی ہیں مگر جو طالبِ یقین نہ ہو وہ دلائل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ ف۲۱۷ کہ وہ کیوں ایمان نہ لائے؟ اس لیے کہ آپ نے اپنا فرضِ تبلیغ پورے طور پر ادا فرما دیا۔ ف۲۱۸ اور یہ ناممکن کیونکہ وہ باطل

هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

ہدایت ہے ف۲۱۹ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا

مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

وقف منزل

تو اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ مددگار ف۲۲۰ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے

یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ

وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ

زیاں کار (نقصان اُٹھانے والے) ہیں ف۲۲۱ اے اولادِ یعقوب یاد کرو میرا احسان جو میں نے

عَلَیْكُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ

تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب لوگوں پر تمہیں بڑائی دی اور ڈرو اُس دن سے کہ کوئی

نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ

جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی اور نہ اُس کو کچھ لے کر چھوڑیں اور نہ کافر کو کوئی سفارش نفع دے ف۲۲۲

وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ

اور نہ ان کی مدد ہو اور جب ف۲۲۳ ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا ف۲۲۴ تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں ف۲۲۵ فرمایا

اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ

میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا عہد

پر ہیں۔ ف۲۱۹ وہی قابلِ اتباع ہے اور اس کے سوا ہر ایک راہ باطل وضلالت۔ ف۲۲۰ یہ خطاب امتِ محمدیہ کو ہے کہ جب تم نے جان لیا کہ سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس حق و ہدایت لائے تو تم ہرگز کفّار کی خواہشوں کا اتباع نہ کرنا، اگر ایسا کیا تو تمہیں کوئی عذابِ الٰہی سے بچانے والا نہیں۔ (خازن) ف۲۲۱ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت اہلِ سفینہ کے باب میں نازل ہوئی جو جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے تھے، ان کی تعداد چالیس تھی، بتیس اہل حبشہ اور آٹھ شامی راہب، ان میں بحیرا راہب بھی تھے۔ معنیٰ یہ ہیں کہ درحقیقت توریت شریف پر ایمان لانے والے وہی ہیں جو اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں اور بغیر تحریف وتبدیل پڑھتے ہیں اور اس کے معنیٰ سمجھتے اور مانتے ہیں اور اس میں حضور سیّد کائنات محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کی نعت وصفت دیکھ کر حضور پر ایمان لاتے ہیں اور جو حضور کے منکر ہوتے ہیں وہ توریت شریف پر ایمان نہیں رکھتے۔ ف۲۲۲ اس میں یہود کا ردّ ہے جو کہتے تھے ہمارے باپ دادا بزرگ گزرے ہیں ہمیں شفاعت کر کے چھڑا لیں گے انہیں مایوس کیا جاتا ہے کہ شفاعت کافر کے لیے نہیں۔ ف۲۲۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت سرزمینِ اَہواز میں بمقامِ سُوس ہوئی، پھر آپ کے والد آپ کو بابل ملکِ نمرود میں لے آئے، یہود و نصاریٰ و مشرکین عرب سب آپ کے فضل وشرف کے معترف اور آپ کی نسل میں ہونے پر فخر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے وہ حالات بیان فرمائے جن سے سب پر اسلام کا قبول کرنا لازم ہو جاتا ہے کیونکہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر واجب کیں وہ اسلام کے خصائص میں سے ہیں۔ ف۲۲۴ خدائی آزمائش یہ ہے کہ بندے پر کوئی پابندی لازم فرما کر دوسروں پر اس کے کھرے کھوٹے ہونے کا اظہار کر دے۔ ف۲۲۵ جو باتیں

عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ

ظالموں کو نہیں پہنچتا ف۲۲۶ اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو ف۲۲۷ لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا ف۲۲۸ اور

اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ

ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ ف۲۲۹ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ

طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِذْ قَالَ

میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے اور جب عرض کی

اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ

ابراہیم نے کہ اے رب میرے اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو

اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ

ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں ف۲۳۰ فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر

اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ

اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کروں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم

الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ

اس گھر کی نیویں (بنیادیں) اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے کہ اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما ف۲۳۱ بے شک تو ہی ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آزمائش کے لیے واجب کی تھیں ان میں مفسرین کے چند قول ہیں قتادہ کا قول ہے کہ وہ مناسکِ حج ہیں۔ مجاہد نے کہا اس سے وہ دس چیزیں مراد ہیں جو اگلی آیات میں مذکور ہیں۔ حضرت ابنِ عباس کا ایک قول یہ ہے کہ وہ دس چیزیں یہ ہیں: (۱) مونچھیں کتروانا (۲) کلی کرنا (۳) ناک میں صفائی کے لیے پانی استعمال کرنا (۴) مسواک کرنا (۵) سر میں مانگ نکالنا (۶) ناخن ترشوانا (۷) بغل کے بال دور کرنا (۸) موئے زیرِ ناف کی صفائی (۹) ختنہ (۱۰) پانی سے استنجا کرنا۔ یہ سب چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واجب تھیں اور ہم پر ان میں سے بعض واجب ہیں بعض سنت۔ ف۲۲۶ مسئلہ: یعنی آپ کی اولاد میں جو ظالم (کافر) ہیں وہ امامت کا منصب نہ پائیں گے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسلمانوں کا پیشوا نہیں ہو سکتا اور مسلمانوں کو اس کا اتباع جائز نہیں۔ ف۲۲۷ ''بیت'' سے کعبہ شریف مراد ہے اور اس میں تمام حرم شریف داخل ہے۔ ف۲۲۸ امن بنانے سے یہ مراد ہے کہ حرمِ کعبہ میں قتل و غارت حرام ہے یا یہ کہ وہاں شکار تک کو امن ہے یہاں تک کہ حرم شریف میں شیر بھیڑیے بھی شکار کا پیچھا نہیں کرتے چھوڑ کر لوٹ جاتے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ مومن اس میں داخل ہو کر عذاب سے مامون ہو جاتا ہے۔ ''حرم'' کو حرم اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں قتل، ظلم، شکار حرام و ممنوع ہے۔ (احمدی) اگر کوئی مجرم بھی داخل ہو جائے تو وہاں اس سے تعرُّض نہ کیا جائے گا۔ (مدارک) ف۲۲۹ مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ معظّمہ کی بنا (تعمیر) فرمائی اور اس میں آپ کے قدم مبارک کا نشان تھا، اس کو نماز کا مقام بنانے کا امر استحباب کے لیے ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس نماز سے طواف کی دو رکعتیں مراد ہیں۔ (احمدی وغیرہ) ف۲۳۰ چونکہ امامت کے باب میں ''لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ'' (میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا) ارشاد ہو چکا تھا اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دعا میں مومنین کو خاص فرمایا اور یہی شانِ ادب تھی، اللہ تعالیٰ نے کرم کیا دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ رزق سب کو دیا جائے گا مومن کو بھی کافر کو بھی لیکن کافر کا رزق تھوڑا ہے یعنی صرف دنیوی زندگی میں وہ بہرہ مند ہو سکتا ہے۔ ف۲۳۱ پہلی مرتبہ کعبہ معظّمہ کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی اور بعد طوفانِ

السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا وَ اجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَاۤ

سنتا جانتا اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والے ۲۳۲ اور ہماری اولاد میں سے

اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ ۖ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ

ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما ۲۳۳ بے شک تو ہی ہے

التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ

بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ۲۳۴ ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت

اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ

فرمائے اور انہیں تیری کتاب ۲۳۵ اور پختہ علم سکھائے ۲۳۶ اور انہیں خوب ستھرا فرمادے ۲۳۷ بے شک تو ہی ہے غالب

ع ۱۵ ۸ ۱۵ الۡحَكِيۡمُ ﴿١٢٩﴾ وَمَنۡ يَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ اِلَّا مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ ؕ وَلَقَدِ

حکمت والا اور ابراہیم کے دین سے کون منہ پھیرے ۲۳۸ سوا اس کے جو دل کا احمق ہے اور بے شک ضرور

نوح پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی، یہ تعمیر خاص آپ کے دستِ مبارک سے ہوئی، اس کے لیے پتھر اٹھا کر لانے کی خدمت و سعادت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مُیَسَّر ہوئی، دونوں حضرات نے اس وقت یہ دعا کی کہ یارب ہماری یہ طاعت و خدمت قبول فرما۔ ۲۳۲ وہ حضرات اللّٰہ تعالیٰ کے مطیع و مخلص بندے تھے پھر بھی یہ دعا اس لیے ہے کہ طاعت و اخلاص میں اور زیادہ کمال کی طلب رکھتے ہیں، ذَوقِ طاعت سیر نہیں ہوتا۔ سبحان اللّٰہ ۔ فِکرِ ہَرکَس بَقَدرِ ہِمَّتِ اُوسْت (ہر کوئی اپنی استطاعت کے مطابق ہی غور و فکر کرتا ہے)۔ ۲۳۳ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام معصوم ہیں آپ کی طرف سے تو یہ تواضع ہے اور اللّٰہ والوں کے لیے تعلیم ہے۔ مسئلہ: کہ یہ مقام قبولِ دعا کا ہے اور یہاں دعا و توبہ سنتِ ابراہیمی ہے۔ ۲۳۴ یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل کی ذُرِّیَّت میں۔ یہ دعا سیّد انبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے لیے تھی یعنی کعبہ معظّمہ کی تعمیر کی عظیم خدمت بجالانے اور توبہ و استغفار کرنے کے بعد حضرت ابراہیم و اسمٰعیل نے یہ دعا کی کہ یاربّ! اپنے محبوب نبی آخر الزماں صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت کر، یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں صاحبوں کی نسل میں حضور کے سوا کوئی نبی نہیں ہوا، اولادِ حضرت ابراہیم میں باقی انبیاء حضرت اسحٰق کی نسل سے ہیں۔ مسئلہ: سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے اپنا میلاد شریف خود بیان فرمایا امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور نے فرمایا: میں اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک "خَاتَمُ النَّبِیّٖن" لکھا ہوا تھا بحالیکہ حضرت آدم (علیہ السلام) کے پتلا کا خمیر ہو رہا تھا، میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں، میں دعائے ابراہیم ہوں، بشارتِ عیسٰی ہوں، اپنی والدہ کی اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لیے ایک نورِ ساطع (پھیلتا ہوا نور) ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے اِیوان و قُصور اُن کے لیے روشن ہو گئے۔ اس حدیث میں دعائے ابراہیم سے یہی دعا مراد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے اللّٰہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخر زمانہ میں حضور سیّد انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کو مبعوث فرمایا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحۡسَانِهٖ۔ (جمل و خازن) ۲۳۵ اس کتاب سے قرآن پاک اور اس کی تعلیم سے اس کے حقائق و معانی کا سکھانا مراد ہے۔ ۲۳۶ حکمت کے معنی میں بہت اقوال ہیں بعض کے نزدیک حکمت سے فِقہ مراد ہے، قَتادہ کا قول ہے کہ حکمت سنت کا نام ہے، بعض کہتے ہیں کہ حکمت علمِ اَحکام کو کہتے ہیں خلاصہ یہ کہ حکمت علمِ اَسرار ہے۔ ۲۳۷ ستھرا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ لَوحِ نُفوس و اَرواح کو کدورات (آلودگیوں) سے پاک کر کے حجاب اٹھا دیں اور آئینۂ اِستِعداد کی جلا فرما کر انہیں اس قابل کر دیں کہ ان میں حقائق کی جلوہ گری ہو سکے۔ ۲۳۸ شانِ نزول: علماءِ یہود میں سے حضرت عبد اللّٰہ بن سلام نے اسلام لانے کے بعد اپنے دو بھتیجوں مہاجر و سَلَمَہ کو اسلام کی دعوت دی اور ان سے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے توریت میں فرمایا ہے کہ میں اولادِ اسمٰعیل سے ایک نبی پیدا کروں گا جن کا نام احمد ہوگا جو ان پر ایمان لائے گا راہ یاب (راستہ پانے والا) ہوگا، جو ان پر ایمان نہ لائے گا ملعون ہے، یہ سن کر سلمہ ایمان لے آئے اور مہاجر نے اسلام سے انکار کر دیا اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ظاہر کر دیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خود اس رسولِ مُعَظَّم کے مَبعوث

اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ قَالَ

ہم نے دنیا میں اُسے چُن لیا ف۲۳۹ اور بے شک وہ آخرت میں ہمارے خاص قرب کی قابلیت والوں میں ہے ف۲۴۰ جب کہ اس سے

لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ

اس کے رب نے فرمایا گردن رکھ عرض کی میں نے گردن رکھی اس کے لیے جو رب ہے سارے جہان کا اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے

بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا

اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے یہ دین تمہارے لیے چُن لیا تو نہ مرنا

وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ

مگر مسلمان بلکہ تم میں کے خود موجود تھے ف۲۴۱ جب یعقوب کو موت آئی جب کہ

قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ

اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد کس کی پوجا کرو گے بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے

اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ

والدوں ابراہیم و اسمٰعیل ف۲۴۲ و اسحاق کا ایک خدا اور ہم اس کے

مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا

حضور گردن رکھے ہیں یہ ف۲۴۳ ایک امت ہے کہ گذر چکی ف۲۴۴ ان کے لیے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لیے ہے جو

كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا

تم کماؤ اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی اور کتابی بولے ف۲۴۵ یہودی

ہونے کی دعا فرمائی تو جو ان کے دین سے پھرے وہ حضرت ابراہیم کے دین سے پھرا۔ اس میں یہود و نصاریٰ و مشرکینِ عرب پر تعریض ہے جو اپنے آپ کو افتخاراً (فخر کرتے ہوئے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے تھے جب ان کے دین سے پھر گئے تو شرافت کہاں رہی؟ ف۲۳۹ رسالت و خُلّت کے ساتھ رسول و خلیل بنایا۔ ف۲۴۰ جن کے لیے بلند درجے ہیں۔ تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کرامتِ دارَین کے جامع ہیں تو ان کی طریقت و ملت سے پھرنے والا ضرور نادان واَحمق ہے۔ ف۲۴۱ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے کہا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی وفات کے روز اپنی اولاد کو یہودی رہنے کی وصیت کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کے اس بہتان کے ردّ میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (خازن) معنی یہ ہیں کہ اے بنی اسرائیل! تمہارے پہلے لوگ حضرت یعقوب علیہ السلام کے آخر وقت ان کے پاس موجود تھے جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر ان سے اسلام و توحید کا اقرار لیا تھا اور یہ اقرار لیا تھا جو آیت میں مذکور ہے۔ ف۲۴۲ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے آباء میں داخل کرنا تو اس لیے ہے کہ آپ ان کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ اور آپ کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام سے پہلے ذکر فرمانا دو وجہ سے ہے ایک تو یہ کہ آپ حضرت اسحاق علیہ السلام سے چودہ سال بڑے ہیں، دوسرے اس لیے کہ آپ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے جَدّ ہیں۔ ف۲۴۳ یعنی حضرت ابراہیم و یعقوب علیہما السلام اور ان کی مسلمان اولاد۔ ف۲۴۴ اے یہود! تم ان پر بہتان مت اٹھاؤ۔ ف۲۴۵ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت رؤساءِ یہود اور نَجران کے نصرانیوں کے

اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ
یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے تم فرماؤ بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین لیتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرکوں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى
سے نہ تھے ف۲۴۶ یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو اُتارا گیا

اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى
ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور ان کی اولاد پر اور جو عطا کیے گئے موسیٰ

وَ عِيْسٰى وَ مَاۤ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
و عیسیٰ اور جو عطا کیے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق

مِّنْهُمْ ۖ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ
نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہیں پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو

اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ
وہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ نری ضد میں ہیں ف۲۴۷ تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی ہے

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ ؕ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫
سنتا جانتا ف۲۴۸ ہم نے اللہ کی رَینی (رنگائی) لی ف۲۴۹ اور اللہ سے بہتر کس کی رَینی (رنگائی)

جواب میں نازل ہوئی یہودیوں نے تو مسلمانوں سے یہ کہا تھا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں اور توریت تمام کتابوں سے افضل ہے اور یہودی دین تمام اَدیان سے اعلیٰ ہے، اس کے ساتھ انہوں نے حضرت سیّد کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور انجیل شریف و قرآن شریف کے ساتھ کفر کر کے مسلمانوں سے کہا تھا کہ یہودی بن جاؤ، اسی طرح نصرانیوں نے بھی اپنے ہی دین کو حق بتا کر مسلمانوں سے نصرانی ہونے کو کہا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۴۶ اس میں یہود و نصاریٰ وغیرہ پر تعرِیض ہے کہ تم مشرک ہو اس لیے ملتِ ابراہیم پر ہونے کا دعویٰ جو تم کرتے ہو وہ باطل ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب فرمایا جاتا ہے کہ وہ ان یہود و نصاریٰ سے یہ کہہ دیں ” قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا ۔۔۔ اَلْاٰیَۃَ ۔“ ف۲۴۷ اور ان میں طلبِ حق کا شائبہ بھی نہیں۔ ف۲۴۸ یہ اللہ کی طرف سے ذمہ ہے کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلّم کو غلبہ عطا فرمائے گا اور اس میں غیب کی خبر ہے کہ آئندہ حاصل ہونے والی فتح و ظفر کا پہلے سے اظہار فرمایا، اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ذمہ پورا ہوا اور یہ غیبی خبر صادق ہو کر رہی، کفّار کے حسد و عِناد اور ان کے مَکائد (مکر و فریب) سے حضور کو ضرر نہ پہنچا، حضور کی فتح ہوئی، بنی قُرَیْظَہ قتل ہوئے، بنی نَضِیْر جلاوطن کئے گئے، یہود و نصاریٰ پر جزیہ مقرر ہوا۔ ف۲۴۹ یعنی جس طرح رنگ کپڑے کے ظاہر و باطن میں نُفوذ (سرایت) کرتا ہے اسی طرح دینِ الٰہی کے اِعتقاداتِ حقّہ ہمارے رگ و پے میں سما گئے ہمارا ظاہر و باطن قلب و قالب اس کے رنگ میں رنگ گیا ہمارا رنگ ظاہری رنگ نہیں جو کچھ فائدہ نہ دے بلکہ یہ نُفوس کو پاک کرتا ہے، ظاہر میں اس کے آثار اَوضاع و اَفعال سے نمودار ہوتے ہیں۔ نصاریٰ جب اپنے دین میں کسی کو داخل کرتے یا ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو پانی میں زرد رنگ ڈال کر اس میں اس شخص یا بچہ کو غوطہ دیتے اور کہتے کہ اب یہ سچا نصرانی ہوا اس کا اس آیت میں ردّ فرمایا کہ یہ ظاہری رنگ کسی کام کا نہیں۔

وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ

اور ہم اسی کو پوجتے ہیں تم فرماؤ کیا اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو ف۲۵۰ حالانکہ وہ ہمارا بھی مالک اور تمہارا بھی ف۲۵۱

وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ

اور ہماری کرنی ہمارے ساتھ اور تمہاری کرنی تمہارے ساتھ اور ہم نرے اسی کے ہیں ف۲۵۲ بلکہ

تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ

تم یوں کہتے ہو کہ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور ان کے بیٹے

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ

یہودی یا نصرانی تھے تم فرماؤ کیا تمہیں علم زیادہ ہے یا اللہ کو ف۲۵۳ اوراس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾

جس کے پاس اللہ کی طرف کی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے ف۲۵۴ اور خدا تمہارے کوتکوں (بُرے اعمال) سے بے خبر نہیں

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ

وہ ایک گروہ ہے کہ گزر گیا ان کے لیے ان کی کمائی اور تمہارے لیے تمہاری کمائی اور ان کے کاموں کی

عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۶ ۱۲ ۱۶

تم سے پرسش نہ ہوگی

ف۲۵۰ شانِ نزول: یہود نے مسلمانوں سے کہا ہم پہلی کتاب والے ہیں ہمارا قبلہ پرانا ہے ہمارا دین قدیم ہے، انبیاء ہم میں سے ہوئے ہیں، اگر سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم نبی ہوتے تو ہم میں سے ہی ہوتے اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۵۱ اسے اختیار ہے کہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نبی بنائے عرب میں سے ہو یا دوسروں میں سے۔ ف۲۵۲ کسی دوسرے کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرتے اور عبادت وطاعت خالص اسی کے لیے کرتے ہیں تو ہم مستحقِ اکرام ہیں۔ ف۲۵۳ اس کا قطعی جواب یہی ہے کہ اللہ ہی اَعلم (زیادہ علم والا) ہے تو جب اس نے فرمایا: "مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا" (ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی) تو تمہارا یہ قول باطل ہوا۔ ف۲۵۴ یہ یہود کا حال ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی شہادتیں چھپائیں جو توریت شریف میں مذکور تھیں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم اس کے نبی ہیں اور ان کی یہ نعت وصفات ہیں اور حضرت ابراہیم مسلمان ہیں اور دینِ مقبول اسلام ہے نہ یہودیت ونصرانیت۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا

اب کہیں گے ف۲۵۵ بیوقوف لوگ کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس پر

عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ

تھے ف۲۵۶ تم فرما دو کہ پورب پچھم (مشرق ومغرب) سب اللہ ہی کا ہے ف۲۵۷ جسے چاہے سیدھی راہ

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى

چلاتا ہے اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر

النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ

گواہ ہو ف۲۵۸ اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ف۲۵۹ اور اے محبوب تم پہلے جس

ف۲۵۵ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جب بجائے بَیتُ المَقدِس کے کعبہ مُعَظَّمہ کو قبلہ بنایا گیا اس پر انہوں نے طعن کئے کیونکہ یہ انہیں ناگوار تھا اور وہ نَسخ کے قائل نہ تھے۔ ایک قول پر یہ آیت مشرکینِ مکہ کے اور ایک قول پر منافقین کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے کفار کے یہ سب گروہ مراد ہوں کیونکہ طعن و تشنیع میں سب شریک تھے اور کفار کے طعن کرنے سے قبل قرآن پاک میں اس کی خبر دے دینا غیبی خبروں میں سے ہے۔ طعن کرنے والوں کو بے وقوف اس لیے کہا گیا کہ وہ نہایت واضح بات پر مُعتَرِض ہوئے باوجودیکہ انبیاءِ سابقین نے نبی آخرالزماں کے خصائص میں آپ کا لقب ذُو القِبلَتَین (دو قبلوں والا) ذکر فرمایا اور تحویلِ قبلہ (قبلہ کا تبدیل ہونا) اس کی دلیل ہے کہ یہ وہی نبی ہیں جن کی پہلے انبیاء خبر دیتے آئے! ایسے روشن نشان سے فائدہ نہ اٹھانا اور مُعتَرِض ہونا کمالِ حماقت ہے۔ ف۲۵۶ قبلہ اس جہت کو کہتے ہیں جس کی طرف آدمی نماز میں منہ کرتا ہے، یہاں قبلہ سے بَیتُ المَقدِس مراد ہے۔ ف۲۵۷ اسے اختیار ہے جسے چاہے قبلہ بنائے کسی کو کیا جائے اعتراض! بندے کا کام فرماں برداری ہے۔ ف۲۵۸ دنیا و آخرت میں۔ مسئلہ: دنیا میں تو یہ کہ مسلمان کی شہادت مومن کافر سب کے حق میں شرعاً مُعتَبَر ہے اور کافر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس امت کا اِجماع حُجتِ لازمُ القبول ہے۔ مسئلہ: اَموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر ہے رحمت وعذاب کے فرشتے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ صِحاح کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی تعریف کی حضور نے فرمایا: واجب ہوئی، پھر دوسرا جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی برائی کی حضور نے فرمایا: واجب ہوئی حضرت عمر نے دریافت کیا کہ حضور کیا چیز واجب ہوئی؟ فرمایا: پہلے جنازہ کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوئی، دوسرے کی تم نے برائی بیان کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوئی، تم زمین میں اللہ کے شہداء (گواہ) ہو، پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ مسئلہ: یہ تمام شہادتیں صُلَحاءِ امت اور اہلِ صدق کے ساتھ خاص ہیں اور ان کے معتبر ہونے کے لیے زبان کی نگہداشت شرط ہے۔ جو لوگ زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے جا خلافِ شَرع کلمات ان کی زبان سے نکلتے ہیں اور ناحق لعنت کرتے ہیں صِحاح کی حدیث میں ہے کہ روزِ قیامت نہ وہ شافع ہوں گے نہ شاہد۔ اس امت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب تمام اَوَّلین و آخرین جمع ہوں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا: کیا تمہارے پاس میری طرف سے ڈرانے اور احکام پہنچانے والے نہیں آئے؟ تو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کوئی نہیں آیا۔ حضراتِ انبیاء سے دریافت فرمایا جائے گا: وہ عرض کریں گے کہ یہ جھوٹے ہیں ہم نے انہیں تبلیغ کی، اس پر ان سے اِقَامَةً لِّلْحُجَّةِ دلیل طلب کی جائے گی! وہ عرض کریں گے کہ اُمتِ محمد یہ ہماری شاہد ہے، یہ اُمت پیغمبروں کی شہادت دے گی کہ اِن حضرات نے تبلیغ فرمائی، اس پر گذشتہ اُمت کے کفار کہیں گے انہیں کیا معلوم یہ ہم سے بعد ہوئے تھے، دریافت فرمایا جائے گا: تم کیسے جانتے ہو؟ یہ عرض کریں گے یا رب! تو نے ہماری طرف اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا، قرآن پاک نازل فرمایا، ان کے ذریعہ سے ہم قطعی و یقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضراتِ انبیاء نے فرضِ تبلیغ عَلٰی وَجْهِ الْكَمَالِ ادا کیا۔ پھر سیدِ انبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے آپ کی اُمت کی نسبت دریافت فرمایا جائے گا حضور ان کی تصدیق فرمائیں گے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اشیاءِ مَعرُوفہ میں شہادت تَسَامُع (سننے) کے ساتھ بھی معتبر ہے یعنی جن چیزوں کا علم یقینی سننے سے حاصل ہو اس پر بھی شہادت دی جاسکتی ہے۔ ف۲۵۹ امت کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع کے ذریعہ سے اَحوالِ اُمَم و تبلیغِ انبیاء کا علم قطعی و یقینی حاصل ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکرمِ الٰہی نورِ نبوت سے ہر شخص

كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ

قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے ف۲۶۰

وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

اور بے شک یہ بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں

لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى

کہ تمہارا ایمان اکارت (ضائع) کرے ف۲۶۱ بے شک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان مہر (رحم) والا ہے ہم دیکھ رہے ہیں

تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ

بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا ف۲۶۲ تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ

مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو ف۲۶۳

وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ

اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے ف۲۶۴ اور اللہ ان کے

بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ

کوتکوں (برے اعمال) سے بے خبر نہیں اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر

کے حال اور اس کی حقیقتِ ایمان اور اعمالِ نیک و بد اور اخلاص و نفاق سب پر مُطَّلَعْ ہیں۔ مسئلہ: اسی لیے حضور کی شہادت دنیا میں بحکمِ شرع اُمت کے حق میں مقبول ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نے اپنے زمانہ کے حاضرین کے متعلق جو کچھ فرمایا مثلاً صحابہ و ازواج واہلِ بیت کے فضائل ومَناقب یا غائبوں اور بعد والوں کے لیے مثل حضرت اویس وامام مہدی وغیرہ کے اس پر اعتقاد واجب ہے۔ مسئلہ: ہر نبی کو ان کی امت کے اعمال پر مُطَّلَعْ کیا جاتا ہے تاکہ روزِ قیامت شہادت دے سکیں چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت عام ہوگی اس لیے حضور تمام امتوں کے احوال پر مُطَّلَعْ ہیں۔ فائدہ: یہاں شہید بمعنی مُطَّلع بھی ہوسکتا ہے کیونکہ شہادت کا لفظ علم و اِطلاع کے معنی میں بھی آیا ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے)۔
ف۲۶۰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کعبہ کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھتے تھے، بعد ہجرت بَیْتُ المَقْدِس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا، سترہ مہینے کے قریب اس طرف نماز پڑھی، پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ اس تَحوِیل (قبلہ تبدیل کرنے) کی ایک یہ حکمت ارشاد ہوئی کہ اس سے مومن وکافر میں فرق و امتیاز ہو جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ف۲۶۱ شانِ نزول: بَیْتُ المَقْدِس کی طرف نماز پڑھنے کے زمانہ میں جن صحابہ نے وفات پائی ان کے رشتہ داروں نے تحویلِ قبلہ کے بعد ان کی نمازوں کا حکم دریافت کیا! اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اطمینان دلایا گیا کہ ان کی نمازیں ضائع نہیں ان پر ثواب ملے گا۔ فائدہ: نماز کو ایمان سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ اس کی ادا اور بجماعت پڑھنا دلیلِ ایمان ہے۔ ف۲۶۲ شانِ نزول: سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کا قبلہ بنایا جانا پسندِ خاطر (محبوب) تھا اور حضور اس امید میں آسمان کی طرف نظر فرماتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی، آپ نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرف رخ کیا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی رضا منظور ہے اور آپ ہی کی خاطر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔ ف۲۶۳ اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں رُو بقبلہ ہونا فرض ہے۔ ف۲۶۴ کیونکہ ان کی کتابوں میں حضور کے اوصاف کے سلسلہ میں یہ بھی مذکور تھا کہ آپ بیتُ المَقْدِس سے کعبہ کی طرف پھریں گے اور ان کے انبیاء نے بشارتوں

اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ

آؤ وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے ف۲۶۵ اور نہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو ف۲۶۶ اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے

قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

کے قبلہ کے تابع نہیں ف۲۶۷ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا

اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۘ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا

تو اس وقت تو ضرور ستم گار (ظالم) ہوگا جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ف۲۶۸ وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے

یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ

آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے ف۲۶۹ اور بے شک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے

یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَلِكُلٍّ

ہیں ف۲۷۰ (اے سننے والے) یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے (یا حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو) تو خبردار تو شک نہ کرنا اور ہر ایک کے لیے توجہ کی

وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ بِكُمُ

ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں تم کہیں ہو اللہ تم سب کو

اللّٰهُ جَمِیْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ

اکٹھا لے آئے گا ف۲۷۱ بے شک اللہ جو چاہے کرے اور جہاں سے آؤ ف۲۷۲

وقف لازم

ع ۱۷ / ۱ وقف منزل

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ حضور کا یہ نشان بتایا تھا کہ آپ بیت المقدس اور کعبہ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے۔ ف۲۶۵ کیونکہ نشانی اس کو نافع ہوسکتی ہے جو کسی شبہ کی وجہ سے منکر ہو، یہ تو حسد و عناد سے انکار کرتے ہیں انہیں اس سے کیا نفع ہوگا۔ ف۲۶۶ معنی یہ ہیں کہ یہ قبلہ منسوخ نہ ہوگا تو اب اہل کتاب کو یہ طمع نہ رکھنا چاہیے کہ آپ ان میں سے کسی کے قبلہ کی طرف رخ کریں گے۔ ف۲۶۷ ہر ایک کا قبلہ جدا ہے۔ یہود تو صخرۂ بیت المقدس (بیت المقدس میں رکھی ایک چٹان) کو اپنا قبلہ قرار دیتے ہیں اور نصاریٰ بیت المقدس کے اس مکانِ شرقی کو جہاں نفخِ روحِ حضرت مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح مبارک پھونکنا) واقع ہوا۔ (فتح) ف۲۶۸ یعنی علماءِ یہود و نصاریٰ۔ ف۲۶۹ مطلب یہ ہے کہ کتبِ سابقہ میں نبی آخر الزماں حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ایسے واضح اور صاف بیان کیے گئے ہیں جن سے علماءِ اہلِ کتاب کو حضور کے خاتَم الانبیاء ہونے میں کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہ سکتا اور وہ حضور کے اس منصبِ عالی کو اَتَم (پورے) یقین کے ساتھ جانتے ہیں۔ اَحبارِ یہود (یہودیوں کے علماء) میں سے عبد اللہ بن سلام مشرف بہ اسلام ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ آیہ "یَعْرِفُوْنَهٗ" (یعنی علماءِ یہود و نصاریٰ وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے) میں جو معرفت بیان کی گئی ہے اس کی کیا شان ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اے عمر! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بے اِشتِباہ (بغیر کسی شک و شبہ کے) پہچان لیا اور میرا حضور کو پہچاننا اپنے بیٹوں کے پہچاننے سے بدرجہا زیادہ اَتَم و اَکمل ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور اللہ کی طرف سے اس کے بھیجے رسول ہیں، ان کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے ہماری کتاب توریت میں بیان فرمائے ہیں، بیٹے کی طرف سے ایسا یقین کس طرح ہو! عورتوں کا حال ایسا قطعی کس طرح معلوم ہوسکتا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا سر چوم لیا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ غیرِ محلِ شہوت میں دینی محبت سے پیشانی چومنا جائز ہے۔ ف۲۷۰ یعنی توریت و انجیل میں جو حضور کی نعت و صفت ہے علماءِ اہلِ کتاب کا ایک گروہ اس کو حسداً و عناداً دیدہ و دانستہ چھپاتا ہے۔ مسئلہ: حق کا چھپانا معصیت و گناہ ہے۔ ف۲۷۱ روزِ قیامت سب کو جمع فرمائے گا اور اعمال کی جزا دے گا۔ ف۲۷۲ یعنی خواہ کسی شہر سے سفر کے لیے نکلو نماز میں

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ اپنا منہ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ

مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا

کہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے ف۲۷۳ مگر جو ان میں نا انصافی کریں ف۲۷۴ تو ان سے نہ

تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور یہ اس لیے ہے کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور کسی طرح تم ہدایت پاؤ

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ

جیسے ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے ف۲۷۵ کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ف۲۷۶

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ ؕ معانقة ۳

اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے ف۲۷۷ اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ۱۸ ۵ ۲

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا ف۲۷۸ اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو اے ایمان

اپنا منہ مسجدِ حرام (کعبہ) کی طرف کرو۔ ف۲۷۳ اور کفار کو یہ طعن کرنے کا موقع نہ ملے کہ انہوں نے قریش کی مخالفت میں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کا قبلہ بھی چھوڑ دیا باوجودیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اولاد میں ہیں اور ان کی عظمت و بزرگی مانتے بھی ہیں۔ ف۲۷۴ اور بَراہِ عِناد بیجا اعتراض کریں ف۲۷۵ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ف۲۷۶ نجاستِ شرک و ذُنوب سے۔ ف۲۷۷ حکمت سے مُفَسِّرین نے فقہ مراد لی ہے۔ ف۲۷۸ ذکر تین طرح کا ہوتا ہے: (۱) لسانی (۲) قلبی (۳) بِالجوارح۔ ذکرِ لسانی: تسبیح، تقدیس، ثناوغیرہ بیان کرنا ہے، خطبہ، توبہ، اِستغفار، دعاوغیرہ اس میں داخل ہیں۔ ذکرِ قلبی: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا، اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائلِ قدرت میں غور کرنا، علماء کا اِستنباط، مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہے۔ ذکرِ بالجوارح: یہ ہے کہ اعضا طاعتِ الٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لیے سفر کرنا یہ ذکرِ بالجوارح میں داخل ہے۔ نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے تسبیح و تکبیر ثناء و قراءت تو ذکرِ لسانی ہے، اور خُشوع و خُضوع اخلاص ذکرِ قلبی، اور قیام رکوع و سجود وغیرہ ذکرِ بالجوارح ہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم طاعت بجالا کر مجھے یاد کرو میں تمہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا۔ صَحِیحَین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسے ہی یاد فرماتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ قرآن و حدیث میں ذکر کے بہت فضائل وارد ہیں اور یہ ہر

اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (۱۵۳) وَلَا

والو صبر اور نماز سے مدد چاہو ف۲۷۹ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے اور جو

تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا

خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو ف۲۸۰ بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں

تَشْعُرُوْنَ (۱۵۴) وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ

خبر نہیں ف۲۸۱ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے ف۲۸۲ اور کچھ

الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ (۱۵۵) الَّذِیْنَ اِذَآ

مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ف۲۸۳ اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر

اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (۱۵۶) اُولٰٓئِکَ

کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ف۲۸۴ یہ لوگ ہیں

طرح کے ذکر کو شامل ہیں ذکر بِالجَہر (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو بھی اور بِالاِخفاء کو بھی۔ ف۲۷۹ حدیث شریف میں ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت مُہم پیش آتی تو نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز سے مدد چاہنے میں نمازِ اِستِسقاء وصلوٰۃِ حاجت داخل ہے۔ ف۲۸۰ شانِ نزول: یہ آیت شُہداءِ بدر کے حق میں نازل ہوئی۔ لوگ شہداء کے حق میں کہتے تھے کہ فلاں کا انتقال ہو گیا وہ دُنیوی آسائش سے محروم ہو گیا! ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۸۱ موت کے بعد ہی اللہ تعالیٰ شہداء کو حیات عطا فرماتا ہے، ان کی اَرواح پر رزق پیش کیے جاتے ہیں، انہیں راحتیں دی جاتی ہیں، ان کے عمل جاری رہتے ہیں، اجر و ثواب بڑھتا رہتا ہے، حدیث شریف میں ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے قالِب (روپ) میں جنت کی سیر کرتی اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں۔ مسئلہ: اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کو قبر میں جنتی نعمتیں ملتی ہیں۔ شہید وہ مسلمان مُکلف طاہر ہے جو تیز ہتھیار سے ظلماً مارا گیا ہو اور اس کے قتل سے مال بھی واجب نہ ہوا ہو، یا مَعرِکۂ جنگ میں مردہ یا زخمی پایا گیا اور اس نے کچھ آسائش نہ پائی۔ اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ نہ اس کو غسل دیا جائے، نہ کفن اپنے کپڑوں میں ہی رکھا جائے، اسی طرح اس پر نماز پڑھی جائے، اسی حالت میں دفن کیا جائے۔ آخرت میں شہید کا بڑا رتبہ ہے۔ بعض شہداء وہ ہیں کہ ان پر دنیا کے یہ احکام تو جاری نہیں ہوتے لیکن آخرت میں ان کے لیے شہادت کا درجہ ہے جیسے ڈوب کر یا جل کر، یا دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا، طلبِ علم، سفرِ حج، غرض راہِ خدا میں مرنے والا، اور نِفاس میں مرنے والی عورت، اور پیٹ کے مرض اور طاعون اور ذاتُ الجَنب اور سِل (پسلی کے درد اور پھیپڑوں کی بیماری و پرانے بخار) میں، اور جمعہ کے روز مرنے والے وغیرہ۔ ف۲۸۲ آزمائش سے فرمانبردار و نافرمان کے حال کا ظاہر کرنا مراد ہے۔ ف۲۸۳ امام شافعی علیہ الرحمہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ خوف سے اللہ کا ڈر، بھوک سے رمضان کے روزے، مالوں کی کمی سے زکوٰۃ وصدقات دینا، جانوں کی کمی سے اَمراض کے ذریعہ موتیں ہونا، پھلوں کی کمی سے اولاد کی موت مراد ہے اس لیے کہ اولاد دل کا پھل ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندے کا بچہ مرتا ہے اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں یارب! پھر فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا؟ عرض کرتے ہیں ہاں یارب! فرماتا ہے: اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟ عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا! فرماتا ہے: اس کے لیے جنت میں مکان بناؤ اور اس کا نام "بَیْتُ الْحَمْد" رکھو۔ حکمت: مصیبت کے پیش آنے سے قبل خبر دینے میں کئی حکمتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس سے آدمی کو وقتِ مصیبت صبر آسان ہو جاتا ہے۔ ایک یہ کہ جب کافر دیکھیں کہ مسلمان بَلا و مصیبت کے وقت صابر و شاکر اور اِستقلال کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہتا ہے تو انہیں دین کی خوبی معلوم ہو اور اس کی طرف رغبت ہو۔ ایک یہ کہ آنے والی مصیبت کی قبلِ وُقوع اطلاع غیبی خبر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ ایک حکمت یہ کہ منافقین کے قدم ابتلاء (مصیبت میں مبتلا ہونے) کی خبر سے اکھڑ جائیں اور مومن و منافق میں اِمتیاز ہو جائے۔ ف۲۸۴ حدیث شریف میں ہے کہ وقتِ مصیبت کے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"

عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۫ قف وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ

جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں بے شک

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا

صفا اور مروہ [۲۸۵] اللہ کے نشانوں سے ہیں [۲۸۶] تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ

جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ

گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے [۲۸۷] اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا

عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ

خبردار ہے بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں [۲۸۸]

بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ

بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں

پڑھنا رحمتِ الٰہی کا سبب ہوتا ہے، یہ بھی حدیث میں ہے کہ مومن کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ کفارۂ گناہ بناتا ہے۔ [۲۸۵] صفا و مروہ مکہ مکرمہ کے دو پہاڑ ہیں جو کعبہ مُعظّمہ کے مقابل جانبِ شرق واقع ہیں، مَروہ شمال کی طرف مائل، اور صفا جنوب کی طرف جبلِ ابی قُبَیس کے دامن میں ہے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ان دونوں پہاڑوں کے قریب اس مقام پر جہاں چاہِ زمزم ہے بحکمِ الٰہی سکونت اختیار فرمائی، اس وقت یہ مقام سنگلاخ بیابان تھا نہ یہاں سبزہ تھا نہ پانی نہ خورد و نوش کا کوئی سامان رضائے الٰہی کے لئے ان مقبول بندوں نے صبر کیا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بہت خُرد سال (کم عمر) تھے تشنگی سے جب ان کی جاں لبی کی حالت ہوئی تو حضرت ہاجرہ بیتاب ہو کر کوہِ صفا پر تشریف لے گئیں وہاں بھی پانی نہ پایا تو اُتر کر نشیب کے میدان میں دوڑتی ہوئی مَروہ تک پہنچیں اس طرح سات مرتبہ گردش ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے "اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ" کا جلوہ اس طرح ظاہر فرمایا کہ غیب سے ایک چشمہ "زمزم" نمودار کیا اور ان کے صبر و اخلاص کی برکت سے ان کے اِتباع میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دوڑنے والوں کو مقبولِ بارگاہ کیا اور ان دونوں کو محلِ اِجابتِ دعا بنایا۔ [۲۸۶] "شَعَآئِرِ اللّٰه" سے دین کے اَعلام یعنی نشانیاں مراد ہیں خواہ وہ مکانات ہوں جیسے کعبہ، عرفات، مُزدلفہ، جمارِ ثلٰثہ، صفا، مَروہ، منیٰ، مساجد۔ یا اَزْمِنہ جیسے رمضان، اَشہرِ حرام، عیدِ فطر و اَضحیٰ، جمعہ، ایامِ تشریق۔ یا دوسرے علامات جیسے اذان، اقامت، نماز با جماعت، نمازِ جمعہ، نمازِ عیدَین، ختنہ یہ سب شعائرِ دین ہیں۔ [۲۸۷] شانِ نزول: زمانۂ جاہلیت میں صفا و مَروہ پر دو بُت رکھے تھے صفا پر جو بُت تھا اس کا نام اَساف اور جو مَروہ پر تھا اس کا نام نائلہ تھا کفار جب صفا و مَروہ کے درمیان سَعی کرتے تو اِن بتوں پر تعظیماً ہاتھ پھیرتے، عہدِ اسلام میں بت تو توڑ دیئے گئے لیکن چونکہ کفار یہاں مُشرِکانہ فعل کرتے تھے اس لئے مسلمانوں کو صفا و مَروہ کے درمیان سعی کرنا گراں ہوا کہ اس میں کفار کے مشرکانہ فعل کے ساتھ کچھ مشابہت ہے۔ اس آیت میں ان کا اطمینان فرما دیا گیا کہ چونکہ تمہاری نیت خالص عبادتِ الٰہی کی ہے تمہیں اندیشۂ مشابہت نہیں! اور جس طرح کعبہ کے اندر زمانۂ جاہلیت میں کفار نے بت رکھے تھے، اب عہدِ اسلام میں بُت اُٹھا دیئے گئے اور کعبہ شریف کا طواف درست رہا اور وہ شعائرِ دین میں سے رہا اسی طرح کفار کی بت پرستی سے صفا و مَروہ کے شعائرِ دین ہونے میں کچھ فرق نہیں آیا۔ مسئلہ: سعی (یعنی صفا و مَروہ کے درمیان دوڑنا) واجب ہے حدیث سے ثابت ہے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مُداوَمَت فرمائی ہے، اس کے ترک سے دَم دینا یعنی قربانی واجب ہوتی ہے۔ مسئلہ: صفا و مَروہ کے درمیان سعی حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے۔ فرق یہ ہے کہ حج کے اندر عرفات میں جانا اور وہاں سے طوافِ کعبہ کے لئے آنا شرط ہے، اور عمرہ کے لئے عرفات میں جانا شرط نہیں۔ مسئلہ: عمرہ کرنے والا اگر بیرونِ مکہ سے آئے اس کو براہِ راست مکہ مکرمہ میں آ کر طواف کرنا چاہئے اور اگر مکہ کا ساکن (رہنے والا) ہو تو اس کو چاہئے کہ حرم سے باہر جائے وہاں سے طوافِ کعبہ کا اِحرام باندھ کر آئے۔ حج و عمرہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حج سال میں ایک ہی مرتبہ ہو سکتا ہے کیونکہ عرفات میں عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو جانا جو حج میں شرط ہے سال میں ایک ہی مرتبہ ممکن ہے اور عمرہ ہر دن ہو سکتا ہے اس کے لئے کوئی وقت مُعیّن نہیں۔ [۲۸۸] یہ آیت ان علماءِ یہود کی شان میں نازل ہوئی جو سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف اور آیتِ رَجْم اور توریت کے دوسرے احکام کو چھپایا کرتے تھے۔

اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓىِٕكَ اَتُوْبُ

کی لعنت ف۲۸۹ مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں (اصلاح کریں) اور ظاہر کر دیں تو میں ان کی توبہ قبول

عَلَیْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ

فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر

كُفَّارٌ اُولٰٓىِٕكَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۶۱﴾

ہی مرے ان پر لعنت ہے اللّٰہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی ف۲۹۰

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے

ع ۱۹ ۱۱ ۳ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِیْ خَلْقِ

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے ف۲۹۱ اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان بے شک

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ

آسمانوں ف۲۹۲ اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ

مسئلہ: علومِ دین کا اظہار فرض ہے۔ ف۲۸۹ لعنت کرنے والوں سے ملائکہ و مومنین مراد ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اللّٰہ کے تمام بندے مراد ہیں۔ ف۲۹۰ مومن تو کافروں پر لعنت کریں گے ہی، کافر بھی روزِ قیامت باہم ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ مسئلہ: اس آیت میں ان پر لعنت فرمائی گئی جو کفر پر مرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس کی موت کفر پر معلوم ہو اس پر لعنت کرنی جائز ہے۔ مسئلہ: گنہگار مسلمان پر بِالتَّعْیِیْن (اس کا نام لے کر) لعنت کرنا جائز نہیں لیکن علَی الْاِطلاق جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں چور اور سود خوار وغیرہ پر لعنت آئی ہے۔ ف۲۹۱ شانِ نزول: کفار نے سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے کہا: آپ اپنے رب کی شان و صفت بیان فرمائیے! اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتا دیا گیا کہ معبود صرف ایک ہے، نہ وہ مُتَجَزِّی ہوتا ہے نہ مُنْقَسِم، نہ اس کے لیے مثل نہ نظیر، اُلُوہیت و رَبُوبیت میں کوئی اس کا شریک نہیں وہ یکتا ہے اپنے افعال میں، مصنوعات کو تنہا اسی نے بنایا، وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے کوئی اس کا قَسِیم (شریک) نہیں، اپنے صفات میں یگانہ ہے کوئی اس کا شَبِیہ نہیں۔ ابوداود و ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم ان دو آیتوں میں ہے ایک یہی آیت "وَاِلٰـھُکُمْ" دوسری "الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ"... الآیہ۔ ف۲۹۲ کعبۂ مُعَظَّمہ کے گرد مشرکین کے تین سو ساٹھ بت تھے جنہیں وہ معبود اِعتقاد کرتے تھے انہیں یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ معبود صرف ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں! اس لیے انہوں نے حضور سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے ایسی آیت طلب کی جس سے وَحدانیت پر اِستدلال صحیح ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں یہ بتایا گیا کہ آسمان اور اس کی بلندی اور اس کا بغیر کسی ستون اور علاقہ کے قائم رہنا اور جو کچھ اس میں نظر آتا ہے آفتاب مہتاب ستارے وغیرہ یہ تمام، اور زمین اور اس کی درازی اور پانی پر مَفْرُوش (بچھا ہوا) ہونا، اور پہاڑ دریا چشمے، مَعادِن جواہر درخت سبزہ پھل، اور شب و روز کا آنا جانا گھٹنا بڑھنا، کشتیاں اور ان کا مُسَخَّر ہونا باوجود بہت سے وزن اور بوجھ کے روئے آب (پانی کی سطح) پر رہنا اور آدمیوں کا ان میں سوار ہو کر دریا کے عجائب دیکھنا اور تجارتوں میں ان سے بار برداری (وزن اٹھانے) کا کام لینا، اور بارش اور اس سے خشک و مردہ ہو جانے کے بعد زمین کا سرسبز و شاداب کرنا اور تازہ زندگی عطا فرمانا، اور زمین کو اَنواع و اَقسام کے جانوروں سے بھر دینا جن میں بے شمار عجائبِ حکمت وَدِیعت (رکھے ہوئے) ہیں، اسی طرح ہواؤں کی گردش اور ان کے خواص اور ہوا کے عجائبات، اور اَبر (بادل) اور اس کا اتنے کثیر پانی کے ساتھ آسمان و زمین کے درمیان مُعلَّق رہنا، یہ آٹھ اَنواع ہیں جو حضرت قادر مختار کے علم و حکمت اور اس کی وَحدانیت پر بُرہانِ قوی (مضبوط دلائل) ہیں اور ان کی دلالت وحدانیت پر بیشمار وجوہ سے ہے۔ اِجمالی بیان یہ ہے کہ یہ سب اُمورِ ممکنہ ہیں اور ان کا وجود بہت سے مختلف

فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ

دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر

فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّ

مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور

تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ان سب میں عقلمندوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنا

اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ

لیتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں اور کیسی ہو اگر

يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ

دیکھیں ظالم وہ وقت جب کہ عذاب ان کی آنکھوں کے سامنے آئے گا اس لیے کہ سارا زور خدا کو ہے اور اس لیے کہ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا

اللہ کا عذاب بہت سخت ہے جب بیزار ہوں گے پیشوا اپنے پیروؤں سے ف۲۹۳

طریقوں سے ممکن تھا مگر وہ مخصوص شان سے وجود میں آئے یہ دلالت کرتا ہے کہ ضرور ان کے لیے مُوجِد ہے قادر و حکیم جو بمُقتضائے حکمت و مشیّت جیسا چاہتا ہے بناتا ہے کسی کو دَخل و اِعتراض کی مجال نہیں۔ وہ معبود بالیقین واحِد و یکتا ہے کیونکہ اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی فرض کیا جائے تو اس کو بھی ان مقدُورات پر قادر ماننا پڑے گا! اب دو حال سے خالی نہیں یا تو اِیجاد و تاثیر میں دونوں متفقُ الِارادہ ہوں گے یا نہ ہوں گے اگر ہوں تو ایک ہی شے کے وجود میں دو مؤثّروں کا تاثیر کرنا لازم آئے گا اور یہ محال ہے کیونکہ یہ مُستلزِم ہے معلول کے دونوں سے مستغنی ہونے کو اور دونوں کی طرف مُفتقِر ہونے کو۔ کیونکہ علّت جب مُستقِلّہ ہو تو معلول صرف اسی کی طرف محتاج ہوتا ہے دوسرے کی طرف محتاج نہیں ہوتا، اور دونوں کو علّتِ مُستقِلّہ فرض کیا گیا ہے تو لازم آئے گا کہ معلول دونوں میں سے ہر ایک کی طرف محتاج ہو اور ہر ایک سے غنی ہو تو نَقیضَین مجتمع ہو گئیں اور یہ محال ہے۔ اور اگر یہ فرض کرو کہ تاثیر ان میں سے ایک کی ہے تو ترجیح بلا مُرجّح لازم آئے گی اور دوسرے کا عجز لازم آئے گا جو اِلٰہ ہونے کے مُنافی ہے۔ اور اگر یہ فرض کرو کہ دونوں کے ارادے مختلف ہوتے ہیں تو تمانُع و تطارُد لازم آئے گا کہ ایک کسی شے کے وجود کا ارادہ کرے اور دوسرا اسی حال میں اس کے عدم کا تو وہ شے ایک ہی حال میں موجود و معدُوم دونوں ہو گی یا دونوں نہ ہو گی یہ دونوں تقدیریں باطل ہیں تو ضرور ہے کہ یا موجود گی ہو گی یا معدُوم ایک ہی بات ہو گی، اگر موجود ہوئی تو عدم کا چاہنے والا عاجز ہوا اِلٰہ نہ رہا اور اگر معدُوم ہوئی تو وجود کا ارادہ کرنے والا مجبور رہا اِلٰہ نہ رہا! ثابت ہو گیا کہ اِلٰہ ایک ہی ہو سکتا ہے اور یہ تمام اَنواع بے نہایت وُجوہ سے اس کی توحید پر دلالت کرتے ہیں۔ ف۲۹۳ یہ روزِ قیامت کا بیان ہے جب مشرکین اور ان کے پیشوا جنہوں نے انہیں کفر کی ترغیب دی تھی ایک جگہ جمع ہوں گے اور عذاب نازل ہوتا ہوا دیکھ کر ایک دوسرے سے بیزار ہو جائیں گے۔

وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا

اور دیکھیں گے عذاب اور کٹ جائیں گی ان سب کی ڈوریں ف۲۹۴ اور کہیں گے پیرو

لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ

کاش ہمیں لوٹ کر جانا ہوتا (دنیا میں) تو ہم ان سے توڑ دیتے (جدا ہوجاتے) جیسے انہوں نے ہم سے توڑ دی یونہی اللہ انہیں دکھائے گا

اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ؑ يٰۤاَيُّهَا ع ٢٠

ان کے کام ان پر حسرتیں ہو کر ف۲۹۵ اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں اے

النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں ف۲۹۶ حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ

بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ

تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ

اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں اور جب ان سے کہا جائے اللہ کے اتارے پر

اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا

چلو ف۲۹۷ تو کہیں بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ

يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِىْ

کچھ عقل رکھتے ہوں نہ ہدایت ف۲۹۸ اور کافروں کی کہاوت اس کی سی ہے جو

ف۲۹۴ یعنی وہ تمام تعلقات جو دنیا میں ان کے مابین تھے خواہ وہ دوستیاں ہوں یا رشتہ داریاں، یا باہمی موافقت کے عہد۔ ف۲۹۵ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے برے اعمال ان کے سامنے کرے گا تو انہیں نہایت حسرت ہوگی کہ انہوں نے یہ کام کیوں کیے تھے، ایک قول یہ ہے کہ جنت کے مقامات دکھا کر ان سے کہا جائے گا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے تو یہ تمہارے لیے تھے، پھر وہ مساکن ومنازل مومنین کو دیے جائیں گے اس پر انہیں حسرت وندامت ہوگی۔ ف۲۹۶ یہ آیت ان اشخاص کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے بحار (زمانۂ جاہلیت کے نامزد مخصوص جانوروں) وغیرہ کو حرام قرار دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دینا اس کی رزّاقیت سے بغاوت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو مال میں اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہوں وہ ان کے لیے حلال ہے، اور اسی میں ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو باطل سے بے تعلق پیدا کیا، پھر ان کے پاس شیاطین آئے اور انہوں نے دین سے بہکایا اور جو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا اس کو حرام ٹھہرایا۔ ایک اور حدیث میں ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے یہ آیت سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت کی تو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مُستَجَابُ الدَّعوَات کر دے! حضور نے فرمایا: اے سعد اپنی خوراک پاک کرو مُستَجَابُ الدَّعوَات ہو جاؤ گے! اس ذات پاک کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس روز تک قبولیت سے محرومی رہتی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر) ف۲۹۷ توحید و قرآن پر ایمان لاؤ اور پاک چیزوں کو حلال جانو جنہیں اللہ نے حلال کیا۔ ف۲۹۸ جب باپ دادا

يَنۡعِقُ بِمَا لَا يَسۡمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡىٌ فَهُمۡ لَا

پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ پکار کے سوا کچھ نہ سنے ف۲۹۹ بہرے گونگے اندھے تو انہیں

يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ وَ

سمجھ نہیں ف۳۰۰ اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور

اشۡكُرُوۡا لِلّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ

اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو ف۳۰۱ اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار ف۳۰۲

وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ

اور خون ف۳۰۳ اور سور کا گوشت ف۳۰۴ اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا ف۳۰۵ تو جو ناچار ہو ف۳۰۶ نہ یوں کہ

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ

خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ جو

يَكۡتُمُوۡنَ مَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَشۡتَرُوۡنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ۙ

چھپاتے ہیں ف۳۰۷ اللہ کی اتاری کتاب اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لے لیتے ہیں ف۳۰۸

دین کے اُمور کو نہ سمجھتے ہوں اور راہِ راست پر نہ ہوں تو ان کی پیروی کرنا حماقت و گمراہی ہے۔ ف۲۹۹ یعنی جس طرح چوپائے چرانے والے کی صرف آواز ہی سنتے ہیں کلام کے معنی نہیں سمجھتے یہی حال ان کفار کا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صدائے مبارک کو سنتے ہیں لیکن اس کے معنی دلنشین کر کے ارشادِ فیض بنیاد سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ف۳۰۰ یہ اس لیے کہ وہ حق بات سن کر مُنتفِع نہ ہوئے کلامِ حق ان کی زبان پر جاری نہ ہوا، نصیحتوں سے انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔ ف۳۰۱ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔ ف۳۰۲ جو حلال جانور بغیر ذبح کیے مر جائے یا اس کو طریقِ شرع کے خلاف مارا گیا ہو مثلاً گلا گھونٹ کر، یا لاٹھی پتھر ڈھیلے غُلّے گولی سے مار کر ہلاک کیا گیا ہو، یا وہ گر کر مر گیا ہو، یا کسی جانور نے سینگ سے مارا ہو، یا کسی درندے نے ہلاک کیا ہو اس کو مردار کہتے ہیں اور اسی کے حکم میں داخل ہے زندہ جانور کا وہ عُضو جو کاٹ لیا گیا ہو۔ مسئلہ: مردار جانور کا کھانا حرام ہے مگر اس کا پکا ہوا چمڑہ کام میں لانا اور اس کے بال، سینگ، ہڈی، پٹھے، سُم (کھر) سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۳۰۳ مسئلہ: خون ہر جانور کا حرام ہے اگر بہنے والا ہو دوسری آیت میں فرمایا: "اَوۡ دَمًا مَّسۡفُوۡحًا"۔ ف۳۰۴ مسئلہ: خنزیر نجس العَین (بالکل ناپاک) ہے اس کا گوشت، پوست، بال، ناخن وغیرہ تمام اَجزاء نجس و حرام ہیں کسی کو کام میں لانا جائز نہیں۔ چونکہ اوپر سے کھانے کا بیان ہو رہا ہے اس لیے یہاں گوشت کے ذکر پر اِکتفا فرمایا گیا۔ ف۳۰۵ مسئلہ: جس جانور پر وقتِ ذبح غیرِ خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کے ساتھ عطف سے ملا کر (مثلاً: بِسۡمِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٍ رَسُوۡلِ اللّٰهِ) وہ حرام ہے۔ مسئلہ: اور اگر نامِ خدا کے ساتھ غیر کا نام بغیر عطف ملایا (مثلاً: بِسۡمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَسُوۡلُ اللّٰهِ) تو مکروہ ہے۔ مسئلہ: اگر ذبح فقط اللّٰہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر کا نام لیا مثلاً یہ کہا کہ عقیقہ کا بکرا، ولیمہ کا دنبہ، یا جس کی طرف سے وہ ذبیحہ ہے اسی کا نام لیا، یا جن اولیاء کے لیے ایصالِ ثواب منظور ہے ان کا نام لیا تو یہ جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں۔ (تفسیر احمدی) "مُضۡطَر" (ناچار) وہ ہے جو حرام چیز کے کھانے پر مجبور ہو اور اس کو نہ کھانے سے خوفِ جان ہو خواہ شدت کی بھوک یا ناداری کی وجہ سے جان پر بن جائے اور کوئی حلال چیز ہاتھ نہ آئے، یا کوئی شخص حرام کھانے پر جبر کرتا ہو اور اس سے جان کا اندیشہ ہو ایسی حالت میں جان بچانے کے لیے حرام چیز کا قدرِ ضرورت یعنی اتنا کھا لینا جائز ہے کہ خوفِ ہلاکت نہ رہے۔ ف۳۰۷ شانِ نزول: یہود کے علماء و رُؤساء جو امید رکھتے تھے کہ نبی آخر الزماں صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان میں سے مَبعُوث ہوں گے جب انہوں نے دیکھا کہ سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم دوسری قوم میں سے مبعوث فرمائے گئے تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ لوگ توریت و انجیل میں حضور کے اوصاف دیکھ کر آپ

اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں ف۳۰۹ اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا

وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ ۚۖ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ
اور نہ انہیں ستھرا کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے

بِالْهُدٰی وَ الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَی النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ
گمراہی مول لی اور بخشش کے بدلے عذاب تو کس درجہ انہیں آگ کی سہار (برداشت) ہے یہ

بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْكِتٰبِ لَفِیْ
اس لیے کہ اللہ نے کتاب حق کے ساتھ اتاری اور بے شک جو لوگ کتاب میں اختلاف ڈالنے لگے ف۳۱۰ وہ ضرور

ع ۲۱ ۹ ۵ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
پرلے سرے کے جھگڑالو ہیں کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف

وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ
کرو ف۳۱۱ ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں

وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ
اور کتاب اور پیغمبروں پر ف۳۱۲ اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور

کی فرمانبرداری کی طرف جھک پڑیں گے اور ان کے نذرانے ہدیئے تحفے تحائف سب بند ہو جائیں گے حکومت جاتی رہے گی! اس خیال سے انہیں حسد پیدا ہوا اور توریت و انجیل میں جو حضور کی نعت و صفت اور آپ کے وقتِ نبوت کا بیان تھا انہوں نے اس کو چھپایا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ **مسئلہ:** چھپانا یہ بھی ہے کہ کتاب کے مضمون پر کسی کو مُطّلع نہ ہونے دیا جائے نہ وہ کسی کو پڑھ کر سنایا جائے نہ دکھایا جائے، اور یہ بھی چھپانا ہے کہ غلط تاویلیں کر کے معنی بدلنے کی کوشش کی جائے اور کتاب کے اصل معنی پر پردہ ڈالا جائے۔ **ف۳۰۸** یعنی دنیا کے حقیر نفع کے لیے اِخفاءِ حق کرتے ہیں۔ **ف۳۰۹** کیونکہ یہ رشوتیں اور یہ مالِ حرام جو حق پوشی کے عوض انہوں نے لیا ہے انہیں آتشِ جہنّم میں پہنچائے گا۔ **ف۳۱۰ شانِ نزول:** یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت میں اختلاف کیا بعض نے اس کو حق کہا، بعض نے باطل، بعض نے غلط تاویلیں کیں، بعض نے تحریفیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی! اس صورت میں کتاب سے قرآن مراد ہے، اور ان کا اِختلاف یہ ہے کہ بعض ان میں سے اس کو شعر کہتے تھے، بعض سحر، بعض کہانت۔ **ف۳۱۱ شانِ نزول:** یہ آیت یہود و نصارٰی کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ یہود نے بیتُ المَقدِس کے مشرق کو اور نصارٰی نے اس کے مغرب کو قبلہ بنا رکھا تھا، اور ہر فریق کا گمان تھا کہ صرف اس قبلہ ہی کی طرف منہ کرنا کافی ہے اس آیت میں ان کا رد فرما دیا گیا کہ بیتُ المَقدِس کا قبلہ ہونا مَنسُوخ ہو گیا۔ (مدارک) مُفَسّرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ خطاب اہلِ کتاب اور مومنین سب کو عام ہے اور معنی یہ ہیں کہ صرف رُو بَقبلہ ہونا اصل نیکی نہیں جب تک عقائد درست نہ ہوں اور دل اِخلاص کے ساتھ ربِ قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ **ف۳۱۲** اس آیت میں نیکی کے چھ طریقے ارشاد فرمائے (۱) ایمان لانا (۲) مال دینا (۳) نماز قائم کرنا (۴) زکوٰۃ دینا (۵) عہد پورا کرنا (۶) صبر کرنا۔ ایمان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے کہ وہ حَیّ و قَیُّوم، علیم، حکیم، سمیع، بصیر، غنی، قدیر، اَزَلی، اَبَدی، واحد، لَاشَرِیْکَ لَهٗ ہے۔ دوسرے قیامت پر ایمان لائے کہ وہ حق ہے اس میں بندوں کا حساب ہوگا، اعمال کی جزا دی جائے گی، مقبولانِ حق شفاعت کریں گے، سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سعادت مندوں کو حوضِ کوثر پر سیراب فرمائیں گے، پل صراط پر گزر ہوگا، اور اس روز کے تمام احوال جو قرآن میں آئے یا سیدِ انبیاء نے بیان فرمائے سب حق ہیں۔ تیسرے فرشتوں پر

الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَ السَّآىٕلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ

مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں ف۳۱۳ اور نماز قائم رکھے

وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی

اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے

الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ

مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ

یہی پرہیزگار ہیں اے ایمان والو تم پر فرض ہے ف۳۱۴ کہ جو ناحق مارے جائیں

الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى

ان کے خون کا بدلہ لو ف۳۱۵ آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے

بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ

بدلے عورت ف۳۱۶ تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی ف۳۱۷ تو بھلائی سے تقاضا ہو اور

ایمان لائے کہ وہ اللّٰہ کی مخلوق اور فرمانبردار بندے ہیں، نہ مرد ہیں نہ عورت ان کی تعداد اللّٰہ جانتا ہے، چار اُن میں سے بہت مُقرّب ہیں جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیھم السلام۔ چوتھے کتبِ الٰہیہ پر ایمان لانا کہ جو کتاب اللّٰہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حق ہے، ان میں چار بڑی کتابیں ہیں (۱) توریت جو حضرت موسیٰ پر (۲) انجیل جو حضرت عیسیٰ پر (۳) زبور حضرت داود پر (۴) قرآن حضرت محمد مصطفےٰ پر نازل ہوئیں، اور پچاس صحیفے حضرت شیث پر، تیس حضرت ادریس پر، دس حضرت آدم پر، دس حضرت ابراہیم پر نازل ہوئے۔ علیھم الصلوٰۃ والسلام۔ پانچویں تمام انبیاء پر ایمان لانا کہ وہ سب اللّٰہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور معصوم یعنی گناہوں سے پاک ہیں، ان کی صحیح تعداد اللّٰہ جانتا ہے، ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں۔ " نَبِیّٖنَ " بصیغہ جمع مذکر سالم ذکر فرمانا اشارہ کرتا ہے کہ انبیاء مرد ہوتے ہیں کوئی عورت کبھی نبی نہیں ہوئی جیسا کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالاً... الآیہ سے ثابت ہے۔ ایمانِ مجمل یہ ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِجَمِیْعِ مَاجَآءَ بِهِ النَّبِیُّ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) یعنی میں اللّٰہ پر ایمان لایا اور ان تمام اُمور پر جو سید انبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم اللّٰہ کے پاس سے لائے۔ (تفسیر احمدی) ف۳۱۳ ایمان کے بعد اعمال کا اور اس سلسلہ میں مال دینے کا بیان فرمایا، اس کے چھ مَصرَف ذکر کیے۔ گردنیں چھڑانے سے غلاموں کا آزاد کرنا مراد ہے، یہ سب مُستحَب طور پر مال دینے کا بیان تھا۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بحالتِ تندرستی زیادہ اجر رکھتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مرتے وقت زندگی سے مایوس ہو کر دے۔ (كَذَا فِیْ حَدِیْثٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة) مسئلہ: حدیث شریف میں ہے کہ رشتہ دار کو صدقہ دینے میں دو ثواب ہیں: ایک صدقہ کا، ایک صلہ رحم کا۔ (نسائی شریف) ف۳۱۴ شانِ نزول: یہ آیت اَوس و خزرج کے بارے میں نازل ہوئی ان میں سے ایک قبیلہ دوسرے سے قوت تعداد، مال و شرف میں زیادہ تھا اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ اپنے غلام کے بدلے دوسرے قبیلہ کے آزاد کو اور عورت کے بدلے مرد کو، اور ایک کے بدلے دو کو قتل کرے گا! زمانۂ جاہلیت میں لوگ اس قسم کی تعدّی (زیادتی) کے عادی تھے، عہدِ اسلام میں یہ معاملہ حضور سیّدِ انبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور عدل و مُساوات کا حکم دیا گیا اور اس پر وہ لوگ راضی ہوئے۔ قرآن کریم میں قِصاص (خون کے بدلہ لینے) کا مسئلہ کئی آیتوں میں بیان ہوا ہے، اس آیت میں قصاص و عفو دونوں کے مسئلہ ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ کے اس احسان کا بیان ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو قصاص و عفو میں مختار کیا چاہیں قصاص لیں یا عفو کریں۔ آیت کے اول میں قصاص کے وُجوب کا بیان ہے۔ ف۳۱۵ اس سے ہر قاتل بِالعَمد (جان بوجھ کر قتل کرنے والے) پر قصاص کا وجوب ثابت ہوتا ہے خواہ اس نے آزاد کو قتل کیا ہو یا غلام کو، مسلمان کو یا کافر کو، مرد کو یا عورت کو کیونکہ قَتْلٰی جو قَتِیْل کی جمع ہے وہ سب کو شامل ہے، ہاں جس کو دلیلِ شرعی خاص کرے وہ مخصوص ہو جائے گا۔ (احکام القرآن) ف۳۱۶ اس آیت میں بتایا گیا جو قتل کرے گا وہی قتل کیا

إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَىٰ

اچھی طرح ادا یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی

بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي

کرے ف۳۱۸ اس کے لیے درد ناک عذاب ہے اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے

الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

عقلمندو ف۳۱۹ کہ تم کہیں بچو تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے

إِن تَرَكَ خَيْرًا ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا

اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے موافق دستور ف۳۲۰ یہ واجب ہے

عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾ فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ

پرہیزگاروں پر تو جو وصیت کو سن سنا کر بدل دے ف۳۲۱ اس کا گناہ انہیں بدلنے

يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٨١﴾ فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ

والوں پر ہے ف۳۲۲ بے شک اللہ سنتا جانتا ہے پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا

إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٨٢﴾ يَا أَيُّهَا ع ۲۲

گناہ کیا تو اس نے ان میں صلح کرادی اس پر کچھ گناہ نہیں ف۳۲۳ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے

جائے گا خواہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، اور اہلِ جاہلیت کا یہ طریقہ ظلم ہے جو ان میں رائج تھا کہ آزادوں میں لڑائی ہوتی تو وہ ایک کے بدلے دو کو قتل کرتے، غلاموں میں ہوتی تو بجائے غلام کے آزاد کو مارتے، عورتوں میں ہوتی تو عورت کے بدلے مرد کو قتل کرتے اور محض قاتل کے قتل پر اِکتفا نہ کرتے، اس کو منع فرمایا گیا۔ ف۳۱۷ معنی یہ ہیں کہ جس قاتل کو ولیٔ مقتول کچھ معاف کریں اور اس کے ذمہ مال لازم کیا جائے اس پر اولیاءِ مقتول تقاضا کرنے میں نیک رَوِش اختیار کریں اور قاتل خوں بہا خوش مُعامَلگی کے ساتھ ادا کرے اس میں صلح بر مال (مال پر صلح کرنے) کا بیان ہے۔ (تفسیر احمدی) مسئلہ: ولیٔ مقتول کو اختیار ہے کہ خواہ قاتل کو بے عوض معاف کرے یا مال پر صلح کرے، اگر وہ اس پر راضی نہ ہو اور قصاص چاہے تو قصاص ہی فرض رہے گا۔ (جمل) مسئلہ: اگر مقتول کے تمام اَولیاء قصاص معاف کر دیں تو قاتل پر کچھ لازم نہیں رہتا۔ مسئلہ: اگر مال پر صلح کریں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور مال واجب ہوتا ہے۔ (تفسیر احمدی) مسئلہ: ولیٔ مقتول کو قاتل کا بھائی فرمانے میں دلالت ہے اس پر کہ قتل اگرچہ بڑا گناہ ہے مگر اس سے اُخُوّتِ ایمانی قطع نہیں ہوتی، اس میں خَوارج کا اِبطال ہے جو مُرتکِبِ کبیرہ کو کافر کہتے ہیں۔ ف۳۱۸ یعنی بدستورِ جاہلیت غیر قاتل کو قتل کرے، یا دیت قبول کرنے اور معاف کرنے کے بعد قتل کرے ف۳۱۹ کیونکہ قصاص مقرر ہونے سے لوگ قتل سے باز رہیں گے اور جانیں بچیں گی۔ ف۳۲۰ یعنی موافق دستورِ شریعت کے عدل کرے اور ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے، اور محتاجوں پر مالداروں کو ترجیح نہ دے۔ مسئلہ: ابتدائے اسلام میں یہ وصیت فرض تھی، جب میراث کے احکام نازل ہوئے منسوخ کی گئی، اب غیر وارث کے لیے تہائی سے کم میں وصیت کرنا مُستحب ہے بَشرطیکہ وارث محتاج نہ ہوں یا ترکہ ملنے پر محتاج نہ رہیں، ورنہ ترکہ وصیت سے افضل ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۳۲۱ خواہ وصی ہو یا ولی یا شاہد۔ اور وہ تبدیل کتابت میں کرے یا تقسیم میں یا ادائے شہادت میں، اگر وہ وصیّت مُوافِقِ شرع ہے تو بدلنے والا گنہگار ہے۔ ف۳۲۲ اور دوسرے خواہ وہ مُوصی ہوں یا مُوصٰی لَہٗ بری ہیں۔ ف۳۲۳ معنی یہ ہیں کہ وارث، یا وصی، یا امام، یا قاضی جس کو بھی مُوصی کی طرف سے ناانصافی یا ناحق کارروائی کا اندیشہ ہو وہ اگر موصٰی لَہٗ یا وارثوں میں شرع کے موافق

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ

ایمان والو ف۳۲۴ تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے ف۳۲۵ گنتی کے دن ہیں ف۳۲۶ تو تم میں جو کوئی

مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ

بیمار یا سفر میں ہو ف۳۲۷ تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ

وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا ف۳۲۸ پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے ف۳۲۹ تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور

تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ

روزہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو ف۳۳۰ رمضان کا مہینہ جس میں

فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ

قرآن اترا ف۳۳۱ لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی

صلح کرادے تو گنہگار نہیں کیونکہ اس نے حق کی حمایت کے لیے باطل کو بدلا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ مراد وہ شخص ہے جو وقتِ وصیت دیکھے کہ موصی حق سے تجاوُز کرتا اور خلافِ شرع طریقہ اختیار کرتا ہے تو اس کو روک دے اور حق وانصاف کا حکم کرے۔ ف۳۲۴ اس آیت میں روزوں کی فرضیّت کا بیان ہے۔ روزہ شرع میں اس کا نام ہے کہ مسلمان خواہ مرد ہو یا حیض ونفاس سے خالی عورت صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک بہ نیتِ عبادت خورد ونوش ومُجامَعت (کھانا پینا اور جماع کرنا) ترک کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) رمضان کے روزے ۱۰ شعبان ۲ھ کو فرض کیے گئے۔ (درمختار وخازن) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے عبادتِ قدیمہ ہیں زمانۂ آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتے چلے آئے اگرچہ اَیّام واَحکام مختلف تھے مگر اصل روزے سب امتوں پر لازم رہے۔ ف۳۲۵ اور تم گناہوں سے بچو۔ کیونکہ یہ کسرِ نفس کا سبب اور متقین کا شِعار ہے۔ ف۳۲۶ یعنی صرف رمضان کا ایک مہینہ۔ ف۳۲۷ سفر سے وہ مراد ہے جس کی مَسافت تین دن سے کم نہ ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مریض ومسافر کو رخصت دی کہ اگر اس کو رمضان مبارک میں روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا ہلاک کا اندیشہ ہو، یا سفر میں شدت وتکلیف کا تو وہ مرض وسفر کے اَیّام میں اِفطار کرے اور بجائے اس کے اَیّامِ مَنہیّہ کے سوا اور دنوں میں اس کی قضا کرے، اَیّامِ مَنہیّہ پانچ دن ہیں جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں دونوں عیدیں اور ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخیں۔ مسئلہ: مریض کو محض وہم پر روزے کا افطار جائز نہیں جب تک دلیل یا تجرِبہ یا غیر ظاہرُ الفِسق طبیب کی خبر سے اس کا غلبۂ ظَن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول یا زیادتی کا سبب ہوگا۔ مسئلہ: جو بِالفِعل بیمار نہ ہو لیکن مسلمان طبیب یہ کہے کہ وہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا وہ بھی مریض کے حکم میں ہے۔ مسئلہ: حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچے کی جان کا یا اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی اِفطار جائز ہے۔ مسئلہ: جس مسافر نے طلوعِ فجر سے قبل سفر شروع کیا اس کو تو روزے کا افطار جائز ہے لیکن جس نے بعد طلوع سفر کیا اس کو اس دن کا افطار جائز نہیں۔ ف۳۲۸ مسئلہ: جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سالی (بڑھاپے) کے ضُعف سے روزہ رکھنے کی قدرت نہ رہے اور آئندہ قوت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو اس کو شیخِ فانی کہتے ہیں اس کے لیے جائز ہے کہ افطار کرے اور ہر روزے کے بدلے نِصف صاع یعنی ایک سو پچھتر روپیہ اور ایک اٹھنی بھر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا اس سے دونے جَو یا اس کی قیمت بطورِ فدیہ دے۔ مسئلہ: اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آگئی تو روزہ واجب ہوگا۔ مسئلہ: اگر شیخِ فانی نادار ہو اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللّٰہ تعالیٰ سے اِستغفار کرے اور اپنے عَفْوِ تقصیر (کوتاہی کی بخشش) کی دعا کرتا رہے۔ ف۳۲۹ یعنی فدیہ کی مقدار سے زیادہ دے ف۳۳۰ اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ مسافر ومریض کو افطار کی اجازت ہے لیکن زیادہ بہتر وافضل روزہ رکھنا ہی ہے۔ ف۳۳۱ اس کے معنی میں مفسّرین کے چند اقوال ہیں:

شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ

یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡيُسۡرَ وَلَا يُرِيۡدُ بِكُمُ

تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری

الۡعُسۡرَ وَلِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ

نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو ۳۳۲ اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم

تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىۡ عَنِّىۡ فَاِنِّىۡ قَرِيۡبٌ ؕ اُجِيۡبُ

حق گزار ہو اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں ۳۳۳ دعا قبول کرتا ہوں

دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِىۡ وَلۡيُؤۡمِنُوۡا بِىۡ لَعَلَّهُمۡ

پکارنے والے کی جب مجھے پکارے ۳۳۴ تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں

يَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَـكُمۡ لَيۡلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمۡ ؕ هُنَّ

راہ پائیں روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا ۳۳۵ وہ

(۱) یہ کہ رمضان وہ ہے جس کی شان و شرافت میں قرآن پاک نازل ہوا (۲) یہ کہ قرآن کریم کے نزول کی ابتداء رمضان میں ہوئی (۳) یہ کہ قرآن کریم بتمامہٖ رمضان مبارک کی شبِ قدر میں لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اتارا گیا اور بیتُ العزّت میں رہا، یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً حسبِ اِقتضائے حکمت جتنا جتنا منظورِ الٰہی ہوا جبریل امین لاتے رہے، یہ نُزول تیئس سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔ ۳۳۲ حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے تو چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر ۲۹ رمضان کو چاند کی رویت نہ ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔ ۳۳۳ اس میں طالِبانِ حق کی طلبِ مولیٰ کا بیان ہے جنہوں نے عشقِ الٰہی پر اپنے حَوائج کو قربان کر دیا وہ اسی کے طلبگار ہیں انہیں قرب و وِصال کے مژدہ سے شاد کام فرمایا۔ شانِ نزول: ایک جماعتِ صحابہ نے جذبۂ عشقِ الٰہی میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارا رب کہاں ہے؟ اس پر نویدِ قُرب سے سرفراز کر کے بتایا گیا کہ اللہ تعالٰی مکان سے پاک ہے جو چیز کسی سے مکانی قرب رکھتی ہو وہ اس کے دُور والے سے ضرور بُعد رکھتی ہے اور اللہ تعالٰی سب بندوں سے قریب ہے مکانی کی یہ شان نہیں۔ مَنازِلِ قُرب میں رسائی بندہ کو اپنی غفلت دور کرنے سے مُیَسَّر آتی ہے۔ دوست نزدیک تر اَز مَن بمَن است۔ ویں عجب تر کہ من ازوے دورم (دوست تو مجھ سے بھی زیادہ میرے قریب ہے۔ اور یہ عجب تر ہے کہ میں اس سے دور ہوں)۔ ۳۳۴ "دعا" عرضِ حاجت ہے، اور اِجابت یہ ہے کہ پروردگار اپنے بندے کی دعا پر "لَبَّیْکَ عَبْدِی" فرماتا ہے۔ مُراد عطا فرمانا دوسری چیز ہے وہ بھی کبھی اس کے کرم سے فی الفور رہوتی ہے کبھی بمقتضائے حکمت کسی تاخیر سے، کبھی بندے کی حاجت دنیا میں روا فرمائی جاتی ہے کبھی آخرت میں، کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے وہ عطا کی جاتی ہے کبھی بندہ محبوب ہوتا ہے اس کی حاجت روائی میں اس لیے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصہ تک دعا میں مشغول رہے، کبھی دعا کرنے والے میں صدق و اِخلاص وغیرہ شرائطِ قبول نہیں ہوتے اسی لیے اللہ کے نیک اور مقبول بندوں سے دعا کرائی جاتی ہے۔ مسئلہ: ناجائز اَمر کی دعا کرنا جائز نہیں۔ دعا کے آداب میں سے ہے کہ حضورِ قلب کے ساتھ قبول کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرے اور شکایت نہ کرے کہ میری دعا قبول نہ ہوئی، ترمِذی کی حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد حمد و ثنا اور درود شریف پڑھے پھر دعا کرے۔ ۳۳۵ شانِ نزول: شَرائعِ سابقہ میں اِفطار کے بعد کھانا پینا مُجامَعت کرنا نمازِ عشاء تک حلال تھا بعد نمازِ عشاء یہ سب چیزیں شب میں بھی حرام ہو جاتی تھیں، یہ حکم زمانۂ اَقدس تک باقی تھا، بعض صحابہ سے رمضان کی راتوں میں بعد عشاء مُباشَرت وقوع میں آئی ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے

لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ

تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں

اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا

ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا ۳۳۶ تو اب ان سے صحبت کرو ۳۳۷ اور طلب کرو جو اللہ نے

كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ

تمہارے نصیب میں لکھا ہو ۳۳۸ اور کھاؤ اور پیو ۳۳۹ یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈورا

مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا

سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر ۳۴۰ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو ۳۴۱ اور

تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا

عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو ۳۴۲ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے

تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٨٧﴾ وَلَا

پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے اور

اس پر وہ حضرات نادم ہوئے اور درگاہِ رسالت میں عرضِ حال کیا اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی، اور بیان کردیا گیا کہ آئندہ کے لیے رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مجامعت کرنا حلال کیا گیا۔ ف۳۳۶ اس خیانت سے وہ مجامعت مراد ہے جو قبلِ اِباحت رمضان کی راتوں میں مسلمانوں سے سرزد ہوئی تھی اس کی معافی کا بیان فرما کر ان کی تسکین فرمادی گئی۔ ف۳۳۷ یہ اَمر اِباحت کے لیے ہے کہ اب وہ مُمانعت اٹھادی گئی اور لَیالیٔ رمضان (رمضان کی راتوں) میں مُباشرت مُباح کردی گئی۔ ف۳۳۸ اس میں ہدایت ہے کہ مباشرت نسل و اولاد حاصل کرنے کی نیت سے ہونی چاہیے جس سے مسلمان بڑھیں اور دین قوی ہو۔ مفسّرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ مباشرت مُوافقِ حکمِ شرع ہو جس محل میں جس طریقہ سے مباح فرمائی اس سے تجاوُز نہ ہو۔ (تفسیرِ احمدی) ایک قول یہ بھی ہے جو اللہ نے لکھا اس کو طلب کرنے کے معنی ہیں رمضان کی راتوں میں کثرتِ عبادت اور بیدار رہ کر شبِ قدر کی جستجو کرنا۔ ف۳۳۹ یہ آیت صِرمَہ بن قَیس کے حق میں نازل ہوئی آپ محنتی آدمی تھے ایک دن بحالتِ روزہ دن بھر اپنی زمین میں کام کر کے شام کو گھر آئے بیوی سے کھانا مانگا وہ پکانے میں مصروف ہوئیں یہ تھکے تھے آنکھ لگ گئی جب کھانا تیار کر کے انہیں بیدار کیا انہوں نے کھانے سے انکار کردیا کیونکہ اس زمانہ میں سوجانے کے بعد روزہ دار پر کھانا پینا ممنوع ہوجاتا تھا اور اسی حالت میں دوسرا روزہ رکھ لیا، ضُعف اِنتہا کو پہنچ گیا تھا دوپہر کو غشی آگئی ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور رمضان کی راتوں میں ان کے سبب سے کھانا پینا مُباح فرمایا گیا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اِنابَت ورُجوع کے باعث قربت حلال ہوئی۔ ف۳۴۰ رات کو سیاہ ڈورے سے اور صبح صادق کو سفید ڈورے سے تشبیہ دی گئی معنی یہ ہیں کہ تمہارے لیے کھانا پینا رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مباح فرمایا گیا۔ (تفسیر احمدی) مسئلہ: صبح صادق تک اجازت دینے میں اشارہ ہے کہ جَنابَت روزے کے مُنافی نہیں جس شخص کو بحالتِ جنابت صبح ہوئی وہ غسل کرلے اس کا روزہ جائز ہے۔ (تفسیر احمدی) مسئلہ: اسی سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا کہ رمضان کے روزے کی نیت دن میں جائز ہے۔ ف۳۴۱ اس سے روزے کی آخر حد معلوم ہوتی ہے اور یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ بحالتِ روزہ خورد و نوش و مُجامَعت میں سے ہر ایک کے اِرتکاب سے کفارہ لازم ہوجاتا ہے۔ (مدارک) مسئلہ: علماء نے اس آیت کو صَومِ وِصال یعنی بِنَہ کے روزے کے ممنوع ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔ ف۳۴۲ اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لیے جماع حلال ہے جبکہ وہ مُعتکِف نہ ہو۔ مسئلہ: اعتکاف میں عورتوں سے قربت اور بوس و کنار حرام ہے۔ مسئلہ: مردوں کے اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے۔ مسئلہ: معتکف کو مسجد میں کھانا پینا سونا جائز ہے۔

تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا

آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا

فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٨﴾ ع يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ ع ٢٣ ٧

کچھ مال ناجائز طور پر کھالو ف۳۴۳ جان بوجھ کر تم سے نئے چاند

الْاَهِلَّةِ ط قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ط وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا

کو پوچھتے ہیں ف۳۴۴ تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے ف۳۴۵ اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ ف۳۴۶ گھروں میں

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ج وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ

پچھیت (پچھلی دیوار) توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں

اَبْوَابِهَا ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٨٩﴾ وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

سے آؤ ف۳۴۷ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور اللہ کی راہ میں لڑو ف۳۴۸

مسئلہ: عورتوں کا اعتکاف ان کے گھروں میں جائز ہے۔ مسئلہ: اِعتکاف ہر ایسی مسجد میں جائز ہے جس میں جماعت قائم ہو۔ مسئلہ: اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔ ف۳۴۳ اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر یا چھین کر یا چوری سے، یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے، یا رشوت یا جھوٹی گواہی یا چغل خوری سے یہ سب ممنوع وحرام ہے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ ناجائز فائدہ کے لیے کسی پر مقدمہ بنانا اور اس کو حُکّام تک لے جانا ناجائز وحرام ہے، اسی طرح اپنے فائدہ کی غرض سے دوسرے کو ضَرر پہنچانے کے لیے حکام پر اثر ڈالنا رشوتیں دینا حرام ہے۔ جو حُکّام رَس لوگ ہیں (یعنی جن کی پہنچ حکمرانوں تک ہے) وہ اس آیت کے حکم کو پیشِ نظر رکھیں، حدیث شریف میں مسلمانوں کے ضرر پہنچانے والے پر لعنت آئی ہے۔ ف۳۴۴ شانِ نزول: یہ آیت حضرت مُعاذ بن جَبل اور ثَعلَبہ بن غَنْم اَنصاری کے جواب میں نازل ہوئی ان دونوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! چاند کا کیا حال ہے؟ ابتداء میں بہت باریک نکلتا ہے پھر روز بروز بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا روشن ہوجاتا ہے، پھر گھٹنے لگتا ہے اور یہاں تک گھٹتا ہے کہ پہلے کی طرح باریک ہوجاتا ہے ایک حال پر نہیں رہتا۔ اس سوال سے مقصد چاند کے گھٹنے بڑھنے کی حکمتیں دریافت کرنا تھا۔ بعض مُفَسِّرین کا خیال ہے کہ سوال کا مقصود چاند کے اختلافات کا سبب دریافت کرنا تھا۔ ف۳۴۵ چاند کے گھٹنے بڑھنے کے فوائد بیان فرمائے کہ وہ وقت کی علامتیں ہیں اور آدمیوں کے ہزارہا دینی ودنیاوی کام اس سے متعلق ہیں زراعت، تجارت لین دین کے معاملات، روزے اور عید کے اوقات، عورتوں کی عدتیں، حیض کے ایام، حمل اور دودھ پلانے کی مدتیں اور دودھ چھڑانے کے وقت، اور حج کے اَوقات اس سے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ اوّل میں جب چاند باریک ہوتا ہے تو دیکھنے والا جان لیتا ہے کہ یہ ابتدائی تاریخیں ہیں اور جب چاند پورا روشن ہوتا ہے تو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ مہینے کی درمیانی تاریخ ہے اور جب چاند چھپ جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مہینہ ختم پر ہے اسی طرح ان کے مابَین اَیام میں چاند کی حالتیں دلالت کیا کرتی ہیں، پھر مہینوں سے سال کا حساب ہوتا ہے۔ یہ وہ قدرتی جنتری ہے جو آسمان کے صفحہ پر ہمیشہ کھلی رہتی ہے اور ہر ملک اور ہر زبان کے لوگ پڑھے بھی اور بے پڑھے بھی سب اس سے اپنا حساب معلوم کرلیتے ہیں۔ ف۳۴۶ شانِ نزول: زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کے لیے اِحرام باندھتے تو کسی مکان میں اس کے دروازے سے داخل نہ ہوتے، اگر ضرورت ہوتی تو پچھیت (مکان کی پچھلی دیوار) توڑ کر آتے اور اس کو نیکی جانتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۴۷ خواہ حالتِ احرام ہو یا غیرِ اِحرام۔ ف۳۴۸ ۶ھ میں حُدَیبِیَہ کا واقعہ پیش آیا اس سال سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیّبہ سے بقصدِ عمرہ مکہ مکرمہ روانہ ہوئے مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ الہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا اور اس پر صلح ہوئی کہ آپ سالِ آئندہ تشریف لائیں تو آپ کے لیے تین روز مکہ مکرمہ خالی کردیا جائے گا! چنانچہ اگلے سال ۷ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرۂ قضاء کے لیے تشریف لائے اب حضور کے ساتھ ایک ہزار چار سو کی جماعت تھی مسلمانوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کفار وفاءِ عہد نہ کریں گے اور حرمِ مکہ میں شہرِ حرام یعنی ماہِ ذی القعدہ میں جنگ کریں

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿١٩٠﴾

ان سے جو تم سے لڑتے ہیں ف۳۴۹ اور حد سے نہ بڑھو ف۳۵۰ اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ

اور کافروں کو جہاں پاؤ مارو ف۳۵۱ اور انہیں نکال دو ف۳۵۲ جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا ف۳۵۳

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے ف۳۵۴ اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو

حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ

جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں ف۳۵۵ اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو ف۳۵۶ کافروں کی یہی

الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩١﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٩٢﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى

سزا ہے پھر اگر وہ باز رہیں ف۳۵۷ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ان سے لڑو یہاں تک کہ

لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى

کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں ف۳۵۸ تو زیادتی نہیں مگر

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩٣﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ

ظالموں پر ماہِ حرام کے بدلے ماہِ حرام اور ادب کے بدلے ادب ہے ف۳۵۹

گے اور مسلمان بحالتِ احرام ہیں، اس حالت میں جنگ کرنا گراں ہے کیونکہ زمانۂ جاہلیت سے ابتدائے اسلام تک نہ حرم میں جنگ جائز تھی نہ ماہِ حرام میں نہ حالتِ احرام میں تو انہیں تردُّد ہوا کہ اس وقت جنگ کی اجازت ملتی ہے یا نہیں! اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۴۹ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جو کفار تم سے لڑیں یا جنگ کی اِبتدا کریں تم ان سے دین کی حمایت اور اِعزاز کے لیے لڑو! یہ حکم ابتداءِ اسلام میں تھا پھر منسوخ کیا گیا اور کفار سے قتال کرنا واجب ہوا خواہ وہ اِبتدا کریں یا نہ کریں، یا یہ معنی ہیں کہ جو تم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ بات سارے ہی کفار میں ہے کیونکہ وہ سب دین کے مخالف اور مسلمانوں کے دشمن ہیں، خواہ انہوں نے کسی وجہ سے جنگ نہ کی ہو لیکن موقع پانے پر چوکنے والے نہیں۔ یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ جو کافر میدان میں تمہارے مقابل آئیں اور تم سے لڑنے والے ہوں ان سے لڑو! اس صورت میں ضعیف، بوڑھے، بچے، مجنون، اپاہج، اندھے، بیمار، عورتیں وغیرہ جو جنگ کی قدرت نہیں رکھتے اس حکم میں داخل نہ ہوں گے ان کو قتل کرنا جائز نہیں۔ ف۳۵۰ جو جنگ کے قابل نہیں ان سے نہ لڑو، یا جن سے تم نے عہد کیا ہو، یا بغیر دعوت کے جنگ نہ کرو کیونکہ طریقۂ شرع یہ ہے کہ پہلے کفار کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر انکار کریں تو جزیہ طلب کیا جائے، اس سے بھی منکر ہوں تب جنگ کی جائے! اس معنی پر آیت کا حکم باقی ہے منسوخ نہیں۔ (تفسیر احمدی) ف۳۵۱ خواہ حرم ہو یا غیر حرم ف۳۵۲ مکہ مکرمہ سے ف۳۵۳ سالِ گذشتہ۔ چنانچہ روزِ فتحِ مکہ جن لوگوں نے اسلام قبول نہ کیا ان کے ساتھ یہی کیا گیا۔ ف۳۵۴ فساد سے شرک مراد ہے یا مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکنا۔ ف۳۵۵ کیونکہ یہ حُرمتِ حرم (حرم کی تعظیم) کے خلاف ہے۔ ف۳۵۶ کہ انہوں نے حرم شریف کی بے حرمتی کی۔ ف۳۵۷ قتل وشرک سے ف۳۵۸ کفر و باطل پرستی سے ف۳۵۹ جب گذشتہ سال ذی القعدہ ٦ھ میں مشرکینِ عرب نے ماہِ حرام کی حرمت و ادب کا لحاظ نہ رکھا اور تمہیں ادائے عمرہ سے روکا تو یہ بے حرمتی ان سے واقع ہوئی اور اس کے بدلے بتوفیقِ الٰہی ٧ھ کے ذی القعدہ میں تمہیں

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪

تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ

مع اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

کرو ف۳۶۰ اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو ف۳۶۱ اور بھلائی والے ہو جاؤ بے شک بھلائی والے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ

اللہ کے محبوب ہیں اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو ف۳۶۲ پھر اگر تم روکے جاؤ ف۳۶۳ تو قربانی بھیجو

مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ

جو مُیَسَّر آئے ف۳۶۴ اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے ف۳۶۵

موقع ملا کہ تم عمرۂ قضا کو ادا کرو۔ ف۳۶۰ اس سے تمام دینی امور میں طاعت و رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرنا مراد ہے خواہ جہاد ہو یا اور نیکیاں۔ ف۳۶۱ راہِ خدا میں اِنفاق کا ترک بھی سببِ ہلاک ہے اور اِسرافِ بیجا بھی، اور اس طرح اور چیز بھی جو خطرہ و ہلاک کا باعث ہو ان سب سے باز رہنے کا حکم ہے حتیٰ کہ بے ہتھیار میدانِ جنگ میں جانا یا زہر کھانا یا کسی طرح خودکشی کرنا۔ مسئلہ: علماء نے اس سے یہ مسئلہ بھی اَخذ کیا ہے کہ جس شہر میں طاعون ہو وہاں نہ جائیں اگرچہ وہاں کے لوگوں کو وہاں سے بھاگنا ممنوع ہے۔ ف۳۶۲ اور ان دونوں کو ان کے فرائض و شرائط کے ساتھ خاص اللّٰہ کے لیے بے سستی و نقصان کامل کرو۔ حج نام ہے اِحرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ مُعظّمہ کے طواف کا۔ اس کے لیے خاص وقت مقرر ہے جس میں یہ افعال کیے جائیں تو حج ہے۔ مسئلہ: حج بقولِ راجح ۹ ھ میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے۔ حج کے فرائض یہ ہیں (۱) اِحرام (۲) عرفہ میں وُقوف (۳) طوافِ زیارت۔ حج کے واجبات (۱) مزدلفہ میں وقوف (۲) صفا و مَروہ کے درمیان سَعی (۳) رَمیٔ جمار (شَیاطین کو کنکریاں مارنا) اور (۴) آفاقی (مکہ کے باہر رہنے والے) کے لیے طوافِ رُجوع اور (۵) حلق یا تقصیر (سر کے بال مونڈنا یا چھوٹے کروانا)۔ عمرہ کے رُکن طواف و سَعی ہیں، اور اس کی شرط اِحرام و حلق ہے۔ حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں (۱) اِفراد بالحج: وہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل، میقات سے یا اس سے پہلے حج کا اِحرام باندھے اور دل سے اس کی نیت کرے خواہ زبان سے تلبیہ کے وقت اس کا نام لے یا نہ لے۔ (۲) اِفراد بِالعمرہ: وہ یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اَشہُرِ حج میں یا ان سے قبل عمرہ کا اِحرام باندھے اور دل سے اس کا قصد کرے خواہ وقتِ تلبیہ زبان سے اس کا ذکر کرے یا نہ کرے، اور اس کے لیے اشہرِ حج میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال میں حج کرے یا نہ کرے مگر حج و عمرہ کے درمیان اِلمامِ صحیح کرے اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو۔ (اِلمامِ صحیح یہ ہے کہ عمرہ کے بعد احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جائے۔) (۳) قِران: یہ ہے کہ حج و عمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے وہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے، اَشہُرِ حج میں یا اس سے قبل، اوّل سے حج و عمرہ دونوں کی نیت ہو خواہ وقتِ تلبیہ زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے، پہلے عمرہ کے اَفعال ادا کرے پھر حج کے۔ (۴) تمتُّع: یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اَشہُرِ حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور اَشہُرِ حج میں عمرہ کرے یا اکثر طواف اس کے اَشہُرِ حج میں ہوں! اور حلال ہو کر حج کے لیے اِحرام باندھے اور اسی سال حج کرے، اور حج و عمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ اِلمامِ صحیح نہ کرے۔ (مسکین و فتح) مسئلہ: اس آیت سے علماء نے قِران ثابت کیا ہے۔ ف۳۶۳ حج یا عمرہ سے۔ بعد شروع کرنے اور گھر سے نکلنے اور مُحرِم ہو جانے کے یعنی تمہیں کوئی مانع ادائے حج یا عمرہ سے پیش آئے خواہ وہ دشمن کا خوف ہو یا مرض وغیرہ ایسی حالت میں تم اِحرام سے باہر آجاؤ۔ ف۳۶۴ اونٹ یا گائے یا بکری اور یہ قربانی بھیجنا واجب ہے۔ ف۳۶۵ یعنی حرم میں جہاں اس کے ذبح کا حکم ہے۔ مسئلہ: یہ قربانی بیرونِ حرم نہیں ہوسکتی۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ

پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے ف۳۶۶ تو بدلہ دے روزے ف۳۶۷

اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ٚ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ

یا خیرات ف۳۶۸ یا قربانی پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے ف۳۶۹

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى

اس پر قربانی ہے جیسی مُیَسَّر آئے ف۳۷۰ پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں

الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ

رکھے ف۳۷۱ اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس

يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

کے لیے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو ف۳۷۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ ع اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ ع ۲۴ ۸

اللہ کا عذاب سخت ہے حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے ف۳۷۳ تو جو اُن میں حج کی نیت

الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ

کرے ف۳۷۴ تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا ف۳۷۵ حج کے وقت تک اور تم جو بھلائی

ف۳۶۶ جس سے وہ سر منڈانے کے لیے مجبور ہو اور سر منڈا لے ف۳۶۷ تین دن کے ف۳۶۸ چھ مسکینوں کا کھانا ہر مسکین کے لیے پونے دو سیر گیہوں۔ (دو کلو سے اسّی ۸۰ گرام کم۔ ''فتاوی اہلسنت غیر مطبوعہ باب المدینہ کراچی'') ف۳۶۹ یعنی تَمَتُّع کرے ف۳۷۰ یہ قربانی تَمَتُّع کی ہے حج کے شکر میں واجب ہوئی خواہ تَمَتُّع کرنے والا فقیر ہو، عیدِ اَضحیٰ کی قربانی نہیں جو فقیر و مسافر پر واجب نہیں ہوتی۔ ف۳۷۱ یعنی یکم شوّال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد اس درمیان میں جب چاہے رکھ لے خواہ ایک ساتھ یا مُتَفَرَّق کر کے، بہتر یہ ہے کہ ۷۔۸۔۹ ذی الحجہ کو رکھے۔ ف۳۷۲ مسئلہ: اہلِ مکہ کے لیے نہ تَمَتُّع ہے نہ قِران، اور حدودِ مواقیت کے اندر کے رہنے والے اہلِ مکہ میں داخل ہیں۔ **مواقیت:** پانچ ہیں (۱) ذوالحُلَیفہ (۲) ذاتِ عِرق (۳) جُحفہ (۴) قَرن (۵) یلملم۔ ''ذوالحُلَیفہ'' اہلِ مدینہ کے لیے، ''ذاتِ عِرق'' اہلِ عراق کے لیے، ''جُحفہ'' اہلِ شام کے لیے، ''قَرن'' اہلِ نجد کے لیے، ''یَلَملم'' اہلِ یمن کے لیے۔ ف۳۷۳ شوال، ذوالقعدہ اور دس تاریخیں ذی الحجہ کی۔ حج کے اَفعال انہی ایام میں درست ہیں۔ مسئلہ: اگر کسی نے ان اَیام سے پہلے حج کا احرام باندھا تو جائز ہے لیکن بکراہت۔ ف۳۷۴ یعنی حج کو اپنے اوپر لازم و واجب کرے اِحرام باندھ کر یا تلبِیَہ کہہ کر یا ہَدی (قربانی کا جانور) چلا کر۔ اس پر یہ چیزیں لازم ہیں جن کا آگے ذکر فرمایا جاتا ہے۔ ف۳۷۵ ''رَفَث'' جماع یا عورتوں کے سامنے ذکرِ جماع یا کلامِ فحش کرنا ہے، نکاح اس میں داخل نہیں۔ مسئلہ: مُحرِم و مُحرِمہ (احرام والے اجنبی مرد و عورت) کا نکاح جائز ہے مُجامَعت جائز نہیں۔ ''فُسوق'' سے مَعاصی و سَیِّئات، اور ''جِدال'' سے جھگڑا مراد ہے خواہ وہ اپنے رفیقوں یا خادموں کے ساتھ ہو یا غیروں کے ساتھ۔

خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ

کرو اللہ اسے جانتا ہے ف۳۷۶ اور توشہ (سفر کا خرچ) ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے ف۳۷۷ اور مجھ سے ڈرتے رہو

يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

اے عقل والو ف۳۷۸ تم پر کچھ گناہ نہیں ف۳۷۹ کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو

فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَ

تو جب عرفات سے پلٹو ف۳۸۰ تو اللہ کی یاد کرو ف۳۸۱ مشعرِ حرام کے پاس ف۳۸۲ اور

اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ

اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بے شک تم اس سے پہلے بہکے ہوئے تھے ف۳۸۳ پھر بات

اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں ف۳۸۴ اور اللہ سے معافی مانگو بے شک اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ

مہربان ہے پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو ف۳۸۵ تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے ف۳۸۶ بلکہ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف۳۷۶ بدیوں کی ممانعت کے بعد نیکیوں کی ترغیب فرمائی کہ بجائے فسق کے تقویٰ اور بجائے جدال کے اَخلاقِ حمیدہ اختیار کرو۔ ف۳۷۷ شانِ نزول: بعض یمنی حج کے لیے بے سامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو مُتَوکِّل کہتے تھے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر سوال شروع کرتے اور کبھی غصب وخیانت کے مُرتکِب ہوتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ توشہ لے کر چلو! اَوروں پر بار نہ ڈالو، سوال نہ کرو کہ بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ تقویٰ کا توشہ ساتھ لو جس طرح دُنیوی سفر کے لیے توشہ ضروری ہے ایسے ہی سفرِ آخرت کے لیے پرہیزگاری کا توشہ لازم ہے۔ ف۳۷۸ یعنی عقل کا مُقتضیٰ خوفِ الٰہی ہے جو اللہ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے۔ ف۳۷۹ شانِ نزول: بعض مسلمانوں نے خیال کیا کہ راہِ حج میں جس نے تجارت کی یا اونٹ کرایہ پر چلائے اس کا حج ہی کیا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مسئلہ: جب تک تجارت سے افعالِ حج کی ادا میں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت مُباح ہے۔ ف۳۸۰ ''عَرفات'' ایک مقام کا نام ہے جو مَوقِف (حاجیوں کے ٹھہرنے کی جگہ) ہے۔ ضَحّاک کا قول ہے کہ حضرت آدم اور حضرت حوا جدائی کے بعد ۹ ذی الحجہ کو عرفات کے مقام پر جمع ہوئے اور دونوں میں تعارُف ہوا اس لیے اس دن کا نام عَرفہ اور مقام کا نام عرفات ہوا۔ ایک قول یہ ہے کہ چونکہ اس روز بندے اپنے گناہوں کا اِعتراف کرتے ہیں اس لئے اس دن کا نام عرفہ ہے۔ مسئلہ: عرفات میں وُقوف فرض ہے کیونکہ اِفاضہ (مَشْعَرِ حرام کی طرف جانا) بلا وقوف مُتصَوَّر نہیں۔ ف۳۸۱ تلبیہ وتہلیل (''لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ'' اور ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنا) وتکبیر وثنا ودعا کے ساتھ یا نمازِ مغرب وعشاء کے ساتھ ف۳۸۲ مَشْعَرِ حرام جَبَلِ قُزَح ہے جس پر امام وُقوف کرتا ہے۔ مسئلہ: وادی مُحَسِّر کے سوا تمام مُزدلفہ مَوقِف ہے اس میں وقوف واجب ہے بے عذر ترک کرنے سے دَم لازم آتا ہے، اور مَشْعَرِ حرام کے پاس وُقوف افضل ہے۔ ف۳۸۳ طریقِ ذکر و عبادت کچھ نہ جانتے تھے۔ ف۳۸۴ قریش مزدلفہ میں ٹھہرے رہتے تھے اور سب لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف نہ کرتے، جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ مزدلفہ سے پلٹتے اور اس میں اپنی بڑائی سمجھتے اس آیت میں انہیں حکم دیا گیا کہ سب کے ساتھ عرفات میں وقوف کریں اور ایک ساتھ پلٹیں یہی حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام کی سنت ہے۔ ف۳۸۵ طریقِ حج کا مختصر بیان یہ ہے کہ حاجی ۸ ذی الحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہو وہاں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کی فجر تک ٹھہرے، اسی روز منیٰ سے عرفات آئے۔ بعدِ زَوال امام دو خطبے پڑھے یہاں حاجی ظہر وعصر کی نماز امام کے ساتھ ظہر کے وقت میں جمع کر کے پڑھے ان دونوں نمازوں کے لئے اذان ایک ہوگی اور تکبیریں دو اور دونوں نمازوں کے درمیان سنتِ ظہر کے سوا کوئی نفل نہ پڑھا جائے، اس جمع کے

أَشَدَّ ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي
اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور

الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں

حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ النصف
بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا ف۳۸۷ ایسوں کو ان کی کمائی سے

مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ أَيَّامٍ
بھاگ ہے ف۳۸۸ اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ف۳۸۹ اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے

مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَآ
دنوں میں ف۳۹۰ تو جو جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس

إِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾
پر گناہ نہیں پرہیزگار کے لیے ف۳۹۱ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے

لئے امامِ اعظم ضروری ہے اگر امامِ اعظم نہ ہو، یا گمراہ بدمذہب ہو تو ہر ایک نماز علیحدہ اپنے اپنے وقت میں پڑھی جائے۔ اور عرفات میں غروب تک ٹھہرے پھر مزدلفہ کی طرف لوٹے اور جبلِ قُزَح کے قریب اترے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے عشاء کے وقت پڑھے اور فجر کی نماز خوب اوّل وقت اندھیرے میں پڑھے۔ وادی مُحَسِّر کے سوا تمام مزدلفہ اور بطنِ عُرَنہ کے سوا تمام عرفات مَوقِف ہے۔ جب صبح خوب روشن ہو تو روزِ نحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ کی طرف آئے اور بطنِ وادی سے جَمرہ عَقَبہ کی ۷ مرتبہ رَمی کرے۔ پھر اگر چاہے قربانی کرے پھر بال منڈائے یا کترائے، پھر اَیامِ نَحر میں سے کسی دن طوافِ زیارت کرے۔ پھر منیٰ آ کر تین روز اِقامت کرے اور گیارہویں کے زَوال کے بعد تینوں جمروں کی رَمی کرے اس جمرہ سے شروع کرے جو مسجد کے قریب ہے پھر جو اس کے بعد ہے پھر جمرہ عقبہ، ہر ایک کی سات سات مرتبہ، پھر اگلے روز ایسا ہی کرے، پھر اگلے روز ایسا ہی، پھر مکہ مکرمہ کی طرف چلا آئے۔ (تفصیل کتبِ فقہ میں مذکور ہے)۔ ف۳۸۶ زمانۂ جاہلیت میں عرب حج کے بعد کعبہ کے قریب اپنے باپ دادا کے فضائل بیان کیا کرتے تھے اسلام میں بتایا گیا کہ یہ شہرت وخودنمائی کی بیکار باتیں ہیں بجائے اس کے ذوق وشوق کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرو۔ **مسئلہ:** اس آیت سے ذکرِ جَہر وذکرِ جماعت ثابت ہوتا ہے۔ ف۳۸۷ دعا کرنیوالوں کی دو قسمیں بیان فرمائیں: **ایک** وہ کافر جن کی دعا میں صرف طلبِ دنیا ہوتی تھی آخرت پر ان کا اِعتقاد نہ تھا ان کے حق میں ارشاد ہوا کہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔ **دوسرے** وہ ایماندار جو دنیا وآخرت دونوں کی بہتری کی دعا کرتے ہیں۔ **مسئلہ:** مومن دنیا کی بہتری جو طلب کرتا ہے وہ بھی اَمرِ جائز اور دین کی تائید وتقویت کے لئے اس لئے اس کی یہ دعا بھی اُمورِ دین سے ہے۔ ف۳۸۸ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ دعا کسب واَعمال میں داخل ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہی دعا فرماتے تھے "اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط"۔ ف۳۸۹ عنقریب قیامت قائم کر کے بندوں کا حساب فرمائے گا۔ تو چاہئے کہ بندے ذکر ودُعا وطاعت میں جلدی کریں۔ (مدارک وخازن) ف۳۹۰ ان دنوں سے اَیامِ تَشریق (ذی الحجہ کے تین دن ۱۱، ۱۲، ۱۳)، اور ذِکْرُ اللّٰہ سے نمازوں کے بعد اور رَمیٔ جمار کے وقت تکبیر کہنا مراد ہے۔ ف۳۹۱ بعض مفسرین کا قول ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ دو فریق تھے بعض جلدی کرنے والوں کو گنہگار بتاتے تھے، بعض رہ جانے والوں کو۔ قرآن پاک نے بیان فرمادیا کہ ان دونوں میں کوئی گنہگار نہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا

اور بعض آدمی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے ۳۹۲ اور اپنے دل کی بات پر اللہ کو

فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ

گواہ لائے اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے اور جب پیٹھ پھیرے تو زمین میں فساد ڈالتا

فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَاِذَا قِيْلَ

پھرے اور کھیتی اور جانیں تباہ کرے اور اللہ فساد سے راضی نہیں اور جب اس سے کہا

لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾

جائے کہ اللہ سے ڈر تو اسے اور ضد چڑھے گناہ کی ۳۹۳ ایسے کو دوزخ کافی ہے اور وہ ضرور بہت برا بچھونا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ

اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے ۳۹۴ اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر

بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا

مہربان ہے اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو ۳۹۵ اور شیطان

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

کے قدموں پر نہ چلو ۳۹۶ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور اگر اس کے بعد بھی بچلو (بہکو) کہ

---

۳۹۲ شانِ نزول: یہ اور اس سے اگلی آیت اَخنَس بن شُرَیق منافق کے حق میں نازل ہوئی جو حضور سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت لَجاجَت (خوشامد) سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا اور اپنے اسلام اور آپ کی محبت کا دعویٰ کرتا اور اس پر قسمیں کھاتا، اور درپردہ فساد انگیزی میں مصروف رہتا تھا، مسلمانوں کے مویشی کو اس نے ہلاک کیا اور ان کی کھیتی کو آگ لگادی۔ **۳۹۳** گناہ سے ظلم و سرکشی اور نصیحت کی طرف اِلتفات نہ کرنا مراد ہے۔ (خازن)

۳۹۴ شانِ نزول: حضرت صُہیب ابنِ سِنان رومی مکہ مُعظّمہ سے ہجرت کر کے حضور سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے مشرکینِ قریش کی ایک جماعت نے آپ کا تعاقُب کیا تو آپ سواری سے اترے اور ترکش سے تیر نکال کر فرمانے لگے کہ اے قریش! تم میں سے کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک کہ میں تیر مارتے مارتے تمام ترکش خالی نہ کر دوں، اور پھر جب تک تلوار میرے ہاتھ میں رہے اس سے ماروں! اس وقت تک تمہاری جماعت کا کھیت (خاتمہ) ہو جائے گا! اگر تم میرا مال چاہو جو مکہ مکرمہ میں مدفون ہے تو میں تمہیں اس کا پتہ بتا دوں تم مجھ سے تَعَرُّض (چھیڑ چھاڑ) نہ کرو! وہ اس پر راضی ہو گئے اور آپ نے اپنے تمام مال کا پتہ بتا دیا، جب حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی حضور نے تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تمہاری یہ جان فروشی بڑی نافع تجارت ہے۔ **۳۹۵ شانِ نزول:** اہلِ کتاب میں سے عبد اللّٰہ بن سلام اور ان کے اَصحاب حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد شریعتِ مُوسَوِی کے بعض احکام پر قائم رہے شَنبہ (ہفتہ کے دن) کی تعظیم کرتے اس روز شکار سے اِجتناب لازم جانتے، اور اونٹ کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کرتے، اور یہ خیال کرتے کہ یہ چیزیں اسلام میں تو مُباح ہیں اِن کا کرنا ضروری نہیں اور توریت میں ان سے اِجتناب لازم کیا گیا ہے تو ان کے ترک کرنے میں اسلام کی مخالفت بھی نہیں ہے اور شریعتِ موسوی پر عمل بھی ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ اسلام کے اَحکام کا پورا اتباع کرو یعنی توریت کے احکام منسوخ ہو گئے اب ان سے تَمَسُّک (یعنی ان پر عمل) نہ کرو۔ (خازن) **۳۹۶** اس کے وَساوِس و شُبہات میں نہ آؤ۔

جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

تمہارے پاس روشن حکم آچکے ف۳۹۷ تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے کاہے کے انتظار میں ہیں ف۳۹۸

اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ الْاَمْرُ ؕ

مگر یہی کہ اللہ کا عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اتریں ف۳۹۹ اور کام ہو چکے

وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع سَلْ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ ع ۲۵ ۱۴ ۹

اور سب کاموں کی رجوع اللہ ہی کی طرف ہے بنی اسرائیل سے پوچھو ہم نے کتنی روشن نشانیاں انہیں

بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

دیں ف۴۰۰ اور جو اللہ کی آئی ہوئی نعمت کو بدل دے ف۴۰۱ تو بے شک اللہ کا عذاب

الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ

سخت ہے کافروں کی نگاہ میں دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی ف۴۰۲ اور مسلمانوں سے ہنستے

اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ وقف لازم

ہیں ف۴۰۳ اور ڈر والے ان سے اوپر ہوں گے قیامت کے دن ف۴۰۴ اور خدا جسے

يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ

چاہے بے گنتی دے لوگ ایک دین پر تھے ف۴۰۵ پھر اللہ نے انبیاء بھیجے

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

خوشخبری دیتے ف۴۰۶ اور ڈر سناتے ف۴۰۷ اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری ف۴۰۸ کہ وہ لوگوں میں

ف۳۹۷ اور باوجود واضح دلیلوں کے اسلام کی راہ کے خلاف روش اختیار کرو ف۳۹۸ ملتِ اسلام کے چھوڑنے اور شیطان کی فرمانبرداری کرنے والے ف۳۹۹ جو عذاب پر مامور ہیں۔ ف۴۰۰ کہ ان کے انبیاء کے معجزات کو اُن کے صدقِ نبوت کی دلیل بنایا، ان کے ارشاد اور ان کی کتابوں کو دینِ اسلام کی حقانیت کا شاہد کیا۔ ف۴۰۱ اللہ کی نعمت سے آیاتِ الٰہیہ مراد ہیں جو سببِ رُشد و ہدایت ہیں اور ان کی بدولت گمراہی سے نجات حاصل ہوتی ہے، انہیں میں سے وہ آیات ہیں جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت اور حضور کی نبوّت ورسالت کا بیان ہے۔ یہود ونصارٰی کی تحریفیں اس نعمت کی تبدیل ہے۔ ف۴۰۲ وہ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مرتے ہیں ف۴۰۳ اور سامانِ دُنیوی سے ان کی بے رغبتی دیکھ کر ان کی تحقیر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور عمار بن یاسر اور صُہَیب و بلال رضی اللہ تعالٰی عنہم کو دیکھ کر کفار تمسخُر (مذاق) کرتے تھے اور دولتِ دنیا کے غرور میں اپنے آپ کو اونچا سمجھتے تھے۔ ف۴۰۴ یعنی ایماندار روزِ قیامت جنّاتِ عالِیَہ میں ہوں گے اور مغرور کفار جہنم میں ذلیل وخوار۔ ف۴۰۵ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عہدِ نوح تک سب لوگ ایک دین اور ایک شریعت پر تھے پھر ان میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالٰی نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، یہ بعثت میں پہلے رسول ہیں۔ (خازن) ف۴۰۶ ایمانداروں اور فرمانبرداروں کو ثواب کی۔ (مدارک وخازن) ف۴۰۷ کافروں اور نافرمانوں کو عذاب کا۔ (خازن) ف۴۰۸ جیسا کہ حضرت آدم وشیث وادریس پر صَحائف اور حضرت موسٰی پر توریت، حضرت داود پر زبور، حضرت عیسٰی پر انجیل اور خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن۔

النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِیْهِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ

ان کے اختلافوں کا فیصلہ کر دے اور کتاب میں اختلاف انہیں نے ڈالا جن کو دی گئی تھی ف۴۰۹ بعد اس کے کہ

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَا

ان کے پاس روشن حکم آچکے ف۴۱۰ آپس کی سرکشی سے تو اللہ نے ایمان والوں کو وہ حق بات سوجھا دی

اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى

جس میں جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور اللہ جسے چاہے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِكُمْ

سیدھی راہ دکھائے کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر

مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا

اگلوں کی سی روداد نہ آئی ف۴۱۱ پہنچی انہیں سختی اور شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے

حَتّٰى یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول ف۴۱۲ اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد ف۴۱۳ سن لو بے شک

نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ﴿۲۱۴﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ

اللہ کی مدد قریب ہے تم سے پوچھتے ہیں ف۴۱۴ کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ

خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ

کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے

ف۴۰۹ یہ اختلاف تبدیل وتحریف اور ایمان وکفر کے ساتھ تھا جیسا کہ یہود ونصاری سے واقع ہوا۔ (خازن) ف۴۱۰ یعنی یہ اختلاف نادانی سے نہ تھا بلکہ ف۴۱۱ اور جیسی سختیاں ان پر گذر چکیں ابھی تک تمہیں پیش نہ آئیں۔ شانِ نزول: یہ آیت غزوۂ اَحزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں ہیں۔ بخاری شریف میں حضرت خَبّاب بن اَرَت رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سایۂ کعبہ میں اپنی چادر مبارک سے تکیہ کیے ہوئے تشریف فرما تھے ہم نے حضور سے عرض کی کہ حضور! ہمارے لیے کیوں دعا نہیں فرماتے، ہماری کیوں مدد نہیں کرتے؟ فرمایا: تم سے پہلے لوگ گرفتار کیے جاتے تھے، زمین میں گڑھا کھود کر اس میں دبائے جاتے تھے، آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر ڈالے جاتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت نوچے جاتے تھے، اور ان میں کی کوئی مصیبت انہیں ان کے دین سے روک نہ سکتی تھی۔ ف۴۱۲ یعنی شدت اس نہایت (حد) کو پہنچ گئی کہ ان امتوں کے رسول اور ان کے فرمانبردار مومن بھی طلبِ مدد میں جلدی کرنے لگے باوجودیکہ رسول بڑے صابر ہوتے ہیں اور ان کے اَصحاب بھی۔ لیکن باوجود ان اِنتہائی مصیبتوں کے وہ لوگ اپنے دین پر قائم رہے اور کوئی مصیبت وبلا اُن کے حال کو مُتغَیَّر نہ کرسکی۔ ف۴۱۳ اس کے جواب میں انہیں تسلّی دی گئی اور یہ ارشاد ہوا ف۴۱۴ شانِ نزول: یہ آیت عَمرو بن جَمُوح کے جواب میں نازل ہوئی جو بوڑھے شخص تھے اور بڑے مالدار تھے انہوں نے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ کیا خرچ کریں اور

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ

اور جو بھلائی کرو ف۲۱۵ بے شک اللہ اسے جانتا ہے ف۲۱۶ تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا

وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْــٴًـا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ

اور وہ تمہیں ناگوار ہے ف۲۱۷ اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ

تُحِبُّوْا شَيْــٴًـا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ ع ۲۶ ۱۰

کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۲۱۸

يَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ

تم سے پوچھتے ہیں ماہِ حرام میں لڑنے کا حکم ف۲۱۹ تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے ف۲۲۰

وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ

اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے

اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا

والوں کو نکال دینا ف۲۲۱ اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد ف۲۲۲ قتل سے سخت تر ہے ف۲۲۳ اور

يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ

ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے ف۲۲۴ اور تم میں

کس پر خرچ کریں؟ اس آیت میں انہیں بتادیا گیا کہ جس قسم کا اور جس قدر مال قلیل یا کثیر خرچ کرو اس میں ثواب ہے اور مَصارِف اس کے یہ ہیں۔ مسئلہ: آیت میں صدقۂ نافلہ کا بیان ہے، ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ دینا جائز نہیں۔ (جمل وغیرہ) ف۲۱۵ یہ ہر نیکی کو عام ہے اِنفاق ہو یا اور کچھ، اور باقی مَصارِف بھی اس میں آگئے۔ ف۲۱۶ اس کی جزا عطا فرمائے گا۔ ف۲۱۷ مسئلہ: جہاد فرض ہے جب اس کی شرائط پائی جائیں، اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھائی کریں تو جہاد فرضِ عین ہوتا ہے ورنہ فرضِ کفایہ۔ ف۲۱۸ کہ تمہارے حق میں کیا بہتر ہے۔ تو تم پر لازم ہے حکمِ الٰہی کی اطاعت کرو اور اسی کو بہتر سمجھو چاہے وہ تمہارے نفس پر گراں ہو۔ ف۲۱۹ شانِ نزول: سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں مجاہدین کی ایک جماعت روانہ فرمائی تھی اس نے مشرکین سے قتال کیا، ان کا خیال تھا کہ وہ روز جُمادَی الاُخریٰ کا آخر دن ہے مگر درحقیقت چاند ۲۹ کو ہوگیا تھا اور وہ رجب کی پہلی تاریخ تھی، اس پر کفار نے مسلمانوں کو عار دلائی کہ تم نے ماہِ حرام میں جنگ کی اور حضور سے اس کے متعلق سوال ہونے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۲۰ مگر صحابہ سے یہ گناہ واقع نہیں ہوا کیونکہ انہیں چاند ہونے کی خبر ہی نہ تھی ان کے نزدیک وہ دن ماہِ حرام رجب کا نہ تھا۔ مسئلہ: ماہ ہائے حرام میں جنگ کی حرمت کا حکم آیۂ "فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ" (تو مشرکوں کو مارو جہاں پاؤ) سے منسوخ ہوگیا۔ ف۲۲۱ جو مشرکین سے واقع ہوا کہ انہوں نے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو سالِ حُدَیبِیَہ کعبۂ مُعظّمہ سے روکا اور آپ کے زمانۂ قیامِ مکۂ معظّمہ میں آپ کو اور آپ کے اَصحاب کو اتنی ایذائیں دیں کہ وہاں سے ہجرت کرنا پڑی ف۲۲۲ یعنی مشرکین کا۔ کہ وہ شرک کرتے ہیں اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو مسجدِ حرام سے روکتے اور طرح طرح کی ایذائیں دیتے ہیں ف۲۲۳ کیونکہ قتل تو بعض حالات میں مُباح ہوتا ہے اور کفر کسی حال میں مباح نہیں، اور یہاں تاریخ کا مشکوک ہونا عذرِ مَعقول ہے اور کفار کے کفر کے لیے تو کوئی عذر ہی نہیں۔ ف۲۲۴ اس میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عداوت رکھیں گے کبھی اس کے خلاف نہ ہوگا اور جہاں تک ان سے ممکن ہوگا وہ مسلمانوں کو دین سے مُنحَرِف کرنے کی سَعی کرتے رہیں گے۔ "اِنِ اسْتَطَاعُوْا"

يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾

دنیا میں اور آخرت میں ۴۲۵ (الف) اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ

وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے

اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۴۲۵ (ب) تم سے شراب

عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ

اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور

اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ

ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے ۴۲۶ اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں ۴۲۷ تم فرماؤ جو فاضل بچے ۴۲۸

سے مُستفاد ہوتا ہے کہ بکرمہ تعالیٰ وہ اپنی اس مراد میں ناکام رہیں گے۔ ۴۲۵ (الف) مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اِرْتِداد (دین سے پھر جانے) سے تمام اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ آخرت میں تو اس طرح کہ ان پر کوئی اَجر و ثواب نہیں، اور دنیا میں اس طرح کہ شریعت مُرتَد کے قتل کا حکم دیتی ہے، اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی، وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا مستحق نہیں رہتا، اس کا مال معصوم نہیں رہتا، اس کی مدح وثنا و اِمداد جائز نہیں۔ (روح البیان وغیرہ) ۴۲۵ (ب) **شانِ نزول:** عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں جو مجاہدین بھیجے گئے تھے ان کی نسبت بعض لوگوں نے کہا کہ چونکہ انہیں خبر نہ تھی کہ یہ دن رجب کا ہے اس لیے اس روز قتال کرنا گناہ تو نہ ہوا لیکن اس کا کچھ ثواب بھی نہ ملے گا! اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ ان کا یہ عملِ جہاد مقبول ہے اور اس پر انہیں امیدوارِ رحمتِ الٰہی رہنا چاہیے اور یہ امید قطعاً پوری ہوگی۔ (خازن) مسئلہ: " یَرْجُوْنَ " سے ظاہر ہوا کہ عمل سے اَجر واجب نہیں ہوتا بلکہ ثواب دینا محض فضلِ الٰہی ہے۔ ۴۲۶ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنوئیں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں، اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں سُبْحَانَ اللّٰہ! گناہ سے کس قدر نفرت ہے۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَهُمْ (اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی اتباع نصیب فرمائے)۔ شراب ۳ھ میں غزوۂ اَحزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی اس سے قبل یہ بتایا گیا تھا کہ جوئے اور شراب کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ ہے۔ نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سُرور پیدا ہوتا ہے یا اس کی خرید و فروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے، اور جوئے میں کبھی مفت کا مال ہاتھ آتا ہے۔ اور گناہوں اور مَفسدوں کا کیا شمار! عقل کا زَوال، غیرت وحَمِیَّت کا زوال، عبادات سے محرومی، لوگوں سے عداوتیں، سب کی نظر میں خوار ہونا، دولت و مال کی اِضاعت۔ **ایک روایت میں ہے** کہ جبریلِ امین نے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کو جعفر طیار کی چار خصلتیں پسند ہیں حضور نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: انہوں نے عرض کیا کہ ایک تو یہ ہے کہ میں نے شراب کبھی نہیں پی یعنی حکمِ حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو، دوسری خصلت یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ ضرر، تیسری خصلت یہ ہے کہ کبھی میں زنا میں مبتلا نہ ہوا کہ اس کو بے غیرتی سمجھتا تھا، چوتھی خصلت یہ کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اس کو کمینہ پن خیال کرتا تھا۔ مسئلہ: شطرنج، تاش وغیرہ ہار جیت کے کھیل اور جن پر بازی لگائی جائے سب جوئے میں داخل اور حرام ہیں۔ (روح البیان) ۴۲۷ **شانِ نزول:** سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ مقدار ارشاد فرمائیں کتنا مال راہ خدا میں دیا جائے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ فِي الدُّنْيَا وَ

اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ

الْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ

کر کرو ۴۲۹ اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں ۴۳۰ تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر

تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ

اپنا ان کا خرچ ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا

اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ

تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو

حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا

جب تک مسلمان نہ ہوجائیں ۴۳۱ اور بے شک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ۴۳۲ اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور

تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں ۴۳۳ اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا

ف۴۲۸ یعنی جتنا تمہاری حاجت سے زائد ہو۔ ابتدائے اسلام میں حاجت سے زائد مال کا خرچ کرنا فرض تھا صحابہ کرام اپنے مال میں سے اپنی ضرورت کی قدر لے کر باقی سب راہِ خدا میں تصدُّق کردیتے تھے! یہ حکم آیتِ زکوٰۃ سے منسوخ ہوگیا۔ ف۴۲۹ کہ جتنا تمہاری دُنیَوی ضرورت کے لیے کافی ہو وہ لے کر باقی سب اپنے نفعِ آخرت کے لیے خیرات کردو۔ (خازن) ف۴۳۰ کہ ان کے اَموال کو اپنے مال سے ملانے کا کیا حکم ہے۔ **شانِ نزول:** آیت "اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا" کے نُزول کے بعد لوگوں نے یتیموں کے مال جدا کردیئے اور ان کا کھانا پینا علیحدہ کردیا، اس میں یہ صورتیں بھی پیش آئیں کہ جو کھانا یتیم کے لیے پکایا اور اس میں سے کچھ بچ رہا وہ خراب ہوگیا اور کسی کے کام نہ آیا اس میں یتیموں کا نقصان ہوا، یہ صورتیں دیکھ کر حضرت عبد اللہ بن رَواحہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر یتیم کے مال کی حفاظت کی نظر سے اس کا کھانا اس کے اَولیاء اپنے کھانے کے ساتھ ملالیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یتیموں کے فائدے کے لیے ملانے کی اجازت دی گئی۔ ف۴۳۱ **شانِ نزول:** حضرت مَرثد غَنَوی ایک بہادر شخص تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ مکرمہ روانہ فرمایا تا کہ وہاں سے تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو نکال لائیں! وہاں عَناق نامی ایک مشرکہ عورت تھی جو زمانۂ جاہلیت میں ان کے ساتھ محبت رکھتی تھی حسین اور مالدار تھی جب اس کو ان کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ آپ کے پاس آئی اور طالبِ وصال ہوئی، آپ نے بخوفِ الٰہی اس سے اِعراض کیا اور فرمایا کہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا! تب اس نے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ یہ بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت پر مَوقوف ہے، اپنے کام سے فارغ ہو کر جب آپ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو حال عرض کر کے نکاح کی بابت دریافت کیا! اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر احمدی) بعض علماء نے فرمایا: جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرے وہ مُشرک ہے خواہ اللہ کو واحد ہی کہتا ہو اور تَوحید کا مُدَّعی ہو۔ (خازن) ف۴۳۲ **شانِ نزول:** ایک روز حضرت عبد اللہ بن رَواحہ نے کسی خطا پر اپنی باندی کے طمانچہ مارا پھر خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت کیا: عرض کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی گواہی دیتی ہے، رمضان کے روزے رکھتی ہے، خوب وضو کرتی اور نماز پڑھتی ہے! حضور نے فرمایا: وہ مؤمنہ ہے۔ آپ نے عرض کیا تو اس کی قسم! جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر مَبعوث فرمایا میں اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کروں گا! اور آپ نے ایسا ہی کیا، اس پر لوگوں نے طعنہ زنی کی کہ تم نے ایک سیاہ فام باندی کے ساتھ نکاح کیا باوجودیکہ فلاں مُشرکہ حُرَّہ (آزاد) عورت تمہارے لیے حاضر ہے وہ حسین بھی ہے مالدار بھی ہے، اس پر نازل ہوا "وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ" یعنی مسلمان باندی مشرکہ سے بہتر ہے خواہ مشرکہ آزاد ہو اور حسن و مال کی وجہ سے اچھی معلوم ہوتی ہو۔ ف۴۳۳ یہ عورت کے اَولیاء کو

وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ

اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں و۴۳۴ اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف

وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٢١﴾ ع ٥ ٢٧ ١١

بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں

وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي

اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم و۴۳۵ تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو

الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ

حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ

حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾

جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ

تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو و۴۳۶ اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو و۴۳۷

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَلَا

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور اے محبوب بشارت دو ایمان والوں کو اور

تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ

اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنا لو و۴۳۸ کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے

خطاب ہے۔ مسئلہ: مسلمان عورت کا نکاح مشرک وکافر کے ساتھ باطل وحرام ہے۔ و۴۳۴ تو ان سے اِجتناب ضروری اور ان کے ساتھ دوستی وقرابت ناروا۔ و۴۳۵ شانِ نزول: عرب کے لوگ یہود ومجوس کی طرح حائضہ عورتوں سے کمال نفرت کرتے تھے ساتھ کھانا پینا ایک مکان میں رہنا گوارا نہ تھا بلکہ شدت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے، اور نصاریٰ اس کے برعکس حیض کے اَیام میں عورتوں کے ساتھ بڑی محبت سے مشغول ہوتے تھے اور اِختلاط (میل جول) میں بہت مُبالغہ کرتے تھے۔ مسلمانوں نے حضور سے حیض کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اِفراط وتفریط کی راہیں چھوڑ کر اِعتدال کی تعلیم فرمائی گئی اور بتا دیا گیا کہ حالتِ حیض میں عورتوں سے مُجامعت ممنوع ہے۔ و۴۳۶ یعنی عورتوں کی قربت سے نسل کا قصد کرو نہ قضاءِ شہوت کا۔ و۴۳۷ یعنی اعمالِ صالحہ یا جماع سے پہلے "بِسْمِ اللّٰه" پڑھنا۔ و۴۳۸ حضرت عبداللّٰہ بن رَواحہ نے اپنے بہنوئی نعمان بن بشیر کے گھر جانے اور ان سے کلام کرنے اور ان کے خُصوم (دشمنوں) کے ساتھ ان کی صلح کرانے سے قسم کھالی تھی، جب اس کے متعلق ان سے کہا جاتا تھا تو کہہ دیتے تھے کہ میں قسم کھاچکا ہوں اس لیے یہ کام کر ہی نہیں سکتا! اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی اور نیک کام کرنے سے قسم کھالینے کی ممانعت فرمائی گئی۔ مسئلہ: اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے تو اس کو چاہیے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی اَمر پر قسم کھالی پھر معلوم ہوا کہ خیر اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہیے کہ اس امرِ خیر کو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ مسئلہ: بعض مُفسّرین نے یہ بھی کہا ہے

النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٢٤ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ

کی قسم کر لو اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝٢٢٥

ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دل نے کیے ف۴۳۹ اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ

وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس مدت میں پھر آئے

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٢٦ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کر لیا تو اللہ سنتا

عَلِيْمٌ ۝٢٢٧ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْۗءٍ ۭ وَلَا

جانتا ہے ف۴۴۰ اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک ف۴۴۱ اور

يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ

انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا ف۴۴۲ اگر اللہ اور

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ

قیامت پر ایمان رکھتی ہیں ف۴۴۳ اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر

کہ اس آیت سے بکثرت قسم کھانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ ف۴۳۹ مسئلہ: قسم تین طرح کی ہوتی ہے (۱) لَغو (۲) غَمُوس (۳) مُنعقِدَہ۔ لغو: یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے اَمر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ اس کے خلاف ہو! یہ معاف ہے اور اس پر کفارہ نہیں۔ غموس: یہ ہے کہ کسی گذرے ہوئے اَمر پر دانستہ جھوٹی قسم کھائے! اس میں گنہگار ہوگا۔ منعقدہ: یہ ہے کہ کسی آئندہ اَمر پر قصد کر کے قسم کھائے! اس قسم کو اگر توڑے تو گنہگار بھی ہے اور کفارہ بھی لازم۔ ف۴۴۰ شانِ نزول: زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا یہ معمول تھا کہ اپنی عورتوں سے مال طلب کرتے اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو ایک سال دو سال تین سال یا اس سے زیادہ عرصہ ان کے پاس نہ جانے اور صحبت ترک کرنے کی قسم کھالیتے تھے اور انہیں پریشانی میں چھوڑ دیتے تھے نہ وہ بیوہ ہی تھیں کہ کہیں اپنا ٹھکانا کر لیتیں نہ شوہر دار کہ شوہر سے آرام پاتیں، اسلام نے اس ظلم کو مٹایا اور ایسی قسم کھانے والوں کے لیے چار مہینے کی مدت مُعَیَّن فرما دی کہ اگر عورت سے چار مہینے یا اس سے زائد عرصہ کے لیے یا غیر معیّن مدت کے لیے ترکِ صحبت کی قسم کھالے جس کو "اِیلاء" کہتے ہیں تو اس کے لیے چار ماہ اِنتظار کی مہلت ہے اس عرصہ میں خوب سوچ سمجھ لے کہ عورت کو چھوڑنا اس کے لیے بہتر ہے یا رکھنا اگر رکھنا بہتر سمجھے اور اس مدت کے اندر رُجوع کرے تو نکاح باقی رہے گا اور قسم کا کفارہ لازم ہوگا، اور اگر اس مدت میں رُجوع نہ کیا اور قسم نہ توڑی تو عورت نکاح سے باہر ہوگئی اور اس پر طلاقِ بائن واقع ہوگئی۔ مسئلہ: اگر مرد صحبت پر قادر ہو تو رُجوع صحبت ہی سے ہوگا اور اگر کسی وجہ سے قدرت نہ ہو تو بعد قدرت صحبت کا وعدہ رجوع ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۴۴۱ اس آیت میں مُطلَّقَہ عورتوں کی عِدّت کا بیان ہے جن عورتوں کو ان کے شوہروں نے طلاق دی اگر وہ شوہر کے پاس نہ گئی تھیں اور ان سے خَلوَتِ صحیحہ نہ ہوئی تھی جب تو ان پر طلاق کی عدّت ہی نہیں ہے جیسا کہ آیہ "مَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ" میں ارشاد ہے۔ اور جن عورتوں کو خورد سالی (کم عمری) یا کِبر سنی (بڑھاپے) کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا جو حاملہ ہو ان کی عدّت کا بیان سورۂ طلاق میں آئے گا، باقی جو آزاد عورتیں ہیں یہاں ان کی عدّت وطلاق کا بیان ہے کہ ان کی عدّت تین حیض ہے۔ ف۴۴۲ وہ حمل ہو یا خونِ حیض۔ کیونکہ اس کے چھپانے سے رَجعت اور وَلد میں جو شوہر کا حق ہے وہ ضائع ہوگا۔ ف۴۴۳ یعنی یہی مُقتَضائے ایمانداری ہے۔

أَرَادُوٓا إِصۡلَٰحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثۡلُ ٱلَّذِي عَلَيۡهِنَّ بِٱلۡمَعۡرُوفِ ۚ وَ

ملاپ چاہیں ف۴۴۴ اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق ف۴۴۵ اور

لِلرِّجَالِ عَلَيۡهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٨﴾ ع ٱلطَّلَٰقُ مَرَّتَانِ ۖ ع ۲۸ ۱۲

مردوں کو ان پر فضیلت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے یہ طلاق ف۴۴۶ دو بار تک ہے

فَإِمۡسَاكُۢ بِمَعۡرُوفٍ أَوۡ تَسۡرِيحُۢ بِإِحۡسَٰنٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمۡ أَن

پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے ف۴۴۷ یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ف۴۴۸ اور تمہیں روا نہیں کہ

تَأۡخُذُوا مِمَّآ ءَاتَيۡتُمُوهُنَّ شَيۡـًٔا إِلَّآ أَن يَخَافَآ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ

جو کچھ عورتوں کو دیا ف۴۴۹ اس میں سے کچھ واپس لو ف۴۵۰ مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں

ٱللَّهِ ۖ فَإِنۡ خِفۡتُمۡ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَا فِيمَا

گے ف۴۵۱ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہی حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ

ٱفۡتَدَتۡ بِهِۦ ۗ تِلۡكَ حُدُودُ ٱللَّهِ فَلَا تَعۡتَدُوهَا ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ

دے کر عورت چھٹی لے ف۴۵۲ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے

ٱللَّهِ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٢٢٩﴾ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُۥ مِنۢ بَعۡدُ حَتَّىٰ

بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک

ف۴۴۴ یعنی طلاقِ رَجعی میں عدّت کے اندر شوہر عورت سے رُجوع کرسکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو لیکن اگر شوہر کو ملاپ منظور ہو تو ایسا کرے ضرر رَسانی کا قصد نہ کرے جیسا کہ اہلِ جاہلیت عورت کو پریشان کرنے کے لیے کرتے تھے۔ ف۴۴۵ یعنی جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی ادا واجب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حقوق کی رعایت لازم ہے۔ ف۴۴۶ یعنی طلاق رَجعی۔ شانِ نزول: ایک عورت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے شوہر نے کہا ہے کہ وہ اس کو طلاق دیتا اور رَجعت کرتا رہے گا ہر مرتبہ جب طلاق کی عدّت گزرنے کے قریب ہوگی رجعت کرلے گا پھر طلاق دے دے گا اسی طرح عمر بھر اس کو قید رکھے گا! اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمادیا کہ طلاقِ رَجعی دو بار تک ہے اس کے بعد پھر طلاق دینے پر رَجعت کا حق نہیں۔ ف۴۴۷ رجعت کرکے ف۴۴۸ اس طرح کہ رجعت نہ کرے اور عدّت گذر کر عورت بائنہ ہوجائے۔ ف۴۴۹ یعنی مہر ف۴۵۰ طلاق دیتے وقت ف۴۵۱ جو حقوقِ زوجین کے متعلق ہیں۔ ف۴۵۲ یعنی طلاق حاصل کرے۔ شانِ نزول: یہ آیت جمیلہ بنتِ عبداللہ کے باب میں نازل ہوئی یہ جمیلہ ثابت ابن قیس ابن شمّاس کے نکاح میں تھیں اور شوہر سے کمال نفرت رکھتی تھیں، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے شوہر کی شکایت لائیں اور کسی طرح ان کے پاس رہنے پر راضی نہ ہوئیں تب ثابت نے کہا کہ میں نے ان کو ایک باغ دیا ہے اگر یہ میرے پاس رہنا گوارا نہیں کرتیں اور مجھ سے علیحدگی چاہتی ہیں تو وہ باغ مجھے واپس کریں میں ان کو آزاد کردوں! جمیلہ نے اس کو منظور کیا! ثابت نے باغ لے لیا اور طلاق دے دی۔ اس طرح کی طلاق کو خُلع کہتے ہیں۔ مسئلہ: خُلع طلاقِ بائن ہوتا ہے۔ مسئلہ: خُلع میں لفظِ ''خلع'' کا ذکر ضروری ہے۔ مسئلہ: اگر جدائی کی طلبگار عورت ہو تو خُلع میں مقدارِ مہر سے زائد لینا مکروہ ہے، اور اگر عورت کی طرف سے نُشوز (نااتفاقی) نہ ہو مرد ہی علیحدگی چاہے تو مرد کو طلاق کے عوض مال لینا مُطلقاً مکروہ ہے۔

تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ

دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے و۴۵۳ پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں و۴۵۴ اگر

ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ

سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے

يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

دانش مندوں کے لیے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے و۴۵۵ تو اس وقت تک یا بھلائی کے

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ

ساتھ روک لو و۴۵۶ یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دو و۴۵۷ اور انہیں ضرر دینے کے لیے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ز

اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے و۴۵۸ اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنالو و۴۵۹

وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ

اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے و۴۶۰ اور وہ جو تم پر کتاب

وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

و حکمت و۴۶۱ اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ

عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ ع وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ ع ۲۹ ۱۳

جانتا ہے و۴۶۲ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہوجائے و۴۶۳ تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ

يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ

اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں و۴۶۴ جب کہ آپس میں موافقِ شرع رضا مند ہو جائیں و۴۶۵ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے

و۴۵۳ مسئلہ: تین طلاقوں کے بعد عورت شوہر پر بحُرمتِ مُغلّظہ حرام ہو جاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہوسکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ حلالہ نہ ہو یعنی بعد عدّت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بعدِ صحبت طلاق دے پھر عدت گذرے۔ و۴۵۴ دوبارہ نکاح کرلیں۔ و۴۵۵ یعنی عدت تمام ہونے کے قریب ہو۔ شانِ نزول: یہ آیت ثابت بن یَسار انصاری کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی عورت کو طلاق دی تھی اور جب عدت قریبِ ختم ہوتی تھی رَجعت کرلیا کرتے تھے تاکہ عورت قید میں پڑی رہے۔ و۴۵۶ یعنی نباہنے اور اچھا معاملہ کرنے کی نیت سے رجعت کرو و۴۵۷ اور عدّت گذر جانے دو تاکہ بعد عدّت وہ آزاد ہو جائیں۔ و۴۵۸ کہ حکمِ الٰہی کی مخالفت کرکے گنہگار ہوتا ہے۔ و۴۵۹ کہ ان کی پرواہ نہ کرو اور ان کے خلاف عمل کرو۔ و۴۶۰ کہ تمہیں مسلمان کیا اور سید انبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔ و۴۶۱ کتاب سے قرآن اور حکمت سے احکامِ قرآن وسنتِ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم مراد ہے۔ و۴۶۲ اس سے کچھ مخفی نہیں۔ و۴۶۳ یعنی ان کی عدّت گذر چکے و۴۶۴ جن کو انہوں نے اپنے نکاح کے لیے تجویز کیا ہو خواہ وہ نئے ہوں یا یہی طلاق دینے والے، یا ان سے پہلے جو طلاق دے چکے تھے۔ و۴۶۵ اپنے کُفو میں مہر مثل

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ

جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لیے زیادہ ستھرا اور

اَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ

پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور مائیں دودھ پلائیں اپنے

اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى

بچوں کو ف۴۶۶ پورے دو برس اس کے لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے ف۴۶۷ اور جس کا

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا

بچہ ہے ف۴۶۸ اس پر عورتوں کا کھانا پہننا ہے حسب دستور ف۴۶۹ کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے

وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى

مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے ف۴۷۰ اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے ف۴۷۱ یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو ف۴۷۲ اور جو

الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا

باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا

پر۔ کیونکہ اس کے خلاف کی صورت میں اَولیاء اعتراض وتعرُّض کا حق رکھتے ہیں۔ شانِ نزول: مَعقِل بن یَسار مُزَنی کی بہن کا نکاح عاصم بن عدِی کے ساتھ ہوا تھا انہوں نے طلاق دی اور عدّت گذرنے کے بعد پھر عاصم نے درخواست کی تو معقل بن یسار مانع ہوئے! ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (بخاری شریف)
ف۴۶۶ بیانِ طلاق کے بعد یہ سوال طبعًا سامنے آتا ہے کہ اگر طلاق والی عورت کی گود میں شیر خوار بچہ ہو تو اس جدائی کے بعد اس کی پرورش کا کیا طریقہ ہوگا؟ اس لیے یہ قرینِ حکمت ہے کہ بچہ کی پرورش کے متعلق ماں باپ پر جو اَحکام ہیں وہ اس موقع پر بیان فرما دیئے جائیں! لہٰذا یہاں ان مسائل کا بیان ہوا۔ مسئلہ: ماں خواہ مُطلَّقَہ ہو یا نہ ہو اس پر اپنے بچہ کو دودھ پلانا واجب ہے بشرطیکہ باپ کو اجرت پر دودھ پلوانے کی قدرت واِستطاعت نہ ہو یا کوئی دودھ پلانے والی مُیَسَّر نہ آئے یا بچہ ماں کے سوا اور کسی کا دودھ قبول نہ کرے، اگر یہ باتیں نہ ہوں یعنی بچہ کی پرورش خاص ماں کے دودھ پر مَوقوف نہ ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب نہیں مُستَحَب ہے۔ (تفسیر احمدی وجمل وغیرہ) ف۴۶۷ یعنی اس مدت کا پورا کرنا لازم نہیں۔ اگر بچہ کو ضرورت نہ رہے اور دودھ چھڑانے میں اس کے لیے خطرہ نہ ہو تو اس سے کم مدت میں بھی چھڑانا جائز ہے۔ (تفسیر احمدی خازن وغیرہ) ف۴۶۸ یعنی والد۔ اس اندازِ بیان سے معلوم ہوا کہ نسب باپ کی طرف رُجوع کرتا ہے۔ ف۴۶۹ مسئلہ: بچہ کی پرورش اور اس کو دودھ پلوانا باپ کے ذمہ واجب ہے اس کے لیے وہ دودھ پلانے والی مقرر کرے لیکن اگر ماں اپنی رغبت سے بچہ کو دودھ پلائے تو مستحب ہے۔ مسئلہ: شوہر اپنی زوجہ پر بچہ کے دودھ پلانے کے لیے جبر نہیں کرسکتا اور نہ عورت شوہر سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت طلب کرسکتی ہے جب تک کہ اس کے نکاح یا عدّت میں رہے۔ مسئلہ: اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اور عدّت گذر چکی تو وہ اس سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے۔ مسئلہ: اگر باپ نے کسی عورت کو اپنے بچہ کے دودھ پلانے پر بہ اجرت مقرر کیا اور اس کی ماں اسی اجرت پر یا بے معاوضہ دودھ پلانے پر راضی ہوئی تو ماں ہی دودھ پلانے کی زیادہ مستحق ہے، اور اگر ماں نے زیادہ اجرت طلب کی تو باپ کو اس سے دودھ پلوانے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔ (تفسیر احمدی ومدارک) "اَلْمَعْرُوْف" سے مراد یہ ہے کہ حسبِ حیثیت ہو بغیر تنگی اور فضول خرچی کے۔ ف۴۷۰ یعنی اس کو اس کے خلافِ مرضی دودھ پلانے پر مجبور نہ کیا جائے۔ ف۴۷۱ زیادہ اجرت طلب کرکے ف۴۷۲ ماں کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ اس کو وقت پر دودھ نہ دے اور اس کی نگرانی نہ رکھے یا اپنے ساتھ مانوس کرلینے کے بعد چھوڑ دے، اور باپ کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے چھین لے یا ماں کے حق میں کوتاہی کرے جس سے بچہ کو نقصان پہنچے۔

وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا

اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ

دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مُضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کردو اور

اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ

اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور تم میں جو

يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ

مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو

اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا

روکے رہیں ف۴۷۳ تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو تم پر مُواخذہ نہیں اس کام میں

فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَلَا

جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافقِ شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اور

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ

تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں

اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ

چھپا رکھو ف۴۷۴ اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ف۴۷۵ ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ

سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى

کر رکھو مگر یہ کہ اتنی ہی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک

ف۴۷۳ حاملہ کی عدّت تو وَضعِ حمل ہے جیسا کہ سورۂ طلاق میں مذکور ہے۔ یہاں غیر حاملہ کا بیان ہے جس کا شوہر مر جائے اس کی عدّت چار ماہ دس روز ہے اس مدت میں نہ وہ نکاح کرے نہ اپنا مَسکن چھوڑے نہ بے عذر تیل لگائے نہ خوشبو لگائے نہ سنگار کرے نہ رنگین اور ریشمیں کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے نہ جدید نکاح کی بات چیت کھل کر کرے، اور جو طلاقِ بائن کی عدّت میں ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ البتہ جو عورت طلاقِ رَجعی کی عدّت میں ہو اس کو زینت اور سنگار کرنا مستحب ہے۔ ف۴۷۴ یعنی عدّت میں نکاح اور نکاح کا کھلا ہوا پیام تو ممنوع ہے لیکن پردہ کے ساتھ خواہشِ نکاح کا اِظہار گناہ نہیں مثلاً یہ کہے کہ تم بہت نیک عورت ہو، یا اپنا ارادہ دل ہی میں رکھے اور زبان سے کسی طرح نہ کہے۔ ف۴۷۵ اور تمہارے دلوں میں خواہش ہوگی اسی لیے تمہارے واسطے تعرِیض مُباح کی گئی۔

يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ

لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے ف۴۷۶ اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے

فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ ۳۰ ع ۱۴

تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے تم پر کچھ مطالبہ نہیں ف۴۷۷ اگر

طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِیْضَةً ۖۚ

تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر نہ کر لیا ہو ف۴۷۸

وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا

اور ان کو کچھ برتنے کو دو ف۴۷۹ مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگدست پر اس کے لائق حسب دستور

بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ

کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر ف۴۸۰ اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے

تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِیْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ

طلاق دے دی اور ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں

یَّعْفُوْنَ اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ

کچھ چھوڑ دیں ف۴۸۱ یا وہ زیادہ دے ف۴۸۲ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے ف۴۸۳ اور اے مردو تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے

لِلتَّقْوٰی ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۳۷﴾

نزدیک تر ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو بے شک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۴۸۴

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ

نگہبانی کرو سب نمازوں ف۴۸۵ اور بیچ کی نماز کی ف۴۸۶ اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے ف۴۸۷ پھر اگر

ف۴۷۶ یعنی عدّت گذر چکے۔ ف۴۷۷ مہر کا ف۴۷۸ شانِ نزول: یہ آیت ایک انصاری کے باب میں نازل ہوئی جنہوں نے قبیلہ بنی حَنِیفہ کی ایک عورت سے نکاح کیا اور کوئی مہر مُعَیَّن نہ کیا پھر ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہوا گر اس کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی تو مہر لازم نہیں۔ ہاتھ لگانے سے مُجامَعت مراد ہے، اور خَلوَتِ صحیحہ اسی کے حکم میں ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بے ذکرِ مہر بھی نکاح درست ہے مگر اس صورت میں بعد نکاح مہر مُعَیَّن کرنا ہوگا اگر نہ کیا تو بعدِ دُخول مہرِ مثل لازم ہو جائے گا۔ ف۴۷۹ تین کپڑوں کا ایک جوڑا۔ ف۴۸۰ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اور اس کو قبلِ دخول طلاق دی ہو اس کو تو جوڑا دینا واجب ہے، اور اس کے سوا ہر مُطَلَّقَہ کے لیے مستحب ہے۔ (مدارک) ف۴۸۱ اپنے اس نصف میں سے ف۴۸۲ نصف سے۔ جو اس صورت میں واجب ہے۔ ف۴۸۳ یعنی شوہر۔ ف۴۸۴ اس میں حسنِ سلوک و مَکارِمِ اخلاق (اچھے اخلاق) کی ترغیب ہے۔ ف۴۸۵ یعنی پنجگانہ فرض نمازوں کو ان کے اَوقات پر اَرکان و شرائط کے ساتھ ادا کرتے رہو۔ اس میں پانچوں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے اور اولاد و اَزواج کے مسائل و اَحکام کے درمیان میں نماز کا ذکر فرمانا اس نتیجہ پر

خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا

خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو

لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ

تم نہ جانتے تھے اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ

اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ

جائیں وہ اپنی عورتوں کے لیے وصیت کر جائیں ف۴۸۸ سال بھر تک نان و نفقہ دینے کی بے نکالے ف۴۸۹ پھر اگر

خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ

وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ حَقًّا عَلَى

اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور طلاق والیوں کے لیے بھی مناسب طور پر نان و نفقہ ہے یہ واجب ہے

الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع اَلَمْ ع ۳۱ ۱۵

پرہیزگاروں پر اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو اے محبوب کیا

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠

تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

تو اللہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ پھر انہیں زندہ فرما دیا بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا

مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں ف۴۹۰ اور لڑو اللہ کی راہ میں ف۴۹۱ اور جان لو

پہنچاتا ہے کہ ان کو ادائے نماز سے غافل نہ ہونے دو اور نماز کی پابندی سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے جس کے بغیر معاملات کا درست ہونا متصوّر نہیں۔ ف۴۸۶ حضرت امام ابوحنیفہ اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اس سے نمازِ عصر مراد ہے اور اَحادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ ف۴۸۷ اس سے نماز کے اندر قیام کا فرض ہونا ثابت ہوا۔ ف۴۸۸ اپنے اَقارب کو ف۴۸۹ ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدّت ایک سال کی تھی اور ایک سال کامل وہ شوہر کے یہاں رہ کر نان ونفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی پھر ایک سال کی عدّت تو "یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا" سے منسوخ ہوئی جس میں بیوہ کی عدّت چار ماہ دس دن مقرر فرمائی گئی، اور سال بھر کا نفقہ آیتِ میراث سے منسوخ ہوا جس میں عورت کا حصہ شوہر کے ترکہ سے مقرر کیا گیا! لہٰذا اب اس وصیت کا حکم باقی نہ رہا۔ حکمت اس کی یہ ہے کہ عرب کے لوگ اپنے مُورِث (یعنی مرنے والے) کی بیوہ کا نکلنا یا غیر سے نکاح کرنا بالکل گوارا ہی نہ کرتے تھے اور اس کو عار سمجھتے تھے اس لیے اگر ایک دم چار ماہ دس روز کی عدّت مقرر کی جاتی تو یہ ان پر بہت شاق ہوتی! لہٰذا بتدریج انہیں راہ پر لایا گیا۔ ف۴۹۰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت تھی جس کے بلاد (شہروں) میں

اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

کہ اللہ سنتا جانتا ہے ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسن دے و۴۹۲

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ

تو اللہ اس کے لیے بہت گنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے و۴۹۳ اور تمہیں اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ وقف لازم

پھر جانا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو جو موسیٰ کے بعد ہوا و۴۹۴

اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ

جب اپنے ایک پیغمبر سے بولے ہمارے لیے کھڑا کر دو ایک بادشاہ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں نبی نے فرمایا کیا

عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَاۤ اَلَّا

تمہارے انداز ایسے ہیں کہ تم پر جہاد فرض کیا جائے تو پھر نہ کرو بولے ہمیں کیا ہوا کہ

نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآىِٕنَا ؕ فَلَمَّا

ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکالے گئے ہیں اپنے وطن اور اپنی اولاد سے و۴۹۵ تو پھر جب

طاعون ہوا تو وہ موت کے ڈر سے اپنی بستیاں چھوڑ بھاگے اور جنگل میں جا پڑے بحکمِ الٰہی سب وہیں مرگئے! کچھ عرصہ کے بعد حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعا سے انہیں اللّٰہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور وہ مدتوں زندہ رہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا تو بھاگنا بیکار ہے جو موت مقدر ہے وہ ضرور پہنچے گی بندے کو چاہیے کہ رضائے الٰہی پر راضی رہے، مجاہدین کو بھی سمجھنا چاہیے کہ جہاد سے بیٹھ رہنا موت کو دفع نہیں کرسکتا لہٰذا دل مضبوط رکھنا چاہئے۔ و۴۹۱ اور موت سے نہ بھاگو جیسا بنی اسرائیل بھاگے تھے کیونکہ موت سے بھاگنا کام نہیں آتا۔ و۴۹۲ یعنی راہِ خدا میں اِخلاص کے ساتھ خرچ کرے۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ کمالِ لطف و کرم ہے بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عطا سے مَجازی مِلک رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر فرمانے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا وہ اس کی واپسی کا مستحق ہے ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ وہ اس اِنفاق کی جزا بالیقین پائے گا اور بہت زیادہ پائے گا۔ و۴۹۳ جس کے لیے چاہے روزی تنگ کرے جس کے لیے چاہے وسیع فرمائے تنگی و فراخی اس کے قبضہ میں ہے اور وہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے سے وسعت کا وعدہ کرتا ہے۔

و۴۹۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور انہوں نے عہدِ الٰہی کو فراموش کیا بت پرستی میں مبتلا ہوئے سرکشی اور بدافعالی اِنتہا کو پہنچی ان پر قومِ جالوت مُسَلَّط ہوئی جس کو عَمالِقہ کہتے ہیں کیونکہ جالوت عِملیق بن عاد کی اولاد سے ایک نہایت جابر بادشاہ تھا اس کی قوم کے لوگ مصر و فلسطین کے درمیان بحرِ روم کے ساحل پر رہتے تھے۔ انہوں نے بنی اسرائیل کے شہر چھین لیے آدمی گرفتار کیے طرح طرح کی سختیاں کیں، اس زمانہ میں کوئی نبی قومِ بنی اسرائیل میں موجود نہ تھے خاندانِ نبوت سے صرف ایک بی بی باقی رہی تھیں جو حاملہ تھیں ان کے فرزند تَوَلُّد (پیدا) ہوئے ان کا نام اشمویل رکھا جب وہ بڑے ہوئے تو انہیں علم توریت حاصل کرنے کے لیے بیتُ المَقدِس میں ایک کبیرُ السن (بزرگ) عالم کے سپرد کیا وہ آپ کے ساتھ کمال شفقت کرتے اور آپ کو فرزند کہتے، جب آپ سنِ بُلوغ کو پہنچے تو ایک شب آپ اس عالم کے قریب آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اسی عالم کی آواز میں یا اشمویل کہہ کر پکارا آپ عالم کے پاس گئے اور فرمایا کہ آپ نے مجھے پکارا ہے؟ عالم نے بایں خیال کہ انکار کرنے سے کہیں آپ ڈر نہ جائیں یہ کہہ دیا کہ فرزند تم سو جاؤ! پھر دوبارہ حضرت جبریل نے اسی طرح پکارا اور حضرت اشمویل علیہ السلام عالم کے پاس گئے عالم نے کہا اے فرزند اب اگر میں تمہیں پھر پکاروں تو تم جواب نہ دینا،

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

ان پر جہاد فرض کیا گیا منہ پھیر گئے مگر ان میں کے تھوڑے ف۴۹۶ اور اللہ خوب جانتا ہے

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ

ظالموں کو اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا بے شک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر

مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ

بھیجا ہے ف۴۹۷ بولے اسے ہم پر بادشاہی کیونکر ہوگی ف۴۹۸ اور ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق

مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَ

ہیں اور اسے مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی ف۴۹۹ فرمایا اسے اللہ نے تم پر چن لیا ف۵۰۰ اور

زَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ف۵۰۱ اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے دے ف۵۰۲ اور

اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

اللہ وسعت والا علم والا ہے ف۵۰۳ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس

التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ

تابوت ف۵۰۴ جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ اور معزز

تیسری مرتبہ میں حضرت جبریل علیہ السلام ظاہر ہوگئے اور انہوں نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کا منصب عطا فرمایا آپ اپنی قوم کی طرف جایئے اور اپنے رب کے احکام پہنچایئے جب آپ قوم کی طرف تشریف لائے انہوں نے تکذیب کی اور کہا کہ آپ اتنی جلدی نبی بن گئے! اچھا اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے لیے ایک بادشاہ قائم کیجئے۔ (خازن وغیرہ) ف۴۹۵ کہ قوم جالوت نے ہماری قوم کے لوگوں کو ان کے وطن سے نکالا ان کی اولاد کو قتل و غارت کیا چار سو چالیس شاہی خاندان کے فرزندوں کو گرفتار کیا جب حالت یہاں تک پہنچ چکی تو اب ہمیں جہاد سے کیا چیز مانع ہوسکتی ہے؟ تب نبی اللہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور ان کے لیے ایک بادشاہ مقرر کیا اور جہاد فرض فرمایا (خازن) ف۴۹۶ جن کی تعداد اہلِ بدر کے برابر تین سو تیرہ تھی۔ ف۴۹۷ ''طالوت'' بنیامین بن حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں آپ کا نام طولِ قامت کی وجہ سے طالوت ہے، حضرت اشمویل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عصا ملا تھا اور بتایا گیا تھا کہ جو شخص تمہاری قوم کا بادشاہ ہوگا اس کا قد اس عصا کے برابر ہوگا! آپ نے اس عصا سے طالوت کا قد ناپ کر فرمایا کہ میں تم کو بحکمِ الٰہی بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کرتا ہوں! اور بنی اسرائیل سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے۔ (خازن وجمل) ف۴۹۸ بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے نبی حضرت اشمویل علیہ السلام سے کہا کہ نبوت تو لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں چلی آتی ہے اور سلطنت یہود بن یعقوب کی اولاد میں، اور طالوت ان دونوں خاندانوں میں سے نہیں ہیں تو بادشاہ کیسے ہوسکتے ہیں۔ ف۴۹۹ وہ غریب شخص ہیں بادشاہ کو صاحبِ مال ہونا چاہیے ف۵۰۰ یعنی سلطنت ورثہ نہیں کہ کسی نسل و خاندان کے ساتھ خاص ہو یہ محض فضلِ الٰہی پر ہے۔ اس میں شیعہ کا رد ہے جن کا اِعتقاد یہ ہے کہ امامت وراثت ہے۔ ف۵۰۱ یعنی ''نسل و دولت'' پر سلطنت کا اِستحقاق نہیں ''علم و قوت'' سلطنت کے لئے بڑے مُعین ہیں۔ اور طالوت اس زمانہ میں تمام بنی اسرائیل سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے جسیم اور توانا تھے۔ ف۵۰۲ اس میں وراثت کو کچھ دخل نہیں۔ ف۵۰۳ جسے چاہے غنی کردے اور وسعتِ مال عطا فرمادے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل نے حضرت اشمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں سلطنت کے لیے مقرر فرمایا ہے تو اس کی نشانی کیا ہے۔ (خازن ومدارک) ف۵۰۴ یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زراندود (سونے کا

هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے بے شک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر

مُّؤْمِنِيْنَ ۟ ۲۴۸ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ ع ۳۲ ۱۲

ایمان رکھتے ہو پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا ۵۰۵ بولا بے شک اللہ تمہیں ایک نہر سے

بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ

آزمانے والا ہے تو جو اس کا پانی پیے وہ میرا نہیں اور جو نہ پیے وہ میرا ہے

اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا

مگر وہ جو ایک چُلّو اپنے ہاتھ سے لے لے ۵۰۶ تو سب نے اس سے پیا مگر تھوڑوں نے ۵۰۷ پھر جب

جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ

طالوت اور اس کے ساتھ کے مسلمان نہر کے پار گئے بولے ہم میں آج طاقت نہیں جالوت

کام کیا ہوا) صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اس میں تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی تصویریں تھیں ان کے مَساکن ومکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کی دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوتِ سرخ میں تھی کہ حضور بحالتِ نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ کے آپ کے اصحاب حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا، یہ صندوق وراثۃً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی چنانچہ اس تابوت میں اَلواحِ توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا عصا اور آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ان کا عصا اور تھوڑا سا ''مَنّ'' جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی۔ آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں مُتوارِث (بطورِ وراثت منتقل) ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے، جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بدعملی بہت بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر عمالِقہ کو مُسلَّط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اس کو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اس کی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے اَمراض ومَصائب میں مبتلا ہوئے ان کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت ان کی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لیے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھ کر اس کی بادشاہی کے مُقِر ہوئے اور بے درنگ جہاد کے لیے آمادہ ہو گئے کیونکہ تابوت پا کر انہیں اپنی فتح کا یقین ہو گیا، طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار جوان مُنتخَب کیے جن میں حضرت داود علیہ السلام بھی تھے۔ (جلالین وجمل وخازن ومدارک وغیرہ) فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرُّکات کا اِعزاز واِحترام لازم ہے ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی اور حاجتیں روا ہوتی ہیں اور تبرکات کی بے حرمتی گمراہوں کا طریقہ اور بربادی کا سبب ہے۔ فائدہ: تابوت میں انبیاء کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں اللہ کی طرف سے آئی تھیں۔ ۵۰۵ یعنی بیتُ المقدِس سے دشمن کی طرف روانہ ہوا وہ وقت نہایت شدّت کی گرمی کا تھا لشکریوں نے طالوت سے اس کی شکایت کی اور پانی کے طلبگار ہوئے ۵۰۶ یہ امتحان مقرر فرمایا گیا تھا کہ شدتِ تشنگی کے وقت جو اِطاعتِ حکم پر مستقل رہا وہ آئندہ بھی مستقل رہے گا اور سختیوں کا مقابلہ کر سکے گا اور جو اس وقت اپنی خواہش سے مَغلوب ہوا اور نافرمانی کرے وہ آئندہ سختیوں کو کیا برداشت کرے گا۔ ۵۰۷ جن کی تعداد تین سو تیرہ تھی انہوں نے صبر کیا اور ایک چُلّو اُن کے اور ان کے جانوروں کے لیے کافی ہو گیا اور ان کے قلب وایمان کو قوت ہوئی اور نہر سے سلامت گذر گئے، اور جنہوں نے خوب پیا تھا ان کے ہونٹ سیاہ ہو گئے تشنگی اور بڑھ گئی اور ہمت ہار گئے۔

وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ

اور اس کے لشکروں کی بولے وہ جنہیں اللہ سے ملنے کا یقین تھا کہ بارہا کم

قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا

جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے ف۵۰۸ پھر جب

بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ

سامنے آئے جالوت اور اس کے لشکروں کے عرض کی اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے

اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ ؕ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ

پاؤں جمے رکھ اور کافر لوگوں پر ہماری مدد کر تو انہوں نے ان کو بھگا دیا اللہ کے

اللّٰهِ ۟ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ

حکم سے اور قتل کیا داود نے جالوت کو ف۵۰۹ اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت ف۵۱۰ عطا فرمائی اور اسے جو

مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ

چاہا سکھایا ف۵۱۱ اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے ف۵۱۲ تو ضرور زمین

الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم اے محبوب

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

تم پر ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں اور تم بے شک رسولوں میں ہو

ف۵۰۸ ان کی مدد فرماتا ہے اور اسی کی مدد کام آتی ہے۔ ف۵۰۹ حضرت داود علیہ السلام کے والد "ایشا" طالوت کے لشکر میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے تمام فرزند بھی حضرت داود علیہ السلام ان سب میں چھوٹے تھے بیمار تھے رنگ زرد تھا بکریاں چراتے تھے، جب جالوت نے بنی اسرائیل سے مقابلہ طلب کیا وہ اس کی قوت جسامت دیکھ کر گھبرائے کیونکہ وہ بڑا جابر قوی شہزور عظیم الجُثّہ (بڑے اور موٹے جسم والا) قدآور تھا، طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک اس کو دوں گا مگر کسی نے اس کا جواب نہ دیا تو طالوت نے اپنے نبی حضرت اشمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں، آپ نے دعا کی تو بتایا گیا کہ حضرت داود علیہ السلام جالوت کو قتل کریں گے، طالوت نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ جالوت کو قتل کریں تو میں اپنی لڑکی آپ کے نکاح میں دوں اور نصف ملک پیش کروں! آپ نے قبول فرمایا اور جالوت کی طرف روانہ ہوگئے صفِ قتال قائم ہوئی اور حضرت داود علیہ السلام دست مبارک میں فلاخن (پتھر پھینکنے کا آلہ) لے کر مقابل ہوئے، جالوت کے دل میں آپ کو دیکھ کر دہشت پیدا ہوئی مگر اس نے باتیں بہت متکبّرانہ کیں اور آپ کو اپنی قوت سے مرعوب کرنا چاہا آپ نے فلاخن میں پتھر رکھ کر مارا وہ اس کی پیشانی کو توڑ کر پیچھے سے نکل گیا اور جالوت مر کر گر گیا حضرت داود علیہ السلام نے اس کو لاکر طالوت کے سامنے ڈال دیا، تمام بنی اسرائیل خوش ہوئے اور طالوت نے حضرت داود علیہ السلام کو حسب وعدہ نصف ملک دیا اور اپنی بیٹی کا آپ کے ساتھ نکاح کر دیا، ایک مدت کے بعد طالوت نے وفات پائی تمام ملک پر حضرت داود علیہ السلام کی سلطنت ہوئی۔ (جمل وغیرہ) ف۵۱۰ حکمت سے نبوت مراد ہے۔ ف۵۱۱ جیسے کہ زرہ بنانا اور جانوروں کا کلام سمجھنا۔ ف۵۱۲ یعنی اللہ تعالیٰ

الجزء الثالث (3) وقف لازم

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ

یہ ۵۱۳ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ۵۱۴ ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا ۵۱۵ اور کوئی وہ ہے

بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ

جسے سب پر درجوں بلند کیا ۵۱۶ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں ۵۱۷ اور پاکیزہ روح سے

الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا

اس کی مدد کی ۵۱۸ اور اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے بعد اس کے کہ

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ

ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکیں ۵۱۹ لیکن وہ تو مختلف ہوگئے ان میں کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہوگیا ۵۲۰

ع ۵۱ ۳۳ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے ۵۲۱ اے

نیکوں کے صدقہ میں دوسروں کی بلائیں بھی دفع فرماتا ہے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک صالح مسلمان کی برکت سے اس کے پڑوس کے سوگھر والوں کی بلا دفع فرماتا ہے۔سبحان اللہ نیکوں کا قرب بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔(خازن) ۵۱۳ یہ حضرات جن کا ذکر ماسبق (گزشتہ آیات) میں اور خاص آیہ "اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ" میں فرمایا گیا۔ ۵۱۴ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے مراتب جداگانہ ہیں، بعض حضرات سے بعض افضل ہیں اگرچہ نبوت میں کوئی تفرقہ نہیں، وصفِ نبوت میں سب شریکِ یک دِگر (برابر کے شریک) ہیں مگر خصائص و کمالات میں درجے متفاوت (الگ الگ) ہیں، یہی آیت کا مضمون ہے اور اسی پر تمام امت کا اجماع ہے۔(خازن ومدارک) ۵۱۵ یعنی بے واسطہ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر کلام سے مشرف فرمایا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کو معراج میں۔(جمل) ۵۱۶ وہ حضور پرنور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم ہیں کہ آپ کو بدرجاتِ کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا۔اس پر تمام امت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔آیت میں حضور کی اس رفعت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نام مبارک کی تصریح (وضاحت) نہ کی گئی۔اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عُلُوِّ شان (مراتب کی بلندی) کا اظہار مقصود ہے کہ ذات والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذاتِ اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پاسکے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء پر فائق و افضل ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں، بے شمار ہیں کہ قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوا: "درجوں بلند کیا۔" ان درجوں کی کوئی شمار قرآنِ کریم میں ذکر نہیں فرمائی، تو اب کون حد لگا سکتا ہے۔ان بے شمار خصائص میں سے بعض کا اجمالی و مختصر بیان یہ ہے کہ آپ کی رسالت عامہ ہے، تمام کائنات آپ کی امت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ط"، دوسری آیت میں فرمایا: "لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا" مسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا: "اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلَآئِقِ کَآفَّةً" اور آپ پر نبوت ختم کی گئی۔قرآن پاک میں آپ کو خاتم النبیین فرمایا۔حدیث شریف میں ارشاد ہوا: "خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ" آیات بینات و معجزات باہرات میں آپ کو تمام انبیاء پر افضل فرمایا گیا، آپ کی امت کو تمام امتوں پر افضل کیا گیا، شفاعت کبریٰ آپ کو مرحمت ہوئی، قربِ خاص معراج آپ کو ملا، علمی و عملی کمالات میں آپ کو سب سے اعلیٰ کیا اور اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے۔(مدارک، جمل، خازن، بیضاوی وغیرہ) ۵۱۷ جیسے مردے کو زندہ کرنا، بیماروں کو تندرست کرنا، مٹی سے پرند بنانا، غیب کی خبریں دینا وغیرہ۔ ۵۱۸ یعنی جبریل علیہ السلام سے جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ ۵۱۹ یعنی انبیاء علیہم السلام کے معجزات۔ ۵۲۰ یعنی انبیاء سابقین کی امتیں بھی ایمان و کفر میں مختلف رہیں یہ نہ ہوا کہ تمام امت مطیع ہوجاتی۔ ۵۲۱ اس کے ملک میں اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں ہوسکتا اور یہی خدا کی شان ہے۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ

ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید فروخت

فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ

ہے نہ کافروں کے لیے دوستی نہ شفاعت اور کافر خود ہی ظالم ہیں ۵۲۲ اللہ ہے جس

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي

کے سوا کوئی معبود نہیں ۵۲۳ وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا ۵۲۴ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند ۵۲۵ اسی کا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ۵۲۶ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے ۵۲۷

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ

جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ۵۲۸ اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے

اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ

مگر جتنا وہ چاہے ۵۲۹ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین ۵۳۰ اور اسے بھاری نہیں

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ۫ قَدْ تَّبَيَّنَ

ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا ۵۳۱ کچھ زبردستی نہیں دین میں ۵۳۲ بے شک خوب جدا ہوگئی ہے

۵۲۲ کہ انہوں نے زندگانی دنیا میں روزِ حاجت یعنی قیامت کے لئے کچھ نہ کیا۔ ۵۲۳ اس میں اللہ تعالیٰ کی اُلُوہیّت اور اس کی توحید کا بیان ہے۔ اس آیت کو آیت الکرسی کہتے ہیں، احادیث میں اس کی بہت فضیلتیں وارد ہیں۔ ۵۲۴ یعنی واجب الوجود اور عالَم کا اِیجاد کرنے اور تدبیر فرمانے والا۔ ۵۲۵ کیونکہ یہ نقص ہے اور وہ نقص وعیب سے پاک۔ ۵۲۶ اس میں اس کی مالکیت اور نفاذِ امر وتصرف کا بیان ہے اور نہایت لطیف پیرایہ میں ردِ شرک ہے کہ جب سارا جہان اس کی مِلک ہے تو شریک کون ہو سکتا ہے! مشرکین یا تو کواکب کو پوجتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں یا دریاؤں، پہاڑوں، پتھروں، درختوں، جانوروں، آگ وغیرہ کو جو زمین میں ہیں۔ جب آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کی مِلک ہے تو یہ کیسے پوجنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ ۵۲۷ اس میں مشرکین کا رد ہے جن کا گمان تھا کہ بت شفاعت کریں گے، انہیں بتا دیا گیا کہ کفار کے لیے شفاعت نہیں۔ اللہ کے حضور ماذونین (اجازت یافتہ لوگوں) کے سوا کوئی شفاعت نہیں کر سکتا اور اذن والے انبیاء و ملائکہ ومؤمنین ہیں۔ ۵۲۸ یعنی ماقبل ومابعد یا امورِ دنیا وآخرت۔ ۵۲۹ اور جن کو وہ مطلع فرمائے وہ انبیاء ورسل ہیں جن کو غیب پر مطلع فرمانا ان کی نبوت کی دلیل ہے۔ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: "فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ" (خازن) ۵۳۰ اس میں اس کی عظمتِ شان کا اظہار ہے اور کرسی سے یا علم وقدرت مراد ہے یا عرش یا وہ جو عرش کے نیچے اور ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور ممکن ہے کہ یہ وہی ہو جو "فَلَکُ الْبُرُوْج" کے نام سے مشہور ہے۔ ۵۳۱ اس آیت میں الٰہیات کے اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے، الٰہیت میں واحد ہے، حیات کے ساتھ متصف ہے، واجب الوجود اپنے ماسوا کا موجد ہے، تحیّز وحلول سے منزّہ اور تغیر اور فتور سے مبرّا ہے، نہ کسی کو اس سے مشابہت، نہ عوارضِ مخلوق کو اس تک رسائی، مُلک وملکوت کا مالک، اصول وفروع کا مُبدِع، قوی گرفت والا، جس کے حضور سوائے ماذون (اجازت یافتہ) کے کوئی شفاعت کے لیے لب نہ ہلا سکے، تمام اشیاء کا جاننے والا، جلی (ظاہر) کا بھی اور خفی کا بھی، کلی کا بھی اور جزئی کا بھی، وَاسِعُ الْمُلْکِ وَالْقُدْرَةِ، اِدراک ووہم وفہم سے برتر وبالا۔ ۵۳۲ صفات الٰہیہ کے بعد "لَاۤ اِكْرَاهَ

الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ

نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے ف۵۳۳ اس نے

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾

بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ۵

اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں سے ف۵۳۴ نور کی طرف نکالتا ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى

اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف

رکوع ۳۴ ۲ الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى

نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا

وقف لازم الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

اسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے بارے میں اس پر ف۵۳۵ کہ اللہ نے اسے بادشاہی دی ف۵۳۶ جب کہ ابراہیم نے کہا کہ

رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

میرا رب وہ ہے کہ جِلاتا اور مارتا ہے ف۵۳۷ بولا میں جِلاتا اور مارتا ہوں ف۵۳۸ ابراہیم نے فرمایا

فِـي الـدِّيْـنِ ''فرمانے میں یہ اِشعار (بتادینا) ہے کہ اب عاقل کے لیے قبولِ حق میں تأمل کی کوئی وجہ باقی نہ رہی۔ ف۵۳۳ اس میں اشارہ ہے کہ کافر کے لیے اوّل اپنے کفر سے توبہ و بیزاری ضرور ہے، اس کے بعد ایمان لانا صحیح ہوتا ہے۔ ف۵۳۴ کفر وضلالت کی، ایمان و ہدایت کی روشنی اور ف۵۳۵ غرور و تکبر پر۔ ف۵۳۶ اور تمام زمین کی سلطنت عطا فرمائی، اس پر اس نے بجائے شکر وطاعت کے تکبر و تجبر کیا اور ربوبیت کا دعویٰ کرنے لگا۔ اس کا نام نمرود بن کنعان تھا۔ سب سے پہلے سر پر تاج رکھنے والا یہی ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو خدا پرستی کی دعوت دی، خواہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل یا اس کے بعد تو وہ کہنے لگا کہ تمہارا رب کون ہے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو؟ ف۵۳۷ یعنی اجسام میں موت وحیات پیدا کرتا ہے۔ ایک خداناشناس کے لیے یہ بہترین ہدایت تھی اور اس میں بتایا گیا تھا کہ خود تیری زندگی اس کے وجود کی شاہد ہے کہ تو ایک بے جان نطفہ تھا، جس (ذات) نے اس کو انسانی صورت دی اور حیات عطا فرمائی وہ رب ہے اور زندگی کے بعد پھر زندہ اجسام کو جو موت دیتا ہے وہ پروردگار ہے، اس کی قدرت کی شہادت خود تیری اپنی موت وحیات میں موجود ہے، اس کے وجود سے بے خبر رہنا کمال جہالت و سفاہت (بے وقوفی) اور انتہائی بدنصیبی ہے۔ یہ دلیل ایسی زبردست تھی کہ اس کا جواب نمرود سے بن نہ پڑا اور اس خیال سے کہ مجمع کے سامنے اس کو لاجواب اور شرمندہ ہونا پڑتا ہے اس نے کج بحثی (فضول تکرار) اختیار کی۔ ف۵۳۸ نمرود نے دو شخصوں کو بلایا، ان میں سے ایک کو قتل کیا، ایک کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ میں بھی جِلاتا مارتا ہوں، یعنی کسی کو گرفتار کر کے چھوڑ دینا اس کو جِلانا ہے، یہ اس کی نہایت احمقانہ بات تھی، کہاں قتل کرنا اور چھوڑنا اور کہاں موت وحیات پیدا کرنا! قتل کیے ہوئے شخص کو زندہ کرنے سے عاجز رہنا اور بجائے اس کے زندہ کے چھوڑنے کو جِلانا کہنا ہی اس کی ذلت کے لیے کافی تھا۔ عقلاء پر اسی سے ظاہر ہو گیا کہ جو حجت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قائم فرمائی وہ قاطع ہے اور اس کا جواب ممکن نہیں، لیکن چونکہ نمرود کے جواب میں شانِ دعویٰ پیدا ہو گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر مناظرانہ گرفت فرمائی کہ موت وحیات کا پیدا کرنا تو تیرے مقدور (اختیار) میں نہیں، اے ربوبیت کے جھوٹے مدعی! تو اس سے سہل (آسان) کام ہی کر

فَإِنَّ اللّٰهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ

تو اللہ سورج کو لاتا ہے پورب (مشرق) سے تو اس کو پچھّم (مغرب) سے لے آ ف۵۳۹ تو ہوش اُڑ گئے

الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿٢٥٨﴾ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلٰى

کافر کے اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو یا اس کی طرح جو گزرا

قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا ۚ قَالَ أَنّٰى يُحْيِي هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ

ایک بستی پر ف۵۴۰ اور وہ ڈھئی (گری) پڑی تھی اپنی چھتوں پر ف۵۴۱ بولا اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس کی

دکھا جو ایک متحرک جسم کی حرکت کا بدلنا ہے۔ ف۵۳۹ یہ بھی نہ کرسکے تو ربوبیت کا دعوٰی کس منہ سے کرتا ہے! مسئلہ: اس آیت سے علم کلام میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے۔ ف۵۴۰ بقولِ اکثر یہ واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے اور بستی سے بَیْتُ الْمَقْدِس مراد ہے۔ جب بخت نصر بادشاہ نے بَیْتُ الْمَقْدِس کو ویران کیا اور بنی اسرائیل کو قتل کیا، گرفتار کیا، تباہ کر ڈالا، پھر حضرت عزیز علیہ السلام وہاں گذرے، آپ کے ساتھ ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا اور آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے تمام بستی میں پھرے کسی شخص کو وہاں نہ پایا۔ بستی کی عمارتوں کو منہدم دیکھا تو آپ نے براہ تعجب کہا: ''اَنّٰی یُحْیِ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا'' (اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس کی موت کے بعد!) اور آپ نے اپنی سواری کے حمار کو وہاں باندھ دیا اور آپ نے آرام فرمایا، اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی اور گدھا بھی مرگیا۔ یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے، اس سے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان فارس میں سے ایک بادشاہ کو مسلط کیا اور وہ اپنی فوجیں لے کر بیت المقدس پہنچا اور اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا اور بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے اللہ تعالیٰ انہیں پھر یہاں لایا اور وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتی رہی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ جب آپ کی وفات کو سو برس گذر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا، پہلے آنکھوں میں جان آئی، ابھی تک تمام جسم مردہ تھا، وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا۔ یہ واقعہ شام کے وقت غروبِ آفتاب کے قریب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم یہاں کتنے دن ٹھہرے؟ آپ نے اندازہ سے عرض کیا کہ ایک دن یا کچھ کم۔ آپ کا خیال یہ ہوا کہ یہ اسی دن کی شام ہے جس کی صبح کو سوئے تھے۔ فرمایا: نہیں بلکہ تم سو برس ٹھہرے، اپنے کھانے اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے رس کو دیکھئے کہ ویسا ہی ہے اس میں بو تک نہ آئی اور اپنے گدھے کو دیکھئے۔ دیکھا تو وہ مرگیا تھا، گل گیا، اعضاء بکھر گئے تھے، ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں، آپ کی نگاہ کے سامنے اس کے اعضاء جمع ہوئے، اعضاء اپنے اپنے مواقع پر آئے، ہڈیوں پر گوشت چڑھا، گوشت پر کھال آئی، بال نکلے، پھر اس میں روح پھونکی، وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آواز کرنے لگا۔ آپ نے اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا: میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے، پھر آپ اپنی اس سواری پر سوار ہو کر اپنے محلّہ میں تشریف لائے، سرِ اقدس اور ریش مبارک کے بال سفید تھے، عمر وہی چالیس سال کی تھی، کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا۔ اندازے سے اپنے مکان پر پہنچے ایک ضعیف بڑھیا ملی جس کے پاؤں رہ گئے تھے، وہ نابینا ہوگئی تھی، وہ آپ کے گھر کی باندی تھی اور اس نے آپ کو دیکھا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ عزیر کا مکان ہے؟ اس نے کہا: ہاں، اور عزیر کہاں! انہیں مفقود (گم) ہوئے سو برس گذر گئے یہ کہہ کر خوب روئی۔ آپ نے فرمایا: میں عزیر ہوں۔ اس نے کہا: سبحان اللّٰہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے سو برس مردہ رکھا، پھر زندہ کیا۔ اس نے کہا: حضرت عزیر ''مُسْتَجَابُ الدَّعَوَات'' تھے، جو دعا کرتے قبول ہوتی، آپ دعا کیجئے کہ میں بینا ہو جاؤں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں۔ آپ نے دعا فرمائی، وہ بینا ہوئی، آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اٹھ خدا کے حکم سے یہ فرماتے ہی اس کے مارے ہوئے پاؤں درست ہوگئے۔ اس نے آپ کو دیکھ کر پہچانا اور کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بیشک حضرت عزیر ہیں۔ وہ آپ کو بنی اسرائیل کے محلّہ میں لے گئی وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہوچکی تھی اور آپ کے پوتے بھی تھے جو بوڑھے ہوچکے تھے، بڑھیا نے مجلس میں پکارا کہ یہ حضرت عزیر تشریف لے آئے، اہل مجلس نے اس کو جھٹلایا اس نے کہا: مجھے دیکھو! آپ کی دعا سے میری یہ حالت ہوگئی۔ لوگ اٹھے اور آپ کے پاس آئے آپ کے فرزند نے کہا کہ میرے والد صاحب کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال تھا۔ جسم مبارک کھول کر دکھایا گیا تو وہ موجود تھا۔ اس زمانہ میں توریت کا کوئی نسخہ نہ رہا تھا، کوئی اس کا جاننے والا موجود نہ تھا، آپ نے تمام توریت حفظ پڑھ دی۔ ایک شخص نے کہا کہ مجھے اپنے والد سے معلوم ہوا کہ بخت نصر کی ستم انگیزیوں کے بعد گرفتاری کے زمانہ میں میرے دادا نے توریت ایک جگہ دفن کردی تھی اس کا پتہ مجھے معلوم ہے، اس پتہ پر جستجو کر کے توریت کا وہ مدفون نسخہ نکالا گیا اور حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنی یاد سے جو توریت لکھائی تھی اس سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کا فرق نہ تھا۔ (جمل) ف۵۴۱ کہ پہلے چھتیں گریں پھر ان پر دیواریں آ پڑیں۔

مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ

موت کے بعد تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی

لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى

دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں بلکہ تجھے سو برس گزر گئے اور اپنے

طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ ۫ وَلِنَجْعَلَكَ

کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ (کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں) اور یہ اس لیے کہ تجھے ہم لوگوں

اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ

کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انہیں اُٹھان دیتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَاِذْ قَالَ

جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور جب عرض کی

اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَيْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى

ابراہیم نے ف۵۴۲ اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مُردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں ف۵۴۳ عرض کی یقین کیوں نہیں

وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ

مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے ف۵۴۴ فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ

اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ

ہلالے ف۵۴۵ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ف۵۴۶

ف۵۴۲ مفسرین نے لکھا ہے کہ سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا پڑا تھا۔ جوار بھاٹے میں سمندر کا پانی چڑھتا اترتا رہتا ہے، جب پانی چڑھتا تو مچھلیاں اس لاش کو کھاتیں، جب اتر جاتا تو جنگل کے درندے کھاتے، جب درندے جاتے تو پرند کھاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو شوق ہوا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مردے کس طرح زندہ کئے جائیں گے؟ آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: یارب! مجھے یقین ہے کہ تو مردوں کو زندہ فرمائے گا اور ان کے اجزاء دریائی جانوروں اور درندوں کے پیٹ اور پرندوں کے پوٹوں سے جمع فرمائے گا، لیکن میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں۔ مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا، ملک الموت حضرت رب العزت سے اذن لے کر آپ کو یہ بشارت سنانے آئے، آپ نے بشارت سن کر اللہ کی حمد کی اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس خُلّت کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول فرمائے اور آپ کے سوال پر مردے زندہ کرے۔ تب آپ نے یہ دعا کی۔ (خازن) ف۵۴۳ اللہ تعالیٰ عالمِ غیب وشہادت ہے اُس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کمالِ ایمان ویقین کا علم ہے باوجود اِس کے یہ سوال فرمانا کہ کیا تجھے یقین نہیں؟ اس لئے ہے کہ سامعین کو سوال کا مقصد معلوم ہو جائے اور وہ جان لیں کہ یہ سوال کسی شک وشبہ کی بناء پر نہ تھا۔ (بیضاوی وجمل وغیرہ) ف۵۴۴ اور انتظار کی بے چینی رفع ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اس علامت سے میرے دل کو تسکین ہو جائے کہ تو نے مجھے اپنا خلیل بنایا۔ ف۵۴۵ تاکہ اچھی طرح شناخت ہو جائے۔ ف۵۴۶ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرند لیے: مور، مرغ، کبوتر، کوا۔ انہیں بحکم الٰہی ذبح کیا، ان کے پر

وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦٠﴾ ع مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ ع ٣٥

اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ

خرچ کرتے ہیں وف۵۴۷ اس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں وف۵۴۸ ہر بال میں سو

حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾ اَلَّذِيْنَ

دانے وف۵۴۹ اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے وہ جو

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ

اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وف۵۵۰ پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ

اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

تکلیف دیں وف۵۵۱ ان کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَاۤ

کچھ غم اچھی بات کہنا اور در گزر کرنا وف۵۵۲ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد

اکھاڑے اور قیمہ کر کے ان کے اجزاء باہم خلط کر دیے اور اس مجموعہ کے کئی حصے کیے۔ ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے پھر فرمایا: چلے آؤ! حکمِ الٰہی سے۔ یہ فرماتے ہی وہ اجزاء اڑے اور ہر ہر جانور کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہٖ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اڑ گئے۔ سبحان اللہ **وف۵۴۷** خواہ خرچ کرنا واجب ہو یا نفل، تمام ابوابِ خیر کو عام ہے خواہ کسی طالب علم کو کتاب خرید کر دی جائے یا کوئی شفا خانہ بنا دیا جائے یا اموات کے ایصالِ ثواب کے لیے تیجہ، دسویں، بیسویں، چالیسویں کے طریقہ پر مساکین کو کھانا کھلایا جائے۔ **وف۵۴۸** اُگانے والا حقیقت میں اللہ ہی ہے دانہ کی طرف اس کی نسبت مجازی ہے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ اسنادِ مجازی جائز ہے جبکہ اسناد کرنے والا غیرِ خدا کو "مُسْتَقِل فِی التَّصَرُّف" اعتقاد نہ کرتا ہو۔ اسی لیے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ دوا نافع ہے، یہ مضر ہے، یہ درد کی دافع ہے، ماں باپ نے پالا، عالم نے گمراہی سے بچایا، بزرگوں نے حاجت روائی کی وغیرہ، سب میں اسنادِ مجازی ہے اور مسلمان کے اعتقاد میں فاعلِ حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے باقی سب وسائل۔ **وف۵۴۹** تو ایک دانہ کے سات سو دانے ہو گئے، اسی طرح راہِ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا اجر ہو جاتا ہے۔ **وف۵۵۰ شانِ نزول:** یہ آیت حضرت عثمان غنی و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر لشکرِ اسلام کے لیے ایک ہزار اونٹ مع سامان پیش کیے اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار ہزار درہم صدقہ کے بارگاہِ رسالت میں حاضر کیے اور عرض کیا کہ میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم تھے، نصف میں نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے رکھ لیے اور نصف راہِ خدا میں حاضر ہیں، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو تم نے دیے اور جو تم نے رکھے اللہ تعالیٰ دونوں میں برکت فرمائے۔ **وف۵۵۱** احسان رکھنا تو یہ کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کیے اور اس کو مُکَدَّر (رنجیدہ و غمگین) کریں اور تکلیف دینا یہ کہ اس کو عار دلائیں کہ تو نادار تھا، مفلس تھا، مجبور تھا، نکما تھا، ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح دباؤ دیں، یہ ممنوع فرمایا گیا۔ **وف۵۵۲** یعنی اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے اچھی بات کہنا اور خوش خلقی کے ساتھ جواب دینا جو اس کو ناگوار نہ گذرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے درگزر کرنا۔

اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا

ستانا ہو ف۵۵۳ اور اللہ بے پروا حلم والا ہے اے ایمان والو اپنے صدقے

صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا

باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر ف۵۵۴ اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے اور

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ

اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے

فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۗ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۗ

اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا ف۵۵۵ اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا اور ان کی کہاوت جو اپنے مال

اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ

اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو ف۵۵۶ اس باغ کی سی ہے

بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ

جو بھوڑ (ریتلی زمین) پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینھ اسے نہ پہنچے

فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ

تو اوس کافی ہے ف۵۵۷ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۵۵۸ کیا تم میں کوئی اسے پسند رکھے گا ف۵۵۹ کہ اس کے پاس

جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ

ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا ف۵۶۰ جس کے نیچے ندیاں بہتیں اس کے لیے اس میں ہر قسم کے

ف۵۵۳ عار دلا کر یا احسان جتا کر یا اور کوئی تکلیف پہنچا کر۔ ف۵۵۴ یعنی جس طرح منافق کو رضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی، وہ اپنا مال ریا کاری کے لئے خرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے اس طرح تم احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کا اجر ضائع نہ کرو۔ ف۵۵۵ یہ منافق ریا کار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دور ہو جاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے، یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روز قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ رضائے الٰہی کے لیے نہ تھے۔ ف۵۵۶ راہ خدا میں خرچ کرنے پر۔ ف۵۵۷ یہ مومن مخلص کے اعمال کی ایک مثال ہے کہ جس طرح بلند خطہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ، ایسے ہی با اخلاص مومن کا صدقہ اور انفاق خواہ کم ہو یا زیادہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے۔ ف۵۵۸ اور تمہاری نیت و اخلاص کو جانتا ہے۔ ف۵۵۹ یعنی کوئی پسند نہ کرے گا کیونکہ یہ بات کسی عاقل کے گوارا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ ف۵۶۰ گرچہ اس باغ میں بھی قسم قسم کے درخت ہوں مگر کھجور اور انگور کا ذکر اس لیے کیا کہ یہ نفیس میوے ہیں۔

الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ

پھلوں سے ہے ف۵۶۱ اور اسے بڑھاپا آیا ف۵۶۲ اور اس کے ناتواں بچے ہیں ف۵۶۳ تو آیا اس پر ایک بگولا (انتہائی تیز ہوا کا چکر)

فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

جس میں آگ تھی تو جل گیا ف۵۶۴ ایسا ہی بیان کرتا ہے اللہ تم سے اپنی آیتیں کہ کہیں تم

تَتَفَكَّرُوْنَ ۧ ﴿۲۶۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ ع ۳۶

دھیان لگاؤ ف۵۶۵ اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو ف۵۶۶

وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ

اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ف۵۶۷ اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ

تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

دو تو اس میں سے ف۵۶۸ اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ

غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ

بے پرواہ سراہا گیا ہے شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے ف۵۶۹ محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا ف۵۷۰

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۖۙ ﴿۲۶۸﴾ يُّؤْتِي

اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا ف۵۷۱ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اللہ

ف۵۶۱ یعنی وہ باغ فرحت انگیز و دلکشا بھی ہے اور نافع اور عمدہ جائداد بھی۔ ف۵۶۲ جو حاجت کا وقت ہوتا ہے اور آدمی کسب و معاش کے قابل نہیں رہتا۔ ف۵۶۳ جو کمانے کے قابل نہیں اور ان کی پرورش کی حاجت ہے۔ غرض وقت نہایت شدت حاجت کا ہے اور دارومدار صرف باغ پر اور باغ بھی نہایت عمدہ ہے۔ ف۵۶۴ وہ باغ۔ تو اس وقت اس کے رنج و غم اور حسرت و یاس کی کیا انتہا ہے، یہی حال اس کا ہے جس نے اعمال حسنہ تو کیے ہوں مگر رضائے الٰہی کے لیے نہیں بلکہ ریا کی غرض سے، اور وہ اس گمان میں ہو کہ میرے پاس نیکیوں کا ذخیرہ ہے مگر جب شدتِ حاجت کا وقت یعنی قیامت کا دن آئے تو اللہ تعالیٰ ان اعمال کو نامقبول کر دے، اس وقت اس کو کتنا رنج اور کتنی حسرت ہوگی۔ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ آپ کے علم میں یہ آیت کس باب میں نازل ہوئی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ مثال ہے ایک دولت مند شخص کے لیے جو نیک عمل کرتا ہو پھر شیطان کے اغوا سے گمراہ ہو کر اپنی تمام نیکیوں کو ضائع کر دے۔ (مدارک و خازن) ف۵۶۵ اور سمجھو کہ دنیا فانی اور عاقبت آنی ہے۔ ف۵۶۶ مسئلہ: اس سے کسب کی اباحت اور اموال تجارت میں زکوٰۃ ثابت ہوتی ہے۔ (خازن و مدارک) یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آیت صدقہ نافلہ و فرضیہ دونوں کو عام ہو۔ (تفسیر احمدی) ف۵۶۷ خواہ وہ غلے ہوں یا پھل یا معادن وغیرہ۔ ف۵۶۸ شان نزول: بعض لوگ خراب مال صدقہ میں دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ مسئلہ: مصدق یعنی صدقہ وصول کرنے والے کو چاہیے کہ وہ متوسط مال لے، نہ بالکل خراب نہ سب سے اعلیٰ۔ ف۵۶۹ کہ اگر خرچ کرو گے، صدقہ دو گے تو نادار ہو جاؤ گے۔ ف۵۷۰ یعنی بخل کا اور زکوٰۃ و صدقہ نہ دینے کا۔ اس آیت میں یہ لطیفہ ہے کہ شیطان کسی طرح بخل کی خوبی ذہن نشین نہیں کر سکتا اس لیے وہ یہی کرتا ہے کہ خرچ کرنے سے ناداری کا اندیشہ دلا کر روکے۔ آج کل جو لوگ خیرات کو روکنے پر مُصر (ڈٹے ہوئے) ہیں وہ بھی اسی حیلہ سے کام لیتے ہیں۔ ف۵۷۱ صدقہ دینے پر اور خرچ کرنے پر۔

الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ

حکمت دیتا ہے ۵۷۲ جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ

اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے اور تم جو خرچ کرو ۵۷۳ یا منت

مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ تُبْدُوا

مانو ۵۷۴ اللہ کو اس کی خبر ہے ۵۷۵ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اگر خیرات

الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ

علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے ۵۷۶

وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ

اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے انہیں راہ

عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں ۵۷۷ ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم جو اچھی چیز دو

خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

تو تمہارا ہی بھلا ہے ۵۷۸ اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لیے اور جو مال دو

مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ

تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیے جاؤ گے ان فقیروں کے لیے جو

۵۷۲ حکمت سے یا قرآن و حدیث و فقہ کا علم مراد ہے یا تقویٰ یا نبوت۔ (مدارک و خازن) ۵۷۳ نیکی میں خواہ بدی میں۔ ۵۷۴ طاعت کی یا گناہ کی۔ "نذر" عرف میں ہدیہ اور پیشکش کو کہتے ہیں اور شرع میں نذر عبادت اور قربت مقصودہ ہے، اسی لیے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی۔ نذر خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ کے لئے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو نذر کے صرف کا محل (خرچ کرنے کی جگہ) مقرر کرے، مثلاً کسی نے یہ کہا: یارب! میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کر دے کہ فلاں بیمار کو تندرست کر دے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی مسجد کے لیے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے۔ (ردالمحتار) ۵۷۵ وہ تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔ ۵۷۶ صدقہ خواہ فرض ہو یا نفل جب اخلاص سے اللہ کے لیے دیا جائے اور ریا سے پاک ہو تو خواہ ظاہر کر کے دیں یا چھپا کر دونوں بہتر ہیں۔ مسئلہ: لیکن صدقہ فرض کا ظاہر کر کے دینا افضل ہے اور نفل کا چھپا کر۔ مسئلہ: اور اگر نفل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات کی ترغیب دینے کے لیے ظاہر کر کے دے تو یہ اظہار بھی افضل ہے۔ (مدارک) ۵۷۷ آپ بشیر و نذیر و داعی بنا کر بھیجے گئے ہیں آپ کا فرض دعوت پر تمام ہو جاتا ہے اس سے زیادہ جُہد (کوشش کرنا) آپ پر لازم نہیں۔ شانِ نزول: قبلِ اسلام مسلمانوں کی یہود سے رشتہ داریاں تھیں اس وجہ سے وہ ان کے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے، مسلمان ہونے کے بعد انہیں یہود کے ساتھ سلوک کرنا ناگوار ہونے لگا اور انہوں نے اس لیے ہاتھ روکنا چاہا کہ ان کے اس طرزِ عمل سے یہود اسلام کی طرف مائل ہوں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۵۷۸ تو دوسروں پر اس کا احسان نہ جتاؤ۔

أُحۡصِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِی الۡاَرۡضِ ۫ یَحۡسَبُہُمُ

راہ خدا میں روکے گئے ف۵۷۹ زمین میں چل نہیں سکتے ف۵۸۰ نادان انہیں

الۡجَاہِلُ اَغۡنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعۡرِفُہُمۡ بِسِیۡمٰہُمۡ ۚ لَا یَسۡـَٔلُوۡنَ

تونگر سمجھے بچنے کے سبب ف۵۸۱ تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا ف۵۸۲ لوگوں سے سوال

النَّاسَ اِلۡحَافًا ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ﴿۲۷۳﴾ ع اَلَّذِیۡنَ ۳۷ ع ۵

نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے وہ جو

یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ

اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ف۵۸۳ ان کے لیے ان کا نیگ (اجر) ہے

عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِیۡنَ وقف منزل

ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم وہ جو

یَاۡکُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُہُ

سود کھاتے ہیں ف۵۸۴ قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے

ف۵۷۹ یعنی صدقات مذکورہ جو آیۂ "وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ" میں ذکر ہوئے ان کا بہترین مَصرف وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے نفوس کو جہاد و طاعت الٰہی پر روکا۔ شانِ نزول: یہ آیت اہل صفہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی، یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے نہ یہاں ان کا مکان تھا، نہ قبیلہ کنبہ، نہ ان حضرات نے شادی کی تھی، ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے، رات میں قرآن کریم سیکھنا، دن میں جہاد کے کام میں رہنا۔ آیت میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے۔ ف۵۸۰ کیونکہ انہیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ چل پھر کر کسب معاش کر سکیں۔ ف۵۸۱ یعنی چونکہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لیے ناواقف لوگ انہیں مالدار خیال کرتے ہیں۔ ف۵۸۲ کہ مزاج میں تواضع و انکسار ہے، چہروں پر ضعف کے آثار ہیں، بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں۔ ف۵۸۳ یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا نہایت شوق رکھتے ہیں اور ہر حال میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب کہ آپ نے راہِ خدا میں چالیس ہزار دینار خرچ کیے تھے، دس ہزار رات میں اور دس ہزار دن میں اور دس ہزار پوشیدہ اور دس ہزار ظاہر۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کے حق میں نازل ہوئی، جب کہ آپ کے پاس فقط چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا۔ آپ نے ان چاروں کو خیرات کر دیا، ایک رات میں، ایک دن میں، ایک کو پوشیدہ، ایک کو ظاہر۔ فائدہ: آیت کریمہ میں نفقۂ لیل کو نفقۂ نہار (رات کے خرچ کرنے کو دن کے خرچ کرنے) پر اور نفقۂ سر کو نفقۂ علانیہ (چھپا کر خرچ کرنے کو دکھا کر خرچ کرنے) پر مقدم فرمایا گیا۔ اس میں اشارہ ہے کہ چھپا کر دینا ظاہر کر کے دینے سے افضل ہے۔ ف۵۸۴ اس آیت میں سود کی حرمت اور سود خواروں کی شامت کا بیان ہے۔ سود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں، بعض ان میں سے یہ ہیں کہ سود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ معاوضہ مالیہ میں ایک مقدار مال کا بغیر بدل و عوض کے لینا ہے یہ صریح ناانصافی ہے۔ دوم سود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو ضرر پہنچاتی ہے۔ سوم سود کے رواج سے باہمی مودت کے سلوک کو نقصان پہنچتا ہے کہ جب آدمی سود کا عادی ہوا تو وہ کسی کو قرض حسن سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا۔ چہارم سود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سود خوار اپنے مدیون (مقروضوں) کی تباہی و بربادی کا خواہش مند رہتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی سود میں اور بڑے بڑے نقصان ہیں اور شریعت کی ممانعت عین حکمت ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے سود خوار اور اس کے کار پرداز اور سودی

وقف لازم

الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ

چھو کر مخبوط بنا دیا ہو ف۵۸۵ یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی

فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا ف۵۸۶ اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے ف۵۸۷ اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ

دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے ف۵۸۸ اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو ف۵۸۹ اور بڑھاتا ہے خیرات کو ف۵۹۰

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکر بڑا گنہگار بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے رب کے پاس ہے

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم اے ایمان والو اللہ سے

اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ

ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو ف۵۹۱ پھر اگر ایسا

دستاویز کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا: وہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ ف۵۸۵ معنی یہ ہیں کہ جس طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہوسکتا گرتا پڑتا چلتا ہے قیامت کے روز سود خوار کا ایسا ہی حال ہوگا کہ سود سے اس کا پیٹ بہت بھاری اور بوجھل ہوجائے گا اور وہ اس کے بوجھ سے گر گر پڑے گا۔ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ علامت اس سود خوار کی ہے جو سود کو حلال جانے۔ ف۵۸۶ یعنی حرمت نازل ہونے سے قبل جو لیا اس پر مواخذہ نہیں۔ ف۵۸۷ جو چاہے امر فرمائے، جو چاہے ممنوع و حرام کرے، بندے پر اس کی اطاعت لازم ہے۔ ف۵۸۸ مسئلہ: جو سود کو حلال جانے وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ ہر ایک حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے۔ ف۵۸۹ اور اس کو برکت سے محروم کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی اس سے نہ صدقہ قبول کرے، نہ حج، نہ جہاد، نہ صلہ (رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کرنا)۔ ف۵۹۰ اس کو زیادہ کرتا ہے اور اس میں برکت فرماتا ہے دنیا میں اور آخرت میں اس کا اجر و ثواب بڑھاتا ہے۔ ف۵۹۱ شان نزول: یہ آیت ان اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو سود کی حرمت نازل ہونے سے قبل سودی لین دین کرتے تھے اور ان کی گراں قدر سودی رقمیں دوسروں کے ذمہ باقی تھیں۔ اس میں حکم دیا گیا کہ سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابق کے مطالبہ بھی واجب الترک ہیں اور پہلا مقرر کیا ہوا سود بھی اب لینا جائز نہیں۔

تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ

نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا و۵۹۲ اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا

رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ

اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ و۵۹۳ نہ تمہیں نقصان ہو و۵۹۴ اور اگر قرضدار

عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے اور بھلا ہے اگر

تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ

جانو و۵۹۵ اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ٣٨ ع ٨ ٢

اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا و۵۹۶ اے ایمان والو جب

تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ

تم ایک مقرر مدت تک کسی دَین کا لین دین کرو و۵۹۷ تو اسے لکھ لو و۵۹۸ اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا

بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ

ٹھیک ٹھیک لکھے و۵۹۹ اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے ف۶۰۰ تو اسے لکھ دینا چاہیے

و۵۹۲ یہ وعید وتہدید میں مبالغہ وتشدید ہے، کس کی مجال کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا تصور بھی کرے، چنانچہ ان اصحاب نے اپنے سودی مطالبہ چھوڑے اور یہ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی ہمیں کیا تاب ! اور تائب ہوئے۔ و۵۹۳ زیادہ لے کر۔ و۵۹۴ راس المال گھٹا کر۔ و۵۹۵ قرضدار اگر تنگدست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا جز و یا کل معاف کر دینا سبب اجر عظیم ہے۔ مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کیا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا سایۂ رحمت عطا فرمائے گا جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ و۵۹۶ یعنی نہ ان کی نیکیاں گھٹائی جائیں نہ بدیاں بڑھائی جائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ سب سے آخری آیت ہے جو حضور پر نازل ہوئی۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم اکیس روز دنیا میں تشریف فرما رہے اور ایک قول میں نو شب اور ایک میں سات، لیکن شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ سب سے آخر آیتِ ربوٰا نازل ہوئی۔ و۵۹۷ خواہ وہ دَین مبیع ہو یا ثمن، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے بیع سلم مراد ہے۔ بیع سلم یہ ہے کہ کسی چیز کو پیشگی قیمت لے کر فروخت کیا جائے اور مبیع مشتری (خریدار) کو سپرد کرنے کے لیے ایک مدت معین کر لی جائے۔ اس بیع کے جواز کے لیے جنس، نوع، صفت، مقدار، مدت اور مکانِ ادا اور مقدار راس المال ان چیزوں کا معلوم ہونا شرط ہے۔ و۵۹۸ یہ لکھنا مستحب ہے۔ فائدہ اس کا یہ ہے کہ بھول چوک اور مدیون کے انکار کا اندیشہ نہیں رہتا۔ و۵۹۹ اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کرے، نہ فریقین میں سے کسی کی رورعایت۔ ف۶۰۰ حاصل معنی یہ کہ کوئی کاتب لکھنے سے منع نہ کرے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو وثیقہ نویسی (عہد و پیمان لکھنے) کا علم دیا، بے تغییر وتبدیل دیانت وامانت کے ساتھ لکھے۔ یہ کتابت ایک قول پر فرض کفایہ ہے، اور ایک قول پر فرض عین بشرط فراغ کاتب جس صورت میں اس کے سوا اور نہ پایا جائے، اور ایک قول پر مستحب، کیونکہ اس میں مسلمان کی حاجت برآری (حاجت پوری کرنے) اور نعمتِ علم کا شکر ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ پہلے یہ کتابت فرض تھی پھر " لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ " سے منسوخ ہوئی۔

وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ

اور جس پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ

شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ

چھوڑے پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھا نہ

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ

سکے ف٦٠١ تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کر لو اپنے

رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ

مردوں میں سے ف٦٠٢ پھر اگر دو مرد نہ ہوں ف٦٠٣ تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو

مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ

پسند کرو ف٦٠٤ کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلاوے

وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا

اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں ف٦٠٥ اور اسے بھاری نہ جانو کہ دَین چھوٹا ہو

اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ

یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کر لو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی

وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا

اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سر دست کا سودا دست بدست

ف٦٠١ یعنی اگر مدیون مجنون یا ناقص العقل یا بچہ یا شیخ فانی ہو یا گونگا ہونے یا زبان نہ جاننے کی وجہ سے اپنے مدعا کا بیان نہ کرسکتا ہو۔ ف٦٠٢ گواہ کے لیے حریت و بلوغ مع اسلام شرط ہے۔ کفار کی گواہی صرف کفار پر مقبول ہے۔ ف٦٠٣ مسئلہ: تنہا عورتوں کی شہادت جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہوں مگر جن امور پر مرد مطلع نہیں ہوسکتے جیسے کہ بچہ جننا، باکرہ ہونا اور نسائی عیوب ان میں ایک عورت کی شہادت بھی مقبول ہے۔ مسئلہ: حدود و قصاص میں عورتوں کی شہادت بالکل معتبر نہیں، صرف مردوں کی شہادت ضروری ہے۔ اس کے سوا اور معاملات میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت بھی مقبول ہے۔ (مدارک واحمدی) ف٦٠٤ جن کا عادل ہونا تمہیں معلوم ہو اور جن کے صالح ہونے پر تم اعتماد رکھتے ہو۔ ف٦٠٥ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادائے شہادت فرض ہے۔ جب مدعی گواہوں کو طلب کرے تو انہیں گواہی کا چھپانا جائز نہیں۔ یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے، لیکن حدود میں گواہ کو اظہار و اخفاء کا اختیار ہے بلکہ اخفا افضل ہے۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تبارک وتعالٰی دنیا و آخرت میں اس کی ستاری کرے گا، لیکن چوری میں مال لینے کی شہادت دینا واجب ہے تاکہ جس کا مال چوری گیا ہے اس کا حق تلف نہ ہو۔ گواہ اتنی احتیاط کرسکتا ہے کہ چوری کا لفظ نہ کہے، گواہی میں یہ کہنے پر اکتفا کرے کہ یہ مال فلاں شخص نے لیا۔

بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا

(ہاتھوں ہاتھ) ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں ف۶۰۶ اور جب خرید و فروخت

تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۬ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ

کروتو گواہ کرلو ف۶۰۷ اور نہ کسی لکھنے والے کوضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یانہ لکھنے والاضرر دے نہ گواہ) ف۶۰۸ اور جو ایسا کرو تو یہ

فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ

عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ

جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو ف۶۰۹ اور لکھنے والا نہ پاؤ ف۶۱۰ تو گرو ہو قبضہ میں دیا ہوا ف۶۱۱

فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ

اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھاف۶۱۲ اپنی امانت ادا کرے ف۶۱۳ اور اللہ سے ڈرے جو

رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ

اس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ ف۶۱۴ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے ف۶۱۵ اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ع لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ ۳۹ ع ۲/۷

تمہارے کاموں کو جانتا ہے اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر

ف۶۰۶ چونکہ اس صورت میں لین دین ہو کر معاملہ ختم ہوگیا اور کوئی اندیشہ باقی نہ رہا نیز ایسی تجارت اور خرید وفروخت بکثرت جاری رہتی ہے، اس میں کتابت و اشہاد (لکھت پڑھت اور گواہ بنانے) کی پابندی شاق وگراں ہوگی۔ ف۶۰۷ یہ مستحب ہے، کیونکہ اس میں احتیاط ہے۔ ف۶۰۸ ''یُضَآرَّ'' میں دو احتمال ہیں مجہول و معروف ہونے کے، قراءۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما اوّل کی اور قراءۃ عمر رضی اللہ عنہ ثانی کی مؤید ہے۔ پہلی تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ اہل معاملہ کاتبوں اور گواہوں کو ضرر نہ پہنچائیں، اس طرح کہ وہ اگر اپنی ضرورتوں میں مشغول ہوں تو انہیں مجبور کریں اور ان کے کام چھڑائیں یا حقِ کتابت نہ دیں یا گواہ کو سفرِ خرچ نہ دیں اگر وہ دوسرے شہر سے آیا ہو۔ دوسری تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ کاتب و شاہد اہل معاملہ کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ باوجود فرصت وفراغت کے نہ آئیں یا کتابت میں تحریف و تبدیل، زیادتی و کمی کریں۔ ف۶۰۹ اور قرض کی ضرورت پیش آئے۔ ف۶۱۰ اور وثیقہ و دستاویز کی تحریر کا موقع نہ ملے تو اطمینان کے لیے۔ ف۶۱۱ یعنی کوئی چیز دائن (قرض دینے والے) کے قبضہ میں گروی کے طور پر دے دو۔ مسئلہ: یہ مستحب ہے اور حالت سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے ثابت ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے مدینہ طیبہ میں اپنی زرہ مبارک یہودی کے پاس گروی رکھ کر بیس صاع جَو لیے۔ مسئلہ: اس آیت سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ف۶۱۲ یعنی مدیون جس کو دائن نے امین سمجھا تھا۔ ف۶۱۳ اس امانت سے دَین مراد ہے۔ ف۶۱۴ کیونکہ اس میں صاحبِ حق کے حق کا اِبطال ہے۔ یہ خطاب گواہوں کو ہے کہ وہ جب شہادت کی اقامت واَدا کے لیے طلب کیے جائیں تو حق کو نہ چھپائیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب مدیونوں کو ہے کہ وہ اپنے نفس پر شہادت دینے میں تامل نہ کریں۔ ف۶۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث مروی ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور گواہی کو چھپانا ہے۔

تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ

تم ظاہر کرو جو کچھ ف۶۱۶ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا ف۶۱۷ تو جسے چاہے گا

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ

بخشے گا ف۶۱۸ اور جسے چاہے گا سزا دے گا ف۶۱۹ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے رسول

الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا ف۶۲۰ اللہ اور اس کے

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ

فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو ف۶۲۱ یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے ف۶۲۲

وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ

اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا ف۶۲۳ تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی

ف۶۱۶ بدی۔ ف۶۱۷ انسان کے دل میں دوطرح کے خیالات آتے ہیں: ایک بطور وسوسہ کے، اُن سے دل کا خالی کرنا انسان کی مقدرت (طاقت واختیار) میں نہیں، لیکن وہ ان کو برا جانتا ہے اور عمل میں لانے کا ارادہ نہیں کرتا ان کو حدیث نفس اور وسوسہ کہتے ہیں، اس پر مؤاخذہ نہیں۔ بخاری ومسلم کی حدیث ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میری امت کے دلوں میں جو وسوسے گذرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز فرماتا ہے جب تک کہ وہ انہیں عمل میں نہ لائیں یا ان کے ساتھ کلام نہ کریں، یہ وسوسے اس آیت میں داخل نہیں۔ دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد وارادہ کرتا ہے ان پر مؤاخذہ ہوگا، اور انہیں کا بیان اس آیت میں ہے۔ مسئلہ: کفر کا عزم کرنا کفر ہے اور گناہ کا عزم کر کے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا قصد وارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اس کو بہم نہ پہنچیں اور مجبوراً وہ اس کو کر نہ سکے تو جمہور کے نزدیک اس سے مؤاخذہ کیا جائے گا۔ شیخ ابو منصور ماتریدی اور شمس الائمہ حلوانی اسی طرف گئے ہیں اور ان کی دلیل آیۂ ”اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ“ اور حدیثِ حضرت عائشہ ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل میں نہ آئے جب بھی اس پر عقاب کیا جاتا ہے۔ مسئلہ: اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا، پھر اس پر نادم ہوا، استغفار کیا تو اللہ اس کو معاف فرمائے گا۔ ف۶۱۸ اپنے فضل سے اہلِ ایمان کو۔ ف۶۱۹ اپنے عدل سے۔ ف۶۲۰ زجاج نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں نماز، زکوٰۃ، روزے، حج کی فرضیت اور طلاق، ایلاء، حیض وجہاد کے احکام اور انبیاء کے واقعات بیان فرمائے تو سورت کے آخر میں یہ ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اور مومنین نے اس تمام کی تصدیق فرمائی اور قرآن اور اس کے جملہ شرائع واحکام کے مُنَزَّلٌ مِنَ اللّٰه (اللہ کی طرف سے نازل) ہونے کی تصدیق کی۔ ف۶۲۱ یہ اصول وضروریات ایمان کے چار مرتبے ہیں: (۱) ”اللہ پر ایمان لانا“ یہ اس طرح کہ اعتقاد وتصدیق کرے کہ اللہ واحِد، اَحَد ہے، اس کا کوئی شریک ونظیر نہیں، اس کے تمام اسمائے حسنیٰ وصفات عُلیا پر ایمان لائے اور یقین کرے اور مانے کہ وہ علیم اور ہر شے پر قدیر ہے اور اس کے علم وقدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ (۲) ”ملائکہ پر ایمان لانا“ یہ اس طرح پر ہے کہ یقین کرے اور مانے کہ وہ موجود ہیں، معصوم ہیں، پاک ہیں، اللہ کے اور اس کے رسولوں کے درمیان احکام وپیام کے وسائط (واسطے) ہیں۔ (۳) ”اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا“ اس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریق وحی بھیجیں بیشک وشبہ سب حق وصدق اور اللہ کی طرف سے ہیں اور قرآن کریم تغییر، تبدیل، تحریف سے محفوظ ہے اور محکم اور متشابہ پر مشتمل ہے۔ (۴) ”رسولوں پر ایمان لانا“ اس طرح پر کہ ایمان لائے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جنہیں اس نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا، اس کی وحی کے امین ہیں، گناہوں سے پاک معصوم ہیں، ساری خلق سے افضل ہیں، ان میں بعض حضرات بعض سے افضل ہیں۔ ف۶۲۲ جیسا کہ یہود ونصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے، بعض کا انکار کیا۔ ف۶۲۳ تیرے حکم وارشاد کو۔

اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا

جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی و۶۲۴ اے رب ہمارے

تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں و۶۲۵ یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا

تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار (طاقت)

بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٚ وَاغْفِرْ لَنَا ٚ وَارْحَمْنَا ٚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر (رحم) کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۲۸۶ ع ٤٠ ع ٨

کافروں پر ہمیں مدد دے

آیاتها ٢٠٠ ٣ سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ ٨٩ رکوعاتها ٢٠

سورۂ آل عمران مدنیہ ہے و۱، اس میں دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الٓمّٓ ۱ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۲ ؕ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں و۲ آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا اس نے تم پر یہ سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۳ ۙ مِنْ

اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل

و۶۲۴ یعنی ہر جان کو عمل نیک کا اجر و ثواب اور عمل بد کا عذاب و عقاب ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن بندوں کو طریق دعا کی تلقین فرمائی کہ وہ اس طرح اپنے پروردگار سے عرض کریں۔ و۶۲۵ اور سہو سے تیرے کسی حکم کی تعمیل میں قاصر رہیں۔ و۱ سورۂ آل عمران مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی، اس میں دو سو آیتیں، تین ہزار چار سو اسی کلمہ، چودہ ہزار پانچ سو بیس حروف ہیں۔ و۲ شان نزول: مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت وفدِ نجران کے حق میں نازل ہوئی جو ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا، اس میں چودہ سردار تھے اور تین اس قوم کے بڑے اکابر و مقتدا، ایک عاقب جس کا نام عبد المسیح تھا، یہ شخص امیر قوم تھا اور بغیر اس کی رائے کے نصاریٰ کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ دوسرا سیّد جس کا نام اَیہم تھا، یہ شخص اپنی قوم کا معتمد اعظم اور مالیات کا افسر اعلیٰ تھا۔ خورد و نوش اور رَسَدوں (ذخیرہ اندوزی) کے تمام انتظامات اسی کے حکم سے ہوتے تھے۔ تیسرا ابو حارثہ ابن علقمہ تھا، یہ شخص نصاریٰ کے تمام علماء اور پادریوں کا پیشوائے اعظم تھا۔ سلاطینِ روم اس کے علم اور اس کی دینی عظمت کے لحاظ سے اس کا اکرام و ادب کرتے تھے۔ یہ تمام لوگ عمدہ اور قیمتی پوشاکیں پہن کر بڑی شان و شکوہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم سے مناظرہ کرنے کے

قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ط اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
اتاری لوگوں کو راہ دکھاتی اور فیصلہ اتارا بے شک وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے ف۳

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى
ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے اللہ پر کچھ چھپا

عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ط ۝۵ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي
نہیں زمین میں نہ آسمان میں وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے

الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶ هُوَ الَّذِيْٓ
ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے ف۴ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا ف۵ وہی ہے جس نے

اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ
تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں ف۶ وہ کتاب کی اصل ہیں ف۷ اور دوسری وہ ہیں جن کے

قصد سے آئے اور مسجدِ اقدس میں داخل ہوئے، حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اس وقت نمازِ عصر ادا فرما رہے تھے، ان لوگوں کی نماز کا وقت بھی آ گیا اور انہوں نے بھی مسجد شریف ہی میں جانب شرق متوجہ ہو کر نماز شروع کر دی۔ فراغ کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم سے گفتگو شروع کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا: تم اسلام لاؤ! کہنے لگے: ہم آپ سے پہلے اسلام لا چکے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا: یہ غلط ہے، یہ دعویٰ جھوٹا ہے، تمہیں اسلام سے تمہارا یہ دعویٰ روکتا ہے کہ اللہ کی اولاد ہے، اور تمہاری صلیب پرستی روکتی ہے اور تمہارا خنزیر کھانا روکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے نہ ہوں تو بتائیے ان کا باپ کون ہے؟ اور سب کے سب بولنے لگے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ بیٹا باپ سے ضرور مشابہ ہوتا ہے! انہوں نے اقرار کیا۔ پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حَیٌّ لَا یَمُوْت ہے، اس کے لیے موت محال ہے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پر موت آنے والی ہے! انہوں نے اس کا بھی اقرار کیا۔ پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز اور ان کا حافظِ حقیقی اور روزی دینے والا ہے! انہوں نے کہا: ہاں۔ حضور نے فرمایا: کیا حضرت عیسیٰ بھی ایسے ہی ہیں؟ کہنے لگے نہیں۔ فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ پر آسمان و زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں! انہوں نے اقرار کیا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بغیر تعلیم الٰہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ حضور نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ حمل میں رہے، پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا ہوئے، بچوں کی طرح غذا دیے گئے، کھاتے، پیتے تھے، عوارض بشری رکھتے تھے، انہوں نے اس کا اقرار کیا۔ حضور نے فرمایا: پھر وہ کیسے الٰہ ہو سکتے ہیں! جیسا کہ تمہارا گمان ہے۔ اس پر وہ سب ساکت رہ گئے اور ان سے کوئی جواب بن نہ آیا۔ اس پر سورۂ آل عمران کی اول سے کچھ اوپر اسی آیتیں نازل ہوئیں۔

فائدہ: صفات الٰہیہ میں ''حَیٌّ'' بمعنی دائم باقی کے ہے یعنی ایسا ہمیشگی رکھنے والا جس کی موت ممکن نہ ہو۔ قیّوم وہ ہے جو قائم بالذات ہو اور خلق اپنی دنیوی اور اُخروی زندگی میں جو حاجتیں رکھتی ہے اس کی تدبیر فرمائے۔ ف۳ اس میں وفدِ نجران کے نصرانی بھی داخل ہیں ف۴ مرد، عورت، گورا، کالا، خوبصورت، بدشکل وغیرہ۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: تمہارا مادۂ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس روز جمع ہوتا ہے، پھر اتنے ہی دن علقہ یعنی خون بستہ (جمے ہوئے خون) کی شکل میں ہوتا ہے، پھر اتنے ہی دن پارۂ گوشت کی صورت میں رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق، اس کی عمر، اس کے عمل، اس کا انجام کار یعنی اس کی سعادت و شقاوت لکھتا ہے، پھر اس میں روح ڈالتا ہے۔ تو اُس کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں آدمی جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں ہاتھ بھر کا یعنی بہت ہی کم فرق رہ جاتا ہے تو کتاب سبقت کرتی ہے اور وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے، اسی پر اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور داخل جہنم ہوتا ہے، اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے پھر کتاب سبقت کرتی ہے اور اس کی زندگی کا نقشہ بدلتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے عمل کرنے لگتا ہے، اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جنت ہو جاتا ہے۔ ف۵ اس میں بھی نصاریٰ کا ردّ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو خدا کا بیٹا کہتے اور ان کی عبادت کرتے تھے۔ ف۶ جس میں کوئی احتمال واشتباہ نہیں۔ ف۷ کہ احکام میں ان

مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ

معنی میں اشتباہ ہے ف۸ وہ جن کے دلوں میں کجی ہے ف۹ وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے

مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں ف۱۰ گمراہی چاہنے ف۱۱ اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو ف۱۲ اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم

اللّٰهُ ؔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وقف لازم وقف منزل

ہے ف۱۳ اور پختہ علم والے ف۱۴ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے ف۱۵ سب ہمارے رب کے پاس سے ہے ف۱۶

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ

اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے ف۱۷ اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے

هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ

ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا اے رب ہمارے بے شک تو

جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝۹ ع ۹

سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے ف۱۸ اس دن کے لیے جس میں کوئی شبہہ نہیں ف۱۹ بے شک اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا ف۲۰

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ

بے شک وہ جو کافر ہوئے ف۲۱ ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ سے انہیں کچھ

اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝۱۰ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ

نہ بچا سکیں گے اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں جیسے فرعون والوں

کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، اور حلال وحرام میں انہیں پر عمل۔ ف۸ وہ چند وجوہ کا احتمال رکھتی ہیں۔ ان میں سے کونسی وجہ مراد ہے یہ اللّٰہ ہی جانتا ہے، یا جس کو اللّٰہ تعالٰی اس کا علم دے۔ ف۹ یعنی گمراہ اور بدمذہب لوگ جو ہوائے نفسانی کے پابند ہیں۔ ف۱۰ اور اس کے ظاہر پر حکم کرتے ہیں یا تاویل باطل کرتے ہیں اور یہ نیک نیتی سے نہیں بلکہ (جمل) ف۱۱ اور شک وشبہ میں ڈالنے (جمل) ف۱۲ اپنی خواہش کے مطابق باوجودیکہ وہ تاویل کے اہل نہیں۔ (جمل وخازن) ف۱۳ حقیقت میں (جمل) اور اپنے کرم وعطا سے جس کو وہ نوازے۔ ف۱۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے: آپ فرماتے تھے کہ میں "رَاسِخِين فِي الْعِلْم" سے ہوں، اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں ان میں سے ہوں جو متشابہ کی تاویل جانتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ "راسخ فی العلم" وہ عالم باعمل ہے جو اپنے علم کا متبع ہو، اور ایک قول مفسرین کا یہ ہے کہ "راسخ فی العلم" وہ ہیں جن میں چار صفتیں ہوں: تقویٰ اللہ کا، تواضع لوگوں سے، زہد دنیا سے، مجاہدہ نفس کے ساتھ۔ (خازن) ف۱۵ کہ وہ اللّٰہ کی طرف سے ہے اور جو معنی اس کی مراد ہیں حق ہیں اور اس کا نازل فرمانا حکمت ہے۔ ف۱۶ محکم ہو یا متشابہ۔ ف۱۷ اور راسخ علم والے کہتے ہیں۔ ف۱۸ حساب یا جزا کے واسطے۔ ف۱۹ وہ روز قیامت ہے۔ ف۲۰ تو جس کے دل میں کجی ہو وہ ہلاک ہوگا اور جو تیرے منت واحسان سے ہدایت پائے وہ سعید ہوگا، نجات پائے گا۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ کِذب "منافی اُلوہیّت" ہے، لہٰذا حضرت قدوس قدیر کا کذب محال اور اس کی طرف اس کی نسبت سخت بے ادبی۔ (مدارک وابوسعود وغیرہ) ف۲۱ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سے منحرف ہو کر۔

وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ

اور ان سے اگلوں کا طریقہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑا

وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۱۱﴾ قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَتُغۡلَبُوۡنَ

اور اللہ کا عذاب سخت فرما دو کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہو گے

وَتُحۡشَرُوۡنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدۡ كَانَ لَكُمۡ اٰيَةٌ فِىۡ

اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے و۲۲ اور وہ بہت ہی برا بچھونا بے شک تمہارے لیے نشانی تھی و۲۳

فِئَتَيۡنِ الۡتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَاُخۡرٰى كَافِرَةٌ

دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ پڑے و۲۴ ایک جتھا (گروہ) اللہ کی راہ میں لڑتا و۲۵ اور دوسرا کافر و۲۶

يَّرَوۡنَهُمۡ مِّثۡلَيۡهِمۡ رَاۡىَ الۡعَيۡنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ

کہ انہیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دونا سمجھیں اور اللہ اپنی مدد سے زور دیتا ہے جسے چاہتا ہے و۲۷

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ

بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے ضرور دیکھ کر سیکھنا ہے لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت و۲۸

مِنَ النِّسَآءِ وَالۡبَنِيۡنَ وَالۡقَنَاطِيۡرِ الۡمُقَنۡطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالۡفِضَّةِ

عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر

وَالۡخَيۡلِ الۡمُسَوَّمَةِ وَالۡاَنۡعَامِ وَالۡحَرۡثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ

اور نشان کئے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی

و۲۲ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم شکست دے کر مدینہ طیبہ واپس ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہود کو جمع کر کے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لاؤ کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جیسی بدر میں قریش پر ہوئی، تم جان چکے ہو میں نبی مرسل ہوں، تم اپنی کتاب میں یہ لکھا پاتے ہو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ قریش تو فنونِ حرب (جنگی ہُنر ومہارت) سے ناآشنا ہیں، اگر ہم سے مقابلہ ہوا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں خبر دی گئی کہ وہ مغلوب ہونگے اور قتل کیے جائیں گے، گرفتار کیے جائیں گے، ان پر جزیہ مقرر ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک روز میں چھ سو کی تعداد کو قتل فرمایا اور بہتوں کو گرفتار کیا اور اہل خیبر پر جزیہ مقرر فرمایا۔ **و۲۳** اس کے مخاطب یہود ہیں اور بعض کے نزدیک تمام کفار اور بعض کے نزدیک مومنین (جمل) **و۲۴** جنگ بدر میں۔ **و۲۵** یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے اصحاب ان کی کل تعداد تین سو تیرہ تھی، ستتر مہاجر اور دو سو چھتیس انصار، مہاجرین کے صاحبِ رایَت (جن کے ہاتھ میں پرچم تھا وہ) حضرت علی مرتضی تھے اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما۔ اس کل لشکر میں دو گھوڑے ستر اونٹ اور چھ زرہ، آٹھ تلواریں تھیں اور اس واقعہ میں چودہ صحابہ شہید ہوئے، چھ مہاجر اور آٹھ انصار۔ **و۲۶** کفار کی تعداد نو سو پچاس تھی ان کا سردار عتبہ بن ربیعہ تھا اور ان کے پاس سو گھوڑے تھے اور سات سو اونٹ اور بکثرت زرہ اور ہتھیار تھے۔ (جمل) **و۲۷** خواہ اس کی تعداد قلیل ہی ہو اور سروسامان کی کتنی ہی کمی ہو۔ **و۲۸** تاکہ شہوت پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق و امتیاز ظاہر ہو،

الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ

ہے ف۲۹ اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانا ف۳۰ تم فرماؤ کیا میں تمہیں اس سے ف۳۱ بہتر چیز

ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

بتادوں پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

ہمیشہ ان میں رہیں گے اور ستھری بیبیاں ف۳۲ اور اللہ کی خوشنودی ف۳۳ اور اللہ بندوں کو

بِالْعِبَادِ ۚ ﴿١٥﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

دیکھتا ہے ف۳۴ وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ ﴿١٦﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ

اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے صبر والے ف۳۵ اور سچے ف۳۶ اور ادب والے اور راہ خدا میں خرچنے والے

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ

اور پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے ف۳۷ اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۳۸

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

اور فرشتوں نے اور عالموں نے ف۳۹ انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا

جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: "اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَ هُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً"۔ ف۲۹ اس سے کچھ عرصہ نفع پہنچتا ہے پھر فنا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ متاعِ دنیا کو ایسے کام میں خرچ کرے جس میں اس کی عاقبت کی درستی اور سعادتِ آخرت ہو۔ ف۳۰ جنت۔ تو چاہیے کہ اس کی رغبت کی جائے اور دنیائے ناپائیدار کی فانی مرغوبات سے دل نہ لگایا جائے۔ ف۳۱ متاعِ دنیا سے۔ ف۳۲ جو زنانہ عوارض اور ہر ناپسند و قابلِ نفرت چیز سے پاک۔ ف۳۳ اور یہ سب سے اعلیٰ نعمت ہے۔ ف۳۴ اور ان کے اعمال و احوال جانتا اور ان کی جزا دیتا ہے۔ ف۳۵ جو طاعتوں اور مصیبتوں پر صبر کریں اور گناہوں سے باز رہیں۔ ف۳۶ جن کے قول اور ارادے اور نیتیں سب سچی ہوں۔ ف۳۷ اس میں آخر شب میں نماز پڑھنے والے بھی داخل ہیں اور وقت سحر کے دعا و استغفار کرنے والے بھی، یہ وقت خلوت و اجابتِ دعا کا ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحر سے ندا کرے اور تم سوتے رہو۔ ف۳۸ شانِ نزول: اَحبارِ شام میں سے دو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب انہوں نے مدینہ طیبہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ نبی آخر الزماں کے شہر کی یہی صفت ہے جو اس شہر میں پائی جاتی ہے۔ جب آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے تو انہوں نے حضور کے شکل و شمائل توریت کے مطابق دیکھ کر حضور کو پہچان لیا اور عرض کیا: آپ محمد ہیں؟ حضور نے فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کیا کہ آپ احمد (صلی اللہ علیہ وسلّم) ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: ہم ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ نے ٹھیک جواب دے دیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ فرمایا: سوال کرو! انہوں نے عرض کیا کہ کتابُ اللّٰہ میں سب سے بڑی شہادت کون سی ہے؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کو سن کر وہ دونوں حَبر (یہودی عالم) مسلمان ہو گئے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ کعبہ معظّمہ میں تین سو ساٹھ بت تھے، جب مدینہ طیبہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو کعبہ کے اندر وہ سب سجدہ میں گر گئے۔ ف۳۹ یعنی انبیاء و اولیاء نے۔

النصف

الْحَكِيْمُ ؕ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۫ قف وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ

حکمت والا بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے ف۴۰ اور پھوٹ میں نہ پڑے

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ

کتابی ف۴۱ مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا ف۴۲ اپنے دلوں کی جلن سے ف۴۳ اور جو اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ

آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے پھر اے محبوب اگر وہ تم سے حجت کریں تو فرمادو میں اپنا منہ اللہ

وَجْهِىَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ

کے حضور جھکائے ہوں اور جو میرے پیرو ہوئے ف۴۴ اور کتابیوں اور ان پڑھوں سے فرماؤ ف۴۵

ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ

کیا تم نے گردن رکھی ف۴۶ پس اگر وہ گردن رکھیں جب تو راہ پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو تم پر تو یہی حکم پہنچا

الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ع ۱۰

دینا ہے ف۴۷ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ

اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے ف۴۸ اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو

بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی یہ ہیں وہ جن کے

ف۴۰ اس کے سوا کوئی اور دین مقبول نہیں۔ یہود ونصاریٰ وغیرہ کفار جو اپنے دین کو افضل ومقبول کہتے ہیں اس آیت میں ان کے دعوے کو باطل کردیا۔ ف۴۱ یہ آیت یہود ونصاریٰ کے حق میں وارد ہوئی، جنہوں نے اسلام کو چھوڑا اور انہوں نے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت میں اختلاف کیا۔ ف۴۲ وہ اپنی کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی نعت وصفت دیکھ چکے اور انہوں نے پہچان لیا کہ یہی وہ نبی ہیں جن کی کتب الٰہیہ میں خبریں دی گئی ہیں۔ ف۴۳ یعنی ان کے اختلاف کا سبب ان کا حسد اور منافعِ دنیویہ کی طمع ہے۔ ف۴۴ یعنی میں اور میرے متبعین ہمہ تن (یکسوئی سے پورے طور پر) اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور مطیع ہیں، "ہمارا دین" دین توحید ہے، جس کی صحت تمہیں خود اپنی کتابوں سے بھی ثابت ہوچکی ہے تو اس میں تمہارا ہم سے جھگڑا کرنا بالکل باطل ہے۔ ف۴۵ جتنے کافر غیر کتابی ہیں وہ اُمِّیّٖنَ میں داخل ہیں، انہیں میں سے عرب کے مشرکین بھی ہیں۔ ف۴۶ اور دین اسلام کے حضور سرِ نیاز خم کیا یا باوجود براہین بیّنہ قائم ہونے کے تم ابھی تک اپنے کفر پر ہو۔ یہ دعوت اسلام کا ایک پیرایہ ہے، اور اس طرح انہیں دینِ حق کی طرف بلایا جاتا ہے۔ ف۴۷ وہ تم نے پورا کرہی دیا اس سے انہوں نے نفع نہ اٹھایا تو نقصان میں وہ رہے۔ اس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ ان کے ایمان نہ لانے سے رنجیدہ نہ ہوں۔ ف۴۸ جیسا کہ بنی اسرائیل نے صبح کو ایک ساعت کے اندر تینتالیس نبیوں کو قتل کیا، پھر جب ان میں سے ایک سو بارہ عابدوں نے اُٹھ کر انہیں نیکیوں کا حکم دیا اور بدیوں سے منع کیا تو اسی روز شام کو انہیں بھی قتل کردیا۔ اس آیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ کے یہود کو توبیخ ہے کیونکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ایسے بدترین فعل سے راضی ہیں۔

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ٘ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ (٢٢) اَلَمْ
عمل اکارت گئے دنیا و آخرت میں ف۴۹ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ف۵۰ کیا تم نے

تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ
انہیں نہ دیکھا جنھیں کتاب کا ایک حصہ ملا ف۵۱ کتابُ اللّٰہ کی طرف بلائے جاتے ہیں

لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ (٢٣) ذٰلِكَ
کہ وہ ان کا فیصلہ کرے پھر ان میں کا ایک گروہ اس سے روگرداں ہو کر پھر جاتا ہے ف۵۲ یہ جرأت ف۵۳

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ۪ وَّ غَرَّهُمْ فِیْ
انہیں اس لیے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دنوں ف۵۴ اور ان کے

دِیْنِهِمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ (٢٤) فَكَیْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ
دین میں انہیں فریب دیا اس جھوٹ نے جو باندھتے تھے ف۵۵ تو کیسی ہوگی جب ہم انہیں اکٹھا کریں گے اس دن کے لیے جس میں شک

فِیْهِ ٙ وَ وُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ (٢٥) قُلِ
نہیں ف۵۶ اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا یوں عرض کر

ف۴۹ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال اکارت ہوجاتے ہیں۔ ف۵۰ کہ انہیں عذابِ الٰہی سے بچائے۔ ف۵۱ یعنی یہود کو کہ انہیں توریت شریف کے علوم واحکام سکھائے گئے تھے جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے اوصاف واحوال اور دینِ اسلام کی حقانیت کا بیان ہے۔ اس سے لازم آتا تھا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں اور انہیں قرآن کریم کی طرف دعوت دیں تو وہ حضور پر اور قرآن شریف پر ایمان لائیں اور اس کے احکام کی تعمیل کریں لیکن ان میں سے بہتوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس تقدیر پر آیت میں ''مِنَ الْكِتَابِ'' سے توریت اور ''کتابُ اللّٰہ'' سے قرآن شریف مراد ہے۔ ف۵۲ شانِ نزول: اس آیت کے شانِ نزول میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ آئی ہے کہ ایک مرتبہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم بیت المدراس میں تشریف لے گئے اور وہاں یہود کو اسلام کی دعوت دی۔ نُعیم ابن عمرو اور حارث ابن زید نے کہا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلّم) آپ کس دین پر ہیں؟ فرمایا: ملت ابراہیمی پر۔ وہ کہنے لگے: حضرت ابراہیم علیہ السلام تو یہودی تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: توریت لاؤ! ابھی ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ ہوجائے گا۔ اس پر نہ جمے اور منکر ہوگئے، اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ اس تقدیر پر آیت میں ''کتابُ اللّٰہ'' سے توریت مراد ہے۔ اِنہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ بھی مروی ہے کہ یہودِ خیبر میں سے ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور توریت میں ایسے گناہ کی سزا پتھر مار مار کر ہلاک کردینا ہے لیکن چونکہ یہ لوگ یہودیوں میں اونچے خاندان کے تھے اس لیے انہوں نے ان کا سنگسار کرنا گوارا نہ کیا اور اس معاملہ کو بایں امید سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس لائے کہ شاید آپ سنگسار کرنے کا حکم نہ دیں مگر حضور نے ان دونوں کے سنگسار کرنے کا حکم دیا، اس پر یہود طیش میں آئے اور کہنے لگے کہ اس گناہ کی یہ سزا نہیں آپ نے ظلم کیا۔ حضور نے فرمایا کہ فیصلہ توریت پر رکھو۔ کہنے لگے: یہ انصاف کی بات ہے۔ توریت منگائی گئی اور عبد اللّٰہ بن صوریا یہود کے بڑے عالم نے اس کو پڑھا، اس میں آیت رجم آئی، جس میں سنگسار کرنے کا حکم تھا، عبد اللّٰہ نے اس پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کو چھوڑ گیا۔ حضرت عبد اللّٰہ بن سلام نے اس کا ہاتھ ہٹا کر آیت پڑھ دی یہودی ذلیل ہوئے اور وہ یہودی مرد وعورت جنہوں نے زنا کیا تھا حضور کے حکم سے سنگسار کیے گئے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۵۳ کتابِ الٰہی سے روگردانی کرنے کی۔ ف۵۴ یعنی چالیس دن یا ایک ہفتہ پھر کچھ غم نہیں۔ ف۵۵ اور ان کا یہ قول تھا کہ ہم اللّٰہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، وہ ہمیں گناہوں پر عذاب نہ کرے گا مگر بہت تھوڑی مدت ف۵۶ اور وہ روز قیامت ہے۔

اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ

اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت

تَشَآءُ٘ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُؕ اِنَّكَ

چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی

سب کچھ کر سکتا ہے ۵۷ تو رات کا حصہ دن میں ڈالے اور دن کا حصہ رات میں

الَّیْلِ٘ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ٘

ڈالے ۵۸ اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مُردہ نکالے ۵۹

وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ

اور جسے چاہے بے گنتی دے مسلمان کافروں کو اپنا دوست

اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ

نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا ۶۰ اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ (تعلق)

فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةًؕ وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗؕ وَ اِلَى

نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو ۶۱ اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ

اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ

ہی کی طرف پھرنا ہے تم فرما دو کہ اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب

ف۵۷ شانِ نزول: فتح مکہ کے وقت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی امت کو ملکِ فارس وروم کی سلطنت کا وعدہ دیا تو یہود ومنافقین نے اس کو بہت بعید سمجھا اور کہنے لگے: کہاں محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلّم) اور کہاں فارس وروم کے ملک! وہ بڑے زبردست اور نہایت محفوظ ہیں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آخر کار حضور کا وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔ **ف۵۸** یعنی کبھی رات کو بڑھائے دن کو گھٹائے اور کبھی دن کو بڑھا کر رات کو گھٹائے یہ تیری قدرت ہے، تو فارس وروم سے ملک لے کر غلامانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم) کو عطا کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے! **ف۵۹** ''مُردہ سے زندہ کا نکالنا'' اس طرح ہے جیسے کہ زندہ انسان کو نطفۂ بے جان سے، اور پرند کے زندہ بچے کو بے روح انڈے سے، اور زندہ دل مومن کو مردہ دل کافر سے، اور'' زندہ سے مردہ نکالنا'' اس طرح جیسے کہ زندہ انسان سے نطفۂ بے جان، اور زندہ پرند سے بے جان انڈا، اور زندہ دل ایمان دار سے مردہ دل کافر۔ **ف۶۰** شانِ نزول: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جنگ اَحزاب کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں جو میرے حلیف ہیں، میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابل ان سے مدد حاصل کروں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی۔ **ف۶۱** کفار سے دوستی ومحبت ممنوع وحرام ہے، انہیں رازدار بنانا، ان سے موالات کرنا ناجائز ہے، اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔

اللّٰهُ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

اللہ کو معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز پر اللہ کا

قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾ یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۚۖۛ وَّ مَا

قابو ہے جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی و۶۲ اور جو

عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَ بَیْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیْدًا ؕ معانقة ٣

بُرا کام کیا امید کرے گی کاش مجھ میں اور اس میں دور کا فاصلہ ہوتا و۶۳

وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ اِنْ كُنْتُمْ ع ٣ ۱۱

اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم

تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہوجاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا و۶۴ اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

بخشنے والا مہربان ہے تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا و۶۵ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ

لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ

کو خوش نہیں آتے کافر بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل

وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۳﴾ ۙ ذُرِّیَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ

اور عمران کی آل کو سارے جہان سے و۶۶ یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے و۶۷ اور اللہ

و۶۲ یعنی روزِ قیامت ہر نفس کو اعمال کی جزا ملے گی اور اس میں کچھ کمی و کوتاہی نہ ہوگی۔ و۶۳ یعنی میں نے یہ برا کام نہ کیا ہوتا۔ و۶۴ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہوسکتا ہے جب آدمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کا متبع ہو اور حضور کی اطاعت اختیار کرے۔ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم قریش کے پاس ٹھہرے، جنہوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کیے تھے اور انہیں سجا سجا کر ان کو سجدہ کررہے تھے۔ حضور نے فرمایا: اے گروہ قریش! خدا کی قسم! تم اپنے آباء حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے دین کے خلاف ہوگئے۔ قریش نے کہا کہ ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کریں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ محبت الٰہی کا دعویٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی اتباع و فرمانبرداری کے بغیر قابل قبول نہیں، جو اس دعوے کا ثبوت دینا چاہے حضور کی غلامی کرے۔ اور حضور نے بت پرستی کو منع فرمایا تو بت پرستی کرنے والا حضور کا نافرمان اور محبت الٰہی کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ و۶۵ یہی اللہ کی محبت کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت بغیر اطاعتِ رسول نہیں ہوسکتی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ و۶۶ یہود نے کہا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم و اسحٰق و یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے ہیں اور انہیں کے دین پر ہیں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اسلام کے ساتھ برگزیدہ کیا تھا اور تم اے یہود! اسلام پر نہیں ہو تو تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے۔ و۶۷ ان میں باہم نسلی تعلقات بھی ہیں اور آپس میں یہ حضرات ایک دوسرے کے معاون و مددگار بھی۔

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ

سنتا جانتا ہے جب عمران کی بی بی نے عرض کی و۶۸ اے رب میرے میں تیرے لیے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ

بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا

میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے و۶۹ تو تو مجھ سے قبول کرلے بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا پھر جب

وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ

اسے جنا بولی اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی و۷۰ اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی

وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْۤ اُعِيْذُهَا بِكَ

اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں و۷۱ اور میں نے اس کا نام مریم رکھا و۷۲ اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری

وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ

پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے تو اُسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا و۷۳

وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا

اور اسے اچھا پروان چڑھایا و۷۴ اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی

و۶۸ عمران دو ہیں: ایک عمران بن یَصھُر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب یہ تو حضرت موسیٰ و ہارون کے والد ہیں، دوسرے عمران بن ماثان یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی والدہ مریم کے والد ہیں۔ دونوں عمرانوں کے درمیان ایک ہزار آٹھ سو برس کا فرق ہے۔ یہاں دوسرے عمران مراد ہیں، ان کی بی بی صاحبہ کا نام حَنّہ بنت فاقوذا ہے، یہ مریم علیہا السلام کی والدہ ہیں۔ و۶۹ اور تیری عبادت کے سوا دنیا کا کوئی کام اس کے متعلق نہ ہو، بیت المقدس کی خدمت اس کے ذمہ ہو۔ علماء نے واقعہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ حضرت زکریا و عمران دونوں ہم زلف تھے۔ فاقوذا کی دختر ایشاع جو حضرت یحییٰ کی والدہ ہیں اور ان کی بہن حَنّہ جو فاقوذا کی دوسری دختر اور حضرت مریم کی والدہ ہیں، وہ عمران کی بی بی تھیں۔ ایک زمانہ تک حَنّہ کے اولاد نہیں ہوئی یہاں تک کہ بڑھاپا آ گیا اور مایوسی ہوگئی۔ یہ صالحین کا خاندان تھا اور یہ سب لوگ اللہ کے مقبول بندے تھے۔ ایک روز حَنّہ نے ایک درخت کے سایہ میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچے کو بھرا (کھلا) رہی تھی۔ یہ دیکھ کر آپ کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ یارب! اگر تو مجھے بچہ دے تو میں اس کو بیت المقدس کا خادم بناؤں اور اس خدمت کے لیے حاضر کردوں۔ جب وہ حاملہ ہوئیں اور انہوں نے یہ نذر مان لی تو ان کے شوہر نے فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا؟ اگر لڑکی ہوگئی تو! وہ اس قابل کہاں ہے؟ اس زمانہ میں لڑکوں کو خدمت بیت المقدس کے لیے دیا جاتا تھا اور لڑکیاں عوارض نسائی اور زنانہ کمزوریوں اور مردوں کے ساتھ نہ رہ سکنے کی وجہ سے اس قابل نہیں سمجھی جاتی تھیں، اس لیے ان صاحبوں کو شدید فکر لاحق ہوئی اور حَنّہ کے وضع حمل سے قبل عمران کا انتقال ہوگیا۔ و۷۰ حَنّہ نے یہ کلمہ اعتذار کے طور پر (یعنی عذر بیان کرتے ہوئے) کہا اور ان کو حسرت و غم ہوا کہ لڑکی ہوئی تو نذر کس طرح پوری ہو سکے گی؟ و۷۱ کیونکہ یہ لڑکی اللہ کی عطا ہے اور اس کے فضل سے فرزند سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہے۔ یہ صاحبزادی حضرت مریم تھیں اور اپنے زمانہ کی عورتوں میں سب سے اجمل و افضل تھیں۔ و۷۲ مریم کے معنی عابدہ ہیں۔ و۷۳ اور نذر میں لڑکے کی جگہ حضرت مریم کو قبول فرمایا۔ حَنّہ نے ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھدیا۔ یہ احبار حضرت ہارون کی اولاد میں تھے اور بیت المقدس میں ان کا منصب ایسا تھا جیسا کہ کعبہ شریف میں حجبہ کا، چونکہ حضرت مریم ان کے امام اور ان کے صاحب قُربان کی دختر تھیں اور ان کا خاندان بنی اسرائیل میں بہت اعلی اور اہل علم کا خاندان تھا، اس لیے ان سب نے جن کی تعداد ستائیس تھی، حضرت مریم کو لینے اور ان کا تکفُّل (دیکھ بھال) کرنے کی رغبت کی۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا: میں ان کا سب سے زیادہ حق دار ہوں کیونکہ میرے گھر میں ان کی خالہ ہیں۔ معاملہ اس پر ختم ہوا کہ قرعہ ڈالا جائے، قرعہ حضرت زکریا ہی کے نام پر نکلا۔ و۷۴ حضرت مریم

الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ

نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے ف۷۵ کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے ف۷۶

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً

یہاں ف۷۷ پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری

طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي

اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا تو فرشتوں نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز

الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

پڑھ رہا تھا ف۷۸ بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحییٰ کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی ف۷۹ تصدیق کرے گا

وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ

اور سردار ف۸۰ اور ہمیشہ کے لیے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے ف۸۱ بولا اے میرے رب میرے لڑکا کہاں

غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا

سے ہوگا مجھے تو پہنچ گیا بڑھاپا ف۸۲ اور میری عورت بانجھ ف۸۳ فرمایا اللہ یوں ہی کرتا ہے جو

ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں۔ ف۷۵ بے فصل میوے جو جنت سے اترتے اور حضرت مریم نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا۔ ف۷۶ حضرت مریم نے صغرسنی میں کلام کیا جبکہ وہ پالنے (جھولے) میں پرورش پا رہی تھیں، جیسا کہ ان کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حال میں کلام فرمایا۔ مسئلہ: یہ آیت کرامات اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق (کرامات) ظاہر فرماتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو فرمایا: جو ذات پاک مریم کو بے وقت، بے فصل اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے، وہ بے شک اس پر قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں امید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا کرے۔ بایں خیال آپ نے دعا کی جس کا اگلی آیت میں بیان ہے۔ ف۷۷ یعنی محراب بیت المقدس میں دروازے بند کر کے دعا کی۔ ف۷۸ حضرت زکریا علیہ السلام عالم کبیر تھے۔ قربانیاں بارگاہ الٰہی میں آپ ہی پیش کیا کرتے تھے اور مسجد شریف میں بغیر آپ کے اذن کے کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ جس وقت محراب میں آپ نماز میں مشغول تھے اور باہر آدمی دخول کی اجازت کا انتظار کر رہے تھے، دروازہ بند تھا، اچانک آپ نے ایک سفید پوش جوان دیکھا، وہ حضرت جبریل تھے، انہوں نے آپ کو فرزند کی بشارت دی، جو ''اَنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ'' میں بیان فرمائی گئی۔ ف۷۹ کلمہ سے مراد حضرت عیسیٰ ابن مریم ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے ''کُن'' فرما کر بغیر باپ کے پیدا کیا، اور ان پر سب سے پہلے ایمان لانے اور ان کی تصدیق کرنے والے حضرت یحییٰ ہیں، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے۔ یہ دونوں حضرات خالہ زاد بھائی تھے۔ حضرت یحییٰ کی والدہ اپنی بہن حضرت مریم سے ملیں تو انہیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا۔ حضرت مریم نے فرمایا: میں بھی حاملہ ہوں۔ حضرت یحییٰ کی والدہ نے کہا: اے مریم! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تمہارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے۔ ف۸۰ ''سید'' اس رئیس کو کہتے ہیں جو مخدوم و مطاع ہو۔ حضرت یحییٰ مومنین کے سردار اور علم و حلم و دین میں ان کے رئیس تھے۔ ف۸۱ حضرت زکریا علیہ السلام نے براہِ تعجب عرض کیا: ف۸۲ اور عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی۔ ف۸۳ ان کی عمر اٹھانوے سال کی۔ مقصود سوال سے یہ ہے کہ بیٹا

يَشَآءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ

چاہے ف۸۴ عرض کی اے میرے رب میرے لیے کوئی نشانی کر دے ف۸۵ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن تو لوگوں

ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِیِّ

سے بات نہ کرے مگر اشارہ سے اور اپنے رب کی بہت یاد کر ف۸۶ اور کچھ دن رہے (شام) اور تڑکے (صبح)

ع ۴ ۱۱ ۱۲ وَ الْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾ ع وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىٕكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَ طَهَّرَكِ

اس کی پاکی بول اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے چن لیا ف۸۷ اور خوب ستھرا کیا ف۸۸

وَ اصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٤٢﴾ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِیْ

اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا ف۸۹ اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو ف۹۰ اور اس کے لیے سجدہ کر

وَ ارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿٤٣﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ؕ

اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں ف۹۱

وَ مَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ ۪ وَ مَا

اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم

كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىٕكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ

ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے ف۹۲ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ

یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖۗ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی

تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی ف۹۳ جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا رودار ہوگا ف۹۴

کس طرح عطا ہوگا؟ آیا میری جوانی لوٹائی جائے گی اور بی بی کا بانجھ ہونا دور کیا جائے گا یا ہم دونوں اپنے حال پر رہیں گے۔ ف۸۴ بڑھاپے میں فرزند عطا کرنا اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں۔ ف۸۵ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حمل کا وقت معلوم ہوتا کہ میں اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہوں۔ ف۸۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آدمیوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے زبان مبارک تین روز تک بندرہی اور تسبیح و ذکر پر آپ قادر رہے اور یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ جس میں جوارح (اعضاء) صحیح و سالم ہوں اور زبان سے تسبیح و تقدیس کے کلمات ادا ہوتے رہیں مگر لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ ہو سکے اور یہ علامت اس لیے مقرر کی گئی کہ اس نعمت عظیمہ کے ادائے حق میں زبان ذکر و شکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو۔ ف۸۷ کہ باوجود عورت ہونے کے بیت المقدس کی خدمت کے لیے نذر میں قبول فرمایا اور یہ بات ان کے سوا کسی عورت کو میسر نہ آئی۔ اسی طرح ان کے لیے جنتی رزق بھیجنا، حضرت زکریا کو ان کا کفیل بنانا، یہ حضرت مریم کی برگزیدگی ہے۔ ف۸۸ مرد رسیدگی سے اور گناہوں سے اور بقول بعضے زنانے عوارض سے۔ ف۸۹ کہ بغیر باپ کے بیٹا دیا اور ملائکہ کا کلام سنوایا۔ ف۹۰ جب فرشتوں نے یہ کہا تو حضرت مریم نے اتنا طویل قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آگیا اور پاؤں پھٹ کر خون جاری ہوگیا۔ ف۹۱ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلّم کو غیب کے علوم عطا فرمائے۔ ف۹۲ باوجود اس کے آپ کا ان واقعات کی اطلاع دینا دلیل قوی ہے اس کی کہ آپ کو غیبی علوم عطا فرمائے گئے۔ ف۹۳ یعنی ایک فرزند کی۔
ف۹۴ صاحب جاہ و منزلت۔

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ

دنیا اور آخرت میں اور قرب والا وف۹۵ اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے (جھولے) میں وف۹۶

وَكَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ لَمْ

اور پکی عمر میں وف۹۷ اور خاصوں میں ہوگا بولی اے میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہوگا مجھے تو

يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا

کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا وف۹۸ فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہے جب کسی کام کا حکم فرمائے

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہوجا وہ فوراً ہو جاتا ہے اور اللہ اسے سکھائے گا کتاب اور حکمت

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ اَنِّيْ قَدْ

اور توریت اور انجیل اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ

جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ

میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں وف۹۹ تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں

فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ

پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے ف۱۰۰ اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سپید (سفید) داغ والے کو وف۱۰۱

وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ

اور میں مردے جلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے وف۱۰۲ اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع

وف۹۵ بارگاہِ الٰہی میں۔ وف۹۶ بات کرنے کی عمر سے قبل وف۹۷ آسمان سے نزول کے بعد۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے، جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور دجال کو قتل کریں گے۔ وف۹۸ اور دستور یہ ہے کہ بچہ عورت و مرد کے اختلاط (ملاپ) سے ہوتا ہے، تو مجھے بچہ کس طرح عطا ہوگا نکاح سے یا یونہی بغیر مرد کے؟ وف۹۹ جو میرے دعوائے نبوت کے صدق کی دلیل ہے۔ ف۱۰۰ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگادڑ پیدا کریں۔ آپ نے مٹی سے چمگادڑ کی صورت بنائی، پھر اس میں پھونک ماری، تو وہ اڑنے لگی۔ چمگادڑ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اڑنے والے جانوروں میں بہت اکمل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ (زیادہ قوی ہے) کیونکہ وہ بغیر پروں کے تو اڑتی ہے اور دانت رکھتی ہے اور ہنستی ہے اور اس کی مادہ کے چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے باوجودیکہ اڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں۔ وف۱۰۱ جس کا برص عام ہوگیا ہو اور اطباء اس کے علاج سے عاجز ہوں، چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی اور اس کے ماہرین امر علاج میں یدِ طولیٰ (بڑی مہارت) رکھتے تھے، اس لیے ان کو اسی قسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے طریقہ سے جس کا علاج ممکن نہیں ہے اس کو تندرست کر دینا یقیناً معجزہ اور نبی کے صدق نبوت کی دلیل ہے۔ وہب کا قول ہے کہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہو جاتا تھا، ان میں جو چل سکتا تھا وہ حاضر خدمت ہوتا تھا اور جسے چلنے کی طاقت نہ ہوتی اس کے پاس خود حضرت تشریف لے

بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۴۹﴾ۚ وَ مُصَدِّقًا

کر رکھتے ہو ف۱۰۳ بے شک ان باتوں میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور تصدیق کرتا

لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ لِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ

آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لیے کہ حلال کروں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں ف۱۰۴

وَ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ

اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بے شک میرا تمہارا

وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰى

سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پوجو ف۱۰۵ یہ ہے سیدھا راستہ پھر جب عیسیٰ نے

مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ

ان سے کفر پایا ف۱۰۶ بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ف۱۰۷ ہم

جاتے اور دعا فرما کر اس کو تندرست کرتے اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی شرط کر لیتے۔ ف۱۰۲ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا: ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا، جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا، جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہو چکے، آپ نے اس کی بہن سے فرمایا: ہمیں اس کی قبر پر لے چل وہ لے گئی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی عازر باذن الٰہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا اور اس کے اولاد ہوئی۔ ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا، آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی، وہ زندہ ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا کپڑے پہنے گھر آیا زندہ رہا، اولاد ہوئی۔ ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے اس کو زندہ کیا۔ ایک سام بن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گذر چکے تھے، لوگوں نے خواہش کی کہ آپ ان کو زندہ کریں۔ آپ ان کی نشاندہی سے قبر پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے: ''اَجِبْ رُوْحَ اللّٰهِ'' (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو جواب دیں) یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوفزدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہوگئی، اس ہول (خوف) سے ان کا نصف سر سفید ہو گیا، پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ دوبارہ انہیں سکرات موت کی تکلیف نہ ہو بغیر اس کے واپس کیا جائے چنانچہ اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا، اور باذن اللّٰہ فرمانے میں رد ہے نصاریٰ کا جو حضرت مسیح کی اُلُوہیّت کے قائل تھے۔ ف۱۰۳ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے بیماروں کو اچھا کیا اور مردوں کو زندہ کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور کوئی معجزہ دکھایئے! تو آپ نے فرمایا کہ جو تم کھاتے ہو اور جو جمع کر رکھتے ہو، میں اس کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اسی سے ثابت ہوا کہ غیب کے علوم انبیاء کا معجزہ ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک پر یہ معجزہ بھی ظاہر ہوا، آپ آدمی کو بتا دیتے تھے جو وہ کل کھا چکا اور آج کھائے گا اور جو اگلے وقت کے لیے تیار کر رکھا۔ آپ کے پاس بچے بہت سے جمع ہو جاتے تھے، آپ انہیں بتاتے تھے کہ تمہارے گھر فلاں چیز تیار ہوئی ہے، تمہارے گھر والوں نے فلاں فلاں چیز کھائی ہے، فلاں چیز تمہارے لیے اٹھا رکھی ہے، بچے گھر جاتے روتے گھر والوں سے وہ چیز مانگتے گھر والے وہ چیز دیتے اور ان سے کہتے کہ تمہیں کس نے بتایا؟ بچے کہتے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے، تو لوگوں نے اپنے بچوں کو آپ کے پاس آنے سے روکا اور کہا: وہ جادوگر ہیں، ان کے پاس نہ بیٹھو اور ایک مکان میں سب بچوں کو جمع کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کو تلاش کرتے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا: وہ یہاں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس مکان میں کون ہے؟ انہوں نے کہا: سؤر ہیں۔ فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ اب جو دروازہ کھولتے ہیں تو سب سؤر ہی سؤر تھے۔ الحاصل غیب کی خبریں دینا انبیاء کا معجزہ ہے اور بے وساطت انبیاء کوئی بشر امور غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ ف۱۰۴ جو شریعتِ موسیٰ علیہ السلام میں حرام تھیں جیسے کہ اونٹ کے گوشت، مچھلی، کچھ پرند۔ ف۱۰۵ یہ اپنی عبدیت کا اقرار اور اپنی ربوبیت کی نفی ہے۔ اس میں نصاریٰ کا رد ہے۔ ف۱۰۶ یعنی جب حضرت عیسیٰ

اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ

دین خدا کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں ف۱۰۸ اے رب ہمارے ہم اس پر ایمان لائے جو

اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ

تو نے اُتارا اور رسول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے اور کافروں نے مکر کیا ف۱۰۹ اور اللہ نے ان کے ہلاک کی

اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ع اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ ثلثہ ع ۵ ۱۳ ۱۳

خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے ف۱۱۰ یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا ف۱۱۱

وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ

اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا ف۱۱۲ اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا اور تیرے

اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ

پیروؤں کو ف۱۱۳ قیامت تک تیرے منکروں پر ف۱۱۴ غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے

فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تو میں تم میں فیصلہ فرما دوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو تو وہ جو کافر ہوئے

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ یہود اپنے کفر پر قائم ہیں اور آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں اور اتنی آیات باہرات اور معجزات سے اثر پذیر نہیں ہوئے اور اس کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے پہچان لیا تھا کہ آپ ہی وہ مسیح ہیں جن کی توریت میں بشارت دی گئی ہے اور آپ ان کے دین کو منسوخ کریں گے تو جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوت کا اظہار فرمایا تو یہ ان پر بہت شاق گزرا اور وہ آپ کے ایذا و قتل کے درپے ہوئے اور آپ کے ساتھ انہوں نے کفر کیا۔ ف۱۰۷ حواری وہ مخلصین ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کے مددگار تھے اور آپ پر اول ایمان لائے یہ بارہ اشخاص تھے۔ ف۱۰۸ مسئلہ: اس آیت سے ایمان و اسلام کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء کا دین اسلام تھا نہ کہ یہودیت و نصرانیت۔ ف۱۰۹ یعنی کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مکر کیا کہ دھوکے کے ساتھ آپ کے قتل کا انتظام کیا اور اپنے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کردیا۔ ف۱۱۰ اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر کا یہ بدلہ دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شَباہت (شکل وصورت) اس شخص پر ڈال دی جو ان کے قتل کے لیے آمادہ ہوا تھا چنانچہ یہود نے اس کو اسی شبہ پر قتل کردیا۔ مسئلہ: لفظ ''مکر'' لغت عرب میں ''ستر'' یعنی پوشیدگی کے معنی میں ہے۔ اسی لیے خفیہ تدبیر کو بھی مکر کہتے ہیں اور وہ تدبیر اگر اچھے مقصد کے لیے ہو تو محمود اور کسی قبیح غرض کے لیے ہو تو مذموم ہوتی ہے، مگر اردو زبان میں یہ لفظ فریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے، اس لیے ہرگز شان الٰہی میں نہ کہا جائے گا، اور اب چونکہ عربی میں بھی بمعنی خداع کے معروف ہوگیا ہے، اس لیے عربی میں بھی شان الٰہی میں اس کا اطلاق جائز نہیں آیت میں جہاں کہیں وارد ہوا وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے۔ ف۱۱۱ یعنی تمہیں کفار قتل نہ کرسکیں گے۔ (مدارک وغیرہ) ف۱۱۲ آسمان پر محل کرامت اور مقر ملائکہ میں بغیر موت کے۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ میری امت پر خلیفہ ہو کر نازل ہوں گے، صلیب توڑیں گے، خنازیر کو قتل کریں گے، چالیس سال رہیں گے، نکاح فرمائیں گے، اولاد ہوگی، پھر آپ کا وصال ہوگا، وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں ہوں اور آخر عیسیٰ اور وسط میں میرے اہل بیت میں سے مہدی۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام منارۂ شرقی دمشق پر نازل ہوں گے۔ یہ بھی وارد ہوا کہ حجرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم میں مدفون ہوں گے۔ ف۱۱۳ یعنی مسلمانوں کو جو آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ ف۱۱۴ جو یہود ہیں۔

فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب کروں گا اور ان کا کوئی

نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

مددگار نہ ہوگا اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللّٰہ ان کا نیگ (اجر)

اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٧﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ

انھیں بھرپور دے گا اور ظالم اللّٰہ کو نہیں بھاتے یہ ہم تم پر پڑھتے ہیں کچھ

الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿٥٨﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ

آیتیں اور حکمت والی نصیحت عیسیٰ کی کہاوت اللّٰہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے **وف۱۱۵**

خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٥٩﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا

اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے اے سننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو

تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ

شک والوں میں نہ ہونا پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم

الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ

آ چکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم تم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں

وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى

اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللّٰہ کی

الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ

لعنت ڈالیں **وف۱۱۶** یہی بے شک سچا بیان ہے **وف۱۱۷** اور اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں **وف۱۱۸**

وف۱۱۵ شانِ نزول: نصاریٰ نجران کا ایک وفد سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ حضور سے کہنے لگے: آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ اللّٰہ کے بندے ہیں؟ فرمایا: ہاں، اس کے بندے اور اس کے رسول اور اس کے کلمے جو کنواری بتول عذراء کی طرف القاء کیے گئے۔ نصاریٰ یہ سن کر بہت غصہ میں آئے اور کہنے لگے یا محمد! کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے؟ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ (مَعَاذَ اللّٰہ) اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بغیر باپ ہی کے ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کیے گئے۔ تو جب انہیں اللّٰہ کی مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللّٰہ کی مخلوق و بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے۔ **وف۱۱۶** جب رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے نصاریٰ نجران کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور مُباہلہ کی دعوت دی (یعنی فریقین کا ایک دوسرے کیلئے اس طرح بددعا کرنا کہ جو جھوٹا ہو وہ ہلاک ہو جائے مباہلہ کہلاتا ہے۔) تو کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کر لیں کل آپ کو جواب دیں گے۔ جب وہ جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحبِ رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے عبد المسیح آپ

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ
اور بے شک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ فسادیوں کو
بِالْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا ع ۶ ۹ ۱۴
جانتا ہے تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں
وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْـٴًـا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا
یکساں ہے ف۱۱۹ یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں ف۱۲۰ اور ہم میں کوئی ایک دوسرے
بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا
کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا ف۱۲۱ پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم
مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ مَاۤ اُنْزِلَتِ
مسلمان ہیں اے کتاب والو ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو توریت و
التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰۤاَنْتُمْ
انجیل تو نہ اُتری مگر ان کے بعد تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۲ سنتے ہو یہ جو

کی کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ اے جماعت نصارٰی تم پہچان چکے کہ محمد نبی مرسل تو ضرور ہیں اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑو اور گھر کو لوٹ چلو۔ یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کی گود میں تو امام حسین ہیں اور دست مبارک میں حسن کا ہاتھ اور فاطمہ اور علی حضور کے پیچھے ہیں (رضی اللہ تعالٰی عنہم) اور حضور ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔ نجران کے سب سے بڑے نصرانی عالم (پادری) نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا: اے جماعت نصارٰی! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹا دینے کی دعا کریں تو اللہ تعالٰی پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دے۔ ان سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا۔ یہ سن کر نصارٰی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے۔ آخر کار انہوں نے جزیہ دینا منظور کیا مگر مباہلہ کے لیے تیار نہ ہوئے۔ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! نجران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دیے جاتے اور جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا، اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصارٰی ہلاک ہو جاتے۔ ف۱۱۷ کہ حضرت عیسٰی اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ان کا وہ حال ہے جو اوپر مذکور ہو چکا۔ ف۱۱۸ اس میں نصارٰی کا بھی رد ہے اور تمام مشرکین کا بھی۔ ف۱۱۹ اور قرآن اور توریت اور انجیل اس میں مختلف نہیں۔ ف۱۲۰ نہ حضرت عیسٰی کو نہ حضرت عزیر کو نہ اور کسی کو۔ ف۱۲۱ جیسا کہ یہود و نصارٰی نے احبار و رہبان (یہودی علماء و عیسائی راہبوں) کو بنایا کہ انہیں سجدے کرتے اور ان کی عبادتیں کرتے۔ (جمل) ف۱۲۲ **شان نزول:** نجران کے نصارٰی اور یہود کے احبار میں مباحثہ ہوا یہودیوں کا دعوٰی تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصرانیوں کا یہ دعوٰی تھا کہ آپ نصرانی تھے۔ یہ نزاع بہت بڑھا تو فریقین نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حَکَم مانا اور آپ سے فیصلہ چاہا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور علمائے توریت و انجیل پر ان کا کمال جہل ظاہر کر دیا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کا دعوٰی ان کے کمال جہل کی دلیل ہے۔ یہودیت و نصرانیت توریت و انجیل کے نزول کے بعد پیدا ہوئیں اور حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ جن پر توریت نازل ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صدہا برس بعد ہے اور حضرت عیسٰی جن پر انجیل نازل ہوئی، ان کا زمانہ حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دو ہزار برس کے قریب ہوا ہے اور توریت و انجیل کسی میں آپ کو یہودی یا نصرانی نہیں فرمایا گیا باوجود اس کے آپ کی نسبت یہ دعوٰی جہل و حماقت کی انتہا ہے۔

هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ
تم ہو ف۱۲۳ اس میں جھگڑے جس کا تمہیں علم تھا ف۱۲۴ تو اس میں ف۱۲۵ مجھ سے کیوں جھگڑتے ہو جس کا

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ
تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۱۲۶ ابراہیم نہ

يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ
یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور مشرکوں سے

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا
نہ تھے ف۱۲۷ بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے ف۱۲۸ اور یہ

النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ
نبی ف۱۲۹ اور ایمان والے ف۱۳۰ اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے کتابیوں کا ایک گروہ

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا
دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کر دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور

يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ
انہیں شعور نہیں ف۱۳۱ اے کتابیو اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود

تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ
گواہ ہو ف۱۳۲ اے کتابیو حق میں باطل کیوں ملاتے ہو ف۱۳۳ اور حق کیوں

الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ ع وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا ع ٨ ١٥
چھپاتے ہو حالانکہ تمہیں خبر ہے اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا ف۱۳۴ وہ جو

ف۱۲۳ اے اہل کتاب! تم ف۱۲۴ اور تمہاری کتابوں میں اس کی خبر دی گئی تھی یعنی نبی آخر الزماں صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ظہور اور آپ کی نعت وصفت کی جب یہ سب کچھ جان پہچان کر بھی تم حضور پر ایمان نہ لائے اور تم نے اس میں جھگڑا کیا۔ ف۱۲۵ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی کہتے ہیں۔ ف۱۲۶ حقیقت حال یہ ہے کہ ف۱۲۷ تو نہ کسی یہودی یا نصرانی کا اپنے آپ کو دین میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا صحیح ہوسکتا ہے نہ کسی مشرک کا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں یہود و نصارٰی پر تعریض ہے کہ وہ مشرک ہیں۔ ف۱۲۸ اور ان کے عہد نبوت میں ان پر ایمان لائے اور ان کی شریعت پر عامل رہے۔ ف۱۲۹ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم ف۱۳۰ اور آپ کے امتی۔ ف۱۳۱ شانِ نزول: یہ آیت حضرت معاذ بن جبل وحذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر (رضی اللہ تعالٰی عنہم) کے حق میں نازل ہوئی جن کو یہود اپنے دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتے اور یہودیت کی دعوت دیتے تھے۔ اس میں بتایا گیا کہ یہ ان کی ہوس خام (فضول خواہش) ہے، وہ ان کو گمراہ نہ کرسکیں گے۔ ف۱۳۲ اور تمہاری کتابوں میں سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت وصفت موجود ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ نبی برحق ہیں اور ان کا دین سچا دین۔ ف۱۳۳ اپنی کتابوں میں تحریف وتبدیل کر کے۔

بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ

ایمان والوں پر اُترا ف۱۳۵ صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ

لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَۚۖ۝۷۲ وَلَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْؕ قُلْ اِنَّ

شاید وہ پھر جائیں ف۱۳۶ اور یقین نہ لاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیرو ہے تم فرما دو کہ

الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِۙ اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ

اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۱۳۷ (یقین کا ہے کا نہ لاؤ) اس کا کہ کسی کو ملے ف۱۳۸ جیسا تمہیں ملا یا کوئی تم پر حجت لا سکے

عِنْدَ رَبِّكُمْؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ

تمہارے رب کے پاس ف۱۳۹ تم فرما دو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے چاہے دے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِیْمٌۚۙ۝۷۳ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

وسعت والا علم والا ہے اپنی رحمت سے ف۱۴۰ خاص کرتا ہے جسے چاہے ف۱۴۱ اور اللہ بڑے فضل

الْعَظِیْمِ۝۷۴ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖۤ

والا ہے اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اس کے پاس ایک ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا

اِلَیْكَۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ

کردے گا ف۱۴۲ اور ان میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اس کے پاس امانت رکھے تو وہ تجھے پھیر کر نہ دے گا مگر جب تک تو اس کے

عَلَیْهِ قَآىٕمًاؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌۚ

سر پر کھڑا رہے ف۱۴۳ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ اَن پڑھوں ف۱۴۴ کے معاملہ میں ہم پر کوئی مؤاخذہ نہیں

ف۱۳۴ اور انہوں نے باہم مشورہ کر کے یہ مکر سوچا۔ ف۱۳۵ یعنی قرآن شریف۔ ف۱۳۶ شانِ نزول: یہود اسلام کی مخالفت میں رات دن نئے نئے مکر کیا کرتے تھے۔ خیبر کے علماءِ یہود کے بارہ شخصوں نے باہمی مشورہ سے ایک یہ مکر سوچا کہ ان کی ایک جماعت صبح کو اسلام لے آئے اور شام کو مرتد ہو جائے اور لوگوں سے کہے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جو دیکھا تو ثابت ہوا کہ محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم وہ نبی موعود نہیں ہیں جن کی ہماری کتابوں میں خبر ہے تاکہ اس حرکت سے مسلمانوں کو دین میں شبہ پیدا ہو، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ان کا یہ راز فاش کر دیا اور ان کا یہ مکر نہ چل سکا اور مسلمان پہلے سے خبردار ہو گئے۔ ف۱۳۷ اور جو اس کے سوا ہے وہ باطل و گمراہی ہے۔ ف۱۳۸ دین و ہدایت اور کتاب و حکمت اور شرفِ فضیلت۔ ف۱۳۹ روزِ قیامت۔ ف۱۴۰ یعنی نبوت و رسالت سے۔ ف۱۴۱ مسئلہ: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللہ کے فضل سے ملتی ہے، اس میں استحقاق کا دخل نہیں۔ (خازن) ف۱۴۲ شانِ نزول: یہ آیت اہلِ کتاب کے حق میں نازل ہوئی اور اس میں ظاہر فرمایا گیا کہ ان میں دو قسم کے لوگ ہیں: امین و خائن۔ بعض تو ایسے ہیں کہ کثیر مال ان کے پاس امانت رکھا جائے تو بے کم و کاست وقت پر ادا کر دیں جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام جن کے پاس ایک قریشی نے بارہ سو اُوقیہ (تقریباً ۲ من ۱۲ کلو) سونا امانت رکھا تھا آپ نے اس کو ویسا ہی ادا کیا اور بعض اہلِ کتاب میں اتنے بددیانت ہیں کہ تھوڑے پر بھی ان کی نیت بگڑ جاتی ہے جیسے کہ فِنحاص بن عازوراء جس کے پاس کسی نے ایک اشرفی امانت رکھی تھی، مانگتے وقت اس سے مکر گیا۔ ف۱۴۳ اور جب ہی دینے والا اس کے پاس سے ہٹے وہ مال امانت ہضم کر جاتا ہے۔ ف۱۴۴ یعنی غیر کتابیوں۔

وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ
اور اللّٰہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں ف۱۴۵ ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا عہد پورا کیا

وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ
اور پرہیزگاری کی اور بے شک پرہیزگار اللّٰہ کو خوش آتے ہیں وہ جو اللّٰہ کے عہد اور اپنی قسموں کے

وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ف۱۴۶ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللّٰہ نہ ان سے بات

اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ
کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے درد ناک

اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ
عذاب ہے ف۱۴۷ اور ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل (ملاوٹ) کرتے ہیں کہ تم سمجھو

مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا
یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور کہتے ہیں یہ اللّٰہ کے پاس سے ہے اور

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا
وہ اللّٰہ کے پاس سے نہیں اور اللّٰہ پر دیدہ و دانستہ جھوٹ باندھتے ہیں ف۱۴۸ کسی

كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ
آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللّٰہ اُسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے ف۱۴۹ پھر وہ لوگوں

ف۱۴۵ کہ اس نے اپنی کتابوں میں دوسرے دین والوں کے مال ہضم کر جانے کا حکم دیا ہے، باوجودیکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں کوئی ایسا حکم نہیں۔ ف۱۴۶ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے اَحبار اور ان کے رؤساء ابورافع و کِنانہ بن ابی الحُقیق اور کعب بن اشرف و حُیَی بن اخطب کے حق میں نازل ہوئی، جنہوں نے اللّٰہ تعالیٰ کا وہ عہد چھپایا تھا جو سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم پر ایمان لانے کے متعلق ان سے توریت میں لیا گیا۔ انہوں نے اس کو بدل دیا اور بجائے اس کے اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللّٰہ کی طرف سے ہے اور یہ سب کچھ انہوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور زر حاصل کرنے کے لیے کیا۔ ف۱۴۷ مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں کہ روزِ قیامت اللّٰہ تعالیٰ نہ ان سے کلام فرمائے اور نہ ان کی طرف نظرِ رحمت کرے، نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے اور انہیں دردناک عذاب ہے۔ اس کے بعد سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے اس آیت کو تین مرتبہ پڑھا۔ حضرت ابوذر راوی نے کہا کہ وہ لوگ ٹوٹے اور نقصان میں رہے، یارسول اللّٰہ! وہ کون لوگ ہیں؟ حضور نے فرمایا: ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور احسان جتانے والا اور اپنے تجارتی مال کو جھوٹی قسم سے رواج دینے والا۔ حضرت ابوامامہ کی حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کا حق مارنے کے لئے قسم کھائے، اللّٰہ اس پر جنت حرام کرتا ہے اور دوزخ لازم کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ! اگرچہ تھوڑی ہی چیز ہو۔ فرمایا: اگرچہ ببول کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔ ف۱۴۸ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ دونوں کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت و

لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا

سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ف۱۵۰ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ف۱۵۱ ہو جاؤ اس سبب سے کہ

كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۙ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ

تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو ف۱۵۲ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا ف۱۵۳ کہ

تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ

فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھیرالو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ

اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ ع ۸ ۹ ۱۶

تم مسلمان ہولیے ف۱۵۴ اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا ف۱۵۵ جو میں تم کو

كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ

کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول ف۱۵۶ کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے ف۱۵۷ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا

وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا

اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی

اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى

ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی

بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ

اس ف۱۵۸ کے بعد پھرے ف۱۵۹ تو وہی لوگ فاسق ہیں ف۱۶۰ تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین چاہتے ہیں ف۱۶۱ اور اسی کے حضور

انجیل کی تحریف کی اور کتاب اللّٰہ میں اپنی طرف سے جو چاہا ملایا۔ ف۱۴۹ اور کمال علم و عمل عطا فرمائے اور گناہوں سے معصوم کرے۔ ف۱۵۰ یہ انبیاء سے ناممکن ہے اور ان کی طرف ایسی نسبت بہتان ہے۔ شانِ نزول: نجران کے نصاریٰ نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا ہے کہ ہم انہیں رب مانیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں۔ اس آیت کے شانِ نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابو رافع یہودی اور سید نصرانی نے سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہا: یا محمد! آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں؟ حضور نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں، نہ مجھے اللہ نے اس کا حکم دیا، نہ مجھے اس لیے بھیجا۔ ف۱۵۱ ربانی کے معنی عالم فقیہ اور عالم باعمل اور نہایت دیندار کے ہیں۔ ف۱۵۲ اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا ثمرہ یہ ہونا چاہیے کہ آدمی اللہ والا ہو جائے جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہوا اس کا علم ضائع اور بیکار ہے۔ ف۱۵۳ اللہ تعالیٰ یا اس کا کوئی نبی۔ ف۱۵۴ ایسا کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ ف۱۵۵ حضرت علی مرتضیٰ (کرّم اللہ تعالیٰ وَجهه) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم (علیہ السلام) اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نسبت عہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں۔ ف۱۵۶ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ف۱۵۷ اس طرح کہ ان کے صفات و احوال اس کے مطابق ہوں جو کتب انبیاء میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ ف۱۵۸ عہد ف۱۵۹ اور آنے

اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ

گردن رکھے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۱۶۲ خوشی سے ف۱۶۳ اور مجبوری سے ف۱۶۴ اور اسی کی طرف

يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ

پھیریں گے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو اترا ابراہیم

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى

اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں پر اور جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسیٰ

وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ

اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے ف۱۶۵ اور ہم اسی کے حضور

مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ

گردن جھکائے ہیں اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا

وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا

اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (نقصان اٹھانے والوں میں) سے ہے کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان

بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْۤا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ

لا کر کافر ہوگئے ف۱۶۶ اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول ف۱۶۷ سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں ف۱۶۸

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ

اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر

لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ

لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ اس میں رہیں نہ ان پر سے

والے نبی محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے اعراض کرے۔ ف۱۶۰ خارج از ایمان۔ ف۱۶۱ بعد عہد لیے جانے کے اور دلائل واضح ہونے کے باوجود۔
ف۱۶۲ ملائکہ اور انسان و جنات۔ ف۱۶۳ دلائل میں نظر کر کے اور انصاف اختیار کر کے اور یہ اطاعت ان کو فائدہ دیتی اور نفع پہنچاتی ہے۔ ف۱۶۴ کسی خوف سے یا عذاب کے دیکھ لینے سے، جیسا کہ کافر عندالموت وقتِ یاس (مرتے وقت زندگی سے مایوس ہوکر) ایمان لاتا ہے، یہ ایمان اس کو قیامت میں نفع نہ دے گا۔
ف۱۶۵ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے، بعض کے منکر ہوگئے۔ ف۱۶۶ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضور کی بعثت سے قبل آپ کے وسیلہ سے دعائیں کرتے تھے اور آپ کی نبوت کے مُقِر (ماننے اور تسلیم کرنے والے) تھے، اور آپ کی تشریف آوری کا انتظار کرتے تھے۔ جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو حسداً آپ کا انکار کرنے لگے اور کافر ہوگئے۔ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے توفیقِ ایمان دے کہ جو جان پہچان کر اور مان کر منکر ہوگئی۔ ف۱۶۷ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ وسلم۔ ف۱۶۸ اور وہ روشن معجزات دیکھ چکے تھے۔

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے مگر جنھوں نے اس کے بعد توبہ کی ف۱۶۹

وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ

اور آپا (خودکو) سنبھالا تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک وہ جو ایمان لا کر

اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ف۱۷۰ ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی ف۱۷۱ اور وہی ہیں

الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ

بہکے ہوئے وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے ان میں کسی سے

اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

زمین بھر سونا ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اگرچہ اپنی خلاصی کو دے اُن کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع ۹ ۱۱ ۱۷

دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی یار نہیں

ف۱۶۹ اور کفر سے باز آئے۔ شانِ نزول: حارث ابن سُوید انصاری کو کفار کے ساتھ جا ملنے کے بعد ندامت ہوئی تو انہوں نے اپنی قوم کے پاس پیام بھیجا کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کریں کہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تب وہ مدینہ منورہ میں تائب ہو کر حاضر ہوئے اور سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ ف۱۷۰ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی، جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے ساتھ کفر کیا، پھر کفر میں اور بڑھے، اور سیدِ انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور قرآن کے ساتھ کفر کیا، اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت سے قبل تو اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت دیکھ کر آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کے ظہور کے بعد کافر ہوگئے اور پھر کفر میں اور شدید ہوگئے۔ ف۱۷۱ اس حال میں یا وقتِ موت یا اگر وہ کفر پر مرے۔

الجزء الرابع (4)

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ۬ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو ف۱۷۲ اور تم جو کچھ خرچ کرو

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ۝۹۲ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِلَّا مَا

اللہ کو معلوم ہے سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے مگر وہ جو

حَرَّمَ اِسۡرَآءِيۡلُ عَلٰى نَفۡسِهٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰٮةُ ‌ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا

یعقوب نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا توریت اترنے سے پہلے تم فرماؤ توریت

بِالتَّوۡرٰٮةِ فَاتۡلُوۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝۹۳ فَمَنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

لا کر پڑھو اگر سچے ہو ف۱۷۳ تو اس کے بعد جو

الۡكَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝۹۴ قُلۡ صَدَقَ اللّٰهُ ‌ قف

وقف جبریل علیہ السلام

اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۷۴ تو وہی ظالم ہیں تم فرماؤ اللہ سچا ہے

فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۹۵ اِنَّ اَوَّلَ

تو ابراہیم کے دین پر چلو ف۱۷۵ جو ہر باطل سے جدا تھے اور شرک والوں میں نہ تھے بے شک سب میں پہلا

ف۱۷۲ "بِرّ" سے تقویٰ وطاعت مراد ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہاں خرچ کرنا عام ہے تمام صدقات کا یعنی واجبہ ہوں یا نافلہ سب اس میں داخل ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اسے رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔ (خازن) عمر بن عبدالعزیز شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے، ان سے کہا گیا: اس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے؟ فرمایا: شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں۔ (مدارک) بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت ابوطلحہ انصاری مدینے میں بڑے مالدار تھے انہیں اپنے اموال میں بیرحا (باغ) بہت پیارا تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کیا: مجھے اپنے اموال میں بیرحا سب سے پیارا ہے میں اس کو راہِ خدا میں صدقہ کرتا ہوں، حضور نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابوطلحہ نے بایمائے حضور (آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلم کے کہنے پر) اپنے اقارب اور بنی عم (چچا کی اولاد) میں اس کو تقسیم کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری کو لکھا کہ میرے لیے ایک باندی خرید کر بھیج دو! جب وہ آئی تو آپ کو بہت پسند آئی، آپ نے یہ آیت پڑھ کر اللہ کے لیے اس کو آزاد کر دیا۔ **ف۱۷۳ شانِ نزول:** یہود نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضور اپنے آپ کو ملّتِ ابراہیمی پر خیال کرتے ہیں باوجودیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونٹ کا گوشت اور دودھ نہیں کھاتے تھے، آپ کھاتے ہیں! تو آپ ملّتِ ابراہیمی پر کیسے ہوئے؟ حضور نے فرمایا کہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم پر حلال تھیں، یہود کہنے لگے کہ یہ حضرت نوح پر بھی حرام تھیں، حضرت ابراہیم پر بھی حرام تھیں اور ہم تک حرام ہی چلی آئیں، اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا گیا کہ یہود کا یہ دعویٰ غلط ہے بلکہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب پر حلال تھیں حضرت یعقوب نے کسی سبب سے ان کو اپنے اوپر حرام فرمایا اور یہ حرمت ان کی اولاد میں باقی رہی، یہود نے اس کا انکار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت اس مضمون پر ناطق ہے اگر تمہیں انکار ہے تو توریت لاؤ اس پر یہود کو اپنی فضیحت و رسوائی کا خوف ہوا اور وہ توریت نہ لا سکے، ان کا کذب ظاہر ہو گیا اور انہیں شرمندگی اٹھانی پڑی۔ **فائدہ:** اس سے ثابت ہوا کہ پچھلی شریعتوں میں احکام منسوخ ہوتے تھے اس میں یہود کا رد ہے جو نسخ کے قائل نہ تھے۔ **فائدہ:** حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے باوجود اس کے یہود کو توریت سے الزام دینا اور توریت کے مضامین سے استدلال فرمانا آپ کا معجزہ اور نبوت کی دلیل ہے اور اس سے آپ کے وہبی اور غیبی علوم کا پتہ چلتا ہے۔ **ف۱۷۴** اور کہے کہ ملّتِ ابراہیمی میں اونٹوں کے گوشت اور دودھ اللہ تعالیٰ نے حرام کئے تھے۔ **ف۱۷۵** کہ وہی اسلام اور

بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٦﴾ ج

گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما ف۱۷۶

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ ج وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ف۱۷۷ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ف۱۷۸ اور جو اس میں آئے امان میں ہو ف۱۷۹ اور اللہ کے لیے

النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے ف۱۸۰ اور جو منکر ہو تو اللہ

غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ ق

سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ ف۱۸۱ تم فرماؤ اے کتابیو اللہ کی آیتیں کیوں نہیں مانتے ف۱۸۲

وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ

اور تمہارے کام اللہ کے سامنے ہیں تم فرماؤ اے کتابیو کیوں اللہ کی راہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ

سے روکتے ہو ف۱۸۳ اسے جو ایمان لائے اسے ٹیڑھا کیا چاہتے ہو اور تم خود اس پر گواہ ہو ف۱۸۴ اور اللہ

دینِ محمدی ہے۔ ف۱۷۶ **شانِ نزول:** یہود نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ بیتُ المَقدِس ہمارا قبلہ ہے کعبہ سے افضل اور اس سے پہلا ہے انبیاء کا مقام ہجرت وقبلۂ عبادت ہے، مسلمانوں نے کہا کہ کعبہ افضل ہے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت وعبادت کے لیے مقرر کیا نماز کا قبلہ حج اور طواف کا موضع بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبہ معظّمہ ہے جو شہر مکّہ معظّمہ میں واقع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ کعبہ معظّمہ بیتُ المَقدِس سے چالیس سال قبل بنایا گیا۔ ف۱۷۷ جو اس کی حرمت وفضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرند کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو ادھر ادھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرند بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں اسی سے انہیں شفا ہوتی ہے اور وُحُوش (جنگلی جانور) ایک دوسرے کو حرم میں ایذا نہیں دیتے حتیٰ کہ کتے اس سرزمین میں ہرن پر نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے اور لوگوں کے دل کعبہ معظّمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ہر شبِ جمعہ کو ارواحِ اولیاء اس کے گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اس کی بے حرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے۔ انہیں آیات (نشانیوں) میں سے مقام ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا۔ (مدارک وخازن واحمدی) ف۱۷۸ مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے اور اس میں آپ کے قدم مبارک کے نشان تھے جو باوجود طویل زمانہ گزرنے اور بکثرت ہاتھوں سے مس ہونے کے ابھی تک کچھ باقی ہیں۔ ف۱۷۹ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قتل وجنایت کر کے حرم میں داخل ہو تو وہاں نہ اس کو قتل کیا جائے نہ اس پر حد قائم کی جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے والد خطّاب کے قاتل کو بھی حرم شریف میں پاؤں تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ وہ وہاں سے باہر آئے۔ ف۱۸۰ **مسئلہ:** اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے۔ حدیث شریف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر زاد وراحلہ سے فرمائی۔ زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہیے کہ جا کر واپس آنے تک کے لیے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل وعیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہیے، راہ کا امن بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی۔ ف۱۸۱ اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے۔ ف۱۸۲ جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ ف۱۸۳ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر کے اور آپ کی نعت وصفت چھپا کر جو توریت میں مذکور ہے۔ ف۱۸۴ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا

تمہارے کوتکوں (برے کاموں) سے بے خبر نہیں اے ایمان والو اگر تم کچھ

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَكَيْفَ

کتابیوں کے کہے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے ١٨٥ اور تم کیونکر

تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ

کفر کرو گے تم پر تو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اورتم میں اس کا رسول تشریف فرما ہے اورجس نے

ع ١٠ / ١ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اللہ کا سہارا لیا تو ضرور وہ سیدھی راہ دکھایا گیا اے ایمان

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾

والو اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

اوراللہ کی رسی مضبوط تھام لو ١٨٦ سب مل کراورآپس میں پھوٹ نہ جانا (فرقوں میں بٹ نہ جانا) ١٨٧ اور اللہ کا احسان

عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ

اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا (دشمنی تھی) اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں

کی نعت توریت میں مکتوب ہے اور اللہ کو جو دین مقبول ہے وہ صرف دینِ اسلام ہی ہے۔ ١٨٥ شانِ نزول: اَوس وخَزرَج کے قبیلوں میں پہلے بڑی عداوت تھی اور مدّتوں ان کے درمیان جنگ جاری رہی، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ان قبیلوں کے لوگ اسلام لاکر باہم شیر وشکر ہوئے۔ ایک روز وہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے اُنس ومحبت کی باتیں کررہے تھے، شاس بن قیس یہودی جو بڑا دشمن اسلام تھا اس طرف سے گزرا اوران کے باہمی روابط دیکھ کر جل گیا اور کہنے لگا کہ جب یہ لوگ آپس میں مل گئے تو ہمارا کیا ٹھکانا ہے، ایک جوان کو مقرر کیا کہ ان کی مجلس میں بیٹھ کر ان کی پچھلی لڑائیوں کا ذکر چھیڑے اوراس زمانہ میں ہر ایک قبیلہ جو اپنی مدح اور دوسروں کی حقارت کے اشعار لکھتا تھا پڑھے۔ چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا اوراس کی شرانگیزی سے دونوں قبیلوں کے لوگ طیش میں آگئے اور ہتھیار اٹھالیے قریب تھا کہ خونریزی ہوجائے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر پاکر مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے جماعتِ اہلِ اسلام یہ کیا جاہلیت کی حرکات ہیں میں تمہارے درمیان ہوں اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی عزت دی، جاہلیت کی بلا سے نجات دی، تمہارے درمیان الفت ومحبت ڈالی تم پھر زمانۂ کفر کی حالت کی طرف لوٹتے ہو، حضور کے ارشاد نے ان کے دلوں پر اثر کیا اورانہوں نے سمجھا کہ یہ شیطان کا فریب اور دشمن کا مکر تھا انہوں نے ہاتھوں سے ہتھیار پھینک دیئے اور روتے ہوئے ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرمانبردارانہ چلے آئے، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ١٨٦ حَبلِ اللّٰہِ کی تفسیر میں مفسرین کے چند قول ہیں بعض کہتے ہیں اس سے قرآن مراد ہے۔ مسلم کی حدیث شریف میں وارد ہوا کہ قرآن پاک ''حَبلُ اللّٰہ'' (اللہ کی رسی) ہے جس نے اس کا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہے جس نے اس کو چھوڑا وہ گمراہی پر۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حَبلُ اللّٰہ سے جماعت مراد ہے اور فرمایا کہ تم جماعت کو لازم کرلو کہ وہ حَبلُ اللّٰہ ہے جس کو مضبوط تھامنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ١٨٧ جیسے کہ یہود ونصاریٰ متفرق ہوگئے، اس آیت میں ان افعال وحرکات کی ممانعت کی گئی جو مسلمانوں کے درمیان تفرق کا سبب ہوں، طریقۂ مسلمین مذہبِ اہلِ سنت ہے اس کے سوا کوئی راہ اختیار کرنا دین میں تفریق اور

إِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ

بھائی ہوگئے ف۱۸۸ اور تم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے ف۱۸۹ تو اس نے تمہیں اس سے بچا دیا ف۱۹۰ اللّٰہ تم

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ

سے یوں ہی اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ

يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ

بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں ف۱۹۱

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا

اور یہی لوگ مراد کو پہنچے ف۱۹۲ اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ پڑگئی ف۱۹۳

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ ۙ يَّوْمَ

بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آچکی تھیں ف۱۹۴ اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے جس دن

تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ قف

کچھ منہ اونجالے (چمکتے) ہوں گے اور کچھ منہ کالے تو وہ جن کے منہ کالے ہوئے ف۱۹۵

اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

کیا تم ایمان لاکر کافر ہوئے ف۱۹۶ تو اب عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ

ممنوع ہے۔ ف۱۸۸ اور اسلام کی بدولت عداوت دور ہو کر آپس میں دینی محبت پیدا ہوئی حتیٰ کہ اوس اور خزرج کی وہ مشہور لڑائی جو ایک سو بیس سال سے جاری تھی اور اس کے سبب رات دن قتل و غارت کی گرم بازاری رہتی تھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللّٰہ تعالیٰ نے مٹادی اور جنگ کی آگ ٹھنڈی کردی اور جنگجو قبیلوں میں اُلفت و محبت کے جذبات پیدا کردیئے۔ ف۱۸۹ یعنی حالت کفر میں کہ اگر اسی حال پر مرجاتے تو دوزخ میں پہنچتے۔ ف۱۹۰ دولتِ ایمان عطا کرکے۔ ف۱۹۱ اس آیت سے امر معروف و نہی منکر کی فرضیت اور اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔ ف۱۹۲ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ نیکیوں کا حکم کرنا اور بدیوں سے روکنا بہترین جہاد ہے۔ ف۱۹۳ جیسا کہ یہود و نصاریٰ آپس میں مختلف ہوئے اور ان میں ایک دوسرے کے ساتھ عناد و دشمنی راسخ ہوگئی یا جیسا کہ خود تم زمانۂ اسلام سے پہلے جاہلیت کے وقت میں متفرق تھے تمہارے درمیان بغض و عناد تھا۔ مسئلہ: اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی۔ احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کرکے ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعت مسلمین میں تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے اور حسبِ ارشادِ حدیث وہ شیطان کا شکار ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْہُ۔ ف۱۹۴ اور حق واضح ہوچکا تھا۔ ف۱۹۵ یعنی کفار۔ اُن سے توبیخاً (جھڑکتے ہوئے) کہا جائے گا: ف۱۹۶ اس کے مخاطب یا تو تمام کفار ہیں اس صورت میں ایمان سے روزِ میثاق کا ایمان مراد ہے جب اللّٰہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے بَلٰی کہا تھا اور ایمان لائے تھے اب جو دنیا میں کافر ہوئے تو ان سے فرمایا جاتا ہے کہ روزِ میثاق ایمان لانے کے بعد تم کافر ہوگئے۔ حسن کا قول ہے کہ اس سے منافقین مراد ہیں جنہوں نے زبان سے اظہار ایمان کیا تھا اور ان کے دل منکر تھے۔ عِکْرِمَہ نے کہا کہ وہ اہلِ کتاب ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو حضور پر ایمان لائے اور حضور کے ظہور کے بعد آپ کا انکار کرکے کافر ہوگئے، ایک قول یہ ہے کہ اس کے مخاطب مرتدین ہیں جو اسلام لاکر پھر گئے اور کافر ہوگئے۔

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِیْهَا

اور وہ جن کے منہ اونجالے (روشن) ہوئے ف۱۹۷ وہ اللہ کی رحمت میں ہیں وہ ہمیشہ اس میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ مَا اللّٰهُ یُرِیْدُ

رہیں گے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم ٹھیک ٹھیک تم پر پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر

ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَی اللّٰهِ

ظلم نہیں چاہتا ف۱۹۸ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ ہی کی

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ ع ۱۱ / ۲

طرف سب کاموں کی رجوع ہے تم بہتر ہو ف۱۹۹ ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں

بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ

بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر کتابی ایمان

الْكِتٰبِ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

لاتے ف۲۰۰ تو ان کا بھلا تھا اُن میں کچھ مسلمان ہیں ف۲۰۱ اور زیادہ کافر

لَنْ یَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًی ؕ وَ اِنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ یُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ

وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے مگر یہی ستانا ف۲۰۲ اور اگر تم سے لڑیں تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے ف۲۰۳ پھر

لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ

ان کی مدد نہ ہوگی ان پر جما دی گئی خواری (ذلت) جہاں ہوں امان نہ پائیں ف۲۰۴ مگر اللہ کی ڈور ف۲۰۵

ف۱۹۷ یعنی اہلِ ایمان، کہ اس روز بکرمِہٖ تعالیٰ وہ فرحان وشاداں ہوں گے اور ان کے چہرے چمکتے دمکتے ہوں گے، داہنے بائیں اور سامنے نور ہوگا۔ ف۱۹۸ اور کسی کو بے جرم عذاب نہیں دیتا اور کسی کی نیکی کا ثواب کم نہیں کرتا۔ ف۱۹۹ اے اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ! **شانِ نزول:** یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ اصحاب رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے جس کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری اُمت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا دستِ رحمت جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا۔ ف۲۰۰ سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر ف۲۰۱ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب یہود میں سے اور نجاشی اور ان کے اصحاب نصاریٰ میں سے۔ ف۲۰۲ زبانی طعن و تشنیع اور دھمکی وغیرہ سے۔ **شانِ نزول:** یہود میں سے جو لوگ اسلام لائے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ہمراہی رؤساء یہود اُن کے دشمن ہوگئے اور انہیں ایذا دینے کی فکر میں رہنے لگے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو مطمئن کردیا کہ زبانی قیل وقال کے سوا وہ مسلمانوں کو کوئی آزار نہ پہنچا سکیں گے، غلبہ مسلمانوں ہی کو رہے گا اور یہود کا انجام ذلّت ورسوائی ہے۔ ف۲۰۳ اور تمہارے مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں گے، یہ غیبی خبریں ایسی ہی واقع ہوئیں۔ ف۲۰۴ ہمیشہ ذلیل ہی رہیں گے عزت کبھی نہ پائیں گے اسی کا اثر ہے کہ آج تک یہود کو کہیں کی سلطنت میسر نہ آئی جہاں رہے رعایا وغلام ہی بن کر رہے۔ ف۲۰۵ تھام کر یعنی ایمان لاکر۔

اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
اور آدمیوں کی ڈور سے ف۲۰۶ اور غضبِ الٰہی کے سزاوار ہوئے اور اُن پر جما دی گئی

الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ
محتاجی ف۲۰۷ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے کفر کرتے اور پیغمبروں

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا
کو ناحق شہید کرتے یہ اس لیے کہ نافرمانبردار اور سرکش تھے سب ایک

سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ
سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں ف۲۰۸ اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں

وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ
اور سجدہ کرتے ہیں ف۲۰۹ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ
کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں ف۲۱۰ اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں

وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ
اور یہ لوگ لائق ہیں اور وہ جو بھلائی کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ
اور اللہ کو معلوم ہیں ڈر والے ف۲۱۱ وہ جو کافر ہوئے ان کے مال اور اولاد ف۲۱۲

اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
ان کو اللہ سے کچھ نہ بچائیں گے اور وہ جہنمی ہیں ان کو

ف۲۰۶ یعنی مسلمانوں کی پناہ لے کر اور انہیں جزیہ دے کر۔ ف۲۰۷ چنانچہ یہودی کو مالدار ہو کر بھی غناءِ قلبی میسر نہیں ہوتا۔ ف۲۰۸ **شانِ نزول**: جب حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب ایمان لائے تو احبارِ یہود نے جل کر کہا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم میں سے جو ایمان لائے ہیں وہ برے لوگ ہیں اگر برے نہ ہوتے تو اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑتے، اس پر یہ آیت نازل فرمائی گئی۔ عطاء کا قول ہے کہ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ (کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں) سے چالیس مرد اہلِ نجران کے، بتّیس حبشہ کے، آٹھ روم کے مراد ہیں جو دینِ عیسوی پر تھے پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ ف۲۰۹ یعنی نماز پڑھتے ہیں، اس سے یا تو نماز عشاء مراد ہے جو اہلِ کتاب نہیں پڑھتے یا نماز تہجد۔ ف۲۱۰ اور دین میں مُداهَنَت (حق بات کہنے میں کسی کی پرواہ) نہیں کرتے۔ ف۲۱۱ یہود نے عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب سے کہا تھا کہ تم دینِ اسلام قبول کرکے ٹوٹے (نقصان) میں پڑے تو اللہ تعالٰی نے انہیں خبر دی کہ وہ درجاتِ عالیہ کے مستحق ہوئے اور اپنی نیکیوں کی جزا پائیں گے یہود کی بکواس بیہودہ ہے۔ ف۲۱۲ جن پر انہیں بہت ناز ہے۔

فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿١١٦﴾ مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ
ہمیشہ اس میں رہنا ۲۱۳ کہاوت اُس کی جو اس دنیا کی زندگی میں ۲۱۴ خرچ کرتے ہیں اس ہوا

رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا
کی سی ہے جس میں پالا (سخت ٹھنڈک) ہو وہ ایک ایسی قوم کی کھیتی پر پڑی جو اپنا ہی برا کرتے تھے تو اسے بالکل مار گئی ۲۱۵ اور

ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا
اللہ نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہ خود اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں اے ایمان والو غیروں کو

تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ۚ وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ
اپنا راز دار نہ بناؤ ۲۱۶ وہ تمہاری برائی میں گئی (کمی) نہیں کرتے ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے

بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ
بیر (بغض) ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ ۲۱۷ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے

بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾ هٰٓأَنتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا
ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو ۲۱۸ سنتے ہو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو ۲۱۹ اور

يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهِ ۚ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا اٰمَنَّا ۖ وَإِذَا
وہ تمہیں نہیں چاہتے ۲۲۰ اور حال یہ کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو ۲۲۱ اور وہ جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے ۲۲۲ اور

۲۱۳ شانِ نزول: یہ آیت بنی قُرَیظَہ وبنی نُضَیر کے حق میں نازل ہوئی، یہود کے رؤساء نے تحصیلِ ریاست ومال کی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ ان کے مال واولاد کچھ کام نہ آئیں گے وہ رسول کی دشمنی میں ناحق اپنی عاقبت برباد کررہے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین قریش کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ابوجہل کو اپنی دولت ومال پر بڑا فخر تھا اور ابوسفیان نے بدرواُحُد میں مشرکین پر بہت کثیر مال خرچ کیا تھا ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت تمام کفار کے حق میں عام ہے ان سب کو بتایا گیا کہ مال واولاد میں سے کوئی بھی کام آنے والا اور عذابِ الٰہی سے بچانے والا نہیں۔ **۲۱۴** مفسرین کا قول ہے کہ اس سے یہود کا وہ خرچ مراد ہے جو اپنے علماء اور رؤساء پر کرتے تھے ایک قول یہ ہے کہ کفار کے تمام نفقات وصدقات مراد ہیں ایک قول یہ ہے کہ ریاکار کا خرچ کرنا مراد ہے کیونکہ ان سب لوگوں کا خرچ کرنا یا نفع دنیوی کے لیے ہوگا یا نفع اخروی کے لیے اگر محض نفع دنیوی کے لیے ہو تو آخرت میں اس سے کیا فائدہ اور ریاکار کو تو آخرت اور رضائے الٰہی مقصود ہی نہیں ہوتی اس کا عمل دکھاوے اور نمود کے لیے ہوتا ہے ایسے عمل کا آخرت میں کیا نفع اور کافر کے تمام عمل اکارت ہیں وہ اگر آخرت کی نیت سے بھی خرچ کرے تو نفع نہیں پاسکتا ان لوگوں کے لیے وہ مثال بالکل مطابق ہے جو آیت میں ذکر فرمائی جاتی ہے۔ **۲۱۵** یعنی جس طرح کہ برفانی ہوا کھیتی کو برباد کردیتی ہے اسی طرح کفر انفاق کو باطل کردیتا ہے۔ **۲۱۶** ان سے دوستی نہ کرو، محبت کے تعلقات نہ رکھو، وہ قابل اعتماد نہیں ہیں۔ شانِ نزول: بعض مسلمان یہود سے قرابت اور دوستی اور پڑوس وغیرہ تعلقات کی بناء پر میل جول رکھتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ مسئلہ: کفار سے دوستی ومحبت کرنا اور انہیں اپنا راز دار بنانا ناجائز وممنوع ہے۔ **۲۱۷** غیظ وعناد **۲۱۸** تو ان سے دوستی نہ کرو۔ **۲۱۹** رشتہ داری اور دوستی وغیرہ تعلقات کی بناء پر **۲۲۰** اور دینی مخالفت کی بنا پر تم سے دشمنی رکھتے ہیں۔ **۲۲۱** اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے۔ **۲۲۲** یہ منافقین کا حال ہے۔

خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ

اکیلے ہوں تو تم پر انگلیاں چبائیں غصہ سے تم فرمادو کہ مرجاؤ اپنی گھٹن (قلبی جلن) میں ۲۲۳

اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ

اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگے ۲۲۴

وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ

اور تم کو برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کیے رہو ۲۲۵ تو ان کا

كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ ع ۱۲ ۱۱ ۲

داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا بے شک ان کے سب کام خدا کے گھیرے میں ہیں اور یاد کرو اے محبوب جب تم صبح کو ۲۲۶

اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ لا

اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے ۲۲۷ اور اللہ سنتا جانتا ہے

۲۲۳ بمیر تا بر ہی اے حسود کیں رنجیست ۔ کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست (اے حاسد! حسد کی بیماری سے نجات حاصل کرنے کیلئے مرجا کیونکہ موت کے سوااس سے چھٹکارا پانا بہت مشکل ہے)۔ ۲۲۴ اور اس پر وہ رنجیدہ ہوں۔ ۲۲۵ اور ان سے دوستی ومحبت نہ کرو۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں صبر وتقویٰ کام آتا ہے۔ ۲۲۶ بمقام مدینہ طیبہ بقصدِ احد ۲۲۷ جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ بیان جنگِ اُحد کا ہے جس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں شکست کھانے سے کفار کو بڑا رنج تھا اس لیے اُنہوں نے بقصدِ انتقام لشکر گراں مرتب کر کے فوج کشی کی، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ لشکرِ کفار اُحد میں اُترا ہے تو آپ نے اصحاب سے مشورہ فرمایا اس مشورت میں عبد اللہ بن اُبَیّ بن سَلُول کو بھی بلایا گیا جو اس سے قبل کبھی کسی مشورت کے لیے بلایا نہ گیا تھا اکثر انصار کی اور اس عبداللہ کی یہ رائے ہوئی کہ حضور مدینہ طیبہ میں ہی قائم رہیں اور جب کفار یہاں آئیں تب ان سے مقابلہ کیا جائے، یہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی تھی لیکن بعض اصحاب کی رائے یہ ہوئی کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر لڑنا چاہئے اور اسی پر انہوں نے اصرار کیا، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے اور اسلحہ زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے اب حضور کو دیکھ کر ان اصحاب کو ندامت ہوئی اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور کو رائے دینا اور اس پر اصرار کرنا ہماری غلطی تھی اس کو معاف فرمائیے اور جو مرضی مبارک ہو وہی کیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ نبی کے لیے سزاوار نہیں کہ ہتھیار پہن کر قبلِ جنگ اتار دے۔ مشرکینِ اُحد میں چہارشنبہ (بدھ) پنجشنبہ (جمعرات) کو پہنچے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ ایک انصاری کی نماز جنازہ پڑھ کر روانہ ہوئے اور پندرہ شوال ۳ھ روز یکشنبہ (اتوار کے دن) اُحد میں پہنچے یہاں نزول فرمایا اور پہاڑ کا ایک درہ جو لشکرِ اسلام کے پیچھے تھا اس طرف سے اندیشہ تھا کہ کسی وقت دشمن پشت پر سے آ کر حملہ کرے اس لیے حضور نے عبد اللہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ وہاں مامور فرمایا کہ اگر دشمن اس طرف سے حملہ آور ہو تو تیر باری کر کے اس کو دفع کر دیا جائے اور حکم دیا کہ کسی حال میں یہاں سے نہ ہٹنا اور اس جگہ کو نہ چھوڑنا خواہ فتح ہو یا شکست ہو عبد اللہ بن اُبَیّ بن سَلُول منافق جس نے مدینہ طیبہ میں رہ کر جنگ کرنے کی رائے دی تھی اپنی رائے کے خلاف کیے جانے کی وجہ سے برہم ہوا اور کہنے لگا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوعمر لڑکوں کا کہنا تو مانا اور میری بات کی پروا نہ کی اس عبد اللہ بن اُبَیّ کے ساتھ تین سو منافق تھے ان سے اس نے کہا کہ جب دشمن لشکرِ اسلام کے مقابل آجائے اس وقت بھاگ پڑو تا کہ لشکرِ اسلام میں اَبتری (انتشار وگڑبڑ) ہو جائے۔ اور تمہیں دیکھ کر اور لوگ بھی بھاگ نکلیں، مسلمانوں کے لشکر کی کل تعداد مع ان منافقین کے ہزار تھی اور مشرکین تین ہزار، مقابلہ ہوتے ہی عبداللہ بن اُبَیّ منافق اپنے تین سو منافقوں کو لے کر بھاگ نکلا اور حضور کے سات سو اصحاب حضور کے ساتھ رہ گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو ثابت رکھا یہاں تک کہ مشرکین کو ہزیمت ہوئی اب صحابہ بھاگتے ہوئے مشرکین کے پیچھے پڑ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قائم رہنے کے لیے فرمایا تھا وہاں قائم نہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ دکھا دیا کہ بدر میں اللہ اور اس کے

إِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ

جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں ف۲۲۸ اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ

اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے ف۲۲۹

فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ

تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گزار ہو جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں

اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ؕ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ

کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر ہاں کیوں نہیں اگر

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ

تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو

بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى

پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا ف۲۳۰ اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی

لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ

کے لیے اور اسی لیے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے ف۲۳۱ اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت

الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ ۙ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا

والے کے پاس سے ف۲۳۲ اس لیے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے ف۲۳۳ یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد

خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ

پھر (لوٹ) جائیں یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا

رسول کی فرمانبرداری کی برکت سے فتح ہوئی تھی یہاں حضور کے حکم کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے دلوں سے رعب و ہیبت دور فرمائی اور وہ پلٹ پڑے اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت رہی جس میں حضرت ابوبکر و علی و عباس و طلحہ و سعد تھے اسی جنگ میں دندانِ اقدس شہید ہوا اور چہرۂ اقدس پر زخم آیا، اسی کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۲۸ یہ دونوں گروہ انصار میں سے تھے ایک بنی سلمہ خزرج میں سے اور ایک بنی حارثہ اَوس میں سے یہ دونوں لشکر کے بازو تھے جب عبد اللہ بن اُبَیّ بن سلول منافق بھاگا تو انہوں نے بھی واپس جانے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور انہیں اس سے محفوظ رکھا اور وہ حضور کے ساتھ ثابت رہے یہاں اس نعمت و احسان کا ذکر فرمایا ہے۔ ف۲۲۹ تمہاری تعداد بھی کم تھی تمہارے پاس ہتھیاروں اور سواروں کی بھی کمی تھی۔ ف۲۳۰ چنانچہ مؤمنین نے روزِ بدر صبر و تقویٰ سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ پانچ ہزار فرشتوں کی مدد بھیجی اور مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست ہوئی۔ ف۲۳۱ اور دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے پریشانی اور اضطراب نہ ہو۔ ف۲۳۲ تو چاہیے کہ بندہ مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب (ربّ عزوجل) پر نظر رکھے اور اسی پر توکل رکھے۔ ف۲۳۳ اس طرح

يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۳ ۹

جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا

اے ایمان والو سود دونا دون نہ کھاؤ ف۲۳۴ اور اللہ سے

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ۚ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ ۚ

ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار رکھی ہے ف۲۳۵

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ۚ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ

اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو ف۲۳۶ اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ اور دوڑو ف۲۳۷ اپنے رب کی

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ ۙ

بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں ف۲۳۸ پرہیزگاروں کے لیے تیار رکھی ہے ف۲۳۹

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ

وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں ف۲۴۰ اور غصہ پینے والے اور لوگوں

کہ ان کے بڑے بڑے سردار مقتول ہوں اور گرفتار کیے جائیں جیسا کہ بدر میں پیش آیا۔ ف۲۳۴ مسئلہ: اس آیت میں سود کی ممانعت فرمائی گئی مع توبیخ کے اس زیادتی پر جو اس زمانہ میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرض دار کے پاس ادا کی کوئی شکل نہ ہوتی تو قرض خواہ مال زیادہ کرکے مدت بڑھا دیتا اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک کے سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود در سود کہتے مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ ف۲۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا: اس میں ایمانداروں کو تہدید (خبردار کرنا) ہے کہ سود وغیرہ جو چیزیں اللہ نے حرام فرمائیں ان کو حلال نہ جانیں کیونکہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے۔ ف۲۳۶ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت طاعتِ الٰہی ہے اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اللہ کا فرمانبردار نہیں ہوسکتا۔ ف۲۳۷ توبہ و ادائے فرائض و طاعات و اخلاص عمل اختیار کرکے۔ ف۲۳۸ یہ جنت کی وسعت کا بیان ہے اس طرح کہ لوگ سمجھ سکیں کیونکہ انہوں نے سب سے وسیع چیز جو دیکھی ہے وہ آسمان و زمین ہی ہے اس سے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ اگر آسمان و زمین کے طبقے طبقے اور پرت پرت بنا کر جوڑ دیئے جائیں اور سب کا ایک پرت کردیا جائے اس سے جنت کے عرض کا اندازہ ہوتا ہے کہ جنت کتنی وسیع ہے ہرقل بادشاہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ جب جنت کی یہ وسعت ہے کہ آسمان و زمین اس میں آجائیں تو پھر دوزخ کہاں ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے، اس کلام بلاغت نظام کے معنی نہایت دقیق ہیں ظاہر پہلو یہ ہے کہ دورۂ فلکی سے ایک جانب میں دن حاصل ہوتا ہے تو اس کے جانبِ مقابل میں شب ہوتی ہے اسی طرح جنت جانبِ بالا میں ہے اور دوزخ جہت پستی میں، یہود نے یہی سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا تو آپ نے بھی یہی جواب دیا تھا، اس پر انہوں نے کہا کہ توریت میں بھی اسی طرح سمجھایا گیا ہے، معنی یہ ہیں کہ اللہ کی قدرت و اختیار سے کچھ بعید نہیں جس شے کو جہاں چاہے رکھے یہ انسان کی تنگی نظر ہے کہ کسی چیز کی وسعت سے حیران ہوتا ہے تو پوچھنے لگتا ہے کہ ایسی بڑی چیز کہاں سمائے گی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جنت آسمان میں ہے یا زمین میں؟ فرمایا: کون سی زمین اور کون سا آسمان ہے جس میں جنت سما سکے۔ عرض کیا گیا: پھر کہاں ہے؟ فرمایا: آسمانوں کے اوپر زیرِ عرش۔ ف۲۳۹ اس آیت اور اس

عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ ﴿١٣٤﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا

سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں اور وہ کہ جب کوئی

فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ قف

بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۲۴۱ اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں ف۲۴۲

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ

اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ

جائیں ایسوں کا بدلہ اُن کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں ف۲۴۳ جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ قَدْ خَلَتْ

نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں (نیک لوگوں) کا کیا اچھا نیگ (بدلہ) ہے ف۲۴۴ تم سے

مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں آچکے ہیں ف۲۴۵ تو زمین میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾

جھٹلانے والوں کا ف۲۴۶ یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیز گاروں کو نصیحت ہے

سے اوپر کی آیت "وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ" سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہوچکیں موجود ہیں۔ ف۲۴۰ یعنی ہر حال میں خرچ کرتے ہیں۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا، یعنی خدا کی راہ میں دو تمہیں اللہ کی رحمت سے ملے گا۔ ف۲۴۱ یعنی ان سے کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو۔ ف۲۴۲ اور توبہ کریں اور گناہ سے باز آئیں اور آئندہ کے لیے اس سے باز رہنے کا عزم پختہ کریں کہ یہ توبۂ مقبولہ کے شرائط میں سے ہے۔ ف۲۴۳ شانِ نزول: تیہان خُرما فروش (کھجور بیچنے والے) کے پاس ایک حسین عورت خُرمے خریدنے آئی اس نے کہا: یہ خُرمے تو اچھے نہیں ہیں عمدہ خرمے مکان کے اندر ہیں اس حیلے سے اس کو مکان میں لے گیا اور پکڑ کر لپٹا لیا اور منہ چوم لیا، عورت نے کہا: خدا سے ڈر! یہ سنتے ہی اس کو چھوڑ دیا اور شرمندہ ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حال عرض کیا، اس پر یہ آیت "وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا" نازل ہوئی، ایک قول یہ ہے کہ ایک انصاری اور ایک ثَقَفِی دونوں میں محبت تھی اور ہر ایک نے ایک دوسرے کو بھائی بنایا تھا ثَقَفِی جہاد میں گیا تھا اور اپنے مکان کی نگرانی اپنے بھائی انصاری کے سپرد کر گیا تھا ایک روز انصاری گوشت لایا جب ثَقَفِی کی عورت نے گوشت لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو انصاری نے اس کا ہاتھ چوم لیا اور چومتے ہی اس کو سخت ندامت و شرمندگی ہوئی اور وہ جنگل میں نکل گیا اپنے سر پر خاک ڈالی اور منہ پر طمانچے مارے جب ثَقَفِی جہاد سے واپس آیا تو اس نے اپنی بی بی سے انصاری کا حال دریافت کیا: اس نے کہا: خدا ایسے بھائی نہ بڑھائے اور واقعہ بیان کیا، انصاری پہاڑوں میں روتا و استغفار و توبہ کرتا پھرتا تھا ثَقَفِی اُس کو تلاش کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اس کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ف۲۴۴ یعنی اطاعت شعاروں کے لیے بہتر جزا ہے۔ ف۲۴۵ پچھلی اُمتوں کے ساتھ جنہوں نے حرص دنیا اور اس کے لذّات کی طلب میں انبیاء و مرسلین کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے انہیں مہلتیں دیں پھر بھی وہ راہِ راست پر نہ آئے تو انہیں ہلاک و برباد کر دیا۔ ف۲۴۶ تا کہ تمہیں عبرت ہو۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِنْ

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ ف۲۴۷ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر

يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ

تمہیں ف۲۴۸ کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں ف۲۴۹ اور یہ دن ہیں

نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ

جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں ف۲۵۰ اور اس لیے کہ اللہ پہچان کرادے ایمان والوں کی ف۲۵۱ اور تم میں سے کچھ لوگوں

شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٠﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کر دے ف۲۵۲

وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

اور کافروں کو مٹادے ف۲۵۳ کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے

الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ

تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی ف۲۵۴ اور تم تو موت کی تمنا کیا

الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿١٤٣﴾ ع وَمَا ع ١٤ ١٤ ٥

کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے ف۲۵۵ تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے اور

مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ

محمد تو ایک رسول ہیں ف۲۵۶ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے ف۲۵۷ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا

ف۲۴۷ اس کا جو جنگِ اُحد میں پیش آیا۔ ف۲۴۸ جنگِ اُحد میں ف۲۴۹ جنگِ بدر میں، باوجود اس کے انہوں نے پست ہمتی نہ کی اور تم سے مقابلہ کرنے میں سستی سے کام نہ لیا تو تمہیں بھی سستی و کم ہمتی نہ چاہئے۔ ف۲۵۰ کبھی کسی کی باری ہے کبھی کسی کی۔ ف۲۵۱ صبر و اخلاص کے ساتھ کہ ان کو مشقت و ناکامی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی اور ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آسکتی۔ ف۲۵۲ اور انہیں گناہوں سے پاک کردے۔ ف۲۵۳ یعنی کافروں سے جو مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ تو مسلمانوں کے لیے شہادت و تَطْہِیر (گناہوں سے پاکی) ہیں اور مسلمان جو کفار کو قتل کریں تو یہ کفار کی بربادی اور ان کا اِسْتِیْصَال (خاتمہ کرنا) ہے۔ ف۲۵۴ کہ اللہ کی رضاء کے لیے کیسے زخم کھاتے اور تکلیف اٹھاتے ہیں اس میں ان پر عتاب ہے جو روزِ اُحد کفار کے مقابلہ سے بھاگے۔ ف۲۵۵ شانِ نزول: جب شہداءِ بدر کے درجے اور مرتبے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے انعام و احسان بیان فرمائے گئے تو جو مسلمان وہاں حاضر نہ تھے انہیں حسرت ہوئی اور انہوں نے آرزو کی کہ کاش کسی جہاد میں انہیں حاضری میسر آئے اور شہادت کے درجات ملیں، انہیں لوگوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُحد پر جانے کے لیے اصرار کیا تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۵۶ اور رسولوں کی بعثت کا مقصود رسالت کی تبلیغ اور حجت کا لازم کردینا ہے نہ کہ اپنی قوم کے درمیان ہمیشہ موجود رہنا۔ ف۲۵۷ اور ان کے متبعین ان کے بعد ان کے دین پر باقی رہے۔ شانِ نزول: جنگِ اُحد میں جب کافروں نے پکارا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اور شیطان نے یہ جھوٹی افواہ مشہور کی تو صحابہ کو بہت اضطراب ہوا اور ان میں سے کچھ لوگ بھاگ نکلے پھر جب ندا کی گئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں تو صحابہ کرام کی ایک جماعت

قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ

شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ

شَيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ

کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا ف۲۵۸ اور کوئی جان بے حکمِ خدا مر

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ

نہیں سکتی ف۲۵۹ سب کا وقت لکھا رکھا ہے ف۲۶۰ اور جو دنیا کا انعام چاہے ف۲۶۱ ہم اس میں سے اسے دیں

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٥﴾ وَ

اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے دیں ف۲۶۲ اور قریب ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں اور

كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ

کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے تو نہ سست پڑے ان مصیبتوں سے جو

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٦﴾

اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے ف۲۶۳ اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ

وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے ف۲۶۴ کہ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے

اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰتٰىھُمُ

کام میں کیں ف۲۶۵ اور ہمارے قدم جما دے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے ف۲۶۶ تو اللہ نے انہیں

واپس آئی حضور نے انہیں ہزیمت پر ملامت کی، انہوں نے عرض کیا: ہمارے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں آپ کی شہادت کی خبر سن کر ہمارے دل ٹوٹ گئے اور ہم سے ٹھہرا نہ گیا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ انبیاء کے بعد بھی اُمتوں پر ان کے دین کا اتباع لازم رہتا ہے تو اگر ایسا ہوتا بھی تو حضور کے دین کا اتباع اور اس کی حمایت لازم رہتی۔ ف۲۵۸ جو نہ پھرے اور اپنے دین پر ثابت رہے ان کو شاکرین فرمایا کیونکہ انہوں نے اپنے ثبات سے نعمت اسلام کا شکر ادا کیا۔ حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اَمِیْنُ الشَّاکِرِیْن ہیں۔ ف۲۵۹ اس میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جَری (بہادر) بنایا جاتا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکمِ الٰہی کے مر نہیں سکتا چاہے وہ مَہالِک ومَعارِک (خوفناک جگہوں اور جنگوں) میں گھس جائے اور جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچا سکتی۔ ف۲۶۰ اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ ف۲۶۱ اور اس کو اپنے عمل وطاعت سے حصول دنیا مقصود ہو۔ ف۲۶۲ اس سے ثابت ہوا کہ مدار نیّت پر ہے جیسا کہ بخاری ومسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے۔ ف۲۶۳ ایسا ہی ہر ایماندار کو چاہیے۔ ف۲۶۴ یعنی حمایتِ دین ومقاماتِ حَرب (جنگ کے میدانوں) میں ان کی زبان پر کوئی ایسا کلمہ نہ آتا جس میں گھبراہٹ پریشانی اور تزلزل کا شائبہ بھی ہوتا بلکہ وہ اِستِقلال (مضبوطی) کے ساتھ ثابت قدم رہتے اور دعا کرتے ف۲۶۵ یعنی تمام صغائر وکبائر باوجودیکہ وہ لوگ ربانی یعنی اتقیا تھے پھر بھی گناہوں کا اپنی طرف نسبت کرنا شانِ تواضع وانکسار اور آدابِ عبدیت میں سے ہے۔ ف۲۶۶ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طلبِ حاجت سے قبل توبہ واستغفار آدابِ دعا میں سے ہے۔

اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا وَحُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

دنیا کا انعام دیا ف۲۶۷ اور آخرت کے ثواب کی خوبی ف۲۶۸ اور نیکی والے اللہ کو

الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۱۴۸ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ع ۱۵ ۵ ۶

پیارے ہیں اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہے پر چلے ف۲۶۹

يَرُدُّوۡكُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ۝۱۴۹ بَلِ اللّٰهُ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ

تو وہ تمہیں الٹے پاؤں لوٹا دیں گے ف۲۷۰ پھر ٹوٹا کھا کے (نقصان اٹھا کے) پلٹ جاؤ گے ف۲۷۱ بلکہ اللہ تمہارا مولا ہے

وَهُوَ خَيۡرُ النّٰصِرِيۡنَ ۝۱۵۰ سَنُلۡقِىۡ فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ

اور وہ سب سے بہتر مددگار کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے ف۲۷۲

بِمَاۤ اَشۡرَكُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا ۚ وَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئۡسَ

کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس پر اس نے کوئی سمجھ نہ اُتاری اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا برا

مَثۡوَى الظّٰلِمِيۡنَ ۝۱۵۱ وَلَقَدۡ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗۤ اِذۡ تَحُسُّوۡنَهُمۡ

ٹھکانا ناانصافوں کا اور بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جب کہ تم اس کے حکم سے کافروں کو

بِاِذۡنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلۡتُمۡ وَتَنَازَعۡتُمۡ فِى الۡاَمۡرِ وَعَصَيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ

قتل کرتے تھے ف۲۷۳ یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا ف۲۷۴ اور نافرمانی کی ف۲۷۵ بعد اس کے

مَاۤ اَرٰٮكُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ

کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تمہاری خوشی کی بات ف۲۷۶ تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا ف۲۷۷ اور تم میں کوئی آخرت

ف۲۶۷ یعنی فتح وظفر اور دشمنوں پر غلبہ ف۲۶۸ مغفرت و جنت اور استحقاق سے زیادہ انعام و اکرام ف۲۶۹ خواہ وہ یہود و نصارٰی ہوں یا منافق و مشرک ف۲۷۰ کفر و بے دینی کی طرف ف۲۷۱ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کفار سے علیحدگی اختیار کریں اور ہرگز ان کی رائے و مشورے پر عمل نہ کریں اور ان کے کہے پر نہ چلیں۔ ف۲۷۲ جنگِ اُحد سے واپس ہو کر جب ابوسفیان وغیرہ اپنے لشکریوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف سے روانہ ہوئے تو انہیں اس پر افسوس ہوا کہ ہم نے مسلمانوں کو بالکل ختم کیوں نہ کر ڈالا آپس میں مشورہ کر کے اس پر آمادہ ہوئے کہ چل کر انہیں ختم کر دیں جب یہ قصد پختہ ہوا تو اللہ تعالٰی نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور انہیں خوف شدید پیدا ہوا اور وہ مکہ مکرّمہ ہی کی طرف واپس ہو گئے اگرچہ سبب تو خاص تھا لیکن رعب تمام کفار کے دلوں میں ڈال دیا گیا کہ دنیا کے سارے کفار مسلمانوں سے ڈرتے ہیں اور بِفَضۡلِهٖ تَعَالٰى دینِ اسلام تمام ادیان پر غالب ہے۔ ف۲۷۳ جنگِ اُحد میں ف۲۷۴ کفار کی ہزیمت کے بعد۔ حضرت عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ جو تیر انداز تھے وہ آپس میں کہنے لگے کہ مشرکین کو ہزیمت ہو چکی اب یہاں ٹھہر کر کیا کریں چلو کچھ مال غنیمت حاصل کرنے کی کوشش کریں بعض نے کہا: مرکز مت چھوڑو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاکید حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی جگہ قائم رہنا کسی حال میں مرکز نہ چھوڑنا جب تک میرا حکم نہ آئے مگر لوگ غنیمت کے لیے چل پڑے اور حضرت عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ دس سے کم اصحاب رہ گئے۔ ف۲۷۵ کہ مرکز چھوڑ دیا اور غنیمت حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے۔ ف۲۷۶ یعنی کفار کی ہزیمت۔ ف۲۷۷ جو مرکز چھوڑ کر غنیمت کے لیے چلا گیا۔

الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

چاہتا تھا ف۲۷۸ پھر تمہارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے ف۲۷۹ اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ

ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّ

مسلمانوں پر فضل کرتا ہے جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے اور

الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِیْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى

دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے ف۲۸۰ تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا ف۲۸۱ اور معافی اس لیے سنائی کہ جو ہاتھ

مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ

سے گیا اور جو افتاد (مصیبت) پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے پھر غم کے بعد

عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ

تم پر چین کی نیند اُتاری ف۲۸۲ کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے تھی ف۲۸۳ اور

طَآىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ

ایک گروہ کو ف۲۸۴ اپنی جان کی پڑی تھی ف۲۸۵ اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے ف۲۸۶ جاہلیت کے

الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ

سے گمان کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے تم فرما دو کہ اختیار تو

كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ

سارا اللہ کا ہے ف۲۸۷ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں ف۲۸۸ جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں

ف۲۷۸ جو اپنے امیر عبداللہ بن جبیر کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہ کر شہید ہو گیا۔ ف۲۷۹ اور مصیبتوں پر تمہارے صابر و ثابت رہنے کا امتحان ہو۔ ف۲۸۰ کہ خدا کے بندو میری طرف آؤ۔ ف۲۸۱ یعنی تم نے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کر کے آپ کو غم پہنچایا تھا اس کے بدلے تم کو ہزیمت کے غم میں مبتلا کیا۔

ف۲۸۲ جو رعب و خوف دلوں میں تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے دور کیا اور امن و راحت کے ساتھ ان پر نیند اتاری یہاں تک کہ مسلمانوں کو غنودگی آگئی اور نیند نے ان پر غلبہ کیا۔ حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ روزِ اُحد نیند ہم پر چھا گئی ہم میدان میں تھے تلوار ہمارے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی پھر اٹھاتے تھے پھر چھوٹ جاتی تھی۔

ف۲۸۳ اور وہ جماعت مومنین صادق الایمان کی تھی۔ ف۲۸۴ جو منافق تھے۔ ف۲۸۵ اور وہ خوف سے پریشان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں مومنین کو منافقین سے اس طرح ممتاز کیا تھا کہ مومنین پر تو امن و اطمینان کی نیند کا غلبہ تھا اور منافقین خوف و ہراس میں اپنی جانوں کے خوف سے پریشان تھے اور یہ آیت عظیمہ اور معجزۂ باہرہ تھا۔ ف۲۸۶ یعنی منافقین کو یہ گمان ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ فرمائے گا یا یہ کہ حضور شہید ہو گئے اب آپ کا دین باقی نہ رہے گا۔

ف۲۸۷ فتح و ظفر قضا و قدر سب اس کے ہاتھ ہے۔ ف۲۸۸ منافقین اپنا کفر اور وعدۂ الٰہی میں اپنا متردّد ہونا اور جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ چلے آنے پر مُتاَسِّف (افسردہ) ہونا۔

لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ

ہمارا کچھ بس ہوتا ف۲۸۹ تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرما دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی

الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ

جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے ف۲۹۰ اور اس لیے کہ اللہ تمہارے

صُدُوْرِكُمْ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ

سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے ف۲۹۱ اسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات

الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا

جانتا ہے ف۲۹۲ بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے ف۲۹۳ جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں

اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَ لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ

انہیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث ف۲۹۴ اور بے شک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا بے شک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۵۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ ع ١٦

اللہ بخشنے والا حلم والا ہے اے ایمان والو ان کافروں ف۲۹۵ کی طرح

كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى

نہ ہونا جنہوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت کہا جب وہ سفر یا جہاد کو گئے ف۲۹۶

لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا ۚ لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ

کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے نہ مارے جاتے اس لیے کہ اللہ ان کے دلوں میں اس کا

قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَ

افسوس رکھے اور اللہ جلاتا اور مارتا ہے ف۲۹۷ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور

ف۲۸۹ اور ہمیں سمجھ ہوتی تو ہم گھر سے نہ نکلتے، مسلمانوں کے ساتھ اہلِ مکّہ سے لڑائی کے لیے نہ آتے اور ہمارے سردار نہ مارے جاتے۔ پہلے مقولہ کا قائل عبد اللہ بن اُبَیّ بن سَلُول منافق ہے اور اس مقولہ کا قائل مُعَتِّب بن قُشَیر۔ ف۲۹۰ اور گھروں میں بیٹھ رہنا کچھ کام نہ آتا کیونکہ قضاوقدر کے سامنے تدبیر وحیلہ بیکار ہے۔ ف۲۹۱ اخلاص یا نفاق ف۲۹۲ اس سے کچھ چھپا نہیں اور یہ آزمائش دوسروں کو خبردار کرنے کے لیے ہے۔ ف۲۹۳ اور جنگِ اُحد میں بھاگ گئے اور نبی کریم کے ساتھ تیرہ یا چودہ اصحاب کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ ف۲۹۴ کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف مرکز چھوڑا۔ ف۲۹۵ یعنی ابن اُبَیّ وغیرہ منافقین ف۲۹۶ اور اس سفر میں مر گئے یا جہاد میں شہید ہو گئے۔ ف۲۹۷ موت وحیات اسی کے اختیار میں ہے، وہ چاہے تو مسافر و غازی کو سلامت لائے اور محفوظ گھر میں بیٹھے ہوئے کو موت دے ان منافقین کے پاس بیٹھ رہنا کیا کسی کو موت سے بچا سکتا ہے اور جہاد میں جانے سے کب موت لازم ہے اور اگر آدمی جہاد میں مارا جائے تو وہ موت گھر

لَىِٕنۡ قُتِلۡتُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَوۡ مُتُّمۡ لَمَغۡفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَحۡمَۃٌ خَیۡرٌ

بے شک اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مرجاؤ ف۲۹۸ تو اللہ کی بخشش اور رحمت ف۲۹۹ ان کے

مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَىِٕنۡ مُّتُّمۡ اَوۡ قُتِلۡتُمۡ لَاِالَی اللّٰہِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا

سارے دھن دولت سے بہتر ہے اور اگر تم مرو یا مارے جاؤ تو اللہ ہی کی طرف اٹھنا ہے ف۳۰۰ تو کیسی کچھ

رَحۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَہُمۡ ۚ وَلَوۡ کُنۡتَ فَظًّا غَلِیۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا

اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے ف۳۰۱ اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے ف۳۰۲ تو وہ ضرور تمہارے گرد

مِنۡ حَوۡلِکَ ۪ فَاعۡفُ عَنۡہُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ وَشَاوِرۡہُمۡ فِی الۡاَمۡرِ ۚ

سے پریشان ہو جاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو ف۳۰۳ اور کاموں میں ان سے مشورہ لو ف۳۰۴

فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِیۡنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنۡ

اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو ف۳۰۵ بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں اگر

یَّنۡصُرۡکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمۡ ۚ وَاِنۡ یَّخۡذُلۡکُمۡ فَمَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَنۡصُرُکُمۡ

اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا ف۳۰۶ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو پھر

مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ وَعَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنۡ

تمہاری مدد کرے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور کسی نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ

یَّغُلَّ ؕ وَمَنۡ یَّغۡلُلۡ یَاۡتِ بِمَا غَلَّ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفۡسٍ مَّا

وہ کچھ چھپا رکھے ف۳۰۷ اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا پھر ہر جان کو ان کی

کی موت سے بدرجہا بہتر، لہٰذا منافقین کا یہ قول باطل اور فریب دہی ہے اور ان کا مقصد مسلمانوں کو جہاد سے نفرت دلانا ہے جیسا کہ اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔ ف۲۹۸ اور بالفرض وہ صورت پیش ہی آجائے جس کا تمہیں اندیشہ دلایا جاتا ہے۔ ف۲۹۹ جو راہِ خدا میں مرنے پر حاصل ہوتی ہے۔ ف۳۰۰ یہاں مقامات عبدیت کے تینوں مقاموں کا بیان فرمایا گیا۔ پہلا مقام تو یہ ہے کہ بندہ بخوفِ دوزخ اللہ کی عبادت کرے تو اس کو عذابِ نار سے اَمن دی جاتی ہے اس کی طرف "لَمَغۡفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ" میں اشارہ ہے۔ دوسری قسم وہ بندے ہیں جو جنت کے شوق میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اس کی طرف "وَرَحۡمَۃٌ" میں اشارہ ہے کیونکہ رحمت بھی جنت کا ایک نام ہے تیسری قسم وہ مخلص بندے ہیں جو عشقِ الٰہی اور اس کی ذات پاک کی محبت میں اس کی عبادت کرتے ہیں اور ان کا مقصود اس کی ذات کے سوا اور کچھ نہیں ہے انہیں حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنے دائرۂ کرامت میں اپنی تجلّی سے نوازے گا اس کی طرف "لَاِالَی اللّٰہِ تُحۡشَرُوۡنَ" میں اشارہ ہے۔ ف۳۰۱ اور آپ کے مزاج میں اس درجہ لطف و کرم اور رأفت و رحمت ہوئی کہ روزِ اُحد غضب نہ فرمایا۔ ف۳۰۲ اور شدت و غلظت سے کام لیتے ف۳۰۳ تا کہ اللّٰہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ ف۳۰۴ کہ اس میں ان کی دلداری بھی ہے اور عزت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ سنت ہو جائے گا اور آئندہ امت اس سے نفع اٹھاتی رہے گی۔ مشورہ کے معنی ہیں کسی امر میں رائے دریافت کرنا۔ مسئلہ: اس سے اِجتہاد کا جواز اور قیاس کا حجت ہونا ثابت ہوا۔ (مدارک وخازن) ف۳۰۵ توکل کے معنی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اس کے سپرد کر دینا۔ مقصود یہ ہے کہ بندے کا اعتماد تمام کاموں میں اللہ پر ہونا چاہئے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ توکّل کے خلاف نہیں ہے۔ ف۳۰۶ اور مددِ الٰہی وہی پاتا ہے

كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ

کمائی بھر پور دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا تو کیا جو اللہ کی مرضی پر چلا ف۳۰۸ وہ اس جیسا ہو گا جس نے

بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ

اللہ کا غضب اوڑھا (حقدار بنا) ف۳۰۹ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا بُری جگہ پلٹنے کی وہ اللہ کے یہاں

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

درجہ درجہ ہیں ف۳۱۰ اور اللہ ان کے کام دیکھتا ہے بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا ف۳۱۱ مسلمانوں پر

اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ

کہ ان میں انہیں میں سے ف۳۱۲ ایک رسول ف۳۱۳ بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے ف۳۱۴ اور انہیں پاک کرتا ف۳۱۵

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ

اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے ف۳۱۶ اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی

مُّبِيْنٍ ﴿١٦٤﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى النصف

میں تھے ف۳۱۷ کیا جب تمہیں کوئی مصیبت پہنچے ف۳۱۸ کہ اس سے دُونی تم پہنچا چکے ہو ف۳۱۹ تو کہنے لگو کہ یہ کہاں

هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٦٥﴾

سے آئی ف۳۲۰ تم فرما دو کہ وہ تمہاری ہی طرف سے آئی ف۳۲۱ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے

جو اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔ ف۳۰۷ کیونکہ یہ شانِ نبوت کے خلاف ہے اور انبیاء سب معصوم ہیں ان سے ایسا ممکن نہیں نہ وحی میں نہ غیر وحی میں اور جو کوئی شخص کچھ چھپا رکھے اس کا حکم اسی آیت میں آگے بیان فرمایا جاتا ہے۔ ف۳۰۸ اور اس کی اطاعت کی نافرمانی سے بچا جیسے کہ مہاجرین و انصار و صالحین اُمت ف۳۰۹ یعنی اللہ کا نافرمان ہوا جیسے منافقین و کفار ف۳۱۰ ہر ایک کی منزلت اور اس کا مقام جُدا، نیک کا الگ، بد کا الگ ف۳۱۱ مِنّتْ نعمتِ عظیمہ کو کہتے ہیں اور بے شک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نعمتِ عظیمہ ہے کیونکہ خلق کی پیدائش جہل و عدمِ دِرایت و قلتِ فہم و نقصانِ عقل پر ہے تو اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور کی بدولت انہیں بینائی عطا فرما کر جہل سے نکالا اور آپ کے صدقہ میں راہِ راست کی ہدایت فرمائی اور آپ کے طفیل میں بے شمار نعمتیں عطا کیں۔ ف۳۱۲ یعنی ان کے حال پر شفقت و کرم فرمانے والا اور ان کے لیے باعثِ فخر و شرف جس کے احوال، زہد، ورع، راست بازی، دیانتداری، خصائلِ جمیلہ، اخلاقِ حمیدہ سے وہ واقف ہیں۔ ف۳۱۳ سید عالم خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ف۳۱۴ اور اس کی کتابِ مجید، فرقانِ حمید ان کو سناتا ہے باوجودیکہ ان کے کان پہلے کبھی کلامِ حق و وحیٔ سماوی سے آشنا نہ ہوئے تھے۔ ف۳۱۵ کفر و ضلالت اور ارتکابِ محرمات و معاصی اور خصائلِ ناپسندیدہ و مَلکاتِ رَذیلہ (بری عادتوں) و ظلماتِ نفسانیہ (گمراہیوں) سے ف۳۱۶ اور نفس کی قوت عملیہ اور علمیہ دونوں کی تکمیل فرماتا ہے۔ ف۳۱۷ کہ حق و باطل و نیک و بد میں امتیاز نہ رکھتے تھے اور جہل و نابینائی میں مبتلا تھے۔ ف۳۱۸ جیسی کہ جنگِ اُحد میں پہنچی کہ تم میں سے ستر قتل ہوئے۔ ف۳۱۹ بدر میں کہ تم نے ستر کو قتل کیا ستر کو گرفتار کیا۔ ف۳۲۰ اور کیوں پہنچی جبکہ ہم مسلمان ہیں اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ ف۳۲۱ کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے پر اصرار کیا پھر وہاں پہنچنے کے بعد باوجود حضور کی شدید ممانعت کے غنیمت کے لیے مرکز چھوڑا یہ سبب تمہارے قتل و ہزیمت کا ہوا۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ ۙ

اور وہ مصیبت جو تم پر آئی ف۳۲۲ جس دن دونوں فوجیں ف۳۲۳ ملی تھیں وہ اللہ کے حکم سے تھی اور اس لیے کہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور اس لیے کہ پہچان کرا دے ان کی جو منافق ہوئے ف۳۲۴ اور ان سے ف۳۲۵ کہا گیا کہ آؤ ف۳۲۶ اللہ کی راہ میں لڑو

اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ

یا دشمن کو ہٹاؤ ف۳۲۷ بولے اگر ہم لڑائی ہوتی جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے اور اس دن ظاہری ایمان کی بہ نسبت

اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ

کھلے کفر سے زیادہ قریب ہیں اپنے منہ سے کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ

اور اللہ کو معلوم ہے جو چھپا رہے ہیں ف۳۲۸ وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ف۳۲۹ کہا اور آپ بیٹھ رہے کہ

اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

وہ ہمارا کہنا مانتے ف۳۳۰ تو نہ مارے جاتے تم فرما دو تو اپنی ہی موت ٹال دو اگر

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ

سچے ہو ف۳۳۱ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ف۳۳۲ ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ

اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ

وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں ف۳۳۳ شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ف۳۳۴

ف۳۲۲ اُحد میں ف۳۲۳ مومنین ومشرکین کی ف۳۲۴ یعنی مومن ومنافق ممتاز ہوگئے ف۳۲۵ یعنی عبداللہ بن اُبَیّ بن سَلُول وغیرہ منافقین سے ف۳۲۶ مسلمانوں کی تعداد بڑھاؤ اور حفاظت دین کے لیے ف۳۲۷ اپنے اہل ومال کو بچانے کے لیے ف۳۲۸ یعنی نفاق ۔ ف۳۲۹ یعنی شہدائے اُحد، جو نسبی طور پر ان کے بھائی تھے ان کے حق میں عبداللہ بن اُبیّ وغیرہ منافقین نے ف۳۳۰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں نہ جاتے یا وہاں سے پھر آتے ۔ ف۳۳۱ مروی ہے کہ جس روز منافقین نے یہ بات کہی اسی دن ستر منافق مرگئے ۔ ف۳۳۲ **شانِ نزول:** اکثر مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت شہداء اُحد کے حق میں نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے بھائی اُحد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب (جسم) عطا فرمائے وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں جنتی میوے کھاتے ہیں طلائی قنادیل جو زیر عرش معلق ہیں ان میں رہتے ہیں جب انہوں نے کھانے پینے رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں انہیں تمہاری خبر پہنچاؤں گا، پس یہ آیت نازل فرمائی ۔ (ابوداؤد) اس سے ثابت ہوا کہ ارواح باقی ہیں جسم کے فنا کے ساتھ فنا نہیں ہوتیں ۔ ف۳۳۳ اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے عیش کرتے ہیں ۔ سیاقِ آیت اس پر دلالت کرتا ہے کہ حیات روح وجسم دونوں کے لیے ہے ۔ علماء نے فرمایا کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں مٹی ان کو نقصان نہیں پہنچاتی اور زمانہ صحابہ میں اور اس کے بعد بکثرت معائنہ ہوا ہے کہ اگر کبھی شہداء کی قبریں کھل گئیں تو ان کے جسم

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ

اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی اُن سے نہ ملے ف۳۳۵ کہ ان پر نہ کچھ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وقف لازم

اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی

وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ۚۛ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ ع ۱۷/۸

اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا ف۳۳۶ وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر

وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ مع

حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ف۳۳۷ ان کے نکوکاروں

وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ

اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے وہ جن سے لوگوں نے کہا ف۳۳۸ کہ لوگوں نے ف۳۳۹

جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ

تمہارے لیے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا

الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ

کارساز ف۳۴۰ تو پلٹے اللہ کے احسان اور فضل سے ف۳۴۱ کہ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور

تروتازہ پائے گئے۔ (خازن وغیرہ) ف۳۳۴ فضل و کرامت اور انعام واحسان، موت کے بعد حیات دی، اپنا مقرب کیا، جنت کا رزق اور اس کی نعمتیں عطا فرمائیں اور ان منازل کے حاصل کرنے کے لیے توفیق شہادت دی۔ ف۳۳۵ اور دنیا میں وہ ایمان وتقویٰ پر ہیں جب شہید ہوں گے ان کے ساتھ ملیں گے اور روزِ قیامت امن اور چین کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ ف۳۳۶ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے: حضور نے فرمایا: جس کسی کے راہِ خدا میں زخم لگا وہ روزِ قیامت ویسا ہی آئے گا جیسا زخم لگنے کے وقت تھا اس کے خون میں خوشبو مشک کی ہوگی اور رنگ خون کا۔ ترمذی ونسائی کی حدیث میں ہے کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسی کسی کو ایک خراش لگے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے شہید کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔ ف۳۳۷ **شانِ نزول:** جنگِ اُحد سے فارغ ہونے کے بعد جب ابوسفیان مع اپنے ہمراہیوں کے مقام رَوحاء میں پہنچے تو انہیں افسوس ہوا کہ وہ واپس کیوں آ گئے مسلمانوں کا بالکل خاتمہ ہی کیوں نہ کر دیا یہ خیال کر کے انہوں نے پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے تعاقب کے لیے اپنی روانگی کا اعلان فرما دیا صحابہ کی ایک جماعت جن کی تعداد ستر تھی اور جو جنگِ اُحد کے زخموں سے چور ہو رہے تھے حضور کے اعلان پر حاضر ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت کو لے کر ابوسفیان کے تعاقب میں روانہ ہو گئے جب حضور مقام حمراء الاسد پر پہنچے جو مدینہ سے آٹھ میل ہے تو وہاں معلوم ہوا کہ مشرکین مرعوب وخوفزدہ ہو کر بھاگ گئے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۳۸ یعنی نُعَیم بن مسعود اَشْجَعِی نے۔ ف۳۳۹ یعنی ابوسفیان وغیرہ مشرکین نے ف۳۴۰ **شانِ نزول:** جنگِ اُحد سے واپس ہوتے ہوئے ابوسفیان نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پکار کر کہہ دیا تھا کہ اگلے سال ہماری آپ کی مقامِ بدر میں جنگ ہوگی حضور نے ان کے جواب میں فرمایا: اِنْ شَاءَ اللّٰہ، جب وہ وقت آیا اور ابوسفیان اہلِ مکّہ کو لے کر جنگ کے لیے روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں خوف ڈالا اور انہوں نے واپس ہو جانے کا ارادہ کیا اس موقع پر ابوسفیان کی نُعَیم بن مسعود اَشْجَعِی سے ملاقات ہوئی جو عمرہ کرنے آیا تھا ابوسفیان نے اس سے کہا کہ اے نُعَیم! اس زمانہ میں میری لڑائی مقامِ بدر میں محمد مصطفےٰ صلی

اتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ

اللہ کی خوشی پر چلے ف۳۴۲ اور اللہ بڑے فضل والا ہے ف۳۴۳ وہ تو شیطان ہی ہے کہ

يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ وَخَافُوۡنِ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۷۵﴾

اپنے دوستوں سے دھمکاتا ہے ف۳۴۴ تو ان سے نہ ڈرو ف۳۴۵ اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ف۳۴۶

وَلَا يَحۡزُنۡكَ الَّذِيۡنَ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡكُفۡرِ ۚ اِنَّهُمۡ لَنۡ يَّضُرُّوا اللّٰهَ

اور اے محبوب تم ان کا کچھ غم نہ کرو جو کفر پر دوڑتے ہیں ف۳۴۷ وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں

شَيۡـئًا ؕ يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجۡعَلَ لَهُمۡ حَظًّا فِى الۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ

گے اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے ف۳۴۸ اور ان کے لیے بڑا

عَظِيۡمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ لَنۡ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيۡـئًا ۚ

عذاب ہے وہ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر مول لیا ف۳۴۹ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے

وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ

اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور ہرگز کافر اس گمان میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں

خَيۡرٌ لِّاَنۡفُسِهِمۡ ؕ اِنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ لِيَزۡدَادُوۡۤا اِثۡمًا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ

کچھ ان کے لیے بھلا ہے ہم تو اسی لیے انہیں ڈھیل دیتے ہیں کہ اور گناہ میں بڑھیں ف۳۵۰ اور ان کے لیے ذلت کا

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طے ہو چکی ہے اور اس وقت مجھے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں جنگ میں نہ جاؤں واپس جاؤں تو مدینہ جا اور تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو میدانِ جنگ میں جانے سے روک دے اس کے عوض میں تجھ کو دس اونٹ دوں گا، نعیم نے مدینہ پہنچ کر دیکھا کہ مسلمان جنگ کی تیاری کر رہے ہیں ان سے کہنے لگا کہ تم جنگ کے لیے جانا چاہتے ہو اہلِ مکہ نے تمہارے لیے بڑے لشکر جمع کیے ہیں، خدا کی قسم! تم میں سے ایک بھی پھر کر نہ آئے گا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! میں ضرور جاؤں گا چاہے میرے ساتھ کوئی بھی نہ ہو۔ پس حضور ستر سواروں کو ہمراہ لے کر "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ" پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے بدر میں پہنچے وہاں آٹھ شب قیام کیا مال تجارت ساتھ تھا اس کو فروخت کیا خوب نفع ہوا اور سالم غانم مدینہ طیبہ واپس ہوئے جنگ نہیں ہوئی چونکہ ابوسفیان اور اہلِ مکہ خوفزدہ ہو کر مکہ شریف کو واپس ہو گئے تھے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۴۱ بامن وعافیت منافع تجارت حاصل کر کے ف۳۴۲ اور دشمن کے مقابلہ کے لیے جرأت سے نکلے اور جہاد کا ثواب پایا۔ ف۳۴۳ کہ اس نے اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آمادگی جہاد کی توفیق دی اور مشرکین کے دلوں کو خوفزدہ کر دیا کہ وہ مقابلہ کی ہمت نہ کر سکے اور راہ میں سے واپس ہو گئے۔ ف۳۴۴ اور مسلمانوں کو مشرکین کی کثرت سے ڈراتا ہے جیسا کہ نُعَیم بن مسعود اَشْجَعِی نے کیا۔ ف۳۴۵ یعنی منافقین ومشرکین جو شیطان کے دوست ہیں ان کا خوف نہ کرو۔ ف۳۴۶ کیونکہ ایمان کا مقتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا ہی کا خوف ہو۔ ف۳۴۷ خواہ وہ کفار قریش ہوں یا منافقین یا رؤساء یہود یا مرتدین وہ آپ کے مقابلہ کے لیے کتنے ہی لشکر جمع کریں کامیاب نہ ہوں گے۔ ف۳۴۸ اس میں قدریہ ومعتزلہ کا رد ہے اور آیت دلیل ہے اس پر کہ خیر وشر بہ ارادۂ الٰہی ہے۔ ف۳۴۹ یعنی منافقین جو کلمۂ ایمان پڑھنے کے بعد کافر ہوئے یا وہ لوگ جو باوجود ایمان پر قادر ہونے کے کافر ہی رہے اور ایمان نہ لائے۔ ف۳۵۰ حق سے عناد اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف کر کے۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون شخص اچھا ہے؟ فرمایا: جس کی عمر دراز ہو اور عمل اچھے ہوں، عرض کیا گیا اور بدتر کون ہے؟ فرمایا: جس کی عمر دراز ہو اور عمل خراب۔

مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى

عذاب ہے اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو ف۳۵۱ جب تک

يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

جدا نہ کر دے گندے کو ف۳۵۲ ستھرے سے ف۳۵۳ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ

ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے ف۳۵۴ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر

وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

اور اگر ایمان لاؤ ف۳۵۵ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے اور جو بخل کرتے ہیں ف۳۵۶ اس چیز میں

يَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ

جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ

عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا ف۳۵۷ اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں

ف۳۵۱ اے کلمہ گویانِ اسلام! ف۳۵۲ یعنی منافق کو ف۳۵۳ مومن مخلص سے یہاں تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے احوال پر مطلع کر کے مومن و منافق ہر ایک کو ممتاز فرما دے۔ **شانِ نزول:** رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلقت و آفرینش (پیدائش) سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا، کون مجھ پر ایمان لائے گا کون کفر کرے گا یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے براہ استہزاء کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ان پر ایمان لائے گا، کون کفر کرے گا باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں! آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں۔ عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر کہا: میرا باپ کون ہے؟ یارسولَ اللہ! فرمایا: حذافہ، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا: یارسولَ اللہ! ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے، قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے، آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے، ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: کیا تم باز آؤ گے کیا تم باز آؤ گے پھر منبر سے اتر آئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے اور حضور کے علمِ غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔ ف۳۵۴ تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید انبیاء حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کا معجزہ ہیں۔ ف۳۵۵ اور تصدیق کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب پر مطلع کیا ہے۔ ف۳۵۶ بخل کے معنی میں اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ واجب کا ادا نہ کرنا بخل ہے اسی لیے بخل پر شدید وعیدیں آئی ہیں۔ چنانچہ اس آیت میں بھی ایک وعید آرہی ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے: بخل اور بدخلقی یہ دو خصلتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں، اکثر مفسرین نے فرمایا کہ یہاں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے۔ ف۳۵۷ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی روزِ قیامت وہ مال سانپ بن کر اس کو طوق کی طرح لپٹے گا اور یہ کہہ کر ڈستا جائے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ ۱۸ ع ۹

اور زمین کا ف۳۵۸ اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے بے شک اللہ نے سنا

الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وقف لازم

جنھوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ف۳۵۹ اب ہم لکھ رکھیں گے ان کا کہا ف۳۶۰

وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾

اور انبیاء کو ان کا ناحق شہید کرنا ف۳۶۱ اور فرمائیں گے کہ چکھو آگ کا عذاب

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ ج

یہ بدلا ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا

اَلَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَاۤ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا

وہ جو کہتے ہیں اللہ نے ہم سے قرار کر لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک ایسی

بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِىْ بِالْبَيِّنٰتِ

قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھائے ف۳۶۲ تم فرما دو مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں

وَبِالَّذِىْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ

اور یہ حکم لے کر آئے جو تم کہتے ہو پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا اگر سچے ہو ف۳۶۳ تو اے محبوب اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں

فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ

تو تم سے اگلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے جو صاف نشانیاں ف۳۶۴ اور صحیفے اور چمکتی کتاب ف۳۶۵

ف۳۵۸ وہی دائم باقی ہے اور سب مخلوق فانی ان سب کی ملک باطل ہونے والی ہے تو نہایت نادانی ہے کہ اس مال ناپائیدار پر بخل کیا جائے اور راہِ خدا میں نہ دیا جائے۔ ف۳۵۹ یہود نے یہ آیت "مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا" سن کر کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معبود ہم سے قرض مانگتا ہے تو ہم غنی ہوئے وہ فقیر ہوا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۳۶۰ اعمال ناموں میں ف۳۶۱ قتل انبیاء کو اس مقولہ پر معطوف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں اور قباحت میں برابر ہیں اور شانِ انبیاء میں گستاخی کرنے والا شانِ الٰہی میں بے ادب ہو جاتا ہے۔ ف۳۶۲ شانِ نزول: یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم سے توریت میں عہد لیا گیا ہے کہ جو مدعیٔ رسالت ایسی قربانی نہ لائے جس کو آسمان سے سفید آگ اُتر کر کھائے اس پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس کذب محض اور افتراء خالص کا ابطال کیا گیا کیونکہ اس شرط کا توریت میں نام ونشان بھی نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ نبی کی تصدیق کے لیے معجزہ کافی ہے کوئی معجزہ ہو جب نبی نے کوئی معجزہ دکھایا اس کے صدق پر دلیل قائم ہوگئی اور اس کی تصدیق کرنا اور اس کی نبوت کو ماننا لازم ہوگیا اب کسی خاص معجزہ کا اصرار حجت قائم ہونے کے بعد نبی کی تصدیق کا انکار ہے۔ ف۳۶۳ جب تم نے یہ نشانی لانے والے انبیاء کو قتل کیا اور ان پر ایمان نہ لائے تو ثابت ہوگیا کہ تمہارا یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ ف۳۶۴ یعنی معجزاتِ باہرہ (روشن اور لاجواب کر دینے والے معجزات) ف۳۶۵ توریت وانجیل۔

الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ

لے کر آئے تھے ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے

الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا

ملیں گے جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۟ قف

دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے ف٣٦٦ بے شک ضرور تمہاری آزمائش ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں ف٣٦٧

وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ

اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں ف٣٦٨ اور مشرکوں سے

اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

بہت کچھ برا سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو ف٣٦٩ تو یہ بڑی ہمت کا

الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ

کام ہے اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے

لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ؗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا

لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا ف٣٧٠ تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام

قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ

حاصل کیے ف٣٧١ تو کتنی بری خریداری ہے ف٣٧٢ ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے

ف٣٦٦ دنیا کی حقیقت اس مبارک جملہ نے بے حجاب کر دی آدمی زندگانی پر مفتون (شیدائی و دیوانہ) ہوتا ہے اسی کو سرمایہ سمجھتا ہے اور اس فرصت کو بیکار ضائع کر دیتا ہے وقت اخیر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بقا نہ تھی اور اس کے ساتھ دل لگانا حیاتِ باقی اور اُخروی زندگی کے لیے سخت مَضَرَّت رساں (نقصان دہ ثابت) ہوا۔ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ دنیا طالبِ دنیا کے لیے متاعِ غرور اور دھوکے کا سرمایہ ہے لیکن آخرت کے طلبگار کے لیے دولت باقی کے حصول کا ذریعہ اور نفع دینے والا سرمایہ ہے، یہ مضمون اس آیت کے اوپر کے جملوں سے مستفاد ہوتا ہے۔ ف٣٦٧ حقوق و فرائض اور نقصان اور مصائب اور امراض و خطرات و قتل و رنج و غم وغیرہ سے تاکہ مومن و غیر مومن میں امتیاز ہو جائے، مسلمانوں کو یہ خطاب اس لیے فرمایا گیا کہ آنے والے مصائب و شدائد پر انہیں صبر آسان ہو جائے۔ ف٣٦٨ یہود و نصاریٰ ف٣٦٩ معصیت سے ف٣٧٠ اللہ تعالیٰ نے علماء توریت و انجیل پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح مشرح (واضح تشریح) کر کے سمجھا دیں اور ہرگز نہ چھپائیں۔ ف٣٧١ اور رشوتیں لے کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو چھپایا جو توریت و انجیل میں مذکور تھے۔ ف٣٧٢ علم دین کا چھپانا ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں آیا کہ جس شخص سے کچھ دریافت کیا گیا جس کو وہ جانتا ہے اور اس نے اس کو چھپایا روزِ قیامت اس کے آگ کی لگام لگائی جائے گی۔ مسئلہ: علماء پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غرضِ فاسد کے لیے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں۔

أَتَوا وَّيُحِبُّونَ أَنْ يُّحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ

کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے اُن کی تعریف ہو ف۳۷۳ ایسوں کو ہرگز عذاب سے

مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨٨﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

دور نہ جاننا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں

۱۹ ع ۹ ۱۰ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٨٩﴾ ع إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

اورزمین کی بادشاہی ف۳۷۴ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے بے شک آسمانوں اور زمین

وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٠﴾ الَّذِينَ

کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں ف۳۷۵ عقل مندوں کے لیے ف۳۷۶ جو

يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ

اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ف۳۷۷ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا

میں غور کرتے ہیں ف۳۷۸ اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا ف۳۷۹ پاکی ہے تجھے تو ہمیں

عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ ۗ وَمَا

دوزخ کےعذاب سے بچالے اے رب ہمارے بے شک جسے تو دوزخ میں لے جائے اسے ضرور تو نے رسوائی دی اور

لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْإِيمَانِ

ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا ف۳۸۰ کہ ایمان کے لیے ندا فرماتا ہے

أَنْ اٰمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما (مٹا) دے

ف۳۷۳ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جولوگوں کودھوکا دینے اور گمراہ کرنے پرخوش ہوتے اور باوجود نادان ہونے کے یہ پسند کرتے کہ انہیں عالم کہا جائے۔ مسئلہ: اس آیت میں وعید ہے خود پسندی کرنے والے کے لیے اور اس کے لیے جولوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہے۔ جولوگ بغیر علم اپنے آپ کو عالم کہلواتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غلط وصف اپنے لیے پسند کرتے ہیں انہیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ ف۳۷۴ اس میں ان گستاخوں کا ردّ ہے جنھوں نے کہا تھا کہ اللہ فقیر ہے۔ ف۳۷۵ صانع، قدیم، علیم، حکیم، قادر کے وجود پر دلالت کرنے والی ف۳۷۶ جن کی عقل کدورت سے پاک ہو اور مخلوقات کے عجائب وغرائب کو اعتبار و استدلال کی نظر سے دیکھتے ہوں۔ ف۳۷۷ یعنی تمام احوال میں۔ مسلم شریف میں مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام احیان (اوقات) میں اللہ کا ذکر فرماتے تھے۔ بندہ کا کوئی حال یادِ الٰہی سے خالی نہ ہونا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے: جو بہشتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اسے چاہیے کہ ذکرِ الٰہی کی کثرت کرے۔ ف۳۷۸ اور اس سے ان کے صانع کی قدرت وحکمت پر استدلال کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ ف۳۷۹ بلکہ اپنی معرفت کی دلیل بنایا۔ ف۳۸۰ اس منادی سے

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا

اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر ف۳۸۱ اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ ف۳۸۲ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ

قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ

لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ

میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو ف۳۸۳

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا

تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے

وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا

نہریں رواں ف۳۸۴ اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے اے سننے

يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ قف ثُمَّ

والے کافروں کا شہروں میں اہلے گہلے (اتراتے) پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے ف۳۸۵ تھوڑا برتنا ہے پھر

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی برا بچھونا لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کی طرف کی مہمانی

مراد یا سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی شان میں "دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ" وارد ہے یا قرآن کریم ف۳۸۱ انبیاء و صالحین کے۔ کہ ہم ان کے فرمانبرداروں میں داخل کیے جائیں۔ ف۳۸۲ وہ فضل و رحمت ف۳۸۳ اور جزائے اعمال میں عورت و مرد کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ شانِ نزول: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کیا: یارسولَ اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں ہجرت میں عورتوں کا کچھ ذکر ہی نہیں سنتی یعنی مردوں کے فضائل تو معلوم ہوئے لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ عورتوں کو بھی ہجرت کا کچھ ثواب ملے گا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ان کی تسکین فرمادی گئی کہ ثواب عمل پر مرتب ہے عورت کا ہو یا مرد کا۔ ف۳۸۴ یہ سب اللہ کا فضل و کرم ہے۔ ف۳۸۵ شانِ نزول: مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا کہ کفار و مشرکین اللہ کے دشمن تو عیش و آرام میں ہیں اور ہم تنگی و مشقت میں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کا یہ عیش متاعِ قلیل ہے اور انجام خراب۔

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ

اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لیے سب سے بھلا ف۳۸۶ اور بے شک کچھ کتابی ایسے ہیں کہ اللہ پر

بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ

ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمہاری طرف اترا اور جو ان کی طرف اترا ف۳۸۷ ان کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ف۳۸۸ اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

آیتوں کے بدلے ذلیل دام نہیں لیتے ف۳۸۹ یہ وہ ہیں جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ قف

حساب کرنے والا ہے اے ایمان والو صبر کرو ف۳۹۰ اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع

ع ۲۰ ۱۱

اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو

رکوعاتها ۲۴	۴ سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ ۹۲	اٰياتها ۱۷۶

ف۱ سورۂ نساء مدنیہ ہے، اس میں ایک سو چھہتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

ف۳۸۶ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ سلطان کونین ایک بوریئے پر آرام فرما ہیں چمڑہ کا تکیہ جس میں ناریل کے ریشے بھرے ہوئے ہیں زیرِ سرِ مبارک ہے جسمِ اقدس میں بوریئے کے نقش ہوگئے ہیں، یہ حال دیکھ کر حضرت فاروق رو پڑے، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سببِ گریہ دریافت کیا تو عرض کیا: یا رسولَ اللہ! قیصر و کسریٰ تو عیش و راحت میں ہوں اور آپ رسولِ خدا ہو کر اس حالت میں، فرمایا: کیا تمہیں پسند نہیں کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت۔ ف۳۸۷ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت نجاشی بادشاہ حبشہ کے باب میں نازل ہوئی، ان کی وفات کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: چلو اور اپنے بھائی کی نماز پڑھو جس نے دوسرے ملک میں وفات پائی ہے حضور بقیع شریف میں تشریف لے گئے اور زمین حبشہ آپ کے سامنے کی گئی اور نجاشی بادشاہ کا جنازہ پیشِ نظر ہوا اس پر آپ نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھی اور اس کے لیے استغفار فرمایا۔ سبحان اللہ! کیا نظر ہے کیا شان ہے سرزمینِ حبشہ حجاز میں سامنے پیش کر دی جاتی ہے۔ منافقین نے اس پر طعن کیا اور کہا دیکھو حبشہ کے نصرانی پر نماز پڑھتے ہیں جس کو آپ نے کبھی دیکھا بھی نہیں اور وہ آپ کے دین پر بھی نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۳۸۸ عجز و انکسار اور تواضع و اخلاص کے ساتھ۔ ف۳۸۹ جیسا کہ یہود کے رؤساء لیتے ہیں۔ ف۳۹۰ اپنے دین پر اور اس کو کسی شدت و تکلیف وغیرہ کی وجہ سے نہ چھوڑو۔ صبر کے معنی میں حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبر نفس کو ناگوار امر پر روکنا ہے بغیر جزع کے۔ بعض حکماء نے کہا صبر کی تین قسمیں ہیں: (۱) ترکِ شکایت (۲) قبولِ قضا (۳) صدقِ رضا۔ ف۱ سورۂ نساء مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو چھہتر آیتیں ہیں اور تین ہزار پینتالیس کلمے اور سولہ ہزار تیس حرف ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ

اے لوگو ف۲ اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ف۳ اور اسی میں

مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ

سے اُس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝۱ وَ اٰتُوا

نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو ف۴ بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے اور

الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا

یتیموں کو ان کے مال دو ف۵ اور ستھرے ف۶ کے بدلے گندا نہ لو ف۷ اور ان کے

اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا ۝۲ وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا

مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بے شک یہ بڑا گناہ ہے اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ

ف۲ یہ خطاب عام ہے تمام بنی آدم کو۔ ف۳ ابوالبشر حضرت آدم سے جن کو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا تھا۔ انسان کی ابتدائے پیدائش کا بیان کر کے قدرت الٰہیہ کی عظمت کا بیان فرمایا گیا اگرچہ دنیا کے بے دین بدعقلی و نافہمی سے اس کا مضحکہ اڑاتے ہیں لیکن اصحاب فہم و خرد جانتے ہیں کہ یہ مضمون ایسی زبردست برہان سے ثابت ہے جس کا انکار محال ہے۔ مردم شماری کا حساب پتہ دیتا ہے کہ آج سے سو برس قبل دنیا میں انسانوں کی تعداد آج سے بہت کم تھی اور اس سے سو برس پہلے اور بھی کم تو اس طرح جانب ماضی میں چلتے چلتے اس کمی کی حد ایک ذات قرار پائے گی یا یوں کہیے کہ قبائل کی کثیر تعدادیں ایک شخص کی طرف منتہی ہو جاتی ہیں مثلاً سید دنیا میں کروڑوں پائے جائیں گے مگر جانب ماضی میں ان کی نہایت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذات پر ہوگی اور بنی اسرائیل کتنے بھی کثیر ہوں مگر اس تمام کثرت کا مرجع حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک ذات ہوگی اسی طرح اور اوپر کو چلنا شروع کریں تو انسان کے تمام شعوب و قبائل کی انتہا ایک ذات پر ہوگی اس کا نام کتب الٰہیہ میں آدم علیہ السلام ہے اور ممکن نہیں کہ وہ ایک شخص توالد و تناسل کے معمولی طریقہ سے پیدا ہو سکے اگر اس کے لیے باپ فرض بھی کیا جائے تو ماں کہاں سے آئے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی پیدائش بغیر ماں باپ کے ہو اور جب بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا تو بالیقین اُنہیں عناصر سے پیدا ہوگا جو اس کے وجود میں پائے جاتے ہیں پھر عناصر میں سے جو عنصر اس کا مسکن ہو اور جس کے سوا دوسرے میں وہ نہ رہ سکے لازم ہے کہ وہی اس کے وجود میں غالب ہو اس لیے پیدائش کی نسبت اسی عنصر کی طرف کی جائے گی یہ بھی ظاہر ہے کہ توالد و تناسل کا معمولی طریقہ ایک شخص سے جاری نہیں ہو سکتا اس لیے اس کے ساتھ ایک اور بھی ہو کہ جوڑا ہو جائے اور وہ دوسرا شخص انسانی جو اس کے بعد پیدا ہو مقتضائے حکمت یہی ہے کہ اسی کے جسم سے پیدا کیا جائے کیونکہ ایک شخص کے پیدا ہونے سے نوع موجود ہو چکی مگر یہ بھی لازم ہے اس کی خلقت پہلے انسان سے توالد معمولی کے سوا کسی اور طریقہ سے ہو کیونکہ توالد معمولی بغیر دو کے ممکن ہی نہیں اور یہاں ایک ہی ہے لہٰذا حکمتِ الٰہیہ نے حضرت آدم کی ایک بائیں پسلی ان کے خواب کے وقت نکالی اور ان سے ان کی بی بی حضرت حوا کو پیدا کیا چونکہ حضرت حوا بطریقِ توالد معمولی (عام بچوں کی طرح) پیدا نہیں ہوئیں اس لیے وہ اولاد نہیں ہو سکتیں جس طرح کہ اس طریقہ کے خلاف جسم انسانی سے بہت سے کیڑے پیدا ہوا کرتے ہیں وہ اس کی اولاد نہیں ہو سکتے ہیں خواب سے بیدار ہو کر حضرت آدم نے اپنے پاس حضرت حوا کو دیکھا تو محبتِ جنسیت دل میں موجزن ہوئی ان سے فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا: عورت۔ فرمایا: کس لیے پیدا کی گئی ہو؟ عرض کیا: آپ کی تسکین خاطر کے لیے تو آپ ان سے مانوس ہوئے۔ ف۴ انہیں قطع نہ کرو۔ حدیث شریف میں ہے: جو رزق کی کشائش چاہے اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور رشتہ داروں کے حقوق کی رعایت رکھے۔ ف۵ شانِ نزول: ایک شخص کی نگرانی میں اس کے یتیم بھتیجے کا کثیر مال تھا جب وہ یتیم بالغ ہوا اور اس نے اپنا مال طلب کیا تو چچا نے دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس کو سن کر اس شخص نے یتیم کا مال اس کے حوالہ کیا اور کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ ف۶ یعنی اپنے حلال مال ف۷ یتیم کا مال جو تمہارے لیے حرام ہے اس کو اچھا سمجھ کر اپنے

تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ

یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے ف۸ تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین

وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ

اور چار چار ف۹ پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو

ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ﴿۳﴾ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ

یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو ف۱۰ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو ف۱۱ پھر اگر

طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــًٔا مَّرِیْٓــًٔا ﴿۴﴾ وَ لَا تُؤْتُوا

وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا (خوش گوار اور مزے سے) ف۱۲ اور بے عقلوں

السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ

کو ف۱۳ ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انہیں اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ

ردی مال سے نہ بدلو کیونکہ وہ رڈی تمہارے لیے حلال وطیب ہے اور یہ حرام وخبیث۔ ف۸ اور ان کے حقوق کی رعایت نہ رکھ سکو گے ف۹ آیت کے معنی میں چند قول ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیرِ ولایت یتیم لڑکی سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کر لیتے باوجودیکہ اس کی طرف رغبت نہ ہوتی پھر اس کے ساتھ صحبت ومعاشرت میں اچھا سلوک نہ کرتے اور اس کے مال کے وارث بننے کے لیے اس کی موت کے منتظر رہتے، اس آیت میں انہیں اس سے روکا گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت سے تو بے انصافی ہو جانے کے اندیشہ سے گھبراتے تھے اور زنا کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ انہیں بتایا گیا کہ اگر تم ناانصافی کے اندیشہ سے یتیموں کی ولایت سے گریز کرتے ہو تو زنا سے بھی خوف کرو اور اس سے بچنے کے لیے جو عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں ان سے نکاح کرو اور حرام کے قریب مت جاؤ۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت وسرپرستی میں تو ناانصافی کا اندیشہ کرتے تھے اور بہت سے نکاح کرنے میں کچھ باک (خوف) نہیں رکھتے تھے، انہیں بتایا گیا کہ جب زیادہ عورتیں نکاح میں ہوں تو ان کے حق میں ناانصافی سے بھی ڈرو۔ اتنی ہی عورتوں سے نکاح کرو جن کے حقوق ادا کر سکو۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ قریش دس دس بلکہ اس سے زیادہ عورتیں کرتے تھے اور جب ان کا بار نہ اٹھ سکتا تو جو یتیم لڑکیاں ان کی سرپرستی میں ہوتیں ان کے مال خرچ کر ڈالتے۔ اس آیت میں فرمایا گیا کہ اپنی استطاعت دیکھ لو اور چار سے زیادہ نہ کرو تاکہ تمہیں یتیموں کا مال خرچ کرنے کی حاجت پیش نہ آئے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لیے ایک وقت میں چار عورتوں تک سے نکاح جائز ہے خواہ وہ حرہ (آزاد) ہوں یا اَمَہ یعنی باندی۔ **مسئلہ:** تمام اُمت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لیے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے، یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بیبیاں تھیں حضور نے فرمایا: ان میں سے چار رکھنا۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ غَیلان بن سَلَمَہ سَقَفِی اسلام لائے ان کے دس بیبیاں تھیں وہ ساتھ مسلمان ہوئیں حضور نے حکم دیا کہ ان میں سے چار رکھو۔ ف۱۰ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ بیبیوں کے درمیان عدل فرض ہے نئی، پرانی، باکرہ (کنواری)، ثَیِّبَہ (شادی شدہ) سب اس استحقاق (حق داری) میں برابر ہیں۔ یہ عدل لباس میں، کھانے پینے میں، سکنیٰ یعنی رہنے کی جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے اِن امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ ف۱۱ اس سے معلوم ہوا کہ مہر کی مستحق عورتیں ہیں نہ کہ ان کے اولیاء اگر اولیاء نے مہر وصول کر لیا ہو تو انہیں لازم ہے کہ وہ مہر اس کی مستحق عورت کو پہنچا دیں۔ ف۱۲ **مسئلہ:** عورتوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مہر کا کوئی جزو ہبہ کریں یا کل مہر مگر مہر بخشوانے کے لیے انہیں مجبور کرنا ان کے ساتھ بدخلقی کرنا نہ چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے طِبْنَ لَكُمْ فرمایا جس کے معنی ہیں دل کی خوشی سے معاف کرنا۔ ف۱۳ جو اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ مال کا مصرف پہچانیں اس کو بے محل خرچ کرتے ہیں اور اگر ان پر چھوڑ دیا جائے تو وہ جلد ضائع کر دیں گے۔

وَّقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۝٥ وَابۡتَلُوا الۡيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ

اور ان سے اچھی بات کہو وٰ۱۴ اور یتیموں کو آزماتے رہو وٰ۱۵ یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں

فَاِنۡ اٰنَسۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ رُشۡدًا فَادۡفَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ ۚ وَلَا تَاۡكُلُوۡهَاۤ

تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کر دو اور انہیں نہ کھاؤ

اِسۡرَافًا وَّبِدَارًا اَنۡ يَّكۡبَرُوۡا ؕ وَمَنۡ كَانَ غَنِيًّا فَلۡيَسۡتَعۡفِفۡ ۚ وَمَنۡ

حد سے بڑھ کر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے وٰ۱۶ اور جو

كَانَ فَقِيۡرًا فَلۡيَاۡكُلۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ فَاِذَا دَفَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ

حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر جب تم ان کے مال اُنہیں سپرد کرو

فَاَشۡهِدُوۡا عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيۡبًا ۝٦ لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا

تو ان پر گواہ کر لو اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو مردوں کے لیے حصہ ہے

تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ

اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ

وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ مِمَّا قَلَّ مِنۡهُ اَوۡ كَثُرَ ؕ نَصِيۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ۝٧ وَاِذَا حَضَرَ

اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت حصہ ہے اندازہ باندھا ہوا وٰ۱۷ پھر بانٹتے وقت

الۡقِسۡمَةَ اُولُوا الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنُ فَارۡزُقُوۡهُمۡ مِّنۡهُ وَقُوۡلُوۡا

اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین وٰ۱۸ آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو وٰ۱۹ اور ان سے

لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۝٨ وَلۡيَخۡشَ الَّذِيۡنَ لَوۡ تَرَكُوۡا مِنۡ خَلۡفِهِمۡ ذُرِّيَّةً

اچھی بات کہو وٰ۲۰ اور ڈریں وٰ۲۱ وہ لوگ کہ اگر اپنے بعد ناتوان اولاد چھوڑتے تو ان کا کیسا انہیں

وٰ۱۴ جس سے ان کے دل کو تسلی ہو اور وہ پریشان نہ ہوں مثلاً یہ کہ مال تمہارا ہے اور تم ہوشیار ہو جاؤ گے تو تمہیں سپرد کیا جائے گا۔ وٰ۱۵ کہ ان میں ہوشیاری اور معاملہ فہمی پیدا ہوئی یا نہیں وٰ۱۶ یتیم کا مال کھانے سے وٰ۱۷ زمانۂ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہ دیتے تھے اس آیت میں اس رسم کو باطل کیا گیا۔ وٰ۱۸ اجنبی جن میں سے کوئی میت کا وارث نہ ہو وٰ۱۹ قبل تقسیم اور یہ دینا مستحب ہے۔ وٰ۲۰ اس میں عذر جمیل، وعدہ حسنہ اور دعائے خیر سب داخل ہیں۔ اس آیت میں میت کے ترکہ سے غیر وارث رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کو کچھ بطورِ صدقہ دینے اور قولِ معروف (اچھی بات) کہنے کا حکم دیا، زمانۂ صحابہ میں اس پر عمل تھا۔ محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ان کے والد نے تقسیم میراث کے وقت ایک بکری ذبح کرا کے کھانا پکایا اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کو کھلایا اور یہ آیت پڑھی، ابن سیرین نے اسی مضمون کی عبیدہ سلمانی سے بھی روایت کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ کہا کہ اگر یہ آیت نہ آئی ہوتی تو یہ صدقہ میں اپنے مال سے کرتا۔ تیجہ جس کو سوئم کہتے ہیں اور مسلمانوں میں معمول ہے وہ بھی اسی آیت کا اتباع ہے کہ اس میں رشتہ داروں یتیموں و مسکینوں پر تصدق ہوتا ہے اور کلمہ کا ختم اور قرآن پاک کی تلاوت

ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٩﴾ إِنَّ

خطرہ ہوتا تو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں ف۲۲ اور سیدھی بات کریں ف۲۳ وہ

الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ

جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں ف۲۴

ع ١٠/١٢ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿١٠﴾ ع يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے (بھڑکتی آگ) میں جائیں گے اللہ تمہیں حکم دیتا ہے ف۲۵ تمہاری اولاد کے بارے میں ف۲۶ بیٹے کا حصہ

الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ

دو بیٹیوں برابر ف۲۷ پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر ف۲۸ تو ان کو ترکہ کی دو تہائی

وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

اور اگر ایک لڑکی تو اُس کا آدھا ف۲۹ اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو

السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ

اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو ف۳۰ پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ

اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ

چھوڑے ف۳۱ تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ف۳۲ تو ماں کا چھٹا ف۳۳ بعد اس

اور دعا قول معروف ہے اس میں بعض لوگوں کو بے جا اصرار ہوگیا ہے جو بزرگوں کے اس عمل کا ماخذ تو تلاش نہ کر سکے باوجودیکہ اتنا صاف قرآن پاک میں موجود تھا لیکن انہوں نے اپنی رائے کو دین میں دخل دیا اور عمل خیر کو روکنے پر مصر ہوگئے۔ اللہ ہدایت کرے۔ ف۲۱ وصی اور یتیموں کے ولی اور وہ لوگ جو قریب موت مرنے والے کے پاس موجود ہوں۔ ف۲۲ اور مرنے والے کی ذریت کے ساتھ خلاف شفقت کوئی کارروائی نہ کریں جس سے اس کی اولاد پریشان ہو۔ ف۲۳ مریض کے پاس اس کی موت کے قریب موجود ہونے والوں کی سیدھی بات تو یہ ہے کہ اسے صدقہ و وصیت میں یہ رائے دیں کہ وہ اتنے مال سے کرے جس سے اس کی اولاد تنگ دست نادار نہ رہ جائے اور وصی و ولی کی سیدھی بات یہ ہے کہ وہ مرنے والے کی ذرّیت سے حسنِ خلق کے ساتھ کلام کریں جیسا اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہیں۔ ف۲۴ یعنی یتیموں کا مال ناحق کھانا گویا آگ کھانا ہے کیونکہ وہ سبب ہے عذاب کا۔ حدیث شریف میں ہے: روزِ قیامت یتیموں کا مال کھانے والے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کی قبروں سے اور ان کے منہ سے اور ان کے کانوں سے دھواں نکلتا ہوگا تو لوگ پہچانیں گے کہ یہ یتیم کا مال کھانے والا ہے۔ ف۲۵ ورثہ کے متعلق ف۲۶ اگر میت نے بیٹے بیٹیاں دونوں چھوڑی ہوں تو ف۲۷ یعنی دختر کا حصہ پسر سے آدھا ہے اور اگر مرنے والے نے صرف لڑکے چھوڑے ہوں تو کل مال ان کا۔ ف۲۸ یا دو ف۲۹ اس سے معلوم ہوا کہ اگر اکیلا لڑکا وارث رہا ہو تو کل مال اس کا ہوگا کیونکہ اوپر بیٹے کا حصہ بیٹیوں سے دونا بتایا گیا ہے تو جب اکیلی لڑکی کا نصف ہوا تو اکیلے لڑکے کا اس سے دونا ہوا اور وہ کل ہے۔ ف۳۰ خواہ لڑکا ہو یا لڑکی کہ ان میں سے ہر ایک کو اولاد کہا جاتا ہے۔ ف۳۱ یعنی صرف ماں باپ چھوڑے اور اگر ماں باپ کے ساتھ زوج یا زوجہ میں سے کسی کو چھوڑا تو ماں کا حصہ زوج کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے اس کا تہائی ہوگا نہ کہ کل کا تہائی۔ ف۳۲ سگے خواہ سوتیلے ف۳۳ اور ایک ہی بھائی ہو تو وہ ماں کا حصہ نہیں گھٹا سکتا۔

وَصِيَّةٍ يُّوصِي بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ

وصیت کے جو کر گیا اور دَین کے ف۳۴ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون

أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ⑪

تمہارے زیادہ کام آئے گا ف۳۵ یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللّٰہ کی طرف سے بے شک اللّٰہ علم والا حکمت والا ہے

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ

اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر

لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِينَ بِهَآ

ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین

أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن

نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے ف۳۶ اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر

كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ

تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں ف۳۷ جو وصیت تم کر جاؤ

بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُۥٓ أَخٌ أَوْ

اور دَین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا

أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوٓا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ

بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں

فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ

تو سب تہائی میں شریک ہیں ف۳۸ میت کی وصیت اور دَین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ

مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ⑫ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ

پہنچایا ہو ف۳۹ یہ اللّٰہ کا ارشاد ہے اور اللّٰہ علم والا حلم والا ہے یہ اللّٰہ کی حدیں ہیں

ف۳۴ کیونکہ وصیت اور دَین یعنی قرض ورثہ کی تقسیم سے مقدم ہے اور دَین وصیت پر بھی مقدم ہے۔ حدیث شریف میں ہے "اِنَّ الدَّیْنَ قَبْلَ الْوَصِیَّة"۔ ف۳۵ اس لیے حصوں کی تعیین تمہاری رائے پر نہیں چھوڑی۔ ف۳۶ خواہ ایک بی بی ہو یا کئی، ایک ہوگی تو وہ اکیلی چوتھائی پائے گی، کئی ہوں گی تو سب اس چوتھائی میں برابر شریک ہوں گی خواہ بی بی ایک ہو یا کئی ہوں حصہ یہی رہے گا۔ ف۳۷ خواہ بی بی ایک ہو یا زیادہ۔ ف۳۸ کیونکہ وہ ماں کے رشتہ کی بدولت مستحق ہوئے اور ماں تہائی سے زیادہ نہیں پاتی اور اسی لیے ان میں مرد کا حصہ عورت سے زیادہ نہیں ہے۔ ف۳۹ اپنے وارثوں کو تہائی سے زیادہ وصیت کر کے یا کسی وارث کے حق

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے

ع ۲ ۱۳ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع

اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے ف۴۰

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً

اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں ان پر خاص اپنے میں کے ف۴۱ چار مردوں کی

مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ

گواہی لو پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھر میں بند رکھو ف۴۲ یہاں تک کہ انہیں موت اٹھا لے

میں وصیت کرکے۔ **مسائلِ فرائض:**۔ وارث کئی قسم ہیں، **اصحاب فرائض:** یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے حصے مقرر ہیں مثلاً بیٹی ایک ہو تو آدھے مال کی مالک، زیادہ ہوں تو سب کے لیے دو تہائی، پوتی اور پر پوتی اور اس سے نیچے کی ہر پوتی اگر میت کے اولاد نہ ہو تو بیٹی کے حکم میں ہے اور اگر میت نے ایک بیٹی چھوڑی ہو تو یہ اس کے ساتھ چھٹا پائے گی اور اگر میت نے بیٹا چھوڑا تو ساقط ہو جائے گی کچھ نہ پائے گی اور اگر میت نے دو بیٹیاں چھوڑیں تو بھی پوتی ساقط ہو گی لیکن اگر اس کے ساتھ یا اس کے نیچے درجہ میں کوئی لڑکا ہو گا تو وہ اس کو عصبہ بنا دے گا۔ سگی بہن میت کے بیٹا یا پوتا نہ چھوڑنے کی صورت میں بیٹیوں کے حکم میں ہے۔ علاتی بہنیں جو باپ میں شریک ہوں اور ان کی مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں وہ حقیقی بہنوں کے نہ ہونے کی صورت میں ان کی مثل ہیں اور دونوں قسم کی بہنیں یعنی علاتی و حقیقی میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور بیٹے اور پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ کے ساتھ ساقط اور امام صاحب کے نزدیک دادا کے ساتھ بھی محروم ہیں۔ سوتیلے بھائی بہن جو فقط ماں میں شریک ہوں ان میں سے ایک ہو تو چھٹا اور زیادہ ہوں تو تہائی اور ان میں مرد و عورت برابر حصہ پائیں گے اور بیٹے پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ دادا کے ہوتے ساقط ہو جائیں گے۔ باپ چھٹا حصہ پائے گا اگر میت نے بیٹا یا پوتا یا اس سے نیچے کے پوتے چھوڑے ہوں اور اگر میت نے بیٹی یا پوتی، یا اور نیچے کی کوئی پوتی چھوڑی ہو تو باپ چھٹا اور وہ باقی بھی پائے گا جو اصحاب فرض کو دے کر بچے۔ دادا یعنی باپ کا باپ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں مثل باپ کے ہے سوائے اس کے کہ ماں کو ثلث مابقی کی طرف رد نہ کر سکے گا۔ ماں کا چھٹا حصہ ہے اگر میت نے اپنی اولاد یا اپنے بیٹے یا پوتے یا پر پوتے کی اولاد یا بہن بھائی میں سے دو چھوڑے ہوں خواہ وہ بھائی سگے ہوں یا سوتیلے اور اگر ان میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو تو ماں کل مال کا تہائی پائے گی اور اگر میت نے زوج یا زوجہ اور ماں باپ چھوڑے ہوں تو ماں کو زوج یا زوجہ کا حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے اس کا تہائی ملے گا اور جدہ کا چھٹا حصہ ہے خواہ وہ ماں کی طرف سے ہو یعنی نانی یا باپ کی طرف سے ہو یعنی دادی ایک ہو یا زیادہ ہوں اور قریب والی دور والی کے لیے حاجب ہو جاتی ہے اور ماں ہر ایک جدہ کو مجوب کرتی ہے اور باپ کی طرف کی جدات باپ کے ہونے سے مجوب ہوتی ہیں اس صورت میں کچھ نہ ملے گا زوج چہارم پائے گا اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے پوتے پر پوتے وغیرہ کی اولاد چھوڑی ہو اور اگر اس قسم کی اولاد نہ چھوڑی ہو تو شوہر نصف پائے گا زوجہ میت کی اور اس کے بیٹے پوتے وغیرہ کی اولاد ہونے کی صورت میں آٹھواں حصہ پائے گی اور نہ ہونے کی صورت میں چوتھائی۔ **عصبات:** وہ وارث ہیں جن کے لیے کوئی حصہ معین نہیں اصحاب فرض سے جو باقی بچتا ہے وہ پاتے ہیں ان میں سب سے اولیٰ بیٹا ہے پھر اس کا بیٹا پھر اور نیچے کے پوتے پھر باپ پھر دادا پھر آبائی سلسلہ میں جہاں تک کوئی پایا جائے، پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا یعنی باپ شریک بھائی پھر سگے بھائی کا بیٹا پھر باپ شریک بھائی کا بیٹا، پھر چچا پھر باپ کے چچا پھر دادا کے چچا پھر آزاد کرنے والا پھر اس کے عصبات ترتیب وار اور جن عورتوں کا حصہ نصف یا دو تہائی ہے وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور جو ایسی نہ ہوں وہ نہیں ذوی الارحام اصحاب فرض اور عصبات کے سوا جو اقارب ہیں وہ ذوی الارحام میں داخل ہیں اور ان کی ترتیب عصبات کی مثل ہے۔ ف۴۰ کیونکہ کل حدوں سے تجاوز کرنے والا کافر ہے اس لیے کہ مومن کیسا بھی گنہگار ہو ایمان کی حد سے تو نہ گذرے گا۔ ف۴۱ یعنی مسلمانوں

أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ

یا اللہ اُن کی کچھ راہ نکالے ف۴۳ اور تم میں جو مرد عورت ایسا کام کریں ان کو ایذا دو ف۴۴

فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾

پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیک ہو جائیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۴۵

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ

وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے بُرائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی ہی دیر میں

مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾

توبہ کر لیں ف۴۶ ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ

اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں ف۴۷ یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو

الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ

موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی ف۴۸ اور نہ ان کی جو کافر مریں ان کے لیے

اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ

ہم نے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے ف۴۹ اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ

تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی ف۵۰ اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو ف۵۱

میں کے ف۴۲ کہ وہ بدکاری نہ کرنے پائیں ف۴۳ یعنی حد مقرر فرمائے یا توبہ اور نکاح کی توفیق دے۔ جو مفسرین اس آیت میں ''اَلْفَاحِشَةَ'' (بدکاری) سے زنا مراد لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حبس (عورتوں کو گھر قید میں رکھنے) کا حکم حدود نازل ہونے سے قبل تھا حدود کے ساتھ منسوخ کیا گیا۔ (خازن وجلالین واحمدی) ف۴۴ جھڑکو گھڑکو برا کہو شرم دلاؤ جوتیاں مارو۔ (جلالین ومدارک وخازن وغیرہ) ف۴۵ حسن کا قول ہے کہ زنا کی سزا پہلے ایذا مقرر کی گئی پھر حبس پھر کوڑے مارنا یا سنگسار کرنا۔ ابن بحر کا قول ہے کہ پہلی آیت ''وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ'' ان عورتوں کے باب میں ہے جو عورتوں کے ساتھ (بطریق مساحقت) بدکاری کرتی ہیں اور دوسری آیت ''وَالَّذٰنِ'' لواطت کرنے والوں کے حق میں ہے اور زانی اور زانیہ کا حکم سورہ نور میں بیان فرمایا گیا اس تقدیر پر یہ آیتیں غیر منسوخ ہیں اور ان میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دلیل ظاہر ہے اس پر جو وہ فرماتے ہیں کہ لواطت میں تعزیر ہے حد نہیں۔ ف۴۶ ضحاک کا قول ہے کہ جو توبہ موت سے پہلے ہو وہ قریب ہے۔ ف۴۷ اور توبہ میں تاخیر کرتے جاتے ہیں۔ ف۴۸ قبول توبہ کا وعدہ جو اوپر کی آیت میں گزرا وہ ایسے لوگوں کے لیے نہیں ہے۔ اللہ مالک ہے جو چاہے کرے ان کی توبہ قبول کرے یا نہ کرے بخشے یا عذاب فرمائے اس کی مرضی۔ (احمدی) ف۴۹ اس سے معلوم ہوا کہ وقت موت کافر کی توبہ اور اس کا ایمان مقبول نہیں۔ ف۵۰ **شانِ نزول:** زمانۂ جاہلیت کے لوگ مال کی طرح اپنے اقارب کی بیبیوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تو بے مہر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کر دیتے اور خود مہر لے لیتے یا انہیں قید کر رکھتے کہ جو ورثہ انہوں نے پایا ہے وہ دے کر رہائی حاصل کریں یا مر جائیں تو یہ ان کے وارث ہو جائیں غرض وہ عورتیں بالکل ان کے ہاتھ میں

إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن

مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں ف۵۲ اور ان سے اچھا برتاؤ کرو ف۵۳ پھر اگر

كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُوا۟ شَيْـًٔا وَيَجْعَلَ ٱللَّهُ فِيهِ خَيْرًا

وہ تمہیں پسند نہ آئیں ف۵۴ تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی

كَثِيرًا ﴿١٩﴾ وَإِنْ أَرَدتُّمُ ٱسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَءَاتَيْتُمْ

رکھے ف۵۵ اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو ف۵۶ اور اُسے ڈھیروں

إِحْدَىٰهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا۟ مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ أَتَأْخُذُونَهُۥ بُهْتَٰنًا وَإِثْمًا

مال دے چکے ہو ف۵۷ تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو ف۵۸ کیا اسے واپس لو گے جھوٹ باندھ کر اور کھلے

مُّبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُۥ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ

گناہ سے ف۵۹ اور کیوں کر اُسے واپس لو گے حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو لیا اور وہ تم

مِنكُم مِّيثَٰقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنكِحُوا۟ مَا نَكَحَ ءَابَآؤُكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا

سے گاڑھا عہد لے چکیں ف۶۰ اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو ف۶۱ مگر جو

قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَمَقْتًا وَسَآءَ سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ ع حُرِّمَتْ ع ٨ ٢ ١٤

ہو گزرا وہ بے شک بے حیائی ف۶۲ اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ ف۶۳ حرام ہوئیں

مجبور ہوتی تھیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کرسکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔ ف۵۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ اس کے متعلق ہے جو اپنی بی بی سے نفرت رکھتا ہو اور اس لیے بدسلوکی کرتا ہو کہ عورت پریشان ہو کر مہر واپس کردے یا چھوڑ دے اس کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ عورت کو طلاق دیتے پھر رجعت کرتے پھر طلاق دیتے اس طرح اس کو معلق رکھتے تھے کہ نہ وہ ان کے پاس آرام پاسکتی نہ دوسری جگہ ٹھکانا کرسکتی اس کو منع فرمایا گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ میت کے اولیاء کو خطاب ہے کہ وہ اپنے مورث کی بی بی کو نہ روکیں۔ ف۵۲ شوہر کی نافرمانی یا اس کی یا اس کے گھر والوں کی ایذاء و بدزبانی یا حرام کاری ایسی کوئی حالت ہو تو خلع چاہنے میں مضائقہ نہیں۔ ف۵۳ کھلانے پہنانے میں بات چیت میں اور زوجیت کے امور میں ف۵۴ بدخلقی یا صورت ناپسند ہونے کی وجہ سے تو صبر کرو اور جدائی مت چاہو۔ ف۵۵ ولدِ صالح وغیرہ۔ ف۵۶ یعنی ایک کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کرنا۔ ف۵۷ اس آیت سے گراں مہر مقرر کرنے کے جواز پر دلیل لائی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بر سر منبر فرمایا کہ عورتوں کے مہر گراں نہ کرو ایک عورت نے یہ آیت پڑھ کر کہا کہ اے ابن خطاب! اللہ ہمیں دیتا ہے اور تم منع کرتے ہو اس پر امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! تجھ سے ہر شخص زیادہ سمجھ دار ہے جو چاہو مقرر کرو، سبحان اللہ! خلیفۂ رسول کے شان انصاف اور نفس شریف کی پاکی رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَهٗ۔ آمین۔ ف۵۸ کیونکہ جدائی تمہاری طرف سے ہے۔ ف۵۹ یہ اہلِ جاہلیت کے اس فعل کا رَدّ ہے کہ جب انہیں کوئی دوسری عورت پسند آتی تو وہ اپنی بی بی پر تہمت لگاتے تاکہ وہ اس سے پریشان ہو کر جو کچھ لے چکی ہے واپس دے دے اس طریقہ کو اس آیت میں منع فرمایا اور جھوٹ اور گناہ بتایا۔ ف۶۰ وہ عہد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے ''فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ۔'' مسئلہ: یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ خلوت صحیحہ سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے۔ ف۶۱ جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں رواج تھا کہ اپنی ماں کے سوا باپ کے بعد اس کی دوسری عورت کو بیٹا بیاہ لیتا تھا۔ ف۶۲ کیونکہ باپ کی بی بی بمنزلہ ماں کے ہے، کہا گیا ہے نکاح سے وطی مراد ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باپ کی موطوءہ یعنی جس سے اس نے صحبت کی ہو خواہ نکاح کرکے یا بطریق زنا یا وہ باندی ہو اس کا وہ مالک ہو کر ان میں سے ہر صورت میں بیٹے کا اس سے نکاح حرام ہے۔ ف۶۳ اب اس کے بعد جس قدر

عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ

تم پر تمہاری مائیں ف٦٤ اور بیٹیاں ف٦٥ اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں

وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ

اور بھانجیاں ف٦٦ اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا ف٦٧ اور دودھ کی بہنیں

وَاُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ وَرَبَآىٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕكُمُ الّٰتِیْ

اور عورتوں کی مائیں ف٦٨ اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ف٦٩ ان بیبیوں سے جن سے

دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ٘

تم صحبت کر چکے ہو تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں ف٧٠

وَحَلَآىٕلُ اَبْنَآىٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ

اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیاں ف٧١ اور دو بہنیں اکٹھی

الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۙ (٢٣)

کرنا ف٧٢ مگر جو ہو گزرا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

عورتیں حرام ہیں ان کا بیان فرمایا جاتا ہے ان میں سات تو نسب سے حرام ہیں۔ ف٦٤ اور ہر عورت جس کی طرف باپ یا ماں کے ذریعہ سے نسب رجوع کرتا ہو یعنی دادیاں و نانیاں خواہ قریب کی ہوں یا دور کی سب مائیں ہیں اور اپنی والدہ کے حکم میں داخل ہیں۔ ف٦٥ پوتیاں اور نواسیاں کسی درجہ کی ہوں بیٹیوں میں داخل ہیں۔ ف٦٦ یہ سب سگی ہوں یا سوتیلی۔ ان کے بعد ان عورتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو سبب سے حرام ہیں۔ ف٦٧ دودھ کے رشتے: شیر خواری کی مدت میں قلیل دودھ پیا جائے یا کثیر اس کے ساتھ حرمت متعلق ہوتی ہے۔ شیر خواری کی مدت حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تیس ماہ اور صاحبین کے نزدیک دو سال ہیں۔ شیر خواری کی مدت کے بعد جو دودھ پیا جائے اس سے حرمت متعلق نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے رضاعت (دودھ پلانے) کو نسب کے قائم مقام کیا ہے اور دودھ پلانے والی کو شیر خوار کی ماں اور اس کی لڑکی کو شیر خوار کی بہن فرمایا اسی طرح دودھ پلائی کا شوہر شیر خوار کا باپ اور اس کا باپ شیر خوار کا دادا اور اس کی بہن اس کی پھوپھی اور اس کا ہر بچہ جو دودھ پلائی کے سوا اور کسی عورت سے بھی ہو خواہ وہ قبلِ شیر خواری کے پیدا ہوا یا اس کے بعد وہ سب اس کے سوتیلے بھائی بہن ہیں اور دودھ پلائی کی ماں شیر خوار کی نانی اور اس کی بہن اس کی خالہ اور اس شوہر سے اس کے جو بچے پیدا ہوں وہ شیر خوار کے رضاعی بھائی بہن اور اس شوہر کے علاوہ دوسرے شوہر سے جو ہوں وہ اس کے سوتیلے بھائی بہن۔ اس میں اصل یہ حدیث ہے کہ رضاع سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں اس لیے شیر خوار پر اس کے رضاعی ماں باپ اور ان کے نسبی و رضاعی اصول و فروع سب حرام ہیں۔ ف٦٨ یہاں سے محرمات بالصہریۃ (سسرالی رشتہ داری کی وجہ سے جو عورتیں حرام ہیں ان) کا بیان ہے وہ تین ذکر فرمائی گئیں بیبیوں کی مائیں بیبیوں کی بیٹیاں اور بیٹوں کی بیبیاں، بیبیوں کی مائیں صرف عقد نکاح سے حرام ہو جاتی ہیں خواہ وہ بیبیاں مدخولہ ہوں یا غیر مدخولہ (یعنی ان سے ہم بستری ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو)۔ ف٦٩ گود میں ہونا غالب حال کا بیان ہے حرمت کے لیے شرط نہیں۔ ف٧٠ ان کی ماؤں سے طلاق یا موت وغیرہ کے ذریعہ سے قبل صحبت جدائی ہونے کی صورت میں ان کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ ف٧١ اس سے مُتَبَنّٰی (منہ بولے بیٹے) نکل گئے۔ ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے اور رضاعی بیٹے کی بی بی بھی حرام ہے کیونکہ وہ نسبی کے حکم میں ہے اور پوتے پرپوتے بیٹوں میں داخل ہیں۔ ف٧٢ یہ بھی حرام ہے خواہ دونوں بہنوں کو نکاح میں جمع کیا جائے یا ملک یمین کے ذریعہ سے وطی میں اور حدیث شریف میں پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کا نکاح میں

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ
اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں ف۴۳ یہ اللّٰہ کا نوشتہ (مقرر کردہ) ہے تم پر

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ
اور اُن ف۴۴ کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے ف۴۵ نہ

مُسٰفِحِيْنَ ۗ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۗ
پانی گراتے ف۴۶ تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ
اور قرارداد (طے شدہ) کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضا مندی ہوجائے تو اس میں گناہ نہیں ف۴۷ بے شک اللّٰہ

كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ
علم و حکمت والا ہے اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں

الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ
آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو اُن سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی مِلک ہیں ایمان والی

جمع کرنا بھی حرام فرمایا گیا اور ضابطہ یہ ہے کہ نکاح میں ہر ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا حرام ہے جن میں سے ہر ایک کو مرد فرض کرنے سے دوسری اس کے لیے حلال نہ ہو جیسے کہ پھوپھی بھتیجی کہ اگر پھوپھی کو مرد فرض کیا جائے تو چچا ہوا بھتیجی اس پر حرام ہے اور اگر بھتیجی کو مرد فرض کیا جائے تو بھتیجا ہوا پھوپھی اس پر حرام ہے حرمت دونوں طرف ہے اور اگر صرف ایک طرف سے ہو تو جمع حرام نہ ہوگی جیسے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی ان دونوں کو جمع کرنا حلال ہے کیونکہ شوہر کی لڑکی کو مرد فرض کیا جائے تو اس کے لیے باپ کی بی بی تو حرام رہتی ہے۔ مگر دوسری طرف سے یہ بات نہیں ہے یعنی شوہر کی بی بی کو اگر مرد فرض کیا جائے تو یہ اجنبی ہوگا اور کوئی رشتہ ہی نہ رہے گا۔ ف۴۳ گرفتار ہو کر بغیر اپنے شوہروں کے وہ تمہارے لیے بعد اِستبراء (یعنی حیض آجانے اور بچہ جننے کے بعد) حلال ہیں اگرچہ دارالحرب میں ان کے شوہر موجود ہوں کیونکہ تَبایُنِ دارین (ملک بدل جانے) کی وجہ سے ان کی شوہروں سے فرقت ہوچکی۔ شانِ نزول: حضرت ابوسعید خدری رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا ہم نے ایک روز بہت سی قیدی عورتیں پائیں جن کے شوہر دارالحرب میں موجود تھے تو ہم نے ان سے قربت میں تأمّل کیا اور سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے مسئلہ دریافت کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴۴ محرماتِ مذکورہ ف۴۵ نکاح سے یا ملکِ یمین سے اس آیت سے کئی مسئلے ثابت ہوئے۔ مسئلہ: نکاح میں مہر ضروری ہے۔ مسئلہ: اگر مہر معین نہ کیا ہو جب بھی واجب ہوتا ہے۔ مسئلہ: مہر مال ہی ہوتا ہے نہ کہ خدمت و تعلیم وغیرہ جو چیزیں مال نہیں ہیں۔ مسئلہ: اتنا قلیل جس کو مال نہ کہا جائے مہر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ حضرت جابر اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہما سے مروی ہے کہ مہر کی ادنیٰ مقدار دس درہم ہیں اس سے کم نہیں ہوسکتا۔ ف۴۶ اس سے حرام کاری مراد ہے اور اس تعبیر (معنی بیان کرنے) میں تنبیہ ہے کہ زانی محض شہوت رانی کرتا اور مستی نکالتا ہے اور اس کا فعل غرضِ صحیح اور مقصدِ حَسَن سے خالی ہوتا ہے نہ اولاد حاصل کرنا نہ نسل و نسب محفوظ رکھنا نہ اپنے نفس کو حرام سے بچانا ان میں سے کوئی بات اس کو مدِّ نظر نہیں ہوتی وہ اپنے نطفہ و مال کو ضائع کر کے دین و دنیا کے خسارہ میں گرفتار ہوتا ہے۔ ف۴۷ خواہ عورت مہر مقرر شدہ سے کم کردے یا بالکل بخش دے یا مرد مقدار مہر کی اور زیادہ کردے۔

الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ
کنیزیں ف۷۸ اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ف۷۹

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ
ان کے مالکوں کی اجازت سے ف۸۰ اور حسبِ دستور ان کے مہر انہیں دو ف۸۱ قید میں آتیاں نہ

مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ
مستی نکالتی اور نہ یار بناتی ف۸۲ جب وہ قید میں آجائیں ف۸۳ پھر بُرا کام کریں

فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ
تو ان پر اُس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے ف۸۴ یہ ف۸۵ اس کے لیے جسے تم میں سے زنا کا

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۵﴾ ع یُرِیْدُ ع ٤
اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے ف۸۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ چاہتا

اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَكُمْ وَیَهْدِیَكُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَیَتُوْبَ
ہے کہ اپنے احکام تمہارے لیے صاف بیان کردے اور تمہیں اگلوں کی رَوِشیں (طور طریقے) بتادے ف۸۷ اور تم پر اپنی رحمت سے

عَلَیْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ ۫ وَ
رجوع فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور

یُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا ﴿۲۷﴾ یُرِیْدُ
جو اپنے مزوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہوجاؤ ف۸۸ اللہ چاہتا

ف۷۸ یعنی مسلمانوں کی ایمان دار کنیزیں کیونکہ نکاح اپنی کنیز سے نہیں ہوتا وہ بغیر نکاح ہی مولیٰ کے لیے حلال ہے معنی یہ ہیں کہ جو شخص حرۂ مؤمنہ سے نکاح کی مَقْدِرَت (طاقت) و وسعت نہ رکھتا ہو وہ ایماندار کنیز سے نکاح کرے یہ بات عار کی نہیں ہے۔ مسئلہ: جو شخص حرہ سے نکاح کی وسعت رکھتا ہو اس کو بھی مسلمان باندی سے نکاح کرنا جائز ہے، یہ مسئلہ اس آیت میں تو نہیں ہے مگر اوپر کی آیت "وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ" (اور ان حرام کی گئیں عورتوں کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں) سے ثابت ہے۔ مسئلہ: ایسے ہی کتابیہ باندی سے بھی نکاح جائز ہے اور مؤمنہ کے ساتھ افضل و مستحب ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوا۔ ف۷۹ یہ کوئی عار کی بات نہیں فضیلت ایمان سے ہے اسی کو کافی سمجھو۔ ف۸۰ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ باندی کو اپنے مولیٰ کی اجازت کے بغیر نکاح کا حق نہیں، اسی طرح غلام کو ف۸۱ اگرچہ مالک ان کے مہر کے مولیٰ ہیں لیکن باندیوں کو دینا مولیٰ ہی کو دینا ہے کیونکہ خود وہ اور جو کچھ ان کے قبضہ میں ہو سب مولیٰ کی ملک ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے مالکوں کی اجازت سے مہر انہیں دو۔ ف۸۲ یعنی علانیہ و خفیہ کسی طرح بدکاری نہیں کرتیں ف۸۳ اور شوہر دار ہو جائیں ف۸۴ جو شوہر دار نہ ہوں یعنی پچاس تازیانے (کوڑے) کیونکہ حرہ کے لیے سو تازیانے ہیں اور باندیوں کو رَجم نہیں کیا جاتا کیونکہ "رجم" قابلِ تنصیف (دو حصوں میں تقسیم کے قابل) نہیں ہے۔ ف۸۵ باندی سے نکاح کرنا ف۸۶ باندی کے ساتھ نکاح کرنے سے کیونکہ اس سے اولادِ مملوک (غلام) پیدا ہوگی۔ ف۸۷ انبیاء و صالحین کی ف۸۸ اور حرام میں مبتلا ہو کر انہیں کی طرح ہو جاؤ۔

اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ۲۸ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

ہے کہ تم پر تخفیف (آسانی) کرے ف۸۹ اور آدمی کمزور بنایا گیا ف۹۰ اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ ف۹۱ مگر یہ کہ کوئی سودا

عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ۲۹

تمہاری باہمی رضامندی کا ہو ف۹۲ اور اپنی جانیں قتل نہ کرو ف۹۳ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے

وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ

اور جو ظلم وزیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ

عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ۳۰ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ

اللہ کو آسان ہے اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے ف۹۴ تو تمہارے

عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا ۳۱ وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ

اورگناہ ف۹۵ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ

اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ

نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ف۹۶ مردوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور

ف۸۹ اور اپنے فضل سے احکام سہل (آسان) کرے۔ ف۹۰ اس کو عورتوں سے اور شہوات سے صبر دشوار ہے۔ حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: عورتوں میں بھلائی نہیں اور ان کی طرف سے صبر بھی نہیں ہوسکتا، نیکوں پر وہ غالب آتی ہیں، بد ان پر غالب آجاتے ہیں۔ ف۹۱ چوری، خیانت، غصب، جوا، سود جتنے حرام طریقے ہیں سب ناحق ہیں سب کی مُمانَعت ہے ف۹۲ وہ تمہارے لیے حلال ہے ف۹۳ ایسے افعال اختیار کرکے جو دنیا یا آخرت میں ہلاکت کا باعث ہوں، اس میں مسلمانوں کو قتل کرنا بھی آگیا اور مومن کا قتل خود اپنا ہی قتل ہے کیونکہ تمام مومن نفسِ واحد کی طرح ہیں۔ مسئلہ: اس آیت سے خودکشی کی حرمت بھی ثابت ہوئی اور نفس کا اِتّباع کرکے حرام میں مبتلا ہونا بھی اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔ ف۹۴ اور جن پر وعید آئی یعنی وعدۂ عذاب دیا گیا مثلِ قتل، زنا، چوری وغیرہ کے۔ ف۹۵ صغائر۔ مسئلہ: کفر و شرک تو نہ بخشا جائے گا اگر آدمی اسی پر مرا (اللّٰہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ اللّٰہ کی مَشِیّت میں ہیں چاہے ان پر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے۔ ف۹۶ خواہ دنیا کی جہت سے یا دین کی کہ آپس میں حسد و بغض نہ پیدا ہو۔ حسد نہایت بری صفت ہے حسد والا دوسرے کو اچھے حال میں دیکھتا ہے تو اپنے لیے اس کی خواہش کرتا ہے اور ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا بھائی اس نعمت سے محروم ہوجائے یہ ممنوع ہے، بندے کو چاہیے کہ اللّٰہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہے اس نے جس بندے کو جو فضیلت دی خواہ دولت و غنا کی یا دینی مناصب و مدارج کی یہ اس کی حکمت ہے۔ شانِ نزول: جب آیت میراث میں "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ" (بیٹوں کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے) نازل ہوا اور میت کے ترکہ میں مرد کا حصہ عورت سے دونا مقرر کیا گیا تو مردوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ آخرت میں نیکیوں کا ثواب بھی ہمیں عورتوں سے دونا ملے گا اور عورتوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ گناہ کا عذاب ہمیں مردوں سے آدھا ہوگا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے جس کو جو فضل دیا وہ عین حکمت ہے بندے کو چاہیے کہ وہ اس کی قضا پر راضی رہے۔

لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ف۹۷ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ

بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۳۲﴾ وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ

سب کچھ جانتا ہے اور ہم نے سب کے لیے مال کے مستحق بنادیے ہیں جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ

وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ ؕ اِنَّ

اور قرابت والے اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا ف۹۸ انہیں ان کا حصہ دو بے شک

اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ﴿۳۳﴾ؑ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا ع ٨/٢

ہر چیز اللہ کے سامنے ہے مرد افسر ہیں عورتوں پر ف۹۹ اس لیے کہ

فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ

اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ف۱۰۰ اور اس لیے کہ مردوں نے اُن پر اپنے مال خرچ کیے ف۱۰۱ تو نیک بخت عورتیں

قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ

ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں ف۱۰۲ جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو

فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ

تو انہیں سمجھاؤ ف۱۰۳ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو ف۱۰۴ پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں

ف۹۷ ہر ایک کو اس کے اعمال کی جزاء۔ شانِ نزول: اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم بھی اگر مرد ہوتے تو جہاد کرتے اور مردوں کی طرح جان فدا کرنے کا ثوابِ عظیم پاتے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ مرد جہاد سے ثواب حاصل کر سکتے ہیں تو عورتیں شوہروں کی اطاعت اور پاک دامنی سے ثواب حاصل کر سکتی ہیں۔ ف۹۸ اس سے عقدِ مُوالات مراد ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی مجہولُ النسب شخص (جس کے نسب کا کچھ پتا نہ ہو وہ) دوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مرجاؤں تو تو میرا وارث ہوگا اور میں کوئی جنایت کروں تو تجھے دیت دینی ہوگی دوسرا کہے میں نے قبول کیا اس صورت میں یہ عقد صحیح ہوجاتا ہے اور قبول کرنے والا وارِث بن جاتا ہے اور دیت بھی اس پر آجاتی ہے اور دوسرا بھی اسی کی طرح سے مجہولُ النسب ہو اور ایسا ہی کہے اور یہ بھی قبول کرلے تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کا وارِث اور اس کی دیت کا ذمہ دار ہوگا یہ عقد ثابت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے قائل ہیں۔ ف۹۹ تو عورتوں کو ان کی اطاعت لازم ہے اور مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور ان کے مَصالح اور تدابیر اور تادِیب وحفاظت کی سرانجام دہی کریں۔ شانِ نزول: حضرت سعد بن ربیع نے اپنی بی بی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک طمانچہ مارا ان کے والد انہیں سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی خدمت میں لے گئے اور ان کے شوہر کی شکایت کی اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۰۰ یعنی مردوں کو عورتوں پر عقل ودانائی اور جہاد اور نبوت وخلافت وامامت واذان وخطبہ وجماعت و جمعہ وتکبیر وتشریق اور حد وقصاص کی شہادت کے اور وِرثہ میں دونے حصے اور تعصیب اور نکاح وطلاق کے مالک ہونے اور نسبوں کے ان کی طرف نسبت کیے جانے اور نماز وروزہ کے کامل طور پر قابل ہونے کے ساتھ کہ ان کے لیے کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے کہ نماز وروزہ کے قابل نہ ہوں اور داڑھیوں اور عماموں کے ساتھ فضیلت دی۔ ف۱۰۱ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے نفقے مردوں پر واجب ہیں۔ ف۱۰۲ اپنی عِفّت اور شوہروں کے گھر، مال اور ان کے راز کی ف۱۰۳ انہیں شوہر کی نافرمانی اور اس کے اطاعت نہ کرنے اور اس کے حقوق کا لحاظ نہ رکھنے کے نتائج سمجھاؤ جو دنیا وآخرت میں پیش آتے ہیں اور اللہ کے عذاب کا

فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝۳۴ وَاِنْ خِفْتُمْ

تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بلند بڑا ہے ف۱۰۵ اور اگر تم کو میاں بی بی کے

شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ

جھگڑے کا خوف ہو ف۱۰۶ تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے ف۱۰۷ یہ دونوں

يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝۳۵

اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل (موافقت پیدا) کردے گا بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے ف۱۰۸

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ ف۱۰۹ اور ماں باپ سے بھلائی کرو ف۱۱۰ اور

الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ

رشتہ داروں ف۱۱۱ اور یتیموں اور محتاجوں ف۱۱۲ اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے ف۱۱۳

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اور کروٹ کے ساتھی ف۱۱۴ اور راہ گیر ف۱۱۵ اور اپنی باندی غلام سے ف۱۱۶ بے شک اللہ

لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝۳۶ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ

کو خوش (پسند) نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا ف۱۱۷ جو آپ بخل کریں اور اوروں

خوف دلاؤ اور بتاؤ کہ ہمارا تم پر شرعاً حق ہے اور ہماری اطاعت تم پر فرض ہے اگر اس پر بھی نہ مانیں ف۱۰۴ ضربِ غیر شدید ف۱۰۵ اور تم گناہ کرتے ہو پھر بھی وہ تمہاری توبہ قبول فرماتا ہے تو تمہاری زیرِ دَست عورتیں اگر قصور کرنے کے بعد معافی چاہیں تو تمہیں بطریقِ اَولیٰ معاف کرنا چاہئے اور اللہ کی قدرت و برتری کا لحاظ رکھ کر ظلم سے مُجتنِب (بچتے) رہنا چاہیے۔ ف۱۰۶ اور تم دیکھو کہ سمجھانا، علٰیحدہ سونا، مارنا کچھ بھی کارآمد نہ ہوا اور دونوں کی نااتفاقی رفع نہ ہوئی۔ ف۱۰۷ کیونکہ اقارب اپنے رشتہ داروں کے خانگی حالات سے واقف ہوتے ہیں اور زوجین کے درمیان موافقت کی خواہش بھی رکھتے ہیں اور فریقین کو ان پر اطمینان بھی ہوتا ہے اور ان سے اپنے دل کی بات کہنے میں تامُّل بھی نہیں ہوتا ہے۔ ف۱۰۸ جانتا ہے کہ زوجین میں ظالم کون ہے۔ مسئلہ: پنچوں (کسی بھی برادری میں فیصلے کیلئے مقرر کردہ افراد) کو زوجین میں تفریق کر دینے کا اختیار نہیں۔ ف۱۰۹ نہ جاندار کو نہ بے جان کو نہ اس کی رَبوبیت میں نہ اس کی عبادت میں۔ ف۱۱۰ ادب و تعظیم کے ساتھ اور ان کی خدمت میں مُستعد رہنا اور ان پر خرچ کرنے میں کمی نہ کرو۔ مسلم شریف کی حدیث ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے تین مرتبہ فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰہ عنہ نے عرض کیا: کس کی یا رسول اللّٰہ؟ فرمایا: جس نے بوڑھے ماں باپ پائے یا ان میں سے ایک کو پایا اور جنّتی نہ ہوگیا۔ ف۱۱۱ حدیث شریف میں ہے: رشتہ داروں کے ساتھ اچھے سلوک کرنے والوں کی عمر دراز اور رزق وسیع ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم) ف۱۱۲ حدیث: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: میں اور یتیم کی سرپرستی کرنے والا ایسے قریب ہوں گے جیسے انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی۔ (بخاری شریف) حدیث: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کی اِمداد و خبرگیری کرنے والا مجاہد فی سبیل اللّٰہ کے مثل ہے۔ ف۱۱۳ سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جبریل مجھے ہمیشہ ہمسایوں کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کرتے رہے اس حد تک کہ گمان ہوتا تھا کہ ان کو وارث قرار دیں۔ (بخاری و مسلم) ف۱۱۴ یعنی بی بی یا جو صحبت میں رہے یا رفیقِ سفر ہو یا ساتھ پڑھے یا مجلس و مسجد میں برابر بیٹھے ف۱۱۵ اور مسافر و مہمان۔ حدیث: جو اللّٰہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھے اسے چاہیے کہ مہمان کا اِکرام کرے۔ (بخاری و مسلم) ف۱۱۶ کہ انہیں ان کی طاقت سے زیادہ

النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَاَعْتَدْنَا

سے بخل کے لیے کہیں ف۱۱۸ اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپائیں ف۱۱۹ اور کافروں کے لیے

لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۳۷﴾ ج وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ

ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں ف۱۲۰

وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط وَمَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ

اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مصاحب (ساتھی و مشیر) شیطان ہوا ف۱۲۱

قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

تو کتنا برا مصاحب ہے اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِیْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ

اور اللہ کے دیئے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ف۱۲۲ اور اللہ ان کو جانتا ہے اللہ ایک ذرہ بھر

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ج وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا

ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب

عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ

دیتا ہے تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں ف۱۲۳ اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان

شَهِیْدًا ﴿۴۱﴾ ط یَوْمَىٕذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى وقف النبی علیہ السلام

بنا کر لائیں ف۱۲۴ اس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کاش انہیں مٹی میں

تکلیف نہ دو اور سخت کلامی نہ کرو اور کھانا کپڑا بقدرِ ضرورت دو۔ حدیث: رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جنت میں بدخُلق داخل نہ ہوگا۔ (ترمذی) ف۱۱۷ متکبر خود بین جو رشتہ داروں اور ہمسایوں کو ذلیل سمجھے۔ ف۱۱۸ بخل یہ ہے کہ خود کھائے دوسرے کو نہ دے۔ ''شُح'' یہ ہے کہ نہ کھائے نہ کھلائے، سخا یہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے، جُود یہ ہے کہ آپ نہ کھائے دوسرے کو کھلائے۔ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صفت بیان کرنے میں بخل کرتے اور چھپاتے تھے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ علم کو چھپانا مذموم ہے۔ ف۱۱۹ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کو پسند ہے کہ بندے پر اس کی نعمت ظاہر ہو۔ مسئلہ: اللہ کی نعمت کا اظہار اخلاص کے ساتھ ہو تو یہ بھی شکر ہے اور اس لیے آدمی کو اپنی حیثیت کے لائق جائز لباسوں میں بہتر پہننا مستحب ہے۔ ف۱۲۰ بخل کے بعد صَرفِ بے جا کی برائی بیان فرمائی کہ جو لوگ محض نمود و نمائش اور نام آوری کے لیے خرچ کرتے ہیں اور رضائے الٰہی انہیں مقصود نہیں ہوتی جیسے کہ مشرکین و منافقین یہ بھی انہیں کے حکم میں ہیں جن کا حکم اوپر گزر گیا۔ ف۱۲۱ دنیا و آخرت میں۔ دنیا میں تو اس طرح کہ وہ شیطانی کام کر کے اس کو خوش کرتا رہا اور آخرت میں اس طرح کہ ہر کافر ایک شیطان کے ساتھ آتشی زنجیر میں جکڑا ہوا ہوگا (خازن) ف۱۲۲ اس میں سراسر ان کا نفع ہی تھا۔ ف۱۲۳ اس نبی کو اور وہ اپنی امت کے ایمان و کفر و نفاق اور تمام افعال پر گواہی دیں کیونکہ انبیاء اپنی امتوں کے اَفعال سے باخبر ہوتے ہیں۔ ف۱۲۴ کہ تم نبی الانبیاء اور سارا عالَم تمہاری امت۔

بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۠﴿۴۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع ۶/۴

دبا کر زمین برابر کردی جائے اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے ف۱۲۵ اے ایمان والو

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا

نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ ف۱۲۶ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی

اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ

حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں ف۱۲۷ اور اگر تم بیمار ہو ف۱۲۸ یا سفر میں یا تم میں

اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا

سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ف۱۲۹ یا تم نے عورتوں کو چھوا ف۱۳۰ اور پانی نہ پایا ف۱۳۱ تو پاک مٹی

صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا

سے تیمم کرو ف۱۳۲ تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو ف۱۳۳ بے شک اللہ معاف فرمانے والا

ف۱۲۵ کیونکہ جب وہ اپنی خطاء سے مکریں گے اور قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہم نے خطا نہ کی تھی تو ان کے مونہوں پر مہر لگا دی جائے گی اور ان کے اعضاء و جوارح کو گویائی دی جائے گی، وہ ان کے خلاف شہادت دیں گے۔ ف۱۲۶ شانِ نزول: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک جماعتِ صحابہ کی دعوت کی اس میں کھانے کے بعد شراب پیش کی گئی، بعضوں نے پی کیونکہ اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی پھر مغرب کی نماز پڑھی امام نشہ میں "قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَاَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ" پڑھ گئے اور دونوں جگہ "لَا" ترک کردیا اور نشہ میں خبر نہ ہوئی اور معنی فاسد ہوگئے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرمادیا گیا تو مسلمانوں نے نماز کے اوقات میں شراب ترک کردی اس کے بعد شراب بالکل حرام کردی گئی۔ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ آدمی نشہ کی حالت میں کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوتا اس لیے کہ "قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" میں دونوں جگہ "لَا" کا ترک کفر ہے لیکن اس حالت میں حضور نے اس پر کفر کا حکم نہ فرمایا بلکہ قرآن پاک میں ان کو "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا" سے خطاب فرمایا گیا۔ ف۱۲۷ جبکہ پانی نہ پاؤ تیمّم کرلو ف۱۲۸ اور پانی کا استعمال ضرر کرتا ہو ف۱۲۹ یہ کِنایہ ہے بے وضو ہونے سے ف۱۳۰ یعنی جماع کیا ف۱۳۱ اس کے استعمال پر قادر نہ ہونے، خواہ پانی موجود نہ ہونے کے باعث یا دور ہونے کے سبب یا اس کے حاصل کرنے کا آلہ نہ ہونے کے سبب یا سانپ، درندہ، دشمن وغیرہ کوئی مانع ہونے کے باعث ف۱۳۲ یہ حکم مریضوں، مسافروں، جَنابت اور حَدَث والوں کو شامل ہے جو پانی نہ پائیں یا اس کے استعمال سے عاجز ہوں۔ (مدارک) مسئلہ: حیض و نفاس سے طہارت کے لیے بھی پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ف۱۳۳ طریقۂ تیمّم: تیمّم کرنے والا دل سے پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے تیمّم میں نیت بالاِجماع شرط ہے کیونکہ وہ نص سے ثابت ہے، جو چیز مٹی کی جنس سے ہو جیسے گرد، ریتا، پتھر اِن سب پر تیمّم جائز ہے خواہ پتھر پر غبار بھی نہ ہو لیکن پاک ہونا ان چیزوں کا شرط ہے۔ تیمّم میں دو ضربیں ہیں: ایک مرتبہ ہاتھ مار کر چہرہ پر پھیرلیں دوسری مرتبہ ہاتھوں پر۔ مسئلہ: پانی کے ساتھ طہارت اصل ہے اور تیمّم پانی سے عاجز ہونے کی حالت میں اس کا پورا پورا قائم مقام ہے جس طرح حدث پانی سے زائل ہوتا ہے اسی طرح تیمّم سے حتیٰ کہ ایک تیمّم سے بہت سے فرائض و نوافل پڑھے جاسکتے ہیں۔ مسئلہ: تیمّم کرنے والے کے پیچھے غسل اور وضو کرنے والے کی اِقتداء صحیح ہے۔ شانِ نزول: غزوۂ بنی المُصطلِق میں جب لشکرِ اسلام شب کو ایک بیابان میں اترا جہاں پانی نہ تھا اور صبح وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ تھا وہاں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا اس کی تلاش کے لیے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے وہاں اقامت فرمائی، صبح ہوئی تو پانی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرمائی۔ اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے یعنی تمہاری برکت سے مسلمانوں کو بہت آسانیاں ہوئیں اور بہت فوائد پہنچے پھر اونٹ اٹھایا گیا تو اس کے نیچے ہار ملا۔ ہار گم ہونے اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نہ بتانے میں بہت حکمتیں ہیں، حضرت صدیقہ کے ہار کی وجہ سے قیام ان کی فضیلت و منزلت کا مُشعِر (ظاہر کرنے والا) ہے، صحابہ کا جستجو فرمانا، اس میں ہدایت ہے کہ

غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ

بخشنے والا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کو کتاب سے ایک حصہ ملا ف۱۳۴ گمراہی مول

الضَّلٰلَةَ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ ﴿٤٤﴾ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآىِٕكُمْ ؕ

لیتے ہیں ف۱۳۵ اور چاہتے ہیں ف۱۳۶ کہ تم بھی راہ سے بہک جاؤ اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو ف۱۳۷

وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِیًّا ﱞ وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِیْرًا ﴿٤٥﴾ مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا

اور اللہ کافی ہے والی ف۱۳۸ اور اللہ کافی ہے مددگار کچھ یہودی کلاموں (ارشاداتِ خداوندی)

یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ یَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا وَ اسْمَعْ

کو ان کی جگہ سے پھیرتے ہیں ف۱۳۹ اور ف۱۴۰ کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور ف۱۴۱ سنیے

غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِی الدِّیْنِ ؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ

آپ سنائے نہ جائیں ف۱۴۲ اور رَاعِنا کہتے ہیں ف۱۴۳ زبانیں پھیر کر ف۱۴۴ اور دین میں طعنہ کے لیے ف۱۴۵ اور اگر وہ ف۱۴۶

قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ ۙ

کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لیے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا

وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿٤٦﴾ یٰۤاَیُّهَا

لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا ف۱۴۷ اے

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ

کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب ف۱۴۸ کی تصدیق فرماتا قبل اس کے

حضور کی اَزواج کی خدمت مومنین کی سعادت ہے اور پھر حکم تیمّم ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی ازواج کی خدمت کا ایسا صِلہ ہے جس سے قیامت تک مسلمان مُنْتَفِع ہوتے رہیں گے، سبحان اللہ۔ ف۱۳۴ وہ یہ کہ توریت سے انہوں نے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو پہچانا اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا جو اس میں بیان تھا اس حصہ سے وہ محروم رہے اور آپ کی نبوت کے منکر ہوگئے۔ شانِ نزول: یہ آیت رِفاعہ بن زید اور مالک بن دُخشُم یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی یہ دونوں جب رسولِ کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے بات کرتے تو زبان ٹیڑھی کر کے بولتے ف۱۳۵ حضور کی نبوت کا انکار کر کے۔ ف۱۳۶ اے مسلمانو! ف۱۳۷ اور اس نے تمہیں بھی ان کی عداوت پر خبردار کر دیا تو چاہیے کہ ان سے بچتے رہو۔ ف۱۳۸ اور جس کا کارساز اللہ ہو اسے کیا اندیشہ۔ ف۱۳۹ جو توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت میں فرمائے ف۱۴۰ جب سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم انہیں کچھ حکم فرماتے ہیں تو ف۱۴۱ کہتے ہیں: ف۱۴۲ یہ کلمہ ذُوجہتین ہے (یعنی) مدح و ذم کے دونوں پہلو رکھتا ہے۔ مدح کا پہلو تو یہ ہے کہ کوئی ناگوار بات آپ کے سننے میں نہ آئے اور ذم کا پہلو یہ کہ آپ کو سننا نصیب نہ ہو۔ ف۱۴۳ باوجودیکہ اس کلمہ کے ساتھ خطاب کی مُمانعت کی گئی ہے کیونکہ یہ ان کی زبان میں خراب معنی رکھتا ہے۔ ف۱۴۴ حق سے باطل کی طرف۔ ف۱۴۵ کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتے تھے کہ ہم حضور کی بدگوئی کرتے ہیں اگر آپ نبی ہوتے تو آپ اس کو جان لیتے اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے خبثِ ضمائر کو ظاہر فرما دیا۔ ف۱۴۶ بجائے ان کلمات کے اہلِ اَدب کے طریقہ پر ف۱۴۷ اتنا کہ اللہ نے انہیں پیدا کیا اور روزی دی اور اس قدر کافی نہیں جب تک کہ تمام ایمانیات کو نہ مانیں اور سب کی تصدیق نہ کریں۔ ف۱۴۸ توریت۔

اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ

کہ ہم بگاڑدیں کچھ مونہوں کو وف۱۴۹ تو انہیں پھیردیں ان کی پیٹھ کی طرف یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت کی

اَصْحٰبَ السَّبْتِؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ

ہفتہ والوں پر وف۱۵۰ اور خدا کا حکم ہو کر رہے بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ

يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے وف۱۵۱ اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا

فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْؕ

اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو خود اپنی ستھرائی بیان کرتے ہیں وف۱۵۲

بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ

بلکہ اللہ جسے چاہے ستھرا کرے اور ان پر ظلم نہ ہوگا دانہ خرما کے ڈورے برابر وف۱۵۳ دیکھو کیسا

٧ ع ٨ ٤ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ؑ اَلَمْ تَرَ اِلَى

اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں وف۱۵۴ اور یہ کافی ہے صریح (کھلا) گناہ کیا تم نے وہ نہ دیکھے

الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ

جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر

وف۱۴۹ آنکھ، ناک، ابرو وغیرہ نقشہ مٹا کر وف۱۵۰ ان دونوں باتوں میں سے ایک ضرور لازم ہے اور لعنت تو ان پر ایسی پڑی کہ دنیا انہیں ملعون کہتی ہے، یہاں مفسرین کے چند اقوال ہیں: بعض اس وعید کا وقوع دنیا میں بتاتے ہیں، بعض آخرت میں، بعض کہتے ہیں کہ لعنت ہو چکی اور وعید واقع ہوگئی، بعض کہتے ہیں: ابھی انتظار ہے، بعض کا قول ہے کہ یہ وعید اس صورت میں تھی جبکہ یہود میں سے کوئی ایمان نہ لاتا اور چونکہ بہت سے یہود ایمان لے آئے اس لیے شرط نہیں پائی گئی اور وعید اٹھ گئی۔ حضرت عبداللہ بن سلام جو اعظم علمائے یہود سے ہیں انہوں نے ملکِ شام سے واپس آتے ہوئے راہ میں یہ آیت سنی اور اپنے گھر پہنچنے سے پہلے اسلام لا کر سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نہیں خیال کرتا تھا کہ میں اپنا منہ پیٹھ کی طرف پھر جانے سے پہلے اور چہرہ کا نقشہ مٹ جانے سے قبل آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکوں گا یعنی اس خوف سے انہوں نے ایمان لانے میں جلدی کی کیونکہ توریت شریف سے انہیں آپ کے رسولِ برحق ہونے کا یقینی علم تھا، اسی خوف سے حضرت کعب احبار جو علماء یہود میں بڑی مَنزلت رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت سن کر مسلمان ہوگئے۔ وف۱۵۱ معنی یہ ہیں کہ جو کفر پر مرے اس کی بخشش نہیں اس کے لیے ہمیشگی کا عذاب ہے اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گناہگار، مُرتکبِ کبائر ہو اور بے توبہ بھی مر جائے تو اس کے لیے خلود نہیں اس کی مغفرت اللہ کی مشیّت میں ہے چاہے معاف فرمائے یا اس کے گناہوں پر عذاب کرے پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے۔ اس آیت میں یہود کو ایمان کی ترغیب ہے اور اس پر بھی دلالت ہے کہ یہود پر عرفِ شرع میں مشرک کا اطلاق درست ہے۔ وف۱۵۲ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا اور اس کا پیارا بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہود و نصاریٰ کے سوا کوئی جنت میں نہ داخل ہوگا۔ اس آیت میں بتایا گیا کہ انسان کا دینداری اور صلاح و تقویٰ اور قرب و مقبولیت کا مدّعی ہونا اور اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا کام نہیں آتا۔ وف۱۵۳ یعنی بالکل ظلم نہ ہوگا وہی سزا دی جائے گی جس کے وہ مستحق ہیں۔ وف۱۵۴ اپنے آپ کو بے گناہ اور مقبولِ بارگاہ بتا کر۔

وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ

سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ

پر ہیں یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز

تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾ ؕ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ

اس کا کوئی یار نہ پائے گا ف۱۵۵ کیا ملک میں ان کا کچھ حصہ ہے ف۱۵۶ ایسا ہو تو لوگوں

النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾ ۙ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

کو تل بھر نہ دیں یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں ف۱۵۷ اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ف۱۵۸

فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾

تو ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا ف۱۵۹

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾

تو ان میں کوئی اس پر ایمان لایا ف۱۶۰ اور کسی نے اس سے منہ پھیرا ف۱۶۱ اور دوزخ کافی ہے بھڑکتی آگ ف۱۶۲

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ

جنھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی ان کی کھالیں

جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں بے شک اللہ

ف۱۵۵ **شانِ نزول:** یہ آیت کعب بن اشرف وغیرہ علماءِ یہود کے حق میں نازل ہوئی جو ستر سواروں کی جمعیّت لے کر قریش سے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ جنگ کرنے پر حلف لینے پہنچے، قریش نے ان سے کہا چونکہ تم کتابی ہو اس لیے تم سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ زیادہ قرب رکھتے ہو ہم کیسے اطمینان کریں کہ تم ہم سے فریب کے ساتھ نہیں مل رہے ہو اگر اطمینان دلانا ہو تو ہمارے بتوں کو سجدہ کرو تو انہوں نے شیطان کی اطاعت کرکے بتوں کو سجدہ کیا، پھر ابوسفیان نے کہا کہ ہم ٹھیک راہ پر ہیں یا محمد مصطفٰے! (صلّی اللہ علیہ وسلّم)۔ کعب بن اشرف نے کہا: تم ہی ٹھیک راہ پر ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی کہ انہوں نے حضور کی عداوت میں مشرکین کے بتوں تک کو پوجا۔ ف۱۵۶ یہود کہتے تھے کہ ہم مُلک و نبوّت کے زیادہ حق دار ہیں تو ہم کیسے عربوں کا اتباع کریں! اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کو جھٹلا دیا کہ ان کا ملک میں حصہ ہی کیا ہے اور اگر بالفرض کچھ ہوتا تو ان کا بخل اس درجہ کا ہے کہ ف۱۵۷ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اور اہلِ ایمان سے ف۱۵۸ نبوت و نصرت و غلبہ و عزت وغیرہ نعمتیں۔ ف۱۵۹ جیسا کہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو تو پھر اگر اپنے حبیب سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر کرم کیا تو اس سے کیوں جلتے اور حسد کرتے ہو۔ ف۱۶۰ جیسے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھ والے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لائے۔ ف۱۶۱ اور ایمان سے محروم رہا ف۱۶۲ اس کے لیے جو سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان نہ لائے۔

عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدۡخِلُهُمۡ

غالب حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ہم انہیں

جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمۡ فِيۡهَاۤ

باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے ان کے لیے وہاں

اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدۡخِلُهُمۡ ظِلًّا ظَلِيۡلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ

ستھری بیبیاں ہیں و۱۶۳ اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا و۱۶۴ بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ

تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهۡلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمۡتُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡكُمُوۡا

امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو و۱۶۵ اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے

بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۵۸﴾

ساتھ فیصلہ کرو و۱۶۶ بے شک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِى الۡاَمۡرِ

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا و۱۶۷ اور ان کا جو تم میں حکومت

مِنۡكُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ كُنۡتُمۡ

والے ہیں و۱۶۸ پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اُسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو اگر

و۱۶۳ جو ہر نجاست و گندگی اور قابلِ نفرت چیز سے پاک ہیں۔ و۱۶۴ یعنی سایۂ جنت جس کی راحت و آسائش، رسائیِ فہم و اِحاطۂ بیان سے بالاتر ہے۔ و۱۶۵ اصحابِ امانات اور حکام کو امانتیں دیانتداری کے ساتھ حق دار کو ادا کرنے اور فیصلوں میں انصاف کرنے کا حکم دیا، بعض مفسرین کا قول ہے کہ فرائض بھی اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں ان کی ادا بھی اس حکم میں داخل ہے۔ و۱۶۶ فریقین میں سے اصلاً کسی کی رعایت نہ ہو۔ علماء نے فرمایا کہ حاکم کو چاہیے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے (۱) اپنے پاس آنے میں جیسے ایک کو موقع دے دوسرے کو بھی دے۔ (۲) نشست دونوں کو ایک سی دے (۳) دونوں کی طرف برابر متوجہ رہے (۴) کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ رکھے (۵) فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرے جس کا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دلائے۔ حدیث شریف میں ہے: انصاف کرنے والوں کو قربِ الٰہی میں نوری منبر عطا ہوں گے۔ شانِ نزول: بعض مفسرین نے اس کے شانِ نزول میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ فتح مکہ کے وقت سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے عثمان بن طلحہ خادمِ کعبہ سے کعبہ معظّمہ کی کلید (چابی) لے لی، پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے وہ کلید انہیں واپس دی اور فرمایا کہ اب یہ کلید ہمیشہ تمہاری نسل میں رہے گی اس پر عثمان بن طلحہ حجبی اسلام لائے اگرچہ یہ واقعہ تھوڑے تھوڑے تغیرات کے ساتھ بہت سے محدثین نے ذکر کیا ہے مگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ قابلِ وثوق (قابلِ یقین) نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ابنِ عبداللہ اور ابنِ مندہ اور ابنِ اثیر کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمان بن طلحہ ۸ھ میں مدینۂ طیبہ حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے اور انہوں نے فتح مکہ کے روز کنجی خود اپنی خوشی سے پیش کی تھی، بخاری اور مسلم کی حدیثوں سے یہی مُستفاد ہوتا ہے۔ و۱۶۷ کہ رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے: سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ و۱۶۸ اسی حدیث میں حضور فرماتے ہیں: جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلم اُمراء و حُکّام کی اطاعت واجب ہے جب تک وہ حق کے مُوافق

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ ع اَلَمْ ع ۸ ۹ ۵

اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہو ف۱۶۹ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا کیا تم نے

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اُترا اور اس پر جو تم

مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ

سے پہلے اُترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور ان کو تو حکم یہ تھا کہ

يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾ وَاِذَا

اُسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکا دے ف۱۷۰ اور جب

قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ

ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق

يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾ ج فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا

تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں کیسی ہوگی جب ان پر کوئی افتاد (مصیبت) پڑے ف۱۷۱ بدلہ اس کا

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا

جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۷۲ پھر اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اللہ کی قسم کھاتے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی

رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں۔ **ف۱۶۹** اس آیت سے معلوم ہوا کہ احکام تین قسم کے ہیں: ایک وہ جو ظاہر کتاب یعنی قرآن سے ثابت ہوں، ایک وہ جو ظاہر حدیث سے، ایک وہ جو قرآن وحدیث کی طرف بطریقِ قیاس رجوع کرنے سے۔ ''اُولی الاُمر'' میں امام، امیر، بادشاہ، حاکم، قاضی سب داخل ہیں، خلافتِ کاملہ تو زمانۂ رسالت کے بعد تیس سال رہی مگر خلافتِ ناقصہ خلفاءِ عباسیہ میں بھی تھی اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ امام کے لیے قریش میں سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات میں معدوم ہے لیکن سلطنت و اِمارت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اُولی الامر میں داخل ہیں اس لیے ہم پر ان کی اطاعت بھی لازم ہے۔ **ف۱۷۰** شانِ نزول: بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی نے کہا: چلو سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے طے کرالیں منافق نے خیال کیا کہ حضور تو بے رعایت محض حق فیصلہ دیں گے اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا اس لیے اس نے باوجود مدعیِٔ ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو پنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خور ہے اس لیے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اس کو پنچ (فیصلہ کرنے والا) تسلیم نہ کیا ناچار (مجبوراً) منافق کو فیصلہ کے لیے سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے حضور آنا پڑا۔ حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا، یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اس کا معاملہ سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم طے فرما چکے لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے، فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر اس کا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لاکر اس کو قتل کر دیا اور فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے۔ **ف۱۷۱** جس سے بھاگنے بچنے کی کوئی راہ نہ ہو جیسی کہ بشر منافق پر پڑی کہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا۔ **ف۱۷۲** کفر و نفاق اور معاصی، جیسا کہ بشر منافق نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے فیصلہ سے اِعراض کر کے کیا۔

وَّتَوْفِيْقًا ﴿٦٢﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ

اور میل ہی تھا ف۱۷۳ ان کے دلوں کی تو بات اللہ جانتا ہے تو تم ان سے چشم پوشی

عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا

کرو اور انہیں سمجھاؤ اور ان کے معاملہ میں اُن سے رسا (اثر کرنے والی) بات کہو ف۱۷۴ اور ہم نے کوئی

مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے ف۱۷۵ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۱۷۶

جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ

تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت

تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ

توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں ف۱۷۷ تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں

بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا

حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے

تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ

مان لیں ف۱۷۸ اور اگر ہم اُن پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کردو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر

ف۱۷۳ اور وہ عذر و ندامت کچھ کام نہ دے جیسا کہ بشر منافق کے مارے جانے کے بعد اس کے اولیاء اس کے خون کا بدلہ طلب کرنے آئے اور بے جا معذرتیں کرنے اور باتیں بنانے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں دلایا کیونکہ وہ کُشْتَنِی ہی (قتل ہی کے لائق) تھا۔ ف۱۷۴ جو ان کے دل میں اثر کر جائے۔ ف۱۷۵ جبکہ رسول کا بھیجنا ہی اس لیے ہے کہ وہ مُطاع (لائق اِطاعت) بنائے جائیں اور ان کی اِطاعت فرض ہو تو جو ان کے حکم سے راضی نہ ہو اس نے رسالت کو تسلیم نہ کیا وہ کافر واجب القتل ہے۔ ف۱۷۶ معصیت و نافرمانی کرکے ف۱۷۷ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کاربرآری (حاجت روائی) کا ذریعہ ہے۔ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور روضۂ شریفہ کی خاکِ پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے ''وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا'' میں نے بیشک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے، اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔ اس سے چند مسائل معلوم ہوئے۔ مسئلہ: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرضِ حاجت کے لیے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعۂ کامیابی ہے۔ مسئلہ: قبر پر حاجت کے لیے جانا بھی ''جَآءُوْكَ'' میں داخل اور ''خَيْرُ الْقُرُوْنِ'' کا معمول ہے۔ مسئلہ: بعدِ وفات مقبولانِ حق کو ''یا'' کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔ مسئلہ: مقبولانِ حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔ ف۱۷۸ معنی یہ ہیں کہ جب تک آپ کے فیصلے اور حکم کو صدقِ دل سے نہ مان لیں مسلمان نہیں ہوسکتے۔ سبحان اللہ! اس سے رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شان معلوم ہوتی ہے۔ شانِ نزول: پہاڑ سے آنے والا پانی جس سے باغوں میں آب رسانی کرتے ہیں اس میں ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوا معاملہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور پیش کیا گیا، حضور نے فرمایا: اے زبیر! تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو یہ انصاری کو گراں گزرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں،

دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ

نکل جاؤ ف۱۷۹ تو اُن میں تھوڑے ہی ایسا کرتے اور اگر وہ کرتے جس بات کی انہیں نصیحت دی جاتی

بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿۶۶﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا

ہے ف۱۸۰ تو اس میں اُن کا بھلا تھا اور ایمان پر خوب جمنا اور ایسا ہوتا تو ضرور ہم انہیں اپنے پاس سے بڑا

عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ

ثواب دیتے اور ضرور ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کرتے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء ف۱۸۱ اور صدیق ف۱۸۲

وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ

اور شہید ف۱۸۳ اور نیک لوگ ف۱۸۴ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا

مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ ع ۹ ۱۱ ۶

فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو ف۱۸۵

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ

پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو اور تم میں کوئی وہ ہے کہ ضرور دیر لگائے گا ف۱۸۶

باوجودیکہ فیصلہ میں حضرت زبیر کو انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی لیکن انصاری نے اس کی قدر نہ کی تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت زبیر کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کر کے پانی روک لو انصافاً قریب والا ہی پانی کا مستحق ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۷۹ جیسا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے اور توبہ کے لیے اپنے آپ کو قتل کا حکم دیا تھا۔ شانِ نزول: ثابت بن قیس بن شمّاس سے ایک یہودی نے کہا کہ اللہ نے ہم پر اپنا قتل اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا تھا ہم اس کو بجالائے ثابت نے فرمایا کہ اگر اللہ ہم پر فرض کرتا تو ہم بھی ضرور بجالاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۸۰ یعنی رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری کی۔ ف۱۸۱ تو انبیاء کے مخلص فرمانبردار جنت میں ان کی صحبت و دیدار سے محروم نہ ہوں گے۔ ف۱۸۲ "صدیق" انبیاء کے سچے مُتَّبِعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پر قائم رہیں مگر اس آیت میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اَفاضل اصحاب مراد ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیق۔ ف۱۸۳ جنہوں نے راہِ خدا میں جانیں دیں۔ ف۱۸۴ وہ دیندار جو حق العباد اور حق اللہ دونوں ادا کریں اور ان کے احوال و اعمال اور ظاہر و باطن اچھے اور پاک ہوں۔ شانِ نزول: حضرت ثوبان سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ کمال محبت رکھتے تھے جدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ چہرہ کا رنگ بدل گیا تھا، حضور نے فرمایا: آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ عرض کیا: نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد، بجز اس کے کہ جب حضور سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پا سکوں گا آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقامِ عالی تک رسائی کہاں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ باوجود فرقِ مَنازل کے فرمانبرداروں کو باریابی اور مَعِیَّت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ ف۱۸۵ دشمن کے گھات سے بچو اور اسے اپنے اوپر موقع نہ دو، ایک قول یہ بھی ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھو۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کی تدبیریں جائز ہیں ف۱۸۶ یعنی منافقین۔

فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ

پھر اگر تم پر کوئی افتاد (مصیبت) پڑے تو کہے خدا کا مجھ پر احسان تھا کہ میں ان کے ساتھ

شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ

حاضر نہ تھا اور اگر تمہیں اللہ کا فضل ملے ف۱۸۷ تو ضرور کہے ف۱۸۸ گویا

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾

تم میں اس میں کوئی دوستی نہ تھی اے کاش میں ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ

تو انہیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہئے جو دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت لیتے ہیں

وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا

اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا

عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ

ثواب دیں گے اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں ف۱۸۹ اور کمزور

الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ

مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے جو یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے رب ہمارے ہمیں اس بستی

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجْعَلْ

سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور ہمیں

لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ ؕ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں ف۱۹۰

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ

اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو شیطان کے دوستوں

ف۱۸۷ تمہاری فتح ہو اور غنیمت ہاتھ آئے ف۱۸۸ وہی جس کے مقولہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ف۱۸۹ یعنی جہاد فرض ہے اور اس کے ترک کا تمہارے پاس کوئی عذر نہیں
ف۱۹۰ اس آیت میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی گئی تا کہ وہ ان کمزور مسلمانوں کو کفار کے پنجۂ ظلم سے چھڑائیں جنہیں مکہ مکرمہ میں مشرکین نے قید کر لیا تھا اور طرح طرح کی ایذائیں دے رہے تھے اور ان کی عورتوں اور بچوں تک پر بے رحمانہ مظالم کرتے تھے اور وہ لوگ ان کے ہاتھوں میں مجبور تھے اس حالت میں وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی خلاصی اور مددِ الٰہی کی دعائیں کرتے تھے۔ یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ان کا ولی و ناصر کیا اور انہیں مشرکین کے

الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ

سے ف۱۹۱ لڑو بےشک شیطان کا داؤ کمزور ہے ف۱۹۲ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا

كُفُّوْۤا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ

اپنے ہاتھ روک لو ف۱۹۳ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض

الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ

کیا گیا ف۱۹۴ تو ان میں بعضے لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد ف۱۹۵

وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ

اور بولے اے رب ہمارے تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کردیا ف۱۹۶ تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے

قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۟ وَلَا

دیا ہوتا تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے ف۱۹۷ اور ڈر والوں کے لیے آخرت اچھی اور تم

تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ

پر تاگے برابر ظلم نہ ہوگا ف۱۹۸ تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی ف۱۹۹ اگرچہ

فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ

مضبوط قلعوں میں ہو اور انہیں کوئی بھلائی پہنچے ف۲۰۰ تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے

اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ

ہے اور انہیں کوئی بُرائی پہنچے ف۲۰۱ تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی ف۲۰۲ تم فرمادو سب اللہ کی

ہاتھوں سے چھڑایا اور مکہ مکرمہ فتح کر کے ان کی زبردست مدد فرمائی۔ ف۱۹۱ اِعلاءِ دین اور رضائے الٰہی کے لیے ف۱۹۲ یعنی کافروں کا، اور وہ اللہ کی مدد کے مقابلہ میں کیا چیز ہے۔ ف۱۹۳ قتال سے۔ شانِ نزول: مشرکین مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیتے تھے ہجرت سے قبل اصحابِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایک جماعت نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں کافروں سے لڑنے کی اجازت دیجئے انہوں نے ہمیں بہت ستایا ہے اور بہت ایذائیں دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کے ساتھ جنگ کرنے سے ہاتھ روکو، نماز اور زکوٰۃ جو تم پر فرض ہے وہ ادا کرتے رہو۔ فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ نماز و زکوٰۃ جہاد سے پہلے فرض ہوئیں۔ ف۱۹۴ مدینہ طیبہ میں اور بدر کی حاضری کا حکم دیا گیا۔ ف۱۹۵ یہ خوف طبعی تھا کہ انسان کی جِبِلّت (فطرت) ہے کہ موت و ہلاکت سے گھبراتا اور ڈرتا ہے۔ ف۱۹۶ اس کی حکمت کیا ہے؟ یہ سوال وجہِ حکمت دریافت کرنے کے لیے تھا نہ بطریقِ اعتراض، اسی لیے ان کو اس سوال پر توبیخ و زجر نہ فرمایا گیا بلکہ جواب تسکین بخش عطا فرمادیا گیا۔ ف۱۹۷ زائل و فانی ہے۔ ف۱۹۸ اور تمہارے اجر کم نہ کیے جائیں گے تو جہاد میں اندیشہ و تأمّل نہ کرو۔ ف۱۹۹ اور اس سے رہائی پانے کی کوئی صورت نہیں اور جب موت ناگزیر ہے تو بستر پر مرجانے سے راہِ خدا میں جان دینا بہتر ہے کہ یہ سعادت آخرت کا سبب ہے۔ ف۲۰۰ ارزانی و کثرتِ پیداوار وغیرہ کی ف۲۰۱ گرانی قحط سالی وغیرہ ف۲۰۲ یہ حال منافقین کا ہے کہ جب انہیں کوئی سختی پیش آتی تو اس کو سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف نسبت کرتے اور کہتے جب سے یہ آئے ہیں ایسی ہی سختیاں پیش آیا کرتی ہیں۔

عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٨﴾ مَآ
طرف سے ہے ف۲۰۳ تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے معلوم ہی نہیں ہوتے اے سننے والے

اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ
تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللّٰہ کی طرف سے ہے ف۲۰۴ اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے ف۲۰۵

وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لیے رسول بھیجا ف۲۰۶ اور اللّٰہ کافی ہے گواہ ف۲۰۷ جس نے رسول کا حکم مانا

فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾ؕ وَ
بے شک اس نے اللّٰہ کا حکم مانا ف۲۰۸ اور جس نے منہ پھیرا ف۲۰۹ تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا اور

يَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ
کہتے ہیں ہم نے حکم مانا ف۲۱۰ پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو ان میں ایک گروہ جو کہہ گیا تھا

الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ
اس کے خلاف رات کو منصوبے گانٹھتا ہے اور اللّٰہ لکھ رکھتا ہے ان کے رات کے منصوبے ف۲۱۱ تو اے محبوب تم ان سے چشم پوشی کرو اور اللّٰہ

عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ
پر بھروسہ رکھو اور اللّٰہ کافی ہے کام بنانے کو تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں ف۲۱۲ اور اگر وہ

ف۲۰۳ گرانی ہو یا اَرزانی، قحط ہو یا فراخ حالی، رنج ہو یا راحت، آرام ہو یا تکلیف، فتح ہو یا شکست، حقیقت میں سب اللّٰہ کی طرف سے ہے۔ ف۲۰۴ اس کا فضل و رحمت ہے ف۲۰۵ کہ تو نے ایسے گناہوں کا اِرتِکاب کیا کہ تو اس کا مستحق ہوا۔ مسئلہ: یہاں برائی کی نسبت بندے کی طرف مجاز ہے اور اوپر جو مذکور ہوا وہ حقیقت تھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ بدی کی نسبت بندے کی طرف بَرسبیلِ اَدب ہے۔ خلاصہ یہ کہ بندہ جب فاعلِ حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامتِ نفس کے سبب سے سمجھے۔ ف۲۰۶ عرب ہوں یا عجم آپ تمام خَلق کے لیے رسول بنائے گئے اور کل جہان آپ کا امتی کیا گیا، یہ سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی جلالت منصب اور رفعتِ منزلت کا بیان ہے ف۲۰۷ آپ کی رسالتِ عامہ پر، تو سب پر آپ کی اطاعت اور آپ کا اِتباع فرض ہے۔ ف۲۰۸ شانِ نزول: رسولِ کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللّٰہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللّٰہ سے محبت کی۔ اس پر آج کل کے گستاخ بددینوں کی طرح اس زمانہ کے بعض منافقوں نے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں جیسا نصارٰی نے عیسیٰ بن مریم کو رب مانا، اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے رَدّ میں یہ آیت نازل فرما کر اپنے نبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے کلام کی تصدیق فرمادی کہ بیشک رسول کی اطاعت اللّٰہ کی اطاعت ہے۔ ف۲۰۹ اور آپ کی اطاعت سے اِعراض کیا۔ ف۲۱۰ شانِ نزول: یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے حضور میں ایمان و اطاعت شعاری کا اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے: ہم حضور پر ایمان لائے ہیں، ہم نے حضور کی تصدیق کی ہے، حضور جو ہمیں حکم فرمائیں اس کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔ ف۲۱۱ ان کے اعمال ناموں میں اور اس کا انہیں بدلہ دے گا۔ ف۲۱۲ اور اس کے علوم و حکم کو نہیں دیکھتے کہ اس نے اپنی فصاحت سے تمام خَلق کو عاجز کر دیا ہے اور غیبی خبروں سے منافقین کے احوال اور ان کے مکر و کید کا افشائے راز کر دیا ہے اور اوّلین و آخرین کی خبریں دی ہیں۔

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ

غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے ف۲۱۳ اور جب ان کے پاس

اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ

کوئی بات اطمینان ف۲۱۴ یا ڈر ف۲۱۵ کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں ف۲۱۶ اور اگر اس میں رسول

وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا

اور اپنے ذی اختیار لوگوں ف۲۱۷ کی طرف رجوع لاتے ف۲۱۸ تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بات میں کاوش کرتے ہیں ف۲۱۹ اور اگر

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ

تم پر اللّٰه کا فضل ف۲۲۰ اور اس کی رحمت ف۲۲۱ نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے ف۲۲۲ مگر تھوڑے ف۲۲۳ تو اے محبوب

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى

اللّٰه کی راہ میں لڑو ف۲۲۴ تم تکلیف نہ دیئے جاؤ گے مگر اپنے دم کی ف۲۲۵ اور مسلمانوں کو آمادہ کرو ف۲۲۶ قریب ہے

اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ

کہ اللّٰه کافروں کی سختی روک دے ف۲۲۷ اور اللّٰه کی آنچ (گرفت) سب سے سخت تر ہے اور اس کا عذاب سب

ف۲۱۳ اور زمانۂ آئندہ کے متعلق غیبی خبریں مطابق نہ ہوتیں اور جب ایسا نہ ہوا اور قرآن پاک کی غیبی خبروں سے آئندہ پیش آنے والے واقعات مطابقت کرتے چلے گئے تو ثابت ہوا کہ یقیناً وہ کتاب اللّٰه کی طرف سے ہے نیز اس کے مضامین میں بھی باہم اختلاف نہیں اسی طرح فصاحت و بلاغت میں بھی کیونکہ مخلوق کا کلام فصیح بھی ہو تو سب یکساں نہیں ہوتا کچھ بلیغ ہوتا ہے تو کچھ رکیک ہوتا ہے جیسا کہ شعراء اور زبان دانوں کے کلام میں دیکھا جاتا ہے کہ کوئی بہت ملیح (دلچسپ) اور کوئی نہایت پھیکا۔ یہ اللّٰه تعالیٰ ہی کے کلام کی شان ہے کہ اس کا تمام کلام فصاحت و بلاغت کی اعلیٰ مَرتبت پر ہے۔ ف۲۱۴ یعنی فتحِ اسلام ف۲۱۵ یعنی مسلمانوں کی ہزیمت کی خبر ف۲۱۶ جو مفسدے (فتنے فساد) کا مُوجِب ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی فتح کی شہرت سے تو کفار میں جوش پیدا ہوتا ہے اور شکست کی خبر سے مسلمانوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ ف۲۱۷ اکابر صحابہ جو صاحبِ رائے اور صاحبِ بصیرت ہیں ف۲۱۸ اور خود کچھ دخل نہ دیتے ف۲۱۹ **مسئلہ:** مفسرین نے فرمایا: اس آیت میں دلیل ہے جوازِ قیاس پر اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک علم تو وہ ہے جو بہ نصِ قرآن و حدیث حاصل ہو، اور ایک علم وہ ہے جو قرآن و حدیث سے استنباط و قیاس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ **مسئلہ:** یہ بھی معلوم ہوا کہ اُمورِ دینیہ میں ہر شخص کو دخل دینا جائز نہیں جو اہل ہو اس کو تفویض (سپرد) کرنا چاہئے۔ ف۲۲۰ رسولِ کریم صلّی اللّٰه علیہ وسلّم کی بعثت ف۲۲۱ نزولِ قرآن ف۲۲۲ اور کفر و ضلال میں گرفتار رہتے ف۲۲۳ وہ لوگ جو سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی بعثت اور قرآن پاک کے نزول سے پہلے آپ پر ایمان لائے جیسے زید بن عَمرو بن نُفَیل اور وَرَقہ بن نوفل اور قیس بن ساعِدہ ف۲۲۴ خواہ کوئی تمہارا ساتھ دے یا نہ دے اور تم اکیلے رہ جاؤ ف۲۲۵ **شانِ نزول:** بدرِ صغریٰ کی جنگ جو ابوسفیان سے ٹھہر چکی تھی جب اس کا وقت آ پہنچا تو رسول کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے وہاں جانے کے لیے لوگوں کو دعوت دی بعضوں پر یہ گراں ہوا تو اللّٰه تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اپنے حبیب صلّی اللّٰه علیہ وسلّم کو حکم دیا کہ وہ جہاد نہ چھوڑیں اگرچہ تنہا ہوں اللّٰه آپ کا ناصر ہے اللّٰه کا وعدہ سچا ہے یہ حکم پا کر رسول کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم بدرِ صغریٰ کی جنگ کے لیے روانہ ہوئے صرف ستر سوار ہمراہ تھے۔ ف۲۲۶ انہیں جہاد کی ترغیب دو اور بس۔ ف۲۲۷ چنانچہ، ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کا یہ چھوٹا سا لشکر کامیاب آیا اور کفار ایسے مرعوب ہوئے کہ وہ مسلمانوں کے مقابل میدان میں نہ آ سکے۔ **فائدہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلّی اللّٰه علیہ وسلّم شجاعت میں سب سے اعلیٰ ہیں کہ آپ کو تنہا کفار کے مقابل تشریف لے جانے کا حکم ہوا اور آپ آمادہ ہوگئے۔

تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَ

سے کڑا (زبردست سخت) جو اچھی سفارش کرے وف۲۲۸ اس کے لیے اس میں سے حصّہ ہے وف۲۲۹ اور

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

جو بُری سفارش کرے اُس کے لیے اس میں سے حصّہ ہے وف۲۳۰ اور اللہ ہر چیز پر

شَیْءٍ مُّقِیْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ

قادر ہے اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا

رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ النصف

وہی کہہ دو بےشک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے وف۲۳۱ اللہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں

لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ

اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی بات

حَدِیْثًا ﴿۸۷﴾ ع فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا ع ۱۱ ۸

سچی وف۲۳۲ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہوگئے وف۲۳۳ اور اللہ نے انہیں اوندھا کردیا وف۲۳۴ ان کے

كَسَبُوْا ؕ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ

کوتکوں (برے اعمال) کے سبب وف۲۳۵ کیا یہ چاہتے ہو کہ اسے راہ دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور جسے اللہ گمراہ کرے

وف۲۲۸ کسی سے کسی کی کہ اس کو نفع پہنچائے یا کسی مصیبت و بلا سے خلاص کرائے اور ہو وہ موافقِ شرع تو وف۲۲۹ اجر و جزا وف۲۳۰ عذاب و سزا وف۲۳۱ مسائلِ سلام: سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض اور جواب میں افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والے کے سلام پر کچھ بڑھائے مثلاً پہلا شخص السلام علیکم کہے تو دوسرا شخص وعلیکم السلام ورحمة اللّٰه کہے اور اگر پہلے نے ورحمة اللّٰه بھی کہا تھا تو یہ وبرکاته اور بڑھائے پس اس سے زیادہ سلام و جواب میں اور کوئی اضافہ نہیں ہے۔ کافر، گمراہ، فاسق اور استنجا کرتے مسلمانوں کو سلام نہ کریں۔ جو شخص خطبہ یا تلاوتِ قرآن یا حدیث یا مذاکرۂ علم یا اذان یا تکبیر میں مشغول ہو، اس حال میں ان کو سلام نہ کیا جائے اور اگر کوئی سلام کرے تو ان پر جواب دینا لازم نہیں اور جو شخص شطرنج، چوسر، تاش، گنجفہ وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پاخانہ یا غسل خانہ میں ہو یا بےعذر برہنہ ہو اس کو سلام نہ کیا جائے۔ مسئلہ: آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو بی بی کو سلام کرے۔ ہندوستان میں یہ بڑی غلط رسم ہے کہ زن و شو کے اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں باوجودیکہ سلام جس کو کیا جاتا ہے اس کے لیے سلامتی کی دعا ہے۔ مسئلہ: بہتر سواری والا کمتر سواری والے کو اور کمتر سواری والا پیدل چلنے والے کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ وف۲۳۲ یعنی اس سے زیادہ سچا کوئی نہیں اس لیے کہ اس کا کذب ناممکن و محال ہے کیونکہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللّٰه پر محال ہے وہ جملہ عیوب سے پاک ہے۔ وف۲۳۳ شانِ نزول: منافقین کی ایک جماعت سید عالم صلّی اللّٰه علیه وسلّم کے ساتھ جہاد میں جانے سے رک گئی تھی ان کے باب میں اصحابِ کرام کے دو فرقے ہوگئے ایک فرقہ قتل پر مُصِر تھا اور ایک ان کے قتل سے انکار کرتا تھا اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ وف۲۳۴ کہ وہ حضور کے ساتھ جہاد میں جانے سے محروم رہے۔ وف۲۳۵ ان کے کفر و اِرتداد اور مشرکین کے ساتھ ملنے کے باعث تو چاہیے کہ مسلمان بھی ان کے کفر میں اختلاف نہ کریں۔

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ

تو ہرگز تو اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب

سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

ایک سے ہو جاؤ تو ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ ف۲۳۶ جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں ف۲۳۷

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا

پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۲۳۸ تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں کسی کو

مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ

نہ دوست ٹھہراؤ نہ مددگار ف۲۳۹ مگر وہ جو ایسی قوم سے علاقہ (تعلق) رکھتے ہیں کہ تم میں

وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ

ان میں معاہدہ ہے ف۲۴۰ یا تمہارے پاس یوں آئے کہ ان کے دلوں میں سکت (طاقت) نہ رہی کہ تم سے لڑیں ف۲۴۱ یا

يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ

اپنی قوم سے لڑیں ف۲۴۲ اور اللہ چاہتا تو ضرور انہیں تم پر قابو دیتا تو وہ بے شک تم سے لڑتے ف۲۴۳ پھر اگر

اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ

وہ تم سے کنارہ کریں اور نہ لڑیں اور صلح کا پیام ڈالیں تو اللہ نے تمہیں ان پر کوئی

عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ

راہ نہ رکھی ف۲۴۴ اب کچھ اور تم ایسے پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امان میں رہیں

وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ

اور اپنی قوم سے بھی امان میں رہیں ف۲۴۵ جب کبھی ان کی قوم انہیں فساد ف۲۴۶ کی طرف پھیرے تو اس پر اوندھے گرتے ہیں پھر اگر

ف۲۳۶ اس آیت میں کفار کے ساتھ مُوالات ممنوع کی گئی خواہ وہ ایمان کا اظہار ہی کرتے ہوں ف۲۳۷ اور اس سے ان کے ایمان کی تحقیق نہ ہولے۔ ف۲۳۸ ایمان و ہجرت سے اور اپنی حالت پر قائم رہیں۔ ف۲۳۹ اور اگر تمہاری دوستی کا دعویٰ کریں اور مدد کے لیے تیار ہوں تو ان کی مدد نہ قبول کرو۔ ف۲۴۰ یہ اِستثناء قتل کی طرف راجع ہے کیونکہ کفار و منافقین کے ساتھ مُوالات کسی حال میں جائز نہیں اور عَہد سے یہ عہد مراد ہے کہ اس قوم کو اور جو اس قوم سے جا ملے اس کو امن ہے جیسا کہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے وقت ہِلال بن عُوَیْمِر اَسلَمِی سے معاملہ کیا تھا۔ ف۲۴۱ اپنی قوم کے ساتھ ہو کر ف۲۴۲ تمہارے ساتھ ہو کر ف۲۴۳ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔ ف۲۴۴ کہ تم ان سے جنگ کرو۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ حکم آیت ''اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ'' (انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو) سے منسوخ ہوگیا۔ ف۲۴۵ شانِ نزول: مدینہ طیبہ میں قبیلۂ اَسد و غَطفَان کے لوگ رِیاءً کلمۂ اسلام پڑھتے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے اور جب ان میں سے کوئی اپنی قوم سے ملتا اور وہ لوگ ان سے کہتے کہ تم کس چیز پر ایمان لائے تو

يَعْتَزِلُوْكُمْ وَ يُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَ

وہ تم سے کنارہ نہ کریں اور ف٢٤٧ صلح کی گردن نہ ڈالیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو انہیں پکڑو اور

اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا

جہاں پاؤ قتل کرو اور یہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح (کھلا)

مُّبِيْنًا ؑ ﴿٩١﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ ع ١٢ ٩

اختیار دیا ف٢٤٨ اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر ف٢٤٩ اور جو کسی مسلمان کو

مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ

نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان (مسلم غلام) کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے ف٢٥٠ مگر

اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ

یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ ف٢٥١ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے ف٢٥٢ اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ

مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ف٢٥٣ اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا ف٢٥٤ تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے ف٢٥٥ وہ لگاتار

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؗ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾

دو مہینے کے روزے رکھے ف٢٥٦ یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

وہ لوگ کہتے کہ بندروں بچھوؤں وغیرہ پر، اس انداز سے ان کا مطلب یہ تھا کہ دونوں طرف سے رسم وراہ رکھیں اور کسی جانب سے انہیں نقصان نہ پہنچے یہ لوگ منافقین تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف٢٤٦ شرک یا مسلمانوں سے جنگ ف٢٤٧ جنگ سے باز آکر ف٢٤٨ ان کے کفر، غدر اور مسلمانوں کی ضرر رسانی کے سبب ف٢٤٩ یعنی مومن کافر کی مثل مباحُ الدَّم نہیں ہے جس کا حکم اوپر کی آیت میں مذکور ہو چکا تو مسلمان کا قتل کرنا بغیر حق کے روا نہیں اور مسلمان کی شان نہیں کہ اس سے کسی مسلمان کا قتل سرزد ہو بجز اس کے کہ خطاءً ہو اس طرح کہ مارتا تھا شکار کو یا کافر حربی کو اور ہاتھ بہک کر زد پڑی مسلمان پر یا یہ کہ کسی شخص کو کافر حربی جان کر مارا اور تھا وہ مسلمان۔ ف٢٥٠ یعنی اس کے وارثوں کو دی جائے وہ اسے مثل میراث کے تقسیم کرلیں۔ دِیَت مقتول کے ترکہ کے حکم میں ہے اس سے مقتول کا دَین بھی ادا کیا جائے گا، وصیت بھی جاری کی جائے گی۔ ف٢٥١ جو خطاءً قتل کیا گیا ف٢٥٢ یعنی کافر ف٢٥٣ لازم ہے اور دِیَت نہیں ف٢٥٤ یعنی اگر مقتول ذِمّی ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو مسلمان کا۔ ف٢٥٥ یعنی وہ کسی غلام کا مالک نہ ہو ف٢٥٦ لگاتار روزہ رکھنا یہ ہے کہ ان روزوں کے درمیان رمضان اور ایّامِ تشریق نہ ہوں اور درمیان میں روزوں کا سلسلہ بعذر یا بلا عذر کسی طرح توڑا نہ جائے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت عَیّاش بن رَبِیعَہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں اسلام لائے اور گھر والوں کے خوف سے مدینہ طیبہ جا کر پناہ گزیں ہوئے ان کی ماں کو اس سے بہت بیقراری ہوئی اور اس نے حارث اور ابوجہل اپنے دونوں بیٹوں سے جو عَیّاش کے سوتیلے بھائی تھے یہ کہا کہ خدا کی قسم نہ میں سایہ میں بیٹھوں نہ کھانا چکھوں نہ پانی پیوں جب تک تم عَیّاش کو میرے پاس نہ لے آؤ۔ وہ دونوں حارث بن زید بن ابی اُنَیسَہ کو

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ

اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے ۲۵۷ اور اللہ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب اے ایمان والو جب

ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ

تم جہاد کو چلو تو تحقیق کرلو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ

السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ

کہو کہ تو مسلمان نہیں ۲۵۸ تم جیتی دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللہ کے پاس

مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ

بہتیری غنیمتیں ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے ۲۵۹ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا ۲۶۰ تو تم پر تحقیق کرنا لازم ہے ۲۶۱

ساتھ لے کر تلاش کے لیے نکلے اور مدینہ طیبہ پہنچ کر عَیّاش کو پالیا اور ان کو ماں کی جزع فزع بیقراری اور کھانا پینا چھوڑنے کی خبر سنائی اور اللہ کو درمیان دے کر یہ عہد کیا کہ ہم دین کے باب میں تجھ سے کچھ نہ کہیں گے، اس طرح وہ عَیّاش کو مدینہ سے نکال لائے اور مدینہ سے باہر آکر اس کو باندھا اور ہر ایک نے سو سو کوڑے مارے پھر ماں کے پاس لائے تو ماں نے کہا کہ میں تیری مُشکیں نہ کھولوں گی جب تک تو اپنا دین ترک نہ کرے پھر عیاش کو دھوپ میں بندھا ہوا ڈال دیا اور ان مصیبتوں میں مبتلا ہو کر عَیّاش نے ان کا کہا مان لیا اور اپنا دین ترک کر دیا تو حارث بن زید نے عَیّاش کو ملامت کی اور کہا تو اسی دین پر تھا اگر یہ حق تھا تو تو نے حق کو چھوڑ دیا اور اگر باطل تھا تو تو باطل دین پر رہا یہ بات عَیّاش کو بڑی ناگوار گزری اور عیاش نے کہا کہ میں تجھ کو اکیلا پاؤں گا تو خدا کی قسم ضرور قتل کر دوں گا۔ اس کے بعد عیاش اسلام لائے اور انہوں نے مدینہ ہجرت کی اور ان کے بعد حارث بھی اسلام لائے اور ہجرت کر کے رسول کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی خدمت میں پہنچے لیکن اس روز عیاش موجود نہ تھے نہ انہیں حارث کے اسلام کی اطلاع ہوئی۔ قباء کے قریب عیاش نے حارث کو دیکھ پایا اور قتل کر دیا تو لوگوں نے کہا کہ اے عیاش! تم نے بہت برا کیا حارث اسلام لا چکے تھے اس پر عیاش کو بہت افسوس ہوا اور انہوں نے سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا اور کہا کہ مجھے تا وقتِ قتل ان کے اسلام لانے کی خبر ہی نہ ہوئی اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ ۲۵۷ مسلمان کو عمداً قتل کرنا سخت گناہ اور اشد کبیرہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔ پھر یہ قتل اگر ایمان کی عداوت سے ہو یا قاتل اس قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر بھی ہے۔ فائدہ: خُلُود مدّتِ دراز کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قاتل اگر صرف دنیوی عداوت سے مسلمان کو قتل کرے اور اس کے قتل کو مباح نہ جانے جب بھی اس کی جزا مدّتِ دراز کے لیے جہنم ہے۔ فائدہ: خُلُود کا لفظ مُدّتِ طویلہ کے معنی میں ہوتا ہے تو قرآن کریم میں اس کے ساتھ لفظِ اَبَد مذکور نہیں ہوتا اور کفار کے حق میں خُلُود بمعنی دوام (ہمیشگی) آیا ہے تو اس کے ساتھ اَبَد بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت مقیس بن صُبابہ کے حق میں نازل ہوئی اس کے بھائی قبیلہ بنی نجار میں مقتول پائے گئے تھے اور قاتل معلوم نہ تھا بنی نجار نے بحکمِ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم دِیَت ادا کر دی اس کے بعد مقیس نے باغوائے شیطان ایک مسلمان کو بے خبری میں قتل کر دیا اور دیت کے اونٹ لے کر مکہ کو چلتا ہو گیا اور مُرتد ہو گیا یہ اسلام میں پہلا شخص ہے جو مُرتد ہوا۔ ۲۵۸ یا جس میں اسلام کی علامت ونشانی پاؤ اس سے ہاتھ روکو اور جب تک اس کا کفر ثابت نہ ہو جائے اس پر ہاتھ نہ ڈالو۔ ابوداود و ترمذی کی حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے حکم دیتے کہ اگر تم مسجد دیکھو یا اذان سنو تو قتل نہ کرنا۔ مسئلہ: اکثر فقہاء نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی یہ کہے کہ میں مؤمن ہوں تو اس کو مؤمن نہ مانا جائے گا کیونکہ وہ اپنے عقیدہ ہی کو ایمان کہتا ہے اور اگر "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کہے جب بھی اس کے مسلمان ہونے کا حکم نہ کیا جائے گا جب تک کہ وہ اپنے دین سے بیزاری کا اظہار اور اس کے باطل ہونے کا اعتراف نہ کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کفر میں مبتلا ہو اس کے لیے اس کفر سے بیزاری اور اس کو کفر جاننا ضروری ہے۔ ۲۵۹ یعنی جب تم اسلام میں داخل ہوئے تھے تو تمہاری زبان سے کلمۂ شہادت سن کر تمہارے جان و مال محفوظ کر دیئے گئے تھے اور

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ

بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے برابر نہیں وہ مسلمان کہ

الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ

بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ

سے جہاد کرتے ہیں ف۲۶۲ اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد والوں کا درجہ بیٹھنے والوں

دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى

سے بڑا کیا ف۲۶۳ اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ف۲۶۴ اور اللہ نے جہاد والوں کو ف۲۶۵ بیٹھنے والوں پر

الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ

بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے اس کی طرف سے درجے اور بخشش اور رحمت ف۲۶۶ اور

١٣ ع٥ ١٠ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىْٓ اَنْفُسِهِمْ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے

قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ

ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں ہم زمین میں کمزور تھے ف۲۶۷ کہتے ہیں کیا

تمہارا اظہار بے اعتبار نہ قرار دیا گیا تھا، ایسا ہی اسلام میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تمہیں بھی سلوک کرنا چاہیے۔ شانِ نزول: یہ آیت مِرۡداس بن نَہِیک کے حق میں نازل ہوئی جو اہلِ فِدَک میں سے تھے اور ان کے سوا ان کی قوم کا کوئی شخص اسلام نہ لایا تھا اس قوم کو خبر ملی کہ لشکرِ اسلام ان کی طرف آ رہا ہے تو قوم کے سب لوگ بھاگ گئے مگر مِرۡداس ٹھیرے رہے جب انہوں نے دور سے لشکر کو دیکھا تو بایں خیال کہ مبادا (ایسا نہ ہو کہ) کوئی غیر مسلم جماعت ہو یہ پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریاں لے کر چڑھ گئے جب لشکر آیا اور انہوں نے اللہ اکبر کے نعروں کی آوازیں سنیں تو خود بھی تکبیر پڑھتے ہوئے اتر آئے اور کہنے لگے "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم" مسلمانوں نے خیال کیا کہ اہلِ فِدَک تو سب کافر ہیں یہ شخص مُغالَطہ دینے کے لیے اظہارِ ایمان کرتا ہے بایں خیال اسامہ بن زید نے ان کو قتل کر دیا اور بکریاں لے آئے جب سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور میں حاضر ہوئے تو تمام ماجرا عرض کیا، حضور کو نہایت رنج ہوا اور فرمایا: تم نے اس کے سامان کے سبب اس کو قتل کر دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اسامہ کو حکم دیا کہ مقتول کی بکریاں اس کے اہل کو واپس کریں۔ ف۲۶۰ کہ تم کو اسلام پر استقامت بخشی اور تمہارا مومن ہونا مشہور کیا۔ ف۲۶۱ تاکہ تمہارے ہاتھ سے کوئی ایماندار قتل نہ ہو۔ ف۲۶۲ اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے کہ بیٹھ رہنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، مجاہدین کے لیے بڑے درجات وثواب ہیں اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ بیماری یا پیری وناطاقتی یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ فضیلت سے محروم نہ کیے جائیں گے اگر نیت صالح رکھتے ہوں۔ حدیثِ بخاری میں ہے: سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے غزوۂ تبوک سے واپسی کے وقت فرمایا: کچھ لوگ مدینہ میں رہ گئے ہیں ہم کسی گھاٹی یا آبادی میں نہیں چلتے مگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں انہیں عذر نے روک لیا ہے۔ ف۲۶۳ جو عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہو سکے اگرچہ وہ نیت کا ثواب پائیں گے لیکن جہاد کرنے والوں کو عمل کی فضیلت اس سے زیادہ حاصل ہے۔ ف۲۶۴ جہاد کرنے والے ہوں یا عذر سے رہ جانے والے۔ ف۲۶۵ بغیر عذر کے ف۲۶۶ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے جنت

تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۚ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ

اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے

وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

اور بہت بُری جگہ پلٹنے کی ف۲۶۸ مگر وہ جو دبا لیے گئے مرد اور عورتیں

وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾ فَاُولٰٓئِكَ

اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے ف۲۶۹ نہ راستہ جانیں تو

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ

قریب ہے کہ اللہ ایسوں کو معاف فرمائے ف۲۷۰ اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے اور جو

يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۚ

اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ

اور جو اپنے گھر سے نکلا ف۲۷۱ اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت

الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٠﴾ ع وَ ع ١٤ ١١

نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہوگیا ف۲۷۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور

میں سو درجے مہیا فرمائے، ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان و زمین میں۔ ف۲۶۷ شانِ نزول: یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کلمۂ اسلام تو زبان سے ادا کیا مگر جس زمانہ میں ہجرت فرض تھی اس وقت ہجرت نہ کی اور جب مشرکین جنگِ بدر میں مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے گئے تو یہ لوگ ان کے ساتھ ہوئے اور کفار کے ساتھ ہی مارے بھی گئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار کے ساتھ ہونا اور فرض ہجرت ترک کرنا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے۔ ف۲۶۸ مسئلہ: یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کر سکے گا اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے۔ حدیث میں ہے: جو شخص اپنے دین کی حفاظت کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا اگرچہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہوئی اور اس کو حضرت ابراہیم اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رفاقت میسر ہوگی۔ ف۲۶۹ زمینِ کفر سے نکلنے اور ہجرت کرنے کی۔ ف۲۷۰ کہ وہ کریم ہے اور کریم جو امید دلاتا ہے پوری کرتا ہے اور یقیناً معاف فرمائے گا۔ ف۲۷۱ شانِ نزول: اس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو جُنْدَعْ بن ضَمْرَۃُ اللَّیْثِی نے اس کو سنا یہ بہت بوڑھے شخص تھے کہنے لگے کہ میں مستثنیٰ لوگوں میں تو ہوں نہیں کیونکہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے مدینہ طیبہ ہجرت کر کے پہنچ سکتا ہوں، خدا کی قسم! مکہ مکرمہ میں اب ایک رات نہ ٹھہروں گا مجھے لے چلو۔ چنانچہ، ان کو چارپائی پر لے کر چلے مقامِ تَنْعِیم میں آ کر ان کا انتقال ہوگیا، آخر وقت انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا: یارب! یہ تیرا اور یہ تیرے رسول کا، میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول نے بیعت کی، یہ خبر پا کر صحابہ کرام نے فرمایا: کاش! وہ مدینہ پہنچتے تو ان کا اجر کتنا بڑا ہوتا اور مشرک ہنسے اور کہنے لگے کہ جس مطلب کے لیے نکلے تھے وہ نہ ملا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۷۲ اس کے وعدے اور اسکے فضل و کرم سے کیونکہ بطریقِ استحقاق کوئی چیز اس پر واجب نہیں اس کی شان اس سے عالی ہے۔ مسئلہ: جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے وہ اس طاعت کا ثواب پائے گا۔ مسئلہ: طلب علم، جہاد، حج، زیارت، طاعت، زہد و قناعت اور رزقِ حلال کی طلب کے لیے ترکِ وطن کرنا خدا اور رسول

اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ

جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر

الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا

سے پڑھو ف۲۷۳ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے ف۲۷۴ بے شک کفار

لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾ وَ اِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ

تمہارے کھلے دشمن ہیں اور اے محبوب جب تم اُن میں تشریف فرما ہو ف۲۷۵ پھر نماز میں ان کی امامت کرو ف۲۷۶ تو چاہیے کہ

طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَ لْیَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا

ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو ف۲۷۷ اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں ف۲۷۸ پھر جب وہ سجدہ کرلیں ف۲۷۹ تو ہٹ کر

مِنْ وَّرَآىِٕكُمْ ۪ وَ لْتَاْتِ طَآىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ

تم سے پیچھے ہوجائیں ف۲۸۰ اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی ف۲۸۱ اب وہ تمہارے مقتدی ہوں

کی طرف ہجرت ہے، اس راہ میں مرجانے والا اجر پائے گا۔ ف۲۷۳ یعنی چار رکعت والی دو رکعت۔ ف۲۷۴ مسئلہ: خوفِ کفار قصر کے لیے شرط نہیں۔ حدیث: یعلٰی بن اُمیہ نے حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ سے کہا کہ ہم تو امن میں ہیں، پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں۔ فرمایا: اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے سیدِ عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا: حضور نے فرمایا: کہ تمہارے لیے یہ اللّٰہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو، اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں چار رکعت والی نماز کو پورا پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ جو چیزیں قابلِ تملیک نہیں ہیں ان کا صدقہ اسقاطِ محض ہے رد کا احتمال نہیں رکھتا، آیت کے نزول کے وقت سفر اندیشہ سے خالی نہ ہوتے تھے اس لیے آیت میں اس کا ذکر بیانِ حال ہے شرطِ قصر نہیں حضرت عبد اللّٰہ بن عمر کی قراءت بھی اس کی دلیل ہے جس میں ''اَنْ یَّفْتِنَكُمْ'' بغیر ''اِنْ خِفْتُمْ'' کے ہے، صحابہ کا بھی یہی عمل تھا کہ امن کے سفروں میں بھی قصر فرماتے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہے اور پوری چار پڑھنے میں اللّٰہ تعالیٰ کے صدقہ کا رد کرنا لازم آتا ہے لہٰذا قصر ضروری ہے۔ مدّتِ سفر: ۔ مسئلہ: جس سفر میں قصر کیا جاتا ہے اس کی ادنیٰ مدت تین رات دن کی مسافت ہے جو اونٹ یا پیدل کی متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو اور اس کی مقداریں خشکی اور دریا اور پہاڑوں میں مختلف ہوجاتی ہیں جو مسافت متوسط رفتار سے چلنے والے تین روز میں طے کرتے ہوں اس کے سفر میں قصر ہوگا۔ مسئلہ: مسافر کی جلدی اور دیر کا اعتبار نہیں خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹہ میں طے کرے جب بھی قصر ہوگا اور اگر ایک روز کی مسافت تین روز سے زیادہ میں طے کرے تو قصر نہ ہوگا، غرض اعتبار مسافت کا ہے۔ ف۲۷۵ یعنی اپنے اصحاب میں ف۲۷۶ اس میں با جماعت نمازِ خوف کا بیان ہے۔ شانِ نزول: جہاد میں جب رسولِ کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کو مشرکین نے دیکھا کہ آپ نے مع تمام اصحاب کے نمازِ ظہر بجماعت ادا فرمائی تو انہیں افسوس ہوا کہ انہوں نے اس وقت میں کیوں نہ حملہ کیا اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کیا ہی اچھا موقع تھا، بعضوں نے ان میں سے کہا: اِس کے بعد ایک اور نماز ہے جو مسلمانوں کو اپنے ماں باپ سے زیادہ پیاری ہے یعنی نمازِ عصر جب مسلمان اس نماز کے لیے کھڑے ہوں تو پوری قوت سے حملہ کرکے انہیں قتل کردو، اس وقت حضرت جبریل نازل ہوئے اور انہوں نے سیدِ عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے عرض کیا: یارسول اللّٰہ! یہ نمازِ خوف ہے اور اللّٰہ عزوجل فرماتا ہے: ''وَاِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ'' الآیہ۔ ف۲۷۷ یعنی حاضرین کو دو جماعتوں میں تقسیم کردیا جائے ایک ان میں سے آپ کے ساتھ رہے آپ انہیں نماز پڑھائیں اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ میں قائم رہے۔ ف۲۷۸ یعنی جو لوگ دشمن کے مقابل ہوں، اور حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر جماعت کے نمازی مراد ہوں تو وہ لوگ ایسے ہتھیار لگائے رہیں جن سے نماز میں کوئی خلل نہ ہو جیسے تلوار خنجر وغیرہ۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھنے کا حکم دونوں فریقوں کے لیے ہے اور یہ احتیاط کے قریب ہے۔ ف۲۷۹ یعنی دونوں سجدے کرکے رکعت پوری کرلیں۔ ف۲۸۰ تاکہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہوسکیں۔ ف۲۸۱ اور اب تک دشمن کے مقابل تھی۔

وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ

اور چاہئے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں ٢٨٢ کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے

عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ

ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہوجاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں ٢٨٣

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى

اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ (بارش) کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو

اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ

کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو ٢٨٤ بے شک اللہ نے کافروں کے لیے خواری (ذلت)

عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٠٢﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا

کا عذاب تیار کررکھا ہے پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے

وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ

اور کروٹوں پر لیٹے ٢٨٥ پھر جب مطمئن ہوجاؤ تو حسبِ دستور نماز قائم کرو بے شک نماز

---

٢٨٢ پناہ سے زرہ وغیرہ ایسی چیزیں مراد ہیں جن سے دشمن کے حملے سے بچا جا سکے ان کا ساتھ رکھنا بہرحال واجب ہے جیسا کہ قریب ہی ارشاد ہوگا "وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ" اور ہتھیار ساتھ رکھنا مستحب ہے۔ **نمازِ خوف کا مختصر طریقہ** یہ ہے کہ پہلی جماعت امام کے ساتھ ایک رکعت پوری کر کے دشمن کے مقابل جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ آ کر امام کے ساتھ دوسری رکعت پڑھے پھر فقط امام سلام پھیرے اور پہلی جماعت آ کر دوسری رکعت بغیر قراءت کے پڑھے اور سلام پھیر دے اور دشمن کے مقابل چلی جائے پھر دوسری جماعت اپنی جگہ آ کر ایک رکعت جو باقی رہی تھی اس کو قرأت کے ساتھ پورا کر کے سلام پھیرے کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں اور پہلے لاحق۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اسی طرح نمازِ خوف ادا فرمانا مروی ہے۔ حضور کے بعد بھی نمازِ خوف صحابہ پڑھتے رہے ہیں حالتِ خوف میں دشمن کے مقابل اس اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کس قدر ضروری ہے۔ **مسائل:** حالتِ سفر میں اگر صورتِ خوف پیش آئے تو اس کا یہ بیان ہوا لیکن اگر مقیم کو ایسی حالت پیش آئے تو وہ چار رکعت والی نمازوں میں ہر ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائے اور تین رکعت والی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت اور دوسری کو ایک۔ ٢٨٣ **شانِ نزول:** نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم غزوۂ ذات الرِّقاع سے جب فارغ ہوئے اور دشمن کے بہت آدمیوں کو گرفتار کیا اور اموالِ غنیمت ہاتھ آئے اور کوئی دشمن مقابل باقی نہ رہا تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم قضائے حاجت کے لیے جنگل میں تنہا تشریف لے گئے تو دشمن کی جماعت میں سے غویرث بن حرث محاربی یہ خبر پا کر تلوار لیے ہوئے چھپا چھپا پہاڑ سے اترا اور اچانک حضرت کے پاس پہنچا اور تلوار کھینچ کر کہنے لگا: یا محمد! (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اور دعا فرمائی، جب ہی اس نے حضور پر تلوار چلانے کا ارادہ کیا اوندھے منہ گر پڑا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ حضور نے وہ تلوار لے کر فرمایا کہ تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ کہنے لگا: میرا بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ فرمایا: "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھ تو تیری تلوار تجھے دے دوں گا، اس نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اس کی شہادت دیتا ہوں کہ میں کبھی آپ سے نہ لڑوں گا اور زندگی بھر آپ کے کسی دشمن کی مدد نہ کروں گا، آپ نے اس کی تلوار اس کو دے دی، کہنے لگا: یا محمد! (صلّی اللہ علیہ وسلّم) آپ مجھ سے بہت بہتر ہیں۔ فرمایا: ہاں ہمارے لیے یہی سزاوار ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ہتھیار اور بچاؤ ساتھ رکھنے کا حکم دیا گیا (احمدی) ٢٨٤ کہ اس کا ساتھ رکھنا ہمیشہ ضروری ہے۔ **شانِ نزول:** ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن عوف زخمی تھے اور اس وقت ہتھیار رکھنا ان کے لیے بہت تکلیف اور بار تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حالتِ عذر میں ہتھیار کھول رکھنے کی اجازت دی گئی۔ ٢٨٥ یعنی ذکرِ الٰہی کی ہر حال میں مداومت کرو اور کسی حال

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ

مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے ف٢٨٦ اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو

اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ

اگر تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو انہیں بھی دکھ پہنچتا ہے جیسا تمہیں پہنچتا ہے اور تم اللہ سے

اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾ ع اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ ع ١٥

وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ف٢٨٧ اے محبوب بے شک ہم نے تمہاری طرف

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ

سچی کتاب اُتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو ف٢٨٨ جس طرح تمہیں اللہ دکھائے ف٢٨٩ اور دغاوالوں

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ ۙ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

کی طرف سے نہ جھگڑو اور اللہ سے معافی چاہو بے شک اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ ۚ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مہربان ہے اور ان کی طرف سے نہ جھگڑو جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں ف٢٩٠ بے شک اللہ

میں اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر فرض کی ایک حد معین فرمائی سوائے ذکر کے اس کی کوئی حد نہ رکھی۔ فرمایا: ذکر کرو کھڑے، بیٹھے، کروٹوں پر لیٹے، رات میں ہو یا دن میں، خشکی میں ہو یا تری میں، سفر میں اور حضر میں، غنا میں اور فقر میں، تندرستی اور بیماری میں، پوشیدہ اور ظاہر۔ مسئلہ: اس سے نمازوں کے بعد بغیر فصل کے کلمۂ توحید پڑھنے پر استدلال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ مسئلہ: ذکر میں تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، ثناء، دعا سب داخل ہیں۔ ف٢٨٦ تو لازم ہے کہ اس کے اوقات کی رعایت کی جائے۔ ف٢٨٧ شانِ نزول: اُحد کی جنگ سے جب ابوسفیان اور ان کے ساتھی واپس ہوئے تو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو صحابہ اُحد میں حاضر ہوئے تھے انہیں مشرکین کے تعاقب میں جانے کا حکم دیا۔ اصحاب زخمی تھے انہوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف٢٨٨ شانِ نزول: انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے ایک شخص طُعمَہ بن اُبَیرِق نے اپنے ہمسایہ قتادہ بن نعمان کی زرہ چرا کر آٹے کی بوری میں زید بن سمین یہودی کے یہاں چھپائی جب زرہ کی تلاش ہوئی اور طُعمَہ پر شبہ کیا گیا تو وہ انکار کر گیا اور قسم کھا گیا۔ بوری پھٹی ہوئی تھی اور آٹا اس میں سے گرتا جاتا تھا اس کے نشان سے لوگ یہودی کے مکان تک پہنچے اور بوری وہاں پائی گئی یہودی نے کہا کہ طُعمَہ اس کے پاس رکھ گیا ہے اور یہود کی ایک جماعت نے اس کی گواہی دی اور طُعمَہ کی قوم بنی ظفر نے یہ عزم کرلیا کہ یہودی کو چور بتائیں گے اور اس پر قسم کھالیں گے تاکہ قوم رسوا نہ ہو اور ان کی خواہش تھی کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم طُعمَہ کو بری کردیں اور یہودی کو سزا دیں اسی لیے انہوں نے حضور کے سامنے طُعمَہ کے موافق اور یہودی کے خلاف جھوٹی گواہی دی اور اس گواہی پر کوئی جرح وقدح نہ ہوئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ (اس واقعہ کے متعلق متعدد روایات آئی ہیں اور ان میں باہم اختلافات بھی ہیں) ف٢٨٩ اور علم عطا فرمائے۔ علم یقینی کو قوت ظہور کی وجہ سے رویت سے تعبیر فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہرگز کوئی نہ کہے جو اللہ نے مجھے دکھایا اس پر میں نے فیصلہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ منصب خاص اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو عطا فرمایا آپ کی رائے ہمیشہ صواب ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حقائق وحوادث آپ کے پیشِ نظر کردیئے ہیں اور دوسرے لوگوں کی رائے ظن کا مرتبہ رکھتی ہے۔ ف٢٩٠ معصیت کا ارتکاب کرکے۔

لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا

نہیں چاہتا کسی بڑے دغا باز گنہگار کو آدمیوں سے چھپتے ہیں اور اللہ

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ

سے نہیں چھپتے ۲۹۱ اور اللہ ان کے پاس ہے ۲۹۲ جب دل میں وہ بات تجویز کرتے ہیں جو اللہ

الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ

کو ناپسند ہے ۲۹۳ اور اللہ ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے سنتے ہو یہ جو تم ہو ۲۹۴

عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ

دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑے تو ان کی طرف سے کون جھگڑے گا اللہ سے قیامت کے دن یا کون

يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ

ان کا وکیل ہوگا اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر

يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا

اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا اور جو گناہ کمائے تو

يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ

اس کی کمائی اسی کی جان پر پڑے اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۲۹۵ اور جو کوئی

خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا

خطا یا گناہ کمائے ۲۹۶ پھر اسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ

مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ ع ۸ ۱۶ ۱۳

اٹھایا اور اے محبوب اگر اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا ۲۹۷ تو ان میں کے کچھ لوگ یہ چاہتے

اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ

کہ تمہیں دھوکا دے دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں ۲۹۸ اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ۲۹۹

---

۲۹۱ حیا نہیں کرتے ۲۹۲ ان کا حال جانتا ہے اس پر ان کا کوئی راز چھپ نہیں سکتا ۲۹۳ جیسے طُعمہ کی طرفداری میں جھوٹی قسم اور جھوٹی شہادت۔ ۲۹۴ اے قومِ طُعمہ! ۲۹۵ کسی کو دوسرے کے گناہ پر عذاب نہیں فرماتا۔ ۲۹۶ صغیرہ یا کبیرہ ۲۹۷ تمہیں نبی و معصوم کرکے اور رازوں پر مطلع فرما کے ۲۹۸ کیونکہ اس کا وبال انہیں پر ہے ۲۹۹ کیونکہ اللہ نے آپ کو ہمیشہ کے لیے معصوم کیا ہے۔

وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُؕ

اور اللہ نے تم پر کتاب فـ۳۰۰ اور حکمت اُتاری اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے فـ۳۰۱

الثلثة وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَیْرَ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا

اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے فـ۳۰۲ ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں فـ۳۰۳ مگر

مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْ

جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا

ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَ مَنْ

چاہنے کو ایسا کرے اُسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے اور جو

یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ یَتَّبِـعْ غَیْرَ سَبِیْلِ

رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے

ع ۳ ۱۴ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ

جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی فـ۳۰۴

اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُؕ

اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے فـ۳۰۵

وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ

اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا یہ شرک والے اللہ کے

فـ۳۰۰ یعنی قرآن کریم فـ۳۰۱ امورِ دین واحکامِ شرع وعلوم غیب۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب وحکمت کے اَسرار وحقائق پر مطّلع کیا۔ یہ مسئلہ قرآن کریم کی بہت آیات اور احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے۔ فـ۳۰۲ کہ تمہیں ان نعمتوں کے ساتھ ممتاز کیا۔ فـ۳۰۳ یہ سب لوگوں کے حق میں عام ہے۔ فـ۳۰۴ یہ آیت دلیل ہے اس کی کہ اجماع حجت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں جیسے کہ کتاب وسنت کی مخالَفت جائز نہیں۔ (مدارک) اور اس سے ثابت ہوا کہ طریقِ مسلمین ہی صراطِ مستقیم ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو جو جماعتِ مسلمین سے جدا ہوا وہ دوزخی ہے۔ اس سے واضح ہے کہ حق مذہب اہلِ سنت و جماعت ہے۔ فـ۳۰۵ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ آیت ایک کہُن سال (عمر رسیدہ) اعرابی کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا نبی اللہ! میں بوڑھا ہوں، گناہوں میں غرق ہوں بجز اِس کے کہ جب سے میں نے اللہ کو پہچانا اور اس پر ایمان لایا اس وقت سے کبھی میں نے اس کے ساتھ شرک نہ کیا اور اس کے سوا کسی اور کو ولی نہ بنایا اور جرأت کے ساتھ گناہوں میں مبتلا نہ ہوا اور ایک پل بھی میں نے یہ گمان نہ کیا کہ میں اللہ سے بھاگ سکتا ہوں۔ شرمندہ ہوں، تائب ہوں، مغفرت چاہتا ہوں، اللہ کے یہاں میرا کیا حال ہوگا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی یہ آیت نصِ صریح ہے اس پر کہ شرک بخشا نہ جائے گا اگر مشرک اپنے شرک پر مرے کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مشرک جو اپنے شرک سے توبہ کرے اور ایمان لائے تو اس کی توبہ وایمان مقبول ہے۔

دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وقف لازم

سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو ف۳۰۶ اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو ف۳۰۷ جس پر اللہ نے لعنت کی

وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ

اور بولا ف۳۰۸ قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا ف۳۰۹ قسم ہے میں ضرور انہیں بہکا دوں گا

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا ف۳۱۰ اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے ف۳۱۱ اور ضرور انہیں کہوں گا

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز بدل دیں گے ف۳۱۲ اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ؕ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ

وہ صریح ٹوٹے (کھلے نقصان) میں پڑا شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے ف۳۱۳ اور شیطان انہیں

الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا

وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے ف۳۱۴ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اس سے بچنے کی

مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

جگہ نہ پائیں گے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کچھ دیر جاتی ہے کہ ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ

جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کا سچا وعدہ اور

ف۳۰۶ یعنی مؤنث بتوں کو جیسے لات، عُزّیٰ، منات وغیرہ یہ سب مؤنث ہیں اور عرب کے ہر قبیلے کا بت تھا جس کی وہ عبادت کرتے تھے اور اس کو اس قبیلہ کی اُنثیٰ (عورت) کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قراءت میں اِلَّآ اَوْثَانًا اور حضرت ابن عباس کی قراءت میں ''اِلَّا اُثُنًا'' آیا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ''اُناث'' سے مراد بت ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ مشرکین عرب اپنے باطل معبودوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ مشرکین بتوں کو زیور وغیرہ پہنا کر عورتوں کی طرح سجاتے تھے ف۳۰۷ کیونکہ اسی کے اِغواء (بہکانے) سے بت پرستی کرتے ہیں ف۳۰۸ شیطان ف۳۰۹ انہیں اپنا مطیع بناؤں گا ف۳۱۰ طرح طرح کی کبھی عمرِ طویل کی کبھی لذّاتِ دنیا کی کبھی خواہشاتِ باطلہ کی کبھی اور کبھی اور ف۳۱۱ چنانچہ، انہوں نے ایسا کیا کہ اونٹنی جب پانچ مرتبہ بیاہ لیتی تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور اس سے نفع اٹھانا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اس کا دودھ بتوں کے لیے کر لیتے اور اس کو بَحِیْرَہ کہتے تھے شیطان نے ان کے دل میں یہ ڈال دیا تھا کہ ایسا کرنا عبادت ہے۔ ف۳۱۲ مردوں کا عورتوں کی شکل میں زنانہ لباس پہننا، عورتوں کی طرح بات چیت اور حرکات کرنا، جسم کو گود کر سرمہ یا سیندور (سرخ رنگ کا ایک پاؤڈر جسے ہندو مانگ میں لگاتے ہیں) وغیرہ جلد میں پیوست کر کے نقش ونگار بنانا، بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اس میں داخل ہے۔ ف۳۱۳ اور دل میں طرح طرح کی امیدیں اور وسوسے ڈالتا ہے تاکہ انسان گمراہی میں پڑے ف۳۱۴ کہ جس چیز کے نفع اور فائدہ کی توقع دلاتا ہے درحقیقت اس میں سخت ضرر اور نقصان ہوتا ہے۔

اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيۡلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيۡسَ بِاَمَانِيِّكُمۡ وَلَاۤ اَمَانِيِّ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ ؕ

اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی کام نہ کچھ تمہارے خیالوں پر ہے ۳۱۵ اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر ۳۱۶

مَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡۤءًا يُّجۡزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدۡ لَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا

جو بُرائی کرے گا ۳۱۷ اس کا بدلہ پائے گا اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ

نَصِيۡرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ

مددگار ۳۱۸ اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ۳۱۹

فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَـنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ نَقِيۡرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنۡ اَحۡسَنُ

تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور انہیں تِل بھر نقصان نہ دیا جائے گا اور اس سے بہتر

دِيۡنًا مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ

کس کا دین جس نے اپنا منہ اللہ کے لیے جھکا دیا ۳۲۰ اور وہ نیکی والا ہے اور ابراہیم کے دین پر چلا ۳۲۱

حَنِيۡفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

جو ہر باطل سے جدا تھا اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا ۳۲۲ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ مُّحِيۡطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسۡتَفۡتُوۡنَكَ ع ۱۸ / ۱۱ / ۱۵

اور جو کچھ زمین میں اور ہر چیز پر اللہ کا قابو ہے ۳۲۳ اور تم سے عورتوں کے بارے

فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِيۡهِنَّ ۙ وَمَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فِى الۡكِتٰبِ

میں فتویٰ پوچھتے ہیں ۳۲۴ تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے

ف۳۱۵ جو تم نے سوچ رکھا ہے کہ بت تمہیں نفع پہنچائیں گے۔ ف۳۱۶ جو کہتے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں ہمیں آگ چند روز سے زیادہ نہ جلائے گی، یہود و نصارٰی کا یہ خیال بھی مشرکین کی طرح باطل ہے۔ ف۳۱۷ خواہ مشرکین میں سے ہو یا یہود و نصارٰی میں سے ف۳۱۸ یہ وعید کفار کے لیے ہے ف۳۱۹ مسئلہ: اس میں اشارہ ہے کہ اعمال داخلِ ایمان نہیں۔ ف۳۲۰ یعنی اطاعت و اخلاص اختیار کیا ف۳۲۱ جو ملّتِ اسلام کے موافق ہے۔ حضرت ابراہیم کی شریعت و ملّت سید انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ملّت میں داخل ہے اور خصوصیات دینِ محمدی کہ اس کے علاوہ ہیں دینِ محمدی کا اتباع کرنے سے شرع و ملّتِ ابراہیم علیہ السلام کا اتباع حاصل ہوتا ہے چونکہ عرب اور یہود و نصارٰی سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اِنتساب (نسبت رکھنے) پر فخر کرتے تھے اور آپ کی شریعت ان سب کو مقبول تھی اور شرعِ محمدی اس پر حاوی ہے تو ان سب کو دینِ محمدی میں داخل ہونا اور اس کو قبول کرنا لازم ہے۔ ف۳۲۲ خُلَّت صفائے مَوَدّت (سچی محبت) اور غیر سے انقطاع کو کہتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات یہ اوصاف رکھتے تھے اس لیے آپ کو خلیل کہا گیا، ایک قول یہ بھی ہے کہ خلیل اس محبّ کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو، یہ معنی بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات میں پائے جاتے ہیں۔ تمام انبیاء کے جو کمالات ہیں سب سید انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حاصل ہیں۔ حضور اللہ کے خلیل بھی ہیں جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: اور حبیب بھی جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخراً نہیں کہتا۔ ف۳۲۳ اور وہ اس کے احاطۂ علم و قدرت میں ہے۔ احاطہ بالعلم یہ ہے کہ کسی شے کے لیے جتنے وجوہ ہو سکتے ہیں ان میں

فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ

اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے ف۳۲۵ اور انہیں نکاح میں بھی

تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى

لانے سے منہ پھیرتے ہو اور کمزور ف۳۲۶ بچوں کے بارے میں اور یہ کہ یتیموں کے حق میں

بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ

انصاف پر قائم رہو ف۳۲۷ اور تم جو بھلائی کرو تو اللہ کو اس کی خبر ہے اور اگر

امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ

کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے ف۳۲۸ تو ان پر گناہ نہیں کہ

يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ

آپس میں صلح کرلیں ف۳۲۹ اور صلح خوب ہے ف۳۳۰ اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں ف۳۳۱

وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ

اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو ف۳۳۲ تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ف۳۳۳ اور تم سے

تَسْتَطِيْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ

ہرگز نہ ہوسکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو چاہے کتنی ہی حرص کرو ف۳۳۴ تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا

سے کوئی وجہ علم سے خارج نہ ہو۔ ف۳۲۴ شانِ نزول: زمانۂ جاہلیت میں عرب کے لوگ عورت اور چھوٹے بچوں کو میت کے مال کا وارث نہیں قرار دیتے تھے جب آیتِ میراث نازل ہوئی تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا عورت اور چھوٹے بچے وارث ہوں گے؟ آپ نے ان کو اس آیت سے جواب دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یتیموں کے اولیاء کا دستور یہ تھا کہ اگر یتیم لڑکی صاحبِ مال و جمال ہوتی تو اس سے تھوڑے مہر پر نکاح کر لیتے اور اگر حسن و مال نہ رکھتی تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر حسنِ صورت نہ رکھتی اور ہوتی مالدار تو اس سے نکاح نہ کرتے اور اس اندیشہ سے دوسرے کے نکاح میں بھی نہ دیتے کہ وہ مال میں حصہ دار ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر انہیں ان عادتوں سے منع فرمایا۔ ف۳۲۵ میراث سے ف۳۲۶ یتیم ف۳۲۷ ان کے پورے حقوق ان کو دو۔ ف۳۲۸ زیادتی تو اس طرح کہ اس سے علیحدہ رہے کھانے پہننے کو نہ دے یا کمی کرے یا مارے یا بدزبانی کرے اور اِعراض یہ کہ محبت نہ رکھے بول چال ترک کردے یا کم کردے۔ ف۳۲۹ اور اس صلح کے لیے اپنے حقوق کا بار کم کرنے پر راضی ہوجائیں۔ ف۳۳۰ اور زیادتی اور جدائی دونوں سے بہتر ہے۔ ف۳۳۱ ہر ایک اپنی راحت و آسائش چاہتا اور اپنے اوپر کچھ مشقت گوارا کر کے دوسرے کی آسائش کو ترجیح نہیں دیتا۔ ف۳۳۲ اور باوجود نامرغوب ہونے کے اپنی موجودہ عورتوں پر صبر کرو اور بَرعایتِ حقِ صحبت ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور انہیں ایذا اور رنج دینے سے اور جھگڑا پیدا کرنے والی باتوں سے بچتے رہو اور صحبت و معاشرت میں نیک سلوک کرو اور یہ جانتے رہو کہ وہ تمہارے پاس امانتیں ہیں ف۳۳۳ وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔ ف۳۳۴ یعنی اگر کئی بیبیاں ہوں تو یہ تمہاری مَقدِرت (طاقت) میں نہیں کہ ہر امر میں تم انہیں برابر رکھو اور کسی امر میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ ہونے دو نہ میل و محبت میں نہ خواہش و رغبت میں نہ عشرت و اختلاط میں نہ نظر و توجہ میں تم کوشش کر کے یہ تو کر نہیں سکتے لیکن اگر اتنا تمہارے مقدور میں نہیں ہے اور اس وجہ سے ان تمام پابندیوں کا بار تم پر نہیں رکھا گیا اور محبتِ قلبی اور میلِ طبعی جو تمہارا اختیاری نہیں ہے اس میں برابری کرنے کا تمہیں حکم نہیں دیا گیا۔

الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ

جھک جاؤ کہ دوسری کو اَدھر (درمیان) میں لٹکتی چھوڑ دو ف۳۳۵ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ

غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٢٩﴾ وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ ۚ وَكَانَ

بخشنے والا مہربان ہے اور اگر وہ دونوں ف۳۳۶ جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی کشائش سے تم میں ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کردے گا ف۳۳۷ اور

اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ

اللہ کشائش والا حکمت والا ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور بے شک

وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ

تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو ف۳۳۸

وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

اور اگر کفر کرو تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۳۳۹ اور اللہ

غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ

بے نیاز ہے ف۳۴۰ سب خوبیوں والا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ کافی ہے

وَكِيلًا ﴿١٣٢﴾ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

کارساز (کام بنانے والا) اے لوگو وہ چاہے تو تمہیں لے جائے ف۳۴۱ اور اوروں کو لے آئے اور اللہ کو

عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا ﴿١٣٣﴾ مَّن كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ ثَوَابُ

اس کی قدرت ہے جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی کے پاس دنیا و آخرت

۱۹ ع ۸ ۱۲ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿١٣٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

دونوں کا انعام ہے ف۳۴۲ اور اللہ سنتا دیکھتا ہے اے ایمان والو

ف۳۳۵ بلکہ یہ ضرور ہے کہ جہاں تک تمہیں قدرت و اختیار ہے وہاں تک یکساں برتاؤ کرو محبت اختیاری شے نہیں تو بات چیت حسن و اخلاق کھانے، پہننے، پاس رکھنے اور ایسے امور میں برابری کرنا اختیاری ہے ان امور میں دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا لازم و ضروری ہے۔ ف۳۳۶ زن و شو (میاں بیوی) باہم صلح نہ کریں اور وہ جدائی ہی بہتر سمجھیں اور خُلع کے ساتھ تفریق ہو جائے، یا مرد عورت کو طلاق دے کر اس کا مہر اور عدت کا نفقہ ادا کردے اور اس طرح وہ ف۳۳۷ اور ہر ایک کو بہتر بدل عطا فرمائے گا ف۳۳۸ اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کے حکم کے خلاف نہ کرو، توحید و شریعت پر قائم رہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا حکم قدیم ہے تمام امتوں کو اس کی تاکید ہوتی رہی ہے۔ ف۳۳۹ تمام جہان اس کے فرماں برداروں سے بھرا ہے تمہارے کفر سے اس کا کیا ضرر۔ ف۳۴۰ تمام خلق سے اور ان کی عبادت سے۔ ف۳۴۱ مَعدوم کردے ف۳۴۲ معنیٰ یہ ہیں کہ جس کو اپنے عمل سے دنیا مقصود ہو اور اس کی مراد اتنی ہے جو اللہ اس کو دے دیتا ہے اور ثوابِ آخرت سے وہ محروم رہتا ہے اور جس نے عمل رضائے الٰہی اور ثوابِ آخرت کے لیے کیا تو اللہ دنیا و آخرت دونوں میں ثواب دینے والا ہے تو جو شخص اللہ سے فقط دنیا کا طالب ہو

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ

انصاف پر خوب قائم ہوجاؤ اللہ کے لیے گواہی دیتے چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا

وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا قف فَلَا تَتَّبِعُوا

یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو ف۳۴۳ بہرحال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے

الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا

نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو ف۳۴۴ یا منہ پھیرو ف۳۴۵ تو اللہ کو تمہارے

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝١٣٥ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

کاموں کی خبر ہے ف۳۴۶ اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر ف۳۴۷

وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ

اور اس کتاب پر جو اپنے ان رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے

قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اتاری ف۳۴۸ اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو ف۳۴۹

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝١٣٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ

تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا بےشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر

كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ف۳۵۰ اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے ف۳۵۱ نہ انہیں راہ

وہ نادان خسیس اور کم ہمت ہے۔ ف۳۴۳ کسی کی رعایت وطرفداری میں انصاف سے نہ ہٹو اور کوئی قرابت و رشتہ حق کہنے میں مُخل نہ ہونے پائے۔ ف۳۴۴ حق کے بیان میں اور جیسا چاہیے نہ کہو ف۳۴۵ ادائے شہادت سے ف۳۴۶ جیسے عمل ہوں گے ویسا بدلہ دے گا۔ ف۳۴۷ یعنی ایمان پر ثابت رہو یہ معنی اس صورت میں ہیں کہ "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" کا خطاب مسلمانوں سے ہو اور اگر خطاب یہود ونصاریٰ سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے بعض کتابوں بعض رسولوں پر ایمان لانے والو تمہیں یہ حکم ہے، اور اگر خطاب منافقین سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے ایمان کا ظاہری دعویٰ کرنے والو اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ یہاں رسول سے سید انبیاء صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اور کتاب سے قرآنِ پاک مراد ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت عبد اللّٰہ بن سلام اور اَسد و اُسید اور ثعلبہ بن قیس اور سلام وسلمہ ویامین کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ مؤمنین اہلِ کتاب میں سے تھے، رسول کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم آپ پر اور آپ کی کتاب پر اور حضرت موسیٰ پر اور توریت پر اور عُزیر پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے سوا باقی کتابوں اور رسولوں پر ایمان نہ لائیں گے۔ حضور صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے ان سے فرمایا کہ تم اللّٰہ پر اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم پر اور قرآن پر اور اس سے پہلی ہر کتاب پر ایمان لاؤ، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۴۸ یعنی قرآن پاک پر اور ان تمام کتابوں پر ایمان لاؤ جو اللّٰہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں۔ ف۳۴۹ یعنی ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے کہ ایک رسول اور ایک کتاب کا انکار بھی سب کا انکار ہے۔ ف۳۵۰ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود کے حق میں

سَبِيْلًا ﴿١٣٧﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿١٣٨﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ

دکھائے خوش خبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ

چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں ۳۵۲ کیا ان کے پاس عزت

الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿١٣٩﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ

ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے ۳۵۳ اور بےشک اللہ تم پر کتاب ۳۵۴ میں اتار چکا

اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا

کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ

مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ۳۵۵ ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو ۳۵۶ بےشک اللہ

جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ﴿١٤٠﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ

کافروں اور منافقوں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا وہ جو تمہاری حالت تکا (دیکھا)

بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْۤا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَ

کرتے ہیں تو اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ۳۵۷ اور

اِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْۤا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ

اگر کافروں کا حصہ ہو تو ان سے کہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا ۳۵۸ اور ہم نے تمہیں

نازل ہوئی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر بچھڑا پوج کر کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کر کے کافر ہو گئے پھر سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم اور قرآن کا انکار کر کے اور کفر میں بڑھے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے ایمان کے بعد پھر ایمان لائے یعنی انہوں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تاکہ ان پر مؤمنین کے احکام جاری ہوں پھر کفر میں بڑھے یعنی کفر پر ان کی موت ہوئی۔ ۳۵۱ جب تک کفر پر رہیں اور کفر پر مریں کیونکہ کفر بخشا نہیں جاتا مگر جبکہ کافر توبہ کرے اور ایمان لائے جیسا کہ فرمایا: ”قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ“ (تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا) ۳۵۲ یہ منافقین کا حال ہے جن کا خیال تھا کہ اسلام غالب نہ ہوگا اور اس لیے وہ کفار کو صاحبِ قوت اور شوکت سمجھ کر ان سے دوستی کرتے تھے اور ان سے ملنے میں عزت جانتے تھے باوجودیکہ کفار کے ساتھ دوستی ممنوع اور ان کے ملنے سے طلبِ عزت باطل۔ ۳۵۳ اور اس کے لیے جس کو وہ عزت دے جیسے کہ انبیاء و مؤمنین۔ ۳۵۴ یعنی قرآن ۳۵۵ کفار کی ہم نشینی اور ان کی مجلسوں میں شرکت کرنا ایسے ہی اور بے دینوں اور گمراہوں کی مجلسوں کی شرکت اور ان کے ساتھ یارانہ و مصاحبت ممنوع فرمائی گئی۔ ۳۵۶ اس سے ثابت ہوا کہ کفر کے ساتھ راضی ہونے والا بھی کافر ہے۔ ۳۵۷ اس سے ان کی مراد غنیمت میں شرکت کرنا اور حصہ چاہنا ہے۔ ۳۵۸ کہ ہم تمہیں قتل کرتے گرفتار کرتے مگر ہم نے یہ کچھ نہیں کیا۔

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ
مسلمانوں سے بچایا ف۳۵۹ تو اللہ تم سب میں ف۳۶۰ قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا ف۳۶۱ اور اللہ کافروں کو
اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ؏ ﴿۱۴۱﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ ع ٢٠ ١٧
مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا ف۳۶۲ بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے
اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ
ہیں ف۳۶۳ اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں ف۳۶۴ تو ہارے جی سے ف۳۶۵ لوگوں کا
النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖۗ
دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا ف۳۶۶ بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں ف۳۶۷
لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ
نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے ف۳۶۸ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لیے کوئی راہ نہ
سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ
پائے گا اے ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾
مسلمانوں کے سوا ف۳۶۹ کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے صریح حُجت کر لو ف۳۷۰
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ
بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں ف۳۷۱ اور تو ہرگز اُن کا کوئی

ف۳۵۹ اور انہیں طرح طرح کے حیلوں سے روکا اور ان کے رازوں پر تمہیں مطلع کیا تو اب ہمارے اس سلوک کی قدر کرو اور حصہ دو۔ (یہ منافقوں کا حال ہے) ف۳۶۰ اے ایماندارو اور منافقو! ف۳۶۱ کہ مؤمنین کو جنت عطا کرے گا اور منافقوں کو داخلِ جہنم کرے گا۔ ف۳۶۲ یعنی کافر نہ مسلمانوں کو مٹا سکیں گے نہ حجت میں غالب آسکیں گے۔ علماء نے اس آیت سے چند مسائل مُستنبط کئے ہیں (۱) کافر مسلمان کا وارث نہیں۔ (۲) کافر مسلمان کے مال پر استیلاء پا کر مالک نہیں ہوسکتا۔ (۳) کافر، مسلمان غلام کے خریدنے کا مجاز نہیں (۴) ذمی کے عوض مسلمان قتل نہ کیا جائے گا۔ (جمل) ف۳۶۳ کیونکہ حقیقت میں تو اللہ کو فریب دینا ممکن نہیں۔ ف۳۶۴ مؤمنین کے ساتھ ف۳۶۵ کیونکہ ایمان تو ہے نہیں جس سے ذوقِ طاعت اور لطفِ عبادت حاصل ہو محض ریا کاری ہے اس لیے منافق کو نماز بار معلوم ہوتی ہے۔ ف۳۶۶ اس طرح کہ مسلمانوں کے پاس ہوئے تو نماز پڑھ لی اور علیحدہ ہوئے تو ندارد (چھوڑ دی)۔ ف۳۶۷ کفر و ایمان کے ف۳۶۸ نہ خالص مؤمن نہ کھلے کافر۔ ف۳۶۹ اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار کو دوست بنانا منافقین کی خصلت ہے تم اس سے بچو۔ ف۳۷۰ اپنے نفاق کی اور مستحق جہنم ہوجاؤ۔ ف۳۷۱ منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا میں اظہارِ اسلام کر کے مجاہدین کے ہاتھوں سے بچا رہا ہے اور کفر کے باوجود مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء (مذاق) کرنا اس کا شیوہ رہا ہے۔

نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا

مددگار نہ پائے گا مگر وہ جنہوں نے توبہ کی ف۳۷۲ اور سنورے (اپنی اصلاح کی) اور اللہ کی رسی مضبوط تھامی اور اپنا دین خالص

دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ کے لیے کر لیا تو یہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں ف۳۷۳ اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ

بڑا ثواب دے گا اور اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ

وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿١٤٧﴾

اور اللہ ہے صلہ دینے والا جاننے والا

ف۳۷۲ نفاق سے ف۳۷۳ دارین میں۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا ف۳۷۴ مگر مظلوم سے ف۳۷۵ اور اللہ

سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ

سنتا جانتا ہے اگر تم کوئی بھلائی علانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزرو تو بے شک

اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَ

اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے ف۳۷۶ وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ

چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں ف۳۷۷ اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور

نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ ۙ اُولٰٓئِكَ

کسی کے منکر ہوئے ف۳۷۸ اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں یہی

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ

ہیں ٹھیک ٹھیک کافر ف۳۷۹ اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ

اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب

ف۳۷۴ یعنی کسی کے پوشیدہ حال کا ظاہر کرنا۔ اس میں غیبت بھی آ گئی چغل خوری بھی۔ عاقل وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے، ایک قول یہ بھی ہے کہ بری بات سے گالی مراد ہے۔ **ف۳۷۵** کہ اس کو جائز ہے کہ ظالم کے ظلم کا بیان کرے وہ چور یا غاصب کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ اس نے میرا مال چرایا، غصب کیا۔ **شانِ نزول:** ایک شخص ایک قوم کا مہمان ہوا تھا انہوں نے اچھی طرح اس کی میزبانی نہ کی جب وہ وہاں سے نکلا تو ان کی شکایت کرتا نکلا۔ اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی، بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں نازل ہوئی ایک شخص سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی شان میں زبان درازی کرتا رہا آپ نے کئی بار سکوت کیا مگر وہ باز نہ آیا تو ایک مرتبہ آپ نے اس کو جواب دیا اس پر حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم اٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یہ شخص مجھ کو برا کہتا رہا تو حضور نے کچھ نہ فرمایا میں نے ایک مرتبہ جواب دیا تو حضور اٹھ گئے، فرمایا: ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا جب تم نے جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آ گیا۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۳۷۶** تم اس کے بندوں سے درگزر کرو وہ تم سے درگزر فرمائے گا۔ **حدیث:** تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ **ف۳۷۷** اس طرح کہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسولوں پر نہ لائیں۔ **ف۳۷۸ شانِ نزول:** یہ آیت یہود و نصارٰی کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضرت موسٰی علیہ السلام پر ایمان لائے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ انہوں نے کفر کیا اور نصارٰی حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے اور انہوں نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ کفر کیا۔ **ف۳۷۹** بعض رسولوں پر ایمان لانا انہیں کفر سے نہیں بچاتا کیونکہ ایک نبی کا انکار بھی تمام انبیاء کے انکار کے برابر ہے۔

يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٥٢﴾ يَسْأَلُكَ أَهْلُ ع ۲۱ ۱۱

اللہ ان کے ثواب دے گا ف۳۸۰ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۸۱ اے محبوب اہل کتاب ف۳۸۲ تم

الْكِتَابِ أَن تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ

سے سوال کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دو ف۳۸۳ تو وہ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا

مِن ذَٰلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ

سوال کر چکے ف۳۸۴ کہ بولے ہمیں اللہ کو علانیہ (ظاہر کرکے) دکھا دو تو انہیں کڑک نے آلیا ان کے گناہوں پر پھر

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَن ذَٰلِكَ ۚ

بچھڑا لے بیٹھے ف۳۸۵ بعد اس کے کہ روشن آیتیں ف۳۸۶ ان کے پاس آچکیں تو ہم نے یہ معاف فرما دیا ف۳۸۷

وَآتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ

اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ دیا ف۳۸۸ پھر ہم نے ان پر طور کو اونچا کیا ان سے عہد لینے کو

وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ

اور ان سے فرمایا کہ دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو اور ان سے فرمایا کہ ہفتہ میں حد سے نہ بڑھو ف۳۸۹

وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِم

اور ہم نے ان سے گاڑھا (پختہ) عہد لیا ف۳۹۰ توان کی کیسی بدعہدیوں کے سبب ہم نے ان پر لعنت کی اور اس لئے کہ وہ

ف۳۸۰ مُرتکِبِ کبیرہ بھی اس میں داخل ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان رکھتا ہے۔ ''معتزلہ'' صاحبِ کبیرہ (کبیرہ گناہ کرنے والے) کے خُلودِ عذاب (ہمیشہ جہنم میں رہنے) کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس آیت سے ان کے اس عقیدہ کا بُطلان ثابت ہوا۔ ف۳۸۱ مسئلہ: یہ آیت صِفاتِ فعلیہ (جیسے کہ مغفرت و رحمت) کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حُدوث کے قائل کو کہنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ازل میں غفور و رحیم نہیں تھا پھر ہوگیا (معاذ اللہ)۔ اس کے اس قول کو یہ آیت باطل کرتی ہے۔ ف۳۸۲ براہِ سرکشی ف۳۸۳ یکبارگی۔ شانِ نزول: یہود میں سے کعب بن اشرف، فِنحاص بن عازُوراء نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے پاس آسمان سے یکبارگی کتاب لائیے جیسا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام توریت لائے تھے۔ یہ سوال ان کا طلب ہدایت و اتباع کے لئے نہ تھا بلکہ سرکشی و بغاوت سے تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۸۴ یعنی یہ سوال ان کا کمالِ جَہل (انتہائی جہالت کے سبب) سے ہے اور اس قسم کی جہالتوں میں ان کے باپ دادا بھی گرفتار تھے۔ اگر سوال طلبِ رُشد (ہدایت طلب کرنے) کے لئے ہوتا تو پورا کر دیا جاتا مگر وہ تو کسی حال میں ایمان لانے والے نہ تھے۔ ف۳۸۵ اس کو پوجنے لگے ف۳۸۶ توریت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صِدق پر واضِحُ الدَّلَالَہ (واضح دلیل) تھے اور باوجودیکہ توریت ہم نے یکبارگی ہی نازل کی تھی لیکن ''خُوئے بَد را بہانہ بسیار'' (بدخصلت کے لئے بہانے بہت) بجائے اطاعت کرنے کے انہوں نے خدا کے دیکھنے کا سوال کیا۔ ف۳۸۷ جب انہوں نے توبہ کی۔ اس میں حضور کے زمانہ کے یہودیوں کے لئے توقّع ہے کہ وہ بھی توبہ کریں تو اللہ انہیں بھی اپنے فضل سے معاف فرمائے۔ ف۳۸۸ ایسا تسلُّط عطا فرمایا کہ جب آپ نے بنی اسرائیل کو توبہ کے لئے خود ان کے اپنے قتل کا حکم دیا وہ انکار نہ کر سکے اور انہوں نے اطاعت کی۔ ف۳۸۹ یعنی مچھلی کا شکار وغیرہ جو عمل اس روز تمہارے لئے حلال نہیں نہ کرو۔ سورۂ بقر میں ان تمام احکام کی تفصیلیں گزر چکیں۔ ف۳۹۰ کہ جو انہیں حکم دیا گیا ہے وہ کریں اور جس کی مُمانعت کی گئی ہے اس سے باز رہیں پھر انہوں نے اس عہد کو توڑا۔

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ

آیاتِ الٰہی کے منکر ہوئے ف۳۹۱ اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے ف۳۹۲ اور ان کے اس کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں ف۳۹۳ بلکہ

طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۠﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ

اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے اور اس لئے کہ انہوں نے کفر کیا ف۳۹۴

وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۙ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ

اور مریم پر بڑا بہتان اٹھایا (باندھا) اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ

عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا ف۳۹۵ اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ اُن کے لئے اِس کی شبیہ (شکل وصورت) کا

لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ

ایک بنا دیا گیا ف۳۹۶ اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں ف۳۹۷ انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں ف۳۹۸

اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ

مگر یہی گمان کی پیروی ف۳۹۹ اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہ کیا ف۴۰۰ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا ف۴۰۱ اور

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ

اللہ غالب حکمت والا ہے کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے

قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ

اس پر ایمان نہ لائے ف۴۰۲ اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا ف۴۰۳ تو یہودیوں کے بڑے

ف۳۹۱ جو انبیاء کے صِدق پر دلالت کرتے تھے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات۔ ف۳۹۲ انبیاء کا قتل کرنا تو ناحق ہے ہی کسی طرح حق ہو ہی نہیں سکتا لیکن یہاں مقصود یہ ہے کہ ان کے زُعم میں بھی انہیں اس کا کوئی اِستِحقاق (حق حاصل) نہ تھا۔ ف۳۹۳ لہٰذا کوئی پَنْد (نصیحت) و وَعظ کارگر نہیں ہوسکتا۔ ف۳۹۴ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی۔ ف۳۹۵ یہود نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا اور نصاریٰ نے اس کی تصدیق کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تکذیب فرما دی۔ ف۳۹۶ جس کو انہوں نے قتل کیا اور خیال کرتے رہے کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں، باوجودیکہ ان کا یہ خیال غلط تھا۔ ف۳۹۷ اور یقینی نہیں کہہ سکتے کہ وہ مقتول کون ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ یہ مقتول عیسیٰ ہیں، بعض کہتے ہیں کہ یہ چہرہ تو عیسیٰ کا ہے اور جسم عیسیٰ کا نہیں، لہٰذا یہ وہ نہیں۔ اسی تَرَدُّد (شش و پنج) میں ہیں۔ ف۳۹۸ جو حقیقتِ حال ہے۔ ف۳۹۹ اور اٹکلیں دوڑانا۔ ف۴۰۰ ان کا دعوائے قتل جھوٹا ہے۔ ف۴۰۱ صحیح و سالم بسوئے آسمان (آسمان کی طرف)۔ احادیث میں اس کی تفصیلیں وارد ہیں، سورۂ آل عمران میں اس واقعہ کا ذکر گزر چکا ہے۔ ف۴۰۲ اس آیت کی تفسیر میں چند قول ہیں: **ایک قول** یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کو اپنی موت کے وقت جب عذاب کے فرشتے نظر آتے ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آتے ہیں جن کے ساتھ انہوں نے کفر کیا تھا اور اس وقت کا ایمان مقبول و معتبر نہیں۔ **دوسرا قول** یہ ہے کہ قریبِ قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اس وقت کے تمام اہلِ کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے، اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات شریعتِ محمدیہ کے مطابق حکم کریں گے، اور اسی دین کے ائمہ میں سے

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ طَیِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ

ظلم کے وہ۴٠ سبب ہم نے وہ بعض ستھری چیزیں کہ ان کے لئے حلال تھیں وہ۴٠ ان پر حرام فرما دیں اور اس لئے کہ انہوں نے بہتوں

سَبِیْلِ اللّٰهِ كَثِیْرًا ﴿١٦٠﴾ وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ

(بہت سے لوگوں) کو اللہ کی راہ سے روکا اور اس لئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کئے گئے تھے اور لوگوں کا

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿١٦١﴾

مال ناحق کھا جاتے وہ۴٠٦ اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ

ہاں جو ان میں علم میں پکے وہ۴٠٧ اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اے محبوب تمہاری

اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ

طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا وہ۴٠٨ اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا

دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب

عَظِیْمًا ﴿١٦٢﴾ ع اِنَّاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ كَمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْۢ ع ٢٢ ٢

دیں گے بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو

بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ

بھیجی وہ۴٠٩ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں

ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے اور نصاریٰ نے ان کی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں ان کا اِبطال (رَدّ) فرمائیں گے، دینِ محمدی کی اشاعت کریں گے، اس وقت یہود و نصاریٰ کو یا تو اسلام قبول کرنا ہوگا یا قتل کر ڈالے جائیں گے۔ جزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کرنے کے وقت تک ہے۔ **تیسرا قول** یہ ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لے آئے گا۔ **چوتھا قول** یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے گا لیکن وقتِ موت کا ایمان مقبول نہیں، نافع نہ ہوگا۔ **وہ۴٠٣** یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود پر تو یہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کے حق میں زبانِ طَعن دراز کی اور نصاریٰ پر یہ کہ انہوں نے آپ کو رب ٹھہرایا اور خدا کا شریک گردانا اور اہلِ کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں ان کے ایمان کی بھی آپ شہادت دیں گے۔ **وہ۴٠۴** نقضِ عہد (وعدہ خلافی) وغیرہ جن کا اوپر آیات میں ذکر ہو چکا۔ **وہ۴٠٥** جن کا سورۂ اَنعام کی آیہ ”وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا“ میں بیان ہے۔ **وہ۴٠٦** رشوت وغیرہ حرام طریقوں سے۔ **وہ۴٠٧** مثل حضرت عبداللّٰہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے، جو علمِ راسخ (زبردست علم) اور عقلِ صافی (یعنی شکوک و شبہات سے پاک عقل) اور بصیرتِ کاملہ رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے علم سے دین اسلام کی حقیقت کو جانا اور سید انبیاء صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم پر ایمان لائے۔ **وہ۴٠٨** پہلے انبیاء پر۔ **وہ۴٠٩ شانِ نزول:** یہود و نصاریٰ نے سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے جو یہ سوال کیا تھا کہ ان کے لئے آسمان سے یکبارگی کتاب نازل کی جائے تو وہ آپ کی نبوت پر ایمان لائیں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ان پر حجت قائم کی گئی کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا

وَعِيسٰى وَاَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهٰرُونَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾

اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داود کو زبور عطا فرمائی

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ

اور اور رسولوں کو جن کا ذکر آگے ہم تم سے فرما چکے ف۲۱۰ اور ان کو جن کا ذکر تم سے

عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ

نہ فرمایا ف۲۱۱ اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا ف۲۱۲ رسول خوشخبری دیتے ف۲۱۳ اور ڈر سناتے ف۲۱۴

لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا

کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے ف۲۱۵ اور اللہ غالب

حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَ

حکمت والا ہے لیکن اے محبوب اللہ اس کا گواہ ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا وہ اس نے اپنے علم سے اتارا ہے اور

الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُونَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ﴿١٦٦﴾ اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ

فرشتے گواہ ہیں اور اللہ کی گواہی کافی وہ جنہوں نے کفر کیا ف۲۱۶ اور

صَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلٰلًا بَعِيدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِينَ

اللہ کی راہ سے روکا ف۲۱۷ بے شک وہ دور کی گمراہی میں پڑے بے شک جنہوں

بکثرت انبیاء ہیں جن میں سے گیارہ کے اسماء شریفہ یہاں آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں اہل کتاب ان سب کی نبوت کو مانتے ہیں ان سب حضرات میں سے کسی پر یکبارگی کتاب نازل نہ ہوئی تو جب اس وجہ سے ان کی نبوت تسلیم کرنے میں اہل کتاب کو کچھ پس وپیش نہ ہوا تو سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی نبوت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے اور مقصود رسولوں کے بھیجنے سے خَلق کی ہدایت اور ان کو اللہ تعالیٰ کی توحید ومعرفت کا درس دینا اور ایمان کی تکمیل اور طریقِ عبادت کی تعلیم ہے۔ کتاب کے متفرق طور پر نازل ہونے سے یہ مقصد بروَجہِ اَتَم حاصل ہوتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا بہ آسانی دل نشین ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس حکمت کو نہ سمجھنا اور اعتراض کرنا کمالِ حماقت (انتہائی بے وقوفی) ہے۔ ف۲۱۰ قرآن شریف میں نام بنام فرما چکے ہیں۔ ف۲۱۱ اور اب تک ان کے اسماء کی تفصیل قرآن پاک میں ذکر نہیں فرمائی گئی۔ ف۲۱۲ تو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے واسطہ کلام فرمانا دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں قادِح (عیب لگانے والا) نہیں جن سے اس طرح کلام نہیں فرمایا گیا، ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کتاب کا یکبارگی نازل ہونا دوسرے انبیاء کی نبوت میں کچھ بھی قادِح نہیں ہوسکتا۔ ف۲۱۳ ثواب کی ایمان لانے والوں کو ف۲۱۴ عذاب کا کفر کرنے والوں کو ف۲۱۵ اور یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ اگر ہمارے پاس رسول آتے تو ہم ضرور ان کا حکم مانتے اور اللہ کے مطیع و فرماں بردار ہوتے۔ اس آیت سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کی بعثت سے قبل خَلق پر عذاب نہیں فرماتا جیسا دوسری جگہ ارشاد فرمایا: "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا" (اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں)۔ اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ معرفتِ الٰہی بیانِ شرع وزبانِ انبیاء ہی سے حاصل ہوتی ہے عقلِ محض (صرف عقل) سے اس منزل تک پہنچنا مُیَسَّر نہیں ہوتا۔ ف۲۱۶ سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی نبوت کا انکار کر کے۔ ف۲۱۷ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی نعت وصفت چھپا کر اور لوگوں کے دلوں میں شُبہ ڈال کر (یہ حال یہود کا ہے۔)

كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا

نے کفر کیا ف۴۱۸ اور حد سے بڑھے ف۴۱۹ اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا ف۴۲۰ نہ انہیں کوئی راہ دکھائے مگر

طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾

جہنم کا راستہ کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا

اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول ف۴۲۱ حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے تو ایمان لاؤ

لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

اپنے بھلے کو اور اگر تم کفر کرو ف۴۲۲ تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا

علم و حکمت والا ہے اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو ف۴۲۳ اور اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نہ کہو مگر سچ ف۴۲۴ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا ف۴۲۵ اللہ کا رسول ہی ہے

وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۫ وَ

اور اس کا ایک کلمہ ف۴۲۶ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ ف۴۲۷ اور

ف۴۱۸ اللہ کے ساتھ ف۴۱۹ کتابِ الٰہی میں حضور کے اوصاف بدل کر اور آپ کی نبوت کا انکار کر کے ف۴۲۰ جب تک وہ کفر پر قائم رہیں یا کفر پر مریں۔ ف۴۲۱ سید انبیاء محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم ف۴۲۲ اور سید انبیاء محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رسالت کا انکار کرو تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں اور اللہ تمہارے ایمان سے بے نیاز ہے۔ ف۴۲۳ شانِ نزول: یہ آیت نصارٰی کے حق میں نازل ہوئی جن کے کئی فرقے ہو گئے تھے اور ہر ایک حضرت عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کی نسبت جداگانہ کفری عقیدہ رکھتا تھا۔ نسطوری آپ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے، مَرقوسی کہتے کہ وہ تین میں کے تیسرے ہیں۔ اور اس کلمہ کی توجیہات میں بھی اختلاف تھا: بعض تین اُقنوم مانتے تھے اور کہتے تھے کہ باپ، بیٹا، روح القدس۔ باپ سے ذات، بیٹے سے عیسٰی، روح القدس سے ان میں حُلول کرنے والی حیات مراد لیتے تھے۔ تو ان کے نزدیک "الٰہ" تین تھے اور اس تین کو ایک بتاتے تھے "تَوْحِيْدٌ فِي التَّثْلِيْثِ" (تینوں کے مجموعہ کو خدا سمجھنے) اور "تَثْلِيْثٌ فِي التَّوْحِيْدِ" (تینوں میں سے ہر ایک کو خدا سمجھنے) کے چکر میں گرفتار تھے۔ بعض کہتے تھے کہ عیسٰی ناسوتیّت (بشریت) اور اُلوہیّت (معبودیت) کے جامع ہیں، ماں کی طرف سے ان میں "ناسوتیت" آئی، اور باپ کی طرف سے "الوہیت" آئی، تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا (اللہ ان کی باتوں سے بہت ہی برتر و بلند ہے)۔ یہ فرقہ بندی نصارٰی میں ایک یہودی نے پیدا کی جس کا نام بُولُص تھا اور اس نے انہیں گمراہ کرنے کے لئے اس قسم کے عقیدوں کی تعلیم کی۔ اس آیت میں اہلِ کتاب کو ہدایت کی گئی کہ وہ حضرت عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کے باب میں اِفراط و تفریط (کمی زیادتی) سے باز رہیں، خدا اور خدا کا بیٹا بھی نہ کہیں اور ان کی تنقیص (شان میں کمی) بھی نہ کریں۔ ف۴۲۴ اللہ کا شریک اور بیٹا بھی کسی کو نہ بناؤ اور حلول و اِتّحاد (یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ذات میں خدا کے اُتر آنے اور اللہ عزوجل، حضرت عیسٰی علیہ السلام و حضرت مریم علیہا السلام کا مل کر ایک خدا ہونے) کا عیب بھی مت لگاؤ اور اس اعتقادِ حق پر رہو کہ ف۴۲۵ ہے اور اس محترم کے لئے اس کے سوا کوئی نسب نہیں ف۴۲۶ کہ "کُن" فرمایا اور وہ بغیر باپ اور بغیر نطفہ کے محض امرِ الٰہی سے پیدا ہو گئے۔ ف۴۲۷ اور تصدیق کرو کہ اللہ واحد ہے بیٹے اور اولاد سے پاک ہے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرو اور اِس کی کہ حضرت عیسٰی

لَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنۡتَهُوۡا خَيۡرًا لَّكُمۡ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبۡحٰنَهٗۤ

تین نہ کہو ف۴۲۸ باز رہو اپنے بھلے کو اللّٰہ تو ایک ہی خدا ہے ف۴۲۹ پاکی اُسے

اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَكَفٰى وقف لازم

اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اسی کا مال ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۴۳۰ اور اللّٰہ کافی

بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ۝١٧١ ع لَنۡ يَّسۡتَنۡكِفَ الۡمَسِيۡحُ اَنۡ يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰهِ وَلَا ع ٢٣

کار ساز (کام بنانے والا) ہے ہرگز مسیح اللّٰہ کا بندہ بننے سے کچھ نفرت نہیں کرتا ف۴۳۱ اور نہ

الۡمَلٰٓئِكَةُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ؕ وَمَنۡ يَّسۡتَنۡكِفۡ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَيَسۡتَكۡبِرۡ

مُقرّب فرشتے اور جو اللّٰہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے

فَسَيَحۡشُرُهُمۡ اِلَيۡهِ جَمِيۡعًا ۝١٧٢ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا ف۴۳۲ تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

فَيُوَفِّيۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ وَيَزِيۡدُهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡتَنۡكَفُوۡا

اُن کی مزدوری انہیں بھر پور دے کر اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے ف۴۳۳ نفرت

وَاسۡتَكۡبَرُوۡا فَيُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوۡنَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

اور تکبر کیا تھا انہیں دردناک سزا دے گا اور اللّٰہ کے سوا نہ اپنا کوئی

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ۝١٧٣ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمۡ بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَ

حمایتی پائیں گے نہ مددگار اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللّٰہ کی طرف سے واضح دلیل آئی ف۴۳۴ اور

اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ نُوۡرًا مُّبِيۡنًا ۝١٧٤ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَاعۡتَصَمُوۡا

ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا ف۴۳۵ تو وہ جو اللّٰہ پر ایمان لائے اور اس کی رسی مضبوط

علیہ الصلوٰۃ والسلام اللّٰہ کے رسولوں میں سے ہیں ف۴۲۸ جیسا کہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ وہ کفرِ محض (خالص کفر) ہے ف۴۲۹ کوئی اس کا شریک نہیں۔ ف۴۳۰ اور وہ سب کا مالک ہے اور جو مالک ہو وہ باپ نہیں ہوسکتا۔ ف۴۳۱ شانِ نزول: نصاریٔ نجران کا ایک وفد سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے حضور سے کہا کہ آپ حضرت عیسیٰ کو عیب لگاتے ہیں کہ وہ اللّٰہ کے بندے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کے لئے یہ عار کی بات نہیں۔ اس پر یہ آیتِ شریفہ نازل ہوئی۔ ف۴۳۲ یعنی آخرت میں اس تکبر کی سزا دے گا۔ ف۴۳۳ عبادتِ الٰہی بجالانے سے ف۴۳۴ دلیلِ واضح سے سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی ذاتِ گرامی مراد ہے جن کے صِدق پر ان کے معجزے شاہد ہیں اور منکرین کی عقلوں کو حیران کر دیتے ہیں۔ ف۴۳۵ یعنی قرآن پاک۔

بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا

تھامی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کرے گا ف۴۳۶ اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ

مُّسْتَقِيْمًا ﴿١٧٥﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا

دکھائے گا اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ ف۴۳۷ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد

هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ

کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے ف۴۳۸ اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں سے اس کی بہن کا آدھا ہے ف۴۳۹ اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا

اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ

اگر بہن کی اولاد نہ ہو ف۴۴۰ پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی

وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر

ع ۲۴/۵
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾

اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے

اٰيَاتُهَا ١٢٠ ۞ ٥ سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ ١١٢ ۞ رُكُوْعَاتُهَا ١٦

سورۂ مائدہ مدنیہ ہے، اس میں ایک سو بیس آیات اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

ف۴۳۶ اور جنت و درجاتِ عالیہ عطا فرمائے گا۔ ف۴۳۷ "کلالہ" اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے نہ اولاد۔ ف۴۳۸ **شانِ نزول:** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیمار تھے تو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عیادت کے لئے تشریف لائے، حضرت جابر بے ہوش تھے حضرت نے وضو فرما کر آبِ وضو اُن پر ڈالا انہیں افاقہ ہوا آنکھ کھول کر دیکھا تو حضور تشریف فرما ہیں، عرض کیا: **یارسول اللہ!** میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (بخاری و مسلم)، ابوداود کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے جابر! میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری سے نہیں ہے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ **مسئلہ:** بزرگوں کا آبِ وضو تبرّک ہے اور اس کو حصولِ شفا کے لئے استعمال کرنا سنت ہے۔ **مسئلہ:** مریضوں کی عیادت سنت ہے۔ **مسئلہ:** سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے علومِ غیب عطا فرمائے ہیں، اس لئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو معلوم تھا کہ حضرت جابر کی موت اس مرض میں نہیں ہے۔ ف۴۳۹ اگر وہ بہن سگی یا باپ شریک ہو۔ ف۴۴۰ یعنی اگر بہن بے اولاد مری اور بھائی رہا تو وہ بھائی اس کے کل مال کا وارث ہوگا۔ ف۱ سورۂ مائدہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی سوائے آیت "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ" کے، یہ آیت روزِ عرفہ، حجۃُ الوداع میں نازل ہوئی اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خطبہ میں اس کو پڑھا اس میں ایک سو بیس آیتیں اور بارہ ہزار چار سو چونسٹھ حرف ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَوْفُوا۟ بِٱلْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ ٱلْأَنْعَٰمِ

اے ایمان والو اپنے قول (عہد) پورے کرو ف۲ تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی

إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى ٱلصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ

مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو ف۳ لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو ف۴ بے شک اللہ حکم فرماتا ہے

مَا يُرِيدُ ﴿١﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحِلُّوا۟ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ وَلَا ٱلشَّهْرَ

جو چاہے اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرا لو اللہ کے نشان ف۵ اور نہ ادب

ٱلْحَرَامَ وَلَا ٱلْهَدْىَ وَلَا ٱلْقَلَٰٓئِدَ وَلَآ ءَآمِّينَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ يَبْتَغُونَ

والے مہینے ف۶ اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ ف۷ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں ف۸ اور نہ ان کا مال آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں ف۹

فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَٰنًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَٱصْطَادُوا۟ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ

اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو ف۱۰ اور تمہیں کسی

شَنَـَٔانُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ أَن تَعْتَدُوا۟ ۘ وقف لازم

قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا زیادتی کرنے پر نہ اُبھارے ف۱۱

ف۲ عُقود کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں: ابن جریر نے کہا کہ اہل کتاب کو خطاب فرمایا گیا ہے، معنی یہ ہیں کہ اے مؤمنینِ اہلِ کتاب میں نے کتبِ مُتقدِّمہ (سابقہ آسمانی کتابوں) میں سید عالم محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لانے اور آپ کی اطاعت کرنے کے متعلق جو تم سے عہد لئے ہیں وہ پورے کرو۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ خطاب مؤمنین کو ہے انہیں عُقود کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان عُقود سے مراد ایمان اور وہ عہد ہیں جو حرام و حلال کے متعلق قرآن پاک میں لئے گئے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس میں مؤمنین کے باہمی معاہدے مراد ہیں۔ ف۳ یعنی جن کی حُرمت شریعت میں وارِد ہوئی ان کے سوا تمام چوپائے تمہارے لئے حلال کئے گئے۔ ف۴ مسئلہ: کہ خشکی کا شکار حالتِ احرام میں حرام ہے اور دریائی شکار جائز ہے جیسا کہ اس سورت کے آخر میں آئے گا۔ ف۵ اس کے دین کے معالم (ارکانِ حج یا احکامِ اسلام)۔ معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو۔ ف۶ ماہ ہائے حج جن میں "قتال" زمانۂ جاہلیت میں بھی ممنوع تھا اور اسلام میں بھی یہ حکم باقی رہا۔ ف۷ وہ قربانیاں۔ ف۸ عرب کے لوگ قربانیوں کے گلے میں حرم شریف کے اشجار کی چھالوں وغیرہ سے گلوبند بُن کر ڈالتے تھے تاکہ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں ہیں اور ان سے تعَرُّض (چھیڑ چھاڑ) نہ کریں ف۹ حج و عمرہ کرنے کے لیے۔ شانِ نزول: شُریح بن ہند ایک مشہور شقی (بدبخت) تھا وہ مدینہ طیبہ میں آیا اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ خلقِ خدا کو کیا دعوت دیتے ہیں؟ فرمایا: اپنے رب کے ساتھ ایمان لانے اور اپنی رسالت کی تصدیق کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی، کہنے لگا بہت اچھی دعوت ہے میں اپنے سرداروں سے رائے لے لوں تو میں بھی اسلام لاؤں گا اور انہیں بھی لاؤں گا یہ کہہ کر چلا گیا حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے اصحاب کو خبر دے دی تھی کہ قبیلۂ ربیعہ کا ایک شخص آنے والا ہے جو شیطانی زبان بولے گا۔ اس کے چلے جانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ کافر کا چہرہ لے کر آیا اور غادِر و بدعہد کی طرح پیٹھ پھیر کر گیا، یہ اسلام لانے والا نہیں۔ چنانچہ اُس نے غدَر (دھوکہ) کیا اور مدینہ شریف سے نکلتے ہوئے وہاں کے مویشی اور اموال لے گیا۔ اگلے سال یمامہ کے حاجیوں کے ساتھ تجارت کا کثیر سامان اور حج کی قلادہ پوش (ہار وگلوبند پہنائی ہوئی) قربانیاں لے کر بارادۂ حج نکلا، سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے راہ میں صحابہ نے شُریح کو دیکھا اور چاہا کہ مویشی اس سے واپس لے لیں رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے منع فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ جس کی ایسی شان ہو اس سے تعَرُّض نہ چاہیے۔ ف۱۰ یہ بیانِ اِباحت ہے کہ احرام کے بعد شکار مباح ہو جاتا ہے۔ ف۱۱ یعنی اہلِ مکہ نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اور آپ کے اصحاب

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪

اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو ف۱۲

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ

اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے تم پر حرام ہے ف۱۳ مردار

وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَ

اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور

الْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا

بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں

ذَكَّيْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ

تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان (باطل معبودوں کے مخصوص نشانات) پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ

فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ

کا کام ہے آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی ف۱۴ تو ان سے نہ ڈرو

کو روزِ حدیبیہ عمرہ سے روکا، ان کے اس مُعاندانہ (دشمنانہ) فعل کا تم انتقام نہ لو۔ ف۱۲ بعض مفسرین نے فرمایا جس کا حکم دیا گیا اس کا بجالانا ''بِرّ'' (نیکی) اور جس سے منع فرمایا گیا اس کو ترک کرنا ''تقویٰ'' اور جس کا حکم دیا گیا اس کو نہ کرنا ''اِثْم'' (گناہ) اور جس سے منع کیا گیا اس کو کرنا ''عدوان'' (زیادتی) کہلاتا ہے۔ ف۱۳ آیت ''اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ'' میں جو اِستثناء ذکر فرمایا گیا تھا یہاں اس کا بیان ہے اور گیارہ چیزوں کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے ایک مردار یعنی جس جانور کے لئے شریعت میں ذبح کا حکم ہو اور وہ بے ذبح مرجائے۔ دوسرے بہنے والا خون۔ تیسرے سؤر کا گوشت اور اس کے تمام اجزاء۔ چوتھے وہ جانور جس کے ذبح کے وقت غیرِ خدا کا نام لیا گیا ہو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے، اور جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیرِ خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے کہ عبداللہ کی گائے، عقیقے کا بکرا، ولیمہ کا جانور، یا وہ جانور جن سے اولیاء کی ارواح کو ثواب پہنچانا منظور ہو ان کو غیرِ وقتِ ذبح میں اولیاء کے ناموں کے ساتھ نامزد کیا جائے مگر ذبح ان کا فقط اللہ کے نام پر ہو، اس وقت کسی دوسرے کا نام نہ لیا جائے وہ حلال وطیب ہیں۔ اس آیت میں صرف اسی کو حرام فرمایا گیا ہے جس کو ذبح کرتے وقت غیرِ خدا کا نام لیا گیا ہو، وہابی جو ذبح کی قید نہیں لگاتے وہ آیت کے معنی میں غلطی کرتے ہیں اور ان کا قول تمام تفاسیرِ مُعتبَرہ کے خلاف ہے اور خود آیت ان کے معنی کو بننے نہیں دیتی کیونکہ ''مَآ اُهِلَّ بِهٖ'' کو اگر وقتِ ذبح کے ساتھ مُقیّد نہ کریں تو ''اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ'' کا استثناء اس کو لاحق ہوگا اور وہ جانور جو غیرِ وقتِ ذبح میں غیرِ خدا کے نام سے مَوسوم رہا ہو وہ ''اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ'' سے حلال ہوگا۔ غرض وہابی کو آیت سے سند لانے کی کوئی سبیل نہیں۔ پانچواں گلا گھونٹ کر مارا ہوا جانور۔ چھٹے وہ جانور جو لاٹھی، پتھر، ڈھیلے، گولی، چھرّے یعنی بغیر دھار دار چیز سے مارا گیا ہو۔ ساتویں جو گر کر مرا ہو خواہ پہاڑ سے یا کنوئیں وغیرہ میں۔ آٹھویں وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو اور وہ اس کے صدمے سے مرگیا ہو۔ نویں وہ جسے کسی درندے نے تھوڑا سا کھایا ہو اور وہ اس کے زخم کی تکلیف سے مرگیا ہو۔ لیکن اگر یہ جانور مر نہ گئے ہوں اور بعد ایسے واقعات کے زندہ بچ رہے ہوں پھر تم انہیں باقاعدہ ذبح کرلو تو وہ حلال ہیں۔ دسویں وہ جو کسی تھان پر عِبادۃً ذبح کیا گیا ہو جیسے کہ اہلِ جاہلیت نے کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ پتھر نصب کئے تھے جن کی وہ عبادت کرتے اور ان کے لئے ذبح کرتے تھے اور اس ذبح سے ان کی تعظیم و تقرب کی نیت کرتے تھے۔ گیارہویں حصہ اور حکم معلوم کرنے کے لئے پانسہ (قرعہ) ڈالنا زمانۂ جاہلیت کے لوگوں کو جب سفر یا جنگ یا تجارت یا نکاح وغیرہ کام درپیش ہوتے تو وہ تین تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو نکلتا اس کے مطابق عمل کرتے اور اس کو حکمِ الٰہی جانتے، ان سب کی ممانعت فرمائی گئی۔ ف۱۴ یہ آیت حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جو جمعہ کو تھا بعدِ عصر نازل ہوئی۔ معنی یہ ہیں کہ کفار تمہارے دین پر غالب آنے سے مایوس ہوگئے۔

وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ۱۵ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ۱۶

وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ

اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ۱۷ تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار (مجبور) ہو یوں کہ

مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ

گناہ کی طرف نہ جھکے ۱۸ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا

لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ

حلال ہوا تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں ۱۹ اور جو شکاری جانور تم نے سدھا (سکھا) لئے ۲۰ اُنہیں شکار پر دوڑاتے

تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ

جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے اُنہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لئے رہنے دیں ۲۱ اور

---

۱۵ اور اُمورِ تکلیفیّہ (بندوں پر لازم چیزوں) میں حرام و حلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قانون سب مکمل کر دیئے اسی لئے اس آیت کے نزول کے بعد بیانِ حلال و حرام کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی اگرچہ "وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ" نازل ہوئی مگر وہ آیت موعظت و نصیحت ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ دین کامل کرنے کے معنی اسلام کو غالب کرنا ہے۔ جس کا یہ اثر ہے کہ حجۃ الوداع میں جب یہ آیت نازل ہوئی کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ حج میں شریک نہ ہو سکا۔ ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں نے تمہیں دشمن سے امن دی، ایک قول یہ ہے کہ دین کا اِکمال یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا۔ **شانِ نزول:** بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روزِ نزول کو عید مناتے، فرمایا: کون سی آیت؟ اس نے یہی آیت "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ" پڑھی، آپ نے فرمایا: میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس کے مقامِ نزول کو بھی پہچانتا ہوں، وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا۔ آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لئے وہ دن عید ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا، آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہوا اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ عیدِ میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ "اَعْظَمِ نِعَمِ اِلٰهِيَه" (اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت) کی یادگار و شکر گزاری ہے۔ ۱۶ مکہ مکرمہ فتح فرما کر۔ ۱۷ کہ اس کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں۔ ۱۸ معنی یہ ہیں کہ اوپر حرام چیزوں کا بیان کر دیا گیا ہے لیکن جب کھانے پینے کو کوئی حلال چیز میسر ہی نہ آئے اور بھوک پیاس کی شدت سے جان پر بن جائے اس وقت جان بچانے کے لئے قدرِ ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے اس طرح کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے۔ اور ضرورت اسی قدر کھانے سے رفع ہو جاتی ہے جس سے خطرۂ جان جاتا رہے۔ ۱۹ جن کی حرمت قرآن و حدیث، اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں ہے، ایک قول یہ بھی ہے کہ طیّبات وہ چیزیں ہیں جن کو عرب اور سلیم الطّبع (نیک طبیعت) لوگ پسند کرتے ہیں اور خبیث وہ چیزیں ہیں جن سے سلیم طبیعتیں نفرت کرتی ہیں۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی حُرمت (حرام ہونے) پر دلیل نہ ہونا بھی اس کی حِلّت (حلال ہونے) کے لئے کافی ہے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت عدی ابن حاتم اور زید بن مُہَلْہِل کے حق میں نازل ہوئی جن کا نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدُ الخیر رکھا تھا ان دونوں صاحبوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم لوگ کتے اور باز کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں تو کیا ہمارے لئے حلال ہے؟ تو اس پر آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ۲۰ خواہ وہ درندوں میں سے ہوں مثل کتے اور چیتے کے یا شکاری پرندوں میں سے مثل شکرے، باز، شاہین وغیرہ کے۔ جب انہیں اس طرح سدھا لیا جائے کہ جو شکار کریں اس میں سے نہ کھائیں اور جب شکاری ان کو چھوڑے تب شکار پر جائیں جب بلائے واپس آجائیں ایسے شکاری جانوروں کو "مُعَلَّم" (سکھایا ہوا) کہتے ہیں۔ ۲۱ اور خود اس

اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ④

اس پر اللہ کا نام لو ف۲۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا ف۲۳ تمہارے لئے حلال ہے

وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ

اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا (پاک دامن) عورتیں مسلمان ف۲۴ اور پارسا عورتیں ان میں سے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ

جن کو تم سے پہلے کتاب ملی جب تم انہیں ان کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے ف۲۵

غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ

نہ مستی نکالتے اور نہ آشنا بناتے ف۲۶ اور جو مسلمان سے کافر ہو

حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ⑤ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ع ۱ ۵

اس کا کیا دھرا سب اکارت (ضائع) گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار (نقصان اٹھانے والا) ہے ف۲۷ اے ایمان والو

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ

جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو ف۲۸ تو اپنے منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ ف۲۹

میں سے نہ کھائیں۔ ف۲۲ آیت سے جو مُستفاد (فائدہ حاصل) ہوتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے کتا یا شکرہ وغیرہ کوئی شکاری جانور شکار پر چھوڑا تو اس کا شکار چند شرطوں سے حلال ہے: (۱) شکاری جانور مسلمان کا ہو اور سکھایا ہوا۔ (۲) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو۔ (۳) شکاری جانور "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" کہہ کر چھوڑا گیا ہو (۴) اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہنچا ہو تو اس کو "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" کہہ کر ذبح کرے۔ اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو حلال نہ ہوگا مثلاً اگر شکاری جانور مُعلَّم (سکھایا ہوا) نہ ہو یا اس نے زخم نہ کیا ہو یا شکار پر چھوڑتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" نہ پڑھا ہو یا شکار زندہ پہنچا ہو اور اس کو ذبح نہ کیا ہو یا مُعلَّم کے ساتھ غیرِ مُعلَّم شکار میں شریک ہو گیا ہو یا ایسا شکاری جانور شریک ہو گیا ہو جس کو چھوڑتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" نہ پڑھا گیا ہو یا وہ شکاری جانور مجوسی (آتش پرست) کافر کا ہو ان سب صورتوں میں وہ شکار حرام ہے۔ مسئلہ: تیر سے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اگر "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" کہہ کر تیر مارا اور اس سے شکار مجروح (زخمی) ہو کر مر گیا تو حلال ہے اور اگر نہ مرا تو دوبارہ اس کو "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" پڑھ کر ذبح کرے، اگر اس پر بسم اللہ نہ پڑھی یا تیر کا زخم اس کو نہ لگا یا زندہ پانے کے بعد اس کو ذبح نہ کیا ان سب صورتوں میں حرام ہے۔ ف۲۳ یعنی ان کے ذبیحے۔ مسئلہ: مسلم و کتابی کا ذبیحہ حلال ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ۔ ف۲۴ نکاح کرنے میں عورت کی پارسائی (پاک دامنی) کا لحاظ مُستحب ہے لیکن صحتِ نکاح کے لئے شرط نہیں۔ ف۲۵ نکاح کر کے ف۲۶ ناجائز طریقہ سے مستی نکالنے سے بے دھڑک زنا کرنا اور آشنا بنانے سے پوشیدہ زنا مراد ہے۔ ف۲۷ کیونکہ اِرتداد (دین سے پھر جانے) سے تمام عمل اَکارت (برباد) ہو جاتے ہیں۔ ف۲۸ اور تم بے وضو ہو تو تم پر وضو فرض ہے اور فرائض وضو کے یہ چار ہیں جو آگے بیان کئے جاتے ہیں۔ فائدہ: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اور آپ کے اصحاب ہر نماز کے لئے تازہ وضو کے عادی تھے اگرچہ ایک وضو سے بھی بہت سی نمازیں فرائض و نوافل درست ہیں مگر ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو کرنا زیادہ برکت و ثواب کا موجب ہے، بعض مفسرین کا قول ہے کہ ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو فرض تھا بعد میں منسوخ کیا گیا اور جب تک حدث (وضو کا ٹوٹنا) واقع نہ ہو ایک ہی وضو سے فرائض و نوافل سب کا ادا کرنا جائز ہوا۔ ف۲۹ کہنیاں بھی دھونے کے حکم میں داخل ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے جمہور اسی پر ہیں۔

وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا

اور سروں کا مسح کرو ف۳۰ اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ ف۳۱ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو

فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ

تو خوب ستھرے ہو لو ف۳۲ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی قضائے حاجت

الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ

تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ

مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم

تَشْكُرُوْنَ ۝٦ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ

احسان مانو اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر ف۳۳ اور وہ عہد جو اُس نے تم سے

بِهٖۤ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

لیا ف۳۴ جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا ف۳۵ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ دلوں کی

الصُّدُوْرِ ۝٧ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ

بات جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ ؗ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ

گواہی دیتے ف۳۶ اور تم کو کسی قوم کی عداوت (دشمنی) اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو انصاف کرو وہ

ف۳۰ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے یہ مقدار حدیثِ مغیرہ سے ثابت ہے اور یہ حدیث آیت کا بیان ہے۔ ف۳۱ یہ وضو کا چوتھا فرض ہے۔ حدیث صحیح میں ہے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور عطا سے مروی ہے وہ بہ قسم فرماتے ہیں کہ میرے علم میں اصحابِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہ کیا۔ ف۳۲ مسئلہ: جنابت سے طہارتِ کاملہ لازم ہوتی ہے۔ جنابت کبھی بیداری میں دَفق و شہوت کے ساتھ اِنزال سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد اثر پایا جائے حتیٰ کہ اگر خواب یاد آیا مگر تری نہ پائی تو غسل واجب نہ ہوگا، اور کبھی سَبِیْلَین میں سے کسی میں اِدخالِ حَشَفَہ سے۔ فاعل و مفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ مسئلہ: حیض و نفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے۔ حیض کا مسئلہ سورۂ بقرہ میں گزر گیا اور نفاس کا موجبِ غسل ہونا اجماع سے ثابت ہے۔ تیمّم کا بیان سورۂ نساء میں گزر چکا۔ ف۳۳ کہ تمہیں مسلمان کیا۔ ف۳۴ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بیعت کرتے وقت شبِ عُقبہ اور بیعتِ رضوان میں ف۳۵ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہر حکم ہر حال میں۔ ف۳۶ اس طرح

اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ وَعَدَ
پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بےشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ایمان
اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۹﴾
والے نیکوکاروں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے
وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۰﴾ یٰۤاَیُّهَا
اور وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہیں ف۳۷ اے
الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْۤا
ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب ایک قوم نے چاہا کہ تم پر
اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ
دست درازی کریں تو اُس نے ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے ف۳۸ اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو
فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۚ ٢ ع ٦
اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ف۳۹
وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَىٕنْ اَقَمْتُمُ
اور ہم نے اُن میں بارہ سردار قائم کیے ف۴۰ اور اللہ نے فرمایا بےشک میں ف۴۱ تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم
الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ
نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو اور اللہ کو
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ
قرضِ حسن دو ف۴۲ تو بے شک میں تمہارے گناہ اتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا

کہ قرابت وعداوت کا کوئی اثر تمہیں عدل سے نہ ہٹا سکے۔ ف۳۷ یہ آیت نصِ قاطع ہے اس پر کہ خُلو دِ نار (ہمیشہ جہنم میں رہنا) سوائے کفار کے اور کسی کے لئے نہیں۔ (خازن) ف۳۸ **شانِ نزول:** ایک مرتبہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک منزل میں قیام فرمایا، اصحاب جدا جدا درختوں کے سایہ میں آرام کرنے لگے، سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی تلوار ایک درخت میں لٹکا دی، ایک اَعرابی موقع پا کر آیا اور چھپ کر اس نے تلوار لی اور تلوار کھینچ کر حضور سے کہنے لگا: اے محمد! تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ حضور نے فرمایا: ''اللہ''۔ یہ فرمانا تھا حضرت جبریل نے اس کے ہاتھ سے تلوار گرا دی اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تلوار لے کر فرمایا کہ تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ کہنے لگا کہ کوئی نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم اس کے رسول ہیں۔ (تفسیر ابوالسعود) ف۳۹ کہ اللہ کی عبادت کریں گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، توریت کے احکام کا اتباع کریں گے۔ ف۴۰ ہر سِبط (گروہ) پر ایک سردار جو اپنی قوم کا ذمہ دار ہو کہ وہ عہد وفا کریں گے اور حکم پر چلیں گے۔ ف۴۱ مدد و نصرت سے ف۴۲ یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو۔

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

جن کے نیچے نہریں رواں پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ ضرور سیدھی

سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ

راہ سے بہکا و۴۳ تو اُن کی کیسی بدعہدیوں و۴۴ پر ہم نے انہیں لعنت کی اور ان کے دل

قٰسِیَةً ۚ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

سخت کر دیئے اللہ کی باتوں کو و۴۵ ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی

بِهٖ ۚ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ

گئیں و۴۶ اور تم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع ہوتے رہو گے و۴۷ سوا تھوڑوں کے و۴۸ تو انہیں معاف

عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا

کر دو اور ان سے درگزر و۴۹ بے شک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم

نَصٰرٰۤى اَخَذْنَا مِیْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَیْنَا

نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے عہد لیا و۵۰ تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں و۵۱ تو ہم نے

بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ سَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ

اُن کے آپس میں قیامت کے دن تک بَیر (دشمنی) اور بغض ڈال دیا و۵۲ اور عنقریب اللہ انہیں بتا دے گا

و۴۳ واقعہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ انہیں اور ان کی قوم کو "ارضِ مقدسہ" (بیت المقدس) کا وارث بنائے گا جس میں کنعانی جبار رہتے تھے تو فرعون کے ہلاک کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکمِ الٰہی ہوا کہ بنی اسرائیل کو "ارضِ مقدسہ" کی طرف لے جائیں میں نے اس کو تمہارے لئے دار و قرار بنایا ہے تو وہاں جاؤ اور جو دشمن وہاں ہیں ان پر جہاد کرو میں تمہاری مدد فرماؤں گا اور اے موسیٰ! تم اپنی قوم کے ہر ہر سبط (گروہ) میں سے ایک ایک سردار بناؤ اس طرح بارہ سردار مقرر کرو ہر ایک ان میں سے اپنی قوم کے حکم ماننے اور عہد وفا کرنے کا ذمہ دار ہو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سردار منتخب کر کے بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہوئے جب اریحاء (بستی) کے قریب پہنچے تو ان نقیبوں کو تَجَسُّسِ اَحوال (حالات کا جائزہ لینے) کے لئے بھیجا وہاں انہوں نے دیکھا کہ لوگ بہت عظیم الجثہ (بڑے بڑے جسموں والے) اور نہایت قوی و توانا صاحبِ ہیبت و شوکت ہیں یہ ان سے ہیبت زدہ ہو کر واپس ہوئے اور آ کر انہوں نے اپنی قوم سے سب حال بیان کیا باوجودیکہ ان کو اس سے منع کیا گیا تھا لیکن سب نے عہد شکنی کی سوائے کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون کے کہ یہ عہد پر قائم رہے۔ و۴۴ کہ انہوں نے عہدِ الٰہی کو توڑا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کی اور انبیاء کو قتل کیا، کتاب کے احکام کی مخالفت کی۔ و۴۵ جن میں سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت و صفت ہے اور جو توریت میں بیان کی گئی ہیں۔ و۴۶ توریت میں کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اتباع کریں اور ان پر ایمان لائیں۔ و۴۷ کیونکہ دغا و خیانت و نقضِ عہد اور رسولوں کے ساتھ بدعہدی ان کی اور ان کے آباء کی قدیم عادت ہے۔ و۴۸ جو ایمان لائے۔ و۴۹ اور جو کچھ ان سے پہلے سرزد ہوا اس پر گرفت نہ کرو۔ **شانِ نزول:** بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت اس قوم کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عہد کیا پھر توڑا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اس پر مطلع فرمایا اور یہ آیت نازل کی اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ ان کی اس عہد شکنی سے درگزر کیجئے جب تک کہ وہ جنگ سے باز رہیں اور جزیہ ادا کرنے سے منع نہ کریں۔ و۵۰ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا۔ و۵۱ انجیل میں اور انہوں نے عہد شکنی کی۔ و۵۲ قتادہ نے کہا کہ جب نصاریٰ نے کتابِ الٰہی (انجیل) پر عمل کرنا ترک کیا اور رسولوں کی نافرمانی کی، فرائض ادا نہ کئے،

بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ

جو کچھ کرتے تھے ف۵۳ اے کتاب والو ف۵۴ بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ف۵۵ تشریف لائے کہ تم پر ظاہر

لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ؕ قَدْ

فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں ف۵۶ اور بہت سی معاف فرماتے ہیں ف۵۷ بے شک

جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ لا يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ

تمہارے پاس اللّٰہ کی طرف سے ایک نور آیا ف۵۸ اور روشن کتاب ف۵۹ اللّٰہ اس سے ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللّٰہ کی

رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ

مرضی پر چلا سلامتی کے راستے اور انہیں اندھیریوں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے

وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ

اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے بے شک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللّٰہ

هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ

مسیح بن مریم ہی ہے ف۶۰ تم فرمادو پھر اللّٰہ کا کوئی کیا کر سکتا ہے اگر وہ چاہے کہ

يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ

ہلاک کر دے مسیح بن مریم اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو ف۶۱ اور اللّٰہ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللّٰہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ

سب کچھ کر سکتا ہے اور یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللّٰہ کے بیٹے

حُدود کی پرواہ نہ کی تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے درمیان عداوت ڈال دی۔ ف۵۳ یعنی روزِ قیامت وہ اپنے کردار کا بدلہ پائیں گے۔ ف۵۴ یہودیو نصرانیو! ف۵۵ سید عالم محمد مصطفےٰ صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم ف۵۶ جیسے کہ آیتِ رجم اور سید عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کے اوصاف اور حضور کا اس کو بیان فرمانا معجزہ ہے۔ ف۵۷ اور ان کا ذکر بھی نہیں کرتے نہ ان پر مؤاخذہ فرماتے ہیں کیونکہ آپ اسی چیز کا ذکر فرماتے ہیں جس میں مصلحت ہو۔ ف۵۸ سید عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ سے تاریکیٔ کفر دور ہوئی اور راہِ حق واضح ہوئی۔ ف۵۹ یعنی قرآن شریف۔ ف۶۰ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ نجران کے نصاریٰ سے یہ مقولہ سرزد ہوا اور نصرانیوں کے فرقہ یعقوبیہ وملکانیہ کا یہ مذہب ہے وہ حضرت مسیح کو ''اللّٰہ'' بتاتے ہیں کیونکہ وہ حلول کے قائل ہیں اور ان کا اعتقادِ باطل یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے بدن عیسیٰ میں حلول کیا (سما گیا)۔ معاذ اللّٰہ۔ ''وَ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا'' (اللّٰہ ان کی باتوں سے بہت ہی برتر وبلند ہے)۔ اللّٰہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکمِ کفر دیا اور اس کے بعد ان کے مذہب کا فساد بیان فرمایا۔ ف۶۱ اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی کچھ نہیں کر سکتا تو پھر حضرت مسیح کو اللّٰہ بتانا کتنا صریح باطل ہے۔

وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ

اور اس کے پیارے ہیں ف۶۲ تم فرمادو پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے ف۶۳ بلکہ تم آدمی ہو اس کی

خَلَقَ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ

مخلوقات سے جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ٘ وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی اور اسی کی طرف پھرنا ہے اے کتاب والو

قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا

بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ف۶۴ تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام ظاہر فرماتے ہیں بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا ف۶۵ کہ تم کہو

جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّ لَا نَذِیْرٍ ٘ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّ نَذِیْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى

ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے والا نہ آیا تو یہ خوشی اور ڈر سنانے والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور اللہ کو

ع ٣ ٨ كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۹﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ

سب قدرت ہے اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے

اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ

اوپر یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کئے ف۶۶ اور تمہیں بادشاہ کیا ف۶۷ اور تمہیں وہ دیا جو

یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۰﴾ یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ

آج سارے جہان میں کسی کو نہ دیا ف۶۸ اے قوم اس پاک زمین میں داخل ہو

ف۶۲ **شانِ نزول:** سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے پاس اہلِ کتاب آئے اور انہوں نے دین کے معاملہ میں آپ سے گفتگو شروع کی آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور اللّٰہ کی نافرمانی کرنے سے اس کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ کہنے لگے کہ اے محمد! آپ ہمیں کیا ڈراتے ہیں، ہم تو اللّٰہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس دعوے کا بطلان ظاہر فرمایا گیا۔ ف۶۳ یعنی اس بات کا تو تمہیں بھی اقرار ہے کہ گنتی کے دن تم جہنم میں رہو گے تو سوچو کوئی باپ اپنے بیٹے کو یا کوئی شخص اپنے پیارے کو آگ میں جلاتا ہے! جب ایسا نہیں تو تمہارے دعوے کا کذب و بطلان تمہارے اقرار سے ثابت ہے۔ ف۶۴ محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ف۶۵ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے زمانہ تک پانچ سو انہتّر برس کی مدت نبی سے خالی رہی اس کے بعد حضور کے تشریف لانے کی مِنَّت (احسان) کا اظہار فرمایا جاتا ہے کہ نہایت حاجت کے وقت تم پر اللّٰہ تعالیٰ کی عظیم نعمت بھیجی گئی اور اس میں الزامِ حجت (دلیل قائم کرنا) وقطعِ عذر (عذر ختم کرنا) بھی ہے کہ اب یہ کہنے کا موقع نہ رہا کہ ہمارے پاس تنبیہ کرنے والے تشریف نہ لائے۔ ف۶۶ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو اس کے ذکر کرنے کا حکم دیا کہ وہ برکات و ثمرات کا سبب ہے اس سے محافلِ میلادِ مبارک کے موجبِ برکات و ثمرات اور محمود و مستحسن ہونے کی سند ملتی ہے۔ ف۶۷ یعنی آزاد و صاحبِ حشم و خدم (نوکر چاکر والا) اور فرعونیوں کے ہاتھوں میں مقید ہونے کے بعد ان کی غلامی سے نجات حاصل کر کے عیش و آرام کی زندگی پانا بڑی نعمت ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم

الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۲۱﴾
جو اللہ نے تمہارے لئے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو ف۶۹ کہ نقصان پر پلٹو گے

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖۗ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى
بولے اے موسیٰ اس میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک

یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ
وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم وہاں جائیں گے دو مرد

مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا
کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے ف۷۰ اللہ نے انہیں نوازا ف۷۱ بولے کہ زبردستی دروازے میں ف۷۲ ان پر داخل ہو اگر

دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۳﴾
تم دروازے میں داخل ہوگئے تو تمہارا ہی غلبہ ہے ف۷۳ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ
بولے ف۷۴ اے موسیٰ ہم تو وہاں ف۷۵ کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ جائیے اور

رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا
آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میرے مجھے اختیار نہیں مگر

نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا
اپنا اور اپنے بھائی کا تو تُو ہم کو ان بے حکموں سے جدا رکھ ف۷۶ فرمایا تو وہ

صلَّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جو کوئی خادم اور عورت اور سواری رکھتا وہ مَلِک (بادشاہ) کہلایا جاتا۔ ف۶۸ جیسے کہ دریا میں راہ بنانا، دشمن کو غرق کرنا، مَنّ اور سلویٰ اتارنا، پتھر سے چشمے جاری کرنا، ابر کو سائبان بنانا وغیرہ۔ ف۶۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو اللہ کی نعمتیں یاد دلانے کے بعد ان کو اپنے دشمنوں پر جہاد کے لئے نکلنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اے قوم ارضِ مقدسہ میں داخل ہو جاؤ۔ اس زمین کو مقدس اس لئے کہا گیا کہ وہ انبیاء کی مسکن تھی۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسروں کے لئے وہ باعث برکت ہوتا ہے۔ کلبی سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کوہ لبنان پر چڑھے تو آپ سے کہا گیا دیکھئے جہاں تک آپ کی نظر پہنچے وہ جگہ مقدس ہے اور آپ کی ذُرّیت کی میراث ہے یہ سرزمین طور اور اس کے گرد و پیش کی تھی اور ایک قول یہ ہے کہ تمام ملکِ شام ف۷۰ کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون جوان نُقَباء (سرداروں) میں سے تھے جنہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جَبابِرَہ کا حال دریافت کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ف۷۱ ہدایت اور وفاءِ عہد کے ساتھ انہوں نے جَبابِرَہ کا حال صرف حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اور اس کا اِفشاء (کسی اور کے سامنے اظہار) نہ کیا بخلاف دوسرے نُقَباء کے کہ انہوں نے افشاء کیا تھا۔ ف۷۲ شہر کے۔ ف۷۳ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مدد کا وعدہ کیا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہونا تم جبارین کے بڑے بڑے جسموں سے اندیشہ نہ کرو ہم نے انہیں دیکھا ہے ان کے جسم بڑے ہیں اور دل کمزور ہیں ان دونوں نے جب یہ کہا تو بنی اسرائیل بہت برہم ہوئے اور انہوں نے چاہا کہ ان پر سنگباری کریں۔ ف۷۴ بنی اسرائیل ف۷۵ جبارین کے شہر میں ف۷۶ اور ہمیں ان کی

مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ
زمین ان پر حرام ہے ف۷۷ چالیس برس تک بھٹکتے پھریں زمین میں ف۷۸ تو تم ان

عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ وقف لازم ع ٨
بے حکموں کا افسوس نہ کھاؤ اور انہیں پڑھ کر سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر ف۷۹ جب

قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ
دونوں نے ایک ایک نیاز (قربانی) پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی بولا

لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ النصف
قسم ہے میں تجھے قتل کر دوں گا ف۸۰ کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے ف۸۱ بے شک اگر تو اپنا ہاتھ

صحبت اور قُرب سے بچا۔ یا یہ معنی کہ ہمارے ان کے درمیان فیصلہ فرما۔ ف۷۷ اس میں نہ داخل ہوسکیں گے ف۷۸ وہ زمین جس میں یہ لوگ بھٹکتے پھرے نوفرسنگ تھی اور قوم چھ لاکھ جنگی جو اپنے سامان لئے تمام دن چلتے تھے جب شام ہوتی تو اپنے کو وہیں پاتے جہاں سے چلے تھے یہ ان پر عُقوبت (سزا) تھی سوائے حضرت موسیٰ و ہارون و یوشع و کالب کے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے آسانی فرمائی اور ان کی اِعانت کی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آگ کو سرد اور سلامتی بنایا اور اتنی بڑی جماعت عظیمہ کا اتنے چھوٹے حصہ زمین میں چالیس برس آوارہ و حیران پھرنا اور کسی کا وہاں سے نکل نہ سکنا خوارقِ عادات (خلافِ عادات) میں سے ہے۔ جب بنی اسرائیل نے اس جنگل میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کھانے پینے وغیرہ ضروریات اور تکالیف کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے ان کو آسمانی غذا ''مَن وسلویٰ'' عطا فرمایا اور لباس خود ان کے بدن پر پیدا کیا جو جسم کے ساتھ بڑھتا تھا اور ایک سفید پتھر کوہ طور کا عنایت کیا کہ جب رختِ سفر (سفر کا سامان) اتارتے اور کسی وقت ٹھہرتے تو حضرت اس پتھر پر عصا مارتے اس سے بنی اسرائیل کے بارہ اَسباط (گروہوں) کے لئے بارہ چشمے جاری ہوجاتے اور سایہ کرنے کے لئے ایک اَبر بھیجا اور ''تِیہ'' (میدان) میں جتنے لوگ داخل ہوئے تھے ان میں سے جو بیس سال سے زیادہ عمر کے تھے سب وہیں مر گئے سوائے یوشع بن نون اور کالب بن یُوقنا کے، اور جن لوگوں نے ارض مقدسہ میں داخل ہونے سے انکار کیا ان میں سے کوئی بھی داخل نہ ہوسکا۔ اور کہا گیا ہے کہ تِیہ میں ہی حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے چالیس برس بعد حضرت یوشع کو نبوت عطا کی گئی اور جبارین پر جہاد کا حکم دیا گیا۔ آپ باقی ماندہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر گئے اور جبارین پر جہاد کیا۔ ف۷۹ جن کا نام ہابیل اور قابیل تھا اس خبر کو سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی برائی معلوم ہو اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے حسد کرنے والوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقع ملے۔ علماءِ سِیَر واَخبار کا بیان ہے کہ حضرت حوا کے حمل میں ایک لڑکا، ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا اور جبکہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں مُنحصِر تھے تو مُناکحت (نکاح) کی اور کوئی سبیل ہی نہ تھی اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قابیل کا نکاح ''لیوذا'' سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور ہابیل کا ''اِقلیما'' سے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا قابیل اس پر راضی نہ ہوا اور چونکہ اِقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے اس کا طلبگار رہا۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہٰذا تیری بہن ہے اس کے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں۔ کہنے لگا: یہ تو آپ کی رائے ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: تو تم دونوں قربانیاں لاؤ! جس کی قربانی مقبول ہوجائے وہی اِقلیما کا حق دار ہے۔ اس زمانہ میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ اتر کر اس کو کھا لیا کرتی تھی۔ قابیل نے ایک انبار گندم اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی، آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو لے لیا اور قابیل کے گیہوں چھوڑ گئی۔ اس پر قابیل کے دل میں بہت بُغض وحسد پیدا ہوا۔ ف۸۰ جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو قابیل نے ہابیل سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کروں گا۔ ہابیل نے کہا: کیوں؟ کہنے لگا: اس لئے کہ تیری قربانی مقبول ہوئی میری نہ ہوئی اور تو اِقلیما کا مستحق ٹھہرا، اس میں میری ذلت ہے۔ ف۸۱ ہابیل کے اس مقولہ کا یہ مطلب ہے کہ قربانی کا قبول کرنا اللہ کا کام ہے وہ متقیوں کی قربانی قبول فرماتا ہے، تو متقی ہوتا تو تیری قربانی قبول ہوتی، یہ خود تیرے افعال کا نتیجہ ہے، اس میں میرا کیا دخل ہے۔

إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّي أَخَافُ

مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کروں ف۸۲ میں اللہ سے ڈرتا ہوں

اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٨﴾ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ

جو مالک سارے جہان کا میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا ف۸۳ اور تیرا گناہ ف۸۴ دونوں تیرے ہی پلہ پڑے

مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ

تو تو دوزخی ہو جائے اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے تو اس کے نفس نے اُسے بھائی کے

قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٣٠﴾ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا

قتل کا چاؤ دلایا (قتل پر اُبھارا) تو اُسے قتل کر دیا تو رہ گیا نقصان میں ف۸۵ تو اللہ نے ایک کوا بھیجا

يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ ۚ قَالَ يَا وَيْلَتَىٰ

زمین کریدتا کہ اسے دکھائے کیونکر (کس طرح) اپنے بھائی کی لاش چھپائے ف۸۶ بولا ہائے خرابی

أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي ۖ

میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی کی لاش چھپاتا

فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ﴿٣١﴾ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ

معانقة — وقف النبي صلی اللہ علیہ وسلم

تو پچتاتا رہ گیا ف۸۷ اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا

أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ

کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کے ف۸۸ تو گویا اس نے سب

النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ

لوگوں کو قتل کیا ف۸۹ اور جس نے ایک جان کو جلا لیا ف۹۰ اس نے گویا سب لوگوں کو جلا لیا اور بیشک

ف۸۲ اور میری طرف سے ابتدا ہو باوجودیکہ میں تجھ سے قوی و توانا ہوں یہ صرف اس لئے کہ ف۸۳ یعنی مجھ کو قتل کرنے کا۔ ف۸۴ جو اس سے پہلے تو نے کیا کہ والد کی نافرمانی کی، حسد کیا اور خدائی فیصلہ کو نہ مانا۔ ف۸۵ اور متحیّر (حیران و پریشان) ہوا کہ اس لاش کو کیا کرے؟ کیونکہ اس وقت تک کوئی انسان مرا ہی نہ تھا، مدت تک لاش کو پشت پر لادے پھرا ف۸۶ مروی ہے کہ دو کوّے آپس میں لڑے، ان میں سے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا، پھر زندہ کوّے نے اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے زمین کرید کر گڑھا کیا اس میں مرے ہوئے کوّے کو ڈال کر مٹی سے دبا دیا، یہ دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہئے چنانچہ اس نے زمین کھود کر دفن کر دیا۔ (جلالین، مدارک وغیرہ) ف۸۷ اپنی نادانی و پریشانی پر، اور یہ ندامت گناہ پر نہ تھی کہ توبہ میں شمار ہو سکتی یا ندامت کا توبہ ہونا سید انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم ہی کی امت کے ساتھ خاص ہو (مدارک) ف۸۸ یعنی خونِ ناحق کیا کہ نہ تو مقتول کو کسی خون کے بدلے قصاص کے طور پر مارا نہ شرک و کفر یا قطعِ طریق (رہزنی) وغیرہ کسی موجبِ قتل فساد کی وجہ سے مارا۔ ف۸۹ کیونکہ اس نے حق اللہ کی رعایت اور حدودِ شریعت کا پاس نہ کیا۔ ف۹۰ اس طرح کہ قتل ہونے یا ڈوبنے یا جلنے وغیرہ

جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ فِى

ان کے وا۹ پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے و۹۲ پھر بے شک ان میں بہت اس کے بعد

الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيۡنَ يُحَارِبُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ

زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں و۹۳ وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے و۹۴

وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا اَنۡ يُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ يُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ

اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے

اَيۡدِيۡهِمۡ وَاَرۡجُلُهُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ يُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمۡ

ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیئے جائیں یہ دنیا میں

خِزۡىٌ فِى الدُّنۡيَا وَلَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا

اُن کی رُسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی

مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَيۡهِمۡ ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۴﴾ ع ٥ ٨ ٩

اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ و۹۵ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ وَجَاهِدُوۡا

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو و۹۶ اور اس کی راہ میں

فِىۡ سَبِيۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ اَنَّ لَهُمۡ مَّا فِى

جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ بے شک وہ جو کافر ہوئے جو کچھ

الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا وَّمِثۡلَهٗ مَعَهٗ لِيَفۡتَدُوۡا بِهٖ مِنۡ عَذَابِ يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ

زمین میں ہے سب اور اس کی برابر اور اگر ان کی مِلک ہو کہ اسے دے کر قیامت کے عذاب سے اپنی جان

اسباب ہلاکت سے بچایا۔ و۹۱ یعنی بنی اسرائیل کے۔ و۹۲ معجزات باہرات بھی لائے اور احکام وشرائع بھی۔ و۹۳ کہ کفر وقتل وغیرہ کا ارتکاب کر کے حدود سے تجاوز کرتے ہیں۔ و۹۴ اللہ تعالیٰ سے لڑنا یہی ہے کہ اس کے اولیاء سے عداوت کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ اس آیت میں قُطّاعِ طَرِیق یعنی راہزنوں کی سزا کا بیان ہے۔ شانِ نزول: ٦ ھ میں عُرَینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں آ کر اسلام لائے اور بیمار ہو گئے، ان کے رنگ زرد ہو گئے، پیٹ بڑھ گئے، حضور نے حکم دیا کہ صَدَقہ کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملا کر پیا کریں ایسا کرنے سے وہ تندرست ہو گئے مگر تندرست ہو کر وہ مرتد ہو گئے اور پندرہ اونٹ لے کر وہ اپنے وطن کو چلتے ہو گئے۔ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان کی طلب میں حضرت یَسار کو بھیجا۔ ان لوگوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ایذائیں دیتے دیتے شہید کر ڈالا پھر جب یہ لوگ حضور کی خدمت میں گرفتار کر کے حاضر کئے گئے تو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر احمدی) و۹۵ یعنی گرفتاری سے قبل توبہ کر لینے سے وہ عذابِ آخرت اور قطع طریق (رہزنی) کی حد سے تو بچ جائیں گے مگر مال کی واپسی اور قصاص حقُّ العباد ہے یہ باقی رہے گا۔ (احمدی) و۹۶ جس کی

مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ
چھڑائیں تو ان سے نہ لیا جائے گا اور ان کے لئے دکھ کا عذاب ہے و۹۷ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے

النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ
اور وہ اس سے نہ نکلیں گے اور اُن کو دوامی (ہمیشہ ہمیشہ کی) سزا ہے اور جو مرد

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ
یا عورت چور ہو و۹۸ تو ان کا ہاتھ کاٹو و۹۹ ان کے کئے کا بدلہ اللّٰه کی طرف سے سزا اور

اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ
اللّٰه غالب حکمت والا ہے تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللّٰه اپنی مہر

يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ
سے اس پر رجوع فرمائے گا ف۱۰۰ بے شک اللّٰه بخشنے والا مہربان ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللّٰه کے لئے ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی سزا دیتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے جسے

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ
چاہے اور اللّٰه سب کچھ کر سکتا ہے و۱۰۱ اے رسول تمہیں غمگین نہ کریں

الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ
وہ جو کفر پر دوڑتے ہیں و۱۰۲ کچھ وہ جو اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور

تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ
اُن کے دل مسلمان نہیں و۱۰۳ اور کچھ یہودی جھوٹ خوب سنتے ہیں و۱۰۴ اور لوگوں

بدولت تمہیں اس کا قرب حاصل ہو۔ و۹۷ یعنی کفار کے لئے عذاب لازم ہے اور اس سے رہائی پانے کی کوئی سبیل نہیں۔ و۹۸ اور اس کی چوری دو مرتبہ کے اقرار یا دو مردوں کی شہادت سے حاکم کے سامنے ثابت ہو اور جو مال چرایا ہے وہ دس درہم سے کم کا نہ ہو (کمافی حدیثِ ابن مسعود) و۹۹ یعنی داہنا، اس لئے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللّٰه عنہ کی قرأت میں "اَيْمَانَهُمَا" آیا ہے۔ مسئلہ: پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر دوبارہ اگر کرے تو بایاں پاؤں اس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔ مسئلہ: چور کا ہاتھ کاٹنا تو واجب ہے اور "مالِ مَسْرُوق" (چوری شدہ مال) موجود ہو تو اس کا واپس کرنا بھی واجب اور اگر وہ ضائع ہو گیا ہو تو ضمان (تاوان) واجب نہیں۔ (تفسیر احمدی) ف۱۰۰ اور عذابِ آخرت سے اس کو نجات دے گا۔ و۱۰۱ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللّٰه تعالیٰ کی مَشِیّت پر ہے وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجالِ اعتراض نہیں۔ اس سے قَدَرِیَّہ و مُعْتَزِلَہ کا ابطال ہو گیا جو مطیع پر رحمت اور عاصی پر عذاب کرنا اللّٰه تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں۔ و۱۰۲ اللّٰه تعالیٰ سید عالم صلّی اللّٰه علیہ وسلّم کو "يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ" کے خطابِ عزت کے ساتھ مخاطب فرما کر

مع ۱۲ الوقف علی الاول اجوز۔ ۱۲

لِقَوۡمٍ اٰخَرِیۡنَ ۙ لَمۡ یَاۡتُوۡکَ ؕ یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَوَاضِعِہٖ ۚ

کی خوب سنتے ہیں ف۱۰۵ جو تمہارے پاس حاضر نہ ہوئے اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں کے بعد بدل دیتے ہیں

یَقُوۡلُوۡنَ اِنۡ اُوۡتِیۡتُمۡ ہٰذَا فَخُذُوۡہُ وَ اِنۡ لَّمۡ تُؤۡتَوۡہُ فَاحۡذَرُوۡا ؕ

کہتے ہیں یہ حکم تمہیں ملے تو مانو اور یہ نہ ملے تو بچو ف۱۰۶

وَ مَنۡ یُّرِدِ اللّٰہُ فِتۡنَتَہٗ فَلَنۡ تَمۡلِکَ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ شَیۡئًا ؕ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ

اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو ہرگز تو اللہ سے اس کا کچھ بنا نہ سکے گا وہ ہیں کہ

تسکین خاطر فرماتا ہے کہ اے حبیب! میں آپ کا ناصر و معین ہوں، منافقین کے کفر میں جلدی کرنے یعنی ان کے اظہارِ کفر اور کفار کے ساتھ دوستی و مُوالات کر لینے سے آپ رنجیدہ نہ ہوں۔ ف۱۰۳ یہ ان کے نفاق کا بیان ہے۔ ف۱۰۴ اپنے سرداروں سے اور ان کے افتراؤں کو قبول کرتے ہیں۔ ف۱۰۵ ماشآءاللّٰہ حضرت مُترجم قدس سرہ نے بہت صحیح ترجمہ فرمایا اس مقام پر بعض مُترجمین و مفسرین سے لغزش واقع ہوئی کہ انہوں نے "لِقَوۡم" کے "لام" کو عِلّت قرار دے کر آیت کے معنی یہ بیان کئے کہ منافقین و یہود اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں سنتے ہیں، آپ کی باتیں دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر کر سنتے ہیں جس کے وہ جاسوس ہیں۔ مگر یہ معنی صحیح نہیں اور نظمِ قرآنی اس سے بالکل موافقت نہیں فرماتی بلکہ یہاں "لام" "مِنۡ" کے معنی میں ہے اور مراد یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور لوگوں یعنی یہود خیبر کی باتوں کو خوب مانتے ہیں جن کے احوال کا آیت شریف میں بیان آ رہا ہے (تفسیر ابوالسعود و جمل) ف۱۰۶ شانِ نزول: یہودِ خیبر کے شُرَفا میں سے ایک بیاہے (شادی شدہ) مرد اور بیاہی عورت نے زنا کیا اس کی سزا توریت میں سنگسار کرنا تھی یہ انہیں گوارا نہ تھا اس لئے انہوں نے چاہا کہ اس مقدمے کا فیصلہ حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کرائیں چنانچہ ان دونوں (مجرموں) کو ایک جماعت کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حضور "حد" کا حکم دیں تو مان لینا اور سنگسار کرنے کا حکم دیں تو مت ماننا۔ وہ لوگ یہودِ بنی قُرَیظہ و بنی نضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضور کے ہم وطن ہیں اور ان کے ساتھ آپ کی صلح بھی ہے ان کی سفارش سے کام بن جائے گا چنانچہ سرداران یہود میں سے کعب بن اشرف و کعب بن اسد و سعید بن عَمرُو و مالک بن صیف و کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ انہیں لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا۔ حضور نے فرمایا: کیا میرا فیصلہ مانو گے؟ انہوں نے اقرار کیا، آیتِ رجم نازل ہوئی اور سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا، یہود نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا۔ حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک نوجوان گورا یک چشم (ایک آنکھ والا) فدک کا باشندہ "ابن صورِیا" نامی ہے تم اس کو جانتے ہو؟ کہنے لگے: ہاں۔ فرمایا: وہ کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے کہ آج روئے زمین پر یہود میں اس کے پایہ کا عالم نہیں، توریت کا یکتا ماہر ہے۔ فرمایا: اس کو بلاؤ، چنانچہ بلایا گیا جب وہ حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا: تو ابن صوریا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: یہود میں سب سے بڑا عالم تو ہی ہے؟ عرض کیا: لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں۔ حضور نے یہود سے فرمایا: اس معاملہ میں اس کی بات مانو گے؟ سب نے اقرار کیا۔ تب حضور نے ابن صوریا سے فرمایا: میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توریت نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مصر سے نکالا، تمہارے لئے دریا میں راہیں بنائیں، تمہیں نجات دی، فرعونیوں کو غرق کیا، تمہارے لئے اَبر کو سایہ بان بنایا، مَن و سلویٰ نازل فرمایا، اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں حلال و حرام کا بیان ہے، کیا تمہاری کتاب میں بیاہے مرد و عورت کے لئے سنگسار کرنے کا حکم ہے؟ ابن صوریا نے عرض کیا: بیشک ہے اسی کی قسم جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا، عذاب نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اقرار نہ کرتا اور جھوٹ بول دیتا مگر یہ فرمائیے کہ آپ کی کتاب میں اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: جب چار عادل و معتبر شاہدوں کی گواہی سے زنا بَصراحت ثابت ہو جائے تو سنگسار کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ ابن صوریا نے عرض کیا: بخدا بِعَینِہٖ ایسا ہی توریت میں ہے، پھر حضور نے ابن صوریا سے دریافت فرمایا کہ حکمِ الٰہی میں تبدیلی کس طرح واقع ہوئی؟ اس نے عرض کیا کہ ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی شریف کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے، اس طرزِ عمل سے شُرَفاء میں زنا کی بہت کثرت ہوگئی یہاں تک کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچازاد بھائی نے زنا کیا تو ہم نے اس کو سنگسار نہ کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا اس کی قوم اٹھ کھڑی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ جب تک بادشاہ کے بھائی کو سنگسار نہ کیا جائے اس وقت تک اس کو ہرگز سنگسار نہ کیا جائے گا تب ہم نے جمع ہو کر غریب شریف سب کے لئے بجائے سنگسار کرنے کے یہ سزا نکالی کہ چالیس کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا کر کے گدھے پر الٹا بٹھا کر گشت کرائی جائے۔ یہ سن کر یہود بہت بگڑے اور ابن صوریا سے کہنے لگے: تو نے حضرت کو بڑی جلدی خبر دے دی اور ہم نے جتنی تیری تعریف

لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚۖ وَّ لَهُمْ فِي

اللّٰہ نے ان کا دل پاک کرنا نہ چاہا اُنہیں دنیا میں رُسوائی ہے اور انہیں

الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ

آخرت میں بڑا عذاب بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور ف۱۰۷ تو اگر

جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ

تمہارے حضور حاضر ہوں ف۱۰۸ تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو ف۱۰۹ اور اگر تم ان سے منہ پھیر لو گے تو

يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف۱۱۰ اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو بےشک انصاف

يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا

والے اللّٰہ کو پسند ہیں اور وہ تم سے کیونکر فیصلہ چاہیں گے حالانکہ ان کے پاس توریت ہے جس میں

ع ۹ حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَاۤ اُولٰٓىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ ع

اللّٰہ کا حکم موجود ہے ف۱۱۱ بایں ہمہ (اس کے باوجود) اسی سے منہ پھیرتے ہیں ف۱۱۲ اور وہ ایمان لانے والے نہیں

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ

بے شک ہم نے توریت اُتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے

اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ

ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتابُ اللّٰہ کی حفاظت

كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ وَ لَا

چاہی گئی تھی ف۱۱۳ اور وہ اس پر گواہ تھے تو ف۱۱۴ لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور

کی تھی تو اس کا مستحق نہیں۔ ابن صوریا نے کہا کہ حضور نے مجھے توریت کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب کے نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ کو خبر نہ دیتا۔ اس کے بعد حضور کے حکم سے ان دونوں زنا کاروں کو سنگسار کیا گیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن) ف۱۰۷ یہ یہود کے حُکّام کی شان میں ہے جو رشوتیں لے کر حرام کو حلال کرتے اور احکامِ شرع کو بدل دیتے تھے۔ **مسئلہ:** رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ حدیث شریف میں رشوت لینے دینے والے دونوں پر لعنت آئی ہے۔ ف۱۰۸ یعنی اہلِ کتاب ف۱۰۹ سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کو مُخیّر فرمایا گیا کہ اہل کتاب آپ کے پاس کوئی مقدمہ لائیں تو آپ کو اختیار ہے فیصلہ فرمائیں یا نہ فرمائیں۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تَخْيِيْر آیہ "وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ" سے منسوخ ہوگئی۔ امام احمد نے فرمایا کہ ان آیتوں میں کچھ مُنافات (ایک آیت دوسری کے خلاف) نہیں کیونکہ یہ آیت مفیدِ تَخْيِيْر ہے اور آیت "وَاَنِ احْكُمْ... الخ" میں کیفیتِ حکم کا بیان ہے۔ (خازن ومدارک وغیرہ) ف۱۱۰ کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ آپ کا نگہبان ہے۔ ف۱۱۱ کہ بیاہے مرد اور شوہر دار عورت کے زنا کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا ہے۔ ف۱۱۲ باوجودیکہ توریت پر ایمان لانے کے مدّعی بھی ہیں اور انہیں یہ

تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ

میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو وف۱۱۵ اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے وف۱۱۶ وہی لوگ

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَیْنَ

کافر ہیں اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا وف۱۱۷ کہ جان کے بدلے جان وف۱۱۸ اور آنکھ

بِالْعَیْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ

کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت

وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ

اور زخموں میں بدلہ ہے وف۱۱۹ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کراوے تو وہ اس کا گناہ اُتار دے گا وف۱۲۰ اور جو

یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ قَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ

اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں اور ہم اُن نبیوں کے پیچھے ان کے نشانِ قدم

بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَ اٰتَیْنٰهُ

پر عیسٰی بن مریم کو لائے تصدیق کرتا ہوا توریت کی جو اس سے پہلے تھی وف۱۲۱ اور ہم نے اسے

الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ

انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور تصدیق فرماتی ہے توریت کی کہ اس سے پہلی تھی

بھی معلوم ہے کہ توریت میں رجم کا حکم ہے، اس کو نہ ماننا اور آپ کی نبوت کے منکر ہوتے ہوئے آپ سے فیصلہ چاہنا نہایت تعجب کی بات ہے۔ وف۱۱۳ کہ اس کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھیں اور اس کے درس میں مشغول رہیں تا کہ وہ کتاب فراموش نہ ہو اور اس کے احکام ضائع نہ ہوں۔ (خازن) **مسئلہ:** توریت کے مطابق انبیاء کا حکم دینا جو اس آیت میں مذکور ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے پہلی شریعتوں کے جو احکام اللہ اور رسول نے بیان فرمائے ہوں اور ان کے ہمیں ترک کا حکم نہ دیا ہو، منسوخ نہ کئے گئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوتے ہیں۔ (جمل و ابو السعود) وف۱۱۴ اے یہودیو! تم سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت و صفت اور رجم کا حکم جو توریت میں مذکور ہے اس کے اظہار میں وف۱۱۵ یعنی احکامِ الٰہیہ کی تبدیل بہر صورت ممنوع ہے خواہ لوگوں کے خوف اور ان کی ناراضی کے اندیشہ سے ہو یا مال و جاہ و رشوت کی طمع سے۔ وف۱۱۶ اس کا منکر ہو کر (کَمَا قَالَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) وف۱۱۷ اس آیت میں اگر چہ یہ بیان ہے کہ توریت میں یہود پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں ان کے ترک کا حکم نہیں دیا گیا اس لئے ہم پر یہ احکام لازم رہیں گے کیونکہ شرائع سابقہ کے جو احکام خدا اور رسول کے بیان سے ہم تک پہنچے اور منسوخ نہ ہوئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوا کرتے ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہوا۔ وف۱۱۸ یعنی اگر کسی نے کسی کو قتل کیا تو اس کی جان مقتول کے بدلے میں ماخوذ ہوگی خواہ وہ مقتول مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، مسلم ہو یا ذمی۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مدارک) وف۱۱۹ یعنی مُماثلت و مُساوات کی رعایت ضروری ہے۔ وف۱۲۰ یعنی جو قاتل یا جنایت کرنے والا اپنے جرم پر نادم ہو کر وبالِ معصیت سے بچنے کے لئے بخوشی اپنے اوپر حکم شرعی جاری کرائے تو قصاص اس کے جرم کا کفارہ ہو جائے گا اور آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا۔ (جلالین و جمل) بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جو صاحبِ حق قِصاص کو معاف کردے تو یہ معافی اس کے لئے کفارہ ہے۔ (مدارک) تفسیر احمدی میں ہے یہ تمام قِصاص جب ہی واجب ہوں گے جب کہ صاحبِ حق معاف نہ کرے اور اگر وہ معاف کردے تو قصاص ساقط۔ وف۱۲۱ احکامِ توریت کے بیان کے بعد احکام

وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَاۤ اَنْزَلَ

اور ہدایت ف۱۲۲ اور نصیحت پرہیزگاروں کو اور چاہیے کہ انجیل والے حکم کریں اس پر جو اللہ نے

اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾

اس میں اُتارا ف۱۲۳ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں

وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ف۱۲۴

وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ

اور ان پر محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے سے ف۱۲۵ اور اے سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا

عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ

اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا ف۱۲۶ اور

شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا

اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتا مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا اس میں تمہیں آزمائے ف۱۲۷ تو بھلائیوں

الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ

کی طرف سبقت چاہو تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے تو وہ تمہیں بتا دے گا جس بات میں تم

تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ

جھگڑتے تھے اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اُتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل

انجیل کا ذکر شروع ہوا اور بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام توریت کے مُصَدِّق تھے کہ وہ مُنَزَّلٌ مِنَ اللّٰہ (اللہ کی اتاری ہوئی کتاب) ہے اور نسخ سے پہلے اس پر عمل واجب تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی شریعت میں اس کے بعض احکام منسوخ ہوئے۔ ف۱۲۲ اس آیت میں انجیل کے لئے لفظ ''ھُدًی'' دو جگہ ارشاد ہوا، پہلی جگہ ضلالت و جہالت سے بچانے کے لئے رہنمائی مراد ہے، دوسری جگہ ھُدًی سے سید انبیاء حبیب کبریا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تشریف آوری کی بشارت مراد ہے جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کی طرف لوگوں کی راہ یابی کا سبب ہے۔ ف۱۲۳ یعنی سید انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لانے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے کا حکم۔ ف۱۲۴ جو اس سے قبل حضرات انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔ ف۱۲۵ یعنی جب اہلِ کتاب اپنے مقدمات میں آپ کی طرف رجوع کریں تو آپ قرآن پاک سے فیصلہ فرمائیں۔ ف۱۲۶ یعنی فروع و اعمال ہر ایک کے خاص ہیں اور اصل دین سب کا ایک حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایمان حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ سے یہی ہے کہ ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی شہادت اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اس کا اقرار کرنا اور شریعت و طریق ہر امت کا خاص ہے۔ ف۱۲۷ اور امتحان میں ڈالے تا کہ ظاہر ہو جائے کہ ہر زمانہ کے مناسب جو احکام دیئے کیا تم ان پر اس یقین و اعتقاد کے ساتھ عمل کرتے ہو کہ ان کا اختلاف مشیتِ الٰہیہ کے اقتضاء سے حکمتِ بالغہ اور دنیوی و اخروی مَصالِح نافِعہ پر مبنی ہے، یا حق کو چھوڑ کر ہوائے نفس کا اتباع کرتے ہو۔ (تفسیر ابوالسعود)

وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ

اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش (بہکا) نہ دے دیں کسی حکم میں جو تیری طرف اُترا پھر اگر وہ

تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ

منہ پھیریں و۱۲۸ تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی و۱۲۹ سزا ان کو پہنچایا چاہتا ہے ف۱۳۰ اور بے شک

كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ

بہت آدمی بے حکم ہیں تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں و۱۳۱ اور

اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ سے بہتر کس کا حکم یقین والوں کے لئے اے ایمان والو

لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ

یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ و۱۳۲ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں و۱۳۳

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے و۱۳۴ بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ

ع ۷ / ۱۰ — وقف لازم — وقف منزل عند البعض — وقف غفران

و۱۲۸ اللہ کے نازل فرمائے ہوئے حکم سے و۱۲۹ جن میں یہ اعراض بھی ہے۔ ف۱۳۰ دنیا میں قتل وگرفتاری وجلا وطنی کے ساتھ اور تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا۔ و۱۳۱ جو سراسر گمراہی اور ظلم اور مخالفِ احکامِ الٰہی ہوتا تھا۔ **شانِ نزول:** بنی نضیر اور بنی قُرَیظہ یہود کے دو قبیلے تھے ان میں باہم ایک دوسرے کا قتل ہوتا رہتا تھا جب سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو یہ لوگ اپنا مقدمہ حضور کی خدمت میں لائے اور بنی قُرَیظہ نے کہا کہ بنی نُضَیر ہمارے بھائی ہیں ہم، وہ ایک جد کی اولاد ہیں، ایک دین رکھتے ہیں ایک کتاب (توریت) مانتے ہیں لیکن اگر بنی نضیر ہم میں سے کسی کو قتل کریں تو اس کے خون بہا میں ہم (کو) ستر وَسْق کھجوریں دیتے ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی ان کے کسی آدمی کو قتل کرے تو ہم سے اس کے خون بہا میں ایک سو چالیس وَسْق لیتے ہیں آپ اس کا فیصلہ فرمادیں۔ حضور نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ قُرَیظی اور نُضَیری کا خون برابر ہے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں۔ اس پر بنی نضیر بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے ہم آپ کے فیصلہ سے راضی نہیں، آپ ہمارے دشمن ہیں، ہمیں ذلیل کرنا چاہتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کیا جاہلیت کی گمراہی و ظلم کا حکم چاہتے ہیں۔ و۱۳۲ **مسئلہ:** اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و مُوالات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا ان کے ساتھ محبت کے رَوابِط رکھنا ممنوع فرمایا گیا، یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو۔ **شانِ نزول:** یہ آیت حضرت عُبادۃ بن صامت صحابی اور عبداللہ بن اُبی بن سَلُول کے حق میں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا حضرت عُبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہود میں میرے بہت کثیرُ التّعداد (بہت زیادہ) دوست ہیں جو بڑی شوکت وقوت والے ہیں، اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اور اللہ ورسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں۔ اس پر عبداللہ بن اُبَیْ نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کرسکتا مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے اور مجھے ان کے ساتھ رسم و راہ رکھنی ضرور ہے۔ حضور سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس سے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عُبادہ کا یہ کام نہیں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن) و۱۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہوں ان میں باہم کتنے ہی اختلاف ہوں مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہیں "اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ" (مدارک) و۱۳۴ اس میں بہت شدت و تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور ہر مخالفِ دینِ اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے۔ (مدارک وخازن)

الظّٰلِمِیْنَ ﴿٥١﴾ فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ

نہیں دیتا ف۱۳۵ اب تم انہیں دیکھو گے جن کے دلوں میں آزار (بیماری) ہے ف۱۳۶ کہ یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑتے ہیں

یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآىِٕرَةٌ ؕ فَعَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ

کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی گردش آجائے ف۱۳۷ تو نزدیک ہے کہ اللہ فتح لائے ف۱۳۸

اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰی مَاۤ اَسَرُّوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ ﴿٥٢﴾ ؕ

یا اپنی طرف سے کوئی حکم ف۱۳۹ پھر اس پر جو اپنے دلوں میں چھپایا تھا ف۱۴۰ پچھتاتے رہ جائیں

وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ ۙ

اور ف۱۴۱ ایمان والے کہتے ہیں کیا یہی ہیں جنھوں نے اللہ کی قسم کھائی تھی اپنے حلف (عہد) میں پوری کوشش سے

الربع اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿٥٣﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ان کا کیا دھرا سب اکارت (ضائع) گیا تو رہ گئے نقصان میں ف۱۴۲ اے ایمان

اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ

والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا ف۱۴۳ تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے

وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ؗ یُجَاهِدُوْنَ

اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىِٕمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ

میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے ف۱۴۴ یہ اللہ کا فضل ہے

ف۱۳۵ جو کافروں سے دوستی کرکے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا، حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نصرانی سے کیا واسطہ؟ تم نے یہ آیت نہیں سنی "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ... الآیہ"۔ انہوں نے عرض کیا: اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اللہ نے انہیں ذلیل کیا تم انہیں عزت نہ دو، اللہ نے انہیں دور کیا تم انہیں قریب نہ کرو، حضرت ابوموسیٰ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے حکومتِ بصرہ کا کام چلانا دشوار ہے یعنی اس ضرورت سے بمجبوری اس کو رکھا ہے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا، اس پر حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا: نصرانی مرگیا! والسلام یعنی فرض کرو کہ وہ مرگیا اس وقت جو انتظام کرو گے وہی اب کرو اور اس سے ہرگز کام نہ لو یہ آخری بات ہے۔ (خازن) ف۱۳۶ یعنی نفاق۔ ف۱۳۷ جیسا کہ عبد اللہ بن ابی منافق نے کہا۔ ف۱۳۸ اور اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مظفر و منصور کرے اور ان کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اور مسلمانوں کو ان کے دشمن یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار پر غلبہ دے چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بکرمہٖ تعالیٰ مکہ مکرمہ اور یہود کے بلاد فتح ہوئے۔ (خازن وغیرہ) ف۱۳۹ جیسے کہ سرزمین حجاز کو یہود سے پاک کرنا اور وہاں ان کا نام و نشان باقی نہ رکھنا یا منافقین کے راز افشا کرکے انہیں رسوا کرنا۔ (خازن و جلالین) ف۱۴۰ یعنی نفاق، یا منافقین کا یہ خیال کہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کفار کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہوں گے۔ ف۱۴۱ منافقین کا پردہ کھلنے پر ف۱۴۲ کہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہوئے اور آخرت میں عذاب دائمی کے سزاوار۔ ف۱۴۳ کفار کے ساتھ دوستی و مُوالات بے دینی و اِرتداد کی مستدعی (طلب) ہے۔ اس کی

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٥٤ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ

جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

ایمان والے وف۱۴۵ کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور

رٰكِعُوْنَ ۝٥٥ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ

جھکے ہوئے ہیں وف۱۴۶ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اللہ

اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝٥٦ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ ع ٨ ١٢

ہی کا گروہ غالب ہے اے ایمان والو جنہوں نے تمہارے دین کو

اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

ہنسی کھیل بنا لیا ہے وف۱۴۷ وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافر وف۱۴۸ ان میں کسی کو

الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٥٧ وَاِذَا نَادَيْتُمْ

اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو وف۱۴۹ اور جب تم نماز کے

ممانعت کے بعد مُرتدین کا ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے قبل لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی۔ چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بہت لوگ مرتد ہوئے۔ وف۱۴۴ یہ صفت جن کی ہے وہ کون ہیں؟ اس میں کئی قول ہیں: حضرت علی مرتضیٰ و حسن و قتادہ نے کہا کہ یہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے اصحاب ہیں جنہوں نے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد مرتد ہونے اور زکوٰۃ سے مُنکر ہونے والوں پر جہاد کیا۔ وعِیاض بن غَنَم اشعری سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کی نسبت فرمایا کہ یہ ان کی قوم ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ لوگ اہلِ یمن ہیں جن کی تعریف بخاری و مسلم کی حدیثوں میں آئی ہے۔ سدی کا قول ہے کہ یہ لوگ انصار ہیں جنہوں نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت کی اور ان اقوال میں کچھ منافات (اختلاف) نہیں کیونکہ ان سب حضرات کا ان صفات کے ساتھ مُتَّصِف ہونا صحیح ہے۔ وف۱۴۵ جن کے ساتھ مُوالات حرام ہے ان کا ذکر فرمانے کے بعد ان کا بیان فرمایا جن کے ساتھ مُوالات واجب ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری قوم قُرَیظہ اور نضیر نے ہمیں چھوڑ دیا اور قسمیں کھالیں کہ وہ ہمارے ساتھ مُجالَسَت (ہم نشینی) نہ کریں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو عبداللہ بن سلام نے کہا: ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر، اس کے رسول کے نبی ہونے پر، مؤمنین کے دوست ہونے پر اور حکم آیت کا تمام مؤمنین کے لئے عام ہے، سب ایک دوسرے کے دوست اور محبّ ہیں۔ وف۱۴۶ جملہ ''وَهُمْ رَاكِعُوْنَ'' دو وجہ رکھتا ہے ایک یہ کہ پہلے جملوں پر معطوف ہو۔ دوسری یہ کہ حال واقع ہو، پہلی وجہ اظہر و اقویٰ ہے اور حضرت مترجم قدس سرہ کا ترجمہ بھی اسی کے مساعد ہے۔ (جمل عن السمین) دوسری وجہ پر دو احتمال ہیں ایک یہ کہ ''يُقِيْمُوْنَ''، ''وَيُؤْتُوْنَ'' دونوں فعلوں کے فاعل سے حال واقع ہو، اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ وہ بخشوع و تواضع نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (تفسیر ابوالسعود) دوسرا احتمال یہ ہے کہ صرف ''يُؤْتُوْنَ'' کے فاعل سے حال واقع ہو، اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور متواضع ہوکر زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (جمل) بعض کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ آپ نے نماز میں سائل کو انگشتری صدقۃً دی تھی، وہ اَنگشتری (انگوٹھی) اَنگشت مبارک میں ڈھیلی تھی بے عمل کثیر کے نکل گئی۔ لیکن امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اس کا بہت شدّ و مَد سے رد کیا ہے اور اس کے بطلان پر بہت وجوہ قائم کئے ہیں۔ وف۱۴۷ **شانِ نزول:** رُفاعہ بن زید اور سُوَید بن حارث دونوں اظہارِ اسلام کے بعد منافق ہوگئے، بعض مسلمان ان سے محبت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے۔ وف۱۴۸ یعنی بت پرست مشرک جو

اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

لئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں ف۱۵۰ یہ اس لئے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں ف۱۵۱

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ

تم فرماؤ اے کتابیو تمہیں ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری

اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ

طرف اترا اور اس پر جو پہلے اترا ف۱۵۲ اور یہ کہ تم میں اکثر بے حکم (نافرمان) ہیں تم فرماؤ کیا

اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ

میں بتا دوں جو اللہ کے یہاں اس سے بدتر درجہ میں ہیں ف۱۵۳ وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غضب

عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ

فرمایا اور ان میں سے کر دیئے بندر اور سؤر ف۱۵۴ اور شیطان کے پوجاری ان کا ٹھکانا

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا

زیادہ برا ہے ف۱۵۵ اور یہ سیدھی راہ سے زیادہ بہکے اور جب تمہارے پاس آئیں ف۱۵۶ تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں

وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا

اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو

اہلِ کتاب سے بھی بدتر ہیں۔ (خازن) ف۱۴۹ کیونکہ خدا کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایماندار کا کام نہیں۔ ف۱۵۰ شانِ نزول: کلبی کا قول ہے کہ جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مؤذن نماز کے لئے اذان کہتا اور مسلمان اٹھتے تو یہود ہنستے اور تمسخر (مذاق اُڑایا) کرتے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ سُدّی کا قول ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب مؤذن اذان میں "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" اور "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه" کہتا تو ایک نصرانی یہ کہا کرتا کہ جل جائے جھوٹا۔ ایک شب اس کا خادم آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اڑا اور وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا۔ ف۱۵۱ جو ایسی سَفِیْہانہ (بے وقوفانہ) اور جاہلانہ حرکات کرتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اذان نصِ قرآنی سے بھی ثابت ہے۔ ف۱۵۲ شانِ نزول: یہود کی ایک جماعت نے سیدعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا کہ آپ انبیاء میں سے کس کس کو مانتے ہیں اس سوال سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اگر آپ حضرت عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کو نہ مانیں تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں لیکن حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جو اس نے ہم پر نازل فرمایا اور جو حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب و اَسباط پر نازل فرمایا اور جو حضرت عیسٰی و موسٰی کو دیا گیا یعنی توریت و انجیل اور جو اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا سب کو مانتا ہوں، ہم انبیاء میں فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ حضرت عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کی نبوت کو بھی مانتے ہیں تو وہ آپ کی نبوت کے منکر ہوگئے اور کہنے لگے: جو عیسٰی کو مانے ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۵۳ کہ اس برحق دین والوں کو تو تم محض اپنے عِناد وعَداوَت ہی سے برا کہتے ہو اور تم پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور غضب فرمایا اور آیت میں جو مذکور ہے وہ تمہارا حال ہوا تو بدتر درجہ میں تو تم خود ہو، کچھ دل میں سوچو! ف۱۵۴ صورتیں مسخ کر کے۔ ف۱۵۵ اور وہ جہنم ہے۔ ف۱۵۶ شانِ نزول: یہ آیت یہود کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سیدعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ایمان و اخلاص کا اظہار کیا اور کفر و ضلال چھپائے رکھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم

يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

چھپا رہے ہیں اور اُن ف۱۵۷ میں تم بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور زیادتی

وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ

اور حرام خوری پر دوڑتے ہیں ف۱۵۸ بے شک بہت ہی برے کام کرتے ہیں انہیں کیوں نہیں منع کرتے

الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ

ان کے پادری اور درویش گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے بے شک

مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ

بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں ف۱۵۹ اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ف۱۶۰ انہیں کے

اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ

وقف لازم

ہاتھ باندھے جائیں ف۱۶۱ اور ان پر اس کہنے سے لعنت ہے بلکہ اُس کے ہاتھ کشادہ ہیں ف۱۶۲ عطا فرماتا ہے جیسے

يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا

چاہے ف۱۶۳ اور اے محبوب یہ ف۱۶۴ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت

وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ

اور کفر میں ترقی ہوگی ف۱۶۵ اور ان میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی اور بَیر (بغض) ڈال دیا ف۱۶۶ جب کبھی

اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ

لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے ف۱۶۷ اور زمین میں فساد کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں

کو ان کے حال کی خبر دی۔ ف۱۵۷ یعنی یہود ف۱۵۸ گناہ ہر معصیت و نافرمانی کو شامل ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ گناہ سے توریت کے مضامین کا چھپانا اور اس میں سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جو محاسن و اوصاف ہیں ان کا مخفی رکھنا اور عُدوان یعنی زیادتی سے توریت کے اندر اپنی طرف سے کچھ بڑھا دینا اور حرام خوری سے رشوتیں وغیرہ مراد ہیں۔ (خازن) ف۱۵۹ کہ لوگوں کو گناہوں اور برے کاموں سے نہیں روکتے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ علماء پر نصیحت اور بدی سے روکنا واجب ہے اور جو شخص بری بات سے منع کرنے کو ترک کرے اور نہی منکر سے باز رہے وہ بَمَنْزِلَهٗ مرتکبِ گناہ کے ہے۔ ف۱۶۰ یعنی معاذ اللہ وہ بخیل ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ یہود بہت خوش حال اور نہایت دولتمند تھے جب انہوں نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تکذیب و مخالفت کی تو ان کی روزی کم ہوگئی، اس وقت فنحاص یہودی نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہے یعنی معاذ اللہ وہ رزق دینے اور خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے، اس کے اس قول پر کسی یہودی نے منع نہ کیا بلکہ راضی رہے اسی لئے یہ سب کا مقولہ قرار دیا گیا اور یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی۔ ف۱۶۱ تنگی اور داد و دِہش (سخاوت) سے۔ اس ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ یہود دنیا میں سب سے زیادہ بخیل ہو گئے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے ہاتھ جہنم میں باندھے جائیں اور اس طرح انہیں آتشِ دوزخ میں ڈالا جائے ان کی اس بیہودہ گوئی اور گستاخی کی سزا میں۔ ف۱۶۲ وہ جواد کریم ہے۔ ف۱۶۳ اپنی حکمت کے موافق اس میں کسی کو مجالِ اعتراض نہیں۔ ف۱۶۴ قرآن شریف ف۱۶۵ یعنی جتنا قرآن پاک اترتا جائے گا اتنا حسد و عناد بڑھتا جائے گا اور وہ اس کے ساتھ کفر و سرکشی میں بڑھتے رہیں گے۔ ف۱۶۶ وہ ہمیشہ باہم مختلف رہیں گے اور ان کے دل کبھی نہ ملیں گے۔ ف۱۶۷ اور ان کی مدد نہیں فرماتا وہ ذلیل ہوتے ہیں۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا
اور اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے

لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا
تو ضرور ہم ان کے گناہ اُتار دیتے اور ضرور انہیں چین کے باغوں میں لے جاتے اور اگر قائم رکھتے

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ
توریت اور انجیل و۱۶۸ اور جو کچھ اُن کی طرف ان کے رب کی طرف سے اُترا و۱۶۹ تو انہیں رزق ملتا اوپر سے

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ
اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ف۱۷۰ ان میں کوئی گروہ اعتدال پر ہے و۱۷۱ اور ان میں اکثر بہت ہی برے

مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ ع ٩ ١٣
کام کر رہے ہیں و۱۷۲ اے رسول پہنچا دو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے و۱۷۳ اور ایسا

لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے و۱۷۴ بے شک اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ
کافروں کو راہ نہیں دیتا تم فرما دو اے کتابیو تم کچھ بھی نہیں ہو و۱۷۵

حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ
جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا و۱۷۶

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ
اور بے شک اے محبوب وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا اُس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہو گی و۱۷۷

و۱۶۸ اس طرح کہ سید انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لاتے اور آپ کا اتباع کرتے کہ توریت وانجیل میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ و۱۶۹ یعنی تمام کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائیں سب میں سید انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ذکر اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ ف۱۷۰ یعنی رزق کی کثرت ہوتی اور ہر طرف سے پہنچتا۔ **فائدہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری سے رزق میں وسعت ہوتی ہے۔ و۱۷۱ حد سے تجاوز نہیں کرتا، یہ یہودیوں میں سے وہ لوگ ہیں جو سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لائے۔ و۱۷۲ جو کفر پر جمے ہوئے ہیں۔ و۱۷۳ اور کچھ اندیشہ نہ کرو۔ و۱۷۴ یعنی کفار سے جو آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سفروں میں شب کو حضور اقدس سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا پہرہ دیا جاتا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی پہرہ ہٹا دیا گیا اور حضور نے پہرہ داروں سے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ! اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی۔ و۱۷۵ کسی دین وملت میں نہیں۔ و۱۷۶ یعنی قرآن پاک۔ ان تمام کتابوں میں سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت وصفت اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے جب تک حضور پر ایمان نہ لائیں توریت وانجیل کی اقامت کا دعویٰ صحیح نہیں ہوسکتا۔ و۱۷۷ کیونکہ جتنا

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا

تو تم کافروں کا کچھ غم نہ کھاؤ بے شک وہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ف۱۷۸ اور اسی طرح یہودی

وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

اور ستارہ پرست اور نصرانی ان میں جو کوئی سچے دل سے اللّٰہ و قیامت پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِیْۤ

تو ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم بے شک ہم نے بنی اسرائیل

اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا

سے عہد لیا ف۱۷۹ اور ان کی طرف رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو

تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَحَسِبُوْۤا اَلَّا

ان کے نفس کی خواہش نہ تھی ف۱۸۰ ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہیں ف۱۸۱ اور اس گمان میں رہے کہ

تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا

کوئی سزا نہ ہوگی ف۱۸۲ تو اندھے اور بہرے ہو گئے ف۱۸۳ پھر اللّٰہ نے ان کی توبہ قبول کی ف۱۸۴ پھر ان میں بہتیرے (بہت سے)

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا

اندھے اور بہرے ہو گئے اور اللّٰہ ان کے کام دیکھ رہا ہے بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ

کہ اللّٰہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے ف۱۸۵ اور مسیح نے تو یہ کہا تھا اے بنی اسرائیل

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ

اللّٰہ کی بندگی کرو جو میرا رب ف۱۸۶ اور تمہارا رب بے شک جو اللّٰہ کا شریک ٹھہرائے تو اللّٰہ نے اس پر

قرآن پاک نازل ہوتا جائے گا یہ مُکابَرہ وعِناد (غرور و دشمنی کی وجہ) سے اس کے انکار میں اور شدت کرتے جائیں گے۔ ف۱۷۸ اور دل میں ایمان نہیں رکھتے، منافق ہیں۔ ف۱۷۹ توریت میں کہ اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کریں۔ ف۱۸۰ اور انہوں نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے احکام کو اپنی خواہشوں کے خلاف پایا تو ان میں سے ف۱۸۱ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب میں تو یہود و نصاریٰ سب شریک ہیں مگر قتل کرنا یہ خاص یہود کا کام ہے۔ انہوں نے بہت سے انبیاء کو شہید کیا جن میں سے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام بھی ہیں۔ ف۱۸۲ اور ایسے شدید جرموں پر بھی عذاب نہ کیا جائے گا۔ ف۱۸۳ حق کے دیکھنے اور سننے سے۔ یہ ان کے غایتِ جہل اور نہایت کفر اور قبولِ حق سے بدرجہ غایت اعراض کرنے کا بیان ہے۔ ف۱۸۴ جب انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد توبہ کی اس کے بعد دوبارہ ف۱۸۵ نصاریٰ کے بہت فرقے ہیں ان میں سے یعقوبیہ اور مَلکانیہ کا یہ قول تھا وہ کہتے تھے کہ مریم نے "الٰہ" جنا اور یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ نے ذاتِ عیسیٰ میں حلول کیا اور وہ ان کے ساتھ مُتَّحِد ہو گیا تو عیسیٰ الٰہ ہو گئے۔ تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا (اللّٰہ ان

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدْ كَفَرَ

جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں بے شک کافر ہیں

الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ م وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط

وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے ف۱۸۷ اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا ف۱۸۸

وقف لازم

وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ

اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے ف۱۸۹ تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور درد ناک عذاب

اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

پہونچے گا تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف اور اس سے بخشش مانگتے اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

مہربان مسیح ابن مریم نہیں مگر ایک رسول ف۱۹۰ اس سے پہلے بہت

الرُّسُلُ ط وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ط كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ط اُنْظُرْ كَيْفَ

رسول ہوگزرے ف۱۹۱ اور اس کی ماں صِدّیقہ ہے ف۱۹۲ دونوں کھانا کھاتے تھے ف۱۹۳ دیکھو تو

نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

ہم کیسی صاف نشانیاں ان کے لئے بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے اوندھے جاتے ہیں تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا ایسے کو

اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ط وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾

پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا ف۱۹۴ اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے

باتوں سے بہت ہی برتر وبلند ہے) (خازن) ف۱۸۶ اور میں اس کا بندہ ہوں الٰہ نہیں۔ ف۱۸۷ یہ قول نصاریٰ کے فرقہ مرقوسیہ ونَسطورِیہ کا ہے، اکثر مفسرین کا قول ہے کہ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور مریم اور عیسیٰ تینوں الٰہ ہیں اور الٰہ ہونا ان سب میں مشترک ہے۔ متکلمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ باپ، بیٹا، روحُ القدس یہ تینوں ایک الٰہ ہیں۔ ف۱۸۸ نہ اس کا کوئی ثانی نہ ثالث وہ وَحدانیت کے ساتھ موصوف ہے اس کا کوئی شریک نہیں، باپ بیٹے بیوی سب سے پاک۔ ف۱۸۹ اور تَثْلِیث (تین خدا ہونے) کے معتقد رہے، توحید اختیار نہ کی ف۱۹۰ ان کو الٰہ ماننا غلط باطل اور کفر ہے۔ ف۱۹۱ وہ بھی معجزات رکھتے تھے یہ معجزات ان کے صدق نبوت کی دلیل تھے اسی طرح حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی رسول ہیں ان کے معجزات بھی دلیلِ نبوت ہیں، انہیں رسول ہی ماننا چاہئے جیسے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانتے ان کو بھی خدا نہ مانو۔ ف۱۹۲ جو اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہیں۔ ف۱۹۳ اس میں نصاریٰ کا رد ہے کہ الٰہ غذا کا محتاج نہیں ہوسکتا تو جو غذا کھائے، جسم رکھے، اس جسم میں تَحلِیل (لاغری وکمزوری) واقع ہو، غذا اس کا بدل بنے، وہ کیسے الٰہ ہوسکتا ہے؟ ف۱۹۴ یہ ابطالِ شرک کی ایک اور دلیل ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ الٰہ (مستحقِ عبادت) وہی ہوسکتا ہے جو نفع وضرر وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت واختیار رکھتا ہو، جو ایسا نہ ہو وہ الٰہ مستحقِ عبادت نہیں ہوسکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نفع وضرر کے بالذات مالک نہ تھے اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو ان کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے۔ (تفسیر ابو السعود)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا

تم فرماؤ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق زیادتی نہ کرو ف۱۹۵ اور ایسے لوگوں کی

اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ

خواہش پر نہ چلو ف۱۹۶ جو پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے

السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ ع لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ ع ۱۰ ۱۱ ۱۴

بہک گئے لعنت کئے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داود

وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا

اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر ف۱۹۷ یہ ف۱۹۸ بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا جو بری بات کرتے آپس میں

يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَرٰى كَثِيْرًا

ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے ف۱۹۹ ان میں تم بہت کو

مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ

دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی بری چیز اپنے لئے خود آگے بھیجی یہ کہ

سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ

اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ف۲۰۰ اور اگر وہ ایمان لاتے ف۲۰۱

ف۱۹۵ یہود کی زیادتی تو یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت ہی نہیں مانتے، اور نصاریٰ کی زیادتی یہ کہ انہیں معبود ٹھہراتے ہیں۔ ف۱۹۶ یعنی اپنے بد دین باپ دادا وغیرہ کی۔ ف۱۹۷ باشندگانِ ایلہ نے جب حد سے تجاوز کیا اور سنیچر کے روز شکار ترک کرنے کا جو حکم تھا اس کی مخالفت کی تو حضرت داود علیہ الصلوۃ والسلام نے ان پر لعنت کی اور ان کے حق میں بددعا فرمائی تو وہ بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیئے گئے اور اصحابِ مائدہ نے جب نازل شدہ خوان کی نعمتیں کھانے کے بعد کفر کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کے حق میں بددعا کی تو وہ خنزیر اور بندر ہوگئے اور ان کی تعداد پانچ ہزار تھی۔ (جمل وغیرہ) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہود اپنے آباء پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے: ہم انبیاء کی اولاد ہیں۔ اس آیت میں انہیں بتایا گیا کہ ان انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام نے ان پر لعنت کی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام نے ان پر لعنت کی ہے۔ **ایک قول** یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام نے سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جلوہ افروزی کی بشارت دی اور حضور پر ایمان نہ لانے اور کفر کرنے والوں پر لعنت کی۔ ف۱۹۸ لعنت ف۱۹۹ **مسئلہ:** آیت سے ثابت ہوا کہ نہی منکر یعنی برائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے اوّل تو انہیں منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی ان سے مل گئے اور کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ شامل ہوگئے ان کے اس عصیان وتعدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام کی زبان سے ان پر لعنت اتاری۔ ف۲۰۰ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار سے دوستی ومُوالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے۔ ف۲۰۱ صدق واخلاص کے ساتھ بغیر نفاق کے۔

بِاللّٰهِ وَالنَّبِیِّ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِیْرًا

اللّٰہ اور اِن نبی پر اور اس پر جو ان کی طرف اُترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے ۲۰۲ مگر ان میں تو بہتیرے (اکثر)

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ

فاسق ہیں ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں

وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ

اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے

قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ

جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں ۲۰۳ یہ اس لئے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ

لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

غرور نہیں کرتے ۲۰۴

۲۰۲ اس سے ثابت ہوا کہ مشرکین کے ساتھ دوستی اور موالات علامتِ نفاق ہے۔ ۲۰۳ اس آیت میں ان کی مدح ہے جو زمانۂ اقدس تک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے دین پر رہے اور سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی بعثت معلوم ہونے پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لے آئے۔ **شانِ نزول:** ابتدائے اسلام میں جب کفار قریش نے مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیں تو اصحاب کرام میں سے گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حضور کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان مہاجرین کے اسماء یہ ہیں حضرت عثمانِ غنی اور ان کی زوجہ طاہرہ حضرت رُقَیَّہ بنت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اور حضرت زبیر، حضرت عبداللّٰہ بن مسعود، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوحذیفہ اور ان کی زوجہ حضرت سَہلَہ بنت سہیل اور حضرت مُصعب بن عمیر، حضرت ابوسلمہ اور ان کی بی بی حضرت ام سلمہ بنت اُمیہ، حضرت عثمان بن مظعُون، حضرت عامر بن ربیعہ اور ان کی بی بی حضرت لیلٰی بنت ابی خَیثَمہ، حضرت حاطب بن عمرو حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللّٰہ عنھم یہ حضرات نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں بحری سفر کر کے حبشہ پہنچے اس ہجرت کو ہجرتِ اُولیٰ کہتے ہیں ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب گئے پھر اور مسلمان روانہ ہوتے رہے یہاں تک کہ بچوں اور عورتوں کے علاوہ مہاجرین کی تعداد بیاسی مردوں تک پہنچ گئی، جب قریش کو اس ہجرت کا علم ہوا تو انہوں نے ایک جماعت تحفہ تحائف دے کر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیجی ان لوگوں نے دربار شاہی میں باریابی حاصل کر کے بادشاہ سے کہا کہ ہمارے ملک میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو نادان بناڈالا ہے ان کی جماعت جو آپ کے ملک میں آئی ہے وہ یہاں فساد انگیزی کرے گی اور آپ کی رعایا کو باغی بنائے گی ہم آپ کو خبر دینے کے لئے آئے ہیں اور ہماری قوم درخواست کرتی ہے کہ آپ انہیں ہمارے حوالہ کیجئے۔ نجاشی بادشاہ نے کہا: ہم ان لوگوں سے گفتگو کرلیں یہ کہہ کر مسلمانوں کو طلب کیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کی والدہ کے حق میں کیا اعتقاد رکھتے ہو؟ حضرت جعفر بن ابی طالب نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ اللّٰہ کے بندے اور اس کے رسول اور کلمۃ اللّٰہ و رُوح اللّٰہ ہیں اور حضرت مریم کنواری پاک ہیں یہ سن کر نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی کا ٹکڑا اٹھا کر کہا: خدا کی قسم تمہارے آقا نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے کلام میں اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنی یہ لکڑی یعنی حضور کا ارشاد کلام عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بالکل مطابق ہے۔ یہ دیکھ کر مشرکین مکہ کے چہرے اتر گئے۔ پھر نجاشی نے قرآن شریف سننے کی خواہش کی، حضرت جعفر نے سورۂ مریم تلاوت کی اس وقت دربار میں نصرانی عالم اور درویش موجود تھے قرآن کریم سن کر بے اختیار رونے لگے اور نجاشی نے مسلمانوں سے کہا: تمہارے لئے میرے قَلَمرَو (مُلک) میں کوئی خطرہ نہیں۔ مشرکین مکہ ناکام پھرے اور مسلمان نجاشی کے پاس بہت عزت و آسائش کے ساتھ رہے اور فضل الٰہی سے نجاشی کو دولت ایمان کا شرف حاصل ہوا۔ اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ۲۰۴ **مسئلہ:** اس سے ثابت ہوا کہ علم اور ترک تکبر بہت کام آنے والی چیزیں ہیں اور ان کی بدولت ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ

اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اُترا ف۲۰۵ تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے اُبل رہی ہیں ف۲۰۶

مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾

اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ف۲۰۷ تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے ف۲۰۸

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا

اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس حق پر کہ ہمارے پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب

رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے ف۲۰۹ تو اللہ نے ان کے اس کہنے کے بدلے انہیں باغ دیئے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ

جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بدلہ ہے نیکوں کا ف۲۱۰ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ ع يٰٓاَيُّهَا ع ۹ ۱

وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ ہیں دوزخ والے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ

ایمان والو ف۲۱۱ حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں ف۲۱۲ اور حد سے نہ بڑھو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪

بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ

ف۲۰۵ یعنی قرآن شریف ف۲۰۶ یہ ان کی رقتِ قلب کا بیان ہے کہ قرآنِ کریم کے دل میں اثر کرنے والے مضامین سن کر رو پڑتے ہیں۔ چنانچہ نجاشی بادشاہ کی درخواست پر حضرت جعفر نے اس کے دربار میں سورۂ مریم اور سورۂ طٰہٰ کی آیات پڑھ کر سنائیں تو نجاشی بادشاہ اور اس کے درباری جن میں اس کی قوم کے علماء موجود تھے سب زار و قطار رونے لگے۔ اسی طرح نجاشی کی قوم کے ستر آدمی جو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے حضور سے سورۂ یٰسٓ سن کر بہت روئے۔ ف۲۰۷ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہم نے ان کے برحق ہونے کی شہادت دی ف۲۰۸ اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل کر جو روز قیامت تمام امتوں کے گواہ ہوں گے۔ (یہ انہیں انجیل سے معلوم ہو چکا تھا) ف۲۰۹ جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس ہوا تو یہود نے انہیں اس پر ملامت کی، اس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ہم کیوں ایمان نہ لاتے یعنی ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابلِ ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا کیونکہ یہ سبب ہے فلاحِ دارین کا۔ ف۲۱۰ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائیں اور حق کا اقرار کریں۔ ف۲۱۱ **شانِ نزول:** صحابہ کرام کی ایک جماعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ سن کر ایک روز حضرت عثمان بن مظعون کے یہاں جمع ہوئی اور انہوں نے باہم ترکِ دنیا کا عہد کیا اور اس پر اتفاق کیا کہ وہ ٹاٹ پہنیں گے، ہمیشہ دن میں روزہ رکھیں گے، شب عبادتِ الٰہی میں بیدار رہ کر گزارا کریں گے، بستر پر نہ لیٹیں گے، گوشت اور چکنائی نہ کھائیں گے، عورتوں سے جدا رہیں گے، خوشبو نہ لگائیں گے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اس ارادہ سے روک دیا گیا۔ ف۲۱۲ یعنی جس طرح حرام کو ترک کیا جاتا ہے اس طرح حلال چیزوں کو

وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ
اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی

اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ
کی قسموں پر ف۲۱۳ ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا ف۲۱۴ تو ایسی قسم کا بدلہ دس

عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ
مسکینوں کو کھانا دینا ف۲۱۵ اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے ف۲۱۶ یا انہیں کپڑے دینا ف۲۱۷ یا

تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ
ایک بردہ (غلام) آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے ف۲۱۸ یہ بدلہ ہے

اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَ احْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ ف۲۱۹ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو ف۲۲۰ اسی طرح اللہ تم سے اپنی

اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ
آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو اے ایمان والو شراب اور جوا اور

الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ
بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ
فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر اور دشمنی ڈلوا دے

ترک نہ کرو اور نہ مبالغۃً کسی حلال چیز کو یہ کہو کہ ہم نے اس کو اپنے اوپر حرام کرلیا۔ ف۲۱۳ غلط فہمی کی قسم یعنی یمین لغو یہ ہے کہ آدمی کسی واقعہ کو اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھالے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو ایسی قسم پر کفّارہ نہیں۔ ف۲۱۴ یعنی یمین مُنْعَقِدَہ پر جو کسی آئندہ امر پر قصد کر کے کھائی جائے ایسی قسم توڑنا گناہ بھی ہے اور اس پر کفّارہ بھی لازم ہے۔ ف۲۱۵ دونوں وقت کا خواہ انہیں کھلاوے یا پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو صدقہ فطر کی طرح دے دے۔ (دو کلو سے اسّی ۸۰ گرام کم۔ "فتاوی اہلسنت غیر مطبوعہ باب المدینہ کراچی")۔ مسئلہ: یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو دس روز دے دے یا کھلا دیا کرے۔ ف۲۱۶ یعنی نہ بہت اعلیٰ درجہ کا نہ بالکل ادنیٰ بلکہ متوسط۔ ف۲۱۷ اوسط درجہ کے جن سے اکثر بدن ڈھک سکے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک تہبند اور کرتا یا ایک تہبند اور ایک چادر ہو۔ مسئلہ: کفّارہ میں ان تینوں باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا دے خواہ کپڑے، خواہ غلام آزاد کرے، ہر ایک سے کفّارہ ادا ہو جائے گا۔ ف۲۱۸ مسئلہ: روزہ سے کفّارہ جب ہی ادا ہو سکتا ہے جبکہ کھانا، کپڑا دینے اور غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو۔ مسئلہ: یہ بھی ضروری ہے کہ یہ روزے متواتر رکھے جائیں۔ ف۲۱۹ اور قسم کھا کر توڑ دو یعنی اس کو پورا نہ کرو۔ مسئلہ: قسم توڑنے سے پہلے کفّارہ دینا درست نہیں۔ ف۲۲۰ یعنی انہیں پورا کرو اگر اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔

فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے ف۲۲۱ تو کیا تم

مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ

باز آئے اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ ف۲۲۲

فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۹۲﴾ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے ف۲۲۳ جو ایمان لائے اور نیک

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں ہے ف۲۲۴ جو کچھ انھوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور

الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ

نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۳﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ ع ۱۲ ۲

دوست رکھتا ہے ف۲۲۵ اے ایمان والو ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے

تَنَالُهٗۤ اَیْدِیْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ ۚ فَمَنِ

جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہونچیں ف۲۲۶ کہ اللہ پہچان کرادے ان کی جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں پھر اس

ف۲۲۱ اس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خوری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جوان بدیوں میں مبتلا ہو وہ ذکرِ الٰہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔ ف۲۲۲ اطاعتِ خدا اور رسول سے ف۲۲۳ یہ وعید و تہدید ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمِ الٰہی صاف صاف پہنچا دیا تو ان کا جو فرض تھا ادا ہو چکا اب جو اعراض کرے وہ مستحقِ عذاب ہے۔ ف۲۲۴ شانِ نزول: یہ آیت اُن اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو شراب حرام کیے جانے سے قبل وفات پا چکے تھے۔ حرمت شراب کا حکم نازل ہونے کے بعد صحابۂ کرام کو ان کی فکر ہوئی کہ ان سے اس کا مؤاخذہ ہوگا یا نہ ہوگا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حرمت کا حکم نازل ہونے سے قبل جن نیک ایمانداروں نے کچھ کھایا پیا وہ گنہگار نہیں۔ ف۲۲۵ آیت میں لفظ "اِتَّقَوْا" جس کے معنی ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں تین مرتبہ آیا ہے۔ پہلے سے شرک سے ڈرنا اور پرہیز کرنا، دوسرے سے شراب اور جوئے سے بچنا، تیسرے سے تمام محرمات سے پرہیز کرنا مراد ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ پہلے سے ترکِ شرک، دوسرے سے ترکِ معاصی و محرمات، تیسرے سے ترکِ شبہات مراد ہے۔ بعض کا قول ہے کہ پہلے سے تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اس پر قائم رہنا اور تیسرے سے زمانۂ نزولِ وحی میں یا اس کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں ان کو چھوڑ دینا مراد ہے۔ (مدارک و خازن و جمل وغیرہ) ف۲۲۶ ٦ ہجری جس میں حُدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اس سال مسلمان مُحرِم (حالتِ احرام میں) تھے، اس حالت میں وہ اس آزمائش میں ڈالے گئے کہ وُحوش و طُیور (جنگلی جانور اور پرندے) بکثرت آئے اور ان کی سواریوں پر چھا گئے، ہاتھ سے پکڑنا، ہتھیار سے شکار کر لینا بالکل اختیار میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس آزمائش میں وہ بفضلِ الٰہی فرمانبردار ثابت ہوئے اور حکمِ الٰہی کی تعمیل میں ثابت قدم رہے۔ (خازن وغیرہ)

اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۹۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا

کے بعد جو حد سے بڑھے ف۲۲۷ اس کے لیے درد ناک سزا ہے اے ایمان والو شکار

الصَّیْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا

نہ مارو جب تم احرام میں ہو ف۲۲۸ اور تم میں جو اُسے قصداً قتل کرے ف۲۲۹ تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ

قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ

ویسا ہی جانور مویشی سے دے ف۲۳۰ تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں ف۲۳۱ یہ قربانی ہو کعبہ کو پہونچتی ف۲۳۲ یا

كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ

کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا ف۲۳۳ یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ

اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا ف۲۳۴ اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے

ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّیَّارَةِ ۚ

بدلہ لینے والا حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو

وَ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ

اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار ف۲۳۵ جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں

ف۲۲۷ اور بعد ابتلاء کے نافرمانی کرے ف۲۲۸ مسئلہ: مُحرِم پر شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی جانور کو مارنا حرام ہے۔ مسئلہ: جانور کی طرف شکار کرنے کے لیے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا بھی شکار میں داخل اور ممنوع ہے۔ مسئلہ: حالت احرام میں ہر وحشی جانور کا شکار ممنوع ہے خواہ وہ حلال ہو یا نہ ہو۔ مسئلہ: کاٹنے والا کتا اور کوّا، اور بچھو اور چیل اور چوہا اور بھیڑیا اور سانپ ان جانوروں کو احادیث میں فواسق فرمایا گیا اور ان کے قتل کی اجازت دی گئی۔ مسئلہ: مچھر، پسّو، چیونٹی، مکھی اور حشرات الارض اور حملہ آور درندوں کو مارنا معاف ہے۔ (تفسیر احمدی وغیرہ) ف۲۲۹ مسئلہ: حالت احرام میں جن جانوروں کا مارنا ممنوع ہے وہ ہر حال میں ممنوع ہے عمداً ہو یا خطاءً۔ عمداً کا حکم تو اس آیت سے معلوم ہوا اور خطاءً کا حدیث شریف سے ثابت ہے۔ (مدارک) ف۲۳۰ ویسا ہی جانور دینے سے مراد یہ ہے کہ قیمت میں مارے ہوئے جانور کے برابر ہو۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کا یہی قول ہے اور امام محمد و شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک خِلقت و صورت میں مارے ہوئے جانور کی مثل ہونا مراد ہے۔ (مدارک واحمدی) ف۲۳۱ یعنی قیمت کا اندازہ کریں اور قیمت وہاں کی معتبر ہوگی جہاں شکار مارا گیا ہو یا اس کے قریب کے مقام کی۔ ف۲۳۲ یعنی کفّارہ کے جانور کا حرمِ مکہ شریف کے باہر ذبح کرنا درست نہیں، مکہ مکرّمہ میں ہونا چاہیے اور عین کعبہ میں بھی ذبح جائز نہیں اسی لیے کعبہ کو پہنچتی فرمایا کعبہ کے اندر نہ فرمایا اور کفّارہ کھانے یا روزہ سے ادا کیا جائے تو اس کے لیے مکہ مکرّمہ میں ہونے کی قید نہیں باہر بھی جائز ہے۔ (تفسیر احمدی وغیرہ) ف۲۳۳ مسئلہ: یہ بھی جائز ہے کہ شکار کی قیمت کا غلّہ خرید کر مساکین کو اس طرح دے کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کے برابر پہنچے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس قیمت میں جتنے مسکینوں کے ایسے حصے ہوتے تھے اتنے روزے رکھے۔ ف۲۳۴ یعنی اس حکم سے قبل جو شکار مارے۔ ف۲۳۵ اس آیت میں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ مُحرِم کے لیے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام۔ دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہو اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش خشکی میں ہو۔

تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ

اٹھنا ہے اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام کا باعث کیا ف۲۳۶ اور حرمت والے

الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي

مہینے ف۲۳۷ اور حرم کی قربانی اور گلے میں علامت آویزاں جانوروں کو ف۲۳۸ یہ اس لیے کہ تم یقین کرو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْۤا

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے جان رکھو کہ

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؕ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى

اللہ کا عذاب سخت ہے ف۲۳۹ اور اللہ بخشنے والا مہربان رسول پر نہیں

الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا

مگر حکم پہونچانا ف۲۴۰ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے اور جو تم چھپاتے ہو ف۲۴۱ تم فرما دو

يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

کہ ستھرا اور گندہ برابر نہیں ف۲۴۲ اگرچہ تجھے گندے کی کثرت بھائے تو اللہ سے ڈرتے رہو

يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا ع ۱۳ ۷ ۲

اے عقل والو کہ تم فلاح پاؤ اے ایمان والو ایسی باتیں نہ

عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ

پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں ف۲۴۳ اور اگر انھیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے

ف۲۳۶ کہ وہاں دینی و دُنیوی اُمور کا قیام ہوتا ہے، خائف وہاں پناہ لیتا ہے، ضعیفوں کو وہاں امن ملتی ہے، تاجر وہاں نفع پاتے ہیں، حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہوکر مناسک ادا کرتے ہیں۔ ف۲۳۷ یعنی ذی الحجہ کو جس میں حج کیا جاتا ہے۔ ف۲۳۸ کہ ان میں ثواب زیادہ ہے، ان سب کو تمہارے مصالح کے قیام کا سبب بنایا۔ ف۲۳۹ تو حرم واحرام کی حرمت کا لحاظ رکھو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت ''شَدِيْدُ الْعِقَاب'' ذکر فرمائی تاکہ خوف ورجاء سے تکمیل ایمان ہو اس کے بعد صفتِ غفور ورحیم بیان فرما کر اپنی وسعت ورحمت کا اظہار فرمایا۔ ف۲۴۰ تو جب رسول حکم پہنچا کر فارغ ہوگئے تو تم پر طاعت لازم اور حجت قائم ہوگئی اور جائے عذر باقی نہ رہی۔ ف۲۴۱ اس کو تمہارے ظاہر و باطن، نفاق و اخلاص سب کا علم ہے۔ ف۲۴۲ یعنی حلال و حرام، نیک و بد، مسلم و کافر اور کھرا کھوٹا ایک درجہ میں نہیں ہوسکتا۔ ف۲۴۳ **شانِ نزول:** بعض لوگ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بے فائدہ سوال کیا کرتے تھے، یہ خاطر مبارک پر گراں ہوتا تھا۔ ایک روز فرمایا کہ جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دونگا، ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے؟ فرمایا: جہنم۔ دوسرے نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتادیا جس کے نطفہ سے وہ تھا کہ صداقہ ہے باوجودیکہ اس کی ماں کا شوہر اور تھا، جس کا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔ (تفسیر احمدی) بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا: جس کو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرے! عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہوکر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟

تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ

تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی اللہ انہیں معاف فرماچکا ہے ف۲۴۴ اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے تم سے اگلی ایک قوم نے

قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِیْرَةٍ وَّ لَا

انھیں پوچھا ف۲۴۵ پھر ان سے منکر ہو بیٹھے اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ

سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِیْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ ۙ وَّ لٰكِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَى

بجار اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ف۲۴۶ ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا

اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى

افترا باندھتے ہیں ف۲۴۷ اور ان میں اکثر نرے بےعقل ہیں ف۲۴۸ اور جب ان سے کہا جائے آؤ اس طرف

مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ

جو اللہ نے اُتارا اور رسول کی طرف ف۲۴۹ کہیں ہمیں وہ بہت ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا

فرمایا: حذافہ۔ پھر فرمایا: اور پوچھو! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُٹھ کر اقرارِ ایمان و رسالت کے ساتھ معذرت پیش کی۔ ابن شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے شکایت کی اور کہا کہ تو بہت نالائق بیٹا ہے، تجھے کیا معلوم کہ زمانہ جاہلیت کی عورتوں کا کیا حال تھا، خدانخواستہ تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسی رسوا ہوتی، اس پر عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ اگر حضور کسی حبشی غلام کو میرا باپ بتادیتے تو میں یقین کے ساتھ مان لیتا۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریق استہزاء اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے کوئی کہتا: میرا باپ کون ہے؟ کوئی پوچھتا میری اونٹنی گم ہوگئی ہے وہ کہاں ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں حج فرض ہونے کا بیان فرمایا۔ اس پر ایک شخص نے کہا: کیا ہر سال فرض ہے؟ حضرت نے سکوت فرمایا، سائل نے سوال کی تکرار کی تو ارشاد فرمایا کہ جو میں بیان نہ کروں اس کے درپے نہ ہو اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم نہ کرسکتے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ احکام حضور کو مُفَوَّض (عطا کردیئے گئے) ہیں جو فرض فرمادیں وہ فرض ہوجائے نہ فرمائیں نہ ہو۔ ف۲۴۴ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس اَمر کی شرع میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا، حرام وہ ہے جس کو اس نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف تو کُلفَت (تکلیف ومشقت) میں نہ پڑو۔ (خازن) ف۲۴۵ اپنے انبیاء سے۔ اور بےضرورت سوال کیے۔ حضراتِ انبیاء نے احکام بیان فرمادیئے تو بجا نہ لاسکے۔ ف۲۴۶ زمانۂ جاہلیت میں کفّار کا یہ دستور تھا کہ جو اونٹنی پانچ مرتبہ بچے جنتی اور آخر مرتبہ اس کے نر ہوتا اس کا کان چیر دیتے پھر نہ اس پر سواری کرتے نہ اس کو ذبح کرتے نہ پانی اور چارے پر سے ہنکاتے اس کو بَحِیْرَہ کہتے اور جب سفر پیش ہوتا یا کوئی بیمار ہوتا تو یہ نذر کرتے کہ اگر میں سفر سے بخیریت واپس آؤں یا تندرست ہوجاؤں تو میری اونٹنی سَائِبَہ (بجار) ہے اور اس سے بھی نفع اٹھانا بَحِیْرَہ کی طرح حرام جانتے اور اس کو آزاد چھوڑ دیتے اور بکری جب سات مرتبہ بچے جن چکتی تو اگر ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو مرد کھاتے اور اگر مادہ ہوتا تو بکریوں میں چھوڑ دیتے اور ایسے ہی اگر نر مادہ دونوں ہوتے اور کہتے کہ یہ اپنے بھائی سے مل گئی اس کو وَصِیْلَہ کہتے اور جب نر اونٹ سے دس گیا بھ (حمل) حاصل ہوجاتے تو اس کو چھوڑ دیتے، نہ اس پر سواری کرتے، نہ اس سے کام لیتے، نہ اس کو چارے پانی پر سے روکتے، اس کو حامی کہتے۔ (مدارک) بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ بَحِیْرَہ وہ ہے جس کا دودھ بتوں کے لئے روکتے تھے، کوئی اس جانور کا دودھ نہ دوہتا اور سَائِبَہ وہ جس کو اپنے بتوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے کوئی ان سے کام نہ لیتا۔ یہ رسمیں زمانہ جاہلیت سے ابتدائے عہد اسلام تک چلی آرہی تھیں۔ اس آیت میں ان کو باطل کیا گیا۔ ف۲۴۷ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو حرام نہیں کیا، اس کی طرف اس کی نسبت غلط ہے۔ ف۲۴۸ جو اپنے سرداروں کے کہنے سے ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اتنا شعور نہیں رکھتے کہ جو چیز اللہ اور اس کے رسول نے حرام نہ کی اس کو کوئی حرام نہیں کرسکتا۔ ف۲۴۹ یعنی حکمِ خدا اور رسول کا اتباع کرو اور سمجھ لو کہ یہ چیزیں حرام نہیں۔

اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانیں اور نہ راہ پر ہوں ف۲۵۰ اے ایمان

اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ

والو تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو ف۲۵۱ تم سب کی رجوع

مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ ہی کی طرف ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے اے ایمان والو ف۲۵۲

شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا

تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے ف۲۵۳ وصیت کرتے وقت تم میں کے دو

عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ

معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ

ف۲۵۰ یعنی باپ دادا کا اتباع جب درست ہوتا کہ وہ علم رکھتے اور سیدھی راہ پر ہوتے۔ ف۲۵۱ مسلمان کفّار کی محرومی پر افسوس کرتے تھے اور انہیں رنج ہوتا تھا کہ کفّار عناد میں مبتلا ہوکر دولت اسلام سے محروم رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی فرمادی کہ اس میں تمہارا کچھ ضرر نہیں امر بالمعروف، نہی عن المنکر کا فرض ادا کرکے تم بری الذمہ ہوچکے تم اپنی نیکی کی جزا پاؤ گے۔ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: اس آیت میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے وجوب کی بہت تاکید کی ہے کیونکہ اپنی فکر رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی خبر گیری کرے، نیکیوں کی رغبت دلائے، بدیوں سے روکے۔ (خازن) ف۲۵۲ شانِ نزول: مہاجرین میں سے بُدَیل جو حضرت عمرو بن العاص کے موالی (غلاموں) میں سے تھے بقصد تجارت ملک شام کی طرف دو نصرانیوں کے ساتھ روانہ ہوئے ان میں سے ایک کا نام تَمِیْم بن اوس دَارِی تھا اور دوسرے کا عَدِی بن بَدَّاء، شام پہنچتے ہی بدیل بیمار ہوگئے اور انہوں نے اپنے تمام سامان کی ایک فہرست لکھ کر سامان میں ڈال دی اور ہمراہیوں کو اس کی اطلاع نہ دی جب مرض کی شدت ہوئی تو بدیل نے تَمِیْم و عَدِی دونوں کو وصیت کی کہ ان کا تمام سرمایہ مدینہ شریف پہنچ کر ان کے اہل کو دے دیں اور بدیل کی وفات ہوگئی۔ ان دونوں نے ان کی موت کے بعد ان کا سامان دیکھا اس میں ایک چاندی کا جام تھا جس پر سونے کا کام بنا تھا اس میں تین سو مثقال چاندی تھی بدیل یہ جام بادشاہ کو نذر کرنے کے قصد سے لائے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے دونوں ساتھیوں نے اس جام کو غائب کردیا اور اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد جب یہ لوگ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہوں نے بدیل کا سامان ان کے گھر والوں کے سپرد کردیا۔ سامان کھولنے پر فہرست ان کے ہاتھ آگئی جس میں تمام متاع کی تفصیل تھی۔ سامان کو اس کے مطابق کیا تو جام نہ پایا۔ اب وہ تَمِیْم و عَدِی کے پاس پہنچے اور انہوں نے دریافت کیا کہ کیا بدیل نے کچھ سامان بیچا بھی تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ کہا: کوئی تجارتی معاملہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر دریافت کیا بدیل بہت عرصہ بیمار رہے اور انہوں نے اپنے علاج میں کچھ خرچ کیا؟ انہوں نے کہا: نہیں، وہ تو شہر پہنچتے ہی بیمار ہوگئے اور جلد ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ اس پر ان لوگوں نے کہا کہ ان کے سامان میں ایک فہرست ملی ہے اس میں چاندی کا ایک جام سونے سے منقش کیا ہوا جس میں تین سو مثقال چاندی ہے یہ بھی لکھا ہے۔ تمیم و عدی نے کہا: ہمیں نہیں معلوم، ہمیں تو جو وصیت کی تھی اس کے مطابق سامان ہم نے تمہیں دے دیا جام کی ہمیں خبر بھی نہیں۔ یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا، تَمِیْم و عَدِی وہاں بھی انکار پر جمے رہے اور قسم کھالی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ پھر وہ جام مکہ مکرمہ میں پکڑا گیا، جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا کہ میں نے یہ جام تَمِیْم و عَدِی سے خریدا ہے۔ مالکِ جام کے اولیاء میں سے دو شخصوں نے کھڑے ہوکر قسم کھائی کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ احق (اہم اور درست) ہے، یہ جام ہمارے مورِث کا ہے۔ اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (ترمذی) ف۲۵۳ یعنی موت کا وقت قریب آئے، زندگی کی امید نہ رہے، موت کے آثار و علامات ظاہر ہوں۔

فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةُ الْمَوْتِؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَیُقْسِمٰنِ

پھر تمہیں موت کا حادثہ پہونچے ان دونوں کو نماز کے بعد روکو ۲۵۴ وہ اللہ کی

بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمَنًا وَّ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰىۙ وَ لَا نَكْتُمُ

قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ۲۵۵ ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے ۲۵۶ اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی

شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ ۝۱۰۶ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ

نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ کے سزوار

اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ

ہوئے ۲۵۷ تو ان کی جگہ دو اور کھڑے ہوں ان میں سے کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے ان کا حق لے کر ان کو نقصان پہونچایا ۲۵۸ جو میت سے

الْاَوْلَیٰنِ فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَ مَا

زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے ان دو کی گواہی سے اور ہم

اعْتَدَیْنَاۤ ﳑ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۰۷ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ

حد سے نہ بڑھے ۲۵۹ ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی

عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ یَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌۢ بَعْدَ اَیْمَانِهِمْؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ

جیسی چاہئے ادا کریں یا ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کردی جائیں ان کی قسموں کے بعد ۲۶۰ اور اللہ سے ڈرو

وَ اسْمَعُوْاؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۠ ۝۱۰۸ ع یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ ع ١٤ ٨

اور حکم سنو اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا جس دن اللہ جمع فرمائے گا

۲۵۴ اس نماز سے نمازِ عصر مراد ہے کیونکہ وہ لوگوں کے اجتماع کا وقت ہوتا ہے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نمازِ ظہر یا عصر۔ کیونکہ اہلِ حجاز مقدمات اسی وقت کرتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھ کر عدی و تمیم کو بلایا ان دونوں کو منبر شریف کے پاس قسمیں دیں، ان دونوں نے قسمیں کھائیں، اس کے بعد مکہ مکرمہ میں وہ جام پکڑا گیا تو جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا: میں نے تمیم و عدی سے خریدا ہے۔ (مدارک) ۲۵۵ ان کی امانت و دیانت میں اور وہ یہ کہیں کہ ۲۵۶ یعنی جھوٹی قسم نہ کھائیں گے اور کسی کی خاطر ایسا نہ کریں گے ۲۵۷ خیانت کے یا جھوٹ وغیرہ کے ۲۵۸ اور وہ میت کے اہل و اقارب ہیں۔ ۲۵۹ چنانچہ بُدَیل کے واقعہ میں جب ان کے دونوں ہمراہیوں کی خیانت ظاہر ہوئی تو بدیل کے ورثاء میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ یہ جام ہمارے مورِث کا ہے اور ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ ٹھیک ہے۔ ۲۶۰ حاصل معنی یہ ہے کہ اس معاملہ میں جو حکم دیا گیا کہ عدی و تمیم کی قسموں کے بعد مال برآمد ہونے پر اولیائے میت کی قسمیں لی گئیں یہ اس لیے کہ لوگ اس واقعہ سے سبق لیں اور شہادتوں میں راہِ حق و صواب نہ چھوڑیں اور اس سے خائف رہیں کہ جھوٹی گواہی کا انجام شرمندگی و رسوائی ہے۔ فائدہ: مدعی پر قسم نہیں لیکن یہاں جب مال پایا گیا تو مدعا علیہما نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے میت سے خرید لیا تھا اب ان کی حیثیت مدعی کی ہوگئی اور ان کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہ تھا، لہٰذا ان کے خلاف اولیائے میت کی قسم لی گئی۔

الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

رسولوں کو ف۲۶۱ پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا ف۲۶۲ عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا

الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى

خوب جاننے والا ف۲۶۳ جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور

وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۟ قف تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وقف لازم

اپنی ماں پر ف۲۶۴ جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی ف۲۶۵ تو لوگوں سے باتیں کرتا پالنے (جھولے) میں ف۲۶۶ اور پکی عمر کا ہو کر ف۲۶۷

وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ

اور جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت ف۲۶۸ اور توریت اور انجیل اور جب تو مٹی

مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا

سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے

بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى

اڑنے لگتی ف۲۶۹ اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا اور جب تو مُردوں کو میرے حکم سے

بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ

زندہ نکالتا ف۲۷۰ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا ف۲۷۱ جب تو ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ

ان میں کے کافر بولے کہ یہ ف۲۷۲ تو نہیں مگر کھلا جادو اور جب میں نے حواریوں ف۲۷۳

ف۲۶۱ یعنی روز قیامت ف۲۶۲ یعنی جب تم نے اپنی امتوں کو ایمان کی دعوت دی تو انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا؟ اس سوال میں منکرین کی توبیخ ہے۔ ف۲۶۳ انبیاء کا یہ جواب ان کے کمالِ ادب کی شان ظاہر کرتا ہے کہ وہ علمِ الٰہی کے حضور اپنے علم کو اصلاً نظر میں نہ لائیں گے اور قابلِ ذکر قرار نہ دیں گے اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم و عدل پر تفویض فرما (سونپ) دیں گے۔ ف۲۶۴ کہ میں نے ان کو پاک کیا اور جہاں کی عورتوں پر ان کو فضیلت دی۔ ف۲۶۵ یعنی حضرت جبریل سے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے اور حوادث میں اُن کی مدد کرتے۔ ف۲۶۶ صغر سنی میں، اور یہ معجزہ ہے۔ ف۲۶۷ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے کیونکہ کہولت (بڑھاپے) کا وقت آنے سے پہلے آپ اٹھا لیے گئے، نزول کے وقت آپ تینتیس ۳۳ سال کے جوان کی صورت میں جلوہ افروز ہونگے اور بمصداق اس آیت کے کلام کریں گے اور جو پالنے (جھولے) میں فرمایا تھا "اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰهِ" (میں ہوں اللہ کا بندہ) وہی فرمائیں گے۔ (جمل) ف۲۶۸ یعنی اسرارِ علوم ف۲۶۹ یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ تھا۔ ف۲۷۰ اندھے اور سفید داغ والے کو بینا اور تندرست کرنا اور مردوں کو قبروں سے زندہ کر کے نکالنا یہ سب بِاِذْنِ اللّٰہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جلیلہ ہیں۔ ف۲۷۱ یہ ایک اور نعمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہود کے شر سے محفوظ رکھا جنہوں نے حضرت کے معجزاتِ باہرات دیکھ کر آپ کے قتل کا ارادہ کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہود نامراد رہ گئے۔ ف۲۷۲ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ف۲۷۳ حواری حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب اور آپ کے

إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي ۚ قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا

کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ف۲۷۴ ایمان لاؤ بولے ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ

مُسْلِمُونَ ﴿١١١﴾ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ

ہم مسلمان ہیں ف۲۷۵ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ کا رب ایسا

رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ

کرے گا کہ ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتارے ف۲۷۶ کہا اللہ سے ڈرو اگر

كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَ

ایمان رکھتے ہو ف۲۷۷ بولے ہم چاہتے ہیں ف۲۷۸ کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل ٹھہریں ف۲۷۹ اور

نَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ عِيسَى

ہم آنکھوں دیکھ لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ف۲۸۰ اور ہم اس پر گواہ ہوجائیں ف۲۸۱ عیسیٰ ابن مریم

ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ

نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ

لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ

ہمارے لیے عید ہو ف۲۸۲ ہمارے اگلے پچھلوں کی ف۲۸۳ اور تیری طرف سے نشانی ف۲۸۴ اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر

مخصوصین ہیں۔ ف۲۷۴ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ف۲۷۵ ظاہر اور باطن میں مخلص ومطیع۔ ف۲۷۶ معنی یہ ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ اس باب میں آپ کی دعا قبول فرمائے گا۔ ف۲۷۷ اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ یہ مراد حاصل ہو۔ بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ تمام امتوں سے نرالا سوال کرنے میں اللہ سے ڈرو یا یہ معنی ہیں کہ اس کی کمالِ قدرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں تردُّد نہ کرو۔ حواری مومن، عارف اور قدرتِ الٰہیہ کے معترف تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا: ف۲۷۸ حصول برکت کے لیے ف۲۷۹ اور یقین قوی ہو اور جیسا کہ ہم نے قدرتِ الٰہی کو دلیل سے جانا ہے مشاہدہ سے بھی اس کو پختہ کرلیں۔ ف۲۸۰ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ف۲۸۱ اپنے بعد والوں کے لیے۔ حواریوں کے یہ عرض کرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب تم ان روزوں سے فارغ ہوجاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرو گے قبول ہوگی۔ انہوں نے روزے رکھ کر خوان اترنے کی دعا کی اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل فرمایا اور موٹا لباس پہنا اور دو رکعت نماز ادا کی اور سر مبارک جھکایا اور رو کر یہ دعا کی جس کا اگلی آیت میں ذکر ہے۔ ف۲۸۲ یعنی ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنائیں، اس کی تعظیم کریں، خوشیاں منائیں، تیری عبادت کریں، شکر بجالائیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید بنانا اور خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا، شکرِ الٰہی بجالانا طریقۂ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکرِ الٰہی بجالانا اور اظہارِ فرح اور سرور کرنا مستحسن ومحمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ ف۲۸۳ جو دیندار ہمارے زمانہ میں ہیں ان کی اور جو ہمارے بعد آئیں ان کی ف۲۸۴ تیری قدرت کی اور میری نبوت کی۔

الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ

روزی دینے والا ہے اللہ نے فرمایا کہ میں اُسے تم پر اتارتا ہوں پھر اب جو تم میں کفر کرے گا ف۲۸۵

فَاِنِّيْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع وَ اِذْ قَالَ ع ۱۵ ۷ ۵

تو بے شک میں اسے وہ عذاب دوں گا کہ سارے جہان میں کسی پر نہ کروں گا ف۲۸۶ اور جب اللہ

اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ

فرمائے گا ف۲۸۷ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ

اللہ کے سوا ف۲۸۸ عرض کرے گا پاکی ہے تجھے ف۲۸۹ مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں

بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَاۤ اَعْلَمُ مَا وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پہونچتی ف۲۹۰ اگر میں نے ایسا کہا ہو تو ضرور تجھے معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو

فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ

تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا ف۲۹۱ میں نے تو ان سے نہ کہا مگر وہی جو مجھے تو نے حکم

بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ

دیا تھا کہ اللہ کو پوجو جو میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں

فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ

ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا ف۲۹۲ تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے

شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

سامنے حاضر ہے ف۲۹۳ اگر تو انھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے

ف۲۸۵ یعنی خوان نازل ہونے کے بعد ف۲۸۶ چنانچہ آسمان سے خوان نازل ہوا اس کے بعد جنہوں نے ان میں سے کفر کیا وہ صورتیں مسخ کر کے خنزیر بنادیئے گئے اور تین روز میں سب ہلاک ہوگئے۔ ف۲۸۷ روزِ قیامت عیسائیوں کی توبیخ کے لیے ف۲۸۸ اس خطاب کو سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کانپ جائیں گے اور ف۲۸۹ جملہ نقائص وعیوب سے اور اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہوسکے۔ ف۲۹۰ یعنی جب کوئی تیرا شریک نہیں ہوسکتا تو میں یہ لوگوں سے کیسے کہہ سکتا تھا۔ ف۲۹۱ علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا اور معاملہ اس کو تفویض کردینا اور عظمتِ الٰہی کے سامنے اپنی مسکینی کا اظہار کرنا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ ادب ہے۔ ف۲۹۲ "تَوَفَّيْتَنِيْ" کے لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر دلیل لانا صحیح نہیں کیونکہ اوّل تو لفظ "توفی" موت کے لیے خاص نہیں کسی شے کے پورے طور پر لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ بغیر موت کے ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا: "اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا" (اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں ان کے سوئے میں) (رکوع:۲) دوم جب یہ سوال وجواب روزِ قیامت کا ہے تو اگر لفظ "تَوَفّی" موت کے معنی میں بھی فرض کرلیا جائے

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ

تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا ۲۹۴ اللہ نے فرمایا کہ یہ ۲۹۵ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ۲۹۶

صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ

ان کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١٩﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ

اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی اللہ ہی کے لیے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٢٠﴾ ع ١٦

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۲۹۷

اٰياتها ١٦٥ ‏ ٦ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ٥٥ ‏ رکوعاتها ٢٠

سورۂ اَنعام مکیہ ہے، اس میں ایک سو پینسٹھ آیتیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم والا ف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۵ؕ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۲ اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی ف۳

جب بھی حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کی موت قبل نزول اس سے ثابت نہ ہو سکے گی۔ ف۲۹۳ اور میرا ان کا کسی کا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ ف۲۹۴ حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کو معلوم ہے کہ قوم میں بعض لوگ کفر پر مُصِر رہے، بعض شرف ایمان سے مشرف ہوئے اس لیے آپ کی بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض ہے کہ ان میں سے جو کفر پر قائم رہے اُن پر تو عذاب فرمائے تو بالکل حق و بجا اور عدل وانصاف ہے کیونکہ اُنہوں نے حجت تمام ہونے کے بعد کفر اختیار کیا اور جو ایمان لائے انہیں تو بخشے تو تیرا فضل و کرم ہے اور تیرا ہر کام حکمت ہے۔ ف۲۹۵ روزِ قیامت ف۲۹۶ جو دنیا میں سچائی پر رہے جیسے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام۔ ف۲۹۷ صادق کو ثواب دینے پر بھی اور کاذب کو عذاب فرمانے پر بھی۔ مسئلہ: قدرت ممکنات سے متعلق ہوتی ہے نہ کہ واجبات و محالات سے تو معنی آیت کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر ممکن الوجود پر قادر ہے۔ (جمل) مسئلہ: کِذب وغیرہ عیوب وقبائح اللہ سُبْحَانَه تبَارَكَ وَتَعَالٰى کے لیے محال ہیں اِن کو تحتِ قدرت بتانا اور اس آیت سے سند لانا غلط و باطل ہے۔ ف۱ سورۂ اَنعام مکی ہے اس میں بیس رکوع اور ایک سو پینسٹھ آیتیں تین ہزار ایک سو کلمہ اور بارہ ہزار نو سو پینتیس حرف ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ کل سورۃ ایک ہی شب میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی اور اس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے آئے جن سے آسمانوں کے کنارہ بھر گئے۔ یہ بھی ایک روایت میں ہے کہ وہ فرشتے تسبیح و تقدیس کرتے آئے اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم " سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم " فرماتے ہوئے سربسجود ہوئے۔ ف۲ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا توریت میں سب سے اول یہی آیت ہے، اس آیت میں بندوں کو شانِ استغناء کے ساتھ حمد کی تعلیم فرمائی گئی اور پیدائش آسمان و زمین کا ذکر اس لئے ہے کہ ان میں ناظرین کے لیے بہت عجائب قدرت و غرائب حکمت اور عبرتیں و منافع ہیں۔ ف۳ یعنی ہر ایک اندھیری اور روشنی خواہ وہ اندھیری شب کی ہو یا کفر کی یا جہل کی یا جہنم کی اور روشنی خواہ دن کی ہو یا ایمان و ہدایت و علم و جنت کی۔ ظُلُمَات کو جمع اور نُور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ باطل کی راہیں بہت کثیر ہیں اور راہِ حق صرف ایک دین اسلام۔

ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ① هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ

اس پر ف۴ کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ف۵ وہی ہے جس نے تمہیں ف۶ مٹی سے پیدا کیا

ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ② وَ هُوَ

پھر ایک میعاد کا حکم رکھا ف۷ اور ایک مقررہ وعدہ اس کے یہاں ہے ف۸ پھر تم لوگ شک کرتے ہو اور وہی

اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا

اللہ ہے آسمانوں کا اور زمین کا ف۹ اسے تمہارا چھپا اور ظاہر سب معلوم ہے اور تمہارے

تَكْسِبُوْنَ ③ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

کام جانتا ہے اور ان کے پاس کوئی بھی نشانی ان کے رب کی نشانیوں سے نہیں آتی مگر اس سے منھ

مُعْرِضِیْنَ ④ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ

پھیر لیتے ہیں تو بے شک انھوں نے حق کو جھٹلایا ف۱۰ جب ان کے پاس آیا تو اب انھیں خبر ہوا

اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ⑤ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ

چاہتی ہے اس چیز کی جس پر ہنس رہے تھے ف۱۱ کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے ف۱۲ کتنی سنگتیں

مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ

(قومیں) کھپادیں انھیں ہم نے زمین میں وہ جماؤ دیا ف۱۳ جو تم کو نہ دیا اور ان پر

عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ

موسلا دھار پانی بھیجا ف۱۴ اور ان کے نیچے نہریں بہائیں ف۱۵ تو انھیں ہم نے ان کے گناہوں

بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ⑥ وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ

کے سبب ہلاک کیا ف۱۶ اور ان کے بعد اور سنگت اٹھائی ف۱۷ اور اگر ہم تم پر کاغذ

ف۴ یعنی باوجود ایسے دلائل پر مطلع ہونے اور ایسے نشانہائے قدرت دیکھنے کے ف۵ دوسروں کو حتی کہ پتھروں کو پوجتے ہیں باوجودیکہ اس کے مُقِر (اقراری) ہیں کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ ف۶ یعنی تمہاری اصل حضرت آدم کو جن کی نسل سے تم پیدا ہوئے۔ فائدہ: اس میں مشرکین کا ردّ ہے جو کہتے تھے کہ ہم جب گل کر مٹی ہو جائیں گے پھر کیسے زندہ کیے جائیں گے؟ انہیں بتایا گیا کہ تمہاری اصل مٹی ہی سے ہے تو پھر دوبارہ پیدا کیے جانے پر کیا تعجب! جس قادر نے پہلے پیدا کیا اس کی قدرت سے بعد موت زندہ فرمانے کو بعید جاننا نادانی ہے۔ ف۷ جس کے پورا ہو جانے پر تم مر جاؤ گے۔ ف۸ مرنے کے بعد اٹھانے کا۔ ف۹ اس کا کوئی شریک نہیں۔ ف۱۰ یہاں حق سے یا قرآن مجید کی آیات مراد ہیں یا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے معجزات۔ ف۱۱ کہ وہ کیسی عظمت والی ہے اور اس کی ہنسی بنانے کا انجام کیسا وبال وعذاب۔ ف۱۲ پچھلی امتوں میں سے ف۱۳ قوت ومال اور دنیا کے کثیر سامان دے کر ف۱۴ جس سے کھیتیاں شاداب ہوں ف۱۵ جس سے باغ پرورش پائے اور دنیا کی زندگانی کے لیے عیش وراحت کے اسباب بہم پہنچے ف۱۶ کہ انہوں نے انبیاء کی تکذیب کی اور ان کا یہ سروسامان

كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ

میں کچھ لکھا ہوا اُتارتے و۱۸ کہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے جب بھی کافر کہتے کہ یہ نہیں

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا

مگر کھلا جادو اور بولے و۱۹ ان پر و۲۰ کوئی فرشتہ کیوں نہ اُتارا گیا اور اگر ہم فرشتہ اتارتے و۲۱

لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝٨ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا

تو کام تمام ہوگیا ہوتا و۲۲ پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی و۲۳ اور اگر ہم نبی کو فرشتہ کرتے و۲۴ جب بھی اسے مرد ہی بناتے و۲۵

وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝٩ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ

اور ان پر وہی شبہ رکھتے جس میں اب پڑے ہیں اور ضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا

فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ ع قُلْ ع ۱ ۷

تو وہ جو ان سے ہنستے تھے ان کی ہنسی انہیں کو لے بیٹھی و۲۶ تم فرمادو و۲۷

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١ قُلْ

زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا و۲۸ تم فرماؤ

انہیں ہلاک سے نہ بچا سکا۔ و۱۷ اور دوسرے قرن (زمانے) والوں کو ان کا جانشین کیا، مُدّعا یہ ہے کہ گذری ہوئی امتوں کے حال سے عبرت ونصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ وہ لوگ باوجودِ قوت ودولت وکثرتِ مال وعیال کے کفر وطغیان کی وجہ سے ہلاک کردیئے گئے تو چاہیے کہ ان کے حال سے عبرت حاصل کر کے خوابِ غفلت سے بیدار ہوں۔ و۱۸ **شانِ نزول:** یہ آیت نَضر بن حارث اور عبداللّٰہ بن اُمیّہ اور نوفل بن خُوَیلِد کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک تم ہمارے پاس اللّٰہ کی طرف سے کتاب نہ لاؤ جس کے ساتھ چار فرشتے ہوں وہ گواہی دیں کہ یہ اللّٰہ کی کتاب ہے اور تم اس کے رسول ہو۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ یہ سب حیلے بہانے ہیں اگر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اتار دی جاتی اور وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر اور ٹٹول کر دیکھ بھی لیتے اور یہ کہنے کا موقع بھی نہ ہوتا کہ نظر بندی کر دی گئی تھی کتاب اترتی نظر آئی تھا کچھ بھی نہیں۔ تو بھی یہ بدنصیب ایمان لانے والے نہ تھے اس کو جادو بتاتے اور جس طرح شقُّ القمر کو جادو بتایا اور اس معجزہ کو دیکھ کر ایمان نہ لائے اس طرح اس پر بھی ایمان نہ لاتے کیونکہ جو لوگ عناداً انکار کرتے ہیں وہ آیات ومعجزات سے منتفع نہیں ہو سکتے۔ و۱۹ مشرکین و۲۰ یعنی سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر و۲۱ اور پھر بھی یہ ایمان نہ لاتے۔ و۲۲ یعنی عذاب واجب ہو جاتا اور یہ سنتِ الٰہیہ ہے کہ جب کفار کوئی نشانی طلب کریں اور اس کے بعد بھی ایمان نہ لائیں تو عذاب واجب ہو جاتا ہے اور وہ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔ و۲۳ ایک لمحہ کی بھی اور عذاب مؤخر نہ کیا جاتا تو فرشتہ کا اتارنا جس کو وہ طلب کرتے ہیں انہیں کیا نافع ہوتا۔ و۲۴ یہ ان کفّار کا جواب ہے جو نبی علیہ السلام کو کہا کرتے تھے یہ ہماری طرح بشر ہیں اور اسی خبط (جنون) میں وہ ایمان سے محروم رہتے تھے۔ انہیں انسانوں میں سے رسول مبعوث فرمانے کی حکمت بتائی جاتی ہے کہ ان کے منتفع ہونے اور تعلیم نبی سے فیض اٹھانے کی یہی صورت ہے کہ نبی صورت بشری میں جلوہ گر ہو کیونکہ فرشتہ کو اس کی اصلی صورت میں دیکھنے کی تو یہ لوگ تاب نہ لا سکتے، دیکھتے ہی ہیبت سے بیہوش ہو جاتے یا مر جاتے۔ اس لیے اگر بالفرض رسول فرشتہ ہی بنایا جاتا و۲۵ اور صورت انسانی ہی میں بھیجتے، تاکہ یہ لوگ اس کو دیکھ سکیں اس کا کلام سن سکیں اس سے دین کے احکام معلوم کر سکیں لیکن اگر فرشتہ صورت بشری میں آتا تو انہیں پھر وہی کہنے کا موقع رہتا کہ یہ بشر ہے تو فرشتہ کو نبی بنانے کا کیا فائدہ ہوتا۔ و۲۶ وہ مبتلائے عذاب ہوئے اس میں نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تسلی وتسکین خاطر ہے کہ آپ رنجیدہ وملول نہ ہوں کفّار کا پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے اور اس کا وبال ان کفّار کو اٹھانا پڑا ہے نیز مشرکین کو تنبیہ ہے کہ پچھلی امتوں کے حال سے عبرت حاصل کریں اور انبیاء کے ساتھ طریقِ ادب ملحوظ رکھیں تاکہ پہلوں کی طرح مبتلائے عذاب نہ ہوں۔ و۲۷ اے حبیب صلی اللّٰہ علیہ وسلم! ان تمسخر (ٹھٹھا) کرنے والوں سے کہ تم و۲۸ اور انہوں نے

لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ

کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ف۲۹ تم فرماؤ اللہ کا ہے ف۳۰ اس نے اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت لکھ لی ہے ف۳۱

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

بے شک ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا ف۳۲ اس میں کچھ شک نہیں وہ جنھوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی ف۳۳

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ

ایمان نہیں لاتے اور اسی کا ہے جو کچھ بستا ہے رات اور دن میں ف۳۴ اور وہی ہے سنتا

الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جانتا ف۳۵ تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں ف۳۶ وہ اللہ جس نے آسمان و زمین پیدا کیے

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ

اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے ف۳۷ تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں ف۳۸

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ

اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ

بڑے دن ف۳۹ کے عذاب کا ڈر ہے اُس دن جس سے عذاب پھیر دیا جائے ف۴۰ ضرور اس پر اللہ کی مہر (رحمت) ہوئی

وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا

اور یہی کھلی کامیابی ہے اور اگر تجھے اللہ کوئی برائی ف۴۱ پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا

کفر و تکذیب کا کیا ثمرہ پایا۔ ف۲۹ اگر وہ اس کا جواب نہ دیں تو ف۳۰ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں ہے اور وہ اس کے خلاف نہیں کر سکتے کیونکہ بت جن کو مشرکین پوجتے ہیں وہ بے جان ہیں کسی چیز کے مالک ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے خود دوسرے کے مملوک ہیں آسمان و زمین کا وہی مالک ہو سکتا ہے جو حَیّ و قیّوم، اَزَلی و اَبَدی، قادرِ مطلق، ہر شے پر متصرف و حکمران ہو، تمام چیزیں اس کے پیدا کرنے سے وجود میں آئی ہوں ایسا سوائے اللہ کے کوئی نہیں اس لیے تمام سماوی و ارضی کائنات کا مالک اس کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ ف۳۱ یعنی اس نے رحمت کا وعدہ کیا اور اس کا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ وعدہ خلافی و کذب اس کے لیے محال ہے اور رحمت عام ہے دینی ہو یا دنیوی اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی رحمت میں داخل ہے اور کفّار کو مہلت دینا اور عقوبت میں تعجیل نہ فرمانا بھی کہ اس سے انہیں توبہ اور انابت کا موقع ملتا ہے۔ (جمل وغیرہ) ف۳۲ اور اعمال کا بدلہ دے گا۔ ف۳۳ کفر اختیار کر کے ف۳۴ یعنی تمام موجودات اسی کی ملک ہے اور وہ سب کا خالق، مالک، رب ہے۔ ف۳۵ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ ف۳۶ شانِ نزول: جب کفّار نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۷ یعنی خلق سب اس کی محتاج ہے، وہ سب سے بے نیاز۔ ف۳۸ کیونکہ نبی اپنی امت سے دین میں سابق ہوتے ہیں۔ ف۳۹ یعنی روزِ قیامت ف۴۰ اور نجات دی جائے۔ ف۴۱ بیماری یا تنگدستی یا اور کوئی بلا۔

هُوَ ط وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ

نہیں اور اگر تجھے بھلائی پہنچائے ف۴۲ تو وہ سب کچھ کرسکتا ہے ف۴۳ اور وہی غالب ہے

فَوْقَ عِبَادِهٖ ط وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ط

اپنے بندوں پر اور وہی ہے حکمت والا خبردار تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی ف۴۴

قُلِ اللّٰهُ قف شَهِيْدٌۢ بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ قف وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ

تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں ف۴۵ اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے

لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ط اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً

کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں ف۴۶ اور جن جن کو پہنچے ف۴۷ تو کیا تم ف۴۸ یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ

اُخْرٰى ط قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ج قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا

اور خدا ہیں تم فرماؤ ف۴۹ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا ف۵۰ تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے ف۵۱ اور میں بیزار ہوں ان سے جن کو

وقف لازم

تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ

تم شریک ٹھہراتے ہو ف۵۲ جن کو ہم نے کتاب دی ف۵۳ اس نبی کو پہچانتے ہیں ف۵۴ جیسا اپنے

ف۴۲ مثل صحت و دولت وغیرہ کے۔ ف۴۳ قادرِ مطلق ہے ہر شے پر ذاتی قدرت رکھتا ہے کوئی اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں کرسکتا تو کوئی اس کے سوا مستحق عبادت کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ ردِ شرک کی دل میں اثر کرنے والی دلیل ہے۔ ف۴۴ شانِ نزول: اہلِ مکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں کوئی ایسا دکھایئے جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہو، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۴۵ اور اتنی بڑی اور قابلِ قبول گواہی اور کس کی ہوسکتی ہے۔ ف۴۶ یعنی اللہ تعالیٰ میری نبوت کی شہادت دیتا ہے اس لیے کہ اُس نے میری طرف اس قرآن کی وحی فرمائی اور یہ ایسا معجزہ ہے کہ تم باوجود فصیح، بلیغ، صاحب زبان ہونے کے اس کے مقابلے سے عاجز رہے تو اس کتاب کا مجھ پر نازل ہونا اللہ کی طرف سے میرے رسول ہونے کی شہادت ہے جب یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یقینی شہادت ہے اور میری طرف وحی فرمایا گیا تا کہ میں تمہیں ڈراؤں کہ تم حکمِ الٰہی کی مخالفت نہ کرو۔ ف۴۷ یعنی میرے بعد قیامت تک آنے والے جنہیں یہ قرآن پاک پہنچے خواہ وہ انسان ہوں یا جن ان سب کو میں حکمِ الٰہی کی مخالفت سے ڈراؤں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو قرآن پاک پہنچا گویا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کا کلام مبارک سنا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر وغیرہ سلاطین کو دعوتِ اسلام کے مکتوب بھیجے۔ (مدارک وخازن) اس کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے مَنْ بَلَغَ میں ''مَنْ'' مرفوع المحل ہے اور معنی یہ ہیں کہ اس قرآن سے میں تم کو ڈراؤں اور وہ ڈرائیں جنہیں یہ قرآن پہنچے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللہ تر و تازہ کرے اس کو جس نے ہمارا کلام سنا اور جیسا سنا ویسا پہنچایا بہت سے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ اہل ہوتے ہیں اور ایک روایت میں ہے سننے والے سے زیادہ اَفْقَہ (غور و فکر کرنے والے) ہوتے ہیں۔ اس سے فقہا کی منزلت معلوم ہوتی ہے۔ ف۴۸ اے مشرکین! ف۴۹ اے حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم! ف۵۰ جو گواہی تم دیتے ہو اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود ٹھہراتے ہو۔ ف۵۱ اس کا کوئی شریک نہیں ف۵۲ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام لائے اس کو چاہیے کہ توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالفِ عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار کرے۔ ف۵۳ یعنی علمائے یہود و نصاریٰ جنہوں نے توریت و انجیل پائی۔ ف۵۴ آپ کے حلیہ شریف اور آپ کے نعت و صفت سے جو ان کتابوں میں مذکور ہے۔

اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۠﴿۲۰﴾ وَ مَنْ

بیٹوں کو پہچانتے ہیں ۵۵ جنھوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی وہ ایمان نہیں لاتے اور اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ

بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ۵۶ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ یَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ

نہ پائیں گے اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے فرمائیں گے کہاں ہیں

شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ

تمہارے وہ شریک جن کا تم دعویٰ کرتے تھے پھر ان کی کچھ بناوٹ نہ رہی ۵۷ مگر یہ کہ

قَالُوْا وَ اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ كَذَبُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ

بولے ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے دیکھو کیسا جھوٹ باندھا خود اپنے اوپر ۵۸

وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ

اور گم گئیں ان سے جو باتیں بناتے تھے اور ان میں کوئی وہ ہے جو تمہاری طرف کان لگاتا ہے ۵۹

وَ جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِنْ

اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کردیئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ٹینٹ (ٹھونسی ہوئی روئی) اور اگر

یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْكَ یُجَادِلُوْنَكَ یَقُوْلُ

ساری نشانیاں دیکھیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب تمہارے حضور تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو

الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَ هُمْ یَنْهَوْنَ

کافر کہیں یہ تو نہیں مگر اگلوں کی داستانیں ۶۰ اور وہ اس سے روکتے ۶۱

۵۵ یعنی بغیر کسی شک و شبہ کے۔ ۵۶ اس کا شریک ٹھہرائے یا جو بات اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت کرے۔ ۵۷ یعنی کچھ معذرت نہ ملی۔ ۵۸ کہ عمر بھر کے شرک ہی سے مکر گئے۔ ۵۹ ابوسفیان ولید ونضر اور ابوجہل وغیرہ جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن پاک سننے لگے تو نضر سے اس کے ساتھیوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کہتے ہیں کہنے لگا میں نہیں جانتا زبان کو حرکت دیتے ہیں اور پہلوں کے قصہ کہتے ہیں جیسے میں تمہیں سنایا کرتا ہوں۔ ابوسفیان نے کہا کہ ان کی باتیں مجھے حق معلوم ہوتی ہیں۔ ابوجہل نے کہا کہ اس کا اقرار کرنے سے مرجانا بہتر ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ۶۰ اس سے ان کا مطلب کلامِ پاک کی وحی الٰہی ہونے کا انکار کرنا ہے۔ ۶۱ یعنی مشرکین لوگوں کو قرآن شریف سے یا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ پر ایمان لانے اور آپ کا اتباع کرنے سے روکتے ہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت کفّارِ مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی مجلس میں حاضر ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکتے تھے اور خود بھی دور رہتے تھے کہ کہیں کلام مبارک اُن کے دل میں اثر نہ کر جائے۔

عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور اُس سے دور بھاگتے ہیں اور ہلاک نہیں کرتے مگر اپنی جانیں و۶۲ اور انھیں شعور نہیں

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ

اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے کاش کسی طرح ہم واپس بھیجے جائیں و۶۳ اور اپنے رب کی آیتیں

رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ

نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے

مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾

چھپاتے تھے و۶۴ اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے منع کیے گئے تھے اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں

وَقَالُوْۤا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ

اور بولے و۶۵ وہ تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں اٹھنا نہیں و۶۶ اور کبھی

تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ

تم دیکھو جب اپنے رب کے حضور کھڑے کیے جائیں گے فرمائے گا کیا یہ حق نہیں ہے و۶۷ کہیں گے کیوں نہیں ہمیں

رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ ۳ ع ۱۰ ۹

اپنے رب کی قسم فرمائے گا تو اب عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا بے شک ہار میں رہے وہ جنھوں نے اپنے

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا

رب سے ملنے کا انکار کیا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت اچانک آ گئی بولے ہائے افسوس

عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا

ہمارا اس پر کہ اس کے ماننے میں تقصیر کی اور وہ اپنے و۶۸ بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہیں ارے کتنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت حضور کے چچا ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی جو مشرکین کو تو حضور کی ایذا رسانی سے روکتے تھے اور خود ایمان لانے سے بچتے تھے۔ و۶۲ یعنی اس کا ضرر خود انہیں کو پہنچتا ہے۔ و۶۳ دنیا میں و۶۴ جیسا کہ اوپر اسی رکوع میں مذکور ہو چکا کہ مشرکین سے جب فرمایا جائے گا کہ تمہارے شریک کہاں ہیں تو وہ اپنے کفر کو چھپا جائیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے۔ اس آیت میں بتایا گیا کہ پھر جب انہیں ظاہر ہو جائے گا جو وہ چھپاتے تھے یعنی ان کا کفر اس طرح ظاہر ہوگا کہ ان کے اعضاء و جوارح ان کے کفر و شرک کی گواہیاں دیں گے تب وہ دنیا میں واپس جانے کی تمنا کریں گے۔ و۶۵ یعنی کفّار جو بعث و آخرت کے منکر ہیں اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفّار کو قیامت کے احوال اور آخرت کی زندگانی، ایمانداروں اور فرمانبرداروں کے ثواب، کافروں اور نافرمانوں پر عذاب کا ذکر فرمایا تو کافر کہنے لگے کہ زندگی تو بس دنیا ہی کی ہے۔ و۶۶ یعنی مرنے کے بعد۔ و۶۷ کیا تم مرنے کے بعد زندہ نہیں کیے گئے؟ و۶۸ گناہوں کے۔

سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ

بُرا بوجھ اٹھائے ہیں ف۶۹ اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود ف۷۰ اور بے شک

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ

پچھلا گھر بھلا ان کے لیے جو ڈرتے ہیں ف۷۱ تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ہمیں معلوم ہے کہ

لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

تمہیں رنج دیتی ہے وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں ف۷۲ تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے ف۷۳ بلکہ ظالم

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا

اللّٰہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ف۷۴ اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انھوں نے صبر کیا

عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ

اس جھٹلانے اور ایذائیں پانے پر یہاں تک کہ انھیں ہماری مدد آئی ف۷۵ اور اللّٰہ کی باتیں بدلنے والا

اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ

کوئی نہیں ف۷۶ اور تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آ ہی چکیں ہیں ف۷۷ اور اگر ان کا منہ

عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ

پھیرنا تم پر شاق گزرا ہے ف۷۸ تو اگر تم سے ہوسکے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کرلو یا

ف۶۹ حدیث شریف میں ہے کہ کافر جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے سامنے نہایت قبیح بھیانک اور بہت بدبودار صورت آئے گی وہ کافر سے کہے گی تو مجھے پہچانتا ہے؟ کافر کہے گا کہ نہیں، تو وہ کافر سے کہے گی: میں تیرا خبیث عمل ہوں دنیا میں تو مجھ پر سوار رہا تھا آج میں تجھ پر سوار ہوں گا اور تجھے تمام خلق میں رسوا کروں گا پھر وہ اس پر سوار ہو جاتا ہے۔ ف۷۰ جسے بقا نہیں جلد گزر جاتی ہے اور نیکیاں اور طاعتیں اگرچہ مومنین سے دنیا ہی میں واقع ہوں لیکن وہ اُمورِ آخرت میں سے ہیں۔ ف۷۱ اس سے ثابت ہوا کہ اعمال متقین کے سوا دنیا میں جو کچھ ہے سب لہو ولعب ہے۔ ف۷۲ شانِ نزول: اَخْنَس بن شَرِیق اور ابوجہل کی باہم ملاقات ہوئی تو اَخْنَس نے ابوجہل سے کہا: اے ابوالحکم! (کفار ابوجہل کو ابوالحکم کہتے تھے) یہ تنہائی کی جگہ ہے اور یہاں کوئی ایسا نہیں جو میری تیری بات پر مطلع ہو سکے اب تو مجھے ٹھیک ٹھیک بتا کہ محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) سچے ہیں یا نہیں۔ ابوجہل نے کہا کہ اللّٰہ کی قسم! محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) بیشک سچے ہیں، کبھی کوئی جھوٹا حرف ان کی زبان پر نہ آیا مگر بات یہ ہے کہ یہ قُصَیّ کی اولاد ہیں اور لِوا، سِقایت، حجابت، ندوہ وغیرہ تو سارے اعزاز انہیں حاصل ہی ہیں نبوت بھی انہیں میں ہو جائے تو باقی قرشیوں کے لیے اعزاز کیا رہ گیا۔ ترمذی نے حضرت علی مرتضیٰ سے روایت کی کہ ابوجہل نے حضرت نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے ہم تو اس کتاب کی تکذیب کرتے ہیں جو آپ لائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۷۳ اس میں سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ قوم حضور کے صدق کا اعتقاد رکھتی ہے لیکن ان کی ظاہری تکذیب کا باعث ان کا حسد وعناد ہے۔ ف۷۴ آیت کے یہ معنی بھی ہوتے ہیں کہ اے حبیب اکرم آپ کی تکذیب آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب ہے اور تکذیب کرنے والے ظالم۔ ف۷۵ اور تکذیب کرنے والے ہلاک کیے گئے۔ ف۷۶ اس کے حکم کو کوئی پلٹ نہیں سکتا رسولوں کی نصرت اور ان کی تکذیب کرنے والوں کا ہلاک اس نے جس وقت مقدر فرمایا ہے ضرور ہوگا۔ ف۷۷ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے کیسی ایذائیں پہنچیں یہ پیشِ نظر رکھ کر آپ دل مطمئن رکھیں۔ ف۷۸ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی کہ سب لوگ اسلام لے آئیں جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ پر بہت شاق

سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاۡتِیَهُمۡ بِاٰیَةٍ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمۡ عَلَی الۡهُدٰی

آسمان میں زینہ پھر ان کے لیے نشانی لے آ و۷۹ اور اللہ چاہتا تو انھیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا

فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡجٰهِلِیۡنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا یَسۡتَجِیۡبُ الَّذِیۡنَ یَسۡمَعُوۡنَ ؕ وَ

تو اے سننے والے تو ہرگز نادان نہ بن مانتے تو وہی ہیں جو سنتے ہیں و۸۰ اور

الۡمَوۡتٰی یَبۡعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَیۡهِ یُرۡجَعُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ عَلَیۡهِ اٰیَةٌ

ان مردہ دلوں و۸۱ کو اللہ اٹھائے گا و۸۲ پھر اس کی طرف ہانکے جائیں گے و۸۳ اور بولے و۸۴ ان پر کوئی نشانی کیوں نہ اُتری

مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤی اَنۡ یُّنَزِّلَ اٰیَةً وَّلٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا

ان کے رب کی طرف سے و۸۵ تم فرماؤ کہ اللہ قادر ہے کہ کوئی نشانی اُتارے لیکن ان میں بہت نرے

یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیۡرُ بِجَنَاحَیۡهِ اِلَّاۤ

جاہل ہیں و۸۶ اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں اڑتا ہے مگر

اُمَمٌ اَمۡثَالُكُمۡ ؕ مَا فَرَّطۡنَا فِی الۡكِتٰبِ مِنۡ شَیۡءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمۡ

تم جیسی امتیں و۸۷ ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا و۸۸ پھر اپنے رب کی طرف

یُحۡشَرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكۡمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ؕ مَنۡ

اٹھائے جائیں گے و۸۹ اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں بہرے اور گونگے ہیں و۹۰ اندھیروں میں و۹۱ اللہ

النصف وقف غفران

وقف منزل عند البعض علی یسمعون

رہتی۔ و۷۹ مقصود ان کے ایمان کی طرف سے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امید منقطع کرنا ہے تاکہ آپ کو ان کے اعراض کرنے اور ایمان نہ لانے سے رنج و تکلیف نہ ہو۔ و۸۰ دل لگا کر سمجھنے کے لیے وہی پند پذیر ہوتے (نصیحت قبول کرتے) ہیں اور دین حق کی دعوت قبول کرتے ہیں۔ و۸۱ یعنی کفّار و۸۲ روزِ قیامت و۸۳ اور اپنے اعمال کی جزا پائیں گے۔ و۸۴ کفّارِ مکہ و۸۵ کفّار کی گمراہی اور ان کی سرکشی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ کثیر آیات و معجزات جو اُنہوں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدہ کیے تھے ان پر قناعت نہ کی اور سب سے مکر گئے اور ایسی آیت طلب کرنے لگے جس کے ساتھ عذابِ الٰہی ہو جیسا کہ انہوں نے کہا تھا "اَللّٰهُمَّ اِنۡ كَانَ هٰذَا هُوَ الۡحَقَّ مِنۡ عِنۡدِكَ فَاَمۡطِرۡ عَلَیۡنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ" یارب! اگر یہ حق ہے تیرے پاس سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔ (تفسیر ابوالسعود) و۸۶ نہیں جانتے کہ اس کا نزول ان کے لیے بلا ہے کہ انکار کرتے ہی ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ و۸۷ یعنی تمام جاندار خواہ وہ بہائم ہوں یا درندے یا پرند تمہاری مثل امتیں ہیں۔ یہ مماثلت (مثل ہونا) جمیع وجوہ سے تو ہے نہیں بعض سے ہے ان وجوہ کے بیان میں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ حیوانات تمہاری طرح اللہ کو پہچانتے، واحد جانتے، اس کی تسبیح پڑھتے، عبادت کرتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی اُلفت رکھتے اور ایک دوسرے سے تَفۡهِیۡم وتَفَهُّمۡ (بات سمجھتے اور سمجھایا) کرتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے، ہلاکت سے بچنے، نر مادہ کا امتیاز رکھنے میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا پیدا ہونے، مرنے، مرنے کے بعد حساب کے لیے اٹھنے میں تمہاری مثل ہیں۔ و۸۸ یعنی جملہ علوم اور تمام "مَا كَانَ وَمَا یَكُوۡنُ" کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے، اس کتاب سے یہ قرآن کریم مراد ہے یا لوح محفوظ۔ (جمل وغیرہ) و۸۹ اور تمام دواب و طیور کا حساب ہوگا، اس کے بعد وہ خاک کر دیئے جائیں گے۔ و۹۰ کہ حق ماننا اور حق بولنا انہیں میسر نہیں۔ و۹۱ جہل اور حیرت اور کُفر کے۔

يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ

جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے سیدھے رستے ڈال دے ف٩٢ تم فرماؤ

اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ

بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللّٰہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو کیا اللّٰہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے ف٩٣

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٠﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ

اگر سچے ہو ف٩٤ بلکہ اسی کو پکارو گے تو وہ اگر چاہے ف٩٥ جس پر اُسے پکارتے ہو

اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ ع ٤ ١١ ١٠

اسے اٹھا لے اور شریکوں کو بھول جاؤ گے ف٩٦ اور بے شک ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے

فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَاۤ اِذْ

تو اُنھیں سختی اور تکلیف سے پکڑا ف٩٧ کہ وہ کسی طرح گڑگڑائیں ف٩٨ تو کیوں نہ ہوا کہ جب

جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑائے ہوتے لیکن ان کے تو دل سخت ہو گئے ف٩٩ اور شیطان نے ان کے کام

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ

ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے پھر جب انھوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئیں تھیں ف١٠٠ ہم نے اُن پر ہر چیز

كُلِّ شَیْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ

کے دروازے کھول دیئے ف١٠١ یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو اُنھیں ملا ف١٠٢ تو ہم نے اچانک اُنھیں پکڑ لیا ف١٠٣ اب وہ

مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

آس ٹوٹے رہ گئے تو جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی ف١٠٤ اور سب خوبیاں سراہا اللّٰہ رب

ف٩٢ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ ف٩٣ اور جن کو دنیا میں معبود مانتے تھے ان سے حاجت روائی چاہو گے۔ ف٩٤ اپنے اس دعویٰ میں کہ معاذ اللّٰہ بت معبود ہیں تو اس وقت انہیں پکارو مگر ایسا نہ کرو گے۔ ف٩٥ تو اس مصیبت کو ف٩٦ جنہیں اپنے اعتقادِ باطل میں معبود جانتے تھے اور اُن کی طرف التفات بھی نہ کرو گے کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ تمہارے کام نہیں آ سکتے۔ ف٩٧ فقر و افلاس اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کیا۔ ف٩٨ اللّٰہ کی طرف رجوع کریں، اپنے گناہوں سے باز آئیں۔ ف٩٩ وہ بارگاہِ الٰہی میں عاجزی کرنے کے بجائے کفر و تکذیب پر مصر رہے۔ ف١٠٠ اور وہ کسی طرح پند پذیر نہ ہوئے نہ پیش آئی ہوئی مصیبتوں سے نہ انبیاء کی نصیحتوں سے۔ ف١٠١ صحت و سلامت اور وسعت رزق و عیش وغیرہ کے ف١٠٢ اور اپنے آپ کو اس کا مستحق سمجھے اور قارون کی طرح تکبر کرنے لگے۔ ف١٠٣ اور مبتلائے عذاب کیا۔ ف١٠٤ اور سب کے سب ہلاک کر دیئے گئے کوئی باقی نہ چھوڑا گیا۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ
سارے جہاں کا وف۱۰۵ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اللہ تمہارے کان آنکھ لے لے اور تمہارے

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ
دلوں پر مُہر کردے وف۱۰۶ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے کہ تمہیں یہ چیزیں لادے وف۱۰۷ دیکھو ہم کس کس رنگ سے آیتیں بیان کرتے ہیں

ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ
پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے اچانک وف۱۰۸ یا

جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ
کھلم کھلا وف۱۰۹ تو کون تباہ ہوگا سوا ظالموں کے وف۱۱۰ اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو

اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ
مگر خوشی اور ڈر سناتے وف۱۱۱ تو جو ایمان لائے اور سنورے وف۱۱۲ ان کو نہ کچھ اندیشہ

لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا
نہ کچھ غم اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں انھیں عذاب پہنچے گا

كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ
بدلہ ان کی بے حکمی کا تم فرمادو میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ

الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ
غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں وف۱۱۳ میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے وف۱۱۴ تم فرماؤ کیا

وف۱۰۵ اس سے معلوم ہوا کہ گمراہوں، بے دینوں، ظالموں کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس پر شکر کرنا چاہیے۔ وف۱۰۶ اور علم و معرفت کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے۔ وف۱۰۷ اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی نہیں، تو اب توحید پر دلیل قائم ہوگئی کہ جب اللہ کے سوا کوئی اتنی قدرت و اختیار والا نہیں تو عبادت کا مستحق صرف وہی ہے اور شرک بدترین ظلم و جرم ہے۔ وف۱۰۸ جس کے آثار و علامات پہلے سے معلوم نہ ہوں۔ وف۱۰۹ آنکھوں دیکھتے وف۱۱۰ یعنی کافروں کے کہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور یہ ہلاکت ان کے حق میں عذاب ہے۔ وف۱۱۱ ایمانداروں کو جنت و ثواب کی بشارتیں دیتے اور کافروں کو جہنم و عذاب سے ڈراتے۔ وف۱۱۲ نیک عمل کرے۔
وف۱۱۳ کفّار کا طریقہ تھا کہ وہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طرح طرح کے سوال کیا کرتے تھے کبھی کہتے کہ آپ رسول ہیں تو ہمیں بہت سی دولت اور مال دیجئے کہ ہم کبھی محتاج نہ ہوں، ہمارے لیے پہاڑوں کو سونا کر دیجیے، کبھی کہتے کہ گذشتہ اور آئندہ کی خبریں سنائیے اور ہمیں ہمارے مستقبل کی خبر دیجیے کیا کیا پیش آئے گا؟ تاکہ ہم منافع حاصل کرلیں اور نقصانوں سے بچنے کے پہلے سے انتظام کرلیں، کبھی کہتے ہمیں قیامت کا وقت بتائیے کب آئے گی؟ کبھی کہتے کہ آپ کیسے رسول ہیں جو کھاتے پیتے بھی ہیں، نکاح بھی کرتے ہیں۔ ان کی ان تمام باتوں کا اس آیت میں جواب دیا گیا کہ یہ کلام نہایت بے محل اور جاہلانہ ہے کیونکہ جو شخص کسی امر کا مدعی ہو اس سے وہی باتیں دریافت کی جاسکتی ہیں جو اس کے دعویٰ سے تعلق رکھتی ہوں غیر متعلق باتوں کا دریافت کرنا اور ان کو اس دعویٰ کے خلاف حجت بنانا انتہا درجہ کا جہل ہے۔ اس لیے ارشاد ہوا کہ آپ فرما دیجئے کہ میرا دعویٰ یہ تو نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں جو تم مجھ سے مال و دولت کا سوال کرو اور میں

يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ع ﴿٥٠﴾ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ ع ٥ ٩ ١١

برابر ہو جائیں گے اندھے اور انکھیارے **ف١١٥** تو کیا تم غور نہیں کرتے اور اس قرآن سے انھیں ڈراؤ جنھیں

يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ

خوف ہو کہ اپنے رب کی طرف یوں اٹھائے جائیں کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو نہ کوئی سفارشی

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ

اس امید پر کہ وہ پرہیزگار ہو جائیں اور دور نہ کرو انھیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور

الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ

شام اس کی رضا چاہتے **ف١١٦** تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر

حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَ

تمہارے حساب سے کچھ نہیں **ف١١٧** پھر انھیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے اور

كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ

یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لیے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر **ف١١٨** کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا

بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ

ہم میں سے **ف١١٩** کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو

اس کی طرف التفات نہ کروں تو رسالت سے منکر ہو جاؤ نہ میرا دعویٰ ذاتی غیب دانی کا ہے کہ اگر میں تمہیں گذشتہ یا آئندہ کی خبریں نہ بتاؤں تو میری نبوت ماننے میں عذر کر سکو نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کہ کھانا پینا نکاح کرنا قابل اعتراض ہو تو جن چیزوں کا دعویٰ ہی نہیں کیا ان کا سوال بے محل ہے اور اس کی اجابت (جواب دہی) مجھ پر لازم نہیں، میرا دعویٰ نبوت و رسالت کا ہے اور جب اس پر زبردست دلیلیں اور قوی برہانیں قائم ہو چکیں تو غیر متعلق باتیں پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ **فائدہ:** اس سے صاف واضح ہو گیا کہ اس آیت کریمہ کو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب پر مطلع کیے جانے کی نفی کے لیے سند بنانا ایسا ہی بے محل ہے جیسا کفّار کا ان سوالات کو انکار نبوت کی دستاویز بنانا بے محل تھا۔ علاوہ بریں اس آیت سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں تعارض بین الآیات کا قائل ہونا پڑے گا وَهُوَ بَاطِلٌ۔ مفسرین کا یہ بھی قول ہے کہ حضور کا "لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ" الآیہ فرمانا بطریقِ تواضع ہے۔ (خازن و مدارک و جمل وغیرہ) **ف١١٤** اور یہی نبی کا کام ہے تو میں تمہیں وہی دوں گا جس کا مجھے اِذن ہوگا وہی بتاؤں گا، جس کی اجازت ہوگی وہی کروں گا، جس کا مجھے حکم ملا ہو۔ **ف١١٥** مومن و کافر، عالم و جاہل۔ **ف١١٦** **شانِ نزول:** کفّار کی ایک جماعت سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کے گرد غریب صحابہ کی ایک جماعت حاضر ہے جو ادنیٰ درجہ کے لباس پہنے ہوئے ہیں، یہ دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ ہمیں ان لوگوں کے پاس بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی مجلس سے نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں اور آپ کی خدمت میں حاضر رہیں۔ حضور نے اس کو منظور نہ فرمایا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف١١٧** سب کا حساب اللہ پر ہے وہی تمام خلق کو روزی دینے والا ہے اس کے سوا کسی کے ذمہ کسی کا حساب نہیں حاصل معنی یہ کہ وہ ضعیف فقراء جن کا اوپر ذکر ہوا آپ کے دربار میں قرب پانے کے مستحق ہیں انہیں دور نہ کرنا ہی بجا ہے۔ **ف١١٨** بطریقِ حسد **ف١١٩** کہ انہیں ایمان و ہدایت نصیب کی باوجودیکہ وہ لوگ فقیر غریب ہیں اور ہم رئیس سردار ہیں۔ اس سے ان کا مطلب اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا ہے کہ غرباء امراء پر سبقت کا حق نہیں رکھتے تو اگر وہ حق ہوتا جس پر یہ غرباء ہیں تو وہ ہم پر

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے ف۱۲۰

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ

کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بے شک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ

بخشنے والا مہربان ہے اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں ف۱۲۱ اور اس لیے کہ مجرموں کا

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٥٥﴾ ع قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ ع ٦ ٥ ١٢

رستہ ظاہر ہوجائے ف۱۲۲ تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے کہ اُنھیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا

اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ

پوجتے ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا ف۱۲۴ یوں ہو تو میں بہک جاؤں اور راہ

الْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ

پر نہ رہوں تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں ف۱۲۵ اور تم اسے جھٹلاتے ہو میرے پاس نہیں

مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ

جس کی تم جلدی مچار ہے ہو ف۱۲۶ حکم نہیں مگر اللہ کا وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر

الْفٰصِلِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ

فیصلہ کرنے والا تم فرماؤ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کررہے ہو ف۱۲۷ تو مجھ میں

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

تم میں کام ختم ہوچکا ہوتا ف۱۲۸ اور اللہ خوب جانتا ہے ستم گاروں کو اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی

سابق نہ ہوتے۔ ف۱۲۰ اپنے فضل و کرم سے وعدہ فرمایا۔ ف۱۲۱ تاکہ حق ظاہر ہو اور اس پر عمل کیا جائے۔ ف۱۲۲ تاکہ اس سے اجتناب کیا جائے۔ ف۱۲۳ کیونکہ یہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے۔ ف۱۲۴ یعنی تمہارا طریقہ اتباعِ نفس و خواہشِ ہوا ہے نہ کہ اتباعِ دلیل اس لیے اختیار کرنے کے قابل نہیں۔ ف۱۲۵ اور مجھے اس کی معرفت حاصل ہے میں جانتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ روشن دلیل قرآن شریف اور معجزات اور توحید کے براہینِ واضحہ سب کو شامل ہے۔

ف۱۲۶ کفّار استہزاءً حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب نازل کرائیے، اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا اور ظاہر کردیا گیا کہ حضور سے یہ سوال کرنا نہایت بے جا ہے۔ ف۱۲۷ یعنی عذاب ف۱۲۸ میں تمہیں ایک ساعت کی مہلت نہ دیتا اور تمہیں رب کا مخالف دیکھ کر بے درنگ ہلاک کر ڈالتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ حلیم ہے عقوبت میں جلدی نہیں فرماتا۔

لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ

انھیں وہی جانتا ہے و۱۲۹ اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتا گرتا ہے

اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ

وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک

كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ

روشن کتاب میں لکھا نہ ہو و۱۳۰ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے و۱۳۱ اور جانتا ہے جو کچھ دن

بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ

میں کماؤ پھر تمہیں دن میں اٹھاتا ہے کہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہو و۱۳۲ پھر اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے و۱۳۳ پھر

يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ ع ۷ ۵ ۱۴

وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور تم پر

عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ

نگہبان بھیجتا ہے و۱۳۴ یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں و۱۳۵ اور وہ

لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ قف وَهُوَ

قصور نہیں کرتے و۱۳۶ پھر پھیرے جاتے ہیں اپنے سچے مولیٰ اللہ کی طرف سنتا ہے اسی کا حکم ہے و۱۳۷ اور وہ

و۱۲۹ تو جسے وہ چاہے وہی غیب پر مطلع ہوسکتا ہے بغیر اس کے بتائے کوئی غیب نہیں جان سکتا۔ (واحدی) و۱۳۰ کتاب مبین سے لوحِ محفوظ مراد ہے اللہ تعالیٰ نے مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ (جو کچھ ہو چکا اور آئندہ جو کچھ ہوگا تمام) کے علوم اس میں مکتوب فرمائے۔ و۱۳۱ تو تم پر نیند مسلط ہوتی ہے اور تمہارے تصرفات اپنے حال پر باقی نہیں رہتے۔ و۱۳۲ اور عمر اپنی انتہا کو پہنچے۔ و۱۳۳ آخرت میں۔ اس آیت میں بَعْث بَعْدَ الْمَوْت یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے پر دلیل ذکر فرمائی گئی، جس طرح روزمرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارد کی جاتی ہے جس سے تمہارے حواس معطل ہو جاتے ہیں اور چلنا پھرنا پکڑنا اور بیداری کے افعال سب معطل ہوتے ہیں اس کے بعد پھر بیداری کے وقت اللہ تعالیٰ تمام قویٰ (طاقتوں) کو ان کے تصرفات عطا فرماتا ہے۔ یہ دلیلِ بیّن ہے اس بات کی کہ وہ زندگانی کے تصرفات بعد موت عطا کرنے پر اسی طرح قادر ہے۔ و۱۳۴ فرشتے جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں وہ بنی آدم کی نیکی اور بدی لکھتے رہتے ہیں ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک داہنے ایک بائیں نیکیاں داہنی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدیاں بائیں طرف کا۔ بندوں کو چاہیے ہوشیار رہیں اور بدیوں اور گناہوں سے بچیں کیونکہ ہر ایک عمل لکھا جاتا ہے اور روزِ قیامت وہ نامۂ اعمال تمام خلق کے سامنے پڑھا جائے گا تو گناہ کتنی رسوائی کا سبب ہوں گے اللہ پناہ دے۔ (آمین ثم آمین) و۱۳۵ ان فرشتوں سے مراد یا تو تنہا ملک الموت ہیں اس صورت میں صیغہ جمع تعظیم کے لیے ہے یا ملک الموت مع ان فرشتوں کے مراد ہیں جو ان کے اعوان (معاون و مددگار) ہیں، جب کسی کی موت کا وقت آتا ہے ملک الموت بحکمِ الٰہی اپنے اعوان کو اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتے ہیں جب روح حلق تک پہنچتی ہے تو خود قبض فرماتے ہیں۔ (خازن) و۱۳۶ اور تعمیل حکم میں ان سے کوتاہی واقع نہیں ہوتی اور ان کے عمل میں سستی اور تاخیر راہ نہیں پاتی، اپنے فرائض ٹھیک وقت پر ادا کرتے ہیں۔ و۱۳۷ اور اس روز اس کے سوا کوئی حکم کرنے والا نہیں۔

اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

سب سے جلد حساب کرنے والا وف۱۳۸ تم فرماؤ وہ کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے جنگل اور دریا کی آفتوں سے

تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ

جسے پکارتے ہو گڑگڑا کر اور آہستہ کہ اگر وہ ہمیں اس سے بچاوے تو ہم ضرور

الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَ مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ

احسان مانیں گے وف۱۳۹ تم فرماؤ اللہ تمہیں نجات دیتا ہے اس سے اور ہر بے چینی سے پھر تم

تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ

شریک ٹھہراتے ہو وف۱۴۰ تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے

اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ

یا تمہارے پاؤں کے تلے سے یا تمہیں بھڑاوے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی

بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَ كَذَّبَ بِهٖ

چکھائے دیکھو ہم کیونکر طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں کہ کہیں ان کو سمجھ ہو وف۱۴۱ اور اسے وف۱۴۲ جھٹلایا

قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ

تمہاری قوم نے اور یہی حق ہے تم فرماؤ میں تم پر کچھ کڑوڑا (نگہبان) نہیں وف۱۴۳ ہر خبر کا ایک وقت مقرر ہے وف۱۴۴

وف۱۳۸ کیونکہ اس کو سوچنے، جانچنے، شمار کرنے کی حاجت نہیں جس میں دیر ہو۔ وف۱۳۹ اس آیت میں کفّار کو تنبیہ کی گئی کہ خشکی اور تری کے سفروں میں جب وہ مبتلائے آفات ہوکر پریشان ہوتے ہیں اور ایسے شدائد واہوال پیش آتے ہیں جن سے دل کانپ جاتے ہیں اور خطرات قلوب کو مضطرب اور بے چین کردیتے ہیں اس وقت بُت پرست بھی بُتوں کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے اسی کی جناب میں تضرع وزاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مصیبت سے اگر تو نے نجات دی تو میں شکر گزار ہوں گا اور تیرا حق نعمت بجالاؤں گا۔ وف۱۴۰ اور بجائے شکر گزاری کے ایسی بڑی ناشکری کرتے ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ بت نکمّے ہیں کسی کام کے نہیں پھر انہیں اللہ کا شریک کرتے ہو کتنی بڑی گمراہی ہے۔ وف۱۴۱ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں؟ ایک جماعت نے کہا کہ اس سے امتِ محمدیہ مراد ہے اور آیت انہیں کے حق میں نازل ہوئی۔ بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب یہ نازل ہوا کہ وہ قادر ہے تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے تو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا کہ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے تو فرمایا: میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا یا تمہیں بھڑاوے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے تو فرمایا: یہ آسان ہے۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنی معاویہ میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد طویل دعا کی، پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے ان میں سے صرف دو قبول فرمائے گئے، ایک سوال تو یہ تھا کہ میری اُمت کو قحطِ عام سے ہلاک نہ فرمائے یہ قبول ہوا، ایک یہ تھا کہ انہیں غرق سے عذاب نہ فرمائے یہ بھی قبول ہوا، تیسرا سوال یہ تھا کہ ان میں باہم جنگ وجدال نہ ہو یہ قبول نہیں ہوا۔ وف۱۴۲ یعنی قرآن شریف کو یا نزولِ عذاب کو وف۱۴۳ میرا کام ہدایت ہے قلوب کی ذمہ داری مجھ پر نہیں۔ وف۱۴۴ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو خبریں دیں ان کے لئے وقت معین ہیں ان کا وقوع ٹھیک اسی وقت ہوگا۔

وَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ
اور عنقریب جان جاؤ گے اور اے سننے والے جب تو انھیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں ف۱۴۵ تو ان سے منہ
عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا
پھیر لے ف۱۴۶ جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو
تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَ مَا عَلَى الَّذِيْنَ
یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور پرہیزگاروں پر
يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾
اُن کے حساب سے کچھ نہیں ف۱۴۷ ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں ف۱۴۸
وَ ذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ
اور چھوڑ دے ان کو جنھوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنالیا اور اُنھیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور
ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖۗ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ
قرآن سے نصیحت دو ف۱۴۹ کہ کہیں کوئی جان اپنے کیے پر پکڑی نہ جائے ف۱۵۰ اللہ کے سوا نہ اس کا کوئی حمایتی ہو
وَّ لَا شَفِيْعٌ ۚ وَ اِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ
نہ سفارشی اور اگر اپنے عوض سارے بدلے دے تو اُس سے نہ لیے جائیں یہ ہیں ف۱۵۱ وہ جو
اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا
اپنے کیے پر پکڑے گئے اُنھیں پینے کو کھولتا پانی اور درد ناک عذاب بدلہ ان کے
يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ لَا يَضُرُّنَا وَ ع ٨ ١٠ ١٤
کفر کا تم فرماؤ ف۱۵۲ کیا ہم اللہ کے سوا اس کو پوجیں جو ہمارا نہ بھلا کرے نہ برا ف۱۵۳ اور

ف۱۴۵ طعن، تشنیع، استہزاء کے ساتھ ف۱۴۶ اور ان کی ہم نشینی ترک کر۔ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ کفّار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا سننے کے لیے شرکت کرنا جائز نہیں اور ردو جواب کے لیے جانا مجالست (شرکت کرنا) نہیں بلکہ اظہارِ حق ہے وہ ممنوع نہیں جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے۔ ف۱۴۷ یعنی طعن و استہزاء کرنے والوں کے گناہ انہیں پر ہیں، انہیں سے اس کا حساب ہوگا پرہیزگاروں پر نہیں۔ **شانِ نزول:** مسلمانوں نے کہا تھا کہ ہمیں گناہ کا اندیشہ ہے جبکہ ہم انہیں چھوڑ دیں اور منع نہ کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۴۸ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ پند و نصیحت اور اظہارِ حق کے لیے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔ ف۱۴۹ اور احکامِ شرعیہ بتاؤ۔ ف۱۵۰ اور اپنے جرائم کے سبب عذابِ جہنم میں گرفتار نہ ہو۔ ف۱۵۱ دین کو ہنسی اور کھیل بنانے والے اور دنیا کے مفتون (شیدائی) ف۱۵۲ اے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم! ان مشرکین سے جو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دیتے ہیں۔ ف۱۵۳ اور اس میں کوئی قدرت نہیں۔

نُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى

الٹے پاؤں پلٹا دیئے جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں راہ دکھائی ف۱۵۴ اس کی طرح جسے شیطانوں نے

الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۪ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ

زمین میں راہ بھلادی ف۱۵۵ حیران ہے اس کے رفیق اسے راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ ادھر آ تم فرماؤ کہ

هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ۙ وَاَنْ

اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۱۵۶ اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لیے گردن رکھ دیں ف۱۵۷ جو رب ہے سارے جہان کا اور یہ کہ

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِىْ

نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے اور وہی ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۬ؕ قَوْلُهُ

آسمان و زمین ٹھیک بنائے ف۱۵۸ اور جس دن فنا ہوئی ہر چیز کو کہے گا ہو جا وہ فوراً ہو جائے گی اس کی بات

الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ

سچ ہی ہے اور اسی کی سلطنت ہے جس دن صُور پھونکا جائے گا ف۱۵۹ ہر چھپے اور ظاہر کا جاننے والا

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ

اور وہی ہے حکمت والا خبردار اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ ف۱۶۰ آزر سے کہا کیا تم

ف۱۵۴ اور اسلام اور توحید کی نعمت عطا فرمائی اور بت پرستی کے بدترین وبال سے بچایا۔ ف۱۵۵ اس آیت میں حق و باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک تمثیل بیان فرمائی گئی کہ جس طرح مسافر اپنے رفیقوں کے ساتھ تھا جنگل میں بھوتوں اور شیطانوں نے اس کو رستہ بہکا دیا اور کہا منزل مقصود کی یہی راہ ہے اور اس کے رفیق اس کو راہِ راست کی طرف بلانے لگے وہ حیران رہ گیا کدھر جائے! انجام اس کا یہی ہوگا کہ اگر وہ بھوتوں کی راہ پر چل دے تو ہلاک ہو جائے گا اور رفیقوں کا کہا مانے تو سلامت رہے گا اور منزل پر پہنچ جائے گا۔ یہی حال اس شخص کا ہے جو طریقۂ اسلام سے بہکا اور شیطان کی راہ چلا مسلمان اس کو راہِ راست کی طرف بلاتے ہیں اگر ان کی بات مانے گا راہ پائے گا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ ف۱۵۶ یعنی جو طریق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے واضح فرمایا اور جو دین ان کے لیے مقرر کیا وہی ہدایت و نور ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ دین باطل ہے۔ ف۱۵۷ اور اسی کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور خاص اسی کی عبادت کریں۔ ف۱۵۸ جن سے اس کی قدرت کاملہ اور اس کا علم محیط اور اس کی حکمت و صنعت ظاہر ہے۔ ف۱۵۹ کہ نام کو بھی کوئی سلطنت کا دعویٰ کرنے والا نہ ہوگا۔ تمام جبابرہ فراعنہ (ظالم و جابر بادشاہ) اور سب دنیا کی سلطنت کا غرور کرنے والے دیکھیں گے کہ دنیا میں جو وہ سلطنت کا دعویٰ رکھتے تھے وہ باطل تھا۔ ف۱۶۰ قاموس میں ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے۔ امام علامہ جلال الدین سیوطی نے مَسَالِكُ الْحُنَفَاء میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں۔ قرآن کریم میں ہے: "نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا۔" اس میں حضرت اسمٰعیل کو حضرت یعقوب کے آباء میں ذکر کیا گیا ہے باوجودیکہ آپ عم (چچا) ہیں۔ حدیث شریف میں بھی حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اَب فرمایا۔ چنانچہ ارشاد کیا: "رُدُّوْا عَلَىَّ اَبِىْ" اور یہاں ابی سے حضرت عباس مراد ہیں۔ (مفردات راغب و کبیر وغیرہ)

اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّیْۤ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۴﴾ وَ كَذٰلِكَ

بتوں کو خدا بناتے ہو بے شک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں پاتا ہوں ف١٦١ اور اسی طرح

نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ﴿۷۵﴾

ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ف١٦٢ اور اس لیے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے ف١٦٣

فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ

پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا ایک تارا دیکھا ف١٦٤ بولے اسے میرا رب ٹھہراتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا بولے مجھے

اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ

خوش نہیں آتے ڈوبنے والے پھر جب چاند چمکتا دیکھا بولے اسے میرا رب بتاتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا

ف١٦١ یہ آیت مشرکین عرب پر حجت ہے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معظم جانتے تھے اور ان کی فضیلت کے معترف تھے انہیں دکھایا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بت پرستی کو کتنا بڑا عیب اور گمراہی بتاتے ہیں اگر تم انہیں مانتے ہو تو بت پرستی تم بھی چھوڑ دو۔ ف١٦٢ یعنی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دین میں بینائی عطا فرمائی ایسے ہی انہیں آسمانوں اور زمین کے ملک دکھاتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس سے آسمانوں اور زمین کی خلق مراد ہے۔ مجاہد اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ آیات سموات وارض (زمین و آسمان کے عجائبات) مراد ہیں۔ یہ اس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صخرہ (ایک چٹان) پر کھڑا کیا گیا اور آپ کے لئے سماوات مکشوف کئے (کھول دیئے) گئے، یہاں تک کہ آپ نے عرش و کرسی اور آسمانوں کے تمام عجائب اور جنت میں اپنے مقام کو معائنہ فرمایا، آپ کے لیے زمین کشف فرما دی گئی یہاں تک کہ آپ نے سب سے نیچے کی زمین تک نظر کی اور زمینوں کے تمام عجائب دیکھے۔ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ رویت بچشمِ باطن تھی یا بچشمِ سر۔ (درمنثور و خازن وغیرہ) ف١٦٣ کیونکہ ہر ظاہر و مخفی چیز ان کے سامنے کر دی گئی اور خلق کے اعمال میں سے کچھ بھی اُن سے نہ چھپا رہا۔ ف١٦٤ علماء تفسیر اور اصحاب اخبار و سیر کا بیان ہے کہ نمرود ابن کنعان بڑا جابر بادشاہ تھا سب سے پہلے اسی نے تاج سر پر رکھا یہ بادشاہ لوگوں سے اپنی پرستش کراتا تھا کاہن اور مُنَجِّمْ (نجومی) کثرت سے اس کے دربار میں حاضر رہتے تھے۔ نمرود نے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا ہے، اس کی روشنی کے سامنے آفتاب مہتاب بالکل بے نور ہو گئے اس سے وہ بہت خوف زدہ ہوا کاہنوں سے تعبیر دریافت کی، انہوں نے کہا: اس سال تیری قَلَمْرَو (سلطنت) میں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تیرے زوالِ ملک کا باعث ہوگا اور تیرے دین والے اس کے ہاتھ سے ہلاک ہوں گے۔ یہ خبر سن کر وہ پریشان ہوا اور اس نے حکم دے دیا کہ جو بچہ پیدا ہو قتل کر ڈالا جائے اور مرد عورتوں سے علیحدہ رہیں اور اس کی نگہبانی کے لیے ایک محکمہ قائم کر دیا گیا۔ تقدیراتِ الٰہیہ کو کون ٹال سکتا ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں اور کاہنوں نے نمرود کو اس کی بھی خبر دی کہ وہ بچہ حمل میں آ گیا لیکن چونکہ حضرت کی والدہ صاحبہ کی عمر کم تھی ان کا حمل کسی طرح پہچانا ہی نہ گیا جب زمانۂ ولادت قریب ہوا تو آپ کی والدہ اس تہ خانہ میں چلی گئیں جو آپ کے والد نے شہر سے دور کھود کر تیار کیا تھا وہاں آپ کی ولادت ہوئی اور وہیں آپ رہے پتھروں سے اس تہ خانہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا روزانہ والدہ صاحبہ دودھ پلا آتی تھیں اور جب وہاں پہنچتی تھیں تو دیکھتی تھیں کہ آپ اپنی سر انگشت چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ برآمد ہوتا ہے آپ بہت جلد بڑھتے تھے ایک مہینہ میں اتنا جتنے دوسرے بچے ایک سال میں، اس میں اختلاف ہے کہ آپ تہ خانہ میں کتنا عرصہ رہے، بعض کہتے ہیں سات برس، بعض تیرہ برس، بعض سترہ برس۔ یہ مسئلہ یقینی ہے کہ انبیاء ہر حال میں معصوم ہوتے ہیں اور وہ اپنی ابتداءِ ہستی سے تمام اوقات وجود میں عارف ہوتے ہیں۔ ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی والدہ سے دریافت فرمایا: میرا رب (پالنے والا) کون ہے؟ انہوں نے کہا: میں۔ فرمایا: تمہارا رب کون ہے؟ اُنہوں نے کہا: تمہارے والد۔ فرمایا: ان کا رب کون ہے؟ اس پر والدہ نے کہا: خاموش رہو اور اپنے شوہر سے جا کر کہا کہ جس لڑکے کی نسبت یہ مشہور ہے کہ وہ زمین والوں کا دین بدل دے گا وہ تمہارا فرزند ہی ہے اور یہ گفتگو بیان کی۔ حضرت ابراہیم علیہ والسلام نے ابتدا ہی سے توحید کی حمایت اور عقائد کُفریہ کا ابطال شروع فرما دیا اور جب ایک سوراخ کی راہ سے شب کے وقت آپ نے زہرہ یا مشتری ستارہ کو دیکھا تو اقامت حجت شروع کر دی کیونکہ اس زمانہ کے لوگ بت اور کواکب کی پرستش کرتے تھے تو آپ نے ایک نہایت نفیس اور دلنشین پیرایہ میں انہیں نظر و استدلال کی

قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا

کہا اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرتا تو میں بھی انھیں گمراہوں میں ہوتا ف۱۶۵ پھر جب

رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ

سورج جگمگاتا دیکھا بولے اسے میرا رب کہتے ہو ف۱۶۶ یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا کہا

یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ

اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو ف۱۶۷ میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٧٩﴾ ۚ وَ حَآجَّهٗ

آسمان و زمین بنائے ایک اُسی کا ہو کر ف۱۶۸ اور میں مشرکوں میں نہیں اور ان کی قوم ان سے

قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنِ ؕ وَ لَاۤ اَخَافُ مَا

جھگڑنے لگی کہا کیا اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو وہ تو مجھے راہ بتا چکا ف۱۶۹ اور مجھے ان کا ڈر نہیں

تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ

جنھیں تم شریک بتاتے ہو ف۱۷۰ ہاں جو میرا ہی رب کوئی بات چاہے ف۱۷۱ میرے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَ كَیْفَ اَخَافُ مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَ لَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ

تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور میں تمہارے شریکوں سے کیونکر ڈروں ف۱۷۲ اور تم نہیں ڈرتے کہ تم نے

اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ

اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی تم پر اس نے کوئی سند نہ اتاری تو دونوں گروہوں میں

طرف راہنمائی کی جس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ عالم بِتَمامِہٖ حادث ہے، اِلٰہ نہیں ہوسکتا، وہ خود مُوجِد ومُدبِّر کا محتاج ہے جس کے قدرت واختیار سے اس میں تغیر ہوتے رہتے ہیں۔ ف۱۶۵ اس میں قوم کو تنبیہ ہے کہ جو قمر کو الٰہ ٹھہرائے وہ گمراہ ہے کیونکہ اس کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا دلیل حدوث وامکان ہے۔ ف۱۶۶ شمس مؤنث غیر حقیقی ہے اس کے لیے مذکر ومؤنث کے دونوں صیغے استعمال کیے جاسکتے ہیں، یہاں "ھٰذَا" مذکر لایا گیا اس میں تعلیمِ ادب ہے کہ لفظ رب کی رعایت کے لیے لفظ تانیث نہ لایا گیا، اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی صفت میں عَلَّام آتا ہے نہ کہ عَلَّامَہ۔ ف۱۶۷ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے ثابت کردیا کہ ستاروں میں چھوٹے سے بڑے تک کوئی بھی رب ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا ان کا الٰہ ہونا باطل ہے اور قوم جس شرک میں مبتلا ہے آپ نے اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور اس کے بعد دین حق کا بیان فرمایا جو آگے آتا ہے۔ ف۱۶۸ یعنی اسلام کے سوا باقی تمام ادیان سے جدا رہ کر۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دین حق کا قیام واستحکام جب ہی ہوسکتا ہے جبکہ تمام ادیانِ باطلہ سے بیزاری ہو۔ ف۱۶۹ اپنی توحید ومعرفت کی ف۱۷۰ کیونکہ وہ بے جان بت ہیں نہ ضرر دے سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں ان سے کیا ڈرنا۔ یہ آپ نے مشرکین سے جواب میں فرمایا تھا جنہوں نے آپ سے کہا تھا کہ بتوں سے ڈرو ان کے برا کہنے سے کہیں آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچ جائے۔ ف۱۷۱ وہ ہوگی کیونکہ میرا رب قادرِ مطلق ہے۔ ف۱۷۲ جو بے جان جماد اور عاجز محض ہیں۔

وقف لازم

أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۚ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨١﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا

امان کا زیادہ سزاوار کون ہے وف۱۷۳ اگر تم جانتے ہو وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی

إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾ ع وَتِلْكَ حُجَّتُنَا ع ۱۲ ۱۵

ناحق کی آمیزش نہ کی انہیں کے لیے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں اور یہ ہماری دلیل ہے

آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ

کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا فرمائی ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں وف۱۷۴ بے شک تمہارا رب علم و حکمت

عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا

والا ہے اور ہم نے اُنھیں اسحٰق اور یعقوب عطا کیے ان سب کو ہم نے راہ دکھائی اور ان سے پہلے نوح کو

مِنْ قَبْلُ ۖ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَ

راہ دکھائی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور

هَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَ

ہارون کو اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو اور زکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ اور

إِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٥﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ

الیاس کو یہ سب ہمارے قرب کے لائق ہیں اور اسمٰعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو

وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَ

اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی وف۱۷۵ اور کچھ ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو وف۱۷۶ اور

وف۱۷۳ مُوَحِّد (توحید کا قائل) یا مُشرِک، وف۱۷۴ علم و عقل و فہم و فضیلت کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دَرَجے بلند فرمائے دنیا میں علم و حکمت و نبوت کے ساتھ اور آخرت میں قرب و ثواب کے ساتھ۔ وف۱۷۵ نبوت و رسالت کے ساتھ۔ مسئلہ: اس آیت سے اس پر سند لائی جاتی ہے کہ انبیاء ملائکہ سے افضل ہیں کیونکہ عالَم اللہ کے سوا تمام موجودات کو شامل ہے فرشتے بھی اس میں داخل ہیں تو جب تمام جہان والوں پر فضیلت دی تو ملائکہ پر بھی فضیلت ثابت ہوگئی۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا ذکر فرمایا اور اس ذکر میں ترتیب نہ زمانہ کے اعتبار سے ہے نہ فضیلت کے نہ "واوٗ" ترتیب کا مقتضی لیکن جس شان سے کہ انبیاء علیہم السلام کے اسماء ذکر فرمائے گئے اس میں ایک عجیب لطیفہ ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی ہر ایک جماعت کو ایک خاص طرح کی کرامت و فضیلت کے ساتھ ممتاز فرمایا تو حضرت نوح و ابراہیم و اسحٰق و یعقوب کا اول ذکر کیا کیونکہ یہ انبیاء کے اصول (آباء و اجداد) ہیں یعنی ان کی اولاد میں بکثرت انبیاء ہوئے جن کے اَنساب انہیں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ نبوت کے بعد مراتب معتبرہ میں سے ملک و اختیار و سلطنت و اقتدار ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داود و سلیمان کو اس کا حظِ وافر دیا اور مراتب رفیعہ میں سے مصیبت و بلاء پر صابر رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو اس کے ساتھ ممتاز فرمایا، پھر ملک و صبر کے دونوں مرتبے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو عنایت کیے کہ آپ نے شدت و بلاء پر مدتوں صبر فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ملک مصر عطا کیا۔ کثرت معجزات و قوت براہین بھی مراتب معتبرہ میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون کو اس کے ساتھ مشرف کیا۔ زہد و ترکِ دنیا بھی مراتب معتبرہ میں سے ہے۔ حضرت زکریا و یحیٰی

اجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٨٧﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ

ہم نے انھیں چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی یہ اللہ کی ہدایت ہے

بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٨﴾

کہ اپنے بندوں میں جسے چاہے دے اور اگر وہ شرک کرتے تو ضرور ان کا کیا اکارت جاتا

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا

یہ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی تو اگر یہ لوگ ؀۱۷۷ اس سے

هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدَى

منکر ہوں تو ہم نے اس کے لیے ایک ایسی قوم لگا رکھی ہے جو انکار والی نہیں ؀۱۷۸ یہ ہیں جن کو اللہ نے

اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى

ہدایت کی تو تم اُنھیں کی راہ چلو ؀۱۷۹ تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا وہ تو نہیں مگر نصیحت

لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٠﴾ ع وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى ع ٨ ١٠ ١٦

سارے جہان کو ؀۱۸۰ اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی ؀۱۸۱ جب بولے اللہ نے کسی آدمی پر

بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ

کچھ نہیں اتارا تم فرماؤ کس نے اُتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے روشنی اور

وعیسیٰ والیاس کو اس کے ساتھ مخصوص فرمایا کہ ان حضرات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء کا ذکر فرمایا کہ جن کے نہ متبعین باقی رہے نہ ان کی شریعت جیسے کہ حضرت اسمٰعیل، یسع، یونس، لوط علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اس شان سے انبیاء کا ذکر فرمانے میں ان کی کرامتوں اور خصوصیتوں کا ایک عجیب لطیفہ نظر آتا ہے۔ ؀۱۷۶ ہم نے فضیلت دی ؀۱۷۷ یعنی اہلِ مکہ ؀۱۷۸ اس قوم سے یا انصار مراد ہیں یا مہاجرین یا تمام اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حضور پر ایمان لانے والے سب لوگ۔ فائدہ: اس آیۃ میں دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرمائے گا اور آپ کے دین کو قوت دے گا اور اس کو تمام اَدیان پر غالب کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ غیبی خبر واقع ہوگئی۔ ؀۱۷۹ مسئلہ: علمائے دین نے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ خصالِ کمال واوصاف شرف جو جدا جدا انبیاء کو عطا فرمائے گئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سب کو جمع فرما دیا اور آپ کو حکم دیا "فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ" (تو تم انہیں کی راہ چلو) تو جب آپ تمام انبیاء کے اوصافِ کمالیہ کے جامع ہیں تو بیشک سب سے افضل ہوئے۔ ؀۱۸۰ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق کی طرف مبعوث ہیں اور آپ کی دعوت تمام خلق کو عام اور کل جہان آپ کی امت۔ (خازن) ؀۱۸۱ اور اس کی معرفت سے محروم رہے اور اپنے بندوں پر اس کو جو رحمت وکرم ہے اس کو نہ جانا۔ شانِ نزول: یہود کی ایک جماعت اپنے حَبرُ الاحبار (بڑے عالم پیشوا) مالک ابن صیف کو لے کر سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کرنے آئی سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میں تجھے اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی۔ کیا توریت میں تو نے یہ دیکھا ہے "اِنَّ اللّٰهَ يَبْغَضُ الْحِبْرَ السَّمِيْنَ" یعنی اللہ کو موٹا عالم مبغوض ہے، کہنے لگا: ہاں! یہ توریت میں ہے، حضور نے فرمایا: تو موٹا عالم ہی تو ہے۔ اس پر وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا کہ اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں فرمایا گیا کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے؟ تو وہ لاجواب ہوا اور یہود اس سے برہم ہوئے اور اس کو جھڑکنے لگے اور اس کو حَبر کے عہدہ سے معزول کر دیا۔ (مدارک وخازن)

هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَ

لوگوں کے لیے ہدایت جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنالیے ظاہر کرتے ہو ف۱۸۲ اور بہت سا چھپالیتے ہو ف۱۸۳ اور

عُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ

تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے ف۱۸۴ جو نہ تم کو معلوم تھا نہ تمہارے باپ دادا کو اللہ کہو ف۱۸۵ پھر انھیں چھوڑ دو ان کی

خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ

بیہودگی میں کھیلتا ف۱۸۶ اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اُتاری ف۱۸۷ تصدیق فرماتی ان کتابوں کی

بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

جو آگے تھیں اور اس لیے کہ تم ڈر سناؤ سب بستیوں کے سردار کو ف۱۸۸ اور جو کوئی سارے جہان میں اس کے گرد ہیں اور وہ جو آخرت پر

بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

ایمان لاتے ہیں ف۱۸۹ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّ

جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۹۰ یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اسے کچھ وحی نہ ہوئی ف۱۹۱ اور

مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ

جو کہے ابھی میں اتارتا ہوں ایسا جیسا خدا نے اتارا ف۱۹۲ اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم

ف۱۸۲ ان میں سے بعض کو جس کا اظہار اپنی خواہش کے مطابق سمجھتے ہو ف۱۸۳ جو تمہاری خواہش کے خلاف کرتے ہیں جیسے کہ توریت کے وہ مضامین جن میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت مذکور ہے۔ ف۱۸۴ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور قرآن کریم سے ف۱۸۵ یعنی جب وہ اس کا جواب نہ دے سکیں کہ وہ کتاب کس نے اتاری تو آپ فرما دیجیے اللہ نے ف۱۸۶ کیونکہ جب آپ نے حجت قائم کردی اور انداز ونصیحت نہایت کو پہنچادی اور ان کے لیے جائے عذر نہ چھوڑی اس پر بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں ان کی بیہودگی میں چھوڑ دیجیے، یہ کفّار کے حق میں وعید وتہدید ہے۔ ف۱۸۷ یعنی قرآن شریف ف۱۸۸ اُمُّ الْقُرٰی مکہ مکرمہ ہے کیونکہ وہ تمام زمین والوں کا قبلہ ہے۔ ف۱۸۹ اور قیامت وآخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا یقین رکھتے ہیں اور اپنے انجام سے غافل اور بے خبر نہیں ہیں۔ ف۱۹۰ اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے۔ ف۱۹۱ **شانِ نزول:** یہ آیت مُسَیْلَمَہ کذّاب کے بارے میں نازل ہوئی جس نے یمامہ علاقہ یمن میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ قبیلہ بنی حنیفہ کے چند لوگ اس کے فریب میں آگئے تھے، یہ کذاب زمانۂ خلافتِ حضرت ابوبکر صدیق میں وحشی قاتلِ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ ف۱۹۲ **شانِ نزول:** یہ عبداللہ بن ابی سرح کاتب وحی کے حق میں نازل ہوئی۔ جب آیت "وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ" (اور بے شک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی مٹی سے بنایا) نازل ہوئی اس نے اس کو لکھا اور آخر تک پہنچتے پہنچتے پیدائش انسان کی تفصیل پر مطلع ہو کر متعجب ہوا اور اس حالت میں آیت کا آخر "فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ" (تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا) بے اختیار اس کی زبان پر جاری ہوگیا اس پر اس کو یہ گھمنڈ ہوا کہ مجھ پر وحی آنے لگی اور مرتد ہوگیا یہ نہ سمجھا کہ نورِ وحی اور قوت وحسنِ کلام سے آیت کا آخر کلمہ زبان پر آ گیا اس میں اس کی قابلیت کا کوئی دخل نہ تھا زور کلام خود اپنے آخر کو بتا دیا کرتا ہے جیسے کبھی کوئی شاعر نفیس مضمون پڑھے وہ مضمون خود قافیہ بتا دیتا ہے اور سننے والے شاعر سے پہلے قافیہ پڑھ دیتے ہیں ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو ہرگز ویسا شعر کہنے پر قادر نہیں تو قافیہ بتانا ان کی قابلیت نہیں کلام کی قوت ہے اور یہاں تو نورِ وحی اور نورِ نبی سے سینہ میں روشنی آتی تھی۔ چنانچہ مجلس شریف سے جدا ہونے اور

غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ

موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں ف۱۹۳ کہ نکالو اپنی جانیں آج

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ

تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا بدلہ اس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے تھے ف۱۹۴ اور

عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ

اس کی آیتوں سے تکبر کرتے اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا

مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ

تھا ف۱۹۵ اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال و متاع ہم نے تمہیں دیا تھا اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے

الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ

جن کا تم اپنے میں ساجھا بتاتے تھے ف۱۹۶ بے شک تمہارے آپس کی ڈور کٹ گئی ف۱۹۷ اور تم سے گئے

مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ ع ۱۱ ۱۷

جو دعوے کرتے تھے ف۱۹۸ بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے ف۱۹۹ زندہ کو

مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾

مردہ سے نکالے ف۲۰۰ اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ف۲۰۱ یہ ہے اللہ تم کہاں اوندھے جاتے ہو ف۲۰۲

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ

تاریکی چاک کرکے صبح نکالنے والا اور اس نے رات کو چین بنایا ف۲۰۳ اور سورج اور چاند کو حساب ف۲۰۴ یہ

مرتد ہو جانے کے بعد پھر وہ ایک جملہ بھی ایسا بنانے پر قادر نہ ہوا جو نظم قرآنی سے مل سکتا آخر کار زمانۂ اقدس ہی میں قبل فتح مکہ پھر اسلام سے مشرف ہوا۔ ف۱۹۳ ارواح قبض کرنے کے لیے جھڑکتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں۔ ف۱۹۴ نبوت اور وحی کے جھوٹے دعوے کر کے اور اللہ کے لیے شریک اور بی بی بچے بتا کر۔ ف۱۹۵ نہ تمہارے ساتھ مال ہے نہ جاہ نہ اولاد جن کی محبت میں تم عمر بھر گرفتار رہے نہ وہ بت جنہیں پوجا کئے (کرتے تھے) آج ان میں سے کوئی تمہارے کام نہ آیا۔ یہ کفّار سے روز قیامت فرمایا جاوے گا۔ ف۱۹۶ کہ وہ عبادت کے حق دار ہونے میں اللہ کے شریک ہیں۔ (مَعَاذَاللہ) ف۱۹۷ اور علاقے (تعلقات) ٹوٹ گئے جماعت منتشر ہوگئی۔ ف۱۹۸ تمہارے وہ تمام جھوٹے دعوے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے باطل ہوگئے۔ ف۱۹۹ توحید و نبوت کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال قدرت و علم و حکمت کے دلائل ذکر فرمائے کیونکہ مقصودِ اعظم اللہ سبحانہٗ اور اس کے تمام صفات و افعال کی معرفت ہے اور یہ جاننا کہ وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور جو ایسا ہو وہی مستحق عبادت ہوسکتا ہے نہ کہ وہ بت جنہیں مشرکین پوجتے ہیں۔ خشک دانہ اور گٹھلی کو چیر کر ان سے سبزہ اور درخت پیدا کرنا اور ایسی سنگلاخ زمینوں میں ان کے نرم ریشوں کو رواں کرنا جہاں آہنی میخ بھی کام نہ کرسکے اس کی قدرت کے کیسے عجائبات ہیں۔ ف۲۰۰ جاندار سبزہ کو بے جان دانے اور گٹھلی سے اور انسان و حیوان کو نطفہ سے اور پرند کو انڈے سے۔ ف۲۰۱ جاندار درخت سے بے جان گٹھلی اور دانہ کو اور انسان و حیوان سے نطفہ کو اور پرند سے انڈے کو یہ اس کے عجائب قدرت و حکمت ہیں۔ ف۲۰۲ اور ایسے براہین قائم ہونے کے بعد کیوں ایمان نہیں لاتے اور موت کے بعد اٹھنے کا یقین نہیں کرتے، جو بے جان نطفہ سے

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا

سادھا (مقرر کیا ہوا) ہے زبردست جاننے والے کا اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے تارے بنائے کہ ان سے راہ

بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾

پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں ہم نے نشانیاں مفصل بیان کردیں علم والوں کے لیے

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ

اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا ف۲۰۵ پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے ف۲۰۶ اور کہیں امانت رہنا ف۲۰۷

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

بے شک ہم نے مفصل آیتیں بیان کردیں سمجھ والوں کے لیے اور وہی ہے جس نے آسمان سے

مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ

پانی اتارا تو ہم نے اس سے ہر اگنے والی چیز نکالی ف۲۰۸ تو ہم نے اس سے نکالی سبزی جس میں

مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ

سے دانے نکالتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے اور کھجور کے گابھے سے پاس پاس گچھے اور انگور

مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا

کے باغ اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی بات میں الگ اس کا

اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾

پھل دیکھو جب پھلے اور اس کا پکنا بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ

اور ف۲۰۹ اللہ کا شریک ٹھہرایا جنوں کو ف۲۱۰ حالانکہ اسی نے ان کو بنایا اور اس کے لیے بیٹے اور بیٹیاں گڑھ لیں

جاندار حیوان پیدا کرتا ہے اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کرنا کیا بعید ہے۔ ف۲۰۳ کہ خلق اس میں چین پاتی ہے اور دن کی تکان و ماندگی کو استراحت سے دور کرتی ہے اور شب بیدار زاہد تنہائی میں اپنے رب کی عبادت سے چین پاتے ہیں۔ ف۲۰۴ کہ ان کے دورے اور سیر (گردش کرنے) سے عبادات و معاملات کے اوقات معلوم ہوں۔ ف۲۰۵ یعنی حضرت آدم سے۔ ف۲۰۶ ماں کے رحم میں یا زمین کے اوپر ف۲۰۷ باپ کی پشت میں یا قبر کے اندر ف۲۰۸ پانی ایک اور اس سے جو چیزیں اگائیں وہ قسم قسم اور رنگا رنگ ف۲۰۹ باوجودیکہ ان دلائل قدرت و عجائب حکمت اور اس انعام و اکرام اور ان نعمتوں کے پیدا کرنے اور عطا فرمانے کا اقتضاء تھا کہ اس کریم کارساز پر ایمان لاتے بجائے اس کے بت پرستوں نے یہ ستم کیا (جو آیت میں آگے مذکور ہے) کہ ف۲۱۰ کہ ان کی اطاعت کر کے بت پرست ہو گئے۔

عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ؑ ﴿۱۰۰﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ع ١٢ ١٨

جہالت سے پاکی اور برتری ہے اس کو ان کی باتوں سے بے کسی نمونے کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا

اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ

اس کے بچہ کہاں سے ہو حالانکہ اس کی عورت نہیں ف۲۱۱ اور اس نے ہر چیز پیدا کی ف۲۱۲

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ

اور وہ سب کچھ جانتا ہے یہ ہے اللّٰہ تمہارا رب ف۲۱۳ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا

كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ

بنانے والا تو اسے پوجو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے ف۲۱۴ آنکھیں اُسے

الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ

احاطہ نہیں کرتیں ف۲۱۵ اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے نہایت باطن پورا خبردار تمہارے پاس

جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ

آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آئیں تمہارے رب کی طرف سے تو جس نے دیکھا تو اپنے بھلے کو اور جو اندھا ہوا تو اپنے برے کو

وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا

اور میں تم پر نگہبان نہیں اور ہم اسی طرح آیتیں طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ف۲۱۶ اور اس لیے کہ کافر بول اٹھیں

ف۲۱۱ اور بے عورت اولاد نہیں ہوتی اور زوجہ اس کی شان کے لائق نہیں کیونکہ کوئی شے اس کی مثل نہیں۔ ف۲۱۲ تو جو ہے وہ اس کی مخلوق ہے اور مخلوق اولاد نہیں ہوسکتی تو کسی مخلوق کو اولاد بتانا باطل ہے۔ ف۲۱۳ جس کی صفات مذکور ہوئیں اور جس کی یہ صفات ہوں وہی مستحق عبادت ہے۔ ف۲۱۴ خواہ وہ رزق ہو یا اجل یا حمل۔ ف۲۱۵ مسائل: ادراک کے معنی ہیں مرئی کے جوانب وحدود پر واقف ہونا، اسی کو احاطہ کہتے ہیں۔ ادراک کی یہی تفسیر حضرت سعید ابن مسیّب اور حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہے اور جمہور مفسرین ادراک کی تفسیر احاطہ سے فرماتے ہیں اور احاطہ اسی چیز کا ہوسکتا ہے جس کے حدود و جہات ہوں، اللّٰہ تعالیٰ کے لیے حد و جہت محال ہے تو اس کا ادراک واحاطہ بھی ناممکن، یہی مذہب ہے اہلِ سنت کا۔ خوارج ومعتزلہ وغیرہ گمراہ فرقے ادراک اور رؤیت میں فرق نہیں کرتے، اس لیے وہ اس گمراہی میں مبتلا ہوگئے کہ انہوں نے دیدارِ الٰہی کو محال عقلی قرار دے دیا، باوجودیکہ نفی رویت نفی علم کو مستلزم ہے ورنہ جیسا کہ باری تعالیٰ بخلاف تمام موجودات کے بلا کیفیت و جہت جانا جاسکتا ہے، ایسے ہی دیکھا بھی جاسکتا ہے، کیونکہ اگر دوسری موجودات بغیر کیفیت و جہت کے دیکھی نہیں جاسکتیں تو جانی بھی نہیں جاسکتیں۔ راز اس کا یہ ہے کہ رویت و دید کے معنی یہ ہیں کہ بصر کسی شے کو جیسی کہ وہ ہو ویسا جانے تو جو شے جہت والی ہوگی اس کی رؤیت و دید جہت میں ہوگی اور جس کے لیے جہت نہ ہوگی اس کی دید بے جہت ہوگی۔ دیدارِ الٰہی: آخرت میں اللّٰہ تعالیٰ کا دیدار مومنین کے لیے اہلِ سنت کا عقیدہ اور قرآن وحدیث و اجماع صحابہ وسلف امت کے دلائل کثیرہ سے ثابت ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا: "وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ٥ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ٥" (کچھ منہ اس دن تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے) اس سے ثابت ہے کہ مؤمنین کو روزِ قیامت ان کے رب کا دیدار میسر ہوگا۔ اس کے علاوہ اور بہت آیات اور صحاح کی کثیر احادیث سے ثابت ہے اگر دیدارِ الٰہی ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیدار کا سوال نہ فرماتے، "رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ" (اے رب میرے! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں) ارشاد نہ کرتے اور اُن کے جواب میں "اِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ" (یہ پہاڑ اگر اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو تو عنقریب مجھے دیکھ لے گا) نہ فرمایا جاتا۔ ان دلائل سے ثابت ہوگیا کہ آخرت میں مومنین کے لیے دیدارِ الٰہی شرع میں ثابت ہے اور اس کا انکار گمراہی۔ ف۲۱۶ کہ حجت لازم ہو۔

دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٥﴾ اِتَّبِعْ مَآ أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ

کہ تم تو پڑھے ہو اور اس لیے کہ اُسے علم والوں پر واضح کردیں اس پر چلو جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے ف۲۱۷

لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٦﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو اور اللہ چاہتا تو وہ

أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۚ وَمَآ أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿١٠٧﴾ وَ

شریک نہ کرتے اور ہم نے تمہیں ان پر نگہبان نہیں کیا اور تم ان پر کروڑے (نگہبان) نہیں اور

لَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ

انھیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے ف۲۱۸

كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ إِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ

یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں اس کے عمل بھلے کردیے ہیں پھر انھیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے اور وہ انھیں بتادے گا

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٠٨﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ

جو کرتے تھے اور انھوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی

اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۗ قُلْ إِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ أَنَّهَآ إِذَا

آئی تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے تم فرمادو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں ف۲۱۹ اور تمہیں ف۲۲۰ کیا خبر کہ جب

جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا

وہ آئیں تو یہ ایمان نہ لائیں گے اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو ف۲۲۱ جیسا وہ پہلی بار اس پر

بِهٖٓ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١٠﴾ ع ۱۳ ۱۰ ۱۹

ایمان نہ لائے تھے ف۲۲۲ اور اُنھیں چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں

ف۲۱۷ اور کفّار کی بیہودہ گوئیوں کی طرف التفات نہ کرو۔ اس میں نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ کفار کی یاوہ گوئیوں سے رنجیدہ نہ ہوں، یہ ان کی بدنصیبی ہے کہ وہ ایسی واضح برہانوں سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ ف۲۱۸ قتادہ کا قول ہے کہ مسلمان کفّار کے بتوں کی برائی کیا کرتے تھے تاکہ کفّار کو نصیحت ہو اور وہ بت پرستی کے عیب سے باخبر ہوں مگر ان ناخداشناس جاہلوں نے بجائے پند پذیر ہونے کے شانِ الٰہی میں بے اَدَبی کے ساتھ زبان کھولنی شروع کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اگرچہ بتوں کو برا کہنا اور ان کی حقیقت کا اظہار طاعت و ثواب ہے لیکن اللّٰہ اور اس کے رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی شان میں کفّار کی بدگوئیوں کو روکنے کے لیے اس کو منع فرمایا گیا۔ ابن انباری کا قول ہے کہ یہ حکم اول زمانہ میں تھا جب اللّٰہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت عطا فرمائی منسوخ ہوگیا۔ ف۲۱۹ وہ جب چاہتا ہے حسب اقتضائے حکمت نازل فرماتا ہے۔ ف۲۲۰ اے مسلمانو! ف۲۲۱ حق کے ماننے اور دیکھنے سے ف۲۲۲ ان آیات پر جو نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے دستِ اَقدس پر ظاہر ہوئی تھیں مثل شقّ القمر وغیرہ معجزات باہرات کے۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اُتارتے ۲۲۳ اور ان سے مردے باتیں کرتے اور ہم ہر چیز

كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

ان کے سامنے اٹھا لاتے جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے ۲۲۴ مگر یہ کہ خدا چاہتا ۲۲۵ لیکن ان میں بہت

يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ

نرے جاہل ہیں ۲۲۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کئے ہیں آدمیوں

وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ

اور جنوں میں کے شیطان کہ ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے بناوٹ کی بات ۲۲۷ دھوکے کو اور تمہارا

شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ

رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے ۲۲۸ تو انھیں ان کی بناوٹوں پر چھوڑ دو ۲۲۹ اور اس لئے کہ اس ۲۳۰ کی طرف

اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ

ان کے دل جھکیں جنھیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں اور گناہ کمائیں جو اُنہیں

مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ

گناہ کمانا ہے تو کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف

الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ

مُفَصَّل کتاب اُتاری ۲۳۱ اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے

ف۲۲۳ شانِ نزول: ابن جریر کا قول ہے کہ یہ آیت اِستہزاء کرنے والے قریش کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمارے مُردوں کو اُٹھا لائیے ہم اُن سے دریافت کرلیں کہ آپ جو فرماتے ہیں یہ حق ہے یا نہیں اور ہمیں فرشتے دکھائیے جو آپ کے رسول ہونے کی گواہی دیں یا اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لائیے۔ اسکے جواب میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۲۴ وہ اہلِ شقاوت ہیں۔ ف۲۲۵ اس کی مَشِیَّت جو ہوتی ہے وہی ہوتا ہے جو اس کے علم میں اہلِ سعادت ہیں وہ ایمان سے مشرّف ہوتے ہیں۔ ف۲۲۶ نہیں جانتے کہ یہ لوگ وہ نشانیاں بلکہ اس سے زیادہ دیکھ کر بھی ایمان لانے والے نہیں۔ (جمل و مدارک) ف۲۲۷ یعنی وسوسے اور فریب کی باتیں اغوا کرنے (بہکانے) کے لئے۔ ف۲۲۸ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ اس کے محنت پر صابر رہنے سے ظاہر ہوجائے کہ یہ جزیل ثواب پانے والا ہے۔ ف۲۲۹ اللہ انہیں بدلہ دے گا، رسوا کرے گا اور آپ کی مدد فرمائے گا۔ ف۲۳۰ بناوٹ کی بات ف۲۳۱ یعنی قرآن شریف جس میں امر و نہی، وعدہ و وعید اور حق و باطل کا فیصلہ اور میرے صدق کی شہادت اور تمہارے افتراء کا بیان ہے۔ شانِ نزول: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان ایک حَکَم مقرر کیجئے۔ ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

رَبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

سچ اُترا ہے ف۲۳۲ تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور پوری ہے تیرے رب کی بات

صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾ وَاِنْ

سچ اور انصاف میں اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ف۲۳۳ اور وہی ہے سنتا جانتا اور اے سننے

تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ

والے زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے

اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ

پیچھے ہیں ف۲۳۴ اور نری اٹکلیں (فضول اندازے) دوڑاتے ہیں ف۲۳۵ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون بہکا

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ

اس کی راہ سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام

عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ

لیا گیا ف۲۳۶ اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس ف۲۳۷

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ

پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تو تم سے مُفصّل بیان کرچکا جو کچھ تم پر حرام ہوا ف۲۳۸ مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو ف۲۳۹

وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے

ف۲۳۲ کیونکہ اُن کے پاس اس کی دلیلیں ہیں۔ ف۲۳۳ نہ کوئی اس کی قضا کا تبدیل کرنے والا نہ حکم کا رَدّ کرنے والا نہ اس کا وعدہ خلاف ہو سکے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ کلام جب تام ہے تو وہ قابلِ نقص وتغییر نہیں اور وہ قیامت تک تحریف وتغییر سے محفوظ ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں: معنی یہ ہیں کہ کسی کی قدرت نہیں کہ قرآن پاک کی تحریف کر سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کا ضامن ہے۔ (تفسیر ابوالسعود) ف۲۳۴ اپنے جاہل اور گمراہ باپ دادا کی تقلید کرتے ہیں بصیرت وحق شناسی سے محروم ہیں۔ ف۲۳۵ کہ یہ حلال ہے یہ حرام اور اٹکل سے کوئی چیز حلال حرام نہیں ہوتی جسے اللہ اور اس کے رسول نے حلال کیا وہ حلال اور جسے حرام کیا وہ حرام۔ ف۲۳۶ یعنی جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا نہ وہ جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے حِلّت اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے متعلق ہے یہ مشرکین کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ جو انہوں نے مسلمانوں پر کیا تھا کہ تم اپنا قتل کیا ہوا تو کھاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا یعنی جو اپنی موت مرے اس کو حرام جانتے ہو۔ ف۲۳۷ ذبیحہ ف۲۳۸ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مُفصّل ذکر ہوتا ہے اور ثبوتِ حُرمت کے لئے حکم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت (حرام ہونے) کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے۔ ف۲۳۹ تو عِنْدَ الْاِضْطِرَار قدرِ ضرورت روا ہے۔ (یعنی شدید مجبوری کے وقت بقدرِ ضرورت جائز ہے)

بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

والوں کو خوب جانتا ہے اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ وہ جو

يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا

گناہ کماتے ہیں عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے اور اسے نہ کھاؤ جس

لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى

پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ف۲۴۰ اور وہ بےشک حکم عدولی ہے اور بےشک شیطان اپنے دوستوں کے

اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع اَوَ مَنْ ع ۱۴ ۱۱

دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم اُن کا کہنا مانو ف۲۴۱ تو اس وقت تم مشرک ہو ف۲۴۲ اور کیا

كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ

وہ کہ مُردہ تھا تو ہم نے اُسے زندہ کیا ف۲۴۳ اور اس کے لئے ایک نور کردیا ف۲۴۴ جس سے لوگوں میں چلتا ہے ف۲۴۵ وہ اس

مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ

جیسا ہوجائے گا جو اندھیریوں میں ہے ف۲۴۶ ان سے نکلنے والا نہیں یونہی کافروں کی آنکھ میں ان کے

ف۲۴۰ وقتِ ذبح نہ تحقیقاً نہ تقدیراً خواہ اس طرح کہ وہ جانور اپنی موت مرگیا ہو یا اس طرح کہ اس کو بغیر تسمیہ کے یا غیرِ خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب حرام ہیں لیکن جہاں مسلمان ذبح کرنے والا وقتِ ذبح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا بھول گیا وہ ذبح جائز ہے وہاں ذکر تقدیری ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ ف۲۴۱ اور اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حلال جانو ف۲۴۲ کیونکہ دین میں حکمِ الٰہی کو چھوڑنا اور دوسرے کے حکم کو ماننا اللہ کے سوا اور کو حاکم قرار دینا شرک ہے۔ ف۲۴۳ مردہ سے کافر اور زندہ سے مومن مراد ہے کیونکہ کفر قلوب کے لئے موت ہے اور ایمان حیات۔ ف۲۴۴ نور سے ایمان مراد ہے جس کی بدولت آدمی کفر کی تاریکیوں سے نجات پاتا ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ نور سے کتابُ اللّٰہ یعنی قرآن مراد ہے۔ ف۲۴۵ اور بینائی حاصل کرکے راہِ حق کا امتیاز کرلیتا ہے۔ ف۲۴۶ کفر و جہل و تیرہ باطنی کی یہ ایک مثال ہے جس میں مومن و کافر کا حال بیان فرمایا گیا ہے کہ ہدایت پانے والا مومن اس مردہ کی طرح ہے جس نے زندگانی پائی اور اس کو نور ملا جس سے وہ مقصود کی راہ پاتا ہے اور کافر اس کی مثل ہے جو طرح طرح کی اندھیریوں میں گرفتار ہوا اور ان سے نکل نہ سکے ہمیشہ حیرت میں مبتلا رہے یہ دونوں مثالیں ہر مومن و کافر کے لئے عام ہیں اگرچہ بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کا شانِ نزول یہ ہے کہ ابوجہل نے ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی نجس چیز پھینکی تھی اس روز حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شکار کو گئے ہوئے تھے جس وقت وہ ہاتھ میں کمان لئے ہوئے شکار سے واپس آئے تو انہیں اس واقعہ کی خبر دی گئی گو ابھی تک وہ ایمان سے مشرف نہ ہوئے تھے مگر یہ خبر سن کر ان کو نہایت طیش آیا اور وہ ابوجہل پر چڑھ گئے اور اس کو کمان سے مارنے لگے اور ابوجہل عاجزی و خوشامد کرنے لگا اور کہنے لگا اے ابویعلی! (حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی کنیت ہے) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا دین لائے اور اُنہوں نے ہمارے معبودوں کو برا کہا اور ہمارے باپ دادا کی مخالفت کی اور ہمیں بدعقل بتایا، اس پر حضرت امیر حمزہ نے فرمایا: تمہارے برابر بدعقل کون ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر پتھروں کو پوجتے ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اسی وقت حضرت امیر حمزہ اسلام لے آئے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت امیر حمزہ کا حال اس کے مشابہ ہے جو مُردہ تھا ایمان نہ رکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور نُورِ باطن عطا فرمایا اور ابوجہل کی شان یہی ہے کہ وہ کفر و جہل کی تاریکیوں میں گرفتار رہے اور۔

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا

اعمال بھلے کر دیئے گئے ہیں اور اُسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنہ کئے

لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا

کہ اس میں داؤں کھیلیں ف۲۴۷ اور داؤں نہیں کھیلتے مگر اپنی جانوں پر اور انھیں شعور نہیں ف۲۴۸ اور جب

جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔؕ

ان کے پاس کوئی نشانی آئے کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو ملا ف۲۴۹

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ

اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے ف۲۵۰ عنقریب مجرموں کو اللہ

عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ

کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب بدلہ ان کے مکر کا اور جسے اللہ

اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ

راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے ف۲۵۱ اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس کا

صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ

سینہ تنگ خوب رکا ہوا کر دیتا ہے ف۲۵۲ گویا کسی کی زبردستی سے آسمان پر چڑھ رہا ہے اللہ یونہی

اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ

عذاب ڈالتا ہے ایمان نہ لانے والوں کو اور یہ ف۲۵۳ تمہارے رب کی سیدھی

مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ

راہ ہے ہم نے آیتیں مُفصّل بیان کر دیں نصیحت ماننے والوں کے لئے ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے

ف۲۴۷ اور طرح طرح کے حیلوں اور فریبوں اور مکاریوں سے لوگوں کو بہکاتے اور باطل کو رواج دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ف۲۴۸ کہ اس کا وبال انہیں پر پڑتا ہے۔

ف۲۴۹ یعنی جب تک ہمارے پاس وحی نہ آئے اور ہمیں نبی نہ بنایا جائے۔ شانِ نزول: ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوّت حق ہو تو اس کا زیادہ مستحق میں ہوں کیونکہ میری عمر سید عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ ہے اور مال بھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۵۰ یعنی اللہ جانتا ہے کہ نبوت کی اہلیت اور اس کا استحقاق کس کو ہے کس کو نہیں، عمر و مال سے کوئی مستحق نبوّت نہیں ہوسکتا یہ نبوّت کے طلبگار تو حسد، مکر، بدعہدی وغیرہ قبائح افعال اور رذائل خِصال میں مبتلا ہیں یہ کہاں اور نبوّت کا منصبِ عالی کہاں۔ ف۲۵۱ اس کو ایمان کی توفیق دیتا ہے اور اس کے دل میں روشنی پیدا کرتا ہے۔ ف۲۵۲ کہ اس میں علم اور دلائل توحید و ایمان کی گنجائش نہ ہو تو اس کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ جب اس کو ایمان کی دعوت دی جاتی ہے اور اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اس پر نہایت شاق ہوتا ہے اور اس کو بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔

ف۲۵۳ دینِ اسلام۔

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

اپنے رب کے یہاں اور وہ ان کا مولیٰ ہے یہ ان کے کاموں کا پھل ہے اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا

جَمِيْعًا ج يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ج وَقَالَ

اور فرمائے گا اے جن کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر لئے ف۲۵۴ اور ان کے

اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا

دوست آدمی عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا ف۲۵۵ اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے

الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ط قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ

جو تو نے ہمارے لئے مقرر فرمائی تھی ف۲۵۶ فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانہ ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا

اللّٰهُ ط اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ

چاہے ف۲۵۷ اے محبوب بے شک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے

ع ۱۵ ۸ ۲ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٢٩﴾ ع يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

پر مسلط کرتے ہیں بدلہ اُن کے کئے کا ف۲۵۸ اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس

رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

تم میں کے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن ف۲۵۹ دیکھنے سے

هٰذَا ط قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا

ڈراتے ف۲۶۰ کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی ف۲۶۱ اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور خود

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿١٣٠﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ

اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے ف۲۶۲ یہ ف۲۶۳ اس لئے کہ تیرا رب بستیوں کو ف۲۶۴

ف۲۵۴ ان کو بہکایا اور اغوا کیا۔ ف۲۵۵ اس طرح کہ انسانوں نے شہوات و مَعاصی میں ان سے مدد پائی اور جنوں نے انسانوں کو اپنا مطیع بنایا آخر کار اس کا نتیجہ پایا۔ ف۲۵۶ وقت گزر گیا قیامت کا دن آ گیا حسرت وندامت باقی رہ گئی۔ ف۲۵۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ استثناء اس قوم کی طرف راجع ہے جس کی نسبت علمِ الٰہی میں ہے کہ وہ اسلام لائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور جہنم سے نکالے جائیں گے۔ ف۲۵۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ جب کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو اچھوں کو ان پر مسلط کرتا ہے برائی چاہتا ہے تو بروں کو، اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ جو قوم ظالم ہوتی ہے اس پر ظالم بادشاہ مسلط کیا جاتا ہے تو جو اس ظالم کے پنجۂ ظلم سے رہائی چاہیں انہیں چاہئے کہ ظلم ترک کریں۔ ف۲۵۹ یعنی روزِ قیامت ف۲۶۰ اور عذابِ الٰہی کا خوف دلاتے ف۲۶۱ کافر جن اور انسان اقرار کریں گے کہ رسول اُن کے پاس آئے اور انہوں نے زبانی پیام پہنچائے اور اس دن کے پیش آنے والے حالات کا خوف دلایا لیکن کافروں نے اُن کی تکذیب کی اور ان پر ایمان نہ لائے کفار کا یہ اقرار اس وقت ہوگا جبکہ ان کے اعضاء و جوارِح ان کے شرک و کفر کی شہادتیں دیں گے۔

الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَ مَا

ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں و۲۶۵ اور ہر ایک کے لئے و۲۶۶ ان کے کاموں سے درجے ہیں اور

رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ رَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ

تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں اور اے محبوب تمہارا رب بے پروا ہے رحمت والا اے لوگو وہ چاہے تو

يُذْهِبْكُمْ وَ يَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَاۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ

تمہیں لے جائے و۲۶۷ اور جسے چاہے تمہاری جگہ لائے جیسے تمہیں اوروں

قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

کی اولاد سے پیدا کیا و۲۶۸ بیشک جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے و۲۶۹ ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہیں سکتے

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ

تم فرماؤ اے میری قوم تم اپنی جگہ پر کام کئے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں تو اب جاننا چاہتے ہو کس

تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا

کا رہتا ہے آخرت کا گھر بےشک ظالم فلاح نہیں پاتے اور ف۲۷۰ اللہ نے جو

ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ هٰذَا

کھیتی اور مویشی پیدا کئے ان میں اُسے ایک حصہ دار ٹھہرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے ان کے خیال میں اور یہ

لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ مَا كَانَ لِلّٰهِ

ہمارے شریکوں کا و۲۷۱ تو وہ جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور جو خدا کا ہے

و۲۶۲ قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اور اس میں حالات بہت مختلف پیش آئیں گے۔ جب کفار مومنین کے انعام واکرام اور عزت ومنزلت کو دیکھیں گے تو اپنے کفرو شرک سے منکر ہو جائیں گے اور اس خیال سے کہ شاید مکر جانے سے کچھ کام بنے یہ کہیں گے "وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ" یعنی خدا کی قسم! ہم مشرک نہ تھے، اس وقت ان کے مونہوں پر مہریں لگادی جائیں گی اور اُن کے اعضاء ان کے کفر وشرک کی گواہی دیں گے اسی کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا: "وَشَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ o" و۲۶۳ یعنی رسولوں کی بعثت و۲۶۴ ان کی معصیت اور و۲۶۵ بلکہ رسول بھیجے جاتے ہیں وہ انہیں ہدایتیں فرماتے ہیں حجتیں قائم کرتے ہیں اس پر بھی وہ سرکشی کرتے ہیں تب ہلاک کئے جاتے ہیں۔ و۲۶۶ خواہ وہ نیک ہو یا بد، نیکی اور بدی کے درجہ ہیں انہی کے مطابق ثواب وعذاب ہوگا۔ و۲۶۷ یعنی ہلاک کر دے و۲۶۸ اور ان کا جانشین بنایا۔ و۲۶۹ وہ چیز خواہ قیامت ہو یا مرنے کے بعد اُٹھنا یا حساب یا ثواب وعذاب۔ ف۲۷۰ زمانۂ جاہلیت میں مشرکین کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی کھیتیوں اور درختوں کے پھلوں اور چوپایوں اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ تو اللہ کا مقرر کرتے تھے اور ایک حصہ بتوں کا تو جو حصہ اللہ کے لئے مقرر کرتے تھے اس کو تو مہمانوں اور مسکینوں پر صرف کر دیتے تھے اور جو بتوں کے لئے مقرر کرتے تھے وہ خاص اُن پر اور ان کے خادموں پر صرف کرتے جو حصہ اللہ کے لئے مقرر کرتے اگر اس میں سے کچھ بتوں والے حصہ میں مل جاتا تو اُسے چھوڑ دیتے اور اگر بتوں والے حصہ میں سے کچھ اس میں ملتا تو اس کو نکال کر پھر بتوں ہی کے حصہ میں شامل کر دیتے اس آیت میں ان کی اس جہالت اور بدعقلی کا ذکر فرما کر ان پر تنبیہ فرمائی گئی۔ و۲۷۱ یعنی بتوں کا۔

فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ
وہ ان کے شریکوں کو پہنچتا ہے کیا ہی بُرا حکم لگاتے ہیں ف۲۷۲ اور یوں ہی بہت مشرکوں

لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ
کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل بھلا کر دکھایا ہے ف۲۷۳ کہ انھیں ہلاک کریں

وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا
اور ان کا دین ان پر مُشتبہ کر دیں ف۲۷۴ اور اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے تو تم انھیں چھوڑ دو وہ ہیں اور

يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ
ان کے افتراء اور بولے ف۲۷۵ یہ مویشی اور کھیتی روکی ہوئی ف۲۷۶ ہے اسے وہی کھائے جسے ہم

نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ
چاہیں اپنے جھوٹے خیال سے ف۲۷۷ اور کچھ مویشی ہیں جن پر چڑھنا حرام ٹھہرایا ف۲۷۸ اور کچھ مویشی کے ذبح پر

اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾
اللہ کا نام نہیں لیتے ف۲۷۹ یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے عنقریب وہ انھیں بدلہ دے گا اُن کے افتراؤں کا

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى
اور بولے جو ان مویشی کے پیٹ میں ہے وہ نرا(خالص) ہمارے مَردوں کا ہے ف۲۸۰ اور ہماری عورتوں پر

اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ
حرام ہے اور مرا ہوا نکلے تو وہ سب ف۲۸۱ اس میں شریک ہیں قریب ہے کہ اللہ انھیں ان کی

ف۲۷۲ اور انتہا درجہ کے جہل میں گرفتار ہیں خالقِ مُنعم کے عزّت وجلال کی انہیں ذرا بھی معرفت نہیں اور فسادِ عقل اس حد تک پہنچ گیا کہ انہوں نے بے جان بتوں پتھر کی تصویروں کو کارسازِ عالَم کے برابر کردیا اور جیسا اس کے لئے حصہ مقرر کیا ایسا ہی بتوں کے لئے بھی کیا بیشک یہ بہت ہی بُرا فعل اور انتہا کا جہل اور عظیم خطا و ضلال (گمراہی) ہے اس کے بعد اُن کے جہل اور ضلالت کی ایک اور حالت ذکر فرمائی جاتی ہے۔ ف۲۷۳ یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جن کی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبائح افعال اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے جن کو عقلِ صحیح کبھی گوارا نہ کرسکے اور جن کی قباحت میں ادنیٰ سمجھ کے آدمی کو بھی تردُّد نہ ہو بُت پرستی کی شامت سے وہ ایسے فسادِ عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہوگئے اور اولاد جس کے ساتھ ہر جاندار کو فطرۃً محبت ہوتی ہے شیاطین کے اتباع میں اس کا بے گناہ خون کرنا انہوں نے گوارا کیا اور اس کو اچھا سمجھنے لگے۔ ف۲۷۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ لوگ پہلے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دین پر تھے شیاطین نے اُن کو اغوا کرکے ان گمراہیوں میں ڈالا تاکہ انہیں دینِ اسمٰعیلی سے منحرف کرے ف۲۷۵ مشرکین اپنے بعض مویشیوں اور کھیتیوں کو اپنے باطل معبودوں کے ساتھ نامزد کرکے کہ ف۲۷۶ ممنوع الانتفاع (فائدہ اُٹھانا منع) ف۲۷۷ یعنی بتوں کی خدمت کرنے والے وغیرہ۔ ف۲۷۸ جن کو بَحِیرہ، سائبہ، حامی کہتے ہیں۔ ف۲۷۹ بلکہ ان بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اور ان تمام افعال کی نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔ ف۲۸۰ صرف انہیں کے لئے حلال ہے اگر زندہ پیدا ہو۔ ف۲۸۱ مرد و عورت۔

وَصْفَهُمْ ۚ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ

ان باتوں کا بدلہ دے گا بے شک وہ علم حکمت والا ہے بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں

سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۚ قَدْ

احمقانہ جہالت سے و۲۸۲ اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں روزی دی و۲۸۳ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو و۲۸۴ بے شک

ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ ع وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ ع

وہ بہکے اور راہ نہ پائی و۲۸۵ اور وہی ہے جس نے پیدا کئے باغ کچھ زمین پر چھئے (چھائے) ہوئے و۲۸۶

وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ

اور کچھ بے چھئے (بے پھیلے) اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے و۲۸۷ اور زیتون

وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ

اور انار کسی بات میں ملتے و۲۸۸ اور کسی میں الگ و۲۸۹ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

اور اس کا حق دو جس دن کٹے و۲۹۰ اور بے جا نہ خرچو و۲۹۱ بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۚ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا

اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے و۲۹۲ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان

و۲۸۲ شانِ نزول: یہ آیت زمانۂ جاہلیت کے اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی لڑکیوں کو نہایت سنگدلی اور بے رحمی کے ساتھ زندہ درگور کر دیا کرتے تھے رَبِیْعَہ ومُضَر وغیرہ قبائل میں اس کا بہت رواج تھا اور جاہلیت کے بعض لوگ لڑکوں کو بھی قتل کرتے تھے اور بے رحمی کا یہ عالم تھا کہ کتّوں کی پرورش کرتے اور اولاد کو قتل کرتے تھے ان کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ تباہ ہوئے۔ اس میں شک نہیں کہ اولاد اللہ تعالٰی کی نعمت ہے اور اس کی ہلاکت سے اپنی تعداد کم ہوتی ہے اپنی نسل مٹتی ہے یہ دُنیا کا خسارہ ہے گھر کی تباہی ہے اور آخرت میں اس پر عذابِ عظیم ہے تو یہ عمل دُنیا اور آخرت دونوں میں تباہی کا باعث ہوا اور اپنی دُنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کر لینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے۔ و۲۸۳ یعنی بحیرے، سائبہ، حامی وغیرہ جو مذکور ہو چکے۔ و۲۸۴ کیونکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ایسے مذموم افعال کا اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کا یہ خیال اللہ پر افتراء ہے۔ و۲۸۵ حق وصواب کی۔ و۲۸۶ یعنی ٹٹیوں (سہارے) پر قائم کئے ہوئے مثل انگور وغیرہ کے و۲۸۷ رنگ اور مزے اور مقدار اور خوشبو میں باہم مختلف و۲۸۸ مثلاً رنگ میں یا پتّوں میں و۲۸۹ مثلاً ذائقہ اور تاثیر میں۔ و۲۹۰ معنی یہ ہیں کہ یہ چیزیں جب پھلیں کھانا تو اُسی وقت سے تمہارے لئے مباح ہے اور اس کی زکوٰۃ یعنی عُشر اس کے کامل ہونے کے بعد واجب ہوتا ہے جب کھیتی کاٹی جائے یا پھل توڑے جائیں۔ مسئلہ: لکڑی، بانس، گھاس کے سوا زمین کی باقی پیداوار میں اگر یہ پیداوار بارش سے ہو تو اس میں عُشر واجب ہوتا ہے اور اگر رَہَٹ (چرخ) وغیرہ سے ہو تو نصف عُشر۔ و۲۹۱ حضرت مُترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اسراف کا ترجمہ بے جا خرچ کرنا فرمایا، نہایت ہی نفیس ترجمہ ہے اگر کل مال خرچ کر ڈالا اور اپنے عیال کو کچھ نہ دیا اور خود فقیر بن بیٹھا تو سدی کا قول ہے کہ یہ خرچ بیجا ہے اور اگر صدقہ دینے ہی سے ہاتھ روک لیا تو یہ بھی بے جا اور داخلِ اسراف ہے جیسا کہ سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سفیان کا قول ہے کہ اللہ کی طاعت کے سوا اور کام میں جو مال خرچ کیا جاوے وہ قلیل بھی ہو تو اسراف ہے۔ زہری کا قول ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ معصیت میں خرچ نہ کرو۔ مجاہد نے کہا: حقُّ اللّٰہ میں کوتاہی کرنا اسراف ہے اور اگر ابُو قُبَیس پہاڑ سونا ہو اور

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ

کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے آٹھ نر اور مادہ ایک جوڑا بھیڑ

اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ

کا اور ایک جوڑا بکری کا تم فرماؤ کیا اس نے دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ

اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ

یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہیں و۲۹۳ کسی علم سے بتاؤ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ

سچے ہو اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑا گائے کا تم فرماؤ

ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ

کیا اس نے دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں

الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ

لئے ہیں و۲۹۴ کیا تم موجود تھے جب اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا و۲۹۵ تو اس سے بڑھ کر ظالم

اس تمام کو راہِ خدا میں خرچ کر دو تو اسراف نہ ہو اور ایک درہم معصیت میں خرچ کرو تو اسراف۔ و۲۹۲ چوپائے دو قسم کے ہوتے ہیں: کچھ بڑے جو لادنے کے کام میں آتے ہیں کچھ چھوٹے مثل بکری وغیرہ کے جو اس قابل نہیں، ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے حلال کئے انہیں کھاؤ اور اہلِ جاہلیت کی طرح اللہ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ۔ و۲۹۳ یعنی اللہ تعالیٰ نے نہ بھیڑ بکری کے نر حرام کئے نہ اُن کی مادائیں حرام کیں نہ اُن کی اولاد، ان میں سے تمہارا یہ فعل کہ کبھی نر حرام ٹھہراؤ کبھی مادہ کبھی اُن کے بچے یہ سب تمہارا اختراع ہے (یعنی تمہاری ایجاد ہے) اور ہوائے نفس کا اتباع۔ کوئی حلال چیز کسی کے حرام کرنے سے حرام نہیں ہوتی۔ و۲۹۴ اس آیت میں اہلِ جاہلیت کو توبیخ کی گئی جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھیرا لیا کرتے تھے جن کا ذکر اُوپر کی آیات میں آچکا ہے۔ جب اسلام میں احکام کا بیان ہوا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جِدال (جھگڑا) کیا اور ان کا خطیب مالک بن عوف جُشَمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا مُحَمَّدُ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے سُنا ہے آپ اُن چیزوں کو حرام کرتے ہیں جو ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں، حضور نے فرمایا: تم نے بغیر کسی اصل کے چند قسمیں چوپایوں کی حرام کرلیں اور اللہ تعالیٰ نے آٹھ نر و مادہ اپنے بندوں کے کھانے اور اُن کے نفع اُٹھانے کے لئے پیدا کئے تم نے کہاں سے انہیں حرام کیا ان میں حرمت نر کی طرف سے آئی یا مادہ کی طرف سے، مالک بن عوف یہ سُن کر ساکت اور مُتَحَیِّر (حیران) رہ گیا اور کچھ نہ بول سکا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بولتا کیوں نہیں؟ کہنے لگا: آپ فرمائیے میں سنوں گا۔ سبحان اللہ! سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی قوّت اور زور نے اہلِ جاہلیّت کے خطیب کو ساکت و حیران کر دیا اور وہ بول ہی کیا سکتا تھا اگر کہتا کہ نر کی طرف سے حرمت آئی تو لازم ہوتا کہ تمام نر حرام ہوں اگر کہتا کہ مادہ کی طرف سے تو ضروری ہوتا کہ ہر ایک مادہ حرام ہو اور اگر کہتا جو پیٹ میں ہے وہ حرام ہے تو پھر سب ہی حرام ہو جاتے کیونکہ جو پیٹ میں رہتا ہے وہ نر ہوتا ہے یا مادہ۔ وہ جو تخصیصیں قائم کرتے تھے اور بعض کو حلال اور بعض کو حرام قرار دیتے تھے اس حجت نے ان کے اس دعویٰ تحریم کو باطل کر دیا علاوہ بریں اُن سے یہ دریافت کرنا کہ اللہ نے نر حرام کئے ہیں یا مادہ یا اُن کے بچے یہ منکر نبوت مخالف کو اقرار نبوت پر مجبور کرتا تھا کیونکہ جب تک نبوت کا واسطہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کا کسی چیز کو حرام فرمانا کیسے جانا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اگلے جملہ نے اس کو صاف کیا ہے۔ و۲۹۵ جب یہ نہیں ہے اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکامِ حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کِذب و باطل و افترائے خالص ہے۔

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے بے شک اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ ؑ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا

ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا تم فرماؤ۲۹۶ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے

عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ

والے پر کوئی کھانا حرام۲۹۷ مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون۲۹۸ یا بدجانور کا

خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

گوشت کہ وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا۲۹۹ نہ یوں کہ آپ خواہش

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا

کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۳۰۰ اور یہودیوں پر ہم نے

حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ

حرام کیا ہر ناخن والا جانور۳۰۱ اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی

اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ

مگر جو اُن کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت میں یا ہڈی سے ملی ہو ہم نے

جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ

یہ ان کی سرکشی کا بدلہ دیا۳۰۲ اور بے شک ہم ضرور سچے ہیں پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ کہ تمہارا رب

ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

وسیع رحمت والا ہے۳۰۳ اور اس کا عذاب مجرموں پر سے نہیں ٹالا جاتا۳۰۴

۲۹۶ ان جاہل مشرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہشِ نفس سے حرام کر لیتے ہیں۔ ۲۹۷ اس میں تنبیہ ہے کہ حرمت جہتِ شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے۔ مسئلہ: تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل۔ ثبوتِ حرمت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے۔ ۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں۔ ۲۹۹ اور ضرورت نے اُسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں مُضطر ہو کر اُس نے کچھ کھایا۔ ۳۰۰ اس پر مؤاخذہ نہ فرمائے گا۔ ۳۰۱ جو انگلی رکھتا ہو خواہ چوپایہ ہو یا پرند اس میں اُونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں۔ (مدارک) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شُتر مرغ اور بَط (بطخ) اور اُونٹ خاص طور پر مراد ہیں۔ ۳۰۲ یہود اپنی سرکشی کے باعث اُن چیزوں سے محروم کئے گئے لہٰذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بَط اور شُتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے۔ (تفسیر احمدی) ۳۰۳ مُکَذِّبِین (جھٹلانے والوں) کو مُہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا تاکہ انہیں ایمان لانے کا موقع ملے۔ ۳۰۴ اپنے وقت پر آ ہی جاتا ہے۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا

اب کہیں گے مشرک کہ وف۳۰۵ اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا

نہ ہم کچھ حرام ٹھہراتے وف۳۰۶ ایسا ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا

بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا

عذاب چکھا وف۳۰۷ تم فرماؤ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے کہ اسے ہمارے لئے نکالو تم تو نرے گمان

الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ

کے پیچھے ہو اور تم یونہی تخمینے کرتے ہو وف۳۰۸ تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے وف۳۰۹ تو وہ

شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ

چاہتا تو تم سب کو ہدایت فرماتا تم فرماؤ لاؤ اپنے وہ گواہ جو گواہی دیں

اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ

کہ اللہ نے اسے حرام کیا وف۳۱۰ پھر اگر وہ گواہی دے بیٹھیں وف۳۱۱ تو تو اے سننے والے ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان کی خواہشوں

اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ

کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے

ع ۱۸ ۵ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ع قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا

رب کا برابر والا ٹھہراتے ہیں وف۳۱۲ تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا وف۳۱۳ یہ کہ

تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ

اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی وف۳۱۴ اور اپنی اولاد قتل نہ کرو

وف۳۰۵ یہ خبرِ غیب ہے کہ جو بات وہ کہنے والے تھے وہ بات پہلے سے بیان فرمادی۔ وف۳۰۶ ہم نے جو کچھ کیا یہ سب اللہ کی مَشِیَّت سے ہوا، یہ دلیل ہے اس کی کہ وہ اس سے راضی ہے۔ وف۳۰۷ اور یہ عذرِ باطل ان کے کچھ کام نہ آیا کیونکہ کسی امر کا مَشِیَّت میں ہونا اس کی مرضی و مامور ہونے کو مستلزم نہیں مرضی وہی ہے جو انبیاء کے واسطے سے بتائی گئی اور اس کا اَمر فرمایا گیا۔ وف۳۰۸ اور غلط اٹکلیں چلاتے ہو۔ وف۳۰۹ کہ اُس نے رسول بھیجے کتابیں نازل فرمائیں اور راہِ حق واضح کر دی۔ وف۳۱۰ جسے تم اپنے لئے حرام قرار دیتے ہو اور کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ یہ گواہی اس لئے طلب کی گئی کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی شاہد نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ اُن کی تراشیدہ بات ہے۔ وف۳۱۱ اس میں تنبیہ ہے کہ اگر یہ شہادت واقع ہو بھی تو وہ محض اتباعِ ہوا اور کذب و باطل ہوگی۔ وف۳۱۲ بتوں کو معبود مانتے ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں۔ وف۳۱۳ اس کا بیان یہ ہے۔ وف۳۱۴ کیونکہ تم پر ان کے بہت حقوق ہیں اُنہوں نے تمہاری پرورش کی تمہارے ساتھ شفقت اور مہربانی کا سلوک کیا تمہاری ہر خطرے سے نگہبانی کی اُن کے حقوق کا لحاظ نہ کرنا اور اُن کے ساتھ حُسنِ سلوک کا ترک کرنا حرام ہے۔

اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور اُنھیں سب کو رزق دیں گے ف۳۱۵ اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو اِن میں

مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ

کھلی ہیں اور جو چھپی ف۳۱۶ اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو ف۳۱۷

ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا

یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر

بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

بہت اچھے طریقے سے ف۳۱۸ جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے ف۳۱۹ اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ

پوری کرو ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کے مقدور بھر اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے

ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ ۙ

رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد پورا کرو یہ تمہیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم نصیحت مانو

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ

اور یہ کہ ف۳۲۰ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو ف۳۲۱ کہ تمہیں

بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا

اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے پھر ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۳۲۲ پورا احسان کرنے کو اس پر جو نکوکار ہے اور ہر چیز کی تفصیل

ف۳۱۵ اس میں اولاد کو زندہ در گور کرنے اور مار ڈالنے کی حرمت بیان فرمائی گئی جس کا اہلِ جاہلیت میں دستور تھا کہ وہ اکثر ناداری کے اندیشہ سے اولاد کو ہلاک کرتے تھے انہیں بتایا گیا کہ روزی دینے والا تمہارا، ان کا، سب کا اللہ ہے پھر تم کیوں قتل جیسے شدید جُرم کا ارتکاب کرتے ہو۔ ف۳۱۶ کیونکہ انسان جب کھلے اور ظاہر گناہ سے بچے اور چھپے گناہ سے پرہیز نہ کرے تو اس کا ظاہر گناہ سے بچنا بھی لِلّٰہِیَّت سے نہیں لوگوں کے دکھانے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کے لئے ہے اور اللہ کی رضا و ثواب کا مستحق وہ ہے جو اس کے خوف سے گناہ ترک کرے۔ ف۳۱۷ وہ اُمور جن سے قتل مباح ہوتا ہے یہ ہیں: مرتد ہونا یا قصاص یا بیاہے ہوئے کا زنا۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان جو "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی گواہی دیتا ہو اس کا خون حلال نہیں مگر ان تین سببوں میں سے کسی ایک سبب سے یا تو بیاہے ہونے کے باوجود اس سے زنا سرزد ہوا ہو یا اُس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو اور اس کا قصاص اس پر آتا ہو یا وہ دین چھوڑ کر مرتد ہو گیا ہو۔ ف۳۱۸ جس سے اس کا فائدہ ہو۔ ف۳۱۹ اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کر دو۔ ف۳۲۰ ان دونوں آیتوں میں جو حکم دیا۔ ف۳۲۱ جو اسلام کے خلاف

ع ۱۹ ۶ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ ع وَهٰذَا كِتٰبٌ

اور ہدایت اور رحمت کہ کہیں وہ ف۳۲۳ اپنے رب سے ملنے پر ایمان لائیں ف۳۲۴ اور یہ برکت والی کتاب ف۳۲۵

اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ لا اَنْ تَقُوْلُوْۤا

ہم نے اُتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو کبھی کہو

اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ص وَاِنْ كُنَّا عَنْ

کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر اُتری تھی ف۳۲۶ اور ہمیں ان کے

دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ لا اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّاۤ

پڑھنے پڑھانے کی کچھ خبر نہ تھی ف۳۲۷ یا کہو کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم ان سے

اَهْدٰى مِنْهُمْ ج فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ج

زیادہ ٹھیک راہ پر ہوتے ف۳۲۸ تو تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آئی ف۳۲۹

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ط سَنَجْزِى الَّذِيْنَ

تو اس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منھ پھیرے عنقریب وہ جو ہماری

يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ

آیتوں سے منھ پھیرتے ہیں ہم انھیں برے عذاب کی سزا دیں گے بدلہ ان کے منھ پھیرنے کا کاہے کے

يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِىَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِىَ بَعْضُ اٰيٰتِ

انتظار میں ہیں ف۳۳۰ مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے ف۳۳۱ یا تمہارے رب کا عذاب آئے یا تمہارے رب کی ایک نشانی

رَبِّكَ ط يَوْمَ يَاْتِىْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ

آئے ف۳۳۲ جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے

ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت ف۳۲۲ توریت ف۳۲۳ یعنی بنی اسرائیل ف۳۲۴ اور بعث و حساب اور ثواب و عذاب اور دیدارِ الٰہی کی تصدیق کریں۔ ف۳۲۵ یعنی قرآن شریف جو کثیرُ الخیر اور کثیرُ النفع اور کثیرُ البرکۃ ہے اور قیامت تک باقی رہے گا اور تحریف و تبدیل و نسخ سے محفوظ رہے گا۔ ف۳۲۶ یعنی یہود و نصاریٰ پر توریت اور انجیل ف۳۲۷ کیونکہ وہ ہماری زبان ہی میں نہ تھی نہ ہمیں کسی نے اس کے معنی بتائے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم نازل فرما کر اُن کے اس عذر کو قطع فرما دیا۔ ف۳۲۸ کفار کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر کتابیں نازل ہوئیں مگر وہ بدعقلی میں گرفتار رہے ان کتابوں سے مُنتفع (نفع اُٹھانے والے) نہ ہوئے ہم اُن کی طرح خفیف العقل (کم عقل) اور نادان نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں ہماری عقل و ذہانت اور فہم و فراست ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم ٹھیک راہ پر ہوتے، قرآن نازل فرما کر ان کا یہ عذر بھی قطع فرما دیا۔ چنانچہ آگے ارشاد ہوتا ہے ف۳۲۹ یعنی یہ قرآن پاک جس میں حجتِ واضحہ اور بیانِ صاف اور ہدایت و رحمت ہے۔ ف۳۳۰ جب وحدانیت و رسالت پر زبردست حجتیں قائم ہو چکیں اور اعتقاداتِ کفر و ضلال کا بطلان ظاہر کر دیا گیا تو اب ایمان لانے میں کیوں توقُّف ہے کیا انتظار باقی ہے۔ ف۳۳۱ ان کی ارواح

اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْۤ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْۤا اِنَّا

ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی ف۳۳۳ تم فرماؤ رستہ دیکھو ف۳۳۴ ہم

مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ

بھی دیکھتے ہیں وہ جنھوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے ف۳۳۵ اے محبوب تمہیں ان سے کچھ

فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

علاقہ (تعلق) نہیں ان کا معاملہ اللّٰہ ہی کے حوالے ہے پھر وہ انھیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے ف۳۳۶

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا

جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں ف۳۳۷ اور جو برائی لائے تو اسے

يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى

بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر اور ان پر ظلم نہ ہوگا تم فرماؤ بے شک مجھے میرے رب نے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ۬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ

سیدھی راہ دکھائی ف۳۳۸ ٹھیک دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرک

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ

نہ تھے ف۳۳۹ تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللّٰہ کے لئے ہے

قبض کرنے کے لئے ف۳۳۲ قیامت کی نشانیوں میں سے جمہور مفسرین کے نزدیک اس نشانی سے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا مراد ہے۔ ترمذی کی حدیث میں بھی ایسا ہی وارد ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ کرے اور جب وہ مغرب سے طلوع کرے گا اور اُسے لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے اور یہ ایمان نفع نہ دے گا ف۳۳۳ یعنی طاعت نہ کی تھی، معنی یہ ہیں کہ نشانی آنے سے پہلے جو ایمان نہ لائے نشانی کے بعد اس کا ایمان قبول نہیں اسی طرح جو نشانی سے پہلے توبہ نہ کرے بعد نشانی کے اس کی توبہ قبول نہیں لیکن جو ایماندار پہلے سے نیک عمل کرتے ہوں گے نشانی کے بعد بھی اُن کے عمل مقبول ہوں گے۔ ف۳۳۴ ان میں سے کسی ایک کا یعنی موت کے فرشتوں کی آمد یا عذاب یا نشانی آنے کا۔ ف۳۳۵ مثل یہود و نصاریٰ کے۔ حدیث شریف میں ہے یہود اکہتر فرقے ہو گئے ان سے صرف ایک ناجی (نجات پانے والا) ہے باقی سب ناری اور نصاریٰ بہتر فرقے ہو گئے ایک ناجی باقی سب ناری اور میری اُمت تہتر فرقے ہو جائے گی۔ وہ سب کے سب ناری ہوں گے سوائے ایک کے جو سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہے۔ ف۳۳۶ اور آخرت میں انہیں اپنے کردار کا انجام معلوم ہو جائے گا۔ ف۳۳۷ یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حد و نہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللّٰہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض فضل ہے یہی مذہب ہے اہلِ سنت کا اور بدی کی اتنی ہی جزا یہ عدل ہے۔ ف۳۳۸ یعنی دینِ اسلام جو اللّٰہ کو مقبول ہے۔ ف۳۳۹ اس میں کفارِ قریش کا رد ہے جو گمان کرتے تھے کہ وہ دینِ ابراہیمی پر ہیں اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشرک و بُت پرست نہ تھے تو بُت پرستی کرنے والے مشرکین کا یہ دعویٰ کہ وہ ابراہیمی ملّت پر ہیں باطل ہے۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾

جو رب سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۳۴۰

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے ف۳۴۱ اور جو کوئی کچھ کمائے وہ

اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۳۴۲ پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے ف۳۴۳

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ

وہ تمہیں بتادے گا جس میں اختلاف کرتے تھے اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں

الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَاۤ

نائب کیا ف۳۴۴ اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی ف۳۴۵ کہ تمہیں آزمائے ف۳۴۶ اس چیز میں جو

ع۲۰ النصف اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖؗ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع

تمہیں عطا کی بے شک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی اور بے شک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

اٰیاتها ۲۰۶ ۷ سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ ۳۹ رکوعاتها ۲۴

سورۂ اعراف مکیہ ہے، اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

ف۳۴۰ "اَوَّلِیَّتْ" یا تو اس اعتبار سے ہے کہ انبیاء کا اسلام ان کی امت پر مُقدَّم ہوتا ہے یا اس اعتبار سے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اوّلِ مخلوقات ہیں تو ضرور اوّل المسلمین ہوئے۔ ف۳۴۱ شانِ نزول: کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کی طرف لوٹ آئیے اور ہمارے معبودوں کی عبادت کیجئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولید بن مُغیرہ کہتا تھا کہ میرا رستہ اختیار کرو اس میں اگر کچھ گناہ ہے تو میری گردن پر، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ وہ رستہ باطل ہے خدا شناس کس طرح گوارا کرسکتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو رب بتائے اور یہ بھی باطل ہے کہ کسی کا گناہ دُوسرا اُٹھا سکے۔ ف۳۴۲ ہر شخص اپنے گناہ میں ماخوذ (پکڑا ہوا) ہوگا دوسرے کے گناہ میں نہیں۔ ف۳۴۳ روزِ قیامت ف۳۴۴ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کی اُمّت آخر الاُمَم ہے اس لئے ان کو زمین میں پہلوں کا خلیفہ کیا کہ اس کے مالک ہوں اور اس میں تصرُّف کریں۔ ف۳۴۵ شکل و صورت میں، حسن و جمال میں، رزق و مال میں، علم و عقل میں، قوت و کمال میں۔ ف۳۴۶ یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پا کر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سلوک کرتے ہو۔ ف۱ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے سواء پانچ آیتوں کے جن میں سے پہلی "وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِیْ" ہے۔ اس سورت میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں اور تین ہزار تین سو پچیس کلمے اور چودہ ہزار دس حرف ہیں۔

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْكَ فَلَا یَكُنْ فِیْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ

اے محبوب ایک کتاب تمہاری طرف اُتاری گئی تو تمہارا جی اس سے نہ رُکے ۲

لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٢﴾ اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ

اس لئے کہ تم اس سے ڈرسناؤ اور مسلمانوں کو نصیحت اے لوگو اس پر چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس

رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ وَ كَمْ

سے اُترا ۳ اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ بہت ہی کم سمجھتے ہو اور کتنی

مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ هُمْ قَآىِٕلُوْنَ ﴿٤﴾ فَمَا

ہی بستیاں ہم نے ہلاک کیں ۴ تو ان پر ہمارا عذاب رات میں آیا یا جب وہ دوپہر کو سوتے تھے ۵ تو ان

كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿٥﴾

کے منہ سے کچھ نہ نکلا جب ہمارا عذاب ان پر آیا مگر یہی بولے کہ ہم ظالم تھے ۶

فَلَنَسْــٴَـلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَ لَنَسْــٴَـلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿٦﴾ فَلَنَقُصَّنَّ

تو بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے ۷ اور بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے ۸ تو ضرور ہم ان کو

عَلَیْهِمْ بِعِلْمٍ وَّ مَا كُنَّا غَآىِٕبِیْنَ ﴿٧﴾ وَ الْوَزْنُ یَوْمَىِٕذِ ﹰالْحَقُّ ۚ فَمَنْ

بتادیں گے ۹ اپنے علم سے اور ہم کچھ غائب نہ تھے اور اس دن تول ضرور ہونی ہے ۱۰ تو جن

ف۲ بایں خیال کہ شاید لوگ نہ مانیں اور اس سے اِعراض کریں اور اس کی تکذیب کے درپے ہوں۔ ف۳ یعنی قرآن شریف، جس میں ہدایت ونور کا بیان ہے۔ زجاج نے کہا کہ اتباع کرو قرآن کا اور اس چیز کا جو نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لائے کیونکہ یہ سب اللّٰہ کا نازل کیا ہوا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا: "مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ... الآیہ یعنی جو کچھ رسول تمہارے پاس لائیں اسے اَخذ (قبول) کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔ ف۴ اب حکمِ الٰہی کا اتباع ترک کرنے اور اس سے اِعراض کرنے کے نتائج پچھلی قوموں کے حالات میں دکھائے جاتے ہیں۔ ف۵ معنی یہ ہیں کہ ہمارا عذاب ایسے وقت آیا جبکہ انہیں خیال بھی نہ تھا یا تو رات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قَیلولہ کا وقت تھا اور وہ مصروفِ راحت تھے نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی نہ قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے اچانک آگیا اس سے کفار کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اسبابِ اَمن وراحت پر مغرور نہ ہوں عذابِ الٰہی جب آتا ہے تو دفعۃً آجاتا ہے۔ ف۶ عذاب آنے پر اُنہوں نے اپنے جُرم کا اعتراف کیا اور اس وقت اعتراف بھی فائدہ نہیں دیتا۔ ف۷ کہ اُنہوں نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی۔ ف۸ کہ انہوں نے اپنی اُمتوں کو ہمارے پیام پہنچائے اور اُن اُمتوں نے انہیں کیا جواب دیا۔ ف۹ رسولوں کو بھی اور ان کی اُمتوں کو بھی کہ انہوں نے دنیا میں کیا کیا۔ ف۱۰ اس طرح کہ اللّٰہ عزّوجل ایک میزان قائم فرمائے گا جس کا ہر ایک پلّہ اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق ومغرب کے درمیان وسعت ہے۔ ابن جوزی نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت داود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی میں میزان دیکھنے کی درخواست کی جب میزان دکھائی گئی اور آپ نے اس کے پلّوں کی وسعت دیکھی تو عرض کیا: یارب! کس کا مقدور ہے کہ ان کو نیکیوں سے بھر سکے۔ ارشاد ہوا کہ اے داود میں جب اپنے بندوں سے راضی ہوتا ہوں تو ایک کھجور سے اس کو بھر دیتا ہوں یعنی تھوڑی نیکی بھی مقبول ہو جائے تو فضلِ الٰہی سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ میزان کو بھر دے۔

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ
کے پلّے بھاری ہوئے ف۱۱ وہی مراد کو پہنچے اور جن کے پلّے ہلکے ہوئے ف۱۲

فَاُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ وَ
تو وہی ہیں جنھوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی ان زیادتیوں کا بدلہ جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے ف۱۳ اور

لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
بےشک ہم نے تمہیں زمین میں جماؤ (ٹھکانا) دیا اور تمہارے لئے اس میں زندگی کے اسباب بنائے ف۱۴ بہت ہی کم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ ع ۸
شکر کرتے ہو ف۱۵ اور بےشک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہارے نقشے بنائے پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا کہ

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖۗ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾
آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گرے مگر ابلیس یہ سجدہ والوں میں نہ ہوا

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ
فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا ف۱۶ بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے

مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ
آگ سے بنایا اور اُسے مٹی سے بنایا ف۱۷ فرمایا تو یہاں سے اُتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں

تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ
رہ کر غرور کرے نکل ف۱۸ تو ہے ذلت والوں میں ف۱۹ بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ

ف۱۱ نیکیاں زیادہ ہوئیں ف۱۲ اور ان میں کوئی نیکی نہ ہوئی، یہ کفار کا حال ہوگا جو ایمان سے محروم ہیں اور اس وجہ سے ان کا کوئی عمل مقبول نہیں۔ ف۱۳ کہ ان کو چھوڑتے تھے جھٹلاتے تھے اور ان کی اطاعت سے منہ موڑتے تھے۔ ف۱۴ اور اپنے فضل سے تمہیں راحتیں دیں باوجود اس کے تم ف۱۵ شکر کی حقیقت نعمت کا تصور اور اس کا اظہار ہے اور ناشکری نعمت کو بھول جانا اور اس کو چھپانا۔ ف۱۶ مسئلہ: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت فرمانا توبیخ کے لئے ہے اور اس لئے کہ شیطان کی مُعانَدَت (دشمنی) اور اس کا کفر وکبر اور اپنی اصل پر مُفتَخِر (فخر کرنے والا) ہونا اور حضرت آدم علیہ السلام کے اصل کی تحقیر کرنا ظاہر ہوجائے۔ ف۱۷ اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل واعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہوگی وہ اس سے افضل ہوگا جس کی اصل مٹی ہو اور اس خبیث کا یہ خیال غلط وباطل ہے کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک ومولیٰ فضیلت دے، فضیلت کا مدار اصل وجوہر پر نہیں بلکہ مالک کی اطاعت وفرمانبرداری پر ہے اور آگ کا مٹی سے افضل ہونا یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ آگ میں طیش وتیزی اور تَـرَفُّع (اوپر کی طرف اٹھنا) ہے یہ سبب اِستِکبار (تکبر وغرور پیدا کرنے) کا ہوتا ہے اور مٹی سے وقار، حلم وحیا وصبر حاصل ہوتے ہیں مٹی سے مُلک آباد ہوتے ہیں، آگ سے ہلاک، مٹی امانتدار ہے جو چیز اس میں رکھی جائے اس کو محفوظ رکھے اور بڑھائے، آگ فنا کر دیتی ہے باوجود اس کے لطف یہ ہے کہ مٹی آگ کو بجھا دیتی ہے اور آگ مٹی کو فنا نہیں کرسکتی علاوہ بریں حماقت وشقاوت ابلیس کی یہ کہ اس نے نص کے موجود ہوتے ہوئے اس کے مقابل قیاس کیا اور جو قیاس کہ نص کے خلاف ہو وہ ضرور مردود۔ ف۱۸ جنت سے کہ یہ جگہ اطاعت وتواضُع والوں کی ہے منکر وسرکش کی نہیں۔ ف۱۹ کہ انسان تیری

يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ

لوگ اٹھائے جائیں فرمایا تجھے مہلت ہے ف۲۰ بولا تو قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ

میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا ف۲۱ پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ

ان کے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں سے ف۲۲ اور تو ان میں

اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ

اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا ف۲۳ فرمایا یہاں سے نکل جا رَدّ کیا گیا رانده (دھتکارا) ہوا ضرور جو

تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٨﴾ وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ

ان میں سے تیرے کہے پر چلا میں تم سب سے جہنم بھردوں گا ف۲۴ اور اے آدم تو اور

اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

تیرا جوڑا ف۲۵ جنت میں رہو تو اُس میں سے جہاں چاہو کھاؤ اور اس پیڑ کے پاس نہ جانا

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا

کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو گے پھر شیطان نے ان کے جی (دل) میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دے

مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ

ان کی شرم کی چیزیں ف۲۶ جو ان سے چھپی تھیں ف۲۷ اور بولا تمہیں تمہارے رب نے اس

مذمت کرے گا اور ہر زبان تجھ پر لعنت کرے گی اور یہی تکبر والے کا انجام ہے۔ ف۲۰ اور مدت اس مہلت کی سورۂ حجر میں بیان فرمائی گئی "اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ" (تو تو مہلت والوں میں ہے اس جانے ہوئے وقت کے دن تک) اور یہ وقت نفخۂ اُولیٰ کا ہے جب سب لوگ مر جائیں گے شیطان نے مُردوں کے زندہ ہونے کے وقت تک کی مہلت چاہی تھی اور اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ موت کی سختی سے بچ جائے یہ قبول نہ ہوا اور نفخۂ اولیٰ تک کی مہلت دی گئی۔ ف۲۱ کہ بنی آدم کے دل میں وسوسے ڈالوں اور اُنہیں باطل کی طرف مائل کروں، گناہوں کی رغبت دلاؤں، تیری اطاعت اور عبادت سے روکوں اور گمراہی میں ڈالوں۔ ف۲۲ یعنی چاروں طرف سے اُنہیں گھیر کر راہِ راست سے روکوں گا۔ ف۲۳ چونکہ شیطان بنی آدم کو گمراہ کرنے اور مبتلائے شہوات وقبائح کرنے میں اپنی انتہائی سعی خرچ کرنے کا عزم کر چکا تھا اس لئے اُسے گمان تھا کہ وہ بنی آدم کو بہکا لے گا۔ انہیں فریب دے کر خداوندِ عالم کی نعمتوں کے شکر اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے روک دے گا۔ ف۲۴ تجھ کو بھی اور تیری ذُرّیت کو بھی اور تیری اطاعت کرنے والے آدمیوں کو بھی سب کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ شیطان کو جنت سے نکال دینے کے بعد حضرت آدم کو خطاب فرمایا جو آگے آتا ہے۔ ف۲۵ یعنی حضرت حوّا ف۲۶ یعنی ایسا وسوسہ ڈالا کہ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ دونوں آپس میں ایک دُوسرے کے سامنے برہنہ ہو جائیں۔ اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ وہ جسم جس کو عورت کہتے ہیں اس کا چھپانا ضروری اور کھولنا منع ہے اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اس کا کھولنا ہمیشہ سے عقل کے نزدیک مذموم اور طبیعتوں کو ناگوار رہا ہے۔ ف۲۷ اس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے اب تک ایک دُوسرے کا ستر نہ دیکھا تھا۔

الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَآ

پیڑ سے اسی لئے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے ف۲۸ اور ان سے قسم کھائی

اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ

کہ میں تم دونوں کا خیرخواہ ہوں تو اُتار لایا انھیں فریب سے ف۲۹ پھر جب انھوں نے وہ پیڑ چکھا

بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ

ان پر ان کی شرم کی چیزیں کھل گئیں ف۳۰ اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چپٹانے لگے اور

نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ

انھیں ان کے رب نے فرمایا کیا میں نے تمھیں اس پیڑ سے منع نہ کیا اور نہ فرمایا تھا کہ

الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ

شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے دونوں نے عرض کی اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تو

تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے فرمایا اُترو ف۳۱ تم میں ایک

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ

دوسرے کا دشمن اور تمھیں زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے فرمایا

فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ ع ۲ ۱۵ ۹

اسی میں جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی میں سے اٹھائے جاؤ گے ف۳۲ اے آدم کی اولاد بیشک

اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ

ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو ف۳۳ اور پرہیزگاری کا لباس

ف۲۸ کہ جنت میں رہو اور کبھی نہ مرو۔ ف۲۹ معنی یہ ہیں کہ ابلیس ملعون نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے حضرت آدم علیہ السلام کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے اس لئے آپ نے اس کی بات کا اعتبار کیا۔ ف۳۰ اور جنتی لباس جسم سے جدا ہو گئے اور ان میں ایک دوسرے سے اپنا بدن چھپا نہ سکا اس وقت تک ان صاحبوں میں سے کسی نے خود بھی اپنا ستر نہ دیکھا تھا اور نہ اس وقت تک انہیں اس کی حاجت پیش آئی تھی۔ ف۳۱ اے آدم و حوا! مع اپنی ذریت کے جو تم میں ہے ف۳۲ روزِ قیامت حساب کے لئے۔ ف۳۳ یعنی ایک لباس تو وہ ہے جس سے بدن چھپایا جائے اور ستر کیا جائے اور ایک لباس وہ ہے جس سے زینت ہو اور یہ بھی غرض صحیح ہے۔

ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝٢٦ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

وہ سب سے بھلا ف۳۴ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں اے آدم کی اولاد ف۳۵

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا

خبردار تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا اُتروا دیئے ان

لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ

کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں انھیں نظر پڑیں بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ

لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٢٧

تم انھیں نہیں دیکھتے ف۳۶ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ

اور جب کوئی بے حیائی کریں ف۳۷ تو کہتے ہیں ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ف۳۸

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٢٨

تم فرماؤ بے شک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ قف وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ

تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت اور اس کی عبادت کرو

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڛ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝٢٩ۭ فَرِيْقًا هَدٰى

نرے (خالص) اس کے بندے ہو کر جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے ف۳۹ ایک فرقے کو راہ دکھائی ف۴۰

ف۳۴ پرہیزگاری کا لباس ایمان، حیا، نیک خصلتیں، نیک عمل ہیں یہ بے شک لباسِ زینت سے افضل و بہتر ہیں۔ ف۳۵ شیطان کی کیّادی (مکّاری) اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ اس کی عداوت کا بیان فرما کر بنی آدم کو متنبہ اور ہوشیار کیا جاتا ہے کہ وہ شیطان کے وسوسے اور اغواء (بہکاوے) اور اس کی مکاریوں سے بچتے رہیں جو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ایسی فریب کاری کر چکا ہے وہ اُن کی اولاد کے ساتھ کب درگزر کرنے والا ہے۔ ف۳۶ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو ایسا ادراک دیا ہے کہ وہ انسانوں کو دیکھتے ہیں اور انسانوں کو ایسا ادراک نہیں ملا کہ وہ جنوں کو دیکھ سکیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی راہوں میں پیر (سما) جاتا ہے۔ حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شیطان ایسا ہے کہ وہ تمہیں دیکھتا ہے تم اُسے نہیں دیکھ سکتے تو تم ایسے سے مدد چاہو جو اس کو دیکھتا ہو اور وہ اسے نہ دیکھ سکے یعنی اللہ کریم ستار رحیم غفار سے مدد چاہو۔ ف۳۷ اور کوئی قبیح فعل یا گناہ اُن سے صادر ہو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ مرد و عورت ننگے ہو کر کعبہ معظّمہ کا طواف کرتے تھے۔ عطاء کا قول ہے کہ بے حیائی شرک ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہر قبیح فعل اور تمام معاصی و کبائر اس میں داخل ہیں اگرچہ یہ آیت خاص ننگے ہو کر طواف کرنے کے بارے میں آئی ہو جب کفار کی ایسی بے حیائی کے کاموں پر اُن کی مذمّت کی گئی تو اس پر اُنہوں نے جو کہا وہ آگے آتا ہے۔ ف۳۸ کفار نے اپنے افعالِ قبیحہ کے دو عذر بیان کئے ایک تو یہ کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو یہی فعل کرتے پایا لہٰذا اُن کی اتباع میں یہ بھی کرتے ہیں یہ تو جاہل بدکار کی تقلید ہوئی اور یہ کسی صاحبِ عقل کے نزدیک جائز نہیں۔ تقلید کی جاتی ہے اہلِ علم و تقویٰ کی نہ کہ جاہل گمراہ کی۔ دوسرا عذر ان کا یہ تھا کہ اللہ نے انہیں ان

وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ

اور ایک فرقے کی گمراہی ثابت ہوئی ف۴۱ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں

دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ

کو والی بنایا ف۴۲ اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو

عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

جب مسجد میں جاؤ ف۴۳ اور کھاؤ اور پیو ف۴۴ اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے

ع الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ

اسے پسند نہیں تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ف۴۵ اور پاک

مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ

رزق ف۴۶ تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص

الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ

انہیں کی ہے ہم یونہی مفصّل آیتیں بیان کرتے ہیں ف۴۷ علم والوں کے لئے ف۴۸ تم فرماؤ میرے

افعال کا حکم دیا ہے یہ محض افتراء و بہتان تھا۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ردّ فرماتا ہے ف۳۹ یعنی جیسے اس نے تمہیں نیست سے ہست کیا ایسے ہی بعدِ موت زندہ فرمائے گا یہ اُخروی زندگی کا انکار کرنے والوں پر حجت ہے اور اس سے یہ بھی مُستفاد ہوتا ہے کہ جب اُسی کی طرف پلٹنا ہے اور وہ اعمال کی جزا دے گا تو طاعات و عبادات کو اس کے لئے خالص کرنا ضروری ہے۔ ف۴۰ ایمان و معرفت کی اور انہیں طاعت و عبادت کی توفیق دی۔ ف۴۱ وہ کفار ہیں ف۴۲ اُن کی اطاعت کی اُن کے کہے پر چلے اُن کے حکم سے کفر و معاصی کو اختیار کیا۔ ف۴۳ یعنی لباسِ زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا، خوشبو لگانا داخل زینت ہے۔ مسئلہ: اور سنّت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا، عطر لگانا مُستحب جیسا کہ سَترِ عورت واجب ہے۔ شانِ نزول: مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں دن میں مرد اور رات میں عورتیں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے۔ اس آیت کریمہ میں ستر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ سترِ عورت نماز و طواف اور ہر حال میں واجب ہے۔ ف۴۴ شانِ نزول: کلبی کا قول ہے کہ بنی عامر زمانۂ حج میں اپنی خوراک بہت ہی کم کر دیتے تھے اور گوشت اور چکنائی تو بالکل کھاتے ہی نہ تھے اور اس کو حج کی تعظیم جانتے تھے مسلمانوں نے انہیں دیکھ کر عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ایسا کرنے کا زیادہ حق ہے اس پر یہ نازل ہوا کہ کھاؤ اور پیو گوشت ہو خواہ چکنائی ہو اور اسراف نہ کرو اور وہ یہ ہے کہ سیر ہو چکنے کے بعد بھی کھاتے رہو یا حرام کی پرواہ نہ کرو اور یہ بھی اسراف ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کی اس کو حرام کر لو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کھا جو چاہے اور پہن جو چاہے اِسراف اور تکبر سے بچتا رہ۔ مسئلہ: آیت میں دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں سوائے ان کے جن پر شریعت میں دلیلِ حرمت قائم ہو کیونکہ یہ قاعدہ مقررہ مسلّمہ ہے کہ اصل تمام اشیاء میں اِباحت ہے مگر جس پر شارع نے ممانعت فرمائی ہو اور اس کی حرمت دلیلِ مستقل سے ثابت ہو۔ ف۴۵ خواہ لباس ہو یا اور سامانِ زینت ف۴۶ اور کھانے پینے کی لذیذ چیزیں۔ مسئلہ: آیت اپنے عموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے کہ جس کی حرمت پر نص وارد نہ ہوئی ہو۔ (خازن) تو جو لوگ توشہ گیارہویں، میلاد شریف، بزرگوں کی فاتحہ، عرس، مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی، سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کر کے گنہگار ہوتے ہیں اور اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت و ضلالت ہے۔ ف۴۷ جن سے حلال و حرام کے احکام معلوم ہوں۔ ف۴۸ جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ "وَاحِدٌ لَا شَرِیْکَ لَهٗ" ہے وہ جو حرام کرے وہی حرام ہے۔

رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ
رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں ف۴۹ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی

وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا
اور یہ ف۵۰ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اُتاری اور یہ ف۵۱ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس

لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ
کا علم نہیں رکھتے اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ف۵۲ تو جب ان کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی نہ

سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٤﴾ يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ
پیچھے ہو نہ آگے اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں کے رسول آئیں ف۵۳

يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
میری آیتیں پڑھتے تو جو پرہیزگاری کرے ف۵۴ اور سنورے ف۵۵ تو اس پر نہ کچھ خوف اور نہ

يَحْزَنُونَ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ
کچھ غم اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا وہ

أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى
دوزخی ہیں انھیں اس میں ہمیشہ رہنا تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے

اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ ۖ
اللہ پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں انھیں ان کے نصیب کا لکھا پہونچے گا ف۵۶

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ
یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے ف۵۷ ان کی جان نکالنے آئیں تو ان سے کہتے ہیں کہاں ہیں وہ جن کو تم

ف۴۹ یہ خطاب مشرکین سے ہے جو برہنہ ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی پاک چیزوں کو حرام کرلیتے تھے اُن سے فرمایا جاتا ہے کہ اللہ نے یہ چیزیں حرام نہیں کیں اور اُن سے اپنے بندوں کو نہیں روکا جن چیزوں کو اس نے حرام فرمایا وہ یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے، ان میں سے بے حیائیاں ہیں جو کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی قولی ہوں یا فعلی۔ ف۵۰ حرام کیا ف۵۱ حرام کیا ف۵۲ وقتِ معین جس پر مہلت ختم ہوجاتی ہے۔ ف۵۳ مفسرین کے اس میں دو قول ہیں: ایک تو یہ کہ رُسُل سے تمام مُرسلین مراد ہیں۔ دُوسرا یہ کہ خاص سید عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جو تمام خلق کی طرف رسول بنائے گئے ہیں اور صیغہ جمع تعظیم کے لئے ہے۔ ف۵۴ ممنوعات سے بچے ف۵۵ طاعات وعبادات بجالائے ف۵۶ یعنی جتنی عمر اور روزی اللہ نے ان کے لئے لکھ دی ہے ان کو پہنچے گی۔ ف۵۷ ملک الموت اور اُن کے اعوان (دوسرے مددگار فرشتے) ان لوگوں کی عمریں اور روزیاں پوری ہونے کے بعد۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ شَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا

اللہ کے سوا پوجتے تھے کہتے ہیں وہ ہم سے گم گئے و۵۸ اور اپنی جانوں پر آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ

كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ

کافر تھے اللہ اُن سے و۵۹ فرماتا ہے کہ تم سے پہلے جو اور جماعتیں جن اور آدمیوں کی

وَ الْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا

آگ میں گئیں اُنھیں میں جاؤ جب ایک گروہ و۶۰ داخل ہوتا ہے دوسرے پر لعنت کرتا ہے و۶۱ یہاں تک کہ جب

ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا

سب اس میں جا پڑے تو پچھلے پہلوں کو کہیں گے و۶۲ اے رب ہمارے انھوں نے ہم کو بہکایا تھا

فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

تو انھیں آگ کا دونا (دگنا) عذاب دے فرمائے گا سب کو دونا ہے و۶۳ مگر تمہیں خبر نہیں و۶۴

وَ قَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا

اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے تو تم کچھ ہم سے اچھے نہ رہے و۶۵ تو چکھو

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ع ۸ ۱۱

عذاب بدلہ اپنے کئے کا و۶۶ وہ جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

اور ان کے مقابل تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے و۶۷ اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں

حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

جب تک سوئی کے ناکے اونٹ نہ داخل ہو و۶۸ اور مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں و۶۹

و۵۸ ان کا کہیں نام ونشان ہی نہیں و۵۹ ان کافروں سے روزِ قیامت و۶۰ دوزخ میں و۶۱ جو اس کے دین پر تھا تو مشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے اور یہود یہودیوں پر اور نصارٰی نصارٰی پر و۶۲ یعنی پہلوں کی نسبت اللہ تعالٰی سے کہیں گے و۶۳ کیونکہ پہلے خود بھی گمراہ ہوئے اور اُنہوں نے دُوسروں کو بھی گمراہ کیا اور پچھلے بھی ایسے ہی ہیں کہ خود گمراہ ہوئے اور گمراہوں کا ہی اتباع کرتے رہے۔ و۶۴ کہ تم میں سے ہر فریق کے لئے کیسا عذاب ہے۔ و۶۵ کفر وضلال میں دونوں برابر ہیں۔ و۶۶ کفر کا اور اعمال خبیثہ کا۔ و۶۷ نہ ان کے اعمال کے لئے نہ ان کی ارواح کے لئے کیونکہ ان کے اعمال وارواح دونوں خبیث ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کفار کی ارواح کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور مومنین کی ارواح کے لئے کھولے جاتے ہیں۔ ابن جُریج نے کہا کہ آسمان کے دروازے نہ کافروں کے اعمال کے لئے کھولے جائیں نہ ارواح کے لئے یعنی نہ زندگی میں ان کا عمل ہی آسمان پر جاسکتا ہے نہ بعد موت روح۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ آسمان کے دروازے نہ کھولے جانے کے یہ معنی ہیں کہ وہ خیر وبرکت اور رحمت کے نزول سے محروم رہتے ہیں۔ و۶۸ اور یہ

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي

اُنھیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا ف۷۰ اور ظالموں کو ہم ایسا ہی

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا

بدلہ دیتے ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور طاقت بھر اچھے کام کئے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ

وُسْعَهَآ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا

بوجھ نہیں رکھتے وہ جنت والے ہیں انھیں اس میں ہمیشہ رہنا اور ہم نے ان کے

فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ

سینوں میں سے کینے کھینچ لئے ف۷۱ ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے ف۷۲ سب خوبیاں اللّٰہ کو

الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی ف۷۳ اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللّٰہ نہ دکھاتا بے شک

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا

ہمارے رب کے رسول حق لائے ف۷۴ اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمھیں میراث ملی ف۷۵

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ

صِلہ تمہارے اعمال کا اور جنت والوں نے دوزخ والوں کو پکارا کہ

وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا

ہمیں تو مل گیا جو سچا وعدہ ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا ف۷۶ تو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے ف۷۷ سچا وعدہ تمہیں دیا تھا بولے

محال تو کفار کا جنت میں داخل ہونا محال کیونکہ محال پر جو موقوف ہو وہ محال ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے۔ ف۶۹ مجرمین سے یہاں کفار مراد ہیں کیونکہ اُوپر ان کی صفت میں آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب اور ان سے تکبر کرنے کا بیان ہو چکا ہے۔ ف۷۰ یعنی اُوپر نیچے ہر طرف سے آگ اُنہیں گھیرے ہوئے ہے۔ ف۷۱ جو دنیا میں ان کے درمیان تھے اور طبیعتیں صاف کر دی گئیں اور ان میں آپس میں نہ باقی رہی مگر محبت و مودّت (پیار)۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہم اہلِ بدر کے حق میں نازل ہوا اور یہ بھی آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھے اُمید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان میں سے ہوں جن کے حق میں اللّٰہ تعالیٰ نے "وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ" فرمایا۔ حضرت علی مرتضیٰ کے اس ارشاد نے رفض (رافضیوں کے عقیدے) کی بیخ و بنیاد کا قلع قمع کر دیا۔ ف۷۲ مؤمنین جنت میں داخل ہوتے وقت ف۷۳ اور ہمیں ایسے عمل کی توفیق دی جس کا یہ اجر و ثواب ہے اور ہم پر فضل و رحمت فرمائی اور اپنے کرم سے عذابِ جہنم سے محفوظ کیا۔ ف۷۴ اور جو انہوں نے ہمیں دنیا میں ثواب کی خبریں دیں وہ سب ہم نے عِیاں دیکھ لیں ان کی ہدایت ہمارے لئے کمال لطف و کرم تھا۔ ف۷۵ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے ایک ندا کرنے والا پکارے گا تمہارے لئے زندگانی ہے کبھی نہ مرو گے، تمہارے لئے تندرستی ہے کبھی بیمار نہ ہو گے، تمہارے لئے عیش ہے کبھی تنگ حال نہ ہو گے۔ جنت کو میراث فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ وہ محض اللّٰہ کے فضل سے حاصل ہوئی۔ ف۷۶ اور رسولوں نے فرمایا تھا کہ ایمان و طاعت پر اجر و ثواب پاؤ گے۔ ف۷۷ کفر و نافرمانی پر عذاب کا۔

نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ ۙ الَّذِیْنَ

ہاں اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللہ کی لعنت ظالموں پر جو

یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ

اللہ کی راہ سے روکتے ہیں و۷۸ اور اسے کجی چاہتے ہیں و۷۹ اور آخرت کا

كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ بَیْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَّعْرِفُوْنَ

انکار رکھتے ہیں اور جنت و دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہے ف۸۰ اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے و۸۱ کہ دونوں فریق کو

كُلًّۢا بِسِیْمٰىهُمْ ۚ وَ نَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ ۫ قف لَمْ

ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے و۸۲ اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ سلام تم پر یہ و۸۳

یَدْخُلُوْهَا وَ هُمْ یَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ

جنت میں نہ گئے اور اس کی طمع رکھتے ہیں اور جب ان کی و۸۴ آنکھیں دوزخیوں کی طرف پھریں

النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۷﴾ ع وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ

گی کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر اور اعراف والے

الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰىهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ

کچھ مردوں کو و۸۵ پکاریں گے جنھیں ان کی پیشانی سے پہچانتے ہیں کہیں گے تمہیں کیا کام آیا تمہارا جتھا

و۷۸ اورلوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں۔ و۷۹ یعنی یہ چاہتے ہیں کہ دینِ الٰہی کو بدل دیں اور جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے اس میں تغیُّر ڈال دیں۔ (خازن) ف۸۰ جس کو اَعْراف کہتے ہیں۔ و۸۱ یہ کس طبقہ کے ہوں گے اس میں بہت مختلف اقوال ہیں: ایک قول تو یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں وہ اَعْراف پر ٹھہرے رہیں گے جب اہلِ جنت کی طرف دیکھیں گے تو انہیں سلام کریں گے اور دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے یارب! ہمیں ظالم قوم کے ساتھ نہ کر۔ آخر کار جنت میں داخل کئے جائیں گے، ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ جہاد میں شہید ہوئے مگر ان کے والدین ان سے ناراض تھے وہ اَعْراف میں ٹھہرائے جائیں گے، ایک قول یہ ہے: جو لوگ ایسے ہیں کہ اُن کے والدین میں سے ایک اُن سے راضی ہو، ایک ناراض وہ اَعْراف میں رکھے جائیں گے۔ ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ اَعْراف کا مرتبہ اہلِ جنت سے کم ہے۔ مجاہد کا قول یہ ہے: اَعْراف میں صلحاء، فقراء، علماء ہوں گے اور ان کا وہاں قیام اس لئے ہوگا کہ دوسرے اُن کے فضل و شرف کو دیکھیں۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اَعْراف میں انبیاء ہونگے اور وہ اس مکانِ عالی میں تمام اہلِ قیامت پر ممتاز کئے جائیں گے اور ان کی فضیلت اور رتبۂ عالیہ کا اظہار کیا جائے گا تاکہ جنتی اور دوزخی ان کو دیکھیں اور وہ ان سب کے اَحوال اور ثواب و عذاب کے مقدار و احوال کا معائنہ کریں۔ ان قولوں پر اصحابِ اَعْراف جنتیوں میں سے افضل لوگ ہوں گے کیونکہ وہ باقیوں سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں۔ ان تمام اقوال میں کچھ تناقض (ٹکراؤ) نہیں ہے اس لئے کہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ اَعْراف میں ٹھہرائے جائیں اور ہر ایک کے ٹھہرانے کی حکمت جُداگانہ ہو۔ و۸۲ دونوں فریق سے جنتی اور دوزخی مراد ہیں جنتیوں کے چہرے سفید اور تروتازہ ہوں گے اور دوزخیوں کے چہرے سیاہ اور آنکھیں نیلی یہی اُن کی علامتیں ہیں۔ و۸۳ اَعْراف والے ابھی تک و۸۴ اَعْراف والوں کی و۸۵ کفّار میں سے۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ
اور وہ جو تم غرور کرتے تھے ف۸۶ کیا یہ ہیں وہ لوگ ف۸۷ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان کو اپنی رحمت کچھ

بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾
نہ کرے گا ف۸۸ ان سے تو کہا گیا کہ جنت میں جاؤ نہ تم کو اندیشہ نہ کچھ غم

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ
اور دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو

اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ ۙ
یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا ف۸۹ کہیں گے بےشک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ
جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا ف۹۰ اور دنیا کی زِیست نے انھیں فریب دیا ف۹۱

فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا
تو آج ہم انھیں چھوڑ دیں گے جیسا انھوں نے اس دن کے ملنے کا خیال چھوڑا تھا اور جیسا ہماری آیتوں سے

يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً
انکار کرتے تھے اور بےشک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے ف۹۲ جسے ہم نے ایک بڑے علم سے مُفصَّل کیا ہدایت و رحمت

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ
ایمان والوں کے لئے کا ہے کی راہ دیکھتے ہیں مگر اس کی کہ اس کتاب کا کہا ہوا انجام سامنے آئے جس دن اس کا بتایا انجام واقع ہوگا ف۹۳

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ
بول اٹھیں گے وہ جو اسے پہلے سے بھلائے بیٹھے تھے ف۹۴ کہ بےشک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے

ف۸۶ اور اہلِ اَعراف غریب مسلمانوں کی طرف اشارہ کرکے کفار سے کہیں گے ف۸۷ جن کو تم دنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور ف۸۸ اب دیکھ لو کہ جنت کے دائمی عیش و راحت میں کس عزت و احترام کے ساتھ ہیں۔ ف۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اَعراف والے جنت میں چلے جائیں گے تو دوزخیوں کو بھی طَمَع دامن گیر ہوگی اور وہ عرض کریں گے: یا رب! جنت میں ہمارے رشتہ دار ہیں اجازت فرما کہ ہم انہیں دیکھیں اُن سے بات کریں، اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رشتہ داروں کو جنت کی نعمتوں میں دیکھیں گے اور پہچانیں گے لیکن اہلِ جنت ان دوزخی رشتہ داروں کو نہ پہچانیں گے کیونکہ دوزخیوں کے منہ کالے ہوں گے، صورتیں بگڑ گئی ہوں گی تو وہ جنتیوں کو نام لے لے کر پکاریں گے کوئی اپنے باپ کو پکارے گا، کوئی بھائی کو اور کہے گا میں جل گیا مجھ پر پانی ڈالو اور تمہیں اللہ نے دیا ہے کھانے کو دو، اس پر اہلِ جنت ف۹۰ کہ حلال و حرام میں اپنی ہوائے نفس کے تابع ہوئے جب ایمان کی طرف انہیں دعوت دی گئی مسخر گی کرنے لگے۔ ف۹۱ اس کی لذّتوں میں آخرت کو بھول گئے۔ ف۹۲ قرآن شریف ف۹۳ اور وہ روزِ قیامت ہے۔ ف۹۴ نہ اس پر ایمان لاتے تھے نہ اس کے مطابق

فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا

تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں یا ہم واپس بھیجے جائیں کہ پہلے کاموں کے خلاف

نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ ع ۱۳

کام کریں ف۹۵ بے شک انھوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور ان سے کھوئے گئے جو بہتان اٹھاتے تھے ف۹۶

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

بے شک تمہارا رب اللّٰہ ہے جس نے آسمان اور زمین ف۹۷ چھ دن میں بنائے ف۹۸ پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ

عرش پر اِستواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ف۹۹ رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج

وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ

اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اُس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت

اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

والا ہے اللّٰہ رب سارے جہان کا اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٥٥﴾ ج وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ

اُسے پسند نہیں ف۱۰۰ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ ف۱۰۱ اس کے سنورنے کے بعد ف۱۰۲ اور اس سے دعا کرو

عمل کرتے تھے۔ ف۹۵ یعنی بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت اور نافرمانی کے طاعت اور فرمانبرداری اختیار کریں مگر نہ اُنہیں شفاعت میسّر آئے گی نہ دنیا میں واپس بھیجے جائیں گے۔ ف۹۶ اور جھوٹ بکتے تھے کہ بُت خدا کے شریک ہیں اور اپنے پجاریوں کی شفاعت کریں گے اب آخرت میں اُنہیں معلوم ہوگیا کہ ان کے یہ دعوے جھوٹے تھے۔ ف۹۷ مع ان تمام چیزوں کے جو ان کے درمیان ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا: "وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ"۔ ف۹۸ چھ دن سے دنیا کے چھ دنوں کی مقدار مراد ہے کیونکہ یہ دن تو اس وقت تھے نہیں، آفتاب ہی نہ تھا جس سے دن ہوتا اور اللّٰہ تعالیٰ قادر تھا کہ ایک لمحہ میں یا اس سے کم میں پیدا فرماتا لیکن اتنے عرصہ میں اُن کی پیدائش فرمانا بہ تقاضائے حکمت ہے اور اس سے بندوں کو اپنے کاموں میں تدریج اختیار کرنے کا سبق ملتا ہے۔ ف۹۹ یہ اِستواء مُتشابہات میں سے ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کہ اللّٰہ کی اس سے جو مراد ہے حق ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے فرمایا کہ اِستواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت مجہول اور اس پر ایمان لانا واجب۔ حضرت مُترجم قُدِّسَ سِرّہٗ نے فرمایا: یا اس کے معنی یہ ہیں کہ آفرینِش (کائنات) کا خاتمہ عرش پر جا ٹھہرا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَسْرَارِ كِتَابِهٖ۔ ف۱۰۰ دعا اللّٰہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو کہتے ہیں اور یہ داخلِ عبادت ہے کیونکہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو عاجز و محتاج اور اپنے پروردگار کو حقیقی قادر و حاجت روا اِعتقاد کرتا ہے، اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہوا: "اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ" (یعنی دعا عبادت کا مغز ہے) تضرع سے اظہارِ عجز و خشوع مراد ہے اور ادب دُعا میں یہ ہے کہ آہستہ ہو۔ حسن رضی اللّٰہ عنہ کا قول ہے کہ آہستہ دُعا کرنا علانیہ دُعا کرنے سے ستر درجہ زیادہ افضل ہے۔ مسئلہ: اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہار افضل ہے یا اخفاء، بعض کہتے ہیں کہ اخفا افضل ہے کیونکہ وہ ریا سے بہت دور ہے، بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لئے کہ اس سے دوسروں کو رغبت عبادت پیدا ہوتی ہے۔ ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لئے اِخفاء افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشہ ریا نہ ہو تو اظہار افضل ہے۔ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے، نماز فرض مسجد ہی میں بہتر ہے اور

خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَ هُوَ

ڈرتے اور طمع کرتے بےشک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے اور وہی ہے

الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ

کہ ہوائیں بھیجتا ہے اس کی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ف۱۰۳ یہاں تک کہ جب اٹھالائیں

سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ

بھاری بادل ہم نے اسے کسی مُردہ شہر کی طرف چلایا ف۱۰۴ پھر اس سے پانی اُتارا پھر اس سے

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

طرح طرح کے پھل نکالے اسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے ف۱۰۵ کہیں تم نصیحت مانو

وَ الْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَ الَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ

اور جو اچھی زمین ہے اس کا سبزہ اللہ کے حکم سے نکلتا ہے ف۱۰۶ اور جو خراب ہے اس میں نہیں نکلتا

اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع لَقَدْ اَرْسَلْنَا ع ۱۴

مگر تھوڑا بمشکل ف۱۰۷ ہم یونہی طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں ف۱۰۸ اُن کے لئے جو احسان مانیں بیشک ہم نے

نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ف۱۰۹ تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۱۰ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۱۱۱

زکوٰۃ کا اظہار کر کے دینا ہی افضل ہے اور نفل عبادات میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں اِخفاء افضل ہے۔ دعا میں حد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے۔ ف۱۰۱ کفر و معصیت و ظلم کر کے ف۱۰۲ انبیاء کے تشریف لانے، حق کی دعوت فرمانے، احکام بیان کرنے، عدل قائم فرمانے کے بعد۔ ف۱۰۳ بارش کا۔ اور رحمت سے یہاں مِینہ مراد ہے۔ ف۱۰۴ جہاں بارش نہ ہوئی تھی سبزہ نہ جما تھا۔ ف۱۰۵ یعنی جس طرح مردہ زمین کو ویرانی کے بعد زندگی عطا فرماتا اور اس کو سرسبز اور شاداب فرماتا ہے اور اس میں کھیتی درخت پھل پھول پیدا کرتا ہے ایسے ہی مُردوں کو قبروں سے زندہ کر کے اُٹھائے گا کیونکہ جو خشک لکڑی سے تر و تازہ پھل پیدا کرنے پر قادر ہے اُسے مُردوں کا زندہ کرنا کیا بعید ہے، قدرت کی یہ نشانی دیکھ لینے کے بعد عاقل، سلیم الحواس کو مردوں کے زندہ کئے جانے میں کچھ ترڈد باقی نہیں رہتا۔ ف۱۰۶ یہ مؤمن کی مثال ہے جس طرح عمدہ زمین پانی سے نفع پاتی ہے اور اس میں پھول پھل پیدا ہوتے ہیں اسی طرح جب مومن کے دل پر قرآنی انوار کی بارش ہوتی ہے تو وہ اس سے نفع پاتا ہے ایمان لاتا ہے طاعات و عبادات سے پھلتا پھولتا ہے۔ ف۱۰۷ یہ کافر کی مثال ہے کہ جیسے خراب زمین بارش سے نفع نہیں پاتی ایسے ہی کافر قرآن پاک سے مُنتفع (فائدہ حاصل کرنے والا) نہیں ہوتا۔ ف۱۰۸ جو توحید و ایمان پر حجت و برہان ہیں۔

ف۱۰۹ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کا نام لَمَک ہے وہ مُتَوَشْلِخ کے وہ اَخْنُوخ علیہ السلام کے فرزند ہیں اَخْنُوخ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے، حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام چالیس یا پچاس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز فرمائے گئے۔ آیاتِ بالا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دلائل قدرت و غرائب صنعت بیان فرمائے جن سے اس کی توحید و ربوبیت ثابت ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اُٹھنے اور زندہ ہونے کی صحت پر دلائلِ قاطِعہ قائم کئے اس کے بعد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرماتا ہے اور اُن کے ان معاملات کا جو انہیں اُمتوں کے ساتھ پیش آئے۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ فقط آپ ہی کی قوم نے قبولِ حق سے اِعراض نہیں کیا بلکہ پہلی اُمتیں بھی اِعراض کرتی رہیں اور انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا انجام دنیا میں ہلاک اور آخرت میں عذابِ عظیم ہے اس سے

اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا

بے شک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۱۱۲ اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم

لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ

تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں

رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنْصَحُ لَكُمْ

میں تو ربُّ العالمین کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا اور تمہارا بھلا چاہتا

وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ

اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے اور کیا تمہیں اس کا اچنبھا (تعجب) ہوا کہ تمہارے پاس

رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت ف۱۱۳ کہ وہ تمہیں ڈرائے اور تم ڈرو اور کہیں تم پر رحم ہو

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

تو انھوں نے اسے ف۱۱۴ جھٹلایا تو ہم نے اُسے اور جو ف۱۱۵ اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو

ع ۸ / ۶ / ۱۵ بِاٰیٰتِنَاؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ۠ ﴿۶۴﴾ وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًاؕ قَالَ

ڈبو دیا بے شک وہ اندھا گروہ تھا ف۱۱۶ اور عاد کی طرف ف۱۱۷ ان کی برادری سے ہود کو بھیجا ف۱۱۸ کہا

یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ

اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۱۱۹ اس

ظاہر ہے کہ انبیاء کی تکذیب کرنے والے غضبِ الٰہی کے سزاوار ہوتے ہیں جو شخص سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرے گا اس کا بھی یہی انجام ہوگا۔ انبیاء کے ان تذکروں میں سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی زبردست دلیل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُمّی تھے پھر آپ کا ان واقعات کو تفصیلاً بیان فرمانا بالخصوص ایسے ملک میں جہاں اہلِ کتاب کے علماء بکثرت موجود تھے اور سرگرمِ مخالفت بھی تھے ذرا سی بات پاتے تو بہت شور مچاتے وہاں حضور کا ان واقعات کو بیان فرمانا اور اہلِ کتاب کا ساکت و حیران رہ جانا صریح دلیل ہے کہ آپ نبیٔ برحق ہیں اور پروردگار عالم نے آپ پر علوم کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

ف۱۱۰ وہی مستحقِ عبادت ہے ف۱۱۱ تو اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ ف۱۱۲ روزِ قیامت کا یا روزِ طوفان کا اگر تم میری نصیحت قبول نہ کرو اور راہِ راست پر نہ آؤ۔ ف۱۱۳ جس کو تم خوب جانتے اور اس کے نسب کو پہچانتے ہو۔ ف۱۱۴ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ف۱۱۵ اُن پر ایمان لائے اور ف۱۱۶ جسے حق نظر نہ آتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اُن کے دل اندھے تھے نورِ معرفت سے، اُن کو بہرہ نہ تھا۔ ف۱۱۷ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے یہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے اور عادِ ثانیہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے اُسی کو ثمود کہتے ہیں، ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ (جمل) ف۱۱۸ ہود علیہ السلام نے ف۱۱۹ اللہ کے عذاب کا۔

الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ

کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بے شک ہم تمہیں جھوٹوں

مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ

میں گمان کرتے ہیں ف۱۲۰ کہا اے میری قوم مجھے بے وقوفی سے کیا علاقہ (تعلق) میں تو پروردگار

رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾

عالَم کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا ہوں اور تمہارا مُعتمَد خیرخواہ ہوں ف۱۲۱

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْؕ

اور کیا تمہیں اس کا اچنبھا (تعجب) ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمہیں ڈرائے

وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ

اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قوم نوح کا جانشین کیا ف۱۲۲ اور تمہارے بدن کا پھیلاؤ

بَصْۜطَةًۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ

بڑھایا ف۱۲۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۲۴ کہ کہیں تمہارا بھلا ہو بولے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو ف۱۲۵ کہ

اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ

ہم ایک اللہ کو پوجیں اور جو ف۱۲۶ ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انھیں چھوڑ دیں تو لاؤ ف۱۲۷ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر

مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌؕ

سچے ہو کہا ف۱۲۸ ضرور تم پر تمہارے رب کا عذاب اور غضب پڑ گیا ف۱۲۹

ف۱۲۰ یعنی رسالت کے دعویٰ میں سچا نہیں جانتے۔ ف۱۲۱ کفّار کا حضرت ہود علیہ السلام کی جناب میں یہ گستاخانہ کلام کہ تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں جھوٹا گمان کرتے ہیں انتہا درجہ کی بے ادبی اور کمینگی تھی اور وہ مستحق اس بات کے تھے کہ انہیں سخت ترین جواب دیا جاتا مگر آپ نے اپنے اخلاق و ادب اور شانِ حلم سے جو جواب دیا اس میں شانِ مقابلہ ہی نہ پیدا ہونے دی اور اُن کی جہالت سے چشم پوشی فرمائی۔ اس سے دنیا کو سبق ملتا ہے کہ سُفَہاء (بے وقوف) اور بدخصال (بُرے) لوگوں سے اس طرح مخاطبہ (کلام) کرنا چاہئے مَعَ ھٰذا (اس کے ساتھ) آپ نے اپنی رسالت اور خیر خواہی و امانت کا ذکر فرمایا۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اہلِ علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔ ف۱۲۲ یہ اس کا کتنا بڑا احسان ہے ف۱۲۳ اور بہت زیادہ قوت و طولِ قامت عنایت کیا ف۱۲۴ اور ایسے مُنعِم (نعمت عطا فرمانے والے) پر ایمان لاؤ اور طاعات و عبادات بجالا کر اس کے احسان کی شکر گزاری کرو ف۱۲۵ یعنی اپنے عبادت خانہ سے۔ حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم کی بستی سے علیحدہ ایک تنہائی کے مقام میں عبادت کیا کرتے تھے، جب آپ کے پاس وحی آتی تو قوم کے پاس آ کر سنا دیتے۔ ف۱۲۶ بُت ف۱۲۷ وہ عذاب ف۱۲۸ حضرت ہود علیہ السلام نے ف۱۲۹ اور تمہاری سرکشی سے تم پر عذاب آنا واجب و لازم ہو گیا۔

اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا

کیا مجھ سے خالی ان ناموں میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ف۱۳۰ اللہ نے ان کی کوئی

مِنْ سُلْطٰنٍؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ

سند نہ اُتاری تو راستہ دیکھو ف۱۳۱ میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں تو ہم نے اُسے اور اس

وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا

کے ساتھ والوں کو ف۱۳۲ اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات دی ف۱۳۳ اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ف۱۳۴ تھے ان کی جڑ کاٹ دی ف۱۳۵ اور وہ

كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۲﴾ ع وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا

ایمان والے نہ تھے اور ثمود کی طرف ف۱۳۶ ان کی برادری سے صالح کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کو

ع ۹ ۸ ۱۶ وقف لازم

ف۱۳۰ اور انہیں پوجنے لگے اور معبود ماننے لگے باوجودیکہ ان کی کچھ حقیقت ہی نہیں ہے اور اُلوہیّت کے معنی سے قطعاً خالی و عاری ہیں۔ ف۱۳۱ عذابِ الٰہی کا ف۱۳۲ جو اُن کے مُتّبع تھے اور ان پر ایمان لائے تھے ف۱۳۳ اس عذاب سے جو قومِ ہود پر اُترا۔ ف۱۳۴ اور حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کرتے ف۱۳۵ اور اس طرح ہلاک کر دیا کہ ان میں ایک بھی نہ بچا۔ مختصر واقعہ یہ ہے کہ قومِ عاد اَحقاف میں رہتی تھی جو عُمان و حضرَ مَوت کے درمیان علاقہ یمن میں ایک ریگستان ہے انہوں نے زمین کو فِسق سے بھر دیا تھا اور دنیا کی قوموں کو اپنی جفا کاریوں سے اپنے زورِ قوت کے زُعم میں پامال کر ڈالا تھا یہ لوگ بُت پرست تھے اُن کے ایک بُت کا نام صُدَاء، ایک کا صُمُوْد، ایک کا ہَبَاء تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، آپ نے اُنہیں توحید کا حکم دیا شرک و بت پرستی اور ظلم و جفا کاری کی ممانعت کی اس پر وہ لوگ منکر ہوئے آپ کی تکذیب کرنے لگے اور کہنے لگے: ہم سے زیادہ زور آور کون ہے، چند آدمی اُن میں سے حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے وہ تھوڑے تھے اور اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے ان مؤمنین میں سے ایک شخص کا نام مَرْثَد ابن سَعْد بن عُفَیر تھا وہ اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے جب قوم نے سرکشی کی اور اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کی اور زمین میں فساد کیا اور ستم گاریوں میں زیادتی کی اور بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں معلوم ہوتا تھا کہ اُنہیں گمان ہے کہ وہ دنیا میں ہمیشہ ہی رہیں گے جب اُن کی نوبت یہاں تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے بارش روک دی تین سال بارش نہ ہوئی اب وہ بہت مصیبت میں مبتلا ہوئے اور اس زمانہ میں دستور یہ تھا کہ جب کوئی بلا یا مصیبت نازل ہوتی تھی تو لوگ بیت اللہِ الحرام میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس کے دفع کی دعا کرتے تھے اسی لئے ان لوگوں نے ایک وفد بیت اللہ کو روانہ کیا اس وفد میں قیل بن عنز اور نعیم بن ہزّال اور مَرْثَد بن سَعْد تھے یہ وہی صاحب ہیں جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے اس زمانہ میں مکہ مکرمہ میں عَمالیق کی سکونت تھی اور ان لوگوں کا سردار مُعاویہ بن بکر تھا اس شخص کا ننہال قومِ عاد میں تھا اسی علاقہ (تعلق) سے یہ وفد مکہ مکرمہ کے حوالی (گرد و نواح) میں معاویہ بن بکر کے یہاں مقیم ہوا اس نے ان لوگوں کا بہت اِکرام کیا نہایت خاطر و مدارات کی یہ لوگ وہاں شراب پیتے اور باندیوں کا ناچ دیکھتے تھے اس طرح انہوں نے عیش و نشاط میں ایک مہینہ بسر کیا معاویہ کو خیال آیا کہ یہ لوگ تو راحت میں پڑ گئے اور قوم کی مصیبت کو بھول گئے جو وہاں گرفتارِ بلا ہے مگر معاویہ بن بکر کو یہ خیال بھی تھا کہ اگر وہ ان لوگوں سے کچھ کہے تو شاید وہ یہ خیال کریں کہ اب اس کو میزبانی گراں گزرنے لگی ہے اس لئے اُس نے گانے والی باندی کو ایسے اشعار دیئے جن میں قومِ عاد کی حاجت کا تذکرہ تھا جب باندی نے وہ نظم گائی تو ان لوگوں کو یاد آیا کہ ہم اس قوم کی مصیبت کی فریاد کرنے کے لئے مکہ مکرمہ بھیجے گئے ہیں، اب انہیں خیال ہوا کہ حرم شریف میں داخل ہو کر قوم کے لئے پانی برسنے کی دعا کریں، اس وقت مَرْثَد بن سَعْد نے کہا کہ اللہ کی قسم! تمہاری دعا سے پانی نہ برسے گا لیکن اگر تم اپنے نبی کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو تو بارش ہوگی اور اس وقت مَرْثَد نے اپنے اسلام کا اظہار کر دیا ان لوگوں نے مَرْثَد کو چھوڑ دیا اور خود مکہ مکرمہ جا کر دعا کی اللہ تعالیٰ نے تین اَبر (بادل) بھیجے ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور آسمان سے ندا ہوئی کہ اے قَیل! اپنے اور اپنی قوم کے لئے ان میں سے ایک اَبر اختیار کر۔ اس نے ابرِ سیاہ کو اختیار کیا بایں خیال کہ اس سے بہت پانی برسے گا۔ چنانچہ وہ اَبر قومِ عاد کی طرف چلا اور وہ لوگ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے مگر اس میں سے ایک ہوا چلی وہ اس شدت کی تھی کہ اونٹوں اور آدمیوں کو اڑا اڑا کر کہیں سے کہیں لے جاتی تھی یہ دیکھ کر وہ لوگ گھروں میں داخل ہوئے اور اپنے دروازے بند کر لئے مگر ہوا کی تیزی سے بچ نہ سکے اُس نے دروازے بھی اکھیڑ دیئے اور ان لوگوں کو ہلاک بھی کر دیا اور قدرتِ الٰہی سے سیاہ پرندے نمودار ہوئے جنہوں نے اُن کی لاشوں کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک دیا حضرت ہود مومنین کو لے کر قوم سے جُدا ہو گئے تھے اس لئے وہ سلامت

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ
پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ف۱۳۷ روشن دلیل آئی ف۱۳۸ یہ

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ
اللہ کا ناقہ ہے ف۱۳۹ تمہارے لئے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ ف۱۴۰

فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ
کہ تمہیں درد ناک عذاب آلے گا اور یاد کرو ف۱۴۱ جب تم کو عاد کا جانشین

عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ
کیا اور ملک میں جگہ دی کہ نرم زمین میں محل بناتے ہو ف۱۴۲ اور پہاڑوں میں

الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ
مکان تراشتے ہو ف۱۴۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۴۴ اور زمین میں فساد مچاتے

مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ
نہ پھرو اس کی قوم کے تکبر والے کمزور

اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ
مسلمانوں سے بولے کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کے رسول ہیں

قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا
بولے وہ جو کچھ لے کر بھیجے گئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں ف۱۴۵ متکبر بولے جس

بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ
پر تم ایمان لائے ہمیں اس سے انکار ہے پس ف۱۴۶ ناقہ کی کوچیں (قدم) کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی

رہے قوم کے ہلاک ہونے کے بعد ایمانداروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آخر عمر شریف تک وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے۔ ف۱۳۶ جو حجاز و شام کے درمیان سرزمینِ حجر میں رہتے تھے۔ ف۱۳۷ میرے صِدق نبوت پر ف۱۳۸ جس کا بیان یہ ہے کہ ف۱۳۹ جو نہ کسی پیٹھ میں رہا نہ کسی پیٹ میں نہ کسی نر سے پیدا ہوا نہ مادہ سے نہ حمل میں رہا نہ اس کی خِلقت تدریجاً (درجہ بدرجہ پیدائش) کمال کو پہنچی بلکہ طریقہ عادِیہ کے خلاف وہ پہاڑ کے ایک پتھر سے دفعۃً پیدا ہوا اس کی یہ پیدائش معجزہ ہے پھر وہ ایک دن پانی پیتا ہے اور تمام قبیلہ ثمود ایک دن۔ یہ بھی معجزہ ہے کہ ایک ناقہ ایک قبیلہ کے برابر پی جائے اس کے علاوہ اس کے پینے کے روز اس کا دودھ دوہا جاتا تھا اور وہ اتنا ہوتا تھا کہ تمام قبیلہ کو کافی ہو اور پانی کے قائم مقام ہو جائے یہ بھی معجزہ اور تمام وُحوش وحیوانات اس کی باری کے روز پانی پینے سے باز رہتے تھے یہ بھی معجزہ۔ اتنے معجزات حضرت صالح علیہ السلام کے صِدقِ نبوت کی زبردست حجتیں ہیں۔ ف۱۴۰ نہ مارو نہ ہکاؤ اگر ایسا کیا تو یہی نتیجہ ہوگا ف۱۴۱ اے قومِ ثمود! ف۱۴۲ موسم گرما میں آرام کرنے کے لئے ف۱۴۳ موسم سرما کے لئے ف۱۴۴ اور اس کا شکر بجالاؤ۔ ف۱۴۵ ان کے دین کو قبول کرتے ہیں اُن کی رسالت کو مانتے ہیں۔ ف۱۴۶ قوم ثمود نے۔

وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾

اور بولے اے صالح ہم پر لے آؤ ف۱۴۷ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ

تو انھیں زلزلہ نے آلیا تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے رہ گئے تو صالح نے اُن سے منہ پھیرا ف۱۴۸

وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا

اور کہا اے میری قوم بے شک میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم

تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ

خیر خواہوں کے غرضی (پسند کرنے والے) ہی نہیں اور لوط کو بھیجا ف۱۴۹ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو

مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ

شہوت سے جاتے ہو ف۱۵۰ عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ف۱۵۱ اور اس کی

جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ

قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہی کہنا کہ ان ف۱۵۲ کو اپنی بستی سے نکال دو یہ

ف۱۴۷ وہ عذاب ف۱۴۸ جبکہ اُنہوں نے سرکشی کی۔ منقول ہے کہ اُن لوگوں نے چہار شنبہ (بدھ) کو ناقہ کی کونچیں کاٹی تھیں تو حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس کے بعد تین روز زندہ رہو گے پہلے روز تمہارے سب کے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سرخ تیسرے روز سیاہ چوتھے روز عذاب آئے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یکشنبہ (اتوار) کو دوپہر کے قریب آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اُن لوگوں کے دل پھٹ گئے اور سب ہلاک ہو گئے۔ ف۱۴۹ جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھتیجے ہیں آپ اہلِ سَدُوم کی طرف بھیجے گئے اور جب آپ کے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سرزمینِ فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام اُرْدُن میں اُترے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہلِ سَدُوم کی طرف مبعوث کیا آپ ان لوگوں کو دینِ حق کی دعوت دیتے تھے اور فعلِ بد سے روکتے تھے جیسا کہ آیت شریف میں ذکر آتا ہے۔ ف۱۵۰ یعنی اُن کے ساتھ بدفعلی کرتے ہو۔ ف۱۵۱ کہ حلال کو چھوڑ کر حرام میں مبتلا ہوئے اور ایسے خبیث فعل کا ارتکاب کیا۔ انسان کو شہوت بقائے نسل اور دنیا کی آبادی کے لئے دی گئی ہے اور عورتیں محلِ شہوت و موضعِ نسل بنائی گئی ہیں کہ اُن سے بطریقۂ معروف حسبِ اجازتِ شرع اولاد حاصل کی جائے، جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انہوں نے اس قوت کے مقصدِ صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حمل رہتا ہے نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اس کے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیت کے اور کیا ہے۔ علمائے سِیَر و اَخبار کا بیان ہے کہ قومِ لوط کی بستیاں نہایت سرسبز و شاداب تھیں اور وہاں غلّے اور پھل بکثرت پیدا ہوتے تھے زمین کا دوسرا خِطّہ اس کا مثل نہ تھا اس لئے جابجا سے لوگ یہاں آتے تھے اور انہیں پریشان کرتے تھے ایسے وقت میں ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور اُن سے کہنے لگا کہ اگر تم مہمانوں کی اس کثرت سے نجات چاہتے ہو تو جب وہ لوگ آئیں تو ان کے ساتھ بدفعلی کرو اس طرح یہ فعلِ بد انہوں نے شیطان سے سیکھا اور ان میں رائج ہوا۔ ف۱۵۲ یعنی حضرت لوط اور اُن کے متبعین۔

أُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَهْلَهٗۤ إِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ

لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں ف۱۵۳ تو ہم نے اسے ف۱۵۴ اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت وہ رہ جانے

الْغٰبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

والوں میں ہوئی ف۱۵۵ اور ہم نے ان پر ایک مینہ برسایا ف۱۵۶ تو دیکھو کیسا انجام ہوا

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ ع وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا ع ۱۰ ۱۲ ۱۷

مجرموں کا ف۱۵۷ اور مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا ف۱۵۸ کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۖ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا

کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی ف۱۵۹ تو

الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي

ناپ اور تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو ف۱۶۰ اور زمین میں

الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۖ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ ج وَ

انتظام کے بعد فساد نہ پھیلاؤ یہ تمہارا بھلا ہے اگر ایمان لاؤ اور

لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ

ہر راستے پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انہیں روکو ف۱۶۱ جو

اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠

اس پر ایمان لائے اور اس میں کجی چاہو (ٹیڑھا راستہ ڈھونڈو) اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اس نے تمہیں بڑھا دیا ف۱۶۲

وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَإِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ

اور دیکھو ف۱۶۳ فسادیوں کا کیسا انجام ہوا اور اگر تم میں ایک گروہ

ف۱۵۳ اور پاکیزگی ہی اچھی ہوتی ہے وہی قابلِ مدح ہے لیکن اس قوم کا ذوق اتنا خراب ہوگیا تھا کہ انہوں نے اس صفتِ مدح کو عیب قرار دیا۔ ف۱۵۴ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو ف۱۵۵ وہ کافرہ تھی اور اُس قوم سے محبت رکھتی تھی۔ ف۱۵۶ عجیب طرح کا جس میں ایسے پتھر برسے کہ گندھک اور آگ سے مرکب تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ بستی میں رہنے والے جو وہاں مقیم تھے وہ تو زمین میں دھنسا دیئے گئے اور جو سفر میں تھے وہ اس بارش سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۵۷ مجاہد نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اُنہوں نے اپنا بازو قومِ لوط کی بستیوں کے نیچے ڈال کر اس خِطّہ کو اکھاڑ لیا اور آسمان کے قریب پہنچ کر اس کو اوندھا کر کے گرا دیا اس کے بعد پتھروں کی بارش کی گئی۔ ف۱۵۸ حضرت شعیب علیہ السلام نے ف۱۵۹ جس سے میری نبوت و رسالت یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے، اس دلیل سے معجزہ مراد ہے۔ ف۱۶۰ اُن کے حق دیانت داری کے ساتھ پورے پورے ادا کرو۔ ف۱۶۱ اور دین کا اتباع کرنے میں لوگوں کے لئے سدِّ راہ (رکاوٹ) نہ بنو۔ ف۱۶۲ تمہاری تعداد

اٰمَنُوْا بِالَّذِیْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ طَآىٕفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى

اس پر ایمان لایا جو میں لے کر بھیجا گیا اور ایک گروہ نے نہ مانا ف۱۶۴ تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ

یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ۟ (۸۷)

اللہ ہم میں فیصلہ کرے ف۱۶۵ اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ف۱۶۶

زیادہ کردی تو اس کی نعمت کا شکر کرو اور ایمان لاؤ۔ ف۱۶۳ بہ نگاہِ عبرت پچھلی اُمتوں کے احوال اور گذرے ہوئے زمانوں میں سرکشی کرنے والوں کے انجام و مآل دیکھو اور سوچو ف۱۶۴ یعنی اگر تم میری رسالت میں اختلاف کر کے دو فرقے ہوگئے ایک فرقے نے مانا اور ایک منکر ہوا ف۱۶۵ کہ تصدیق کرنے والے ایمانداروں کو عزّت دے اور اُن کی مدد فرمائے اور جھٹلانے والے منکرین کو ہلاک کرے اور انہیں عذاب دے۔ ف۱۶۶ کیونکہ وہ حاکمِ حقیقی ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ

اس کی قوم کے متکبر سردار بولے اے شعیب قسم ہے کہ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ والے

اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا

مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ کہا ف۱۶۷ کیا اگرچہ ہم

كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ

بیزار ہوں ف۱۶۸ ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر تمہارے دین میں آجائیں بعد اس کے کہ

نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے ف۱۶۹ اور ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے دین میں آئے مگر یہ کہ اللہ چاہے ف۱۷۰

رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ

جو ہمارا رب ہے ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط (گھیرے ہوئے) ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا ف۱۷۱ اے رب ہمارے ہم میں

بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ

اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر ف۱۷۲ اور تیرا فیصلہ سب سے بہتر اور اس کی قوم کے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾

کافر سردار بولے کہ اگر تم شعیب کے تابع ہوئے تو ضرور تم نقصان میں رہو گے

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

تو انھیں زلزلے نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ف۱۷۳ شعیب کو جھٹلانے

ف۱۶۷ حضرت شعیب علیہ السلام نے ف۱۶۸ حاصل مطلب یہ ہے کہ ہم تمہارا دین نہ قبول کریں گے اور اگر تم نے ہم پر جبر کیا جب بھی نہ مانیں گے کیونکہ ف۱۶۹ اور تمہارے دین باطل کے قُبح (عیب) وفساد کا علم دیا ہے۔ ف۱۷۰ اور اس کو ہلاک کرنا منظور ہو اور ایسا ہی مقدر ہو۔ ف۱۷۱ اپنے تمام امور میں وہی ہمیں ایمان پر ثابت رکھے گا وہی زِیادتِ اِیقان (ایمان ویقین میں اضافے) کی توفیق دے گا۔ ف۱۷۲ زجّاج نے کہا کہ اس کے یہ معنیٰ ہوسکتے ہیں کہ اے رب ہمارے امر کو ظاہر فرما دے مراد اس سے یہ ہے کہ ان پر ایسا عذاب نازل فرما جس سے ان کا باطل پر ہونا اور حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے متبعین کا حق پر ہونا ظاہر ہو۔ ف۱۷۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر جہنم کا دروازہ کھولا اور اُن پر دوزخ کی شدید گرمی بھیجی جس سے سانس بند ہوگئے، اب نہ اُنہیں سایہ کام دیتا تھا نہ پانی، اس حالت میں وہ تہ خانہ میں داخل ہوئے تاکہ وہاں انہیں کچھ امن ملے لیکن وہاں باہر سے زیادہ گرمی تھی۔ وہاں سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر (بادل) بھیجا جس میں نہایت سرد اور خوشگوار ہوا تھی اس کے سایہ میں آئے اور ایک نے دُوسرے کو پُکار پُکار کر جمع کرلیا، مرد عورتیں بچّے سب مجتمع ہوگئے تو وہ بحکمِ الٰہی آگ بن کر بھڑک اُٹھا اور وہ اس میں اس طرح جل گئے جیسے بھاڑ (بھٹی) میں کوئی چیز بھن جاتی ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحابِ ایکہ کی طرف بھی مبعوث فرمایا تھا اور اہلِ مدین کی طرف بھی اصحابِ ایکہ تو ابر سے ہلاک کئے گئے اور اہلِ مدین زلزلہ میں گرفتار ہوئے اور ایک ہولناک آواز سے ہلاک ہوگئے۔

شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۛۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ مع

والے گویا ان گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے شعیب کو جھٹلانے والے وہی

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ

تباہی میں پڑے تو شعیب نے ان سے منہ پھیرا ف۱۷۴ اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا

وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ ع وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ ع

اور تمہارے بھلے کو نصیحت کی ف۱۷۵ تو کیونکر غم کروں کافروں کا اور نہ بھیجا ہم نے کسی بستی میں

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿٩٤﴾

کوئی نبی ف۱۷۶ مگر یہ کہ اس کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا ف۱۷۷ کہ وہ کسی طرح زاری (عاجزی) کریں ف۱۷۸

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا

پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی ف۱۷۹ یہاں تک کہ وہ بہت ہوگئے ف۱۸۰ اور بولے بے شک ہمارے باپ دادا کو

الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ اَنَّ

رنج و راحت پہنچے تھے ف۱۸۱ تو ہم نے انھیں اچانک ان کی غفلت میں پکڑ لیا ف۱۸۲ اور اگر

اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ

بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے ف۱۸۳ تو ضرور ہم اُن پر آسمان اور زمین سے برکتیں

الْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ

کھول دیتے ف۱۸۴ مگر انھوں نے تو جھٹلایا ف۱۸۵ تو ہم نے انھیں ان کے کئے پر گرفتار کیا ف۱۸۶ کیا بستیوں والے ف۱۸۷

ف۱۷۴ جب اُن پر عذاب آیا۔ ف۱۷۵ مگر تم کسی طرح ایمان نہ لائے۔ ف۱۷۶ جس کو اس کی قوم نے نہ جھٹلایا ہو۔ ف۱۷۷ فقر و تنگدستی اور مرض و بیماری میں گرفتار کیا۔ ف۱۷۸ تکبر چھوڑیں توبہ کریں حکمِ الٰہی کے مطیع بنیں۔ ف۱۷۹ کہ سختی و تکلیف کے بعد راحت و آسائش پہنچنا اور بدنی و مالی نعمتیں ملنا اطاعت و شکر گزاری کا مستدعی (چاہنے والا) ہے۔ ف۱۸۰ اُن کی تعداد بھی زیادہ ہوئی اور مال بھی بڑھے۔ ف۱۸۱ یعنی زمانہ کا دستور ہی یہ ہے کبھی تکلیف ہوتی ہے کبھی راحت، ہمارے باپ دادا پر بھی ایسے احوال گزر چکے ہیں اس سے اُن کا مدعا یہ تھا کہ پچھلا زمانہ جو سختیوں میں گزر رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ عقوبت و سزا نہ تھا تو اپنا دین ترک کرنا نہ چاہئے نہ اُن لوگوں نے شدت و تکلیف سے کچھ نصیحت حاصل کی نہ راحت و آرام سے اُن میں کوئی جذبۂ شکر و طاعت پیدا ہوا وہ غفلت میں سرشار رہے۔ ف۱۸۲ جبکہ انہیں عذاب کا خیال بھی نہ تھا۔ ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور بندوں کو گناہ و سرکشی ترک کرکے اپنے مالک کا رضا جو (رضامندی چاہنے والا) ہونا چاہئے۔ ف۱۸۳ اور خدا اور رسول کی اطاعت اختیار کرتے اور جس چیز کو اللہ اور رسول نے منع فرمایا اس سے باز رہتے۔ ف۱۸۴ ہر طرف سے انہیں خیر پہنچتی وقت پر نافع اور مفید بارشیں ہوتیں زمین سے کھیتی پھل بکثرت پیدا ہوتے رزق کی فراخی ہوتی امن و سلامتی رہتی آفتوں سے محفوظ رہتے ف۱۸۵ اللہ کے رسولوں کو ف۱۸۶ اور انواعِ عذاب میں مبتلا کیا ف۱۸۷ کفار خواہ وہ مکّہ مکرمہ کے رہنے والے ہوں یا گرد و پیش کے یا اور کہیں کے۔

الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ؕ ﴿٩٧﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى

نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سوتے ہوں یا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ

اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩٨﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ

ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آئے جب وہ کھیل رہے ہوں ف۱۸۸ کیا اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر ہیں ف۱۸۹ تو اللہ کی خفی تدبیر

مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩٩﴾ ع اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ ع ١٢ ٢

سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے ف۱۹۰ اور کیا وہ جو زمین کے مالکوں کے بعد اس کے

الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَ

وارث ہوئے انھیں اتنی ہدایت نہ ملی کہ ہم چاہیں تو انھیں ان کے گناہوں پر آفت پہنچائیں ف۱۹۱ اور

نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ

ہم ان کے دلوں پر مُہر کرتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں سنتے ف۱۹۲ یہ بستیاں ہیں ف۱۹۳ جن کے

عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا

احوال ہم تمہیں سناتے ہیں ف۱۹۴ اور بےشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں ف۱۹۵ لے کر آئے تو وہ ف۱۹۶

كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ

اس قابل نہ ہوئے کہ وہ اس پر ایمان لاتے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے ف۱۹۷ اللہ یونہی چھاپ (مُہر) لگا دیتا ہے کافروں

الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ

کے دلوں پر ف۱۹۸ اور ان میں اکثر کو ہم نے قول (وعدے) کا سچا نہ پایا ف۱۹۹ اور ضرور ان میں اکثر کو

لَفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ

بے حکم ہی پایا پھر ان ف۲۰۰ کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں ف۲۰۱ کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں

ف۱۸۸ اور عذاب کے آنے سے غافل ہوں ف۱۸۹ اور اس کے ڈھیل دینے اور دُنیوی نعمت دینے پر مغرور ہو کر اس کے عذاب سے بے فکر ہو گئے ہیں ف۱۹۰ اور اس کے مخلص بندے اس کا خوف رکھتے ہیں ربیع بن خُثیم کی صاحبزادی نے ان سے کہا کیا سبب ہے میں دیکھتی ہوں سب لوگ سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے ہیں فرمایا اے نورِ نظر تیرا باپ شب کو سونے سے ڈرتا ہے یعنی یہ کہ غافل ہو کر سو جانا کہیں سبب عذاب نہ ہو۔ ف۱۹۱ جیسا کہ ہم نے ان کے مورثوں (ورثہ چھوڑنے والوں) کو ان کی نافرمانی کے سبب ہلاک کیا۔ ف۱۹۲ اور کوئی پند و نصیحت نہیں مانتے۔ ف۱۹۳ قوم حضرت نوح اور عاد و ثمود اور قوم حضرت لُوط و قوم حضرت شعیب کی۔ ف۱۹۴ تا کہ معلوم ہو کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اپنے دُشمنوں یعنی کافروں کے مقابلہ میں مدد کیا کرتے ہیں۔ ف۱۹۵ یعنی معجزات باہرات (زبردست معجزات)۔ ف۱۹۶ تا دمِ مرگ۔ ف۱۹۷ اپنے کُفر و تکذیب پر جمے ہی رہے۔ ف۱۹۸ جن کی نسبت اس کے علم میں ہے کہ کفر پر قائم رہیں گے اور کبھی ایمان نہ لائیں گے۔ ف۱۹۹ اُنہوں نے اللہ کے عہد پورے نہ کئے اُن پر جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد کرتے کہ یا رب! تو اگر اس سے ہمیں نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائیں

مَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ

کی طرف بھیجا تو انھوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی ف۲۰۲ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مفسدوں (فساد کرنے والوں) کا اور موسیٰ

مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ

نے کہا اے فرعون میں پروردگار عالم کا رسول ہوں مجھے سزاوار (مناسب یہی) ہے کہ

اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ

اللہ پر نہ کہوں مگر سچی بات ف۲۰۳ میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں ف۲۰۴ تو تو بنی اسرائیل

مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ

کو میرے ساتھ چھوڑ دے ف۲۰۵ بولا اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو لاؤ اگر

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ

سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک ظاہر اژدھا ہوگیا ف۲۰۶ اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا

فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا

تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ف۲۰۷ قوم فرعون کے سردار بولے یہ تو ایک

لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

علم والا جادوگر ہے ف۲۰۸ تمہیں تمہارے ملک ف۲۰۹ سے نکالا چاہتا ہے تو تمہارا کیا مشورہ ہے

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ

بولے اُنھیں اور ان کے بھائی ف۲۱۰ کو ٹھہرا اور شہروں میں لوگ جمع کرنے والے بھیج دے کہ ہر علم والے

گے پھر جب نجات پاتے عہد سے پھر جاتے۔ (مدارک) ف۲۰۰ انبیاء مذکورین۔ ف۲۰۱ یعنی معجزات واضحات مثل ید بیضا وعصا وغیرہ۔ ف۲۰۲ انہیں جھٹلایا اور کفر کیا۔

ف۲۰۳ کیونکہ رسول کی یہی شان ہے وہ کبھی غلط بات نہیں کہتے اور تبلیغ رسالت میں ان کا کذب ممکن نہیں۔ ف۲۰۴ جس سے میری رسالت ثابت ہے اور وہ نشانی معجزات ہیں۔ ف۲۰۵ اور اپنی قید سے آزاد کر دے تاکہ وہ میرے ساتھ ارضِ مقدسہ میں چلے جائیں جو اُن کا وطن ہے۔ ف۲۰۶ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا زرد رنگ منہ کھولے ہوئے زمین سے ایک میل اونچا اپنی دُم پر کھڑا ہوگیا اور ایک جبڑا اُس نے زمین پر رکھا اور ایک قصرِ شاہی کی دیوار پر پھر اُس نے فرعون کی طرف رُخ کیا تو فرعون اپنے تخت سے کود کر بھاگا اور ڈر سے اس کی ریح نکل گئی اور لوگوں کی طرف رُخ کیا تو ایسی بھاگ پڑی کہ ہزاروں آدمی آپس میں کچل کر مر گئے فرعون گھر میں جا کر چیخنے لگا: اے موسیٰ! تمہیں اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑ لو میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجے دیتا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اُٹھا لیا تو وہ مثلِ سابق عصا تھا۔ ف۲۰۷ اور اس کی روشنی اور چمک نور آفتاب پر غالب ہوگئی۔ ف۲۰۸ جس نے جادو سے نظر بندی کی اور لوگوں کو عصا اژدہا نظر آنے لگا اور گندمی رنگ کا ہاتھ آفتاب سے زیادہ روشن معلوم ہونے لگا۔ ف۲۰۹ مصر ف۲۱۰ حضرت ہارون۔

سِحْرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا

جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں ف۲۱۱ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے بولے کچھ ہمیں انعام ملے گا اگر

نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى

ہم غالب آئیں بولا ہاں اور اس وقت تم مقرب ہوجاؤ گے بولے اے موسیٰ

اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ

یا تو ف۲۱۲ آپ ڈالیں یا ہم ڈالنے والے ہوں ف۲۱۳ کہا تمہیں ڈالو ف۲۱۴ جب

اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَ

انھوں نے ڈالا ف۲۱۵ لوگوں کی نگاہوں پر جادو کردیا اور انھیں ڈرا دیا اور بڑا جادو لائے اور

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ ۚ

ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو ناگاہ وہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ف۲۱۶

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا

تو حق ثابت ہوا اور ان کا کام باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل

صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ ۚ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ ۖ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ ۙ

ہو کر پلٹے اور جادوگر سجدے میں گرادیئے گئے ف۲۱۷ بولے ہم ایمان لائے جہان کے رب پر

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ

جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا فرعون بولا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں

ف۲۱۱ جو سحر میں ماہر ہو اور سب سے فائق چنانچہ لوگ روانہ ہوئے اور اطراف و بلاد میں تلاش کر کے جادوگروں کو لے آئے۔ ف۲۱۲ پہلے اپنا عصا۔ ف۲۱۳ جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے اس ادب کا عوض (بدلہ) انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کے ساتھ مشرف کیا۔ ف۲۱۴ یہ فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس لئے تھا کہ آپ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے اور اعتماد کامل رکھتے تھے کہ اُن کے معجزے کے سامنے سحر نا کام و مغلوب ہوگا۔ ف۲۱۵ اپنا سامان جس میں بڑے بڑے رسے اور شہتیر تھے تو وہ اژدہے نظر آنے لگے اور میدان اُن سے بھرا معلوم ہونے لگا۔ ف۲۱۶ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک عظیم الشان اژدہا بن گیا۔ ابنِ زید کا قول ہے کہ یہ اجتماع اسکندریہ میں ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اژدہے کی دُم سمندر کے پار پہنچ گئی تھی وہ جادوگروں کی سحر کاریوں کو ایک ایک کر کے نگل گیا اور تمام رسے و لٹھے جو اُنہوں نے جمع کئے تھے جو تین سو اونٹ کا بار تھے سب کا خاتمہ کر دیا جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دستِ مبارک میں لیا تو پہلے کی طرح عصا ہو گیا اور اس کا حجم اور وزن اپنے حال پر رہا، یہ دیکھ کر جادوگروں نے پہچان لیا کہ عصائے موسیٰ سحر نہیں اور قدرتِ بشری ایسا کرشمہ نہیں دکھا سکتی، ضرور یہ امر سماوی ہے، یہ بات سمجھ کر وہ "اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" (ہم ایمان لائے جہان کے رب پر) کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے۔ ف۲۱۷ یعنی یہ معجزہ دیکھ کر ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے، معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے پیشانیاں پکڑ کر زمین پر لگا دیں۔

إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ فَسَوْفَ

یہ تو بڑا جعل (مکروفریب) ہے جو تم سب نے ف۲۱۸ شہر میں پھیلایا ہے کہ شہر والوں کو اس سے نکال دو ف۲۱۹ تو اب

تَعْلَمُونَ ﴿١٢٣﴾ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ

جان جاؤ گے ف۲۲۰ قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو

أَجْمَعِينَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ

سولی دوں گا ف۲۲۱ بولے ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں ف۲۲۲ اور تجھے ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ

آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا

ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس آئیں اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے ف۲۲۳ اور ہمیں

مُسْلِمِينَ ﴿١٢٦﴾ ع وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ ع ۱۴ ۱۸

مسلمان اٹھا ف۲۲۴ اور قوم فرعون کے سردار بولے کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے

لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ

کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں ف۲۲۵ اور موسیٰ تجھے اور تیرے ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو چھوڑ دے ف۲۲۶ بولا اب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے

وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ ۚ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ

اور ان کی بیٹیاں زندہ رکھیں گے اور ہم بے شک ان پر غالب ہیں ف۲۲۷ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا

ف۲۱۸ یعنی تم نے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب نے متفق ہو کر۔ ف۲۱۹ اور خود اس پر مسلّط ہو جاؤ۔ ف۲۲۰ کہ میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آتا ہوں۔ ف۲۲۱ نیل کے کنارے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا میں پہلا سولی دینے والا پہلا ہاتھ پاؤں کاٹنے والا فرعون ہے۔ فرعون کی اس گفتگو پر جادوگروں نے یہ جواب دیا جو اگلی آیت میں مذکور ہے: ف۲۲۲ تو ہمیں موت کا کیا غم کیونکہ مر کر ہمیں اپنے رب کی لقاء (ملاقات و دیدار) اور اس کی رحمت نصیب ہوگی اور جب سب کو اسی کی طرف رجوع کرنا ہے تو وہ خود ہمارے تیرے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔ ف۲۲۳ یعنی ہم کو صبر کامل تام عطا فرما اور اس کثرت سے عطا فرما جیسے پانی کسی پر انڈیل دیا جاتا ہے۔ ف۲۲۴ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ لوگ دن کے اوّل وقت میں جادوگر تھے اور اسی روز آخر وقت میں شہید۔ ف۲۲۵ یعنی مصر میں تیری مخالفت کریں اور وہاں کے باشندوں کا دین بدلیں اور یہ اُنہوں نے اس لئے کہا تھا کہ ساحروں کے ساتھ چھ لاکھ آدمی ایمان لے آئے تھے۔ (مدارک) ف۲۲۶ کہ نہ تیری عبادت کریں نہ تیرے مقرر کئے ہوئے معبودوں کی۔ سدی کا قول ہے کہ فرعون نے اپنی قوم کے لئے بُت بنوا دیئے تھے اور ان کی عبادت کرنے کا حکم دیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان بُتوں کا بھی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون دَہری تھا یعنی ''صانع عالم کے وجود کا منکر'' اس کا خیال تھا کہ عالم سفلی کے مدبر کواکب ہیں اسی لئے اُس نے ستاروں کی صورتوں پر بُت بنوائے تھے، اُن کی خود بھی عبادت کرتا تھا اور دُوسروں کو بھی اُن کی عبادت کا حکم دیتا تھا اور اپنے آپ کو مُطاع و مخدوم (سردار و مالک) زمین کا کہتا تھا اسی لئے ''اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى'' (میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں) کہتا تھا۔ ف۲۲۷ قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے یہ جو کہا تھا کہ کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں، اس سے ان کا مطلب فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور آپ کی قوم کے قتل پر ابھارنا تھا، جب اُنہوں نے ایسا کیا تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو نزولِ عذاب کا خوف دلایا اور فرعون اپنی قوم کی خواہش پر قدرت نہیں رکھتا تھا کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی قوت سے مرعوب ہو چکا تھا اسی لئے اُس نے اپنی قوم سے یہ کہا

اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۫ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

اللّٰہ کی مدد چاہو ف۲۲۸ اور صبر کرو ف۲۲۹ بے شک زمین کا مالک اللّٰہ ہے ف۲۳۰ اپنے بندوں میں جسے چاہے

عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَ

وارث بنائے ف۲۳۱ اور آخر میدان پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے ف۲۳۲ بولے ہم ستائے گئے آپ کے آنے سے پہلے ف۲۳۳ اور

مِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ

آپ کے تشریف لانے کے بعد ف۲۳۴ کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے اور اس کی جگہ

فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع وَلَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ع ۱۵ ۳ ۵

زمین کا مالک تمہیں بنائے پھر دیکھے کیسے کام کرتے ہو ف۲۳۵ اور بے شک ہم نے فرعون والوں کو

بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ

برسوں کے قحط اور پھلوں کے گھٹانے سے پکڑا ف۲۳۶ کہ کہیں وہ نصیحت مانیں ف۲۳۷ تو جب انہیں بھلائی

الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ

ملتی ف۲۳۸ کہتے یہ ہمارے لئے ہے ف۲۳۹ اور جب برائی پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے

مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا

بدشگونی لیتے ف۲۴۰ سن لو ان کے نصیبہ (مُقدّر) کی شامت تو اللّٰہ کے یہاں ہے ف۲۴۱ لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں اور بولے

کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے لڑکیوں کو چھوڑ دیں گے اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعداد گھٹا کر اُن کی قوت کم کریں گے اور عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لئے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم بیشک اُن پر غالب ہیں لیکن فرعون کے اس قول سے کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے بنی اسرائیل میں کچھ پریشانی پیدا ہوگئی اور اُنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے اس کی شکایت کی، اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا (جو اس کے بعد آتا ہے) ف۲۲۸ وہ کافی ہے۔ ف۲۲۹ مصیبتوں اور بلاؤں پر اور گھبراؤ نہیں ف۲۳۰ اور زمینِ مصر بھی اس میں داخل ہے۔ ف۲۳۱ یہ فرما کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو توقع (اُمید) دلائی کہ فرعون اور اس کی قوم ہلاک ہوگی اور بنی اسرائیل اُن کی زمینوں اور شہروں کے مالک ہوں گے۔ ف۲۳۲ انہیں کے لئے فتح وظفر ہے اور انہیں کے لئے عاقبتِ محمودہ۔ ف۲۳۳ کہ فرعون اور فرعونیوں نے طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا ف۲۳۴ کہ اب وہ پھر ہماری اولاد کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو ہماری مدد کب ہوگی اور یہ مصیبتیں کب دفع کی جائیں گی۔ ف۲۳۵ اور کس طرح شکرِ نعمت بجا لاتے ہو۔ ف۲۳۶ اور فقر و فاقہ کی مصیبت میں گرفتار کیا۔ ف۲۳۷ اور کفر و معصیت سے باز آئیں۔ فرعون نے اپنی چار سو برس کی عمر میں سے تین سو بیس سال تو اس آرام کے ساتھ گزارے تھے کہ اس مدت میں کبھی درد یا بخار یا بھوک میں مبتلا ہی نہیں ہوا اب قحط سالی کی سختی اُن پر اس لئے ڈالی گئی کہ وہ اس سختی ہی سے خدا کو یاد کریں اور اس کی طرف متوجہ ہوں لیکن وہ کفر میں اس قدر راسخ (پختہ) ہو چکے تھے کہ ان تکلیفوں سے بھی ان کی سرکشی ہی بڑھتی رہی۔ ف۲۳۸ اور ارزانی و فراخی (یعنی پھلوں کی کثرت) و امن و عافیت ہوتی ف۲۳۹ یعنی ہم اس کے مستحق ہی ہیں اور اس کو اللّٰہ کا فضل نہ جانتے اور شکرِ الٰہی نہ بجالاتے۔ ف۲۴۰ اور کہتے کہ یہ بلائیں اُن کی وجہ سے پہنچیں اگر یہ نہ ہوتے تو یہ مصیبتیں نہ آتیں۔ ف۲۴۱ جو اس نے مقدر کیا ہے وہی پہنچتا ہے اور یہ اُن کے کفر کے سبب ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں: معنی یہ ہیں کہ بڑی شامت تو وہ ہے جو اُن کے لئے اللّٰہ کے یہاں ہے یعنی عذابِ دوزخ۔

مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

تم کیسی بھی نشانی لے کر ہمارے پاس آؤ کہ ہم پر اس سے جادو کرو ہم کسی طرح تم پر ایمان لانے والے نہیں ف۲۴۲

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ

تو بھیجا ہم نے ان پر طوفان ف۲۴۳ اور ٹیڑی (ٹڈی) اور گھن (کِلنی یا جوئیں) اور مینڈک اور خون

ف۲۴۲ جب اُن کی سرکشی یہاں تک پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن کے حق میں بددُعا کی، آپ مستجاب الدعوات تھے، دُعا قبول ہوئی۔ ف۲۴۳ جب جادوگروں کے ایمان لانے کے بعد بھی فرعونی اپنے کفر وسرکشی پر جمے رہے تو اُن پر آیاتِ الٰہیہ پیاپے (لگاتار) وارد ہونے لگیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے دُعا کی تھی کہ یارب فرعون زمین میں بہت سرکش ہوگیا اور اس کی قوم نے عہد شکنی کی، انہیں ایسے عذاب میں گرفتار کر جو ان کے لئے سزا ہو اور میری قوم اور بعد والوں کے لئے عبرت، تو اللہ تعالیٰ نے طوفان بھیجا ابر آیا، اندھیرا ہوا، کثرت سے بارش ہونے لگی، قبطیوں کے گھروں میں پانی بھر گیا، یہاں تک کہ وہ اس میں کھڑے رہ گئے اور پانی اُن کی گردنوں کی ہنسلیوں تک آگیا، اُن میں سے جو بیٹھا ڈوب گیا، نہ ہل سکتے تھے نہ کچھ کام کر سکتے تھے۔ سنیچر سے سنیچر (یعنی ایک ہفتے سے اگلے ہفتے) تک سات روز تک اسی مصیبت میں مبتلا رہے اور باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل کے گھر ان کے گھروں سے متصل تھے اُن کے گھروں میں پانی نہ آیا جب یہ لوگ عاجز ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا: ہمارے لئے دُعا فرمایئے کہ یہ مصیبت رفع ہو تو ہم آپ پر ایمان لائیں اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دُعا فرمائی طوفان کی مصیبت رفع ہوئی، زمین میں وہ سرسبزی وشادابی آئی جو پہلے نہ دیکھی تھی کھیتیاں خوب ہوئیں درخت خوب پھلے تو فرعونی کہنے لگے یہ پانی تو نعمت تھا اور ایمان نہ لائے۔ ایک مہینہ تو عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے ٹڈی بھیجی، وہ کھیتیاں اور پھل، درختوں کے پتے، مکانوں کے دروازے، چھتیں، تختے، سامان حتیٰ کہ لوہے کی کیلیں تک کھا گئیں اور قبطیوں کے گھروں میں بھر گئیں اور بنی اسرائیل کے یہاں نہ گئیں اب قبطیوں نے پریشان ہو کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دُعا کی درخواست کی، ایمان لانے کا وعدہ کیا، اس پر عہد و پیمان کیا، سات روز یعنی شنبہ سے شنبہ تک ٹڈی کی مصیبت میں مبتلا رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا سے نجات پائی کھیتیاں اور پھل جو کچھ باقی رہ گئے تھے انہیں دیکھ کر کہنے لگے یہ ہمیں کافی ہیں، ہم اپنا دین نہیں چھوڑتے چنانچہ ایمان نہ لائے عہد وفا نہ کیا اور اپنے اعمالِ خبیثہ میں مبتلا ہوگئے۔ ایک مہینہ عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے قُمَّل بھیجے۔ اس میں مفسرین کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ قمل گُھن ہے، بعض کہتے ہیں جوں، بعض کہتے ہیں ایک اور چھوٹا سا کیڑا ہے، اس کیڑے نے جو کھیتیاں اور پھل باقی رہے تھے وہ کھا لئے کپڑوں میں گُھس جاتا تھا اور جلد کو کاٹتا تھا، کھانے میں بھر جاتا تھا، اگر کوئی دس بوری گیہوں چکی پر لے جاتا تو تین سیر واپس لاتا، باقی سب کیڑے کھا جاتے۔ یہ کیڑے فرعونیوں کے بال، بھنویں، پلکیں چاٹ گئے۔ جسم پر چیچک کی طرح بھر جاتے، سونا دشوار کر دیا تھا، اس مصیبت سے فرعونی چیخ پڑے اور اُنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا ہم توبہ کرتے ہیں، آپ اس بلا کے دفع ہونے کی دُعا فرمایئے چنانچہ سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی حضرت کی دُعا سے رفع ہوئی لیکن فرعونیوں نے پھر عہد شکنی کی اور پہلے سے زیادہ خبیث تر عمل شروع کئے۔ ایک مہینہ امن میں گزرنے کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مینڈک بھیجے اور یہ حال ہوا کہ آدمی بیٹھتا تھا تو اس کی مجلس میں مینڈک بھر جاتے تھے بات کرنے کے لئے منہ کھولتا تو مینڈک کُود کر منہ میں پہنچتا۔ ہانڈیوں میں مینڈک، کھانوں میں مینڈک، چولہوں میں مینڈک بھر جاتے تھے آگ بُجھ جاتی تھی، لیٹتے تھے تو مینڈک اُوپر سوار ہوتے تھے، اِس مصیبت سے فرعونی رو پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اب کی بار ہم پکی توبہ کرتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے عہد و پیمان لے کر دعا کی تو سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی دفع ہوئی اور ایک مہینہ عافیت سے گزرا لیکن پھر انہوں نے عہد توڑ دیا اور اپنے کفر کی طرف لوٹے پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے بددعا فرمائی تو تمام کنوؤں کا پانی نہروں اور چشموں کا پانی دریائے نیل کا پانی غرض ہر پانی ان کے لئے تازہ خون بن گیا۔ اُنہوں نے فرعون سے اس کی شکایت کی تو کہنے لگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو سے تمہاری نظر بندی کر دی، اُنہوں نے کہا: کیسی نظر بندی؟ ہمارے برتنوں میں خون کے سوا پانی کا نام ونشان ہی نہیں۔ فرعون نے حکم دیا کہ قبطی بنی اسرائیل کے ساتھ ایک ہی برتن سے پانی لیں تو جب بنی اسرائیل نکالتے تو پانی نکلتا قبطی نکالتے تو اسی برتن سے خون نکلتا یہاں تک کہ فرعونی عورتیں پیاس سے عاجز ہو کر بنی اسرائیل کی عورتوں کے پاس آئیں اور اُن سے پانی مانگا تو وہ پانی اُن کے برتن میں آتے ہی خون ہوگیا۔ تو فرعونی عورت کہنے لگی کہ تو پانی اپنے منہ میں لے کر میرے منہ میں کلی کر دے، جب تک وہ پانی اسرائیلی عورت کے منہ میں رہا پانی تھا جب فرعونی عورت کے منہ میں پہنچا خُون ہوگیا۔ فرعون خود پیاس سے مُضطَر (بے چین) ہوا تو اس نے تر درختوں کی رطوبت چُوسی وہ رطوبت منہ میں پہنچتے ہی خون ہوگئی۔ سات روز تک خون کے سوا کوئی چیز پینے کی میسّر نہ آئی تو پھر حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوۃ

اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَ لَمَّا وَقَعَ

جدا جدا نشانیاں ف۲۴۴ تو انھوں نے تکبر کیا ف۲۴۵ اور وہ مجرم قوم تھی اور جب

عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَىٕنْ

ان پر عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے ف۲۴۶ بے شک اگر

كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۳۴﴾ ۚ

تم ہم پر سے عذاب اٹھادو گے تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کردیں گے

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

پھر جب ہم اُن سے عذاب اٹھا لیتے ایک مدت کے لئے جس تک انھیں پہنچنا ہے جبھی وہ پھر جاتے

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انھیں دریا میں ڈبو دیا ف۲۴۷ اس لئے کہ ہماری آیتیں جھٹلاتے اور ان سے

غٰفِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ

بے خبر تھے ف۲۴۸ اور ہم نے اس قوم کو ف۲۴۹ جو دبالی (کمزور سمجھی) گئی تھی اس زمین ف۲۵۰ کے پورب

الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى

پچھم (مشرق ومغرب) کا وارث کیا جس میں ہم نے برکت رکھی ف۲۵۱ اور تیرے رب کا اچھا وعدہ

عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ

بنی اسرائیل پر پورا ہوا بدلہ اُن کے صبر کا اور ہم نے برباد کردیا ف۲۵۲ جو کچھ فرعون اور

قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ جٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا

اس کی قوم بناتی اور جو چُنائیاں اٹھاتے (تعمیر کرتے) تھے اور ہم نے ف۲۵۳ بنی اسرائیل کو دریا پار اُتارا تو ان کا گزر

والسلام سے دُعا کی درخواست کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُعا فرمائی، یہ مصیبت بھی رفع ہوئی مگر ایمان پھر بھی نہ لائے۔ ف۲۴۴ ایک کے بعد دوسری اور ہر عذاب ایک ہفتہ قائم رہتا اور دوسرے عذاب سے ایک مہینہ کا فاصلہ ہوتا۔ ف۲۴۵ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔ ف۲۴۶ کہ وہ آپ کی دعا قبول فرمائے گا۔ ف۲۴۷ یعنی دریائے نیل میں جب بار بار انہیں عذابوں سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو وہ میعاد پوری ہونے کے بعد جو اُن کے لئے مقرر فرمائی گئی تھی انہیں اللہ تعالیٰ نے غرق کر کے ہلاک کردیا۔ ف۲۴۸ اصلاً تدبُّر والتفات (انجام پر غور وتوجّہ) نہ کرتے تھے۔ ف۲۴۹ یعنی بنی اسرائیل کو ف۲۵۰ یعنی مصر وشام ف۲۵۱ نہروں، درختوں، پھلوں، کھیتیوں اور پیداوار کی کثرت سے ف۲۵۲ ان تمام عمارتوں اور ایوانوں اور باغوں کو۔ ف۲۵۳ فرعون اور اس کی قوم کو دسویں محرم کو غرق کرنے کے بعد۔

عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا

ایک ایسی قوم پر ہوا کہ اپنے بتوں کے آگے آسن مارے (عبادت کیلئے جم کر بیٹھے) تھے ف۲۵۴ بولے اے موسیٰ ہمیں ایک خدا بنادے جیسا

لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ

ان کے لئے اتنے خدا ہیں بولا تم ضرور جاہل لوگ ہو ف۲۵۵ یہ حال تو بربادی کا ہے جس میں

فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ

یہ ف۲۵۶ لوگ ہیں اور جو کچھ کررہے ہیں نرا (بالکل) باطل ہے کہا کیا اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی خدا تلاش کروں حالانکہ اس نے

فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ

تمہیں زمانے بھر پر فضیلت دی ف۲۵۷ اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات بخشی کہ تمہیں

سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ

بُری مار دیتے تمہارے بیٹے ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں باقی رکھتے اور اس میں

ع ۱۶ ۱۲ ۶ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا

تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا ف۲۵۸ اور ہم نے موسیٰ سے ف۲۵۹ تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں ف۲۶۰ دس اور

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ

بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا ف۲۶۱ اور موسیٰ نے ف۲۶۲ اپنے بھائی ہارون سے کہا

اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ

میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا (ان کے راستے پر نہ چلنا) اور جب موسیٰ ہمارے

ف۲۵۴ اوران کی عبادت کرتے تھے۔ ابن جُریج نے کہا کہ یہ بُت گائے کی شکل کے تھے، ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل ف۲۵۵ کہ اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی نہ سمجھے کہ اللّٰہ وَاحِد ''لَاشَرِیْکَ لَہٗ'' ہے، اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور کسی کی عبادت جائز نہیں۔ ف۲۵۶ بت پرست ف۲۵۷ یعنی خدا وہ نہیں ہوتا جو تلاش کر کے بنالیا جائے بلکہ خدا وہ ہے جس نے تمہیں فضیلت دی کیونکہ وہ فضل و احسان پر قادر ہے تو وہی عبادت کا مستحق ہے۔ ف۲۵۸ یعنی جب اس نے تم پر ایسی عظیم نعمتیں فرمائیں تو تمہیں کب شایان ہے کہ تم اس کے سوا اور کی عبادت کرو۔ ف۲۵۹ توریت عطا فرمانے کے لئے ماہ ذوالقعدہ کی ف۲۶۰ ذی الحجہ کی ف۲۶۱ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنی اسرائیل سے وعدہ تھا کہ جب اللّٰہ تعالیٰ اُن کے دشمن فرعون کو ہلاک فرمادے تو وہ اُن کے پاس اللّٰہ تعالیٰ کی جانب سے ایک کتاب لائیں گے جس میں حلال اور حرام کا بیان ہوگا، جب اللّٰہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کتاب کے نازل فرمانے کی درخواست کی۔ حکم ہوا کہ تیس روزے رکھیں، جب وہ روزے پُورے کر چکے تو آپ کو اپنے دہن مبارک میں ایک طرح کی بو معلوم ہوئی۔ آپ نے مسواک کی ملائکہ نے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے دہنِ مبارک سے بڑی محبوب خوشبو آیا کرتی تھی آپ نے مسواک کر کے اس کو ختم کر دیا۔ اللّٰہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ماہ ذی الحجہ میں دس روزے اور رکھیں اور فرمایا کہ اے موسیٰ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ روزے دار کے منہ کی خوشبو میرے نزدیک خوشبوئے مشک سے زیادہ اطیب (پسند) ہے۔
ف۲۶۲ پہاڑ پر مناجات کے لئے جاتے وقت۔

مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ

وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا ف۲۶۳ عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ

تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ

دیکھ سکے گا ف۲۶۴ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا ف۲۶۵

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ

پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کردیا اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا

قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى

بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۲۶۶ فرمایا اے موسیٰ

اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ

میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور

مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ

شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں ف۲۶۷ لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور

ف۲۶۳ آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے کلام فرمایا اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ ہم اس کلام کی حقیقت سے بحث کرسکیں اخبار (روایتوں) میں وارد ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کلام سننے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت کی اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھ کر طورِ سینا میں حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ابر نازل فرمایا جس نے پہاڑ کو ہر طرف سے بقدر چار فرسنگ کے ڈھک لیا۔ شیاطین اور زمین کے جانور حتیٰ کہ ساتھ رہنے والے فرشتے تک وہاں سے علیحدہ کردیے گئے اور آپ کے لئے آسمان کھول دیا گیا تو آپ نے ملائکہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اور آپ نے عرشِ الٰہی کو صاف دیکھا یہاں تک کہ الواح پر قلموں کی آواز سنی اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا۔ آپ نے اس کی بارگاہ میں اپنے معروضات پیش کئے۔ اس نے اپنا کلام کریم سُنا کر نوازا۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے لیکن جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سُنا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو کلامِ ربانی کی لذت نے اس کے دیدار کا آرزومند بنایا۔ (خازن وغیرہ)
ف۲۶۴ ان آنکھوں سے سوال کرکے بلکہ دیدارِ الٰہی بغیر سوال کے محض اس کی عطا و فضل سے حاصل ہوگا وہ بھی اس فانی آنکھ سے نہیں بلکہ باقی آنکھ سے یعنی کوئی بشر مجھے دنیا میں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ دیدارِ الٰہی ممکن ہے اگرچہ دنیا میں نہ ہو کیونکہ صحیح حدیثوں میں ہے کہ روز قیامت مومنین اپنے رب عزوجل کے دیدار سے فیضیاب کئے جائیں گے علاوہ بریں یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام عارف باللہ ہیں اگر دیدارِ الٰہی ممکن نہ ہوتا تو آپ ہرگز سوال نہ فرماتے۔ ف۲۶۵ اور پہاڑ کا ثابت رہنا امر ممکن ہے کیونکہ اس کی نسبت فرمایا: "جَعَلَهٗ دَكًّا" اس کو پاش پاش کردیا تو جو چیز اللہ تعالیٰ کی مجعول (بنائی ہوئی) ہو اور جس کو وہ موجود فرمائے، ممکن ہے کہ وہ نہ موجود ہو اگر اس کو نہ موجود کرے کیونکہ وہ اپنے فعل میں مختار ہے، اس سے ثابت ہوا کہ پہاڑ کا استقرار امرِ ممکن ہے محال نہیں اور جو چیز امرِ ممکن پر معلق کی جائے وہ بھی ممکن ہی ہوتی ہے محال نہیں ہوتی لہٰذا دیدارِ الٰہی جس کو پہاڑ کے ثابت رہنے پر معلق فرمایا گیا وہ ممکن ہوا تو ان کا قول باطل ہے جو اللہ تعالیٰ کا دیدار محال بتاتے ہیں۔ ف۲۶۶ بنی اسرائیل میں سے۔ ف۲۶۷ توریت کی جو سات یا دس تھیں زبرجد کی یا زمرد کی۔

تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ

ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں ف۲۶۸

سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ

عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر ف۲۶۹ اور میں اپنی آیتوں سے انھیں پھیردوں گا جو زمین میں

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا

ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں ف۲۷۰ اور اگر سب نشانیاں دیکھیں ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت

سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ

کی راہ دیکھیں اس میں چلنا پسند نہ کریں ف۲۷۱ اور گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس میں چلنے کو

سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ الَّذِيْنَ

موجود ہوجائیں یہ اس لئے کہ انھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے بے خبر بنے اور جنھوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

ہماری آیتیں اور آخرت کے دربار (آخرت کی حاضری) کو جھٹلایا ان کا سب کیا دھرا اکارت گیا انھیں کیا بدلہ ملے گا مگر وہی

ع ۱۷ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا

جو کرتے تھے اور موسیٰ کے ف۲۷۲ بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ف۲۷۳ ایک بچھڑا بنا بیٹھی

وقف لازم جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَ لَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ

بے جان کا دھڑ ف۲۷۴ گائے کی طرح آواز کرتا کیا نہ دیکھا کہ وہ ان سے نہ بات کرتا ہے اور نہ انھیں کچھ راہ بتائے ف۲۷۵

ف۲۶۸ اس کے احکام پر عامل ہوں۔ ف۲۶۹ جو آخرت میں ان کا ٹھکانا ہے۔ حسن و عطا نے کہا کہ بے حکموں کے گھر سے جہنّم مراد ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں تمہیں شام میں داخل کروں گا اور گزری ہوئی اُمتوں کے منازل دکھاؤں گا جنھوں نے اللّٰہ کی مخالفت کی تاکہ تمہیں اس سے عبرت حاصل ہو۔ عطیہ عوفی کا قول ہے کہ ''دَارُ الْفَاسِقِيْن'' سے فرعون اور اس کی قوم کے مکانات مراد ہیں جو مصر میں ہیں۔ سدی کا قول ہے کہ اس سے منازلِ کفّار مراد ہیں۔ کلبی نے کہا کہ عاد و ثمود اور ہلاک شدہ اُمتوں کے منازل مراد ہیں جن پر عرب کے لوگ اپنے سفروں میں ہو کر گزرا کرتے تھے۔ ف۲۷۰ ذوالنون قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ حکمتِ قرآن سے اہلِ باطل کے قلوب کا اکرام نہیں فرماتا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا: مراد یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں پر تَجَبُّر (تکبر و زیادتی کی روش اختیار) کرتے ہیں اور میرے اولیاء سے لڑتے ہیں میں اُنہیں اپنی آیتوں کے قبول اور تصدیق سے پھیر دوں گا تاکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں، یہ ان کے عناد (بغض و دشمنی) کی سزا ہے کہ انہیں ہدایت سے محروم کیا گیا۔ ف۲۷۱ یہی تکبر کا ثمرہ متکبر کا انجام ہے۔ ف۲۷۲ طور کی طرف اپنے رب کی مناجات کے لئے جانے کے۔ ف۲۷۳ جو اُنھوں نے قومِ فرعون سے اپنی عید کے لئے عاریت لئے تھے ف۲۷۴ اور اس کے منہ میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے قدم کے نیچے کی خاک ڈالی جس کے اثر سے وہ ف۲۷۵ ناقص ہے، عاجز ہے، جماد ہے یا حیوان، دونوں تقدیروں پر صلاحیت نہیں رکھتا کہ پوجا جائے۔

اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَ لَمَّا سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ

اسے لیا اور وہ ظالم تھے ف۲۷۶ اور جب پچھتائے اور سمجھے کہ ہم

ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ يَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

بہکے بولے اگر ہمارا رب ہم پر مہر (رحم وکرم) نہ کرے اور ہمیں نہ بخشے تو ہم تباہ ہوئے

وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ

اور جب موسیٰ ف۲۷۷ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا جھنجلایا ہوا ف۲۷۸ کہا تم نے کیا بُری میری جانشینی کی

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاْسِ

میرے بعد ف۲۷۹ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کی ف۲۸۰ اور تختیاں ڈال دیں ف۲۸۱ اور اپنے بھائی کے سر کے بال

اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَ كَادُوْا

پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا ف۲۸۲ کہا اے میرے ماں جائے ف۲۸۳ قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ

يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖؗ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ

مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا ف۲۸۴ اور مجھے ظالموں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِاَخِيْ وَ اَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖؗ وَ

میں نہ ملا ف۲۸۵ عرض کی اے رب میرے مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے ف۲۸۶ اور ہمیں اپنی رحمت کے اندر لے لے اور

اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ ع ۱۸ ۸

تو سب مہر (رحم کرنے) والوں سے بڑھ کر مہر والا بیشک وہ جو بچھڑا لے بیٹھے عنقریب انہیں ان کے رب

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

کا غضب اور ذلت پہنچنا ہے دنیا کی زندگی میں اور ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں بہتان باؤں (بہتان باندھنے والوں) کو

ف۲۷۶ کہ انہوں نے اللّٰہ تعالیٰ کی عبادت سے اعراض کیا اور ایسے عاجز و ناقص بچھڑے کو پوجا۔ ف۲۷۷ اپنے رب کی مناجات سے مشرف ہو کر طور سے ف۲۷۸ اس لئے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو خبر دے دی تھی کہ سامری نے ان کی قوم کو گمراہ کر دیا۔ ف۲۷۹ کہ لوگوں کو بچھڑا پوجنے سے نہ روکا۔ ف۲۸۰ اور میرے توریت لے کر آنے کا انتظار نہ کیا۔ ف۲۸۱ توریت کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۲۸۲ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی قوم کا ایسی بدترین معصیت میں مبتلا ہونا نہایت شاق اور گراں ہوا تب حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے ف۲۸۳ میں نے قوم کو روکنے اور ان کو وعظ و نصیحت کرنے میں کمی نہیں کی لیکن ف۲۸۴ اور میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جس سے وہ خوش ہوں۔ ف۲۸۵ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے بھائی کا عذر قبول کر کے بارگاہِ الٰہی میں ف۲۸۶ اگر ہم میں سے کسی سے کوئی اِفراط یا تفریط (کمی یا بیشی) ہوگئی۔ یہ دعا آپ نے بھائی کو راضی کرنے اور اعداء کی شماتت رفع (دشمن کے خوش ہونے کو دور) کرنے کے لئے فرمائی۔

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ

اور جنھوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو اس کے بعد

بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ

تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے ف۲۸۷ اور جب موسیٰ کا غصہ تھما (دور ہوا) تختیاں

الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

اٹھالیں اور ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے ان کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ

اور موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد ہمارے وعدے کے لئے چنے ف۲۸۸ پھر جب انھیں

الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا

زلزلہ نے لیا ف۲۸۹ موسیٰ نے عرض کی اے رب میرے تو چاہتا تو پہلے ہی انھیں اور مجھے ہلاک کر دیتا ف۲۹۰ کیا تو ہمیں اس کام

بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ

پر ہلاک فرمائے گا جو ہمارے بے عقلوں نے کیا ف۲۹۱ وہ نہیں مگر تیرا آزمانا تو اس سے بہکائے جسے چاہے اور

تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

راہ دکھائے جسے چاہے تو ہمارا مولیٰ ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر مہر (رحم و کرم) کر اور تو سب سے بہتر

الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ

بخشنے والا ہے اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھلائی لکھ ف۲۹۲ اور آخرت میں بے شک ہم تیری طرف

اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ

رجوع لائے فرمایا ف۲۹۳ میرا عذاب میں جسے چاہوں دوں ف۲۹۴ اور میری رحمت ہر چیز کو

ف۲۸۷ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ اُن سے توبہ کرتا ہے تو اللّٰہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے۔ ف۲۸۸ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللّٰہ کے حضور میں حاضر ہو کر قوم کی گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کریں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں لے کر حاضر ہوئے۔ ف۲۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ زلزلہ میں مبتلا ہونے کا سبب یہ تھا کہ قوم نے جب بچھڑا قائم کیا تھا یہ اُن سے جدا نہ ہوئے تھے۔ (خازن) ف۲۹۰ یعنی میقات میں حاضر ہونے سے پہلے تاکہ بنی اسرائیل ان سب کی ہلاکت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے اور انہیں مجھ پر قتل کی تہمت لگانے کا موقع نہ ملتا۔ ف۲۹۱ یعنی ہمیں ہلاک نہ کر اور اپنا لطف و کرم فرما۔ ف۲۹۲ اور ہمیں توفیقِ طاعت مرحمت فرما۔ ف۲۹۳ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۲۹۴ مجھے اختیار ہے سب میرے مملوک اور بندے ہیں کسی کو مجالِ اعتراض نہیں۔

شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ

گھیرے ہے ۲۹۵ تو عنقریب میں ۲۹۶ نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ

بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی ۲۹۷ جسے

يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ؗ يَاْمُرُهُمْ

لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں ۲۹۸ وہ انھیں بھلائی

۲۹۵ دنیا میں نیک اور بد سب کو پہنچتی ہے۔ ۲۹۶ آخرت کی ۲۹۷ یہاں رسول سے بہ اجماعِ مفسّرین سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم مراد ہیں آپ کا ذکر وصفِ رسالت سے فرمایا گیا کیونکہ آپ اللّٰہ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں، فرائضِ رسالت ادا فرماتے ہیں، اللّٰہ تعالیٰ کے اوامر ونہی وشرائع واحکام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں، اس کے بعد آپ کی توصیف میں نبی فرمایا گیا، اس کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے "غیب کی خبریں دینے والے" کیا ہے اور یہ نہایت ہی صحیح ترجمہ ہے کیونکہ " نَبَأ " خبر کو کہتے ہیں جو مفیدِ علم ہو اور شائبۂ کذب سے خالی ہو۔ قرآن کریم میں یہ لفظ اِس معنی میں بکثرت مستعمل ہوا ہے ایک جگہ ارشاد ہوا: " قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ " (تم فرماؤ وہ بڑی خبر ہے)، ایک جگہ فرمایا: " تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ " (یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں)، ایک جگہ فرمایا: " فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ " (جب آدم نے انہیں سب کے نام بتادیئے) اور بکثرت آیات میں یہ لفظ اس معنی میں وارد ہوا ہے پھر یہ لفظ یا فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی میں پہلی صورت میں اس کے معنی غیب کی خبریں دینے والے اور دُوسری صورت میں اس کے معنی ہوں گے غیب کی خبریں دیئے ہوئے اور دونوں معنی کو قرآن کریم سے تائید پہنچتی ہے پہلے معنی کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے: " نَبِّئْ عِبَادِيْ "، دوسری آیت میں فرمایا: " قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ " (تم فرماؤ! کیا میں تمہیں خبر دوں) اور اسی قبیل سے ہے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد جو قرآن میں وارد ہوا: " اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ " (اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو جمع کر رکھتے ہو) اور دوسری صورت کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے: " نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ " (فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا) اور حقیقت میں انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں دینے والے ہی ہوتے ہیں۔ تفسیر خازن میں ہے کہ آپ کے وصف میں نبی فرمایا کیونکہ نبی ہونا اعلیٰ اور اشرف مراتب میں سے ہے اور یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اللّٰہ کے نزدیک بہت بلند درجے رکھنے والے اور اس کی طرف سے خبر دینے والے ہیں "اُمّی" کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے (بے پڑھے) فرمایا، یہ ترجمہ بالکل حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما کے ارشاد کے مطابق ہے اور یقیناً "اُمّی" ہونا آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھے نہیں اور کتاب وہ لائے جس میں اوّلین و آخرین اور غیبوں کے علوم ہیں۔ (خازن)

خاکی وَ بر اَوجِ عرش منزل — اُمّی و کتاب خانہ در دل
بشر ایسے کہ عرش کی بلندیوں پر آپ کا مقام ہے — امی ایسے کہ تمام علوم کا خزانہ آپ کے دل میں ہے
دیگر اُمّی و دقیقہ دانِ عالم — بے سایہ و سائبانِ عالم
امی ہیں مگر دقیقہ دانِ جہاں ہیں — بے سایہ ہیں لیکن سائبانِ جہاں ہیں (صلوٰۃ اللّٰہ علیہ وسلامہٗ)

۲۹۸ یعنی توریت وانجیل میں آپ کی نعت وصفت ونبوت لکھی پائیں گے۔ حدیث: حضرت عطاء ابنِ یسار نے حضرت عبد اللّٰہ بن عمرو رضی اللّٰہ عنہ سے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کئے جو توریت میں مذکور ہیں، اُنہوں نے فرمایا کہ حضور کے جو اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں انہیں میں سے بعض اوصاف توریت میں مذکور ہیں، اس کے بعد اُنہوں نے پڑھنا شروع کیا: اے نبی! ہم نے تمہیں بھیجا شاہد ومبشر اور نذیر اور اُمیوں کا نگہبان بنا کر، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو، میں نے تمہارا نام متوکل رکھا، نہ بدخلق ہو نہ سخت مزاج، نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہ بُرائی سے بُرائی کو دفع کرو، لیکن خطا کاروں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو، اللّٰہ تعالیٰ تمہیں نہ اُٹھائے گا جب تک کہ تمہاری برکت سے غیر مستقیم ملّت (سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے لوگوں) کو اس طرح راست (راہِ حق پر) نہ فرمادے کہ لوگ صدق ویقین کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں "بینا" اور بہرے کان "شنوا" (سننے والے) اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل "کشادہ" ہوجائیں اور حضرت کعب احبار سے حضور کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی منقول ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں اُنہیں ہر خوبی کے قابل کروں گا اور ہر خُلقِ کریم عطا فرماؤں گا اور اطمینانِ قلب ووقار کو اُن کا

بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ

کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں

عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ

اُن پر حرام کرے گا اور اُن پر سے وہ بوجھ ف۲۹۹ اور گلے کے پھندے ف۳۰۰ جو ان پر تھے اُتارے گا

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ

تو وہ جو اس پر ف۳۰۱ ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے

لباس بناؤں گا اور طاعات واحسان کو ان کا شعار کروں گا اور تقویٰ کو ان کا ضمیر اور حکمت کو ان کا راز اور صدق ووفا کو اُن کی طبیعت اور عفو وکرم کو ان کی عادت اور عدل کو ان کی سیرت اور اظہارِ حق کو اُن کی شریعت اور ہدایت کو اُن کا امام اور اسلام کو ان کی مِلّت بناؤں گا۔ احمد اُن کا نام ہے، خَلق کو اُن کے صدقے میں گمراہی کے بعد ہدایت اور جہالت کے بعد علم ومعرفت اور گمنامی کے بعد رفعت ومنزلت عطا کروں گا اور انہیں کی برکت سے قلّت کے بعد کثرت اور فقر کے بعد دولت اور تفرقے کے بعد محبت عنایت کروں گا، انہیں کی بدولت مختلف قبائل، غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں اُلفت پیدا کروں گا اور اُن کی اُمت کو تمام امتوں سے بہتر کروں گا۔ ایک اور حدیث میں توریت شریف سے حضور کے یہ اوصاف منقول ہیں: میرے بندے احمد مختار، ان کا جائے ولادت مکۂ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے، اُن کی اُمت ہر حال میں اللہ کی کثیر حمد کرنے والی ہے۔ یہ چند نقول احادیث سے پیش کئے گئے۔ کتبِ الٰہیہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت سے بھری ہوئی تھیں، اہلِ کتاب ہر قرن (زمانے) میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور ان کی بڑی کوشش اس پر مسلّط رہی کہ حضور کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں۔ توریت انجیل وغیرہ اُن کے ہاتھ میں تھیں اس لئے انہیں اس میں کچھ دشواری نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیلیاں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائبل میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا چنانچہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سولھویں آیت میں ہے: ”اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔“ لفظ ”مددگار“ پر حاشیہ ہے اس میں اس کے معنے وکیل یا شفیع لکھے تو اب حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا آنے والا جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو بجز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے پھر انتیسویں تیسویں آیت میں ہے: ”اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔“ کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی اُمت کو حضور کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے اور دنیا کا سردار خاص سیّد عالم کا ترجمہ ہے اور یہ فرمانا کہ مجھ میں اس کا کچھ نہیں حضور کی عظمت کا اظہار اور اس کے حضور اپنا کمال ادب وانکسار ہے پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے: ”لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔“ اس میں حضور کی بشارت کے ساتھ اس کا بھی صاف اظہار ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں آپ کا ظہور جب ہی ہوگا جب حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی تشریف لے جائیں اس کی تیرھویں آیت ہے۔ ”لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔“ اس آیت میں بتایا گیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دین الٰہی کی تکمیل ہو جائے گی اور آپ سچائی کی راہ یعنی دین حق کو مکمل کر دیں گے اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اُن کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور یہ کلمے کہ اپنی طرف سے نہ کہے گا جو کچھ سنے گا وہی کہے گا خاص ”مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی o اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی“ کا ترجمہ ہے اور یہ جملہ کہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا اس میں صاف بیان ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیبی علوم تعلیم فرمائیں گے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا: ”یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ“ (اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا) اور ”مَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ۔“ (اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں) ف۲۹۹ یعنی سخت تکلیفیں جیسے کہ توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضاء سے گناہ صادر ہوں ان کو کاٹ ڈالنا۔ ف۳۰۰ یعنی احکام شاقّہ (وہ احکام جن پر عمل کرنا دشوار ہو) جیسے کہ بدن اور کپڑے کے جس مقام کو نجاست لگے اس کو قینچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیمتوں کو جلانا اور گناہوں کا مکانوں کے دروازوں پر ظاہر ہونا وغیرہ۔ ف۳۰۱ یعنی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

ع ۱۹ ۲ ۹

مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ع قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
ساتھ اُترا ف۳۰۲ وہی بامراد ہوئے تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس

اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اللہ کا رسول ہوں ف۳۰۳ کہ آسمان و زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ
جلائے اور مارے (زندگی اور موت دے) تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اُس کی

بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ
باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے

يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا
کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے ف۳۰۴ انصاف کرتا اور ہم نے انھیں بانٹ دیا بارہ قبیلے

اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
گروہ گروہ اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کو جب اس سے اس کی قوم نے ف۳۰۵ پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا

الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ
عصا مارو تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ف۳۰۶ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ

مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ
پہچان لیا اور ہم نے ان پر ابر سائبان کیا ف۳۰۷ اور ان پر من و سلویٰ

السَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں اور انھوں نے ف۳۰۸ ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن اپنی ہی

ف۳۰۲ اس نور سے قرآن شریف مراد ہے جس سے مومن کا دِل روشن ہوتا ہے اور شک و جہالت کی تاریکیاں دُور ہوتی ہیں اور علم و یقین کی ضیاء پھیلتی ہے۔ ف۳۰۳ یہ آیت سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عموم رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہاں آپ کی اُمت۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے؛ حضور فرماتے ہیں: پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں: (۱) ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سُرخ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔ (۲) میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے نہیں ہوئی تھیں۔ (۳) میرے لئے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابلِ تیمّم) اور مسجد کی گئی، جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھ لے۔ (۴) دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی۔ (۵) اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی۔ مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ انبیاء ختم کئے گئے۔ ف۳۰۴ یعنی حق سے ف۳۰۵ تیہ میں ف۳۰۶ ہر گروہ کے لئے ایک چشمہ۔ ف۳۰۷ تا کہ دھوپ سے امن میں رہیں۔ ف۳۰۸ ناشکری کر کے۔

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا

جانوں کا برا کرتے تھے اور یاد کرو جب اُن ف۳۰۹ سے فرمایا گیا اس شہر میں بسو ف۳۱۰ اور اس میں

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ

جو چاہو کھاؤ اور کہو گناہ اُترے (اے اللہ ہمارے گناہ بخش دے) اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو ہم تمہارے گناہ

خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا

بخش دیں گے عنقریب نیکوں کو زیادہ عطا فرمائیں گے تو ان میں کے ظالموں نے بات بدل دی

غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا

اس کے خلاف جس کا انھیں حکم تھا ف۳۱۱ تو ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا بدلہ ان کے

يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾ ع وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ ع ۲۰/۵/۱۰ وقف لازم

ظلم کا ف۳۱۲ اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی ف۳۱۳ جب

يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا

وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے ف۳۱۴ جب ہفتے کے دن ان کی مچھلیاں پانی پر تیرتی ان کے سامنے آتیں اور جو دن

ف۳۰۹ بنی اسرائیل ف۳۱۰ یعنی بیت المقدس میں ف۳۱۱ یعنی حکم تو تھا کہ "حِطَّةٌ" کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں "حِطَّةٌ" توبہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ بجائے اس کے براہ تمسخر "حِنْطَةٌ فِيْ شعيرة" کہتے ہوئے داخل ہوئے۔ ف۳۱۲ یعنی عذاب بھیجنے کا سبب ان کا ظلم اور حکمِ الٰہی کی مخالفت کرنا ہے۔ ف۳۱۳ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہود سے توبیخاً (ملامت کرتے ہوئے) اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں مقصود اس سوال سے یہ تھا کہ کفار پر ظاہر کر دیا جائے کہ کفر و معصیت ان کا قدیمی دستور ہے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے معجزات کا انکار کرنا یہ اُن کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے ان کے پہلے بھی کفر پر مصر رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کے اسلاف کا حال بیان فرمایا کہ وہ حکمِ الٰہی کی مخالفت کے سبب بندروں اور سوٗروں کی شکل میں مسخ کر دیئے گئے اس بستی میں اختلاف ہے کہ وہ کون سی تھی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ ایک قریہ مصر و مدینہ کے درمیان ہے۔ ایک قول ہے کہ مَدْیَن وطور کے درمیان۔ زہری نے کہا کہ وہ قریہ طبریہ شام ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ وہ مَدْیَن ہے۔ بعض نے کہا: اَیلہ ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَم ف۳۱۴ کہ باوجود ممانعت کے ہفتے کے روز شکار کرتے اس بستی کے لوگ تین گروہ میں مُنْقَسِم ہو گئے تھے ایک تہائی ایسے لوگ تھے جو شکار سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے تھے اور ایک تہائی خاموش تھے دُوسروں کو منع نہ کرتے تھے اور منع کرنے والوں سے کہتے تھے ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے اور ایک گروہ وہ خطا کار لوگ تھے جنہوں نے حکمِ الٰہی کی مخالفت کی اور شکار کیا اور کھایا اور بیچا اور جب وہ اس معصیّت سے باز نہ آئے تو منع کرنے والے گروہ نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ بود و باش (رہنا سہنا اکھٹا) نہ رکھیں گے اور گاؤں کو تقسیم کر کے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی۔ منع کرنے والوں کا ایک دروازہ الگ تھا جس سے آتے جاتے تھے۔ حضرت داوٗد علیہ السلام نے خطا کاروں پر لعنت کی۔ ایک روز منع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطا کاروں میں سے کوئی نہیں نکلا تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید آج شراب کے نشہ میں مدہوش ہو گئے ہوں گے، اُنہیں دیکھنے کے لئے دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں مسخ ہو گئے تھے۔ اب یہ لوگ دروازہ کھول کر داخل ہوئے تو وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور ان کے پاس آ کر اُن کے کپڑے سونگھتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہو جانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے اُن لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم لوگوں نے تم کو منع نہیں کیا تھا! انہوں نے سر کے اشارے سے کہا: ہاں۔ اور وہ سب ہلاک ہو گئے اور منع کرنے والے سلامت رہے۔

معانقة ۲ النصف

يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾ وَاِذْ
ہفتے کا نہ ہوتا نہ آتیں اس طرح ہم انھیں آزماتے تھے ان کی بے حکمی کے سبب اور جب

قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨ ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
ان میں سے ایک گروہ نے کہا کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنھیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انھیں سخت عذاب

شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوْا
دینے والا بولے تمہارے رب کے حضور معذرت کو ف۳۱۵ اور شاید انھیں ڈر ہو ف۳۱۶ پھر جب وہ بھلا بیٹھے

مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ
جو نصیحت انھیں ہوئی تھی ہم نے بچالیے وہ جو برائی سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو

ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا
بُرے عذاب میں پکڑا بدلہ ان کی نافرمانی کا پھر جب انھوں نے ممانعت کے حکم سے سرکشی کی

عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿١٦٦﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ
ہم نے اُن سے فرمایا ہوجاؤ بندر دُتکارے (دھتکارے) ہوئے ف۳۱۷ اور جب تمہارے رب نے حکم سنا دیا کہ ضرور

عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ
قیامت کے دن تک ان ف۳۱۸ پر ایسے کو بھیجتا رہوں گا جو انھیں بُری مار چکھائے ف۳۱۹ بے شک تمہارا رب ضرور جلد

الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ
عذاب والا ہے ف۳۲۰ اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۲۱ اور اُنھیں ہم نے زمین میں متفرق کردیا گروہ گروہ ان میں کچھ

الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ
نیک ہیں ف۳۲۲ اور کچھ اور طرح کے ف۳۲۳ اور ہم نے انھیں بھلائیوں اور برائیوں سے آزمایا کہ کہیں

يَرْجِعُوْنَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ
وہ رجوع لائیں ف۳۲۴ پھر اُن کی جگہ ان کے بعد وہ ف۳۲۵ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے ف۳۲۶ اس دنیا

ف۳۱۵ تاکہ ہم پر "نَھْیٌ عَنِ الْمُنْكَر" ترک کرنے کا الزام نہ رہے۔ ف۳۱۶ اور وہ نصیحت سے نفع اٹھا سکیں۔ ف۳۱۷ وہ بندر ہوگئے اور تین روز اسی حال میں مبتلا رہ کر ہلاک ہوگئے۔ ف۳۱۸ یہود ف۳۱۹ چنانچہ اُن پر اللہ تعالیٰ نے بُختِ نصر اور سنجاریب اور شاہانِ روم کو بھیجا جنھوں نے انھیں سخت ایذائیں اور تکلیفیں دیں اور قیامت تک کے لئے ان پر جزیہ اور ذلّت لازم ہوئی۔ ف۳۲۰ اُن کے لئے جو کفر پر قائم رہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان پر عذاب مستمر (ہمیشہ) رہے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ف۳۲۱ ان کو جو اللہ کی اطاعت کریں اور ایمان لائیں۔ ف۳۲۲ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور دین پر ثابت رہے۔ ف۳۲۳ جنھوں نے نافرمانی

عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ يَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَ اِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ

کا مال لیتے ہیں ف۳۲۷ اور کہتے اب ہماری بخشش ہوگی ف۳۲۸ اور اگر ویسا ہی مال ان کے پاس اور آئے

يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

تو لے لیں ف۳۲۹ کیا ان پر کتاب میں عہد نہ لیا گیا کہ اللہ کی طرف نسبت نہ کریں

اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ

مگر حق اور انھوں نے اُسے پڑھا ف۳۳۰ اور بے شک پچھلا گھر (آخرت) بہتر ہے پرہیزگاروں کو ف۳۳۱

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا

تو کیا تمھیں عقل نہیں اور وہ جو کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں ف۳۳۲ اور انھوں نے نماز قائم رکھی ہم

لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ

نیکوں کا نیگ (ثواب) نہیں گنواتے (ضائع نہیں کرتے) اور جب ہم نے پہاڑ ان پر اٹھایا گویا وہ سائبان ہے اور

ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ

سمجھے کہ وہ ان پر گر پڑے گا ف۳۳۳ لو جو ہم نے تمھیں دیا زور سے ف۳۳۴ اور یاد کرو جو اس میں ہے کہ کہیں

کی اور جنھوں نے کفر کیا اور دین کو بدلا اور متغیر کیا۔ ف۳۲۴ بھلائیوں سے نعمت وراحت اور بُرائیوں سے شدت وتکلیف مراد ہے۔ ف۳۲۵ جن کی دو قسمیں بیان فرمائی گئیں۔ ف۳۲۶ یعنی توریت کے جو اُنہوں نے اپنے اسلاف سے پائی اور اس کے اوامر ونواہی اور تحلیل وتحریم وغیرہ مضامین پر مطلع ہوئے۔ مدارک میں ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے اُن کی حالت یہ ہے کہ ف۳۲۷ بطور رشوت کے احکام کی تبدیل اور کلام کی تغییر پر اور وہ جانتے بھی ہیں کہ یہ حرام ہے لیکن پھر بھی اس گناہِ عظیم پر مصر ہیں۔ ف۳۲۸ اور ان گناہوں پر ہم سے کچھ مؤاخذہ نہ ہوگا۔ ف۳۲۹ اور آئندہ بھی گناہ کرتے چلے جائیں۔ سدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں کوئی قاضی ایسا نہ ہوتا تھا جو رشوت نہ لے، جب اس سے کہا جاتا تھا کہ تم رشوت لیتے ہو تو کہتا تھا کہ یہ گناہ بخش دیا جائے گا۔ اس کے زمانہ میں دوسرے اس پر طعن کرتے تھے لیکن جب وہ مرجاتا یا معزول کردیا جاتا اور وہی طعن کرنے والے اس کی جگہ حاکم وقاضی ہوتے تو وہ بھی اسی طرح رشوت لیتے۔ ف۳۳۰ لیکن باوجود اس کے انہوں نے اس کے خلاف کیا۔ توریت میں گناہ پر اصرار کرنے والے کے لئے مغفرت کا وعدہ نہ تھا تو ان کا گناہ کئے جانا توبہ نہ کرنا اور اس پر یہ کہنا کہ ہم سے مؤاخذہ نہ ہوگا یہ اللہ پر افترا ہے۔ ف۳۳۱ جو اللہ کے عذاب سے ڈریں اور رشوت وحرام سے بچیں اور اس کی فرمانبرداری کریں ف۳۳۲ اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اس کے تمام احکام کو مانتے ہیں اور اس میں تغییر وتبدیل روا (جائز) نہیں رکھتے۔ شانِ نزول: یہ آیت اہلِ کتاب میں سے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ ایسے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلی کتاب کا اتباع کیا اس کی تحریف نہ کی، اس کے مضامین کو نہ چھپایا اور اس کتاب کے اتباع کی بدولت انہیں قرآنِ پاک پر ایمان نصیب ہوا۔ (خازن ومدارک) ف۳۳۳ جب بنی اسرائیل نے تکالیفِ شاقّہ کی وجہ سے احکامِ توریت کو قبول کرنے سے انکار کیا تو حضرت جبریل نے بحکمِ الٰہی ایک پہاڑ جس کی مقدار ان کے لشکر کے برابر ایک فرسنگ طویل ایک فرسنگ عریض تھی اُٹھا کر سائبان کی طرح اُن کے سروں کے قریب کردیا اور اُن سے کہا گیا کہ احکامِ توریت قبول کرو ورنہ یہ تم پر گرادیا جائے گا پہاڑ کو سروں پر دیکھ کر سب کے سب سجدے میں گر گئے مگر اس طرح کہ بایاں رخسارہ وابرُو تو اُنہوں نے سجدے میں رکھ دی اور داہنی آنکھ سے پہاڑ کو دیکھتے رہے کہ کہیں گر نہ پڑے چنانچہ اب تک یہودیوں کے سجدے کی شان یہی ہے۔ ف۳۳۴ عزم وکوشش سے۔

ع ۲۱ ۹

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ

تم پرہیزگار ہو اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور

معانقۃ

اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا

انھیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں ف۳۳۵ سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے ف۳۳۶ کہ کہیں

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷۲﴾ لا اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ

قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ف۳۳۷ یا کہو کہ شرک تو پہلے

اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد بچے ہوئے ف۳۳۸ تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اتْلُ

اہلِ باطل نے کیا ف۳۳۹ اور ہم اسی طرح آیتیں رنگ رنگ (تفصیل) سے بیان کرتے ہیں ف۳۴۰ اور اس لئے کہ کہیں وہ پھر آئیں ف۳۴۱ اور اے محبوب

عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ

انھیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں ف۳۴۲ تو وہ ان سے صاف نکل گیا ف۳۴۳ تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو

ف۳۳۵ حدیث شریف میں ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ذریت نکالی اور اُن سے عہد لیا۔ آیات وحدیث دونوں پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذریت کا نکالنا اس سلسلہ کے ساتھ تھا جس طرح کہ دنیا میں ایک دُوسرے سے پیدا ہوں گے اور اُن کے لئے ربوبیت اور وحدانیت کے دلائل قائم فرما کر اور عقل دے کر اُن سے اپنی ربوبیت کی شہادت طلب فرمائی ف۳۳۶ اپنے اُوپر اور ہم نے تیری ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا یہ شاہد کرنا اس لئے ہے ف۳۳۷ ہمیں کوئی تنبیہ نہیں کی گئی تھی۔ ف۳۳۸ جیسا انہیں دیکھا اُن کے اتباع واقتداء میں ویسا ہی کرتے رہے۔ ف۳۳۹ یہ عذر کرنے کا موقع نہ رہا جب کہ اُن سے عہد لے لیا گیا اور ان کے پاس رسول آئے اور انہوں نے اس عہد کو یاد دلایا اور توحید پر دلائل قائم ہوئے۔ ف۳۴۰ تا کہ بندے تدبر و تفکّر کر کے حق و ایمان قبول کریں ف۳۴۱ شرک وکفر سے توحید وایمان کی طرف اور نبی صاحب معجزات کے بتانے سے اپنے عہدِ میثاق کو یاد کریں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ ف۳۴۲ یعنی بلعم باعور جس کا واقعہ مفسّرین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبارین سے جنگ کا قصد کیا اور سرزمین شام میں نزول فرمایا تو بلعم باعور کی قوم اس کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت تیز مزاج ہیں اور اُن کے ساتھ کثیر لشکر ہے وہ یہاں آئے ہیں، ہمیں ہمارے بلاد سے نکالیں گے اور قتل کریں گے اور بجائے ہمارے بنی اسرائیل کو اس سرزمین میں آباد کریں گے، تیرے پاس اسمِ اعظم ہے اور تیری دُعا قبول ہوتی ہے تو نکل اور اللّٰہ تعالیٰ سے دُعا کر کہ اللّٰہ تعالیٰ انہیں یہاں سے ہٹا دے۔ بلعم باعور نے کہا: تمہارا بُرا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور اُن کے ساتھ فرشتے ہیں اور ایماندار لوگ ہیں میں کیسے اُن پر دُعا کروں، میں جانتا ہوں جو اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا مرتبہ ہے، اگر میں ایسا کروں تو میری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی مگر قوم اس سے اصرار کرتی رہی اور بہت اِلحاح وزاری (رونے پیٹنے) کے ساتھ اُنہوں نے اپنا یہ سوال جاری رکھا تو بلعم باعور نے کہا کہ میں اپنے رب کی مرضی معلوم کر لوں اور اس کا یہی طریقہ تھا کہ جب کبھی کوئی دُعا کرتا پہلے مرضی الٰہی معلوم کر لیتا اور خواب میں اس کا جواب مل جاتا، چنانچہ اس مرتبہ بھی اس کو یہی جواب ملا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ہمراہیوں کے خلاف دعا نہ کرنا اُس نے قوم سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت چاہی تھی مگر میرے رب نے ان پر دُعا کرنے کی ممانعت فرما دی تب قوم نے اس کو ہدیے اور نذرانے دیئے جو اُس نے قبول کئے اور قوم نے اپنا سوال جاری رکھا تو پھر دوسری مرتبہ بلعم باعور نے رب تبارک وتعالیٰ سے اجازت چاہی اُس کا کچھ جواب نہ ملا اُس نے قوم سے کہہ دیا کہ مجھے اس مرتبہ کچھ جواب ہی نہ ملا تو قوم کے لوگ کہنے لگے کہ اگر اللّٰہ کو منظور نہ ہوتا تو وہ پہلے کی

مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ

گمراہوں میں ہو گیا اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اُسے اٹھا لیتے ف۳۴۴ مگر وہ تو زمین پکڑ گیا ف۳۴۵ اور

اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ

اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو

یَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

زبان نکالے ف۳۴۶ یہ حال ہے ان کا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلَا ِۨالْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں کیا بُری کہاوت ہے اُن کی جنھوں نے ہماری آیتیں

بِاٰیٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ۚ وَ

جھٹلائیں اور اپنی ہی جان کا بُرا کرتے تھے جسے اللہ راہ دکھائے تو وہی راہ پر ہے اور

مَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ

جسے گمراہ کرے تو وہی نقصان میں رہے اور بےشک ہم نے جہنم کے لئے پیدا کیے بہت

الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ٘ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ٛ وَ لَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ

جن اور آدمی ف۳۴۷ وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں ف۳۴۸ اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں ف۳۴۹

بِهَا ٛ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ

اور وہ کان جن سے سنتے نہیں ف۳۵۰ وہ چوپایوں کی طرح ہیں ف۳۵۱ بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ ف۳۵۲

طرح دوبارہ بھی منع فرماتا اور قوم کا الحاح واصرار اور بھی زیادہ ہوا حتیٰ کہ انہوں نے اس کو فتنہ میں ڈال دیا اور آخر کار وہ بددعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھا تو جو بددعا کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کی زبان کو اس کی قوم کی طرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کے لئے جو دُعائے خیر کرتا تھا بجائے قوم کے بنی اسرائیل کا نام اُس کی زبان پر آتا تھا۔ قوم نے کہا: اے بلعم! یہ کیا کر رہا ہے؟ بنی اسرائیل کے لئے دُعا کرتا ہے ہمارے لئے بددعا۔ کہا: یہ میرے اختیار کی بات نہیں، میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے اور اُس کی زبان باہر نکل پڑی تو اُس نے اپنی قوم سے کہا: میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو گئیں۔ اس آیت میں اس کا بیان ہے۔ ف۳۴۳ اور ان کا اتباع نہ کیا۔ ف۳۴۴ اور بلند درجہ عطا فرما کر اَبرار (فرمانبرداروں) کی منازل میں پہنچاتے۔ ف۳۴۵ اور دنیا کا مفتوں ہو گیا۔ ف۳۴۶ یہ ایک ذلیل جانور کے ساتھ تشبیہ ہے کہ دنیا کی حرص رکھنے والا اگر اس کو نصیحت کرو تو مفید نہیں، مبتلائے حرص رہتا ہے، چھوڑ دو تو اسی حرص کا گرفتار۔ جس طرح زبان نکالنا کتّے کی لازمی طبیعت ہے ایسی ہی حرص ان کے لئے لازم ہو گئی ہے۔ ف۳۴۷ یعنی کفار جو آیاتِ الٰہیہ میں تدبر سے اعراض کرتے ہیں اور ان کا کافر ہونا اللہ کے علمِ ازلی میں ہے۔ ف۳۴۸ یعنی حق سے اعراض کر کے آیاتِ الٰہیہ میں تدبر کرنے سے محروم ہو گئے اور یہی دل کا خاص کام تھا۔ ف۳۴۹ راہ حق و ہدایت اور آیاتِ الٰہیہ اور دلائلِ توحید۔ ف۳۵۰ موعظت و نصیحت کو بگوش (وعظ نصیحت کو غور و توجہ سے سن کر) قبول اور باوجود قلب و حواس رکھنے کے وہ امورِ دین میں اُن سے نفع نہیں اٹھاتے لہٰذا ف۳۵۱ کہ اپنے قلب و حواس سے مدارکِ علمیہ و معارفِ ربانیہ کا ادراک نہیں کرتے ہیں۔ کھانے پینے کے دنیوی کاموں میں تمام حیوانات بھی اپنے حواس سے کام لیتے ہیں انسان بھی اتنا ہی کرتا رہا تو

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا

وہی غفلت میں پڑے ہیں اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام ف۳۵۳ تو اسے اُن سے پکارو اور انھیں چھوڑ دو

الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ

جو اس کے ناموں میں حق سے نکلتے ہیں ف۳۵۴ وہ جلد اپنا کیا پائیں گے اور

مِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ع ۲۲ ۱۰ ۱۲

ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں ف۳۵۵ اور جنھوں نے ہماری آیتیں

بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ ۚۖ وَ اُمْلِيْ لَهُمْ ؕ قف اِنَّ

جھٹلائیں جلد ہم انھیں آہستہ آہستہ ف۳۵۶ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ ہوگی اور میں انھیں ڈھیل دوں گا ف۳۵۷ بیشک

كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوْا سکتة مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ

میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ف۳۵۸ کیا سوچتے نہیں کہ ان کے صاحب کو جنون سے کچھ علاقہ (تعلق) نہیں وہ تو صاف

اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَ لَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

ڈر سنانے والے ہیں ف۳۵۹ کیا انھوں نے نگاہ نہ کی آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو

اس کو بہائم پر کیا فضیلت۔ ف۳۵۲ کیونکہ چوپایہ بھی اپنے نفع کی طرف بڑھتا ہے اور ضرر سے بچتا اور اس سے پیچھے ہٹتا ہے اور کافر جہنم کی راہ چل کر اپنا ضرر اختیار کرتا ہے تو اس سے بدتر ہوا آدمی روحانی، شہوانی، سماوی، ارضی ہے۔ جب اس کی روح شہوات پر غالب ہو جاتی ہے تو ملائکہ سے فائق ہو جاتا ہے اور جب شہوات روح پر غلبہ پا جاتی ہیں تو زمین کے جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے۔ ف۳۵۳ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام جس کسی نے یاد کر لئے جنتی ہوا۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ ننانوے میں منحصر نہیں ہیں، حدیث کا مقصود صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کے یاد کرنے سے انسان جنتی ہو جاتا ہے۔ **شانِ نزول:** ابوجہل نے کہا تھا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ اللہ اور رحمٰن دو کو کیوں پکارتے ہیں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اس جاہل بے خرد (بے عقل) کو بتایا گیا کہ معبود تو ایک ہی ہے نام اس کے بہت ہیں۔ ف۳۵۴ اس کے ناموں میں حق و استقامت سے نکلنا کئی طرح پر ہے۔ **مسائل:** ایک تو یہ کہ اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسا کہ مشرکین نے "اِلٰہ" کا "لَات" اور "عَزِیْز" کا "عُزّٰی" اور "مَنَّان" کا "مَنَات" کر کے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے یہ ناموں میں حق سے تجاوز اور ناجائز ہے۔ دُوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا نام مقرر کیا جائے جو قرآن و حدیث میں نہ آیا ہو، یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ سخی یا رفیق کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفیہ (یعنی شریعت سے ہی معلوم ہو سکتے) ہیں۔ تیسرے حسنِ ادب کی رعایت کرنا تو فقط یاضَارّ یامانِع یاخَالِقَ الْقِرَدَةِ کہنا جائز نہیں بلکہ دُوسرے اسماء کے ساتھ ملا کر کہا جائے گا یا ضارُّ یانافع یامعطی یاخَالِقَ الْخَلق۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جس کے معنی فاسد ہوں یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے جیسے کہ لفظ "رام" اور "پرماتما" وغیرہ۔ پنجم ایسے اسماء کا اطلاق جن کے معنی معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں جانا جا سکتا کہ وہ جلالِ الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں ف۳۵۵ یہ گروہ حق پژوہ (اہلِ حق) علماء اور ہادیانِ دین کا ہے۔ اس آیت سے یہ **مسئلہ** ثابت ہوا کہ ہر زمانہ کے اہلِ حق کا اجماع حجت ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی زمانہ حق پرستوں اور دین کے ہادیوں سے خالی نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک گروہ میری اُمت کا تا قیامت دینِ حق پر قائم رہے گا، اس کو کسی کی عداوت و مخالفت ضرر نہ پہنچا سکے گی۔ ف۳۵۶ یعنی تدریجی ف۳۵۷ ان کی عمریں دراز کر کے ف۳۵۸ اور میری گرفت سخت۔ ف۳۵۹ **شانِ نزول:** جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر چڑھ کر شب کے وقت قبیلہ قبیلہ کو پکارا اور فرمایا کہ میں تمہیں عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اور آپ نے انہیں اللہ کا خوف دلایا اور پیش آنے والے حوادث کا ذکر کیا تو اُن میں سے کسی نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کی اس پر یہ آیتِ کریمہ

خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ

چیز اللہ نے بنائی ف۳۶۰ اور یہ کہ شاید اُن کا وعدہ نزدیک آگیا ہو ف۳۶۱

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ؕ وَ

تو اس کے بعد اور کونسی بات پر یقین لائیں گے ف۳۶۲ جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور

یَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ

اُنھیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں تم سے قیامت کو پُوچھتے ہیں ف۳۶۳ کہ وہ کب کو ٹھہری ہے

مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؔۘ ثَقُلَتْ

وقف منزل ا وقف لازم

(کب آئے گی) تم فرماؤ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے اُسے وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا ف۳۶۴ بھاری پڑ رہی ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ

آسمانوں اور زمین میں تم پر نہ آئے گی مگر اچانک تم سے ایسا پوچھتے ہیں گویا تم نے اُسے خوب تحقیق

عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ

کر رکھا ہے تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن بہت لوگ جانتے نہیں ف۳۶۵ تم فرماؤ

لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ

میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں ف۳۶۶ مگر جو اللہ چاہے ف۳۶۷ اور اگر میں غیب جان

نازل ہوئی اور فرمایا گیا کیا اُنہوں نے فکر و تامل سے کام نہ لیا اور عاقبت اندیشی وُدُور بینی بالکل بالائے طاق رکھ دی اور یہ دیکھ کر کہ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اقوال و افعال میں اُن کے مخالف ہیں اور دنیا اور اس کی لذّتوں سے آپ نے منہ پھیر لیا ہے، آخرت کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور اس کا خوف دلانے میں شب و روز مشغول ہیں، ان لوگوں نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کر دی، یہ اُن کی غلطی ہے۔ ف۳۶۰ ان سب میں اس کی وحدانیت اور کمالِ حکمت و قدرت کی روشن دلیلیں ہیں۔ ف۳۶۱ اور وہ کفر پر مرجائیں اور ہمیشہ کے لئے جہنمی ہو جائیں ایسے حال میں عاقل پر ضروری ہے کہ وہ سوچے سمجھے دلائل پر نظر کرے۔ ف۳۶۲ یعنی قرآن پاک کے بعد اور کوئی کتاب اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی رسول آنے والا نہیں جس کا انتظار ہو کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ ف۳۶۳ شانِ نزول: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیے کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ کیونکہ ہمیں اس کا وقت معلوم ہے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۳۶۴ قیامت کے وقت کا بتانا رسالت کے لوازم سے نہیں ہے جیسا کہ تم نے قرار دیا اور اے یہود! تم نے جو اس کا وقت جاننے کا دعویٰ کیا یہ بھی غلط ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو مخفی کیا ہے اور اس میں اس کی حکمت ہے۔ ف۳۶۵ اس کے اخفا کی حکمت تفسیر روح البیان میں ہے کہ بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلامِ الٰہی (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) وقتِ قیامت کا علم ہے اور یہ حصر آیت کے منافی نہیں۔ ف۳۶۶ شانِ نزول: غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت راہ میں تیز ہوا چلی چوپائے بھاگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مدینہ طیبہ میں رفاعہ کا انتقال ہو گیا اور یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میرا ناقہ کہاں ہے عبداللہ بن ابی منافق اپنی قوم سے کہنے لگا ان کا کیسا عجیب حال ہے کہ مدینہ میں مرنے والے کی تو خبر دے رہے ہیں اور اپنی ناقہ معلوم ہی نہیں کہ کہاں ہے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا یہ قول بھی مخفی نہ رہا حضور نے فرمایا منافق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا ناقہ اس گھاٹی میں ہے اس کی نکیل ایک درخت میں اُلجھ گئی ہے۔ چنانچہ جیسا فرمایا تھا اسی شان سے وہ ناقہ پایا گیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر) ف۳۶۷ وہ مالکِ حقیقی ہے جو کچھ ہے اس

الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کرلی اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچی ؀۳۶۸ میں تو یہی ڈر ؀۳۶۹

وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ

اورخوشی سنانے والا ہوں انھیں جو ایمان رکھتے ہیں وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ؀۳۷۰ اور

جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا

اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا ؀۳۷۱ کہ اس سے چین (آرام) پائے پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا ؀۳۷۲ تو اسے لئے

فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ

پھرا کی (چلتی پھرتی رہی) پھر جب بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب اللہ سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیے بچہ دے گا تو بے شک ہم

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ

شکر گزار ہوں گے پھر جب اس نے انھیں جیسا چاہیے بچہ عطا فرمایا انھوں نے اس کی عطا میں اس کے ساجھی (شریک) ٹھہرائے

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّ هُمْ

تو اللہ کو برتری ہے اُن کے شرک سے ؀۳۷۳ کیا اسے شریک کرتے ہیں جو کچھ نہ بنائے ؀۳۷۴ اور وہ

کی عطا سے ہے۔ ؀۳۶۸ یہ کلام براہِ ادب وتواضع ہے معنی یہ ہیں کہ میں اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا جو جانتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع اوراس کی عطا سے۔ (خازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا بھلائی جمع کرنا اور بُرائی نہ پہنچنا اسی کے اختیار میں ہوسکتا ہے جوذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت وہی رکھے گا جس کا علم بھی ذاتی ہو کیونکہ جس کی ایک صفت ذاتی ہے اس کے تمام صفات ذاتی تو معنی یہ ہوئے کہ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کر لیتا اور بُرائی نہ پہنچنے دیتا بھلائی سے مُراد راحتیں اور کامیابیاں اور دشمنوں پر غلبہ ہے اور بُرائیوں سے تنگی وتکلیف اور دشمنوں کا غالب آنا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بھلائی سے مُراد سرکشوں کا مطیع اور نافرمانوں کا فرمانبردار اور کافروں کا مومن کر لینا ہو اور برائی سے بدبخت لوگوں کا باوجود دعوت کے محروم رہ جانا تو حاصل کلام یہ ہوگا کہ اگر میں نفع وضرر کا ذاتی اختیار رکھتا تو اے منافقین وکافرین! تمہیں سب کو مومن کر ڈالتا اور تمہاری کفری حالت دیکھنے کی تکلیف مجھے نہ پہنچتی۔ ؀۳۶۹ سنانے والا ہوں کافروں کو ؀۳۷۰ عکرمہ کا قول ہے کہ اس آیت میں خطاب عام ہے ہر ایک شخص کو اور معنی یہ ہیں کہ اللہ وہی ہے جس نے تم میں سے ہر ایک کو ایک جان سے یعنی اس کے باپ سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے اس کی بی بی کو بنایا پھر جب وہ دونوں جمع ہوئے اور حمل ظاہر ہوا اور ان دونوں نے تندرست بچہ کی دُعا کی اور ایسا بچہ ملنے پر ادائے شکر کا عہد کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ویسا ہی بچہ عنایت فرمایا۔ اُن کی حالت یہ ہوئی کہ کبھی تو وہ اس بچہ کو طبائع کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے دہریوں کا حال ہے کبھی ستاروں کی طرف جیسا کواکب پرستوں کا طریقہ ہے کبھی بتوں کی طرف جیسا بت پرستوں کا دستور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اُن کے اس شرک سے برتر ہے۔ (کبیر) ؀۳۷۱ یعنی اس کے باپ کی جنس سے اس کی بی بی بنائی۔ ؀۳۷۲ مرد کا چھانا کنایہ ہے جماع کرنے سے اور ہلکا سا پیٹ رہنا ابتدائے حمل کی حالت کا بیان ہے۔ ؀۳۷۳ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں قریش کو خطاب ہے جو قُصَی کی اولاد ہیں اُن سے فرمایا گیا کہ تمہیں ایک شخص قُصَی سے پیدا کیا اور اس کی بی بی اسی کی جنس سے عربی قرشی کی تاکہ اس سے چین وآرام پائے پھر جب اُن کی درخواست کے مطابق انہیں تندرست بچہ عنایت کیا تو انہوں نے اللہ کی اس عطا میں دُوسروں کو شریک بنایا اور اپنے چاروں بیٹوں کا نام عبد مناف، عبدالعزیٰ، عبدقُصَی اور عبدالدار رکھا۔ ؀۳۷۴ یعنی بتوں کو جنہوں نے کچھ نہیں بنایا۔

يُخْلَقُوْنَ ۚ﴿۱۹۱﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ

خود بنائے ہوئے ہیں اور نہ وہ ان کو کوئی مدد پہنچا سکیں اور نہ اپنی جانوں کی مدد کریں ف۳۷۵ اور اگر

تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ

تم انھیں ف۳۷۶ راہ کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہ آئیں ف۳۷۷ تم پر ایک سا ہے چاہے انھیں پکارو یا

صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ

چپ رہو ف۳۷۸ بے شک وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں ف۳۷۹ تو اُنھیں پکارو

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۫

پھر وہ تمہیں جواب دیں اگر تم سچے ہو کیا اُن کے پاؤں ہیں جن سے چلیں

اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ

یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یا ان کے آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا ان کے

اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

کان ہیں جن سے سُنیں ف۳۸۰ تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤں چلو اور مجھے مہلت نہ دو ف۳۸۱

اِنَّ وَلِیِّ ۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ

بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری ف۳۸۲ اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے ف۳۸۳ اور جنھیں

ف۳۷۵ اس میں بتوں کی بے قدری اور بطلانِ شرک کا بیان اور مشرکین کے کمالِ جہل کا اظہار ہے اور بتایا گیا ہے کہ عبادت کا مستحق وہی ہوسکتا ہے جو عابد کو نفع پہنچانے اور اس کا ضرر دفع کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔ مشرکین جن بُتوں کو پوجتے ہیں ان کی بے قدرتی اس درجہ کی ہے کہ وہ کسی چیز کے بنانے والے نہیں کسی چیز کے بنانے والے تو کیا ہوتے خود اپنی ذات میں دُوسرے سے بے نیاز نہیں، آپ مخلوق ہیں، بنانے والے کے محتاج ہیں، اس سے بڑھ کر بے اختیاری یہ ہے کہ وہ کسی کی مدد نہیں کرسکتے اور کسی کی کیا مدد کریں خود انہیں ضرر پہنچے تو دفع نہیں کرسکتے، کوئی انہیں توڑ دے، گرادے، جو چاہے کرے، وہ اس سے اپنی حفاظت نہیں کرسکتے ایسے مجبور بے اختیار کو پوجنا انتہا درجہ کا جہل ہے۔ ف۳۷۶ یعنی بتوں کو ف۳۷۷ کیونکہ وہ نہ سُن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں ف۳۷۸ وہ بہر حال عاجز ہیں، ایسے کو پوجنا اور معبود بنانا بڑی بے خِرَدِی (بے عقلی) ہے ف۳۷۹ اور اللہ کے مملوک ومخلوق کسی طرح پوجنے کے قابل نہیں، اس پر بھی اگر تم انہیں معبود کہتے ہو ف۳۸۰ یہ کچھ بھی نہیں تو پھر اپنے سے کمتر کو پُوج کر کیوں ذلیل ہوتے ہو۔ ف۳۸۱ شانِ نزول: سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بُت پرستی کی مذمت کی اور بُتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتوں کو برا کہنے والے تباہ ہوجاتے ہیں، برباد ہوجاتے ہیں، یہ بُت انہیں ہلاک کردیتے ہیں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اگر بتوں میں کچھ قدرت سمجھتے ہو تو انہیں پُکارو! اور میری نقصان رسانی میں اُن سے مدد لو اور تم بھی جو مکر وفریب کرسکتے ہو وہ میرے مقابلہ میں کرو اور اس میں دیر نہ کرو، مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں اور تم سب میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ ف۳۸۲ اور میری طرف وحی بھیجی اور میری عزّت کی۔ ف۳۸۳ اور ان کا حافظ وناصر ہے اس پر بھروسہ رکھنے والوں کو مشرکین وغیرہ کا کیا اندیشہ تم اور تمہارے معبود مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَ

اس کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کرسکتے اور نہ خود اپنی مدد کریں ف۳۸۴ اور

اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا ؕ وَ تَرٰىهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَ هُمْ

اگر انھیں راہ کی طرف بلاؤ تو نہ سنیں اور تو انھیں دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں ف۳۸۵ اور انھیں

لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾

کچھ بھی نہیں سوجھتا اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منھ پھیر لو

وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾

اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (کسی برے کام پر اُکسائے) ف۳۸۶ تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سُنتا جانتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىِٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ

بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انھیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہوجاتے ہیں اسی وقت ان کی

مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ ۚ وَ اِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَ اِذَا

آنکھیں کھل جاتی ہیں ف۳۸۷ اور وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں ف۳۸۸ شیطان انھیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر کمی (کوتاہی) نہیں کرتے اور اے محبوب

لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا اجْتَبَیْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ مِنْ

جب تم ان کے پاس کوئی آیت نہ لاؤ تو کہتے ہیں تم نے دل سے کیوں نہ بنائی تم فرماؤ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے رب سے

رَّبِّیْ ۚ هٰذَا بَصَآىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ

وحی ہوتی ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھولنا ہے اور ہدایت اور رحمت مسلمانوں کے لئے اور

اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَ اذْكُرْ

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو ف۳۸۹ اور اپنے رب

ف۳۸۴ تو میرا کیا بگاڑ سکیں گے۔ ف۳۸۵ کیونکہ بتوں کی تصویریں اس شکل کی بنائی جاتی تھیں جیسے کوئی دیکھ رہا ہے۔ ف۳۸۶ کوئی وسوسہ ڈالے۔ ف۳۸۷ اور وہ اس وسوسے کو دُور کردیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ف۳۸۸ یعنی کفار۔ ف۳۸۹ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآن کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارج نماز اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے، جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرف ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے باب میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں خطبہ سننے کے لئے گوش برآواز ہونے (خطبہ بغور سننے) اور خاموش رہنے کا حکم ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نماز و خطبہ دونوں میں بغور سُننا اور خاموش رہنا واجب ثابت ہوتا ہے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے آپ نے کچھ لوگوں کو سُنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ قرأت کرتے ہیں تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنی سمجھو۔ غرض اس آیت سے قراءت خَلْفُ الْاِمَام (نمازِ باجماعت میں امام کے پیچھے قراءت) کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کو اس کے مقابل حجت قرار دیا جاسکے۔ قراءت خَلْفُ الْاِمَام کی تائید میں سب سے

رَبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ

کو اپنے دل میں یاد کرو ف٣٩٠ زاری (عاجزی) اور ڈر سے اور بے آواز نکلے زبان سے صبح

وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿٢٠٥﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا

اور شام ف٣٩١ اور غافلوں میں نہ ہونا بے شک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں ف٣٩٢

یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ السجدة ع ع ٢٤ ١٨ ١٤ السجدة

اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بولتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ف٣٩٣

اٰیاتها ٧٥ ﴿ ٨ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِیَّةٌ ٨٨ ﴾ رکوعاتها ١٠

سورہ انفال مدنیہ ہے، اس میں پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف١

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں ف٢ تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ و رسول ہیں ف٣ تو اللہ سے ڈرو ف٤ اور

زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے: " لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ" مگر اس حدیث سے قراءت خَلْفُ الْاِمَام کا وجوب تو ثابت نہیں ہوتا صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی تو جبکہ حدیث: "قِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ" سے ثابت ہے کہ امام کا قراءت کرنا ہی مقتدی کا قراءت کرنا ہے تو جب امام نے قراءت کی اور مقتدی ساکت رہا تو اس کی قراءت حکمیہ ہوئی اس کی نماز بے قرأت کہاں رہی یہ قراءت حکمیہ ہے تو امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو جاتا ہے اور قراءت کرنے سے آیت کا اتباع ترک ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ وغیرہ کچھ نہ پڑھے۔ ف٣٩٠ اُوپر کی آیت کے بعد اس آیت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف سننے والے کو خاموش رہنا اور بے آواز نکالے دِل میں ذکر کرنا یعنی عظمت وجلالِ الٰہی کا استحضار (موجود ہونا) لازم ہے کَذَافِیْ تَفْسِیْر ابنِ جَرِیْر۔ اس سے امام کے پیچھے بلند یا پست آواز سے قرأت کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور دل میں عظمت و جلالِ حق کا استحضار ذکر قلبی ہے۔ مسئلہ: ذکر بالجہر اور ذکر بالاخفاء دونوں میں نصوص وارد ہیں جس شخص کو جس قسم کے ذکر میں ذوق وشوق تام واخلاص کامل میسر ہو اس کے لئے وہی افضل ہے، کذافی ردالمحتار وغیرہ۔ ف٣٩١ شام عصر ومغرب کے درمیان کا وقت ہے، ان دونوں وقتوں میں ذکر افضل ہے کیونکہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب تک نماز ممنوع ہے اس لئے ان وقتوں میں ذکر مستحب ہوا تا کہ بندے کے تمام اوقات قربت وطاعت میں مشغول رہیں۔ ف٣٩٢ یعنی ملائکہ مقربین ف٣٩٣ یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، ان کے پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ لازم ہو جاتا ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: جب آدمی آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے افسوس بنی آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا وہ سجدہ کر کے جنتی ہوا اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں انکار کر کے جہنمی ہو گیا۔ ف١ یہ سورت مدنی ہے بجز سات آیتوں کے جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں اور "اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ" سے شروع ہوتی ہیں، اس میں پچھتر آیتیں اور ایک ہزار پچھتر کلمے اور پانچ ہزار اسّی حروف ہیں۔ ف٢ شانِ نزول: حضرت عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہم اہلِ بدر کے حق میں نازل ہوئی جب غنیمت کے معاملہ میں ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور بدمزگی کی نوبت آ گئی تو اللہ تعالٰی نے معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکال کر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا۔ آپ نے وہ مال برابر تقسیم کر دیا۔ ف٣ جیسے چاہیں تقسیم فرمائیں۔ ف٤ اور باہم اختلاف نہ کرو۔

أَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ①

اپنے آپس میں میل(صلح صفائی) رکھو اور اللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ

ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ف۵ ان کے دل ڈر جائیں اور جب اُن پر

عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ② الَّذِينَ يُقِيمُونَ

اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں ف۶ وہ جو نماز قائم

الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ③ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ

رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے

دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ④ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ

درجے ہیں ان کے رب کے پاس ف۷ اور بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۸ جس طرح اے محبوب تمہیں تمہارے رب نے

مِن بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ⑤

تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا ف۹ اور بے شک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ف۱۰

ف۵ تو اس کے عظمت و جلال سے ف۶ اور اپنے تمام کاموں کو اس کے سپرد کریں۔ ف۷ بقدر اُن کے اعمال کے کیونکہ مؤمنین کے احوال ان اوصاف میں متفاوت ہیں اس لئے اُن کے مراتب بھی جُدا گانہ ہیں۔ ف۸ جو ہمیشہ اکرام و تعظیم کے ساتھ بے محنت و مشقت عطا کی جائے۔ ف۹ یعنی مدینہ طیبہ سے بدر کی طرف۔ ف۱۰ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ اُن کی تعداد کم ہے، ہتھیار تھوڑے ہیں، دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے۔ مختصر واقعہ یہ ہے کہ ابوسفیان کے ملک شام سے ایک قافلہ کے ساتھ آنے کی خبر پا کر سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ اُن کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئے مکہ مکرمہ سے ابوجہل قریش کا ایک لشکر گراں لے کر قافلہ کی امداد کے لئے روانہ ہوا۔ ابوسفیان تو رستہ سے کترا کر مع اپنے قافلہ کے ساحل بحر کی راہ چل پڑے اور ابوجہل سے اس کے رفیقوں نے کہا کہ قافلہ تو بچ گیا اب مکہ مکرمہ واپس چل، تو اس نے انکار کر دیا اور وہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے قصد سے بدر کی طرف چل پڑا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار کے دونوں گروہوں میں سے ایک پر مسلمانوں کو فتح مند کرے گا خواہ قافلہ ہو یا قریش کا لشکر۔ صحابہ نے اس میں موافقت کی مگر بعض کو یہ عذر ہوا کہ ہم اِس تیاری سے نہیں چلے تھے اور نہ ہماری تعداد اتنی ہے نہ ہمارے پاس کافی سامانِ اسلحہ ہے، یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گراں گزرا اور حضور نے فرمایا کہ قافلہ تو ساحل کی طرف نکل گیا اور ابوجہل سامنے آرہا ہے۔ اس پر ان لوگوں نے پھر عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیك وسلم قافلے ہی کا تعاقب کیجئے اور لشکرِ دُشمن کو چھوڑ دیجئے۔ یہ بات ناگوار خاطرِ اقدس ہوئی تو حضرت صدیق اکبر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کھڑے ہو کر اپنے اخلاص و فرمانبرداری اور رضا جوئی و جاں نثاری کا اظہار کیا اور بڑی قوت و استحکام کے ساتھ عرض کی کہ وہ کسی طرح مرضیٔ مبارک کے خلاف سستی کرنے والے نہیں ہیں پھر اور صحابہ نے بھی عرض کیا کہ اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو امر فرمایا اس کے مطابق تشریف لے چلیں، ہم ساتھ ہیں، کبھی تخلف نہ کریں (پیچھے نہ رہیں) گے، ہم آپ پر ایمان لائے، ہم نے آپ کی تصدیق کی، ہم نے آپ کے اتباع کے عہد کئے، ہمیں آپ کی اتباع میں سمندر کے اندر کُود جانے سے بھی عذر نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا: چلو اللہ کی برکت پر بھروسہ کرو، اُس نے مجھے وعدہ دیا ہے، میں تمہیں بشارت دیتا ہوں، مجھے دشمنوں کے گرنے کی جگہ نظر آرہی ہے اور حضور نے کفّار کے مرنے اور گرنے کی جگہ نام بنام بتا دیں اور ایک ایک کی جگہ پر نشانات لگا دیئے اور یہ معجزہ دیکھا گیا کہ ان میں سے جو مر کر گرا اسی نشان پر گرا، اس سے خطا نہ کی۔

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ

سچی بات میں تم سے جھگڑتے تھے ف۱۱ بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی ف۱۲ گویا وہ آنکھوں دیکھی موت کی طرف

يَنْظُرُوْنَ ﴿٦﴾ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ

ہانکے جاتے ہیں ف۱۳ اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں ف۱۴ میں ایک تمہارے لئے ہے اور تم یہ چاہتے تھے

اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ

کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکا (کسی نقصان کا ڈر) نہیں ف۱۵ اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے سچ کو سچ کر دکھائے ف۱۶

وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ

اور کافروں کی جڑ کاٹ دے (ہلاک کردے) ف۱۷ کہ سچ کو سچ کرے اور جھوٹ کو جھوٹا ف۱۸ پڑے برا

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ

مانیں مجرم جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے ف۱۹ تو اُس نے تمہاری سُن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار

مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿٩﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ

فرشتوں کی قطار سے ف۲۰ اور یہ تو اللہ نے کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لئے کہ تمہارے دل

قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ اِذْ ع ١٥ ٢

چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے ف۲۱ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے جب

ف۱۱ اور کہتے تھے کہ ہمیں لشکرِ قریش کا حال ہی معلوم نہ تھا کہ ہم اُن کے مقابلہ کی تیاری کر کے چلتے۔ ف۱۲ یہ بات کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کرتے ہیں حکمِ الٰہی سے کرتے ہیں اور آپ نے اعلان فرما دیا ہے کہ مسلمانوں کو غیبی مدد پہنچے گی۔ ف۱۳ یعنی قریش سے مقابلہ انہیں ایسا مہیب (بڑا بھیانک) معلوم ہوتا ہے۔ ف۱۴ یعنی ابوسفیان کے قافلے اور ابوجہل کے لشکر۔ ف۱۵ یعنی ابوسفیان کا قافلہ ف۱۶ دینِ حق کو غلبہ دے، اس کو بلند و بالا کرے۔ ف۱۷ اور انہیں اس طرح ہلاک کرے کہ اُن میں سے کوئی باقی نہ بچے۔ ف۱۸ یعنی اسلام کو ظہور و ثبات عطا فرمائے اور کُفر کو مٹائے۔ ف۱۹ شانِ نزول: مسلم شریف کی حدیث ہے روزِ بدر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو ملاحظہ فرمایا کہ ہزار ہیں اور آپ کے اصحاب تین سو دس سے کچھ زیادہ تو حضور قبلے کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے مبارک ہاتھ پھیلا کر اپنے ربّ سے یہ دعا کرنے لگے یارب! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے پورا کر، یارب! جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا عنایت فرما، یارب! اگر تو اہلِ اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کردے گا تو زمین میں تیری پرستش نہ ہوگی۔ اسی طرح حضور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ دوش (شانۂ) مبارک سے چادر شریف اتر گئی تو حضرت ابوبکر حاضر ہوئے اور چادر مبارک دوشِ اقدس پر ڈالی اور عرض کیا: یا نبیَ اللہ! آپ کی مناجات اپنے رب کے ساتھ کافی ہوگئی، وہ بہت جلد اپنا وعدہ پُورا فرمائے گا، اس پر یہ آیتِ شریفہ نازل ہوئی۔ ف۲۰ چنانچہ اوّل ہزار فرشتے آئے پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مسلمان اس روز کافروں کا تعاقب کرتے تھے اور کافر مسلمان کے آگے آگے بھاگتا جاتا تھا اچانک اوپر سے کوڑے کی آواز آتی تھی اور سوار کا یہ کلمہ سنا جاتا تھا: (اَقْدِمْ حَيْزُوْم) یعنی آگے بڑھ اے حیزوم! (حیزوم حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے) اور نظر آتا تھا کہ کافر گر کر مر گیا اور اس کی ناک تلوار سے اڑا دی گئی اور چہرہ زخمی ہوگیا۔ صحابہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے یہ معائنے بیان کئے تو حضور نے فرمایا کہ یہ آسمانِ سوم کی مدد ہے۔ ابوجہل نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہاں سے ضرب آتی تھی؟ مارنے والا تو ہم کو نظر نہیں آتا تھا۔ آپ نے فرمایا: فرشتوں کی طرف سے، تو کہنے لگا: پھر وہی تو غالب ہوئے تم تو غالب نہیں ہوئے۔ ف۲۱ تو بندے

يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً

اُس نے تمہیں اُونگھ سے گھیر دیا تو اُس کی طرف سے چین (تسکین) تھی ف۲۲ اور آسمان سے تم پر پانی اُتارا

لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ

کہ تمہیں اس سے ستھرا کردے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمادے اور تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھائے اور

يُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا

اس سے تمہارے قدم جمادے ف۲۳ جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا

کو ثابت رکھو ف۲۴ عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو کافروں

فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا

کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور (جوڑ) پر ضرب لگاؤ ف۲۵ یہ اس لئے کہ انھوں نے اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب

کو چاہئے کہ اسی پر بھروسہ کرے اور اپنے زور وقوت اور اسباب و جماعت پر ناز نہ کرے۔ ف۲۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اللہ کی طرف سے ہے اور نماز میں ہو تو شیطان کی طرف سے ہے جنگ میں غنودگی کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اُسے نیند اور اونگھ نہیں آتی وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے۔ خوفِ شدید کے وقت غنودگی آنا حصولِ امن اور زوالِ خوف کی دلیل ہے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ جب مسلمانوں کو دشمنوں کی کثرت اور مسلمانوں کی قلت سے جانوں کا خوف ہوا اور بہت زیادہ پیاس لگی تو ان پر غنودگی ڈال دی گئی جس سے انہیں راحت حاصل ہوئی اور تکان اور پیاس رفع ہوئی اور وہ دشمن سے جنگ کرنے پر قادر ہوئے۔ یہ اُونگھ اُن کے حق میں نعمت تھی اور یکبارگی سب کو آئی جماعتِ کثیر کا خوفِ شدید کی حالت میں اسی طرح یکبارگی اونگھ جانا خلاف عادت ہے اسی لئے بعض علماء نے فرمایا: یہ اونگھ معجزہ کے حکم میں ہے۔ (خازن) ف۲۳ روزِ بدر مسلمان ریگستان میں اُترے اُن کے اور اُن کے جانوروں کے پاؤں ریت میں دھنسے جاتے تھے اور مشرکین ان سے پہلے لبِ آب قبضہ کر چکے تھے۔ صحابہ میں بعض حضرات کو وضو کی بعض کو غسل کی ضرورت تھی اور پیاس کی شدت تھی تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم حق پر ہو تم میں اللہ کے نبی ہیں اور تم اللہ والے ہو اور حال یہ ہے کہ مشرکین غالب ہو کر پانی پر پہنچ گئے تم بغیر وضو اور غسل کئے نمازیں پڑھتے ہو تو تمہیں دشمن پر فتح یاب ہونے کی کس طرح امید ہے تو اللہ تعالٰی نے مینہ بھیجا جس سے جنگل سیراب ہو گیا اور مسلمانوں نے اس سے پانی پیا اور غسل کئے اور وضو کئے اور اپنی سواریوں کو پلایا اور اپنے برتنوں کو بھرا اور غبار بیٹھ گیا اور زمین اس قابل ہو گئی کہ اس پر قدم جمنے لگے اور شیطان کا وسوسہ زائل ہوا اور صحابہ کے دل خوش ہوئے اور یہ نعمت فتح وظفر حاصل ہونے کی دلیل ہوئی۔ ف۲۴ ان کی اعانت کر کے اور انہیں بشارت دے کر ف۲۵ ابوداؤد مازنی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ میں مشرک کی گردن مارنے کے لئے اس کے درپے ہوا، اس کا سر میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا کہ اس کو کسی اور نے قتل کیا۔ سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ روزِ بدر ہم میں سے کوئی تلوار سے اشارہ کرتا تھا تو اس کی تلوار پہنچنے سے پہلے ہی مشرک کا سر جسم سے جدا ہو کر گر جاتا تھا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یک مشت سنگریزے کفار پر پھینک کر مارے تو کوئی کافر ایسا نہ بچا جس کی آنکھوں میں اس میں سے کچھ پڑا نہ ہو۔ بدر کا یہ واقعہ صبح جمعہ سترہ رمضان مبارک ۲ ہجری میں پیش آیا۔

الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ یٰۤاَیُّهَا

سخت ہے یہ تو چکھو ف۲۶ اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ کافروں کو آگ کا عذاب ہے ف۲۷ اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾ ج

ایمان والو جب کافروں کے لام(لشکر) سے تمہارا مقابلہ ہو تو انھیں پیٹھ نہ دو ف۲۸

وَ مَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ

اور جو اس دن انھیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو

فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿١٦﴾ فَلَمْ

تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی ف۲۹ تو تم

تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ

نے انھیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے ف۳۰ اُنھیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے

رَمٰى ۚ وَ لِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿١٧﴾

پھینکی اور اس لئے کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے بےشک اللہ سنتا جانتا ہے

ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَیْدِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿١٨﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ

یہ ف۳۱ تو لو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ کافروں کا داؤں سست کرنے والا ہے اے کافرو اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ

الْفَتْحُ ۚ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَ لَنْ تُغْنِیَ

تم پر آچکا ف۳۲ اور اگر باز آؤ ف۳۳ تو تمہارا بھلا ہے اور اگر تم پھر شرارت کرو تو ہم پھر سزا دیں گے اور تمہارا جتھا (گروہ)

ف۲۶ جو بدر میں پیش آیا اور کفار مقتول اور مقید (قید) ہوئے یہ تو عذاب دنیا ہے۔ ف۲۷ آخرت میں ف۲۸ یعنی اگر کفار تم سے زیادہ بھی ہوں تو ان کے مقابلہ سے نہ بھاگو۔ ف۲۹ یعنی مسلمانوں میں سے جو جنگ میں کفار کے مقابلہ سے بھاگا وہ غضبِ الٰہی میں گرفتار ہوا، اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، سوائے دو حالتوں کے: ایک تو یہ کہ لڑائی کا ہنر یا کرتب کرنے کے لئے پیچھے ہٹا ہو وہ پیٹھ دینے اور بھاگنے والا نہیں ہے۔ دوسرے جو اپنی جماعت میں ملنے کے لئے پیچھے ہٹا وہ بھی بھاگنے والا نہیں ہے۔ ف۳۰ شانِ نزول: جب مسلمان جنگِ بدر سے واپس ہوئے تو ان میں سے ایک کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا دوسرا کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اس قتل کو تم اپنے زور و قوت کی طرف نسبت نہ کرو کہ یہ درحقیقت اللہ کی امداد اور اس کی تقویت اور تائید ہے۔ ف۳۱ فتح و نصرت ف۳۲ شانِ نزول: یہ خطاب مشرکین کو ہے جنہوں نے بدر میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور ان میں سے ابوجہل نے اپنی اور حضور کی نسبت یہ دعا کی کہ یارب! ہم میں جو تیرے نزدیک اچھا ہو اس کی مدد کر اور جو بُرا ہو اُسے مبتلائے مصیبت کر اور ایک روایت میں ہے کہ مشرکین نے مکہ مکرمہ سے بدر کو چلتے وقت کعبہ معظّمہ کے پردوں سے لپٹ کر یہ دُعا کی تھی کہ یارب! اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق پر ہوں تو ان کی مدد فرما اور اگر ہم حق پر ہوں تو ہماری مدد کر اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو فیصلہ تم نے چاہا تھا وہ کر دیا گیا اور جو گروہ حق پر تھا اس کو فتح دی گئی یہ تمہارا مانگا ہوا فیصلہ ہے، اب آسمانی فیصلہ سے بھی جو ان کا طلب کیا ہوا تھا اسلام کی حقانیت ثابت ہوئی۔ ابوجہل بھی اس جنگ میں ذلّت اور رسوائی کے ساتھ مارا گیا اور اس کا سر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر کیا گیا۔ ف۳۳ سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۠ ﴿۱۹﴾ يٰۤاَيُّهَا ع ۲/۹ ۱۲

تمہیں کچھ کام نہ دے گا چاہے کتنا ہی بہت ہو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۚۖ ﴿۲۰﴾

ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو ف۳۴ اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ

اور ان جیسے نہ ہونا جنھوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے ف۳۵ بے شک سب جانوروں

الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَوْ عَلِمَ

میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں ف۳۶ اور اگر اللہ ان میں

اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

کچھ بھلائی ف۳۷ جانتا تو انھیں سُنا دیتا اور اگر ف۳۸ سنا دیتا جب بھی انجام کار منہ پھیر کر پلٹ جاتے ف۳۹

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ

اے ایمان والو اللہ ورسول کے بلانے پر حاضر ہو ف۴۰ جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی ف۴۱

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہوجاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے

کے ساتھ عداوت اور حضور کے ساتھ جنگ کرنے سے ف۳۴ کیونکہ رسول کی اطاعت اور اللہ کی اطاعت ایک ہی چیز ہے، جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ ف۳۵ کیونکہ جو سُن کر نفع نہ اُٹھائے اور نصیحت پذیر نہ ہو اس کا سُننا سُننا ہی نہیں ہے، یہ منافقین و مشرکین کا حال ہے، مسلمانوں کو اس حال سے دُور رہنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ ف۳۶ نہ وہ حق سنتے ہیں نہ حق بولتے ہیں نہ حق کو سمجھتے ہیں کان اور زبان وعقل سے فائدہ نہیں اٹھاتے، جانوروں سے بھی بدتر ہیں کیونکہ یہ دیدہ ودانستہ بہرے گونگے بنتے ہیں اور عقل سے دشمنی کرتے ہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت بنی عبدُ الدّار بن قُصی کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ جو کچھ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہم اس سے بہرے، گونگے، اندھے ہیں۔ یہ سب لوگ جنگ اُحد میں مقتول ہوئے اور ان میں سے صرف دو شخص ایمان لائے: مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ۔ ف۳۷ یعنی صدق ورغبت ف۳۸ بحالت موجودہ یہ جانتے ہوئے کہ اُن میں صدق رغبت نہیں ہے۔ ف۳۹ اپنے عناد (بغض) اور حق سے دشمنی کے باعث ف۴۰ کیونکہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے۔ بخاری شریف میں سعید بن معلّی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا، مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا پھر میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو؟ ایسا ہی دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے تھے، حضور نے انہیں پکارا، انہوں نے جلدی نماز تمام کر کے سلام عرض کیا، حضور نے فرمایا: تمہیں جواب دینے سے کیا بات مانع ہوئی؟ عرض کیا: حضور میں نماز میں تھا۔ حضور نے فرمایا: کیا تم نے قرآن پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو؟ عرض کیا: بیشک آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ ف۴۱ اس چیز سے یا ایمان مراد ہے کیونکہ کافر مُردہ ہوتا ہے، ایمان سے اس کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ قتادہ نے کہا کہ وہ چیز قرآن ہے کیونکہ اس سے دِلوں کی زندگی ہے اور اس میں نجات ہے اور عصمتِ دارین ہے۔ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ وہ چیز جہاد ہے کیونکہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ ذلّت کے بعد عزت عطا فرماتا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ وہ شہادت ہے اس لئے کہ شہداء

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا

اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا ف۴۲ اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ

کہ اللہ کا عذاب سخت ہے اور یاد کرو ف۴۳ جب تم تھوڑے تھے ملک میں

فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ

دبے ہوئے ف۴۴ ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں ف۴۵ جگہ دی اور اپنی مدد سے زور دیا

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

اور ستھری چیزیں تمہیں روزی دیں ف۴۶ کہ کہیں تم احسان مانو اے ایمان والو اللہ

تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ

و رسول سے دغا نہ کرو ف۴۷ اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت اور

اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں۔ ف۴۲ بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازل ہوا تو یہ نہ ہوگا کہ اس میں خاص ظالم اور بدکار ہی مبتلا ہوں بلکہ وہ نیک اور بد سب کو پہنچ جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان ممنوعات نہ ہونے دیں یعنی اپنے مقدور (طاقت) تک برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہوگا، خطا کار اور غیر خطا کار سب کو پہنچے گا۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جب تک کہ عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ ممنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اس کے روکنے اور منع کرنے پر قادر ہوں باوجود اس کے نہ روکیں نہ منع کریں، جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب میں عام و خاص سب کو مبتلا کرتا ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرم معاصی ہو اور وہ لوگ باوجود قدرت کے اس کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر ترک کرتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی وہ اپنے اس ترکِ فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔ ف۴۳ اے مؤمنین مہاجرین! ابتدائے اسلام میں ہجرت کرنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں۔ ف۴۴ قریش تم پر غالب تھے اور تم ف۴۵ مدینہ طیبہ میں۔ ف۴۶ یعنی اموالِ غنیمت جو تم سے پہلے کسی امت کے لئے حلال نہیں کئے گئے تھے۔ ف۴۷ فرائض کا چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ سے خیانت کرنا ہے اور سنت کا ترک کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ شانِ نزول: یہ آیت ابولبابہ ہارون بن عبد المنذر انصاری کے حق میں نازل ہوئی۔ واقعہ یہ تھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود بنی قریظہ کا دو ہفتے سے زیادہ عرصہ تک محاصرہ فرمایا وہ اس محاصرہ سے تنگ آگئے اور اُن کے دل خائف ہوگئے تو اُن سے اُن کے سردار کعب بن اسد نے یہ کہا کہ اب تین شکلیں (صورتیں) ہیں یا تو اس شخص یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرو اور ان کی بیعت کرلو کیونکہ قسم بخدا وہ نبی مرسل ہیں، یہ ظاہر ہو چکا اور یہ وہی رسول ہیں جن کا ذکر تمہاری کتاب میں ہے، ان پر ایمان لے آئے تو جان، مال، اہل و اولاد سب محفوظ رہیں گے، مگر اس بات کو قوم نے نہ مانا تو کعب نے دوسری شکل (صورت) پیش کی اور کہا کہ تم اگر اسے نہیں مانتے تو آؤ پہلے ہم اپنے بی بی بچوں کو قتل کر دیں پھر تلواریں کھینچ کر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے مقابل آئیں کہ اگر ہم اس مقابلہ میں ہلاک بھی ہو جائیں تو ہمارے ساتھ اپنے اہل و اولاد کا غم تو نہ رہے۔ اس پر قوم نے کہا کہ اہل و اولاد کے بعد جینا ہی کس کام کا؟ تو کعب نے کہا کہ یہ بھی منظور نہیں ہے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی درخواست کرو شاید اس میں کوئی بہتری کی صورت نکلے تو انہوں نے حضور سے صلح کی درخواست کی لیکن حضور نے منظور نہ فرمایا سوائے اس کے کہ اپنے حق میں سعد بن معاذ کے فیصلہ کو منظور کریں، اس پر اُنہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابولبابہ کو بھیج دیجئے کیونکہ ابولبابہ سے ان کے تعلقات تھے اور ابولبابہ کا مال اور ان کی اولاد اور اُن کے عیال سب بنی قریظہ کے پاس تھے۔ حضور نے ابولبابہ کو بھیج دیا بنی قریظہ نے اُن سے رائے دریافت کی کہ کیا ہم سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور کرلیں کہ جو کچھ وہ ہمارے

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ ع ۳ ۹ ۱۷

جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے ف۴۸ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ف۴۹

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ

اے ایمان والو اگر اللہ سے ڈرو گے ف۵۰ تو تمہیں وہ دے گا جس سے حق کو باطل سے جدا کرلو اور تمہاری

عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾ وَ اِذْ یَمْكُرُ

برائیاں اُتار دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور اے محبوب یاد کرو جب کافر

بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ؕ وَ یَمْكُرُوْنَ

تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند (قید) کرلیں یا شہید کردیں یا نکال (جلاوطن کر) دیں ف۵۱ اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے

حق میں فیصلہ دیں وہ ہمیں قبول ہوا ابولبابہ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ یہ تو گلے کٹوانے کی بات ہے، ابولبابہ کہتے ہیں کہ میرے قدم اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے تھے کہ میرے دل میں یہ بات جم گئی کہ مجھ سے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت واقع ہوئی یہ سوچ کر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو نہ آئے سیدھے مسجد شریف پہنچے اور مسجد شریف کے ایک ستون سے اپنے آپ کو بندھوا لیا اور اللہ کی قسم کھائی کہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے یہاں تک کہ مرجائیں یا اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول کرے۔ وقتاً فوقتاً ان کی بی بی آکر انہیں نمازوں کے لئے اور انسانی حاجتوں کے لیے کھول دیا کرتی تھیں اور پھر باندھ دیئے جاتے تھے۔ حضور کو جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا کہ ابولبابہ میرے پاس آتے تو میں اُن کے لئے مغفرت کی دعا کرتا لیکن جب انہوں نے یہ کیا ہے تو میں انہیں نہ کھولوں گا جب تک اللہ اُن کی توبہ قبول نہ کرے۔ وہ سات روز بندھے رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ بیہوش ہوکر گر گئے پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کی۔ صحابہ نے انہیں توبہ قبول ہونے کی بشارت دی تو انہوں نے کہا: میں خدا کی قسم! نہ کُھلوں گا جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خود نہ کھولیں۔ حضرت نے انہیں اپنے دستِ مبارک سے کھول دیا۔ ابولبابہ نے کہا میری توبہ اس وقت پوری ہوگی جب میں اپنی قوم کی بستی چھوڑ دوں جس میں مجھ سے یہ خطا سرزد ہوئی اور میں اپنے کل مال کو اپنے ملک سے نکال دوں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہائی مال کا صدقہ کرنا کافی ہے۔ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴۸ کہ آخرت کے کاموں میں سدِّ راہ (رکاوٹ) ہوتا ہے۔ ف۴۹ تو عاقل کو چاہئے کہ اسی کا طلبگار رہے اور مال و اولاد کے سبب سے اس سے محروم نہ ہو۔ ف۵۰ اس طرح کہ گناہ ترک کرو اور طاعت بجالاؤ۔ ف۵۱ اس میں اس واقعہ کا بیان ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما نے ذکر فرمایا کہ کفارِ قریش دارالندوہ (کمیٹی گھر) میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے اور ابلیس لعین ایک بڈھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخ نجد ہوں مجھے تمہارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا، مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا، میں تمہارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمہاری مدد کروں گا، انہوں نے اس کو شامل کرلیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی، ابوالبختری نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کردو اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو دروازہ بند کردو صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے اور وہیں وہ ہلاک ہوکر رہ جائیں، اس پر شیطان لعین جو شیخ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہا نہایت ناقص رائے ہے، یہ خبر مشہور ہوگی اور اُن کے اصحاب آئیں گے اور تم سے مقابلہ کریں گے اور ان کو تمہارے ہاتھ سے چھڑا لیں گے۔ لوگوں نے کہا: شیخ نجدی ٹھیک کہتا ہے۔ پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اُس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ اُن کو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو اونٹ پر سوار کرکے اپنے شہر سے نکال دو پھر وہ جو کچھ بھی کریں اس سے تمہیں کچھ ضرر نہیں۔ ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا اور کہا: جس شخص نے تمہارے ہوش اُڑا دیئے اور تمہارے دانشمندوں کو حیران بنا دیا اس کو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو! تم نے اس کی شیریں کلامی، سیف زبانی دلکشی نہیں دیکھی ہے! اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دُوسری قوم کے قلوب تسخیر کرکے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے، اہلِ مجمع نے کہا: شیخ نجدی کی رائے ٹھیک ہے، اس پر ابوجہل کھڑا ہوا اور اُس نے یہ رائے دی کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور ان کو تیز تلواریں دی جائیں وہ سب یکبارگی حضرت پر حملہ آور ہوکر قتل کردیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑسکیں گے۔ غایت یہ ہے کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے وہ دے دیا جائے گا۔ ابلیس لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابوجہل کی بہت تعریف کی

وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا

اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر اور جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں

قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

ہاں ہم نے سنا ہم چاہتے تو ایسی ہم بھی کہہ دیتے یہ تو نہیں مگر اگلوں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ

کے قصے ف۵۲ اور جب بولے ف۵۳ کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے

فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ

تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا اور اللہ کا کام

اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ

نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو ف۵۴ اور اللہ انھیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ

اور اسی پر سب کا اتفاق ہوگیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ گزارش کیا اور عرض کیا کہ حضور اپنی خواب گاہ میں شب کو نہ رہیں، اللہ تعالیٰ نے اذن دیا ہے مدینہ طیبہ کا عزم فرمائیں، حضور نے حضرت علی مرتضیٰ کو شب میں اپنی خوابگاہ میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھو تمہیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی اور حضور دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشت خاک دستِ مبارک میں لی اور آیت "اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا" پڑھ کر محاصرہ کرنے والوں پر ماری سب کی آنکھوں اور سروں پر پہنچی سب اندھے ہوگئے اور حضور کو نہ دیکھ سکے اور حضور مع ابوبکر صدّیق کے غارِ ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی مرتضیٰ کو لوگوں کی امانتیں پہنچانے کے لئے مکہ مکرمہ میں چھوڑا مشرکین رات بھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے کا پہرہ دیتے رہے صبح کو جب قتل کے ارادہ سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی ہیں اُن سے حضور کو دریافت کیا کہ کہاں ہیں اُنہوں نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں تو تلاش کے لئے نکلے جب غار پر پہنچے تو مکڑی کے جالے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے حضور اس غار میں تین روز ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے۔ **ف۵۲ شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سن کر کہا تھا کہ ہم چاہتے تو ہم بھی ایسی ہی کتاب کہہ لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کا یہ مقولہ نقل کیا کہ اس میں ان کی کمال بے شرمی و بے حیائی ہے کہ قرآنِ پاک کی تَحدِّی فرمانے (للکارنے) اور فصحائے عرب کو قرآنِ کریم کے مثل ایک سورۃ بنالانے کی دعوتیں دینے اور ان سب کے عاجز و درماندہ (مجبور) رہ جانے کے بعد یہ کلمہ کہنا اور ایسا اِدّعائے باطل (باطل دعویٰ) کرنا نہایت ذلیل حرکت ہے۔ **ف۵۳** کفار اور ان میں یہ کہنے والا یا نضر بن حارث تھا یا ابوجہل جیسا کہ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے۔ **ف۵۴** کیونکہ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ بنا کر بھیجے گئے ہو اور سنتِ الٰہیہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اس کے نبی موجود ہوں ان پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہوجائیں اور کوئی نہ بچے۔ ایک جماعت مفسّرین کا قول ہے کہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان رہ گئے جو استغفار کیا کرتے تھے تو "وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ" نازل ہوا، جس میں بتایا گیا کہ جب تک استغفار کرنے والے ایماندار موجود ہیں اس وقت تک بھی عذاب نہ آئے گا پھر جب وہ حضرات بھی مدینہ طیّبہ کو روانہ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کا اذن دیا اور یہ عذاب موعود (جس کا وعدہ کیا گیا وہ) آ گیا جس کی نسبت اس آیت میں فرمایا: "وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ"۔ محمد بن اسحاق نے کہا کہ "مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ" بھی کفار کا مقولہ ہے جو اُن سے حکایۃً نقل کیا گیا، اللہ عزوجل نے اُن کی جہالت کا ذکر فرمایا کہ اس قدر احمق ہیں، آپ ہی تو یہ کہتے ہیں کہ یارب! اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر عذاب نازل کر، اور آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب تک آپ ہیں عذاب نازل نہ ہوگا۔ کیونکہ کوئی امت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کی جاتی۔ کس قدر معارِض (ایک دوسرے کے مخالف) اقوال ہیں۔

يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ
بخشش مانگ رہے ہیں ف۵۵ اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجدِ حرام
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ
سے روک رہے ہیں ف۵۶ اور وہ اس کے اہل نہیں ف۵۷ اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا
مگر ان میں اکثر کو علم نہیں اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر
مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
سیٹی اور تالی ف۵۸ تو اب عذاب چکھو ف۵۹ بدلہ اپنے کفر کا بے شک
كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا
کافر اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں ف۶۰ تو اب انہیں خرچ کریں گے
ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ
پھر وہ ان پر پچھتاوا ہوں گے ف۶۱ پھر مغلوب کردیئے جائیں گے اور کافروں کا حشر
يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٦﴾ۙ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ
جہنم کی طرف ہوگا اس لئے کہ اللہ گندے کو ستھرے سے جدا فرمادے ف۶۲ اور نجاستوں کو
بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ
تلے اوپر رکھ کر سب ایک ڈھیر بنا کر جہنم میں ڈال دے وہی نقصان
الْخٰسِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ؑ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ ع ۹ ۱۸
پانے والے ہیں ف۶۳ تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا ف۶۴

ف۵۵ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ''اِستغفار'' عذاب سے اَمن میں رہنے کا ذریعہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے دو اَمانیں اُتاریں، ایک میرا اُن میں تشریف فرما ہونا، ایک اُن کا اِستغفار کرنا ف۵۶ اور مومنین کو طوافِ کعبہ کیلئے نہیں آنے دیتے جیسا کہ واقعہ حُدیبیہ کے سال سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو روکا۔ ف۵۷ اور کعبہ کے اُمور میں تصرف و انتظام کا کوئی اختیار نہیں رکھتے کیونکہ مشرک ہیں۔ ف۵۸ یعنی نماز کی جگہ سیٹی اور تالی بجاتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور یہ فعل اُن کا یا تو اس اعتقادِ باطل سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت سے کہ ان کے اس شور سے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پریشانی ہو۔ ف۵۹ قتل و قید کا بدر میں ف۶۰ یعنی لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے مانع ہوں۔ شانِ نزول: یہ آیت کفّار میں سے ان بارہ قریشیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے لشکرِ کفّار کا کھانا اپنے ذمہ لیا تھا اور ہر ایک ان میں سے لشکر کو کھانا دیتا تھا ہر روز دس اونٹ۔ ف۶۱ کہ مال بھی گیا اور کام بھی نہ بنا۔ ف۶۲ یعنی گروہِ کفّار کو

وَ اِنۡ یَّعُوۡدُوۡا فَقَدۡ مَضَتۡ سُنَّتُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَاتِلُوۡہُمۡ حَتّٰی لَا

اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے ف۶۵ اور اگر ان سے لڑو یہاں تک

تَکُوۡنَ فِتۡنَۃٌ وَّ یَکُوۡنَ الدِّیۡنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ ۚ فَاِنِ انۡتَہَوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ بِمَا

کہ کوئی فساد ف۶۶ باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہوجائے پھر اگر وہ باز رہیں تو اللہ

یَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۳۹﴾ وَ اِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ مَوۡلٰىکُمۡ ؕ نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی

اُن کے کام دیکھ رہا ہے اور اگر وہ پھریں ف۶۷ تو جان لو کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ف۶۸ تو کیا ہی اچھا مولیٰ

وَ نِعۡمَ النَّصِیۡرُ ﴿۴۰﴾

اور کیا ہی اچھا مددگار

گروہِ مؤمنین سے ممتاز کردے۔ ف۶۳ کہ دنیا وآخرت کے ٹوٹے میں رہے اور اپنے مال خرچ کرکے عذابِ آخرت مول لیا۔ ف۶۴ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام لائے تو اس کا پہلا کفر اور معاصی (تمام گناہ) معاف ہوجاتے ہیں۔ ف۶۵ کہ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے اور اپنے انبیاء اور اولیاء کی مدد فرماتا ہے۔ ف۶۶ یعنی شرک ف۶۷ ایمان لانے سے ف۶۸ تم اس کی مدد پر بھروسہ رکھو۔

10

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي

اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو ف69 تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول اور قرابت

الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے ف70 اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں ف71 اور اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿41﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى

سب کچھ کرسکتا ہے جب تم نالے کے اُس کنارے تھے ف72 اور کافر پرلے کنارے

وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَ

اور قافلہ ف73 تم سے ترائی میں ف74 اور اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت پر برابر نہ پہنچتے ف75

لٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ

لیکن یہ اس لئے کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے ف76 کہ جو ہلاک ہو دلیل سے ہلاک ہو ف77

وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿42﴾ اِذْ يُرِيْكَهُمُ

اور جو جئے دلیل سے جئے ف78 اور بے شک اللہ ضرور سنتا جانتا ہے جب کہ اے محبوب اللہ تمہیں

ف69 خواہ قلیل یا کثیر۔ ''غنیمت'' وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کفار سے جنگ میں بطریق قہر وغلبہ حاصل ہو۔ مسئلہ: مالِ غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غانمین (غازیوں) کے۔ ف70 مسئلہ: غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے ایک حصہ جو کل مال کا پچیسواں حصہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہلِ قرابت کے لئے اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے۔ مسئلہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور اور آپ کے اہلِ قرابت کے حصے بھی یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائے گا۔ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا۔ ف71 اس دن سے روزِ بدر مراد ہے اور دونوں فوجوں سے مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں اور یہ واقعہ سترہ یا انیس رمضان کو پیش آیا۔ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی اور مشرکین ہزار کے قریب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہزیمت (شکست) دی ان میں سے ستّر سے زیادہ مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے۔ ف72 جو مدینہ طیبہ کی طرف ہے۔ ف73 قریش کا جس میں ابوسفیان وغیرہ تھے۔ ف74 تین میل کے فاصلہ پر ساحل کی طرف۔ ف75 یعنی اگر تم اور وہ باہم جنگ کا کوئی وقت معین کرتے پھر تمہیں اپنی قلت و بے سامانی اور ان کی کثرت وسامان کا حال معلوم ہوتا تو ضرور تم ہیبت و اندیشہ سے میعاد میں اختلاف کرتے۔ ف76 یعنی اسلام اور مسلمین کی نصرت اور دین کا اعزاز اور دشمنانِ دین کی ہلاکت، اس لئے تمہیں اُس نے بے میعاد (وقت مقرر کئے بغیر) ہی جمع کر دیا۔ ف77 یعنی حجت ظاہرہ قائم ہونے اور عبرت کا معائنہ کر لینے کے بعد۔ ف78 محمد بن اسحٰق نے کہا کہ ہلاک سے کفر، حیات سے ایمان مراد ہے۔ معنی یہ ہیں کہ جو کوئی کافر ہو اس کو چاہئے کہ پہلے حجت قائم کرے اور ایسے ہی جو ایمان لائے وہ یقین کے ساتھ ایمان لائے اور حجت و برہان سے جان لے کہ یہ دین حق ہے اور بدر کا واقعہ آیات واضحہ میں سے ہے، اس کے بعد جس نے کفر اختیار کیا وہ مکابر (بڑا مغرور) ہے، اپنے نفس کو مغالطہ (دھوکا) دیتا ہے۔

اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا ؕ وَ لَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ لَتَنَازَعْتُمْ

کافروں کو تمہاری خواب میں تھوڑا دکھاتا تھا ف۷۹ اور اے مسلمانو اگر وہ تمہیں بہت کر کے دکھاتا تو ضرور تم بُزدلی کرتے اور معاملہ میں

فِی الْاَمْرِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَ اِذْ

جھگڑا ڈالتے ف۸۰ مگر اللہ نے بچا لیا ف۸۱ بےشک وہ دلوں کی بات جانتا ہے اور

یُرِیْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْۤ اَعْیُنِكُمْ قَلِیْلًا وَّ یُقَلِّلُكُمْ فِیْۤ اَعْیُنِهِمْ

جب لڑتے وقت ف۸۲ تمہیں کافر تھوڑے کر کے دکھائے ف۸۳ اور تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کیا ف۸۴

لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ ع یٰۤاَیُّهَا ع

کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے ف۸۵ اور اللہ کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ

ایمان والو جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو ف۸۶ کہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ ج وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ

مراد کو پہنچو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی

رِیْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۴۶﴾ ج وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ

ہوا جاتی رہے گی ف۸۷ اور صبر کرو بےشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے ف۸۸ اور ان جیسے نہ ہونا جو

ف۷۹ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی تعداد تھوڑی دکھائی گئی اور آپ نے اپنا یہ خواب اصحاب سے بیان کیا اس سے ان کی ہمتیں بڑھیں اور اپنے ضعف و کمزوری کا اندیشہ نہ رہا اور انہیں دشمن پر جرأت پیدا ہوئی اور قلب قوی ہوئے۔ انبیاء کا خواب حق ہوتا ہے آپ کو کفار دکھائے گئے تھے اور ایسے کفار جو دنیا سے بے ایمان جائیں اور کفر ہی پر ان کا خاتمہ ہو وہ تھوڑے ہی تھے کیونکہ جو لشکر مقابل آیا تھا اس میں کثیر لوگ وہ تھے جنہیں اپنی زندگی میں ایمان نصیب ہوا اور خواب میں قلت کی تعبیر ضعف سے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غالب فرما کر کفار کا ضعف ظاہر کر دیا۔ ف۸۰ اور ثبات و فرار (ثابت قدم رہنے اور میدان سے بھاگنے) میں متردد رہتے۔ ف۸۱ تم کو بزدلی اور تردد اور باہمی اختلاف سے۔ ف۸۲ اے مسلمانو! ف۸۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ہماری نگاہوں میں اتنے کم جچے کہ میں نے اپنے برابر والے ایک شخص سے کہا کیا تمہارے گمان میں کافر ستّر ہوں گے اس نے کہا کہ میرے خیال میں سو ہیں اور تھے ہزار۔ ف۸۴ یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ انہیں رسیوں میں باندھ لو گویا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو اتنا قلیل دیکھ رہا تھا کہ مقابلہ کرنے اور جنگ آزما ہونے کے لائق بھی خیال نہیں کرتا تھا اور مشرکین کو مسلمانوں کی تعداد تھوڑی دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ مشرکین مقابلہ پر جم جائیں بھاگ نہ پڑیں اور یہ بات ابتداء میں تھی، مقابلہ ہونے کے بعد انہیں مسلمان بہت زیادہ نظر آنے لگے۔ ف۸۵ یعنی اسلام کا غلبہ اور مسلمانوں کی نصرت اور شرک کا اِبطال اور مشرکین کی ذلت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کا اظہار کہ جو فرمایا تھا وہ ہوا کہ جماعتِ قلیلہ لشکرِ گراں (بڑے لشکر) پر فتح یاب ہوئی۔ ف۸۶ اس سے مدد چاہو اور کفار پر غالب ہونے کی دعائیں کرو۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکر الٰہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ ہو۔ ف۸۷ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باہمی تنازع ضعف و کمزوری اور بے وقاری کا سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باہمی تنازع سے محفوظ رہنے کی تدبیر خدا اور رسول کی فرمانبرداری اور دین کا اتباع ہے۔ ف۸۸ ان کا معین و مددگار۔

خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

اپنے گھر سے نکلے اِتراتے اور لوگوں کے دکھانے کو اور اللہ کی راہ سے روکتے ف۸۹

وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ

اور ان کے سب کام اللہ کے قابو میں ہیں اور جب کہ شیطان نے ان کی نگاہ میں ان کے کام بھلے کر دکھائے ف۹۰ اور بولا

لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ

آج تم پر کوئی شخص غالب آنے والا نہیں اور تم میری پناہ میں ہو تو جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے

نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّیْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ

اُلٹے پاؤں بھاگا اور بولا میں تم سے الگ ہوں ف۹۱ میں وہ دیکھتا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا ف۹۲ میں

اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ع اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ ع ۲

اللہ سے ڈرتا ہوں ف۹۳ اور اللہ کا عذاب سخت ہے جب کہتے تھے منافق ف۹۴ اور وہ جن کے

ف۸۹ شانِ نزول: یہ آیت کفّارِ قریش کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اِتراتے اور تکبر کرتے آئے تھے، سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی: یارب! یہ قریش آگئے، تکبر و غرور میں سرشار اور جنگ کے لئے تیار، تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں، یارب! اب وہ مدد عنایت ہو جس کا تو نے وعدہ کیا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب ابوسفیان نے دیکھا کہ قافلہ کو کوئی خطرہ نہیں رہا تو انہوں نے قریش کے پاس پیام بھیجا کہ تم قافلہ کی مدد کے لئے آئے تھے، اب اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے لہٰذا واپس جاؤ اس پر ابوجہل نے کہا کہ خدا کی قسم ہم واپس نہ ہوں گے یہاں تک کہ ہم بدر میں اتریں، تین روز قیام کریں، اونٹ ذبح کریں، بہت سے کھانے پکائیں، شرابیں پئیں، کنیزوں کا گانا بجانا سنیں، عرب میں ہماری شہرت ہو اور ہماری ہیبت ہمیشہ باقی رہے لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا، جب وہ بدر میں پہنچے تو جامِ شراب کی جگہ انہیں ساغرِ موت پینا پڑا اور کنیزوں کی ساز و نوا کی جگہ رونے والیاں انہیں روئیں۔ اللہ تعالیٰ مومنین کو حکم فرماتا ہے کہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور سمجھ لیں کہ فخر و ریاء اور غرور و تکبر کا انجام خراب ہے بندے کو اخلاص اور اطاعتِ خدا و رسول چاہئے۔ ف۹۰ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور مسلمانوں کی مخالفت میں جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس پر ان کی تعریفیں کیں اور انہیں خبیث اعمال پر قائم رہنے کی رغبت دلائی اور جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کرلیا تو انہیں یاد آیا کہ ان کے اور قبیلہ بنی بکر کے درمیان عداوت ہے ممکن تھا کہ وہ یہ خیال کر کے واپسی کا قصد کرتے یہ شیطان کو منظور نہ تھا اس لئے اس نے یہ فریب کیا کہ وہ سُراقہ بن مالک بن جُعْشُم بنی کِنانہ کے سردار کی صورت میں نمودار ہوا اور ایک لشکر اور ایک جھنڈا ساتھ لے کر مشرکین سے آملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تمہارا ذمہ دار ہوں آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں۔ جب مسلمانوں اور کافروں کے دونوں لشکر صف آراء ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشتِ خاک مشرکین کے منہ پر ماری اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور حضرت جبریل ابلیس لعین کی طرف بڑھے جو سُراقہ کی شکل میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا، وہ ہاتھ چھڑا کر مع اپنے گروہ کے بھاگا حارث پکارتا رہ گیا سُراقہ! سُراقہ! تم تو ہمارے ضامن ہوئے تھے کہاں جاتے ہو؟ کہنے لگا: مجھے وہ نظر آتا ہے جو تمہیں نظر نہیں آتا، اس آیت میں اس واقعہ کا بیان ہے۔ ف۹۱ اور اَمن کی جو ذمہ داری لی تھی اس سے سبکدوش (بری الذمہ) ہوتا ہوں، اس پر حارث بن ہشام نے کہا کہ ہم تیرے بھروسہ پر آئے تھے تو اس حالت میں ہمیں رسوا کرے گا! کہنے لگا: ف۹۲ یعنی لشکر ملائکہ۔ ف۹۳ کہیں وہ مجھے ہلاک نہ کر دے۔ جب کفّار کو ہزیمت (ہار) ہوئی اور وہ شکست کھا کر مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے یہ مشہور کیا کہ ہماری شکست و ہزیمت کا باعث سُراقہ ہوا۔ سُراقہ کو یہ خبر پہنچی تو اسے حیرت ہوئی اور اس نے کہا: یہ لوگ کیا کہتے ہیں! نہ مجھے ان کے آنے کی خبر نہ جانے کی۔ ہزیمت ہوگئی جب میں نے سنا ہے۔ تو قریش نے کہا کہ تو فلاں فلاں روز ہمارے پاس آیا تھا۔ اس نے قسم کھائی کہ یہ غلط ہے، تب انہیں معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا۔ ف۹۴ مدینہ کے۔

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ ؕ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ

دلوں میں آزار (بیماری) ہے ف۹۵ کہ یہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہیں ف۹۶ اور جو اللہ پر بھروسہ کرے ف۹۷ تو بے شک اللہ ف۹۸

عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۴۹﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ یَتَوَفَّى الَّذِیْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَضْرِبُوْنَ

غالب حکمت والا ہے اور کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں مار رہے ہیں

وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

ان کے منہ پر اور ان کی پیٹھ پر ف۹۹ اور چکھو آگ کا عذاب یہ ف۱۰۰ بدلہ ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے

اَیْدِیْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۵۱﴾ ۙ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ

آگے بھیجا ف۱۰۱ اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا ف۱۰۲ جیسے فرعون والوں

وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ

اور ان سے اگلوں کا دستور ف۱۰۳ وہ اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے تو اللہ نے انھیں ان کے گناہوں پر پکڑا

اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً

بے شک اللہ قوت والا سخت عذاب والا ہے یہ اس لئے کہ اللہ کسی قوم سے جو نعمت انھیں

اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۳﴾ ۙ

دی تھی بدلتا نہیں جب تک وہ خود نہ بدل جائیں ف۱۰۴ اور بے شک اللہ سنتا جانتا ہے

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ

جیسے فرعون والوں اور ان سے اگلوں کا دستور انھوں نے اپنے رب کی آیتیں جھٹلائیں

ف۹۵ یہ مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ تھے جنہوں نے کلمۂ اسلام تو پڑھ لیا تھا مگر ابھی تک ان کے دلوں میں شک و تردُّد باقی تھا۔ جب کفارِ قریش سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لئے نکلے یہ بھی ان کے ساتھ بدر میں پہنچے، وہاں جا کر مسلمانوں کو قلیل دیکھا تو شک اور بڑھا اور مرتد ہو گئے اور کہنے لگے: ف۹۶ کہ باوجود اپنی ایسی قلیل تعداد کے ایسے لشکرِ گراں (بڑے لشکر) کے مقابل ہو گئے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۹۷ اور اپنا کام اس کے سپرد کر دے اور اس کے فضل و احسان پر مطمئن ہو۔ ف۹۸ اس کا حافظ و ناصر ہے۔ ف۹۹ لوہے کے گرز جو آگ میں لال کئے ہوئے ہیں اور ان سے جو زخم لگتا ہے اس میں آگ پڑتی ہے اور سوزش ہوتی ہے ان سے مار کر فرشتے کافروں سے کہتے ہیں: ف۱۰۰ مصیبتیں اور عذاب۔ ف۱۰۱ یعنی جو تم نے کسب کیا کفر اور عصیان۔ ف۱۰۲ کسی پر بے جرم عذاب نہیں کرتا اور کافر پر عذاب کرنا عدل ہے۔ ف۱۰۳ یعنی ان کافروں کی عادت کفر و سرکشی میں فرعونی اور ان سے پہلوں کی مثل ہے تو جس طرح وہ ہلاک کئے گئے یہ بھی روزِ بدر قتل و قید میں مبتلا کئے گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس طرح فرعونیوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو بیقین جان کر ان کی تکذیب کی یہی حال ان لوگوں کا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو جان پہچان کر تکذیب کرتے ہیں۔ ف۱۰۴ اور زیادہ بدتر حال میں مبتلا نہ ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو روزی دے کر بھوک کی تکلیف رفع کی، امن دے کر خوف سے نجات دی اور ان کی طرف اپنے حبیب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر مبعوث کیا۔ انہوں نے ان نعمتوں پر شکر تو نہ کیا بجائے اس کے یہ سرکشی کی کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی، ان کی خوں ریزی کے درپے ہوئے اور لوگوں کو

فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ وَاَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۵۴﴾

تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا اور ہم نے فرعون والوں کو ڈبو دیا ف۱۰۵ اور وہ سب ظالم تھے

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۖ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيۡنَ

بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور ایمان نہیں لاتے وہ جن سے

عٰهَدۡتَّ مِنۡهُمۡ ثُمَّ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَهُمۡ فِىۡ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمۡ لَا يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۶﴾

تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہربار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں ف۱۰۶ اور ڈرتے نہیں ف۱۰۷

فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ فِى الۡحَـرۡبِ فَشَرِّدۡ بِهِمۡ مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۵۷﴾

تو اگر تم کہیں انہیں لڑائی میں پاؤ تو انھیں ایسا قتل کرو جس سے ان کے پس ماندوں کو بھگاؤ ف۱۰۸ اس امید پر کہ شاید انھیں عبرت ہو ف۱۰۹

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ خِيَانَةً فَانۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

اور اگر تم کسی قوم سے دغا (عہد شکنی) کا اندیشہ کرو ف۱۱۰ تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر ف۱۱۱ بے شک دغا والے

يُحِبُّ الۡخَآئِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾ ع وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَبَقُوۡا ؕ اِنَّهُمۡ

اللہ کو پسند نہیں اور ہرگز کافر اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ وہ ف۱۱۲ ہاتھ سے نکل گئے بے شک وہ

لَا يُعۡجِزُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَاَعِدُّوۡا لَهُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّةٍ وَّمِنۡ رِّبَاطِ

عاجز نہیں کرتے ف۱۱۳ اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے ف۱۱۴ اور جتنے گھوڑے

راہ حق سے روکا۔ سُدّی نے کہا کہ اللہ کی نعمت حضرت سیّد انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ف۱۰۵ ایسے ہی یہ کفارِ قریش ہیں جنہیں بدر میں ہلاک کیا گیا۔

ف۱۰۶ شانِ نزول: "اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ" اور اس کے بعد کی آیتیں بنی قُرَیظہ کے یہودیوں کے حق میں نازل ہوئیں جن کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا کہ وہ آپ سے نہ لڑیں گے نہ آپ کے دشمنوں کی مدد کریں گے۔ اُنہوں نے عہد توڑا اور مشرکین مکہ نے جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی تو انہوں نے ہتھیاروں سے ان کی مدد کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی کہ ہم بھول گئے تھے اور ہم سے قصور ہوا، پھر دوبارہ عہد کیا اور اس کو بھی توڑا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سب جانوروں سے بدتر بتایا کیونکہ کفّار سب جانوروں سے بدتر ہیں اور باوجود کفر کے عہد شکن بھی ہوں تو اور بھی خراب۔ ف۱۰۷ خدا سے، نہ عہد شکنی کے خراب نتیجہ سے اور نہ اس سے شرماتے ہیں باوجودیکہ عہد شکنی ہر عاقل کے نزدیک شرمناک جرم ہے اور عہد شکنی کرنے والا سب کے نزدیک بے اعتبار ہو جاتا ہے، جب ان کی بے غیرتی اس درجہ پہنچ گئی تو یقیناً وہ جانوروں سے بدتر ہیں۔ ف۱۰۸ اور ان کی ہمتیں توڑ دو اور ان کی جماعتیں منتشر کر دو۔ ف۱۰۹ اور وہ پند پذیر (نصیحت قبول کرنے والے) ہوں۔ ف۱۱۰ اور ایسے آثار و قرائن پائے جائیں جن سے ثابت ہو کہ وہ غدر کریں گے اور عہد پر قائم نہ رہیں گے۔ ف۱۱۱ یعنی انہیں اس عہد کی مخالفت کرنے سے پہلے آگاہ کر دو کہ تمہاری بدعہدی کے قرائن پائے گئے لہٰذا وہ عہد قابلِ اعتبار نہ رہا، اس کی پابندی نہ کی جائے گی۔ ف۱۱۲ جنگِ بدر سے بھاگ کر قتل و قید سے بچ گئے اور مسلمانوں کے۔ ف۱۱۳ اپنے گرفتار کرنے والے کو۔ اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب ہوتا ہے۔ ف۱۱۴ خواہ وہ ہتھیار ہوں یا قلعے یا تیر اندازی۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں قوت کے معنی رَمی یعنی تیر اندازی بتائے۔

الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا

باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں ف۱۱۵ اور ان کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں

تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جنھیں تم نہیں جانتے ف۱۱۶ اللہ انھیں جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے

يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا

تمہیں پورا دیا جائے گا ف۱۱۷ اور کسی طرح گھاٹے میں نہیں رہو گے اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو ف۱۱۸

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ

اور اللہ پر بھروسہ رکھو بے شک وہی ہے سنتا جانتا اور اگر وہ تمہیں

يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ

فریب دیا چاہیں ف۱۱۹ تو بے شک اللہ تمہیں کافی ہے وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور

بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ ۙ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ

مسلمانوں کا اور ان کے دلوں میں میل کردیا (اُلفت پیدا کردی) ف۱۲۰ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے

جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۙ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ

سب خرچ کردیتے ان کے دل نہ ملا سکتے ف۱۲۱ لیکن اللہ نے ان کے دل ملادیئے بے شک وہی ہے غالب

حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع ۸

حکمت والا اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے ف۱۲۲

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے

ف۱۱۵ یعنی کفار اہل مکہ ہوں یا دوسرے۔ ف۱۱۶ ابن زید کا قول ہے کہ یہاں اوروں سے منافقین مراد ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ کافر جن۔ ف۱۱۷ اس کی جزا وافر ملے گی۔ ف۱۱۸ ان سے صلح قبول کرلو۔ ف۱۱۹ اور صلح کا اظہار مکر (فریب دینے) کے لئے کریں۔ ف۱۲۰ جیسا کہ قبیلۂ اوس وخزرج میں محبت واُلفت پیدا کردی باوجودیکہ ان میں سو برس سے زیادہ کی عداوتیں تھیں اور بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں، یہ محض اللہ کا کرم ہے۔ ف۱۲۱ یعنی ان کی باہمی عداوت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ انہیں ملا دینے کے لئے تمام سامان (حربے) بیکار ہوچکے تھے اور کوئی صورت باقی نہ رہی تھی، ذرا ذرا سی بات میں بگڑ جاتے اور صدیوں تک جنگ باقی رہتی، کسی طرح دو دل نہ مل سکتے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور عرب لوگ آپ پر ایمان لائے اور انہوں نے آپ کا اتباع کیا تو یہ حالت بدل گئی اور دلوں سے دیرینہ عداوتیں (پرانی دشمنیاں) اور کینے دور ہوئے اور ایمانی محبتیں پیدا ہوئیں، یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن معجزہ ہے۔ ف۱۲۲ شانِ نزول: سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل

عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا

بیس صبر والے ہوں گے دوسو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے

اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ

ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے **وف۱۲۳** اب اللہ نے تم پر سے تخفیف

عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا

فرمادی اور اسے معلوم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں سو صبر والے ہوں دو سو پر غالب

مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

آئیں گے اور اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے اللہ کے حکم سے اور اللہ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى

صبر والوں کے ساتھ ہے کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب

الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ

نہ بہائے **وف۱۲۴** تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو **وف۱۲۵** اور اللہ آخرت چاہتا ہے **وف۱۲۶** اور اللہ

ہوئی۔ ایمان سے صرف تینتیس مرد اور چھ عورتیں مشرف ہو چکے تھے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ اس قول کی بنا پر یہ آیت مکی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدنی سورت میں لکھی گئی۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت غزوۂ بدر میں قبلِ قتال نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت مدنی ہے اور مومنین سے یہاں ایک قول میں اَنصار، ایک میں تمام مہاجرین واَنصار مراد ہیں۔ **وف۱۲۳** یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ اور بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو بمدِ الٰہی دس گنے کافروں پر غالب رہے گی کیونکہ کفّار جاہل ہیں اور ان کی غرض جنگ سے نہ حصول ثواب ہے نہ خوفِ عذاب، جانوروں کی طرح لڑتے بھڑتے ہیں، تو وہ للّٰہیت (اخلاص) کے ساتھ لڑنے والے کے مقابل کیا ٹھہر سکیں گے۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا کہ مسلمانوں کا ایک دس کے مقابلہ سے نہ بھاگے پھر آیت ''اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ'' نازل ہوئی تو یہ لازم کیا گیا کہ ایک سو دوسو کے مقابل قائم رہیں یعنی دس گنے سے مقابلہ کی فرضیت منسوخ ہوئی اور دو گنے کے مقابلہ سے بھاگنا ممنوع رکھا گیا۔ **وف۱۲۴** اور قتلِ کفّار میں مبالغہ کر کے کفر کی ذلت اور اسلام کی شوکت کا اظہار نہ کرے۔ **شانِ نزول:** مسلم شریف وغیرہ کی احادیث میں ہے کہ جنگِ بدر میں ستّر کافر قید کر کے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے حضور نے اُن کے متعلق صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم و قبیلے کے لوگ ہیں، میری رائے میں انہیں فدیہ لیکر چھوڑ دیا جائے اس سے مسلمانوں کو قوت بھی پہنچے گی اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام نصیب کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُن لوگوں نے آپ کی تکذیب کی آپ کو مکہ مکرمہ میں نہ رہنے دیا یہ کفر کے سردار اور سرپرست ہیں ان کی گردنیں اڑایئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فدیہ سے غنی کیا ہے، علی مرتضی کو عقیل پر اور حضرت حمزہ کو عباس پر اور مجھے میرے قرابتی پر مقرر کیجئے کہ ان کی گردنیں مار دیں۔ آخر کار فدیہ ہی لینے کی رائے قرار پائی اور جب فدیہ لیا گیا تو آیت نازل ہوئی۔ **وف۱۲۵** یہ خطاب مومنین کو ہے اور مال سے فدیہ مراد ہے۔ **وف۱۲۶** یعنی تمہارے لئے آخرت کا ثواب جو قتلِ کفّار و اعزازِ اسلام پر مرتب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم بدر میں تھا جبکہ مسلمان تھوڑے تھے پھر جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوئی اور وہ فضل الٰہی سے قوی ہوئے تو قیدیوں کے حق میں نازل ہوئی ''فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً'' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو اختیار دیا کہ چاہے کافروں کو قتل کریں، چاہے انہیں غلام بنائیں، چاہے فدیہ لیں، چاہے آزاد کریں۔ بدر کے قیدیوں کا فدیہ چالیس اُوقیہ سونا فی کس تھا جس کے سولہ سو درہم ہوئے۔

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ

غالب حکمت والا ہے اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا ف۱۲۷ تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تم پر بڑا عذاب آتا تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ ف۱۲۸ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ

ع ۹ ۵

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ

بخشنے والا مہربان ہے اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ ف۱۲۹

اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ

اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں بھلائی جانی ف۱۳۰ تو جو تم سے لیا گیا ف۱۳۱ اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳۲ اور اے محبوب اگر وہ ف۱۳۳ تم سے دغا چاہیں گے ف۱۳۴ تو اس سے پہلے اللہ ہی کی خیانت کر چکے ہیں

ف۱۲۷ یہ کہ اجتہاد پر عمل کرنے والے سے مؤاخذہ (پوچھ گچھ) نہ فرمائے گا اور یہاں صحابہ نے اجتہاد ہی کیا تھا اور ان کی فکر میں یہی بات آئی تھی کہ کافروں کو زندہ چھوڑ دینے میں ان کے اسلام لانے کی امید ہے اور فدیہ لینے میں دین کو تقویت ہوتی ہے اور اس پر نظر نہیں کی گئی کہ قتل میں عزتِ اسلام اور تہدید کفّار (کافروں کے دلوں میں خوف اور دبدبہ بٹھانا) ہے۔ مسئلہ: سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دینی معاملہ میں صحابہ کی رائے دریافت فرمانا مشروعیتِ اجتہاد کی دلیل ہے یا "كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ" سے وہ مراد ہے جو اس نے لوح محفوظ میں لکھا کہ اہلِ بدر پر عذاب نہ کیا جائے گا۔ ف۱۲۸ جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فدیے لئے تھے ان سے ہاتھ روک لئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بیان فرمایا گیا کہ تمہاری غنیمتیں حلال کی گئیں انہیں کھاؤ۔ صحیحین کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے غنیمتیں حلال کیں ہم سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ کی گئی تھیں۔ ف۱۲۹ شانِ نزول: یہ آیت حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں یہ کفّار قریش کے ان دس سرداروں میں سے تھے جنہوں نے جنگ بدر میں لشکر کفّار کے کھانے کی ذمہ داری لی تھی اور یہ اس خرچ کے لئے بیس اوقیہ سونا ساتھ لے کر چلے تھے (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) لیکن ان کے ذمے جس دن کھلانا تجویز ہوا تھا خاص اسی روز جنگ کا واقعہ پیش آیا اور قتال میں کھانے کھلانے کی فرصت و مہلت نہ ملی تو یہ بیس اُوقیہ سونا ان کے پاس بچ رہا جب وہ گرفتار ہوئے اور یہ سونا ان سے لے لیا گیا تو انہوں نے درخواست کی کہ یہ سونا ان کے فدیہ میں محسوب (شمار) کر لیا جائے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا ارشاد کیا جو چیز ہماری مخالفت میں صرف کرنے کے لئے لائے تھے وہ نہ چھوڑی جائے گی اور حضرت عباس پر ان کے دونوں بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کے فدیے کا بار بھی ڈالا گیا تو حضرت عباس نے عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مجھے اس حال میں چھوڑو گے کہ میں باقی عمر قریش سے مانگ مانگ کر بسر کیا کروں تو حضور نے فرمایا کہ پھر وہ سونا کہاں ہے جس کو تمہارے مکہ مکرمہ سے چلتے وقت تمہاری بی بی ام الفضل نے دفن کیا ہے اور تم ان سے کہہ کر آئے ہو کہ خبر نہیں ہے کہ مجھے کیا حادثہ پیش آئے اگر میں جنگ میں کام آجاؤں (مارا جاؤں) تو یہ تیرا ہے اور عبداللہ اور عُبَیْدُاللہ کا اور فضل اور قُثَم کا (یہ سب ان کے بیٹے تھے)۔ حضرت عباس نے عرض کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ حضور نے فرمایا: مجھے میرے رب نے خبردار کیا ہے۔ اس پر حضرت عباس نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں بیشک آپ سچے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اس کے بندے اور رسول ہیں، میرے اس راز پر اللہ کے سوا کوئی مطلع نہ تھا اور حضرت عباس نے اپنے بھتیجوں عقیل و نوفل کو حکم دیا وہ بھی اسلام لائے۔ ف۱۳۰ خلوصِ ایمان اور صحت نیت سے۔ ف۱۳۱ یعنی فدیہ۔ ف۱۳۲ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کا مال آیا جس کی مقدار اسی ہزار تھی تو حضور نے نماز ظہر کے لئے وضو کیا اور نماز سے پہلے پہلے کل کا کل تقسیم کر دیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس میں سے لے لو۔ تو جتنا ان سے اُٹھ سکا اتنا انہوں نے لے لیا۔ وہ فرماتے تھے کہ یہ اس سے بہتر ہے کہ جو اللہ نے مجھ سے لیا اور میں اس کی مغفرت کی امید رکھتا ہوں اور ان کے تموّل (دولت مند ہونے) کا یہ حال ہوا کہ ان کے بیس غلام تھے سب کے سب تاجر اور ان میں سب سے کم سرمایہ جس کا تھا اس کا بیس ہزار کا تھا۔ ف۱۳۳ وہ قیدی۔ ف۱۳۴ تمہاری بیعت سے پھر کر اور کفر اختیار کر کے۔

قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
جس پر اس نے اتنے تمہارے قابو میں دے دیئے ف۱۳۵ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے بےشک جو ایمان لائے اور

هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا
اللہ کے لئے ف۱۳۶ گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے ف۱۳۷ اور وہ جنھوں نے جگہ دی

وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا
اور مدد کی ف۱۳۸ وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں ف۱۳۹ اور وہ جو ایمان لائے ف۱۴۰ اور ہجرت نہ کی

مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ
تمہیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا جب تک ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں

فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ
تم سے مدد چاہیں تو تم پر مدد دینا واجب ہے مگر ایسی قوم پر کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا
تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں ف۱۴۱ ایسا

تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ؕ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا ف۱۴۲ اور وہ جو ایمان لائے اور

هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ
ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی

الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ
سچے ایمان والے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۱۴۳ اور جو بعد کو ایمان

ف۱۳۵ جیسا کہ وہ بدر میں دیکھ چکے ہیں کہ قتل ہوئے، گرفتار ہوئے، آئندہ بھی اگر ان کے اطوار وہی رہے تو انہیں اسی کا امیدوار رہنا چاہئے۔ ف۱۳۶ اور اسی کے رسول کی محبت میں انہوں نے اپنے ف۱۳۷ یہ مہاجرین اولین ہیں۔ ف۱۳۸ مسلمانوں کی اور انہیں اپنے مکانوں میں ٹھہرایا، یہ انصار ہیں۔ ان مہاجرین اور انصار دونوں کے لئے ارشاد ہوتا ہے: ف۱۳۹ مہاجر انصار کے اور انصار مہاجر کے۔ یہ وراثت آیت ''وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ'' سے منسوخ ہوگئی۔ ف۱۴۰ اور مکہ مکرمہ ہی میں مقیم رہے۔ ف۱۴۱ ان کے اور مومنین کے درمیان وراثت نہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو کفّار کی موالات و موارثت سے منع کیا گیا اور ان سے جدا رہنے کا حکم دیا گیا اور مسلمانوں پر باہم میل جول رکھنا لازم کیا گیا۔ ف۱۴۲ یعنی اگر مسلمانوں میں باہم تعاون و تناصر نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار قوی ہوں گے اور مسلمان ضعیف اور یہ بڑا فتنہ و فساد ہے۔ ف۱۴۳ پہلی آیت میں مہاجرین و انصار کے باہمی تعلقات اور ان میں سے ہر ایک کے دوسرے کے معین و ناصر ہونے کا بیان تھا۔ اس آیت میں ان دونوں کے ایمان کی تصدیق اور ان کے موردِ رحمتِ الٰہی ہونے کا ذکر ہے۔

بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ

لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں ف۱۴۴ اور رشتہ والے

بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۷۵ ع ۱۰

ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کی کتاب میں ف۱۴۵ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے

آیاتها ۱۲۹ ۹ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۳ رکوعاتها ۱۶

سورۂ توبہ مدنیہ ہے اس میں ایک سوانتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں ف۱

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ؕ ۱

بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے ف۲

فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی

تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں

ف۱۴۴ اور تمہارے ہی حکم میں ہیں اے مہاجرین وانصار۔ مہاجرین کے کئی طبقے ہیں: ایک وہ ہیں جنہوں نے پہلی مرتبہ مدینہ طیبہ کو ہجرت کی انہیں مہاجرین اولین کہتے ہیں۔ کچھ وہ حضرات ہیں جنہوں نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی، پھر مدینہ طیبہ کی طرف انہیں اصحاب الہجر تین کہتے ہیں۔ بعض حضرات وہ ہیں جنہوں نے صلح حُدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے قبل ہجرت کی یہ اصحاب ہجرتِ ثانیہ کہلاتے ہیں۔ پہلی آیت میں مہاجرین اولین کا ذکر ہے اور اس آیت میں اصحابِ ہجرتِ ثانیہ کا۔

ف۱۴۵ اس آیت سے توارث بالہجرت (ہجرت کی وجہ سے جو وراثت میں حصہ ملتا تھا) منسوخ کیا گیا اور ذوی الارحام (رشتہ والوں) کی وراثت ثابت ہوئی۔

ف۱ سورۂ توبہ مدنیہ ہے مگر اس کے اخیر کی آیتیں "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ" سے اخیر تک ان کو بعض علماء مکی کہتے ہیں۔ اس سورت میں سولہ ۱۶ رکوع ایک سوانتیس ۱۲۹ آیتیں چار ہزار اٹھتر ۴۰۷۸ کلمے دس ہزار چار سو اٹھاسی ۱۰۴۸۸ حرف ہیں۔ اس سورت کے دس نام ہیں ان میں سے توبہ اور برأت دو نام مشہور ہیں۔ اس سورت کے اول میں "بِسْمِ اللّٰہ" نہیں لکھی گئی اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام اس سورت کے ساتھ "بِسْمِ اللّٰہ" لے کر نازل ہی نہیں ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "بِسْمِ اللّٰہ" لکھنے کا حکم نہیں فرمایا۔ حضرت علی مرتضٰی سے مروی ہے کہ "بِسْمِ اللّٰہ" امان ہے اور یہ سورت تلوار کے ساتھ امن اٹھا دینے کیلئے نازل ہوئی۔ بخاری نے حضرت براء سے روایت کیا کہ قرآن کریم کی سورتوں میں سب سے آخر یہی سورت نازل ہوئی۔ ف۲ مشرکین عرب اور مسلمانوں کے درمیان عہد تھا، ان میں سے چند کے سوا سب نے عہد شکنی کی تو ان عہد شکنوں کا عہد ساقط کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزاریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا، اس عرصہ میں انہیں موقعہ ہے کہ خوب سوچ سمجھ لیں کہ ان کے لئے کیا بہتر ہے اور اپنی احتیاطیں کر لیں اور جان لیں کہ اس مدت کے بعد اسلام منظور کرنا ہوگا یا قتل۔ یہ سورت ۹ھ ہجری میں فتح مکہ سے ایک سال بعد نازل ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سنہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا تھا اور ان کے بعد علی مرتضٰی کو مجمع حجاج میں یہ سورت سنانے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ حضرت علی مرتضٰی نے دس ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کے پاس کھڑے ہو کر ندا کی "یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ" میں تمہاری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فِرِسْتَادَہ (بھیجا ہوا) آیا ہوں۔ لوگوں نے کہا: آپ کیا پیام لائے ہیں؟ تو آپ نے تیس یا چالیس آیتیں اس سورت مبارکہ کی تلاوت فرمائیں پھر فرمایا میں چار حکم لایا ہوں: (۱) اس سال کے بعد کوئی مشرک کعبہ معظّمہ کے پاس نہ آئے۔ (۲) کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ معظّمہ کا طواف نہ کرے۔ (۳) جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ (۴) جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد ہے وہ عہد اپنی مدت تک رہے گا اور جس کی مدت معین نہیں ہے اس کی میعاد چار ماہ پر تمام ہو جائے گی۔ مشرکین نے یہ سن کر کہا کہ اے علی اپنے چچا کے فرزند (یعنی سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم) کو خبر دے دیجئے کہ ہم نے عہد پس پشت پھینک دیا ہمارے ان کے درمیان کوئی عہد نہیں ہے بجز نیزہ بازی اور تیغ زنی کے۔ اس واقعہ میں خلافت حضرت صدیق اکبر کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ حضور نے حضرت ابوبکر کو تو امیر حج بنایا اور حضرت علی مرتضٰی کو ان کے پیچھے سورۂ براءت

اللّٰهِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْكٰفِرِیْنَ ﴿٢﴾ وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى

سکتے ف۳ اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے ف۴ اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے

النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۙ۬ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ

سب لوگوں میں بڑے حج کے دن ف۵ کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول

فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی

تو اگر تم توبہ کرو ف۶ تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو ف۷ تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا

اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٣﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ

سکو گے ف۸ اور کافروں کو خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی مگر وہ مشرک جن سے تمہارا

مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْكُمْ شَیْـًٔا وَّ لَمْ یُظَاهِرُوْا عَلَیْكُمْ اَحَدًا

معاہدہ تھا پھر انھوں نے تمہارے عہد میں کچھ کمی نہ کی ف۹ اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی

فَاَتِمُّوْۤا اِلَیْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿٤﴾

تو ان کا عہد ٹھہری ہوئی مدت تک پورا کرو بےشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو مارو ف۱۰ جہاں پاؤ ف۱۱

وَ خُذُوْهُمْ وَ احْصُرُوْهُمْ وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَ

اور انھیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں ف۱۲ اور

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو ف۱۳ بےشک اللہ بخشنے والا

پڑھنے کیلئے بھیجا تو حضرت ابوبکر امام ہوئے اور حضرت علی مرتضٰی مقتدی۔ اس سے حضرت ابوبکر کی تقدیم حضرت علی مرتضٰی پر ثابت ہوئی۔ ف۳ اور باوجود اس مہلت کے اس کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔ ف۴ دنیا میں قتل کے ساتھ اور آخرت میں عذاب کے ساتھ۔ ف۵ حج کو حجِ اکبر فرمایا اس لئے کہ اس زمانہ میں عمرہ کو حجِ اصغر کہا جاتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس حج کو حجِ اکبر اس لئے کہا گیا کہ اس سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا تھا اور چونکہ یہ جمعہ کو واقع ہوا تھا اس لئے مسلمان اس حج کو جو روز جمعہ ہو حجِ وداع کا مُذَکِّر (یاد دلانے والا) جان کر حج اکبر کہتے ہیں۔ ف۶ کفر و غدر سے۔ ف۷ ایمان لانے اور توبہ کرنے سے۔ ف۸ یہ وعید عظیم ہے اور اس میں یہ اعلام (جتانا مقصود) ہے کہ اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرنے پر قادر ہے۔ ف۹ اور اس کو اس کی شرطوں کے ساتھ پورا کیا۔ یہ لوگ بنی ضمرہ تھے جو کِنانہ کا ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت کے نو مہینے باقی رہے تھے۔ ف۱۰ جنہوں نے عہد شکنی کی۔ ف۱۱ حِل میں خواہ حرم میں کسی وقت و مکان کی تخصیص نہیں۔ ف۱۲ شرک و کفر سے اور ایمان قبول کریں۔ ف۱۳ اور قید سے رہا کر دو اور ان سے تعرض (چھیڑ چھاڑ) نہ کرو۔

رَّحِيْمٌ ۝٥ وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ

مہربان ہے اور اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے ف۱۴ تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا

كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝٦ ع كَيْفَ ع ۲/۷

کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو ف۱۵ یہ اس لئے کہ وہ نادان لوگ ہیں ف۱۶ مشرکوں

يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ

کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے پاس کوئی عہد کیونکر ہوگا ف۱۷ مگر وہ جن سے تمہارا معاہدہ

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مسجد حرام کے پاس ہوا ف۱۸ تو جب تک وہ تمہارے لئے عہد پر قائم رہیں تم ان کے لئے قائم رہو بے شک

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٧ كَيْفَ وَ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّ

پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں بھلا کیونکر ف۱۹ ان کا حال تو یہ ہے کہ تم پر قابو پائیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں

لَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ تَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَ اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٨ ۚ

نہ عہد کا اپنے منہ سے تمہیں راضی کرتے ہیں ف۲۰ اور ان کے دلوں میں انکار ہے اور ان میں اکثر بے حکم ہیں ف۲۱

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا

اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑے دام مول لئے ف۲۲ تو اس کی راہ سے روکا ف۲۳ بے شک وہ بہت

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ

ہی برے کام کرتے ہیں کسی مسلمان میں نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا ف۲۴ اور وہی

الْمُعْتَدُوْنَ ۝١٠ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ

سرکش ہیں پھر اگر وہ ف۲۵ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے

ف۱۴ مہلت کے مہینے گزرنے کے بعد تاکہ آپ سے توحید کے مسائل اور قرآن پاک سنیں جس کی آپ دعوت دیتے ہیں۔ ف۱۵ اگر ایمان نہ لائے۔ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ مستأمن کو ایذا نہ دی جائے اور مدت گزرنے کے بعد اس کو دارالاسلام میں اقامت کا حق نہیں۔ ف۱۶ اسلام اور اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تو انہیں امن دینی عین حکمت ہے تاکہ کلامُ اللہ سنیں اور سمجھیں۔ ف۱۷ کہ وہ غدر و عہد شکنی کیا کرتے ہیں۔ ف۱۸ اور اُن سے کوئی عہد شکنی ظہور میں نہ آئی مثل بنی کِنانہ و بنی ضُمرہ کے۔ ف۱۹ عہد پورا کریں گے اور کیسے قول پر قائم رہیں گے۔ ف۲۰ ایمان اور وفائے عہد کے وعدے کرکے۔ ف۲۱ عہد شکن کفر میں سرکش بے مروت جھوٹ سے نہ شرمانے والے انہوں نے۔ ف۲۲ اور دنیا کے تھوڑے سے نفع کے پیچھے ایمان و قرآن چھوڑ بیٹھے اور جو عہد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا وہ ابوسفیان کے تھوڑے سے لالچ دینے سے توڑ دیا۔ ف۲۳ اور لوگوں کو دین الٰہی میں داخل ہونے سے مانع ہوئے۔ ف۲۴ جب موقع پائیں قتل کر ڈالیں۔ تو مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ جب مشرکین پر دسترس ہو (قابو) پائیں تو اُن سے درگزر نہ کریں۔ ف۲۵ کفر و عہد شکنی سے باز آئیں اور ایمان قبول کرکے۔

فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَاِنْ نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ

دینی بھائی ہیں ف۲۶ اور ہم آیتیں مفصل (کھول کھول کر) بیان کرتے ہیں جاننے والوں کے لئے ف۲۷ اور اگر عہد کر کے

مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ

اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں (اعتراض وطعن کریں) تو کفر کے سرغنوں سے لڑو ف۲۸ بے شک ان کی

اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ

قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں ف۲۹ کیا اس قوم سے نہ لڑو گے جنھوں نے اپنی قسمیں توڑیں ف۳۰

وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ

اور رسول کے نکالنے کا ارادہ کیا ف۳۱ حالانکہ انھیں کی طرف سے پہل ہوئی ہے کیا ان سے ڈرتے ہو

فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ

تو اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو تو ان سے لڑو اللہ انھیں عذاب

اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ

دے گا تمہارے ہاتھوں اور انھیں رسوا کرے گا ف۳۲ اور تمہیں ان پر مدد دے گا ف۳۳ اور ایمان والوں کا جی

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ

ٹھنڈا کرے گا اور ان کے دلوں کی گھٹن (جلن وغصہ) دور فرمائے گا ف۳۴ اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے ف۳۵

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

اور اللہ علم و حکمت والا ہے کیا اس گمان میں ہو کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ

تم میں سے جہاد کریں گے ف۳۶ اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز

ف۲۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل قبلہ کے خون حرام ہیں۔ ف۲۷ اس سے ثابت ہوا کہ تفصیلِ آیات پر جس کو نظر ہو وہ عالم ہے۔ ف۲۸ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو کافرِ ذمی دینِ اسلام پر ظاہر طعن کرے اس کا عہد باقی نہیں رہتا اور وہ ذمہ سے خارج ہو جاتا ہے اُس کو قتل کرنا جائز ہے۔ ف۲۹ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفّار کے ساتھ جنگ کرنے سے مسلمانوں کی غرض انہیں کفر و بد اعمالی سے روک دینا ہے۔ ف۳۰ اور صلح حُدیبیہ کا عہد توڑا اور مسلمانوں کے حلیف خزاعہ کے مقابل بنی بکر کی مدد کی۔ ف۳۱ مکہ مکرمہ سے دارُ النَّدْوَہ میں مشورہ کر کے۔ ف۳۲ قتل و قید سے۔ ف۳۳ اور ان پر غلبہ عطا فرمائے گا ف۳۴ یہ تمام مواعید (وعدے) پورے ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں صادق ہوئیں اور نبوت کا ثبوت واضح تر ہو گیا۔ ف۳۵ اس میں اشعار ہے کہ بعض اہل مکہ کفر سے باز آ کر تائب ہوں گے، یہ خبر بھی ایسی ہی واقع ہوگئی۔ چنانچہ ابوسفیان اور عکرمہ بن ابوجہل اور سہیل بن عَمرو ایمان سے مشرف ہوئے۔

ف۳۶ اخلاص کے ساتھ اللہ کی راہ میں۔

ع ۲ / ۸ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۧ ١٦ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا

نہ بنائیں گے و۳۷ اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی

مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ښ

مسجدیں آباد کریں و۳۸ خود اپنے کفر کی گواہی دے کر و۳۹ ان کا تو سب کیا دھرا اکارت (ضائع) ہے

وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ١٧ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ

اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے و۴۰ اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى

قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں و۴۱ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے و۴۲ تو قریب ہے کہ

اُولٰۗىِٕكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ١٨ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَ

یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور

عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ

مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرا لی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ

و۳۷ اس سے معلوم ہوا کہ مخلص اور غیر مخلص میں امتیاز کر دیا جائے گا اور مقصود اس سے مسلمانوں کو مشرکین کی مُوالات (آپس کی دوستی و تعلق) اور ان کے پاس مسلمانوں کے راز پہنچانے سے ممانعت کرنا ہے۔ و۳۸ مسجدوں سے مسجد حرام کعبہ معظّمہ مراد ہے اس کو جمع کے صیغے سے اس لئے ذکر فرمایا کہ وہ تمام مسجدوں کا قبلہ اور امام ہے اس کا آباد کرنے والا ایسا ہے جیسے تمام مسجدوں کا آباد کرنے والا اور جمع کا صیغہ لانے کی یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ ہر بُقعہ (ہر حصہ ٹکڑا) مسجد حرام کا مسجد ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسجدوں سے جنس مراد ہو اور کعبہ معظّمہ اس میں داخل ہو کیونکہ وہ اس جنس کا صدر ہے۔ **شانِ نزول:** کفارِ قریش کے رؤسا کی ایک جماعت جو بدر میں گرفتار ہوئی اور ان میں حضور کے چچا حضرت عباس بھی تھے ان کو اصحاب کرام نے شرک پر عار دلائی اور حضرت علی مرتضٰی نے تو خاص حضرت عباس کو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل آنے پر بہت سخت سست کہا۔ حضرت عباس کہنے لگے کہ تم ہماری برائیاں تو بیان کرتے ہو اور ہماری خوبیاں چھپاتے ہو! ان سے کہا گیا کہ کیا آپ کی کچھ خوبیاں بھی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، ہم تم سے افضل ہیں، ہم مسجد حرام کو آباد کرتے ہیں، کعبہ کی خدمت کرتے ہیں، حاجیوں کو سیراب کرتے ہیں، اسیروں کو رہا کراتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسجدوں کا آباد کرنا کافروں کو نہیں پہنچتا کیونکہ مسجد آباد کی جاتی ہے اللہ کی عبادت کے لئے تو جو خدا ہی کا منکر ہو اس کے ساتھ کفر کرے وہ کیا مسجد آباد کرے گا۔ اور آباد کرنے کے معنی میں بھی کئی قول ہیں: ایک تو یہ کہ آباد کرنے سے مسجد کا بنانا، بلند کرنا، مرمت کرنا مراد ہے کافر کو اس سے منع کیا جائے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مسجد آباد کرنے سے اس میں داخل ہونا، بیٹھنا مراد ہے۔ و۳۹ اور بت پرستی کا اقرار کر کے یعنی یہ دونوں باتیں کس طرح جمع ہوسکتی ہیں کہ آدمی کافر بھی ہو اور خاص اسلامی اور توحید کے عبادت خانہ کو آباد بھی کرے و۴۰ کیونکہ حالتِ کفر کے اَعمال مقبول نہیں، نہ مہمانداری، نہ حاجیوں کی خدمت، نہ قیدیوں کا رہا کرانا، اس لئے کہ کافر کا کوئی فعل اللہ کے لئے تو ہوتا نہیں لہٰذا اس کا عمل سب اکارت (ضائع) ہے اور اگر وہ اسی کفر پر مرجائے تو جہنم میں اُن کے لئے ہمیشگی کا عذاب ہے۔ و۴۱ اس آیت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسجدوں کے آباد کرنے کے مستحق مومنین ہیں۔ مسجدوں کے آباد کرنے میں یہ اُمور بھی داخل ہیں: جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں۔ مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی ذکر میں داخل ہے۔ و۴۲ یعنی کسی کی رضاء کو رضائے الٰہی پر کسی اندیشہ سے بھی مقدم نہیں کرتے۔ یہی معنی ہیں اللہ سے ڈرنے اور غیر سے نہ ڈرنے کے۔

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

میں جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو راہ

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

نہیں دیتا ف۴۳ وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال جان سے

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے ف۴۴ اور وہی

الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ

مراد کو پہنچے ف۴۵ ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی ف۴۶ اور ان باغوں کی

فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾

جن میں انہیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا

اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر

الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں ف۴۷

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ

وَاَمْوَالُ ٛاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ

اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان

ف۴۳ مراد یہ ہے کہ کفّار کو مومنین سے کچھ نسبت نہیں نہ اُن کے اعمال کو اُن کے اعمال سے کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجد حرام کی خدمت کریں، اُن کے اعمال کو مومن کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے۔ شانِ نزول: روز بدر جب حضرت عباس گرفتار ہو کر آئے تو انہوں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم کو اسلام اور ہجرت و جہاد میں سبقت حاصل ہے تو ہم کو بھی مسجد حرام کی خدمت اور حاجیوں کے لئے سبیلیں لگانے کا شرف حاصل ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آگاہ کیا گیا کہ جو عمل ایمان کے ساتھ نہ ہوں وہ بیکار ہیں۔ ف۴۴ دوسروں سے۔ ف۴۵ اور انہیں کو دنیا و آخرت کی سعادت ملی۔ ف۴۶ اور یہ اعلیٰ ترین بشارت ہے کیونکہ مالک کی رحمت و رضا بندے کا سب سے بڑا مقصد اور پیاری مراد ہے۔ ف۴۷ جب مسلمانوں کو مشرکین سے ترک موالات (تعلقات ختم کرنے) کا حکم دیا گیا تو بعض لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ بھائی وغیرہ قرابتداروں سے ترک تعلق کرے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفّار سے موالات جائز نہیں چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو۔ چنانچہ آگے ارشاد فرمایا۔

اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى

یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ

يَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۠ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ ٣ ع ٨ ٩

اللہ اپنا حکم لائے ف۴۸ اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا بے شک اللہ نے

اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ

بہت جگہ تمہاری مدد کی ف۴۹ اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے تو

تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ

وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی ف۵۰ اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہوگئی ف۵۱ پھر تم پیٹھ دے کر

مُّدْبِرِيْنَ ۚ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

پھر گئے پھر اللہ نے اپنی تسکین اتاری اپنے رسول پر ف۵۲ اور مسلمانوں پر ف۵۳

وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ

اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہ دیکھے ف۵۴ اور کافروں کو عذاب دیا ف۵۵ اور منکروں کی

ف۴۸ اور جلدی آنے والے عذاب میں مبتلا کرے یا دیر میں آنے والے میں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ دین کے محفوظ رکھنے کے لئے دنیا کی مشقت برداشت کرنا مسلمان پر لازم ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے مقابل دُنیوی تعلقات کچھ قابلِ التفات نہیں اور خدا اور رسول کی محبت ایمان کی دلیل ہے۔ ف۴۹ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا فرمایا جیسا کہ واقعہ بدر اور قُرَیظَہ اور نَضِیر اور حدیبیہ اور خیبر اور فتح مکہ میں۔ ف۵۰ حنین ایک وادی ہے طائف کے قریب مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلہ پر یہاں فتح مکہ سے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن وثقیف سے جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے جب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو مسلمانوں میں سے کسی شخص نے اپنی کثرت پر نظر کر کے یہ کہا کہ اب ہم ہرگز مغلوب نہ ہوں گے۔ یہ کلمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت گراں گزرا کیونکہ حضور ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر توکل فرماتے تھے اور تعداد کی قلت و کثرت پر نظر نہ رکھتے تھے۔ جنگ شروع ہوئی اور قتال شدید ہوا مشرکین بھاگے اور مسلمان مالِ غنیمت لینے میں مصروف ہوگئے تو بھاگے ہوئے لشکر نے اس کو غنیمت سمجھا اور تیروں کی بارش شروع کردی اور تیر اندازی میں وہ بہت مہارت رکھتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس ہنگامے میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے لشکر بھاگ پڑا اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوائے حضور کے چچا حضرت عباس اور آپ کے ابن عم ابوسفیان بن حارث کے اور کوئی باقی نہ رہا حضور نے اس وقت اپنی سواری کو کفّار کی طرف آگے بڑھایا اور حضرت عباس کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے اپنے اصحاب کو پکاریں ان کے پکارنے سے وہ لوگ لبیک لبیک کہتے ہوئے پلٹ آئے اور کفّار سے جنگ شروع ہوگئی جب لڑائی خوب گرم ہوئی حضور نے اپنے دست مبارک میں سنگ ریزے لے کر کفّار کے مونہوں پر مارے اور فرمایا: ربِ محمد کی قسم بھاگ نکلے، سنگریزوں کا مارنا تھا کہ کفّار بھاگ پڑے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی غنیمتیں مسلمانوں کو تقسیم فرما دیں۔ ان آیتوں میں اس واقعہ کا بیان ہے۔ ف۵۱ اور تم وہاں نہ ٹھہر سکے۔ ف۵۲ کہ اطمینان کے ساتھ اپنی جگہ قائم رہے۔ ف۵۳ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پکارنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے۔ ف۵۴ یعنی فرشتے جنہیں کفّار نے ابلق گھوڑوں پر سفید لباس پہنے عمامہ باندھے دیکھا۔ یہ فرشتے مسلمانوں کی شوکت بڑھانے کے لئے آئے تھے، اس جنگ میں انہوں نے قتال نہیں کیا قتال صرف بدر میں کیا تھا۔ ف۵۵ کہ پکڑے گئے، مارے گئے، ان کے عیال و اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

یہی سزا ہے پھر اس کے بعد اللّٰہ جسے چاہے گا توبہ دے گا ف۵۶ اور اللّٰہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا

مہربان ہے اے ایمان والو مشرک نرے (بالکل) ناپاک ہیں ف۵۷ تو اس برس کے بعد وہ

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ

مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں ف۵۸ اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے ف۵۹ تو عنقریب اللّٰہ تمہیں دولت مند

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا

کردے گا اپنے فضل سے اگر چاہے ف۶۰ بے شک اللّٰہ علم و حکمت والا ہے لڑو ان سے جو

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ

ایمان نہیں لاتے اللّٰہ پر اور قیامت پر ف۶۱ اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللّٰہ اور

رَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا

اس کے رسول نے ف۶۲ اور سچے دین ف۶۳ کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک

ف۵۶ اور توفیقِ اسلام عطا فرمائے گا۔ چنانچہ ہوازن کے باقی لوگوں کو توفیق دی اور وہ مسلمان ہو کر رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور نے اُن کے اسیروں کو رہا فرما دیا۔ ف۵۷ کہ ان کا باطن خبیث ہے اور وہ نہ طہارت کرتے ہیں نہ نجاستوں سے بچتے ہیں۔ ف۵۸ نہ حج کے لئے نہ عمرہ کے لئے اور اس سال سے مراد ۹ ہجری ہے اور مشرکین کے منع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان ان کو روکیں۔ ف۵۹ کہ مشرکین کو حج سے روک دینے سے تجارتوں کو نقصان پہنچے گا اور اہلِ مکہ کو تنگی پیش آئے گی۔ ف۶۰ عکرمہ نے کہا: ایسا ہی ہوا، اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں غنی کر دیا، بارشیں خوب ہوئیں، پیداوار کثرت سے ہوئی۔ مقاتل نے کہا کہ خطہ ہائے یمن کے لوگ مسلمان ہوئے اور انہوں نے اہل مکہ پر اپنی کثیر دولتیں خرچ کیں "اگر چاہے" فرمانے میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہئے کہ طلبِ خیر اور دفعِ آفات کے لئے ہمیشہ اللّٰہ کی طرف متوجہ رہے اور تمام اُمور کو اسی کی مشیت سے متعلق جانے۔ ف۶۱ اللّٰہ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اس کی ذات اور جملہ صفات و تنزیہات کو مانے اور جو اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت نہ کرے اور بعض مفسرین نے رسولوں پر ایمان لانا بھی اللّٰہ پر ایمان لانے میں داخل قرار دیا ہے تو یہود و نصاریٰ اگرچہ اللّٰہ پر ایمان لانے کے مدعی ہیں لیکن ان کا یہ دعویٰ باطل ہے کیونکہ یہود تجسیم و تشبیہ (خدا کے انسانوں کی طرح مجسم و مثل ہونے) کے اور نصاریٰ حلول (خدا کا عیسیٰ کے جسم میں اتر آنے) کے معتقد ہیں تو وہ کس طرح اللّٰہ پر ایمان لانے والے ہو سکتے ہیں ایسے ہی یہود میں سے جو حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں تو ان میں سے کوئی بھی اللّٰہ پر ایمان لانے والا نہ ہوا، اسی طرح جو ایک رسول کی تکذیب کرے وہ اللّٰہ پر ایمان لانے والا نہیں۔ یہود و نصاریٰ بہت انبیاء کی تکذیب کرتے ہیں لہٰذا وہ اللّٰہ پر ایمان لانے والوں میں نہیں۔ **شانِ نزول:** مجاہد کا قول ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جبکہ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو روم سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا اور اسی کے نازل ہونے کے بعد غزوۂ تبوک ہوا۔ کلبی کا قول ہے کہ یہ آیت یہود کے قبیلہ قُرَیْظَہ اور نُضِیْر کے حق میں نازل ہوئی۔ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اُن سے صلح منظور فرمائی اور یہی پہلا جزیہ ہے جو اہل اسلام کو ملا اور پہلی ذلت ہے جو کفّار کو مسلمانوں کے ہاتھ سے پہنچی۔ ف۶۲ قرآن و حدیث میں اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ توریت و انجیل کے مطابق عمل نہیں کرتے ان کی تحریف (ردّ و بدل) کرتے ہیں اور احکام اپنے دل سے گھڑتے ہیں۔ ف۶۳ اسلام دین الٰہی۔

الۡجِزۡيَةَ عَنۡ يَّدٍ وَّهُمۡ صٰغِرُوۡنَ ﴿٢٩﴾ وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ عُزَيۡرُ ابۡنُ اللّٰهِ وَ ع ٥ ١٠

اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہوکر ف۶۴ اور یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے ف۶۵ اور

قَالَتِ النَّصٰرَى الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوۡلُهُمۡ بِاَفۡوَاهِهِمۡ ۚ يُضَاهِـُٔوۡنَ

نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں ف۶۶ اگلے

قَوۡلَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوۡۤا

کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۶۷ انھوں نے

اَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَانَهُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَالۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ ۚ

اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا ف۶۸ اور مسیح ابن مریم کو ف۶۹

وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبۡحٰنَهٗ عَمَّا

اور انھیں حکم نہ تھا ف۷۰ مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے

يُشۡرِكُوۡنَ ﴿٣١﴾ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَيَاۡبَى اللّٰهُ

ان کے شرک سے چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور ف۷۱ اپنے منہ سے بجھادیں اور اللہ نہ مانے گا

اِلَّاۤ اَنۡ يُّتِمَّ نُوۡرَهٗ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿٣٢﴾ هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ

مگر اپنے نور کا پورا کرنا ف۷۲ پڑے (اگرچہ) برا مانیں کافر وہی ہے جس نے اپنا رسول ف۷۳

بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ كَرِهَ

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے ف۷۴ پڑے برا مانیں

ف۶۴ معاہد اہل کتاب سے جو خراج لیا جاتا ہے اس کا نام جزیہ ہے۔ **مسائل**: یہ جزیہ نقد لیا جاتا ہے اس میں ادھار نہیں۔ **مسئلہ**: جزیہ دینے والے کو خود حاضر ہو کر دینا چاہئے۔ **مسئلہ**: پیادہ پا (پیدل بغیر سواری کے) لے کر حاضر ہو، کھڑے ہو کر پیش کرے۔ **مسئلہ**: قبول جزیہ میں تُرک و ہندو وغیرہ اہلِ کتاب کے ساتھ ملحق ہیں سوا مشرکینِ عرب کے کہ ان سے جزیہ قبول نہیں۔ **مسئلہ**: اسلام لانے سے جزیہ ساقط ہو جاتا ہے۔ **حکمت** جزیہ مقرر کرنے کی یہ ہے کہ کفّار کو مہلت دی جائے تا کہ وہ اسلام کے محاسن اور دلائل کی قوت دیکھیں اور کتب قدیمہ میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اور حضور کی نعت وصفت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہونے کا موقع پائیں۔ ف۶۵ اہل کتاب کی بے دینی کا جو اُوپر ذکر فرمایا گیا یہ اس کی تفصیل ہے کہ وہ اللہ کی جناب میں ایسے فاسد اعتقاد رکھتے ہیں اور مخلوق کو اللہ کا بیٹا بنا کر پوجتے ہیں۔ **شانِ نزول**: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہود کی ایک جماعت آئی وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم آپ کا کس طرح اتباع کریں آپ نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا اور آپ حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا نہیں سمجھتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۶۶ جن پر نہ کوئی دلیل نہ برہان اور پھر اپنے جہل سے اس باطل صریح کے معتقد بھی ہیں۔ ف۶۷ اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر حجتیں قائم ہونے اور دلیلیں واضح ہونے کے باوجود اس کفر میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ف۶۸ حکم الٰہی کو چھوڑ کر ان کے حکم کے پابند ہوئے۔ ف۶۹ کہ انہیں بھی خدا بنایا اور ان کی نسبت یہ اعتقاد باطل کیا کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں یا خدا نے ان میں حلول کیا ہے۔ ف۷۰ ان کی کتابوں میں نہ ان کے انبیاء کی طرف سے۔ ف۷۱ یعنی دینِ اسلام یا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل۔ ف۷۲ اور اپنے دین کو غلبہ دینا۔ ف۷۳ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم۔ ف۷۴ اور اس کی

النصف

الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ

مشرک اے ایمان والو بے شک بہت پادری اور جوگی

لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ

لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں ف۷۵ اور اللہ کی راہ سے ف۷۶ روکتے ہیں اور

الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ

وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ف۷۷

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٤﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا

انھیں خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں ف۷۸ پھر اس سے داغیں گے

جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا

ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں ف۷۹ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا

مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا

اس جوڑنے کا بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں ف۸۰

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ

اللہ کی کتاب میں ف۸۱ جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں ف۸۲

حجت قوی کرے اور دوسرے دینوں کو اس سے منسوخ کرے۔ چنانچہ الحمد للہ ایسا ہی ہوا۔ ضحاک کا قول ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ظاہر ہوگا جبکہ کوئی دین والا ایسا نہ ہوگا جو اسلام میں داخل نہ ہو جائے۔ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے: سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے سوا ہر ملت ہلاک ہو جائے گی۔ ف۷۵ اس طرح کہ دین کے احکام بدل کر لوگوں سے رشوتیں لیتے ہیں اور اپنی کتابوں میں طمع زر (دنیوی مال کی لالچ) کے لئے تحریف و تبدیل کرتے ہیں اور کتب سابقہ کی جن آیات میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت مذکور ہے مال حاصل کرنے کیلئے ان میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے ہیں۔ ف۷۶ اسلام سے اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے ف۷۷ بخل کرتے ہیں اور مال کے حقوق ادا نہیں کرتے زکوٰۃ نہیں دیتے۔ **شانِ نزول:** سدی کا قول ہے کہ یہ آیت مانعینِ زکوٰۃ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ اللہ تعالیٰ نے احبار اور رُہبان (یہودی و عیسائی علماء) کی حرصِ مال کا ذکر فرمایا تو مسلمانوں کو مال جمع کرنے اور اس کے حقوق ادا نہ کرنے سے حَذَر (خوف) دلایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ دی گئی وہ "کنز" نہیں خواہ دفینہ ہی ہو اور جس کی زکوٰۃ نہ دی گئی وہ "کنز" ہے، جس کا ذکر قرآن میں ہوا کہ اس کے مالک کو اس سے داغ دیا جائے گا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب نے عرض کیا کہ سونے چاندی کا تو یہ حال معلوم ہوا تو پھر کون سا مال بہتر ہے جس کو جمع کیا جائے؟ فرمایا: ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور نیک بی بی جو ایماندار کی اس کے ایمان پر مدد کرے یعنی پرہیزگار ہو کہ اس کی صحبت سے طاعت و عبادت کا شوق بڑھے۔ (رواہ الترمذی) **مسئلہ:** مال کا جمع کرنا مباح ہے مذموم نہیں جبکہ اس کے حقوق ادا کئے جائیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت طلحہ وغیرہ اصحاب مالدار تھے اور جو اصحاب کہ جمع مال سے نفرت رکھتے تھے وہ ان پر اعتراض نہ کرتے تھے۔ ف۷۸ اور شدت حرارت سے سفید ہو جائے گا۔ ف۷۹ جسم کے تمام اطراف و جوانب اور کہا جائے گا: ف۸۰ یہاں یہ بیان فرمایا گیا کہ احکام شرع کی بنا قمری مہینوں پر ہے جن کا حساب چاند سے ہے۔ ف۸۱ یہاں اللہ کی کتاب سے یا لوحِ محفوظ مراد ہے یا قرآن یا وہ حکم جو اس نے اپنے بندوں پر لازم کیا۔ ف۸۲ تین متصل ذوالقعدہ و

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ

یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں وف۸۳ اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت

كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا

لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے وف۸۴ ان کا

النَّسِیْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ

مہینے پیچھے ہٹانا نہیں مگر اور کفر میں بڑھنا وف۸۵ اس سے کافر بہکائے جاتے ہیں ایک برس اسے وف۸۶ حلال ٹھہراتے ہیں اور

يُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ

دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں کہ اس گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللہ نے حرام فرمائی وف۸۷ اور اللہ کے حرام کئے ہوئے حلال کرلیں

زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ؑ يٰٓاَيُّهَا ع ۵ ۸

ان کے برے کام ان کی آنکھوں میں بھلے لگتے ہیں اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ

ایمان والو تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ راہِ خدا میں کوچ کرو تو بوجھ کے مارے

اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ

زمین پر بیٹھ جاتے ہو وف۸۸ کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کرلی اور جیتی دنیا (دنیا کی زندگی)

ذوالحجہ، محرم اور ایک جُدا رجب۔ عرب لوگ زمانۂ جاہلیت میں بھی ان مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور ان میں قتال حرام جانتے تھے، اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی۔ وف۸۳ گناہ و نافرمانی سے۔ وف۸۴ ان کی نصرت و مدد فرمائے گا۔ وف۸۵ نَسِیْٓءٌ لغت میں وقت کے مؤخر کرنے کو کہتے ہیں اور یہاں شہرِ حرام کی حرمت کا دوسرے مہینے کی طرف ہٹا دینا مراد ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں عرب اَشْہُرِ حُرُم (یعنی ذوالقعدہ و ذی الحجہ، محرم، رجب) کی حرمت و عظمت کے معتقد تھے تو جب کبھی لڑائی کے زمانے میں یہ حرمت والے مہینے آجاتے تو ان کو بہت شاق گزرتے اس لئے انہوں نے یہ کیا کہ ایک مہینے کی حرمت دوسرے کی طرف ہٹانے لگے محرم کی حرمت صفر کی طرف ہٹا کر محرم میں جنگ جاری رکھتے اور بجائے اس کے صفر کو ماہ حرام بنا لیتے اور جب اس سے بھی تحریم ہٹانے کی حاجت سمجھتے تو اس میں بھی جنگ حلال کرلیتے اور ربیع الاول کو ماہ حرام قرار دیتے، اس طرح تحریم سال کے تمام مہینوں میں گھومتی اور ان کے اس طرزِ عمل سے ماہائے حرام کی تخصیص ہی باقی نہ رہی اسی طرح حج کو مختلف مہینوں میں گھماتے پھرتے تھے۔ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا کہ نَسِیْٓءٌ کے مہینے گئے گزرے ہوئے اب مہینوں کے اوقات کی وضعِ الٰہی کے مطابق حفاظت کی جائے اور کوئی مہینہ اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جائے اور اس آیت میں نَسِیْٓءٌ کو ممنوع قرار دیا گیا اور کفر پر کفر کی زیادتی بتایا گیا کیونکہ اس میں ماہائے حرام میں تحریمِ قتال کو حلال جاننا اور خدا کے حرام کئے ہوئے کو حلال کرلینا پایا جاتا ہے۔ وف۸۶ یعنی ماہِ حرام کو یا اس ہٹانے کو۔ وف۸۷ یعنی ماہ حرام چار ہی رہیں اس کی تو پابندی کرتے ہیں اور ان کی تخصیص توڑ کر حکمِ الٰہی کی مخالفت، جو مہینہ حرام تھا اسے حلال کرلیا اس کی جگہ دوسرے کو حرام قرار دیا۔ وف۸۸ اور سفر سے گھبراتے ہو۔ **شانِ نزول:** یہ آیت غزوۂ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی۔ تبوک ایک مقام ہے اطرافِ شام میں مدینہ طیبہ سے چودہ منزل فاصلہ پر۔ رجب ۹ھ ہجری میں طائف سے واپسی کے بعد سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ عرب کے نصرانیوں کی تحریک سے ہرقل شاہِ روم نے رومیوں اور شامیوں کی فوجِ گراں (کثیر فوج) جمع کی ہے اور وہ مسلمانوں پر حملے کا ارادہ رکھتا ہے تو حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا۔ یہ زمانہ نہایت تنگی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا

کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا ف۸۹ اگر نہ کوچ کروگے توف۹۰ تمہیں سخت

اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

سزا دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا ف۹۱ اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکوگے اور اللہ سب کچھ

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کر سکتا ہے اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا ف۹۲

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ

صرف دو جان سے جب وہ دونوں ف۹۳ غار میں تھے جب اپنے یار سے ف۹۴ فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ

مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ

ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ (اطمینان) اتارا ف۹۵ اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں ف۹۶ اور کافروں

قحط سالی اور شدت گرمی کا تھا یہاں تک کہ دو دو آدمی ایک ایک کھجور پر بسر کرتے تھے، سفر دور کا تھا دشمن کثیر اور قوی تھے اس لئے بعض قبیلے بیٹھ رہے اور انہیں اس وقت جہاد میں جانا گراں معلوم ہوا اور اس غزوہ میں بہت سے منافقین کا پردہ فاش اور حال ظاہر ہوگیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غزوہ میں بڑی عالی ہمتی سے خرچ کیا دس ہزار مجاہدین کو سامان دیا اور دس ہزار دینار اس غزوہ پر خرچ کئے نو سو اونٹ اور سو گھوڑے مع ساز و سامان کے اس کے علاوہ ہیں اور اصحاب نے بھی خوب خرچ کیا ان میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ہیں جنہوں نے اپنا کل مال حاضر کردیا جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال حاضر کیا اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ حضرت علی مرتضیٰ کو مدینہ طیبہ میں چھوڑا عبداللہ بن ابی اور اس کے ہمراہی منافقین ثنیۃ الوداع تک چل کر رہ گئے جب لشکر اسلام تبوک میں اترا تو انہوں نے دیکھا کہ چشمے میں پانی بہت تھوڑا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پانی سے اس میں کلی فرمائی جس کی برکت سے پانی جوش میں آیا اور چشمہ بھر گیا لشکر اور اس کے تمام جانور اچھی طرح سیراب ہوئے حضرت نے کافی عرصہ یہاں قیام فرمایا۔ ہرقل اپنے دل میں آپ کو سچا نبی جانتا تھا اس لئے اسے خوف ہوا اور اس نے آپ سے مقابلہ نہ کیا حضرت نے اطراف میں لشکر بھیجے چنانچہ حضرت خالد کو چار سو سے زائد سواروں کے ساتھ اُکَیدِر حاکم دُوْمَةُ الْجَنْدَل کے مقابل بھیجا اور فرمایا کہ تم اس کو نیل گائے کے شکار میں پکڑلو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ نیل گائے کے شکار کے لئے اپنے قلعہ سے اترا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کو گرفتار کر کے خدمت اقدس میں لائے حضور نے جزیہ مقرر فرما کر اس کو چھوڑ دیا اسی طرح حاکم اَیلہ پر اسلام پیش کیا اور جزیہ پر صلح فرمائی۔ واپسی کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب تشریف لائے تو جو لوگ جہاد میں ساتھ ہونے سے رہ گئے تھے وہ حاضر ہوئے حضور نے اصحاب سے فرمایا کہ ان میں سے کسی سے کلام نہ کریں اور اپنے پاس نہ بٹھائیں جب تک ہم اجازت نہ دیں تو مسلمانوں نے ان سے اعراض کیا یہاں تک کہ باپ اور بھائی کی طرف بھی التفات نہ کیا اسی باب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ف۸۹ کہ دنیا اور اس کی تمام متاع فانی ہے اور آخرت اور اس کی تمام نعمتیں باقی ہیں۔ ف۹۰ اے مسلمانو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب حکم اللہ تعالیٰ ف۹۱ جو تم سے بہتر اور فرمانبردار ہوں گے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور اُن کے دِین کو عزت دینے کا خود کفیل ہے تو اگر تم اطاعتِ فرمانِ رسول میں جلدی کروگے تو یہ سعادت تمہیں نصیب ہوگی اور اگر تم نے سستی کی تو اللہ تعالیٰ دوسروں کو اپنے نبی کے شرف خدمت سے سرفراز فرمائے گا۔ ف۹۲ یعنی وقت ہجرت مکہ مکرمہ سے۔ جبکہ کفّار نے دارالندوہ میں حضور کے لئے قتل وقید وغیرہ کے برے برے مشورے کئے تھے۔ ف۹۳ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ ف۹۴ یعنی سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے۔ مسئلہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے۔ حسن بن فضل نے فرمایا: جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نصِ قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا۔ ف۹۵ اور قلب کو اطمینان عطا فرمایا۔ ف۹۶ ان سے مراد ملائکہ کی فوجیں ہیں جنہوں نے کفّار کے رخ پھیر دیئے اور وہ آپ کو دیکھ نہ سکے اور بدر و احزاب و حنین میں بھی انہیں غیبی فوجوں سے مدد فرمائی۔

كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

کی بات نیچے ڈالی ف۹۷ اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب

حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ

حکمت والا ہے کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے ف۹۸ اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا

مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو ف۹۹ اگر کوئی قریب

قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَ

مال یا متوسط سفر ہوتا ف۱۰۰ تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے ف۱۰۱ مگر ان پر تو مشقت کا راستہ دور پڑ گیا اور

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَ

اب اللہ کی قسم کھائیں گے ف۱۰۲ کہ ہم سے بن پڑتا تو ضرور تمہارے ساتھ چلتے ف۱۰۳ اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں ف۱۰۴ اور

اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى ع ٦ ۵ ۱۲

اللہ جانتا ہے کہ وہ بے شک ضرور جھوٹے ہیں اللہ تمہیں معاف کرے ف۱۰۵ تم نے انہیں کیوں اِذن (اجازت) دے دیا جب تک

يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ

نہ کھلے تھے تم پر سچے اور ظاہر نہ ہوئے تھے جھوٹے وہ جو اللہ اور قیامت

ف۹۷ دعوتِ کفر و شرک کو پست فرمایا۔ ف۹۸ یعنی خوشی سے یا گرانی سے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ قوت کے ساتھ یا ضعف کے ساتھ اور بے سامانی سے یا سروسامان سے ف۹۹ کہ جہاد کا ثواب بیٹھ رہنے سے بہتر ہے تو مُستَعِدّی (پوری آمادگی) کے ساتھ تیار ہو اور کاہلی نہ کرو۔ ف۱۰۰ اور دنیوی نفع کی امید ہوتی اور شدید محنت و مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا۔ ف۱۰۱ شانِ نزول: یہ آیت ان منافقین کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے غزوۂ تبوک میں جانے سے تخلُّف (پیچھے بیٹھ جانا اختیار) کیا تھا۔ ف۱۰۲ یہ منافقین۔ اور اس طرح معذرت کریں گے۔ ف۱۰۳ منافقین کی اس معذرت سے پہلے خبر دے دینا غیبی خبر اور دلائل نبوت میں سے ہے۔ چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا اور انہوں نے یہی معذرت کی اور جھوٹی قسمیں کھائیں۔ ف۱۰۴ جھوٹی قسم کھا کر۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا سبب ہلاکت ہے۔ ف۱۰۵ "عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ" سے ابتدائے کلام وافتتاحِ خطاب، مخاطب کی تعظیم و توقیر میں مبالغہ کے لئے ہے اور زبانِ عرب میں یہ عرف شائع ہے کہ مخاطب کی تعظیم کے موقع پر ایسے کلمے استعمال کئے جاتے ہیں۔ قاضی عیاض رضی اللہ عنہ نے (اپنی کتاب) شِفا میں فرمایا: جس کسی نے اس سوال کو عتاب قرار دیا اس نے غلطی کی کیونکہ غزوۂ تبوک میں حاضر نہ ہونے اور گھر رہ جانے کی اجازت مانگنے والوں کو اجازت دینا نہ دینا دونوں حضرت کے اختیار میں تھے اور آپ اس میں مختار تھے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: "فَأْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ" آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دیجئے تو "لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ" فرمانا عتاب کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ اظہار ہے کہ اگر آپ انہیں اجازت نہ دیتے تو بھی وہ جہاد میں جانے والے نہ تھے اور "عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ" کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے گناہ سے تو تمہیں واسطہ ہی نہیں، اس میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تکریم و توقیر اور تسکین و تسلی ہے کہ قلب مبارک پر "لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ" فرمانے سے کوئی بار نہ ہو۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ
پر ایمان رکھتے ہیں تم سے چھٹی نہ مانگیں گے اس سے کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کریں اور

اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
اللہ خوب جانتا ہے پرہیزگاروں کو تم سے یہ چھٹی وہی مانگتے ہیں جو اللہ

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ
اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ف۱۰۶ اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں تو وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہیں ف۱۰۷ انھیں

اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ
نکلنا منظور ہوتا ف۱۰۸ تو اس کا سامان کرتے مگر خدا ہی کو ان کا اٹھنا ناپسند ہوا تو ان میں کاہلی بھردی

وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا
اور ف۱۰۹ فرمایا گیا کہ بیٹھ رہو بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ف۱۱۰ اگر وہ تم میں نکلتے تو ان سے سوا نقصان کے تمہیں کچھ نہ بڑھتا

وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ
اور تم میں فتنہ ڈالنے کو تمہارے بیچ میں غرابیں دوڑاتے (فساد پھیلاتے) ف۱۱۱ اور تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں ف۱۱۲ اور اللہ

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ
خوب جانتا ہے ظالموں کو بےشک انھوں نے پہلے ہی فتنہ چاہا تھا ف۱۱۳ اور اے محبوب تمہارے لئے تدبیریں الٹی پلٹیں ف۱۱۴

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
یہاں تک کہ حق آیا ف۱۱۵ اور اللہ کا حکم ظاہر ہوا ف۱۱۶ اور انھیں ناگوار تھا اور ان میں کوئی تم سے یوں عرض کرتا ہے

ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ
کہ مجھے رخصت دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالئے ف۱۱۷ سن لو وہ فتنہ ہی میں پڑے ف۱۱۸ اور بےشک جہنم گھیرے ہوئے ہے

ف۱۰۶ یعنی منافقین ف۱۰۷ نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے نہ کفار کے ساتھ رہ سکے نہ مومنین کا ساتھ دے سکے۔ ف۱۰۸ اور جہاد کا ارادہ رکھتے۔ ف۱۰۹ ان کے اجازت چاہنے پر ف۱۱۰ بیٹھ رہنے والوں سے عورتیں بچے بیمار اور اپاہج لوگ مراد ہیں۔ ف۱۱۱ اور جھوٹی جھوٹی باتیں بنا کر فساد انگیزیاں کرتے۔ ف۱۱۲ جو تمہاری باتیں ان تک پہنچائیں۔ ف۱۱۳ اور وہ آپ کے اصحاب کو دین سے روکنے کی کوشش کرتے جیسا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے روز احد کیا کہ مسلمانوں کو اغوا کرنے کے لئے اپنی جماعت لے کر واپس ہوا۔ ف۱۱۴ اور انہوں نے تمہارا کام بگاڑنے اور دین میں فساد ڈالنے کے لئے بہت مکر و حیلے کیے ف۱۱۵ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت۔ ف۱۱۶ اور اس کا دین غالب ہوا۔ ف۱۱۷ شانِ نزول: یہ آیت جدّ بن قیس منافق کے حق میں نازل ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لئے تیاری فرمائی تو جدّ بن قیس نے کہا: یارسول اللہ! میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھوں گا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکے گا اس لئے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیجئے اور ان عورتوں کے فتنہ میں نہ ڈالئے میں آپ کی اپنے مال سے مدد

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ

کافروں کو اگر تمہیں بھلائی پہنچے ف۱۱۹ تو انہیں برا لگے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے ف۱۲۰

يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَ يَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾ قُلْ

تو کہیں ف۱۲۱ ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے پھر جائیں تم فرماؤ

لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَیَیْنِ ؕ وَ

پر بھروسہ چاہیے تم فرماؤ تم ہم پر کس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک کا ف۱۲۲ اور

نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ٘

ہم تم پر اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تم پر عذاب ڈالے اپنے پاس سے ف۱۲۳ یا ہمارے ہاتھوں ف۱۲۴

فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ

تو اب راہ دیکھو (انتظار کرو) ہم بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہے ہیں ف۱۲۵ تم فرماؤ کہ دل سے خرچ کرو یا ناگواری سے تم سے ہرگز

يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ

قبول نہ ہوگا ف۱۲۶ بےشک تم بے حکم (نافرمان) لوگ ہو اور وہ جو خرچ کرتے ہیں

مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ

اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لئے کہ وہ اللہ و رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے

کروں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ اس کا حیلہ تھا اور اس میں سوائے نفاق کے اور کوئی علت نہ تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور اسے اجازت دے دی، اس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۱۸ کیونکہ جہاد سے رک رہنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرنا بہت بڑا فتنہ ہے۔ ف۱۱۹ اور تم دشمن پر فتحیاب ہو اور غنیمت تمہارے ہاتھ آئے۔ ف۱۲۰ اور کسی طرح کی شدت پیش آئے۔ ف۱۲۱ منافقین کہ چالاکی سے جہاد میں نہ جا کر۔ ف۱۲۲ یا تو فتح و غنیمت ملے گی یا شہادت و مغفرت۔ کیونکہ مسلمان جب جہاد میں جاتا ہے تو وہ اگر غالب ہو جب تو فتح و غنیمت اور اجر عظیم پاتا ہے اور اگر راہ خدا میں مارا جائے تو اس کو شہادت حاصل ہوتی ہے جو اس کی اعلیٰ مراد ہے۔ ف۱۲۳ اور تمہیں عاد و ثمود وغیرہ کی طرح ہلاک کرے۔ ف۱۲۴ تم کو قتل و اسیری کے عذاب میں گرفتار کرے۔ ف۱۲۵ کہ تمہارا کیا انجام ہوتا ہے۔ ف۱۲۶ شانِ نزول: یہ آیت جد بن قیس منافق کے جواب میں نازل ہوئی جس نے جہاد میں نہ جانے کی اجازت طلب کرنے کے ساتھ یہ کہا تھا کہ میں اپنے مال سے مدد کروں گا۔ اس پر حضرت حق تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا (اے محبوب آپ فرما دیجئے) کہ تم خوشی سے دو یا ناخوشی سے تمہارا مال قبول نہ کیا جائے گا یعنی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہ لیں گے کیونکہ یہ دینا اللہ کے لئے نہیں ہے۔

اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝٥٤ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ

مگر جی ہارے (سستی کی حالت میں) اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے ف۱۲۷ تو تمہیں ان کے مال اور ان کی

وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

اولاد کا تعجب نہ آئے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان چیزوں سے ان پر وبال ڈالے اور

تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٥٥ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَ

کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے ف۱۲۸ اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں ف۱۲۹ کہ وہ تم میں سے ہیں ف۱۳۰ اور

مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝٥٦ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ

تم میں سے ہیں نہیں ف۱۳۱ ہاں وہ لوگ ڈرتے ہیں ف۱۳۲ اگر پائیں کوئی پناہ یا غار

اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝٥٧ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى

یا سما جانے کی جگہ تو رسیاں تڑاتے (پوری کوشش کرتے) ادھر پھر جائیں گے ف۱۳۳ اور ان میں کوئی وہ ہے کہ صدقے بانٹنے

الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ

میں تم پر طعن کرتا ہے ف۱۳۴ تو اگر ان ف۱۳۵ میں سے کچھ ملے تو راضی ہوجائیں اور نہ ملے تو جبھی

يَسْخَطُوْنَ ۝٥٨ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا

وہ ناراض ہیں اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ

اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝٥٩ ع ١٧/١٣

کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے ف۱۳۶ زکوٰۃ

ف۱۲۷ کیونکہ انہیں رضائے الٰہی مقصود نہیں۔ ف۱۲۸ تو وہ مال ان کے حق میں سبب راحت نہ ہوا بلکہ وبال ہوا۔ ف۱۲۹ منافقین اس پر ف۱۳۰ یعنی تمہارے دین وملت پر ہیں، مسلمان ہیں۔ ف۱۳۱ تمہیں دھوکا دیتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔ ف۱۳۲ کہ اگر ان کا نفاق ظاہر ہوجائے تو مسلمان ان کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو مشرکین کے ساتھ کرتے ہیں اس لئے وہ براہ تقیہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ ف۱۳۳ کیونکہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے انتہا درجے کا بغض ہے۔ ف۱۳۴ شانِ نزول: یہ آیت ذُوالْخُوَیْصِرَہ تَمِیْمِی کے حق میں نازل ہوئی اس شخص کا نام حُرقُوص بن زُہیر ہے اور یہی خوارج کی اصل و بنیاد ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرمارہے تو ذُوالْخُوَیْصِرَہ نے کہا: یارسول اللہ! عدل کیجئے۔ حضور نے فرمایا: تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماردوں۔ حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، اس کے اور بھی ہمراہی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ ف۱۳۵ صدقات۔ ف۱۳۶ کہ ہم پر اپنا فضل وسیع کرے اور ہمیں خلق کے اموال سے غنی اور بے نیاز کردے۔

الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

تو انھیں لوگوں کے لئے ہے ف۱۳۷ محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل (وصول) کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے

وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ

اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ

اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے اوران میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے (نبی) کو ستاتے ہیں ف۱۳۸ اور کہتے ہیں

هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ

وہ تو کان ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں ف۱۳۹ اور

رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ

جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں اور وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ

دردناک عذاب ہے تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں ف۱۴۰ کہ تمہیں راضی کرلیں ف۱۴۱ اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا

ف۱۳۷ جب منافقین نے تقسیمِ صدقات میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا تو اللہ عزوجل نے اس آیت میں بیان فرما دیا کہ صدقات کے مستحق صرف یہی آٹھ قسم کے لوگ ہیں انہیں پر صدقات صرف کئے جائیں گے ان کے سوا اور کوئی مستحق نہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اموالِ صدقہ سے کوئی واسطہ ہی نہیں آپ پر اور آپ کی اولاد پر صدقات حرام ہیں تو طعن کرنے والوں کو اعتراض کا کیا موقع؟ **صدقہ** سے اس آیت میں زکوٰۃ مراد ہے۔ **مسئلہ:** زکوٰۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے گئے ہیں ان میں سے مؤلّفۃ القلوب باجماعِ صحابہ ساقط ہو گئے کیونکہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی یہ اجماع زمانۂ صدیق میں منعقد ہوا۔ **مسئلہ: فقیر** وہ ہے جس کے پاس ادنیٰ چیز ہو اور جب تک اس کے پاس ایک وقت کے لئے کچھ ہو اس کو سوال حلال نہیں۔ **مسکین** وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ سوال کر سکتا ہے۔ **عاملین** وہ لوگ ہیں جن کو امام نے صدقے تحصیل کرنے پر مقرر کیا ہو، انہیں امام اتنا دے جو ان کے اور ان کے متعلقین کے لئے کافی ہو۔ **مسئلہ:** اگر عامل غنی ہو تو بھی اس کو لینا جائز ہے۔ **مسئلہ:** عامل سیّد یا ہاشمی ہو تو وہ زکوٰۃ میں سے نہ لے۔ **گردنیں چھڑانے** سے مراد یہ ہے کہ جن غلاموں کو ان کے مالکوں نے مکاتب کر دیا ہو اور ایک مقدار مال کی مقرر کر دی ہو کہ اس قدر وہ ادا کر دیں تو آزاد ہیں وہ بھی مستحق ہیں ان کو آزاد کرانے کے لئے مالِ زکوٰۃ دیا جائے۔ **قرضدار** جو بغیر کسی گناہ کے مبتلائے قرض ہوئے ہوں اور اتنا مال نہ رکھتے ہوں جس سے قرض ادا کریں انہیں ادائے قرض میں مالِ زکوٰۃ سے مدد دی جائے۔ **اللہ کی راہ** میں خرچ کرنے سے بے سامان مجاہدین اور نادار حاجیوں پر صرف کرنا مراد ہے۔ **ابن سبیل** سے وہ مسافر مراد ہے جس کے پاس مال نہ ہو۔ **مسئلہ:** زکوٰۃ دینے والے کو یہ بھی جائز ہے کہ وہ ان تمام اقسام کے لوگوں کو زکوٰۃ دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی قسم کو دے۔ **مسئلہ:** زکوٰۃ انہیں لوگوں کے ساتھ خاص کی گئی تو ان کے علاوہ اور دوسرے مصرف میں خرچ نہ کی جائے گی نہ مسجد کی تعمیر میں نہ مُردے کے کفن میں نہ اس کے قرض کی ادا میں۔ **مسئلہ:** زکوٰۃ بنی ہاشم اور غنی اور ان کے غلاموں کو نہ دی جائے اور نہ آدمی اپنی بی بی اور اولاد اور غلاموں کو دے۔ (تفسیر احمدی و مدارک) ف۱۳۸ یعنی سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ **شانِ نزول:** منافقین اپنے جلسوں میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ناشائستہ باتیں بکا کرتے تھے، ان میں سے بعضوں نے کہا کہ اگر حضور کو خبر ہو گئی تو ہمارے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ جُلاس بن سُوَید منافق نے کہا: ہم جو چاہیں کہیں، حضور کے سامنے مکر جائیں گے اور قسم کھا لیں گے وہ تو کان ہیں ان سے جو کہہ دیا جائے سن کر مان لیتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ فرمایا کہ اگر وہ سننے والے بھی ہیں تو خیر اور صلاح کے سننے اور ماننے والے ہیں شر اور فساد کے نہیں۔ ف۱۳۹ نہ منافقوں کی بات پر۔ ف۱۴۰ منافقین اس لئے۔ ف۱۴۱ **شانِ نزول:** منافقین اپنی مجلسوں میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا کرتے

اَنۡ يُّرۡضُوۡهُ اِنۡ كَانُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّهٗ مَنۡ يُّحَادِدِ اللّٰهَ

کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ

وَرَسُوۡلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيۡهَا ؕ ذٰلِكَ الۡخِزۡىُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۶۳﴾

اور اس کے رسول کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے

يَحۡذَرُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ اَنۡ تُنَزَّلَ عَلَيۡهِمۡ سُوۡرَةٌ تُنَبِّئُهُمۡ بِمَا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ

منافق ڈرتے ہیں کہ ان وف۱۴۲ پر کوئی سورۃ ایسی اترے جو ان وف۱۴۳ کے دلوں کی چھپی وف۱۴۴ جتادے

قُلِ اسۡتَهۡزِءُوۡا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخۡرِجٌ مَّا تَحۡذَرُوۡنَ ﴿۶۴﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ

تم فرماؤ ہنسے جاؤ اللہ کو ضرور ظاہر کرنا ہے جس کا تمہیں ڈر ہے اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو

لَيَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ ؕ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ

تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے وف۱۴۵ تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول

كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ ؕ اِنۡ

سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے مسلمان ہو کر وف۱۴۶ اگر

نَّعۡفُ عَنۡ طَآئِفَةٍ مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۶۶﴾ ع

ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں وف۱۴۷ تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ مجرم تھے وف۱۴۸

تھے اور مسلمانوں کے پاس آکر اس سے مکر جاتے تھے اور قسمیں کھا کھا کر اپنی بریّت (بے گناہی) ثابت کرتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مسلمانوں کو راضی کرنے کے لئے قسمیں کھانے سے زیادہ اہم اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا تھا اگر ایمان رکھتے تھے تو ایسی حرکتیں کیوں کیں جو خدا اور رسول کی ناراضی کا سبب ہوں۔ وف۱۴۲ مسلمانوں۔ وف۱۴۳ منافقوں۔ وف۱۴۴ دلوں کی چھپی چیز ان کا نفاق ہے اور وہ بغض وعداوت جو وہ مسلمانوں کے ساتھ رکھتے تھے اور اس کو چھپایا کرتے تھے۔ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھنے اور آپ کی غیبی خبریں سننے اور ان کو واقع کے مطابق پانے کے بعد منافقوں کو اندیشہ ہوگیا کہ کہیں اللہ تعالیٰ کوئی ایسی سورت نازل نہ فرمائے جس سے ان کے اسرار ظاہر کردیئے جائیں اور ان کی رسوائی ہو۔ اس آیت میں اسی کا بیان ہے۔ وف۱۴۵ شانِ نزول: غزوۂ تبوک میں جاتے ہوئے منافقین کے تین نفروں میں سے دو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت تمسخراً کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے کتنا بعید خیال ہے اور ایک نفر بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سنکر ہنستا تھا۔ حضور نے اُن کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم راستہ کاٹنے کے لئے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کررہے تھے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کا یہ عذر وحیلہ قبول نہ کیا گیا اور ان کے لئے یہ فرمایا گیا جو آگے ارشاد ہوتا ہے: وف۱۴۶ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں۔ وف۱۴۷ اس کے تائب ہونے اور بہ اخلاص ایمان لانے سے۔ محمد بن اسحٰق کا قول ہے کہ اس سے وہی شخص مراد ہے جو ہنستا تھا مگر اس نے اپنی زبان سے کوئی کلمۂ گستاخی نہ کہا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ تائب ہوا اور اخلاص کے ساتھ ایمان لایا اور اس نے دعا کی کہ یارب! مجھے اپنی راہ میں مقتول کرکے ایسی موت دے کہ کوئی یہ کہنے والا نہ ہو کہ میں نے غسل دیا میں نے کفن دیا میں نے دفن کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کا پتہ ہی نہ چلا۔ ان کا نام یحیٰی بن حمیر اشجعی تھا اور چونکہ انہوں نے حضور کی بدگوئی سے زبان روکی تھی اس لئے انہیں توبہ وایمان کی توفیق ملی۔ وف۱۴۸ اور اپنے جرم پر قائم رہے اور تائب نہ ہوئے۔

وقف لازم

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے (ایک جیسے) ہیں ف۱۴۹ برائی کا حکم دیں ف۱۵۰ اور

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ

بھلائی سے منع کریں ف۱۵۱ اور اپنی مٹھی بند رکھیں (خرچ نہ کریں) ف۱۵۲ وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے ف۱۵۳ تو اللہ نے انھیں چھوڑ دیا ف۱۵۴ بے شک

الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْكُفَّارَ

منافق وہی پکے بے حکم (نافرمان) ہیں اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو

نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ

جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے وہ انھیں بس (کافی) ہے اور اللہ کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا

مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ۙ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا

عذاب ہے جیسے وہ جو تم سے پہلے تھے تم سے زور میں بڑھ کر تھے اور ان کے مال اور اولاد

وَّ اَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ

تم سے زیادہ تو وہ اپنا حصہ ف۱۵۵ برت (فائدہ اُٹھا) گئے تو تم نے اپنا حصہ برتا جیسے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَ خُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓىِٕكَ حَبِطَتْ

اگلے اپنا حصہ برت گئے اور تم بیہودگی میں پڑے جیسے وہ پڑے تھے ف۱۵۶ ان کے عمل

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ

اکارت (ضائع) گئے دنیا اور آخرت میں اور وہی لوگ گھاٹے میں ہیں ف۱۵۷ کیا انھیں ف۱۵۸ اپنے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۬ۙ وَ قَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اَصْحٰبِ

سے اگلوں کی خبر نہ آئی ف۱۵۹ نوح کی قوم ف۱۶۰ اور عاد ف۱۶۱ اور ثمود ف۱۶۲ اور ابراہیم کی قوم ف۱۶۳ اور مدین

ف۱۴۹ وہ سب نفاق اور اعمال خبیثہ میں یکساں ہیں۔ ان کا حال یہ ہے کہ ف۱۵۰ یعنی کفر و معصیت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کا۔ (خازن) ف۱۵۱ یعنی ایمان و طاعت و تصدیق رسول سے ف۱۵۲ راہ خدا میں خرچ کرنے سے ف۱۵۳ اور انہوں نے اس کی اطاعت و رضا طلبی نہ کی۔ ف۱۵۴ اور ثواب و فضل سے محروم کر دیا۔ ف۱۵۵ لذات و شہوات دُنیویہ کا۔ ف۱۵۶ اور تم نے اتباع باطل اور تکذیبِ خدا و رسول اور مومنین کے ساتھ استہزاء (ٹھٹھا مذاق) کرنے میں ان کی راہ اختیار کی۔ ف۱۵۷ انہیں کفّار کی طرح اے منافقین! تم ٹوٹے میں ہو اور تمہارے عمل باطل ہیں۔ ف۱۵۸ یعنی منافقوں کو۔ ف۱۵۹ گزری ہوئی امتوں کا حال معلوم نہ ہوا کہ ہم نے انہیں اپنے حکم کی مخالفت اور اپنے رسولوں کی نافرمانی کرنے پر کس طرح ہلاک کیا۔ ف۱۶۰ جو طوفان سے ہلاک کی گئی۔ ف۱۶۱ جو ہَوا سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۶۲ جو زلزلہ سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۶۳ جو سلبِ نعمت سے ہلاک کی گئی اور نمرود مچھر سے ہلاک کیا گیا۔

مَدْيَنَ وَ الْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

والے وٹ۱٦٤ اور وہ بستیاں کہ الٹ دی گئیں وٹ۱٦٥ ان کے رسول روشن دلیلیں ان کے پاس لائے تھے وٹ۱٦٦ تو اللہ کی شان نہ تھی

لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ

کہ ان پر ظلم کرتا وٹ۱٦٧ بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظالم تھے وٹ۱٦٨ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وقف لازم

ایک دوسرے کے رفیق ہیں وٹ۱٦٩ بھلائی کا حکم دیں وٹ۱٧٠ اور برائی سے منع کریں

وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ

اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں

اُولٰٓىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ

جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اللہ نے مسلمان مردوں

وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ

اور مسلمان عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ

طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

مکانوں کا وٹ۱٧١ بسنے کے باغوں میں اور اللہ کی رضا سب سے بڑی وٹ۱٧٢ یہی ہے بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ ع ٩ ١٥

مراد پائی اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر وٹ۱٧٣ اور ان پر سختی کرو اور

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَ لَقَدْ

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہ کہا وٹ۱٧٤ اور بے شک

وٹ۱٦٤ یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم جو روزِ اَبر (غیبی آگ) کے عذاب سے ہلاک کی گئی۔ وٹ۱٦٥ اور زیر و زبر کر ڈالی گئیں وہ قوم لوط کی بستیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے ان چھ کا ذکر فرمایا اس لئے کہ بلادِ شام و عراق و یمن جو سرزمین عرب کے بالکل قریب ہیں ان میں ان ہلاک شدہ قوموں کے نشان باقی ہیں اور عرب لوگ ان مقامات پر اکثر گزرتے رہتے ہیں۔ وٹ۱٦٦ ان لوگوں نے بجائے تصدیق کرنے کے اپنے رسولوں کی تکذیب کی جیسا کہ اے منافقین، کفّار! تم کر رہے ہو، ڈرو کہ انہیں کی طرح مبتلائے عذاب نہ کئے جاؤ۔ وٹ۱٦٧ کیونکہ وہ حکیم ہے بغیر جرم کے سزا نہیں فرماتا۔ وٹ۱٦٨ کہ کفر اور تکذیبِ انبیاء کر کے عذاب کے مستحق بنے۔ وٹ۱٦٩ اور باہم دینی محبت و مُوالات (دوستانہ تعلقات) رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے معین و مددگار ہیں۔ وٹ۱٧٠ یعنی اللہ اور رسول پر ایمان لانے اور شریعت کا اتباع کرنے کا۔ وٹ۱٧١ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت میں موتی اور یاقوت سرخ اور زبرجد کے محل مومنین کو عطا ہوں گے۔ وٹ۱٧٢ اور تمام نعمتوں سے اعلیٰ اور عاشقانِ الٰہی کی سب سے بڑی تمنا۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِجَاهِ حَبِيْبِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وٹ۱٧٣ کافروں پر تو تلوار اور حرب سے اور منافقوں پر اقامت حجت سے۔ وٹ۱٧٤ شانِ نزول: امام بغوی نے

قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا

ضرور انھوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہوگئے اور وہ چاہا تھا جو انھیں نہ ملا ف۱۷۵ اور انھیں

نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ

کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انھیں اپنے فضل سے غنی کردیا ف۱۷۶ تو اگر وہ توبہ کریں

خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ

تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں ف۱۷۷ تو اللہ انھیں سخت عذاب کرے گا دنیا اور آخرت میں

وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ

اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہوگا نہ مددگار ف۱۷۸ اور ان میں کوئی وہ ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا

لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّآ

کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہوجائیں گے ف۱۷۹ تو جب

کلبی سے نقل کیا کہ یہ آیت جُلاس بن سُوید کے حق میں نازل ہوئی۔ واقعہ یہ تھا کہ ایک روز سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں خطبہ فرمایا اس میں منافقین کا ذکر کیا اور ان کی بدحالی و بدمآلی کا ذکر فرمایا۔ یہ سن کر جلاس نے کہا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں تو ہم لوگ گدھوں سے بدتر۔ جب حضور مدینہ واپس تشریف لائے تو عامر بن قیس نے حضور سے جُلاس کا مقولہ بیان کیا، جُلاس نے انکار کیا اور کہا کہ یارسول اللہ! عامر نے مجھ پر جھوٹ بولا۔ حضور نے دونوں کو حکم فرمایا کہ منبر کے پاس قسم کھائیں۔ جلاس نے بعد عصر منبر کے پاس کھڑے ہوکر اللہ کی قسم کھائی کہ یہ بات اس نے نہیں کہی اور عامر نے اس پر جھوٹ بولا۔ پھر عامر نے کھڑے ہوکر قسم کھائی کہ بیشک یہ مقولہ جلاس نے کہا اور میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا۔ پھر عامر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کے حضور میں دعا کی: یارب! اپنے نبی پر سچّے کی تصدیق نازل فرما۔ ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی حضرت جبریل یہ آیت لے کر نازل ہوئے آیت میں "فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ" سن کر جلاس کھڑے ہوگئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! سنئے اللہ نے مجھے توبہ کا موقع دیا، عامر بن قیس نے جو کچھ کہا سچ کہا، میں نے وہ کلمہ کہا تھا اور اب میں توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ حضور نے اُن کی توبہ قبول فرمائی اور وہ توبہ پر ثابت رہے۔ ف۱۷۵ مجاہد نے کہا کہ جُلاس نے افشائے راز (بھید کھل جانے) کے اندیشہ سے عامر کے قتل کا ارادہ کیا تھا، اس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ پورا نہ ہوا۔ ف۱۷۶ ایسی حالت میں ان پر شکر واجب تھا نہ کہ ناسپاسی (ناشکری)۔ ف۱۷۷ توبہ و ایمان سے۔ اور کفر و نفاق پر مصر رہیں۔ ف۱۷۸ کہ انہیں عذابِ الٰہی سے بچاسکے۔ ف۱۷۹ شانِ نزول: ثعلبہ بن حاطب نے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اس کے لئے مالدار ہونے کی دعا فرمائیں۔ حضور نے فرمایا: اے ثعلبہ تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے اس بہت سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ کرسکے۔ دوبارہ پھر ثعلبہ نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی اور کہا: اسی کی قسم! جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا۔ حضور نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینہ میں ان کی گنجائش نہ ہوئی تو ثعلبہ ان کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم ہوگیا۔ حضور نے اس کا حال دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس کا مال بہت کثیر ہوگیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی۔ حضور نے فرمایا کہ ثعلبہ پر افسوس! پھر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیل (حاصل) کرنے والے بھیجے لوگوں نے انہیں اپنے اپنے صدقات دیئے جب ثعلبہ سے جا کر انہوں نے صدقہ مانگا اس نے کہا کہ یہ تو ٹیکس ہوگیا، جاؤ میں سوچ لوں۔ جب یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے تو حضور نے ان کے کچھ عرض کرنے سے قبل دو مرتبہ فرمایا: ثعلبہ پر افسوس! تو یہ آیت نازل ہوئی۔ پھر ثعلبہ صدقہ لے کر حاضر ہوا تو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے قبول فرمانے کی ممانعت فرمادی وہ اپنے سر پر خاک ڈال کر واپس ہوا، پھر اس صدقہ کو خلافتِ صدیقی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا۔ انہوں نے بھی اسے قبول نہ فرمایا۔ پھر خلافتِ فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا، انہوں نے بھی قبول نہ فرمایا اور خلافتِ عثمانی میں یہ شخص ہلاک ہوگیا۔ (مدارک)

اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاَعْقَبَهُمْ
اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے تو اس کے پیچھے

نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا
اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انھوں نے اللہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَ
کا کہ جھوٹ بولتے تھے ف۱۸۰ کیا انھیں خبر نہیں کہ اللہ ان کے دل کی چھپی اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور

اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾ ج اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ
یہ کہ اللہ سب غیبوں کا بہت جاننے والا ہے ف۱۸۱ وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو

الْمُؤْمِنِيْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ
کہ دل سے خیرات کرتے ہیں ف۱۸۲ اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے ف۱۸۳

فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ز وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾ اِسْتَغْفِرْ
تو ان سے ہنستے ہیں ف۱۸۴ اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے تم ان کی معافی

لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ
چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہوگے تو اللہ ہرگز انھیں نہیں

ف۱۸۰ امام فخرالدین رازی نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے تو مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے۔ حدیث شریف میں ہے: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے خلاف کرے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے۔ ف۱۸۱ اس پر کچھ مخفی نہیں منافقین کے دلوں کی بات بھی جانتا ہے اور جو آپس میں وہ ایک دوسرے سے کہیں وہ بھی۔ ف۱۸۲ شانِ نزول: جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو لوگ صدقہ لائے ان میں کوئی بہت کثیر لائے انہیں تو منافقین نے ریاکار کہا اور کوئی ایک صاع (۴/۱ ۳ سیر) (دوکلو سے اسی ۸۰ گرام کم۔ ’’فتاوی اہلسنت غیر مطبوعہ باب المدینہ کراچی‘‘) لائے تو انہیں کہا: اللہ کو اس کی کیا پرواہ، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور عرض کیا: یارسُول اللہ! میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لئے روک لئے ہیں۔ حضور نے فرمایا: جو تم نے دیا اللہ اس میں بھی برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے۔ حضور کی دُعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھا یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے دو بیبیاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی۔ ف۱۸۳ ابو عقیل انصاری ایک صاع کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے آج رات پانی کھینچنے کی مزدوری کی اس کی اجرت دو صاع کھجوریں ملیں ایک صاع تو میں گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا اور ایک صاع راہِ خدا میں حاضر ہے۔ حضور نے یہ صدقہ قبول فرمایا اور اس کی قدر کی۔ ف۱۸۴ منافقین۔ اور صدقہ کی قلت پر عار دلاتے ہیں۔

لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

بخشے گا وف۱۸۵ یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور اللہ فاسقوں کو راہ

الْفٰسِقِيْنَ ۝٨٠ۧ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا ع ۸ ۱۲

نہیں دیتا وف۱۸۶ پیچھے رہ جانے والے اس پر خوش ہوئے کہ وہ رسول کے پیچھے بیٹھ رہے وف۱۸۷ اور انہیں گوارا نہ ہوا

اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي

کہ اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں لڑیں اور بولے اس گرمی

الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝٨١ فَلْيَضْحَكُوْا

میں نہ نکلو تم فرماؤ جہنم کی آگ سب سے سخت گرم ہے کسی طرح انہیں سمجھ ہوتی وف۱۸۸ تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا

قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨٢ فَاِنْ رَّجَعَكَ

ہنسیں اور بہت روئیں وف۱۸۹ بدلہ اس کا جو کماتے تھے وف۱۹۰ پھر اے محبوب وف۱۹۱ اگر اللہ تمہیں

اللّٰهُ اِلٰى طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا

ان وف۱۹۲ میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے اور وہ وف۱۹۳ تم سے جہاد کو نکلنے کی اجازت مانگیں تو تم فرمانا کہ تم کبھی

مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ

میرے ساتھ نہ چلو اور ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو تم نے پہلی دفعہ بیٹھ رہنا

مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝٨٣ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓي اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا

پسند کیا تو بیٹھ رہو پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ وف۱۹۴ اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا

وف۱۸۵ شانِ نزول: اوپر کی آیتیں جب نازل ہوئیں اور منافقین کا نفاق کھل گیا اور مسلمانوں پر ظاہر ہوگیا تو منافقین سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے معذرت کر کے کہنے لگے کہ آپ ہمارے لئے استغفار کیجئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہ فرمائے گا چاہے آپ استغفار میں مبالغہ کریں۔ وف۱۸۶ جو ایمان سے خارج ہوں جب تک کہ وہ کفر پر رہیں۔ (مدارک) وف۱۸۷ اور غزوۂ تبوک میں نہ گئے۔ وف۱۸۸ تو تھوڑی دیر کی گرمی برداشت کرتے اور ہمیشہ کی آگ میں جلنے سے اپنے آپ کو بچاتے۔ وف۱۸۹ یعنی دنیا میں خوش ہونا اور ہنسنا چاہے کتنی ہی دراز مدت کے لئے ہو مگر وہ آخرت کے رونے کے مقابل تھوڑا ہے کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائم اور باقی ہے۔ وف۱۹۰ یعنی آخرت کا رونا دنیا میں ہنسنے اور خبیث عمل کرنے کا بدلہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جانتے وہ جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے۔ وف۱۹۱ غزوۂ تبوک کے بعد۔ وف۱۹۲ متخلفین (پیچھے رہ جانے والوں) وف۱۹۳ اگر وہ منافق جو تبوک میں جانے سے بیٹھ رہا تھا۔ وف۱۹۴ عورتوں، بچوں، بیماروں اور اپاہجوں کے۔ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ جس شخص سے مکر و خدع (دھوکا اور فریب) ظاہر ہو اس سے انقطاع اور علیحدگی کرنا چاہئے اور محض اسلام کے مدعی ہونے سے مصاحبت و موافقت (ہم نشینی اور دوستی) جائز نہیں ہوتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منافقین کے جہاد میں جانے کو منع فرما دیا۔ آج کل جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر کلمہ گو کو ملا لو اور اس کے ساتھ اتفاق و اتحاد کرو یہ اس حکمِ قرآنی کے بالکل خلاف ہے۔

وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ

اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک وہ اللہ و رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی

فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ

میں مرگئے ف۱۹۵ اور ان کے مال یا اولاد پر تعجب نہ کرنا اللہ یہی چاہتا ہے کہ

يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَآ

اسے دنیا میں ان پر وبال کرے اور کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے اور جب

اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا

کوئی سورت اترے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو تو ان کے مقدور(طاقت رکھنے) والے

الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا

تم سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجئے کہ بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہولیں انھیں پسند آیا کہ پیچھے رہنے والی

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ

عورتوں کے ساتھ ہوجائیں اور ان کے دلوں پر مہر کردی گئی ف۱۹۶ تو وہ کچھ نہیں سمجھتے ف۱۹۷ لیکن رسول

ف۱۹۵ اس آیت میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے جنازے کی نماز اور ان کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا۔ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے اور یہ جو فرمایا ''اور فسق ہی میں مرگئے'' یہاں فسق سے کفر مراد ہے قرآن کریم میں اور جگہ بھی فسق بمعنی کفر وارد ہوا ہے جیسے کہ آیت ''اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا'' میں۔ **مسئلہ:** فاسق کے جنازے کی نماز جائز ہے اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے اور اس پر علمائے صالحین کا عمل اور یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے مسلمانوں کے جنازے کی نماز کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے اور اس کا فرض کفایہ ہونا حدیث مشہور سے ثابت ہے۔ **مسئلہ:** جس شخص کے مومن یا کافر ہونے میں شبہ ہو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے۔ **مسئلہ:** جب کوئی کافر مر جائے اور اس کا ولی مسلمان ہو تو اس کو چاہیئے کہ بطریق مسنون غسل نہ دے بلکہ نجاست کی طرح اس پر پانی بہادے اور نہ کفن مسنون دے بلکہ اتنے کپڑے میں لپیٹ دے جس سے ستر چھپ جائے اور نہ سنت طریقہ پر دفن کرے نہ بطریق سنت قبر بنائے صرف گڑھا کھود کر دبادے۔ **شانِ نزول:** عبداللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار تھا جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹے عبداللہ نے جو مسلمان صالح مخلص صحابی اور کثیر العبادت تھے۔ انہوں نے یہ خواہش کی کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے باپ عبداللہ بن ابی بن سلول کو کفن کے لئے اپنا قمیص مبارک عنایت فرمادیں اور اس کی نماز جنازہ پڑھادیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اس کے خلاف تھی لیکن چونکہ اس وقت تک ممانعت نہیں ہوئی تھی اور حضور کو معلوم تھا کہ حضور کا یہ عمل ایک ہزار آدمیوں کے ایمان لانے کا باعث ہوگا اس لئے حضور نے اپنی قمیص بھی عنایت فرمائی اور جنازہ کی شرکت بھی کی۔ قمیص دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس جو بدر میں اسیر ہوکر آئے تھے تو عبداللہ بن ابی نے اپنا کرتہ انہیں پہنایا تھا حضور کو اس کا بدلہ کردینا بھی منظور تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، اور اس کے بعد پھر کبھی سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی منافق کے جنازہ کی شرکت نہ فرمائی اور حضور کی وہ مصلحت بھی پوری ہوئی۔ چنانچہ جب کفّار نے دیکھا کہ ایسا شدید العداوت شخص جب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کُرتے سے برکت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے عقیدے میں بھی آپ اللہ کے حبیب اور اس کے سچے رسول ہیں یہ سوچ کر ہزار کافر مسلمان ہوگئے۔ ف۱۹۶ ان کے کفر و نفاق اختیار کرنے کے باعث۔ ف۱۹۷ کہ جہاد میں کیا فوز و سعادت (کامیابی و خوش بختی) اور بیٹھ رہنے میں کیسی ہلاکت و شقاوت (ناکامی و بدبختی) ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ

اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انھوں نے اپنے مالوں جانوں سے جہاد کیا اور اُنھیں کے لئے

الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸۸ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

بھلائیاں ہیں ف۱۹۸ اور یہی مراد کو پہونچے اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۸۹ ع وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ ع ۹ / ۱۷

کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بڑی مراد ملنی ہے اور بہانے بنانے والے

مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ

گنوار آئے ف۱۹۹ کہ انھیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنھوں نے اللہ و رسول سے جھوٹ بولا تھا ف۲۰۰

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۹۰ لَيْسَ عَلَي الضُّعَفَاۗءِ

جلد ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب پہونچے گا ف۲۰۱ ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں ف۲۰۲

وَلَا عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا

اور نہ بیماروں پر ف۲۰۳ اور نہ ان پر جنھیں خرچ کا مقدور (طاقت) نہ ہو ف۲۰۴ جب

نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

کہ اللہ و رسول کے خیرخواہ رہیں ف۲۰۵ نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں ف۲۰۶ اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ۝۹۱ۙ وَّلَا عَلَي الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ

مہربان ہے اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انھیں سواری عطا فرماؤ ف۲۰۷ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس

ف۱۹۸ دونوں جہان کی۔ ف۱۹۹ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد سے رہ جانے کا عذر کرنے۔ ضحاک کا قول ہے کہ یہ عامر بن طفیل کی جماعت تھی انہوں نے سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ یانبی اللہ اگر ہم آپ کے ساتھ جہاد میں جائیں تو قبیلہ طے کے عرب ہماری بیبیوں، بچوں اور جانوروں کو لوٹ لیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ نے تمہارے حال سے خبردار کیا ہے اور وہ مجھے تم سے بے نیاز کرے گا۔ عمرو بن علاء نے کہا کہ ان لوگوں نے عذر باطل بنا کر پیش کیا تھا۔ ف۲۰۰ یہ دوسرے گروہ کا حال ہے جو بغیر کسی عذر کے بیٹھ رہے، یہ منافقین تھے انہوں نے ایمان کا دعویٰ جھوٹا کیا تھا۔ ف۲۰۱ دنیا میں قتل ہونے کا اور آخرت میں جہنم کا۔ ف۲۰۲ باطل والوں کا ذکر فرمانے کے بعد سچے عذر والوں کے متعلق فرمایا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ ان کے چند طبقے بیان فرمائے: پہلے ضعیف جیسے کہ بوڑھے، بچے، عورتیں اور وہ شخص بھی انہی میں داخل ہے جو پیدائشی کمزور ضعیف نحیف ناکارہ ہو۔ ف۲۰۳ یہ دوسرا طبقہ ہے جس میں اندھے، لنگڑے، اپاہج بھی داخل ہیں۔ ف۲۰۴ اور سامان جہاد نہ کرسکیں، یہ لوگ رہ جائیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ ف۲۰۵ ان کی اطاعت کریں اور مجاہدین کے گھر والوں کی خبرگیری رکھیں۔ ف۲۰۶ مؤاخذہ کی۔ ف۲۰۷ شانِ نزول: اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چند حضرات جہاد میں جانے کے لئے حاضر ہوئے، انہوں نے حضور سے سواری کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کروں تو وہ روتے واپس ہوئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۖ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا

پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو اُبلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا

مَا يُنْفِقُوْنَ ۚ ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ

مقدور نہ پایا مواخذہ (پکڑ) تو ان سے ہے جو تم سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ

اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

دولت مند ہیں ۲۰۸ انھیں پسند آیا کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

مہر کر دی تو وہ کچھ نہیں جانتے ۲۰۹

---

۲۰۸ جہاد میں جانے کی قدرت رکھتے ہیں باوجود اس کے ۲۰۹ کہ جہاد میں کیا نفع وثواب ہے۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ

تم سے بہانے بنائیں گے ف۲۱۰ جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم فرمانا بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز

نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۭ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ

تمہارا یقین نہ کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ و رسول تمہارے کام

وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا

دیکھیں گے ف۲۱۱ پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے وہ تمہیں جتا دے گا جو کچھ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ

تم کرتے تھے اب تمہارے آگے اللہ کی قسم کھائیں گے جب ف۲۱۲ تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے

لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ

اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو ف۲۱۳ تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو ف۲۱۴ وہ تو نرے (بالکل) پلید ہیں ف۲۱۵ اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے

جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ

بدلہ اس کا جو کماتے تھے ف۲۱۶ تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر

تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾ اَلْاَعْرَابُ

تم ان سے راضی ہو جاؤ ف۲۱۷ تو بے شک اللہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا ف۲۱۸ گنوار ف۲۱۹

ف۲۱۰ اور باطل عذر پیش کریں گے یہ جہاد سے رہ جانے والے منافق تمہارے اس سفر سے واپس ہونے کے وقت ف۲۱۱ کہ تم نفاق سے توبہ کرتے ہو یا اس پر قائم رہتے ہو۔ بعض مفسرین نے کہا کہ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ زمانۂ مستقبل میں وہ مومنین کی مدد کریں گے ہوسکتا ہے کہ اسی کی نسبت فرمایا گیا ہو کہ اللہ ورسول تمہارے کام دیکھیں گے کہ تم اپنے اس عہد کو بھی وفا کرتے ہو یا نہیں۔ ف۲۱۲ اپنے اس سفر سے واپس ہو کر مدینہ طیبہ میں ف۲۱۳ اور ان پر ملامت وعتاب نہ کرو۔ ف۲۱۴ اور ان سے اجتناب کرو۔ بعض مفسرین نے فرمایا: مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنا، ان سے بولنا ترک کردو چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضور نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ منافقین کے پاس نہ بیٹھیں، ان سے بات نہ کریں کیونکہ ان کے باطن خبیث اور اعمال قبیح (بُرے) ہیں اور ملامت وعتاب سے ان کی اصلاح نہ ہوگی اس لئے کہ ف۲۱۵ اور پلیدی کے پاک ہونے کا کوئی طریقہ نہیں۔ ف۲۱۶ دنیا میں خبیث عمل۔ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت جد بن قیس اور مُعَتِّب بن قُشَیر اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی، یہ اَسّی منافق تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے پاس نہ بیٹھو، ان سے کلام نہ کرو۔ مقاتل نے کہا کہ یہ آیت عبداللہ بن اُبی کے حق میں نازل ہوئی، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی تھی کہ اب کبھی وہ جہاد میں جانے سے سستی نہ کرے گا اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ حضور اس سے راضی ہو جائیں اس پر یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی ف۲۱۷ اور ان کے عذر قبول کرلو تو اس سے انہیں کچھ نفع نہ ہوگا، کیونکہ تم اگر ان کی قسموں کا اعتبار بھی کرلو۔ ف۲۱۸ اس لئے کہ وہ ان کے دل کے کفر ونفاق کو جانتا ہے۔ ف۲۱۹ جنگل کے رہنے والے۔

أَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى

کفراور نفاق میں زیادہ سخت ہیں ف۲۲۰ اور اسی قابل ہیں کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے اس

رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا

سے جاہل رہیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور کچھ گنوار وہ ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کریں

يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَ

تو اسے تاوان سمجھیں ف۲۲۱ اور تم پر گردشیں (مصائب) آنے کے انتظار میں رہیں ف۲۲۲ انھیں پر ہے بُری گردش ف۲۲۳ اور

اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اللہ سنتا جانتا ہے اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان

الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ

رکھتے ہیں ف۲۲۴ اور جو خرچ کریں اسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ف۲۲۵

أَلَآ إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

ہاں ہاں وہ ان کے لئے باعث قرب ہے اللہ جلد انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بے شک اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾ ع وَالسّٰبِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَ ع ۱۲ ۱۰ ۱

مہربان ہے اور سب میں اگلے پہلے مہاجر ف۲۲۶ اور انصار ف۲۲۷ اور

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَأَعَدَّ

جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو (پیروی کرنے والے) ہوئے ف۲۲۸ اللہ ان سے راضی ف۲۲۹ اور وہ اللہ سے راضی ف۲۳۰ اور ان کے لئے

ف۲۲۰ کیونکہ وہ مجالسِ علم اور صحبتِ علماء سے دور رہتے ہیں۔ ف۲۲۱ کیونکہ وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں رضائے الٰہی اور طلبِ ثواب کے لئے تو کرتے نہیں ریاکاری اور مسلمانوں کے خوف سے خرچ کرتے ہیں۔ ف۲۲۲ اور یہ راہ دیکھتے ہیں کہ کب مسلمانوں کا زور کم ہو اور کب وہ مغلوب ہوں، انہیں خبر نہیں کہ اللہ کو کیا منظور ہے وہ بتلا دیا جاتا ہے۔ ف۲۲۳ اور وہی رنج و بلا اور بدحالی میں گرفتار ہوں گے۔ شانِ نزول: یہ آیت قبیلہ اَسد و غَطفان و تمیم کے اعرابیوں (دیہاتیوں) کے حق میں نازل ہوئی پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان میں سے جن کو مستثنیٰ کیا ان کا ذکر اگلی آیت میں ہے۔ (خازن) ف۲۲۴ مجاہد نے کہا کہ یہ لوگ قبیلہ مُزَیْنَہ میں سے بنی مُقَرِّن ہیں۔ کَلْبِی نے کہا: وہ اَسلم اور غِفار اور جُهَیْنَہ کے قبیلہ ہیں۔ بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور شجاع اور غفار موالی ہیں، اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی مولا نہیں۔ ف۲۲۵ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں صدقہ لائیں تو حضور ان کے لئے خیر و برکت و مغفرت کی دعا فرمائیں، یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا۔ مسئلہ: یہی فاتحہ کی اصل ہے کہ صدقہ کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے، لہٰذا فاتحہ کو بدعت و ناروا (ناجائز) بتانا قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ ف۲۲۶ وہ حضرات جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں یا اہل بدر یا اہل بیعت رضوان ف۲۲۷ اصحابِ بیعت عقبہ اُولیٰ جو چھ حضرات تھے اور اصحاب بیعت عقبہ ثانیہ جو بارہ تھے اور اصحاب بیعت عقبہ ثالثہ جو ستّر اصحاب ہیں، یہ حضرات سابقینِ انصار کہلاتے ہیں۔ (خازن) ف۲۲۸ کہا گیا ہے کہ ان سے باقی مہاجرین و انصار مراد ہیں تو اب تمام اصحاب اس میں آ گئے اور

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی

الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَ مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَ مِنْ اَهْلِ
کامیابی ہے اور تمہارے آس پاس ف۲۳۱ کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ

الْمَدِیْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ
والے ان کی خو (عادت) ہو گئی ہے نفاق تم انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں ف۲۳۲

وقف منزل

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ۚ وَ اٰخَرُوْنَ
جلد ہم انہیں دو بار ف۲۳۳ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے ف۲۳۴ اور کچھ اور ہیں جو

اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
اپنے گناہوں کے مُقِر (اقراری) ہوئے ف۲۳۵ اور ملایا ایک کام اچھا ف۲۳۶ اور دوسرا برا ف۲۳۷ قریب ہے کہ

یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ
اللہ ان کی توبہ قبول کرے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے محبوب ان کے مال میں سے

ایک قول یہ ہے کہ پیرو ہونے والوں سے قیامت تک کے وہ ایماندار مراد ہیں جو ایمان وطاعت ونیکی میں انصار ومہاجرین کی راہ چلیں۔ ف۲۲۹ اس کو ان کے نیک عمل قبول ف۲۳۰ اس کے ثواب وعطا سے خوش ف۲۳۱ یعنی مدینہ طیبہ کے قرب وجوار ف۲۳۲ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ ایسا جاننا جس کا اثر انہیں معلوم ہو وہ ہمارا جاننا ہے کہ ہم انہیں عذاب کریں گے یا حضور سے منافقین کے حال جاننے کی نفی باعتبار ماسبق ہے اور اس کا علم بعد کو عطا ہوا جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا: "وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ"۔ (جمل) کلبی وسُدّی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روز جمعہ خطبہ کے لئے قیام کر کے نام بنام فرمایا: نکل اے فلاں! تو منافق ہے، نکل اے فلاں! تو منافق ہے۔ تو مسجد سے چند لوگوں کو رسوا کر کے نکالا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اس کے بعد منافقین کے حال کا علم عطا فرمایا گیا۔ ف۲۳۳ ایک بار تو دنیا میں رسوائی اور قتل کے ساتھ اور دوسری مرتبہ قبر میں ف۲۳۴ یعنی عذابِ دوزخ کی طرف جس میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے۔ ف۲۳۵ اور انہوں نے دوسروں کی طرح جھوٹے عذر نہ کیے اور اپنے فعل پر نادم ہوئے۔ **شانِ نزول:** جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت مدینہ طیبہ کے مسلمانوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو غزوۂ تبوک میں حاضر نہ ہوئے تھے، اس کے بعد نادم ہوئے اور توبہ کی اور کہا: افسوس ہم گمراہوں کے ساتھ یا عورتوں کے ساتھ رہ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب جہاد میں ہیں، جب حضور اپنے سفر سے واپس ہوئے اور قریب مدینہ پہنچے تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں سے باندھ دیں گے اور ہرگز نہ کھولیں گے یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کھولیں، یہ قسمیں کھا کر وہ مسجد کے ستونوں سے بندھ گئے۔ جب حضور تشریف لائے اور انہیں ملاحظہ کیا تو فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جو جہاد میں حاضر ہونے سے رہ گئے تھے، انہوں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ یہ اپنے آپ کو نہ کھولیں گے جب تک حضور ان سے راضی ہو کر انہیں خود نہ کھولیں۔ حضور نے فرمایا: اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہیں نہ کھولوں گا نہ ان کا عذر قبول کروں جب تک کہ مجھے اللہ کی طرف سے اُن کے کھولنے کا حکم دیا جائے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھولا تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ مال ہمارے رہ جانے کے باعث ہوئے، انہیں لیجئے اور صدقہ کیجئے اور ہمیں پاک کر دیجئے اور ہمارے لئے دعائے مغفرت فرمائیے۔ حضور نے فرمایا: مجھے تمہارے مال لینے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر اگلی آیت نازل ہوئی "خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ"۔ ف۲۳۶ یہاں عملِ صالح سے یا اعترافِ قصور اور توبہ مراد ہے یا اس تَخَلُّف (جہاد سے رہ جانے) سے پہلے غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونا یا طاعت وتقویٰ کے تمام اعمال اس تقدیر پر آیت تمام مسلمانوں کے حق میں ہوگی۔ ف۲۳۷ اس سے تَخَلُّف یعنی جہاد سے رہ جانا مراد ہے۔

صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ

زکوٰۃ تحصیل (وصول) کروجس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کروف۲۳۸ بے شک تمہاری دعا

سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ

ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے کیا انھیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے

التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقے خود اپنے دستِ قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَ

مہربان ہے ف۲۳۹ اور تم فرماؤ کام کرو اب تمہارے کام دیکھے گا اللہ اور اس کے رسول اور

الْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا

مسلمان اور جلد اس کی طرف پلٹو گے جو چھپا اور کھلا سب جانتا ہے تو وہ تمہارے کام

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ

تمہیں جتا دے گا اور کچھ ف۲۴۰ موقوف رکھے گئے ہیں اللہ کے حکم پر یا ان پر عذاب کرے

وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

یا ان کی توبہ قبول کرے ف۲۴۱ اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور وہ جنہوں نے مسجد

مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا

بنائی ف۲۴۲ نقصان پہنچانے کو ف۲۴۳ اور کفر کے سبب ف۲۴۴ اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو ف۲۴۵ اور اس کے انتظار میں

ف۲۳۸ آیت میں جو صدقہ وارد ہوا ہے اس کے معنی میں مفسرین کے کئی قول ہیں: ایک تو یہ کہ وہ صدقہ غیر واجبہ تھا جو بطور کفارہ کے ان صاحبوں نے دیا تھا جن کا ذِکر اُوپر کی آیت میں ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس صدقہ سے مراد وہ زکوٰۃ ہے جو ان کے ذمہ واجب تھی، وہ تائب ہوئے اور انہوں نے زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لینے کا حکم دیا۔ امام ابوبکر رازی جصاص نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے۔ (خازن واحکام القرآن) مدارک میں ہے کہ سنت یہ ہے کہ صدقہ لینے والا صدقہ دینے والے کے لئے دعا کرے اور بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن اَبی اَوفٰی کی حدیث ہے کہ جب کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لاتا آپ اس کے حق میں دعا کرتے۔ میرے باپ نے صدقہ حاضر کیا تو حضور نے دعا فرمائی "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰٓی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی" (یعنی اے اللہ عزوجل اَبی اوفی پر رحمت فرما)۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ فاتحہ میں جو صدقہ لینے والے صدقہ پا کر دُعا کرتے ہیں یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ ف۲۳۹ اس میں توبہ کرنے والوں کو بشارت دی گئی کہ ان کی توبہ اور ان کے صدقات مقبول ہیں۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ جن لوگوں نے اب تک توبہ نہیں کی اس آیت میں انہیں توبہ اور صدقہ کی ترغیب دی گئی۔ ف۲۴۰ مُتَخَلِّفِیْن میں سے ف۲۴۱ مُتَخَلِّفِیْن یعنی غزوۂ تبوک سے رہ جانے والے تین قسم کے تھے: ایک منافقین جو نفاق کے خوگر اور عادی تھے۔ دوسرے وہ لوگ جنہوں نے قصور کے اعتراف اور توبہ میں جلدی کی جن کا اُوپر ذکر ہو چکا۔ تیسرے وہ جنہوں نے توقف کیا اور جلدی توبہ نہ کی، یہی اس آیت سے مراد ہیں۔ ف۲۴۲ شانِ نزول: یہ آیت ایک جماعتِ منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجدِ قُبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی

لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا

جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے ف۲۴۶ اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو

الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ

بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بے شک جھوٹے ہیں اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا ف۲۴۷

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ

بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے ف۲۴۸ وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں ف۲۴۹ اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں

جماعت متفرق کرنے کے لئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی، اس میں ایک بڑی چال تھی وہ یہ کہ ابو عامر جو زمانۂ جاہلیت میں نصرانی راہب ہو گیا تھا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر حضور سے کہنے لگا: یہ کون سا دین ہے جو آپ لائے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ میں ملتِ حَنِیْفِیَّه دِینِ ابراہیم لایا ہوں۔ کہنے لگا: میں اسی دین پر ہوں۔ حضور نے فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا کہ آپ نے اس میں کچھ اور ملا دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نہیں، میں خالص صاف ملت لایا ہوں۔ ابو عامر نے کہا: ہم میں سے جو جھوٹا ہو اللہ اس کو مسافرت میں تنہا اور بیکس کر کے ہلاک کرے۔ حضور نے آمین فرمایا۔ لوگوں نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا۔ روزِ اُحد ابو عامر فاسق نے حضور سے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ سے جنگ کرنے والی ملے گی میں اس کے ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا چنانچہ جنگِ حنین تک اس کا یہی معمول رہا اور وہ حضور کے ساتھ مصروفِ جنگ رہا۔ جب ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر ملک شام کی طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامانِ جنگ ہو سکے قوت و سلاح سب جمع کرو اور میرے لئے ایک مسجد بناؤ میں شاہِ روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے رومی لشکر لے کر آؤں گا اور (سیّد عالم) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا، یہ خبر پا کر ان لوگوں نے مسجد ضرار بنائی تھی اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا یہ مسجد ہم نے آسانی کے لئے بنا دی ہے کہ جو لوگ بوڑھے ضعیف کمزور ہیں وہ اس میں بہ فراغت نماز پڑھ لیا کریں آپ اس میں ایک نماز پڑھ دیجئے اور برکت کی دعا فرما دیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ اب تو میں سفرِ تبوک کے لئے پا بہ رکاب (چلنے کو تیار) ہوں واپسی پر اللہ کی مرضی ہو گی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع (گاؤں) میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا، تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جا کر ڈھا دیں اور جلا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب ملک شام میں بحالتِ سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا۔ ف۲۴۳ مسجدِ قُبا والوں کے۔ ف۲۴۴ کہ وہاں خدا اور رسول کے ساتھ کفر کریں اور نفاق کو قوت دیں۔ ف۲۴۵ جو مسجدِ قُبا میں نماز کے لئے مجتمع ہوتے ہیں۔ ف۲۴۶ یعنی ابو عامر راہب۔ ف۲۴۷ اس میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی۔ مسئلہ: جو مسجد فخر و ریا اور نمود و نمائش یا رضائے الٰہی کے سوا اور کسی غرض کے لئے یا غیر طیب مال سے بنائی گئی ہو وہ مسجد ضرار کے ساتھ لاحق ہے۔ (مدارک) ف۲۴۸ اس سے مراد مسجدِ قُبا ہے جس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور جب تک حضور نے قبا میں قیام فرمایا اس میں نماز پڑھی۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لاتے تھے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسجدِ قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عُمرہ کے برابر ہے۔ مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجدِ مدینہ مراد ہے اور اس میں بھی حدیثیں وارد ہیں، ان دونوں باتوں میں کچھ تعارض نہیں کیونکہ آیت کا مسجد قبا کے حق میں نازل ہونا اس کو مستلزم نہیں ہے کہ مسجد مدینہ میں یہ اوصاف نہ ہوں۔ ف۲۴۹ تمام نجاستوں سے یا گناہوں سے۔ شانِ نزول: یہ آیت اہلِ مسجدِ قبا کے حق میں نازل ہوئی۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے گروہِ انصار! اللہ عزوجل نے تمہاری ثنا فرمائی، تم وضو اور استنجے کے وقت کیا عمل کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بڑا استنجا تین ڈھیلوں سے کرتے ہیں، اس کے بعد پھر پانی سے طہارت کرتے ہیں۔

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ

تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر اور اس کی رضا پر ف۲۵۰ وہ بھلا یا وہ جس

أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ

نے اپنی نیو چنی (بنیاد رکھی) ایک گراؤ گڑھے کے کنارے ف۲۵۱ تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا ف۲۵۲ اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي

ظالموں کو راہ نہیں دیتا وہ تعمیر جو چنی ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی

قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَن تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١١٠﴾ ع إِنَّ اللَّهَ ع ۱۳ ۲

رہے گی ف۲۵۳ مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ف۲۵۴ اور اللہ علم و حکمت والا ہے بے شک اللہ نے

اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ

مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے ف۲۵۵

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ قف وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي

اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں ف۲۵۶ اور مریں ف۲۵۷ اس کے ذمۂ کرم پر سچا وعدہ

التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا

توریت اور انجیل اور قرآن میں ف۲۵۸ اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون تو خوشیاں مناؤ

مسئلہ: نجاست اگر جائے خروج سے مُتَجاوِز ہو جائے تو پانی سے استنجا واجب ہے ورنہ مستحب۔ مسئلہ: ڈھیلوں سے استنجا سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مُواظَبَت (ہمیشگی) فرمائی اور کبھی ترک بھی کیا۔ ف۲۵۰ جیسے کہ مسجدِ قبا اور مسجدِ مدینہ۔ ف۲۵۱ جیسے کہ مسجدِ ضرار والے۔ ف۲۵۲ مراد یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے دین کی بِنا (بنیاد) تقویٰ اور رضائے الٰہی کی مضبوط سطح پر رکھی وہ بہتر ہے نہ کہ وہ جس نے اپنے دین کی بنا باطل و نفاق کے گراؤ گڑھے پر رکھی۔ ف۲۵۳ اور اس کے گرائے جانے کا صدمہ باقی رہے گا۔ ف۲۵۴ خواہ قتل ہو کر یا مر کر یا قبر میں یا جہنم میں۔ معنی یہ ہیں کہ ان کے دلوں کا غم و غصہ تا مرگ باقی رہے گا: بمیر تا برہی اے حُسود کیں رنجیست کہ از مشقتِ اُوجز بمرگ نتواں رست (اے حاسد! حسد کی بیماری سے چھٹکارا پانے کیلئے مرجا کیونکہ اس سے نجات پانے کیلئے تیرے پاس موت کے سوا کوئی راستہ نہیں) اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جب تک ان کے دل اپنے قصور کی ندامت اور افسوس سے پارہ پارہ نہ ہوں اور وہ اِخلاص سے تائب نہ ہوں اس وقت تک وہ اسی رنج و غم میں رہیں گے۔ (مدارک) ف۲۵۵ راہِ خدا میں جان و مال خرچ کر کے جنت پانے والے ایمان داروں کی ایک تمثیل ہے جس سے کمال لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے کہ پروردگارِ عالم نے انہیں جنت عطا فرمانا ان کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے کس چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی ہوئی، جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی، مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا۔ شانِ نزول: جب انصار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب عقبہ بیعت کی تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اپنے رب کے لئے اور اپنے لئے کچھ شرط فرما لیجئے جو آپ چاہیں۔ فرمایا: میں اپنے رب کے لئے تو یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لئے یہ کہ جن چیزوں سے تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہو اس کو میرے لئے بھی گوارا نہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم ایسا کریں تو ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا: جنت۔ ف۲۵۶ خدا کے دشمنوں کو ف۲۵۷ راہِ خدا میں ف۲۵۸ اس سے ثابت ہوا کہ تمام شریعتوں اور ملتوں میں جہاد کا حکم تھا۔

بِبَيۡعِكُمُ الَّذِىۡ بَايَعۡتُمۡ بِهٖ‌ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآٮِٕبُوۡنَ

اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے توبہ والے ف۲۵۹

الۡعٰبِدُوۡنَ الۡحٰمِدُوۡنَ السَّآٮِٕحُوۡنَ الرّٰكِعُوۡنَ السّٰجِدُوۡنَ الۡاٰمِرُوۡنَ

عبادت والے ف۲۶۰ سراہنے والے ف۲۶۱ روزے والے رکوع والے سجدہ والے ف۲۶۲ بھلائی کے

بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَالنَّاهُوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَالۡحٰـفِظُوۡنَ لِحُدُوۡدِ اللّٰهِ‌ ؕ وَ

بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے ف۲۶۳ اور

بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‏ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ يَّسۡتَغۡفِرُوۡا

خوشی سناؤ مسلمانوں کو ف۲۶۴ نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی

لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ وَلَوۡ كَانُوۡۤا اُولِىۡ قُرۡبٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ

بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں ف۲۶۵ جب کہ انھیں کھل چکا کہ وہ

الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسۡتِغۡفَارُ اِبۡرٰهِيۡمَ لِاَبِيۡهِ اِلَّا عَنۡ مَّوۡعِدَةٍ

دوزخی ہیں ف۲۶۶ اور ابراہیم کا اپنے باپ ف۲۶۷ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب

وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ‌ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنۡهُ‌ ؕ اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ

جو اس سے کرچکا تھا ف۲۶۸ پھر جب ابراہیم کو کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اس سے تنکا توڑ دیا (لاتعلق ہوگیا) ف۲۶۹ بے شک ابراہیم ضرور

ف۲۵۹ تمام گناہوں سے ف۲۶۰ اللہ کے فرمانبردار بندے جو اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتے ہیں اور عبادت کو اپنے اوپر لازم جانتے ہیں ف۲۶۱ جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ ف۲۶۲ یعنی نمازوں کے پابند اور ان کو خوبی سے ادا کرنے والے ف۲۶۳ اور اس کے احکام بجالانے والے یہ لوگ جنتی ہیں ف۲۶۴ کہ وہ اللہ کا عہد وفا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ ف۲۶۵ شانِ نزول: اس آیت کے شانِ نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں: (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت فرمادی۔ (۲) سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی زیارتِ قبر کی اجازت چاہی اس نے مجھے اجازت دی پھر میں نے ان کے لئے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی "مَا كَانَ لِلنَّبِىِّ" اَقُوۡلُ (میں کہتا ہوں): یہ وجہ شانِ نزول کی صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث حاکم نے روایت کی اور اس کو صحیح بتایا اور ذہبی نے حاکم پر اعتماد کرکے میزان میں اس کی تصحیح کی لیکن "مختصر المستدرک" میں ذہبی نے اس حدیث کی تضعیف کی اور کہا کہ ایوب بن ہانی کو ابن معین نے ضعیف بتایا ہے علاوہ بریں یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مخالف بھی ہے جس میں اس آیت کے نزول کا سبب آپ کا والدہ کے لئے استغفار کرنا نہیں بتایا گیا بلکہ بخاری کی حدیث سے یہی ثابت ہے کہ ابوطالب کے لئے استغفار کرنے کے باب میں یہ حدیث وارد ہوئی اس کے علاوہ اور حدیثیں جو اس مضمون کی ہیں جن کو طبرانی اور ابن سعد اور ابن شاہین وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ سب ضعیف ہیں ابن سعد نے طبقات میں حدیث کی تخریج کے بعد اس کو غلط بتایا اور سند المحدثین امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ التعظیم والمنۃ میں اس مضمون کی تمام احادیث کو معلول بتایا لہٰذا یہ وجہ شانِ نزول میں صحیح نہیں اور یہ ثابت ہے اس پر بہت دلائل قائم ہیں کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ مُوَحِّدَہ اور دین ابراہیمی پر تھیں۔ (۳) بعض اصحاب نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آباء کے لئے استغفار کرنے کی درخواست کی تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲۶۶ شرک پر مرے ف۲۶۷ یعنی آزر ف۲۶۸ اس سے یا تو

لَاَوَّاهٌ حَلِيۡمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوۡمًۢا بَعۡدَ اِذۡ هَدٰٮهُمۡ

بہت آہیں کرنے والا ف۲۷۰ مُتَحَمِّل ہے اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے ف۲۷۱

حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمۡ مَّا يَتَّقُوۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ

جب تک انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا چاہیے ف۲۷۲ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے بے شک اللہ

لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ

ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ کے سوا

اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِىِّ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ

تمہارا کوئی والی اور نہ مددگار بے شک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اور ان مہاجرین

وَالۡاَنۡصَارِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ فِىۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا كَادَ يَزِيۡغُ

اور انصار پر جنھوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا ف۲۷۳ بعد اس کے کہ قریب تھا کہ

قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ مِّنۡهُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّهٗ بِهِمۡ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۱۷﴾ لا

ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں ف۲۷۴ پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا ف۲۷۵ بے شک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے

وہ وعدہ مراد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر سے کیا تھا کہ میں اپنے رب سے تیری مغفرت کی دعا کروں گا یا وہ وعدہ مراد ہے جو آزر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اسلام لانے کا کیا تھا۔ **شانِ نزول:** حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "سَاَسْتَغْفِرُ لَکَ رَبِّیْ" تو میں نے سنا کہ ایک شخص اپنے والدین کے لئے دعائے مغفرت کر رہا ہے باوجودیکہ وہ دونوں مشرک تھے تو میں نے کہا تو مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اس نے کہا کیا ابراہیم علیہ السلام نے آزر کے لئے دعا نہ کی تھی وہ بھی تو مشرک تھا، یہ واقعہ میں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا استغفار بہ امیدِ اسلام تھا جس کا آزر آپ سے وعدہ کر چکا تھا اور آپ آزر سے استغفار کا وعدہ کر چکے تھے جب وہ اُمید منقطع ہوگئی تو آپ نے اس سے اپنا علاقہ قطع (تعلق ختم) کر دیا ف۲۶۹ اور استغفار کرنا ترک فرما دیا۔ ف۲۷۰ "کثیرُ الدُّعا مُتَضَرِّع" (بہت زیادہ دعا اور اظہارِ عجز و خشوع کرنے والا)۔ ف۲۷۱ یعنی ان پر گمراہی کا حکم کرے اور انہیں گمراہوں میں داخل فرما دے ف۲۷۲ معنی یہ ہیں کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ اُس وقت تک اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی ممانعت کا صاف بیان اللہ کی طرف سے نہ آ جائے لہٰذا قبلِ ممانعت اس فعل کے کرنے میں حَرَج نہیں۔ (مدارک وخازن) **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی جانبِ شرع سے ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے۔ **شانِ نزول:** جب مومنین کو مشرکین کیلئے استغفار کرنے سے منع فرمایا گیا تو انہیں اندیشہ ہوا کہ ہم پہلے جو استغفار کر چکے ہیں کہیں اس پر گرفت نہ ہو اس آیت سے انہیں تسکین دی گئی اور بتایا گیا کہ ممانعت کا بیان ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے مواخذہ ہوتا ہے۔ ف۲۷۳ یعنی غزوۂ تبوک میں جس کو غزوۂ عُسرت بھی کہتے ہیں۔ اس غزوہ میں عُسرت (مفلسی و تنگی) کا یہ حال تھا کہ دس دس آدمیوں میں سواری کے لئے ایک ایک اُونٹ تھا، نوبت بہ نوبت (باری باری) اسی پر سوار ہو لیتے تھے اور کھانے کی قلت کا یہ حال تھا کہ ایک ایک کھجور پر کئی کئی آدمی بسر کرتے تھے، اس طرح کہ ہر ایک نے تھوڑی تھوڑی چوس کر ایک گھونٹ پانی پی لیا، پانی کی بھی نہایت قلت تھی، گرمی شدت کی تھی، پیاس کا غلبہ اور پانی ناپید، اس حال میں صحابہ اپنے صدق و یقین اور ایمان و اِخلاص کے ساتھ حضور کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ فرمایا: کیا تمہیں یہ خواہش ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ تو حضور نے دستِ مبارک اُٹھا کر دعا فرمائی اور ابھی دستِ مبارک اُٹھے ہی ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اَبر بھیجا، بارش ہوئی، لشکر سیراب ہوا، لشکر والوں نے اپنے برتن بھر لئے، اس کے بعد جب آگے چلے تو زمین خشک تھی، اَبر نے لشکر کے باہر بارش ہی نہیں کی، وہ خاص اسی لشکر کو سیراب کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ف۲۷۴ اور وہ اس شدت و سختی میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا گوارا کریں۔ ف۲۷۵ اور وہ صابر

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ

اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے ف۲۷۶ یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر

بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ

تنگ ہو گئی ف۲۷۷ اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے ف۲۷۸ اور انھیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ

اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

نہیں مگر اسی کے پاس پھر ف۲۷۹ ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

ع ۱۴ ۸ ۳ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

مہربان ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ف۲۸۰ اور سچوں کے ساتھ ہو ف۲۸۱

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا

مدینے والوں ف۲۸۲ اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

پیچھے بیٹھ رہیں ف۲۸۳ اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں ف۲۸۴ یہ اس لئے کہ انھیں

لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ

جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم

وثابت رہے اوران کا اخلاص محفوظ رہا اور جو خطرہ دل میں گزرا تھا اس پر نادم ہوئے۔ ف۲۷۶ توبہ سے، جن کا ذکر آیت "وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ" میں ہے اور یہ تین صاحب کعب بن مالک اور ہلال بن اُمَیّہ اور مرارہ بن ربیع ہیں یہ سب انصاری تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے واپس ہو کر ان سے جہاد میں حاضر نہ ہونے کی وجہ دریافت فرمائی اور فرمایا: ٹھہرو! جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کوئی فیصلہ فرمائے اور مسلمانوں کو ان لوگوں سے ملنے جلنے کلام کرنے سے ممانعت فرمادی حتیٰ کہ ان کے رشتہ داروں اور دوستوں نے ان سے کلام ترک کر دیا یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کو کوئی پہچانتا ہی نہیں اور ان کی کسی سے شناسائی (واقفیت) ہی نہیں، اس حال پر انہیں پچاس روز گزرے۔ ف۲۷۷ اور انہیں کوئی ایسی جگہ نہ مل سکی جہاں ایک لمحہ کے لئے انہیں قرار ہوتا، ہر وقت پریشانی اور رنج و غم بے چینی و اضطراب میں مبتلا تھے۔ ف۲۷۸ شدتِ رنج و غم سے، نہ کوئی اَنِیس (دوست) ہے جس سے بات کریں نہ کوئی غمخوار جسے حالِ دل سنائیں، وحشت و تنہائی ہے اور شب و روز کی گریہ وزاری۔ ف۲۷۹ اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور ف۲۸۰ معاصی ترک کرو۔ ف۲۸۱ جو صادق الایمان ہیں، مخلص ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اِخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں۔ سعید بن جبیر کا قول ہے کہ صادقین سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ مہاجرین۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی نیتیں ثابت رہیں اور قلب و اعمال مستقیم اور وہ اِخلاص کے ساتھ غزوۂ تبوک میں حاضر ہوئے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا، اس سے ان کے قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے۔ ف۲۸۲ یہاں اہلِ مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار۔ ف۲۸۳ اور جہاد میں حاضر نہ ہوں۔ ف۲۸۴ بلکہ انہیں حکم تھا کہ شدت و تکلیف میں حضور کا ساتھ نہ چھوڑیں اور سختی کے موقع پر اپنی جانیں آپ پر فدا کریں۔

مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ

رکھتے ہیں ف۲۸۵ جس سے کافروں کو غیظ (غصہ) آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں ف۲۸۶ اس سب کے بدلے ان کے لئے

عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ

نیک عمل لکھا جاتا ہے ف۲۸۷ بے شک اللہ نیکوں کا نیگ (اجر و انعام) ضائع نہیں کرتا اور جو کچھ خرچ کرتے

نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

ہیں چھوٹا ف۲۸۸ یا بڑا ف۲۸۹ اور جو نالا طے کرتے ہیں سب ان کے لئے لکھا جاتا ہے

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ

تاکہ اللہ ان کے سب سے بہتر کاموں کا انہیں صلہ دے ف۲۹۰ اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا

لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ

کہ سب کے سب نکلیں ف۲۹۱ تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ف۲۹۲ ایک جماعت نکلے

لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ

کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں ف۲۹۳ اس امید پر کہ

ف۲۸۵ اور کفار کی زمین کو اپنے گھوڑوں کے سُموں (پاؤں کے کھروں) سے روندتے ہیں۔ ف۲۸۶ قید کرکے یا قتل کرکے یا زخمی کرکے یا ہزیمت (شکست) دے کر۔ ف۲۸۷ اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اطاعتِ الٰہی کا قصد کرے اس کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، حرکت کرنا، ساکن رہنا، سب نیکیاں ہیں، اللہ کے یہاں لکھی جاتی ہیں۔ ف۲۸۸ یعنی قلیل مثلاً ایک کھجور۔ ف۲۸۹ جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جیشِ عُسرت میں خرچ کیا۔ ف۲۹۰ اس آیت سے جہاد کی فضیلت اور اس کا حُسنُ الْاَعْمال ہونا ثابت ہوا ف۲۹۱ اور ایک دم اپنے وطن خالی کردیں۔ ف۲۹۲ ایک جماعت وطن میں رہے اور ف۲۹۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبائل عرب میں سے ہر ہر قبیلہ سے جماعتیں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوتیں اور وہ حضور سے دین کے مسائل سیکھتے اور تَفَقُّہ (دین میں سمجھ بوجھ) حاصل کرتے اور اپنے لئے احکام دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لئے حضور انہیں اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کا حکم دیتے اور نماز، زکوٰۃ، وغیرہ کی تعلیم کے لئے انہیں ان کی قوم پر مامور فرماتے۔ جب وہ لوگ اپنی قوم میں پہنچتے تو اعلان کردیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو خدا کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دین کے تمام ضروری علوم تعلیم فرمادیتے۔ (خازن) یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزۂ عظیمہ ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دین کے احکام کا عالم اور قوم کا ہادِی (راہنما) بنادیتے تھے۔ اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے: ۔ مسئلہ: علم دین حاصل کرنا فرض ہے۔ جو چیزیں بندے پر فرض وواجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع وحرام ہیں اس کا سیکھنا فرضِ عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ۔ حدیث شریف میں ہے: علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علم سیکھنا نفل نماز سے افضل ہے۔ مسئلہ: طلب علم کے لئے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے: جو شخص طلب علم کے لئے راہ چلے اللہ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کرتا ہے۔ (ترمذی) مسئلہ: فقہ افضل ترین عُلُوم ہے۔ حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے لئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے، میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا۔ (بخاری ومسلم) حدیث میں ہے: ایک ''فقیہ'' شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔ (ترمذی) ''فقہ'' اَحکامِ دین کے علم کو کہتے ہیں۔ فقہِ مُصطَلَح اس کا صحیح مصداق ہے۔

يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ
وہ بچیں ف۲۹۴ اے ایمان والو جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب

الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾
ہیں ف۲۹۵ اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ف۲۹۶

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ
اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو ان میں کوئی کہنے لگتا ہے کہ اس نے تم میں کس کے ایمان کو ترقی

اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ
دی ف۲۹۷ تو وہ جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان کو اس نے ترقی دی اور وہ خوشیاں منا رہے ہیں اور

اَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا
جن کے دلوں میں آزار (بیماری) ہے ف۲۹۸ انہیں اور پلیدی پر پلیدی بڑھائی ف۲۹۹ اور کفر ہی

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ
پر مر گئے کیا انہیں ف۳۰۰ نہیں سوجھتا کہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائے

مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ
جاتے ہیں ف۳۰۱ پھر نہ تو توبہ کرتے ہیں نہ نصیحت مانتے ہیں اور جب کوئی سورت

سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ
اترتی ہے ان میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگتا ہے ف۳۰۲ کہ کوئی تمہیں دیکھتا تو نہیں ف۳۰۳ پھر پلٹ جاتے ہیں ف۳۰۴

صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ
اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے ف۳۰۵ کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ف۳۰۶ بے شک تمہارے پاس تشریف

ف۲۹۴ عذابِ الٰہی سے اَحکامِ دین کا اِتباع کر کے۔ ف۲۹۵ قِتال تمام کافروں سے واجب ہے قریب کے ہوں یا دور کے لیکن قریب والے مقدم ہیں پھر جو ان سے متصل ہوں ایسے ہی درجہ بدرجہ۔ ف۲۹۶ انہیں غلبہ دیتا ہے اور ان کی نصرت فرماتا ہے۔ ف۲۹۷ یعنی منافقین آپس میں بطریقِ استہزاء ایسی باتیں کہتے ہیں، ان کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے: ف۲۹۸ شک و نفاق کا۔ ف۲۹۹ کہ پہلے جتنا نازل ہوا تھا اسی کے انکار کے وبال میں گرفتار تھے، اب جو اور نازل ہوا اس کے انکار کی خباثت میں بھی مبتلا ہوئے۔ ف۳۰۰ یعنی منافقین کو ف۳۰۱ امراض و شدائد اور قحط وغیرہ کے ساتھ۔ ف۳۰۲ اور آنکھوں سے نکل بھاگنے کے اشارے کرتا ہے اور کہتا ہے: ف۳۰۳ اگر دیکھتا ہوا تو بیٹھ گئے ورنہ نکل گئے۔ ف۳۰۴ کفر کی طرف ف۳۰۵ اس سبب سے ف۳۰۶ اپنے نفع و ضرر کو نہیں سوچتے۔

رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ

لائے تم میں سے وہ رسول ف۳۰۷ جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے

بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ

مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان ف۳۰۸ پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۳۰۹ تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۱۲۹﴾ ع

اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے ف۳۱۰

آیاتها ١٠٩ ۱۰ سُوۡرَةُ يُوۡنُسَ مَكِّيَّةٌ ٥١ رکوعاتها ١١

سورۂ یونس مکیہ ہے اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ ۚ قف تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَيۡنَاۤ

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں کیا لوگوں کو اس کا اچنبھا (تعجب) ہوا کہ ہم نے ان میں سے

اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ

ایک مرد کو وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ ف۲ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کیلئے

قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۲﴾

ان کے رب کے پاس سچ کا مقام ہے کافر بولے بیشک یہ تو کھلا جادوگر ہے ف۳

ف۳۰۷ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عربی قرشی جن کے حسب ونسب کو تم خوب پہچانتے ہو کہ تم میں سب سے عالی نسب ہیں اور تم ان کے صدق وامانت، زُہد وتقویٰ، طہارت وتقدس اور اخلاقِ حمیدہ کو بھی خوب جانتے ہو اور ایک قراءۃ میں "اَنۡفَسِكُمۡ" بفتح "فا" آیا ہے، اس کے معنی ہیں کہ تم میں سب سے نفیس تر اور اشرف وافضل۔ اس آیت کریمہ میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری یعنی آپ کے میلاد مبارک کا بیان ہے۔ ترمذی کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیدائش کا بیان قیام کرکے فرمایا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد مبارک کی اصل قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ ف۳۰۸ اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دو ناموں سے مشرف فرمایا یہ کمالِ تکریم ہے اس سرورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ف۳۰۹ یعنی منافقین وکفار آپ پر ایمان لانے سے اِعراض کریں۔ ف۳۱۰ حاکم نے مستدرک میں اُبی ابن کعب سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ "لَقَدۡ جَآءَكُمۡ" سے آخر سورت تک دونوں آیتیں قرآن کریم میں سب کے بعد نازل ہوئیں۔ ف۱ سورۂ یونس مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے "فَاِنۡ كُنۡتَ فِىۡ شَكٍّ" سے۔ اس میں گیارہ رکوع اور ایک سو نو آیتیں اور ایک ہزار آٹھ سو بتیس کلمے اور نو ہزار نناوے حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اس کا اظہار کیا تو عرب مُنکر ہوگئے اور ان میں سے بعضوں نے یہ کہا کہ اللہ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ ف۳ کفار نے پہلے تو بشر کا رسول ہونا قابلِ تعجب وانکار قرار دیا اور پھر جب حضور کے معجزات دیکھے اور

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوٰی عَلَى الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

عرش پر اِستواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے کام کی تدبیر فرماتا ہے وٓ کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت

اِذْنِهٖؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ اِلَیْهِ

کے بعد وٓ یہ ہے اللہ تمہارا رب وٓ تو اس کی بندگی کرو تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اسی کی طرف

مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًاؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّاؕ اِنَّهٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ

تم سب کو پھرنا ہے وٓ اللہ کا سچا وعدہ بے شک وہ پہلی بار بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائیگا

لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِؕ وَ الَّذِیْنَ

کہ ان کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے انصاف کا صلہ دے وٓ اور کافروں

كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ۝٤ هُوَ

کے لئے پینے کو کھولتا پانی اور درد ناک عذاب بدلہ ان کے کفر کا وہی

الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا

ہے جس نے سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں وٓ کہ تم

عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّۚ یُفَصِّلُ

برسوں کی گنتی اور وٓ حساب جانو اللہ نے اسے نہ بنایا مگر حق وٓ نشانیاں

یقین ہوا کہ یہ بشر کے مَقدِرَت (انسان کی طاقت) سے بالاتر ہیں تو آپ کو ساحر (جادوگر) بتایا، ان کا یہ دعویٰ تو کذب و باطل ہے مگر اس میں بھی حضور کے کمال اور اپنے عجز کا اعتراف پایا جاتا ہے۔ وٓ یعنی تمام خَلق کے اُمور کا حسبِ اقتضاءِ حکمت سرانجام فرماتا ہے۔ وٓ اس میں بُت پرستوں کے اس قول کا رد ہے کہ بت ان کی شفاعت کریں گے، انہیں بتایا گیا کہ ''شفاعت'' ماذُونِین (اجازت یافتہ) کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور ماذُون صرف اس کے مقبول بندے ہوں گے۔ وٓ جو آسمان و زمین کا خالق اور تمام اُمور کا مُدَبِّر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں فقط وہی مستحقِ عبادت ہے۔ وٓ روزِ قیامت اور یہی ہے۔ وٓ اس آیت میں حشر و نشر و معاد کا بیان اور منکرین کا رد ہے اور اس پر نہایت لطیف پیرایہ میں دلیل قائم فرمائی گئی ہے کہ وہ پہلی بار بناتا ہے اور اعضاء مرکبہ کو پیدا کرتا ہے اور ترکیب دیتا ہے تو موت کے ساتھ متفرق و منتشر ہونے کے بعد ان کو دوبارہ پھر ترکیب دینا اور بنے ہوئے انسان کو فنا کے بعد پھر دوبارہ بنا دینا اور وہی جان جو اس بدن سے متعلق تھی اس کو اس بدن کی درستی کے بعد پھر اسی بدن سے متعلق کر دینا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے اور اس دوبارہ پیدا کرنے کا مقصود جزائے اعمال یعنی مطیع کو ثواب اور عاصی (نافرمان) کو عذاب دینا ہے۔ وٓ اٹھائیس منزلیں جو بارہ برجوں پر منقسم ہیں ہر برج کے لئے ٢ ١/٣ منزلیں ہیں، چاند ہر شب ایک منزل میں رہتا ہے اور مہینہ تیس دن کا ہو تو دو شب، ورنہ ایک شب چھپتا ہے۔ وٓ مہینوں، دنوں، ساعتوں کا وٓ کہ اس سے اس کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے دلائل ظاہر ہوں۔

الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۵ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ

مُفصّل بیان فرماتا ہے علم والوں کے لئے و۱۲ بے شک رات اور دن کا بدلتا آنا اور جو کچھ

اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۶ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا

اللّٰہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں نشانیاں ہیں ڈر والوں کے لئے بے شک وہ جو

یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِیْنَ هُمْ

ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے و۱۳ اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے اور اس پر مطمئن ہوگئے و۱۴ اور وہ جو

عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۷ اُولٰٓىٕكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۸

ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں و۱۵ ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے بدلہ ان کی کمائی کا

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ ۚ

بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب انہیں راہ دے گا و۱۶

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۹ دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا

ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ۚ وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ

اللّٰہ تجھے پاکی ہے و۱۷ اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے و۱۸ اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا (خوبیوں والا)

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۱۰ ع وَ لَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ ع ۲

اللّٰہ جو رب ہے سارے جہان کا و۱۹ اور اگر اللّٰہ لوگوں پر برائی ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی کی

و۱۲ کہ ان میں غور کرکے نفع اٹھائیں۔ و۱۳ روزِ قیامت اور ثواب و عذاب کے قائل نہیں۔ و۱۴ اور اس فانی (دنیا) کو جاوِدانی (ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت) پر ترجیح دی اور عمر اس کی طلب میں گزاری۔ و۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے مروی ہے کہ یہاں آیات سے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور قرآن شریف مراد ہے اور غفلت کرنے سے مراد ان سے اِعراض کرنا ہے۔ و۱۶ جنتوں کی طرف۔ قتادہ کا قول ہے کہ مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل خوبصورت شکل میں اس کے سامنے آئے گا۔ یہ شخص کہے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں تیرا عمل ہوں اور اس کے لئے نور ہوگا اور جنت تک پہنچائے گا اور کافر کا معاملہ برعکس ہوگا کہ اس کا عمل بری شکل میں نمودار ہوکر اسے جہنم پہنچائے گا۔ و۱۷ یعنی اہل جنت اللّٰہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید، تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے انہیں فرحت و سرور اور انتہا درجہ کی لذت حاصل ہوگی، سبحان اللّٰہ۔ و۱۸ یعنی اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کی تحیت و تکریم (تعظیم) سلام سے کریں گے یا ملائکہ انہیں بطور تحیت سلام عرض کریں گے یا ملائکہ رب عزوجل کی طرف سے ان کے پاس سلام لائیں گے۔ و۱۹ ان کے کلام کی ابتداء اللّٰہ کی تَعظِیم و تَنْزِیْہ (پاکی) سے ہوگی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثنا پر ہوگا۔

بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا

جلدی کرتے ہیں تو ان کا وعدہ پورا ہو چکا ہوتا ف۲۰ تو ہم چھوڑتے انہیں جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے

فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ

کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں ف۲۱ اور جب آدمی کو ف۲۲ تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور

قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَاۤ اِلٰى

بیٹھے اور کھڑے ف۲۳ پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کردیتے ہیں چل دیتا ہے ف۲۴ گویا کبھی کسی تکلیف کے

ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُیِّنَ لِلْمُسْرِفِیْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَقَدْ

پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا یونہی بھلے کر دکھائے ہیں حد سے بڑھنے والوں کو ف۲۵ ان کے کام ف۲۶ اور بے شک

اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

ہم نے تم سے پہلی سنگتیں ف۲۷ ہلاک فرما دیں جب وہ حد سے بڑھے ف۲۸ اور ان کے رسول ان کے پاس

بِالْبَیِّنٰتِ وَ مَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۳﴾

روشن دلیلیں لے کر آئے ف۲۹ اور وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے ہم یونہی بدلہ دیتے ہیں مجرموں کو

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

پھر ہم نے ان کے بعد تمہیں زمین میں جانشین کیا کہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو ف۳۰

ف۲۰ یعنی اگر اللّٰہ تعالیٰ لوگوں کی بددعائیں جیسے کہ وہ غضب کے وقت اپنے لئے اور اپنے اہل و اولاد و مال کے لئے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ہلاک ہوجائیں، خدا ہمیں غارت کرے، برباد کرے اور ایسے کلمے ہی اپنی اولاد و اقارب کے لئے کہہ گزرتے ہیں جسے ہندی میں کوسنا کہتے ہیں اگر وہ دعا ایسی جلدی قبول کرلی جاتی جیسی جلدی وہ دعائے خیر کے قبول ہونے میں چاہتے ہیں تو ان لوگوں کا خاتمہ ہوچکا ہوتا اور وہ کب کے ہلاک ہوگئے ہوتے لیکن اللّٰہ تبارک وتعالیٰ اپنے کرم سے دعائے خیر قبول فرمانے میں جلدی کرتا ہے، دعائے بد کے قبول میں نہیں، یہ اس کی رحمت ہے۔ **شانِ نزول:** نضر بن حارث نے کہا تھا: یارب! یہ دین اسلام اگر تیرے نزدیک حق ہے تو ہمارے اُوپر آسمان سے پتھر برسا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اگر اللّٰہ تعالیٰ کافروں کے لئے عذاب میں جلدی فرماتا جیسا کہ ان کے لئے مال و اولاد وغیرہ دنیا کی بھلائی دینے میں جلدی فرمائی تو وہ سب ہلاک ہوچکے ہوتے۔ **ف۲۱** اور ہم انہیں مہلت دیتے ہیں اور ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتے۔ **ف۲۲** یہاں آدمی سے کافر مراد ہے۔ **ف۲۳** ہر حال میں اور جب تک اس کی تکلیف زائل نہ ہو دعا میں مشغول رہتا ہے۔ **ف۲۴** اپنے پہلے طریقہ پر اور وہی کفر کی راہ اختیار کرتا ہے اور تکلیف کے وقت کو بھول جاتا ہے۔ **ف۲۵** یعنی کافروں کو۔ **ف۲۶** مقصد یہ ہے کہ انسان بلا کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا، جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے، لیٹے، بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے، جب اللّٰہ تکلیف دور کردے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی حالت سابقہ کی طرف لوٹ جاتا ہے، یہ حال غافل کا ہے، مومن عاقل کا حال اس کے خلاف ہے، وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے، راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے، تکلیف و راحت کے جملہ اَحوال میں اللّٰہ تعالیٰ کے حضور تضرُّع (گریہ) وزاری اور دعا کرتا ہے اور ایک مقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومنوں میں بھی مخصوص بندوں کو حاصل ہے کہ جب کوئی مصیبت و بلا آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں، قضائے الٰہی پر دل سے راضی رہتے ہیں اور جمیع اَحوال پر شکر کرتے ہیں۔ **ف۲۷** یعنی امتیں **ف۲۸** اور کفر میں مبتلا ہوئے۔ **ف۲۹** جو ان کے صدق کی بہت واضح دلیلیں تھیں لیکن انہوں نے نہ مانا اور انبیاء کی تصدیق نہ کی۔ **ف۳۰** تاکہ تمہارے ساتھ

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا
اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں ف۳۱ پڑھی جاتی ہیں وہ کہنے لگتے ہیں جنھیں ہم سے ملنے کی امید نہیں ف۳۲ کہ

ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ
اس کے سوا اور قرآن لے آیئے ف۳۳ یا اسی کو بدل دیجئے ف۳۴ تم فرماؤ مجھے نہیں پہنچتا کہ میں اسے اپنی طرف

تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ
سے بدل دوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے ف۳۵ میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں ف۳۶

رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ
تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۳۷ تم فرماؤ اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا نہ وہ

اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾
تم کو اس سے خبردار کرتا ف۳۸ تو میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں ف۳۹ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۴۰

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا
تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۴۱ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک

يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا
مجرموں کا بھلا نہ ہوگا اور اللہ کے سوا ایسی چیز ف۴۲ کو پوجتے ہیں جو ان کا نہ کچھ نقصان کرے اور نہ

تمہارے عمل کے لائق معاملہ فرمائیں ف۳۱ جن میں ہماری توحید اور بت پرستی کی برائی اور بت پرستوں کی سزا کا بیان ہے۔ ف۳۲ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ف۳۳ جس میں بتوں کی برائی نہ ہو۔ ف۳۴ شانِ نزول: کفار کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو آپ اس قرآن کے سوا دوسرا قرآن لائیے! جس میں لات وعُزّٰی ومَنات وغیرہ بتوں کی برائی اور ان کی عبادت چھوڑنے کا حکم نہ ہو اور اگر اللہ ایسا قرآن نازل نہ کرے تو آپ اپنی طرف سے بنا لیجئے یا اسی قرآن کو بدل کر ہماری مرضی کے مطابق کر دیجئے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ ان کا یہ کلام یا تو بطریق تمسخر واستہزاء تھا یا انہوں نے تجربہ وامتحان کے لئے ایسا کہا تھا کہ اگر یہ دوسرا قرآن بنا لائیں یا اس کو بدل دیں تو ثابت ہو جائے گا کہ قرآن کلامِ ربانی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اس کا یہ جواب دیں جو آیت میں مذکور ہوتا ہے: ف۳۵ میں اس میں کوئی تغییر وتبدیل کی بیشی نہیں کر سکتا یہ میرا کلام نہیں کلامِ الٰہی ہے۔ ف۳۶ یا اس کی کتاب کے اَحکام کو بدلوں۔ ف۳۷ اور دوسرا قرآن بنانا انسان کی مَقدِرَت (طاقت) ہی سے باہر ہے اور خَلق کا اس سے عاجز ہونا خوب ظاہر ہو چکا۔ ف۳۸ یعنی اس کی تلاوت محض اللہ کی مرضی سے ہے۔ ف۳۹ اور چالیس سال تم میں رہا ہوں، اس زمانہ میں مَیں تمہارے پاس کچھ نہیں لایا اور میں نے تمہیں کچھ نہیں سنایا تم نے میرے اَحوال کا خوب مشاہدہ کیا ہے، میں نے کسی سے ایک حرف نہیں پڑھا، کسی کتاب کا مطالعہ نہ کیا، اس کے بعد یہ کتابِ عظیم لایا جس کے حضور ہر ایک کلامِ فصیح پست اور بے حقیقت ہو گیا، اس کتاب میں نفیس علوم ہیں، اُصول وفروع کا بیان ہے، اَحکام وآداب ہیں، مکارمِ اَخلاق کی تعلیم ہے، غیبی خبریں ہیں، اس کی فصاحت وبلاغت نے ملک بھر کے فصحاء وبلغاء کو عاجز کر دیا ہے، ہر صاحبِ عقلِ سلیم کے لئے یہ بات اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْس (سورج سے زیادہ روشن) ہو گئی ہے کہ یہ بغیر وحی الٰہی کے ممکن ہی نہیں۔ ف۴۰ کہ اتنا سمجھ سکو کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے مخلوق کی قدرت میں نہیں کہ اس کی مثل بنا سکے ف۴۱ اس کے لئے شریک بتائے ف۴۲ بت۔

يَنۡفَعُهُمۡ وَيَقُوۡلُوۡنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ اَتُنَبِّـــُٔوۡنَ اللّٰهَ

کچھ بھلا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں ف۴۳ تم فرماؤ کیا اللہ کو وہ بات جتاتے ہو

بِمَا لَا يَعۡلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں ف۴۴ اسے پاکی اور برتری ہے ان کے

يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخۡتَلَفُوۡا ؕ وَلَوۡلَا

شرک سے اور لوگ ایک ہی امت تھے ف۴۵ پھر مختلف ہوئے اور اگر تیرے

كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ فِيۡمَا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾

رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہوچکی ہوتی ف۴۶ تو یہیں ان کے اختلافوں کا ان پر فیصلہ ہوگیا ہوتا ف۴۷

وَيَقُوۡلُوۡنَ لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلۡ اِنَّمَا الۡغَيۡبُ لِلّٰهِ

اور کہتے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۴۸ تم فرماؤ غیب تو اللہ کے لئے ہے

ف۴۳ یعنی دُنیوی اُمور میں کیونکہ آخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا تو وہ اعتقاد ہی نہیں رکھتے۔ ف۴۴ یعنی اس کا وجود ہی نہیں کیونکہ جو چیز موجود ہے وہ ضرور علمِ الٰہی میں ہے۔ ف۴۵ ایک دینِ اسلام پر جیسا کہ زمانہ حضرت آدم علیہ السلام میں قابیل کے ہابیل کو قتل کرنے کے وقت تک حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت ایک ہی دین پر تھے اس کے بعد ان میں اختلاف ہوا، اور ایک قول یہ ہے کہ زمانۂ نوح علیہ السلام تک ایک دین پر رہے پھر اختلاف ہوا تو نوح علیہ الصلوۃ والسلام مبعوث فرمائے گئے۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے کشتی سے اُترنے کے وقت سب لوگ ایک دینِ اسلام پر تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ عہدِ حضرت ابراہیم سے سب لوگ ایک دین پر تھے یہاں تک کہ عمرو بن لحی نے دین کو متغیر کیا۔ اس تقدیر پر "اَلنَّاسُ" سے مراد خاص عرب ہوں گے۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ ایک دین پر تھے یعنی کفر پر پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا تو بعض ان میں سے ایمان لائے اور بعض علماء نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگ اولِ خلقت میں فطرتِ سلیمہ پر تھے پھر ان میں اختلافات ہوئے۔ حدیث شریف میں ہے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں اور حدیث میں فطرت سے فطرتِ اسلام مراد ہے۔ ف۴۶ اور ہر اُمت کے لئے ایک میعاد معین نہ کر دی گئی ہوتی یا جزاءِ اعمال قیامت تک مؤخر نہ فرمائی گئی ہوتی۔ ف۴۷ نزولِ عذاب سے۔ ف۴۸ اہلِ باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف بُرہان قوی قائم ہوتی ہے اور وہ جواب سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اس بُرہان کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں جیسے کہ وہ پیش ہی نہیں ہوئی اور یہ کہا کرتے ہیں کہ دلیل لاؤ تاکہ سننے والے اس مُغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابل اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی ہے، اس طرح کفار نے حضور کے معجزات اور بالخصوص قرآن کریم جو معجزہ عظیمہ ہے اس کی طرف سے آنکھیں بند کر کے یہ کہنا شروع کیا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری گویا کہ معجزات انہوں نے دیکھے ہی نہیں اور قرآن پاک کو وہ نشانی شمار ہی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ فرما دیجئے کہ غیب تو اللہ کے لئے ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں۔ تقریرِ جواب یہ ہے کہ دلالتِ قاہرہ (زبردست دلیل) اس پر قائم ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا ظاہر ہونا بہت ہی عظیم الشان معجزہ ہے کیونکہ حضور ان میں پیدا ہوئے، ان کے درمیان حضور بڑھے، تمام زمانے حضور کے ان کی آنکھوں کے سامنے گزرے، وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ نے نہ کسی کتاب کا مطالعہ کیا، نہ کسی استاد کی شاگردی کی، یکبارگی قرآن کریم آپ پر ظاہر ہوا اور ایسی بے مثال اعلیٰ ترین کتاب کا ایسی شان کے ساتھ نزول بغیر وحی کے ممکن ہی نہیں، یہ قرآن کریم کے معجزۂ قاہرہ ہونے کی برہان ہے اور جب ایسی قوی برہان قائم ہے تو اثباتِ نبوت کے لئے کسی دوسری نشانی کا طلب کرنا قطعاً غیر ضروری ہے، ایسی حالت میں اس نشانی کا نازل کرنا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے تو یہ امر غیب ہوا اور اس کے لئے انتظار لازم آیا کہ اللہ کیا کرتا ہے۔ لیکن وہ یہ غیر ضروری نشانی جو کفار نے طلب کی ہے نازل فرمائے یا نہ فرمائے نبوت ثابت ہوچکی اور رسالت کا ثبوتِ قاہرہ معجزات سے کمال کو پہنچ چکا۔

فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ

اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں اور جب ہم آدمیوں کو رحمت کا

رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْۤ اٰیَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ

مزہ دیتے ہیں کسی تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچی تھی جبھی وہ ہماری آیتوں کے ساتھ داؤں چلتے ہیں ف۴۹ تم فرمادو اللہ کی خفیہ تدبیر

اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِیْ

سب سے جلد ہو جاتی ہے ف۵۰ بے شک ہمارے فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں ف۵۱ وہی ہے کہ

یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَ جَرَیْنَ بِهِمْ

تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے ف۵۲ یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہو اور وہ ف۵۳ اچھی ہوا

بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ

سے انہیں لے کر چلیں اور اس پر خوش ہوئے ف۵۴ ان پر آندھی کا جھونکا آیا اور ہر طرف لہروں

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ

نے انہیں آلیا اور سمجھ لئے کہ ہم گھر گئے اس وقت اللہ کو پکارتے ہیں نرے (خالص) اس کے

الدِّیْنَ ۚ۬ لَىِٕنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ

بندے ہو کر کہ اگر تو اس سے ہمیں بچالے گا تو ہم ضرور شکرگزار ہوں گے ف۵۵ پھر اللہ جب

اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا

انہیں بچالیتا ہے جبھی وہ زمین میں ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں ف۵۶ اے لوگو

بَغْیُكُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۫ ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُكُمْ

تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے دنیا کے جیتے جی برت لو (فائدہ اٹھا لو) پھر تمہیں ہماری طرف پھرنا ہے

ف۴۹ اہل مکہ پر اللہ تعالیٰ نے قحط مسلط کیا جس کی مصیبت میں وہ سات برس گرفتار رہے یہاں تک کہ قریب ہلاکت کے پہنچے پھر اس نے رحم فرمایا، بارش ہوئی، زمینیں سرسبز ہوئیں تو اگرچہ اس تکلیف وراحت دونوں میں قدرت کی نشانیاں تھیں اور تکلیف کے بعد راحت بڑی عظیم نعمت تھی، اس پر شکر لازم تھا مگر بجائے اس کے وہ پند پذیر (نصیحت قبول کرنے والے) نہ ہوئے اور فساد و کفر کی طرف پلٹے ف۵۰ اور اس کا عذاب دیر نہیں کرتا ف۵۱ اور تمہاری خفیہ تدبیریں کاتبِ اعمال فرشتوں پر بھی مخفی نہیں ہیں تو اللہ علیم وخبیر سے کیسے چھپ سکتی ہیں۔ ف۵۲ اور تمہیں قطع مسافت (راستہ طے کرنے) کی قدرت دیتا ہے خشکی میں تم پیادہ اور سوار منزلیں طے کرتے ہو اور دریاؤں میں کشتیوں اور جہازوں سے سفر کرتے ہو وہ تمہیں خشکی اور تری دونوں میں اسبابِ سیر عطا فرماتا ہے۔ ف۵۳ یعنی کشتیاں۔ ف۵۴ کہ ہوا موافق ہے اچانک ف۵۵ تیری نعمتوں کے، تجھ پر ایمان لا کر اور خاص تیری عبادت کر کے۔ ف۵۶ اور وعدہ کے خلاف کر کے کفر و معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ
اس وقت ہم تمہیں جتا دیں گے جو تمہارے کوتک (کرتوت) تھے ف۵۷ دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی

اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ
کہ ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے اُگنے والی چیزیں گھنی (زیادہ) ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور

وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ
چوپائے کھاتے ہیں ف۵۸ یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار لے لیا ف۵۹ اور خوب آراستہ ہوگئی اور اس کے

اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا
مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آگئی ف۶۰ ہمارا حکم اس پر آیا رات میں یا دن میں ف۶۱ تو ہم نے اسے کردیا

حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں ف۶۲ ہم یونہی آیتیں مفصّل بیان کرتے ہیں غور کرنے

يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ
والوں کے لئے ف۶۳ اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے ف۶۴ اور جسے چاہے

يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ
سیدھی راہ چلاتا ہے ف۶۵ بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد ف۶۶

ف۵۷ اور ان کی تمہیں جزا دیں گے۔ ف۵۸ غلے اور پھل اور سبزہ۔ ف۵۹ خوب پھولی پھلی سرسبز و شاداب ہوئی۔ ف۶۰ کہ کھیتیاں تیار ہوگئیں پھل رسیدہ (تیار) ہوگئے ایسے وقت ف۶۱ یعنی اچانک ہمارا عذاب آیا خواہ بجلی گرنے کی شکل میں یا اولے برسنے یا آندھی چلنے کی صورت میں۔ ف۶۲ یہ ان لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دنیا کے شیفتہ (عاشق) ہیں اور آخرت کی انہیں کچھ پروانہیں۔ اس میں بہت دلپذیر طریقہ پر خاطر گزیں کیا گیا ہے کہ دنیوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہو اور وہ کامیابی کے نشہ میں مست ہو اچانک اس کو موت پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ قتادہ نے کہا کہ دنیا کا طلبگار جب بالکل بے فکر ہوتا ہے اس وقت اس پر عذابِ الٰہی آتا ہے اور اس کا تمام سروسامان جس سے اسکی امیدیں وابستہ تھیں غارت ہو جاتا ہے۔ ف۶۳ تاکہ وہ نفع حاصل کریں اور ظلماتِ شکوک و اوہام سے نجات پائیں اور دنیائے ناپائیدار کی بے ثباتی (ناپائیداری) سے باخبر ہوں۔ ف۶۴ دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد دار باقی (ہمیشہ رہنے والے گھر جنت) کی طرف دعوت دی۔ قتادہ نے کہا کہ دارالسلام جنت ہے، یہ اللہ کا کمال رحمت و کرم ہے کہ اپنے بندوں کو جنت کی دعوت دی۔ ف۶۵ سیدھی راہ دینِ اسلام ہے۔ بخاری کی حدیث میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتے حاضر ہوئے، آپ خواب میں تھے، ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ خواب میں ہیں اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں خواب میں ہیں دل بیدار ہے۔ بعض کہنے لگے کہ ان کی کوئی مثال بیان کرو تو انہوں نے کہا: جس طرح کسی شخص نے ایک مکان بنایا اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں مہیا کیں اور ایک بلانے والے کو بھیجا کہ لوگوں کو بلائے جس نے اس بلانے والے کی اطاعت کی اس مکان میں داخل ہوا اور ان نعمتوں کو کھایا پیا اور جس نے بلانے والے کی اطاعت نہ کی وہ نہ مکان میں داخل ہو سکا نہ کچھ کھا سکا، پھر وہ کہنے لگے کہ اس مثال کی تطبیق کرو کہ سمجھ میں آئے۔ تطبیق یہ ہے کہ مکان جنت ہے داعی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ ف۶۶ بھلائی والوں

وَ لَا یَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ

اور ان کے منہ پر نہ چڑھے گی سیاہی اور نہ خواری ف۶۷ وہی جنت والے ہیں وہ

فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ الَّذِیْنَ كَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَ

اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جنھوں نے برائیاں کمائیں ف۶۸ تو برائی کا بدلہ اسی جیسا ف۶۹ اور

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ

ان پر ذلت چڑھے گی انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا گویا ان کے چہروں پر اندھیری

قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾

رات کے ٹکڑے چڑھا دیے ہیں ف۷۰ وہی دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

وَ یَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ

اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے ف۷۱ پھر مشرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم

وَ شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَیَّلْنَا بَیْنَهُمْ وَ قَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِیَّانَا

اور تمہارے شریک ف۷۲ تو ہم انھیں مسلمانوں سے جدا کردیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے تم ہمیں

تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ

کب پوجتے تھے ف۷۳ تو اللہ گواہ کافی ہے ہم میں اور تم میں کہ ہمیں

عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِیْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَ رُدُّوْۤا

تمہارے پوجنے کی خبر بھی نہ تھی یہاں ہر جان جانچ لے گی جو آگے بھیجا ف۷۴ اور اللہ کی طرف

سے اللہ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے لئے بھلائی ہے۔ اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور زیادت اس پر دیدارِ الٰہی ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر اور زیادہ عنایت کروں وہ عرض کریں گے یارب! کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کئے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی۔ حضور نے فرمایا: پھر پردہ اٹھا دیا جائے گا تو دیدارِ الٰہی انہیں ہر نعمت سے زیادہ پیارا ہوگا۔ صحاح کی بہت حدیثیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ زیادت سے آیت میں دیدارِ الٰہی مراد ہے۔ ف۶۷ کہ یہ بات جہنم والوں کے لئے ہے۔ ف۶۸ یعنی کفر و معاصی میں مبتلا ہوئے۔ ف۶۹ ایسا نہیں کہ جیسے نیکیوں کا ثواب دس گنا اور سات سو گنا کیا جاتا ہے ایسے ہی بدیوں کا عذاب بھی بڑھا دیا جائے بلکہ جتنی بدی ہوگی اتنا ہی عذاب کیا جائے گا۔ ف۷۰ یہ حال ہوگا ان کی روسیاہی کا، خدا کی پناہ۔ ف۷۱ اور تمام خلق کو موقفِ حساب میں جمع کریں گے۔ ف۷۲ یعنی وہ بت جن کو تم پوجتے تھے۔ ف۷۳ روزِ قیامت ایک ساعت ایسی شدت کی ہوگی کہ بت اپنے پجاریوں کے پوجا کا انکار کردیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نہ سنتے تھے، نہ دیکھتے تھے، نہ جانتے تھے، نہ سمجھتے تھے کہ تم ہمیں پوجتے ہو اس پر بت پرست کہیں گے کہ اللہ کی قسم! ہم تمہیں کو پوجتے تھے تو بت کہیں گے: ف۷۴ یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہوجائے گا کہ انہوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا برے مضر یا مفید۔

ع ۳ ۸

اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٣٠﴾ قُلْ مَنْ

پھیرے جائیں گے جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کی ساری بناوٹیں و۷۵ ان سے گم ہو جائیں گی و۷۶ تم فرماؤ تمہیں

يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

کون روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے و۷۷ یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا و۷۸ اور

مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ

کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندے سے و۷۹ اور کون تمام کاموں کی

الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ

تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ و۸۰ تو تم فرماؤ تو کیوں نہیں ڈرتے و۸۱ تو یہ اللہ ہے

رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾

تمہارا سچا رب و۸۲ پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی و۸۳ پھر کہاں پھرے جاتے ہو

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْۤا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾

یونہی ثابت ہو چکی ہے تیرے رب کی بات فاسقوں پر و۸۴ تو وہ ایمان نہیں لائیں گے

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ

تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں و۸۵ کوئی ایسا ہے کہ اوّل بنائے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے و۸۶ تم فرماؤ اللہ

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ

اوّل بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا تو کہاں اوندھے جاتے ہو و۸۷ تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں

و۷۵ بتوں کو خدا کا شریک بتانا اور معبود ٹھہرانا۔ و۷۶ اور باطل و بے حقیقت ثابت ہوں گی۔ و۷۷ آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اگا کر۔ و۷۸ اور یہ حواس تمہیں کس نے دیئے ہیں، کس نے یہ عجائب تمہیں عنایت کئے ہیں، کون انہیں مدتوں محفوظ رکھتا ہے۔ و۷۹ انسان کو نطفہ سے اور نطفہ کو انسان سے، پرند کو انڈے سے اور انڈے کو پرندے سے، مومن کو کافر سے اور کافر کو مومن سے، عالم کو جاہل سے اور جاہل کو عالم سے۔ و۸۰ اور اس کی قدرتِ کاملہ کا اعتراف کریں گے اور اس کے سوا کچھ چارہ نہ ہوگا۔ و۸۱ اس کے عذاب سے اور کیوں بتوں کو پوجتے اور ان کو معبود بناتے ہو باوجودیکہ وہ کچھ قدرت نہیں رکھتے۔ و۸۲ جس کی ایسی قدرتِ کاملہ ہے و۸۳ یعنی جب ایسے براہینِ واضحہ اور دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہوگیا کہ مستحقِ عبادت صرف اللہ ہے تو ماسوا اس کے سب باطل وضلال گمراہی) ہے اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کارسازی کا اعتراف کرلیا تو و۸۴ جو کفر میں راسخ ہوگئے اور رب کی بات سے مراد یا قضائے الٰہی ہے یا اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ الآیہ (بے شک ضرور جہنم بھردوں گا......الخ) و۸۵ جنہیں اے مشرکین! تم معبود ٹھہراتے ہو۔ و۸۶ اس کا جواب ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کیونکہ مشرکین بھی یہ جانتے ہیں کہ پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے لہٰذا اے مصطفےٰ صلی اللہ علیک وسلم! و۸۷ اور ایسی روشن دلیلیں قائم ہونے کے بعد راہ راست سے منحرف ہوتے ہو۔

مَّنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى
کوئی ایسا ہے کہ حق کی راہ دکھائے ف۸۸ تم فرماؤ کہ اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا جو حق راہ

الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۫ قف
دکھائے اس کے حکم پر چلنا چاہیے یا اس کے جو خود ہی راہ نہ پائے جب تک راہ نہ دکھایا جائے ف۸۹ تو تمہیں کیا ہوا

كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ
کیسا حکم لگاتے ہو اور ان ف۹۰ میں اکثر تو نہیں چلتے مگر گمان پر ف۹۱ بے شک گمان حق

مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا
کا کچھ کام نہیں دیتا بے شک اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے اور اس قرآن کی

الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ
یہ شان نہیں کہ کوئی اپنی طرف سے بنالے بے اللہ کے اتارے ف۹۲ ہاں وہ اگلی کتابوں کی

يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ قف اَمْ
تصدیق ہے ف۹۳ اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ
یہ کہتے ہیں ف۹۴ کہ انھوں نے اسے بنالیا ہے تم فرماؤ ف۹۵ تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جو مل سکیں

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا
سب کو بلا لاؤ ف۹۶ اگر تم سچے ہو بلکہ اسے جھٹلایا جس کے علم پر قابو

ف۸۸ حجتیں اور دلائل قائم کرکے، رسول بھیج کر، کتابیں نازل فرما کر، مُکلَّفین کو عقل ونظر عطا فرما کر، اس کا واضح جواب یہ ہے کہ کوئی نہیں تو اے حبیب! (صلّی اللہ علیہ وسلم) ف۸۹ جیسے کہ تمہارے بت ہیں کہ کسی جگہ جانہیں سکتے جب تک کہ کوئی اٹھالے جانے والا انہیں اٹھا کر لے نہ جائے اور نہ کسی چیز کی حقیقت کو سمجھیں اور راہ حق کو پہچانیں بغیر اس کے کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندگی، عقل اور ادراک دے تو جب ان کی مجبوری کا یہ عالم ہے تو وہ دوسروں کو کیا راہ بتاسکیں! ایسوں کو معبود بنانا، ان کا مطیع بنا کتنا باطل اور بیہودہ ہے۔ ف۹۰ مشرکین۔ ف۹۱ جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں، نہ اس کی صحت کا جزم ویقین، شک میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ پہلے لوگ بھی بت پرستی کرتے تھے انہوں نے کچھ تو سمجھا ہوگا۔ ف۹۲ کفار مکہ نے یہ وہم کیا تھا کہ قرآن کریم سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنالیا ہے، اس آیت میں ان کا یہ وہم دفع فرمایا گیا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہی نہیں جس کی نسبت تردُّد ہو سکے، اس کی مثال بنانے سے ساری مخلوق عاجز ہے تو یقیناً وہ اللہ کی نازل فرمائی ہوئی کتاب ہے۔ ف۹۳ توریت وانجیل وغیرہ کی ف۹۴ کفار سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ف۹۵ کہ اگر تمہارا یہ خیال ہے تو تم بھی عرب ہو، فصاحت وبلاغت کے دعویٰ دار ہو، دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس کے کلام کے مقابل کلام بنانے کو تم ناممکن سمجھتے ہو، اگر تمہارے گمان میں یہ انسانی کلام ہے ف۹۶ اور ان سے مدد لیں لو اور سب مل کر قرآن جیسی ایک سورت تو بناؤ۔

بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ

نہ پایا وف۹۷ اور ابھی انھوں نے اس کا انجام نہیں دیکھا ہے وف۹۸ ایسے ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا وف۹۹ تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا

ظالموں کا انجام کیسا ہوا وف۱۰۰ اور ان وف۱۰۱ میں کوئی اس وف۱۰۲ پر ایمان لاتا ہے اور ان میں کوئی اس پر

ع يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ

ایمان نہیں لاتا ہے اور تمہارا رب مُفسِدوں (فساد کرنے والوں) کو خوب جانتا ہے وف۱۰۳ اور اگر وہ تمہیں جھٹلائیں وف۱۰۴ تو فرمادو کہ میرے

عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّاۤ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

لئے میری کرنی اور تمہارے لئے تمہاری کرنی وف۱۰۵ تمہیں میرے کام سے علاقہ (تعلق) نہیں اور مجھے تمہارے کام

تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ

سے تعلق نہیں وف۱۰۶ اور ان میں کوئی وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں وف۱۰۷ تو کیا تم بہروں کو سنا دو گے اگرچہ

كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِي

انھیں عقل نہ ہو وف۱۰۸ اور ان میں کوئی تمہاری طرف تکتا ہے وف۱۰۹ کیا تم اندھوں کو

الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّ

راہ دکھا دو گے اگرچہ وہ نہ سوجھیں (نہ دیکھ سکیں) بے شک اللہ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا وف۱۱۰

لٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا

ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں وف۱۱۱ اور جس دن انہیں اٹھائے گا وف۱۱۲ گویا دنیا میں نہ رہے تھے

وف۹۷ یعنی قرآن پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر انہوں نے اس کی تکذیب کی اور یہ کمال جہل ہے کہ کسی شے کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے۔ قرآن کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا مدعیان علم وخرد (علم وعقل کے دعوے دار) احاطہ نہ کرسکیں اس کتاب کی عظمت وجلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہئے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا وف۹۸ یعنی اس عذاب کو جس کی قرآن پاک میں وعیدیں ہیں۔ وف۹۹ عناد سے اپنے رسولوں کو بغیر اس کے کہ ان کے معجزات اور آیات دیکھ کر نظر وتدبر سے کام لیتے۔ وف۱۰۰ اور پہلی امتیں اپنے انبیاء کو جھٹلا کر کیسے کیسے عذابوں میں مبتلا ہوئیں تو اے سید انبیاء! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی تکذیب کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے۔ وف۱۰۱ اہل مکہ وف۱۰۲ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کریم وف۱۰۳ جو عناد سے ایمان نہیں لاتے اور کفر پر مصر رہتے ہیں۔ وف۱۰۴ اے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم! اور ان کی راہ پر آنے اور حق وہدایت قبول کرنے کی امید منقطع ہو جائے۔ وف۱۰۵ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔ وف۱۰۶ کسی کے عمل پر دوسرا ماخوذ (گرفتار) نہ ہوگا جو پکڑا جائے گا خود اپنے عمل پر پکڑا جائے گا، یہ فرمانا بطور زجر (تنبیہ) کے ہے کہ تم نصیحت نہیں مانتے اور ہدایت قبول نہیں کرتے تو اس کا وبال خود تم پر ہوگا کسی دوسرے کا اس سے ضرر نہیں۔ وف۱۰۷ اور آپ سے قرآن پاک اور احکام دین سنتے ہیں اور بغض وعداوت کی وجہ سے دل میں جگہ نہیں دیتے اور قبول نہیں کرتے تو یہ سننا بیکار ہے اور وہ ہدایت سے نفع نہ پانے میں بہروں کی مثل ہیں۔ وف۱۰۸ اور وہ نہ حواس سے کام لیں نہ عقل سے۔ وف۱۰۹ اور دلائلِ صدق اور اعلامِ نبوت کو دیکھتا ہے لیکن تصدیق نہیں کرتا اور اس دیکھنے سے نتیجہ نہیں نکالتا، فائدہ نہیں اٹھاتا، دل کی بینائی سے محروم اور باطن کا اندھا ہے۔ وف۱۱۰ بلکہ انہیں ہدایت اور

إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ
مگر اس دن کی ایک گھڑی ف۱۱۳ آپس میں پہچان کریں گے ف۱۱۴ پورے گھاٹے میں رہے وہ
كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ
جنھوں نے اللّٰہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے ف۱۱۵ اور اگر ہم تمہیں دکھادیں کچھ ف۱۱۶ اس میں سے
الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا
جو انھیں وعدہ دے رہے ہیں ف۱۱۷ یا تمہیں پہلے ہی اپنے پاس بلالیں ف۱۱۸ بہرحال انھیں ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے پھر اللّٰہ گواہ ہے ف۱۱۹ ان
يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم
کے کاموں پر اور ہر امت میں ایک رسول ہوا ف۱۲۰ جب ان کا رسول ان کے پاس آتا ف۱۲۱ ان پر
بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ
انصاف کا فیصلہ کر دیا جاتا ف۱۲۲ اور ان پر ظلم نہ ہوتا اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم
صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ
سچے ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا ذاتی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللّٰہ

راہ پانے کے تمام سامان عطا فرماتا ہے اور روشن دلائل قائم فرماتا ہے۔ ف۱۱۱ کہ ان دلائل میں غور نہیں کرتے اور حق واضح ہو جانے کے باوجود خود گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ف۱۱۲ قبروں سے مَوقِفِ حساب (حساب وکتاب کی جگہ) میں حاضر کرنے کے لئے تو اس روز کی ہیبت و وحشت سے یہ حال ہوگا کہ وہ دنیا میں رہنے کی مدت کو بہت تھوڑا سمجھیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ ف۱۱۳ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ کفار نے طلبِ دنیا میں عمریں ضائع کردیں اور اللّٰہ کی طاعت جو آج کار آمد ہوتی بجا نہ لائے تو ان کی زندگانی کا وقت ان کے کام نہ آیا اس لئے وہ اسے بہت ہی کم سمجھیں گے۔ ف۱۱۴ قبروں سے نکلتے وقت تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر روزِ قیامت کے اہوال اور دہشت ناک مناظر دیکھ کر یہ معرفت باقی نہ رہے گی اور ایک قول یہ ہے کہ روزِ قیامت دم بدم حال بدلیں گے، کبھی ایسا حال ہوگا کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے، کبھی ایسا کہ نہ پہچانیں گے اور جب پہچانیں گے تو کہیں گے: ف۱۱۵ جو انہیں گھاٹے سے بچاتی۔ ف۱۱۶ عذاب ف۱۱۷ دنیا ہی میں آپ کے زمانۂ حیات میں تو وہ ملاحظہ کیجئے ف۱۱۸ تو آخرت میں آپ کو ان کا عذاب دکھائیں گے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور ان کی ذلت ورسوائیاں آپ کی حیاتِ دنیا ہی میں آپ کو دکھائے گا چنانچہ بدر وغیرہ میں دکھائی گئیں اور جو عذاب کافروں کے لئے بسببِ کفر وتکذیب کے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائے گا۔ ف۱۱۹ مطلع ہے، عذاب دینے والا ہے ف۱۲۰ جو انہیں دینِ حق کی دعوت دیتا اور طاعت وایمان کا حکم کرتا۔ ف۱۲۱ اور احکامِ الٰہی کی تبلیغ کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہو جاتے تو ف۱۲۲ کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جاتا۔ آیت کی تفسیر میں دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں آخرت کا بیان ہے اور معنی یہ ہیں کہ روز قیامت ہر امت کے لئے ایک رسول ہوگا جس کی طرف وہ منسوب ہوگی جب وہ رسول مَوقِف (حساب وکتاب کی جگہ) میں آئے گا اور مومن وکافر پر شہادت دے گا تب ان میں فیصلہ کیا جائے گا کہ مومنوں کو نجات ہوگی اور کافر گرفتارِ عذاب ہوں گے۔ ف۱۲۳ شانِ نزول: جب آیت "اِمَّا نُرِیَنَّکَ" میں عذاب کی وعید دی گئی تو کافروں نے براہِ سرکشی یہ کہا کہ اے محمد! (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) جس عذاب کا آپ وعدہ دیتے ہیں وہ کب آئے گا؟ اس میں کیا تاخیر ہے؟ اس عذاب کو جلد لائیے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ

چاہے ف۱۲۴ ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ف۱۲۵ جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں

لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا

نہ آگے بڑھیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اس کا عذاب ف۱۲۶ تم پر رات کو آئے ف۱۲۷ یا دن کو ف۱۲۸

مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ

تو اس میں وہ کونسی چیز ہے کہ مجرموں کو جس کی جلدی ہے تو کیا جب ف۱۲۹ ہو پڑے گا اس وقت اس کا یقین کرو گے ف۱۳۰

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

کیا اب مانتے ہو پہلے تو ف۱۳۱ اس کی جلدی مچا رہے تھے پھر ظالموں سے کہا جائے گا ہمیشہ

عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾

کا عذاب چکھو تمہیں کچھ اور بدلہ نہ ملے گا مگر وہی جو کماتے تھے ف۱۳۲

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ (وقف النبی علیہ السلام)

اور تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ ف۱۳۳ حق ہے تم فرماؤ ہاں میرے رب کی قسم بے شک وہ ضرور حق ہے اور تم کچھ تھکا

بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾ ع وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِى الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ (ع ۱۳ / ۵ / ۱۰)

نہ سکو گے ف۱۳۴ اور اگر ہر ظالم جان زمین میں جو کچھ ہے ف۱۳۵ سب کی مالک ہوتی ضرور اپنی جان چھڑانے میں

بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

دیتی ف۱۳۶ اور دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوئے جب عذاب دیکھا اور ان میں انصاف سے فیصلہ کردیا گیا

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ

اور ان پر ظلم نہ ہوگا سن لو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ف۱۳۷ سن لو

ف۱۲۴ یعنی دشمنوں پر عذاب نازل کرنا اور دوستوں کی مدد کرنا اور انہیں غلبہ دینا یہ سب بہ مشیتِ الٰہی ہے اور مشیتِ الٰہی میں ف۱۲۵ اس کے ہلاک وعذاب کا ایک وقت معین ہے، لوحِ محفوظ میں مکتوب ہے۔ ف۱۲۶ جس کی تم جلدی کرتے ہو ف۱۲۷ جب تم غافل پڑے سوتے ہو۔ ف۱۲۸ جب تم مَعاش کے کاموں میں مشغول ہو۔ ف۱۲۹ وہ عذاب تم پر نازل ف۱۳۰ اس وقت کا یقین کچھ فائدہ نہ دے گا اور کہا جائے گا: ف۱۳۱ بطریق تکذیب واستہزاء ف۱۳۲ یعنی دنیا میں جو عمل کرتے تھے اور کفر وتکذیبِ انبیاء میں مصروف رہتے تھے اسی کا بدلہ۔ ف۱۳۳ بعث اور عذاب جس کے نازل ہونے کی آپ نے ہمیں خبر دی ف۱۳۴ یعنی وہ عذاب تمہیں ضرور پہنچے گا ف۱۳۵ مال ومتاع خزانہ ودفینہ ف۱۳۶ اور روزِ قیامت اس کو اپنی رہائی کے لئے فدیہ کرڈالتی مگر یہ فدیہ قبول نہیں اور تمام دنیا کی دولت خرچ کر کے بھی اب رہائی ممکن نہیں، جب قیامت میں یہ منظر پیش آیا اور کفار کی امیدیں ٹوٹیں۔ ف۱۳۷ تو کافر کسی چیز کا مالک ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اللہ کا مملوک ہے، اس کا فدیہ دینا ممکن ہی نہیں۔

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۵۵ هُوَ یُحْیٖ وَ

بےشک اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر ان میں اکثر کو خبر نہیں وہ جلاتا اور

یُمِیْتُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۵۶ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ

مارتا ہے اور اسی کی طرف پھروگے اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت

رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝۵۷

آئی و۱۳۸ اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کیلئے

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں و۱۳۹ وہ ان کے سب

یَجْمَعُوْنَ ۝۵۸ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ

دھن دولت سے بہتر ہے تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اتارا اس میں تم نے

مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝۵۹ وَ

اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرالیا ف۱۴۰ تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو و۱۴۱ اور

مَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کیا گمان ہے ان کا جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا بےشک اللہ

و۱۳۸ اس آیت میں قرآن کریم کے آنے اور اس کے موعظت و شِفا و ہدایت و رحمت ہونے کا بیان ہے کہ یہ کتاب ان فوائدِ عظیمہ کی جامع ہے۔ مَوعِظت کے معنی ہیں وہ چیز جو انسان کو مرغوب کی طرف بلائے اور خطرے سے بچائے۔ خلیل نے کہا کہ موعظت نیکی کی نصیحت کرنا ہے جس سے دل میں نرمی پیدا ہو۔ شِفاء سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ پاک قلبی اَمراض کو دور کرتا ہے۔ دل کے امراض، اَخلاقِ ذمیمہ، عقائد فاسدہ اور جہالتِ مُہلِکہ ہیں، قرآن پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے۔ قرآن کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہِ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رحمت اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ و۱۳۹ فَرَح کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اس کو فرح کہتے ہیں۔ معنی یہ ہیں کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں مواعظ اور شِفاءِ صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے۔ حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں۔ ف۱۴۰ جیسے کہ اہلِ جاہلیت نے بحیرہ سائبہ وغیرہ کو اپنی طرف سے حرام قرار دے لیا تھا۔ و۱۴۱ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام کرنا ممنوع اور خدا پر افتراء ہے (اللہ کی پناہ) آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام، بعض سود کو حلال کرنے پر مصر ہیں، بعض تصویروں کو، بعض کھیل تماشوں کو، بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو، بعض بھوک ہڑتال کو جو خودکشی ہے مباح سمجھتے ہیں اور حلال ٹھہراتے ہیں اور بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو، فاتحہ کو، گیارہویں کو اور دیگر طریقہ ہائے ایصالِ ثواب کو، بعض میلاد شریف و فاتحہ و توشہ کی شیرینی و تبرک کو جو سب حلال و طیب چیزیں ہیں ناجائز و ممنوع بتاتے ہیں، اسی کو قرآن پاک نے خدا پر افترا کرنا بتایا ہے۔

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع وَمَا تَكُوْنُ ع ۷

لوگوں پر فضل کرتا ہے ف۱۴۲ مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اور تم کسی

فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا

کام میں ہو ف۱۴۳ اور اس کی طرف سے کچھ قرآن پڑھو اور تم لوگ ف۱۴۴ کوئی کام کرو ہم

عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ

تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو اور تمہارے رب سے

مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ

ذرّہ بھر کوئی چیز غائب نہیں زمین میں نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس

اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

سے بڑی کوئی چیز جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ف۱۴۵ سن لو بے شک اللّٰہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ؕ لَهُمُ الْبُشْرٰى

نہ کچھ غم ف۱۴۶ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انھیں خوشخبری ہے

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

دنیا کی زندگی میں ف۱۴۷ اور آخرت میں اللّٰہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں ف۱۴۸ یہی

ف۱۴۲ کہ رسول بھیجتا ہے کتابیں نازل فرماتا ہے اور حلال وحرام سے باخبر فرماتا ہے۔ ف۱۴۳ اے حبیب اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم! ف۱۴۴ اے مسلمانو! ف۱۴۵ کتاب مبین سے لوحِ محفوظ مراد ہے۔ ف۱۴۶ ولی کی اصل وِلاء سے ہے جو قرب ونصرت کے معنی میں ہے۔ ولی اللّٰہ وہ ہے جو فرائض سے قربِ الٰہی حاصل کرے اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نورِ جلالِ الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو، جب دیکھے دلائلِ قدرتِ الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللّٰہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی ثنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی اَمر میں کوشش کرے جو ذریعۂ قربِ الٰہی ہو، اللّٰہ کے ذِکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے یہ صفت اولیاء کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللّٰہ اس کا ولی وناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے۔ متکلمین کہتے ہیں: ولی وہ ہے جو اِعتقادِ صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور اعمالِ صالحہ شریعت کے مطابق بجالاتا ہو۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قربِ الٰہی اور ہمیشہ اللّٰہ کے ساتھ مشغول رہنے کا جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللّٰہ یاد آئے۔ یہی طبری کی حدیث میں بھی ہے۔ ابن زید نے کہا کہ ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے "اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ" یعنی ایمان وتقویٰ دونوں کا جامع ہو۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ولی وہ ہیں جو خالص اللّٰہ کے لئے محبت کریں۔ اولیاء کی یہ صفت احادیثِ کثیرہ میں وارد ہوئی ہے۔ بعض اکابر نے فرمایا: ولی وہ ہیں جو طاعت سے قربِ الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا بُرہان کے ساتھ اللّٰہ کفیل ہو اور وہ اس کا حق بندگی ادا کرنے اور اس کی خَلق پر رحم کرنے کے لئے وقف ہوگئے۔ یہ معانی اور عبارات اگرچہ جداگانہ ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک عبارت میں ولی کی ایک ایک صفت بیان کردی گئی ہے جسے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتے ہیں، ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجے کے فضل وشرف رکھتا ہے ف۱۴۷ اس خوشخبری سے

وقف لازم

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۗ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ هُوَ

بڑی کامیابی ہے اور تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو ف۱۴۹ بے شک عزت ساری اللہ کے لئے ہے ف۱۵۰ وہی

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ

سنتا جانتا ہے سن لو بے شک اللہ ہی کی ملک ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمینوں میں ف۱۵۱

وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا

اور کاہے کے پیچھے جا رہے ہیں ف۱۵۲ وہ جو اللہ کے سوا شریک پکار رہے ہیں وہ تو پیچھے نہیں جاتے مگر

الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

گمان کے اور وہ تو نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے (اندازے کرتے) ف۱۵۳ وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی

لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

کہ اس میں چین پاؤ ف۱۵۴ اور دن بنایا تمہاری آنکھیں کھولتا ف۱۵۵ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے

يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِيُّ ۭ لَهٗ مَا فِي

والوں کے لئے ف۱۵۶ بولے اللہ نے اپنے لئے اولاد بنائی ف۱۵۷ پاکی اس کو وہی بے نیاز ہے اسی کا ہے جو کچھ

یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآن کریم میں جا بجا دی گئی ہے یا بہترین خواب مراد ہے جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ کثیر احادیث میں وارد ہوا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ولی کا قلب اور اس کی روح دونوں ذکرِ الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں تو وقتِ خواب اس کے دل میں سوائے ذکر و معرفتِ الٰہی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اس لئے ولی جب خواب دیکھتا ہے تو اس کی خواب حق اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حق میں بشارت ہوتی ہے۔ بعض مفسرین نے اس بشارت سے دنیا کی نیک نامی بھی مراد لی ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اس شخص کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ مومن کے لئے بشارتِ عاجلہ ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ بشارت عاجلہ رضائے الٰہی اور اللہ کے محبت فرمانے اور خَلق کے دل میں محبت ڈال دینے کی دلیل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس کو زمین میں مقبول کر دیا جاتا ہے۔ قتادہ نے کہا کہ ملائکہ وقتِ موت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتے ہیں۔ عطا کا قول ہے کہ دُنیا کی بشارت تو وہ ہے جو ملائکہ وقتِ موت سناتے ہیں اور آخرت کی بشارت وہ ہے جو مومن کو جان نکلنے کے بعد سنائی جاتی ہے کہ اس سے اللہ راضی ہے۔ ف۱۴۸ اس کے وعدے خلاف نہیں ہو سکتے جو اس نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں کی زبان سے اپنے اولیاء اور اپنے فرمانبردار بندوں سے فرمائے۔ ف۱۴۹ اس میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین فرمائی گئی کہ کفارِ نابکار جو آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور آپ کے خلاف بُرے بُرے مشورے کرتے ہیں آپ اس کا کچھ غم نہ فرمائیں۔ ف۱۵۰ وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔ اے سید انبیاء! وہ آپ کا ناصر و مددگار ہے اس نے آپ کو اور آپ کے صدقہ میں آپ کے فرمانبرداروں کو عزت دی جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ کے لئے عزت ہے اور اس کے رسول کے لئے اور ایمانداروں کے لئے۔ ف۱۵۱ سب اس کے مملوک ہیں اس کے تحتِ قدرت و اختیار اور مملوک رب نہیں ہو سکتا اس لئے اللہ کے سوا ہر ایک کی پرستش باطل ہے یہ توحید کی ایک عمدہ برہان ہے۔ ف۱۵۲ یعنی کس دلیل کا اتباع کرتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ ف۱۵۳ اور بے دلیل محض گمانِ فاسد سے اپنے باطل معبودوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں، اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و نعمت کا اظہار فرماتا ہے۔ ف۱۵۴ اور آرام کر کے دن کی تکان دور کرو۔ ف۱۵۵ روشن تاکہ تم اپنے حوائج (حاجات) و اسبابِ معاش کا سرانجام کر سکو۔ ف۱۵۶ جو سنیں اور سمجھیں کہ جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے بعد مشرکین کا ایک مقولہ ذکر فرماتا ہے ف۱۵۷ کفار کا یہ کلمہ نہایت قبیح اور انتہا درجہ کے جہل کا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا رد فرماتا ہے۔

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۭ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۱۵۸ تمہارے پاس اس کی کوئی بھی سند نہیں

اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ٦٨ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى

کیا اللہ پر وہ بات بتاتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں تم فرماؤ وہ جو اللہ پر

اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ ٦٩ ۭ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ

جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا دنیا میں کچھ برت لینا (فائدہ اٹھانا) ہے پھر انہیں ہماری طرف واپس آنا پھر

نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ ٧٠ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ

ع ١٢ / ١٢

ہم انہیں سخت عذاب چکھائیں گے بدلہ ان کے کفر کا اور انہیں نوح کی خبر

وقف لازم

نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ

پڑھ کر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق (ناگوار) گزرا ہے میرا کھڑا ہونا ف۱۵۹

وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ

اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا ف۱۶۰ تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا ف۱۶۱ تو مل کر کام کرو

وَشُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا

اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کرلو پھر تمہارے کام میں تم پر کچھ گنجلک (اُلجھن و پوشیدگی) نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کر لو اور

تُنْظِرُوْنِ ۝ ٧١ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

مجھے مہلت نہ دو ف۱۶۲ پھر اگر تم منہ پھیرو ف۱۶۳ تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ف۱۶۴ میرا اجر تو نہیں مگر

ف۱۵۸ یہاں مشرکین کے اس مقولہ (اللہ نے اپنے لیے اولاد بنائی) کے تین رد فرمائے پہلا ردّ تو کلمہ "سُبْحٰنَهٗ" میں ہے جس میں بتایا گیا کہ اس کی ذات ولد سے منزّہ ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے۔ دوسرا ردّ "هُوَ الْغَنِيُّ" فرمانے میں ہے کہ وہ تمام خَلق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لئے کیسے ہو سکتی ہے؟ اولاد تو یا کمزور چاہتا ہے جو اس سے قوت حاصل کرے یا فقیر چاہتا ہے جو اس سے مدد لے یا ذلیل چاہتا ہے جو اس کے ذریعہ سے عزت حاصل کرے غرض جو چاہتا ہے وہ حاجت رکھتا ہے تو جو غنی ہو یا غیر محتاج ہو اس کے لئے ولد کس طرح ہو سکتا ہے نیز ولد والد کا ایک جزو ہوتا ہے تو والد ہونا مرکب ہونے کو مستلزم اور مرکب ہونا ممکن ہونے کو اور ہر ممکن غیر کا محتاج ہے تو حادث ہوا، لہٰذا محال ہوا کہ غنی قدیم کے ولد ہو۔ تیسرا ردّ "لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ" میں ہے کہ تمام خَلق اس کی مملوک ہے اور مملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہٰذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہو سکتا۔ ف۱۵۹ اور مدت دراز تک تم میں ٹھہرنا ف۱۶۰ اور اس پر تم نے میرے قتل کرنے اور نکال دینے کا ارادہ کیا ہے۔ ف۱۶۱ اور اپنا معاملہ اس وَاحِدٌ ، لَاشَرِيْكَ لَهٗ کے سپرد کیا۔ ف۱۶۲ مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے، حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام بطریق تعجیز (عاجز کر دینے کیلئے) ہے مدعا یہ ہے کہ مجھے اپنے قوی و قادر پروردگار پر کامل بھروسہ ہے تم اور تمہارے بے اختیار معبود مجھے کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ ف۱۶۳ میری نصیحت سے۔ ف۱۶۴ جس کے فوت ہونے کا مجھے افسوس ہے۔

عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوۡهُ فَنَجَّيۡنٰهُ وَ

اللہ پر وف۱۶۵ اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں تو انھوں نے اسے وف۱۶۶ جھٹلایا تو ہم نے اسے اور

مَنۡ مَّعَهٗ فِى الۡفُلۡكِ وَجَعَلۡنٰهُمۡ خَلٰٓئِفَ وَاَغۡرَقۡنَا الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا

جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے ان کو نجات دی اور انھیں ہم نے نائب کیا وف۱۶۷ اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کو

بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ

ہم نے ڈبو دیا تو دیکھو ڈرائے ہوؤں کا انجام کیسا ہوا پھر اس کے بعد اور

رُسُلًا اِلٰى قَوۡمِهِمۡ فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا بِمَا

رسول وف۱۶۸ ہم نے ان کی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لائے تو وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے اس پر

كَذَّبُوۡا بِهٖ مِنۡ قَبۡلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطۡبَعُ عَلٰى قُلُوۡبِ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ

جسے پہلے جھٹلا چکے تھے ہم یونہی مہر لگا دیتے ہیں سرکشوں کے دل پر پھر

بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ مُّوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا

ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا

فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَكَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَقُّ مِنۡ

تو انھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے تو جب ان کے پاس ہماری طرف سے

عِنۡدِنَا قَالُوۡۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿٧٦﴾ قَالَ مُوۡسٰٓى اَتَقُوۡلُوۡنَ لِلۡحَقِّ

حق آیا وف۱۶۹ بولے یہ تو ضرور کھلا جادو ہے موسیٰ نے کہا کیا حق کی نسبت ایسا کہتے ہو

لَمَّا جَآءَكُمۡ ؕ اَسِحۡرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُوۡنَ ﴿٧٧﴾ قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا

جب وہ تمہارے پاس آیا کیا یہ جادو ہے ف۱۷۰ اور جادوگر مراد کو نہیں پہنچتے بولے وف۱۷۱ کیا تم ہمارے پاس

لِتَلۡفِتَنَا عَمَّا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوۡنَ لَكُمَا الۡكِبۡرِيَآءُ فِى

اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اس وف۱۷۲ سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور زمین میں تمہیں دونوں

وف۱۶۵ وہی مجھے جزادے گا مدعا یہ ہے کہ میرا وعظ و نصیحت خاص اللہ کے لئے ہے کسی دنیوی غرض سے نہیں۔ وف۱۶۶ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو وف۱۶۷ اور ہلاک ہونے والوں کے بعد زمین میں ساکن کیا۔ وف۱۶۸ ہود، صالح، ابراہیم، لوط، شعیب وغیرہم علیہم السلام۔ وف۱۶۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطہ سے اور فرعونیوں نے پہچان لیا کہ یہ حق ہے اللہ کی طرف سے ہے تو براہِ نفسانیت ف۱۷۰ ہرگز نہیں وف۱۷۱ فرعونی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔ وف۱۷۲ دین و ملت اور بت

الْاَرْضِؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ
کی بڑائی رہے اور ہم تم پر ایمان لانے کے نہیں اور فرعون ف۱۷۳ بولا ہر جادوگر

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ
علم والے کو میرے پاس لے آؤ پھر جب جادوگر آئے ان سے موسیٰ نے کہا ڈالو جو

اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِۙ السِّحْرُؕ
تمہیں ڈالنا ہے ف۱۷۴ پھر جب انھوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا یہ جو تم لائے یہ جادو ہے ف۱۷۵

اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ
اب اللہ اسے باطل کردے گا اللہ مُفسِدوں کا کام نہیں بناتا اور اللہ اپنی

اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ؑ فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ ع ۸ ۱۲/۱۳
باتوں سے ف۱۷۶ حق کو حق کردکھاتا ہے پڑے برا مانیں مجرم تو موسیٰ پر ایمان نہ لائے مگر اس کی قوم کی اولاد سے

مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْؕ وَاِنَّ
کچھ لوگ ف۱۷۷ فرعون اور اس کے درباریوں سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں انھیں ف۱۷۸ ہٹنے پر مجبور نہ کردیں اور بیشک

فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ
فرعون زمین میں سر اٹھانے والا تھا اور بیشک وہ حد سے گزر گیا ف۱۷۹ اور موسیٰ

پرستی وفرعون پرستی ف۱۷۳ سرکش ومتکبر نے چاہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ کا مقابلہ باطل سے کرے اور دنیا کو اس مُغالطہ میں ڈالے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات (معاذاللہ) جادو کی قسم سے ہیں اس لئے وہ۔ ف۱۷۴ رسے شہتیر وغیرہ اور جو تمہیں جادو کرنا ہے کرو۔ یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ حق وباطل ظاہر ہوجائے اور جادو کے کرشمے جو وہ کرنے والے ہیں ان کا فساد واضح ہو۔ ف۱۷۵ نہ کہ وہ آیاتِ الٰہیہ جن کو فرعون نے اپنی بے ایمانی سے جادو بتایا۔ ف۱۷۶ یعنی اپنے حکم اپنی قضاء وقدر اور اپنے اس وعدے سے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جادوگروں پر غالب کرے گا۔ ف۱۷۷ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ اپنی امت کے ایمان لانے کا نہایت اہتمام فرماتے تھے اور ان کے اعراض کرنے سے مغموم ہوتے تھے آپ کی تسکین فرمائی گئی کہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنا بڑا معجزہ دکھایا پھر بھی تھوڑے لوگوں نے ایمان قبول کیا ایسی حالتیں انبیاء کو پیش آتی رہی ہیں آپ اپنی امت کے اِعراض سے رنجیدہ نہ ہوں "مِنْ قَوْمِهٖ" میں جو ضمیر ہے وہ یا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف راجع ہے۔ اس صورت میں قوم کی ذریت سے بنی اسرائیل مراد ہوں گے جن کی اولاد مصر میں آپ کے ساتھ تھی اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو فرعون کے قتل سے بچ رہے تھے کیونکہ جب بنی اسرائیل کے لڑکے بحکمِ فرعون قتل کئے جاتے تھے تو بنی اسرائیل کی بعض عورتیں جو قومِ فرعون کی عورتوں کے ساتھ کچھ رسم وراہ رکھتی تھیں وہ جب بچہ جنتیں تو اس کی جان کے اندیشہ سے وہ بچہ فرعونی قوم کی عورتوں کو دے ڈالتیں ایسے بچے جو فرعونیوں کے گھروں میں پلے تھے اس روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے جس دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو جادوگروں پر غلبہ دیا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ضمیر فرعون کی طرف راجع ہے اور قومِ فرعون کی ذُرِّیَّت (اولاد) مراد ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ قومِ فرعون کے تھوڑے لوگ تھے جو ایمان لائے۔ ف۱۷۸ دین سے۔ ف۱۷۹ کہ بندہ ہوکر خدائی کا مدعی ہوا۔

مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ

نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے تو اسی پر بھروسہ کرو ف۱۸۰ اگر اسلام

مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

رکھتے ہو بولے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا الٰہی ہم کو ظالم لوگوں کے لئے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ

آزمائش نہ بنا ف۱۸۱ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں کافروں سے نجات دے ف۱۸۲ اور ہم نے

اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ

موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لئے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ

قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ

کرو ف۱۸۳ اور نماز قائم رکھو اور مسلمانوں کو خوشخبری سنا ف۱۸۴ اور موسیٰ نے عرض کی اے رب ہمارے

اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا

تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش ف۱۸۵ اور مال دنیا کی زندگی میں دیئے اے رب ہمارے

لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

اس لئے کہ تیری راہ سے بہکاویں اے رب ہمارے ان کے مال برباد کردے ف۱۸۶ اور ان کے دل سخت کر دے

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ

کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ف۱۸۷ فرمایا تم دونوں کی دعا

دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

قبول ہوئی ف۱۸۸ تو ثابت قدم رہو ف۱۸۹ اور نادانوں کی راہ نہ چلو ف۱۹۰

ف۱۸۰ وہ اپنے فرمانبرداروں کی مدد کرتا اور دشمنوں کو ہلاک فرماتا ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ پر بھروسہ کرنا کمال ایمان کا مقتضا ہے ف۱۸۱ یعنی انہیں ہم پر غالب نہ کرتا کہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ حق پر ہیں۔ ف۱۸۲ اور ان کے ظلم وستم سے بچا۔ ف۱۸۳ کہ قبلہ رو ہو، حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا قبلہ کعبہ شریف تھا اور ابتداء میں بنی اسرائیل کو یہی حکم تھا کہ وہ گھروں میں چھپ کر نماز پڑھیں تا کہ فرعونیوں کے شر و ایذا سے محفوظ رہیں۔ ف۱۸۴ مدد الٰہی کی اور جنت کی ف۱۸۵ عمدہ لباس نفیس فرش قیمتی زیور طرح طرح کے سامان۔ ف۱۸۶ کہ وہ تیری نعمتوں پر بجائے شکر کے جری ہو کر معصیت کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور فرعونیوں کے درہم و دینار وغیرہ پتھر ہو کر رہ گئے حتیٰ کہ پھل اور کھانے کی چیزیں بھی اور یہ اُن نو نشانیوں میں سے ایک ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھیں۔ ف۱۸۷ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تب آپ نے ان کے لئے یہ دعا کی اور ایسا ہی ہوا کہ وہ غرق ہونے کے وقت تک ایمان نہ لائے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے لئے کفر پر مرنے کی دعا کرنا کفر نہیں ہے۔ (مدارک) ف۱۸۸ دعا کی

وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّ

اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا سرکشی اور

عَدْوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْۤ

ظلم سے یہاں تک کہ جب اسے ڈوبنے نے آلیا ف۱۹۱ بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے

اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ

جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں ف۱۹۲ کیا اب ف۱۹۳ اور

عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ

پہلے سے نافرمان رہا اور تو فسادی تھا ف۱۹۴ آج ہم تیری لاش کو اُترا دیں (باقی رکھیں) گے

لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا

کہ تو اپنے پچھلوں کے لئے نشانی ہو ف۱۹۵ اور بے شک لوگ ہماری آیتوں سے

لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ ع ۹ ۱۴

غافل ہیں اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی ف۱۹۶ اور انہیں

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ

ستھری روزی عطا کی تو اختلاف میں نہ پڑے ف۱۹۷ مگر علم آنے کے بعد ف۱۹۸ بے شک تمہارا رب قیامت

نسبت حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام دونوں کی طرف کی گئی باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ **مسئلہ:** یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے لہٰذا اس کے لئے اخفاء (آہستہ کہنا) ہی مناسب ہے۔ (مدارک) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا۔ **ف۱۸۹** دعوت و تبلیغ پر **ف۱۹۰** جو قبولِ دعا میں دیر ہونے کی حکمت نہیں جانتے۔ **ف۱۹۱** تب فرعون **ف۱۹۲** فرعون نے بہ تمنائے قبول ایمان کا مضمون تین مرتبہ تکرار کے ساتھ ادا کیا لیکن یہ ایمان قبول نہ ہوا کیونکہ ملائکہ اور عذاب کے دیکھنے کے بعد ایمان مقبول نہیں اگر حالت اختیار میں وہ ایک مرتبہ بھی یہ کلمہ کہتا تو اس کا ایمان قبول کرلیا جاتا لیکن اس نے وقت کھو دیا اس لئے اس سے یہ کہا گیا جو آیت میں آگے مذکور ہے۔ **ف۱۹۳** حالتِ اضطرار میں جب کہ غرق میں مبتلا ہوچکا ہے اور زندگانی کی امید باقی نہیں رہی اس وقت ایمان لاتا ہے۔ **ف۱۹۴** خود گمراہ تھا، دوسروں کو گمراہ کرتا تھا۔ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استفتاء لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہوگیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونے کا مدعی بن گیا اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو دریا میں ڈبو دیا جائے جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبریل نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے کردیا اور اس کو اس نے پہچان لیا۔ (سبحان اللّٰہ) **ف۱۹۵** علماءِ تفسیر کہتے ہیں کہ جب اللّٰہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ان کے ہلاکت کی خبر دی تو بعض بنی اسرائیل کو شبہ رہا اور اس کی عظمت و ہیبت جو ان کے قلوب میں تھی اس کے باعث انہیں اس کی ہلاکت کا یقین نہ آیا بامرِ الٰہی دریا نے فرعون کی لاش ساحل پر پھینک دی بنی اسرائیل نے اس کو دیکھ کر پہچانا **ف۱۹۶** عزت کی جگہ سے یا تو ملکِ مصر اور فرعون و فرعونیوں کے اَملاک (جائیداد) مراد ہیں یا سرزمین شام و قُدس و اُردُن جو نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز بلاد (شہر) ہیں۔ **ف۱۹۷** بنی اسرائیل جن

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ

کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں جھگڑتے تھے ف۱۹۹ اور اے سننے والے اگر تجھے کچھ شبہ ہو

مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ

اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا ف۲۰۰ تو ان سے پوچھ دیکھ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں ف۲۰۱ بے شک

جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ

تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا ف۲۰۲ تو تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور ہرگز ان

مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

میں نہ ہونا جنھوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں کہ تو خسارے والوں میں ہو جائے گا بے شک وہ

حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ

جن پر تیرے رب کی بات ٹھیک پڑ چکی ہے ف۲۰۳ ایمان نہ لائیں گے اگرچہ سب نشانیاں ان کے پاس آئیں

حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَاۤ

جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ف۲۰۴ تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی ف۲۰۵ کہ ایمان لاتی ف۲۰۶ تو اس کا ایمان

اِيْمَانُهَاۤ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۭ لَمَّاۤ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي

کام آتا ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائے ہم نے ان سے رسوائی کا عذاب

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي

دنیا کی زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وقت تک انھیں برتنے دیا ف۲۰۷ اور اگر تمہارا رب چاہتا زمین میں

کے ساتھ یہ واقعات ہو چکے ف۱۹۸ علم سے مراد یہاں یا تو توریت ہے جس کے معنی میں یہود باہم اختلاف کرتے تھے یا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو یہود سب آپ کے مُقِر (ماننے والے) اور آپ کی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپ کی صفات مذکور تھیں ان کو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے لگے کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے حسد و عداوت سے کفر کیا۔ ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآن مراد ہے۔ ف۱۹۹ اس طرح کہ اے سید انبیاء! آپ پر ایمان لانے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور آپ کا انکار کرنے والوں کو جہنم میں عذاب فرمائے گا۔ ف۲۰۰ بواسطہ اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ف۲۰۱ یعنی علمائے اہلِ کتاب مثلِ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے تاکہ وہ تجھ کو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اطمینان دلائیں اور آپ کی نعت و صفت جو توریت میں مذکور ہے وہ سنا کر شک رَفع (دور) کریں۔ فائدہ: شک انسان کے نزدیک کسی امر میں دونوں طرفوں کا برابر ہونا ہے خواہ وہ اس طرح ہو کہ دونوں جانب برابر قرینے پائے جائیں خواہ اس طرح کہ کسی طرف بھی کوئی قرینہ نہ ہو۔ محققین کے نزدیک شک اقسامِ جہل سے ہے اور جہل و شک میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر ایک شک جہل ہے اور ہر جہل شک نہیں۔ ف۲۰۲ جو براہینِ لائحہ و آیاتِ واضحہ سے اتنا روشن ہے کہ اس میں شک کی مجال نہیں۔ (خازن) ف۲۰۳ یعنی وہ قول ان پر ثابت ہو چکا جو لوحِ محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے اور جس کی ملائکہ نے خبر دی ہے کہ یہ لوگ کافر مریں گے وہ ف۲۰۴ اور اس وقت کا ایمان نافع نہیں۔ ف۲۰۵ ان بستیوں میں سے جن کو ہم نے ہلاک کیا۔ ف۲۰۶ اور اخلاص کے ساتھ توبہ کرتی عذاب نازل ہونے سے پہلے۔ (مدارک) ف۲۰۷ قومِ یونس

الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٩٩﴾

جتنے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے ف۲۰۸ تو کیا تم لوگوں کو زبردستی کرو گے یہاں تک کہ مسلمان ہو جائیں ف۲۰۹

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى

اور کسی جان کی قدرت نہیں کہ ایمان لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ف۲۱۰ اور عذاب ان پر

الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

ڈالتا ہے جنھیں عقل نہیں تم فرماؤ دیکھو ف۲۱۱ آسمانوں اور زمین میں کیا کیا ہے ف۲۱۲

وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ

اور آیتیں اور رسول انھیں کچھ نہیں دیتے جن کے نصیب میں ایمان نہیں تو انھیں کاہے کا انتظار ہے

إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ

مگر انھیں لوگوں کے سے دنوں کا جو ان سے پہلے ہو گزرے ف۲۱۳ تم فرماؤ تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ

مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ حَقًّا

انتظار میں ہوں ف۲۱۴ پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے بات یہی ہے ہمارے

کا واقعہ یہ ہے کہ نینویٰ علاقہ مَوصِل میں یہ لوگ رہتے تھے اور کفر و شرک میں مبتلا تھے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی طرف بھیجا آپ نے بت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا ان کو حکم دیا۔ ان لوگوں نے انکار کیا، حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام کی تکذیب کی، آپ نے انہیں بحکمِ الٰہی نزولِ عذاب کی خبر دی، ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے دیکھو اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انہوں نے رات یہاں نہ گزاری تو سمجھ لینا چاہئے کہ عذاب آئے گا۔ شب میں حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے صبح کو آثارِ عذاب نمودار ہوگئے، آسمان پر سیاہ ہیبت ناک ابر آیا اور دھواں کثیر جمع ہوا تمام شہر پر چھا گیا یہ دیکھ کر انہیں یقین ہوا کہ عذاب آنے والا ہے تو انہوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا اب انہیں اور زیادہ اندیشہ ہوا تو وہ مع اپنی عورتوں بچوں اور جانوروں کے جنگل کو نکل گئے موٹے کپڑے پہنے اور توبہ و اسلام کا اظہار کیا، شوہر سے بی بی اور ماں سے بچے جدا ہوگئے اور سب نے بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری شروع کی اور کہا کہ جو یونس علیہ السلام لائے اس پر ہم ایمان لائے اور توبۂ صادِقہ (سچی توبہ) کی، جو مَظالم ان سے ہوئے تھے ان کو دفع کیا، پرائے مال واپس کئے، حتی کہ اگر ایک پتھر دوسرے کا کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اُکھاڑ کر پتھر نکال دیا اور واپس کر دیا اور اللّٰہ تعالیٰ سے اِخلاص کے ساتھ مغفرت کی دعائیں کیں۔ پروردگارِ عالم نے ان پر رحم کیا، دعا قبول فرمائی عذاب اٹھا دیا گیا۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب نزولِ عذاب کے بعد فرعون کا ایمان اور اس کی توبہ قبول نہ ہوئی تو قومِ یونس کی توبہ قبول فرمانے اور عذاب اُٹھا دینے میں کیا حکمت ہے؟ علماء نے اس کے کئی جواب دیئے ہیں: ایک تو یہ کرم خاص تھا قومِ حضرت یونس کے ساتھ۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ فرعون عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ایمان لایا جب امیدِ زندگانی ہی باقی نہ رہی اور قومِ یونس علیہ السلام سے جب عذاب قریب ہوا تو وہ اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ایمان لے آئے اور اللّٰہ قلوب کا جاننے والا ہے، اِخلاص مندوں کے صدق و اِخلاص کا اس کو علم ہے۔ ف۲۰۸ یعنی ایمان لانا سعادتِ اَزَلی پر موقوف ہے، ایمان وہی لائیں گے جن کے لئے توفیقِ الٰہی مُساعِد (مددگار) ہو، اس میں سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں اور راہِ راست اختیار کریں پھر جو ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم ہوتا ہے اس کا آپ کو غم نہ ہونا چاہئے کیونکہ اَزَل سے جو شقی ہے وہ ایمان نہ لائے گا۔ ف۲۰۹ اور ایمان میں زبردستی نہیں ہو سکتی کیونکہ ایمان ہوتا ہے تصدیق و اقرار سے اور جبر و اِکراہ (زبردستی کرنے) سے تصدیقِ قلبی حاصل نہیں ہوتی۔ ف۲۱۰ اس کی مشیت سے ف۲۱۱ دل کی آنکھوں سے اور غور کرو کہ ف۲۱۲ جو اللّٰہ تعالیٰ کی توحید پر دلالت کرتا ہے۔ ف۲۱۳ مثل نوح و عاد و ثمود وغیرہ۔ ف۲۱۴ تمہاری ہلاکت اور عذاب کے۔ ربیع بن انس نے کہا کہ عذاب کا خوف دلانے

عَلَيۡنَا نُنۡجِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾ ع قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّنۡ ع ۱۱/۱۵

ذمۂ کرم پر حق ہے مسلمانوں کو نجات دینا تم فرماؤ اے لوگو اگر تم میرے دین کی طرف سے

دِيۡنِىۡ فَلَاۤ اَعۡبُدُ الَّذِيۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ اَعۡبُدُ اللّٰهَ

کسی شبہ میں ہو تو میں تو اسے نہ پوجوں گا جسے تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ۲۱۵ ہاں اس اللہ کو پوجتا ہوں

الَّذِىۡ يَتَوَفّٰٮكُمۡ ۖۚ وَاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنۡ اَقِمۡ

جو تمہاری جان نکالے گا ۲۱۶ اور مجھے حکم ہے کہ ایمان والوں میں ہوں اور یہ کہ اپنا منہ

وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ۚ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدۡعُ

دین کے لئے سیدھا رکھ سب سے الگ ہو کر ۲۱۷ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا اور اللہ کے سوا

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنۡ فَعَلۡتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ

اس کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کرسکے نہ برا پھر اگر ایسا کرے تو اس وقت تو

الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنۡ

ظالموں سے ہوگا اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر تیرا

يُّرِدۡكَ بِخَيۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِهٖ ؕ يُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ

بھلا چاہے تو اس کے فضل کا رد کرنے والا کوئی نہیں ۲۱۸ اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے

وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ الۡحَقُّ مِنۡ

اور وہی بخشنے والا مہربان ہے تم فرماؤ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف

رَّبِّكُمۡ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا

سے حق آیا ۲۱۹ تو جو راہ پر آیا وہ اپنے بھلے کو راہ پر آیا ۲۲۰ اور جو بہکا وہ اپنے

يَضِلُّ عَلَيۡهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيۡكُمۡ بِوَكِيۡلٍ ؕ ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰۤى اِلَيۡكَ وَ

برے کو بہکا ۲۲۱ اور کچھ میں تم پر کڑوڑا (نگہبان) نہیں ۲۲۲ اور اس پر چلو جو تم پر وحی ہوتی ہے اور

کے بعد اگلی آیت میں یہ بیان فرمایا کہ جب عذاب واقع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ رسول کو اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات عطا فرماتا ہے۔ ۲۱۵ کیونکہ وہ مخلوق ہے عبادت کے لائق نہیں۔ ۲۱۶ کیونکہ وہ قادر، مختار، اِلٰہ برحق مستحقِ عبادت ہے۔ ۲۱۷ یعنی مخلص مومن رہو۔ ۲۱۸ وہی نفع وضرر کا مالک ہے تمام کائنات اسی کی محتاج ہے وہی ہر چیز پر قادر اور جود و کرم والا ہے بندوں کو اس کی طرف رغبت اور اس کا خوف اور اسی پر بھروسہ اور اسی پر اعتماد چاہئے اور نفع وضرر جو کچھ بھی ہے وہی۔ ۲۱۹ حق سے یہاں قرآن مراد ہے یا اسلام یا سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ۲۲۰ کیونکہ اس کا نفع اسی کو پہنچے گا۔ ۲۲۱ کیونکہ اس کا وبال اسی پر ہے۔ ۲۲۲ کہ تم پر جبر کروں

ع
اصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

صبر کرو ۲۲۳ یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے ۲۲۴ اور وہ سب سے بہتر حکم فرمانے والا ہے ۲۲۵

اٰیاتھا ۱۲۳ | ۱۱ سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ ۵۲ | رکوعاتھا ۱۰

سورۂ ہود مکیہ ہے، اس میں ایک سو تئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۱

الٓرٰ ۚ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿۱﴾ ۙ

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں ۲ پھر تفصیل کی گئیں ۳ حکمت والے خبردار کی طرف سے

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿۲﴾ ۙ وَّاَنِ

کہ بندگی نہ کرو مگر اللہ کی بے شک میں تمہارے لئے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں اور یہ کہ

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ

اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا (فائدہ) دے گا ۴ ایک ٹھہرائے

مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ

وعدہ تک اور ہر فضیلت والے کو ۵ اس کا فضل پہنچائے گا ۶ اور اگر منہ پھیرو تو میں تم پر

ف۲۲۳ کفار کی تکذیب اور ان کی ایذا پر ف۲۲۴ مشرکین سے قتال کرنے اور کتابیوں سے جزیہ لینے کا۔ ف۲۲۵ کہ اس کے حکم میں خطا و غلط کا احتمال نہیں اور وہ بندوں کے اسرار و مخفی حالات سب کا جاننے والا ہے اس کا فیصلہ دلیل و گواہ کا محتاج نہیں۔ ف۱ سورۂ ہود مکیہ ہے حسن و عکرمہ وغیرہم مفسرین نے فرمایا کہ آیت "وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ" کے سوا باقی تمام سورت مکیہ ہے۔ مقاتل نے کہا کہ آیت "فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ" اور "اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ" اور "اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ" کے علاوہ تمام سورت مکی ہے اس میں دس رکوع اور ایک سو تئیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو کلمے اور نو ہزار پانچ سو سڑسٹھ حرف ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حضور پر پیری کے آثار نمودار ہو گئے۔ فرمایا: مجھے سورۂ ہود، سورۂ واقعہ، سورۂ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ اور سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ نے بوڑھا کر دیا۔ (ترمذی) غالباً یہ اس وجہ سے فرمایا کہ ان سورتوں میں قیامت و بعث و حساب و جنت و دوزخ کا ذکر ہے۔ ف۲ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا: "تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ"۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ "اُحْكِمَتْ" کے معنی یہ ہیں کہ ان کی نظم محکم و استوار کی گئی۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ اس میں نقص و خلل راہ نہیں پا سکتا وہ بنائے محکم ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی کتاب ان کی ناسخ نہیں جیسا کہ یہ دوسری کتابوں اور شریعتوں کی ناسخ ہیں۔ ف۳ اور سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد و احکام و مواعظ و قصص اور غیبی خبریں ان میں بہ تفصیل بیان فرمائی گئیں ف۴ عمر دراز اور عیش وسیع و رزقِ کثیر۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ و استغفار کرنا درازئ عمر و کشائش رزق کے لئے بہتر عمل ہے۔ ف۵ جس نے دنیا میں اعمالِ فاضلہ کئے ہوں اور اس کی طاعات و حسنات زیادہ ہوں ف۶ اس کو جنت میں بقدر اعمال درجات عطا فرمائے گا۔ بعض مفسرین نے فرمایا: آیت کے معنی یہ ہیں کہ جس نے اللہ کے لئے عمل کیا، اللہ تعالیٰ آئندہ کے لئے اسے عمل نیک و طاعت کی توفیق دیتا ہے۔

عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ كَبِيۡرٍ ﴿٣﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

بڑے دن وٓ کے عذاب کا خوف کرتا ہوں تمہیں اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے وٗ اور وہ ہر شے پر

قَدِيۡرٌ ﴿٤﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ يَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَهُمۡ لِيَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡهُ ؕ اَلَا

قادر ہے وٖ سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے (منہ چھپاتے) ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں ف۱ سنو

حِيۡنَ يَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِيَابَهُمۡ ۙ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ۚ

جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے

اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿٥﴾

بے شک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے

وے یعنی روز قیامت و۸ آخرت میں وہاں نیکیوں اور بدیوں کی جزا و سزا ملے گی۔ و۹ دنیا میں روزی دینے پر بھی، موت دینے پر بھی، موت کے بعد زندہ کرنے اور ثواب وعذاب پر بھی۔ ف۱ شانِ نزول: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت اَخنس بن شریق کے حق میں نازل ہوئی یہ بہت شیریں گفتار شخص تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض وعداوت چھپائے رکھتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے، ایک قول یہ ہے کہ بعضے منافقین کی عادت تھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکاتے اور سر نیچا کرتے چہرہ چھپا لیتے تاکہ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ نہ پائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ بخاری نے افراد میں ایک حدیث روایت کی کہ مسلمان بول و براز و مجامعت کے وقت اپنے بدن کھولنے سے شرماتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ سے بندے کا کوئی حال چھپا ہی نہیں ہے لہٰذا چاہئے کہ وہ شریعت کی اجازتوں پر عامل رہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا

اور زمین پر چلنے والا کوئی وا ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو و۱۲ اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا و۱۳

وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اور کہاں سپرد ہوگا و۱۴ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب و۱۵ میں ہے اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ

زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا و۱۶ کہ تمہیں آزمائے و۱۷ تم میں

اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ

کس کا کام اچھا ہے اور اگر تم فرماؤ کہ بے شک تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے

لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا

تو کافر ضرور کہیں گے کہ یہ و۱۸ تو نہیں مگر کھلا جادو و۱۹ اور اگر ہم ان سے

عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ

عذاب و۲۰ کچھ گنتی کی مدت تک ہٹادیں تو ضرور کہیں گے کس چیز نے اسے روکا ہے و۲۱ سن لو جس دن

يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٨ ع

ان پر آئے گا ان سے پھیرا نہ جائے گا اور انہیں گھیر لے گا وہی عذاب جس کی ہنسی اڑاتے تھے

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ

اور اگر ہم آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں و۲۲ پھر اسے اس سے چھین لیں ضرور وہ بڑا ناامید

كَفُوْرٌ ۝٩ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ

ناشکرا ہے و۲۳ اور اگر ہم اسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد جو اسے پہنچی تو ضرور کہے گا کہ برائیاں

و۱۱ جاندار ہو و۱۲ یعنی وہ اپنے فضل سے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے۔ و۱۳ یعنی اس کے جائے سکونت کو جانتا ہے۔ و۱۴ سپرد ہونے کی جگہ سے یا مدفن مراد ہے یا مکان یا موت یا قبر۔ و۱۵ یعنی لوح محفوظ و۱۶ یعنی عرش کے نیچے پانی کے سوا اور کوئی مخلوق نہ تھی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرش اور پانی آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے قبل پیدا فرمائے گئے۔ و۱۷ یعنی آسمان و زمین اور ان کی درمیانی کائنات کو پیدا کیا جس میں تمہارے منافع و مصالح (بھلایاں) ہیں تاکہ تمہیں آزمائش میں ڈالے اور ظاہر ہو کہ کون شکر گزار، متقی، فرمانبردار ہے اور و۱۸ یعنی قرآن شریف جس میں مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا بیان ہے یہ و۱۹ یعنی باطل اور دھوکا۔ و۲۰ جس کا وعدہ کیا ہے و۲۱ وہ عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا! کیا دیر ہے! کفار کا یہ جلدی کرنا براہ تکذیب و استہزاء ہے۔ و۲۲ صحت و امن کا یا وسعتِ رزق و دولت کا۔ و۲۳ کہ دوبارہ اس نعمت کے پانے سے مایوس ہوجاتا ہے اور اللّٰہ کے فضل سے اپنی امید قطع (ختم) کرلیتا ہے اور صبر و رضا پر ثابت نہیں رہتا اور گزشتہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے۔

السَّيِّاٰتُ عَنِّیْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا

مجھ سے دور ہوئیں بےشک وہ خوش ہونے والا بڑائی مارنے والا ہے ف۲۴ مگر جنھوں نے صبر کیا اور

الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝۱۱ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ

اچھے کام کیے ف۲۵ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے تو کیا جو وحی تمہاری طرف

مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ وَضَآىِٕقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ یَّقُوْلُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ

ہوتی ہے اس میں سے کچھ تم چھوڑ دو گے اور اس پر دل تنگ ہوگے ف۲۶ اس بنا پر کہ وہ کہتے ہیں ان کے ساتھ

كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِیْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

کوئی خزانہ کیوں نہ اترا یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ آتا تم تو ڈر سنانے والے ہو ف۲۷ اور اللّٰہ ہر چیز پر

وَّكِیْلٌ ۝۱۲ؕ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ

محافظ ہے کیا ف۲۸ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے جی سے بنالیا تم فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ ف۲۹

وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۱۳ فَاِلَّمْ

اور اللّٰہ کے سوا جو مل سکیں ف۳۰ سب کو بلالو اگر سچے ہو ف۳۱ تو اے مسلمانو

یَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللّٰہ کے علم ہی سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۴ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا نُوَفِّ

تو کیا اب تم مانو گے ف۳۲ جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ف۳۳ ہم اس میں

ف۲۴ بجائے شکر گزار ہونے اور حقِ نعمت ادا کرنے کے۔ ف۲۵ مصیبت پر صابر اور نعمت پر شاکر رہے ف۲۶ ترمذی نے کہا کہ استفہام ''نہی'' کے معنی میں ہے یعنی آپ کی طرف جو وحی ہوتی ہے وہ سب آپ انہیں پہنچائیں اور دل تنگ نہ ہوں۔ یہ تبلیغ رسالت کی تاکید ہے باوجودیکہ اللّٰہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے رسول صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ادائے رسالت میں کمی کرنے والے نہیں اور اس نے ان کو اس سے معصوم فرمایا ہے۔ اس تاکید میں نبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی تسکینِ خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ ان کا استہزاء تبلیغ کے کام میں مخل نہیں ہوسکتا۔ شانِ نزول: عبد اللّٰہ بن امیہ مخزومی نے رسول کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے کہا تھا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں اور آپ کا خدا ہر چیز پر قادر ہے تو اس نے آپ پر خزانہ کیوں نہیں اتارا؟ یا آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا؟ جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۷ تمہیں کیا پرواہ اگر کفار نہ مانیں یا تمسخر کریں۔ ف۲۸ کفار مکہ قرآن کریم کی نسبت ف۲۹ کیونکہ انسان اگر ایسا کلام بنا سکتا ہے تو اس کے مثل بنانا تمہارے مقدور سے باہر نہ ہوگا! تم بھی عرب ہو فصیح و بلیغ ہو کوشش کرو۔ ف۳۰ اپنی مدد کے لیے ف۳۱ اس میں کہ یہ کلام انسان کا بنایا ہوا ہے۔ ف۳۲ اور یقین رکھو گے کہ یہ اللّٰہ کی طرف سے ہے، یعنی اعجازِ قرآن دیکھ لینے کے بعد ایمان و اسلام پر ثابت رہو۔ ف۳۳ اور اپنی دون ہمتی (غفلت) سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو۔

اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَ هُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ

ان کا پورا پھل دے دیں گے ف۳۴ اور اس میں کمی نہ دیں گے یہ ہیں وہ جن کے لیے

لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ٘ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا

آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود(برباد) ہوئے جو ان کے

یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ یَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ

عمل تھے ف۳۵ تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ف۳۶ اوراس پر اللہ کی طرف سے گواہ آئے ف۳۷ اوراس

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ

سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف۳۸ پیشوا اور رحمت وہ اس پر ف۳۹ ایمان لاتے ہیں اور جو اس کا منکر ہو

بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ

سارے گروہوں میں ف۴۰ تو آگ اس کا وعدہ ہے تو اے سننے والے تجھے کچھ اس میں شک نہ ہو بے شک وہ حق ہے

مِنْ رَّبِّكَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

تیرے رب کی طرف سے لیکن بہت آدمی ایمان نہیں رکھتے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَ یَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ

جھوٹ باندھے ف۴۱ وہ اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گے ف۴۲ اور گواہ کہیں گے یہ ہیں

الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ۙ الَّذِیْنَ

جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت ف۴۳ جو

ف۳۴ اور جو اعمال انہوں نے طلبِ دنیا کے لیے کئے ہیں اس کا اجر صحت و دولت، وسعتِ رزق، کثرتِ اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کردیں گے۔ ف۳۵ شانِ نزول: ضحاک نے کہا کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں ہے کہ وہ اگر صلہ رحمی کریں یا محتاجوں کو دیں یا کسی پریشان حال کی مدد کریں یا اس طرح کی کوئی اور نیکی کریں تو اللہ تعالیٰ وسعتِ رزق وغیرہ سے ان کے عمل کی جزاء دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور آخرت میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو ثوابِ آخرت کے تو مُعتَقِد نہ تھے اور جہادوں میں مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لیے شامل ہوتے تھے۔ ف۳۶ وہ اس کی مثل ہوسکتا ہے جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہوا ایسا نہیں ان دونوں میں عظیم فرق ہے۔ روشن دلیل سے وہ دلیلِ عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور اس شخص سے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو وہ یہود مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام۔ ف۳۷ اور اس کی صحت کی گواہی دے۔ یہ گواہ قرآن مجید ہے۔ ف۳۸ یعنی توریت۔ ف۳۹ یعنی قرآن پر ف۴۰ خواہ کوئی بھی ہوں۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اس کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جان ہے! اس امت میں جو کوئی بھی ہے یہودی ہو یا نصرانی جس کو بھی میری خبر پہنچے اور وہ میرے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے، وہ ضرور جہنمی ہے۔ ف۴۱ اور اس کے لیے شریک و اولاد بتائے۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا بدترین ظلم ہے۔ ف۴۲ روزِ قیامت اور ان سے ان کے اعمال دریافت کئے جائیں گے اور انبیاء و ملائکہ ان پر گواہی دیں گے۔ ف۴۳ بخاری و مسلم کی حدیث میں

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے

كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ

منکر ہیں وہ تھکانے والے نہیں زمین میں ف۴۴ اور نہ اللہ سے جدا

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ

ان کے کوئی حمایتی ف۴۵ انہیں عذاب پر عذاب ہوگا ف۴۶ وہ نہ سن سکتے

وقف لازم

السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ

تھے اور نہ دیکھتے ف۴۷ وہی ہیں جنھوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی اور

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ

ان سے کھوئی گئیں جو باتیں جوڑتے تھے خواہ نخواہ (یقیناً) وہی آخرت میں سب سے

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى

زیادہ نقصان میں ہیں ف۴۸ بےشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اپنے رب کی طرف

رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ

رجوع لائے وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریق ف۴۹ کا حال ایسا ہے

كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا

جیسے ایک اندھا اور بہرا اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ف۵۰ کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے ف۵۱ تو کیا

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۫ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ

ع ۲ ۱۲

تم دھیان نہیں کرتے اور بےشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ف۵۲ کہ میں تمہارے لیے صریح ڈر

ہے کہ روز قیامت کفار اور منافقین کو تمام خلق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا، ظالموں پر خدا کی لعنت، اس طرح وہ تمام خلق کے سامنے رسوا کئے جائیں گے۔ ف۴۴ اللہ کو۔ اگر وہ ان پر عذاب کرنا چاہے کیونکہ وہ اس کے قبضہ اور اس کی مِلک میں ہیں، نہ اس سے بھاگ سکتے ہیں نہ بچ سکتے ہیں۔ ف۴۵ کہ ان کی مدد کریں اور انہیں اس کے عذاب سے بچائیں۔ ف۴۶ کیونکہ انہوں نے لوگوں کو راہ خدا سے روکا اور مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کیا۔ ف۴۷ قتادہ نے کہا کہ وہ حق سننے سے بہرے ہوگئے تو کوئی خیر کی بات سن کر نفع نہیں اٹھاتے اور نہ وہ آیاتِ قدرت کو دیکھ کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ف۴۸ کہ انہوں نے بجائے جنت کے جہنم کو اختیار کیا۔ ف۴۹ یعنی کافر اور مومن۔ ف۵۰ کافر اس کی مثل ہے جو نہ دیکھے نہ سنے، یہ ناقص ہے اور مومن اس کی مثل ہے جو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے، وہ کامل ہے حق و باطل میں امتیاز رکھتا ہے۔ ف۵۱ ہرگز نہیں ف۵۲ انہوں نے قوم سے فرمایا۔

مُّبِيْنٌ ﴿٢٥﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ

سنانے والا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بے شک میں تم پر ایک مصیبت والے دن کے عذاب سے

اَلِیْمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا

ڈرتا ہوں ف۵۳ تو اس کی قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے

مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَ

ہیں ف۵۴ اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری پیروی کسی نے کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے ف۵۵ سرسری نظر سے ف۵۶ اور

مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ یٰقَوْمِ

ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے ف۵۷ بلکہ ہم تمہیں ف۵۸ جھوٹا خیال کرتے ہیں بولا اے میری قوم

اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ اٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ

بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں ف۵۹ اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ف۶۰

فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ

تو تم اس سے اندھے رہے کیا ہم اسے تمہارے گلے چپیٹ دیں اور تم بیزار ہو ف۶۱ اور اے قوم میں تم سے کچھ اس پر ف۶۲

عَلَیْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ

مال نہیں مانگتا ف۶۳ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ف۶۴

اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَ یٰقَوْمِ مَنْ

بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں ف۶۵ لیکن میں تم کو نرے جاہل لوگ پاتا ہوں ف۶۶ اور اے قوم

ف۵۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کے بعد مبعوث ہوئے اور نوسو پچاس سال اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے اور طوفان کے بعد ساٹھ برس دنیا میں رہے تو آپ کی عمر ایک ہزار پچاس سال کی ہوئی اس کے علاوہ عمر شریف کے متعلق اور بھی قول ہیں۔ (خازن) ف۵۴ اس گمراہی میں بہت سی امتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں، قرآن پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں۔ اس امت میں بھی بہت سے بدنصیب سیدِ انبیاء صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو بشر کہتے اور ہمسری کا خیال فاسد رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں گمراہی سے بچائے۔ ف۵۵ کمینوں سے مراد ان کی وہ لوگ تھے جو ان کی نظر میں خسیس (ادنیٰ و معمولی) پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ قول جہلِ خالص تھا کیونکہ انسان کا مرتبہ دین کی اتباع اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے مال و منصب و پیشے کو اس میں دخل نہیں۔ دیندار نیک سیرت پیشہ ور کو نظرِ حقارت سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے۔ ف۵۶ یعنی بغیر غور و فکر کے۔ ف۵۷ مال اور ریاست میں، ان کا یہ قول بھی جہل تھا کیونکہ اللہ کے نزدیک بندے کے لیے ایمان و طاعت سببِ فضیلت ہے نہ کہ مال و ریاست۔ ف۵۸ نبوت کے دعویٰ میں اور تمہارے متبعین کو اس کی تصدیق میں ف۵۹ جو میرے دعویٰ کے صدق پر گواہ ہو ف۶۰ یعنی نبوت عطا کی ف۶۱ اور اس حجت کو ناپسند رکھتے ہو۔ ف۶۲ یعنی تبلیغِ رسالت پر ف۶۳ کہ تم پر اس کا ادا کرنا گراں ہو ف۶۴ یہ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی اس بات کے جواب میں فرمایا تھا جو وہ لوگ کہتے تھے کہ اے نوح! رذیل (حقیر و کمین) لوگوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہمیں آپ کی مجلس میں بیٹھنے سے شرم نہ آئے۔ ف۶۵ اور اس کے قرب سے فائز ہوں گے تو میں انہیں کیسے نکال دوں ف۶۶ ایمانداروں کو رذیل

يَنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣٠ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ

مجھے اللہ سے کون بچالے گا اگر میں انہیں دور کروں گا تو کیا تمہیں دھیان نہیں اور میں تم سے نہیں کہتا کہ

عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ

میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں و٦٧ اور میں انہیں نہیں کہتا

لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ

جن کو تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں کہ ہرگز انہیں اللہ کوئی بھلائی نہ دے گا اللہ خوب جانتا ہے جو

اَنْفُسِهِمْ ۚ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٣١ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا

ان کے دلوں میں ہے و٦٨ ایسا کروں و٦٩ تو ضرور میں ظالموں میں سے ہوں و٧٠ بولے اے نوح تم ہم سے جھگڑے

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٣٢ قَالَ

اور بہت ہی جھگڑے تو لے آؤ جس و٧١ کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر سچے ہو بولا

اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝٣٣ وَلَا يَنْفَعُكُمْ

وہ تو اللہ تم پر لائے گا اگر چاہے اور تم تھکا نہ سکو گے و٧٢ اور تمہیں میری نصیحت

نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ

نفع نہ دے گی اگر میں تمہارا بھلا چاہوں جب کہ اللہ تمہاری گمراہی چاہے وہ

کہتے ہو اور ان کی قدر نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ وہ تم سے بہتر ہیں۔ و٦٧ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی قوم نے آپ کی نبوت میں تین شبہے کئے تھے: ایک شُبہ تو یہ کہ "مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ" کہ ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے یعنی تم مال و دولت میں ہم سے زیادہ نہیں ہو۔ اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا: "لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ" یعنی میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، تو تمہارا یہ اعتراض بالکل بے محل ہے۔ میں نے کبھی مال کی فضیلت نہیں جتائی اور دنیوی دولت کا تم کو متوقع نہیں کیا اور اپنی دعوت کو مال کے ساتھ وابستہ نہیں کیا پھر تم یہ کہنے کے کیسے مستحق ہو کہ ہم تم میں کوئی مالی فضیلت نہیں پاتے اور تمہارا یہ اعتراض محض بیہودہ ہے۔ دوسرا شُبہ قوم نوح نے یہ کیا تھا: "مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ" یعنی ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری کسی نے پیروی کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے سرسری نظر سے۔ مطلب یہ تھا کہ وہ بھی صرف ظاہر میں مومن ہیں باطن میں نہیں۔ اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ میں غیب جانتا ہوں تو میرے احکام غیب پر مبنی ہیں تاکہ تمہیں یہ اعتراض کرنے کا موقع ہوتا۔ جب میں نے یہ کہا ہی نہیں، تو اعتراض بے محل ہے، اور شرع میں ظاہر ہی کا اعتبار ہے، لہٰذا تمہارا اعتراض بالکل بے جا ہے نیز "لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ" فرمانے میں قوم پر ایک لطیف تعریض بھی ہے کہ کسی کے باطن پر حکم کرنا اس کا کام ہے جو غیب کا علم رکھتا ہو۔ میں نے تو اس کا دعویٰ نہیں کیا باوجودیکہ نبی ہوں! تم کس طرح کہتے ہو کہ وہ دل سے ایمان نہیں لائے۔ تیسرا شبہ اس قوم کا یہ تھا کہ "مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا" یعنی ہم تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں۔ اس کے جواب میں فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں یعنی میں نے اپنی دعوت کو اپنے فرشتہ ہونے پر موقوف نہیں کیا تھا کہ تمہیں یہ اعتراض کا موقع ملتا کہ جتاتے تو تھے وہ اپنے آپ کو فرشتہ اور تھے بشر لہٰذا تمہارا یہ اعتراض بھی باطل ہے۔ و٦٨ نیکی یا بدی، اخلاص یا نفاق۔ و٦٩ یعنی اگر میں ان کے ایمانِ ظاہر کو جھٹلا کر ان کے باطن پر الزام لگاؤں اور انہیں نکال دوں و٧٠ اور بِحَمْدِ اللّٰهِ میں ظالموں میں سے ہرگز نہیں ہوں تو ایسا کبھی نہ کروں گا۔ و٧١ عذاب و٧٢ اس کو عذاب کرنے

رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ

تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف پھرو گے ف۷۳ کیا یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے اپنے جی سے بنالیا ف۷۴ تم فرماؤ اگر میں نے بنالیا ہوگا

فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ

تو میرا گناہ مجھ پر ہے ف۷۵ اور میں تمہارے گناہ سے الگ ہوں اور نوح کو وحی ہوئی کہ تمہاری

يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ۚ

قوم سے مسلمان نہ ہوں گے مگر جتنے ایمان لاچکے تو غم نہ کھا اس پر جو وہ کرتے ہیں ف۷۶

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ

اور کشتی بنا ہمارے سامنے ف۷۷ اور ہمارے حکم سے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا ف۷۸ وہ ضرور

مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۫ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا

ڈوبائے جائیں گے ف۷۹ اور نوح کشتی بناتا ہے اور جب اس کی قوم کے سردار اس پر گزرتے اس پر

مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ؕ فَسَوْفَ

ہنستے ف۸۰ بولا اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم تم پر ہنسیں گے ف۸۱ جیسا تم ہنستے ہو ف۸۲ تو اب

تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾

جان جاؤ گے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے ف۸۳ اور اترتا ہے وہ عذاب جو ہمیشہ رہے ف۸۴

سے، یعنی نہ اس عذاب کو روک سکو گے نہ اس سے بچ سکو گے۔ ف۷۳ آخرت میں وہی تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔ ف۷۴ اور اس طرح خدا کے کلام اور اس کے احکام ماننے سے گریز کرتے ہیں اور اس کے رسول پر بہتان اٹھاتے ہیں اور ان کی طرف افتراء کی نسبت کرتے ہیں جن کا صدق (سچا ہونا) براہینِ بیّنہ اور حجتِ قویہ (انتہائی واضح اور مضبوط دلائل) سے ثابت ہو چکا ہے، لہٰذا اب ان سے ف۷۵ ضرور اس کا وبال آئے گا لیکن ''بِحَمْدِ اللّٰه'' میں صادق ہوں، تو تم سمجھ لو کہ تمہاری تکذیب کا وبال تم پر پڑے گا۔ ف۷۶ یعنی کفر اور آپ کی تکذیب اور آپ کی ایذا کیونکہ اب آپ کے اعداء سے انتقام لینے کا وقت آ گیا۔ ف۷۷ ہماری حفاظت میں، ہماری تعلیم سے ف۷۸ یعنی ان کی شفاعت اور دفعِ عذاب کی دعا نہ کرنا کیونکہ ان کا غرق مقدر ہو چکا ہے۔ ف۷۹ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے بحکمِ الٰہی سال کے درخت بوئے، بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے۔ اس عرصہ میں مطلقاً کوئی بچہ پیدا نہ ہوا اس سے پہلے جو بچے پیدا ہو چکے تھے وہ بالغ ہو گئے اور انہوں نے بھی حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کشتی بنانے میں مشغول ہوئے۔ ف۸۰ اور کہتے اے نوح! کیا کرتے ہو؟ آپ فرماتے: ایسا مکان بناتا ہوں جو پانی پر چلے۔ یہ سن کر ہنستے کیونکہ آپ کشتی جنگل میں بناتے تھے جہاں دور دور تک پانی نہ تھا اور وہ لوگ تَمَسْخُر (مذاق) سے یہ بھی کہتے تھے کہ پہلے تو آپ نبی تھے اب بڑھئی ہو گئے۔ ف۸۱ تمہیں ہلاک ہوتا دیکھ کر ف۸۲ کشتی دیکھ کر۔ مروی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی، اس کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز، اونچائی تیس گز تھی، اس میں اور بھی اقوال ہیں۔ اس کشتی میں تین درجے بنائے گئے تھے۔ طبقہ زیریں (نچلی منزل) میں وُحوش (جنگلی جانور) اور درندے (چیر پھاڑ کرنے والے جانور) اور ہوام (زمین پر رینگنے والے جانور) اور درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ، اور طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسد مبارک جو عورتوں اور مردوں کے درمیان حائل تھا اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا۔ پرندے بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے۔ (خازن ومدارک) ف۸۳ دنیا میں اور وہ عذاب غرق ہے۔ ف۸۴ یعنی عذابِ آخرت۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُۙ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا ۸۵ اور تنور ابلا ۸۶ ہم نے فرمایا کشتی میں سوار کرلے ہر جنس میں سے ایک جوڑا

اثْنَیْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ ؕ وَ مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ

نر و مادہ اور جن پر بات پڑچکی ہے ۸۷ ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو اور اس کے ساتھ مسلمان نہ تھے

اِلَّا قَلِیْلٌ ۝۴۰ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ

مگر تھوڑے ۸۸ اور بولا اس میں سوار ہو ۸۹ اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ۹۰ بے شک

رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۴۱ وَ هِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَ نَادٰى

میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور وہ انھیں لیے جا رہی ہے ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ ۹۱ اور نوح نے

نُوْحُ ِ ابْنَهٗ وَ كَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ۝۴۲

اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے تھا ۹۲ اے میرے بچے ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ۹۳

قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰى جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ

بولا اب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا

اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَ حَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ۝۴۳

نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا ۹۴

وَ قِیْلَ یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَ یٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَ غِیْضَ الْمَآءُ وَ قُضِیَ

اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کردیا گیا اور کام تمام

قرء حفص بفتح المیم وامالة الراء ۱۲

۸۵ عذاب و ہلاک کا۔ ۸۶ اور پانی نے اس میں سے جوش مارا۔ تنور سے یا روئے زمین مراد ہے یا یہی تنور جس میں روٹی پکائی جاتی ہے۔ اس میں بھی چند قول ہیں: ایک قول یہ ہے کہ وہ تنور پتھر کا تھا، حضرت حوا کا جو آپ کو ترکہ میں پہنچا تھا اور وہ یا شام میں تھا یا ہند میں اور تنور کا جوش مارنا عذاب آنے کی علامت تھی۔ ۸۷ یعنی ان کے ہلاک کا حکم ہوچکا ہے اور ان سے مراد آپ کی بی بی واعلہ جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ کا بیٹا کنعان ہے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کو سوار کیا۔ جانور آپ کے پاس آتے تھے اور آپ کا داہنا ہاتھ نر پر اور بایاں مادہ پر پڑتا تھا اور آپ سوار کرتے جاتے تھے۔ ۸۸ مُقاتل نے کہا کہ کل مرد و عورت بہتر ۷۲ تھے اور اس میں اور اقوال بھی ہیں، صحیح تعداد اللہ جانتا ہے ان کی تعداد کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہے۔ ۸۹ یہ کہتے ہوئے کہ ۹۰ اس میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہئے جب کوئی کام کرنا چاہے تو اس کو ''بسم اللّٰہ'' پڑھ کر شروع کرے تاکہ اس کام میں برکت ہو اور وہ سببِ فلاح ہو۔ ضحاک نے کہا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو ''بسم اللّٰہ'' فرماتے تھے کشتی چلنے لگتی تھی اور جب چاہتے تھے کہ ٹھہر جائے ''بسم اللّٰہ'' فرماتے تھے ٹھہر جاتی تھی۔ ۹۱ چالیس شب و روز آسمان سے مِینہ برستا رہا اور زمین سے پانی ابلتا رہا یہاں تک کہ تمام پہاڑ غرق ہوگئے۔ ۹۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام سے جدا تھا آپ کے ساتھ سوار نہ ہوا تھا۔ ۹۳ کہ ہلاک ہوجائے گا۔ یہ لڑکا منافق تھا، اپنے والد پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا اور باطن میں کافروں کے ساتھ متفق تھا۔ (حسینی) ۹۴ جب طوفان اپنی نہایت (انتہا) پر پہنچا اور کفار غرق ہوچکے تو حکمِ الٰہی آیا۔

الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِیِّ وَ قِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ

ہوا اور کشتی وف۹۵ کوہِ جودی پر ٹھہری وف۹۶ اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ اور

نَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ

نوح نے اپنے رب کو پکارا عرض کی اے میرے رب میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا ہے وف۹۷ اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے

وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ

اور تو سب سے بڑھ کر حکم والا وف۹۸ فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں وف۹۹ بے شک اس کے

عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ﳓ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ

کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں وف۱۰۰ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ

تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ

نادان نہ بن عرض کی اے رب میرے میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا

لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾ قِیْلَ

مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار (نقصان اُٹھانے والا) ہوجاؤں فرمایا گیا

یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ

اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ وف۱۰۱ جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کے کچھ گروہوں پر وف۱۰۲ اور

اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ

کچھ گروہ وہ ہیں جنھیں ہم دنیا برتنے دیں گے وف۱۰۳ پھر انھیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا وف۱۰۴ یہ غیب کی خبریں ہیں

وف۹۵ چھ مہینے تمام زمین کا طواف کر کے۔ وف۹۶ جو موصل یا شام کی حدود میں واقع ہے، حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری تو آپ نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزے کا حکم فرمایا۔ وف۹۷ اور تو نے مجھ سے میرے اور میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا ہے۔ وف۹۸ تو اس میں کیا حکمت ہے؟ شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا کنعان منافق تھا اور آپ کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر کر دیتا تو آپ اللہ تعالیٰ سے اس کی نجات کی دعا نہ کرتے۔ (مدارک) وف۹۹ اس سے ثابت ہوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے۔ وف۱۰۰ کہ وہ مانگنے کے قابل ہے یا نہیں۔ وف۱۰۱ ان برکتوں سے آپ کی ذُرِّیَّت (اولاد) اور آپ کے متبعین کی کثرت مراد ہے کہ بکثرت انبیاء اور ائمۂ دین آپ کی نسلِ پاک سے ہوئے، ان کی نسبت فرمایا کہ یہ برکات۔ وف۱۰۲ محمد بن کعب قُرظی نے کہا کہ ان گروہوں میں قیامت تک ہونے والا ہر ایک مومن داخل ہے۔ وف۱۰۳ اس سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی میعادوں تک فراخیِ عیش (لمبی زندگی) اور وسعتِ رزق عطا فرمائے گا۔ وف۱۰۴ آخرت میں۔

نُوۡحِيۡهَاۤ اِلَيۡكَ ۚ مَا كُنۡتَ تَعۡلَمُهَاۤ اَنۡتَ وَلَا قَوۡمُكَ مِنۡ قَبۡلِ هٰذَا ۛؕ

کہ ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں ف۱۰۵ انھیں نہ تم جانتے تھے نہ تمہاری قوم اس ف۱۰۶ سے پہلے

فَاصۡبِرۡ ۛؕ اِنَّ الۡعَاقِبَةَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿٤٩﴾ ع وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا ؕ قَالَ

تو صبر کرو ف۱۰۷ بے شک بھلا انجام پرہیزگاروں کا ف۱۰۸ اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو ف۱۰۹ کہا

يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُفۡتَرُوۡنَ ﴿٥٠﴾

اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۱۰ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم تو نرے مفتری (بالکل جھوٹے الزام عائد کرنے والے) ہو ف۱۱۱

يٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ ؕ اَفَلَا

اے قوم میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میری مزدوری تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ف۱۱۲ تو کیا

تَعۡقِلُوۡنَ ﴿٥١﴾ وَيٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُرۡسِلِ

تمہیں عقل نہیں ف۱۱۳ اور اے میری قوم اپنے رب سے معافی چاہو ف۱۱۴ پھر اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر

السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا وَّيَزِدۡكُمۡ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمۡ وَلَا تَتَوَلَّوۡا

زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا ف۱۱۵ اور جرم کرتے ہوئے

ع ٤ معانقة ۹ الوقف علی فاصبر احسن والبق ۱۲

ف۱۰۵ یہ خطاب سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فرمایا۔ ف۱۰۶ خبر دینے۔ ف۱۰۷ اپنی قوم کی ایذاؤں پر جیسا کہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کی ایذاؤں پر صبر کیا۔ ف۱۰۸ کہ دنیا میں مظفر و منصور اور آخرت میں مُثاب و ماجور (اجر و ثوب کے مستحق)۔ ف۱۰۹ نبی بنا کر بھیجا حضرت ہود علیہ السلام کو ''اَخ'' (بھائی) باعتبار نسب فرمایا گیا اسی لیے حضرت مترجم قدس سرہ نے اس لفظ کا ترجمہ ہم قوم کیا ''اَعۡلَی اللّٰهُ مَقَامَهٗ'' (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے)۔ ف۱۱۰ اس کی توحید کے معتقد رہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ ف۱۱۱ جو بتوں کو خدا کا شریک بتاتے ہو۔ ف۱۱۲ جتنے رسول تشریف لائے سب نے اپنی قوموں سے یہی فرمایا اور نصیحتِ خالصہ وہی ہے جو کسی طمع سے نہ ہو۔ ف۱۱۳ اتنا سمجھ سکو کہ جو محض بے غرض نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً خیر خواہ اور سچا ہے۔ باطل کار جو کسی کو گمراہ کرتا ہے ضرور کسی نہ کسی غرض اور کسی نہ کسی مقصد سے کرتا ہے۔ اس سے حق و باطل میں بآسانی تمیز کی جاسکتی ہے۔ ف۱۱۴ ایمان لاکر۔ جب قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب تین سال تک بارش موقوف کردی اور نہایت شدید قحط نمودار ہوا اور ان کی عورتوں کو بانجھ کردیا، جب یہ لوگ بہت پریشان ہوئے تو حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ و استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا اور ان کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کرکے تازہ زندگی عطا فرمائے گا اور قوت و اولاد دے گا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ امیر مُعاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے (حضرت) امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے کوئی اولاد نہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ مجھے اولاد دے۔ آپ نے فرمایا: استغفار پڑھا کرو۔ اس نے استغفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا، اس کی برکت سے اس شخص کے دس بیٹے ہوئے۔ یہ خبر حضرت معاویہ کو ہوئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت امام سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے فرمایا؟ دوسری مرتبہ جب اس شخص کو امام سے نیاز حاصل ہوا تو اس نے یہ دریافت کیا: امام نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود کا قول نہیں سنا جو انہوں نے فرمایا: ''يَزِدۡكُمۡ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمۡ'' (تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا) اور حضرت نوح علیہ السلام کا یہ ارشاد: ''يُمۡدِدۡكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّبَنِيۡنَ'' (مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا) فائدہ: کثرتِ رزق اور حصولِ اولاد کے لیے استغفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے۔ ف۱۱۵ مال و اولاد کے ساتھ۔

مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوۡا يٰهُوۡدُ مَا جِئۡتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحۡنُ بِتَارِكِىۡۤ اٰلِهَتِنَا

روگردانی نہ کرو ف۱۱۶ بولے اے ہود تم کوئی دلیل لے کر ہمارے پاس نہ آئے ف۱۱۷ اور ہم خالی تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے

عَنۡ قَوۡلِكَ وَمَا نَحۡنُ لَكَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۳﴾ اِنۡ نَّقُوۡلُ اِلَّا اعۡتَرٰٮكَ بَعۡضُ

کے نہیں نہ تمہاری بات پر یقین لائیں ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی خدا کی

اٰلِهَتِنَا بِسُوۡٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّىۡۤ اُشۡهِدُ اللّٰهَ وَاشۡهَدُوۡۤا اَنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا

تمہیں بری جھپٹ (پکڑ) پہنچی ف۱۱۸ کہا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں بیزار ہوں ان سب سے جنہیں

تُشۡرِكُوۡنَ ۙ﴿۵۴﴾ مِنۡ دُوۡنِهٖ فَكِيۡدُوۡنِىۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ لَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّىۡ تَوَكَّلۡتُ

تم اللہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو تم سب مل کر میرا برا چاہو ف۱۱۹ پھر مجھے مہلت نہ دو ف۱۲۰ میں نے اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ رَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ ؕ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ

بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب کوئی چلنے والا نہیں ف۱۲۱ جس کی چوٹی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو ف۱۲۲ بے شک میرا رب

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖۤ

سیدھے راستہ پر ملتا ہے پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تمہیں پہنچا چکا جو تمہاری طرف

اِلَيۡكُمۡ ؕ وَيَسۡتَخۡلِفُ رَبِّىۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ ۚ وَلَا تَضُرُّوۡنَهٗ شَيۡـئًا ؕ اِنَّ

لے کر بھیجا گیا ف۱۲۳ اور میرا رب تمہاری جگہ اوروں کو لے آئے گا ف۱۲۴ اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے ف۱۲۵ بے شک

رَبِّىۡ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَفِيۡظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا هُوۡدًا وَّالَّذِيۡنَ

میرا رب ہر شے پر نگہبان ہے ف۱۲۶ اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہود اور اس کے

ف۱۱۶ میری دعوت سے۔ ف۱۱۷ جو تمہارے دعوے کی صحت پر دلالت کرتی اور یہ بات انہوں نے بالکل غلط اور جھوٹ کہی تھی۔ حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں جو معجزات دکھائے تھے ان سب سے مکر گئے۔ ف۱۱۸ یعنی تم جو بتوں کو برا کہتے ہو، اس لیے انہوں نے تمہیں دیوانہ کر دیا، مراد یہ ہے کہ اب جو کچھ کہتے ہو یہ دیوانگی کی باتیں ہیں۔ (معاذ اللہ) ف۱۱۹ یعنی تم اور وہ جنہیں تم معبود سمجھتے ہو سب مل کر مجھے ضرر پہنچانے کی کوشش کرو۔ ف۱۲۰ مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی اور تمہاری مکاریوں کی کچھ پرواہ نہیں اور مجھے تمہاری شوکت وقوّت سے کچھ اندیشہ نہیں، جن کو تم معبود کہتے ہو وہ جماد و بے جان ہیں، نہ کسی کو نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر، ان کی کیا حقیقت کہ وہ مجھے دیوانہ کر سکتے۔ یہ حضرت ہود علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ آپ نے ایک زبردست جبّار صاحبِ قوت و شوکت قوم سے جو آپ کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی، اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصلاً خوف نہ کیا اور وہ قوم باوجود انتہائی عداوت اور دشمنی کے آپ کو ضرر پہنچانے سے عاجز رہی۔ ف۱۲۱ اسی میں بنی آدم اور حیوان سب آ گئے۔ ف۱۲۲ یعنی وہ سب کا مالک ہے اور سب پر غالب اور قادر و مُتَصَرِّف ہے۔ ف۱۲۳ اور حجت ثابت ہو چکی۔ ف۱۲۴ یعنی اگر تم نے ایمان سے اعراض کیا اور جو احکام میں تمہاری طرف لایا ہوں انہیں قبول نہ کیا تو اللہ تمہیں ہلاک کرے گا اور بجائے تمہارے ایک دوسری قوم کو تمہارے دیار و اموال کا والی بنائے گا جو اس کی توحید کے مُعتَقِد ہوں اور اس کی عبادت کریں۔ ف۱۲۵ کیونکہ وہ اس سے پاک ہے کہ اسے کوئی ضرر پہنچ سکے لہٰذا تمہارے اِعراض کا جو ضَرر ہے وہ تمہیں کو پہنچے گا۔ ف۱۲۶ اور کسی کا قول فعل اس سے مخفی نہیں۔ جب قومِ ہود نصیحت پذیر نہ ہوئی تو بارگاہِ قدیرِ بَرحق سے ان کے عذاب کا حکم نافذ ہوا۔

اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ قف

ساتھ کے مسلمانوں کو وف۱۲۷ اپنی رحمت فرما کر بچا لیا وف۱۲۸ اور انھیں وف۱۲۹ سخت عذاب سے نجات دی اور یہ عاد ہیں وف۱۳۰

جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ

کہ اپنے رب کی آیتوں سے منکر ہوئے اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے

عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا

کہنے پر چلے اور ان کے پیچھے لگی اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن سن لو بے شک عاد

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ ع ۵

اپنے رب سے منکر ہوئے ارے دور ہوں عاد ہود کی قوم اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم

صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ وقف لازم

صالح کو وف۱۳۱ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو وف۱۳۲ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں وف۱۳۳ اس نے تمہیں

مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ

زمین سے پیدا کیا وف۱۳۴ اور اس میں تمہیں بسایا وف۱۳۵ تو اس سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بے شک

رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ

میرا رب قریب ہے دعا سننے والا بولے اے صالح اس سے پہلے تو تم ہم میں ہونہار معلوم ہوتے تھے وف۱۳۶

اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ

کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کو پوجیں اور بے شک جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے ایک بڑے دھوکہ ڈالنے والے

مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ

شک میں ہیں بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے

وف۱۲۷ جن کی تعداد چار ہزار تھی۔ وف۱۲۸ اور قومِ عاد کو ہوا کے عذاب سے ہلاک کر دیا۔ وف۱۲۹ یعنی جیسے مسلمانوں کو عذابِ دنیا سے بچایا ایسے ہی آخرت کے وف۱۳۰ یہ خطاب ہے سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امت کو، اور تِلْکَ اشارہ ہے قومِ عاد کی قبور و آثار کی طرف۔ مقصد یہ ہے کہ زمین میں چلو انہیں دیکھو اور عبرت حاصل کرو۔ وف۱۳۱ بھیجا تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے وف۱۳۲ اور اس کی وحدانیت مانو وف۱۳۳ صرف وہی مستحقِ عبادت ہے کیونکہ وف۱۳۴ تمہارے جد حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس سے پیدا کر کے اور تمہاری نسل کی اصل نطفوں کے مادوں کو اس سے بنا کر۔ وف۱۳۵ اور زمین کو تم سے آباد کیا۔ ضحاک نے "اِسْتَعْمَرَكُمْ" کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ تمہیں طویل عمریں دیں، حتی کہ ان کی عمریں تین سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوئیں۔ وف۱۳۶ اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے تھے، فقیروں پر سخاوت فرماتے تھے، جب آپ نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی امیدیں آپ سے منقطع ہو گئیں اور کہنے لگے۔

مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ قف فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ

اپنے پاس سے رحمت بخشی ف۱۳۷ تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں ف۱۳۸ تو تم مجھے سوا نقصان کے کچھ نہ

تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ

بڑھاؤ گے ف۱۳۹ اور اے میری قوم یہ اللہ کا ناقہ (اونٹنی) ہے تمہارے لیے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں

اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ

کھائے اور اسے بری طرح ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو نزدیک عذاب پہنچے گا ف۱۴۰ تو انھوں نے ف۱۴۱ اس کی کوچیں کاٹیں (پاؤں کاٹ دیئے) تو صالح نے کہا

تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ

اپنے گھروں میں تین دن اور برت لو (فائدہ اٹھالو) ف۱۴۲ یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا ف۱۴۳ پھر جب

اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ مِنْ خِزْيِ

ہمارا حکم آیا ہم نے صالح اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر ف۱۴۴ بچالیا اور اس دن کی

يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

رسوائی سے بے شک تمہارا رب قوی عزت والا ہے اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا ف۱۴۵

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾ لا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ

تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے سن لو بے شک ثمود

ع ۸ ۶ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ ع وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ

اپنے رب سے منکر ہوئے ارے لعنت ہو ثمود پر اور بے شک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس ف۱۴۶

بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾

مژدہ لے کر آئے بولے سلام کہا ف۱۴۷ سلام پھر کچھ دیر نہ کی کہ ایک بچھڑا بھنا لے آئے ف۱۴۸

ف۱۳۷ حکمت و نبوت عطا کی۔ ف۱۳۸ رسالت کی تبلیغ اور بت پرستی سے روکنے میں۔ ف۱۳۹ یعنی مجھے تمہارے خسارے کا تجربہ اور زیادہ ہوگا۔ ف۱۴۰ ثمود نے حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام سے معجزہ طلب کیا تھا (جس کا بیان سورۂ اعراف میں ہو چکا ہے)۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو پتھر سے بحکمِ الٰہی ناقہ پیدا ہوا یہ ناقہ ان کے لیے آیت (نشانی) و معجزہ تھا۔ اس آیت میں اس ناقہ (اونٹنی) کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اسے زمین میں چرنے دو اور کوئی آزار (تکلیف) نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتارِ عذاب ہو گے اور مہلت نہ پاؤ گے۔ ف۱۴۱ حکمِ الٰہی کی مخالفت کی اور چہار شنبہ (بدھ) کو ف۱۴۲ یعنی جمعہ تک جو کچھ دنیا کا عیش کرنا ہے کرلو شنبہ (ہفتہ) کو تم پر عذاب آئے گا۔ پہلے روز تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے، دوسرے روز سرخ اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب نازل ہو جائے گا۔ ف۱۴۳ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ف۱۴۴ ان بلاؤں سے ف۱۴۵ یعنی ہولناک آواز نے جس کی ہیبت سے ان کے دل پھٹ گئے اور وہ سب کے سب مر گئے۔ ف۱۴۶ سادہ رو نوجوانوں کی حسین شکلوں میں حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کی پیدائش کا ف۱۴۷ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ ف۱۴۸ مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت

فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةًؕ قَالُوْا

پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اوپری (اجنبی) سمجھا اور جی ہی جی میں ان سے ڈرنے لگا بولے

لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍؕ (۷۰) وَ امْرَاَتُهٗ قَآىٕمَةٌ فَضَحِكَتْ

ڈریے نہیں ہم قوم لوط کی طرف ف۱۴۹ بھیجے گئے ہیں اور اس کی بی بی ف۱۵۰ کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی

فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَۙ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ (۷۱) قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤى ءَاَلِدُ

تو ہم نے اُسے ف۱۵۱ اسحٰق کی خوشخبری دی اور اسحٰق کے پیچھے ف۱۵۲ یعقوب کی ف۱۵۳ بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا

وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًاؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ (۷۲) قَالُوْۤا

اور میں بوڑھی ہوں ف۱۵۴ اور یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے ف۱۵۵ بے شک یہ تو اچنبھے (تعجب) کی بات ہے فرشتے بولے

اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِؕ

کیا اللہ کے کام کا اچنبھا (تعجب) کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اے اس گھر والو ف۱۵۶

اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (۷۳) فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى

بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا پھر جب ابراہیم کا خوف زائل (دور) ہوا اور اسے خوش خبری ملی

یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍؕ (۷۴) اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ (۷۵) یٰۤاِبْرٰهِیْمُ

ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا ف۱۵۷ بے شک ابراہیم تحمُّل والا بہت آہیں کرنے والا رجوع لانے والا ہے ف۱۵۸ اے ابراہیم

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات بہت ہی مہمان نواز تھے، بغیر مہمان کے کھانا تناول نہ فرماتے۔ اس وقت ایسا اتفاق ہوا کہ پندرہ روز سے کوئی مہمان نہ آیا تھا، آپ اس غم میں تھے، ان مہمانوں کو دیکھتے ہی آپ نے ان کے لیے کھانا لانے میں جلدی فرمائی چونکہ آپ کے یہاں گائیں بکثرت تھیں اس لیے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت سامنے لایا گیا۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ گائے کا گوشت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دسترخوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ اس کو پسند فرماتے تھے، گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنتِ ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو مزید ثواب پائیں۔ ف۱۴۹ عذاب کرنے کے لیے۔ ف۱۵۰ حضرت سارہ پسِ پردہ ف۱۵۱ اس کے فرزند ف۱۵۲ حضرت اسحٰق کے فرزند ف۱۵۳ حضرت سارہ کو خوشخبری دینے کی وجہ یہ تھی کہ اولاد کی خوشی عورتوں کو مردوں سے زیادہ ہوتی ہے اور نیز یہ بھی سبب تھا کہ حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام موجود تھے اس بشارت کے ضِمن میں ایک بشارت یہ بھی تھی کہ حضرتِ سارہ کی عمر اتنی دراز ہوگی کہ وہ پوتے کو بھی دیکھیں گی۔ ف۱۵۴ میری عمر نوے سے مُتَجاوِز ہو چکی ہے۔ ف۱۵۵ جن کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوگئی ہے۔ ف۱۵۶ فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے لیے کیا ''جائے تعجب'' (تعجب کی بات) ہے! تم اُس گھر میں ہو جو معجزات اور خوارقِ عادات (کرامات) اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد (مقامِ نزول) بنا ہوا ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیبیاں اہلِ بیت میں داخل ہیں۔ ف۱۵۷ یعنی کلام وسوال کرنے لگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مُجادَلہ (تکرار کرنا) یہ تھا کہ آپ نے فرشتوں سے فرمایا کہ قومِ لوط کی بستیوں میں اگر پچاس ایماندار ہوں تو بھی انہیں ہلاک کرو گے؟ فرشتوں نے کہا نہیں۔ فرمایا: اگر چالیس ہوں؟ انہوں نے کہا: جب بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تیس ہوں؟ انہوں نے کہا: جب بھی نہیں۔ آپ اس طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: اگر ایک مرد مسلمان موجود ہو تب ہلاک کر دو گے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: اس میں لوط علیہ السلام ہیں۔ اس پر فرشتوں نے کہا: ہمیں معلوم ہے جو وہاں ہیں، ہم حضرت لوط علیہ السلام کو اور ان کے گھر والوں کو بچائیں گے سوائے ان کی عورت کے۔

أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ
اس خیال میں نہ پڑ بے شک تیرے رب کا حکم آچکا اور بے شک ان پر عذاب آنے والا ہے

غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿٧٦﴾ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ
کہ پھیرا نہ جائے گا اور جب لوط کے پاس ہمارے فرشتے آئے ف۱۵۹ اسے ان کا غم ہوا اور ان کے سبب دل

ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ ط
تنگ ہوا اور بولا یہ بڑی سختی کا دن ہے ف۱۶۰ اور اس کے پاس اس کی قوم دوڑتی آئی

وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ط قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ
اور انھیں آگے ہی سے بُرے کاموں کی عادت پڑی تھی ف۱۶۱ کہا اے قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ

أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ط أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ
تمہارے لیے ستھری ہیں تو اللہ سے ڈرو ف۱۶۲ اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو کیا تم میں ایک آدمی بھی

رَشِيدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ ج وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ
نیک چلن نہیں بولے تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں ف۱۶۳ اور تم ضرور جانتے ہو

مَا نُرِيدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوا
جو ہماری خواہش ہے بولا اے کاش مجھے تمہارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا ف۱۶۴ فرشتے بولے

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد یہ تھا کہ آپ عذاب میں تاخیر چاہتے تھے تاکہ اس بستی والوں کو کفر و مَعاصی سے باز آنے کے لیے ایک فرصت اور مل جائے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت میں ارشاد ہوتا ہے: ف۱۵۸ ان صفات سے آپ کی رِقّتِ قلب اور آپ کی رأفت و رحمت معلوم ہوتی ہے جو اس مُباحثہ کا سبب ہوئی۔ فرشتوں نے کہا: ف۱۵۹ حسین صورتوں میں۔ اور حضرت لوط علیہ السلام نے ان کی ہیئت اور جمال کو دیکھا تو قوم کی خباثت و بدعملی کا خیال کر کے ف۱۶۰ مروی ہے کہ ملائکہ کو حکمِ الٰہی یہ تھا کہ وہ قومِ لوط کو اس وقت تک ہلاک نہ کریں جب تک کہ حضرت لوط علیہ السلام خود اس قوم کی بدعملی پر چار مرتبہ گواہی نہ دیں چنانچہ جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام سے ملے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ کیا تمہیں اس بستی والوں کا حال معلوم نہ تھا! فرشتوں نے کہا: ان کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ عمل کے اعتبار سے روئے زمین پر یہ بدترین بستی ہے اور یہ بات آپ نے چار مرتبہ فرمائی، حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عورت جو کافرہ تھی نکلی اور اس نے اپنی قوم کو جا کر خبر دی کہ حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں ایسے خوب رُو اور حسین مہمان آئے ہیں جن کی مثل اب تک کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ ف۱۶۱ اور کچھ شرم و حیا باقی نہ رہی تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ف۱۶۲ اور اپنی بیبیوں سے تَمَتُّع (فائدہ حاصل) کرو کہ یہ تمہارے لیے حلال ہے۔ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی عورتوں کو جو قوم کی بیٹیاں تھیں بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حُسنِ اَخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور حَمِیَّت (غیرت) سیکھیں۔ ف۱۶۳ یعنی ہمیں ان کی طرف رغبت نہیں۔ ف۱۶۴ یعنی مجھے اگر تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا ایسا قبیلہ رکھتا جو میری مدد کرتا تو تم سے مقابلہ و مُقاتلہ کرتا۔ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا تھا اور اندر سے یہ گفتگو فرما رہے تھے، قوم نے چاہا کہ دیوار توڑے، فرشتوں نے آپ کا رنج و اِضطِراب دیکھا تو۔

يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ

اے لوط ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں ف١٦٥ وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے ف١٦٦ تو اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جاؤ

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ

اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے ف١٦٧ سوائے تمہاری عورت کے اسے بھی وہی پہنچنا ہے جو انہیں پہنچے گا ف١٦٨ بے شک

مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا

ان کا وعدہ صبح کے وقت ہے ف١٦٩ کیا صبح قریب نہیں پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے

عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾ ۙ

اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا کردیا ف١٧٠ اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار برسائے

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ

جونشان کئے ہوئے تیرے رب کے پاس ہیں ف١٧١ اور وہ پتھر کچھ ظالموں سے دور نہیں ف١٧٢ اور ف١٧٣ مدین کی طرف

النصف ع ١٥

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا

ان کے ہم قوم شعیب کو ف١٧٤ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف١٧٥ اور

تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

ناپ اور تول میں کمی نہ کرو بے شک میں تمہیں آسودہ حال (مالدار وخوشحال) دیکھتا ہوں ف١٧٦ اور مجھے تم پر

ف١٦٥ تمہارا پایہ مضبوط ہے، ہم ان لوگوں کو عذاب کرنے کے لیے آئے ہیں تم دروازہ کھول دو اور ہمیں اور انہیں چھوڑ دو۔ ف١٦٦ اور تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ حضرت نے دروازہ کھول دیا، قوم کے لوگ مکان میں گھس آئے۔ حضرت جبریل نے بحکمِ الٰہی اپنا بازو ان کے منہ پر مارا سب اندھے ہوگئے اور حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان سے نکل کر بھاگے، انہیں راستہ نظر نہیں آتا تھا اور یہ کہتے جاتے تھے: ہائے ہائے لوط کے گھر میں بڑے جادوگر ہیں، انہوں نے ہمیں جادو کردیا۔ فرشتوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا: ف١٦٧ اس طرح آپ کے گھر کے تمام لوگ چلے جائیں۔ ف١٦٨ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا: یہ عذاب کب ہوگا؟ حضرت جبریل نے کہا: ف١٦٩ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اس سے جلدی چاہتا ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: ف١٧٠ یعنی الٹ دیا اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے قومِ لوط کے شہر جس طبقۂ زمین پر تھے اس کے نیچے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدُوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے، اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا، پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کرکے پلٹا ف١٧١ ان پتھروں پر ایسا نشان تھا جس سے وہ دوسروں سے ممتاز تھے۔ قتادہ نے کہا کہ ان پر سرخ خطوط تھے۔ حسن وسدی کا قول ہے کہ ان پر مہریں لگی ہوئی تھیں اور ایک قول یہ ہے کہ جس پتھر سے جس شخص کی ہلاکت منظور تھی اس کا نام اس پتھر پر لکھا تھا۔ ف١٧٢ یعنی اہلِ مکہ سے۔ ف١٧٣ ہم نے بھیجا باشندگانِ شہر ف١٧٤ آپ نے اپنی قوم سے ف١٧٥ پہلے تو آپ نے توحید وعبادت کی ہدایت فرمائی کہ وہ تمام امور میں سب سے اہم ہے۔ اس کے بعد جن عاداتِ قبیحہ میں وہ مبتلا تھے اس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا۔ ف١٧٦ ایسے حال میں آدمی کو چاہئے کہ نعمت کی شکر گزاری کرے اور دوسروں کو اپنے مال سے فائدہ پہنچائے نہ کہ ان کے حقوق میں کمی کرے ایسی حالت میں اس خیانت کی عادت سے اندیشہ ہے کہ کہیں اس نعمت سے محروم نہ کردیئے جاؤ۔

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَ

گھیر لینے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۱۷۷ اور اے میری قوم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو اور

لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾

لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ۬ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾

اللہ کا دیا جو بچ رہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں یقین ہو ف۱۷۸ اور میں کچھ تم پر نگہبان نہیں ف۱۷۹

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ

بولے اے شعیب کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں ف۱۸۰ یا

نَّفْعَلَ فِیْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں ف۱۸۱ ہاں جی تمہیں بڑے عقل مند نیک چلن ہو کہا اے میری قوم

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَرَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ

بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں ف۱۸۲ اور اس نے مجھے اپنے پاس سے اچھی روزی دی ف۱۸۳

وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ

اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمہیں منع کرتا ہوں آپ اس کا خلاف کرنے لگوں ف۱۸۴ میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی

مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾

چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں

ف۱۷۷ کہ جس سے کسی کو رہائی میسّر نہ ہو اور سب کے سب ہلاک ہو جائیں، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس دن کے عذاب سے عذابِ آخرت مراد ہو۔ ف۱۷۸ یعنی مالِ حرام ترک کرنے کے بعد حلال جس قدر بھی بچے وہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پورا تولنے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے۔ ف۱۷۹ کہ تمہارے افعال پر دار و گیر (مؤاخذہ) کروں۔ علماء نے فرمایا کہ بعض انبیاء کو حرب (جہاد و قتال) کی اجازت تھی جیسے حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان علیہم السلام وغیرہم، بعض وہ تھے جنہیں حرب (قتال) کا حکم نہ تھا، حضرت شعیب علیہ السلام انہیں میں سے ہیں، تمام دن وعظ فرماتے اور شب تمام نماز میں گزارتے، قوم آپ سے کہتی کہ اس نماز سے آپ کو کیا فائدہ؟ آپ فرماتے: نماز خوبیوں کا حکم دیتی ہے برائیوں سے منع کرتی ہے، تو اس پر وہ تمسخر سے (مزاق اڑاتے ہوئے) یہ کہتے جو اگلی آیت میں مذکور ہے۔ ف۱۸۰ بت پرستی نہ کریں۔ ف۱۸۱ مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے مال کے مختار ہیں، چاہے کم ناپیں چاہے کم تولیں۔ ف۱۸۲ بصیرت و ہدایت پر ف۱۸۳ یعنی نبوت و رسالت یا مالِ حلال اور ہدایت و معرفت، تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں بت پرستی اور گناہوں سے منع نہ کروں کیونکہ انبیاء اسی لیے بھیجے جاتے ہیں۔ ف۱۸۴ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کے حلیم و رشید ہونے کا اعتراف کیا تھا اور ان کا یہ کلام استہزاء (مذاق) نہ تھا بلکہ مدعا یہ تھا کہ آپ باوجود حلم و کمال عقل کے ہم کو اپنے مال میں اپنے حسب مرضی تصرف کرنے سے کیوں منع فرماتے ہیں؟ اس کا جواب جو حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ جب تم میرے کمالِ عقل کے معترف ہو تو تمہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ میں نے اپنے

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ

اور اے میری قوم تمہیں میری ضد یہ نہ کموادے (برا کام کرادے) کہ تم پر پڑے جو پڑا تھا نوح کی قوم یا

قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٩﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا

ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر اور لوط کی قوم تو کچھ تم سے دور نہیں ف۱۸۵ اور اپنے رب سے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا

معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بے شک میرا رب مہربان محبت والا ہے بولے اے شعیب

نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ

ہماری سمجھ میں نہیں آتیں تمہاری بہت سی باتیں اور بے شک ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں ف۱۸۶ اور اگر تمہارا کنبہ نہ ہوتا ف۱۸۷

لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ

تو ہم نے تمہیں پتھراؤ کردیا ہوتا اور کچھ ہماری نگاہ میں تمہیں عزت نہیں کہا اے میری قوم کیا تم پر میرے کنبہ کا دباؤ

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اللہ سے زیادہ ہے ف۱۸۸ اور اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ف۱۸۹ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو سب میرے رب کے

مُحِيْطٌ ﴿٩٢﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ

بس میں ہے اور اے قوم تم اپنی جگہ اپنا کام کئے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں اب جانا (جاننا) چاہتے ہو

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ

کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے گا اور کون جھوٹا ہے ف۱۹۰ اور انتظار کرو ف۱۹۱ میں بھی تمہارے ساتھ

رَقِيْبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

انتظار میں ہوں اور جب ف۱۹۲ ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر

لیے جو بات پسند کی ہے وہ وہی ہوگی جو سب سے بہتر ہو اور وہ خدا کی توحید اور ناپ تول میں ترکِ خیانت ہے، میں اس کا پابندی سے عامل ہوں تو تمہیں سمجھ لینا چاہئے کہ یہی طریقہ بہتر ہے۔ ف۱۸۵ انہیں کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا ہے نہ وہ کچھ دور کے رہنے والے تھے تو ان کے حال سے عبرت حاصل کرو۔ ف۱۸۶ کہ اگر ہم آپ کے ساتھ کچھ زیادتی کریں تو آپ میں مدافعت کی طاقت نہیں۔ ف۱۸۷ جو دین میں ہمارا موافق ہے اور جس کو ہم عزیز رکھتے ہیں۔ ف۱۸۸ کہ اللہ کے لیے تو تم میرے قتل سے باز نہ رہے اور میرے کنبہ کی وجہ سے باز رہے اور تم نے اللہ کے نبی کا تو احترام نہ کیا اور کنبے کا احترام کیا۔ ف۱۸۹ اور اس کے حکم کی کچھ پرواہ نہ کی۔

ف۱۹۰ اپنے دعاوی (دعووں) میں یعنی تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ میں حق پر ہوں یا تم اور عذابِ الٰہی سے شقی کی شقاوت (بدبخت کی بدبختی) ظاہر ہو جائے گی۔

ف۱۹۱ عاقبتِ امر اور انجامِ کار کا۔ ف۱۹۲ ان کے عذاب اور ہلاک کے لیے۔

مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ

بچا لیا اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا ف۱۹۳ تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ع وَلَقَدْ

گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے ارے دور ہوں مدین جیسے دور ہوئے ثمود ف۱۹۴ اور بے شک

اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں ف۱۹۵ اور صریح غلبے کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا

فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ

تو وہ فرعون کے کہنے پر چلے ف۱۹۶ اور فرعون کا کام راستی (درست ودیانتداری) کا نہ تھا ف۱۹۷ اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے

الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ

دن تو انھیں دوزخ میں لا اتارے گا ف۱۹۸ اور وہ کیا ہی برا گھاٹ اترنے کا اوران کے پیچھے پڑی اس جہان میں

لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى

لعنت اور قیامت کے دن ف۱۹۹ کیا ہی برا انعام جو انھیں ملا یہ بستیوں ف۲۰۰ کی خبریں ہیں

نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا

کہ ہم تمہیں سناتے ہیں ف۲۰۱ ان میں کوئی کھڑی ہے ف۲۰۲ اور کوئی کٹ گئی ف۲۰۳ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ خود انھوں نے ف۲۰۴

اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

اپنا برا کیا تو ان کے معبود جنھیں ف۲۰۵ اللہ کے سوا پوجتے تھے ان کے کچھ کام نہ

ف۱۹۳ حضرت جبریل علیہ السلام نے ہیبت ناک آواز سے کہا: ''مُوْتُوْا جَمِيْعًا'' سب مرجاؤ! اس آواز کی دہشت سے ان کے دم نکل گئے اور سب مر گئے۔ ف۱۹۴ اللہ کی رحمت سے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کبھی دو امتیں ایک ہی عذاب میں مبتلا نہیں کی گئیں بجز حضرت شعیب وصالح علیہما السلام کی امتوں کے لیکن قوم صالح کو ان کے نیچے سے ہولناک آواز نے ہلاک کیا اور قوم شعیب کو اوپر سے۔ ف۱۹۵ یعنی معجزات ف۱۹۶ اور کفر میں مبتلا ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔ ف۱۹۷ وہ کھلی گمراہی میں تھا کیونکہ باوجود بشر ہونے کے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم اور ایسی ستم گاریاں کرتا تھا جس کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے، وہ کہاں اور خدائی کہاں! اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رُشد وحقانیت تھی، آپ کی سچائی کی دلیلیں، آیات ظاہرہ ومعجزات باہرہ (صاف صاف آیتیں اور زبردست معجزات) وہ لوگ مُعائنہ کر چکے تھے، پھر بھی انہوں نے آپ کی اتباع سے منہ پھیرا اور ایسے گمراہ کی اطاعت کی تو جب وہ دنیا میں کفر وضلال میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں ان کا امام ہوگا اور ف۱۹۸ جیسا کہ انہیں دریائے نیل میں لا ڈالا تھا۔ ف۱۹۹ یعنی دنیا میں بھی ملعون اور آخرت میں بھی ملعون۔ ف۲۰۰ یعنی گزری ہوئی امتوں ف۲۰۱ کہ تم اپنی امت کو ان کی خبریں دو تا کہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں، ان بستیوں کی حالت کھیتیوں کی طرح ہے کہ ف۲۰۲ اس کے مکانوں کی دیواریں موجود ہیں، کھنڈر پائے جاتے ہیں، نشان باقی ہیں جیسے کہ عاد وثمود کے دیار (بستیاں)۔ ف۲۰۳ یعنی کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بالکل بے نام ونشان ہوگئی اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہا جیسے کہ قومِ نوح علیہ السلام کے دیار۔ ف۲۰۴ کفر ومعاصی کا ارتکاب کر کے ف۲۰۵ جہل وگمراہی سے

شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ

آئے ف۲۰۶ جب تمہارے رب کا حکم آیا اور ان ف۲۰۷ سے انہیں ہلاک کے سوا کچھ نہ بڑھا اور ایسی ہی پکڑ ہے

رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ

تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے ف۲۰۸ بے شک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ

اس میں نشانی ف۲۰۹ ہے اس کے لیے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے وہ دن ہے جس میں سب لوگ ف۲۱۰

النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ؕ ﴿۱۰۴﴾

اکٹھے ہوں گے اور وہ دن حاضری کا ہے ف۲۱۱ اور ہم اسے ف۲۱۲ پیچھے نہیں ہٹاتے مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لیے ف۲۱۳

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا

جب وہ دن آئے گا کوئی بے حکمِ خدا بات نہ کرے گا ف۲۱۴ تو ان میں کوئی بدبخت ہے اور کوئی خوش نصیب ف۲۱۵ تو

الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

وہ جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ اس میں گدھے کی طرح رینکیں (چیخیں چلائیں) گے وہ اس میں رہیں گے

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ

جب تک آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۲۱۶ بے شک تمہارا رب

لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ

جب جو چاہے کرے اور وہ جو خوش نصیب ہوئے وہ جنت میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾

آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۲۱۷ یہ بخشش ہے کبھی ختم نہ ہوگی

ف۲۰۶ اور ایک شمّہ (تھوڑا سا بھی) عذاب دفع نہ کر سکے۔ ف۲۰۷ بتوں اور جھوٹے معبودوں ف۲۰۸ تو ہر ظالم کو چاہئے کہ ان واقعات سے عبرت پکڑے اور توبہ میں جلدی کرے۔ ف۲۰۹ عبرت و نصیحت ف۲۱۰ اگلے پچھلے حساب کے لیے ف۲۱۱ جس میں آسمان والے اور زمین والے سب حاضر ہوں گے۔ ف۲۱۲ یعنی روزِ قیامت کو ف۲۱۳ یعنی جو مدت ہم نے بقائے دنیا کے لیے مقرر فرمائی ہے اس کے تمام ہونے تک۔ ف۲۱۴ تمام خلق ساکت ہوگی، قیامت کا دن بہت طویل ہوگا، اس میں اَحوال مختلف ہوں گے، بعض احوال میں تو شدتِ ہیبت سے کسی کو بے اذنِ الٰہی بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی اور بعض احوال میں اذن دیا جائے گا کہ لوگ اذن (اجازت) سے کلام کریں گے اور بعض احوال میں ہول و دہشت کم ہوگی اس وقت لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے۔ ف۲۱۵ شقیق بلخی قدس سرہٗ نے فرمایا: سعادت کی پانچ علامتیں ہیں: (۱) دل کی نرمی (۲) کثرتِ گریہ (۳) دنیا سے نفرت (۴) امیدوں کا کوتاہ ہونا (۵) حیا۔ اور بدبختی کی علامتیں بھی پانچ چیزیں ہیں: (۱) دل کی سختی (۲) آنکھ کی خشکی یعنی عدمِ گریہ (نہ رونا) (۳) دنیا کی رغبت (۴) دراز امیدیں (۵) بے حیائی۔ ف۲۱۶ اتنا اور

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ
تو اے سننے والے دھوکے میں نہ پڑ اس سے جسے یہ کافر پوجتے ہیں و۲۱۸ یہ ویسا ہی پوجتے ہیں جیسا پہلے
ع ۹ ۱۴ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع وَ لَقَدْ
ان کے باپ دادا پوجتے تھے و۲۱۹ اور بے شک ہم ان کا حصہ انہیں پورا پھیر دیں گے جس میں کمی نہ ہوگی اور بے شک
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَ لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ
ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ف۲۲۰ تو اس میں پھوٹ پڑ گئی و۲۲۱ اگر تمہارے رب کی ایک بات و۲۲۲ پہلے نہ ہو چکی ہوتی
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ
تو جبھی ان کا فیصلہ کر دیا جاتا و۲۲۳ اور بے شک وہ اس کی طرف سے و۲۲۴ دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں و۲۲۵ اور بے شک جتنے ہیں و۲۲۶ ایک ایک کو
رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَ
تمہارا رب اس کا عمل پورا بھر دے گا اسے ان کے کاموں کی خبر ہے و۲۲۷ تو قائم رہو و۲۲۸ جیسا تمہیں حکم ہے اور
مَنْ تَابَ مَعَكَ وَ لَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَا تَرْكَنُوْۤا
جو تمہارے ساتھ رجوع لایا ہے و۲۲۹ اور اے لوگو سرکشی نہ کرو بے شک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور ظالموں کی طرف
اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ
نہ جھکو ف۲۳۰ کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں و۲۳۱

زیادہ رہیں گے اور اس زیادتی کی کوئی انتہا نہیں تو معنی یہ ہوئے کہ ہمیشہ رہیں گے، کبھی اس سے رہائی نہ پائیں گے۔ (جلالین) و۲۱۷ اتنا اور زیادہ رہیں گے۔ اس زیادتی کی کچھ انتہا نہیں اس سے ہیشگی مراد ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: و۲۱۸ بیشک یہ اس بت پرستی پر عذاب دیئے جائیں گے جیسے کہ پہلی امتیں مبتلائے عذاب ہوئیں۔ و۲۱۹ اور تمہیں معلوم ہو چکا کہ ان کا کیا انجام ہوگا۔ ف۲۲۰ یعنی توریت۔ و۲۲۱ بعضے اس پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔ و۲۲۲ کہ ان کے حساب میں جلدی نہ فرمائے گا۔ مخلوق کے حساب و جزا کا دن روزِ قیامت ہے۔ و۲۲۳ اور دنیا ہی میں گرفتارِ عذاب کئے جاتے۔ و۲۲۴ یعنی آپ کی امت کے کفار قرآن کریم کی طرف سے۔ و۲۲۵ جس نے ان کی عقلوں کو حیران کر دیا ہے۔ و۲۲۶ تمام خلق، تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرنے والے روز قیامت و۲۲۷ اس پر کچھ مخفی نہیں۔ اس میں نیکوں اور تصدیق کرنے والوں کے لیے تو بشارت ہے کہ وہ نیکی کی جزا پائیں گے اور کافروں اور تکذیب کرنے والوں کے لیے وعید ہے کہ وہ اپنے عمل کی سزا میں گرفتار ہوں گے۔ و۲۲۸ اپنے رب کے حکم اور اس کے دین کی دعوت پر و۲۲۹ اور اس نے تمہارا دین قبول کیا ہے، وہ دین و طاعت پر قائم رہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ مجھے دین میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر کسی سے دریافت کرنے کی حاجت نہ رہے۔ فرمایا: ''اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ'' کہہ اور قائم رہ۔ ف۲۳۰ ''کسی کی طرف جھکنا'' اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں، ابو العالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو۔ سُدّی نے کہا: ان کے ساتھ مُداہَنَت (باوجودِ قدرت ان کے سامنے دین میں پلپلا پن اختیار) نہ کرو۔ قتادہ نے کہا: مشرکین سے نہ ملو۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم و راہ، مَوَدَّت (پیار) و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔ و۲۳۱ کہ تمہیں اس کے عذاب سے بچا سکے۔ یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے رسم و راہ میل و محبت رکھیں اور اسی سے ان کا حال قیاس کرنا چاہئے جو خود ظالم ہیں۔

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ

پھر مدد نہ پاؤ گے اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں ف۲۳۲ اور کچھ رات کے حصوں میں ف۲۳۳ بےشک

الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ ۚ وَ اصْبِرْ فَاِنَّ

نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ف۲۳۴ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو اور صبر کرو کہ

اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ

اللہ نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتا تو کیوں نہ ہوئے تم میں سے اگلی سنگتوں (قوموں) میں ف۲۳۵ ایسے جن میں

اُولُوْا بَقِیَّةٍ یَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا

بھلائی کا کچھ حصہ لگا رہا ہوتا کہ زمین میں فساد سے روکتے ف۲۳۶ ہاں ان میں تھوڑے تھے وہی جن کو ہم نے نجات

مِنْهُمْ ۚ وَ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِیْهِ وَ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَ

دی ف۲۳۷ اور ظالم اسی عیش کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دیا گیا ف۲۳۸ اور وہ گنہگار تھے اور

مَا كَانَ رَبُّكَ لِیُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ لَوْ شَآءَ

تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بےوجہ ہلاک کردے اور ان کے لوگ اچھے ہوں اور اگر

رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۙ اِلَّا مَنْ

تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت کر دیتا ف۲۳۹ اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے ف۲۴۰ مگر جن

رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ

پر تمہارے رب نے رحم کیا ف۲۴۱ اور لوگ اسی لیے بنائے ہیں ف۲۴۲ اور تمہارے رب کی بات پوری ہوچکی کہ بےشک ضرور جہنم بھر دوں گا

ف۲۳۲ دن کے دو کناروں سے صبح و شام مراد ہیں۔ زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے۔ صبح کی نماز ''فجر'' اور شام کی نماز ''ظہر و عصر'' ہیں۔ ف۲۳۳ اور رات کے حصوں کی نمازیں ''مغرب و عشاء'' ہیں۔ ف۲۳۴ نیکیوں سے مراد یا یہی پنجگانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق طاعتیں یا ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' پڑھنا۔ مسئلہ: آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لیے کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر و استغفار یا اور کچھ۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں کے لیے جو ان کے درمیان واقع ہوں جبکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے۔ شانِ نزول: ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی اس پر وہ نادم ہوا اور رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لیے نیکیوں کا کفارہ ہونا کیا خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا: نہیں، سب کے لیے۔ ف۲۳۵ یعنی پہلی امتوں میں جو ہلاک کی گئیں۔ ف۲۳۶ معنی یہ ہیں کہ ان امتوں میں ایسے اہلِ خیر نہیں ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فساد کرنے سے روکتے اور گناہوں سے منع کرتے اسی لیے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ ف۲۳۷ وہ انبیاء پر ایمان لائے، ان کے احکام پر فرمانبردار رہے اور لوگوں کو فساد سے روکتے رہے۔ ف۲۳۸ اور تَنَعُّم و تَلَذُّذ (عیش و لذات) اور خواہشات و شہوات کے عادی ہو گئے اور کفر و معاصی میں ڈوبے رہے۔ ف۲۳۹ تو سب ایک دین پر ہوتے ف۲۴۰ کوئی کسی دین پر کوئی کسی پر۔ ف۲۴۱ وہ دینِ حق پر

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ

جنوں اور آدمیوں کو ملا کر ف۲۴۳ اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں

مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى

جس سے تمہارا دل ٹھہرائیں ف۲۴۴ اور اس سورت میں تمہارے پاس حق آیا ف۲۴۵ اور مسلمانوں کو

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا

پند و نصیحت ف۲۴۶ اور کافروں سے فرماؤ تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ ف۲۴۷ ہم اپنا

عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ

کام کرتے ہیں ف۲۴۸ اور راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھتے ہیں ف۲۴۹ اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور

الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ

زمین کے غیب ف۲۵۰ اور اسی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے تو اس کی بندگی کرو اور اس پر بھروسہ رکھو اور تمہارا رب

ع ۱۰ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

تمہارے کاموں سے غافل نہیں

آیاتها ۱۱۱ | ۱۲ سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ ۵۳ | رکوعاتها ۱۲

سورۂ یوسف مکیہ ہے، اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ ۟ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ف۲ بے شک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا

متفق رہیں گے اور اس میں اختلاف نہ کریں گے۔ ف۲۴۲ یعنی اختلاف والے اختلاف کے لیے اور رحمت والے اتفاق کے لیے۔ ف۲۴۳ کیونکہ اس کو علم ہے کہ باطل کے اختیار کرنے والے بہت ہوں گے۔ ف۲۴۴ اور انبیاء کے حال اور ان کی امتوں کے سلوک دیکھ کر آپ کو اپنی قوم کی ایذاء کا برداشت کرنا اور اس پر صبر فرمانا آسان ہو۔ ف۲۴۵ اور انبیاء اور ان کی امتوں کے تذکرے واقع کے مطابق بیان ہوئے جو دوسری کتابوں اور دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں یعنی جو واقعات بیان فرمائے گئے وہ حق بھی ہیں۔ ف۲۴۶ بھی کہ گزری ہوئی امتوں کے حالات اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں۔ ف۲۴۷ عنقریب اس کا نتیجہ پالو گے۔ ف۲۴۸ جس کا ہمیں ہمارے رب نے حکم دیا۔ ف۲۴۹ تمہارے انجام کار کی۔ ف۲۵۰ اس سے کچھ چھپ نہیں سکتا۔ ف۱ سورۂ یوسف مکیہ ہے اس میں بارہ رکوع اور ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار چھ سو کلمے اور سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ حرف ہیں۔ **شانِ نزول:** علماء یہود نے اشرافِ عرب سے کہا تھا کہ سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کرو کہ اولادِ حضرت یعقوب ملکِ شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور ان کے وہاں جا کر آباد ہونے کا کیا سبب ہوا اور حضرت یوسف علیہ

تَعْقِلُوْنَ ۝۲ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

کہ تم سمجھو ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں ف۳ اس لیے کہ ہم نے تمہاری طرف

هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۳ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ

اس قرآن کی وحی بھیجی اگرچہ بے شک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی یاد کرو جب یوسف نے

لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ

اپنے باپ ف۴ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انھیں

لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝۴ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا

اپنے لیے سجدہ کرتے دیکھا ف۵ کہا اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ف۶ کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال

لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۵ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ

چلیں گے ف۷ بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ف۸ اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا ف۹

الصلوٰۃ والتسلیمات کا واقعہ کیا ہے؟ اس پر یہ سورۃ مبارکہ نازل ہوئی۔ ف۲ جس کا اِعجاز ظاہر اور مِنْ عِنْدِاللّٰہ (اللّٰہ کی طرف سے) ہونا واضح اور معانی اہلِ علم کے نزدیک غیر مُشتَبہ ہیں اور اس میں حلال وحرام حدود و احکام صاف بیان فرمائے گئے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں متقدمین کے احوال روشن طور پر مذکور ہیں اور حق و باطل کو ممتاز کر دیا گیا ہے۔ ف۳ جو بہت سے عجائب و غرائب اور حکمتوں اور عبرتوں پر مشتمل ہے اور اس میں دین و دنیا کے بہت فوائد اور سلاطین و رعایا اور علماء کے احوال اور عورتوں کے خصائص اور دشمنوں کی ایذاؤں پر صبر اور ان پر قابو پانے کے بعد ان سے تجاوز کرنے کا نفیس بیان ہے، جس سے سننے والے میں نیک سیرتی اور پاکیزہ خصائل پیدا ہوتے ہیں۔ صاحبِ بَحرُ الحقائق نے کہا کہ اس بیان کا احسن ہونا اس سبب سے ہے کہ یہ قصہ انسان کے احوال کے ساتھ کمال مُشابہت رکھتا ہے، اگر یوسف سے دل کو اور یعقوب سے روح کو اور راحیل سے نفس کو، برادرانِ یوسف سے قوی حواس کو تعبیر کیا جائے اور تمام قصہ کو انسانوں کے حالات سے مُطابقت دی جائے چنانچہ انہوں نے وہ مطابقت بیان بھی کی ہے جو یہاں بنظرِ اختِصار درج نہیں کی جاسکتی۔ ف۴ حضرت یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام ف۵ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ آسمان سے گیارہ ستارے اترے اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں، ان سب نے آپ کو سجدہ کیا۔ یہ خواب شبِ جمعہ کو دیکھا، یہ رات شبِ قدر تھی۔ ستاروں کی تعبیر آپ کے گیارہ بھائی ہیں اور سورج آپ کے والد اور چاند آپ کی والدہ یا خالہ، آپ کی والدہ ماجدہ کا نام راحیل ہے۔ سُدِّی کا قول ہے کہ چونکہ راحیل کا انتقال ہو چکا تھا اس لیے قمر سے آپ کی خالہ مراد ہیں اور سجدہ کرنے سے تواضع کرنا اور مطیع ہونا مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حقیقۃً سجدہ ہی مراد ہے کیونکہ اُس زمانہ میں سلام کی طرح سجدۂ تحیّت (تعظیمی سجدہ) تھا۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف اس وقت بارہ سال کی تھی اور سات اور سترہ کے قول بھی آئے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ محبت تھی اس لیے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام اس پر مطلع تھے اس لیے جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواب دیکھا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے ف۶ کیونکہ وہ اس کی تعبیر کو سمجھ لیں گے۔ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ اللّٰہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت کے لیے برگزیدہ فرمائے گا اور دارَین کی نعمتیں اور شرف عنایت کرے گا اس لیے آپ کو بھائیوں کے حسد کا اندیشہ ہوا اور آپ نے فرمایا: ف۷ اور تمہاری ہلاکت کی کوئی تدبیر سوچیں گے۔ ف۸ ان کو کید و حسد پر ابھارے گا۔ اس میں اِیما (اشارہ) ہے کہ برادرانِ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایذا و ضرر پر اقدام کریں گے تو اس کا سبب وسوسۂ شیطان ہوگا۔ (خازن) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: رسول کریم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: اچھا خواب اللّٰہ کی طرف سے ہے، چاہئے کہ اسکو محبّ سے بیان کیا جاوے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی دیکھنے والا وہ خواب دیکھے تو چاہئے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے اور یہ پڑھے: ”اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا“ ف۹ اِجتِباء یعنی اللّٰہ

وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ

اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا ف۱۰ اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے

يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

گھر والوں پر ف۱۱ جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی ف۱۲ بے شک تیرا رب

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۷﴾ اِذْ

علم و حکمت والا ہے بے شک یوسف اور اس کے بھائیوں میں ف۱۳ پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ف۱۴ جب

قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا

بولے ف۱۵ کہ ضرور یوسف اور اس کا بھائی ف۱۶ ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں ف۱۷ بے شک ہمارے باپ

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۚۖ ﴿۸﴾ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ

صراحۃً ان کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ف۱۸ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ ف۱۹ کہ تمہارے باپ کا منہ صرف تمہاری ہی

تعالیٰ کا کسی بندے کو برگزیدہ کر لینا یعنی چن لینا، اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی بندے کو فیضِ ربانی کے ساتھ مخصوص کرے جس سے اس کو طرح طرح کے کرامات وکمالات بے سعی ومحنت حاصل ہوں۔ یہ مرتبہ انبیاء کے ساتھ خاص ہے اور ان کی بدولت ان کے مقربین، صدیقین وشہداء وصالحین بھی اس نعمت سے سرفراز کئے جاتے ہیں۔ ف۱۰ علم وحکمت عطا کرے گا اور کتبِ سابقہ اور اَحادیث انبیاء کے غوامض کشف (بھید ظاہر) فرمائے گا اور مفسرین نے اس سے تعبیرِ خواب بھی مراد لی ہے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام تعبیرِ خواب کے بڑے ماہر تھے۔ ف۱۱ نبوت عطا فرما کر، جو اعلیٰ مناصب میں سے ہے اور خلق کے تمام منصب اس سے فروتر (کمتر) ہیں اور سلطنتیں دے کر دین ودنیا کی نعمتوں سے سرفراز کر کے۔ ف۱۲ کہ انہیں نبوت عطا فرمائی۔ بعض مفسرین نے فرمایا: اس نعمت سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو نارِ نمرود سے خلاصی دی اور اپنا خلیل بنایا اور حضرت اسحٰق علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت یعقوب اور اَسباط عنایت کئے۔ ف۱۳ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کی پہلی بی بی لَیا بنت لیان آپ کے ماموں کی بیٹی ہیں، ان سے آپ کے چھ فرزند ہوئے: رُوبیل، شمعون، لاوِی، یہوذا، زَبولون، یَشجُر اور چار بیٹے حرم (باندیوں) سے ہوئے: دان، نَفتالی، جاد، آشِر، ان کی مائیں زُلفہ اور بُلہہ۔ "لیا" کے انتقال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کی بہن راحیل سے نکاح فرمایا، ان سے دو فرزند ہوئے: یوسف، بنیامین۔ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے ہیں۔ انہیں کو "اسباط" کہتے ہیں۔ ف۱۴ پوچھنے والوں سے یہود مراد ہیں جنہوں نے رسول کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کا حال اور اولادِ حضرت یعقوب علیہ السلام کے خطۂ کنعان سے سرزمینِ مصر کی طرف منتقل ہونے کا سبب دریافت کیا تھا۔ جب سیدِ عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات بیان فرمائے اور یہود نے ان کو توریت کے مطابق پایا تو انہیں حیرت ہوئی کہ سیدِ عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے کتابیں پڑھنے اور علماء واَحبار کی مجلس میں بیٹھنے اور کسی سے کچھ سیکھنے کے بغیر اس قدر صحیح واقعات کیسے بیان فرمائے! یہ دلیل ہے کہ آپ ضرور نبی ہیں اور قرآن پاک ضرور وحیٔ الٰہی ہے اور اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو علمِ قدس سے مشرف فرمایا، علاوہ بریں اس واقعہ میں بہت سی عبرتیں اور نصیحتیں اور حکمتیں ہیں۔ ف۱۵ برادرانِ حضرت یوسف ف۱۶ حقیقی بنیامین ف۱۷ قوی ہیں، زیادہ کام آسکتے ہیں، زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام چھوٹے ہیں کیا کام کر سکتے ہیں؟ ف۱۸ اور یہ بات ان کے خیال میں نہ آئی کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کا ان کی صِغرسنی میں انتقال ہو گیا اس لیے وہ مزید شفقت ومحبت کے مورد (مستحق) ہوئے اور ان میں رُشد ونَجابت (بزرگی) کی وہ نشانیاں پائی جاتی ہیں جو دوسرے بھائیوں میں نہیں ہیں۔ یہ سبب ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ زیادہ محبت ہے۔ یہ سب باتیں خیال میں نہ لا کر انہیں اپنے والد ماجد کا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ محبت فرمانا شاق گزرا اور انہوں نے باہم مل کر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے ہمارے والد صاحب کو ہماری طرف زیادہ اِلتفات ہو۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ شیطان بھی اس مجلسِ مشورہ میں شریک ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے قتل کی رائے دی اور گفتگوئے مشورہ اس طرح ہوئی ف۱۹ آبادیوں سے دور۔

اَبِیۡكُمۡ وَ تَكُوۡنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ قَوۡمًا صٰلِحِیۡنَ ﴿۹﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ لَا

طرف رہے ف۲۰ اور اس کے بعد پھر نیک ہوجانا ف۲۱ ان میں ایک کہنے والا ف۲۲ بولا

تَقۡتُلُوۡا یُوۡسُفَ وَ اَلۡقُوۡهُ فِیۡ غَیٰبَتِ الۡجُبِّ یَلۡتَقِطۡهُ بَعۡضُ السَّیَّارَةِ

یوسف کو مارو نہیں ف۲۳ اور اسے اندھے (گہرے تاریک) کنویں میں ڈال دو کہ کوئی راہ چلتا اسے آکر لے جائے ف۲۴

اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِیۡنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوۡا یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاۡمَنَّا عَلٰی یُوۡسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ

اگر تمہیں کرنا ہے ف۲۵ بولے اے ہمارے باپ آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملہ میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ہم تو اس کے

لَنٰصِحُوۡنَ ﴿۱۱﴾ اَرۡسِلۡهُ مَعَنَا غَدًا یَّرۡتَعۡ وَ یَلۡعَبۡ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۱۲﴾

خیر خواہ ہیں کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ میوے کھائے اور کھیلے ف۲۶ اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں ف۲۷

قَالَ اِنِّیۡ لَیَحۡزُنُنِیۡۤ اَنۡ تَذۡهَبُوۡا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنۡ یَّاۡكُلَهُ الذِّئۡبُ وَ اَنۡتُمۡ

بولا بے شک مجھے رنج دے گا کہ تم اسے لے جاؤ ف۲۸ اور ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھالے ف۲۹ اور تم

عَنۡهُ غٰفِلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوۡا لَئِنۡ اَكَلَهُ الذِّئۡبُ وَ نَحۡنُ عُصۡبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا

اس سے بے خبر رہو ف۳۰ بولے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے اور ہم ایک جماعت ہیں جب تو ہم کسی

لَّخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوۡا بِهٖ وَ اَجۡمَعُوۡۤا اَنۡ یَّجۡعَلُوۡهُ فِیۡ غَیٰبَتِ الۡجُبِّ ۚ

مصرف (کام) کے نہیں ف۳۱ پھر جب اسے لے گئے ف۳۲ اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے (تاریک گہرے) کنویں میں ڈال دیں ف۳۳

بس یہی صورتیں ہیں جن سے ف۲۰ اور انہیں فقط تمہاری ہی محبت ہو اور کی نہیں۔ ف۲۱ اور توبہ کر لینا۔ ف۲۲ یعنی یہوذا یا روبیل۔ ف۲۳ کیونکہ قتل گناہِ عظیم ہے۔ ف۲۴ یعنی کوئی مسافر وہاں گزرے اور کسی ملک کو انہیں لے جائے، اس سے بھی غرض حاصل ہے کہ نہ وہ یہاں رہیں گے نہ والد صاحب کی نظرِ عنایت اس طرح ان پر ہوگی۔ ف۲۵ اس میں اشارہ ہے کہ چاہئے تو یہ کہ کچھ بھی نہ کرو لیکن اگر تم نے ارادہ ہی کرلیا ہے تو بس اتنے ہی پر اِکتفا کرو۔ چنانچہ سب اس پر متفق ہوگئے اور اپنے والد سے ف۲۶ یعنی تفریح کے حلال مشاغل سے لطف اندوز ہوں مثل شکار اور تیر اندازی وغیرہ کے۔ ف۲۷ ان کی پوری نگہداشت رکھیں گے۔ ف۲۸ کیونکہ ان کی ایک ساعت کی جدائی گوارا نہیں ہے۔ ف۲۹ کیونکہ اس سرزمین میں بھیڑیے اور درندے بہت ہیں۔ ف۳۰ اور اپنی سیر و تفریح میں مشغول ہو جاؤ۔ ف۳۱ لہٰذا انہیں ہمارے ساتھ بھیج دیجئے۔ تقدیر الٰہی یونہی تھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی اور وقتِ روانگی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص جو حریرِ جنت (جنتی ریشم) کی تھی اور جس وقت کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے اتار کر آگ میں ڈالا گیا تھا حضرت جبریل علیہ السلام نے وہ قمیص آپ کو پہنائی تھی، وہ قمیص مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اسحٰق علیہ السلام کو اور ان سے ان کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچی تھی، وہ قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام نے تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈال دی۔ ف۳۲ اس طرح کہ جب تک حضرت یعقوب علیہ السلام انہیں دیکھتے رہے وہاں تک تو وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے کندھوں پر سوار کئے ہوئے عزت و آرام کے ساتھ لے گئے، جب دور نکل گئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نظروں سے غائب ہوگئے تو انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین پر دے پٹکا اور دلوں میں جو عداوت تھی وہ ظاہر ہوئی، جس کی طرف جاتے تھے وہ مارتا تھا اور طعنے دیتا تھا اور خواب جو کسی طرح انہوں نے سن پایا تھا اس پر تشنیع کرتے تھے اور کہتے تھے اپنے خواب کو بلا وہ اب تجھے ہمارے ہاتھوں سے چھڑائے (چھڑائے)۔ جب سختیاں حد کو پہنچیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے یہوذا سے کہا: خدا سے ڈر! اور ان لوگوں کو ان زیادتیوں سے روک! یہوذا نے اپنے بھائیوں

وَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ (۱۵) وَجَآءُوْۤ
اور ہم نے اسے وحی بھیجی ف۳۴ کہ ضرور تو انھیں ان کا یہ کام جتا دے گا ف۳۵ ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہوں گے ف۳۶ اور رات ہوئے

اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ (۱۶) قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا
اپنے باپ کے پاس روتے آئے ف۳۷ بولے اے ہمارے باپ ہم دوڑ کرتے نکل گئے ف۳۸ اور یوسف کو

یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا
اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ

صٰدِقِیْنَ (۱۷) وَجَآءُوْ عَلٰی قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ
ہم سچے ہوں ف۳۹ اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے ف۴۰ کہا بلکہ تمہارے دلوں نے

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ (۱۸) وَ
ایک بات تمہارے واسطے بنالی ہے ف۴۱ تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو ف۴۲ اور

سے کہا کہ تم نے مجھ سے کیا عہد کیا تھا؟ یاد کرو، قتل کی نہیں ٹھہری تھی، تب وہ ان حرکتوں سے باز آئے۔ ف۳۳ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ یہ کنواں کنعان سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر حوالی بیت المقدس (بیت المقدس کے اردگرد) یا سرزمینِ اُردن میں واقع تھا۔ اوپر سے اس کا منہ تنگ تھا اور اندر سے فراخ۔ حضرت یوسف علیہ الصلٰوۃ والسلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر، قمیص اتار کر، کنوئیں میں چھوڑا، جب وہ اس کی نصف گہرائی تک پہنچے تو رسی چھوڑ دی تاکہ آپ پانی میں گر کر ہلاک ہوجائیں۔ حضرت جبریلِ امین بحکمِ الٰہی پہنچے اور انہوں نے آپ کو ایک پتھر پر بٹھا دیا جو کنوئیں میں تھا اور آپ کے ہاتھ کھول دیئے اور روانگی کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قمیص جو تعویذ بنا کر آپ کے گلے میں ڈال دیا تھا وہ کھول کر آپ کو پہنا دیا، اس سے اندھیرے کنوئیں میں روشنی ہوگئی۔ سبحان اللہ انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کے مبارک اجسادِ شریفہ میں کیا برکت ہے کہ ایک قمیص جو اس بابرکت بدن سے مَس ہوا اس نے اندھیرے کنویں کو روشن کردیا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ ملبوسات اور آثارِ مقبولانِ حق سے برکت حاصل کرنا شرع میں ثابت اور انبیاء کی سنت ہے۔ ف۳۴ بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام کے یابطریقِ الہام کہ آپ غمگین نہ ہوں ہم آپ کو عمیق چاہ (گہرے کنویں) سے بلند جاہ (بلند مرتبے) پر پہنچائیں گے اور تمہارے بھائیوں کو حاجت مند بنا کر تمہارے پاس لائیں گے اور انہیں تمہارے زیرِ فرمان کریں گے اور ایسا ہوگا۔ ف۳۵ جو انہوں نے اس وقت تمہارے ساتھ کیا۔ ف۳۶ کہ تم یوسف ہو۔ کیونکہ اس وقت آپ کی شان ایسی رفیع ہوگی، آپ اس مسندِ سلطنت وحکومت پر ہوں گے کہ وہ آپ کو نہ پہچانیں گے۔ الحاصل برادرانِ یوسف علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال کر واپس ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قمیص جو اتار لیا تھا اس کو ایک بکری کے بچہ کے خون میں رنگ کر ساتھ لے لیا۔ ف۳۷ جب مکان کے قریب پہنچے ان کے چیخنے کی آواز حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنی تو گھبرا کر باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے میرے فرزندو! کیا تمہیں بکریوں میں کچھ نقصان ہوا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا پھر کیا مصیبت پہنچی اور یوسف کہاں ہیں؟ ف۳۸ یعنی ہم آپس میں ایک دوسرے سے دوڑ کرتے تھے کہ کون آگے نکلے اس دوڑ میں ہم دور نکل گئے ف۳۹ کیونکہ نہ ہمارے ساتھ کوئی گواہ ہے نہ کوئی ایسی دلیل وعلامت ہے جس سے ہماری راست گوئی (سچائی) ثابت ہو۔ ف۴۰ اور قمیص کو پھاڑنا بھول گئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام وہ قمیص اپنے چہرہ مبارک پر رکھ کر بہت روئے اور فرمایا: عجب طرح کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو کھا تو گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک بھیڑیا پکڑ لائے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ یہ بھیڑیا ہے جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کھایا ہے آپ نے اس بھیڑیے سے دریافت فرمایا: وہ بحکمِ الٰہی گویا ہو کر کہنے لگا: حضور نہ میں نے آپ کے فرزند کو کھایا اور نہ انبیاء کے ساتھ کوئی بھیڑیا ایسا کرسکتا ہے۔ حضرت نے اس بھیڑیے کو چھوڑ دیا اور بیٹوں سے ف۴۱ اور واقعہ اس کے خلاف ہے۔ ف۴۲ حضرت یوسف علیہ الصلٰوۃ والسلام تین روز کنویں میں رہے، اس کے بعد اللہ نے انہیں اس سے نجات عطا فرمائی۔

جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا
ایک قافلہ آیا ف۴۳ انھوں نے اپنا پانی لانے والا بھیجا ف۴۴ تو اس نے اپنا ڈول ڈالا ف۴۵ بولا آہا کیسی خوشی کی بات ہے یہ تو
غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ
ایک لڑکا ہے اور اسے ایک پونجی بنا کر چھپالیا ف۴۶ اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور بھائیوں نے اسے کھوٹے
بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَقَالَ ع ۱۲
داموں گنتی کے روپوں پر بیچ ڈالا ف۴۷ اور انھیں اس میں کچھ رغبت نہ تھی ف۴۸ اور مصر کے
الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ
جس شخص نے اسے خریدا وہ اپنی عورت سے بولا ف۴۹ انھیں عزت سے رکھ ف۵۰ شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے ف۵۱
اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ
یا ان کو ہم بیٹا بنالیں ف۵۲ اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جماؤ (رہنے کو ٹھکانا) دیا اور اس لیے کہ اسے
تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
باتوں کا انجام سکھائیں ف۵۳ اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے مگر اکثر آدمی

ف۴۳ جو مدین سے مصر کی طرف جارہا تھا وہ راستہ بہک کر اس جنگل میں آپڑا جہاں آبادی سے بہت دور یہ کنواں تھا اور اس کا پانی کھاری تھا مگر حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت سے میٹھا ہوگیا، جب وہ قافلہ والے اس کنویں کے قریب اترے تو ف۴۴ جس کا نام مالک بن ذُعر خزاعی تھا، یہ شخص مدین کا رہنے والا تھا، جب وہ کنویں پر پہنچا ف۴۵ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ ڈول پکڑ لیا اور اس میں لٹک گئے، مالک نے ڈول کھینچا، آپ باہر تشریف لائے، اس نے آپ کا حُسنِ عالم افروز دیکھا تو نہایت خوشی میں آکر اپنے یاروں کو مژدہ دیا ف۴۶ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جو اس جنگل میں اپنی بکریاں چراتے تھے وہ دیکھ بھال رکھتے تھے آج جو انہوں نے یوسف علیہ السلام کو کنویں میں نہ دیکھا تو انہیں تلاش ہوئی اور قافلہ میں پہنچے وہاں انہوں نے مالک بن ذُعر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس سے کہنے لگے کہ یہ غلام ہے، ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے، کسی کام کا نہیں ہے، نافرمان ہے، اگر خریدو تو ہم اسے سستا بیچ دیں گے، پھر اسے کہیں اتنی دور لے جانا کہ اس کی خبر بھی ہمارے سننے میں نہ آئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ان کے خوف سے خاموش کھڑے رہے اور آپ نے کچھ نہ فرمایا۔
ف۴۷ جن کی تعداد بقول قتادہ بیس درہم تھی۔ ف۴۸ پھر مالک بن ذُعر اور اس کے ساتھی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصر میں لائے، اس زمانہ میں مصر کا بادشاہ ریّان بن ولید بن نزوان عملیقی تھا اور اس نے اپنی عنانِ سلطنت قطفیر مصری کے ہاتھ میں دے رکھی تھی، تمام خزائن اسی کے تحتِ تصرُّف تھے، اس کو عزیز مصر کہتے تھے اور وہ بادشاہ کا وزیر اعظم تھا، جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں بیچنے کے لیے لائے گئے تو ہر شخص کے دل میں آپ کی طلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی تا آنکہ آپ کے وزن کے برابر سونا، اتنی ہی چاندی، اتنا ہی مشک، اتنا ہی حریر، قیمت مقرر ہوئی اور آپ کا وزن چار سو رطل تھا اور عمر شریف اس وقت تیرہ یا سترہ سال کی تھی عزیز مصر نے اس قیمت پر آپ کو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا، دوسرے خریدار اس کے مقابلہ میں خاموش ہوگئے۔
ف۴۹ جس کا نام زلیخا تھا ف۵۰ قیام گاہ نفیس ہو، لباس و خوراک اعلیٰ قسم کی ہو۔ ف۵۱ اور وہ ہمارے کاموں میں اپنے تدبُّر و دانائی سے ہمارے لیے نافع اور بہتر مددگار ہوں اور امورِ سلطنت و ملک داری کے سرانجام میں ہمارے کام آئیں کیونکہ رُشد کے آثار ان کے چہرے سے نمودار ہیں۔ ف۵۲ یہ قطفیر نے اس لیے کہا کہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ ف۵۳ یعنی خوابوں کی تعبیر۔

يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی

نہیں جانتے اور جب اپنی پوری قوت کو پہنچا ۵۴ ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا ۵۵ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ

نیکوں کو اور وہ جس عورت ۵۶ کے گھر میں تھا اس نے اسے لبھایا کہ اپنا آپا نہ روکے ۵۷ اور دروازے سب بند

الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْۤ اَحْسَنَ

کردیے ۵۸ اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں ۵۹ کہا اللہ کی پناہ ۶۰ وہ عزیز تو میرا رب یعنی پرورش کرنے والا ہے

مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ

اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ۶۱ بے شک ظالموں کا بھلا نہیں ہوتا اور بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر

اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ

اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا ۶۲ ہم نے یوں ہی کیا کہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں ۶۳ بے شک وہ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ

ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ۶۴ اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے ۶۵ اور عورت نے اس کا کرتا پیچھے سے چیر لیا

وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا

اور دونوں کو عورت کا میاں ۶۶ دروازے کے پاس ملا ۶۷ بولی کیا سزا ہے اس کی جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی ۶۸

۵۴ شباب اپنی نہایت (عروج) پر آیا اور عمر شریف بقولِ ضحاک بیس سال کی اور بقولِ سُدّی تیس کی اور بقولِ کلبی اٹھارہ اور تیس کے درمیان ہوئی۔ ۵۵ یعنی علم باعمل اور فقاہت فی الدّین (دین کی کامل پہچان) عنایت کی۔ بعض علماء نے کہا کہ حکم سے قولِ صواب اور علم سے تعبیرِ خواب مراد ہے۔ بعض نے فرمایا: علم حقائق اشیاء کا جاننا اور حکمت علم کے مطابق عمل کرنا ہے۔ ۵۶ یعنی زلیخا ۵۷ اور اس کے ساتھ مشغول ہو کر اس کی ناجائز خواہش کو پورا کریں۔ زلیخا کے مکان میں یکے بعد دیگرے سات دروازے تھے۔ اس نے حضرت یوسف علیہ السلام پر تو یہ خواہش پیش کی ۵۸ مُقفّل کر ڈالے (تالے لگا دیئے) ۵۹ حضرت یوسف علیہ السلام نے ۶۰ وہ مجھے اس قباحت سے بچائے جس کی تو طلبگار ہے مُدّعا یہ تھا کہ یہ فعل حرام ہے، میں اس کے پاس جانے والا نہیں۔ ۶۱ اس کا بدلہ یہ نہیں کہ میں اس کے اہل میں خیانت کروں، جو ایسا کرے وہ ظالم ہے۔ ۶۲ مگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی بُرہان دیکھی اور اس اِرادۂ فاسدہ سے محفوظ رہے اور بُرہان عِصمتِ نبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نفوسِ طاہرہ کو اَخلاقِ ذمیمہ (بُرے اخلاق) و افعالِ رَذیلہ (گھٹیا کاموں) سے پاک پیدا کیا ہے اور اَخلاقِ شریفہ طاہرہ مقدسہ پر ان کی خِلقت فرمائی ہے اس لیے وہ ہر ناکردَنی (ناقابلِ عمل) فعل سے باز رہتے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زلیخا آپ کے درپے ہوئی اس وقت آپ نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا کہ انگشت مبارک دندانِ اقدس کے نیچے دبا کر اِجتناب کا اشارہ فرماتے ہیں۔ ۶۳ اور خیانت و زِنا سے محفوظ رکھیں۔ ۶۴ جنہیں ہم نے برگزیدہ کیا ہے اور جو ہماری طاعت میں اخلاص رکھتے ہیں۔ الحاصل جب زلیخا آپ کے درپے ہوئی تو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام بھاگے اور زلیخا ان کے پیچھے انہیں پکڑنے بھاگی حضرت جس جس دروازے پر پہنچتے جاتے تھے اس کا قُفل کھل کر گرتا چلا جاتا تھا۔ ۶۵ آخر کار زلیخا حضرت تک پہنچی اور اس نے آپ کا کرتا پیچھے سے پکڑ کر آپ کو کھینچا کہ آپ نکلنے نہ پائیں مگر آپ غالب آئے۔ ۶۶ یعنی عزیزِ مصر ۶۷ فوراً ہی زلیخا نے اپنی براءت ظاہر کرنے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے مکر سے خائف کرنے کے لیے حیلہ تراشا اور شوہر سے ۶۸ اتنا کہہ کر اسے

إِلَّآ أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ هِيَ رَٰوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي وَ

مگر یہ کہ قید کیا جائے یا دکھ کی مار ف۶۹ کہا اس نے مجھ کو لبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں ف۷۰ اور

شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَآ ج إِن كَانَ قَمِيصُهُۥ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ

عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے ف۷۱ گواہی دی اگر ان کا کرتا آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے

وَهُوَ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿٢٦﴾ وَإِن كَانَ قَمِيصُهُۥ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ

اور انھوں نے غلط کہا ف۷۲ اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ

مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿٢٧﴾ فَلَمَّا رَءَا قَمِيصَهُۥ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُۥ مِن كَيْدِكُنَّ ط

سچے ف۷۳ پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے چرا دیکھا ف۷۴ بولا بے شک یہ تم عورتوں کا چرتر (فریب) ہے

إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا سكتة وَٱسْتَغْفِرِي

بے شک تمہارا چرتر (فریب) بڑا ہے ف۷۵ اے یوسف تم اس کا خیال نہ کرو ف۷۶ اور اے عورت تو اپنے گناہ کی

لِذَنۢبِكِ صلے إِنَّكِ كُنتِ مِنَ ٱلْخَاطِـِٔينَ ﴿٢٩﴾ ع وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي ٱلْمَدِينَةِ ٱمْرَأَتُ ع ۳ ۹ ۱۴

معافی مانگ ف۷۷ بے شک تو خطاواروں میں ہے ف۷۸ اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں ف۷۹ کہ عزیز کی

اندیشہ ہوا کہ کہیں عزیز طیش میں آ کر حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے قتل کے درپے نہ ہو جائے اور یہ زلیخا کی شدّتِ محبت کب گوارا کر سکتی تھی اس لیے اس نے یہ کہا: ف۶۹ یعنی اس کو کوڑے لگائے جائیں۔ جب حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لیے قید و سزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ نے اپنی برأت کا اظہار اور حقیقت حال کا بیان ضروری سمجھا اور ف۷۰ یعنی یہ مجھ سے فعلِ قبیح کی طلبگار ہوئی میں نے اس سے انکار کیا اور میں بھاگا۔ عزیز نے کہا: یہ بات کس طرح باور کی جائے؟ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ گھر میں ایک چار مہینے کا بچہ پالنے میں تھا جو زلیخا کے ماموں کا لڑکا ہے اس سے دریافت کرنا چاہیے۔ عزیز نے کہا کہ چار مہینے کا بچہ کیا جانے اور کیسے بولے؟ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ اس کو گویائی دینے اور اس سے میری بے گناہی کی شہادت ادا کرا دینے پر قادر ہے۔ عزیز نے اس بچہ سے دریافت کیا: قدرتِ الٰہی سے وہ بچہ گویا ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی تصدیق کی اور زلیخا کے قول کو باطل بتایا۔ چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۷۱ یعنی اس بچے نے ف۷۲ کیونکہ یہ صورت بتاتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام آگے بڑھے اور زلیخا نے ان کو دفع کیا تو کُرتا آگے سے پھٹا ف۷۳ اس لیے کہ یہ حال صاف بتاتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام اس سے بھاگتے تھے اور زلیخا پیچھے سے پکڑتی تھی اس لیے کُرتا پیچھے سے پھٹا۔ ف۷۴ اور جان لیا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سچے ہیں اور زلیخا جھوٹی ہے۔ ف۷۵ پھر حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو کر عزیز نے اس طرح معذرت کی ف۷۶ اور اس پر مغموم نہ ہو بیشک تم پاک ہو اور اس کلام سے یہ بھی مطلب تھا کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کرو تا کہ چرچا نہ ہو اور شُہرہ عام نہ ہو جائے۔ فائدہ: اس کے علاوہ بھی حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی برأت کی بہت سی علامتیں موجود تھیں: ایک تو یہ کہ کوئی شریف طبیعت انسان اپنے محسن کے ساتھ اس طرح کی خیانت روا نہیں رکھتا، حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام بایں کرامتِ اخلاق کس طرح ایسا کر سکتے تھے۔ دوم یہ کہ دیکھنے والوں نے آپ کو بھاگتے آتے دیکھا اور طالب کی یہ شان نہیں ہوتی، وہ درپے ہوتا ہے، بھاگتا نہیں، بھاگتا وہی ہے جو کسی بات پر مجبور کیا جائے اور وہ اسے گوارا نہ کرے۔ سوم یہ کہ عورت نے انتہا درجہ کا سنگار کیا تھا اور وہ غیر معمولی زیب و زینت کی حالت میں تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رغبت و اہتمام محض اس کی طرف سے تھا۔ چہارم حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والتسلیمات کا تقویٰ و طہارت جو ایک دراز مدت تک دیکھا جا چکا تھا اس سے آپ کی طرف ایسے امرِ قبیح (بُرے فعل) کی نسبت کسی طرح قابل اعتبار نہیں ہو سکتی تھی، پھر عزیزِ مصر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: ف۷۷ کہ تو نے بے گناہ پر تہمت لگائی۔ ف۷۸ عزیزِ مصر نے اگرچہ اس قصہ کو بہت دبایا لیکن یہ خبر چھپ نہ سکی اور اس کا چرچا اور شُہرہ ہو ہی گیا۔ ف۷۹ یعنی شُرفاءِ مصر کی

الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ

بی بی اپنے نوجوان کا دل لبھاتی ہے بے شک ان کی محبت اس کے دل میں پیر(سما) گئی ہے ہم تو اسے صریح

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ

خود رفتہ پاتے ہیں ف۸۰ تو جب زلیخا نے ان کا چرچا(چہ میگوئی وطعن) سنا تو ان عورتوں کو بلا بھیجا ف۸۱ اور ان کے لیے

لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ

مسندیں تیار کیں ف۸۲ اور ان میں ہر ایک کو ایک چھری دی ف۸۳ اور یوسف ف۸۴ سے کہا ان پر نکل

عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ

آؤ ف۸۵ جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں ف۸۶ اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے ف۸۷ اور بولیں اللہ کو

لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿٣١﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ

پاکی ہے یہ تو جنسِ بشر سے نہیں ف۸۸ یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ زلیخا نے کہا تو یہ ہیں وہ جن پر

لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ

تم مجھے طعنہ دیتی تھیں ف۸۹ اور بے شک میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تو انھوں نے اپنے آپ کو بچایا ف۹۰ اور بے شک اگر وہ یہ کام نہ کریں گے

مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ

جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں پڑیں گے اور وہ ضرور ذلت اٹھائیں گے ف۹۱ یوسف نے عرض کی اے میرے رب مجھے قید خانہ زیادہ پسند

عورتیں ف۸۰ کہ اس آشفتگی میں اس کو اپنے ننگ و ناموس (عزت و مرتبے) اور پردے وعِفت (پاکدامنی) کا لحاظ بھی نہ رہا۔ ف۸۱ یعنی جب اس نے سنا کہ اَشرافِ مصر کی عورتیں اس کو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت پر ملامت کرتی ہیں تو اس نے چاہا کہ وہ اپنا عذر انہیں ظاہر کردے، اس لیے اس نے ان کی دعوت کی اور اشرافِ مصر کی چالیس عورتوں کو مدعو کر دیا، ان میں وہ سب بھی تھیں جنہوں نے اس پر ملامت کی تھی، زلیخا نے ان عورتوں کو بہت عزت و احترام کے ساتھ مہمان بنایا۔ ف۸۲ نہایت پُر تکلف، جن پر وہ بہت عزت و آرام سے تکیے لگا کر بیٹھیں اور دستر خوان بچھائے گئے اور قسم قسم کے کھانے اور میوے چنے گئے۔ ف۸۳ تاکہ کھانے کے لیے اس سے گوشت کاٹیں اور میوے تراشیں۔ ف۸۴ کو عمدہ لباس پہنا کر ان ف۸۵ پہلے تو آپ نے اس سے انکار کیا لیکن جب اصرار و تاکید زیادہ ہوئی تو اس کی مخالفت کے اندیشہ سے آپ کو آنا ہی پڑا۔ ف۸۶ کیونکہ انہوں نے اس جمال عالم افروز کے ساتھ نبوت ورسالت کے انوار اور تواضُع وانکسار کے آثار اور شاہانہ ہیبت واقتدار اور لذائذ اَطعِمہ (لذیذ کھانوں) اور صُوَرِ جمیلہ (حسین چہروں) کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی تعجب میں آگئیں اور آپ کی عظمت وہیبت دلوں میں بھر گئی اور حسن و جمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خود فراموشی ہوگئی ف۸۷ بجائے لیموں کے اور دل حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ایسے مشغول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اصلاً احساس نہ ہوا ف۸۸ کہ ایسا حسن و جمال بشر میں دیکھا ہی نہیں گیا اور اس کے ساتھ نفس کی یہ طہارت کہ مصر کے عالی خاندان، جمیلہ مخدرات (خوبصورت پردہ نشین عورتیں) طرح طرح کے نفیس لباسوں اور زیوروں سے آراستہ و پیراستہ سامنے موجود ہیں اور آپ کسی کی طرف نظر نہیں فرماتے اور قطعاً اِلتفات نہیں کرتے۔ ف۸۹ اب تم نے دیکھ لیا اور تمہیں معلوم ہو گیا کہ میری شیفتگی (محبت) کچھ قابل تعجب اور جائے ملامت نہیں۔ ف۹۰ اور کسی طرح میری طرف مائل نہ ہوئے۔ اس پر مصری عورتوں نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا کہ آپ زلیخا کا کہنا مان لیجئے! زلیخا بولی: ف۹۱ اور چوروں اور قاتلوں اور نافرمانوں کے ساتھ جیل میں رہیں گے کیونکہ انہوں نے میرا دل لیا اور میری نافرمانی کی اور فراق کی تلوار سے میرا خون بہایا تو یوسف علیہ السلام

اِلَىَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ

ہے اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر نہ پھیرے گا ف۹۲ تو میں ان کی طرف مائل ہوں گا

وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ

اور نادان بنوں گا تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر پھیر دیا

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ

بے شک وہی ہے سنتا جانتا ف۹۳ پھر سب کچھ نشانیاں دیکھ دکھا کر پچھلی مَت اِنھیں یہی آئی (یہی مناسب سمجھا) کہ ضرور

لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ ع ۴ ۲ ۱۴

ایک مدت تک اسے قید خانہ میں ڈالیں ف۹۴ اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے ف۹۵ ان میں ایک ف۹۶ بولا

اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ

میں نے خواب دیکھا کہ ف۹۷ شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا بولا ف۹۸ میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر

رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ

کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند کھاتے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتائیے بے شک ہم آپ کو نیکوکار

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ

دیکھتے ہیں ف۹۹ یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے

کو بھی خوشگوار کھانا پینا اور آرام کی نیند سونا مُیَسَّر نہ ہوگا جیسا میں جدائی کی تکلیفوں میں مصیبتیں جھیلتی اور صدموں میں پریشانی کے ساتھ وقت کاٹتی ہوں، یہ بھی تو کچھ تکلیف اٹھائیں، میرے ساتھ حریر (نرم وملائم ریشمی بستر) میں شاہانہ سریر (شاہی پلنگ) پر عیش گوارا نہیں ہے تو قید خانہ کے چُبھنے والے بوریئے پر ننگے جسم کو دکھانا گوارا کریں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام یہ سن کر مجلس سے اٹھ گئے اور مصری عورتیں ملامت کرنے کے بہانہ سے باہر آئیں اور ایک ایک نے آپ سے اپنی تمناؤں اور مرادوں کا اظہار کیا آپ کو ان کی گفتگو بہت ناگوار ہوئی (خازن ومدارک وحسینی) تو بارگاہِ الٰہی میں ف۹۲ اور اپنی عصمت کی پناہ میں نہ لے گا ف۹۳ جب حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سے امید پوری ہونے کی کوئی شکل نہ دیکھی تو مصری عورتوں نے زلیخا سے کہا کہ اب مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب دو تین روز حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں رکھا جائے تاکہ وہاں کی محنت ومشقت دیکھ کر انہیں نعمت وراحت کی قدر ہو اور وہ تیری درخواست قبول کریں، زلیخا نے اس رائے کو مانا اور عزیزِ مصر سے کہا کہ میں اس عبری غلام کی وجہ سے بدنام ہوگئی ہوں اور میری طبیعت اس سے نفرت کرنے لگی ہے، مناسب یہ ہے کہ ان کو قید کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ وہ خطاوار ہیں اور میں ملامت سے بری ہوں، یہ بات عزیز کے خیال میں آگئی۔ ف۹۴ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور آپ کو قید خانہ میں بھیج دیا۔ ف۹۵ ان میں سے ایک تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید بن نزوان عملیقی کا مہتمم مطبخ (باورچی خانے کا ذمہ دار) تھا اور دوسرا اس کا ساقی (شراب پلانے والا) ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا اس جرم میں دونوں قید کئے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب قید خانہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے علم کا اظہار شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتا ہوں۔ ف۹۶ جو بادشاہ کا ساقی تھا۔ ف۹۷ میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں، بادشاہ کا کاسہ میرے ہاتھ میں ہے، میں ان خوشوں سے ف۹۸ یعنی مہتمم مطبخ۔ ف۹۹ کہ آپ دن میں روزہ دار رہتے ہیں رات تمام نماز میں گزارتے ہیں جب کوئی جیل میں بیمار ہوتا ہے اس کی عیادت کرتے ہیں، اس کی خبر گیری رکھتے ہیں، جب کسی پر تنگی ہوتی ہے اس کے لیے کشائش کی راہ

قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا

پہلے تمہیں بتا دوں گا ف۱۰۰ یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے بے شک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو

یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ

اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت سے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا

اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ

ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ف۱۰۱ ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک

شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

ٹھہرائیں یہ ف۱۰۲ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ

لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ

شکر نہیں کرتے ف۱۰۳ اے میرے قیدخانہ کے دونوں ساتھیو کیا جدا جدا رب ف۱۰۴ اچھے یا ایک

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ

اللہ جو سب پر غالب ف۱۰۵ تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام جو تم نے اور تمہارے

اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ

باپ دادا نے تراش لیے ہیں ف۱۰۶ اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری حکم نہیں مگر اللہ کا

نکالتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کے تعبیر دینے سے پہلے اپنے معجزے کا اظہار اور توحید کی دعوت شروع کردی اور یہ ظاہر فرمادیا کہ علم میں آپ کا درجہ اس سے زیادہ ہے جتنا وہ لوگ آپ کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کیونکہ علمِ تعبیر ظن پر مبنی ہے اس لیے آپ نے چاہا کہ انہیں ظاہر فرمادیں کہ آپ غیب کی یقینی خبریں دینے پر قدرت رکھتے ہیں اور اس سے مخلوق عاجز ہے۔ جس کو اللّٰہ نے غیبی علوم عطا فرمائے ہوں اس کے نزدیک خواب کی تعبیر کیا بڑی بات ہے۔ اس وقت معجزے کا اظہار آپ نے اس لیے فرمایا کہ آپ جانتے تھے کہ ان دونوں میں ایک عنقریب سولی دیا جائے گا تو آپ نے چاہا کہ اس کو کفر سے نکال کر اسلام میں داخل کریں اور جہنم سے بچاویں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر عالم اپنی علمی منزلت کا اس لیے اظہار کرے کہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں تو یہ جائز ہے۔ (مدارک و خازن) ف۱۰۰ اس کی مقدار اور اس کا رنگ اور اس کے آنے کا وقت اور یہ کہ تم نے کیا کھایا یا کتنا کھایا، کب کھایا۔ ف۱۰۱ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے معجزہ کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ آپ خاندان نبوت سے ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد انبیاء ہیں، جن کا مرتبۂ علیا (بلندترین مرتبہ) دنیا میں مشہور ہے۔ اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت کو مانیں۔ ف۱۰۲ توحید اختیار کرنا اور شرک سے بچنا ف۱۰۳ اس کی عبادت بجا نہیں لاتے اور مخلوق پرستی کرتے ہیں۔ ف۱۰۴ جیسے کہ بت پرستوں نے بنا رکھے ہیں۔ کوئی سونے کا کوئی چاندی کا کوئی تانبے کا کوئی لوہے کا کوئی لکڑی کا کوئی پتھر کا کوئی اور کسی چیز کا کوئی چھوٹا کوئی بڑا مگر سب کے سب نکمے، بیکار، نہ نفع دے سکیں، نہ ضرر پہنچا سکیں، ایسے جھوٹے معبود ف۱۰۵ کہ نہ کوئی اس کا مقابل ہوسکتا ہے نہ اس کے حکم میں دخل دے سکتا ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ نظیر، سب پر اس کا حکم جاری اور سب اس کے مملوک (بندے)۔ ف۱۰۶ اور ان کا نام معبود رکھ لیا ہے باوجودیکہ وہ بے حقیقت پتھر ہیں۔

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

اس نے فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو و۱۰۷ یہ سیدھا دین ہے و۱۰۸ لیکن اکثر لوگ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ

نہیں جانتے و۱۰۹ اے قیدخانہ کے دونوں ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا و۱۱۰

وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ

رہا دوسرا و۱۱۱ وہ سولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے و۱۱۲ حکم ہوچکا اس بات کا

فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾ وَ قَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ

جس کا تم سوال کرتے تھے و۱۱۳ اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا سمجھا و۱۱۴ اس سے کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس میرا

رَبِّكَ٘ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ

ذکر کرنا و۱۱۵ تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے رب (بادشاہ) کے سامنے یوسف کا ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیل خانہ میں

سِنِیْنَ ﴿۴۲﴾ۧ وَ قَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ ع ۱۵

رہا و۱۱۶ اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں فربہ (موٹی تازی) کہ انھیں سات دبلی گائیں کھا

سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ

رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی و۱۱۷ اے درباریو

اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ

میری خواب کا جواب دو اگر تمہیں خواب کی تعبیر آتی ہو بولے پریشان

و۱۰۷ کیونکہ صرف وہی مستحقِ عبادت ہے۔ و۱۰۸ جس پر دلائل و براہین قائم ہیں۔ و۱۰۹ توحید و عبادتِ الٰہی کی دعوت دینے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیرِ خواب کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد کیا۔ و۱۱۰ یعنی بادشاہ کا ساقی تو اپنے عہدہ پر بحال کیا جائے گا اور پہلے کی طرح بادشاہ کو شراب پلائے گا اور تین خوشے جو خواب میں بیان کئے گئے ہیں یہ تین دن ہیں اتنے ہی ایام قید خانہ میں رہے گا پھر بادشاہ اس کو بلالے گا۔ و۱۱۱ یعنی مہتمِ مطبخ وطعام۔ و۱۱۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کررہے تھے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ و۱۱۳ جو میں نے کہہ دیا یہ ضرور واقع ہوگا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ حکم ٹل نہیں سکتا۔ و۱۱۴ یعنی ساقی کو۔ و۱۱۵ اور میرا حال بیان کرنا کہ قید خانہ میں ایک مظلوم بے گناہ قید ہے اور اس کی قید کو ایک زمانہ گزر چکا ہے۔ و۱۱۶ اکثر مفسرین اس طرف ہیں کہ اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے اور اس مدت کے گذرنے کے بعد جب اللہ تعالٰی کو حضرت یوسف کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا، جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے ساحروں اور کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کر کے ان سے اپنا خواب بیان کیا۔ و۱۱۷ جو ہری پر لپٹیں اور انہوں نے ہری کو سکھا دیا۔

أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ﴿٤٤﴾ وَقَالَ الَّذِي

خوابیں ہیں اور ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے اور بولا وہ جو

نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ﴿٤٥﴾

ان دونوں میں سے بچا تھا و۱۱۸ اور ایک مدت بعد اسے یاد آیا و۱۱۹ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجو ف۱۲۰

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ

اے یوسف اے صدیق ہمیں تعبیر دیجئے سات فربہ گایوں کی جنھیں سات دبلی کھاتی

عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى

ہیں اور سات ہری بالیں اور دوسری سات سوکھی و۱۲۱ شاید میں لوگوں کی طرف

النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا ۖ فَمَا

لوٹ کر جاؤں شاید وہ آگاہ ہوں و۱۲۲ کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار و۱۲۳ تو جو

حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِن

کاٹو اسے اس کی بال میں رہنے دو و۱۲۴ مگر تھوڑا جتنا کھالو و۱۲۵ پھر اس کے

بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا

بعد سات کرّے (سخت تنگی والے) برس آئیں گے و۱۲۶ کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لیے پہلے جمع کر رکھا تھا و۱۲۷ مگر تھوڑا جو

تُحْصِنُونَ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ

بچالو و۱۲۸ پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کو مینھ دیا جائے گا اور اس میں

ع ٦ يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ

رس نچوڑیں گے و۱۲۹ اور بادشاہ بولا کہ انھیں میرے پاس لے آؤ تو جب اس کے پاس ایلچی آیا و۱۳۰ کہا

و۱۱۸ یعنی ساقی۔ و۱۱۹ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا۔ ساقی نے کہا کہ ف۱۲۰ قید خانہ میں وہاں تعبیرِ خواب کے ایک عالم ہیں بس بادشاہ نے اس کو بھیج دیا وہ قید خانہ میں پہنچ کر حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرنے لگا: و۱۲۱ یہ خواب بادشاہ نے دیکھا ہے اور ملک کے تمام علماء و حکماء اس کی تعبیر سے عاجز رہے ہیں حضرت اس کی تعبیر ارشاد فرمائیں۔ و۱۲۲ خواب کی تعبیر سے اور آپ کے علم و فضل اور مرتبت و منزلت کو جانیں اور آپ کو اس محنت سے رہا کر کے اپنے پاس بلائیں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے تعبیر دی اور و۱۲۳ اس زمانہ میں خوب پیداوار ہوگی، سات موٹی گایوں اور سات سبز بالیوں سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔ و۱۲۴ تاکہ خراب نہ ہو اور آفات سے محفوظ رہے۔ و۱۲۵ اس پر سے بھوسی اتار لو اور اسے صاف کر لو باقی کو ذخیرہ بنا کر محفوظ کر لو۔ و۱۲۶ جن کی طرف دبلی گایوں اور سوکھی بالوں میں اشارہ ہے۔ و۱۲۷ اور ذخیرہ کر لیا تھا۔ و۱۲۸ بیج کے لیے تاکہ اس سے کاشت کرو۔ و۱۲۹ انگور کا اور تل، زیتون کے تیل نکالیں گے، یہ سال کثیر الخیر ہوگا، زمین سرسبز و شاداب ہوگی، درخت خوب پھلیں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے یہ تعبیر سن کر

ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ؕ

اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ ف۱۳۱ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے

اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ۞۵۰ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ

بے شک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے ف۱۳۲ بادشاہ نے کہا اے عورتو تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا

عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ

جی (دل) لبھانا چاہا بولیں اللہ کو پاکی ہے ہم نے ان میں کوئی بدی نہ پائی عزیز کی عورت ف۱۳۳

الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ٘ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ

بولی اب اصلی بات کھل گئی میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تھا اور وہ بے شک

الصّٰدِقِیْنَ ۞۵۱ ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ

سچے ہیں ف۱۳۴ یوسف نے کہا یہ میں نے اس لیے کیا کہ عزیز کو معلوم ہوجائے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہ کی اور اللہ

كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ۞۵۲

دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا

واپس ہوا اور بادشاہ کی خدمت میں جا کر تعبیر بیان کی، بادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند آئی اور اسے یقین ہوا کہ جیسا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے ضرور ویسا ہی ہوگا بادشاہ کو شوق پیدا ہوا کہ اس خواب کی تعبیر خود حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے سنے۔ ف۱۳۰ اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں بادشاہ کا پیام عرض کیا تو آپ نے ف۱۳۱ یعنی اس سے درخواست کر کہ وہ پوچھے تفتیش کرے۔ ف۱۳۲ یہ آپ نے اس لیے فرمایا تا کہ بادشاہ کے سامنے آپ کی برأت اور بے گناہی معلوم ہو جائے اور یہ اس کو معلوم ہو کہ یہ قیدِ طویل بے وجہ ہوئی تا کہ آئندہ حاسدوں کو نیش زنی (برائی کرنے) کا موقع نہ ملے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دفعِ تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے۔ اب قاصد حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس سے یہ پیام لے کر بادشاہ کی خدمت میں پہنچا۔ بادشاہ نے سن کر عورتوں کو جمع کیا اور ان کے ساتھ عزیز کی عورت کو بھی۔ ف۱۳۳ زلیخا ف۱۳۴ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس پیام بھیجا کہ عورتوں نے آپ کی پاکی بیان کی اور عزیز کی عورت نے اپنے گناہ کا اقرار کرلیا، اس پر حضرت۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا وف۱۳۵ بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے وف۱۳۶

اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ

بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے وف۱۳۷ اور بادشاہ بولا انھیں میرے پاس لے آؤ کہ میں انہیں خاص اپنے

لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ

لیے چن لوں وف۱۳۸ پھر جب اس سے بات کی کہا بے شک آج آپ ہمارے یہاں معزز معتمد ہیں وف۱۳۹ یوسف نے کہا

اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا

مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بے شک میں حفاظت والا علم والا ہوں وف۱۴۰ اور یونہی ہم نے

وف۱۳۵ زلیخا کے اقرار واعتراف کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا کہ میں نے اپنی براءت کا اظہار اس لیے چاہا تھا تاکہ عزیز کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی غَیبَت (غیر موجودگی) میں اس کی خیانت نہیں کی ہے اور اس کے اہل کی حُرمَت (عزت) خراب کرنے سے مُجتَنِب (دور) رہا ہوں اور جو الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں میں ان سے پاک ہوں، اس کے بعد آپ کا خیال مبارک اس طرف گیا کہ اس میں اپنی طرف پاکی کی نسبت اور اپنی نیکی کا بیان ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں شانِ خود بینی اور خود پسندی (اپنے فخر وکمال اور تعریف) کا شائبہ بھی آئے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کی جناب میں تَواضُع و اِنکِسار (عاجزی) سے عرض کیا کہ میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا، مجھے اپنی بے گناہی پر ناز نہیں ہے اور میں گناہ سے بچنے کو اپنے نفس کی خوبی قرار نہیں دیتا نفس کی جنس کا یہ حال ہے کہ وف۱۳۶ یعنی اپنے جس مخصوص بندے کو اپنے کرم سے معصوم کرے تو اس کا برائیوں سے بچنا اللہ کے فضل ورحمت سے ہے اور معصوم کرنا اسی کا کرم ہے۔ وف۱۳۷ جب بادشاہ کو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے علم اور آپ کی امانت کا حال معلوم ہوا، اور وہ آپ کے حسنِ صبر، حسنِ ادب، قید خانے والوں کے ساتھ احسان، محنتوں اور تکلیفوں پر ثَبات و اِستِقلال (ثابت قدمی) رکھنے پر مطلع ہوا تو اس کے دل میں آپ کا بہت ہی عظیم اعتقاد پیدا ہوا وف۱۳۸ اور اپنا مخصوص بنالوں۔ چنانچہ اس نے مُعزَّزِین کی ایک جماعت بہترین سواریاں اور شاہانہ ساز وسامان اور نفیس لباس لے کر قید خانہ بھیجی تاکہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو نہایت تعظیم وتکریم کے ساتھ ایوانِ شاہی میں لائیں ان لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بادشاہ کا پیام عرض کیا آپ نے قبول فرمایا اور قید خانہ سے نکلتے وقت قیدیوں کے لیے دعا فرمائی، جب قید خانہ سے باہر تشریف لائے تو اس کے دروازہ پر لکھا: یہ بلا کا گھر، زندوں کی قبر اور دشمنوں کی بدگوئی اور سچوں کے امتحان کی جگہ ہے پھر غسل فرمایا اور پوشاک پہن کر ایوانِ شاہی کی طرف روانہ ہوئے جب قلعہ کے دروازہ پر پہنچے تو فرمایا: میرا رب مجھے کافی ہے اس کی پناہ بڑی اور اس کی ثناء برتر اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر قلعہ میں داخل ہوئے بادشاہ کے سامنے پہنچے تو یہ دعا کی کہ یارب میرے! تیرے فضل سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس کی اور دوسروں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جب بادشاہ سے نظر ملی تو آپ نے عربی میں سلام فرمایا، بادشاہ نے دریافت کیا: یہ کیا زبان ہے؟ فرمایا: یہ میرے عَمّ (چچا) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زبان ہے، پھر آپ نے اس کو عِبرانی زبان میں دعا دی۔ اس نے دریافت کیا: یہ کون سی زبان ہے؟ فرمایا: یہ میرے ابّا کی زبان ہے۔ بادشاہ یہ دونوں زبانیں نہ سمجھ سکا باوجودیکہ وہ ستر زبانیں جانتا تھا، پھر اس نے جس زبان میں حضرت سے گفتگو کی آپ نے اسی زبان میں اس کو جواب دیا، اس وقت آپ کی عمر شریف تیس سال کی تھی، اس عمر میں یہ وُسعتِ علوم دیکھ کر بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی اور اس نے آپ کو اپنے برابر جگہ دی۔ وف۱۳۹ بادشاہ نے درخواست کی کہ حضرت اس کے خواب کی تعبیر اپنی زبان مبارک سے سنا دیں حضرت نے اس خواب کی پوری تفصیل بھی سنادی جس جس شان سے کہ اس نے دیکھا تھا، باوجودیکہ آپ سے یہ خواب پہلے مُجمَلاً (مختصراً) بیان کیا گیا تھا۔ اس پر بادشاہ کو بہت تعجب ہوا! کہنے لگا کہ آپ نے میرا خواب ہو بہو بیان فرمادیا خواب تو عجیب تھا ہی مگر آپ کا اس طرح بیان فرمادینا اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے، اب تعبیر ارشاد ہو جائے، آپ نے تعبیر بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اب لازم یہ ہے کہ غلّے جمع کیے جائیں اور ان فراخی کے سالوں میں کثرت سے کاشت کرائی جائے اور غلّے مع بالیوں کے محفوظ رکھے جائیں اور رعایا کی پیداوار میں سے خُمُس (پانچواں حصہ) لیا جائے اس سے جو جمع ہوگا وہ مصر وحوالیٔ مصر (مصر کے اِردگرد) کے باشندوں کے لیے کافی ہوگا اور پھر خلقِ خدا ہر ہر طرف سے تیرے پاس غلّہ خریدنے آئے گی اور تیرے یہاں اتنے خزائن واموال جمع ہوں گے جو تجھ سے پہلوں کے لیے جمع نہ ہوئے، بادشاہ نے کہا: یہ انتظام کون کرے گا؟ وف۱۴۰ یعنی اپنی قَلمرَو (سلطنت) کے تمام خزانے میرے

لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا

یوسف کو اس ملک پر قدرت بخشی اس میں جہاں چاہے رہے ف۱۴۱ ہم اپنی رحمت ف۱۴۲ جسے

مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

چاہیں پہنچائیں اور ہم نیکوں کا نیگ (اَجر) ضائع نہیں کرتے اور بے شک آخرت کا ثواب ان کے لیے بہتر جو

سپرد کردے، بادشاہ نے کہا: آپ سے زیادہ اس کا مُسْتَحِق اور کون ہوسکتا ہے اور اس نے اس کو منظور کیا۔ مسائل: احادیث میں طلبِ اِمارت (حکومت) کی ممانعت آئی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جب ملک میں اہل موجود ہوں اور اِقامتِ احکامِ الٰہی کسی ایک شخص کے ساتھ خاص نہ ہو اس وقت امارت طلب کرنا مکروہ ہے لیکن جب ایک ہی شخص اہل ہو تو اس کو احکامِ الٰہیہ کی اقامت کے لیے امارت طلب کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حال میں تھے، آپ رسول تھے، امت کے مَصَالح (فائدوں) کے عالِم تھے، یہ جانتے تھے کہ قحط شدید ہونے والا ہے جس میں خَلق کو راحت و آسائش پہنچانے کی یہی سَبِیل (راہ) ہے کہ عِنانِ حکومت (نظامِ حکومت) کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لیے آپ نے امارت طلب فرمائی۔ مسئلہ: ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدے قبول کرنا بہ نیتِ اقامتِ عدل جائز ہے۔ مسئلہ: اگر احکامِ دین کا اِجْرَاء (نفاذ) کافر یا فاسق بادشاہ کی تَمْکِیْن (طاقت) کے بغیر نہ ہو سکے تو اس میں اس سے مدد لینا جائز ہے۔ مسئلہ: اپنی خوبیوں کا بیان تَفَاخُر و تَکَبُّر کے لیے ناجائز ہے لیکن دوسروں کو نفع پہنچانے یا خَلق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لیے اگر اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں اسی لیے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں۔ ف۱۴۱ سب ان کے تحتِ تَصَرُّف (اختیار میں) ہے۔ امارت طلب کرنے کے ایک سال بعد بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلا کر آپ کی تاج پوشی کی اور تلوار اور مہر آپ کے سامنے پیش کی اور آپ کو طلائی تخت پر تخت نشین کیا جو جواہرات سے مُرَصَّع تھا اور اپنا ملک آپ کو تَفْوِیْض (سپرد) کیا اور قِطْفِیر (عزیزِ مصر) کو معزول کر کے آپ کو اس کی جگہ والی بنایا اور تمام خزائن آپ کو تفویض کیے اور سلطنت کے تمام اُمور آپ کے ہاتھ میں دے دیئے اور خود مثل تابع کے ہو گیا کہ آپ کی رائے میں دخل نہ دیتا اور آپ کے ہر حکم کو مانتا۔ اسی زمانہ میں عزیزِ مصر کا انتقال ہو گیا، بادشاہ نے اس کے انتقال کے بعد زلیخا کا نکاح حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کر دیا، جب یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام زلیخا کے پاس پہنچے اور اس سے فرمایا: کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے جو تو چاہتی تھی! زلیخا نے عرض کیا: اے صدیق! مجھے ملامت نہ کیجئے میں خوبرو تھی نوجوان تھی عیش میں تھی اور عزیزِ مصر عورتوں سے سروکار ہی نہ رکھتا تھا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ حسن و جمال عطا کیا ہے میرا دل اختیار سے باہر ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو معصوم کیا ہے آپ محفوظ رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کو بَاکِرَہ (کنواری) پایا اور اس سے آپ کے دو فرزند ہوئے اِفراثیم اور میشا اور مصر میں آپ کی حکومت مضبوط ہوئی، آپ نے عدل کی بنیادیں قائم کیں ہر زن و مرد کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوئی اور آپ نے قحط سالی کے ایام کے لیے غلّوں کے ذخیرے جمع کرنے کی تدبیر فرمائی اس کے لیے بہت وسیع اور عالیشان انبار خانے (گودام) تعمیر فرمائے اور بہت کثیر ذخائر جمع کیے، جب فراخی کے سال گزر گئے اور قحط کا زمانہ آیا تو آپ نے بادشاہ اور اس کے خُدّام کے لیے روزانہ صرف ایک وقت کا کھانا مقرر فرما دیا، ایک روز دوپہر کے وقت بادشاہ نے حضرت (یوسف علیہ السلام) سے بھوک کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: یہ قحط کی ابتدا کا وقت ہے۔ پہلے سال میں لوگوں کے پاس جو ذخیرے تھے سب ختم ہو گئے، بازار خالی رہ گئے، اہل مصر حضرت یوسف علیہ السلام سے جنس (غلہ) خریدنے لگے اور ان کے تمام درہم، دینار آپ کے پاس آ گئے۔ دوسرے سال زیور اور جواہرات سے غلّہ خریدا اور وہ تمام آپ کے پاس آ گئے لوگوں کے پاس زیور و جواہر کی قسم سے کوئی چیز نہ رہی۔ تیسرے سال چوپائے اور جانور دے کر غلّے خریدے اور ملک میں کوئی کسی جانور کا مالک نہ رہا۔ چوتھے سال میں غلّے کے لیے تمام غلام اور باندیاں بیچ ڈالیں۔ پانچویں سال تمام اَراضی و عملہ و جاگیریں فروخت کر کے حضرت سے غلّہ خریدا اور یہ تمام چیزیں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ گئیں۔ چھٹے سال جب کچھ نہ رہا تو انہوں نے اپنی اولادیں بیچیں اس طرح غلّے خرید کر وقت گزارا۔ ساتویں سال وہ لوگ خود بک گئے اور غلام بن گئے اور مصر میں کوئی آزاد مرد و عورت باقی نہ رہا جو مرد تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا غلام تھا جو عورت تھی وہ آپ کی کنیز تھی اور لوگوں کی زبان پر تھا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سی عظمت و جلالت کبھی کسی بادشاہ کو میسر نہ آئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا کہ تو نے دیکھا اللہ کا مجھ پر کیسا کرم ہے اس نے مجھ پر ایسا احسانِ عظیم فرمایا، اب ان کے حق میں تیری کیا رائے ہے؟ بادشاہ نے کہا: جو حضرت کی رائے اور ہم آپ کے تابع ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تمام اہلِ مصر کو آزاد کیا اور ان کے تمام اَمْلَاک (مال و مکانات) اور کل جاگیریں واپس کیں۔ اس زمانہ میں حضرت نے کبھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں ملاحظہ فرمایا، آپ سے عرض کیا گیا کہ اتنے عظیم خزانوں کے مالک ہو کر آپ بھوکے رہتے ہیں؟ فرمایا: اس اندیشہ سے کہ سیر ہو جاؤں تو کہیں بھوکوں کو نہ بھول جاؤں۔ سبحان اللہ! کیا پاکیزہ اخلاق ہیں۔ مفسّرین فرماتے ہیں کہ مصر کے تمام زَن و مرد کو حضرت

ع ۸ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ

ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ف۱۴۳ اور یوسف کے بھائی آئے تو اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسف نے انھیں ف۱۴۴ پہچان لیا

وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ

اور وہ اس سے انجان رہے ف۱۴۵ اور جب ان کا سامان مہیا کردیا ف۱۴۶ کہا اپنا سوتیلا بھائی ف۱۴۷

لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٥٩﴾

میرے پاس لے آؤ کیا نہیں دیکھتے کہ میں پورا ماپتا ہوں ف۱۴۸ اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا

پھر اگر اسے لے کر میرے پاس نہ آؤ تو تمہارے لیے میرے یہاں ماپ نہیں اور میرے پاس نہ پھٹکنا بولے

سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ

ہم اس کی خواہش کریں گے اس کے باپ سے اور ہمیں یہ ضرور کرنا اور یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا ان کی پونجی ان کی

فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

خُرجیوں (تھیلوں) میں رکھ دو ف۱۴۹ شاید وہ اسے پہچانیں جب اپنے گھر کی طرف لوٹ کر جائیں ف۱۵۰ شاید وہ

یوسف علیہ السلام کے خریدے ہوئے غلام اور کنیزیں بنانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام غلام کی شان میں آئے تھے اور مصر کے ایک شخص کے خریدے ہوئے ہیں بلکہ سب مصری ان کے خریدے اور آزاد کئے ہوئے غلام ہوں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو اس حالت میں صبر کیا اس کی یہ جزا دی گئی۔ ف۱۴۲ یعنی ملک و دولت یا نبوت ف۱۴۳ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے آخرت کا اجر و ثواب اس سے بہت زیادہ افضل و اعلیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عطا فرمایا اور ابن عُیَینَہ نے کہا کہ مومن اپنی نیکیوں کا ثمرہ دنیا و آخرت دونوں میں پاتا ہے اور کافر جو کچھ پاتا ہے دنیا ہی میں پاتا ہے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ مفسرین نے بیان کیا ہے کہ جب قحط کی شدت ہوئی اور بلائے عظیم عام ہوگئی تمام بِلاد و اَمْصار (شہر) قحط کی سخت تر مصیبت میں مبتلا ہوئے اور ہر جانب سے لوگ غلّہ خریدنے کے لیے مصر پہنچنے لگے حضرت یوسف علیہ السلام کسی کو ایک اونٹ کے بار سے زیادہ غلّہ نہیں دیتے تھے تاکہ مُساوات (برابری) رہے اور سب کی مصیبت رفع ہو۔ قحط کی جیسی مصیبت مصر اور تمام بلاد میں آئی، ایسی ہی کَنْعان میں بھی آئی، اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین (حضرت یوسف علیہ السلام کے چھوٹے بھائی) کے سوا اپنے دسوں بیٹوں کو غلّہ خریدنے مصر بھیجا۔ ف۱۴۴ دیکھتے ہی ف۱۴۵ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالنے سے اب تک چالیس سال کا طویل زمانہ گزر چکا تھا اور ان کا خیال یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہوگا اور یہاں آپ تختِ سلطنت پر شاہانہ لباس میں شوکت و شان کے ساتھ جلوہ فرما تھے اس لیے انہوں نے آپ کو نہ پہچانا اور آپ سے عِبْرانی زبان میں گفتگو کی آپ نے بھی اسی زبان میں جواب دیا، آپ نے فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم شام کے رہنے والے ہیں جس مصیبت میں دنیا مبتلا ہے اسی میں ہم بھی ہیں، آپ سے غلّہ خریدنے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کہیں تم جاسوس تو نہیں ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں ہم جاسوس نہیں ہیں ہم سب بھائی ہیں ایک باپ کی اولاد ہیں ہمارے والد بہت بزرگ مُعَمَّر (بڑی عمر کے) صدیق ہیں اور ان کا نامِ نامی حضرت یعقوب ہے وہ اللہ کے نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم کتنے بھائی ہو؟ کہنے لگے: تھے تو ہم بارہ مگر ایک بھائی ہمارا ہمارے ساتھ جنگل گیا تھا ہلاک ہوگیا اور وہ والد صاحب کو ہم سب سے زیادہ پیارا تھا۔ فرمایا: اب تم کتنے ہو؟ عرض کیا: دس۔ فرمایا: گیارہواں کہاں ہے؟ کہا: وہ والد صاحب کے پاس ہے کیونکہ جو ہلاک ہوگیا وہ اسی کا حقیقی بھائی تھا اب والد صاحب کی اسی سے کچھ تسلی ہوتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ان بھائیوں کی بہت عزت کی اور بہت خاطِر و مُدارات (اچھی طرح) سے ان کی میزبانی فرمائی۔ ف۱۴۶ ہر ایک کا اونٹ بھر دیا اور زادِ سفر دے دیا۔ ف۱۴۷ یعنی بنیامین ف۱۴۸ اس کو لے آؤ گے تو ایک اونٹ غلہ اس کے حصہ کا اور زیادہ دوں گا۔ ف۱۴۹ جو انہوں نے قیمت میں

يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

واپس آئیں پھر جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے ف۱۵۱ بولے اے ہمارے باپ ہم سے غلہ روک دیا گیا ہے ف۱۵۲

فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ

تو ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ غلہ لائیں اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے کہا کیا اس کے بارے میں تم پر

عَلَيْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّ هُوَ

ویسا ہی اعتبار کرلوں جیسا پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا ف۱۵۳ تو اللہ سب سے بہتر نگہبان اور وہ

اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ

ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان اور جب اُنھوں نے اپنا اسباب کھولا اپنی پونجی پائی کہ ان کو پھیر

اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَ نَمِيْرُ

دی گئی ہے بولے اے ہمارے باپ اب ہم اور کیا چاہیں یہ ہے ہماری پونجی کہ ہمیں واپس کردی گئی اور ہم اپنے گھر کے

اَهْلَنَا وَ نَحْفَظُ اَخَانَا وَ نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾

لیے غلہ لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں اور ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ پائیں یہ دینا بادشاہ کے سامنے کچھ نہیں ف۱۵۴

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ

کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے اللہ کا یہ عہد نہ دے دو ف۱۵۵ کہ ضرور اسے لے کر آؤ گے مگر

اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾

یہ کہ تم گھر جاؤ (مجبور ہو جاؤ) ف۱۵۶ پھر جب انھوں نے یعقوب کو عہد دے دیا کہا ف۱۵۷ اللہ کا ذمہ ہے ان باتوں پر جو ہم کہہ رہے ہیں

وَ قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

اور کہا اے میرے بیٹو ف۱۵۸ ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا ف۱۵۹

دی تھی تا کہ جب وہ اپنا سامان کھولیں تو اپنی پونجی انہیں مل جائے اور قحط کے زمانہ میں کام آئے اور مَخفی (پوشیدہ) طور پر ان کے پاس پہنچے تا کہ انہیں لینے میں شرم بھی نہ آئے اور یہ کرم و احسان دوبارہ آنے کے لیے ان کی رَغبت کا باعث بھی ہو۔ ف۱۵۰ اور اس کا واپس کرنا ضروری سمجھیں۔ ف۱۵۱ اور بادشاہ کے حسن سلوک اور اس کے احسان کا ذکر کیا کہا کہ اس نے ہماری وہ عزت و تکریم کی کہ اگر آپ کی اولاد میں سے کوئی ہوتا تو بھی ایسا نہ کرسکتا۔ فرمایا: اب اگر تم بادشاہِ مصر کے پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ ہمارے والد تیرے حق میں تیرے اس سلوک کی وجہ سے دعا کرتے ہیں۔ ف۱۵۲ اگر آپ ہمارے بھائی بنیامین کو نہ بھیجیں گے تو غلہ نہ ملے گا۔ ف۱۵۳ اس وقت بھی تم نے حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔ ف۱۵۴ کیونکہ اس نے اس سے زیادہ احسان کئے ہیں۔ ف۱۵۵ یعنی اللہ کی قسم نہ کھاؤ۔ ف۱۵۶ اور اس کو لے کر آنا تمہاری طاقت سے باہر ہو جائے۔ ف۱۵۷ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ف۱۵۸ مصر میں ف۱۵۹ تا کہ نظر بد سے محفوظ رہو۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ نظر حق ہے۔ پہلی مرتبہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا تھا اس لیے کہ اس وقت تک کوئی یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب بھائی اور ایک باپ کی اولاد

وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

اور میں تمہیں اللّٰه سے بچا نہیں سکتاف١٦٠ حکم تو سب اللّٰه ہی کا ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ

اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ چاہیے اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ

اَبُوْهُمْ ۭ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ

نے حکم دیا تھاف١٦١ وہ کچھ انھیں اللّٰه سے بچا نہ سکتا ہاں یعقوب کے جی کی

يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۭ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کرلی اور بےشک وہ صاحبِ علم ہے ہمارے سکھائے سے مگر اکثر لوگ نہیں

يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّىْٓ اَنَا ع ٨ ١١ ٢

جانتےف١٦٢ اور جب وہ یوسف کے پاس گئےف١٦٣ اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دیف١٦٤ کہا یقین جان میں ہی

اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ

تیرا بھائیف١٦٥ ہوں تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا غم نہ کھاف١٦٦ پھر جب ان کا سامان مہیا کر دیاف١٦٧

جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ

پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے میں رکھ دیاف١٦٨ پھر ایک منادی نے ندا کی اے قافلہ والو! بےشک

ہیں لیکن اب چونکہ جان چکے تھے اس لیے نظر ہو جانے (لگ جانے) کا احتمال تھا اس واسطے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہو کر داخل ہونے کا حکم دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے دفع کی تدبیر اور مناسب احتیاطیں انبیاء کا طریقہ ہیں اور اس کے ساتھ ہی آپ نے امر اللّٰه کو تفویض کر دیا کہ باوجود احتیاطوں کے توکل و اعتماد اللّٰه پر ہے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہیں۔ ف١٦٠ یعنی جو مقدر ہے وہ تدبیر سے ٹالا نہیں جاسکتا۔ ف١٦١ یعنی شہر کے مختلف دروازوں سے تو ان کا متفرق ہو کر داخل ہونا۔ ف١٦٢ جو اللّٰه تعالیٰ اپنے اصفیاء (خاص بندوں) کو علم دیتا ہے۔ ف١٦٣ اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس اپنے بھائی بنیامین کو لے آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا، پھر انہیں عزت کے ساتھ مہمان بنایا اور جا بجا دستر خوان لگائے گئے اور ہر دستر خوان پر دو دو صاحبوں کو بٹھایا گیا، بنیامین اکیلے رہ گئے تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ آج اگر میرے بھائی یوسف (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو مجھے اپنے ساتھ بٹھاتے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہارا ایک بھائی اکیلا رہ گیا اور آپ نے بنیامین کو اپنے دستر خوان پر بٹھایا۔ ف١٦٤ اور فرمایا کہ تمہارے ہلاک شدہ بھائی کی جگہ میں تمہارا بھائی ہو جاؤں تو کیا تم پسند کرو گے؟ بنیامین نے کہا کہ آپ جیسا بھائی کس کو میسر آئے لیکن یعقوب (علیہ السلام) کا فرزند اور راحیل (مادرِ حضرت یوسف علیہ السلام) کا نورِ نظر ہونا تمہیں کیسے حاصل ہو سکتا ہے، حضرت یوسف علیہ السلام رو پڑے اور بنیامین کو گلے سے لگایا اور ف١٦٥ یوسف (علیہ السلام) ف١٦٦ بے شک اللّٰه نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں خیر کے ساتھ جمع فرمایا اور ابھی اس راز کی بھائیوں کو اطلاع نہ دینا یہ سن کر بنیامین فرطِ مسرت سے بے خود ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہنے لگے: اب میں آپ سے جدا نہ ہوں گا آپ نے فرمایا: والد صاحب کو میری جدائی کا بہت غم پہنچ چکا ہے اگر میں نے تمہیں بھی روک لیا تو انہیں اور زیادہ غم ہوگا علاوہ بریں روکنے کی بجز اس کے اور کوئی سبیل بھی نہیں ہے کہ تمہاری طرف کوئی غیر پسندیدہ بات منسوب ہو۔ بنیامین نے کہا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ف١٦٧ اور ہر ایک کو ایک بارِ شُتُر (ایک اونٹ کا بوجھ) غلّہ دے دیا اور ایک بارِ شُتُر بنیامین کے نام خاص کر دیا۔ ف١٦٨ جو بادشاہ کے پانی پینے کا سونے کا جواہرات سے مُرَصَّع کیا ہوا تھا اور

لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ

تم چور ہو بولے اور ان کی طرف متوجہ ہوئے تم کیا نہیں پاتے بولے بادشاہ کا

صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا

پیمانہ نہیں ملتا اور جو اسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ ہے اور میں اس کا ضامن ہوں بولے

تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾

خدا کی قسم تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہ آئے اور نہ ہم چور

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ

بولے پھر کیا سزا ہے اس کی اگر تم جھوٹے ہو و۱۶۹ بولے اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے

رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ

اَسباب (سامان) میں ملے وہی اس کے بدلے میں غلام بنے ف۱۷۰ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے و۱۷۱ تو اول ان کی خرجیوں (تھیلوں) سے تلاشی شروع

قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا

کی اپنے بھائی و۱۷۲ کی خُرجی سے پہلے پھر اسے اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا و۱۷۳ ہم نے یوسف کو

لِیُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاهُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

یہی تدبیر بتائی و۱۷۴ بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے و۱۷۵ مگر یہ کہ خدا چاہے و۱۷۶

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ

ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں و۱۷۷ اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے و۱۷۸ بھائی بولے اگر

اس وقت اس سے غلّہ ناپنے کا کام لیا جاتا تھا یہ پیالہ بنیامین کے کجاوے میں رکھ دیا گیا اور قافلہ کَنْعَان کے قصد سے روانہ ہوگیا، جب شہر کے باہر جاچکا تو انبارخانہ کے کارکنوں کو معلوم ہوا کہ پیالہ نہیں ہے ان کے خیال میں یہی آیا کہ یہ قافلے والے لے گئے انہوں نے اس کی جستجو کے لیے آدمی بھیجے۔ و۱۶۹ اس بات میں اور پیالہ تمہارے پاس نکلے۔ ف۱۷۰ اور شریعتِ حضرت یعقوب علیہ السلام میں چوری کی یہی سزا مقرر تھی۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ و۱۷۱ پھر یہ قافلہ مصر لایا گیا اور ان صاحبوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں حاضر کیا گیا و۱۷۲ یعنی بنیامین و۱۷۳ یعنی بنیامین کی خرجی سے پیالہ برآمد کیا۔ و۱۷۴ اپنے بھائی کے لینے کی۔ اس معاملہ میں بھائیوں سے استفسار کریں تاکہ وہ شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام کا حکم بتائیں جس سے بھائی مل سکے۔ و۱۷۵ کیونکہ بادشاہِ مصر کے قانون میں چوری کی سزا مارنا اور دونا مال لے لینا مقرر تھی۔ و۱۷۶ یعنی یہ بات خدا کی مَشِیْئَت (مرضی) سے ہوئی کہ ان کے دل میں ڈال دیا کہ سزا بھائیوں سے دریافت کریں اور ان کے دل میں ڈال دیا کہ وہ اپنی سنت کے مطابق جواب دیں۔ و۱۷۷ علم میں جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجے بلند فرمائے۔ و۱۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر عالم کے اوپر اس سے زیادہ علم رکھنے والا عالم ہوتا ہے یہاں تک کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے اس کا علم سب کے علم سے برتر ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی علماء تھے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے اَعْلَم (بڑے عالم) تھے۔ جب پیالہ بنیامین کے سامان سے نکلا تو بھائی شرمندہ ہوئے اور انہوں نے سر جھکائے اور۔

يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ

یہ چوری کرے ف۱۷۹ تو بے شک اس سے پہلے ایک بھائی چوری کر چکا ہے ف۱۸۰ تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں رکھی اور ان

يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا

پر ظاہر نہ کی جی میں کہا تم بدتر جگہ ہو ف۱۸۱ اور اللہ خوب جانتا ہے جو باتیں بناتے ہو بولے

يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا

اے عزیز! اس کے ایک باپ ہیں بوڑھے بڑے ف۱۸۲ تو ہم میں اس کی جگہ کسی کو لے لو بے شک ہم

نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا

تمہارے احسان دیکھ رہے ہیں کہا ف۱۸۳ خدا کی پناہ کہ ہم لیں مگر اسی کو جس کے پاس

مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَايْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ

ہمارا مال ملا ف۱۸۴ جب تو ہم ظالم ہوں گے پھر جب اس سے ناامید ہوئے الگ جا کر سرگوشی کرنے لگے

قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ

ان کا بڑا بھائی بولا کیا تمہیں خبر نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد لے لیا تھا

وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ

اور اس سے پہلے یوسف کے حق میں تم نے کیسی تقصیر کی تو میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرے باپ ف۱۸۵

اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا

مجھے اجازت دیں یا اللہ مجھے حکم فرمائے ف۱۸۶ اور اس کا حکم سب سے بہتر اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو

يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ

اے ہمارے باپ بے شک آپ کے بیٹے نے چوری کی ف۱۸۷ اور ہم تو اتنی ہی بات کے گواہ ہوئے تھے جتنی ہمارے علم میں تھی ف۱۸۸ اور ہم غیب کے

ف۱۷۹ یعنی سامان میں پیالہ نکلنے سے سامان والے کا چوری کرنا تو یقینی نہیں لیکن اگر یہ فعل اس کا ہو ف۱۸۰ یعنی حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام اور جس کو انہوں نے چوری قرار دے کر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف نسبت کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے نانا کا ایک بت تھا جس کو وہ پوجتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے چپکے سے وہ بت لیا اور توڑ کر راستہ میں نجاست کے اندر ڈال دیا، یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بت پرستی کا مٹانا تھا بھائیوں کا اس ذکر سے یہ مُدّعا (مقصد) تھا کہ ہم لوگ بنیامین کے سوتیلے بھائی ہیں، یہ فعل ہو تو شاید بنیامین کا ہو، نہ ہماری اس میں شرکت نہ ہمیں اس کی اطلاع۔ ف۱۸۱ اس سے جس کی طرف چوری کی نسبت کرتے ہو۔ کیونکہ چوری کی نسبت حضرت یوسف کی طرف تو غلط ہے وہ فعل تو شرک کا ابطال (مٹانا) اور عبادت تھا اور تم نے جو یوسف کے ساتھ کیا وہ بڑی زیادتیاں ہیں۔ ف۱۸۲ ان سے محبت رکھتے ہیں اور انہیں سے ان کے دل کی تسلی ہے۔ ف۱۸۳ حضرت یوسف علیہ السلام نے ف۱۸۴ کیونکہ تمہارے فیصلہ سے ہم اسی کو لینے کے مستحق ہیں جس کے کجاوے میں ہمارا مال ملا اگر ہم بجائے اس کے دوسرے کو لیں ف۱۸۵ میرے واپس آنے کی ف۱۸۶ میرے بھائی کو خلاصی دے کر یا

حٰفِظِيْنَ ﴿٨١﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ

نگہبان نہ تھے ف۱۸۹ اور اس بستی سے پوچھ دیکھئے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے جس میں ہم آئے

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ

اور ہم بے شک سچے ہیں ف۱۹۰ کہا ف۱۹۱ تمہارے نفس نے تمہیں کچھ حیلہ بنا دیا تو اچھا صبر ہے

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٨٣﴾ وَ

قریب ہے کہ اللّٰہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے ف۱۹۲ بے شک وہی علم و حکمت والا ہے اور

تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ

ان سے منہ پھیرا ف۱۹۳ اور کہا ہائے افسوس یوسف کی جدائی پر اور اس کی آنکھیں غم سے سفید ہوگئیں ف۱۹۴

فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٨٤﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا

تو وہ غصہ کھاتا رہا بولے ف۱۹۵ خدا کی قسم آپ ہمیشہ یوسف کی یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ گور کنارے (موت کے قریب) جالگیں

اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿٨٥﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

یا جان سے گزر جائیں کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللّٰہ ہی سے کرتا ہوں ف۱۹۶

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ

اور مجھے اللّٰہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے ف۱۹۷ اے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی

وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا

کا سراغ لگاؤ اور اللّٰہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللّٰہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر

اس کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ چلنے کا۔ ف۱۸۷ یعنی ان کی طرف چوری کی نسبت کی گئی ف۱۸۸ کہ پیالہ ان کے کجاوہ میں نکلا ف۱۸۹ اور ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ صورت پیش آئے گی حقیقت حال اللّٰہ ہی جانے کہ کیا ہے اور پیالہ کس طرح بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا۔ ف۱۹۰ پھر یہ لوگ اپنے والد کے پاس واپس آئے اور سفر میں جو کچھ پیش آیا تھا اس کی خبر دی اور بڑے بھائی نے جو کچھ بتا دیا تھا وہ سب والد سے عرض کیا۔ ف۱۹۱ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ چوری کی نسبت بنیامین کی طرف غلط ہے اور چوری کی سزا غلام بنانا یہ بھی کوئی کیا جانے اگر تم فتویٰ نہ دیتے اور تمہیں نہ بتاتے تو ف۱۹۲ یعنی حضرت یوسف کو اور ان کے دونوں بھائیوں کو۔ ف۱۹۳ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کی خبر سن کر اور آپ کا غم و اَندوہ (رَنج واَلم) انتہا کو پہنچ گیا ف۱۹۴ روتے روتے آنکھ کی سیاہی کا رنگ جاتا رہا اور بینائی ضعیف ہوگئی۔ حسن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی جدائی میں حضرت یعقوب علیہ السلام اَسّی برس روتے رہے۔ اور اَحِبَّاء (پیاروں) کے غم میں رونا جو تکلیف اور نمائش سے نہ ہو اور اس کے ساتھ اللّٰہ کی شکایت و بے صبری نہ پائی جائے رحمت ہے، ان غم کے ایام میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان مبارک پر کبھی کوئی کلمہ بے صبری کا نہ آیا۔ ف۱۹۵ برادرانِ یوسف اپنے والد سے ف۱۹۶ تم سے یا اور کسی سے نہیں ف۱۹۷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام جانتے تھے کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع رکھتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ ان کا خواب حق ہے ضرور واقع ہوگا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے حضرت مَلَکُ الْمَوت سے دریافت کیا کہ کیا تم نے میرے بیٹے یوسف کی روح قبض کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! اس سے بھی

الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَ

کافر لوگ ف۱۹۸ پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے بولے اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی ف۱۹۹ اور

اَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ

ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں ف۲۰۰ تو آپ ہمیں پورا ماپ دیجئے ف۲۰۱ اور ہم پر

عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ

خیرات کیجئے ف۲۰۲ بے شک اللہ خیرات والوں کو صلہ دیتا ہے ف۲۰۳ بولے کچھ خبر ہے تم نے یوسف اور

بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ

اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب تم نادان تھے ف۲۰۴ بولے کیا سچ مچ آپ ہی یوسف ہیں

قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِىْ ۫ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ

کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بے شک اللہ نے ہم پر احسان کیا ف۲۰۵ بے شک جو پرہیزگاری اور

يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ

صبر کرے تو اللہ نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتا ف۲۰۶ بولے خدا کی قسم بے شک اللہ نے آپ کو

اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ

ہم پر فضیلت دی اور بے شک ہم خطاوار تھے ف۲۰۷ کہا آج ف۲۰۸ تم پر کچھ ملامت نہیں

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ

اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے ف۲۰۹ میرا یہ کرتا لے جاؤ ف۲۱۰ اسے میرے باپ کے

آپ کو ان کی زندگانی کا اطمینان ہوا اور آپ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا ف۱۹۸ یہ سن کر برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام پھر مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ ف۱۹۹ یعنی تنگی اور بھوک کی سختی اور جسموں کا دبلا ہو جانا۔ ف۲۰۰ ردی کھوٹی جسے کوئی سوداگر مال کی قیمت میں قبول نہ کرے وہ چند کھوٹے درہم تھے اور اَثاثُ الْبَیْت (گھریلو سامان) کی چند پرانی بوسیدہ چیزیں۔ ف۲۰۱ جیسا کھرے داموں سے دیتے تھے۔ ف۲۰۲ یہ ناقص پونجی قبول کر کے۔ ف۲۰۳ ان کا یہ حال سن کر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گریہ طاری ہوا اور چشمِ گوہر فشاں سے اَشک رواں ہو گئے اور ف۲۰۴ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کو مارنا، کنوئیں میں گرانا، بیچنا، والد سے جدا کرنا اور ان کے بعد ان کے بھائی کو تنگ رکھنا، پریشان کرنا تمہیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تبسم آ گیا اور انہوں نے آپ کے گوہرِ دَندان (موتی جیسے دانتوں) کا حسن دیکھ کر پہچانا کہ یہ تو جمالِ یوسُفی کی شان ہے۔ ف۲۰۵ ہمیں جدائی کے بعد سلامتی کے ساتھ ملایا اور دنیا و دین کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔ ف۲۰۶ برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام بہ طریقِ عُذر خواہی (معافی چاہتے ہوئے) ف۲۰۷ اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ نے آپ کو عزت دی بادشاہ بنایا اور ہمیں مسکین بنا کر آپ کے سامنے لایا۔ ف۲۰۸ اگرچہ ملامت کرنے کا دن ہے مگر میری جانب سے ف۲۰۹ اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے اپنے والد ماجد کا حال دریافت کیا انہوں نے کہا: آپ کی جدائی کے غم میں روتے روتے ان کی بینائی بحال نہیں رہی آپ نے فرمایا ف۲۱۰ جو میرے والد ماجد نے تعویذ بنا کر میرے گلے میں ڈال دیا تھا۔

عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ ع ۱۴

منہ پر ڈالو اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی اور اپنے سب گھر بھر (گھر والوں) کو میرے پاس لے آؤ جب قافلہ مصر سے

الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

جدا ہوا ف۲۱۱ یہاں ان کے باپ نے ف۲۱۲ کہا بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ (بہک) گیا

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِىْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ ربع

بیٹے بولے خدا کی قسم آپ اپنی اسی پرانی خود رفتگی (محبت) میں ہیں ف۲۱۳ پھر جب خوشی سنانے والا آیا ف۲۱۴

اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚۙ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ

اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں (روشن ہو گئیں) کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ

مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا

شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے ف۲۱۵ بولے اے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے بے شک ہم

خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾

خطاوار ہیں کہا جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے ف۲۱۶

ف۲۱۱ اور کنعان کی طرف روانہ ہوا۔ ف۲۱۲ اپنے پوتوں اور پاس والوں سے ف۲۱۳ کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف (علیہ السلام) کہاں ان کی وفات بھی ہو چکی ہوگی۔ ف۲۱۴ لشکر کے آگے آگے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی یہودا تھے انہوں نے کہا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس خون آلودہ قمیص بھی میں ہی لے کر گیا تھا میں نے ہی کہا تھا کہ یوسف (علیہ السلام) کو بھیڑیا کھا گیا میں نے ہی انہیں غمگین کیا تھا آج کُرتا بھی میں ہی لے کر جاؤں گا اور حضرت یوسف (علیہ السلام) کی زندگانی کی فرحت انگیز (خوشی پہنچانے والی) خبر بھی میں ہی سناؤں گا تو یہودا برہنہ سر، برہنہ پا، کُرتا لے کر اَسّی فرسنگ (دو سو چالیس میل) دوڑتے آئے، راستہ میں کھانے کے لیے سات روٹیاں ساتھ لائے تھے، فرطِ شوق کا یہ عالم تھا کہ ان کو بھی راستہ میں کھا کر تمام نہ کر سکے۔ ف۲۱۵ حضرت یعقوب علیہ السلام نے دریافت فرمایا: یوسف کیسے ہیں؟ یہودا نے عرض کیا: حضور وہ مصر کے بادشاہ ہیں۔ فرمایا: میں بادشاہی کو کیا کروں یہ بتاؤ کس دین پر ہیں؟ عرض کیا: دین اسلام پر۔ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ کی نعمت پوری ہوئی۔ برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام ف۲۱۶ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام نے وقتِ سحر بعد نماز ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے صاحبزادوں کے لیے دعا کی وہ قبول ہوئی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو وحی فرمائی گئی کہ صاحبزادوں کی خطا بخش دی گئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو مع ان کے اہل و اولاد کے بلانے کے لیے اپنے بھائیوں کے ساتھ دو سو سواریاں اور کثیر سامان بھیجا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر کا ارادہ فرمایا اور اپنے اہل کو جمع کیا کل مرد و زن بہتّر یا تہتّر تن تھے اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ برکت فرمائی کہ ان کی نسل اتنی بڑھی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو چھ لاکھ سے زیادہ تھے باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا زمانہ اس سے صرف چار سو سال بعد ہے۔ اَلْحَاصِلُ (قصہ مختصر یہ کہ) جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کے قریب پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے بادشاہِ اعظم کو اپنے والد ماجد کی تشریف آوری کی اطلاع دی اور چار ہزار لشکری اور بہت سے مصری سواروں کو ہمراہ لے کر آپ اپنے والد صاحب کے استقبال کے لیے صدہا ریشمی پھریرے اڑاتے (جھنڈے لہراتے)، قطاریں باندھے روانہ ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند یہودا کے ہاتھ پر ٹیک لگائے تشریف لا رہے تھے، جب آپ کی نظر لشکر پر پڑی اور آپ نے دیکھا کہ صحرا زَرْق بَرْق (رنگ برنگے) سواروں سے پُر ہو رہا ہے۔ فرمایا: اے یہودا! کیا یہ فرعون مصر ہے جس کا لشکر اس شوکت و شکوہ سے آ رہا ہے؟ عرض کیا: نہیں! یہ حضور کے فرزند یوسف ہیں۔ "علیہم السلام" حضرت جبریل نے آپ کو متعجب دیکھ کر عرض کیا: ہوا کی طرف نظر فرمائیے آپ کے

فَلَمَّا دَخَلُوۡا عَلٰی یُوۡسُفَ اٰوٰۤی اِلَیۡهِ اَبَوَیۡهِ وَ قَالَ ادۡخُلُوۡا مِصۡرَ اِنۡ

پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے اس نے اپنے ماں ف۲۱۷ باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر میں ف۲۱۸ داخل ہو

شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیۡنَ ﴿۹۹﴾ وَ رَفَعَ اَبَوَیۡهِ عَلَی الۡعَرۡشِ وَ خَرُّوۡا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ

اللہ چاہے تو امان کے ساتھ ف۲۱۹ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور وہ سب ف۲۲۰ اس کے لیے سجدے میں گرے ف۲۲۱ اور

قَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاۡوِیۡلُ رُءۡیَایَ مِنۡ قَبۡلُ ۫ قَدۡ جَعَلَهَا رَبِّیۡ حَقًّا ؕ وَ

یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے ف۲۲۲ بے شک اسے میرے رب نے سچا کیا اور

قَدۡ اَحۡسَنَ بِیۡۤ اِذۡ اَخۡرَجَنِیۡ مِنَ السِّجۡنِ وَ جَآءَ بِكُمۡ مِّنَ الۡبَدۡوِ مِنۡۢ بَعۡدِ

بے شک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا ف۲۲۳ اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے

اَنۡ نَّزَغَ الشَّیۡطٰنُ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَ اِخۡوَتِیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَطِیۡفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ

کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کرادی تھی بے شک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے

اِنَّهٗ هُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدۡ اٰتَیۡتَنِیۡ مِنَ الۡمُلۡكِ وَ عَلَّمۡتَنِیۡ

بے شک وہی علم و حکمت والا ہے ف۲۲۴ اے میرے رب بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ

مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۟ قف اَنۡتَ وَلِیّٖ فِی

باتوں کا انجام نکالنا سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے

سرور میں شرکت کے لیے ملائکہ حاضر ہوئے ہیں جو مدتوں آپ کے غم کے سبب روتے رہے ہیں۔ ملائکہ کی تسبیح نے اور گھوڑوں کے ہنہنانے نے اور طَبل و بُوق کی آوازوں نے عجیب کیفیت پیدا کردی تھی، یہ محرّم کی دسویں تاریخ تھی جب دونوں حضرات والِد و وَلَد، پِدَر و پِسَر (باپ اور بیٹا) قریب ہوئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے سلام عرض کرنے کا ارادہ ظاہر کیا، حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ توَقُّف کیجئے اور والد صاحب کو ابتداء بسلام کا موقع دیجئے۔ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَامُذۡهِبَ الۡاَحۡزَان (یعنی اے غم و اندوہ کے دور کرنیوالے سلام ہو) اور دونوں صاحبوں نے اتر کر معانقہ کیا اور مل کر خوب روئے، پھر اس مُزَیَّن فِرُودگاہ (قیام گاہ) میں داخل ہوئے جو پہلے سے آپ کے استقبال کے لیے نفیس خیمے وغیرہ نصب کرکے آراستہ کی گئی تھی۔ یہ دخول حدودِ مصر میں تھا اس کے بعد دوسرا دخول خاص شہر میں ہے جس کا بیان اگلی آیت میں ہے۔ ف۲۱۷ ماں سے یا خاص والدہ مراد ہیں اگر اس وقت تک زندہ ہوں یا خالہ۔ مفسرین کے اس باب میں کئی اقوال ہیں۔ ف۲۱۸ یعنی خاص شہر میں ف۲۱۹ جب مصر میں داخل ہوئے اور حضرت یوسف اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوئے آپ نے اپنے والدین کا اکرام فرمایا۔ ف۲۲۰ یعنی والدین اور سب بھائی ف۲۲۱ یہ سجدہ تحیت و تواضع (سلام و عاجزی) کا تھا جو ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے کہ ہماری شریعت میں کسی مُعَظَّم (بزرگ) کی تعظیم کے لیے قیام اور مصافحہ اور دست بوسی جائز ہے۔ سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے کبھی جائز نہیں ہوا نہ ہوسکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدۂ تحیت و تعظیم بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں۔ ف۲۲۲ جو میں نے صغرسنی یعنی بچپن کی حالت میں دیکھا تھا۔ ف۲۲۳ اس موقع پر آپ نے کنویں کا ذکر نہ کیا تا کہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو۔ ف۲۲۴ اصحابِ تواریخ کا بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس مصر میں چوبیس ۲۴ سال بہترین عیش و آرام میں خوشحالی کے ساتھ رہے قریبِ وفات آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ آپ کا جنازہ ملک شام میں لے جا کر ارضِ مقدسہ میں آپ کے والد حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس دفن کیا جائے اس وصیت کی تعمِیل کی گئی اور بعدِ وفات سال

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكَ مِنْ

دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قربِ خاص کے لائق ہیں ف۲۲۵ یہ کچھ

اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ

غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے ف۲۲۶ جب اُنھوں نے اپنا کام پکا کیا تھا

وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا

اور وہ داؤں چل رہے تھے ف۲۲۷ اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو ایمان نہ لائیں گے اور تم

ع ١١ ٥ تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ ؏ وَكَاَيِّنْ مِّنْ

اس پر ان سے کچھ اجرت نہیں مانگتے یہ ف۲۲۸ تو نہیں مگر سارے جہان کو نصیحت اور کتنی نشانیاں

اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَ

ہیں ف۲۲۹ آسمانوں اور زمین میں کہ لوگ ان پر گزرتے ہیں ف۲۳۰ اور ان سے بے خبر رہتے ہیں اور

مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ

ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے ف۲۳۱ کیا اس سے نڈر ہو بیٹھے کہ

غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٧﴾

اللہ کا عذاب انھیں آکر گھیر لے یا قیامت ان پر اچانک آجائے اور انھیں خبر نہ ہو

(ایک خاص قسم کے درخت) کی لکڑی کے تابوت میں آپ کا جسدِ اطہر شام میں لایا گیا اسی وقت آپ کے بھائی عِیص کی وفات ہوئی اور آپ دونوں بھائیوں کی ولادت بھی ساتھ ہوئی تھی اور دفن بھی ایک ہی قبر میں کئے گئے اور دونوں صاحبوں کی عمر ایک سو پینتالیس سال کی تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد اور چچا کو دفن کر کے مصر کی طرف واپس ہوئے تو آپ نے یہ دعا کی جو اگلی آیت میں مذکور ہے۔ ف۲۲۵ یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیھم السلام۔ انبیاء سب معصوم ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا تعلیمِ امت کے لیے ہے کہ وہ حسنِ خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کے بعد تیئیس سال رہے اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی، آپ کے مقامِ دفن میں اہلِ مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا، ہر محلّہ والے حصولِ برکت کے لیے اپنے ہی محلّہ میں دفن کرنے پر مُصِرّ (اِصرار کر رہے) تھے، آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپ کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تا کہ پانی آپ کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہلِ مصر فیض یاب ہوں۔ چنانچہ آپ کو سنگِ رُخام، یا سنگِ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے آپ کا تابوت شریف نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام کے پاس ملکِ شام میں دفن کیا۔ ف۲۲۶ یعنی برادرانِ یوسف علیہ السلام کے ف۲۲۷ باوجود اس کے اے سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آپ کا ان تمام واقعات کو اس تفصیل سے بیان فرمانا غیبی خبر اور معجزہ ہے۔ ف۲۲۸ قرآن شریف ف۲۲۹ خالق اور اس کی توحید و صفات پر دلالت کرنے والی، ان نشانیوں سے ہلاک شدہ امتوں کے آثار مراد ہیں۔ (مدارک) ف۲۳۰ اور ان کا مُشاہَدہ کرتے ہیں لیکن تفَکُّر (سوچ بچار) نہیں کرتے، عبرت نہیں حاصل کرتے۔ ف۲۳۱ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رَدّ میں نازل ہوئی جو اللہ تعالٰی کی خالِقِیَّت و رَزّاقِیَّت کا اقرار کرنے کے ساتھ بت پرستی کر کے غیروں کو عبادت میں اس کا شریک کرتے تھے۔

وقف النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ قف عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ ؕ

تم فرماؤ ف۲۳۲ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں ف۲۳۳

وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

اور اللہ کو پاکی ہے ف۲۳۴ اور میں شریک کرنے والا نہیں اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے

اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ

سب مرد ہی تھے ف۲۳۵ جنہیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے ف۲۳۶ تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے نہیں

فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ

تو دیکھتے ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا ف۲۳۷ اور بےشک آخرت کا گھر

لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا اسْتَایْـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْۤا

پرہیزگاروں کے لیے بہتر تو کیا تمہیں عقل نہیں یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی ف۲۳۸ اور لوگ سمجھے

اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَ لَا یُرَدُّ بَاْسُنَا

کہ رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا ف۲۳۹ اس وقت ہماری مدد آئی تو جسے ہم نے چاہا بچا لیا گیا ف۲۴۰ اور ہمارا عذاب

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی

مجرم لوگوں سے پھیرا نہیں جاتا بےشک ان کی خبروں سے ف۲۴۱ عقل مندوں کی آنکھیں

الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰى وَ لٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ

کھلتی ہیں ف۲۴۲ یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں ف۲۴۳ لیکن اپنے سے اگلے کاموں کی ف۲۴۴

ف۲۳۲ اے مصطفٰے! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان مشرکین سے کہ توحیدِ الٰہی اور دینِ اسلام کی دعوت دینا ف۲۳۳ ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کے اصحاب احسن طریق اور افضل ہدایت پر ہیں، یہ علم کے مَعدِن (سرچشمے)، ایمان کے خزانے، رحمٰن کے لشکر ہیں۔ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: طریقہ اختیار کرنے والوں کو چاہئے کہ گزرے ہوؤں کا طریقہ اختیار کریں وہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اصحاب ہیں جن کے دل امت میں سب سے زیادہ پاک، علم میں سب سے عَمِیق (کامل)، تکَلُّف (نمود و نمائش) میں سب سے کم، ایسے حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالٰی نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت اور ان کے دین کی اِشاعت کے لیے برگزیدہ کیا۔ ف۲۳۴ تمام عیوب و نقائص اور شرکاء و اضداد و انداد (مخالف و ہم پلّہ) سے۔ ف۲۳۵ نہ فرشتے نہ کسی عورت کو نبی بنایا گیا۔ یہ اہلِ مکہ کا جواب ہے جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ نے فرشتوں کو کیوں نہ نبی بنا کر بھیجا انہیں بتایا گیا کہ یہ کیا تعجب کی بات ہے پہلے ہی سے کبھی فرشتے نبی ہو کر نہ آئے۔ ف۲۳۶ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اہلِ بادیہ (دیہاتیوں) اور جنات اور عورتوں میں سے کبھی کوئی نبی نہیں کیا گیا۔ ف۲۳۷ انبیاء کے جھٹلانے سے کس طرح ہلاک کئے گئے ف۲۳۸ یعنی لوگوں کو چاہئے کہ عذابِ الٰہی میں تاخیر ہونے اور عیش و آسائش کے دیر تک رہنے پر مغرور نہ ہو جائیں کیونکہ پہلی امتوں کو بھی بہت مہلتیں دی جا چکی ہیں یہاں تک کہ جب ان کے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور بہ اسبابِ ظاہر رسولوں کو قوم پر دنیا میں ظاہر عذاب آنے کی امید نہ رہی۔ (ابوالسعود) ف۲۳۹ یعنی قوموں نے گمان کیا کہ رسولوں نے انہیں جو عذاب کے وعدے دیئے تھے وہ پورے ہونے والے نہیں۔ (مدارک وغیرہ) ف۲۴۰ اپنے بندوں میں سے یعنی اطاعت کرنے والے

يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿١١١﴾ ع

تصدیق ہے اور ہر چیز کا مُفَصَّل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت و رحمت۔

ایاتھا ۴۳ ۔ ۱۳ سُوۡرَةُ الرَّعۡدِ مَدَنِيَّةٌ ۹۶ ۔ رکوعاتھا ٦

سورۂ رعد مدنیہ ہے، اس میں تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاف۱

الٓمّٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ ؕ وَالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَقُّ وَ

یہ کتاب کی آیتیں ہیں ف۲ اور وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ف۳ حق ہے ف۴

لٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِىۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ

مگر اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے ف۵ اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا بے ستونوں کے کہ

تَرَوۡنَهَا ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجۡرِىۡ

تم دیکھو ف۶ پھر عرش پر اِستوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اور سورج اور چاند کو مسخر کیا ف۷ ہر ایک ایک ٹھہرائے ہوئے

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ

وعدہ تک چلتا ہے ف۸ اللہ کام کی تدبیر فرماتا اور مُفَصَّل نشانیاں بتاتا ہے ف۹ کہیں تم اپنے رب کا ملنا

ایمانداروں کو بچالیا۔ ف۲۴۱ یعنی انبیاء کی اور ان کی قوموں کی ف۲۴۲ جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے واقعہ سے بڑے بڑے نتائج نکلتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ صبر کا نتیجہ سلامت وکرامت ہے اور ایذا رسانی و بدخواہی کا انجام ندامت اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والا کامیاب ہوتا ہے اور بندے کو سختیوں کے پیش آنے سے مایوس نہ ہونا چاہئے رحمتِ الٰہی دستگیری کرے تو کسی کی بدخواہی کچھ نہیں کرسکتی۔ اس کے بعد قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ ف۲۴۳ جس کو کسی انسان نے اپنی طرف سے بنالیا ہو کیونکہ اس کا اِعجاز (عاجز کردینا) اس کے مِنَ اللّٰه (اللہ کی طرف سے) ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے۔ ف۲۴۴ توریت انجیل وغیرہ کتبِ الٰہیہ کی ف۱ سورۂ رَعد مکیہ ہے اور ایک روایت حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے یہ ہے کہ دو آیتوں "لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ" اور "يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا" کے سوا باقی سب مکی ہیں، اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سورۃ مدنی ہے، اس میں چھ رکوع تینتالیس یا پینتالیس آیتیں اور آٹھ سو پچپن کلمے اور تین ہزار پانچ سو چھ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی قرآن شریف کی ف۳ یعنی قرآن شریف ف۴ کہ اس میں کچھ شبہ نہیں ف۵ یعنی مشرکینِ مکہ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام محمد مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم کا ہے انہوں نے خود بنایا، اس آیت میں ان کا ردّ فرمایا اور اس کے بعد اللہ تعالٰی نے اپنی ربوبیت کے دلائل اور اپنے عجائبِ قدرت بیان فرمائے جو اس کی وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں ف۶ اس کے دو معنی ہوسکتے ہیں، ایک یہ کہ آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسا کہ تم ان کو دیکھتے ہو یعنی حقیقت میں کوئی ستون ہی نہیں ہے اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ تمہارے دیکھنے میں آنے والے ستونوں کے بغیر بلند کیا، اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ ستون تو ہیں مگر تمہارے دیکھنے میں نہیں آتے اور قولِ اول صحیح تر ہے اسی پر جمہور ہیں۔ (خازن وجمل) ف۷ اپنے بندوں کے مَنافِع اور اپنے بلاد کے مَصالِح کے لیے وہ حسبِ حکم گردش میں ہیں۔ ف۸ یعنی فنائے دنیا کے وقت تک۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اَجَلِ مُسَمًّى سے ان کے دَرَجات ومَنازِل مراد ہیں یعنی وہ اپنی منازل ودرجات میں ایک غایت (حد) تک گردش کرتے ہیں جس سے تَجاوُز نہیں کرسکتے، شمس وقمر میں سے ہر ایک کے لیے سیرِ خاص جہتِ خاص کی طرف سرعت وبُطوء وحرکت کی مقدارِ خاص سے مقرر فرمائی ہے۔ ف۹ اپنی وحدانیت وکمالِ قدرت کی۔

تُوقِنُونَ ﴿٢﴾ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ۖ

یقین کرو ف۱۰ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں لنگر ف۱۱ اور نہریں بنائیں

وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ

اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو دو طرح کے بنائے ف۱۲ رات سے دن کو چھپا لیتا ہے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٣﴾ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ

بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کو ف۱۳ اور زمین کے مختلف قطعے (ٹکڑے) ہیں اور ہیں پاس پاس ف۱۴

وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ

اور باغ ہیں انگوروں کے اور کھیتی اور کھجور کے پیڑ ایک تھالے (گڑھے) سے اُگے اور الگ الگ سب کو ایک ہی پانی

وَاحِدٍ ۗ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ

دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں

يَعْقِلُونَ ﴿٤﴾ وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ

عقل مندوں کے لیے ف۱۵ اور اگر تم تعجب کرو ف۱۶ تو اچنبا (تعجب) تو ان کے اس کہنے کا ہے کہ کیا ہم مٹی ہو کر پھر

جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي

نئے بنیں گے ف۱۷ وہ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہوئے اور وہ ہیں جن کی گردنوں میں

أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٥﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ

طوق ہوں گے ف۱۸ اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اسی میں رہنا اور تم سے عذاب کی

ف۱۰ اور جانو کہ جو انسان کو نیستی کے بعد ہستی (یعنی جب وہ تھا ہی نہیں تو اس کو پیدا) کرنے پر قادر ہے وہ اس کو موت کے بعد بھی زندہ کرنے پر قادر ہے۔
ف۱۱ یعنی مضبوط پہاڑ ف۱۲ سیاہ و سفید، ترش و شیریں، صغیر و کبیر، بری و بستانی (صحرائی و باغاتی)، گرم و سرد، تر و خشک وغیرہ۔ ف۱۳ جو سمجھیں کہ یہ تمام آثار صانعِ حکیم (یعنی اللہ عزوجل) کے وجود پر دلالت کرتے ہیں۔ ف۱۴ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ان میں سے کوئی قابلِ زراعت ہے کوئی ناقابلِ زراعت کوئی پتھریلا کوئی ریتلا۔ ف۱۵ حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: اس میں بنی آدم کے قلوب کی ایک تمثیل (مثال) ہے کہ جس طرح زمین ایک تھی اس کے مختلف قطعات (ٹکڑے) ہوئے، ان پر آسمان سے ایک ہی پانی برسا، اس سے مختلف قسم کے پھل پھول بیل بوٹے اچھے برے پیدا ہوئے، اسی طرح آدمی حضرت آدم سے پیدا کئے گئے ان پر آسمان سے ہدایت اتری اس سے بعض دل نرم ہوئے ان میں خشوع خضوع پیدا ہوا بعض سخت ہو گئے وہ لہو و لغو میں مبتلا ہوئے تو جس طرح زمین کے قطعات اپنے پھول پھل میں مختلف ہیں اسی طرح انسانی قلوب اپنے آثار و انوار و اسرار میں مختلف ہیں۔ ف۱۶ اے محمد مصطفےٰ! صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کفار کی تکذیب کرنے سے باوجودیکہ آپ ان میں صادق و امین معروف تھے ف۱۷ اور انہوں نے کچھ نہ سمجھا کہ جس نے ابتداءً بغیر مثال کے پیدا کر دیا اس کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔ ف۱۸ روز قیامت۔

بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ

جلدی کرتے ہیں رحمت سے پہلے ف۱۹ اور ان سے اگلوں کی سزائیں ہوچکیں ف۲۰ اور بے شک تمہارا رب

لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۶ وَ

تو لوگوں کے ظلم پر بھی انہیں ایک طرح کی معافی دیتا ہے ف۲۱ اور بے شک تمہارے رب کا عذاب سخت ہے ف۲۲ اور

یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ

کافر کہتے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۲۳ تم تو

مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ ع اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِیْضُ ع ۷

ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی ف۲۴ اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے ف۲۵ اور پیٹ جو

ف۱۹ مشرکینِ مکہ اور یہ جلدی کرنا بطریقِ تَمَسْخُر (بطورِ مذاق) تھا اور رحمت سے سلامت و عافیت مراد ہے۔ ف۲۰ وہ بھی رسولوں کی تکذیب اور عذاب کا تمسخر کیا کرتے تھے ان کا حال دیکھ کر عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ ف۲۱ کہ ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتا اور انہیں مہلت دیتا ہے۔ ف۲۲ جب عذاب فرمائے۔
ف۲۳ کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا جتنی آیات نازل ہوچکی تھیں اور معجزات دکھائے جاچکے تھے سب کو انہوں نے کالعدم قرار دے دیا، یہ انتہا درجہ کی ناانصافی اور حق دشمنی ہے جب حجت قائم ہوچکے اور ناقابلِ انکار براہین پیش کردیئے جائیں اور ایسے دلائل سے مُدَّعا ثابت کردیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہلِ علم و ہنر عاجز و مُتَحَیَّر (حیران) رہیں اور انہیں لب ہلانا اور زبان کھولنا محال ہوجائے۔ ایسے آیاتِ بیّنہ اور براہین واضحہ (روشن دلائل) و معجزاتِ ظاہرہ دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اُترتی روزِ روشن میں دن کا انکار کردینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد (سرکشی) و فرار ہے، کسی مدعا پر جب برہانِ قوی (مضبوط دلیل) قائم ہوجائے پھر اس پر دوبارہ دلیل قائم کرنی ضروری نہیں رہتی اور ایسی حالت میں طلبِ دلیل عِنَاد و مُکَابَرَہ (سرکشی و جھگڑا کرنا) ہوتا ہے، جب تک کہ دلیل کو مَجْرُوْح (باطل) نہ کردیا جائے کوئی شخص دوسری دلیل کے طلب کرنے کا حق نہیں رکھتا اور اگر یہ سلسلہ قائم کردیا جائے کہ ہر شخص کے لیے نئی برہان قائم کی جائے جس کو وہ طلب کرے اور وہی نشانی لائی جائے جو وہ مانگے تو نشانیوں کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا اس لیے حکمتِ الٰہیہ یہ ہے کہ انبیاء کو ایسے معجزات دیے جاتے ہیں جن سے ہر شخص ان کے صدق و نبوت کا یقین کرسکے اور بیشتر وہ اس قَبِیْل (قسم) سے ہوتے ہیں جس میں ان کی امت اور ان کے عہد (زمانہ) کے لوگ زیادہ مشق و مہارت رکھتے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں علمِ سِحْر (جادو کا علم) اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا اور اس زمانہ کے لوگ سِحْر کے بڑے ماہر کامل تھے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ معجزہ عطا ہوا جس نے سِحْر کو باطل کردیا اور ساحروں (جادوگروں) کو یقین دلا دیا کہ جو کمال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھایا وہ ربانی نشان ہے، سحر (جادو) سے اس کا مقابلہ ممکن نہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طِبّ انتہائے عروج پر تھی، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو شفائے امراض و احیائے اموات (بیماریوں سے شفا اور مردوں کو زندہ کرنے) کا وہ معجزہ عطا فرمایا گیا جس سے طِبّ کے ماہر عاجز ہوگئے اور وہ اس یقین پر مجبور تھے کہ یہ کام طِبّ سے ناممکن ہے ضرور یہ قدرتِ الٰہی کا زبردست نشان ہے، اسی طرح سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ مبارک میں عرب کی فصاحت و بلاغت اوجِ کمال پر پہنچی ہوئی تھی اور وہ لوگ خوش بیانی میں عَالَم پر فائق تھے سید عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو وہ معجزہ عطا فرمایا جس نے انہیں عاجز و حیران کردیا اور ان کے بڑے سے بڑے لوگ اور ان کے اہلِ کمال کی جماعتیں قرآن کریم کے مقابل ایک چھوٹی سی عبارت پیش کرنے سے بھی عاجز و قاصر رہیں اور قرآن کے اس کمال نے یہ ثابت کردیا کہ بیشک یہ ربانی عظیم نشان ہے اور اس کا مثل بنالانا بشری قوت کے امکان میں نہیں، اس کے علاوہ اور صدہا معجزات سید عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے پیش فرمائے جنہوں نے ہر طبقہ کے انسانوں کو آپ کے صدقِ رسالت کا یقین دلا دیا ان معجزات کے ہوتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کس قدر عناد اور حق سے مکرنا ہے۔ ف۲۴ اپنی نبوت کے دلائل پیش کرنے اور اطمینان بخش معجزات دکھا کر اپنی رسالت ثابت کردینے کے بعد احکامِ الٰہیہ پہنچانے اور خدا کا خوف دلانے کے سوا آپ پر کچھ لازم نہیں اور ہر ہر شخص کے لیے اس کی طَلَبِیْدَہ (مانگی ہوئی) جدا جدا نشانیاں پیش کرنا آپ پر ضروری نہیں جیسا کہ آپ سے پہلے ہادیوں (انبیاء علیہم السلام) کا طریقہ رہا ہے۔ ف۲۵ نر، مادہ ایک یا زیادہ وَغَیْرَ ذَالِک۔

الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ⑧ عٰلِمُ الْغَیْبِ

کچھ گھٹتے اور بڑھتے ہیں ف۲۶ اور ہر چیز اس کے پاس ایک اندازے سے ہے ف۲۷ ہر چھپے اور

وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ⑨ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ

کھلے کا جاننے والا سب سے بڑا بلندی والا ف۲۸ برابر ہیں جو تم میں بات آہستہ کہے اور جو

جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّیْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ⑩ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ

آواز سے اور جو رات میں چھپا ہے اور جو دن میں راہ چلتا ہے ف۲۹ آدمی کے لیے بدلی والے

مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

فرشتے ہیں اس کے آگے اور پیچھے ف۳۰ کہ بحکمِ خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں ف۳۱ بے شک اللہ

یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ

کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود ف۳۲ اپنی حالت نہ بدل دیں اور جب اللہ کسی قوم سے برائی

سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ⑪ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ

چاہے ف۳۳ تو وہ پھر نہیں سکتی اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں ف۳۴ وہی ہے کہ تمہیں بجلی

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ⑫ وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ

دکھاتا ہے ڈر کو اور امید کو ف۳۵ اور بھاری بدلیاں اٹھاتا ہے اور گرج اسے سراہتی (خدا کی تعریف کرتی) ہوئی

بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ۚ وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ

اس کی پاکی بولتی ہے ف۳۶ اور فرشتے اس کے ڈر سے ف۳۷ اور کڑک بھیجتا ہے ف۳۸ تو اسے ڈالتا ہے جس پر

ف۲۶ یعنی مدت میں کس کا حمل جلد وضع (بچہ جلد پیدا) ہوگا کس کا دیر میں۔ حمل کی کم سے کم مدت جس میں بچہ پیدا ہو کر زندہ رہ سکے چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال یہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا اور اسی کے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ قائل ہیں۔ بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ پیٹ کے گھٹنے بڑھنے سے بچہ کا قوی، تَامُّ الْخِلْقَت اور نَاقِصُ الْخِلْقَت ((اعضاء کا تمام اور ناتمام) ہونا مراد ہے۔ ف۲۷ کہ اس سے گھٹ بڑھ نہیں سکتی۔ ف۲۸ ہر نقص سے مُنَزَّہ (پاک)۔ ف۲۹ یعنی دل کی چھپی باتیں اور زبان سے بِاَعْلَان کہی ہوئی اور رات کو چھپ کر کیے ہوئے عمل اور دن کو ظاہر طور پر کیے ہوئے کام سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے کوئی اس کے علم سے باہر نہیں۔ ف۳۰ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تم میں فرشتے نَوْبَت بَہ نَوْبَت (باری باری) آتے ہیں رات اور دن میں اور نمازِ فجر اور نمازِ عصر میں جمع ہوتے ہیں نئے فرشتے رہ جاتے ہیں اور جو فرشتے رہ چکے ہیں وہ چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کو کس حال میں چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں کہ نماز پڑھتے پایا اور نماز پڑھتے چھوڑا۔ ف۳۱ مجاہد نے کہا: ہر بندے کے ساتھ ایک فرشتہ حفاظت پر مامور ہے جو سوتے جاگتے جن وانس اور موذی (تکلیف پہنچانے والے) جانوروں سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور ہر ستانے والی چیز کو اس سے روک دیتا ہے بجز اس کے جس کا پہنچنا مشیت میں ہو۔ ف۳۲ معاصی میں مبتلا ہو کر ف۳۳ اس کے عذاب و ہلاک کا ارادہ فرمائے ف۳۴ جو اس کے عذاب کو روک سکے۔ ف۳۵ کہ اس سے گر کر نقصان پہنچانے کا خوف ہوتا ہے اور بارش سے نفع اٹھانے کی امید یا بعضوں کو خوف ہوتا ہے جیسے مسافروں کو جو سفر میں ہوں اور بعضوں کو فائدہ کی امید جیسے کہ کاشتکار وغیرہ۔ ف۳۶ گرج یعنی

يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝١٣ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ

چاہے اور وہ اللہ میں جھگڑتے ہوتے ہیں ف۳۹ اور اس کی پکڑ سخت ہے اسی کا پکارنا سچا ہے ف۴۰

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ

اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں ف۴۱ وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی

كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا

کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے ف۴۲ اور وہ ہرگز نہ پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا

فِيْ ضَلٰلٍ ۝١٤ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّ

بھٹکتی پھرتی ہے اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے ف۴۳ خواہ مجبوری سے ف۴۴ اور

بادل سے جو آواز ہوتی ہے۔اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق، قادر، ہر نقص سے منزہ کے وجود کی دلیل ہے۔**بعض** مفسرین نے فرمایا کہ تَسْبِيْحِ رَعْد سے وہ مراد ہے کہ اس آواز کو سن کر اللہ کے بندے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔**بعض** مفسرین کا قول ہے کہ رَعْد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے اس کو چلاتا ہے۔ **ف۳۷** یعنی اس کی ہیبت وجلال سے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ **ف۳۸** صَاعِقَه وہ شدید آواز ہے جو جَوّ (آسمان وزمین کے درمیان) سے اترتی ہے پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔(خازن) **ف۳۹ شانِ نزول:** حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے عرب کے ایک نہایت سرکش کافر کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیجی انہوں نے اس کو دعوت دی کہنے لگا: محمد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کا رب کون ہے جس کی تم مجھے دعوت دیتے ہو کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا لوہے کا یا تانبے کا؟ مسلمانوں کو یہ بات بہت گراں گزری اور انہوں نے واپس ہو کر سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ ایسا اَکْفَر (سخت کافر) سیاہ دل، سرکش دیکھنے میں نہیں آیا۔حضور نے فرمایا: اس کے پاس پھر جاؤ! اس نے پھر وہی گفتگو کی اور اتنا اور کہا کہ میں محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دعوت قبول کر کے ایسے رب کو مان لوں جسے نہ میں نے دیکھا ہے نہ پہچانا۔ یہ حضرات پھر واپس ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور اس کا خُبْث (شر) تو اور ترقی پر ہے۔فرمایا: پھر جاؤ! بہ تعمیل اِرشاد (حکم بجالاتے ہوئے) پھر گئے جس وقت اس سے گفتگو کر رہے تھے اور وہ ایسی ہی سیاہ دلی کی باتیں بک رہا تھا ایک ابر آیا اس سے بجلی چمکی اور کڑک ہوئی اور بجلی گری اور اس کافر کو جلا دیا۔ یہ حضرات اس کے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راہ میں انہیں اصحابِ کرام کی ایک اور جماعت ملی وہ کہنے لگے کہئے وہ شخص جل گیا ان حضرات نے کہا کہ آپ صاحبوں کو کیسے معلوم ہو گیا انہوں نے فرمایا: سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے پاس وحی آئی ہے "وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ"۔(خازن) **بعض** مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے اَرْبَد بن رَبِيْعَه سے کہا کہ محمد مصطفٰے (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) کے پاس چلو میں انہیں باتوں میں لگاؤں گا تو پیچھے سے تلوار سے حملہ کرنا، یہ مشورہ کر کے وہ حضور کے پاس آئے اور عامر نے حضور سے گفتگو شروع کی، بہت طویل گفتگو کے بعد کہنے لگا کہ اب ہم جاتے ہیں اور ایک بڑا جرّار لشکر آپ پر لائیں گے، یہ کہہ کر چلا آیا، باہر آ کر اَرْبَد سے کہنے لگا کہ تو نے تلوار کیوں نہیں ماری؟ اس نے کہا: جب میں تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو تو درمیان میں آ جاتا تھا، سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے ان لوگوں کے نکلتے وقت یہ دعا فرمائی: "اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمَا بِمَا شِئْتَ" جب یہ دونوں مدینہ شریف سے باہر آئے تو ان پر بجلی گری اَرْبَد جل گیا اور عامر بھی اسی راہ میں بہت بدتر حالت میں مرا۔(حسینی) **ف۴۰** یعنی اس کی توحید کی شہادت دینا اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنا یا یہ معنی ہیں کہ وہ دعا قبول کرتا ہے اور اسی سے دعا کرنا سزاوار ہے۔ **ف۴۱** معبود جان کر یعنی کفار جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ **ف۴۲** تو ہتھیلیاں پھیلانے اور بلانے سے پانی کنویں سے نکل کر اس کے منہ میں نہ آئے گا کیونکہ پانی کو نہ علم ہے نہ شعور جو اس کی حاجت اور پیاس کو جانے اور اس کے بلانے کو سمجھے اور پہچانے نہ اس میں یہ قدرت ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور اپنے مقتضائے طبیعت (یعنی طبیعت کی خواہش) کے خلاف اوپر چڑھ کر بلانے والے کے منہ میں پہنچ جائے یہی حال بتوں کا ہے کہ نہ انہیں بت پرستوں کے پکارنے کی خبر ہے نہ ان کی حاجت کا شعور نہ وہ ان کے نفع پر کچھ قدرت رکھتے ہیں۔ **ف۴۳** جیسے کہ مومن **ف۴۴** جیسے کہ منافق و کافر۔

السجدة ۳

ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۩ ﴿۱۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

ان کی پرچھائیاں ہر صبح و شام وف۴۵ تم فرماؤ کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا

قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ

تم خود ہی فرماؤ اللہ وف۴۶ تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے وہ حمایتی بنالیے ہیں جو اپنا

نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي

بھلا برا نہیں کرسکتے ہیں وف۴۷ تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھا اور انکھیارا وف۴۸ یا کیا برابر ہوجائیں گی

الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ

اندھیریاں اور اجالا وف۴۹ کیا اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہرائے ہیں جنھوں نے اللہ کی طرح کچھ بنایا تو انھیں ان کا اور اس کا بنانا

عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ

ایک سا معلوم ہوا وف۵۰ تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے وف۵۱ اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے وف۵۲ اس نے

السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَ

آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رَو (دھار) اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا لائی اور

مِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ

جس پر آگ دہکاتے ہیں وف۵۳ گہنا (زیور) یا اور اسباب وف۵۴ بنانے کو اس سے بھی ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں اللہ

يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ۬ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ

بتاتا ہے کہ حق اور باطل کی یہی مثال ہے تو جھاگ تو پھک کر دور ہو جاتا ہے اور

وف۴۵ ان کی تبعیّت میں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں۔ زَجّاج نے کہا کہ کافر "غَیرُ اللہ" کو سجدہ کرتا ہے اور اس کا سایہ اللہ کو۔ اِبنِ اَنباریؔ نے کہا کہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ پرچھائیوں (یعنی سائے) میں ایسی فَہم (سمجھ) پیدا کرے کہ وہ اس کو سجدہ کریں۔ **بعض** کا قول ہے: سجدے سے سایہ کا ایک طرف سے دوسری طرف مائل ہونا اور آفتاب کے اِرتفاع ونزول (بلند ہونے وڈھلنے) کے ساتھ دراز وکوتاہ (لمبا اور چھوٹا) ہونا مراد ہے۔ (خازن) وف۴۶ کیونکہ اس سوال کا اس کے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین باوجود غَیرُ اللہ کی عبادت کرنے کے اس کے مُقِرّ (اقرار کرنے والے) ہیں کہ آسمان وزمین کا خالق اللہ ہے جب یہ امر مُسَلَّم (مانا ہوا) ہے تو وف۴۷ یعنی بت۔ جب ان کی یہ بے قدرتی وبیچارگی ہے تو وہ دوسرے کو کیا نفع وضرر پہنچا سکتے ہیں ایسوں کو معبود بنانا اور خالق، رازق، قوی وقادر کو چھوڑنا انتہا درجے کی گمراہی ہے۔ وف۴۸ یعنی کافر و مومن وف۴۹ یعنی کفر و ایمان وف۵۰ اور اس وجہ سے حق ان پر مُشْتَبَہ (مشکوک) ہوگیا اور وہ بت پرستی کرنے لگے، ایسا تو نہیں ہے بلکہ جن بتوں کو وہ پوجتے ہیں اللہ کی مخلوق کی طرح کچھ بنانا تو کُجا وہ بندوں کی مصنوعات (تیار کی ہوئی چیزوں) کے مثل بھی نہیں بنا سکتے عاجزِ محض ہیں، ایسے پتھروں کا پوجنا عقل ودانش کے بالکل خلاف ہے۔ وف۵۱ جو مخلوق ہونے کی صلاحیت رکھے اس سب کا خالق اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں تو دوسرے کو شریکِ عبادت کرنا عاقل کس طرح گوارا کرسکتا ہے۔ وف۵۲ سب اس کے تحتِ قدرت واختیار ہیں۔ وف۵۳ جیسے کہ سونا، چاندی، تانبا وغیرہ۔ وف۵۴ برتن وغیرہ۔

اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے ف۵۵ اللہ یوں ہی مثالیں بیان

الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا وقف النبی علیہ السلام

فرماتا ہے جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انھیں کے لیے بھلائی ہے ف۵۶ اور جنھوں نے اس کا حکم نہ مانا ف۵۷

لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ

اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور ان کی ملک میں ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو دے دیتے یہی ہیں

لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ ع اَفَمَنْ يَّعْلَمُ ع ۲ ۱۱ النصف ۸

جن کا برا حساب ہوگا ف۵۸ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا بچھونا تو کیا وہ جو جانتا ہے

اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ

جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا حق ہے ف۵۹ وہ اس جیسا ہوگا جو اندھا ہے ف۶۰ نصیحت وہی مانتے ہیں

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾

جنھیں عقل ہے وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں ف۶۱ اور قول باندھ کر (وعدہ کرکے) پھرتے نہیں

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ

اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ف۶۲ اور اپنے رب سے ڈرتے اور

يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ

حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں ف۶۳ اور وہ جنھوں نے صبر کیا ف۶۴ اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور

ف۵۵ ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی ابھر جائے اور بعض اوقات واحوال میں جھاگ کی طرح حد سے اونچا ہو جائے مگر انجامِ کار مٹ جاتا ہے اور حق اصلِ شے اور جوہرِ صاف کی طرح باقی و ثابت رہتا ہے۔ ف۵۶ یعنی جنت ف۵۷ اور کفر کیا ف۵۸ کہ ہر امر پر مُواخَذہ کیا جائے گا اور اس میں سے کچھ نہ بخشا جائے گا۔ (جلالین و خازن) ف۵۹ اور اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے ف۶۰ حق کو نہیں جانتا، قرآن پر ایمان نہیں لاتا، اس کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ یہ آیت حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب اور ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی۔ ف۶۱ اس کی ربوبیت کی شہادت دیتے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں ف۶۲ یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو مان کر بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق (جدائی) نہیں کرتے یا یہ معنی ہیں کہ حقوقِ قرابت کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ قطع نہیں کرتے اسی میں رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی قرابتیں اور ایمانی قرابتیں بھی داخل ہیں، ساداتِ کرام کا احترام اور مسلمانوں کے ساتھ مَوَدَّت (پیار و محبت) واحسان اور ان کی مدد اور ان کی طرف سے مُدافَعَت (دفاع) اور ان کے ساتھ شفقت اور سلام و دعا اور مسلمان مریضوں کی عیادت اور اپنے دوستوں خادموں ہمسایوں، سفر کے ساتھیوں کے حقوق کی رعایت بھی اس میں داخل ہے اور شریعت میں اس کا لحاظ رکھنے کی بہت تاکیدیں آئی ہیں بکثرت احادیثِ صحیحہ اس باب میں وارد ہیں۔ ف۶۳ اور وقتِ حساب سے پہلے خود اپنے نفسوں سے محاسبہ کرتے ہیں ف۶۴ طاعتوں اور مصیبتوں پر اور مَعْصِیَّت سے باز رہے۔

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ

نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا ف٦٥ اور برائی کے بدلے

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

بھلائی کر کے ٹالتے ہیں ف٦٦ انھیں کے لیے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ

اور جو لائق ہوں ف٦٧ ان کے باپ دادا اور بی بیوں اور اولاد میں ف٦٨ اور فرشتے ف٦٩ ہر دروازے سے

عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾

ان پر ف٧٠ یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ

اور وہ جو اللّٰہ کا عہد اس کے پکے ہونے ف٧١ کے بعد توڑتے اور جس کے جوڑنے کو اللّٰہ نے فرمایا

بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ

اسے قطع کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف٧٢ ان کا حصہ لعنت ہی ہے اور ان کا نصیبہ برا

الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ

گھر ف٧٣ اللّٰہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ اور ف٧٤ تنگ کرتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر

الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ع ۸/۹

اِترا گئے ف٧٥ اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں مگر کچھ دن برت لینا اور کافر کہتے

كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ

ان پر کوئی نشانی ان کے رب کی طرف سے کیوں نہ اتری تم فرماؤ بے شک اللّٰہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے ف٧٦

ف٦٥ نوافل کا چھپانا اور فرائض کا ظاہر کرنا افضل ہے۔ ف٦٦ بدکلامی کا جواب شیریں سُخنی (خوش کلامی) سے دیتے ہیں اور جو انہیں محروم کرتا ہے اس پر عطا کرتے ہیں جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے معاف کرتے ہیں، جب ان سے پیوند (تعلق) قطع کیا جاتا ہے ملاتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں توبہ کرتے ہیں، جب ناجائز کام دیکھتے ہیں اسے بدلتے ہیں، جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرتے ہیں۔ ف٦٧ یعنی مؤمن ہوں ف٦٨ اگرچہ لوگوں نے ان کے سے عمل نہ کئے ہوں جب بھی اللّٰہ تعالیٰ ان کے اِکرام کے لیے ان کو ان کے درجہ میں داخل فرمائے گا ف٦٩ ہر ایک روز و شب میں ھَدایا (تحفے) اور رضا کی بشارتیں لے کر جنت کے ف٧٠ بہ طریقِ تحیت و تکریم (عزت و احترام) ف٧١ اور اس کو قبول کر لینے ف٧٢ کفر و معاصی کا اِرتکاب کر کے ف٧٣ یعنی جہنم۔ ف٧٤ جس کے لیے چاہے ف٧٥ اور شکر گزار نہ ہوئے۔ مسئلہ: دولتِ دنیا پر اِترانا اور مغرور ہونا حرام ہے۔ ف٧٦ کہ وہ آیات و معجزات نازل ہونے کے بعد بھی یہ کہتا رہتا ہے کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری، کوئی معجزہ کیوں نہیں آیا، معجزاتِ کثیرہ کے باوجود گمراہ رہتا ہے۔

وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ

اور اپنی راہ اسے دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع لائے وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین

اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے ف۷۷ وہ جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْۤ اُمَّةٍ

کام کیے ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام ف۷۸ اسی طرح ہم نے تم کو اس امت میں بھیجا

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَيْهِمُ الَّذِیْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَهُمْ

جس سے پہلے امتیں ہو گزریں ف۷۹ کہ تم انھیں پڑھ کر سناؤ ف۸۰ جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور وہ

يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ

رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں ف۸۱ تم فرماؤ وہ میرا رب ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف

مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ

میری رجوع ہے اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا جس سے پہاڑ ٹل جاتے ف۸۲ یا زمین پھٹ جاتی

اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

یا مردے باتیں کرتے جب بھی یہ کافر نہ مانتے ف۸۳ بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ف۸۴ تو کیا مسلمان اس سے ناامید نہ ہوئے ف۸۵

ف۷۷ اس کے رحمت وفضل اور اس کے احسان وکرم کو یاد کر کے بے قرار دلوں کو قرار واطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کے عدل وعتاب (غضب) کی یاد دلوں کو خائف کر دیتی ہے جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا: "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ" حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ مسلمان جب اللہ کا نام لے کر قسم کھاتا ہے دوسرے مسلمان اس کا اعتبار کر لیتے ہیں اور ان کے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ ف۷۸ "طوبیٰ" بشارت ہے راحت ونعمت اور خرمی وخوش حالی کی۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ طوبیٰ زبان حبشی میں جنت کا نام ہے۔ حضرت ابو ہریرہ اور دیگر اصحاب سے مروی ہے کہ طوبیٰ جنت کے ایک درخت کا نام ہے جس کا سایہ ہر جنت میں پہنچے گا، یہ درخت جنت عدن میں ہے اور اس کی اصل (جڑ) سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے اَیْوانِ معلیٰ میں اور اس کی شاخیں جنت کے ہر غُرْفَہ (کمرے) اور قصر (محل) میں، اس میں سوا سیاہی کے ہر قسم کے رنگ اور خوشنمائیاں ہیں ہر طرح کے پھل اور میوہ اس میں پھلے ہیں، اس کی بیخ (جڑ) سے کافور سلسبیل (ایک چشمہ) کی نہریں رواں ہیں۔ ف۷۹ تو تمہاری امت سب سے پچھلی امت ہے اور تم خَاتَمُ الْاَنْبِيَاء ہو تمہیں بڑے شان وشکوہ سے رسالت عطا کی ف۸۰ وہ کتاب عظیم ف۸۱ شانِ نزول: قتادہ ومقاتل وغیرہ کا قول ہے کہ یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سُہَیل بن عَمرو جب صلح کے لیے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہو گیا تو سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: لکھو "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کفار نے اس میں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ" (یعنی اے اللہ تیرے نام سے شروع) لکھوایئے۔ اس کے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں۔ ف۸۲ اپنی جگہ سے ف۸۳ شانِ نزول: کفارِ قریش نے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم آپ کی نبوت مانیں اور آپ کا اتباع کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اس کی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ ہٹا دیجیے تاکہ ہمیں کھیتیاں کرنے (کاشتکاری) کے لیے وسیع میدان مل جائیں اور زمین پھاڑ کر چشمہ جاری کیجیے تاکہ ہم کھیتوں اور باغوں کو ان سے سیراب کریں اور

اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کہ اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت کردیتا ف۸۶ اور کافروں کو ہمیشہ ان کے کئے

تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ

پر سخت دھمک (انتہائی سخت مصیبت) پہنچتی رہے گی ف۸۷ یا ان کے گھروں کے نزدیک اترے گی ف۸۸ یہاں تک کہ

ع ۵ ۱۰ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ ع وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

اللہ کا وعدہ آئے ف۸۹ بے شک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا ف۹۰ اور بے شک تم سے اگلے رسولوں

مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ قف فَكَيْفَ كَانَ

پر بھی ہنسی کی گئی تو میں نے کافروں کو کچھ دنوں ڈھیل دی پھر انہیں پکڑا ف۹۱ تو میرا عذاب

عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ

کیسا تھا تو کیا وہ جو ہر جان پر اس کے اعمال کی نگہداشت رکھتا ہے ف۹۲ اور وہ اللہ کے شریک

شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ

ٹھہراتے ہیں تم فرماؤ ان کا نام تو لو ف۹۳ یا اسے وہ بتاتے ہو جو اس کے علم میں ساری زمین میں نہیں ف۹۴ یا یونہی اُوپری

قُصَیّ بن کِلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کردیجئے وہ ہم سے کہہ جائیں کہ آپ نبی ہیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ یہ حیلے حوالے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں۔ ف۸۴ تو ایمان وہی لائے گا جس کو اللّٰہ چاہے اور توفیق دے اس کے سوا اور کوئی ایمان لانے والا نہیں اگرچہ انہیں وہی نشان دکھادیے جائیں جو وہ طلب کریں ف۸۵ یعنی کفار کے ایمان لانے سے خواہ انہیں کتنی ہی نشانیاں دکھلا دی جائیں اور کیا مسلمانوں کو اس کا یقینی علم نہیں ف۸۶ بغیر کسی نشانی کے لیکن وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہی حکمت ہے، یہ جواب ہے ان مسلمانوں کا جنہوں نے کفار کے نئی نئی نشانیاں طلب کرنے پر یہ چاہا تھا کہ جو کافر بھی کوئی نشانی طلب کرے وہی اس کو دکھادی جائے۔ اس میں انہیں بتادیا گیا کہ جب زبردست نشان آچکے اور شکوک واوہام کی تمام راہیں بند کردی گئیں، دین کی حقانیت روزِ روشن سے زیادہ واضح ہوچکی، ان جَلی بُرہانوں (روشن دلیلوں) کے باوجود جو لوگ مکر گئے، حق کے مُعتَرِف نہ ہوئے۔ (حق کو نہ مانے) ظاہر ہوگیا کہ وہ مُعَانِد (بغض وکینہ رکھنے والے) ہیں اور معاند کسی دلیل سے بھی مانا نہیں کرتا تو مسلمانوں کو اب ان سے قبولِ حق کی کیا امید۔ کیا اب تک ان کا عناد دیکھ کر اور آیات وبیناتِ واضحہ (صاف اور روشن دلیلوں) سے اعراض مشاہدہ کرکے بھی ان سے قبولِ حق کی امید رکھی جاسکتی ہے؟ البتہ اب ان کے ایمان لانے اور مان جانے کی یہی صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مجبور کرے اور ان کا اختیار سَلب فرمالے۔ اس طرح کی ہدایت چاہتا تو تمام آدمیوں کو ہدایت فرمادیتا اور کوئی کافر نہ رہتا مگر دارُالابتلا و دارُ الامتحان کی حکمت اس کی مقتضی نہیں۔ ف۸۷ یعنی وہ اس تکذیب وعناد کی وجہ سے طرح طرح کے حوادث ومصائب اور آفتوں اور بلاؤں میں مبتلا رہیں گے کبھی قحط میں، کبھی لٹنے میں، کبھی مارے جانے میں، کبھی قید میں۔ ف۸۸ اور ان کے اِضطِراب وپریشانی کا باعث ہوگی اور ان تک ان مصائب کے ضرر (نقصانات) پہنچیں گے ف۸۹ اللہ کی طرف سے فتح ونصرت آئے اور رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کا دین غالب ہو اور مکہ مکرمہ فتح کیا جائے۔ بعض مفسرین نے کہا کہ اس وعدہ سے روزِ قیامت مراد ہے جس میں اعمال کی جزا دی جائے گی۔ ف۹۰ اس کے بعد اللّٰہ تبارک وتعالیٰ اپنے نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی تسکینِ خاطر (تسلی ودلجوئی) فرماتا ہے کہ اس قسم کے بیہودہ سوال اور ایسے تمسخر واستہزاء (ٹھٹھے اور مذاق) سے آپ رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ ہادیوں کو ایسے واقعات پیش آیا ہی کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ف۹۱ اور دنیا میں انہیں قحط وقتل وقید میں مبتلا کیا اور آخرت میں ان کے لیے عذاب جہنم ہے ف۹۲ نیک کی بھی بد کی بھی یعنی اللّٰہ تعالیٰ کیا وہ ان بتوں کی مثل ہوسکتا ہے جو ایسے نہیں نہ انہیں علم ہے نہ قدرت، عاجز بے شعور ہیں ف۹۳ وہ ہیں کون ف۹۴ اور جو اس کے علم میں نہ ہو وہ باطلِ محض ہے، ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے لہٰذا اس کے لیے شریک ہونا باطل وغلط۔

مِّنَ الۡقَوۡلِ ؕ بَلۡ زُيِّنَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مَكۡرُهُمۡ وَصُدُّوۡا عَنِ السَّبِيۡلِ ؕ

(بے معنی) بات ف٩٥ بلکہ کافروں کی نگاہ میں ان کا فریب اچھا ٹھہرا ہے اور راہ سے روکے گئے ف٩٦

وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمۡ عَذَابٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ

اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں انھیں دنیا کے جیتے عذاب ہوگا ف٩٧ اور

لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الۡجَنَّةِ

بے شک آخرت کا عذاب سب سے سخت ہے اور انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں احوال اس جنت کا

الَّتِىۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ

کہ ڈر والوں کے لیے جس کا وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس کے میوے ہمیشہ اور اس کا سایہ ف٩٨

تِلۡكَ عُقۡبَى الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا ۖ وَّعُقۡبَى الۡكٰفِرِيۡنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ

ڈر والوں کا تو یہ انجام ہے ف٩٩ اور کافروں کا انجام آگ اور جن کو ہم نے

الۡكِتٰبَ يَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمِنَ الۡاَحۡزَابِ مَنۡ يُّنۡكِرُ بَعۡضَهٗ ؕ

کتاب دی ف١٠٠ وہ اس پر خوش ہوتے جو تمہاری طرف اترا اور ان گروہوں میں ف١٠١ کچھ وہ ہیں کہ اس کے بعض سے منکر ہیں

قُلۡ اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ وَلَاۤ اُشۡرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيۡهِ اَدۡعُوۡا وَاِلَيۡهِ

تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف

مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ حُكۡمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ

مجھے پھرنا ف١٠٢ اور اسی طرح ہم نے اسے عربی فیصلہ اتارا ف١٠٣ اور اے سننے والے اگر تو ان کی خواہشوں پر چلے گا ف١٠٤

بَعۡدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ ع وَلَقَدۡ ع ٥

بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا نہ بچانے والا اور بے شک

ف٩٥ کے درپے ہوتے ہو جس کی کچھ اصل وحقیقت نہیں ف٩٦ یعنی رشد وہدایت اور دین کی راہ سے ف٩٧ قتل وقید کا ف٩٨ یعنی اس کے میوے اور اس کا سایہ دائمی ہے ان میں سے کوئی منقطع اور زائل ہونے والا نہیں۔ جنت کا حال عجیب ہے اس میں نہ سورج ہے نہ چاند نہ تاریکی، باوجود اس کے غیر منقطع دائمی (نہ ختم ہونے والا ہمیشہ کا) سایہ ہے۔ ف٩٩ یعنی تقویٰ والوں کے لیے جنت ہے ف١٠٠ یعنی وہ یہود ونصاریٰ جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ عبداللہ بن سلام وغیرہ اور حبشہ ونجران کے نصرانی۔ ف١٠١ یہود ونصاریٰ ومشرکین کے جو آپ کی عداوت میں سرشار ہیں اور آپ پر انہوں نے چڑھائیاں کی ہیں۔ ف١٠٢ اس میں کیا بات قابلِ انکار ہے کیوں نہیں مانتے ف١٠٣ یعنی جس طرح پہلے انبیاء کو ان کی زبانوں میں احکام دیے تھے اسی طرح ہم نے یہ قرآن اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زبان عربی میں نازل فرمایا۔ قرآن کریم کو حکم اس لیے فرمایا کہ اس میں اللہ کی عبادت اور اس کی توحید اور اس کے دین کی طرف دعوت اور تمام تکالیف واحکام اور حلال وحرام کا بیان ہے۔ بعض علماء نے فرمایا: چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام خلق پر قرآن شریف کے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم فرمایا اس لیے اس کا نام حکم رکھا۔ ف١٠٤ یعنی کافروں کی

أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ
ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیبیاں وف۱۰۵ اور بچے کئے اور کسی

لِرَسُوْلٍ أَنْ يَّأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا
رسول کا کام نہیں کہ کوئی نشانی لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ہر وعدہ کی ایک لکھت (تحریر) ہے وف۱۰۶ اللہ جو

اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗٓ أُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَإِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ
چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے وف۱۰۷ اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے وف۱۰۸ اور اگر ہمیں تمہیں دکھادیں

بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا
کوئی وعدہ وف۱۰۹ جو انھیں دیا جاتا ہے یا پہلے ہی وف۱۱۰ اپنے پاس بلالیں تو بہر حال تم پر تو صرف پہنچانا ہے اور حساب لینا وف۱۱۱

الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ
ہمارا ذمہ وف۱۱۲ کیا انھیں نہیں سوجھتا کہ ہم ہر طرف سے ان کی آبادی گھٹاتے آرہے ہیں وف۱۱۳ اور اللہ

يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ
حکم فرماتا ہے اس کا حکم پیچھے ڈالنے والا کوئی نہیں وف۱۱۴ اور اسے حساب لیتے دیر نہیں لگتی اور ان سے اگلے وف۱۱۵ فریب

قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ
کر چکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے وف۱۱۶ جانتا ہے جو کچھ کوئی جان کمائے وف۱۱۷ اور اب جاننا چاہتے ہیں کافر

جو اپنے دین کی طرف بلاتے ہیں وف۱۰۵ شانِ نزول: کافروں نے سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر یہ عیب لگایا تھا کہ وہ نکاح کرتے ہیں اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کردیتے، بی بی بچے سے کچھ واسطہ نہ رکھتے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ بی بی بچے ہونا نبوت کے منافی نہیں لہٰذا یہ اعتراض محض بے جا ہے اور پہلے جو رسول آچکے ہیں وہ بھی نکاح کرتے تھے ان کے بھی بیبیاں اور بچے تھے وف۱۰۶ اس سے مُقدَّم و مُؤَخَّر نہیں ہوسکتا خواہ وہ وعدہ عذاب کا ہو یا کوئی اور وف۱۰۷ سعید بن جبیر اور قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اللہ جن احکام کو چاہتا ہے منسوخ فرماتا ہے، جنہیں چاہتا ہے باقی رکھتا ہے۔ انہیں ابن جبیر کا ایک قول یہ ہے کہ بندوں کے گناہوں میں سے اللہ جو چاہتا ہے مغفرت فرما کر مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے۔ عِکْرِمَہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ سے جس گناہ کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور اس کی جگہ نیکیاں قائم فرماتا ہے اور اس کی تفسیر میں اور بھی بہت اقوال ہیں وف۱۰۸ جس کو اس نے اَزَل میں لکھا۔ یہ علمِ الٰہی ہے یا اُمُّ الْکِتَاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء مکتوب ہیں اور اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ وف۱۰۹ عذاب کا وف۱۱۰ ہم تمہیں وف۱۱۱ اور اعمال کی جزا دینا وف۱۱۲ تو آپ کافروں کے اِعراض کرنے سے رنجیدہ نہ ہوں اور عذاب کی جلدی نہ کریں۔ وف۱۱۳ اور زمینِ شرک کی وُسعت دم بدم کم کر رہے ہیں اور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے کفار کے گردو پیش کی اراضی یکے بعد دیگرے فتح ہوتی چلی جاتی ہے اور یہ صَرِیح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی مدد فرماتا ہے اور ان کے لشکر کو فتح مند کرتا ہے اور ان کے دین کو غلبہ دیتا ہے۔ وف۱۱۴ اس کا حکم نافذ ہے کسی کی مجال نہیں کہ اس میں چوں چرا یا تغییر و تبدیل کرسکے، جب وہ اسلام کو غلبہ دینا چاہے اور کفر کو پَسْت کرنا تو کس کی تاب و مجال کہ اس کے حکم میں دَخْل دے سکے۔ وف۱۱۵ یعنی گزری ہوئی امتوں کے کفار اپنے انبیاء کے ساتھ وف۱۱۶ پھر بغیر اس کی مشیت کے کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ۔ وف۱۱۷ ہر ایک کا کسب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور اس کے نزدیک ان کی جزا مقرر ہے۔

لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ

کسے ملتا ہے پچھلا گھر و۱۱۸ اور کافر کہتے ہیں تم رسول نہیں تم فرماؤ

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع ۱۲

اللہ گواہ کافی ہے مجھ میں اور تم میں و۱۱۹ اور وہ جسے کتاب کا علم ہے و۱۲۰

اٰياتها ۵۲ ۱۴ سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ ۷۲ رکوعاتها ۷

سورۂ ابراہیم مکیہ ہے، اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬

ایک کتاب ہے و۲ کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو و۳ اندھیریوں سے و۴ اجالے میں لاؤ و۵

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ و۶ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے اللہ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ

اور جو کچھ زمین میں و۷ اور کافروں کی خرابی ہے ایک سخت عذاب سے جنہیں

يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

آخرت سے دنیا کی زندگی پیاری ہے اور اللہ کی راہ سے روکتے و۸

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

اور اس میں کجی (ٹیڑھا پن) چاہتے ہیں وہ دور کی گمراہی میں ہیں و۹ اور ہم نے ہر رسول

و۱۱۸ یعنی کافر عنقریب جان لیں گے کہ راحتِ آخرت مؤمنین کے لیے ہے اور وہاں کی ذلت وخواری کفار کے لیے ہے۔ و۱۱۹ جس نے میرے ہاتھوں میں معجزاتِ باہرہ وآیاتِ قاہرہ ظاہر فرما کر میرے نبی مرسل ہونے کی شہادت دی۔ و۱۲۰ خواہ وہ علمائے یہود میں سے توریت کا جاننے والا ہو یا نصارٰی میں سے انجیل کا عالم، وہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی رسالت کو اپنی کتابوں میں دیکھ کر جانتا ہے، ان علماء میں سے اکثر آپ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں۔ و۱ سورۂ ابراہیم مکیہ ہے سوائے آیت " اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا " اور اس کے بعد والی آیت کے۔ اس سورت میں سات رکوع باون آیتیں آٹھ سو اکسٹھ کلمے، تین ہزار چار سو چونتیس حرف ہیں و۲ یہ قرآن شریف و۳ کفر وضلالت وجہل وغوایت (جہالت وگمراہیت) کی و۴ ایمان کے و۵ ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں ایماء (اشارہ) ہے کہ دینِ حق کی راہ ایک ہے اور کفر وضلالت کے طریقے کثیر۔ و۶ یعنی دین اسلام و۷ وہ سب کا خالق ومالک ہے، سب اس کے بندے اور مملوک (قبضے میں ہیں) تو اس کی عبادت سب پر لازم اور اس کے سوا کسی کی عبادت روا نہیں۔ و۸ اور لوگوں کو دینِ الٰہی

رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ

اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجاف کہ وہ انھیں صاف بتائے ولا پھر اللّٰہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے اور وہی عزت حکمت والا ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں و۱۲

بِاٰيٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ

دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے و۱۳ اجالے میں لا اور انھیں اللّٰہ کے دن

اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

یاد دلاو۱۴ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکرگزار کو اور جب موسیٰ نے اپنی قوم

لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

سے کہاو۱۵ یاد کرو اپنے اوپر اللّٰہ کا احسان جب اس نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ

جو تم کو بری مار دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں زندہ رکھتے

قبول کرنے سے مانع ہوتے ہیں و۹ کہ حق سے بہت دور ہوگئے ہیں۔ و۱۰ جس میں وہ رسول مبعوث ہوا خواہ اس کی دعوت عام ہو اور دوسری قوموں اور دوسرے ملکوں پر بھی اس کا اتباع لازم ہو جیسا کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی رسالت تمام آدمیوں اور جنوں بلکہ ساری خلق کی طرف ہے اور آپ سب کے نبی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا "لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔" و۱۱ اور جب اس کی قوم اچھی طرح سمجھ لے تو دوسری قوموں کو ترجموں کے ذریعہ سے وہ احکام پہنچا دیے جائیں اور ان کے معنی سمجھا دیے جائیں۔ بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ "قَوْمِهٖ" کی ضمیر سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی طرف راجع ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہم نے ہر رسول کو سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی زبان یعنی عربی میں وحی فرمائی اور یہ معنی ایک روایت میں بھی آئے ہیں کہ وحی ہمیشہ عربی زبان ہی میں نازل ہوئی پھر انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کے لیے ان کی زبانوں میں ترجمہ فرما دیا۔ (اتقان، حسینی) مسئلہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی تمام زبانوں میں سب سے افضل ہے۔ و۱۲ مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزاتِ باہرہ کے و۱۳ کفر کی نکال کر ایمان کے و۱۴ قاموس میں ہے کہ "اَيَّامِ اللّٰه" سے اللّٰہ کی نعمتیں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس و اُبَی بن کعب و مجاہد و قتادہ نے بھی اَيَّامِ اللّٰه کی تفسیر (اللّٰہ کی نعمتیں) فرمائیں۔ مُقَاتِل کا قول ہے کہ اَيَّامِ اللّٰه سے وہ بڑے بڑے وقائع (حادثات و واقعات) مراد ہیں جو اللّٰہ کے امر سے واقع ہوئے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اَيَّامِ اللّٰه سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللّٰہ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لیے مَنّ و سَلْوٰی اتارنے کا دن، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ (خازن و مدارک و مفردات راغب) ان اَيَّامِ اللّٰه میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایام میں واقعاتِ عظیمہ پیش آئے جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعہ ہائلہ (ہولناک واقعہ) ان کی یادگار قائم کرنا بھی تذکیر باَيَّامِ اللّٰه میں داخل ہے بعض لوگ میلاد شریف، معراج شریف اور ذکرِ شہادت کے ایام کی تخصیص (تاریخ مخصوص کرنے) میں کلام کرتے ہیں انہیں اس آیت سے نصیحت پذیر ہونا چاہئے۔ و۱۵ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اپنی قوم کو یہ ارشاد فرمانا تذکیر باَيَّامِ اللّٰه کی تعمیل ہے۔

وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۶ ع وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ ع ۱۳
اور اس میں وا۱۶ تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے
لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۷ وَ قَالَ مُوْسٰۤى اِنْ
تو میں تمہیں اور دوں گا و۱۷ اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے اور موسیٰ نے کہا اگر
تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۸ اَلَمْ
تم اور زمین میں جتنے ہیں سب کافر ہوجاؤ و۱۸ تو بے شک اللہ بے پرواہ سب خوبیوں والا ہے کیا
يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ؕ۬ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ
تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے
بَعْدِهِمْ ؕۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا مع
بعد ہوئے انھیں اللہ ہی جانے و۱۹ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے و۲۰ تو وہ اپنے
اَيْدِيَهُمْ فِيْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِيْ
ہاتھ و۲۱ اپنے منہ کی طرف لے گئے و۲۲ اور بولے ہم منکر ہیں اس کے جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا اور جس راہ و۲۳ کی
شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۹ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ الثلث
طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں وہ شک ہے کہ بات کھلنے نہیں دیتا ان کے رسولوں نے کہا کیا اللہ میں شک ہے و۲۴ آسمانوں
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُؤَخِّرَكُمْ
اور زمین کا بنانے والا تمہیں بلاتا ہے و۲۵ کہ تمہارے کچھ گناہ بخشے و۲۶ اور موت کے مقرر وقت

و۱۶ یعنی نجات دینے میں و۱۷ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقتِ شکر یہ ہے کہ مُنعِم (نعمت دینے والے) کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خوگر بنائے، یہاں ایک باریکی (اہم بات) ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے، یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ مُنعِم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات (رغبت) باقی نہ رہے، یہ مقام صدیقوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ و۱۸ تو تم ہی ضرر پاؤ گے اور تم ہی نعمتوں سے محروم رہو گے۔ و۱۹ کتنے تھے و۲۰ اور انہوں نے معجزات دکھائے و۲۱ شدتِ غیظ (سخت غصے) سے و۲۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ غصہ میں آکر اپنے ہاتھ کاٹنے لگے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انہوں نے کتابُ اللہ سن کر تعجب سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے۔ غرض یہ کوئی نہ کوئی انکار کی ادا تھی۔ و۲۳ یعنی توحید و ایمان و۲۴ کیا اس کی توحید میں تَرَدُّد ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے اس کی دلیلیں تو نہایت ظاہر ہیں۔ و۲۵ اپنی طاعت و ایمان کی طرف و۲۶ جب تم ایمان لے آؤ۔ اس لیے کہ اسلام لانے کے بعد پہلے کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں سوائے حقوق عباد کے اور اسی لیے کچھ گناہ فرمایا۔

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا

تک تمہاری زندگی بے عذاب کاٹ دے بولے تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو ف۲۷ تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو

عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ

جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ف۲۸ اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ ف۲۹ ان کے رسولوں نے ان سے کہا ف۳۰

اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ

ہم ہیں تو تمہاری طرح انسان مگر اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہے احسان فرماتا ہے ف۳۱

وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اور ہمارا کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس کچھ سند لے آئیں مگر اللہ کے حکم سے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ

بھروسہ چاہیے ف۳۲ اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں ف۳۳ اس نے تو ہماری راہیں ہمیں دکھادیں ف۳۴ اور

ع۲
لَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ ع وَ

تم جو ہمیں ستارہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ

کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم ضرور تمہیں اپنی زمین ف۳۵ سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین

مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ لا وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ

پر ہو جاؤ تو انہیں ان کے رب نے وحی بھیجی کہ ہم ضرور ان ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تم کو ان کے

الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَ

بعد زمین میں بسائیں گے ف۳۶ یہ اس کے لیے ہے جو ف۳۷ میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے اور

ف۲۷ ظاہر میں ہمیں اپنی مثل معلوم ہوتے ہو پھر کیسے مانا جائے کہ ہم تو نبی نہ ہوئے اور تمہیں یہ فضیلت مل گئی۔ ف۲۸ یعنی بت پرستی سے ف۲۹ جس سے تمہارے دعوے کی صحت ثابت ہو۔ یہ کلام ان کا عناد و سرکشی سے تھا اور باوجودیکہ انبیاء آیات لاچکے تھے معجزات دکھا چکے تھے پھر بھی انہوں نے نئی سند مانگی اور پیش کئے ہوئے معجزات کو کالعدم (ناقابل قبول) قرار دیا۔ ف۳۰ اچھا یہی مانو کہ ف۳۱ اور نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے اور اس منصبِ عظیم کے ساتھ مشرف فرماتا ہے۔ ف۳۲ وہی اعداء کا شر دفع کرتا اور اس سے محفوظ رکھتا ہے ف۳۳ ہم سے ایسا ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ قضائے الٰہی میں ہے وہی ہوگا ہمیں اس پر پورا بھروسہ اور کامل اعتماد ہے۔ ابوتراب رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول ہے کہ توکل بدن کو عبودیت میں ڈالنا، قلب کو ربوبیت کے ساتھ متعلق رکھنا، عطا پر شکر، بلا پر صبر کا نام ہے۔ ف۳۴ اور رشد و نجات کے طریقے ہم پر واضح فرما دیے اور ہم جانتے ہیں کہ تمام اُمور اس کے قدرت و اختیار میں ہیں۔ ف۳۵ یعنی اپنے دیار۔ ف۳۶ حدیث شریف میں ہے جو اپنے ہمسائے کو ایذا دیتا ہے اللہ اس کے گھر کا اسی ہمسائے کو مالک بناتا ہے۔ ف۳۷ قیامت کے دن۔

اسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ﴿١٥﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ

انھوں نے ف۳۸ فیصلہ مانگا اور ہر سرکش ہٹ دھرم نامراد ہوا ف۳۹ جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی

مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۙ﴿١٦﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ

پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی ف۴۰ اور اسے ہر طرف سے

كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ

موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب ف۴۱ اپنے رب

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ

سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں ف۴۲ جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی

عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ

کے دن میں ف۴۳ ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگا یہی ہے دور کی

الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ

گمراہی کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان و زمین حق کے ساتھ بنائے ف۴۴ اگر

يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ﴿١٩﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿٢٠﴾ وَ

چاہے تو تمہیں لے جائے ف۴۵ اور ایک نئی مخلوق لے آئے ف۴۶ اور یہ ف۴۷ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اور

بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا

سب اللہ کے حضور ف۴۸ علانیہ حاضر ہوں گے تو جو کمزور تھے وہ ف۴۹ بڑائی والوں سے کہیں گے ف۵۰ ہم تمہارے تابع تھے

ف۳۸ یعنی انبیاء نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی یا امتوں نے اپنے اور رسولوں کے درمیان اللہ تعالیٰ سے ف۳۹ معنی یہ ہیں کہ انبیاء کی نصرت فرمائی گئی اور انہیں فتح دی گئی اور حق کے معاند، سرکش، کافر نامراد ہوئے اور ان کے خلاص (چھٹکارے) کی کوئی سبیل نہ رہی۔ ف۴۰ حدیث شریف میں ہے کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جب وہ منہ کے پاس آئے گا تو اس کو بہت ناگوار معلوم ہوگا جب اور قریب ہوگا تو اس سے چہرہ بھن جائے گا اور سر تک کی کھال جل کر گر پڑے گی جب پیئے گا تو آنتیں کٹ کر نکل جائیں گی۔ (اللہ کی پناہ) ف۴۱ یعنی ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید و غلیظ عذاب ہوگا۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ) ف۴۲ جن کو وہ نیک عمل سمجھتے تھے جیسے کہ محتاجوں کی امداد، مسافروں کی اعانت اور بیماروں کی خبر گیری وغیرہ۔ چونکہ ایمان پر مبنی نہیں اس لیے وہ سب بیکار ہیں اور ان کی ایسی مثال ہے ف۴۳ اور وہ سب اڑ گئی اور اس کے اجزاء منتشر ہو گئے اور اس میں سے کچھ باقی نہ رہا یہی حال ہے کفار کے اعمال کا کہ ان کے شرک و کفر کی وجہ سے سب برباد اور باطل ہو گئے۔ ف۴۴ ان میں بڑی حکمتیں ہیں اور ان کی پیدائش عبث (بیکار) نہیں ہے۔ ف۴۵ معدوم کر دے ف۴۶ بجائے تمہارے جو فرمانبردار ہو اس کی قدرت سے یہ کیا بعید ہے جو آسمان و زمین پیدا کرنے پر قادر ہے ف۴۷ معدوم کرنا اور موجود فرمانا ف۴۸ روز قیامت ف۴۹ اور دولت مندوں اور با اثر لوگوں کی اِتباع میں انہوں نے کفر اختیار کیا تھا ف۵۰ کہ دین و اعتقاد میں۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا

کیا تم سے ہوسکتا ہے کہ اللّٰہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹال دو ف۵۱ کہیں گے اللّٰہ ہمیں ہدایت

اللّٰهُ لَهَدَیْنٰكُمْؕ سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَجَزِعْنَاۤ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ ﴿۲۱﴾ ع ۹ ۱۵

کرتا تو ہم تمہیں کرتے ف۵۲ ہم پر ایک سا ہے چاہے بےقراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں پناہ نہیں

وَ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ

اور شیطان کہے گا جب فیصلہ ہو چکے گا ف۵۳ بے شک اللّٰہ نے تم کو سچا وعدہ دیا تھا ف۵۴ اور

وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْؕ وَ مَا كَانَ لِیَ عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ

میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا ف۵۵ وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور میرا تم پر کچھ قابو نہ تھا ف۵۶ مگر یہی کہ میں نے تم کو ف۵۷ بلایا

فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَ لُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ مَاۤ

تم نے میری مان لی ف۵۸ تو اب مجھ پر الزام نہ رکھو ف۵۹ خود اپنے اوپر الزام رکھو نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکوں نہ

اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّؕ اِنِّیْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُؕ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ

تم میری فریاد کو پہنچ سکو وہ جو پہلے تم نے مجھے شریک ٹھہرایا تھا ف۶۰ میں اس سے سخت بیزار ہوں بےشک ظالموں

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۲﴾ وَ اُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

کے لیے دردناک عذاب ہے اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ باغوں میں داخل کیے جائیں گے

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا

جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اپنے رب کے حکم سے اس میں ان کے ملتے وقت کا

ف۵۱ یہ کلام ان کا توبیخ وعناد کے طور پر ہوگا کہ دنیا میں تم نے گمراہ کیا تھا اور راہِ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے اب وہ دعوے کیا ہوئے اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹالو! کافروں کے سردار اس کے جواب میں ف۵۲ جب خود ہی گمراہ ہو رہے تھے تو تمہیں کیا راہ دکھاتے اب خلاصی کی کوئی راہ نہیں نہ کافروں کے لیے شفاعت۔ آؤ روئیں اور فریاد کریں پانچ سو برس فریاد وزاری کریں گے اور کچھ کام نہ آئے گی تو کہیں گے کہ اب صبر کرکے دیکھو شاید اس سے کچھ کام نکلے، پانچ سو برس صبر کریں گے وہ بھی کام نہ آئے گا تو کہیں گے کہ ف۵۳ اور حساب سے فراغت ہو جائے گی۔ جنتی جنت کا اور دوزخی دوزخ کا حکم پا کر جنت و دوزخ میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی شیطان پر ملامت کریں گے اور اس کو برا کہیں گے کہ بدنصیب تو نے ہمیں گمراہ کرکے اس مصیبت میں گرفتار کیا تو وہ جواب دے گا کہ ف۵۴ کہ مرنے کے بعد پھر اٹھنا ہے اور آخرت میں نیکیوں اور بدیوں کا بدلہ ملے گا اللّٰہ کا وعدہ سچا تھا سچا ہوا ف۵۵ کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا، نہ جزا، نہ جنت، نہ دوزخ ف۵۶ نہ میں نے تمہیں اپنی اتباع پر مجبور کیا تھا یا یہ کہ میں نے اپنے وعدہ پر تمہارے سامنے کوئی حجت و برہان پیش نہیں کی تھی۔ ف۵۷ وسوسے ڈال کر گمراہی کی طرف ف۵۸ اور بغیر حجت و برہان کے تم میرے بہکائے میں آگئے باوجودیکہ اللّٰہ تعالیٰ نے تم سے فرمادیا تھا کہ شیطان کے بہکائے میں نہ آنا اور اس کے رسول اس کی طرف سے دلائل لے کر تمہارے پاس آئے اور انہوں نے حجتیں پیش کیں اور برہانیں قائم کیں تو تم پر خود لازم تھا کہ تم ان کا اتباع کرتے اور ان کے روشن دلائل اور ظاہر معجزات سے منہ نہ پھیرتے اور میری بات نہ مانتے اور میری طرف التفات نہ کرتے مگر تم نے ایسا نہ کیا ف۵۹ کیونکہ میں دشمن ہوں اور میری دشمنی

سَلٰمٌ ﴿٢٣﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

اکرام سلام ہے ف۶۱ کیا تم نے نہ دیکھا اللّٰہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی ف۶۲ جیسے پاکیزہ درخت

أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِيْٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِإِذْنِ

جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے رب کے

رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ

حکم سے ف۶۳ اور اللّٰہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں ف۶۴ اور گندی

كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا

بات ف۶۵ کی مثال جیسے ایک گندہ پیڑ ف۶۶ کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا اب اسے

مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ

کوئی قیام نہیں ف۶۷ اللّٰہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات ف۶۸ پر دنیا کی زندگی

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ قف وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ ع ۴ ۱۲

میں ف۶۹ اور آخرت میں ف۷۰ اور اللّٰہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے ف۷۱ اور اللّٰہ جو چاہے کرے

ظاہر ہے اور دشمن سے خیر خواہی کی امید رکھنا ہی حماقت ہے تو ف۶۰ اللّٰہ کا اس کی عبادت میں (خازن) ف۶۱ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے اور فرشتوں کی طرف سے اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف سے۔ ف۶۲ یعنی کلمۂ توحید کی ف۶۳ ایسے ہی کلمۂ ایمان ہے کہ اس کی جڑ قلبِ مومن کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہنچتے ہیں اور اس کے ثمرات برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اصحاب کرام سے فرمایا: وہ درخت بتاؤ جو مومن کے مثل ہے اس کے پتے نہیں گرتے اور وہ ہر وقت پھل دیتا ہے (یعنی جس طرح مومن کے عمل اکارت نہیں ہوتے اور اس کی برکتیں ہر وقت حاصل رہتی ہیں) صحابہ نے فکریں کیں کہ ایسا کون سا درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اس کا پھل ہر وقت موجود رہتا ہے۔ چنانچہ جنگل کے درختوں کے نام لیے جب ایسا کوئی درخت خیال میں نہ آیا تو حضور سے دریافت کیا، فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ جب حضور نے دریافت فرمایا تھا تو میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن بڑے بڑے صحابہ تشریف فرما تھے میں چھوٹا تھا اس لیے میں ادباً خاموش رہا حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم بتا دیتے تو مجھے بہت خوشی ہوتی۔ ف۶۴ اور ایمان لائیں کیونکہ مثالوں سے معنی اچھی طرح خاطر گزین (ذہن نشین) ہو جاتے ہیں ف۶۵ یعنی کفری کلام ف۶۶ مثل اندرائن (ایک پھل) کے جس کا مزہ کڑوا، بو ناگوار یا مثلِ لہسن کے بدبودار ف۶۷ کیونکہ جڑ اس کی زمین میں ثابت و مستحکم نہیں شاخیں اس کی بلند نہیں ہوتیں یہی حال ہے کفری کلام کا کہ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں اور کوئی حجت و برہان نہیں رکھتا جس سے استحکام (مضبوطی) ہو، نہ اس میں کوئی خیر و برکت کہ وہ بلندیٔ قبول پر پہنچ سکے۔ ف۶۸ یعنی کلمۂ ایمان ف۶۹ کہ وہ ابتلاء (آزمائش) اور مصیبت کے وقتوں میں بھی صابر و قائم رہتے ہیں اور راہِ حق و دینِ قویم سے نہیں ہٹتے حتیٰ کہ ان کی حیات کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔ ف۷۰ یعنی قبر میں کہ اوّل منازل آخرت ہے جب مُنکَر نکِیر آ کر ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے، تمہارا دین کیا ہے اور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے دریافت کرتے ہیں کہ ان کی نسبت تو کیا کہتا ہے؟ تو مومن اس منزل میں بفضلِ الٰہی ثابت رہتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللّٰہ ہے، میرا دین اسلام اور یہ میرے نبی ہیں محمد مصطفےٰ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم، اللّٰہ کے بندے اور اس کے رسول پھر اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور وہ منور کر دی جاتی ہے اور آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ ف۷۱ وہ قبر میں منکر و نکیر کو جواب صحیح نہیں دے سکتے اور ہر

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ
کیا تم نے انھیں نہ دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی ف۷۲ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر

الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا
لا اتارا وہ جو دوزخ ہے اس کے اندر جائیں گے اور کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ اور اللہ کے لیے برابر والے ٹھہرائے ف۷۳

لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ
کہ اس کی راہ سے بہکاویں تم فرماؤ ف۷۴ کچھ برت لو کہ تمہارا انجام آگ ہے ف۷۵ میرے ان

لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ
بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور

عَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ
ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی ف۷۶ نہ یارانہ ف۷۷ اللہ ہے جس

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ
نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ
تمہارے کھانے کو پیدا کئے اور تمہارے لیے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے ف۷۸

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَ
اور تمہارے لیے ندیاں مسخر کیں ف۷۹ اور تمہارے لیے سورج اور چاند مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں ف۸۰ اور

سوال کے جواب میں یہی کہتے ہیں ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ آسمان سے ندا ہوتی ہے میرا بندہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا فرش بچھاؤ، دوزخ کا لباس پہناؤ، دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو۔ اس کو دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹ پہنچتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں عذاب کرنے والے فرشتے اس پر مقرر کیے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے گرزوں سے مارتے ہیں۔ (اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَثَبَّتَنَا عَلَى الْاِيْمَانِ) ف۷۲ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں سے مراد کفارِ مکہ ہیں اور وہ نعمت جس کی شکر گزاری انہوں نے نہ کی وہ اللہ کے حبیب ہیں سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے وجود سے اس امت کو نوازا اور ان کی زیارت سراپا کرامت کی سعادت سے مشرف کیا، لازم تھا کہ اس نعمتِ جلیلہ کا شکر بجالاتے اور ان کا اتباع کر کے مزید کرم کے مورد (قابل) ہوتے۔ بجائے اس کے انہوں نے ناشکری کی اور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا انکار کیا اور اپنی قوم کو جو دین میں ان کے موافق تھے دارُ الہلاک (یعنی دوزخ) میں پہنچایا۔ ف۷۳ یعنی بتوں کو اس کا شریک کیا۔ ف۷۴ اے مصطفےٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان کفار سے کہ تھوڑے دن دنیا کی خواہشات کو ف۷۵ آخرت میں۔ ف۷۶ کہ خرید و فروخت یعنی مالی معاوضے اور فدیئے ہی سے کچھ نفع اٹھایا جا سکے۔ ف۷۷ کہ اس سے نفع اٹھایا جائے بلکہ بہت سے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔ اس آیت میں نفسانی و طبعی دوستی کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبتِ الٰہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی جیسا کہ سورۂ زخرف میں فرمایا: "اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ۔" ف۷۸ اور اس سے تم فائدے اٹھاؤ ف۷۹ کہ ان سے کام لو۔ ف۸۰ نہ تھکیں نہ رکیں تم ان سے

سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ
تمہارے لیے رات اور دن مسخر کیے ف۸۱ اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا اور اگر
تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ ع وَاِذْ ع ۵ ۱۷
اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے بےشک آدمی بڑا ظالم بڑا ناشکرا ہے ف۸۲ اور یاد کرو
قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ
جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اس شہر ف۸۳ کو امان والا کردے ف۸۴ اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے
الْاَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ
پوجنے سے بچا ف۸۵ اے میرے رب بےشک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیے ف۸۶ تو جس نے میرا ساتھ دیا ف۸۷
فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٦﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْۤ اَسْكَنْتُ
وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بےشک تو بخشنے والا مہربان ہے ف۸۸ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد
مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا
ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس ف۸۹ اے ہمارے رب اس لیے کہ وہ ف۹۰

نفع اٹھاتے ہو ف۸۱ آرام اور کام کے لیے ف۸۲ کہ کفر و معصیت کا اِرتکاب کر کے اپنے اوپر ظلم کرتا ہے اور اپنے رب کی نعمت اور اس کے احسان کا حق نہیں مانتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انسان سے یہاں ابوجہل مراد ہے۔ زَجّاج کا قول ہے کہ انسان اسمِ جنس ہے (یعنی مسلمان ہو یا کافر) اور یہاں اس سے کافر مراد ہے۔ ف۸۳ مکہ مکرمہ ف۸۴ کہ قربِ قیامت دنیا کے ویران ہونے کے وقت تک یہ ویرانی سے محفوظ رہے یا اس شہر والے امن میں ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی یہ دعا مُستَجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو ویران ہونے سے امن دیا اور کوئی بھی اس کے ویران کرنے پر قادر نہ ہوسکا اور اس کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا کہ اس میں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کسی پر ظلم کیا جائے نہ وہاں شکار مارا جائے نہ سبزہ کاٹا جائے۔ ف۸۵ انبیاء علیہم السلام بُت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ دعا کرنا بارگاہِ الٰہی میں تواضع و اِظہارِ احتیاج کے لیے ہے کہ باوجودیکہ تو نے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دستِ احتیاج دراز رکھتے ہیں۔ ف۸۶ یعنی ان کی گمراہی کا سبب ہوئے کہ وہ انہیں پوجنے لگے ف۸۷ اور میرے عقیدے و دین پر رہا ف۸۸ چاہے تو اسے ہدایت کرے اور توفیقِ توبہ عطا فرمائے۔ ف۸۹ یعنی اس وادی میں جہاں اب مکہ مکرمہ ہے۔ اور ذرّیت سے مراد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں، آپ سرزمینِ شام میں حضرت ہاجرہ کے بطنِ پاک سے پیدا ہوئے، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیمات کی بیوی حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس وجہ سے انہیں رشک پیدا ہوا اور انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا کہ آپ ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو میرے پاس سے جدا کر دیجئے حکمتِ الٰہی نے یہ ایک سبب پیدا کیا تھا۔ چنانچہ وحی آئی کہ آپ حضرت ہاجرہ و اسمٰعیل کو اس سرزمین میں لے جائیں (جہاں اب مکہ مکرمہ ہے) آپ ان دونوں کو اپنے ساتھ براق پر سوار کر کے شام سے سرزمین حرم میں لائے اور کعبہ مقدّسہ کے نزدیک اتارا، یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی، نہ کوئی چشمہ، نہ پانی، ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک برتن میں پانی انہیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مڑ کر ان کی طرف نہ دیکھا حضرت ہاجرہ والدۂ اسمٰعیل نے عرض کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں بے انیس و رفیق (بے یار و مددگار) چھوڑے جاتے ہیں؟ لیکن آپ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور ان کی طرف التفات (دھیان) نہ فرمایا۔ حضرت ہاجرہ نے چند مرتبہ یہی عرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اس وقت انہیں اطمینان ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے اور انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی جو آیت میں مذکور ہے۔ حضرت ہاجرہ اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ پلانے لگیں جب وہ پانی

الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کردے ف۹۱ اور انھیں کچھ پھل کھانے کو دے ف۹۲

لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَ مَا نُعْلِنُؕ وَ مَا یَخْفٰى
شاید وہ احسان مانیں اے ہمارے رب تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے اور اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ آسمان میں ف۹۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے

وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾
مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل و اسحٰق دیے بے شک میرا رب دعا سننے والا ہے

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖۗ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾
اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو ف۹۴ اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے

ع ٦/٧ ١٨ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ؏ ﴿۴۱﴾ وَ لَا
اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ف۹۵ اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا اور ہرگز

ختم ہوگیا اور پیاس کی شدت ہوئی اور صاحبزادے کا حلق شریف بھی پیاس سے خشک ہوگیا تو آپ پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں، ایسا سات مرتبہ ہوا۔ یہاں تک کہ فرشتے کے پر مارنے سے یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدم مبارک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ (زمزم) نمودار ہوا۔ آیت میں حرمت والے گھر سے بیت اللہ مراد ہے جو طوفان نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھا لیا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ واقعہ آپ کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا آگ کے واقعہ میں آپ نے دعا نہ فرمائی تھی اور اس واقعہ میں دعا کی اور تضرع کیا (یعنی گریا وزاری کی)۔ اللہ تعالیٰ کی کارسازی پر اعتماد کر کے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقامِ دعا اس سے بھی افضل ہے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اس آخر واقعہ میں دعا فرمانا اس لیے ہے کہ آپ مدارجِ کمال (کمال کے درجات) میں دم بدم ترقی پر ہیں۔ ف۹۰ یعنی حضرت اسمٰعیل اور ان کی اولاد اس وادی بے زراعت میں تیرے ذکر و عبادت میں مشغول ہوں اور تیرے بیتِ حرام کے پاس ف۹۱ اَطراف و بلاد سے یہاں آئیں اور ان کے قلوب اس مکانِ طاہر کی شوقِ زیارت میں کھنچیں۔ اس میں ایمانداروں کے لیے یہ دعا ہے کہ انہیں بیت اللہ کا حج میسر آئے اور اپنی یہاں رہنے والی ذُرِّیَّت (نسل) کے لیے یہ کہ وہ زیارت کے لیے آنے والوں سے منتفع ہوتے رہیں، غرض یہ دعا دینی دنیوی برکات پر مشتمل ہے۔ حضرت کی دعا قبول ہوئی اور قبیلہ جُرْہُم نے اس طرف سے گزرتے ہوئے ایک پرند دیکھا تو انہیں تعجب ہوا کہ بیابان میں پرند کیسا شاید کہیں چشمہ نمودار ہوا جستجو کی تو دیکھا کہ زمزم شریف میں پانی ہے یہ دیکھ کر ان لوگوں نے حضرت ہاجرہ سے وہاں بسنے کی اجازت چاہی انہوں نے اس شرط سے اجازت دی کہ پانی میں تمہارا حق نہ ہوگا وہ لوگ وہاں بسے اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام جوان ہوئے تو ان لوگوں نے آپ کے صلاح و تقویٰ کو دیکھ کر اپنے خاندان میں آپ کی شادی کر دی اور حضرت ہاجرہ کا وصال ہوگیا۔ اس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا پوری ہوئی اور آپ نے دعا میں یہ بھی فرمایا ف۹۲ اسی کا ثمرہ (نتیجہ) ہے کہ فصولِ مختلفہ (مختلف موسموں) ربیع و خریف و صیف و شتاء (بہار و خزاں، گرمی و سردی) کے میوے وہاں بیک وقت موجود ملتے ہیں۔ ف۹۳ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور فرزند کی دعا کی تھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی تو آپ نے اس کا شکر ادا کیا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا ف۹۴ کیونکہ بعض کی نسبت تو آپ کو بَاِعْلَامِ اِلٰهی (رب تعالیٰ کے آگاہ فرما دینے سے) معلوم تھا کہ کافر ہوں گے اس لیے بعض ذریت کے واسطے نمازوں کی پابندی و محافظت کی دعا کی۔ ف۹۵ بشرطِ ایمان یا ماں باپ سے حضرت آدم و حوا مراد ہیں۔

تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ

اللّٰہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے ف۹۶ انھیں ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لیے

تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۙ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ

جس میں ف۹۷ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی بے تحاشا دوڑتے نکلیں گے ف۹۸ اپنے سر اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک

اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ؕ﴿۴۳﴾ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ

ان کی طرف لوٹتی نہیں ف۹۹ اور ان کے دلوں میں کچھ سکت (طاقت) نہ ہوگی ف۱۰۰ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ ف۱۰۱ جب ان پر

الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ

عذاب آئے گا تو ظالم ف۱۰۲ کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں ف۱۰۳ مہلت دے کہ ہم تیرا

دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ

بلانا مانیں ف۱۰۴ اور رسولوں کی غلامی کریں ف۱۰۵ تو کیا تم پہلے ف۱۰۶ قسم نہ کھاچکے تھے کہ ہمیں دنیا سے کہیں

زَوَالٍ ۙ﴿۴۴﴾ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ

ہٹ کر جانا نہیں ف۱۰۷ اور تم ان کے گھروں میں بسے جنھوں نے اپنا برا کیا تھا ف۱۰۸ اور تم پر خوب کھل گیا

كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ

ہم نے ان کے ساتھ کیسا کیا ف۱۰۹ اور ہم نے تمہیں مثالیں دے دے کر بتادیا ف۱۱۰ اور بے شک وہ ف۱۱۱ اپنا سا داؤں (فریب) چلے ف۱۱۲

وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا

اور ان کا داؤں اللّٰہ کے قابو میں ہے اور ان کا داؤں کچھ ایسا نہ تھا کہ جس سے یہ پہاڑ ٹل جائیں ف۱۱۳ تو ہرگز

ف۹۶ اس میں مظلوم کو تسلی دی گئی کہ اللّٰہ تعالیٰ ظالم سے اس کا انتقام لے گا ف۹۷ ہول و دہشت سے ف۹۸ حضرت اسرافیل علیہ السلام کی طرف جو انہیں عرصۂ محشر کی طرف بلائیں گے۔ ف۹۹ کہ اپنے آپ کو دیکھ سکیں ف۱۰۰ شدتِ حیرت و دہشت سے۔ قتادہ نے کہا کہ دل سینوں سے نکل کر گلوں میں آ پھنسیں گے نہ باہر نکل سکیں گے نہ اپنی جگہ واپس جاسکیں گے۔ معنی یہ ہیں کہ اس دن کی شدتِ ہول و دہشت کا یہ عالم ہوگا کہ سر اوپر اٹھے ہوں گے، آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی دل اپنی جگہ پر قرار نہ پاسکیں گے۔ ف۱۰۱ یعنی کفار کو قیامت کے دن کا خوف دلاؤ ف۱۰۲ یعنی کافر ف۱۰۳ دنیا میں واپس بھیج دے اور ف۱۰۴ اور تیری توحید پر ایمان لائیں ف۱۰۵ اور ہم سے جو قصور ہوچکے اس کی تلافی کریں اس پر انہیں زجر و توبیخ کی جائے گی اور فرمایا جائے گا ف۱۰۶ دنیا میں ف۱۰۷ اور کیا تم نے بعث و آخرت کا انکار نہ کیا تھا ف۱۰۸ کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ۔ ف۱۰۹ اور تم نے اپنی آنکھوں سے ان کی منازل میں عذاب کے آثار اور نشان دیکھے اور تمہیں ان کی ہلاکت و بربادی کی خبریں ملیں یہ سب کچھ دیکھ کر اور جان کر تم نے عبرت نہ حاصل کی اور تم کفر سے باز نہ آئے۔ ف۱۱۰ تاکہ تم تدبیر کرو اور سمجھو اور عذاب و ہلاک سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ ف۱۱۱ اسلام کے مٹانے اور کفر کی تائید کرنے کے لیے نبی صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ساتھ ف۱۱۲ کہ انہوں نے سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے قتل کرنے یا قید کرنے یا نکال دینے کا ارادہ کیا۔ ف۱۱۳ یعنی آیاتِ الٰہی اور احکامِ شرعِ مصطفائی جو اپنے قوت و ثبات میں بمنزلۂ مضبوط پہاڑوں کے ہیں۔ محال ہے کہ کافروں کے مکر اور ان کی حیلہ انگیزیوں سے اپنی جگہ سے ٹل سکیں۔

تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ؕ ﴿۴۷﴾

خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا ف۱۱۴ بےشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ

جس دن ف۱۱۵ بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان ف۱۱۶ اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ف۱۱۷ ایک اللہ کے سامنے

الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَ تَرَى الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَىٕذٍ مُّقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ۚ ﴿۴۹﴾

جو سب پر غالب ہے اور اس دن تم مجرموں ف۱۱۸ کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہوں گے ف۱۱۹

سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۙ ﴿۵۰﴾ لِیَجْزِیَ اللّٰهُ كُلَّ

ان کے کرتے رال کے ہوں گے ف۱۲۰ اور ان کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی اس لیے کہ اللہ ہر جان کو

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ

اس کی کمائی کا بدلہ دے بےشک اللہ کو حساب کرتے کچھ دیر نہیں لگتی یہ ف۱۲۱ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور

لِیُنْذَرُوْا بِهٖ وَ لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ لِیَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ع ﴿۵۲﴾ ع ۱۱ ۱۹

اس لیے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لیے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے ف۱۲۲ اور اس لیے کہ عقل والے نصیحت مانیں

ایاتها ۹۹ | ۱۵ سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ ۵۴ | رکوعاتها ۶

سورۂ حجر مکیہ ہے، اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱﴾

یہ آیتیں ہیں کتاب اور روشن قرآن کی

ف۱۱۴ یہ تو ممکن ہی نہیں وہ ضرور وعدہ پورا کرے گا اور اپنے رسول کی نصرت فرمائے گا، ان کے دین کو غالب کرے گا، ان کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا۔ ف۱۱۵ اس دن سے روزِ قیامت مراد ہے۔ ف۱۱۶ زمین و آسمان کی تبدیلی میں مفسرین کے دو قول ہیں: ایک یہ کہ ان کے اوصاف بدل دیے جائیں گے مثلاً زمین ایک سطح ہو جائے گی نہ اس پر پہاڑ باقی رہیں گے نہ بلند ٹیلے نہ گہرے غار نہ درخت نہ عمارت نہ کسی بستی اور اقلیم کا نشان اور آسمان پر کوئی ستارہ نہ رہے گا اور آفتاب، ماہتاب کی روشنیاں معدوم ہوں گی یہ تبدیلی اوصاف کی ہے ذات کی نہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی جائے گی اس زمین کی جگہ ایک دوسری چاندی کی زمین ہوگی سفید و صاف جس پر نہ کبھی خون بہایا گیا ہو نہ گناہ کیا گیا ہو اور آسمان سونے کا ہوگا۔ یہ دو قول اگرچہ بظاہر باہم مخالف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک صحیح ہے اور وجہِ جمع یہ ہے کہ اول تبدیلِ صفات ہوگی اور دوسری مرتبہ بعد حساب تبدیلِ ثانی ہوگی اس میں زمین و آسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی۔ ف۱۱۷ اپنی قبروں سے ف۱۱۸ یعنی کافروں۔ ف۱۱۹ اپنے شیاطین کے ساتھ بندھے ہوئے ف۱۲۰ سیاہ رنگ بدبودار جن سے آگ کے شعلے اور زیادہ تیز ہو جائیں۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۲﴾ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا

بہت آرزوئیں کریں گے کافر ف۲ کاش مسلمان ہوتے انھیں چھوڑو ف۳ کہ کھائیں اور برتیں ف۴

وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ وَ مَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَ لَهَا

اور امید ف۵ انھیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں ف۶ اور جو بستی ہم نے ہلاک کی اس کا ایک

كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۵﴾ وَ

جانا ہوا نوشتہ (لکھا ہوا فیصلہ) تھا ف۷ کوئی گروہ اپنے وعدہ سے نہ آگے بڑھے نہ پیچھے ہٹے اور

قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۶﴾ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا

بولے ف۸ کہ اے وہ جن پر قرآن اترا بے شک تم مجنون ہو ف۹ ہمارے پاس فرشتے کیوں

بِالْمَلٰٓىٕكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓىٕكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ

نہیں لاتے ف۱۰ اگر تم سچے ہو ف۱۱ ہم فرشتے بیکار نہیں اتارتے

وَ مَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿۸﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ

اور وہ اتریں تو انھیں مہلت نہ ملے ف۱۲ بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود

لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَ مَا

اس کے نگہبان ہیں ف۱۳ اور بیشک ہم نے تم سے پہلے اگلی امتوں میں رسول بھیجے اور

(مدارک وخازن) تفسیر بیضاوی میں ہے کہ ان کے بدنوں پر رال (ایک خاص گوند) لیپ دی جائے گی وہ مثل کُرتے کے ہوجائے گی اس کی سوزش اور اس کے رنگ کی وحشت و بدبو سے تکلیف پائیں گے۔ ف۱۲۱ قرآن شریف ف۱۲۲ یعنی ان آیات سے اللّٰہ تعالٰی کی توحید کی دلیلیں پائیں۔ ف۱ سورۂ حجر مکّیہ ہے، اس میں چھ رکوع ننانوے آیتیں، چھ سو چون کلمے، دو ہزار سات سو ساٹھ حرف ہیں۔ ف۲ یہ آرزوئیں یا وقتِ نزع عذاب دیکھ کر ہوں گی جب کافر کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ گمراہی میں تھا یا آخرت میں روزِ قیامت کے شدائد اور اہوال اور اپنا انجام و مآل دیکھ کر۔ زجّاج کا قول ہے کہ کافر جب کبھی اپنے احوال، عذاب اور مسلمانوں پر اللّٰہ کی رحمت دیکھیں گے ہر مرتبہ آرزوئیں کریں گے کہ ف۳ اے مصطفٰے! (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم) ف۴ دنیا کی لذتیں ف۵ تنعُّم و تلذُّذ (عیش و لذت) وطولِ حیات کی جس کے سبب وہ ایمان سے محروم ہیں۔ ف۶ اپنا انجام کار، اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذّاتِ دنیا کی طلب میں غرق ہوجانا ایماندار کی شان نہیں۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا: لمبی امیدیں آخرت کو بھلاتی ہیں اور خواہشات کا اتباع حق سے روکتا ہے۔ ف۷ لوحِ محفوظ میں اسی معیّن وقت پر وہ ہلاک ہوئی۔ ف۸ کفارِ مکہ حضرت نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم سے۔ ف۹ ان کا یہ قول تمسخر اور استہزاء (یعنی مذاق) کے طور پر تھا جیسا کہ فرعون نے حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہا تھا: "اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ۔" ف۱۰ جو تمہارے رسول ہونے اور قرآن شریف کے کتابِ الٰہی ہونے کی گواہی دیں۔ ف۱۱ اللّٰہ تعالٰی اس کے جواب میں فرماتا ہے ف۱۲ فی الحال عذاب میں گرفتار کر دیئے جائیں۔ ف۱۳ کہ تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں، تمام جن و انس اور ساری خَلق کے مقدور (بس) میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تغیُّر و تبدیل کر سکے اور چونکہ اللّٰہ تعالٰی نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لیے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسر نہیں۔ یہ حفاظت کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ قرآن کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے، ایک یہ کہ اس کو معارضے اور مقابلہ سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو، ایک یہ کہ

يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ⑪ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي

ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر اس سے ہنسی کرتے ہیں ف۱۴ ایسے ہی ہم اس ہنسی کو ان

قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ⑫ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ⑬

مجرموں ف۱۵ کے دلوں میں راہ دیتے ہیں وہ اس پر ف۱۶ ایمان نہیں لاتے اور اگلوں کی راہ پڑ چکی ہے ف۱۷

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ⑭ لَقَالُوا

اور اگر ہم ان کے لئے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں کہ دن کو اس میں چڑھتے جب بھی یہی

إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ⑮ وَلَقَدْ جَعَلْنَا ع ۱۵ / ۱

کہتے کہ ہماری نگاہ باندھ دی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو ہوا ف۱۸ اور بے شک ہم نے

فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ⑯ وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ

آسمان میں بُرج بنائے ف۱۹ اور اسے دیکھنے والوں کے لئے آراستہ کیا ف۲۰ اور اسے ہم نے ہر شیطان

رَّجِيمٍ ⑰ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ⑱ وَ

مردود سے محفوظ رکھا ف۲۱ مگر جو چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے پڑتا ہے روشن شعلہ ف۲۲ اور

الْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ

ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں لنگر ڈالے ف۲۳ اور اس میں ہر چیز اندازے

ساری خلق کو اس کے نیست و نابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار باوجود کمالِ عداوت کے اس کتابِ مُقدّس کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔ ف۱۴ اس آیت میں بتایا گیا کہ جس طرح کفارِ مکہ نے سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے جاہلانہ باتیں کیں اور بے ادبی سے آپ کو مجنون کہا، قدیم زمانہ سے کفار کی انبیاء کے ساتھ یہی عادت رہی ہے اور وہ رسولوں کے ساتھ تمسخر کرتے رہے۔ اس میں نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی تسکینِ خاطر (تسلی و دلجوئی) ہے۔ ف۱۵ یعنی مشرکینِ مکہ۔ ف۱۶ یعنی سید انبیاء صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم یا قرآن پر ف۱۷ کہ وہ انبیاء کی تکذیب کرکے عذابِ الٰہی سے ہلاک ہوتے رہے ہیں، یہی حال ان کا ہے تو انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ ف۱۸ یعنی ان کفار کا عناد اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان کے لیے آسمان میں دروازہ کھول دیا جائے اور انہیں اس میں چڑھنا میسر ہو اور دن میں اس سے گزریں اور آنکھوں سے دیکھیں جب بھی نہ مانیں اور یہ کہہ دیں کہ ہماری نظر بندی کی گئی اور ہم پر جادو ہوا، تو جب خود اپنے معائنہ سے انہیں یقین حاصل نہ ہوا تو ملائکہ کے آنے اور گواہی دینے سے جس کو یہ طلب کرتے ہیں انہیں کیا فائدہ ہوگا۔ ف۱۹ جو کواکب سیارہ کے منازل ہیں، وہ بارہ ہیں: حمل[1]، ثور[2]، جوزا[3]، سرطان[4]، اسد[5]، سنبلہ[6]، میزان[7]، عقرب[8]، قوس[9]، جدی[10]، دلو[11]، حوت[12]۔ ف۲۰ ستاروں سے ف۲۱ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: شیاطین آسمانوں میں داخل ہوتے تھے اور وہاں کی خبریں کاہنوں کے پاس لاتے تھے جب حضرت عیسٰی علیہ السلام پیدا ہوئے تو شیاطین تین آسمانوں سے روک دیئے گئے۔ جب سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی ولادت ہوئی تو تمام آسمانوں سے منع کر دیئے گئے۔ ف۲۲ شہاب اس ستارے کو کہتے ہیں جو شعلہ کے مثل روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں۔ ف۲۳ پہاڑوں کے تاکہ ثابت و قائم رہے اور جنبش نہ کرے۔

مَّوۡزُوۡنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلۡنَا لَكُمۡ فِيۡهَا مَعَايِشَ وَمَنۡ لَّسۡتُمۡ لَهٗ بِرٰزِقِيۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ

سے اگائی اور تمہارے لئے اس میں روزیاں کر دیں ف۲۴ اور وہ کر دیئے جنھیں تم رزق نہیں دیتے ف۲۵ اور

اِنۡ مِّنۡ شَىۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۲۱﴾

کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں ف۲۶ اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معلوم اندازے سے

وَاَرۡسَلۡنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسۡقَيۡنٰكُمُوۡهُ ۚ

اور ہم نے ہوائیں بھیجیں بادلوں کو بارور کرنے والیاں ف۲۷ تو ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر وہ تمہیں پینے کو دیا

وَمَاۤ اَنۡتُمۡ لَهٗ بِخٰزِنِيۡنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡىٖ وَنُمِيۡتُ وَنَحۡنُ

اور تم کچھ اس کے خزانچی نہیں ف۲۸ اور بیشک ہم ہی جلائیں اور ہم ہی ماریں اور ہم

الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِيۡنَ مِنۡكُمۡ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا

ہی وارث ہیں ف۲۹ اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بے شک ہمیں معلوم ہیں

الۡمُسۡتَاۡخِرِيۡنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحۡشُرُهُمۡ ؕ اِنَّهٗ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۵﴾ ع

جو تم میں پیچھے رہے ف۳۰ اور بے شک تمہارا رب ہی انھیں قیامت میں اٹھائے گا ف۳۱ بے شک وہی علم و حکمت والا ہے

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ۚ ﴿۲۶﴾ وَالۡجَآنَّ

اور بے شک ہم نے آدمی کو ف۳۲ بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بودار گارا تھی ف۳۳ اور جن کو

ف۲۴ غلّے پھل وغیرہ۔ ف۲۵ باندی غلام چوپائے اور خدام وغیرہ۔ ف۲۶ خزانے ہونا عبارت ہے اقتدار و اختیار سے معنی یہ ہیں کہ ہم ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہیں جتنی چاہیں اور جو اندازہ مقتضائے حکمت ہو۔ ف۲۷ جو آبادیوں کو پانی سے بھرتی اور سیراب کرتی ہیں۔ ف۲۸ کہ پانی تمہارے اختیار میں ہو باوجودیکہ تمہیں اس کی حاجت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور بندوں کے عجز پر دلالتِ عظیمہ ہے۔ ف۲۹ یعنی تمام خلق فنا ہونے والی ہے اور ہم ہی باقی رہنے والے ہیں اور مدعی مُلک کی مِلک ضائع ہو جائے گی اور سب مالکوں کا مالک باقی رہے گا۔ ف۳۰ یعنی پہلی امتیں اور امتِ محمدیہ جو سب امتوں میں پچھلی ہے یا وہ جو طاعت و خیر میں سبقت کرنے والے ہیں اور جو سستی سے پیچھے رہ جانے والے ہیں یا وہ جو فضیلت حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھنے والے ہیں اور جو عذر سے پیچھے رہ جانے والے ہیں۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے جماعت نماز کی صفِ اول کے فضائل بیان فرمائے تو صحابہ صفِ اول حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور ان کا اِزدِحام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف سے دور تھے وہ اپنے مکان بیچ کر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہو گئے تاکہ صفِ اول میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسلی دی گئی کہ ثواب نیتوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ اگلوں کو بھی جانتا ہے اور جو عذر سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی جانتا ہے اور ان کی نیتوں سے بھی خبردار ہے اور اس پر کچھ مخفی نہیں۔ ف۳۱ جس حال پر وہ مرے ہوں گے۔ ف۳۲ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سوکھی ف۳۳ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین سے ایک مشت خاک لی اس کو پانی میں خمیر کیا جب وہ گارا سیاہ ہو گیا اور اس میں بو پیدا ہوئی تو اس میں صورتِ انسانی بنائی پھر وہ سوکھ کر خشک ہو گیا تو جب ہوا اس میں جاتی تو وہ بجتا اور اس میں آواز پیدا ہوتی جب آفتاب کی تمازت (گرمی) سے وہ پختہ ہو گیا تو اس میں روح پھونکی اور وہ انسان ہو گیا۔

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اِنِّیْ

اس سے پہلے بنایا بے دھوئیں کی آگ سے ف۳۴ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں

خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ

آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے تو جب میں اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں

فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓىٕكَةُ كُلُّهُمْ

اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک لوں ف۳۵ تو اس ف۳۶ کے لئے سجدے میں گر پڑنا تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب

اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ اَبٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ

سجدے میں گرے سوا ابلیس کے اس نے سجدہ والوں کا ساتھ نہ مانا ف۳۷ فرمایا

یٰۤاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ

اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو

لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گارے سے تھی فرمایا تو جنت سے نکل جا

فَاِنَّكَ رَجِیْمٌۙ ﴿۳۴﴾ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ

کہ تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے ف۳۸ بولا اے میرے رب

فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَۙ ﴿۳۷﴾ اِلٰى

تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں ف۳۹ فرمایا تو ان میں ہے جن کو اس معلوم

یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی

وقت کے دن تک مہلت ہے ف۴۰ بولا اے رب میرے قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں انھیں زمین

ف۳۴ جو اپنی حرارت ولطافت سے مساموں میں نُفوذ (سرایت) کرجاتی ہے۔ ف۳۵ اور اس کو حیات عطا فرمادوں ف۳۶ کی تحیت وتعظیم ف۳۷ اور حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ف۳۸ کہ آسمان وزمین والے تجھ پر لعنت کریں گے اور جب قیامت کا دن آئے گا تو اس لعنت کے ساتھ ہمیشگی کے عذاب میں گرفتار کیا جائے گا جس سے کبھی رہائی نہ ہوگی، یہ سن کر شیطان ف۳۹ یعنی قیامت کے دن تک۔ اس سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مرے گا اور قیامت تک کی اس نے مہلت مانگ ہی لی لیکن اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ ف۴۰ جس میں تمام خَلق مرجائے گی اور وہ نفخۂ اُولیٰ (پہلی مرتبہ پھونکا جانے والا صور) ہے تو شیطان کے مُردہ رہنے کی مدت نفخۂ اولیٰ سے نفخۂ ثانیہ (دوسرے صور پھونکنے) تک چالیس برس ہے اور اس کو اس قدر مہلت دینا اس کے اکرام کے لیے نہیں بلکہ اس کی بلا وشقاوت اور عذاب کی زیادتی کے لیے ہے یہ سن کر شیطان۔

الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾

میں بھلاوے دوں گا ف۴۱ اور ضرور میں ان سب کو ف۴۲ بے راہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ف۴۳

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ

فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے بے شک میرے ف۴۴ بندوں پر تیرا کچھ

سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ

قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ دیں ف۴۵ اور بے شک جہنم ان سب کا

اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ ع ۳ ۱۹ ۳

وعدہ ہے ف۴۶ اس کے سات دروازے ہیں ف۴۷ ہر دروازے کے لئے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے ف۴۸

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ

بے شک ڈر والے باغوں اور چشموں میں ہیں ف۴۹ ان میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ امان میں ف۵۰ اور

نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾ لَا

ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ ف۵۱ کینے تھے سب کھینچ لئے ف۵۲ آپس میں بھائی ہیں ف۵۳ تختوں پر رو برو بیٹھے نہ

یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا

انہیں اس میں کچھ تکلیف پہنچے نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں خبر دو ف۵۴ میرے بندوں کو کہ بے شک

الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ﴿۵۰﴾ وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ

میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان اور میرا ہی عذاب درد ناک عذاب ہے اور انہیں احوال سناؤ

ف۴۱ یعنی دنیا میں گناہوں کی رغبت دلاؤں گا۔ ف۴۲ دلوں میں وسوسہ ڈال کر ف۴۳ جنہیں تونے اپنی توحید وعبادت کے لیے برگزیدہ فرمالیا ان پر شیطان کا وسوسہ اور اس کا کید (دھوکا) نہ چلے گا۔ ف۴۴ ایماندار ف۴۵ یعنی جو کافر کہ تیرے مُطیع وفرمانبردار ہو جائیں اور تیرے اتباع کا قصد کرلیں۔ ف۴۶ ابلیس کا بھی اور اس کے اتباع کرنے والوں کا بھی۔ ف۴۷ یعنی سات طبقے۔ ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات (طَبَقات) ہیں: اوّل جهنّم، لَظٰی، حُطَمَة، سَعِیر، سَقَر، جَحِیم، هاوِیه۔ ف۴۸ یعنی شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں مُنقَسِم ہیں ان میں سے ہر ایک کے لیے جہنم کا ایک دَرَکہ (طَبقہ) مُعَیَّن ہے۔ ف۴۹ ان سے کہا جائے گا کہ ف۵۰ یعنی جنت میں داخل ہو امن وسلامتی کے ساتھ نہ یہاں سے نکالے جاؤ نہ موت آئے نہ کوئی آفت رونما ہو نہ کوئی خوف نہ پریشانی۔ ف۵۱ دنیا میں ف۵۲ اور ان کے نُفُوس کو حقد وحسد وعناد وعداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کر دیا وہ ف۵۳ ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان ہی میں سے ہیں یعنی ہمارے سینوں سے عناد وعداوت اور بغض وحسد نکال دیا گیا ہے، ہم آپس میں خالص محبت رکھنے والے ہیں۔ اس میں رَوافِض کا رَدّ ہے۔ ف۵۴ اے محمد مصطفٰے! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم۔

وقف لازم

ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ

ابراہیم کے مہمانوں کا ف۵۵ جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے سلام ف۵۶ کہا ہمیں تم سے

وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ

ڈر معلوم ہوتا ہے ف۵۷ انھوں نے کہا ڈریئے نہیں ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں ف۵۸ کہا

اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰۤى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ

کیا اس پر مجھے بشارت دیتے ہو کہ مجھے بڑھاپا پہنچ گیا اب کاہے پر بشارت دیتے ہو ف۵۹ کہا ہم نے آپ کو سچی

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ

بشارت دی ہے ف۶۰ آپ ناامید نہ ہوں کہا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو

اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ

مگر وہی جو گمراہ ہوئے ف۶۱ کہا پھر تمہارا کیا کام ہے اے فرشتو ف۶۲ بولے ہم

اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ ۙ اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ

ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ف۶۳ مگر لوط کے گھر والے ان سب کو ہم

ع ۴/۱۶

اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ ۙ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاۤ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع فَلَمَّا جَآءَ

بچالیں گے ف۶۴ مگر اس کی عورت ہم ٹھہرا چکے ہیں کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہے ف۶۵ تو جب

اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ۙ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ

لوط کے گھر فرشتے آئے ف۶۶ کہا تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو ف۶۷ کہا بلکہ

ف۵۵ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس لیے بھیجا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند کی بشارت دیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کریں۔ یہ مہمان حضرت جبریل علیہ السلام تھے مع کئی فرشتوں کے۔ ف۵۶ یعنی فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا اور آپ کی تحیت و تکریم بجالائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے ف۵۷ اس لیے کہ بے اذن اور بے وقت آئے اور کھانا نہیں کھایا۔ ف۵۸ یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کی، اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۵۹ یعنی ایسی پیرانہ سالی (بڑھاپے) میں اولاد ہونا عجیب وغریب ہے کس طرح اولاد ہوگی، کیا ہمیں پھر جوان کیا جائے گا یا اسی حالت میں بیٹا عطا فرمایا جائے گا؟ فرشتوں نے ف۶۰ قضائے الٰہی اس پر جاری ہو چکی کہ آپ کے بیٹا ہو اور اس کی ذُرِّیَّت بہت پھیلے۔ ف۶۱ یعنی میں اس کی رحمت سے ناامید نہیں کیونکہ رحمت سے ناامید کافر ہوتے ہیں، ہاں اس کی سنّت جو عالَم میں جاری ہے اس سے یہ بات عجیب معلوم ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے ف۶۲ یعنی اس بشارت کے سوا اور کیا کام ہے جس کے لیے تم بھیجے گئے ہو۔ ف۶۳ یعنی قومِ لوط کی طرف کہ ہم انہیں ہلاک کریں۔ ف۶۴ کیونکہ وہ ایماندار ہیں۔ ف۶۵ اپنے کفر کے سبب۔ ف۶۶ خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں اور حضرت لوط علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ قوم ان کے درپے ہوگی تو آپ نے فرشتوں سے ف۶۷ نہ تو یہاں کے باشندے ہو نہ کوئی مسافرت کی علامت تم میں پائی جاتی ہے کیوں آئے ہو؟ فرشتوں نے۔

جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا

ہم تو آپ کے پاس وہ ف۶۸ لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے ف۶۹ اور ہم آپ کے پاس سچا حکم لائے ہیں اور ہم

لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا

بے شک سچے ہیں تو اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے لے کر باہر جائیے اور آپ ان کے پیچھے چلئے اور

يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ

تم میں کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے ف۷۰ اور جہاں کو حکم ہے سیدھے چلے جائیے ف۷۱ اور ہم نے اسے اس

الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ

حکم کا فیصلہ سنا دیا کہ صبح ہوتے ان کافروں کی جڑ کٹ جائے گی ف۷۲ اور شہر والے ف۷۳

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

خوشیاں مناتے آئے لوط نے کہا یہ میرے مہمان ہیں ف۷۴ مجھے فضیحت نہ کرو ف۷۵ اور اللہ سے ڈرو

وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ

اور مجھے رسوا نہ کرو ف۷۶ بولے کیا ہم نے تمہیں منع نہ کیا تھا کہ اوروں کے معاملہ میں دخل نہ دو کہا یہ قوم کی عورتیں

بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾

میری بیٹیاں ہیں اگر تمہیں کرنا ہے ف۷۷ اے محبوب تمہاری جان کی قسم ف۷۸ بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا

تو دن نکلتے انھیں چنگھاڑ نے آلیا ف۷۹ تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کر دیا ف۸۰

ف۶۸ عذاب جس کے نازل ہونے کا آپ اپنی قوم کو خوف دلایا کرتے تھے ف۶۹ اور آپ کو جھٹلاتے تھے۔ ف۷۰ کہ قوم پر کیا بلا نازل ہوئی اور وہ کس عذاب میں مبتلا کئے گئے۔ ف۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ حکم ملکِ شام کو جانے کا تھا۔ ف۷۲ اور تمام قوم عذاب سے ہلاک کر دی جائے گی۔ ف۷۳ یعنی شہر سدُوم کے رہنے والے۔ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہاں خوبصورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سن کر بہ ارادۂ فاسد و بہ نیت ناپاک ف۷۴ اور مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے تم ان کی بے حرمتی کا قصد کر کے ف۷۵ کہ مہمان کی رسوائی میزبان کے لیے خجالت و شرمندگی کا سبب ہوتی ہے۔ ف۷۶ ان کے ساتھ برا ارادہ کر کے، اس پر قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ السلام سے ف۷۷ تو ان سے نکاح کرو اور حرام سے باز رہو۔ اب اللہ تعالٰی اپنے حبیب اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے خطاب فرماتا ہے ف۷۸ اور مخلوقِ الٰہی میں سے کوئی جان بارگاہِ الٰہی میں آپ کی جان پاک کی طرح عزت و حرمت نہیں رکھتی اور اللہ تعالٰی نے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی عمر کے سوا کسی کی عمر و حیات کی قسم نہیں فرمائی، یہ مرتبہ صرف حضور ہی کا ہے۔ اب اس قسم کے بعد ارشاد فرماتا ہے ف۷۹ یعنی ہولناک آواز نے۔ ف۸۰ اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس خطہ کو اٹھا کر آسمان کے قریب لے گئے اور وہاں سے اوندھا کر کے زمین پر ڈال دیا۔

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ؕ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾

اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے بے شک اس میں نشانیاں ہیں فراست والوں کے لیے

وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ؕ ﴿۷۷﴾ وَ اِنْ كَانَ

اور بے شک وہ بستی اس راہ پر ہے جو اب تک چلتی ہے ف۸۱ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو اور بے شک

وقف لازم

اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۙ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ

جھاڑی والے ضرور ظالم تھے ف۸۲ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ف۸۳ اور بے شک یہ دونوں بستیاں ف۸۴

ع ۵ ۱۹

مُّبِيْنٍ ؕ ﴿۷۹﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ﴿۸۰﴾ وَ اٰتَيْنٰهُمْ

کھلے راستہ پر پڑتی ہیں ف۸۵ اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۸۶ اور ہم نے ان کو

اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۙ ﴿۸۱﴾ وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا

اپنی نشانیاں دیں ف۸۷ تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے ف۸۸ اور وہ پہاڑوں میں گھر تراشتے تھے

اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۙ ﴿۸۳﴾ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا

بے خوف ف۸۹ تو انھیں صبح ہوتے چنگھاڑ نے آ لیا ف۹۰ تو ان کی کمائی کچھ

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؕ ﴿۸۴﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا

ان کے کام نہ آئی ف۹۱ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ

عَبَث (بیکار) نہ بنایا اور بے شک قیامت آنے والی ہے ف۹۲ تو تم اچھی طرح درگزر کرو ف۹۳ بے شک تمہارا رب

ف۸۱ اور قافلے اس پر گزرتے ہیں اور غضبِ الٰہی کے آثار ان کے دیکھنے میں آتے ہیں۔ ف۸۲ یعنی کافر تھے۔ "اَیکَة" جھاڑی کو کہتے ہیں ان لوگوں کا شہر سرسبز جنگلوں اور مَرغزاروں (سبزازاروں) کے درمیان تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان پر رسول بنا کر بھیجا ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا۔ ف۸۳ یعنی عذاب بھیج کر ہلاک کیا۔ ف۸۴ یعنی قومِ لوط کے شہر اور اصحابِ اَیکَة کے ف۸۵ جہاں آدمی گزرتے ہیں اور دیکھتے ہیں تو اے اہلِ مکہ تم ان کو دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے۔ ف۸۶ "حِجر" ایک وادی ہے مدینہ اور شام کے درمیان جس میں قوم ثمود رہتے تھے، انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء کی تکذیب ہے کیونکہ ہر رسول تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔ ف۸۷ کہ پتھر سے ناقہ (اونٹنی کو) پیدا کیا جو بہت سے عجائب پر مشتمل تھا مثلاً اس کا عظیم الجُثّہ (قد وقامت کا بڑا) ہونا اور پیدا ہوتے ہی بچہ جننا اور کثرت سے دودھ دینا کہ تمام قوم ثمود کو کافی ہو وغیرہ، یہ سب حضرت صالح علیہ الصلوٰة والسلام کے معجزات اور قوم ثمود کے لیے ہماری نشانیاں تھیں۔ ف۸۸ اور ایمان نہ لائے۔ ف۸۹ کہ انہیں اس کے گرنے اور اس میں نَقب لگائے جانے کا اندیشہ نہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ گھر تباہ نہیں ہوسکتے ان پر کوئی آفت نہیں آسکتی۔ ف۹۰ اور وہ عذاب میں گرفتار ہوئے۔ ف۹۱ اور ان کے مال ومتاع اور ان کے مضبوط مکان انہیں عذاب سے نہ بچاسکے۔ ف۹۲ اور ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا ملے گی۔ ف۹۳ اے مصطفٰے! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم اور اپنی قوم کی ایذاؤں پر تحمل کرو۔ یہ حکم آیتِ قتال سے منسوخ ہوگیا۔

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ

ہی بہت پیدا کرنے والا جاننے والا ہے و۹۴ اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں و۹۵ اور عظمت

الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا

والا قرآن اپنی آنکھ اٹھا کر اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے ان کے کچھ جوڑوں کو برتنے کو دی و۹۶ اور

تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا

ان کا کچھ غم نہ کھاؤ و۹۷ اور مسلمانوں کو اپنے رحمت کے پروں میں لے لو و۹۸ اور فرماؤ کہ میں ہی ہوں

النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾ كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا

صاف ڈر سنانے والا (اس عذاب سے) جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا جنھوں نے کلامِ الٰہی کو

الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوْا

تکے بوٹی کر لیا و۹۹ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے و۱۰۰ جو کچھ وہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ الربع فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّا

کرتے تھے و۱۰۱ تو علانیہ کہہ دو جس بات کا تمہیں حکم ہے و۱۰۲ اور مشرکوں سے منہ پھیر لو و۱۰۳ بے شک

و۹۴ اسی نے سب کو پیدا کیا اور وہ اپنی مخلوق کے تمام حال جانتا ہے۔ و۹۵ نماز کی رکعتوں میں یعنی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور ان سات آیتوں سے سورت فاتحہ مراد ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں وارد ہوا۔ و۹۶ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء! صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم ہم نے آپ کو ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن کے سامنے دنیوی نعمتیں حقیر ہیں تو آپ متاعِ دنیا سے مستغنی رہیں جو یہود و نصارٰی وغیرہ مختلف قسم کے کافروں کو دی گئیں۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کی بدولت ہر چیز سے مستغنی نہ ہو گیا یعنی قرآن ایسی نعمت ہے جس کے سامنے دُنیوی نعمتیں ہیچ ہیں۔ و۹۷ کہ وہ ایمان نہ لائے۔ و۹۸ اور انہیں اپنے کرم سے نوازو۔ و۹۹ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ بانٹنے والوں سے یہود و نصارٰی مراد ہیں چونکہ وہ قرآن کریم کے کچھ حصہ پر ایمان لائے جو ان کے خیال میں ان کی کتابوں کے موافق تھا اور کچھ کے منکر ہو گئے۔ قتادہ و ابن سائب کا قول ہے کہ بانٹنے والوں سے کفار قریش مراد ہیں جن میں بعض قرآن کو سحر بعض کہانت بعض افسانہ کہتے تھے۔ اس طرح انہوں نے قرآن کریم کے حق میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ بانٹنے والوں سے وہ بارہ اَشخاص مراد ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ کے راستوں پر مقرر کیا تھا، حج کے زمانہ میں ہر راستہ پر ان میں کا ایک ایک شخص بیٹھ جاتا تھا اور وہ آنے والوں کو بہکانے اور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم سے منحرف کرنے کے لیے ایک ایک بات مقرر کر لیتا تھا کہ کوئی آنے والوں سے یہ کہتا تھا کہ ان کی باتوں میں نہ آنا کہ وہ جادوگر ہیں، کوئی کہتا وہ کذّاب ہیں، کوئی کہتا وہ مجنون ہیں، کوئی کہتا وہ کاہن ہیں، کوئی کہتا وہ شاعر ہیں، یہ سن کر لوگ جب خانہ کعبہ کے دروازہ پر آتے وہاں ولید بن مغیرہ بیٹھا رہتا، اس سے نبی صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کا حال دریافت کرتے اور کہتے کہ ہم نے مکہ مکرمہ آتے ہوئے شہر کے کنارے ان کی نسبت ایسا سنا وہ کہہ دیتا کہ ٹھیک سنا اس طرح خلق کو بہکاتے اور گمراہ کرتے ان لوگوں کو اللّٰہ تعالٰی نے ہلاک کیا۔ و۱۰۰ روز قیامت و۱۰۱ اور جو کچھ وہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم اور قرآن کی نسبت کہتے تھے۔ و۱۰۲ اس آیت میں سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کے اظہار کا حکم دیا گیا عبد اللّٰہ بن عبیدہ کا قول ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت تک دعوتِ اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کی جاتی تھی۔ و۱۰۳ یعنی اپنا دین ظاہر کرنے پر مشرکوں کی ملامت کرنے کی پرواہ نہ کرو اور ان کی طرف مُلْتَفِتْ (متوجہ) نہ ہو اور ان کے تمسخر و استہزاء کا غم نہ کرو۔

إِنَّا كَفَيْنَٰكَ ٱلْمُسْتَهْزِءِينَ ﴿٩٥﴾ ٱلَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ ۚ فَسَوْفَ

ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں ف۱۰۳ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں تو اب

يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾

جان جائیں گے ف۱۰۴ اور بے شک ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے تم دل تنگ ہوتے ہو ف۱۰۵

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ ﴿٩٨﴾ وَٱعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ

تو اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور سجدہ والوں میں ہو ف۱۰۶ اور مرتے دم تک اپنے رب کی

٦ ع ٦ يَأْتِيَكَ ٱلْيَقِينُ ﴿٩٩﴾ ع

عبادت میں رہو۔

اٰیاتھا ۱۲۸ ‏ ۱۶ سُوْرَۃُ النَّحْلِ مَکِّیَّۃٌ ۷۰ ‏ رکوعاتھا ۱۶

سورۂ نحل مکیہ ہے اس میں ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

ف۱۰۳ کفارِ قریش کے پانچ سردار عاص بن وائل سَہمِی اور اَسوَد بن مُطَّلِب اوراَسوَد بن عبد یَغُوث اورحارِث بن قَیس اور ان سب کاافسر وَلِید ابن مُغِیرَہ مَخزُومی ، یہ لوگ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو بہت ایذا دیتے اورآپ کے ساتھ تمسخرواستہزاء کرتے تھے۔اسود بن مطلب کے لیے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے دعا کی تھی کہ یارب! اس کواندھا کردے۔ایک روز سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم مسجدحرام میں تشریف فرماتھے یہ پانچوں آئے اور انہوں نے حسبِ دستور طعن وتمسخر کے کلمات کہےاورطواف میں مشغول ہوگئے۔اسی حال میں حضرت جبریل امین حضرت کی خدمت میں پہنچےاورانہوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اور عاص کے کفِ پا (پاؤں کے تلوؤں) کی طرف اوراسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اوراَسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قَیس کے سر کی طرف اشارہ کیااورکہامیں ان کا شر دفع کروں گا۔چنانچہ تھوڑے عرصہ میں یہ ہلاک ہوگئے ولید بن مغیرہ تیرفروش کی دوکان کے پاس سے گزرا اس کے تہہ بند میں ایک پیکان چبھا (یعنی نیزے کی نوک چبھی) مگراس نے تکبر سے اس کونکالنے کے لیے سرنیچانہ کیااس سے اس کی پنڈلی میں زخم آیااوراسی میں مرگیا عاص ابن وائل کے پاؤں میں کانٹالگااورنظرنہ آیااس سے پاؤں ورم کرگیااور یہ شخص بھی مرگیااسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسادرد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھااسی میں مرگیااور یہ کہتا مرا کہ مجھ کو محمد نے قتل کیا (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) اوراَسوَد بن عبد یَغُوث کو اِستسقاء ہوا (یعنی پیاس لگنے کی بیماری ہوگئی) اورکلبی کی روایت میں ہے کہ اس کو لُولگی اوراس کا منہ اس قدرکالا ہوگیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اورنکال دیا اسی حال میں یہ کہتا مرگیا کہ مجھ کو محمد (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) کے رب نے قتل کیااورحارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوااسی میں ہلاک ہوگیا،انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔(خازن) ف۱۰۴ اپنا انجام کار ف۱۰۵ اوران کے طعن اوراستہزاءاورشرک وکفر کی باتوں سے آپ کوملال ہوتا ہے۔ ف۱۰۶ کہ خدا پرستوں کے لیے تسبیح وعبادت میں مشغول ہونا غم کا بہترین علاج ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ جب سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کوکوئی اہم واقعہ پیش آتا تو نماز میں مشغول ہوجاتے۔ ف۱ سورۂ نحل مکیہ ہے مگر آیت "فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُمْ بِہٖ" سے آخر سورت تک جو آیات ہیں وہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں اوراس میں اوراقوال بھی ہیں اس سورت میں سولہ رکوع اورایک سو اٹھائیس آیتیں اوردو ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اورسات ہزار سات سو سات حرف ہیں۔

أَتٰىٓ أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝١

اب آتا ہے اللہ کا حکم تو اس کی جلدی نہ کرو ف۲ پاکی اور برتری ہے اسے ان کے شریکوں سے ف۳

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ أَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ أَنْ

ملائکہ کو ایمان کی جان یعنی وحی لے کر اپنے جن بندوں پر چاہے اتارتا ہے ف۴ کہ

أَنْذِرُوْٓا أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝٢ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

ڈر سناؤ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں تو مجھ سے ڈرو ف۵ اس نے آسمان اور زمین

بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٣ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ

بجا بنائے ف۶ وہ ان کے شرک سے برتر ہے (اس نے) آدمی کو ایک نِتھری بوند سے بنایا ف۷ تو جبھی

خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝٤ وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا

کھلا جھگڑالو ہے اور چوپائے پیدا کئے ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور منفعتیں ہیں ف۸ اور ان میں سے

تَأْكُلُوْنَ ۝٥ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝٦ ص

کھاتے ہو اور تمہارا ان میں تجمّل ہے جب انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو

وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ ؕ إِنَّ

اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ تم اس تک نہ پہونچتے مگر ادھ مرے ہو کر بے شک

رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٧ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ

تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ف۹ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور

ف۲ شانِ نزول: جب کفار نے عذابِ موعود (مقررہ عذاب) کے نزول اور قیامت کے قائم ہونے کی بطریقِ تکذیب واستہزاء جلدی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ جس کی تم جلدی کرتے ہو وہ کچھ دور نہیں بہت ہی قریب ہے اور اپنے وقت پر بالیقین واقع ہوگا اور جب واقع ہوگا تو تمہیں اس سے خلاص کی کوئی راہ نہ ملے گی اور وہ بت جنہیں تم پوجتے ہو تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے۔ ف۳ وہ واحد "لَاشَرِیْکَ لَہٗ" ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ف۴ اور انہیں نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے۔ ف۵ اور میری ہی عبادت کرو اور میرے سوا کسی کو نہ پوجو کیونکہ میں وہ ہوں کہ ف۶ جن میں اس کی توحید کے بے شمار دلائل ہیں۔ ف۷ یعنی مَنی سے، جس میں نہ حِس ہے نہ حرکت پھر اس کو اپنی قدرتِ کاملہ سے انسان بنایا، قوت و طاقت عطا کی۔ شانِ نزول: یہ آیت اُبَی بن خَلَف کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کسی مُردے کی گلی ہوئی ہڈی اٹھالایا اور سیدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے کہنے لگا کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالٰی اس ہڈی کو زندگی دے گا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضوی شکل رکھتی بھی ہے اللہ تعالٰی تو مَنی کے ایک چھوٹے سے بے حِس و حرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑالو انسان پیدا کردیتا ہے یہ دیکھ کر بھی تو اس کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا۔ ف۸ کہ ان کی نسل سے دولت بڑھاتے ہو، ان کے دودھ پیتے ہو اور ان پر سواری کرتے ہو۔ ف۹ کہ اس نے تمہارے نفع اور آرام کے لیے یہ چیزیں پیدا کیں۔

زِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا
زینت کے لئے اور وہ پیدا کرے گا فلہ جس کی تمہیں خبر نہیں ولا اور بیچ کی راہ ولا ٹھیک اللہ تک ہے اور کوئی راہ

جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩﴾ ع هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
ٹیڑھی ہے ولا اور چاہتا تو تم سب کو راہ پر لاتا ولا وہی ہے جس نے آسمان سے

مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿١٠﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ
پانی اتارا اس سے تمہارا پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو ولا اِس پانی سے تمہارے لئے

الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ
کھیتی اُگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل ولا بے شک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١١﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ
اس میں نشانی ہے ولا دھیان کرنے والوں کو اور اس نے تمہارے لئے مُسَخَّر (تابع) کیے رات اور دن

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٢﴾ ۙ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ
عقل مندوں کو ولا اور وہ جو تمہارے لئے زمین میں پیدا کیا رنگ برنگ ولا بے شک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا
اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں کو اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا مسخر کیا ف۲۰ کہ اس میں سے

ف۱۰ ایسی عجیب وغریب چیزیں ف۱۱ اس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو آدمی کے نفع وراحت وآرام وآسائش کے کام آتی ہیں اور اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ دُخانی (بھاپ سے چلنے والے) جہاز، ریلیں، موٹر، ہوائی جہاز، برقی (بجلی کی) قوتوں سے کام کرنے والے آلات، دُخانی (دھوئیں والی) اور برقی (بجلی والی) مشینیں، خبر رسانی ونشرِ صوت (آواز پھیلانے) کے سامان اور خدا جانے اس کے علاوہ اس کو کیا کیا پیدا کرنا منظور ہے۔ ف۱۲ یعنی صراطِ مستقیم اور دینِ اسلام کیونکہ دو مقاموں کے درمیان جتنی راہیں نکالی جائیں ان میں سے جو بیچ کی راہ ہوگی وہی سیدھی ہوگی۔ ف۱۳ جس پر چلنے والا منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا، کفر کی تمام راہیں ایسی ہی ہیں۔ ف۱۴ راہِ راست پر ف۱۵ اپنے جانوروں کو اور اللہ تعالیٰ ف۱۶ مختلف صورت و رنگ، مزے، بو، خاصیت والے کہ سب ایک ہی پانی سے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک کے اوصاف دوسرے سے جدا ہیں یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔ ف۱۷ اس کی قدرت وحکمت اور وحدانیت کی۔ ف۱۸ جو ان چیزوں میں غور کر کے سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ فاعلِ مختار ہے اور عُلوِیات (بُلندیاں) وسِفلیات (پستیاں) سب اس کے تحتِ قدرت واختیار ف۱۹ خواہ حیوانوں کی قسم سے ہو یا درختوں کی یا پھلوں کی۔ ف۲۰ کہ اس میں کشتیوں پر سوار ہو کر سفر کرو یا غوطے لگا کر اس کی تہ تک پہنچو یا اس سے شکار کرو۔

مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ

تازہ گوشت کھاتے ہو ۲۱ اور اس میں سے گہنا (زیور) نکالتے ہو جسے پہنتے ہو ۲۲ اور تو اس میں کشتیاں دیکھے

مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰى فِي

کہ پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور کہیں احسان مانو اور اس نے

الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ لا

زمین میں لنگر ڈالے ۲۳ کہ کہیں تمہیں لے کر نہ کانپے اور ندیاں اور رستے کہ تم راہ پاؤ ۲۴

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ

اور علامتیں ۲۵ اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں ۲۶ تو کیا جو بنائے ۲۷ وہ ایسا ہو جائے گا جو نہ بنائے ۲۸

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انھیں شمار نہ کر سکو گے ۲۹ بے شک اللہ

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ

بخشنے والا مہربان ہے ۳۰ اور اللہ جانتا ہے ۳۱ جو چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ؕ اَمْوَاتٌ

اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں ۳۲ وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور ۳۳ وہ خود بنائے ہوئے ہیں ۳۴ مُردے ہیں ۳۵

غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ ع ۲ ۱۲ ۸

زندہ نہیں اور انھیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے ۳۶ تمہارا معبود ایک معبود ہے ۳۷

فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾

تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل منکر ہیں ۳۸ اور وہ مغرور ۳۹

---

۲۱ یعنی مچھلی۔ ۲۲ یعنی گوہر و مرجان۔ ۲۳ بھاری پہاڑوں کے ۲۴ اپنے مقاصد کی طرف ۲۵ بنائیں جن سے تمہیں رستے کا پتہ چلے۔ ۲۶ خشکی اور تری میں اور اس سے انہیں رستے اور قبلہ کی پہچان ہوتی ہے۔ ۲۷ ان تمام چیزوں کو اپنی قدرت و حکمت سے یعنی اللہ تعالیٰ۔ ۲۸ کسی چیز کو اور عاجز و بے قدرت ہو جیسے کہ بت تو عاقل کو کب سزاوار (لائق) ہے کہ ایسے خالق و مالک کی عبادت چھوڑ کر عاجز و بے اختیار بتوں کی پرستش کرے یا انہیں عبادت میں اس کا شریک ٹھہرائے۔ ۲۹ چہ جائیکہ ان کے شکر سے عہدہ برآ ہو سکو۔ ۳۰ کہ تمہارے ادائے شکر سے قاصر ہونے کے باوجود اپنی نعمتوں سے تمہیں محروم نہیں فرماتا۔ ۳۱ تمہارے تمام اقوال و افعال ۳۲ یعنی بتوں کو ۳۳ بنائیں کیا کہ ۳۴ اور اپنے وجود میں بنانے والے کے محتاج اور وہ ۳۵ بے جان ۳۶ تو ایسے مجبور اور بے جان بے علم معبود کیسے ہو سکتے ہیں ان دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ ۳۷ اللہ عزوجل جو اپنی ذات و صفات میں نظیر و شریک سے پاک ہے۔ ۳۸ وحدانیت کے۔ ۳۹ کہ حق ظاہر ہو جانے کے باوجود اس کا اتباع نہیں کرتے۔

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ

فی الحقیقت اللہ جانتا ہے جو چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں بے شک وہ مغروروں

الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ۝٢٣ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ مَّاذَاۤ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ

کو پسند نہیں فرماتا اور جب ان سے کہا جائے ف٤٠ تمہارے رب نے کیا اتارا ف٤١ کہیں اگلوں کی

الْاَوَّلِیْنَ ۝٢٤ لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ۙ وَ مِنْ اَوْزَارِ

کہانیاں ہیں ف٤٢ کہ قیامت کے دن اپنے ف٤٣ بوجھ پورے اٹھائیں اور کچھ بوجھ

الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ۝٢٥ ع قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ ع ٣ ٩

ان کے جنھیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں سن لو کیا ہی برا بوجھ اٹھاتے ہیں بے شک ان سے اگلوں نے ف٤٤

مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْهِمُ السَّقْفُ مِنْ

فریب کیا تھا تو اللہ نے ان کی چُنائی کو نیو (بنیاد) سے لیا تو اوپر سے ان پر چھت گر

فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝٢٦ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

پڑی اور عذاب ان پر وہاں سے آیا جہاں کی انھیں خبر نہ تھی ف٤٥ پھر قیامت کے دن

یُخْزِیْهِمْ وَ یَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِیْهِمْ ؕ قَالَ

انھیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک ف٤٦ جن میں تم جھگڑتے تھے ف٤٧

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۝٢٧ ۙ

علم والے ف٤٨ کہیں گے آج ساری رسوائی اور برائی ف٤٩ کافروں پر ہے

ف٤٠ یعنی لوگ ان سے دریافت کریں کہ ف٤١ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو ف٤٢ یعنی جھوٹے افسانے کوئی ماننے کی بات نہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت نضر بن حارث کی شان میں نازل ہوئی اس نے بہت سی کہانیاں یاد کرلی تھیں اس سے جب کوئی قرآن کریم کی نسبت دریافت کرتا تو وہ یہ جاننے کے باوجود کہ قرآن شریف کتاب مُعجِز (عاجز کرنے والی) اور حق و ہدایت سے مَملو (بھری ہوئی) ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے یہ کہہ دیتا کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ایسی کہانیاں مجھے بھی بہت یاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اس طرح گمراہ کرنے کا انجام یہ ہے ف٤٣ گناہوں اور گمراہی و گمراہ گری کے ف٤٤ یعنی پہلی امتوں نے اپنے انبیاء کے ساتھ ف٤٥ یہ ایک تمثیل (مثال) ہے کہ پچھلی امتوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ مکر کرنے کے لیے کچھ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خود انہیں کے منصوبوں میں ہلاک کیا اور ان کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہوگئے، اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے۔ مفسرین نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس آیت میں اگلے مکر کرنے والوں سے نمرود بن کنعان مراد ہے جو زمانۂ ابراہیم علیہ السلام میں روئے زمین کا سب سے بڑا بادشاہ تھا۔ اس نے بابل میں بہت اونچی ایک عمارت بنائی تھی جس کی بلندی پانچ ہزار گز تھی اور اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان پر پہنچنے اور آسمانوں والوں سے لڑنے کے لیے بنائی تھی اللہ تعالیٰ نے ہوا چلائی اور وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ لوگ ہلاک ہوگئے۔ ف٤٦ جو تم نے گھڑ لیے تھے اور ف٤٧ مسلمانوں سے ف٤٨ یعنی ان امتوں کے انبیاء و علماء جو انہیں دنیا میں ایمان کی دعوت دیتے اور نصیحت کرتے تھے اور یہ لوگ ان کی بات نہ مانتے تھے ف٤٩ یعنی عذاب۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ

وہ کہ فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں اس حال پر کہ وہ اپنا برا کر رہے تھے ف۵۰ اب صُلح ڈالیں گے ف۵۱ کہ ہم تو کچھ

مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ

بُرائی نہ کرتے تھے ف۵۲ ہاں کیوں نہیں بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک (کرتوت) تھے ف۵۳ اب جہنم کے دروازوں

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ

میں جاؤ کہ ہمیشہ اس میں رہو تو کیا ہی بُرا ٹھکانا مغروروں کا اور ڈر والوں ف۵۴ سے

اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ

کہا گیا تمہارے رب نے کیا اتارا بولے خوبی ف۵۵ جنھوں نے اس دنیا میں بھلائی کی ف۵۶ ان کے

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ

لئے بھلائی ہے ف۵۷ اور بے شک پچھلا گھر سب سے بہتر اور ضرور ف۵۸ کیا ہی اچھا گھر پرہیزگاروں کا بسنے کے

عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ

باغ جن میں جائیں گے ان کے نیچے نہریں رواں انھیں وہاں ملے گا جو چاہیں ف۵۹

كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ

اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیزگاروں کو وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں ف۶۰

ف۵۰ یعنی کفر میں مبتلا تھے۔ ف۵۱ اور وقت موت اپنے کفر سے مکر جائیں گے اور کہیں گے ف۵۲ اس پر فرشتے کہیں گے ف۵۳ لہٰذا یہ انکار تمہیں مفید نہیں۔ ف۵۴ یعنی ایمانداروں ف۵۵ یعنی ''قرآن شریف'' جو تمام خوبیوں کا جامع اور حسنات و برکات کا منبع اور دینی و دنیوی اور ظاہری و باطنی کمالات کا سرچشمہ ہے۔ **شانِ نزول:** قبائلِ عرب ایامِ حج میں حضرت نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے تحقیق حال کے لیے مکہ مکرمہ کو قاصد بھیجتے تھے، یہ قاصد جب مکہ مکرمہ پہنچتے اور شہر کے کنارے راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے (جیسا کہ سابق میں ذکر ہو چکا ہے) ان سے یہ قاصد نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا حال دریافت کرتے تو وہ بہکانے پر مامور ہی ہوتے تھے۔ ان میں سے کوئی حضرت کو ساحر کہتا، کوئی کاہن، کوئی شاعر، کوئی کذّاب، کوئی مجنون اور اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے کہ تم ان سے نہ ملنا یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اس پر قاصد کہتے کہ اگر ہم مکہ مکرمہ پہنچ کر بغیر ان سے ملے اپنی قوم کی طرف واپس ہوں تو ہم بُرے قاصد ہوں گے اور ایسا کرنا قاصد کے منصبی فرائض کا ترک اور قوم کی خیانت ہوگی ہمیں تحقیق کے لیے بھیجا گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے اپنے اور بیگانوں سب سے ان کے حال کی تحقیق کریں اور جو کچھ معلوم ہو اس سے بے کم و کاست (بغیر کمی بیشی کے) قوم کو مُطّلع کریں، اس خیال سے وہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر اصحابِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بھی ملتے تھے اور ان سے آپ کے حال کی تحقیق کرتے تھے، اصحابِ کرام انہیں تمام حال بتاتے تھے اور نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے حالات و کمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مُطّلع کرتے تھے۔ ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا۔ ف۵۶ یعنی ایمان لائے اور نیک عمل کئے ف۵۷ یعنی حیاتِ طیبہ ہے اور فتح و ظفر و رزق وسیع وغیرہ نعمتیں۔ ف۵۸ دارِ آخرت ف۵۹ اور یہ بات جنت کے سوا کسی کو کہیں بھی حاصل نہیں۔ ف۶۰ کہ وہ شرک و کفر سے پاک ہوتے ہیں اور ان کے اقوال و افعال اور اخلاق و خصال پاکیزہ ہوتے ہیں، طاعتیں ساتھ ہوتی ہیں، محرمات و ممنوعات کے داغوں سے ان کا دامنِ عمل میلا نہیں ہوتا، قبضِ روح کے وقت ان کو جنت و رضوان و رحمت و کرامت کی بشارتیں دی جاتی ہیں، اس حالت میں موت انہیں خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور جان فرحت و سرور کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے اور ملائکہ عزت کے

يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ

یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر ف٦١ جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیے کا کاہے کے

يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ

انتظار میں ہیں ف٦٢ مگر اس کے کہ فرشتے ان پر آئیں ف٦٣ یا تمہارے رب کا عذاب آئے ف٦٤ ان سے اگلوں

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

نے بھی ایسا ہی کیا ف٦٥ اور اللّٰہ نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی ف٦٦ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ ع ٤ ع ٩ ١٠

تو ان کی بری کمائیاں ان پر پڑیں ف٦٧ اور انھیں گھیر لیا اس ف٦٨ نے جس پر ہنستے تھے

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ

اور مشرک بولے اللّٰہ چاہتا تو اس کے سوا کچھ نہ پوجتے

نَّحْنُ وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ

نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ اس سے جدا ہوکر ہم کوئی چیز حرام ٹھہراتے ف٦٩ ایسا ہی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ

ان سے اگلوں نے کیا ف٧٠ تو رسولوں پر کیا ہے مگر صاف پہونچا دینا ف٧١ اور بے شک

بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ

ہر امت میں سے ہم نے ایک رسول بھیجا ف٧٢ کہ اللّٰہ کو پوجو اور شیطان سے بچو

فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي

تو ان ف٧٣ میں کسی کو اللّٰہ نے راہ دکھائی ف٧٤ اور کسی پر گمراہی ٹھیک اتری ف٧٥ تو زمین میں چل

ساتھ اس کو قبض کرتے ہیں۔ (خازن) ف٦١ مروی ہے کہ قریب موت بندۂ مومن کے پاس فرشتہ آ کر کہتا ہے: اے اللّٰہ کے دوست! تجھ پر سلام اور اللّٰہ تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے اور آخرت میں ان سے کہا جائے گا۔ ف٦٢ کفار کیوں ایمان نہیں لاتے کس چیز کے انتظار میں ہیں۔ ف٦٣ ان کی ارواح قبض کرنے۔ ف٦٤ دنیا میں یا روزِ قیامت۔ ف٦٥ یعنی پہلی امتوں کے کفار نے بھی کہ کفر و تکذیب پر قائم رہے۔ ف٦٦ کفر اختیار کر کے ف٦٧ اور انہوں نے اپنے اعمال خبیثہ کی سزا پائی۔ ف٦٨ عذاب ف٦٩ مثل بحیرہ و سائبہ وغیرہ کے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا شرک کرنا اور ان چیزوں کو حرام قرار دے لینا اللّٰہ کی مشیت و مرضی سے ہے، اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا: ف٧٠ کہ رسولوں کی تکذیب کی اور حلال کو حرام کیا اور ایسے ہی تمسخر کی باتیں کہیں۔ ف٧١ حق کا ظاہر کر دینا اور شرک کے باطل و قبیح ہونے پر مطلع کر دینا۔ ف٧٢ اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم سے فرمائیں ف٧٣ امتوں ف٧٤ وہ ایمان سے مشرف ہوئے۔ ف٧٥ وہ اپنی اَزَلی شقاوت سے کفر پر مرے اور ایمان سے محروم رہے۔

الْأَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى

پھر کر دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ۷۶ اگر تم ان کی

هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾

ہدایت کی حرص کرو ۷۷ تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے اور ان کا کوئی مددگار نہیں

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۚ بَلٰى وَعْدًا

اور انھوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اللہ مُردے نہ اٹھائے گا ۷۸ ہاں کیوں نہیں ۷۹

عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ ۙ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ

سچا وعدہ اس کے ذمہ پر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۸۰ اس لئے کہ انھیں صاف بتا دے جس

يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا

بات میں جھگڑتے تھے ۸۱ اور اس لئے کہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے ۸۲ جو چیز

قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا ع ٥ ٦ ١١

ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے ۸۳ اور جنھوں نے اللہ کی

فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَاَجْرُ

راہ میں ۸۴ اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور ہم انھیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے ۸۵ اور بے شک

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ ۙ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ وقف لازم

آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے کسی طرح لوگ جانتے ۸۶ وہ جنھوں نے صبر کیا ۸۷ اور اپنے رب ہی پر

---

۷۶ جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا اور ان کے شہر ویران کئے اجڑی ہوئی بستیاں ان کے ہلاک کی خبر دیتی ہیں اس کو دیکھ کر سمجھو کہ اگر تم بھی ان کی طرح کفر و تکذیب پر مصر رہے تو تمہارا بھی ایسا ہی انجام ہونا ہے۔ ۷۷ اے محمد مصطفےٰ! صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم بحالیکہ یہ لوگ ان میں سے ہیں جن کی گمراہی ثابت ہو چکی اور ان کی شقاوت ازلی ہے۔ ۷۸ شانِ نزول: ایک مشرک ایک مسلمان کا مقروض تھا مسلمان نے مشرک پر تقاضا کیا، دورانِ گفتگو میں اس نے اس طرح اللّٰہ کی قسم کھائی کہ ''اس کی قسم جس سے میں مرنے کے بعد ملنے کی تمنا رکھتا ہوں'' اس پر مشرک نے کہا کہ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ تو مرنے کے بعد اٹھے گا اور مشرک نے قسم کھا کر کہا کہ اللّٰہ مُردے نہ اٹھائے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا ۷۹ یعنی ضرور اٹھائے گا۔ ۸۰ اس اٹھانے کی حکمت اور اس کی قدرت بے شک وہ مُردوں کو اٹھائے گا۔ ۸۱ یعنی مُردوں کو اٹھانے میں کہ وہ حق ہے۔ ۸۲ اور مُردوں کے زندہ کئے جانے کا انکار غلط۔ ۸۳ تو ہمیں مردوں کو زندہ کر دینا کیا دشوار۔ ۸۴ اس کے دین کی خاطر ہجرت کی۔ شانِ نزول: قتادہ نے کہا کہ یہ آیت اصحابِ رسول صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہلِ مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا، بعض ان میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے مدینہ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے انہوں نے ۸۵ وہ مدینہ طیبہ ہے جس کو اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے لیے دار الہجرت (ہجرت گاہ) بنایا۔ ۸۶ یعنی کفار یا وہ لوگ جو ہجرت کرنے سے رہ گئے کہ اس کا اجر کتنا عظیم ہے۔ ۸۷ وطن کی مفارقت اور کفار کی ایذا اور جان و مال کے خرچ کرنے پر۔

یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ

بھروسہ کرتے ہیں وف۸۸ اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد وف۸۹ جن کی طرف ہم وحی کرتے

فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَیِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ؕ

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں وف۹۰ روشن دلیلیں اور کتابیں لے کر وف۹۱

وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ

اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری وف۹۲ کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو وف۹۳ ان کی طرف اترا اور کہیں وہ

یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ

دھیان کریں تو کیا جو لوگ برے مکر کرتے ہیں وف۹۴ اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ انہیں زمین میں

النصف

الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ یَاْخُذَهُمْ

دھنسا دے وف۹۵ یا انہیں وہاں سے عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر نہ ہو وف۹۶ یا انہیں چلتے پھرتے وف۹۷

فِیْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ یَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ

پکڑ لے کہ وہ تھکا نہیں سکتے وف۹۸ یا انہیں نقصان دیتے دیتے گرفتار کرلے کہ بےشک

رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ

تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے وف۹۹ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ جو وف۱۰۰ چیز اللہ نے بنائی ہے

یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآىٕلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اس کی پرچھائیاں داہنے اور بائیں جھکتی ہیں وف۱۰۱ اللہ کو سجدہ کرتی اور وہ اس کے حضور ذلیل ہیں وف۱۰۲

وف۸۸ اور اس کے دین کی وجہ سے جو پیش آئے اس پر راضی ہیں اور خَلق سے اِنقطاع (علیحدگی اختیار) کر کے بالکل حق کی طرف متوجہ ہیں اور سالک کے لیے یہ انتہائے سلوک کا مقام ہے۔ وف۸۹ شانِ نزول: یہ آیت مشرکینِ مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سیدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی نبوت کا اس طرح انکار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ انہیں بتایا گیا کہ سنتِ الٰہی اسی طرح جاری ہے، ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا۔ وف۹۰ حدیث شریف میں ہے: بیماری جہل کی شِفاء علماء سے دریافت کرنا ہے، لہٰذا علماء سے دریافت کرو وہ تمہیں بتا دیں گے کہ سنتِ الٰہیہ یونہی جاری رہی کہ اس نے مردوں کو رسول بنا کر بھیجا۔ وف۹۱ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ روشن دلیلوں اور کتابوں کے جاننے والوں سے پوچھو اگر تم کو دلیل و کتاب کا علم نہ ہو۔ مسئلہ: اس آیت سے تقلیدِ ائمہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ وف۹۲ یعنی قرآن شریف۔ وف۹۳ حکم وف۹۴ رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ اور ان کی ایذا کے درپے رہتے ہیں اور چھپ چھپ کر فساد انگیزی کی تدبیریں کیا کرتے ہیں جیسے کہ کفارِ مکہ۔ وف۹۵ جیسے قارون کو دھنسا دیا تھا۔ وف۹۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بدر میں ہلاک کئے گئے باوجودیکہ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے۔ وف۹۷ سفر و حضر میں ہر ایک حال میں وف۹۸ خدا کو عذاب کرنے سے۔ وف۹۹ کہ حلم کرتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔ وف۱۰۰ سایہ دار وف۱۰۱ صبح اور شام وف۱۰۲ خوار و عاجز و مطیع و مسخر۔

وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ
اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا ہے وٓ۱۰ اور فرشتے اور

هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا
وہ غرور نہیں کرتے اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو

یُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾۩ وَ قَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْۤا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ
انھیں حکم ہو وٓ۱۰۴ اور اللہ نے فرمایا دو خدا نہ ٹھہراؤ وٓ۱۰۵ وہ تو ایک ہی

وَّاحِدٌ ۚ فَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَهُ
معبود ہے تو مجھی سے ڈرو وٓ۱۰۶ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی

الدِّیْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ مَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ
فرمانبرداری لازم ہے تو کیا اللہ کے سوا کسی دوسرے سے ڈرو گے وٓ۱۰۷ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے

ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَیْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ۚ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا
پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے وٓ۱۰۸ تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو وٓ۱۰۹ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو

فَرِیْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ۙ لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫
تم میں ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے وٓ۱۱۰ کہ ہماری دی نعمتوں کی ناشکری کریں تو کچھ برت لو وٓ۱۱۱

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ یَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا یَعْلَمُوْنَ نَصِیْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ
کہ عنقریب جان جاؤ گے وٓ۱۱۲ اور انجانی چیزوں کے لئے وٓ۱۱۳ ہماری دی ہوئی روزی میں سے وٓ۱۱۴ حصہ مقرر کرتے ہیں

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَ یَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ
خدا کی قسم تم سے ضرور سوال ہونا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے وٓ۱۱۵ اور اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں وٓ۱۱۶

وٓ۱۰۳ سجدہ دو طرح پر ہے: ایک سجدۂ طاعت و عبادت جیسا کہ مسلمانوں کا سجدہ اللہ کے لیے، دوسرا سجدہ اِنقیاد (فرمانبرداری) و خضوع جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ ہر چیز کا سجدہ اس کے حسبِ حیثیت ہے، مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ، سجدۂ طاعت و عبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ سجدۂ انقیاد و خضوع۔ وٓ۱۰۴ اس آیت سے ثابت ہوا کہ فرشتے مکلّف ہیں اور جب ثابت کردیا گیا کہ تمام آسمان و زمین کی کائنات اللہ کے حضور خاضع و متواضع اور عابد و مطیع ہے اور سب اس کے مملوک اور اسی کے تحت قدرت و تصرف ہیں تو شرک سے ممانعت فرمائی۔ وٓ۱۰۵ کیونکہ دو تو خدا ہو ہی نہیں سکتے۔ وٓ۱۰۶ میں ہی وہ معبود برحق ہوں جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وٓ۱۰۷ باوجودیکہ معبود برحق صرف وہی ہے۔ وٓ۱۰۸ خواہ فقر کی یا مرض کی یا اور کوئی وٓ۱۰۹ اسی سے دعا مانگتے ہو اسی سے فریاد کرتے ہو۔ وٓ۱۱۰ اور ان لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے وٓ۱۱۱ اور چند روز اس حالت میں زندگی گزار لو وٓ۱۱۲ کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ وٓ۱۱۳ یعنی بتوں کے لیے جن کا الٰہ اور مستحق اور نافع و ضار (فائدہ مند و نقصان دہ) ہونا انہیں معلوم نہیں۔ وٓ۱۱۴ یعنی کھیتیوں اور چوپایوں وغیرہ میں سے وٓ۱۱۵ بتوں کو معبود اور اہلِ تقرب اور بت پرستی کو خدا کا حکم بتا کر۔ وٓ۱۱۶ جیسے کہ خزاعہ و

سُبۡحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمۡ مَّا يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمۡ بِالۡاُنۡثٰى ظَلَّ

پاکی ہے اس کو ف۱۱۷ اور اپنے لئے جو اپنا جی چاہتا ہے ف۱۱۸ اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر

وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا وَّهُوَ كَظِيۡمٌ ﴿۵۸﴾ ج يَتَوَارٰى مِنَ الۡقَوۡمِ مِنۡ سُوۡٓءِ مَا بُشِّرَ

اس کا منہ ف۱۱۹ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے ف۱۲۰ چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی بُرائی کے سبب کیا

بِهٖ ؕ اَيُمۡسِكُهٗ عَلٰى هُوۡنٍ اَمۡ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا

اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا ف۱۲۱ ارے بہت ہی برا

يَحۡكُمُوۡنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوۡءِ ۚ وَلِلّٰهِ

حکم لگاتے ہیں ف۱۲۲ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے انہیں کا بُرا حال ہے اور اللہ

الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰى ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۶۰﴾ ع وَلَوۡ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ

ع ۷/۱۳

کی شان سب سے بلند ف۱۲۳ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم پر گرفت کرتا ف۱۲۴

بِظُلۡمِهِمۡ مَّا تَرَكَ عَلَيۡهَا مِنۡ دَآبَّةٍ وَّلٰـكِنۡ يُّؤَخِّرُهُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

تو زمین پر کوئی چلنے والا نہیں چھوڑتا ف۱۲۵ لیکن انہیں ایک ٹھہرائے وعدے تک مہلت دیتا ہے ف۱۲۶

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ لَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۶۱﴾

پھر جب ان کا وعدہ آئے گا نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں

وَيَجۡعَلُوۡنَ لِلّٰهِ مَا يَكۡرَهُوۡنَ وَتَصِفُ اَلۡسِنَتُهُمُ الۡكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ

اور اللہ کے لئے وہ ٹھہراتے ہیں جو اپنے لئے ناگوار ہے ف۱۲۷ اور ان کی زبانیں جھوٹوں کہتی ہیں کہ ان کے لئے

کِنانہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ (معاذاللہ) ف۱۱۷ وہ برتر ہے اولاد سے اور اس کی شان میں ایسا کہنا نہایت بے ادبی و کفر ہے۔ ف۱۱۸ یعنی کفر کے ساتھ یہ کمال بدتمیزی بھی ہے کہ اپنے لیے بیٹے پسند کرتے ہیں بیٹیاں ناپسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے جو مطلقاً اولاد سے منزہ اور پاک ہے اور اس کے لیے اولاد ہی کا ثابت کرنا عیب لگانا ہے، اس کے لیے اولاد میں بھی وہ ثابت کرتے ہیں جس کو اپنے لیے حقیر اور سببِ عار جانتے ہیں۔ ف۱۱۹ غم سے ف۱۲۰ شرم کے مارے ف۱۲۱ جیسا کہ کفار مُضَر و خُزَاعَہ و تَمِیم (قبیلے) لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔ ف۱۲۲ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں ثابت کرتے ہیں جو اپنے لیے انہیں اس قدر ناگوار ہیں۔ ف۱۲۳ کہ وہ والد و وَلَد (اولاد) سب سے پاک اور منزّہ کوئی اس کا شریک نہیں، تمام صفات جلال و کمال سے مُتَّصِف ف۱۲۴ یعنی معاصی پر پکڑتا اور عذاب میں جلدی فرماتا ف۱۲۵ سب کو ہلاک کر دیتا۔ زمین پر چلنے والے سے یا کافر مراد ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے: "اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا" یا یہ معنی ہیں کہ روئے زمین پر کسی چلنے والے کو باقی نہیں چھوڑتا جیسا کہ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو کوئی زمین پر تھا ان سب کو ہلاک کر دیا صرف وہی باقی رہے جو زمین پر نہ تھے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کشتی میں تھے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کو ہلاک کر دیتا اور ان کی نسلیں منقطع ہو جاتیں پھر زمین میں کوئی باقی نہیں رہتا۔ ف۱۲۶ اپنے فضل و کرم اور حلم سے، ٹھہرائے وعدے سے یا اختتامِ عمر مراد ہے یا قیامت۔ ف۱۲۷ یعنی بیٹیاں اور شریک۔

الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ

بھلائی ہے ف۱۲۸ تو آپ ہی ہوا کہ ان کے لئے آگ ہے اور وہ حد سے گزارے ہوئے ہیں ف۱۲۹ خدا کی قسم ہم نے تم سے پہلے

اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِیُّهُمُ الْیَوْمَ

کتنی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے ان کے کوتک (برے اعمال) ان کی آنکھوں میں بھلے کر دکھائے ف۱۳۰ تو آج وہی ان کا رفیق ہے ف۱۳۱

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۱۳۲ اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ اتاری ف۱۳۳ مگر اس لئے کہ تم لوگوں پر روشن کردو

الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ

جس بات میں اختلاف کریں ف۱۳۴ اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے اور اللہ

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

نے آسمان سے پانی اتارا تو اس سے زمین کو ف۱۳۵ زندہ کر دیا اس کے مرے پیچھے ف۱۳۶ بے شک اس میں

لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ ع وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا ع ۸/۵/۱۴

نشانی ہے ان کو جو کان رکھتے ہیں ف۱۳۷ اور بے شک تمہارے لئے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے ف۱۳۸ ہم تمہیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے

فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۶۶﴾

جو ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لئے ف۱۳۹

ف۱۲۸ یعنی جنت۔ کفار باوجود اپنے کفرو بہتان کے اور خدا کے لیے بیٹیاں بتانے کے بھی اپنے آپ کو حق پر گمان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) سچے ہوں اور خلقت مرنے کے بعد پھر اٹھائی جائے تو جنت ہمیں کو ملے گی کیونکہ ہم حق پر ہیں ان کے حق میں اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ف۱۲۹ جہنم ہی میں چھوڑ دیئے جائیں گے۔ ف۱۳۰ اور انہوں نے اپنی بدیوں کو نیکیاں سمجھا۔ ف۱۳۱ دنیا میں اسی کے کہے پر چلتے ہیں اور جو شیطان کو اپنا رفیق اور مختار کار بنائے وہ ضرور ذلیل و خوار ہو یا یہ معنی ہیں کہ روزِ آخرت شیطان کے سوا انہیں کوئی رفیق نہ ملے گا اور شیطان خود ہی گرفتارِ عذاب ہوگا ان کی کیا مدد کرسکے گا۔ ف۱۳۲ آخرت میں۔ ف۱۳۳ یعنی قرآن شریف ف۱۳۴ امورِ دین سے ف۱۳۵ رُوئیدگی (نباتات) سے سرسبزی و شادابی بخش کر ف۱۳۶ یعنی خشک اور بے سبزہ و بے گیاہ ہونے کے بعد۔ ف۱۳۷ اور سن کر سمجھتے اور غور کرتے ہیں وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں جو قادر برحق زمین کو اس کی موت یعنی قوتِ نامیہ (بڑھنے کی قوت) فنا ہوجانے کے بعد پھر زندگی دیتا ہے وہ انسان کو اس کے مرنے کے بعد بے شک زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۱۳۸ اگر تم اس میں غور کرو تو بہتر نتائج حاصل کرسکتے ہو اور حکمتِ الٰہیہ کے عجائب پر تمہیں آگاہی حاصل ہوسکتی ہے۔ ف۱۳۹ جس میں کوئی شائبہ کسی چیز کی آمیزش کا نہیں باوجودیکہ حیوان کے جسم میں غذا کا ایک ہی مقام ہے جہاں چارا، گھاس، بھوسہ وغیرہ پہنچتا ہے اور دودھ، خون، گوبر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں، ان میں سے ایک دوسرے سے ملنے نہیں پاتا۔ دودھ میں نہ خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوبر کی بو کا، نہایت صاف لطیف برآمد ہوتا ہے۔ اس سے حکمتِ الٰہیہ کی عجیب کاری ظاہر ہے۔ اوپر مسئلہ بعث کا بیان ہوچکا ہے یعنی مُردوں کو زندہ کئے جانے کا، کفار اس کے منکر تھے اور انہیں اس میں دو شبہے درپیش تھے: ایک تو یہ کہ جو چیز فاسد ہوگئی اور اس کی حیات جاتی رہی اس میں دوبارہ پھر زندگی کس طرح لوٹے گی، اس شبہ کا ازالہ تو اس سے پہلی آیت میں فرمادیا گیا کہ تم دیکھتے رہتے ہو کہ ہم مُردہ زمین کو خشک ہونے کے بعد آسمان سے پانی برسا کر حیات عطا فرمادیا کرتے ہیں تو قدرت کا یہ فیض دیکھنے کے بعد کسی مخلوق کا مرنے کے بعد زندہ ہونا ایسے قادرِ مطلق کی قدرت سے بعید نہیں۔ دوسرا شبہ کفار کا یہ تھا کہ جب آدمی مرگیا اور اس کے جسم کے اجزا منتشر ہوگئے اور خاک

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا

اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے ف۱۴۰ کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا

حَسَنًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ

رزق ف۱۴۱ بے شک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا

اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ

کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں پھر

كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا

ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور ف۱۴۲ اپنے رب کی راہیں چل کہ تیرے لئے نرم وآسان ہیں ف۱۴۳ اس کے پیٹ سے ایک

شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ

پینے کی چیز ف۱۴۴ رنگ برنگ نکلتی ہے ف۱۴۵ جس میں لوگوں کی تندرستی ہے ف۱۴۶ بے شک اس میں نشانی ہے ف۱۴۷

یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ یَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ

دھیان کرنے والوں کو ف۱۴۸ اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا ف۱۴۹ پھر تمہاری جان قبض کرے گا ف۱۵۰ اور تم میں کوئی سب سے ناقص عمر کی طرف

میں مل گئے وہ اجزاء کس طرح جمع کئے جائیں گے اور خاک کے ذروں سے ان کو کس طرح ممتاز کیا جائے گا؟ اس آیت کریمہ میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا اس میں غور کرنے سے وہ شبہ بالکل نیست ونابود ہوجاتا ہے کہ قدرتِ الٰہی کی یہ شان تو روزانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ غذا کے مخلوط اجزاء میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قرب وجوار کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی اس میں نہیں آتا، اس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزاء کو منتشر ہونے کے بعد پھر مجتمع فرما دے۔ شقیق بلخی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نعمت کا اِتمام یہی ہے کہ دودھ صاف خالص آئے اور اس میں خون اور گوبر کے رنگ وبو کا نام ونشان نہ ہو ورنہ نعمت تام نہ ہوگی اور طبعِ سلیم اس کو قبول نہ کرے گی، جیسی صاف نعمت پروردگار کی طرف سے پہنچتی ہے بندے کو لازم ہے کہ وہ بھی پروردگار کے ساتھ اخلاص سے معاملہ کرے اور اس کے عمل ریا اور ہوائے نفس کی آمیزشوں سے پاک وصاف ہوں تاکہ شرفِ قبول سے مشرف ہوں۔ ف۱۴۰ ہم تمہیں رس پلاتے ہیں ف۱۴۱ یعنی سرکہ اور رُب (پکا ہوا رس جو جما لیا گیا ہو) اور خُرمہ (کھجور) اور مَوِیز (بڑے سوکھے ہوئے انگور)۔ مسئلہ: مویز اور انگور وغیرہ کا رس جب اس قدر پکا لیا جائے کہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے اور تیز ہوجائے اس کو نبیذ کہتے ہیں یہ حدِ سُکر تک نہ پہنچے اور نشہ نہ لائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہے اور یہی آیت اور بہت سی احادیث ان کی دلیل ہے۔ ف۱۴۲ پھلوں کی تلاش میں ف۱۴۳ فضلِ الٰہی سے جن کا تجھے الہام کیا گیا ہے حتیٰ کہ تجھے چلنا پھرنا دشوار نہیں اور تو کتنی ہی دور نکل جائے راہ نہیں بہکتی اور اپنے مقام پر واپس آجاتی ہے۔ ف۱۴۴ یعنی شہد ف۱۴۵ سفید اور زَرد اور سُرخ۔ ف۱۴۶ اور نافع ترین دواؤں میں سے ہے اور بکثرت معاجین میں شامل کیا جاتا ہے۔ ف۱۴۷ اللہ تعالٰی کی قدرت وحکمت پر ف۱۴۸ کہ اس نے ایک کمزور ناتوان مکھی کو ایسی زِیرَکی ودانائی (عقل مندی) عطا فرمائی اور ایسی دقیق صنعتیں مرحمت کیں، پاک ہے وہ اور اپنی ذات وصفات میں شریک سے منزّہ، اس سے فکر کرنے والوں کو اس پر بھی تنبیہ ہوجاتی ہے کہ وہ اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک اَدنٰی ضعیف سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے لطیف اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو، طاہر و پاکیزہ ہو، فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادر حکیم ایک مکھی کو اس مادے کے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اجزاء کو جمع کردے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے کہ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو محال (ناممکن) سمجھنے والے کس قدر احمق ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالٰی اپنے بندوں پر اپنی قدرت کے وہ آثار ظاہر فرماتا ہے جو خود ان میں اور ان کے احوال میں نمایاں ہیں۔ ف۱۴۹ عدم سے اور نیستی (جب تمہارا وجود ہی نہ تھا اس) کے بعد ہستی عطا فرمائی، کیسی عجیب قدرت ہے۔ ف۱۵۰ اور تمہیں زندگی کے بعد موت دے گا جب تمہاری اَجَل پوری ہو جو اس نے مقرر فرمائی ہے خواہ بچپن میں یا جوانی میں یا بڑھاپے میں۔

الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ؕ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٧٠﴾ ع وَاللّٰهُ ع ۹ ۵ ۱۵
پھیرا جاتا ہے و۱۵۱ کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے و۱۵۲ بے شک اللہ سب کچھ جانتا سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ نے

فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَآدِّي
تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں بڑائی دی و۱۵۳ تو جنہیں بڑائی دی ہے

رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَآءٌ ؕ أَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ
وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں و۱۵۴ تو کیا اللہ کی نعمت سے

يَجْحَدُونَ ﴿٧١﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ
مکرتے ہیں و۱۵۵ اور اللہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں اور تمہارے لئے

أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ؕ أَفَبِالْبَاطِلِ
تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی و۱۵۶ تو کیا جھوٹی بات و۱۵۷ پر

يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿٧٢﴾ لا وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا
یقین لاتے ہیں اور اللہ کے فضل و۱۵۸ سے منکر ہوتے ہیں اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں و۱۵۹ جو

لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٧٣﴾ ج
انہیں آسمان اور زمین سے کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے نہ کچھ کر سکتے ہیں

فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْأَمْثَالَ ؕ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧٤﴾ ضَرَبَ
تو اللہ کے لئے مانند نہ ٹھہراؤ و۱۶۰ بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اللہ نے ایک

و۱۵۱ جس کا زمانہ عمر انسانی کے مراتب میں ساٹھ سال کے بعد آتا ہے کہ قُویٰ (طاقتیں) اور حواس سب نا کارہ ہو جاتے ہیں اور انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے و۱۵۲ اور نادانی میں بچوں سے زیادہ بدتر ہو جائے۔ ان تغیرات میں قدرتِ الٰہی کے کیسے عجائب مشاہدے میں آتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان بفضلِ الٰہی اس سے محفوظ ہیں، طول عمر و بقاء سے انہیں اللہ کے حضور میں کرامت اور عقل و معرفت کی زیادتی حاصل ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ تَوَجُّہ اِلَی اللہ کا ایسا غلبہ ہو کہ اس عالم سے انقطاع ہو جائے اور بندۂ مقبول دنیا کی طرف التفات سے مُجتَنِب ہو۔ عِکرِمہ کا قول ہے کہ جس نے قرآن پاک پڑھا وہ اس اَرذَل (ناقص) عمر کی حالت کو نہ پہنچے گا کہ علم کے بعد محض بے علم ہو جائے۔ و۱۵۳ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو مالدار کسی کو نادار کسی کو مالک کسی کو مملوک۔ و۱۵۴ اور باندی غلام آقاؤں کے شریک ہو جائیں جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللہ کے بندوں اور اس کے مملوکوں کو اس کا شریک ٹھہرانا کس طرح گوارا کرتے ہو سبحان اللہ! یہ بت پرستی کا کیسا نفیس دل نشین اور خاطر گزین ردّ ہے۔ و۱۵۵ کہ اس کو چھوڑ کر مخلوق کو پوجتے ہیں۔ و۱۵۶ قسم قسم کے غلّوں، پھلوں، میووں، کھانے پینے کی چیزوں سے۔ و۱۵۷ یعنی شرک و بت پرستی و۱۵۸ اللہ کے فضل و نعمت سے سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی ذات گرامی یا اسلام مراد ہے۔ (مدارک) و۱۵۹ یعنی بتوں کو ف۱۶۰ اس کا کسی کو شریک نہ کرو۔

اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا

کہاوت بیان فرمائی ف۱۶۱ ایک بندہ ہے دوسرے کی مِلک آپ کچھ مقدور (طاقت) نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی

حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ یَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ

عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے اور ظاہر ف۱۶۲ کیا وہ برابر ہو جائیں گے ف۱۶۳ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ

اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَیْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ

ان میں اکثر کو خبر نہیں ف۱۶۴ اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی دو مرد ایک گونگا

لَا یَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُّ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ ؕ

جو کچھ کام نہیں کر سکتا ف۱۶۵ اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے جدھر بھیجے کچھ بھلائی نہ لائے ف۱۶۶

هَلْ یَسْتَوِیْ هُوَ ۙ وَمَنْ یَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۷۶﴾ وَ ع ٦ ١٢

کیا برابر ہو جائے گا یہ اور وہ جو انصاف کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھی راہ پر ہے ف۱۶۷ اور

لِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ

اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۱۶۸ اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا مارنا

اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ

بلکہ اس سے بھی قریب ف۱۶۹ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ نے تمہیں تمہاری

بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا کہ کچھ نہ جانتے تھے ف۱۷۰ اور تمہیں کان اور آنکھ اور

ف۱۶۱ یہ کہ ف۱۶۲ جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے، تو وہ عاجز مملوک غلام اور یہ آزاد مالک صاحبِ مال جو بفضلِ الٰہی قدرت واختیار رکھتا ہے۔ ف۱۶۳ ہرگز نہیں تو جب غلام وآزاد برابر نہیں ہو سکتے باوجودیکہ دونوں اللہ کے بندے ہیں تو اللہ خالق، مالک، قادر کے ساتھ بے قدرت واختیار بت کیسے شریک ہو سکتے ہیں اور ان کو اس کے مثل قرار دینا کیسا بڑا ظلم وجہل ہے۔ ف۱۶۴ کہ ایسے براہینِ بیّنہ اور حجتِ واضحہ (روشن اور واضح دلائل) کے ہوتے ہوئے شرک کرنا کتنے بڑے وبال وعذاب کا سبب ہے۔ ف۱۶۵ نہ اپنی کسی سے کہہ سکے نہ دوسرے کی سمجھ سکے۔ ف۱۶۶ اور کسی کام نہ آئے یہ مثال کافر کی ہے۔ ف۱۶۷ یہ مثال مومن کی ہے۔ معنی یہ ہیں کہ کافر ناکارہ گونگے غلام کی طرح ہے وہ کسی طرح مسلمان کی مثل نہیں ہو سکتا جو عدل کا حکم کرتا ہے اور صراطِ مستقیم پر قائم ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ گونگے ناکارہ غلام سے بتوں کو تمثیل دی گئی اور انصاف کا حکم دینا شانِ الٰہی کا بیان ہوا، اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بتوں کو شریک کرنا باطل ہے کیونکہ انصاف قائم کرنے والے بادشاہ کے ساتھ گونگے اور ناکارہ غلام کو کیا نسبت۔ ف۱۶۸ اس میں اللہ تعالیٰ کے کمالِ علم کا بیان ہے کہ وہ جمیع غیوب کا جاننے والا ہے، اس پر کوئی چھپنے والی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس سے مراد علمِ قیامت ہے۔ ف۱۶۹ کیونکہ پلک مارنا بھی زمانہ چاہتا ہے جس میں پلک کی حرکت حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ جس چیز کا ہونا چاہے وہ ''کُن'' فرماتے ہی ہو جاتی ہے۔ ف۱۷۰ اور اپنی پیدائش کی ابتداء اور اولِ فطرت میں علم ومعرفت سے خالی تھے۔

الْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ

دل دیئے ف۱۷۱ کہ تم احسان مانو ف۱۷۲ کیا انھوں نے پرندے نہ دیکھے حکم کے باندھے آسمان کی

السَّمَآءِ ؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾

فضا میں انھیں کوئی نہیں روکتا ف۱۷۳ سوا خدا کے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو ف۱۷۴

وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُیُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ

اور اللہ نے تمہیں گھر دیئے بسنے کو ف۱۷۵ اور تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے کچھ

بُیُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا یَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ یَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَ مِنْ اَصْوَافِهَا

گھر بنائے ف۱۷۶ جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اون

وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ ﴿۸۰﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ

اور ببری (اونٹ کے بال) اور بالوں سے کچھ گرہستی (گھریلو ضروریات) کا سامان ف۱۷۷ اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک اور اللہ نے تمہیں اپنی بنائی ہوئی

مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِیْلَ

چیزوں ف۱۷۸ سے سائے دیئے ف۱۷۹ اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی ف۱۸۰ اور تمہارے لئے کچھ پہناوے بنائے

تَقِیْكُمُ الْحَرَّ وَ سَرَابِیْلَ تَقِیْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ

کہ تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ پہناوے ف۱۸۱ کہ لڑائی میں تمہاری حفاظت کریں ف۱۸۲ یونہی اپنی نعمت تم پر پوری کرتا ہے ف۱۸۳

لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۸۲﴾

کہ تم فرمان مانو ف۱۸۴ پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۸۵ تو اے محبوب تم پر نہیں مگر صاف پہنچا دینا ف۱۸۶

ف۱۷۱ کہ ان سے اپنا پیدائشی جہل دور کرو۔ ف۱۷۲ اور علم و عمل سے فیض یاب ہو کر مُنعِم (نعمت دینے والے) کا شکر بجالاؤ اور اس کی عبادت میں مشغول ہو اور اس کے حقوق نعمت ادا کرو۔ ف۱۷۳ گرنے سے باوجودیکہ جسم ثقیل (بھاری جسم) بِالطَّبع گرنا چاہتا ہے۔ ف۱۷۴ کہ اس نے انہیں ایسا پیدا کیا کہ وہ ہوا میں پرواز کرسکتے ہیں اور اپنے جسم ثقیل کی طبیعت کے خلاف ہوا میں ٹھہرے رہتے ہیں گرتے نہیں اور ہوا کو ایسا پیدا کیا کہ اس میں ان کی پرواز ممکن ہے، ایماندار اس میں غور کر کے قدرتِ الٰہی کا اعتراف کرتے ہیں۔ ف۱۷۵ جن میں تم آرام کرتے ہو۔ ف۱۷۶ مثلِ خیمہ وغیرہ کے ف۱۷۷ بچھانے اوڑھنے کی چیزیں۔ مسئلہ: یہ آیت اللہ کی نعمتوں کے بیان میں ہے مگر اس سے اشارۃً اُون اور پشمینے (اُونی کپڑے) اور بالوں کی طہارت اور ان سے نفع اٹھانے کی حِلّت ثابت ہوتی ہے۔ ف۱۷۸ مکانوں، دیواروں، چھتوں، درختوں اور اَبر (بادلوں) وغیرہ ف۱۷۹ جس میں تم آرام کرتے ہو۔ ف۱۸۰ غار وغیرہ کہ امیر و غریب سب آرام کرسکیں۔ ف۱۸۱ زِرہ و جَوشَن وغیرہ ف۱۸۲ کہ تیر، تلوار، نیزے وغیرہ سے بچاؤ کا سامان ہو۔ ف۱۸۳ دنیا میں تمہارے حوائج و ضروریات کا سامان پیدا فرما کر ف۱۸۴ اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کر کے اسلام لاؤ اور دینِ برحق قبول کرو۔ ف۱۸۵ اور اے سید عالم! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم وہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر جمے رہیں۔ ف۱۸۶ اور جب آپ نے پیامِ الٰہی پہنچا دیا تو آپ کا کام پورا ہو چکا اور نہ ماننے کا وبال ان کی گردن پر رہا۔

يَعۡرِفُوۡنَ نِعۡمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنۡكِرُوۡنَهَا وَاَكۡثَرُهُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۳﴾ ع وَيَوۡمَ

اللّٰہ کی نعمت پہچانتے ہیں ف۱۸۷ پھر اس سے منکر ہوتے ہیں ف۱۸۸ اور ان میں اکثر کافر ہیں ف۱۸۹ اور جس دن ف۱۹۰

نَبۡعَثُ مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا ثُمَّ لَا يُؤۡذَنُ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَلَا هُمۡ

ہم اٹھائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ ف۱۹۱ پھر کافروں کو نہ اجازت ہو ف۱۹۲ نہ وہ

يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا الۡعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمۡ وَ

منائے جائیں ف۱۹۳ اور ظلم کرنے والے ف۱۹۴ جب عذاب دیکھیں گے اسی وقت سے نہ وہ ان پر سے ہلکا ہو

لَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا شُرَكَآءَهُمۡ قَالُوۡا رَبَّنَا

نہ انھیں مہلت ملے اور شرک کرنے والے جب اپنے شریکوں کو دیکھیں گے ف۱۹۵ کہیں گے اے ہمارے رب

هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيۡنَ كُنَّا نَدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِكَ ۚ فَاَلۡقَوۡا اِلَيۡهِمُ

یہ ہیں ہمارے شریک کہ ہم تیرے سوا پوجتے تھے تو وہ ان پر بات پھینکیں

الۡقَوۡلَ اِنَّكُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۸۶﴾ ۚ وَاَلۡقَوۡا اِلَى اللّٰهِ يَوۡمَئِذِ ۨالسَّلَمَ وَضَلَّ

گے کہ تم بے شک جھوٹے ہو ف۱۹۶ اور اس دن ف۱۹۷ اللّٰہ کی طرف عاجزی سے گریں گے ف۱۹۸ اور ان سے

عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ

گم ہو جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۹۹ جنھوں نے کفر کیا اور اللّٰہ کی راہ سے روکا

زِدۡنٰهُمۡ عَذَابًا فَوۡقَ الۡعَذَابِ بِمَا كَانُوۡا يُفۡسِدُوۡنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوۡمَ نَبۡعَثُ فِىۡ

ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا ف۲۰۰ بدلہ ان کے فساد کا اور جس دن ہم

كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَجِئۡنَا بِكَ شَهِيۡدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ

ہر گروہ میں ایک گواہ انھیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے ف۲۰۱

ف۱۸۷ یعنی جو نعمتیں کہ ذکر کی گئیں ان سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللّٰہ کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے۔ سُدّی کا قول ہے کہ اللّٰہ کی نعمت سے سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم مراد ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ وہ حضور کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللّٰہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور باوجود اس کے ف۱۸۸ اور دینِ اسلام قبول نہیں کرتے ف۱۸۹ مُعانِد (حاسدین) کہ حسد و عناد سے کفر پر قائم رہتے ہیں۔ ف۱۹۰ یعنی روزِ قیامت۔ ف۱۹۱ جو ان کی تصدیق و تکذیب اور ایمان و کفر کی گواہی دے اور یہ گواہ انبیاء ہیں علیہم السلام۔ ف۱۹۲ معذرت کی یا کسی کلام کی یا دنیا کی طرف لوٹنے کی ف۱۹۳ یعنی نہ ان سے عتاب و ملامت دور کی جائے۔ ف۱۹۴ یعنی کفار ف۱۹۵ بتوں وغیرہ کو جنہیں پوجتے تھے۔ ف۱۹۶ جو ہمیں معبود بتاتے ہو ہم نے تمہیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی۔ ف۱۹۷ مشرکین ف۱۹۸ اور اس کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے۔ ف۱۹۹ دنیا میں بتوں کو خدا کا شریک بتا کر ف۲۰۰ ان کے کفر کا عذاب اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکنے اور گمراہ کرنے کا عذاب ف۲۰۱ یہ گواہ انبیاء ہوں گے جو اپنی اپنی امتوں پر گواہی دیں گے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى

اور اے محبوب تمہیں ان سب پر ف۲۰۲ شاہد بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے ف۲۰۳ اور ہدایت اور رحمت اور بشارت

لِلْمُسْلِمِيْنَ ع ﴿٨٩﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى ع ١٢ ١٨

مسلمانوں کو بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی ف۲۰۴ اور رشتہ داروں کے دینے کا ف۲۰۵

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾

اور منع فرماتا ہے بے حیائی ف۲۰۶ اور بری بات ف۲۰۷ اور سرکشی سے ف۲۰۸ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا

اور اللہ کا عہد پورا کرو ف۲۰۹ جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو

ف۲۰۲ امتوں اور ان کے شاہدوں پر جو انبیاء ہوں گے جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا: "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔" (ابوالسعود وغیرہ) ف۲۰۳ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: "مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ" اور ترمذی کی حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے پیش آنے والے فتنوں کی خبر دی صحابہ نے ان سے خلاص (چھٹکارے) کا طریقہ دریافت کیا۔ فرمایا: کتابُ اللہ میں تم سے پہلے واقعات کی بھی خبر ہے تم سے بعد کے واقعات کی بھی اور تمہارے مابین کا علم بھی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو علم چاہے وہ قرآن کو لازم کرلے، اس میں اوّلین وآخرین کی خبریں ہیں۔ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں اور حدیث قرآن کی اور یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے جو کوئی حکم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپ کو قرآن پاک سے مفہوم ہوا۔ ابوبکر بن مجاہد سے منقول ہے: انہوں نے ایک روز فرمایا کہ عالَم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہو اس پر کسی نے ان سے کہا: سراؤں (مسافر خانے) کا ذکر کہاں ہے؟ فرمایا: اس آیت میں "لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ...اِلَخ"۔ (اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں۔) ابن ابوالفضل مُرسی نے کہا کہ اوّلین وآخرین کے تمام علوم قرآن پاک میں ہیں غرض یہ کتاب جامع ہے جمیع علوم کی جس کسی کو اس کا جتنا علم ملا ہے اتنا ہی جانتا ہے۔

ف۲۰۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انصاف تو یہ ہے کہ آدمی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی دے اور نیکی اور فرائض کا ادا کرنا اور آپ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ انصاف شرک کا ترک کرنا اور نیکی اللہ کی اس طرح عبادت کرنا گویا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اور دوسروں کے لیے وہی پسند کرنا جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، اگر وہ مومن ہو تو اس کے برکات ایمان کی ترقی تمہیں پسند ہو اور اگر کافر ہو تو تمہیں یہ پسند آئے کہ وہ تمہارا اسلامی بھائی ہوجائے۔ انہیں سے ایک اور روایت ہے: اس میں ہے کہ انصاف توحید ہے اور نیکی اخلاص اور ان تمام روایتوں کا طرز بیان اگرچہ جدا جدا ہے لیکن مآل ومدعا ایک ہی ہے۔ ف۲۰۵ اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور نیک سلوک کرنے کا ف۲۰۶ یعنی ہر شرمناک مذموم قول وفعل ف۲۰۷ یعنی شرک وکفر ومعاصی تمام ممنوعاتِ شرعِیَّہ ف۲۰۸ یعنی ظلم وتکبر سے۔ ابن عُیَیْنَہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ عدل ظاہر وباطن دونوں میں برابر حق وطاعت بجالانے کو کہتے ہیں اور احسان یہ ہے کہ باطن کا حال ظاہر سے بہتر ہو اور "فَحْشَاء وَمُنْكَر وَبَغْيِ" یہ ہے کہ ظاہر اچھا ہو اور باطن ایسا نہ ہو۔ بعض مفسرین نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کا حکم دیا اور تین سے منع فرمایا: عدل کا حکم دیا اور وہ انصاف ومساوات ہے اقوال وافعال میں اس کے مقابل فَحْشَاء یعنی بے حیائی ہے وہ قبیح اقوال وافعال ہیں اور احسان کا حکم فرمایا، وہ یہ ہے کہ جس نے ظلم کیا اس کو معاف کرو اور جس نے برائی کی اس کے ساتھ بھلائی کرو اس کے مقابل مُنْكَر ہے یعنی محسن کے احسان کا انکار کرنا اور تیسرا حکم اس آیت میں رشتہ داروں کو دینے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور شفقت ومحبت کا فرمایا، اس کے مقابل بَغْيِ ہے اور وہ اپنے آپ کو اونچا کھینچنا اور اپنے علاقہ داروں کے حقوق تلف کرنا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت تمام خیر وشر کے بیان کو جامع ہے۔ یہی آیت حضرت عثمان بن مظعون کے اسلام کا سبب ہوئی جو فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول سے ایمان میرے دل میں جگہ پکڑ گیا۔ اس آیت کا اثر اتنا زبردست ہوا کہ ولید بن مغیرہ اور ابوجہل جیسے سخت دل کفار کی زبانوں پر بھی اس کی تعریف آہی گئی اس لیے یہ آیت ہر خطبہ کے آخر میں پڑھی جاتی ہے۔ ف۲۰۹ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے اسلام پر بیعت کی تھی انہیں اپنے عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ حکم انسان کے ہر عہد نیک اور وعدہ کو شامل ہے۔

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَلَا

اور تم اللہ کو ف۲۱۰ اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو بے شک اللہ تمہارے کام جانتا ہے اور ف۲۱۱

تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ

اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا ف۲۱۲ اپنی قسمیں آپس میں

دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ

ایک بے اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ نہ ہو ف۲۱۳ اللہ تو اس سے تمہیں آزماتا

بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَآءَ

ہے ف۲۱۴ اور ضرور تم پر صاف ظاہر کردے گا قیامت کے دن ف۲۱۵ جس بات میں جھگڑتے تھے ف۲۱۶ اور اللہ چاہتا

اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِیْ مَنْ

تو تم کو ایک ہی امت کرتا ف۲۱۷ لیکن اللہ گمراہ کرتا ہے ف۲۱۸ جسے چاہے اور راہ دیتا ہے ف۲۱۹ جسے

يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اَيْمَانَكُمْ

چاہے اور ضرور تم سے ف۲۲۰ تمہارے کام پوچھے جائیں گے ف۲۲۱ اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل

دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ

بہانہ نہ بنالو کہ کہیں کوئی پاؤں ف۲۲۲ جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو ف۲۲۳ بدلہ اس کا

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا

کہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو ف۲۲۴ اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام

قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ

مول نہ لو ف۲۲۵ بے شک وہ ف۲۲۶ جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو جو تمہارے پاس ہے ف۲۲۷

ف۲۱۰ اس کے نام کی قسم کھا کر ف۲۱۱ تم عہد اور قسمیں توڑ کر ف۲۱۲ مکہ مکرمہ میں رَیطہ بنتِ عَمرو ایک عورت تھی جس کی طبیعت میں بہت وہم تھا اور عقل میں فتور، وہ دوپہر تک محنت کر کے سُوت کاتا کرتی اور اپنی باندیوں سے بھی کتواتی اور دوپہر کے وقت اس کاتے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی اور باندیوں سے بھی تڑواتی یہی اس کا معمول تھا۔ معنی یہ ہیں کہ اپنے عہد کو توڑ کر اس عورت کی طرح بیوقوف نہ بنو۔ ف۲۱۳ مجاہد کا قول ہے کہ لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ ایک قوم سے حلف کرتے اور جب دوسری قوم اس سے زیادہ تعداد یا مال یا قوّت میں پاتے تو پہلوں سے جو حلف کئے تھے توڑ دیتے اور اب دوسرے سے حلف کرتے اللہ تعالیٰ نے اس کو منع فرمایا اور عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا۔ ف۲۱۴ کہ مطیع اور عاصی ظاہر ہو جائے ف۲۱۵ اعمال کی جزا دے کر ف۲۱۶ دنیا کے اندر ف۲۱۷ کہ تم سب ایک دین پر ہوتے ف۲۱۸ اپنے عدل سے ف۲۱۹ اپنے فضل سے ف۲۲۰ روزِ قیامت ف۲۲۱ جو تم نے دنیا میں کئے ف۲۲۲ راہِ حق و طریقۂ اسلام سے ف۲۲۳ یعنی عذاب ف۲۲۴ آخرت میں ف۲۲۵ اس طرح کہ دنیائے ناپائیدار کے قلیل نفع پر اس کو توڑ دو۔ ف۲۲۶ جزاء و ثواب ف۲۲۷ سامانِ دنیا یہ سب فنا ہو جائے گا اور ختم۔

يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ

ہو چکے گا اور جو اللہ کے پاس ہے و۲۲۸ ہمیشہ رہنے والا ہے اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو ان کا وہ صلہ دیں گے

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

جو ان کے سب سے اچھے کام کے قابل ہو و۲۲۹ جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان و۲۳۰

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا

تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے و۲۳۱ اور ضرور انھیں ان کا نیگ (اجر) دیں گے جو ان کے سب سے بہتر کام کے

يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

لائق ہو تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان

الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

مردود سے و۲۳۲ بے شک اس کا کوئی قابو ان پر نہیں جو ایمان لائے اور اپنے رب ہی پر

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ

بھروسہ رکھتے ہیں و۲۳۳ اس کا قابو تو انھیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور اسے

مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع وَاِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْۤا ع ١٣ ١١ ١٩

شریک ٹھہراتے ہیں اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلیں و۲۳۴ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اتارتا ہے و۲۳۵ کافر کہیں

اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ

تم تو دل سے بنا لاتے ہو و۲۳۶ بلکہ ان میں اکثر کو علم نہیں و۲۳۷ تم فرماؤ اسے پاکیزگی

و۲۲۸ اس کا خزانۂ رحمت وثوابِ آخرت و۲۲۹ یعنی ان کی ادنیٰ سی ادنیٰ نیکی پر بھی وہ اجر وثواب دیا جائے گا جو وہ اپنی اعلیٰ نیکی پر پاتے۔ (ابو السعود) و۲۳۰ یہ ضرور شرط ہے کیونکہ کفار کے اعمال بیکار ہیں، عمل صالح کے موجبِ ثواب ہونے کے لیے ایمان شرط ہے۔ و۲۳۱ دنیا میں رزقِ حلال اور قناعت عطا فرما کر اور آخرت میں جنت کی نعمتیں دے کر۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اچھی زندگی سے لذّتِ عبادت مراد ہے۔ حکمت: مومن اگرچہ فقیر بھی ہو اس کی زندگانی دولتمند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ کی طرف سے ہے جو اس نے مُقدّر کیا اس پر راضی ہوتا ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے اور کافر جو اللہ پر نظر نہیں رکھتا وہ حریص رہتا ہے اور ہمیشہ رنج وتعب (دُکھ) اور تحصیل مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے۔ و۲۳۲ یعنی قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھو، یہ مستحب ہے۔ اَعُوْذُ... اِلَخ کے مسائل سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں مذکور ہو چکے۔ و۲۳۳ وہ شیطانی وسوسے قبول نہیں کرتے۔ و۲۳۴ اور اپنی حکمت سے ایک حکم کو منسوخ کر کے دوسرا حکم دیں۔ شانِ نزول: مشرکینِ مکہ اپنی جہالت سے نَسخ پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس کو تمسخر بناتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد (مصطفےٰ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) ایک روز ایک حکم دیتے ہیں دوسرے روز اور دوسرا ہی حکم دیتے ہیں وہ اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ و۲۳۵ کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لیے اس میں کیا مصلحت ہے۔ و۲۳۶ اللہ تعالٰی نے اس پر کفار کی تجہیل فرمائی اور ارشاد کیا و۲۳۷ اور وہ نَسخ وتبدیل کی حکمت وفوائد سے خبردار نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ قرآن کریم کی طرف

الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى

کی روح ف۲۳۸ نے اتارا تمہارے رب کی طرف سے ٹھیک ٹھیک کہ اس سے ایمان والوں کو ثابت قدم کرے اور ہدایت اور بشارت

لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ

مسلمانوں کو اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں یہ تو کوئی آدمی سکھاتا ہے جس کی

الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ

طرف ڈھالتے (اشارہ کرتے) ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ روشن عربی زبان ف۲۳۹ بے شک

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

وہ جو اللّٰہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ف۲۴۰ اللّٰہ انہیں راہ نہیں دیتا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۲۴۱

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللّٰہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے ف۲۴۲ اور وہی

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ

جھوٹے ہیں جو ایمان لا کر اللّٰہ کا منکر ہو ف۲۴۳ سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل

مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ

ایمان پر جما ہوا ہو ف۲۴۴ ہاں وہ جو دل کھول کر ف۲۴۵ کافر ہو ان پر اللّٰہ کا

افتراء کی نسبت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ جس کلام کے مثل بنانا قدرتِ بشری سے باہر ہے وہ کسی انسان کا بنایا ہوا کیسے ہوسکتا ہے! لہٰذا سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو خطاب ہوا۔ ف۲۳۸ یعنی حضرت جبریل علیہ السلام ف۲۳۹ قرآنِ کریم کی حلاوت اور اس کے علوم کی نورانیت جب قلوب کی تَسخِیر (دلوں کو اپنی طرف مائل) کرنے لگی اور کفار نے دیکھا کہ دنیا اس کی گرویدہ ہوتی چلی جاتی ہے اور کوئی تدبیر اسلام کی مخالفت میں کامیاب نہیں ہوتی تو انہوں نے طرح طرح کے افتراء اٹھانے (بہتان لگانے) شروع کئے کبھی اس کو سحر بتایا کبھی پہلوں کے قصے اور کہانیاں کہا کبھی یہ کہا کہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے یہ خود بنالیا ہے اور ہر طرح کوشش کی کہ کسی طرح لوگ اس کتابِ مُقدّس کی طرف سے بدگمان ہوں انہیں مکاریوں میں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ انہوں نے ایک عجمی غلام کی نسبت یہ کہا کہ وہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو سکھاتا ہے۔ اس کے رَدّ میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کرسکتا ہے جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے ایسا کلام بنانا اس کے تو کیا امکان میں ہوتا تمہارے فصحاء و بلغاء جن کی زبان دانی پر اہلِ عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا انہیں محال اور ان کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجمی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور بے شرمی کا فعل ہے، خدا کی شان جس غلام کی طرف کفار یہ نسبت کرتے تھے اس کو بھی اس کلام کے اعجاز نے تسخیر کیا اور وہ بھی سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کا حلقہ بگوش طاعت ہوا اور صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لایا۔ ف۲۴۰ اور اس کی تصدیق نہیں کرتے۔ ف۲۴۱ بسببِ انکار قرآن وتکذیب رسول علیہ السلام کے۔ ف۲۴۲ یعنی جھوٹ بولنا اور افتراء کرنا بے ایمانوں ہی کا کام ہے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں بدترین گناہ ہے۔ ف۲۴۳ اس پر اللّٰہ کا غضب، ف۲۴۴ وہ مغضوب نہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت عمّار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی انہیں اور ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سُمَیّہ اور صُہَیب اور بلال اور خبّاب اور سالم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم کو پکڑ کر کفار نے سخت سخت ایذائیں دیں تا کہ وہ اسلام سے پھر جائیں لیکن یہ حضرات نہ پھرے تو کفار نے حضرت عمار کے والدین کو بہت بے رحمیوں سے قتل کیا اور عمّار

مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے یہ اس لئے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے

عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

پیاری جانی ف۲۴۶ اور اس لئے کہ اللہ (ایسے) کافروں کو راہ نہیں دیتا یہ ہیں وہ جن کے

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾

دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے ف۲۴۷ اور وہی غفلت میں پڑے ہیں ف۲۴۸

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ

آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں ف۲۴۹ پھر بےشک تمہارا رب ان کے لئے جنھوں نے

هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا

اپنے گھر چھوڑے ف۲۵۰ بعد اس کے کہ ستائے گئے ف۲۵۱ پھر انھوں نے ف۲۵۲ جہاد کیا اور صابر رہے بےشک تمہارا رب اس ف۲۵۳ کے بعد

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾ ع يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ ع ۱۴ ۲۰

ضرور بخشنے والا ہے مہربان جس دن ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑتی آئے گی ف۲۵۴ اور ہر جان کو

نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً

اس کا کیا پورا بھر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۲۵۵ اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی ف۲۵۶ ایک بستی ف۲۵۷

ضعیف تھے بھاگ نہیں سکتے تھے انہوں نے مجبور ہو کر جب دیکھا کہ جان پر بن گئی تو بادلِ نخواستہ کلمۂ کفر کا تَلَفُّظ کر دیا۔ رسولِ کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو خبر دی گئی کہ عمّار کافر ہو گئے۔ فرمایا: ہرگز نہیں! عمّار سر سے پاؤں تک ایمان سے پُر ہیں اور اس کے گوشت اور خون میں ذوقِ ایمانی سرایت کر گیا ہے پھر حضرت عمّار روتے ہوئے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے حضور نے فرمایا: کیا ہوا؟ عمّار نے عرض کیا: اے خدا کے رسول! بہت ہی بُرا ہوا اور بہت ہی بُرے کلمے میری زبان پر جاری ہوئے۔ ارشاد فرمایا: اس وقت تیرے دل کا کیا حال تھا؟ عرض کیا دل ایمان پر خوب جما ہوا تھا۔ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے شفقت و رحمت فرمائی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو یہی کرنا چاہئے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن) مسئلہ: آیت سے معلوم ہوا کہ حالاتِ اِکراہ (کفر پر مجبور کئے جانے کی حالت) میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمۂ کفر کا اِجرا (زبان پر جاری کرنا) جائز ہے جبکہ آدمی کو اپنے جان یا کسی عضو کے تَلَف (ضائع) ہونے کا خوف ہو۔ مسئلہ: اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کر ڈالا جائے تو وہ ماجور (ثواب پائے گا) اور شہید ہوگا جیسا کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے صبر کیا اور وہ سولی پر چڑھا کر شہید کر ڈالے گئے۔ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے انہیں سید الشہداء فرمایا۔ مسئلہ: جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اس کا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو وہ کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر ہو جائے گا۔ مسئلہ: اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے تمسخر یا جہل سے کلمۂ کفر زبان پر جاری کرے کافر ہو جائے گا۔ (تفسیر احمدی) ف۲۴۵ رضا مندی اور اعتقاد کے ساتھ۔ ف۲۴۶ اور یہ دنیا اِرتداد (مرتد ہونے) پر اقدام کرنے کا سبب ہے۔ ف۲۴۷ نہ وہ تدبُّر (انجام پر غور) کرتے ہیں نہ مواعظ و نصائح پر کان رکھتے ہیں نہ طریقِ رُشد و صواب کو دیکھتے ہیں۔ ف۲۴۸ کہ اپنی عاقبت و انجامِ کار کو نہیں سوچتے۔ ف۲۴۹ کہ ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔ ف۲۵۰ اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی۔ ف۲۵۱ کفار نے ان پر سختیاں کیں اور انہیں کفر پر مجبور کیا۔ ف۲۵۲ ہجرت کے بعد ف۲۵۳ ہجرت و جہاد و صبر ف۲۵۴ وہ روزِ قیامت ہے جب ہر ایک نفسی نفسی کہتا ہوگا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔ ف۲۵۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ روزِ قیامت لوگوں میں خُصُومت (دشمنی)

كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىٕنَّةً یَّاْتِیْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ

کہ امان و اطمینان سے تھی ف۲۵۸ ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی ف۲۵۹

بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

تو اللہ نے اسے یہ سزا چکھائی کہ اسے بھوک اور ڈر کا پہناوا پہنایا ف۲۶۰ بدلہ ان کے کئے کا

وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ هُمْ

اور بے شک ان کے پاس انھیں میں سے ایک رسول تشریف لایا ف۲۶۱ تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو انھیں عذاب نے پکڑا ف۲۶۲ اور وہ

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا۪ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

بے انصاف تھے تو اللہ کی دی ہوئی روزی ف۲۶۳ حلال پاکیزہ کھاؤ ف۲۶۴ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو

اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ

اگر تم اسے پوجتے ہو تم پر تو یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سؤر کا

الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ

گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا ف۲۶۵ پھر جو لاچار ہو ف۲۶۶ نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا ف۲۶۷ تو بے شک

یہاں تک بڑھے گی کہ روح وجسم میں جھگڑا ہوگا۔ روح کہے گی: یارب! نہ میرے ہاتھ تھا کہ میں کسی کو پکڑتی نہ پاؤں تھا کہ چلتی نہ آنکھ تھی کہ دیکھتی۔ جسم کہے گا: یارب! میں تو لکڑی کی طرح تھا نہ میرا ہاتھ پکڑ سکتا تھا نہ پاؤں چل سکتا تھا نہ آنکھ دیکھ سکتی تھی، جب یہ روح نوری شعاع کی طرح آئی تو اس سے میری زبان بولنے لگی، آنکھ بینا ہوگئی، پاؤں چلنے لگے، جو کچھ کیا اس نے کیا۔ اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرمائے گا کہ ایک اندھا اور ایک لولا دونوں ایک باغ میں گئے، اندھے کو تو پھل نظر نہیں آتے تھے اور لولے کا ہاتھ ان تک نہیں پہنچتا تھا تو اندھے نے لولے کو اپنے اوپر سوار کر لیا اس طرح انہوں نے پھل توڑے تو سزا کے وہ دونوں مستحق ہوئے اس لیے روح اور جسم دونوں ملزم ہیں۔ ف۲۵۶ ایسے لوگوں کے لیے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور وہ اس نعمت پر مغرور ہو کر ناشکری کرنے لگے کافر ہو گئے۔ یہ سبب اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا ہوا، ان کی مثال ایسی سمجھو جیسے کہ ف۲۵۷ مثل مکہ کے ف۲۵۸ نہ اس پر غنیم چڑھتا (دشمن حملہ کرتا) نہ وہاں کے لوگ قتل و قید کی مصیبت میں گرفتار کئے جاتے۔ ف۲۵۹ اور اس نے اللہ کے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تکذیب کی۔ ف۲۶۰ کہ سات برس نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی بد دعا سے قحط اور خشک سالی کی مصیبت میں گرفتار رہے یہاں تک کہ مُردار کھاتے تھے پھر امن و اطمینان کے بجائے خوف و ہراس ان پر مسلط ہوا اور ہر وقت مسلمانوں کے حملے اور لشکر کشی کا اندیشہ رہنے لگا۔ ف۲۶۱ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ف۲۶۲ بھوک اور خوف کے ف۲۶۳ جو اس نے سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دستِ مبارک سے عطا فرمائی۔ ف۲۶۴ بجائے ان حرام اور خبیث اموال کے جو کھایا کرتے تھے لوٹ، غصب اور خبیث مَکاسِب (پیشے) سے حاصل کئے ہوئے۔ جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مخاطب مسلمان ہیں اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مخاطب مشرکینِ مکہ ہیں۔ کلبی نے کہا کہ جب اہلِ مکہ قحط کے سبب بھوک سے پریشان ہوئے اور تکلیف کی برداشت نہ رہی تو ان کے سرداروں نے سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ آپ سے دشمنی تو مرد کرتے ہیں عورتوں اور بچوں کو جو تکلیف پہنچ رہی ہے اس کا خیال فرمایئے۔ اس پر رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اجازت دی کہ ان کے لیے طعام لے جایا جائے اس آیت میں اس کا بیان ہوا۔ ان دونوں قولوں میں اول صحیح تر ہے۔ (خازن) ف۲۶۵ یعنی اس کو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ ف۲۶۶ اور ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھانے پر مجبور ہو۔ ف۲۶۷ یعنی قدرِ ضرورت پر صبر کر کے۔

اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١١٥﴾ وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَا تَصِفُ اَلۡسِنَتُكُمُ الۡكَذِبَ هٰذَا

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ

حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ

حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو ف٢٦٨ بے شک جو

يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَ ﴿١١٦﴾ ؕ مَتَاعٌ قَلِيۡلٌ ۖ وَّلَهُمۡ

اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہو گا تھوڑا برتنا ہے ف٢٦٩ اور ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا مَا قَصَصۡنَا عَلَيۡكَ مِنۡ

درد ناک عذاب ف٢٧٠ اور خاص یہودیوں پر ہم نے حرام فرمائیں وہ چیزیں جو پہلے تمہیں

قَبۡلُ ۚ وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿١١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ

سنائیں ف٢٧١ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ف٢٧٢ پھر بے شک تمہارا رب

لِلَّذِيۡنَ عَمِلُوا السُّوۡٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡۤا

ان کے لئے جو نادانی سے ف٢٧٣ برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں اور سنور جائیں

اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١١٩﴾ ع اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا ع ١٥ ٩ ٢١

بے شک تمہارا رب اس کے بعد ف٢٧٤ ضرور بخشنے والا مہربان ہے بے شک ابراہیم ایک امام تھا ف٢٧٥ اللہ کا فرمانبردار

لِّلّٰهِ حَنِيۡفًا ؕ وَلَمۡ يَكُ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿١٢٠﴾ ۙ شَاكِرًا لِّاَنۡعُمِهٖ ؕ اِجۡتَبٰهُ

اور سب سے جدا ف٢٧٦ اور مشرک نہ تھا ف٢٧٧ اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا اللہ نے اسے چن لیا ف٢٧٨

وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿١٢١﴾ وَاٰتَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ

اور اسے سیدھی راہ دکھائی اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی ف٢٧٩ اور بے شک وہ

ف٢٦٨ زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال بعض چیزوں کو حرام کرلیا کرتے تھے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دیا کرتے تھے اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اس کو اللہ پر افتراء فرمایا گیا۔ آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتا دیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی، فاتحہ، گیارہویں، عرس وغیرہ ایصال ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہئے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنا ہے۔ ف٢٦٩ اور دنیا کی چندروزہ آسائش ہے جو باقی رہنے والی نہیں۔ ف٢٧٠ ہے آخرت میں ف٢٧١ سورۂ انعام میں آیت "وَعَلَى الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا كُلَّ ذِىۡ ظُفُرٍ الآية"۔ میں ف٢٧٢ بغاوت و معصیت کا ارتکاب کر کے جس کی سزا میں وہ چیزیں ان پر حرام ہوئیں جیسا کہ آیت "فَبِظُلۡمٍ مِّنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتۡ لَهُمۡ" میں ارشاد فرمایا گیا۔ ف٢٧٣ بغیر انجام سوچے۔ ف٢٧٤ یعنی توبہ کے ف٢٧٥ نیک خصائل اور پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ صفات کا جامع ف٢٧٦ دین اسلام پر قائم ف٢٧٧ اس میں کفار قریش کی تکذیب ہے جو اپنے آپ کو دین ابراہیمی پر خیال کرتے تھے۔ ف٢٧٨ اپنی نبوت و خلّت کے لیے ف٢٧٩ رسالت و

فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٢٢﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ

آخرت میں شایان قرب ہے پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى

کرو جو ہر باطل سے الگ تھا اور مشرک نہ تھا ف۲۸۰ ہفتہ تو انھیں پر رکھا گیا تھا

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

جو اس میں مختلف ہو گئے ف۲۸۱ اور بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ

اختلاف کرتے تھے ف۲۸۲ اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ ف۲۸۳ پکی تدبیر اور اچھی

الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

نصیحت سے ف۲۸۴ اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو ف۲۸۵ بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی

عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٢٥﴾ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ

راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو

مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاصْبِرْ

جیسی تکلیف تمہیں پہنچائی تھی ف۲۸۶ اور اگر تم صبر کرو ف۲۸۷ تو بے شک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا اور اے محبوب تم صبر کرو

اموال واولاد وثناء حسن وقبول عام کہ تمام ادیان والے مسلمان اور یہود اور نصاریٰ اور عرب کے مشرکین سب ان کی عظمت کرتے اور ان سے محبت رکھتے ہیں۔ ف۲۸۰ اتباع سے مراد یہاں عقائد واصولِ دین میں موافقت کرنا ہے۔ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو اس اتباع کا حکم کیا گیا، اس میں آپ کی عظمت ومنزلت اور رفعتِ دَرَجَت (بلند درجات) کا اظہار ہے کہ آپ کا دینِ ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے ان کے تمام فضائل وکمالات میں سب سے اعلیٰ فضل وشرف ہے کیونکہ آپ اکرمُ الاولین والآخرین ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا اور تمام انبیاء اور کل خلق سے آپ کا مرتبہ افضل واعلیٰ ہے: تو اصلی وباقی طفیل تواند: تو شاہی ومجموع خیل تواند (سب سے پہلے آپ ہیں اور باقی سب آپ کے طفیل، آپ بادشاہ ہیں باقی سب آپ کی رعایا ہے) ف۲۸۱ یعنی شنبہ کی تعظیم اور اس روز شکار ترک کرنا اور وقت کو عبادت کے لیے فارغ کرنا یہود پر فرض کیا گیا تھا اور اس کا واقعہ اس طرح ہوا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے انہیں روزِ جمعہ کی تعظیم کا حکم فرمایا تھا اور ارشاد کیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے خاص کرو اس دن میں کچھ کام نہ کرو اس میں انہوں نے اختلاف کیا اور کہا وہ دن جمعہ نہیں بلکہ سنیچر ہونا چاہئے بجز ایک چھوٹی سی جماعت کے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم کی تعمیل میں جمعہ پر ہی راضی ہوگئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کو سنیچر کی اجازت دے دی اور شکار حرام فرما کر اِبتلا (امتحان) میں ڈال دیا تو جو لوگ جمعہ پر راضی ہو گئے تھے وہ تو مطیع رہے اور انہوں نے اس حکم کی فرمانبرداری کی۔ باقی لوگ صبر نہ کر سکے انہوں نے شکار کئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسخ کئے گئے۔ یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ سورۂ اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔ ف۲۸۲ اس طرح کہ مطیع کو ثواب دے گا اور عاصی کو عِقاب (عذاب) فرمائے گا۔ اس کے بعد سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو خطاب فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۸۳ یعنی خَلق کو دینِ اسلام کی دعوت دو۔ ف۲۸۴ پکی تدبیر سے وہ دلیل محکم مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل کر دے اور اچھی نصیحت سے ترغیبات وترہیبات مراد ہیں۔ ف۲۸۵ بہتر طریق سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دعوتِ حق اور اظہارِ حقانیتِ دین کے لیے مناظرہ جائز ہے۔

وَ مَا صَبۡرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا تَكُ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا

اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ و۲۸۸ اور ان کے فریبوں سے دل

يَمۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾ ع ۱۶ ۹ ۲۲

تنگ نہ ہو و۲۸۹ بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔

و۲۸۶ یعنی سزا بقدرِ جنایت (جُرم کے برابر) ہو اس سے زائد نہ ہو۔ شانِ نزول: جنگ احد میں کفار نے مسلمانوں کے شہداء کے چہروں کو زخمی کر کے ان کی شکلوں کو تبدیل کیا تھا اور ان کے پیٹ چاک کئے تھے ان کے اعضاء کاٹے تھے ان شہداء میں حضرت حمزہ بھی تھے۔ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے جب انہیں دیکھا تو حضور کو بہت صدمہ ہوا اور حضور نے قسم کھائی کہ ایک حضرت حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بدلہ ستر کافروں سے لیا جائے گا اور ستر کا یہی حال کیا جائے گا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور نے وہ ارادہ ترک فرمایا اور اپنی قسم کا کفارہ دیا۔ مسئلہ: مُثلَہ یعنی ناک، کان وغیرہ کاٹ کر کسی کی ہیئت کو تبدیل کرنا شرع میں حرام ہے۔ (مدارک)

و۲۸۷ اور انتقام نہ لو۔ و۲۸۸ اگر وہ ایمان نہ لائیں و۲۸۹ کیونکہ ہم تمہارے معین و ناصر ہیں۔

آیاتها ١١١ | ١٧ سُوْرَةُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مَكِّیَّةٌ ٥٠ | رکوعاتها ١٢

سورۂ بنی اسرائیل مکیہ ہے، اس میں ١١١ آیتیں اور ١٢ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف١

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ

پاکی ہے اسے ف٢ جو راتوں رات اپنے بندے ف٣ کو لے گیا ف٤ مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد

الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ

اقصا (بیت المقدس) تک ف٥ جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی ف٦ کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا

ف١ سورۂ بنی اسرائیل اس کا نام سورۂ اسراء اور سورۂ سبحان بھی ہے، یہ سورت مکیہ ہے مگر آٹھ آیتیں "وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ" سے "نَصِیْرًا" تک، یہ قول قتادہ کا ہے۔ بیضاوی نے جزم کیا ہے کہ یہ سورت تمام کی تمام مکیہ ہے۔ اس سورت میں بارہ رکوع اور ایک سو دس آیتیں بصری ہیں اور کوفی ایک سو گیارہ اور پانچ سو تینتیس کلمے اور تین ہزار چار سو ساٹھ حرف ہیں۔ ف٢ منزہ (پاک) ہے اس کی ذات ہر عیب و نقص سے۔ ف٣ محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ف٤ شبِ معراج ف٥ جس کا فاصلہ چالیس منزل یعنی سوا مہینہ سے زیادہ کی راہ ہے۔ شانِ نزول: جب سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شبِ معراج درجاتِ عالیہ و مراتبِ رفیعہ (بلند ترین مرتبوں) پر فائز ہوئے تو رب عزوجل نے خطاب فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) یہ فضیلت و شرف میں نے تمہیں کیوں عطا فرمایا؟ حضور نے عرض کیا: اس لیے کہ تو نے مجھے عبدیّت کے ساتھ اپنی طرف منسوب فرمایا، اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ (خازن) ف٦ دینی بھی دُنیوی بھی کہ وہ سرزمینِ پاک، وحی کی جائے نزول اور انبیاء کی عبادت گاہ اور ان کا جائے قیام و قبلۂ عبادت ہے اور کثرتِ اَنہار و اَشجار (دریاؤں اور درختوں کی کثرت) سے وہ زمین سرسبز و شاداب اور میووں اور پھلوں کی کثرت سے بہترین عیش و راحت کا مقام ہے۔ معراج شریف نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور کا وہ کمالِ قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوقِ الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں، نبوت کے بارہویں سال سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم معراج سے نوازے گئے، مہینہ میں اختلاف ہے مگر اشہر (زیادہ مشہور) یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے حضور پرنور کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا نصِ قرآنی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور مَنازلِ قرب میں پہنچنا احادیثِ صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حدِّ تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر گمراہ ہے۔ معراج شریف بحالتِ بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی، یہی جمہور اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحابِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی کثیر جماعتیں اور حضور کے اَجلّہ اَصحاب (جلیل القدر صحابہ کرام) اسی کے مُعتَقِد ہیں، نصوصِ آیات و احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے۔ تیرہ دماغانِ فلسفہ (بیوقوف فلسفیوں) کے اوہامِ فاسدہ (فاسد خیالات و گمان) محض باطل ہیں قدرتِ الٰہی کے معتقد (پختہ یقین رکھنے والے) کے سامنے وہ تمام شبہات محض بے حقیقت ہیں۔ حضرت جبریل کا براق لے کر حاضر ہونا، سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو غایت (انتہائی) اکرام و احترام کے ساتھ سوار کر کے لے جانا، بیت المقدس میں سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا انبیاء کی امامت فرمانا، پھر وہاں سے سیرِ سمٰوٰت (آسمانوں کی سیر) کی طرف متوجہ ہونا، جبریل امین کا ہر ہر آسمان کے دروازہ کھلوانا، ہر ہر آسمان پر وہاں کے صاحبِ مقام انبیاء علیہم السلام کا شرفِ زیارت سے مشرف ہونا اور حضور کی تکریم کرنا، احترام بجا لانا، تشریف آوری کی مبارکبادیں دینا، حضور کا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرمانا، وہاں کے عجائب دیکھنا اور تمام مقربین کی نہایتِ منازل (منازل کی انتہا) "سدرۃ المنتہٰی" کو پہنچنا جہاں سے آگے بڑھنے کی کسی مَلَکِ مقرب کو بھی مجال نہیں ہے، جبریل امین کا وہاں معذرت کر کے رہ جانا، پھر مقامِ قربِ خاص میں حضور کا ترقیاں فرمانا اور اس قربِ اعلیٰ میں پہنچنا کہ جس کے تصور تک خَلق کے اوہام و افکار (فکر و خیال) بھی پرواز سے عاجز ہیں وہاں موردِ رحمت و کرم ہونا اور انعاماتِ الٰہیہ اور خصائصِ نِعَم (خصوصی نعمتوں) سے سرفراز فرمایا جانا اور ملکوت سمٰوٰت و ارض اور ان سے افضل و برتر علوم پانا اور امت کے لیے نمازیں فرض ہونا، حضور کا شفاعت فرمانا، جنت و دوزخ کی سیریں اور پھر اپنی جگہ واپس تشریف لانا اور اس واقعہ کی خبریں دینا، کفار کا اس پر شورشیں مچانا اور بیت المقدس کی عمارت کا حال اور ملکِ شام جانے والے قافلوں کی کیفیتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کرنا، حضور کا سب کچھ بتانا اور قافلوں کے جو اَحوال حضور نے بتائے قافلوں

الْبَصِيْرُ ① وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ

دیکھتا ہے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۷ عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا

اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ② ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ

کہ میرے سوا کسی کو کارساز (کام بنانے والا) نہ ٹھہراؤ اے ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ ف۸ سوار کیا بے شک وہ

كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ③ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ

بڑا شکر گزار بندہ تھا ف۹ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب ف۱۰ میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں

فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ④ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا

دوبار فساد مچاؤ گے ف۱۱ اور ضرور بڑا غرور کرو گے ف۱۲ پھر جب ان میں پہلی بار ف۱۳ کا وعدہ آیا ف۱۴

بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ

ہم نے تم پر اپنے کچھ بندے بھیجے سخت لڑائی والے ف۱۵ تو وہ شہروں کے اندر تمہاری تلاش کو گھسے ف۱۶

وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ⑤ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ

اور یہ ایک وعدہ تھا ف۱۷ جسے پورا ہونا پھر ہم نے ان پر الٹ کر تمہارا حملہ کردیا ف۱۸ اور تم کو

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ⑥ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ

مالوں اور بیٹوں سے مدد دی اور تمہارا جتھا بڑھا دیا اگر تم بھلائی کرو گے

لِاَنْفُسِكُمْ قف وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءًا

اپنا بھلا کرو گے ف۱۹ اور برا کرو گے تو اپنا پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا ف۲۰ کہ دشمن

کے آنے پر ان کی تصدیق ہونا، یہ تمام صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور بکثرت احادیث ان تمام امور کے بیان اور ان کی تفاصیل سے مَمْلُو (بھرے ہوئی) ہیں۔ ف۷ یعنی توریت۔ ف۸ کشتی میں ف۹ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کثیرُ الشکر (بہت زیادہ شکر کرنے والے) تھے جب کچھ کھاتے پیتے پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجالاتے اور ان کی ذُرِّیّت (اولاد) پر لازم ہے کہ وہ اپنے جدِّ محترم کے طریقہ پر قائم رہے۔ ف۱۰ توریت ف۱۱ اس سے زمینِ شام وبیتُ المَقدِس مراد ہے اور دو مرتبہ کے فساد کا بیان اگلی آیت میں آتا ہے۔ ف۱۲ اور ظلم و بغاوت میں مبتلا ہوگے۔ ف۱۳ کے فساد کے عذاب ف۱۴ اور انہوں نے احکامِ توریت کی مخالفت کی اور محارم ومعاصی (حرام وگناہ) کا ارتکاب کیا اور حضرت شَعْیَا پیغمبر علیہ السلام (وبقولے) (اور دوسرے قول کے مطابق) حضرت اَرْمِیا کو قتل کیا۔ (بیضاوی وغیرہ) ف۱۵ بہت زور وقوّت والے، ان کو تم پر مسلط کیا اور وہ سَنجارِیب اور اس کی افواج ہیں یا بُختِ نَصَّر یا جالوت جنھوں نے بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا، توریت کو جلایا، مسجد کو خراب کیا اور ستر ہزار کو ان میں سے گرفتار کیا۔ ف۱۶ کہ تمہیں لوٹیں اور قتل وقید کریں۔ ف۱۷ عذاب کا کہ لازم تھا۔ ف۱۸ جب تم نے توبہ کی اور تکبر وفساد سے باز آئے تو ہم نے تم کو دولت دی اور ان پر غلبہ عنایت فرمایا جو تم پر مسلط ہو چکے تھے۔ ف۱۹ تمہیں اس بھلائی کی جزا ملے گی۔ ف۲۰ اور تم نے پھر فساد برپا کیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے انہیں بچایا اور اپنی طرف اٹھالیا اور تم نے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے تم پر اہلِ فارس اور روم کو مسلط کیا کہ تمہارے وہ دشمن تمہیں قتل کریں، قید کریں اور تمہیں اتنا پریشان کریں

وُجُوْهَكُمْ وَ لِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِيُتَبِّرُوْا

تمہارا منہ بگاڑ دیں ف۲۱ اور مسجد میں داخل ہوں ف۲۲ جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے ف۲۳ اور جس چیز پر قابو

مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ⑦ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وقف لازم

پائیں ف۲۴ تباہ کر کے برباد کر دیں قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے ف۲۵ اور اگر تم پھر شرارت کرو ف۲۶ تو ہم پھر عذاب کریں گے ف۲۷

وَ جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ⑧ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ

اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قیدخانہ بنایا ہے بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو

اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا

سب سے سیدھی ہے ف۲۸ اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لئے بڑا

كَبِيْرًا ۙ ⑨ وَّ اَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا

ثواب ہے اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار

اَلِيْمًا ⑩ وَ يَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ ع ۱

کر رکھا ہے اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے ف۲۹ جیسے بھلائی مانگتا ہے ف۳۰ اور آدمی بڑا

عَجُوْلًا ⑪ وَ جَعَلْنَا الَّيْلَ وَ النَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَاۤ اٰيَةَ الَّيْلِ وَ جَعَلْنَاۤ

جلدباز ہے ف۳۱ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ف۳۲ تو رات کی نشانی مٹی ہوئی رکھی ف۳۳ اور دن کی

اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ

نشانی دکھانے والی کی ف۳۴ کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو ف۳۵ اور ف۳۶ برسوں کی گنتی اور

ف۲۱ کہ رنج و پریشانی کے آثار تمہارے چہروں سے ظاہر ہوں ف۲۲ یعنی بیت المقدس میں اور اس کو ویران کریں ف۲۳ اور اس کو ویران کیا تھا تمہارے پہلے فساد کے وقت ف۲۴ بلادِ بنی اسرائیل سے اس کو۔ ف۲۵ دوسری مرتبہ کے بعد بھی اگر تم دوبارہ توبہ کرو اور معاصی سے باز آؤ۔ ف۲۶ تیسری مرتبہ۔ ف۲۷ چنانچہ ایسا ہوا اور انہوں نے پھر اپنی شرارت کی طرف عود کیا (پلٹے) اور زمانۂ پاکِ مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تکذیب کی تو قیامت تک کے لیے ان پر ذلت لازم کردی گئی اور مسلمان ان پر مسلط فرما دیے گئے جیسا کہ قرآنِ کریم میں یہود کی نسبت وارد ہوا: "ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ" الآیہ۔ ف۲۸ وہ اللّٰہ تعالٰی کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا ہے۔ ف۲۹ اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کے لیے اور اپنے مال کے لیے اور اپنی اولاد کے لیے اور غصہ میں آ کر ان سب کو کوستا ہے اور ان کے لیے بددعائیں کرتا ہے۔ ف۳۰ اگر اللّٰہ تعالٰی اس کی یہ بددعا قبول کرلے تو وہ شخص یا اس کے اہل و مال ہلاک ہو جائیں لیکن اللّٰہ تعالٰی اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا۔ ف۳۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں انسان سے کافر مراد ہے اور برائی کی دعا سے اس کا عذاب کی جلدی کرنا اور حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ نضر بن حارث کافر نے کہا: یارب! اگر یہ دینِ اسلام تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج اللّٰہ تعالٰی نے اس کی یہ دعا قبول کرلی اور اس کی گردن ماری گئی۔ ف۳۲ اپنی وحدانیت وقدرت پر دلالت کرنے والی ف۳۳ یعنی شب کو تاریک کیا تا کہ اس میں آرام کیا جائے۔ ف۳۴ روشن کہ اس میں سب چیزیں نظر آئیں۔ ف۳۵ اور کسب و معاش کے کام بآسانی انجام دے سکو۔ ف۳۶ رات دن کے دورے سے

وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ

حساب جانو ف۳۷ اور ہم نے ہر چیز خوب جدا جدا ظاہر فرما دی ف۳۸ اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے

فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ

گلے سے لگا دی ہے ف۳۹ اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ (تحریر) نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا ف۴۰ فرمایا جائے گا کہ اپنا

كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ﴿۱۴﴾ ؕ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا

نامہ(اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے جو راہ پر آیا وہ

یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

اپنے ہی بھلے کو راہ پر آیا ف۴۱ اور جو بہکا تو اپنے ہی بُرے کو بہکا ف۴۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان

وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَاِذَاۤ

دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۴۳ اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں ف۴۴ اور جب

اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ عَلَیْهَا

ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے خوشحالوں (امیروں) ف۴۵ پر احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں تو اس پر

الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ

بات پوری ہوجاتی ہے تو ہم اسے تباہ کرکے برباد کردیتے ہیں اور ہم نے کتنی ہی سنگتیں (قومیں) ف۴۶ نوح کے بعد ہلاک

نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ

کردیں ف۴۷ اور تمہارا رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار دیکھنے والا ف۴۸ جو یہ جلدی والی

الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ

چاہے ف۴۹ ہم اسے اس میں جلد دے دیں جو چاہیں جسے چاہیں ف۵۰ پھر اس کے لئے جہنم کردیں

ف۳۷ دینی و دُنیوی کاموں کے اوقات کا۔ ف۳۸ خواہ اس کی حاجت دین میں ہو یا دنیا میں۔ مدعا یہ ہے کہ ہر ایک چیز کی تفصیل فرما دی جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا "مَافَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ" ہم نے کتاب میں کچھ چھوڑ نہ دیا اور ایک اور آیت میں ارشاد کیا "وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ" غرض ان آیات سے ثابت ہے کہ قرآنِ کریم میں جمیع اشیاء کا بیان ہے۔ "سبحان اللّٰہ" کیا کتاب ہے! کیسی اس کی جامعیت! (جمل، خازن، مدارک وغیرہ) ف۳۹ یعنی جو کچھ اس کے لیے مقدر کیا گیا ہے خیر یا شر، سعادت یا شقاوت وہ اس کو اس طرح لازم ہے جیسے گلے کا ہار جہاں جائے ساتھ رہے کبھی جدا نہ ہو۔ مجاہد نے کہا کہ ہر انسان کے گلے میں اس کی سعادت یا شقاوت کا نوِشتہ (لکھا ہوا) ڈال دیا جاتا ہے۔ ف۴۰ وہ اس کا اعمال نامہ ہوگا۔ ف۴۱ اس کا ثواب وہی پائے گا۔ ف۴۲ اس کے بہکنے کا گناہ اور وبال اس پر ف۴۳ ہر ایک کے گناہوں کا بار اسی پر ہوگا۔ ف۴۴ جو امت کو اس کے فرائض سے آگاہ فرمائے اور راہِ حق ان پر واضح کرے اور حجت قائم فرمائے۔

یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْیَهَا

کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دھکے کھاتا اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی کوشش کرے ف۵۱

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىِٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ

اور ہو ایمان والا تو انھیں کی کوشش ٹھکانے لگی ف۵۲ ہم سب کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی ف۵۳ اور

هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ

ان کو بھی ف۵۴ تمہارے رب کی عطا سے ف۵۵ اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں ف۵۶ دیکھو

كَیْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ

ہم نے ان میں ایک کو ایک پر کیسی بڑائی دی ف۵۷ اور بے شک آخرت درجوں میں سب سے بڑی اور فضل میں سب

تَفْضِیْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع ۲ ۱۲ ۲

سے اعلیٰ اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو بیٹھ رہے گا مذمت کیا جاتا بیکس ف۵۸

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے

عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَ

ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں ف۵۹ تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا ف۶۰ اور انھیں نہ جھڑکنا اور

ف۴۵ اور سرداروں ف۴۶ یعنی تکذیب کرنے والی امتیں ف۴۷ مثل عاد و ثمود وغیرہ کے۔ ف۴۸ ظاہر و باطن کا عالم اس سے کچھ چھپایا نہیں جاسکتا۔ ف۴۹ یعنی دنیا کا طلبگار ہو۔ ف۵۰ یہ ضروری نہیں کہ طالبِ دنیا کی ہر خواہش پوری کی جائے اور اسے دیا ہی جائے اور جو وہ مانگے وہی دیا جائے ایسا نہیں ہے بلکہ ان میں سے جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محروم کر دیتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بہت چاہتا ہے اور تھوڑا دیتے ہیں، کبھی ایسا کہ عیش چاہتا ہے تکلیف دیتے ہیں، ان حالتوں میں کافر دنیا و آخرت دونوں کے ٹوٹے (نقصان) میں رہا اور اگر دنیا میں اس کو اس کی پوری مراد دے دی گئی تو آخرت کی بدنصیبی و شقاوت جب بھی ہے بخلاف مومن کے جو آخرت کا طلبگار ہے اگر وہ دنیا میں فقر سے بھی بسر کر گیا تو آخرت کی دائمی نعمت اس کے لیے ہے اور اگر دنیا میں بھی فضلِ الٰہی سے اس کو عیش ملا تو دونوں جہان میں کامیاب، غرض مومن ہر حال میں کامیاب ہے اور کافر اگر دنیا میں آرام پا بھی لے تو بھی کیا؟ کیونکہ ف۵۱ اور عملِ صالح بجالائے۔ ف۵۲ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لیے تین چیزیں درکار ہیں: **ایک تو طالبِ آخرت ہونا** یعنی نیت نیک۔ **دوسرے سعی** یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔ **تیسری ایمان** جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ ف۵۳ جو دنیا چاہتے ہیں ف۵۴ جو طالبِ آخرت ہیں ف۵۵ دنیا میں سب کو روزی دیتے ہیں اور انجام ہر ایک کا اس کے حسبِ حال۔ ف۵۶ دنیا میں سب اس سے فیض اٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد۔ ف۵۷ مال و کمال و جاہ و ثروت میں۔ ف۵۸ بے یار و مددگار۔ ف۵۹ ضعف کا غلبہ ہوا اعضا میں قوت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخر عمر میں تیرے پاس ناتواں رہ جائیں۔ ف۶۰ یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت پر کچھ گرانی (بوجھ) ہے۔

قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ

ان سے تعظیم کی بات کہنا ف۶۱ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا ف۶۲ نرم دلی سے اور

قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ

عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (چھوٹی عمر) میں پالا ف۶۳ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے

نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَ

دلوں میں ہے ف۶۴ اگر تم لائق ہوئے ف۶۵ تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے اور

اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ

رشتہ داروں کو ان کا حق دے ف۶۶ اور مسکین اور مسافر کو ف۶۷ اور فضول نہ اڑا ف۶۸ بے شک

الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

اڑانے والے (فضول خرچی کرنے والے) شیطانوں کے بھائی ہیں ف۶۹ اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے ف۷۰

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا

اور اگر تو ان سے ف۷۱ منہ پھیرے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے تو ان سے آسان

ف۶۱ اور حسنِ ادب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا۔ مسئلہ: ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے یہ خلافِ ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے۔ مسئلہ: ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم آقا سے کرتا ہے۔ ف۶۲ یعنی بہ نرمی و تواضع (عاجزی و انکساری سے) پیش آ اور ان کے ساتھ تھکے وقت (بڑھاپے) میں شفقت و محبت کا برتاؤ کر کہ انہوں نے تیری مجبوری کے وقت (بچپن میں) تجھے محبت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز انہیں درکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دریغ نہ کر۔ ف۶۳ مدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہوتا، اس لیے بندے کو چاہیے کہ بارگاہِ الٰہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یا رب! میری خدمتیں ان کے احسان کی جزا نہیں ہو سکتیں تو ان پر کرم کر کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہنچانے والی ہے۔ مُردوں کے ایصالِ ثواب میں بھی ان کے لیے دعائے رحمت ہوتی ہے لہٰذا اس کے لیے یہ آیت اصل ہے۔ مسئلہ: والدین کافر ہوں تو ان کے لیے ہدایت و ایمان کی دعا کرے کہ یہی ان کے حق میں رحمت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ والدین کی رضا میں اللہ تعالٰی کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ تعالٰی کی ناراضی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: والدین کا فرمانبردار جہنمی نہ ہوگا اور ان کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتارِ عذاب ہوگا۔ ایک اور حدیث میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کی نافرمانی سے بچو اس لیے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا، نہ قاطعِ رحم، نہ بوڑھا زنا کار، نہ تکبر سے اپنی اِزار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔ ف۶۴ والدین کی اطاعت کا ارادہ اور ان کی خدمت کا ذوق۔ ف۶۵ اور تم سے والدین کی خدمت میں تقصیر واقع ہوئی تو تم نے توبہ کی۔ ف۶۶ ان کے ساتھ صلۂ رحمی کر اور محبت اور میل جول اور خبر گیری اور موقع پر مدد اور حسنِ معاشرت۔ مسئلہ: اور اگر وہ محارم میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو ان کا خرچ اٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے اور صاحبِ استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے۔ بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا ہے کہ رشتہ داروں سے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ قرابت رکھنے والے مراد ہیں اور ان کا حق خمس دینا اور ان کی تعظیم و توقیر بجالانا ہے۔ ف۶۷ ان کا حق دو یعنی زکوٰۃ۔ ف۶۸ یعنی ناجائز کام میں خرچ نہ کر۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ''تبذیر'' مال کا ناحق میں خرچ کرنا ہے۔ ف۶۹ کہ ان کی راہ چلتے ہیں۔ ف۷۰ تو اس کی راہ اختیار کرنا نہ چاہیے۔ ف۷۱ یعنی رشتہ داروں اور مسکینوں اور مسافروں سے۔ شانِ نزول: یہ آیت مِهْجَع و بلال و صُہَیب و سالم و خَبّاب اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی

مَّیْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَ لَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ

بات کہہ ف۷۲ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا

الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا ف۷۳ بے شک تمہارا رب جسے چاہے رزق کشادہ

یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۳۰﴾ ع وَ لَا تَقْتُلُوْۤا ع ۸ ۳/۲

دیتا اور ف۷۴ کستا ہے (تنگی دیتا ہے) بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ف۷۵ دیکھتا ہے اور اپنی اولاد

اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِیَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ

کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ف۷۶ ہم تمھیں بھی اور انھیں بھی روزی دیں گے بے شک ان کا قتل

خِطْاً كَبِیْرًا ﴿۳۱﴾ وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ

بڑی خطا ہے اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری

سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ مَنْ قُتِلَ

راہ اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو اور جو ناحق

مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

مارا جائے تو بے شک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے ف۷۷ تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے ف۷۸ ضرور اس کی

شان میں نازل ہوئی جو وقتاً فوقتاً سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے حوائج (حاجات) وضروریات کے لیے سوال کرتے رہتے تھے اگر کسی وقت حضور کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آپ ''حیاءً'' ان سے اعراض کرتے اور خاموش ہو جاتے بایں انتظار کہ اللہ تعالیٰ کچھ بھیجے تو انہیں عطا فرمائیں۔ ف۷۲ یعنی ان کی خوشدلی کے لیے ان سے وعدہ کیجئے یا ان کے حق میں دعا فرمائیے۔ ف۷۳ یہ تمثیل ہے جس سے اِنفاق یعنی خرچ کرنے میں اعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے دینے کے لیے ہل ہی نہیں سکتا، ایسا کرنا تو سببِ ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب برا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لیے بھی کچھ باقی نہ رہے۔ شانِ نزول: ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مبالغہ کیا کہ حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دیدی اور کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی سخاوت تو اس انتہا پر پہنچی ہوئی تھی کہ اپنی ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دے دینے سے دَریغ نہ فرماتے یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور انہوں نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سب صاحبِ فضل و کمال ہیں، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے جود و نوال میں کچھ شبہ نہیں، لیکن سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جود و کرم کی آزمائش کرا دی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی چھوٹی بچی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی خدمت میں بھیجا کہ حضور سے قمیص مانگ لائے اس وقت حضور کے پاس ایک ہی قمیص تھی جو زیبِ تن تھی وہی اتار کر عطا فرما دی اور اپنے آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف رکھی شرم سے باہر تشریف نہ لائے یہاں تک کہ اذان کا وقت آیا اذان ہوئی صحابہ نے انتظار کیا حضور تشریف نہ لائے تو سب کو فکر ہوئی حال معلوم کرنے کے لیے دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ جسم مبارک پر قمیص نہیں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۷۴ جسے چاہے اس کے لیے تنگی کرتا اور اس کو ف۷۵ اور ان کے احوال و مصالح کو۔ ف۷۶ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتے

مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى یَبْلُغَ

مدد ہونی ہے وف۷۷ اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے وف۸۰ یہاں تک کہ وہ اپنی

اَشُدَّه۪ٗ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَ اَوْفُوا الْكَیْلَ

جوانی کو پہنچے وف۸۱ اور عہد پورا کرو وف۸۲ بےشک عہد سے سوال ہونا ہے اور ماپو تو

اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾

تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا

وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں وف۸۳ بےشک کان اور آنکھ اور دل ان سب

اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ

سے سوال ہونا ہے وف۸۴ اور زمین میں اِتراتا نہ چل وف۸۵ بےشک تو ہرگز

تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ

زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا وف۸۶ یہ جو کچھ گزرا ان میں کی بُری بات

عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤى اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِؕ

تیرے رب کو ناپسند ہے یہ ان وحیوں میں سے ہے جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی حکمت کی باتیں وف۸۷

وَ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾

اور اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا

تھےاوراس کے کئی سبب تھے ناداری و مفلسی کا خوف، لوٹ کا خوف، اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت فرمائی۔ وف۷۷ قصاص لینے کا۔ مسئلہ: آیت سے ثابت ہوا کہ قصاص لینے کا حق ولی کو ہے اور وہ بہ ترتیبِ عَصَبات ہیں۔ مسئلہ: اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے۔ وف۷۸ اور زمانۂ جاہلیت کی طرح ایک مقتول کے عوض میں کئی کئی کو یا بجائے قاتل کے اس کی قوم و جماعت کے اور کسی شخص کو قتل نہ کرے۔ وف۷۹ یعنی ولی کی یا مقتول مظلوم کی یا اس شخص کی جس کو ولی ناحق قتل کرے۔ وف۸۰ وہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرو اور اس کو بڑھاؤ۔ وف۸۱ اور وہ اٹھارہ سال کی عمر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یہی مختار ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علامات ظاہر نہ ہونے کی حالت میں انتہائے مُدَّتِ بلوغ اسی سے تمسّک کر کے اٹھارہ سال قرار دی۔ (احمدی) (علاماتِ بلوغ ظاہر نہ ہونے کی صورت میں لڑکا لڑکی کیلئے انتہائی مدت بلوغ ۱۵ سال اور اقل مدت لڑکے کیلئے ۱۲ اور لڑکی کیلئے ۹ سال ہے، اور اسی قول پر فتویٰ ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۵۶۰" ملخصاً) وف۸۲ اللہ کا بھی بندوں کا بھی۔ وف۸۳ یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اسے یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا جس کو سنا نہ ہو اس کی نسبت نہ کہو کہ میں نے سنا۔ ابنِ حنیفہ سے منقول ہے کہ جھوٹی گواہی نہ دو۔ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو۔ وف۸۴ کہ تم نے ان سے کیا کام لیا؟ وف۸۵ تکبر و خود نمائی سے۔ وف۸۶ معنی یہ ہیں کہ تکبر و خود نمائی سے کچھ فائدہ نہیں۔ وف۸۷ جن کی صحت پر عقل گواہی دے اور ان سے نفس کی اصلاح ہو ان کی رعایت لازم ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان آیات کا حاصل توحید اور نیکیوں اور طاعتوں کا حکم دینا اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت دلانا ہے۔ حضرت ابن عباس

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ

کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹے چن دیئے اور اپنے لئے فرشتوں سے بیٹیاں بنائیں ف۸۸ بے شک تم

لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ۠ ﴿۴۰﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَ ع ۴

بڑا بول بولتے ہو ف۸۹ اور بے شک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا ف۹۰ کہ وہ سمجھیں ف۹۱ اور

مَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا

اس سے انہیں نہیں بڑھتی مگر نفرت ف۹۲ تم فرماؤ اگر اس کے ساتھ اور خدا ہوتے جیسا یہ بکتے ہیں جب تو وہ

لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ

عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے ف۹۳ اسے پاکی اور برتری ان کی باتوں سے

عُلُوًّا كَبِیْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهِنَّ ؕ

بڑی برتری اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں ف۹۴

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ

اور کوئی چیز نہیں ف۹۵ جو اسے سراہتی (تعریف کرتی) ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ف۹۶ ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے ف۹۷ بے شک وہ

كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ

حلم والا بخشنے والا ہے ف۹۸ اور اے محبوب تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور ان میں کہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ اٹھارہ آیتیں "لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ" سے "مَدْحُوْرًا" تک حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اَلواح میں تھیں، ان کی ابتداء توحید کے حکم سے ہوئی اور انتہا شرک کی ممانعت پر، اس سے معلوم ہوا کہ ہر حکمت کی اصل توحید و ایمان ہے اور کوئی قول و عمل بغیر اس کے قابل پذیرائی نہیں۔ ف۸۸ یہ خلافِ حکمت بات کس طرح کہتے ہو۔ ف۸۹ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ثابت کرتے ہو جو خواصِ اجسام سے ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک، پھر اس میں بھی اپنی بڑائی رکھتے ہو کہ اپنے لیے تو بیٹے پسند کرتے ہو اور اس کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہو کتنی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ ف۹۰ دلیلوں سے بھی، مثالوں سے بھی، حکمتوں سے بھی، عبرتوں سے بھی اور جا بجا اس مضمون کو قسم قسم کے پیرایوں میں بیان فرمایا۔ ف۹۱ اور پند پذیر (نصیحت قبول کرنے والے) ہوں۔ ف۹۲ اور حق سے دوری۔ ف۹۳ اور اس سے برسرِ مقابلہ ہوتے جیسا بادشاہوں کا طریقہ ہے۔ ف۹۴ زبانِ حال سے اس طرح کہ ان کے وجود صانع کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں یا زبانِ قال سے اور یہی صحیح ہے، احادیثِ کثیرہ اس پر دلالت کرتی ہیں اور سلف سے یہی منقول ہے۔ ف۹۵ جماد و نبات و حیوان سے زندہ۔ ف۹۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہر زندہ چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر چیز کی زندگی اس کے حسبِ حیثیت ہے۔ مفسرین نے کہا کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرنا ہے اور ان سب کی تسبیح "سبحانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہم نے دیکھے اور یہ بھی ہم نے دیکھا کہ کھاتے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا۔ (بخاری شریف) حدیث شریف میں ہے: سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت کے زمانہ میں مجھے سلام کیا کرتا تھا۔ (مسلم شریف) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکڑی کے ایک ستون سے تکیہ فرما کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا اور حضور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون رویا، حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس پر دستِ کرم پھیرا اور شفقت فرمائی اور تسکین دی۔ (بخاری شریف) ان تمام احادیث سے جماد کا کلام اور تسبیح کرنا ثابت ہوا۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کردیا ف۹۹ اور ہم نے ان کے دلوں پر

اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ

غلاف ڈال دیئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ف۱۰۰ اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی

وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ

یاد کرتے ہو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے ہم خوب جانتے ہیں جس لئے وہ سنتے ہیں ف۱۰۱

اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ

جب تمہاری طرف کان لگاتے ہیں اور جب آپس میں مشورہ کرتے ہیں جبکہ ظالم کہتے ہیں تم پیچھے نہیں چلے مگر ایک ایسے مرد

اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا

کے جس پر جادو ہوا ف۱۰۲ دیکھو انھوں نے تمہیں کیسی تشبیہیں دیں تو گمراہ ہوئے کہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ

راہ نہیں پاسکتے اور بولے کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے کیا سچ مچ

خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا

نئے بن کر اٹھیں گے ف۱۰۳ تم فرماؤ کہ پتھر یا لوہا ہوجاؤ یا اور کوئی مخلوق جو

يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ

تمہارے خیال میں بڑی ہو ف۱۰۴ تو اب کہیں گے ہمیں کون پھر پیدا کرے گا تم فرماؤ وہی جس نے تمہیں

ف۹۷ اختلافِ لُغات کے باعث یا دُشواریِٔ اِدراک کے سبب ف۹۸ کہ بندوں کی غفلت پر عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔ ف۹۹ کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکیں۔ شانِ نزول: جب آیت "تَبَّتْ یَدَا" نازل ہوئی تو ابولہب کی عورت پتھر لے کر آئی حضور مع حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے تشریف رکھتے تھے اس نے حضور کو نہ دیکھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہنے لگی تمہارے آقا کہاں ہیں؟ مجھے معلوم ہوا ہے انہوں نے میری ہجو کی ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: وہ شعر گوئی نہیں کرتے ہیں۔ تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس ہوئی کہ میں ان کا سر کچلنے کے لیے یہ پتھر لائی تھی۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس نے حضور کو دیکھا نہیں۔ فرمایا: میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ حائل رہا، اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۰۰ گرانی جس کے باعث وہ قرآن شریف نہیں سنتے۔ ف۱۰۱ یعنی سنتے بھی ہیں تو تمسخر اور تکذیب (مزاق اور جھٹلانے) کے لیے۔ ف۱۰۲ تو بعض ان میں سے آپ کو مجنوں کہتے ہیں، بعض ساحر، بعض کاہن، بعض شاعر۔ ف۱۰۳ یہ بات انہوں نے بہت تعجب سے کہی اور مرنے اور خاک میں مل جانے کے بعد زندہ کئے جانے کو انہوں نے بہت بعید سمجھا، اللہ تعالٰی نے ان کا رد کیا اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرمایا: ف۱۰۴ اور حیات سے دور ہو جان اس سے کبھی متعلق نہ ہوئی ہو تو بھی اللہ تبارک و تعالٰی تمہیں زندہ کرے گا اور پہلی حالت کی طرف واپس فرمائے گا چہ جائیکہ ہڈیاں اور اس جسم کے ذرے انہیں زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے ان سے تو جان پہلے متعلق رہ چکی ہے۔

أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ ۖ قُلْ

پہلی بار پیدا کیا تھا تو اب تمہاری طرف مسخرگی سے سر ہلا کر کہیں گے یہ کب ہے ف۱۰۵ تم فرماؤ

عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا ﴿٥١﴾ يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَ

شاید نزدیک ہی ہو جس دن وہ تمہیں بلائے گا ف۱۰۶ تو تم اس کی حمد کرتے چلے آؤ گے اور ف۱۰۷

ع ۵ تَظُنُّونَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٥٢﴾ ع وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ

سمجھو گے کہ نہ رہے تھے ف۱۰۸ مگر تھوڑا اور میرے ف۱۰۹ بندوں سے فرماؤ ف۱۱۰ وہ بات کہیں جو سب سے

أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا

اچھی ہو ف۱۱۱ بے شک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن

مُبِينًا ﴿٥٣﴾ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۖ إِنْ يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِنْ يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ

ہے تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے ف۱۱۲ یا چاہے تو تمہیں عذاب کرے

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿٥٤﴾ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَ

اور ہم نے تم کو ان پر کروڑا (ذمہ دار) بناکر نہ بھیجا ف۱۱۳ اور تمہارا رب خوب جانتا ہے جو کوئی آسمانوں اور

الْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ ۖ وَآتَيْنَا دَاوُودَ

زمین میں ہیں ف۱۱۴ اور بے شک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک پر بڑائی دی ف۱۱۵ اور داؤد کو زبور

زَبُورًا ﴿٥٥﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ

عطا فرمائی ف۱۱۶ تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے

ف۱۰۵ یعنی قیامت کب قائم ہوگی اور مُردے کب اٹھائے جائیں گے۔ ف۱۰۶ قبروں سے مَوقِفِ قیامت (قیامت قائم ہونے کی جگہ) کی طرف ف۱۰۷ اپنے سروں سے خاک جھاڑتے اور "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ" کہتے اور یہ اقرار کرتے کہ اللہ ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اٹھانے والا ہے۔ ف۱۰۸ دنیا میں یا قبروں میں ف۱۰۹ ایماندار ف۱۱۰ کہ وہ کافروں سے ف۱۱۱ نرم ہو یا پاکیزہ ہو ادب اور تہذیب کی ہو، ارشاد و ہدایت کی ہو، کفار اگر بیہودگی کریں تو ان کا جواب انہیں کے انداز میں نہ دیا جائے۔ شانِ نزول: مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انہیں ایذائیں دیتے تھے انہوں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ کفار کی جاہلانہ باتوں کا ویسا ہی جواب نہ دیں، صبر کریں اور "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ" کہہ دیں۔ یہ حکم قتال و جہاد کے حکم سے پہلے تھا بعد کو منسوخ ہوگیا اور ارشاد فرمایا گیا "یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ" اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی، ایک کافر نے ان کی شان میں بیہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں صبر کرنے اور معاف فرمانے کا حکم دیا۔ ف۱۱۲ اور تمہیں توبہ اور ایمان کی توفیق عطا فرمائے۔ ف۱۱۳ کہ تم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہوتے۔ ف۱۱۴ سب کے احوال کو اور اس کو کہ کون کس لائق ہے۔ ف۱۱۵ مخصوص فضائل کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حبیب۔ ف۱۱۶ زبور کتابِ الٰہی ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں سب میں دعا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اور اس کی تحمید و تمجید ہے، نہ اس میں حلال وحرام کا بیان نہ فرائض

الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿٥٦﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ

تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا ف۱۱۷ وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں ف۱۱۸ وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف

الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ

وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے ف۱۱۹ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں ف۱۲۰ بے شک

عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿٥٧﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا

تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے اور کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روزِ قیامت

قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ

سے پہلے نیست (ہلاک) کردیں گے یا اسے سخت عذاب دیں گے ف۱۲۱ یہ کتاب میں ف۱۲۲

مَسْطُوْرًا ﴿٥٨﴾ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا

لکھا ہوا ہے اور ہم ایسی نشانیاں بھیجنے سے یوں ہی باز رہے کہ انہیں اگلوں نے

الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ

جھٹلایا ف۱۲۳ اور ہم نے ثمود کو ف۱۲۴ ناقہ دیا (اونٹنی دی) آنکھیں کھولنے کو ف۱۲۵ تو انہوں نے اس پر ظلم کیا ف۱۲۶ اور ہم ایسی نشانیاں

نہ حدود واحکام اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام لے کر ذکر فرمایا گیا۔ مفسرین نے اس کے چند وجوہ بیان کئے ہیں: ایک یہ کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا کہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی پھر ارشاد کیا کہ حضرت داؤد کو زبور عطا کی باوجودیکہ حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ ملک بھی عطا کیا تھا لیکن اس کا ذکر نہ فرمایا، اس میں تنبیہ ہے کہ آیت میں جس فضیلت کا ذکر ہے وہ فضیلت علم ہے نہ کہ فضیلتِ ملک ومال۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں فرمایا ہے کہ محمد خاتم الانبیاء ہیں اور ان کی امت خیر الامم، اسی سبب سے آیت میں حضرت داؤد اور زبور کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ یہود کا گمان تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں اور توریت کے بعد کوئی کتاب نہیں اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمانے کا ذکر کر کے یہود کی تکذیب کردی گئی اور ان کے دعوے کا بطلان ظاہر فرمادیا گیا غرض کہ یہ آیت سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلتِ کبریٰ پر دلالت کرتی ہے۔

قطعہ: اَے وصفِ تو دَر کتابِ موسی وَے نعتِ تو دَر زبورِ داود مقصود توئی زِ آفرینش باقی بہ طفیلِ تست موجود

(ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! آپ ہی کے اوصافِ باکمال تو موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تورات میں ہیں اور واہ! اسی طرح آپ کی نعت داود علیہ السلام کی کتاب زبور میں موجود ہے پس آپ ہی تو اس کائنات کا مقصود ہیں باقی تو سب کچھ فقط آپ کے طفیل سے ہے)۔ ف۱۱۷ شانِ نزول: کفار جب قحطِ شدید میں مبتلا ہوئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ کتے اور مُردار کھا گئے اور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں فریاد لائے اور آپ سے دعا کی التجا کی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جب بتوں کو خدا مانتے ہو تو اس وقت انہیں پکارو اور وہ تمہاری مدد کریں اور جب تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری مدد نہیں کرسکتے تو کیوں انہیں معبود بناتے ہو۔ ف۱۱۸ جیسے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور ملائکہ۔ شانِ نزول: ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ آیت ایک جماعتِ عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جِنّات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے، وہ جِنّات اسلام لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انہیں عار دلائی۔ ف۱۱۹ تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ ف۱۲۰ کافر انہیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں۔ ف۱۲۱ قتل وغیرہ کے ساتھ جب وہ کفر کریں اور معاصی میں مبتلا ہوں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب کسی بستی میں زنا اور سود کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہلاک کا حکم دیتا ہے۔ ف۱۲۲ لوحِ محفوظ میں۔ ف۱۲۳ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہلِ مکہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونا کردیں اور پہاڑوں کو سرزمینِ مکہ سے ہٹادیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول

بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَ مَا

نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کو ف۱۲۷ اور جب ہم نے تم سے فرمایا کہ سب لوگ تمہارے رب کے قابو میں ہیں ف۱۲۸ اور ہم

جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی

نے نہ کیا وہ دکھاوا ف۱۲۹ جو تمہیں دکھایا تھا ف۱۳۰ مگر لوگوں کی آزمائش کو ف۱۳۱ اور وہ پیڑ جس پر قرآن

الْقُرْاٰنِ ؕ وَ نُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا ﴿۶۰﴾ ع وَ اِذْ قُلْنَا ع ۸

میں لعنت ہے ف۱۳۲ اور ہم انہیں ڈراتے ہیں ف۱۳۳ تو انہیں نہیں بڑھتی مگر بڑی سرکشی اور یاد کرو جب ہم نے

لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ

فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۳۴ تو ان سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے بولا کیا میں اسے سجدہ کروں

لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا ﴿۶۱﴾ؗ قَالَ اَرَءَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ ٘ لَىٕنْ

جسے تو نے مٹی سے بنایا بولا ف۱۳۵ دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا ف۱۳۶ اگر

اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ

تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو ضرور میں اس کی اولاد کو پیس ڈالوں (برباد کر ڈالوں) گا ف۱۳۷ مگر تھوڑا ف۱۳۸ فرمایا

اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾

دور ہو ف۱۳۹ تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بے شک تم سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی کہ آپ فرمائیں تو آپ کی امت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جوانہوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو ان کو ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جائے گا اس لیے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کر کے ایمان نہیں لاتی تو ہم اسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے، ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے، اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۲۴ ان کے حسبِ طلب ف۱۲۵ یعنی حجتِ واضحہ (واضح و زبردست دلائل) ف۱۲۶ اور کفر کیا کہ اس کے مِنَ اللہ ہونے سے منکر ہوگئے۔ ف۱۲۷ جلد آنے والے عذاب سے۔ ف۱۲۸ اس کے قبضۂ قدرت میں تو آپ تبلیغ فرمائیے اور کسی کا خوف نہ کیجئے اللہ آپ کا نگہبان ہے۔ ف۱۲۹ یعنی معائنۂ عجائب آیاتِ الٰہیہ کا۔ ف۱۳۰ شبِ معراج بحالتِ بیداری ف۱۳۱ یعنی اہلِ مکہ کی۔ چنانچہ جب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں واقعۂ معراج کی خبر دی تو انہوں نے اس کی تکذیب کی اور بعض مرتد ہوگئے اور تمسخر سے عمارت بیت المقدس کا نقشہ دریافت کرنے لگے۔ حضور نے سارا نقشہ بتا دیا تو اس پر کفار آپ کو ساحر کہنے لگے۔ ف۱۳۲ یعنی درختِ زقوم جو جہنم میں پیدا ہوتا ہے اس کو سبب آزمائش بنا دیا یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم کو جہنم کی آگ سے ڈراتے ہیں کہ وہ پتھروں کو جلا دے گی پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس میں درخت اگیں گے، آگ میں درخت کہاں رہ سکتا ہے؟ یہ اعتراض انہوں نے کیا اور قدرتِ الٰہی سے غافل رہے نہ سمجھے کہ اس قادرِ مختار کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کچھ بعید نہیں، سَمَنْدَل ایک کیڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں رہتا ہے۔ بلادِ تُرک میں اس کے اون کی تولیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہو جانے پر آگ میں ڈال کر صاف کر لی جاتیں اور جلتی نہ تھیں۔ شتر مرغ انگارے کھا جاتا ہے اللہ کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کیا بعید ہے۔ ف۱۳۳ دینی اور دُنیوی خوفناک امور سے ف۱۳۴ تحیت کا ف۱۳۵ شیطان ف۱۳۶ اور اس کو مجھ پر فضیلت دی اور اس کو سجدہ کرایا تو میں قسم کھاتا ہوں کہ ف۱۳۷ گمراہ کر کے ف۱۳۸ جنہیں اللہ بچائے اور محفوظ رکھے وہ اس کے مخلص بندے ہیں شیطان کے اس کلام پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے ف۱۳۹ تجھے نفخۂ اُولیٰ (پہلی مرتبہ صور پھونکے جانے) تک مہلت دی گئی۔

وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِكَ وَ

اور ڈگا دے (بہکا دے) ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے ف۱۴۰ اور ان پر لام باندھ لا (فوجی لشکر چڑھا لا) اپنے سواروں اور

رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْ ؕ وَ مَا یَعِدُهُمُ

اپنے پیادوں کاف۱۴۱ اور ان کا ساجھی ہو مالوں اور بچوں میں ف۱۴۲ اور انہیں وعدہ دے ف۱۴۳ اور شیطان انہیں وعدہ

الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝٦٤ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَ

نہیں دیتا مگر فریب سے بے شک جو میرے بندے ہیں ف۱۴۴ ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور

كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ۝٦٥ رَبُّكُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ

تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو ف۱۴۵ تمہارا رب وہ ہے کہ تمہارے لئے دریا میں کشتی رواں کرتا ہے

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ۝٦٦ وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

کہ ف۱۴۶ تم اس کا فضل تلاش کرو بےشک وہ تم پر مہربان ہے اور جب تمہیں دریا

فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ

میں مصیبت پہنچتی ہے ف۱۴۷ تو اس کے سوا جنہیں پوجتے ہو سب گم ہوجاتے ہیں ف۱۴۸ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے

اَعْرَضْتُمْ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝٦٧ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ

تو منہ پھیر لیتے ہو ف۱۴۹ اور آدمی بڑا ناشکرا ہے کیا تم ف۱۵۰ اس سے نڈر ہوئے کہ وہ خشکی ہی کا

جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ۝٦٨ ۙ اَمْ

کوئی کنارہ تمہارے ساتھ دھنسا دے ف۱۵۱ یا تم پر پتھراؤ بھیجے ف۱۵۲ پھر اپنا کوئی حمایتی نہ پاؤ ف۱۵۳ یا

ف۱۴۰ وسوسے ڈال کر اور معصیت کی طرف بلا کر۔ بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس سے گانے باجے، لہوولعب کی آوازیں ہیں۔ ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جو آواز اللّٰہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف منہ سے نکلے وہ شیطانی آواز ہے۔ ف۱۴۱ یعنی اپنے سب مکر تمام (فریب مکمل) کرلے اور اپنے تمام لشکروں سے مدد لے۔ ف۱۴۲ زجاج نے کہا کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ہو ابلیس اس میں شریک ہے جیسے کہ سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور فسق وممنوعات میں خرچ کرنا اور زکوٰۃ نہ دینا یہ مالی امور ہیں جن میں شیطان کی شرکت ہے اور زنا وناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا یہ اولاد میں شیطان کی شرکت ہے۔ ف۱۴۳ اپنی طاعت پر ف۱۴۴ نیک مخلص انبیاء اور اصحابِ فضل وصلاح۔ ف۱۴۵ انہیں تجھ سے محفوظ رکھے گا اور شیطانی مکائد اور وساوس (شیطانی مکروفریب اور وسوسوں) کو دفع فرمائے گا۔ ف۱۴۶ ان میں تجارتوں کے لیے سفر کرکے۔ ف۱۴۷ اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ف۱۴۸ اور ان جھوٹے معبودوں میں سے کسی کا نام زبان پر نہیں آتا اس وقت اللّٰہ تعالیٰ سے حاجت روائی چاہتے ہیں۔ ف۱۴۹ اس کی توحید سے اور پھر انہیں ناکارہ بتوں کی پرستش شروع کردیتے ہو۔ ف۱۵۰ دریا سے نجات پاکر ف۱۵۱ جیسا کہ قارون کو دھنسا دیا تھا۔ مقصد یہ ہے کہ خشکی وتری سب اس کے تحتِ قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے۔ خشکی ہو یا تری ہر کہیں بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے۔ وہ زمین میں دھنسانے پر بھی قادر ہے اور یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ ف۱۵۲ جیسا قومِ لوط پر بھیجا تھا۔ ف۱۵۳ جو تمہیں بچاسکے۔

اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ

اس سے نڈر (بے خوف) ہوئے کہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے پھر تم پر جہاز توڑنے والی

الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿٦٩﴾ وَ

آندھی بھیجے تو تم کو تمہارے کفر کے سبب ڈبو دے پھر اپنے لئے کوئی ایسا نہ پاؤ کہ اس پر ہمارا پیچھا کرے و۱۵۴ اور

لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ

بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی و۱۵۵ اور ان کو خشکی اور تری میں و۱۵۶ سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں

الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿٧٠﴾ ع يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ ع ۷

روزی دیں و۱۵۷ اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا و۱۵۸ جس دن ہم ہر جماعت کو

اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ

اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے و۱۵۹ تو جو اپنا نامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے و۱۶۰

وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

اور تاگے بھر ان کا حق نہ دبایا جائے گا و۱۶۱ اور جو اس زندگی میں و۱۶۲ اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے و۱۶۳

و۱۵۴ اور ہم سے دریافت کر سکے کہ ہم نے ایسا کیوں کیا کیونکہ ہم قادر مختار ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ہمارے کام میں کوئی دخل دینے والا اور دم مارنے والا نہیں۔

و۱۵۵ عقل و علم و گویائی، پاکیزہ صورت، معتدل قامت اور معاش و معاد کی تدابیر اور تمام چیزوں پر استیلا و تسخیر (غلبہ و قابو) عطا فرما کر اور اس کے علاوہ اور بہت سی فضیلتیں دے کر و۱۵۶ جانوروں اور دوسری سواریوں اور کشتیوں اور جہازوں وغیرہ میں و۱۵۷ لطیف خوش ذائقہ حیوانی اور نباتی ہر طرح کی غذائیں خوب اچھی طرح پکی ہوئی کیونکہ انسان کے سوا حیوانات میں پکی ہوئی غذا اور کسی کی خوراک نہیں۔ و۱۵۸ حسن کا قول ہے کہ اکثر سے کل مراد ہے اور اکثر کا لفظ کل کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا: "وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ" اور "مَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا" میں "اکثر" بمعنی "کل" ہے، لہٰذا ملائکہ بھی اس میں داخل ہیں اور خواص بشر یعنی انبیاء علیہم السلام خواص ملائکہ سے افضل ہیں اور صلحائے بشر (نیک و متقی انسان) عوام ملائکہ (عام فرشتوں) سے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مومن اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ کرامت رکھتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ فرشتے طاعت پر مجبور ہیں یہی ان کی سرشت (فطرت) ہے ان میں عقل ہے شہوت نہیں اور بہائم (جانوروں) میں شہوت ہے عقل نہیں اور آدمی شہوت و عقل دونوں کا جامع ہے تو جس نے عقل کو شہوت پر غالب کیا وہ ملائکہ سے افضل ہے اور جس نے شہوت کو عقل پر غالب کیا وہ بہائم سے بدتر ہے۔ و۱۵۹ جس کا وہ دنیا میں اتباع کرتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: اس سے وہ امامِ زماں مراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت کی ہو یا باطل کی۔ حاصل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انہیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے متبعین۔ و۱۶۰ نیک لوگ جو دنیا میں صاحبِ بصیرت تھے اور راہِ راست پر رہے ان کو ان کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ اس میں نیکیاں اور طاعتیں دیکھیں گے تو اس کو ذوق و شوق سے پڑھیں گے اور جو بدبخت ہیں کفار ہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے وہ انہیں دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور دہشت سے پوری طرح پڑھنے پر قادر نہ ہوں گے۔ و۱۶۱ یعنی ثوابِ اعمال میں ان سے ادنیٰ بھی کمی نہ کی جائے گی۔ و۱۶۲ دنیا کی حق کے دیکھنے سے و۱۶۳ نجات کی راہ سے معنی یہ ہیں کہ جو دنیا میں کافر گمراہ ہے وہ آخرت میں اندھا ہوگا کیونکہ دنیا میں توبہ مقبول ہے اور آخرت میں توبہ مقبول نہیں۔

وَ اَضَلُّ سَبِیۡلًا ﴿۷۲﴾ وَ اِنۡ کَادُوۡا لَیَفۡتِنُوۡنَکَ عَنِ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ

اور اور بھی زیادہ گمراہ اور وہ تو قریب تھا کہ تمہیں کچھ لغزش دیتے ہماری وحی سے جو ہم نے تم کو بھیجی

لِتَفۡتَرِیَ عَلَیۡنَا غَیۡرَہٗ ٭ۖ وَ اِذًا لَّاتَّخَذُوۡکَ خَلِیۡلًا ﴿۷۳﴾ وَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ

کہ تم ہماری طرف کچھ اور نسبت کردو اور ایسا ہوتا تو وہ تم کو اپنا گہرا دوست بنالیتے ۱۶۴ف اور اگر ہم تمہیں ۱۶۵ف

ثَبَّتۡنٰکَ لَقَدۡ کِدۡتَّ تَرۡکَنُ اِلَیۡہِمۡ شَیۡئًا قَلِیۡلًا ﴿٭ۙ۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقۡنٰکَ ضِعۡفَ

ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دونی

الۡحَیٰوۃِ وَ ضِعۡفَ الۡمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ عَلَیۡنَا نَصِیۡرًا ﴿۷۵﴾ وَ اِنۡ

عمر اور دوچند موت ۱۶۶ف کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے اور بے شک

کَادُوۡا لَیَسۡتَفِزُّوۡنَکَ مِنَ الۡاَرۡضِ لِیُخۡرِجُوۡکَ مِنۡہَا وَ اِذًا لَّا یَلۡبَثُوۡنَ

قریب تھا کہ وہ تمہیں اس زمین سے ۱۶۷ف ڈگا دیں (ہٹا دیں) کہ تمہیں اس سے باہر کردیں اور ایسا ہوتا تو وہ تمہارے

خِلٰفَکَ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّۃَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَکَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَ لَا

پیچھے نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا ۱۶۸ف دستور ان کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے ۱۶۹ف اور

تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِیۡلًا ﴿٪۷۷﴾ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ ع ٨/٧

تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک ۱۷۰ف

وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا ﴿۷۸﴾ وَ مِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ

اور صبح کا قرآن ۱۷۱ف بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ۱۷۲ف اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد

۱۶۴ف شانِ نزول: (قبیلہ) ثقیف کا ایک وفد سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کرلیں تو ہم آپ کی بیعت کرلیں: ایک تو یہ کہ نماز میں جھکیں گے نہیں یعنی رکوع سجدہ نہ کریں گے۔ دوسری یہ کہ ہم اپنے بت اپنے ہاتھوں سے نہ توڑیں گے۔ تیسرے یہ کہ لات کو پوجیں گے تو نہیں مگر ایک سال اس سے نفع اٹھالیں کہ اس کے پوجنے والے جو نذریں چڑھاوے لائیں اس کو وصول کرلیں۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اس دین میں کچھ بھلائی نہیں جس میں رکوع سجدہ نہ ہو اور بتوں کو توڑنے کی بابت تمہاری مرضی اور لات وعزّیٰ سے فائدہ اٹھانے کی اجازت میں ہرگز نہ دوں گا۔ وہ کہنے لگے: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم چاہتے یہ ہیں کہ آپ کی طرف سے ہمیں ایسا اعزاز ملے جو دوسروں کو نہ ملا ہوتا کہ ہم فخر کرسکیں، اس میں اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ عرب شکایت کریں گے تو آپ ان سے کہہ دیجئے گا کہ اللہ کا حکم ہی ایسا تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۶۵ف معصوم کرکے ۱۶۶ف کے عذاب ۱۶۷ف یعنی عرب سے۔ شانِ نزول: مشرکین نے اتفاق کرکے چاہا کہ سب مل کر سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سرزمینِ عرب سے باہر کردیں لیکن اللہ تعالٰی نے ان کا یہ ارادہ پورا نہ ہونے دیا اور ان کی یہ مراد بر نہ آئی، اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن) ۱۶۸ف اور جلد ہلاک کردیے جاتے۔ ۱۶۹ف یعنی جس قوم نے اپنے درمیان سے اپنے رسول کو نکالا ان کے لیے سنّتِ الٰہی یہی رہی کہ انہیں ہلاک کردیا۔ ۱۷۰ف اس میں ظہر سے عشا تک کی چار نمازیں آگئیں۔ ۱۷۱ف اس سے نمازِ فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لیے فرمایا گیا کہ قراءت ایک رکن ہے اور جز سے کُل تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں نماز کو رکوع وسجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ مسئلہ: اس سے معلوم

بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلْ رَّبِّ

کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے ف۱۷۳ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں ف۱۷۴ اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب

اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ

مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا ف۱۷۵ اور مجھے

لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ

اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے ف۱۷۶ اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا ف۱۷۷ بے شک

الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ

باطل کو مٹنا ہی تھا ف۱۷۸ اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز ف۱۷۹ جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى

ہے ف۱۸۰ اور اس سے ظالموں کو ف۱۸۱ نقصان ہی بڑھتا ہے اور جب ہم آدمی پر

ہوا کہ قراءت نماز کا رکن ہے۔ ف۱۷۲ یعنی نمازِ فجر میں رات کے فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں اور دن کے فرشتے بھی آجاتے ہیں۔ ف۱۷۳ تہجد: نماز کے لیے نیند کو چھوڑنے یا بعد عشا سونے کے بعد جو نماز پڑھی جائے اس کو کہتے ہیں۔ نمازِ تہجد کی حدیث شریف میں بہت فضیلتیں آئی ہیں، نمازِ تہجد سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر فرض تھی، جمہور کا یہی قول ہے حضور کی امت کے لیے یہ نماز سنّت ہے۔ مسئلہ: تہجد کی کم سے کم دو ۲ رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں اور سنّت یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں۔ مسئلہ: اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا تو شب کے تین حصے کرلے درمیانی تہائی میں تہجد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے آدھی رات عبادت کرے تو نصفِ اَخیر افضل ہے۔ مسئلہ: جو شخص نمازِ تہجد کا عادی ہو اس کے لیے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے۔ (ردالمحتار) ف۱۷۴ اور مقامِ محمود مقامِ شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور کی حمد کریں گے، اسی پر جمہور ہیں۔ ف۱۷۵ جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں خواہ وہ کوئی مکان ہو یا منصب ہو یا کام۔ بعض مفسرین نے کہا: مراد یہ ہے کہ مجھے قبر میں اپنی رضا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور وقتِ بعثت عزت و کرامت کے ساتھ باہر لا۔ بعض نے کہا: معنی یہ ہیں کہ مجھے اپنی طاعت میں صدق کے ساتھ داخل کر اور اپنے مناہی (ممنوع کاموں) سے صدق کے ساتھ خارج فرما اور اس کے معنی میں ایک قول یہ بھی ہے کہ منصبِ نبوت میں مجھے صدق کے ساتھ داخل کر اور صدق کے ساتھ دنیا سے رخصت کے وقت نبوت کے حقوقِ واجبہ سے عہدہ برآ فرما۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ مجھے مدینہ طیبہ میں پسندیدہ داخلہ عنایت کر اور مکہ مکرمہ سے میرا خروج صدق کے ساتھ کر کہ اس سے میرا دل غمگین نہ ہو، مگر یہ توجیہ اس صورت میں صحیح ہوسکتی ہے جبکہ یہ آیت مَدَنی نہ ہو جیسا کہ علاّمہ سُیُوطی نے ''قِیلَ'' فرما کر اس آیت کے مدنی ہونے کا قول ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا۔ ف۱۷۶ وہ قوت عطا فرما جس سے میں تیرے دشمنوں پر غالب ہوں اور وہ حجت جس سے میں ہر مخالف پر فتح پاؤں اور وہ غلبۂ ظاہرہ جس سے میں تیرے دین کو تقویت دوں، یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب سے ان کے دین کو غالب کرنے اور انہیں دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا۔ ف۱۷۷ یعنی اسلام آیا اور کفر مٹ گیا یا قرآن آیا اور شیطان ہلاک ہوا۔ ف۱۷۸ کیونکہ اگرچہ باطل کو کسی وقت میں دولت وصولت (رُعب و دبدبہ) حاصل ہو مگر اس کو پائیداری نہیں، اس کا انجام بربادی و خواری ہے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم روزِ فتح مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کعبہ مقدسہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب کئے ہوئے تھے جن کو لوہے اور رانگ (قلعی دھات) سے جوڑ کر مضبوط کیا گیا تھا، سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں ایک لکڑی تھی حضور یہ آیت پڑھ کر اس لکڑی سے جس بت کی طرف اشارہ فرماتے جاتے تھے وہ گرتا جاتا تھا۔ ف۱۷۹ سورتیں اور آیتیں ف۱۸۰ کہ اس سے امراضِ ظاہرہ اور باطنہ، ضلالت و جہالت وغیرہ دور ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی صحت حاصل ہوتی ہے، اعتقاداتِ باطلہ و اخلاقِ رذیلہ (غلط عقیدے اور بُرے اخلاق) دفع ہوتے ہیں اور عقائدِ حقہ و معارفِ الٰہیہ و صفاتِ حمیدہ و اخلاقِ فاضلہ (صحیح عقیدے، اللہ تعالٰی کی معرفت و پہچان، بہترین صفات اور

الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ یَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ
احسان کرتے ہیں ۱۸۲ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے ۱۸۳ اور جب اسے برائی پہنچے ۱۸۴ تو ناامید ہوجاتا ہے ۱۸۵ تم فرماؤ

كُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِیْلًا ﴿۸۴﴾ وَ ع ٧
سب اپنے کینڈے (انداز) پر کام کرتے ہیں ۱۸۶ تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ راہ پر ہے اور

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ
تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا

اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَىِٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ
مگر تھوڑا ۱۸۷ اور اگر ہم چاہتے تو یہ وحی جو ہم نے تمہاری طرف کی اسے لے جاتے ۱۸۸ پھر تم کوئی نہ پاتے کہ

لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾ ۙ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ
تمہارے لئے ہمارے حضور اس پر وکالت کرتا مگر تمہارے رب کی رحمت ۱۸۹ بے شک تم پر اس کا

عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا
بڑا فضل ہے ۱۹۰ تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہوجائیں کہ ۱۹۱ اس قرآن

زبردست اخلاق) حاصل ہوتے ہیں کیونکہ یہ کتاب مجید ایسے علوم ودلائل پر مشتمل ہے جو وہمانی وشیطانی ظلمتوں کو اپنے انوار سے نیست ونابود کردیتے ہیں اور اس کا ایک ایک حرف برکات کا گنجینہ ہے جس سے جسمانی امراض اور آسیب دور ہوتے ہیں۔ ۱۸۱ یعنی کافروں کو جو اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ ۱۸۲ یعنی کافر پر کہ اس کو صحت اور وسعت عطا فرماتے ہیں تو وہ ہمارے ذکر ودعا اور طاعت وادائے شکر سے۔ ۱۸۳ یعنی تکبر کرتا ہے۔ ۱۸۴ کوئی شدت وضرر (تکلیف ونقصان) اور کوئی فقر وحادثہ (مفلسی وصدمہ) تو تضرُّع وزاری سے (گڑگڑاتے اور روتے ہوئے) دعائیں کرتا ہے اور ان دعاؤں کے قبول کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ ۱۸۵ مومن کو ایسا نہ چاہئے اگر اجابتِ دعا میں تاخیر ہو تو وہ مایوس نہ ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے۔ ۱۸۶ ہم اپنے طریقہ پر تم اپنے طریقہ پر جس کا جوہر ذات، شریف وطاہر ہے، اس سے افعالِ جمیلہ واخلاقِ پاکیزہ صادر ہوتے ہیں اور جس کا نفس خبیث ہے اس سے افعالِ خبیثہ رَدِیَّہ سرزد ہوتے ہیں۔ ۱۸۷ قریش مشورہ کے لیے جمع ہوئے اور ان میں باہم گفتگو یہ ہوئی کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم میں رہے اور کبھی ہم نے ان کو صدق وامانت میں کمزور نہ پایا کبھی ان پر تہمت لگانے کا موقع ہاتھ نہ آیا، اب انہوں نے نبوت کا دعویٰ کردیا تو ان کی سیرت اور ان کے چال چلن پر کوئی عیب لگانا تو ممکن نہیں ہے، یہود سے پوچھنا چاہئے کہ ایسی حالت میں کیا کیا جائے؟ اس مطلب کے لیے ایک جماعت یہود کے پاس بھیجی گئی یہود نے کہا کہ ان سے تین سوال کرو اگر تینوں کے جواب نہ دیں تو وہ نبی نہیں اور اگر تینوں کا جواب دے دیں جب بھی نبی نہیں اور اگر دو کا جواب دے دیں ایک کا جواب نہ دیں تو وہ سچے نبی ہیں، وہ تین سوال یہ ہیں: اصحابِ کہف کا واقعہ، ذوالقرنین کا واقعہ اور روح کا حال؟ چنانچہ قریش نے حضور سے یہ سوال کئے۔ آپ نے اصحابِ کہف اور ذوالقرنین کے واقعات تو مفصل بیان فرمادیے اور روح کا معاملہ اِبہام میں رکھا (یعنی پوشیدہ رکھا) جیسا کہ توریت میں مُبْہَم رکھا گیا تھا۔ قریش یہ سوال کرکے نادم ہوئے۔ اس میں اختلاف ہے کہ سوال حقیقتِ روح سے تھا یا اس کی مخلوقیت سے۔ جواب دونوں کا ہوگیا اور آیت میں یہ بھی بتادیا گیا کہ مخلوق کا علم علمِ الٰہی کے سامنے قلیل ہے اگرچہ "مَاۤ اُوْتِیْتُمْ" کا خطاب یہود کے ساتھ خاص ہو۔ ۱۸۸ یعنی قرآن کریم کو سینوں اور صحیفوں سے محو کردیتے (مٹادیتے) اور اس کا کوئی اثر باقی نہ چھوڑتے۔ ۱۸۹ کہ قیامت تک اس کو باقی رکھا اور ہر تَغَیُّر وتَبَدُّل سے محفوظ فرمایا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قرآن پاک خوب پڑھو! اس سے پہلے کہ قرآن پاک اٹھالیا جائے کیونکہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قرآن پاک نہ اٹھایا جائے۔ ۱۹۰ کہ اس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا اور اس کو باقی ومحفوظ رکھا اور آپ کو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتَم النَّبِیّٖن کیا اور مقامِ محمود عطا فرمایا۔ ۱۹۱ بلاغت اور حسنِ نظم وترتیب اور علومِ غیبیہ ومعارفِ الٰہیہ میں سے کسی کمال میں۔

بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا

ظَهِیْرًا ﴿۸۸﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ٘ فَاَبٰۤی

مددگار ہو ف۱۹۲ اور بے شک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مَثَل (مثالیں) طرح طرح بیان فرمائی تو اکثر

اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ

آدمیوں نے نہ مانا مگر ناشکر کرنا ف۱۹۳ اور بولے کہ ہم ہرگز تم پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لئے

الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ۙ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ

زمین سے کوئی چشمہ بہا دو ف۱۹۴ یا تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم اس کے اندر

ف۱۹۲ شانِ نزول: مشرکین نے کہا تھا کہ ہم چاہیں تو اس قرآن کی مثل بنالیں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی تکذیب کی کہ خالق کے کلام کے مثل مخلوق کا کلام ہو ہی نہیں سکتا اگر وہ سب باہم مل کر کوشش کریں جب بھی ممکن نہیں کہ اس کلام کے مثل لاسکیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا تمام کفار عاجز ہوئے اور انہیں رسوائی اٹھانا پڑی اور وہ ایک سطر بھی قرآن کریم کے مقابل بنا کر پیش نہ کرسکے۔ ف۱۹۳ اور حق سے منکر ہونا اختیار کیا۔ ف۱۹۴ شانِ نزول: جب قرآن کریم کا اعجاز (معجزہ) خوب ظاہر ہوچکا اور معجزاتِ واضحات نے حجت قائم کردی اور کفار کے لیے کوئی جائے عذر باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لیے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے۔ مروی ہے کہ کفارِ قریش کے سردار کعبہ معظّمہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلوایا۔ حضور تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ آج گفتگو کرکے آپ سے معاملہ طے کرلیں تاکہ ہم پھر آپ کے حق میں معذور سمجھے جائیں، عرب میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی قوم پر وہ شدائد کئے ہوں جو آپ نے کئے ہیں، آپ نے ہمارے باپ دادا کو برا کہا، ہمارے دین کو عیب لگائے، ہمارے دانش مندوں کو کم عقل ٹھہرایا، معبودوں کی توہین کی، جماعت متفرق کردی، کوئی برائی اٹھا نہ رکھی، اس سے تمہاری غرض کیا ہے؟ اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لیے اتنا مال جمع کردیں کہ ہماری قوم میں تم سب سے زیادہ مالدار ہوجاؤ، اگر اعزاز چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنالیں، اگر ملک وسلطنت چاہتے ہو تو ہم تمہیں بادشاہ تسلیم کرلیں، یہ سب باتیں کرنے کیلئے ہم تیار ہیں اور اگر تمہیں کوئی دماغی بیماری ہوگئی ہے یا کوئی خَلِش (چبھن ودرد) ہوگیا ہے تو ہم تمہارا علاج کریں اور اس میں جس قدر خرچ ہو اٹھائیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے کوئی بات نہیں اور میں مال وسلطنت وسرداری کسی چیز کا طلبگار نہیں، واقعہ صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا اور مجھ پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور حکم دیا کہ میں تمہیں اس کے ماننے پر اللہ کی رضا اور نعمتِ آخرت کی بشارت دوں اور انکار کرنے پر عذابِ الٰہی کا خوف دلاؤں، میں نے تمہیں اپنے رب کا پیام پہنچایا اگر تم اسے قبول کرو تو یہ تمہارے لیے دنیا وآخرت کی خوش نصیبی ہے اور نہ مانو تو میں صبر کروں گا اور اللہ کے فیصلہ کا انتظار کروں گا۔ اس پر ان لوگوں نے کہا: اے محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اگر آپ ہمارے معروضات (پیشکش) کو قبول نہیں کرتے ہیں تو ان پہاڑوں کو ہٹا دیجئے اور میدان صاف نکال دیجئے اور نہریں جاری کردیجئے اور ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کردیجئے ہم ان سے پوچھ دیکھیں کہ آپ جو فرماتے ہیں کیا یہ سچ ہے؟ اگر وہ کہہ دیں گے تو ہم مان لیں گے۔ حضور نے فرمایا: میں ان باتوں کے لیے نہیں بھیجا گیا جو پہنچانے کے لیے میں بھیجا گیا تھا وہ میں نے پہنچادیا اگر تم مانو تمہارا نصیب نہ مانو تو میں خدائی فیصلہ کا انتظار کروں گا۔ کفار نے کہا: پھر آپ اپنے رب سے عرض کرکے ایک فرشتہ بلوا لیجئے جو آپ کی تصدیق کرے اور اپنے لیے باغ اور محل اور سونے چاندی کے خزانے طلب کیجئے۔ فرمایا کہ میں اس لیے نہیں بھیجا گیا، میں بشیر ونذیر (خوشخبری دینے اور ڈرسنانے والا) بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اس پر کہنے لگے: تو ہم پر آسمان گروا دیجئے اور بعضے ان میں سے یہ بولے کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لائیں۔ اس پر سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مجلس سے اٹھ آئے اور عبدُاللہ بن اُمَیَّہ آپ کے ساتھ اٹھا اور آپ سے کہنے لگا: خدا کی قسم! میں کبھی آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک تم سیڑھی لگا کر آسمان پر نہ چڑھو اور میری نظروں کے سامنے وہاں سے ایک کتاب اور فرشتوں کی ایک جماعت لے کر نہ آؤ اور خدا کی قسم! اگر یہ بھی کرو تو میں سمجھتا ہوں کہ میں پھر بھی نہ مانوں گا۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ لوگ اس قدر ضد اور عناد میں ہیں اور ان کی حق دشمنی حد سے گزر گئی ہے تو آپ کو ان کی حالت پر رنج ہوا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا ۙ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا
بہتی نہریں رواں کرو یا تم ہم پر آسمان گرا دو جیسا تم نے کہا ہے

كِسَفًا اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ قَبِیْلًا ۙ﴿۹۲﴾ اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ
ٹکڑے ٹکڑے یا اللہ اور فرشتوں کو ضامن لے آؤ ف۱۹۵ یا تمہارے لئے طلائی (سونے کا) گھر ہو

اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِ ؕ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا
یا تم آسمان میں چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو

نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ ع وَ مَا مَنَعَ ۱۰ ع ۹ ۱۰
جو ہم پڑھیں تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا ف۱۹۶ اور کس بات نے

النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا
لوگوں کو ایمان لانے سے روکا جب ان کے پاس ہدایت آئی مگر اسی نے کہ بولے کیا اللہ نے آدمی کو رسول

رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓىٕكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَىٕنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا
بنا کر بھیجا ف۱۹۷ تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے ہوتے ف۱۹۸ چین (اطمینان) سے چلتے تو ان پر

عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ
ہم رسول بھی فرشتہ اتارتے ف۱۹۹ تم فرماؤ اللہ بس ہے گواہ میرے

بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾ وَ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ
تمہارے درمیان ف۲۰۰ بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتا دیکھتا ہے اور جسے اللہ راہ دے وہی

الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ نَحْشُرُهُمْ
راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے ف۲۰۱ تو ان کے لئے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ پاؤ گے ف۲۰۲ اور ہم انھیں

ف۱۹۵ جو ہمارے سامنے تمہارے صدق (سچا ہونے) کی گواہی دیں۔ ف۱۹۶ میرا کام اللہ کا پیام پہنچا دینا ہے، وہ میں نے پہنچا دیا، اب جس قدر معجزات و آیات یقین واطمینان کے لیے درکار ہیں ان سے بہت زیادہ میرا پروردگار ظاہر فرما چکا، حجت ختم ہوگئی، اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار کرنے اور آیاتِ الٰہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔ ف۱۹۷ رسولوں کو بشر ہی جانتے رہے اور ان کے منصبِ نبوت اور اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے مُقِرّ اور مُعترِف (اقرار و اعتراف کرنے والے) نہ ہوئے یہی ان کے کفر کی اصل تھی اور اسی لیے وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا، اس پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے حبیب! ان سے ف۱۹۸ وہی اس میں بستے ف۱۹۹ کیونکہ وہ ان کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو ان کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے۔ ف۲۰۰ میرے صدق و ادائے فرضِ رسالت اور تمہارے کِذب و عداوت پر ف۲۰۱ اور توفیق نہ دے ف۲۰۲ جو انہیں ہدایت کریں۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا

قیامت کے دن ان کے منہ کے بل ف۲۰۳ اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے ف۲۰۴ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی

النصف

خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ قَالُوْۤا

بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے یہ ان کی سزا ہے اس پر کہ انھوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور بولے

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَ لَمْ

کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو کیا سچ مچ ہم نئے بن کر اٹھائے جائیں گے اور کیا

يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ

وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۲۰۵ ان لوگوں کی مثل بنا

مِثْلَهُمْ وَ جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾

سکتا ہے ف۲۰۶ اور اس نے ان کے لئے ف۲۰۷ ایک میعاد ٹھہرا رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالم نہیں مانتے بے ناشکری کئے ف۲۰۸

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ

تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے ف۲۰۹ تو انھیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ

ع ۱۱/۷ الْاِنْفَاقِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ

نہ ہوجائیں اور آدمی بڑا کنجوس ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو نو روشن

بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ

نشانیاں دیں ف۲۱۰ تو بنی اسرائیل سے پوچھو جب وہ ف۲۱۱ ان کے پاس آیا تو اس سے فرعون نے کہا اے موسیٰ میرے خیال

يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ

میں تو تم پر جادو ہوا ف۲۱۲ کہا یقیناً تو خوب جانتا ہے ف۲۱۳ کہ انھیں نہ اتارا مگر

ف۲۰۳ گھسٹتا ف۲۰۴ جیسے وہ دنیا میں حق کے دیکھنے بولنے اور سننے سے اندھے، گونگے، بہرے بنے رہے، ایسے ہی اٹھائے جائیں گے۔ ف۲۰۵ ایسے عظیم و وسیع وہ ف۲۰۶ یہ اس کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں ف۲۰۷ عذاب کی یا موت و بعث کی ف۲۰۸ باوجود دلیلِ واضح اور حجت قائم ہونے کے ف۲۰۹ جن کی کچھ انتہا نہیں ف۲۱۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وہ نو نشانیاں یہ ہیں: عصا، ید بیضا، وہ عقدہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک میں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو حل فرمایا اور دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا، طوفان، ٹیڑی (ٹڈی دل)، گھن، مینڈک، خون۔ ان میں سے چھ آخر کا مفصل بیان نویں پارے کے چھٹے رکوع میں گزر چکا۔

ف۲۱۱ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ ف۲۱۲ یعنی معاذاللہ جادو کے اثر سے تمہاری عقل بجا (دُرست) نہ رہی یا ''مسحور'' ساحر کے معنی میں ہے اور مطلب یہ ہے کہ یہ عجائب جو آپ دکھلاتے ہیں یہ جادو کے کرشمہ ہیں، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۲۱۳ اے فرعون معانِد! (دشمنی رکھنے والے)۔

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ بَصَآئِرَ ۚ وَ اِنِّیۡ لَاَظُنُّكَ یٰفِرۡعَوۡنُ مَثۡبُوۡرًا ﴿۱۰۲﴾

آسمانوں اور زمین کے مالک نے دل کی آنکھیں کھولنے والیاں ف۲۱۴ اور میرے گمان میں تو اے فرعون تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے ف۲۱۵

فَاَرَادَ اَنۡ یَّسۡتَفِزَّهُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ فَاَغۡرَقۡنٰهُ وَ مَنۡ مَّعَهٗ جَمِیۡعًا ﴿۱۰۳﴾ۙ وَّ

تو اس نے چاہا کہ ان کو ف۲۱۶ زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں سب کو ڈبو دیا ف۲۱۷ اور

قُلۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ لِبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اسۡكُنُوا الۡاَرۡضَ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ

اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا اس زمین میں بسو ف۲۱۸ پھر جب آخرت کا وعدہ آئے

الۡاٰخِرَةِ جِئۡنَا بِكُمۡ لَفِیۡفًا ﴿۱۰۴﴾ؕ وَ بِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَ بِالۡحَقِّ نَزَلَ ؕ وَ مَاۤ

گا ف۲۱۹ ہم تم سب کو گھال میل لے آئیں گے ف۲۲۰ اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کے ساتھ اترا ف۲۲۱ اور

اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿۱۰۵﴾ وَ قُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰهُ لِتَقۡرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ

ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا اور قرآن ہم نے جدا جدا کرکے ف۲۲۲ اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۲۲۳

عَلٰی مُكۡثٍ وَّ نَزَّلۡنٰهُ تَنۡزِیۡلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلۡ اٰمِنُوۡا بِهٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ

اور ہم نے اسے بتدریج رہ رہ کر اتارا ف۲۲۴ تم فرماؤ کہ تم لوگ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ف۲۲۵ بے شک وہ جنہیں

اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهٖۤ اِذَا یُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ یَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ۙ

اس کے اترنے سے پہلے علم ملا ف۲۲۶ جب ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں

وقف لازم

ف۲۱۴ کہ ان آیات سے میرا صدق اور میرا غیر مسحور (جادو کیا ہوا نہ) ہونا اور ان آیات کا خدا کی طرف سے ہونا ظاہر ہے۔ ف۲۱۵ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرعون کے اس قول کا جواب ہے کہ اس نے آپ کو مسحور کہا تھا مگر اس کا قول کذب و باطل تھا جسے وہ خود بھی جانتا تھا مگر اس کے عناد نے اس سے کہلایا اور آپ کا ارشاد حق و صحیح۔ چنانچہ ویسا ہی واقع ہوا۔ ف۲۱۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو مصر کی ف۲۱۷ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو ہم نے سلامتی عطا فرمائی۔ ف۲۱۸ یعنی زمینِ مصر و شام میں۔ (خازن و قرطبی) ف۲۱۹ یعنی قیامت۔ ف۲۲۰ مُوقِف (میدانِ) قیامت میں پھر سُعَدَاء (سعادت مندوں) اور اَشْقِیاء (بدبختوں) کو ایک دوسرے سے ممتاز کردیں گے۔ ف۲۲۱ شیاطین کے خلط (ملنے) سے محفوظ رہا اور کسی تَغیُّر نے اس میں راہ نہ پائی۔ تبیان میں ہے کہ حق سے مراد سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ فائدہ: آیتِ شریفہ کا یہ جملہ ہر ایک بیماری کے لیے عمل مجرب ہے، موضع مرض (مرض کی جگہ) پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کردیا جائے تو باذن اللہ بیماری دور ہوجاتی ہے۔ محمد بن سماک بیمار ہوئے تو ان کے متوسلین (عقیدت مند) قارُورَہ (پیشاب کی شیشی) لے کر ایک نصرانی طبیب کے پاس بغرضِ علاج گئے، راہ میں ایک صاحب ملے، نہایت خوش رو خوش لباس (یعنی ہشاش بشاش چہرے اور صاف ستھرے لباس والے)، ان کے جسم مبارک سے نہایت پاکیزہ خوشبو آرہی تھی، انہوں نے فرمایا: کہاں جاتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا: ابنِ سَمّاک کا قارُورَہ دکھانے کے لیے فلاں طبیب کے پاس جاتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! اللہ کے ولی کے لیے خدا کے دشمن سے مدد چاہتے ہو! قارورہ پھینکو، واپس جاؤ! اور ان سے کہو کہ مقامِ درد پر ہاتھ رکھ کر پڑھو "بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ" یہ فرما کر وہ بزرگ غائب ہوگئے۔ ان صاحبوں نے واپس ہوکر ابنِ سماک سے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے مقامِ درد پر ہاتھ رکھ کر یہ کلمے پڑھے، فوراً آرام ہوگیا اور ابنِ سماک نے فرمایا کہ وہ حضرت خضر تھے علٰی نبینا وعلیہ السلام۔ ف۲۲۲ تیئیس سال کے عرصہ میں ف۲۲۳ تاکہ اس کے مضامین بآسانی سننے والوں کے ذہن نشین ہوتے رہیں۔ ف۲۲۴ حسبِ اقتضائے مصالح و حوادث (یعنی مختلف مصلحتوں اور واقعات کی ضرورت کے پیشِ نظر) ف۲۲۵ اور اپنے لیے نعمتِ آخرت اختیار کرو یا عذابِ جہنم۔

وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿١٠٨﴾ وَيَخِرُّوْنَ

اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا ؀۲۲۷ اور ٹھوڑی

لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿١٠٩﴾ السجدۃ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا

کے بل گرتے ہیں ؀۲۲۸ روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے ؀۲۲۹ تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا

الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں ؀۲۳۰ اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو

وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو ؀۲۳۱ اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا ؀۲۳۲ اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں ؀۲۳۳ اور کمزوری سے کوئی

وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾ ع

اس کا حمایتی نہیں ؀۲۳۴ اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو ؀۲۳۵

اٰیاتھا ۱۱۰ ‏ ۱۸ سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ ۶۹ ‏ رکوعاتھا ۱۲

سورۂ کہف مکیہ ہے، اس میں ۱۱۰ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں

؀۲۲۶ یعنی مؤمنین اہلِ کتاب جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے انتظار و جستجو میں تھے، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے بعد شرفِ اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ زید بن عمرو بن نفیل اور سلمان فارسی اور ابوذر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ؀۲۲۷ جو اس نے اپنی پہلی کتابوں میں فرمایا تھا کہ نبی آخر الزماں محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمائیں گے۔ ؀۲۲۸ اپنے رب کے حضور عجز و نیاز سے نرم دلی سے۔ ؀۲۲۹ مسئلہ: قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے۔ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو خوفِ الٰہی سے روئے۔ ؀۲۳۰ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں ''یا اللہ یا رحمٰن'' فرماتے رہے۔ ابوجہل نے سنا تو کہنے لگا کہ (حضرت) محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور اپنے آپ دو کو پکارتے ہیں اللہ کو اور رحمٰن کو (مَعَاذَ اللہ) اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا اللّٰہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبودِ برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو۔ ؀۲۳۱ یعنی متوسط آواز سے پڑھو جس سے مقتدی بہ آسانی سن لیں۔ شانِ نزول: رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جب اپنے اصحاب کی امامت فرماتے تو قراءت بلند آواز سے فرماتے۔ مشرکین سنتے تو قرآن پاک کو اور اس کے نازل فرمانے والے کو اور جن پر نازل ہوا اُن سب کو گالیاں دیتے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ؀۲۳۲ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا گمان ہے۔ ؀۲۳۳ جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں۔ ؀۲۳۴ یعنی وہ کمزور نہیں کہ اس کو کسی حمایتی اور مددگار کی حاجت ہو۔ ؀۲۳۵ حدیث شریف میں ہے: روزِ قیامت جنت کی طرف سب سے پہلے وہی لوگ بلائے جائیں گے جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ بہترین دعا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰه'' ہے اور بہترین ذکر ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه''۔ (ترمذی) مسلم شریف کی حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے بہت پیارے ہیں ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه، اَللّٰهُ اَكْبَر، سُبْحَانَ اللّٰه، اَلْحَمْدُ لِلّٰه۔'' فائدہ: اس آیت کا نام آیۃُ العِزّ ہے۔ بنی عبد المطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے یہی آیت ''قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ'' سکھائی جاتی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ ﴿١﴾

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے ف۲ پر کتاب اتاری ف۳ اور اس میں اصلاً کجی نہ رکھی (ذرا بھی ٹیڑھا پن نہ رکھا) ف۴

قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَ یُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ

عدل والی کتاب کہ ف۵ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو

یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ﴿٢﴾ مّٰكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ۙ﴿٣﴾

نیک کام کریں بشارت دے کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے

وَّ یُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ﴿٤﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا

اور ان ف۶ کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا اس بارے میں نہ وہ کچھ علم رکھتے ہیں نہ

لِاٰبَآىٕهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا

ان کے باپ دادا ف۷ کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا (بالکل) جھوٹ کہہ

كَذِبًا ﴿٥﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا

رہے ہیں تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر وہ اس بات پر ف۸ ایمان نہ لائیں

الْحَدِیْثِ اَسَفًا ﴿٦﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ

غم سے ف۹ بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ اس پر ہے ف۱۰ کہ انہیں آزمائیں

اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿٧﴾ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ؕ﴿٨﴾ اَمْ

ان میں کس کے کام بہتر ہیں ف۱۱ اور بے شک جو کچھ اس پر ہے ایک دن ہم اسے پٹ پر (چٹیل، بے کار) میدان کر چھوڑیں گے ف۱۲ کیا

ف۱ اس سورت کا نام سورۂ کہف ہے، یہ سورت مکیہ ہے، اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار پانچ سو ستتر کلمے اور چھ ہزار تین سو ساٹھ حرف ہیں۔ ف۲ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ف۳ یعنی قرآنِ پاک جو اس کی بہترین نعمت اور بندوں کے لیے نجات و فلاح کا سبب ہے۔ ف۴ نہ لفظی نہ معنوی نہ اس میں اختلاف نہ تناقض۔ ف۵ کفار کو ف۶ کفار ف۷ خالص جہالت سے یہ بہتان اٹھاتے اور ایسی باطل بات بکتے ہیں۔ ف۸ یعنی قرآن شریف پر۔ ف۹ اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی قلب فرمائی گئی کہ آپ ان بے ایمانوں کے ایمان سے محروم رہنے پر اس قدر رنج و غم نہ کیجئے اور اپنی جان پاک کو اس غم سے ہلاکت میں نہ ڈالیے۔ ف۱۰ وہ خواہ حیوان ہو یا نبات یا معادِن (پہاڑ کی کانیں) یا اَنہار (نہریں)۔ ف۱۱ اور کون زُہد اختیار کرتا اور محرمات و ممنوعات (حرام کردہ اور منع کی ہوئی چیزوں) سے بچتا ہے۔ ف۱۲ اور آباد ہونے کے بعد ویران کردیں گے اور نبات و اَشجار وغیرہ جو چیزیں زینت کی تھیں ان میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا تو دنیا کی ناپائیدار زینت پر شیفتہ نہ ہو۔

حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿٩﴾ اِذْ

تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ف۱۳ ہماری ایک عجیب نشانی تھے جب

اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ

ان جوانوں نے ف۱۴ غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے ف۱۵ اور ہمارے

ف۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ رَقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحابِ کہف ہیں۔ آیت میں ان اصحاب کی نسبت فرمایا کہ وہ ف۱۴ اپنی کافر قوم سے اپنا ایمان بچانے کے لیے ف۱۵ اور ہدایت ونصرت اور رزق ومغفرت اور دشمن سے امن عطا فرما۔ "اصحابِ کہف" قوی ترین قول یہ ہے کہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے نام یہ ہیں: مکسلمینا، یملیخا، مرطونس، بینونس، سارینونس، ذونوانس، کشفیط طنونس اور ان کے کتے کا نام قِطْمِیر ہے۔ خواص: یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے، سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہوتا، کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا، بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے کہیں آگ لگی ہو اور یہ اسماء کپڑے میں لکھ کر ڈال دیئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے، بچے کے رونے، باری کے بخار، دردِ سر، اُمّ الصبیان، خشکی وتری کے سفر میں جان ومال کی حفاظت، عقل کی تیزی، قیدیوں کی آزادی کے لیے یہ اسماء لکھ کر بطریقِ تعویذ بازو میں باندھے جائیں۔ (جمل) واقعہ: حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد اہلِ انجیل کی حالت ابتر ہوگئی، وہ بت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے، ان میں دقیانوس بادشاہ بڑا جابر تھا جو بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اس کو قتل کر ڈالتا، اصحابِ کہف شہر اُفسوس کے شرفاء ومعززین میں سے ایماندار لوگ تھے۔ دقیانوس کے جبر وظلم سے اپنا ایمان بچانے کے لیے بھاگے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوئے، وہاں سو گئے، تین سو برس سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے۔ بادشاہ کو جستجو سے معلوم ہوا کہ وہ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں مر کر رہ جائیں اور وہ ان کی قبر ہوجائے، یہی ان کی سزا ہے۔ عُمّالِ حکومت (حکومتی عہدے داران) میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا گیا وہ نیک آدمی تھا، اس نے ان اصحاب کے نام تعداد پورا واقعہ رانگ (ایک نرم دھات) کی تختی پر کندہ کرا کر تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانے میں بھی محفوظ کرا دی گئی۔ کچھ عرصہ بعد دقیانوس ہلاک ہوا، زمانے گزرے، سلطنتیں بدلیں، تا آنکہ (یہاں تک کہ) ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا، اس کا نام بیدروس تھا جس نے اڑسٹھ سال حکومت کی، پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت آنے کے منکر ہوگئے بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہوگیا اور اس نے گریہ وزاری سے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی یا رب! کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے خَلْق کو مُردوں کے اٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو، اسی زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لیے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اسی غار کو تجویز کیا اور دیوار گرادی دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرانے والے بھاگ گئے۔ اصحابِ کہف بحکمِ الٰہی فرحاں و شاداں (مسرور وخوشحال) اٹھے چہرے شگفتہ، طبیعتیں خوش، زندگی کی تروتازگی موجود، ایک نے دوسرے کو سلام کیا نماز کے لیے کھڑے ہوگئے فارغ ہو کر یملیخا سے کہا کہ آپ جائیے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لائیے اور یہ خبر بھی لائیے کہ دقیانوس کا ہم لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے؟ وہ بازار گئے اور شہرِ پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی نئے نئے لوگ پائے انہیں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نام کی قسم کھاتے سنا تعجب ہوا یہ کیا معاملہ ہے؟ کل تو کوئی شخص اپنا ایمان ظاہر نہیں کر سکتا تھا، حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نام لینے سے قتل کر دیا جاتا تھا، آج اسلامی علامتیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں، لوگ بے خوف وخطر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نام کی قسم کھاتے ہیں پھر آپ نان پُز (نان بائی) کی دوکان پر گئے، کھانا خریدنے کے لیے اس کو دقیانوسی سکہ کا روپیہ دیا، جس کا چلن صدیوں سے موقوف ہوگیا تھا اور اس کا دیکھنے والا کوئی بھی باقی نہ رہا تھا۔ بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آگیا ہے، انہیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا، اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: خزانہ کہیں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے۔ حاکم نے کہا: یہ بات کسی طرح قابلِ یقین نہیں، اس میں جو سَنَہ (سن) موجود ہے وہ تین سو برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں، ہم لوگ بوڑھے ہیں، ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ (معاملہ) حل ہوجائے گا یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال وخیال میں ہے؟ حاکم نے کہا کہ آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں، سیکڑوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا: کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں، میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہیں، چلو! میں تمہیں ان سے ملا دوں حاکم اور شہر کے عمائد (معززین) اور ایک خَلْقِ کثیر ان کے ہمراہ سرِ غار پہنچے، اصحابِ کہف یملیخا کے انتظار میں تھے، کثیر لوگوں کے آنے کی آواز اور کھٹکے سن کر سمجھے کہ یملیخا پکڑے گئے اور دقیانوسی فوج ہماری جستجو میں آرہی ہے اللہ کی حمد اور شکر بجالانے لگے، اتنے میں یہ لوگ پہنچے،

لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ

کام میں ہمارے لئے راہ یابی (راہ پانے) کے سامان کر تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی برس

عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ ع ۱۲/۱۳

تھپکا وا۱٦ پھر ہم نے انہیں جگایا کہ دیکھیں وا۱۷ دو گروہوں میں کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ

ہم ان کا ٹھیک حال تمہیں سنائیں وہ کچھ جوان تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور

زِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿ۖ۱۳﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ

ہم نے ان کو ہدایت بڑھائی اور ہم نے ان کے دلوں کی ڈھارس بندھائی جب وا۱۸ کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب وہ ہے جو

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا

آسمان اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی معبود کو نہ پوجیں گے ایسا ہو تو ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی

شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَاۤءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ

بات کہی یہ جو ہماری قوم ہے اس نے اللہ کے سوا خدا بنا رکھے ہیں کیوں نہیں لاتے

عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿ؕ۱۵﴾ وَاِذِ

ان پر کوئی روشن سند تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے وا۱۹ اور جب

یملیخا نے تمام قصہ سنایا ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم بحکمِ الٰہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اس لیے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لیے بعدِ موت زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں حاکم سرِ غار پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو تختی برآمد ہوئی، اس تختی میں ان اصحاب کے اسماء اور ان کے کتے کا نام لکھا تھا، یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لیے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزین ہوئی۔ دقیانوس نے خبر پا کر ایک دیوار سے انہیں غار میں بند کر دینے کا حکم دیا۔ ہم یہ حال اس لیے لکھتے ہیں کہ جب کبھی غار کھلے تو لوگ حال پر مطلع ہو جائیں، یہ لوح پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ کی حمد و ثنا بجالائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرمادی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ حاکم نے اپنے بادشاہ بیدروس کو واقعہ کی اطلاع دی وہ امراء و عمائد کو لے کر حاضر ہوا اور سجدۂ شکرِ الٰہی بجالایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی۔ اصحابِ کہف نے بادشاہ سے معانقہ کیا اور فرمایا ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں والسلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ، اللہ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن وانس کے شر سے بچائے بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنی خوابگاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروفِ خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی۔ بادشاہ نے سال (نامی ایک درخت) کے صندوق میں ان کے اجساد (جسموں) کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رُعب (جلال وشان وشوکت) سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔ بادشاہ نے سرِ غار (غار کے سرے پر) مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک سُرُور (خوشی) کا دن معین کیا، ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں۔ (خازن وغیرہ) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ صالحین میں عرس کا معمول قدیم (پہلے) سے ہے۔ وا۱٦ یعنی انہیں ایسی نیند سلا دیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کر سکے۔ وا۱۷ کہ اصحابِ کہف کے وا۱۸ دقیانوس بادشاہ کے سامنے وا۱۹ اور اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہرائے پھر انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا۔

اِعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ

تم ان سے اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہوجاؤ تو غار میں پناہ لو تمہارا رب تمہارے لئے

مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا

اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنا دے گا اور اے محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ جب

طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ

نکلتا ہے تو ان کے غار سے دہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو انہیں بائیں طرف

الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ

کترا جاتا ہے ف۲۰ حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں ف۲۱ یہ اللہ کی نشانیوں سے ہے جسے اللہ راہ دے تو وہی

الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع وَ تَحْسَبُهُمْ ۲ ع ۵ ۱۴

راہ پر اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے اور تم انہیں

اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ كَلْبُهُمْ

جاگتا سمجھو ف۲۲ اور وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں ف۲۳ اور ان کا کتا

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا

اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر ف۲۴ اے سننے والے اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے

وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ

اور ان سے ہیبت میں بھر جائے ف۲۵ اور یونہی ہم نے ان کو جگایا ف۲۶ کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں ف۲۷ ان میں

قَآىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ

ایک کہنے والا بولا ف۲۸ تم یہاں کتنی دیر رہے کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم ف۲۹ دوسرے بولے تمہارا رب

ف۲۰ یعنی ان پر تمام دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انہیں نہیں پہنچتی ف۲۱ اور تازہ ہوائیں ان کو پہنچتی ہیں۔ ف۲۲ کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں۔ ف۲۳ سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو ف۲۴ جب وہ کروٹ لیتے ہیں وہ بھی کروٹ بدلتا ہے۔ فائدہ: تفسیر ثعلبی میں ہے کہ جو کوئی ان کلمات "وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ" کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے کتے کے ضرر سے امن میں رہے۔ ف۲۵ اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا۔ حضرت معاویہ (رضی اللہ تعالی عنہ) جنگِ روم کے وقت کہف کی طرف گزرے تو انہوں نے اصحابِ کہف پر داخل ہونا چاہا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے انہیں منع کیا اور یہ آیت پڑھی پھر ایک جماعت حضرت امیر معاویہ کے حکم سے داخل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا چلائی کہ سب جل گئے۔ ف۲۶ ایک مُدّتِ دراز کے بعد ف۲۷ اور اللہ تعالیٰ کی قدرتِ عظیمہ دیکھ کر ان کا یقین زیادہ ہو اور وہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ ف۲۸ یعنی مکسلمینا جو ان میں سب سے بڑے اور ان کے سردار ہیں۔ ف۲۹ کیونکہ وہ غار میں طلوعِ آفتاب کے وقت داخل ہوئے تھے اور جب اٹھے تو آفتاب قریب غروب تھا اس سے

اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ

خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے ف۳۰ تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر ف۳۱ شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ

اَیُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْیَتَلَطَّفْ وَلَا یُشْعِرَنَّ بِكُمْ

وہاں کون سا کھانا زیادہ ستھرا ہے ف۳۲ کہ تمہارے لیے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہیے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع

اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ

نہ دے بے شک اگر وہ تمہیں جان لیں گے تو تمہیں پتھراؤ کریں گے ف۳۳ یا اپنے دین ف۳۴ میں پھیر لیں گے

وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ لِیَعْلَمُوْٓا اَنَّ

اور ایسا ہوا تو تمہارا کبھی بھلا نہ ہوگا اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کردی ف۳۵ کہ لوگ جان لیں ف۳۶ کہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا ۚۖ اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ

اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم

اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ

جھگڑنے لگے ف۳۷ تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو

غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ

اس کام میں غالب رہے تھے ف۳۸ قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے ف۳۹ اب کہیں گے ف۴۰ کہ وہ تین ہیں

رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ ۚ وَ

چوتھا ان کا کتا اور کچھ کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا بے دیکھے الاؤ تکا (بے تکی) بات ف۴۱ اور

انہوں نے گمان کیا کہ یہ وہی دن ہے۔ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ اجتہاد جائز اور ظنِ غالب کی بنا پر قول کرنا درست ہے۔ ف۳۰ انہیں یا تو الہام سے معلوم ہوا کہ مدت دراز گزر چکی یا انہیں کچھ ایسے دلائل وقرائن ملے جیسے کہ بالوں اور ناخنوں کا بڑھ جانا۔ جس سے انہوں نے یہ خیال کیا کہ عرصہ بہت گزر چکا۔ ف۳۱ یعنی دقیانوسی سکہ کے روپے جو گھر سے لے کر آئے تھے اور سوتے وقت اپنے سرہانے رکھ لیے تھے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقۂ توکل کے خلاف نہیں ہے چاہئے کہ بھروسہ اللہ پر رکھے۔ ف۳۲ اور اس میں کوئی شبہ حرمت نہیں۔ ف۳۳ اور بری طرح قتل کریں گے۔ ف۳۴ یعنی جبر وستم سے کفری ملت ف۳۵ لوگوں کو دقیانوس کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد۔ ف۳۶ اور بیدروس کی قوم میں جو لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں انہیں معلوم ہو جائے۔ ف۳۷ یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں۔ ف۳۸ یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی۔ ف۳۹ جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں۔ (مدارک) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہلِ ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لیے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصولِ برکت کے لیے جایا کرتے ہیں اور اسی لیے قبروں کی زیارت سنت اور موجبِ ثواب ہے۔ ف۴۰ نصرانی جیسا کہ ان میں سے سید اور عاقب نے کہا ف۴۱ جو بے جانے کہہ دی کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی۔

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بانّ التاء بعد الیاء من النصف الاول و اللام الثانیة من النصف الاخیر ۱۲

یَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ

کچھ کہیں گے سات ہیں ف۴۲ اور آٹھواں ان کا کتا تم فرماؤ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے ف۴۳ انہیں نہیں جانتے

اِلَّا قَلِیْلٌ ۫ۙ فَلَا تُمَارِ فِیْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّ لَا تَسْتَفْتِ فِیْهِمْ مِّنْهُمْ

مگر تھوڑے ف۴۴ تو ان کے بارے میں ف۴۵ بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو ظاہر ہو چکی ف۴۶ اور ان کے ف۴۷ بارے میں کسی کتابی سے

اَحَدًا ۠ ﴿۲۲﴾ وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۙ﴿۲۳﴾ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ ع ۳ ۵ ۱۵

کچھ نہ پوچھو اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کردوں گا مگر یہ کہ اللہ

اللّٰهُ ؗ وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ

چاہے ف۴۸ اور اپنے رب کی یاد کر جب تو بھول جائے ف۴۹ اور یوں کہو کہ قریب ہے میرا رب مجھے اس ف۵۰ سے نزدیک تر

مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَ لَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَ ازْدَادُوْا

راستی (ہدایت) کی راہ دکھائے ف۵۱ اور وہ اپنے غار میں تین سو برس ٹھہرے

تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ

نو اوپر ف۵۲ تم فرماؤ اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے ف۵۳ اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے سب غیب وہ کیا ہی

ف۴۲ اور یہ کہنے والے مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو ثابت رکھا کیونکہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے علم حاصل کر کے کہا۔ ف۴۳ کیونکہ جہانوں کی تفاصیل اور کائناتِ ماضیہ ومستقبلہ کا علم اللہ ہی کو ہے یا جس کو وہ عطا فرمائے۔ ف۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں انہیں قلیل میں سے ہوں جن کا آیت میں استثناء فرمایا۔ ف۴۵ اہلِ کتاب سے ف۴۶ اور قرآن میں نازل فرمادی گئی آپ اتنے ہی پر اکتفا کریں اس معاملہ میں یہود کے جہل کا اظہار کرنے کے درپے نہ ہوں۔ ف۴۷ یعنی اصحابِ کہف کے ف۴۸ یعنی جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ ان شآء اللہ ایسا کروں گا، بغیر ان شآء اللہ کے نہ کہے۔ شانِ نزول: اہلِ مکہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب اصحابِ کہف کا حال دریافت کیا تھا تو حضور نے فرمایا: کل بتاؤں گا اور ان شآء اللہ نہیں فرمایا تھا کئی روز وحی نہیں آئی پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴۹ یعنی ان شآء اللہ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لے۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تک اس مجلس میں رہے۔ اس آیت کی تفسیروں میں کئی قول ہیں؛ بعض مفسرین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اگر کسی نماز کو بھول گیا تو یاد آتے ہی ادا کرے۔ (بخاری ومسلم) بعض عارفین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اپنے رب کو یاد کر جب تو اپنے آپ کو بھول جائے۔ کیونکہ ذکر کا کمال یہی ہے کہ ذاکر (ذکر کرنے والا) مذکور (ذکر کئے جانے والے) میں فنا ہو جائے:

ذکرو ذاکر محو گردد بالتمام　　　جملگی مذکور ماند والسلام

(ترجمہ: ذکر اور ذاکر دونوں مذکور کی ذات میں اس طرح فنا ہو جائیں کہ صرف مذکور ہی باقی رہ جائے)

ف۵۰ واقعہ اصحابِ کہف کے بیان اور اس کی خبر دینے۔ ف۵۱ یعنی ایسے معجزات عطا فرمائے جو میری نبوت پر اس سے بھی زیادہ ظاہر دلالت کریں جیسے کہ انبیاء سابقین کے احوال کا بیان اور غیوب کا علم اور قیامت تک پیش آنے والے حوادث ووقائع کا بیان اور شق القمر اور حیوانات سے اپنی شہادتیں دلوانا وغیرہا۔ (خازن و جمل) ف۵۲ اور اگر وہ اس مدت میں جھگڑا کریں تو ف۵۳ اسی کا فرمانا حق ہے۔ شانِ نزول: نجران کے نصرانیوں نے کہا تھا تین سو برس تو ٹھیک ہیں اور نو کی زیادتی کیسی ہے اس کا ہمیں علم نہیں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

بِهٖ وَ اَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ٘ۚ وَّ لَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

دیکھتا اور کیا ہی سنتا ہے ۵۴ اُس کے سوا ان کا ۵۵ کوئی والی نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا

وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ۫ وَ لَنْ

اور تلاوت کرو جو تمہارے رب کی کتاب ۵۶ تمہیں وحی ہوئی اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ۵۷ اور ہرگز

تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

تم اس کے سوا پناہ نہ پاؤ گے اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو

بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ

پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ۵۸ اور تمہاری آنکھیں انھیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم

زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ

دنیا کی زندگی کا سنگار (زینت) چاہو گے اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا اور وہ

هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ الثلث

اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا اور فرمادو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے ۵۹ تو جو چاہے

فَلْیُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ ۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ

ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے ۶۰ بے شک ہم نے ظالموں ۶۱ کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انھیں گھیر

سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ

لیں گی اور اگر ۶۲ پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے (پگھلے) ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون (جلا) دے گا

بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

کیا ہی برا پینا ۶۳ اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام

---

۵۴ کوئی ظاہر اور کوئی باطن اس سے چھپا نہیں۔ ۵۵ آسمان اور زمین والوں کا ۵۶ یعنی قرآن شریف۔ ۵۷ اور کسی کو اس کے تبدیل و تغییر کی قدرت نہیں ۵۸ یعنی اخلاص کے ساتھ ہر وقت اللّٰہ کی طاعت میں مشغول رہتے ہیں۔ شانِ نزول: سردارانِ کفار کی ایک جماعت نے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں غرباء اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی صحبت سے جدا کردیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لے آنے سے خَلقِ کثیر اسلام لے آئے گی۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ۵۹ یعنی اس کی توفیق سے اور حق و باطل ظاہر ہو چکا، میں تو مسلمانوں کو ان کی غربت کے باعث تمہاری دلجوئی کے لیے اپنی مجلس مبارک سے جدا نہیں کروں گا۔ ۶۰ اپنے انجام و مآل کو سوچ لے اور سمجھ لے کہ ۶۱ یعنی کافروں ۶۲ پیاس کی شدت سے ۶۳ اللّٰہ کی پناہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: وہ غلیظ پانی ہے روغن زیتون کی تلچھٹ کی طرح۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ وہ پگھلایا ہوا رانگ (سیسہ) اور پیتل ہے۔

الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۚ ﴿٣٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ

کیے ہم ان کے نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ف٦٤ ان کے لئے بسنے کے

عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے ف٦٥

وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى

اور سبز کپڑے کریب (ریشم کے باریک) اور قناویز (موٹے) کے پہنیں گے وہاں تختوں پر

الْاَرَآىٕكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ ع وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا ع ٤ ٩ ١٢

تکیہ لگائے ف٦٦ کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ اور ان کے سامنے

رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ

دو مردوں کا حال بیان کرو ف٦٧ کہ ان میں ایک کو ف٦٨ ہم نے انگوروں کے دو باغ دیئے اور ان کو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور

جَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ ؕ كِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَ لَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ

ان کے بیچ بیچ میں کھیتی رکھی ف٦٩ دونوں باغ اپنے پھل لائے اور اس میں کچھ کمی

شَیْـًٔا ۙ وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ ﴿٣٣﴾ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ

نہ دی ف٧٠ اور دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی اور وہ ف٧١ پھل رکھتا تھا ف٧٢ تو اپنے ساتھی ف٧٣ سے بولا اور وہ

یُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ

اس سے ردو بدل (تبادلۂ خیال) کرتا تھا ف٧٤ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا ہوں ف٧٥ اپنے باغ میں گیا ف٧٦ اور اپنی جان پر ظلم

لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ ﴿٣٥﴾ وَّ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ

کرتا ہوا ف٧٧ بولا مجھے گمان نہیں کہ یہ کبھی فنا ہو اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت

ف٦٤ بلکہ انہیں ان کی نیکیوں کی جزا دیتے ہیں۔ ف٦٥ ہر جنتی کو تین تین کنگن پہنائے جائیں گے سونے اور چاندی اور موتیوں کے۔ حدیثِ صحیح میں ہے کہ وضو کا پانی جہاں جہاں پہنچتا ہے وہ تمام اعضاء بہشتی زیوروں سے آراستہ کئے جائیں گے۔ ف٦٦ شاہانہ شان وشکوہ کے ساتھ ہوں گے۔ ف٦٧ کہ کافر و مومن اس میں غور کر کے اپنا اپنا انجام و مآل سمجھیں اور ان دو مردوں کا حال یہ ہے۔ ف٦٨ یعنی کافر کو ف٦٩ یعنی انہیں نہایت بہترین ترتیب کے ساتھ مرتب کیا۔ ف٧٠ بہار خوب آئی ف٧١ باغ والا اس کے علاوہ اور بھی ف٧٢ یعنی اموالِ کثیرہ، سونا، چاندی وغیرہ ہر قسم کی چیزیں ف٧٣ ایماندار ف٧٤ اور اترا کر اور اپنے مال پر فخر کر کے کہنے لگا کہ ف٧٥ میرا کنبہ قبیلہ بڑا ہے ملازم خدمتگار نوکر چاکر بہت ہیں۔ ف٧٦ اور مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ لے گیا وہاں اس کو افتخاراً ہر طرف لیے پھرا اور ہر ہر چیز دکھائی۔ ف٧٧ کفر کے ساتھ اور باغ کی زینت وزیبائش اور رونق وبہار دیکھ کر مغرور ہو گیا اور۔

قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ

قائم ہو اور اگر میں ف۷۸ اپنے رب کی طرف پھر کر بھی تو ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا ف۷۹ اس کے ساتھی ف۸۰

لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

نے اس سے الٹ پھیر (بحث ومباحثہ) کرتے ہوئے جواب دیا کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نتھرے (صاف شفاف) پانی کی

نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾ ۭ لٰكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ

بوند سے پھر تجھے ٹھیک مرد کیا ف۸۱ لیکن میں تو یہی کہتا ہوں کہ وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں

اَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا

کرتا ہوں اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر

بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٣٩﴾ ۚ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ

اللہ کی مدد کا ف۸۲ اگر تو مجھے اپنے سے مال و اولاد میں کم دیکھتا تھا ف۸۳ تو قریب ہے کہ میرا رب

يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَتُصْبِحَ

مجھے تیرے باغ سے اچھا دے ف۸۴ اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں اتارے تو وہ پٹ پر

صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ ۙ اَوْ يُصْبِحَ مَاۗؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَ

میدان (چٹیل بے کار) ہو کر رہ جائے ف۸۵ یا اس کا پانی زمین میں دھنس جائے ف۸۶ پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کرسکے ف۸۷ اور

اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰي مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي

اس کے پھل گھیر لئے گئے ف۸۸ تو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا ف۸۹ اس لاگت پر جو اس باغ میں خرچ کی تھی اور وہ اپنی ٹٹیوں (چھپروں) پر

عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ

گرا ہوا تھا ف۹۰ اور کہہ رہا ہے اے کاش میں نے اپنے رب کا کسی کو شریک نہ کیا ہوتا اور اس کے پاس کوئی جماعت

ف۷۸ جیسا کہ تیرا گمان ہے بالفرض ف۷۹ کیونکہ دنیا میں بھی میں نے بہترین جگہ پائی ہے۔ ف۸۰ مسلمان ف۸۱ عقل وبلوغ قوت وطاقت عطا کی اور تو سب کچھ پا کر کافر ہو گیا۔ ف۸۲ اگر تو باغ دیکھ کر ماشآء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اس کے تمام محاصل (پیداوار) ومنافع اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل وکرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے، چاہے اس کو آباد رکھے چاہے ویران کرے، ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا تو نے ایسا کیوں نہیں کہا۔ ف۸۳ اس وجہ سے تکبر میں مبتلا تھا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا۔ ف۸۴ دنیا میں یا عقبیٰ میں ف۸۵ کہ اس میں سبزہ کا نام ونشان باقی نہ رہے۔ ف۸۶ نیچے چلا جائے کہ کسی طرح نکالا نہ جاسکے۔ ف۸۷ چنانچہ ایسا ہی ہوا عذاب آیا۔ ف۸۸ اور باغ بالکل ویران ہو گیا۔ ف۸۹ پشیمانی اور حسرت سے ف۹۰ اس حال کو پہنچ کر اس کو مومن کی نصیحت یاد آتی ہے اور اب وہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے کفر وسرکشی کا نتیجہ ہے۔

فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ

نہ تھی کہ اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی نہ وہ بدلہ لینے (کے) قابل تھا ف۹۱ یہاں کھلتا ہے ف۹۲ کہ اختیار

لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ ع ۵ ۱۳ ۱۷

سچے اللہ کا ہے اس کا ثواب سب سے بہتر اور اسے ماننے کا انجام سب سے بھلا اور ان کے سامنے ف۹۳ زندگانی دنیا کی کہاوت

الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ

بیان کرو ف۹۴ جیسے ایک پانی ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہوکر نکلا ف۹۵ کہ سوکھی گھاس

هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ

ہوگیا جسے ہوائیں اڑائیں ف۹۶ اور اللہ ہر چیز پر قابو والا ہے ف۹۷ مال

وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ

اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگار (زینت) ہے ف۹۸ اور باقی رہنے والی اچھی باتیں ف۹۹ ان کا ثواب

رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ

تمہارے رب کے یہاں بہتر اور وہ امید میں سب سے بھلی اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے ف۱۰۰ اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی

بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ ۚ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ

دیکھو گے ف۱۰۱ اور ہم انہیں اٹھائیں گے ف۱۰۲ تو ان میں سے کسی کو چھوڑ نہ دیں گے اور سب تمہارے رب کے حضور پرا باندھے (صفیں بنائے) پیش

صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ

ہوں گے ف۱۰۳ بے شک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا ف۱۰۴ بلکہ تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی وعدہ کا

ف۹۱ کہ ضائع شدہ چیز کو واپس کرسکتا۔ ف۹۲ اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے۔ ف۹۳ اے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ف۹۴ کہ اس کی حالت ایسی ہے ف۹۵ زمین تر و تازہ ہوئی پھر قریب ہی ایسا ہوا ف۹۶ اور پراگندہ کردیں۔ ف۹۷ پیدا کرنے پر بھی اور فنا کرنے پر بھی، اس آیت میں دنیا کی تری و تازگی اور بہجت و شادمانی (خوشی ومسرت) اور اس کے فنا و ہلاک ہونے کی سبزہ سے تمثیل فرمائی گئی کہ جس طرح سبزہ شاداب ہوکر فنا ہوجاتا ہے اور اس کا نام ونشان باقی نہیں رہتا یہی حالت دنیا کی حیاتِ بے اعتبار کی ہے، اس پر مغرور و شیدا ہونا عقل کا کام نہیں۔ ف۹۸ راہِ قبر و آخرت کے لیے توشہ نہیں۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال واولاد دنیا کی کھیتی ہیں اور اعمالِ صالحہ آخرت کی اور اللہ تعالیٰ اپنے بہت سے بندوں کو یہ سب عطا فرماتا ہے۔ ف۹۹ باقیاتِ صالحات سے اعمالِ خیر مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لیے باقی رہتے ہیں جیسے کہ پنجگانہ نمازیں اور تسبیح وتحمید۔ حدیث شریف میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باقیاتِ صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہیں؟ فرمایا: "اَللّٰهُ اَكْبَر، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه" پڑھنا۔ ف۱۰۰ کہ اپنی جگہ سے اُکھڑ کر ابر (بادلوں) کی طرح روانہ ہوں گے ف۱۰۱ نہ اس پر کوئی پہاڑ ہوگا نہ عمارت نہ درخت ف۱۰۲ قبروں سے اور موقفِ حساب (حشر کے میدان) میں حاضر کریں گے۔ ف۱۰۳ ہر ہر امت کی جماعت کی قطاریں علیحدہ علیحدہ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا ف۱۰۴ زندہ برہنہ تن (ننگے بدن) و برہنہ پا (ننگے پاؤں) بے زَر و مال۔

لَّكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا

وقت نہ رکھیں گے ف۱۰۵ اور نامہ اعمال رکھا جائے گا ف۱۰۶ تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس کے لکھے سے ڈرتے

فِیْهِ وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا

ہوں گے اور ف۱۰۷ کہیں گے ہائے خرابی ہماری اس نوشتہ (تحریر) کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ

كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا یَظْلِمُ رَبُّكَ

بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انھوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم

اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ ع ۶ ۱۸

نہیں کرتا ف۱۰۸ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۰۹ تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ

کہ قوم جنّ سے تھا تو اپنے رب کے حکم سے نکل گیا ف۱۱۰ بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست

مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ

بناتے ہو ف۱۱۱ اور وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کو کیا ہی برا بدل (بدلہ) ملا ف۱۱۲ نہ میں نے

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ

آسمانوں اور زمین کو بناتے وقت انھیں سامنے بٹھا لیا تھا نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میری شان کہ

الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَیَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ

گمراہ کرنے والوں کو بازو بناؤں ف۱۱۳ اور جس دن فرمائے گا ف۱۱۴ کہ پکارو میرے شریکوں کو جو تم گمان کرتے تھے

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ

تو انھیں پکاریں گے وہ انھیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے ف۱۱۵ درمیان ایک ہلاکت کا میدان کر دیں گے ف۱۱۶ اور مجرم دوزخ کو

ف۱۰۵ جو وعدہ کہ ہم نے زبانِ انبیاء پر فرمایا تھا یہ ان سے فرمایا جائے گا جو لوگ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے اور قیامت قائم ہونے کے منکر تھے۔ ف۱۰۶ ہر شخص کا اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں، مومن کا داہنے میں کافر کا بائیں میں۔ ف۱۰۷ اس میں اپنی بدیاں لکھی دیکھ کر ف۱۰۸ نہ کسی پر بے جرم عذاب کرے نہ کسی کی نیکیاں گھٹائے۔ ف۱۰۹ تحیت کا ف۱۱۰ اور باوجود مامور ہونے کے اس نے سجدہ نہ کیا تو اے بنی آدم! ف۱۱۱ اور ان کی اطاعت اختیار کرتے ہو۔ ف۱۱۲ کہ بجائے طاعتِ الٰہی بجالانے کے طاعتِ شیطان میں مبتلا ہوئے۔ ف۱۱۳ معنی یہ ہیں کہ اشیاء کے پیدا کرنے میں متفرد اور یگانہ ہوں نہ میرا کوئی شریکِ عمل نہ کوئی مشیرِ کار پھر میرے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہو سکتی ہے۔ ف۱۱۴ اللہ تعالیٰ کفار سے ف۱۱۵ یعنی بتوں اور بت پرستوں کے یا اہلِ ہدیٰ اور اہلِ ضلال (گمراہوں) کے ف۱۱۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ "موبق" جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ یَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا۠ ﴿۵۳﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا ع ۱۹

دیکھیں گے تو یقین کریں گے کہ انھیں اس میں گرنا ہے اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور بے شک ہم نے

فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ

لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل (مثالیں) طرح طرح بیان فرمائی و۱۱۷ اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر

جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ یَسْتَغْفِرُوْا

جھگڑالو ہے و۱۱۸ اور آدمیوں کو کس چیز نے اس سے روکا کہ ایمان لاتے جب ہدایت و۱۱۹ ان کے پاس آئی اور اپنے رب سے معافی

رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَ

مانگتے و۱۲۰ مگر یہ کہ ان پر اگلوں کا دستور آئے و۱۲۱ یا ان پر قسم قسم کا عذاب آئے اور

مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۚ وَ یُجَادِلُ الَّذِیْنَ

ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر و۱۲۲ خوشی اور و۱۲۳ ڈر سنانے والے اور جو کافر ہیں

كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ مَاۤ اُنْذِرُوْا

وہ باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں و۱۲۴ کہ اس سے حق کو ہٹاویں اور انھوں نے میری آیتوں کی اور جو ڈر انھیں سنائے گئے تھے و۱۲۵ ان کی

هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ نَسِیَ مَا

ہنسی بنالی اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو وہ ان سے منہ پھیر لے و۱۲۶ اور اس کے ہاتھ جو آگے بھیج چکے و۱۲۷

قَدَّمَتْ یَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ

اسے بھول جائے ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کردیئے ہیں کہ قرآن نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں

وَقْرًا ؕ وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَ رَبُّكَ

گرانی (نقص) و۱۲۸ اور اگر تم انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی راہ نہ پائیں گے و۱۲۹ اور تمہارا رب

و۱۱۷ تاکہ سمجھیں اور پند پذیر ہوں۔ و۱۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہاں آدمی سے مراد نضر ابن حارث ہے اور جھگڑے سے اس کا قرآن پاک میں جھگڑا کرنا۔ بعض نے کہا: ابی بن خلف مراد ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ تمام کفار مراد ہیں۔ بعض کے نزدیک آیت عموم پر ہے اور یہی اَصَح (زیادہ صحیح قول) ہے۔ و۱۱۹ یعنی ''قرآنِ کریم'' یا ''رسولِ مکرم'' صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک و۱۲۰ معنی یہ ہیں کہ ان کے لیے جائے عذر نہیں ہے کیونکہ انہیں ایمان و استغفار سے کوئی مانع نہیں۔ و۱۲۱ یعنی وہ ہلاکت جو مقدر ہے اس کے بعد و۱۲۲ ایمانداروں اطاعت شعاروں کے لیے ثواب کی۔ و۱۲۳ بے ایمانوں نافرمانوں کے لیے عذاب کا۔ و۱۲۴ اور رسولوں کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔ و۱۲۵ عذاب کے و۱۲۶ اور پند پذیر نہ ہو اور ان پر ایمان نہ لائے و۱۲۷ یعنی معصیت اور گناہ اور نافرمانی جو کچھ اس نے کیا۔ و۱۲۸ کہ حق بات نہیں سنتے و۱۲۹ یہ ان کے حق میں ہے جو علمِ الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں۔

الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ

بخشنے والا مہر(رحمت) والا ہے اگر وہ انھیں ف۱۳۰ ان کے کئے پر پکڑتا تو جلد ان پر عذاب بھیجتا ف۱۳۱

بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ۝٥٨ وَ تِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ

بلکہ ان کے لئے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۱۳۲ جس کے سامنے کوئی پناہ نہ پائیں گے اور یہ بستیاں ہم نے تباہ کردیں ف۱۳۳

لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝٥٩ ع وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ ع ٨ ٦ ٢٠

جب انھوں نے ظلم کیا ف۱۳۴ اور ہم نے ان کی بربادی کا ایک وعدہ رکھا تھا اور یاد کرو جب موسیٰ ف۱۳۵ نے اپنے خادم سے کہا ف۱۳۶ میں

اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝٦٠ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ

باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں ف۱۳۷ یا قرنوں چلا(مدتوں چلتا) جاؤں ف۱۳۸ پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے

بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝٦١ فَلَمَّا جَاوَزَا

ملنے کی جگہ پہنچے ف۱۳۹ اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی پھر جب وہاں سے گزر گئے ف۱۴۰

قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝٦٢ قَالَ

موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بے شک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ف۱۴۱ بولا

اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ؗ وَ مَاۤ اَنْسٰىنِيْهُ

بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بے شک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا

اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَ اتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖۗ عَجَبًا ۝٦٣ قَالَ

کہ میں اس کا مذکور(ذکر) کروں اور اس نے ف۱۴۲ تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبا(عجیب بات) ہے موسیٰ نے کہا

ف۱۳۰ دنیا ہی میں ف۱۳۱ لیکن اس کی رحمت ہے کہ اس نے مہلت دی اور عذاب میں جلدی نہ فرمائی۔ ف۱۳۲ یعنی روزِ قیامت بعث و حساب کا دن ف۱۳۳ وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کردیا اور وہ بستیاں ویران ہوگئیں ان بستیوں سے قوم لوط و عاد و ثمود وغیرہ کی بستیاں مراد ہیں۔ ف۱۳۴ حق کو نہ مانا اور کفر اختیار کیا۔ ف۱۳۵ ابن عمران نبی محترم صاحبِ توریت و معجزات ظاہرہ ف۱۳۶ جن کا نام یوشع ابن نون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت و صحبت میں رہتے تھے اور آپ سے علم اخذ کرتے تھے اور آپ کے بعد آپ کے ولی عہد ہیں۔ ف۱۳۷ بحر فارس و بحر روم جانب مشرق میں اور مجمع البحرین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ دیا گیا تھا اس لیے آپ نے وہاں پہنچنے کا عزم مصمم کیا اور فرمایا کہ میں اپنی سعی جاری رکھوں گا جب تک کہ وہاں پہنچوں۔ ف۱۳۸ اگر وہ جگہ دور ہو، پھر یہ حضرات روٹی اور نمکین بھنی مچھلی زنبیل میں توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے ف۱۳۹ جہاں ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمۂ حیات تھا تو وہاں دونوں حضرات نے استراحت کی اور مصروف خواب ہوگئے، بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں زندہ ہوگئی اور تڑپ کر دریا میں گری اور اس پر سے پانی کا بہاؤ رک گیا اور ایک محراب سی بن گئی۔ حضرت یُوشع کو بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ف۱۴۰ اور چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آیا تو حضرت ف۱۴۱ تھکان بھی ہے بھوک کی شدت بھی ہے اور یہ بات جب تک مجمع البحرین پہنچے تھے پیش نہ آئی تھی، منزلِ مقصود سے آگے بڑھ کر تکان اور بھوک معلوم ہوئی، اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزلِ مقصود کی طرف واپس ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ فرمانے پر خادم نے

ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا

یہی تو ہم چاہتے تھے ف۱۴۳ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے تو ہمارے بندوں

مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ

میں سے ایک بندہ پایا ف۱۴۴ جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی ف۱۴۵ اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا ف۱۴۶ اس سے

لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ

موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دوگے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی ف۱۴۷ کہا آپ

لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾

میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ف۱۴۸ اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں ف۱۴۹

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ

کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا کہا تو اگر آپ میرے

اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ ع ۹ ۱۱ ۲۱

ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں ف۱۵۰

معذرت کی اور ف۱۴۲ یعنی مچھلی نے ف۱۴۳ مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصولِ مقصد کی علامت ہے اور جن کی طلب میں ہم چلے ہیں ان کی ملاقات وہیں ہوگی۔ ف۱۴۴ جو چادر اوڑھے آرام فرما رہا تھا، یہ حضرت خضر تھے علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام، لفظ خضر لغت میں تین طرح آیا ہے بکسر خاو سکونِ ضاد اور بفتح خاو سکونِ ضاد اور بفتح خاو کسرِ ضاد یہ لقب ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ جہاں بیٹھتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں اگر گھاس خشک ہو تو سرسبز ہو جاتی ہے، نام آپ کا بلیا بن ملکان اور کنیت ابوالعباس ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں، ایک قول یہ ہے کہ آپ شاہزادے ہیں، آپ نے دنیا ترک کر کے زہد اختیار فرمایا۔ ف۱۴۵ اس رحمت سے یا نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا طولِ حیات، آپ ولی تو بالیقین ہیں آپ کی نبوت میں اختلاف ہے۔ ف۱۴۶ یعنی غیوب کا علم۔ مفسرین نے فرمایا: علم لدنی وہ ہے جو بندہ کو بطریقِ الہام حاصل ہو۔ حدیث شریف میں ہے: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علی نبینا وعلیہ السلام کو دیکھا کہ سفید چادر میں لپٹے ہوئے ہیں تو آپ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں؟ آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا کہ جی ہاں پھر ف۱۴۷ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ بتواضع و ادب پیش آئے۔ (مدارک) خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب میں ف۱۴۸ حضرت خضر نے یہ اس لیے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام امورِ منکرہ و ممنوعہ دیکھیں گے اور انبیاء علیہم السلام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ منکرات دیکھ کر صبر کر سکیں پھر حضرت خضر علیہ السلام نے اس ترکِ صبر کا عذر بھی خود ہی بیان فرما دیا اور فرمایا ف۱۴۹ اور ظاہر میں وہ منکر ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک علم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے اور ایک علم آپ کو ایسا عطا فرمایا جو میں نہیں جانتا۔ مفسرین و محدثین کہتے ہیں کہ جو علم حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے لیے خاص فرمایا وہ علمِ باطن و مکاشفہ ہے اور اہلِ کمال کے لیے یہ باعثِ فضل ہے۔ چنانچہ وارد ہوا ہے کہ صدیق کو نماز و غیرہ اعمال کی بنا پر صحابہ پر فضیلت نہیں بلکہ ان کی فضیلت اس چیز سے ہے جو ان کے سینہ میں ہے یعنی علمِ باطن و علمِ اسرار کیونکہ جو افعال صادر ہوں گے وہ حکمت سے ہوں گے اگرچہ بظاہر خلاف معلوم ہوں۔ ف۱۵۰ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مُسترشِد (مرید) کے آداب میں سے ہے کہ وہ شیخ و استاد کے افعال پر زبانِ اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرماویں۔ (مدارک و ابوالسعود)

فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ

اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے **و۱۵۱** اس بندہ نے اسے چیر ڈالا **و۱۵۲** موسیٰ نے کہا کیا تم نے اسے اس لئے چیرا کہ اس کے سواروں کو

اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ

ڈبا دو بے شک یہ تم نے بری بات کی **و۱۵۳** کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ

مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَ لَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ

ٹھہر سکیں گے **و۱۵۴** کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو **و۱۵۵** اور مجھ پر میرے کام میں مشکل

عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا

نہ ڈالو پھر دونوں چلے **و۱۵۶** یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا **و۱۵۷** اس بندہ نے اسے قتل کردیا موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری

زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

جان **و۱۵۸** بے کسی جان کے بدلے قتل کردی بے شک تم نے بہت بری بات کی

و۱۵۱ اور کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر معاوضہ کے سوار کرلیا۔ **و۱۵۲** اور بسولے (لکڑی چھیلنے کے اوزار) یا کلہاڑی سے اس کا ایک تختہ یا دو تختے اکھاڑ ڈالے لیکن باوجود اس کے پانی کشتی میں نہ آیا۔ **و۱۵۳** حضرت خضر نے **و۱۵۴** حضرت موسیٰ علیہ السلام نے **و۱۵۵** کیونکہ بھول پر شریعت میں گرفت نہیں۔ **و۱۵۶** یعنی کشتی سے اتر کر ایک مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے۔ **و۱۵۷** جوان میں خوبصورت تھا اور حدِ بلوغ کو نہ پہنچا تھا۔ بعض مفسرین نے کہا جوان تھا اور رہزنی کیا کرتا تھا۔ **و۱۵۸** جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ

کہا و١٥٩ میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے ف١٦٠ کہا اس کے بعد

عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾

میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا بےشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہوچکا

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ

پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے و١٦١ ان دہقانوں (کسانوں) سے کھانا مانگا تو انھوں نے انھیں دعوت

يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ

دینی قبول نہ کی و١٦٢ پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی ہے اس بندہ نے و١٦٣ اسے سیدھا کردیا موسیٰ نے کہا

شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ

تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے و١٦٤ کہا یہ و١٦٥ میری اور آپ کی جدائی ہے

سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ

اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر (بھید) بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا و١٦٦ وہ جو کشتی تھی

فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ

وہ کچھ محتاجوں کی تھی و١٦٧ کہ دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کردوں اور ان کے

وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ

پیچھے ایک بادشاہ تھا و١٦٨ کہ ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا و١٦٩ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ

مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ ۚ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ

مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر چڑھاوے ف١٧٠ تو ہم نے چاہا کہ

و١٥٩ حضرت خضر نے کہ اے موسیٰ! ف١٦٠ اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے و١٦١ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس گاؤں سے مراد انطاکیہ ہے۔ وہاں ان حضرات نے و١٦٢ اور میزبانی پر آمادہ نہ ہوئے۔ حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ وہ بستی بہت بدتر ہے جہاں مہمانوں کی میزبانی نہ کی جائے۔ و١٦٣ یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے اپنا دستِ مبارک لگا کر اپنی کرامت سے و١٦٤ کیونکہ یہ ہماری تو حاجت کا وقت ہے اور بستی والوں نے ہماری کچھ مُدارات (خاطر تواضع) نہیں کی ایسی حالت میں ان کا کام بنانے پر اجرت لینا مناسب تھا! اس پر حضرت خضر نے و١٦٥ وقت یا اس مرتبہ کا انکار۔ و١٦٦ اور ان کے اندر جو راز تھے ان کا اظہار کردوں گا۔ و١٦٧ جو دس بھائی تھے ان میں پانچ تو اپاہج تھے جو کچھ نہیں کرسکتے تھے اور پانچ تندرست تھے جو و١٦٨ کہ انہیں واپسی میں اس کی طرف گذرنا ہوتا، اس بادشاہ کا نام جُلَنْدی تھا، کشتی والوں کو اس کا حال معلوم نہ تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا و١٦٩ اور اگر عیب دار ہوتی چھوڑ دیتا، اس لیے میں نے اس کشتی کو عیب دار کردیا کہ وہ ان غریبوں کے لیے بچ رہے۔ ف١٧٠ اور وہ اس کی محبت میں دین سے پھر جائیں اور گمراہ ہوجائیں اور حضرت خضر کا یہ اندیشہ اس سبب

يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۱﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ

ان دونوں کا رب اس سے بہتر ف۱۷۱ ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے ف۱۷۲ رہی وہ دیوار

فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا

وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی ف۱۷۳ اور اس کے نیچے اُن کا خزانہ تھا ف۱۷۴ اور ان کا باپ

صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖۗ

نیک آدمی تھا ف۱۷۵ تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں ف۱۷۶ اور اپنا خزانہ نکالیں

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ

آپ کے رب کی رحمت سے اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا ف۱۷۷ یہ پھیر (بھید) ہے ان باتوں کا

تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۸۲﴾ ع وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا ع ۱۲ / ۱

جس پر آپ سے صبر نہ ہوسکا ف۱۷۸ اور تم سے ف۱۷۹ ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں ف۱۸۰ تم فرماؤ میں تمہیں اس کا

سے تھا کہ وہ بِاِعْلامِ الٰہی (اللہ تعالیٰ کے خبر دینے کی وجہ سے) اس کے حالِ باطن کو جانتے تھے۔ حدیث مسلم میں ہے کہ یہ لڑکا کافر ہی پیدا ہوا تھا۔ امام سبکی نے فرمایا کہ حالِ باطن جان کر بچے کو قتل کر دینا حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے، انہیں اس کی اجازت تھی، اگر کوئی ولی کسی بچے کے ایسے حال پر مطلع ہو تو اس کو قتل جائز نہیں ہے۔ کتاب عرائس میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے فرمایا کہ تم نے ستھری جان کو قتل کر دیا تو یہ انہیں گراں گذرا، اور انہوں نے اس لڑکے کا کندھا توڑ کر اس کا گوشت چیرا تو اس کے اندر لکھا ہوا تھا: کافر ہے، کبھی اللہ پر ایمان نہ لائے گا۔ (جمل) ف۱۷۱ بچہ گناہوں اور نجاستوں سے پاک اور ف۱۷۲ جو والدین کے ساتھ طریق ادب و حسنِ سلوک اور مَوَدَّت (پیار) و محبت رکھتا ہو۔ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹی عطا کی جو ایک نبی کے نکاح میں آئی اور اس سے نبی پیدا ہوئے جن کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے ایک اُمت کو ہدایت دی۔ بندے کو چاہئے کہ اللہ کی قضا پر راضی رہے اسی میں بہتری ہوتی ہے۔ ف۱۷۳ جن کے نام اَصْرَم اور صَرِیم تھے۔ ف۱۷۴ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونا، چاندی مدفون تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی، اس پر ایک طرف لکھا تھا: اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اس کو خوشی کس طرح ہوتی ہے! اس کا حال عجیب ہے جو قضا و قدر کا یقین رکھے اس کو غصہ کیسے آتا ہے! اس کا حال عجیب ہے جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں تعب (مشقت) میں پڑتا ہے! اس کا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے! اس کا حال عجیب ہے جس کو دنیا کے زوال و تغیر کا یقین ہو وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے! اور اس کے ساتھ لکھا تھا: لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور دوسری جانب اس لوح (تختی) پر لکھا تھا: میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں، میں نے خیر و شر پیدا کی۔ اُس کے لیے خوشی جسے میں نے خیر کے لیے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر خیر جاری کی۔ اُس کے لیے تباہی جس کو شر کے لیے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر شر جاری کی۔ ف۱۷۵ اس کا نام کاشح تھا اور یہ شخص پرہیزگار تھا۔ حضرت محمد ابن مُنْکَدِر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی نیکی سے اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو اور اس کے کنبہ والوں کو اور اس کے محلّہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے۔ (سبحان اللہ) ف۱۷۶ اور ان کی عقل کامل ہو جائے اور وہ قوی و توانا ہو جائیں۔ ف۱۷۷ بلکہ بامرِ الٰہی و اِلہامِ خداوندی کیا۔ ف۱۷۸ بعضے لوگ ولی کو نبی پر فضیلت دے کر گمراہ ہو گئے اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ حضرت موسیٰ کو حضرت خضر سے علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا باوجودیکہ حضرت خضر ولی ہیں اور درحقیقت ولی کو نبی پر فضیلت دینا کفرِ جلی ہے اور حضرت خضر نبی ہیں اور اگر ایسا نہ ہو جیسا کہ بعض کا گمان ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں ابتلاء ہے۔ علاوہ بریں یہ کہ اہلِ کتاب اس کے قائل ہیں کہ یہ حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کا واقعہ ہی نہیں بلکہ موسیٰ بن ماثان کا واقعہ ہے اور ولی تو نبی پر ایمان لانے سے مرتبۂ ولایت پر پہنچتا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ نبی سے بڑھ جائے۔ (مدارک) اکثر علماء اس پر ہیں اور مشائخ صوفیہ و اصحابِ عرفان کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں۔ شیخ ابو عمرو بن صلاح نے اپنے فتاوٰی میں فرمایا کہ حضرت خضر جمہور علماء و صالحین کے نزدیک زندہ ہیں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت خضر و الیاس دونوں زندہ ہیں اور ہر سال زمانۂ حج میں ملتے ہیں۔

عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ

مذکور پڑھ کر سناتا ہوں بےشک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا

شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

ایک سامان عطا فرمایا ف۱۸۱ تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۸۲ یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچا اُسے ایک سیاہ

تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۬ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ

کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا پایا ف۱۸۳ اور وہاں ف۱۸۴ ایک قوم ملی ف۱۸۵ ہم نے فرمایا اے ذوالقرنین

اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

یا تو تو انھیں سزا دے ف۱۸۶ یا اُن کے ساتھ بھلائی اختیار کر ف۱۸۷ عرض کی کہ وہ جس نے ظلم کیا ف۱۸۸

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَاَمَّا

اسے تو ہم عنقریب سزا دیں گے ف۱۸۹ پھر اپنے رب کی طرف پھیرا جائے گا ف۱۹۰ وہ اسے بُری مار دے گا اور

مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا

جو ایمان لایا اور نیک کام کیا تو اُس کا بدلہ بھلائی ہے ف۱۹۱ اور عنقریب ہم اسے آسان کام

یہ بھی منقول ہے کہ حضرت خضر نے چشمۂ حیات میں غسل فرمایا اور اس کا پانی پیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (خازن) ف۱۷۹ ابوجہل وغیرہ کفارِ مکہ یا یہود بہ طریقِ امتحان۔ ف۱۸۰ ذوالقرنین کا نام اِسکندر ہے، یہ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں، انہوں نے اِسکندرِیّہ بنایا اور اس کا نام اپنے نام پر رکھا، حضرت خضر علیہ السلام ان کے وزیر اور صاحبِ لواء (پرچم اٹھانے والے) تھے۔ دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو تمام دنیا پر حکمران تھے:۔ دو مؤمن: حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علی نبینا وعلیھما السلام، اور دو کافر: نمرود اور بخت نصر، اور عنقریب ایک پانچویں بادشاہ اور اس امت سے ہونے والے ہیں جن کا اسمِ مبارک حضرت امام مہدی ہے، ان کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی، ذوالقرنین کی نبوت میں اختلاف ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نہ نبی تھے نہ فرشتے، اللہ سے محبت کرنے والے بندے تھے اللہ نے انہیں محبوب بنایا۔ ف۱۸۱ جس چیز کی خلق کو حاجت ہوتی ہے اور جو کچھ بادشاہوں کو دِیار و اَمصار (بستیوں اور شہروں کے) فتح کرنے اور دشمنوں کے مُحارَبہ (لڑائی و معرکہ) میں درکار ہوتا ہے وہ سب عنایت کیا۔ ف۱۸۲ ''سبب'' وہ چیز ہے جو مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ہو خواہ وہ علم ہو یا قدرت، تو ذوالقرنین نے جس مقصد کا ارادہ کیا اسی کا سبب اختیار کیا۔ ف۱۸۳ ذوالقرنین نے کتابوں میں دیکھا تھا کہ اولادِ سام میں سے ایک شخص چشمۂ حیات سے پانی پئے گا اور اس کو موت نہ آئے گی یہ دیکھ کر وہ چشمۂ حیات کی طلب میں مغرب و مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت خضر بھی تھے، وہ تو چشمۂ حیات تک پہنچ گئے اور انہوں نے پی بھی لیا مگر ذوالقرنین کے مقدر میں نہ تھا انہوں نے نہ پایا، اس سفر میں جانب مغرب روانہ ہوئے تو جہاں تک آبادی ہے وہ سب منازِل قطع کر ڈالے اور سمتِ مغرب میں وہاں پہنچے جہاں آبادی کا نام و نشان باقی نہ رہا، وہاں انہیں آفتاب وقتِ غروب ایسا نظر آیا گویا کہ وہ سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہے جیسا کہ دریائی سفر کرنے والے کو پانی میں ڈوبتا معلوم ہوتا ہے۔ ف۱۸۴ اس چشمہ کے پاس ف۱۸۵ جو شکار کئے ہوئے جانوروں کے چمڑے پہنے تھے، اس کے سوا ان کے بدن پر اور کوئی لباس نہ تھا اور دریائی مردہ جانور ان کی غذا تھے، یہ لوگ کافر تھے۔ ف۱۸۶ اور ان میں سے جو اسلام میں داخل نہ ہو اس کو قتل کر دے ف۱۸۷ اور انہیں احکامِ شرع کی تعلیم دے اگر وہ ایمان لائیں ف۱۸۸ یعنی کفر و شرک اختیار کیا، ایمان نہ لایا ف۱۸۹ قتل کریں گے۔ یہ تو اس کی دنیوی سزا ہے ف۱۹۰ قیامت میں ف۱۹۱ یعنی جنت۔

يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

کہیں گے و۱۹۲ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا و۱۹۳ یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچا اُسے ایسی

تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا

قوم پر نکلتا پایا جن کے لیے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی و۱۹۴ بات یہی ہے اور جو کچھ اس کے

بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ

پاس تھا و۱۹۵ سب کو ہمارا علم محیط ہے و۱۹۶ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا و۱۹۷ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے بیچ پہنچا

وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا

اُن سے ادھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے و۱۹۸ انھوں نے کہا

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ

اے ذوالقرنین بےشک یاجوج و ماجوج و۱۹۹ زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا

نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰىٓ اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ

ہم آپ کے لیے کچھ مال مقرر کردیں اس پر کہ آپ ہم میں اور اُن میں ایک دیوار بنادیں و۲۰۰ کہا وہ جس پر مجھے میرے

فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾

رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے و۲۰۱ تو میری مدد طاقت سے کرو و۲۰۲ میں تم میں اور اُن میں ایک مضبوط آڑ بنادوں و۲۰۳

اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰىٓ اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ

میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ و۲۰۴ یہاں تک کہ وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کردی کہا دھونکو

و۱۹۲ اور اس کو ایسی چیزوں کا حکم دیں گے جو اس پر سہل ہوں، دشوار نہ ہوں۔ اب ذوالقرنین کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ وہ و۱۹۳ جانبِ مشرق میں و۱۹۴ اس مقام پر جس کے اور آفتاب کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی نہ وہاں کوئی عمارت قائم ہوسکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوعِ آفتاب کے وقت غاروں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اپنا کام کاج کرتے تھے۔ و۱۹۵ فوج، لشکر، آلاتِ حرب، سامانِ سلطنت اور بعض مفسرین نے فرمایا: سلطنت و ملک داری کی قابلیت اور امورِ مملکت کے سرانجام کی لیاقت و۱۹۶ مفسرین نے ''کَذٰلِکَ'' کے معنی میں یہ بھی کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ذوالقرنین نے جیسا مغربی قوم کے ساتھ سلوک کیا تھا ایسا ہی اہل مشرق کے ساتھ بھی کیا کیونکہ یہ لوگ بھی ان کی طرح کافر تھے تو جو ان میں سے ایمان لائے ان کے ساتھ احسان کیا اور جو کفر پر مُصِرّ (اَڑے) رہے ان کو تعذیب کی۔ و۱۹۷ جانبِ شمال میں۔ (خازن) و۱۹۸ کیونکہ ان کی زبان عجیب وغریب تھی، ان کے ساتھ اشارہ وغیرہ کی مدد سے بہ مشقت بات کی جاسکتی تھی۔ و۱۹۹ یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، زمین میں فساد کرتے تھے، ربیع کے زمانے میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے، کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں لاد کرلے جاتے تھے، آدمیوں کو کھا لیتے تھے، درندوں وحشی جانوروں سانپوں بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے، حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے ان کی شکایت کی کہ وہ و۲۰۰ تاکہ وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں اور ہم ان کے شر و ایذا سے محفوظ رہیں و۲۰۱ یعنی اللہ کے فضل سے میرے پاس مالِ کثیر اور ہر قسم کا سامان موجود ہے تم سے کچھ لینے کی حاجت نہیں و۲۰۲ اور جو کام میں بتاؤں وہ انجام دو و۲۰۳ ان لوگوں نے

حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ ؕ فَمَا اسْطَاعُوْۤا

یہاں تک کہ جب اُسے آگ کر دیا کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبہ اونڈیل دوں تو یاجوج و ماجوج

اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ

اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ کر سکے کہا وف۲۰۵ یہ میرے رب کی رحمت ہے

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ﴿۹۸﴾ ؕ وَ تَرَكْنَا

پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا وف۲۰۶ اُسے پاش پاش کردے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے وف۲۰۷ اور اس دن ہم اُنھیں

بَعْضَهُمْ یَوْمَىٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ ۙ وَّ

چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا دے گا اور صور پھونکا جائے گا وف۲۰۸ تو ہم ان سب کو وف۲۰۹ اکٹھا کر لائیں گے اور

عَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَىٕذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ﴿۱۰۰﴾ ۙ الَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ

ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے وف۲۱۰ وہ جن کی آنکھوں پر میری

غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ كَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ ع اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ ع ۱۱ ۱۹ ۲

یاد سے پردہ پڑا تھا وف۲۱۱ اور حق بات سن نہ سکتے تھے وف۲۱۲ تو کیا کافر

كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ

یہ سمجھے ہیں کہ میرے بندوں کو وف۲۱۳ میرے سوا حمایتی بنالیں گے وف۲۱۴ بے شک ہم نے کافروں کی مہمانی

عرض کیا پھر ہمارے متعلق کیا خدمت ہے فرمایا: وف۲۰۴ اور بنیاد کھودوائی جب پانی تک پہنچی تو اس میں پتھر پگھلائے ہوئے تانبے سے جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے چن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھروا دیا اور آگ دے دی اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کردی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی، اوپر سے پگھلایا ہوا تانبا دیوار میں پلا دیا گیا یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا وف۲۰۵ ذوالقرنین نے کہ وف۲۰۶ اور یاجوج ماجوج کے خُروج کا وقت آپہنچے گا قریبِ قیامت وف۲۰۷ حدیث شریف ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں کوئی کہتا ہے: اب چلو باقی کل توڑ لیں گے۔ دوسرے روز جب آتے ہیں تو وہ بحکمِ الٰہی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے، جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں کہنے والا کہے گا کہ اب چلو باقی دیوار کل توڑ لیں گے ان شآء اللّٰہ۔ "ان شآء اللّٰہ" کہنے کا یہ ثمرہ ہوگا کہ اس دن کی محنت رائیگاں نہ جائے گی اور اگلے دن انہیں دیوار اتنی ٹوٹی ملے گی جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے۔ اب وہ نکل آئیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے، قتل و غارت کریں گے اور چشموں کا پانی پی جائیں گے، جانوروں درختوں کو اور جو آدمی ہاتھ آئیں گے ان کو کھا جائیں گے، مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہوسکیں گے۔ اللّٰہ تعالٰی بُدعائے حضرت عیسٰی علیہ السلام انہیں ہلاک کرے گا اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے جو ان کی ہلاکت کا سبب ہوں گے۔ وف۲۰۸ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج کا نکلنا قربِ قیامت کی علامات میں سے ہے۔ وف۲۰۹ یعنی تمام خَلق کو عذاب و ثواب کے لیے روزِ قیامت وف۲۱۰ کہ اس کو صاف دیکھیں۔ وف۲۱۱ اور وہ آیاتِ اِلٰہیّہ اور قرآن و ہدایت و بیان اور دلائلِ قدرت و ایمان سے اندھے بنے رہے اور ان میں سے کسی چیز کو وہ نہ دیکھ سکے۔ وف۲۱۲ اپنی بدبختی سے رسول کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے ساتھ عداوت رکھنے کے باعث وف۲۱۳ مثل حضرت عیسٰی و حضرت عزیر و ملائکہ کے وف۲۱۴ اور اس سے کچھ نفع پائیں گے یہ گمان فاسد ہے بلکہ وہ بندے ان سے بیزار ہیں اور بیشک ہم ان کے اس شرک پر عذاب کریں گے۔

لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ ط اَلَّذِيْنَ

کو جہنم تیار کر رکھی ہے تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں و۲۱۵ ان کے جن

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ

کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم گئی و۲۱۶ اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام

صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ

کررہے ہیں یہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا و۲۱۷ تو ان کا کیا دھرا سب

اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ

اکارت (ضائع) ہے تو ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے و۲۱۸ یہ ان کا بدلہ ہے جہنم اس

بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

پر کہ اُنھوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی بے شک جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ لا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اچھے کام کئے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے و۲۱۹ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے

لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ

ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے و۲۲۰ تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو تو ضرور سمندر

الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ

ختم ہوجائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اِس کی مدد کو لے آئیں و۲۲۱ تم فرماؤ ظاہر

و۲۱۵ یعنی وہ کون لوگ ہیں جو عمل کر کے تھکے اور مشقتیں اٹھائیں اور یہ امید کرتے رہے کہ ان اعمال پر فضل ونوال سے نوازے جائیں گے مگر بجائے اس کے ہلاکت و بربادی میں پڑے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: وہ یہود و نصارٰی ہیں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ وہ راہب لوگ ہیں جو صوامع (گرجوں) میں عزلت گزین (تنہا) رہتے تھے۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ اہلِ حروراء یعنی خوارِج ہیں۔ و۲۱۶ اور عمل باطل ہوگئے و۲۱۷ رسول و قرآن پر ایمان نہ لائے اور بعث (قیامت میں دوبارہ اُٹھائے جانے) و حساب و ثواب و عذاب کے منکر رہے و۲۱۸ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ روزِ قیامت بعضے لوگ ایسے اعمال لائیں گے جو اُن کے خیالوں میں مکہ مکرمہ کے پہاڑوں سے زیادہ بڑے ہوں گے لیکن جب وہ تولے جائیں گے تو ان میں وزن کچھ نہ ہوگا۔ و۲۱۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو! کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اس پر عرشِ رحمٰن ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ حضرت کعب نے فرمایا کہ فردوس جنتوں میں سب سے اعلٰی ہے، اس میں نیکیوں کا حکم کرنے والے اور بدیوں سے روکنے والے عیش کریں گے۔ و۲۲۰ جس طرح دنیا میں انسان کیسی ہی بہتر جگہ ہو اس سے اور اعلٰی و اَرفَع کی طلب رکھتا ہے یہ بات وہاں نہ ہوگی کیونکہ وہ جانتے ہوں گے کہ فضلِ الٰہی سے انہیں بہت اعلٰی و اَرفَع مکان و مَکانَت (رہائش) حاصل ہے۔ و۲۲۱ یعنی اگر اللہ تعالٰی کے علم و حکمت کے کلمات لکھے جائیں اور ان کے لیے تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنا دیا جائے اور تمام خَلق

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا

صورتِ بشری میں تو میں تم جیسا ہوں ۲۲۲ مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے ۲۲۳ تو جسے اپنے رب سے

ع ۹ ۱۲ ۳ لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع

ملنے کی امید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے ۲۲۴

اٰیاتها ۹۸ | ۱۹ سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ ۴۴ | رکوعاتها ۶

سورۂ مریم مکیہ ہے، اس میں اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ف۱

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اُس نے اپنے رب کو

لکھے تو وہ کلمات ختم نہ ہوں اور یہ تمام پانی ختم ہو جائے اور اتنا ہی اور بھی ختم ہو جائے۔ مُدَّعا یہ ہے کہ اس کے علم و حکمت کی نہایت (انتہا) نہیں۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہود نے کہا: اے محمد! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) آپ کا خیال ہے کہ ہمیں حکمت دی گئی اور آپ کی کتاب میں ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیرِ کثیر دی گئی، پھر آپ کیسے فرماتے ہیں کہ تمہیں نہیں دیا گیا مگر تھوڑا علم؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ جب آیۂ "وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا" نازل ہوئی تو یہود نے کہا کہ ہمیں توریت کا علم دیا گیا اور اس میں ہر شے کا علم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ مُدَّعا یہ ہے کہ کُل شے کا علم بھی علمِ الٰہی کے حضور قلیل ہے اور اتنی بھی نسبت نہیں رکھتا جتنی ایک قطرے کو سمندر سے ہو۔ **ف۲۲۲** کہ مجھ پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں اور صورتِ خاصہ میں کوئی بھی آپ کا مثل نہیں کہ اللہ تعالٰی نے آپ کو حسن و صورت میں بھی سب سے اعلیٰ و بالا کیا اور حقیقت و روح و باطن کے اعتبار سے تو تمام انبیاء اوصافِ بشر سے اعلیٰ ہیں جیسا کہ شِفاءِ قاضی عیاض میں ہے اور شیخ عبدالحق محدِّثِ دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے شرحِ مشکوٰۃ میں فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے اَجسام و ظواہر تو حدِّ بشریت پر چھوڑے گئے اور ان کے اَرواح و بواطن بشریت سے بالا اور مَلَاءِ اعلیٰ سے متعلق ہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ وَالضُّحٰى کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ کی بشریت کا وجود اصلاً نہ رہے اور غَلَبۂ انوارِ حق آپ پر عَلَى الدَّوَام حاصل ہو۔ بہرحال آپ کی ذات و کمالات میں آپ کا کوئی بھی مثل نہیں۔ اس آیتِ کریمہ میں آپ کو اپنی ظاہری صورت بشریہ کے بیان کا اظہار تواضع کے لیے حکم فرمایا گیا، یہی فرمایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے۔ (خازن) **مسئلہ:** کسی کو جائز نہیں کہ حضور کو اپنے مثل بشر کہے کیونکہ جو کلمات اصحابِ عزت و عظمت بہ طریقِ تواضع فرماتے ہیں ان کا کہنا دوسروں کے لیے روا (جائز) نہیں ہوتا۔ دوئم یہ کہ جس کو اللہ تعالٰی نے فضائلِ جلیلہ و مراتبِ رَفیعہ عطا فرمائے ہوں اس کے ان فضائل و مراتب کا ذکر چھوڑ کر ایسے وصفِ عام سے ذکر کرنا جو ہر کہ و مہ (چھوٹے، بڑے، ادنیٰ و اعلیٰ) میں پایا جائے ان کمالات کے نہ ماننے کا مُشعِر (اشارہ دیتا) ہے۔ سوئم یہ کہ قرآن کریم میں جابجا کفار کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ وہ انبیاء کو اپنے مثل بشر کہتے تھے اور اسی سے گمراہی میں مبتلا ہوئے۔ پھر اس کے بعد آیت "يُوْحٰٓى اِلَيَّ" میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مَخْصُوص بِالْعِلم اور مُکَرَّم عِندَاللہ (یعنی علوم کے ساتھ خاص ہونے اور اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا) ہونے کا بیان ہے۔ **ف۲۲۳** اس کا کوئی شریک نہیں **ف۲۲۴** شرکِ اکبر سے بھی بچے اور ریاء سے بھی جس کو شرکِ اصغر کہتے ہیں۔ مسلم شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرے اللہ تعالٰی اس کو فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا، یہ بھی حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کو پڑھے وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ **ف۱** سورۂ مریم مکیہ ہے، اس میں چھ رکوع، اٹھانوے آیتیں، سات سو اسی کلمے ہیں۔

نِدَآءً خَفِیًّا ﴿۳﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا

آہستہ پکارا ف۲ عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی ف۳ اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا (سفیدی ظاہر ہوئی) ف۴

وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ﴿۴﴾ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ

اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا ف۵ اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے ف۶

وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ﴿۵﴾ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ

اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھالے ف۷ وہ میرا جانشین ہو اور اولادِ

مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖۗ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ﴿۶﴾ یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے رب اُسے پسندیدہ کر ف۸ اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں

بِغُلٰمِ ﹰ اسْمُهٗ یَحْیٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ﴿۷﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى

ایک لڑکے کی جن کا نام یحییٰ ہے اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا عرض کی اے میرے رب میرے

یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ﴿۸﴾

لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا ف۹

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ

فرمایا ایسا ہی ہے ف۱۰ تیرے رب نے فرمایا وہ مجھے آسان ہے اور میں نے تو اس سے پہلے تجھے اس وقت بنایا

تَكُ شَیْــٴًـا ﴿۹﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ

جب تو کچھ بھی نہ تھا ف۱۱ عرض کی اے میرے رب مجھے کوئی نشانی دے دے ف۱۲ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات دن لوگوں

ف۲ کیونکہ اِخفاء (آہستہ پکارنا) ریا سے دور اور اخلاص سے مَعمور ہوتا ہے، نیز یہ بھی فائدہ تھا کہ پیرانہ سالی (بڑھاپے) کی عمر میں جبکہ سن شریف پچھتر یا اَسّی برس کا تھا اولاد کا طلب کرنا اِحتمال رکھتا تھا کہ عوام اس پر ملامت کریں اس لیے بھی اس دعا کا اخفاء (آہستہ کرنا) مناسب تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ضُعفِ پیری (بڑھاپے کی کمزوری) کے باعث حضرت کی آواز بھی ضعیف ہوگئی تھی۔ (مدارک خازن) ف۳ یعنی پیرانہ سالی کا ضعف غایَت (انتہا) کو پہنچ گیا کہ ہڈی جو نہایت مضبوط عُضو ہے اس میں کمزوری آگئی تو باقی اَعضا و قُویٰ (طاقت) کا حال محتاجِ بیان ہی نہیں۔ ف۴ کہ تمام سر سفید ہوگیا ف۵ ہمیشہ تو نے میری دعا قبول کی اور مجھے مُستجاب الدّعوات کیا۔ ف۶ چچازاد وغیرہ کا، کہ وہ شریر لوگ ہیں کہیں میرے بعد دین میں رَخنہ اندازی نہ کریں جیسا کہ بنی اسرائیل سے مشاہدہ میں آچکا ہے۔ ف۷ اور میرے علم کا حامِل (سنبھالنے والا) ہو۔ ف۸ کہ تو اپنے فضل سے اس کو نبوت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا: ف۹ یہ سوال اِستِبعاد (محال جان کر) نہیں بلکہ مقصود یہ دریافت کرنا ہے کہ عطائے فرزند کس طریقہ پر ہوگا کیا دوبارہ جوانی مَرحَمت ہوگی یا اسی حال میں فرزند عطا کیا جائے گا؟ ف۱۰ تمہیں دونوں سے لڑکا پیدا فرمانا منظور ہے ف۱۱ تو جو مَعدُوم کے موجود کرنے پر قادر ہے اس سے بڑھاپے میں اولاد عطا فرمانا کیا عجب ہے۔ ف۱۲ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حاملہ ہونے کی مَعرفت ہو۔

ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ⑩ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ
سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہوکر ف۱۳ تو اپنی قوم پر مسجد سے باہر آیا ف۱۴ تو اُنھیں اشارہ سے کہا

اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ⑪ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ
کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو ف۱۵ اے یحیٰی کتاب ف۱۶ مضبوط تھام اور ہم نے اسے بچپن ہی میں

صَبِيًّا ۙ⑫ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ⑬ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَ
نبوت دی ف۱۷ اور اپنی طرف سے مہربانی ف۱۸ اور ستھرائی ف۱۹ اور کمال ڈر والا تھا ف۲۰ اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا اور

لَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ⑭ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ
زبردست و نافرمان نہ تھا ف۲۱ اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن

يُبْعَثُ حَيًّا ⑮ ع وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا وقف لازم ع
زندہ اٹھایا جائے گا ف۲۲ اور کتاب میں مریم کو یاد کرو ف۲۳ جب اپنے گھر والوں سے پورب (مشرق)

مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ⑯ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ۗ فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهَا
کی طرف ایک جگہ الگ گئی ف۲۴ تو ان سے اِدھر ف۲۵ ایک پردہ کر لیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا

ف۱۳ صحیح سالم ہوکر بغیر کسی بیماری کے اور بغیر گونگا ہونے کے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان ایّام میں آپ لوگوں سے کلام کرنے پر قادر نہ ہوئے جب اللہ کا ذکر کرنا چاہتے زبان کھل جاتی۔ ف۱۴ جو اس کی نماز کی جگہ تھی اور لوگ پسِ محراب انتظار میں تھے کہ آپ ان کے لیے دروازہ کھولیں تو وہ داخل ہوں اور نماز پڑھیں جب حضرت زکریا علیہ السلام باہر آئے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا، گفتگو نہیں فرما سکتے تھے، یہ حال دیکھ کر لوگوں نے دریافت کیا کیا حال ہے؟ ف۱۵ اور حسبِ عادت فجر و عصر کی نمازیں ادا کرتے رہو۔ اب حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے کلام نہ کر سکنے سے جان لیا کہ آپ کی بیوی صاحبہ حاملہ ہوگئیں اور حضرت یحیٰی علیہ السلام کی ولادت سے دو سال بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ف۱۶ یعنی توریت کو ف۱۷ جبکہ آپ کی عمر شریف تین سال کی تھی اس وقت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو عقلِ کامل عطا فرمائی اور آپ کی طرف وحی کی، حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی قول ہے اور اتنی سی عمر میں فہم و فراست اور کمالِ عقل و دانش خوارقِ عادات (کرامات) میں سے ہے اور جب بِكَرَمِهٖ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کے کرم سے) یہ حاصل ہو تو اس حال میں نبوت ملنا کچھ بھی بعید نہیں، لہٰذا اس آیت میں حکم سے نبوت مراد ہے، یہی قول صحیح ہے۔ بعض مفسرین نے اس سے حکمت یعنی فہمِ توریت (توریت کا جاننا) اور فقہ فی الدّین (دین میں سمجھ بوجھ) بھی مراد لی ہے۔ (خازن و مدارک کبیر) منقول ہے کہ اس کم سنی کے زمانہ میں بچوں نے آپ کو کھیل کے لیے بلایا تو آپ نے فرمایا: ''مَا لِلَّعِبِ خُلِقْنَا'' ہم کھیل کے لیے پیدا نہیں کئے گئے۔ ف۱۸ عطا کی اور ان کے دل میں رِقّت و رحمت رکھی کہ لوگوں پر مہربانی کریں۔ ف۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ''زکوٰۃ'' سے یہاں طاعت و اخلاص مراد ہے۔ ف۲۰ اور آپ خوفِ الٰہی سے بہت گریہ و زاری کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسارِ مبارک پر آنسوؤں سے نشان بن گئے تھے۔ ف۲۱ یعنی آپ نہایت متواضع اور خَلِیق (تواضع کرنے والے اور خوب خوش اخلاق) تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطیع۔ ف۲۲ کہ یہ تینوں دن بہت اندیشہ ناک ہیں کیونکہ ان میں آدمی وہ دیکھتا ہے جو اس سے پہلے اس نے نہیں دیکھا اس لیے ان تینوں موقعوں پر نہایت وحشت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کا اِکرام فرمایا کہ انہیں ان تینوں موقعوں پر امن و سلامتی عطا کی۔ ف۲۳ یعنی اے سیّدِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کریم میں حضرت مریم کا واقعہ پڑھ کر ان لوگوں کو سنائیے تاکہ انہیں ان کا حال معلوم ہو۔ ف۲۴ اور اپنے مکان میں یا بیت المقدس کی شرقی جانب میں لوگوں سے جدا ہو کر عبادت کے لیے خلوت (تنہائی) میں بیٹھیں۔ ف۲۵ یعنی اپنے اور گھر والوں کے درمیان۔

رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ

روحانی بھیجاف۲۶ وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا بولی میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں

اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖۗ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا

اگر تجھے خدا کا ڈر ہے بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا

زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾

بیٹا دوں بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو نہ کسی آدمی نے ہاتھ لگایا نہ میں بدکار ہوں

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ

کہا یونہی ہے ف۲۷ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ ف۲۸ مجھے آسان ہے اور اس لیے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی ف۲۹ کریں اور

رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا

اپنی طرف سے ایک رحمت ف۳۰ اور یہ کام ٹھہر چکا ہے ف۳۱ اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لیے ہوئے ایک دور جگہ

قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ

چلی گئی ف۳۲ پھر اسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا ف۳۳ بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے

ف۲۶ جبریل علیہ السلام ف۲۷ یہی منظورِ الٰہی ہے کہ تمہیں بغیر مرد کے چھوئے ہی لڑکا عنایت فرمائے۔ ف۲۸ یعنی بغیر باپ کے بیٹا دینا ف۲۹ اور اپنی قدرت کی برہان (دلیل) ف۳۰ ان کے لیے جو اس کے دین کا اتباع کریں اس پر ایمان لائیں ف۳۱ علمِ الٰہی میں، اب نہ رد ہوسکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔ جب حضرت مریم کو اِطمینان ہوگیا اور ان کی پریشانی جاتی رہی تو حضرت جبریل نے ان کے گریبان میں یا آستین میں یا دامن میں یا منہ میں دم کیا اور وہ بقُدرتِ الٰہی فی الحال حاملہ ہوگئیں، اس وقت حضرت مریم کی عمر تیرہ سال یا دس کی تھی۔ ف۳۲ اپنے گھر والوں سے اور وہ جگہ بیتُ اللّحم تھی۔ وہب کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم کے حمل کا علم ہوا وہ ان کا چچازاد بھائی یوسف نجار ہے جو مسجد بیت المقدس کا خادم تھا اور بہت بڑا عابد شخص تھا، اس کو جب معلوم ہوا کہ مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی۔ جب چاہتا تھا کہ ان پر تہمت لگائے تو ان کی عبادت وتقویٰ، ہر وقت کا حاضر رہنا، کسی وقت غائب نہ ہونا، یاد کرکے خاموش ہوجاتا تھا اور جب حمل کا خیال کرتا تھا تو ان کو بَری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا! بالآخر اس نے حضرت مریم سے کہا کہ میرے دل میں ایک بات آئی ہے، ہر چند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے، آپ اجازت دیجئے کہ میں کہہ گذروں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع (دور) ہو۔ حضرت مریم نے کہا کہ اچھی بات کہو! تو اس نے کہا کہ اے مریم! مجھے بتاؤ کہ کیا کھیتی بغیر تخم اور درخت بغیر بارش کے اور بچہ بغیر باپ کے ہوسکتا ہے؟ حضرت مریم نے فرمایا کہ ہاں، تجھے معلوم نہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے کھیتی پیدا کی بغیر تخم ہی کے پیدا کی اور درخت اپنی قدرت سے بغیر بارش کے اگائے، کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں۔ یوسف نے کہا: میں یہ تو نہیں کہتا بے شک میں اس کا قائل ہوں کہ اللّٰہ ہر شے پر قادر ہے، جسے ''کُن'' فرمائے وہ ہوجاتی ہے۔ حضرت مریم نے کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بی بی کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا! حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شُبہ رفع ہوگیا اور حضرت مریم حمل کے سبب سے ضعیف ہوگئیں تھیں اس لیے وہ خدمت مسجد میں ان کی نیابت انجام دینے لگا، اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو الہام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ چلی جائیں، اس لیے وہ بیتُ اللّحم میں چلی گئیں۔ ف۳۳ جس کا درخت جنگل میں خشک ہوگیا تھا، وقت تیز سردی کا تھا، آپ اس درخت کی جڑ میں آئیں تاکہ اس سے ٹیک لگائیں اور فضیحت (رسوائی وبدنامی) کے اندیشہ سے۔

قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ

مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہوجاتی تو اسے ف۳۴ اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا ف۳۵ بے شک

جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ

تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے ف۳۶ اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی

عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ

پکی کھجوریں گریں گی ف۳۷ تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ ف۳۸ پھر اگر تو کسی

الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ

آدمی کو دیکھے ف۳۹ تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ

اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ ۚ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْــًٔا

کروں گی ف۴۰ تو اسے گود میں لیے اپنی قوم کے پاس آئی ف۴۱ بولے اے مریم بے شک تو نے بہت

فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ

بڑی بات کی اے ہارون کی بہن ف۴۲ تیرا باپ ف۴۳ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں ف۴۴

بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ ۖ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾

بدکار اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا ف۴۵ وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے ف۴۶

ف۳۴ جبریل نے وادی کے نشیب سے ف۳۵ اپنی تنہائی کا اور کھانے پینے کی کوئی چیز موجود نہ ہونے کا اور لوگوں کی بدگوئی کرنے کا ف۳۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے یا حضرت جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو آبِ شیریں کا ایک چشمہ جاری ہوگیا اور کھجور کا درخت سرسبز ہوگیا پھل لایا وہ پھل پختہ اور رسیدہ (پک کر تیار) ہوگئے اور حضرت مریم سے کہا گیا: ف۳۷ جوزَچہ کے لیے بہترین غذا ہیں۔ ف۳۸ اپنے فرزند عیسٰی سے۔ ف۳۹ کہ تجھ سے بچے کو دریافت کرتا ہے۔ ف۴۰ پہلے زمانہ میں بولنے اور کلام کرنے کا بھی روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں کھانے اور پینے کا روزہ ہوتا ہے، ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہوگیا۔ حضرت مریم کو سکوت (خاموشی اختیار کرنے) کی نذر ماننے کا اس لیے حکم دیا گیا تا کہ کلام حضرت عیسٰی فرمائیں اور ان کا کلام حجتِ قویّہ (مضبوط دلیل ثابت) ہو جس سے تہمت زائل ہوجائے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: مسئلہ: سَفِیْہ (جاہل و بے وقوف) کے جواب میں سکوت و اِعراض چاہئے، جوابِ جاہلاں باشد خموشی (جاہلوں کی بات کا جواب خاموشی ہے)۔ مسئلہ: کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا (پھیرنا) اولیٰ ہے۔ حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ ف۴۱ جب لوگوں نے حضرت مریم کو دیکھا کہ ان کی گود میں بچہ ہے تو روئے اور غمگین ہوئے کیونکہ وہ صالحین کے گھرانے کے لوگ تھے اور ف۴۲ اور ہارون یا تو حضرت مریم کے بھائی کا نام تھا یا بنی اسرائیل میں اور نہایت بزرگ اور صالح شخص کا نام تھا جن کے تقوٰی اور پرہیزگاری سے تشبیہ دینے کے لیے ان لوگوں نے حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا یا حضرت ہارون برادرِ حضرت موسٰی علیہ السلام ہی کی طرف نسبت کی باوجودیکہ ان کا زمانہ بہت بعید تھا اور ہزار برس کا عرصہ ہوچکا تھا مگر چونکہ یہ ان کی نسل سے تھیں اس لیے ہارون کی بہن کہہ دیا جیسا کہ عربوں کا مُحاوَرہ ہے کہ وہ تَمیمی کو "یا اَخاتَمیم" کہتے ہیں۔ ف۴۳ یعنی عمران ف۴۴ حَنّہ ف۴۵ کہ جو کچھ کہنا ہے خود ان سے کہو! اس پر قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور ف۴۶ یہ گفتگو سن کر حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور داہنے دستِ مبارک سے اشارہ کرکے کلام شروع کیا۔

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ﴿٣٠﴾ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا

بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ ف۴۷ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا ف۴۸ اور اس نے مجھے مبارک کیا ف۴۹

اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿٣١﴾ وَّ بَرًّۢا

میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں سے

بِوَالِدَتِیْ ؗ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿٣٢﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ

اچھا سلوک کرنے والا ف۵۰ اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا اور وہی سلامتی مجھ پر ف۵۱ جس دن میں پیدا ہوا اور

یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿٣٣﴾ ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ

جس دن مروں گا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا ف۵۲ یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا سچی بات

الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ

جس میں شک کرتے ہیں ف۵۳ اللہ کو لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بچہ ٹھہرائے پاکی ہے اس کو ف۵۴

اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿٣٥﴾ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ

جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اُس سے فرماتا ہے ہوجا وہ فوراً ہوجاتا ہے اور عیسیٰ نے کہا بے شک اللہ رب ہے میرا اور تمہارا ف۵۵

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿٣٦﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ

تو اس کی بندگی کرو یہ راہ سیدھی ہے پھر جماعتیں آپس میں مختلف ہوگئیں ف۵۶

ف۴۷ پہلے اپنے بندہ ہونے کا اقرار فرمایا تاکہ کوئی انہیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہے کیونکہ آپ کی نسبت یہ تہمت لگائی جانے والی تھی اور یہ تہمت اللہ تبارک وتعالیٰ پر لگتی تھی، اس لیے منصبِ رسالت کا اِقتضا یہی تھا کہ والدہ کی برأت بیان کرنے سے پہلے اس تہمت کو رفع فرمادیں جو اللہ تعالیٰ کی جنابِ پاک میں لگائی جائے گی اور اسی سے وہ تہمت بھی رفع ہوگئی جو والدہ پر لگائی جاتی کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مرتبۂ عظیمہ کے ساتھ جس بندے کو نوازتا ہے بالیقین اس کی ولادت اور اس کی سرشت (فطرت) نہایت پاک وطاہر ہے۔ ف۴۸ کتاب سے انجیل مراد ہے۔ حسن کا قول ہے کہ آپ بطنِ والدہ ہی میں تھے کہ آپ کو توریت کا اِلہام فرمادیا گیا تھا اور پالنے میں تھے جب آپ کو نبوت عطا کردی گئی اور اس حالت میں آپ کا کلام فرمانا آپ کا معجزہ ہے۔ بعض مفسرین نے آیت کے معنی میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ نبوت اور کتاب ملنے کی خبر تھی جو عنقریب آپ کو ملنے والی تھی۔ ف۴۹ یعنی لوگوں کے لیے نفع پہنچانے والا اور خیر کی تعلیم دینے والا اور اللہ تعالیٰ اور اس کی توحید کی دعوت دینے والا۔ ف۵۰ بنایا ف۵۱ جو حضرت یحییٰ پر ہوئی ف۵۲ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلام فرمایا تو لوگوں کو حضرت مریم کی براءت وطہارت کا یقین ہوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنا فرما کر خاموش ہوگئے اور اس کے بعد کلام نہ کیا جب تک کہ اس عمر کو پہنچے جس میں بچے بولنے لگتے ہیں۔ (خازن)
ف۵۳ کہ یہود تو انہیں ساحر، کذّاب کہتے ہیں (معاذاللہ) اور نصاریٰ انہیں خدا اور خدا کا بیٹا اور تین میں کا تیسرا کہتے ہیں۔ تَعَالَی اللّٰهُ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا (اللہ بہت ہی بلند وبالا، پاک ومُنزّہ ہے ان کی باتوں سے)۔ اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی تنزِیہ (پاکی) بیان فرماتا ہے: ف۵۴ اس سے ف۵۵ اور اس کے سوا کوئی رب نہیں ف۵۶ اور حضرت عیسیٰ کے باب میں نصاریٰ کے کئی فرقے ہوگئے: ایک یَعقوبِیَہ، ایک نسطوریہ، ایک ملکانیہ۔ یعقوبیہ کہتا تھا کہ وہ اللہ ہے زمین پر اُتر آیا تھا پھر آسمان پر چڑھ گیا۔ نسطوریہ کا قول ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے جب تک چاہا اسے زمین پر رکھا پھر اٹھالیا اور تیسرا فرقہ یہ کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے ہیں مخلوق ہیں نبی ہیں یہ مؤمن تھا۔ (مدارک)

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٣٧ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ

تو خرابی ہے کافروں کے لیے ایک بڑے دن کی حاضری سے ف٥٧ کتنا سنیں گے اور کتنا دیکھیں گے

يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٨ وَاَنْذِرْهُمْ

جس دن ہمارے پاس حاضر ہوں گے ف٥٨ مگر آج ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ف٥٩ اور انھیں ڈر سناؤ

يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٣٩ وقف لازم

پچھتاوے کے دن کا ف٦٠ جب کام ہو چکے گا ف٦١ اور وہ غفلت میں ہیں ف٦٢ اور وہ نہیں مانتے

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝٤٠ ع وَاذْكُرْ فِي ع ٢ ٢٥ ٥

بے شک زمین اور جو کچھ اس پر ہے سب کے وارث ہم ہوں گے ف٦٣ اور وہ ہماری ہی طرف پھریں گے ف٦٤ اور کتاب میں ف٦٥

الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝٤١ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ

ابراہیم کو یاد کرو بے شک وہ صدیق ف٦٦ تھا غیب کی خبریں بتاتا جب اپنے باپ سے بولا ف٦٧ اے میرے باپ

لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ۝٤٢ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ

کیوں ایسے کو پوجتا ہے جو نہ سنے نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے ف٦٨ اے میرے باپ بیشک

جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝٤٣

میرے پاس ف٦٩ وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا تو تو میرے پیچھے چلا آ ف٧٠ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں ف٧١

يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝٤٤ يٰۤاَبَتِ

اے میرے باپ شیطان کا بندہ نہ بن ف٧٢ بے شک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے اے میرے باپ

ف٥٧ بڑے دن سے روزِ قیامت مراد ہے۔ ف٥٨ اور اس دن کا دیکھنا اور سننا کچھ نفع نہ دے گا جب انہوں نے دنیا میں دلائلِ حق کو نہیں دیکھا اور اللّٰہ کے مَواعِید کو نہیں سنا۔ بعض مُفسرین نے کہا کہ یہ کلام بطریقِ تہدید (بطورِ تنبیہ اور ڈرانے کے) ہے کہ اس روز ایسی ہولناک باتیں سنیں اور دیکھیں گے جن سے دل پھٹ جائیں۔ ف٥٩ نہ حق دیکھیں نہ حق سنیں بہرے، اندھے بنے ہوئے ہیں، حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اِلٰہ اور معبود ٹھہراتے ہیں باوجودیکہ انہوں نے بَصراحت اپنے بندہ ہونے کا اعلان فرمایا۔ ف٦٠ حدیث شریف میں ہے کہ جب کافر منازلِ جنت دیکھیں گے جن سے وہ محروم کئے گئے تو انہیں ندامت وحسرت ہوگی کہ کاش وہ دنیا میں ایمان لے آئے ہوتے۔ ف٦١ اور جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں پہنچیں گے، ایسا سخت دن درپیش ہے۔ ف٦٢ اور اس دن کے لیے کچھ فکر نہیں کرتے ف٦٣ یعنی سب فنا ہو جائیں گے ہم ہی باقی رہ جائیں گے۔ ف٦٤ ہم انہیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے۔ ف٦٥ یعنی قرآن میں۔ ف٦٦ یعنی کثیر الصدق (ہمیشہ سچ بولنے والے)۔ بعض مفسرین نے کہا کہ صدیق کے معنی ہیں کثیر التصدیق جو اللّٰہ تعالیٰ اور اس کی وحدانیت اور اس کے انبیاء اور اس کے رسولوں کی اور مرنے کے بعد اُٹھنے کی تصدیق کرے اور احکامِ الٰہیہ بجالائے۔ ف٦٧ یعنی آزر بت پرست سے۔ ف٦٨ یعنی عبادت معبود کی غایت (انتہا درجے کی) تعظیم ہے، اس کا وہی مُستحق ہوسکتا ہے جو صاحبِ اوصافِ کمال اور ولیِ نِعَم ہو نہ کہ بت جیسی ناکارہ مخلوق، مُدّعا یہ ہے کہ اللّٰہ واحد، لا شریک لہ کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں۔ ف٦٩ میرے رب کی طرف سے معرفتِ الٰہی کا ف٧٠ میرا دین قبول کر! ف٧١ جس سے تو قربِ الٰہی کی منزلِ مقصود تک پہنچ سکے۔ ف٧٢ اور اس کی فرمانبرداری

اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ﴿۴۵﴾

میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کا کوئی عذاب پہنچے تو تو شیطان کا رفیق ہوجائے ف۷۳

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۚ لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ

بولا کیا تو میرے خداؤں سے منھ پھیرتا ہے اے ابراہیم بےشک اگر تو ف۷۴ باز نہ آیا تو میں تجھے پتھراؤ کروں گا

وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

اور مجھ سے زمانہ دراز تک بےعلاقہ ہوجا ف۷۵ کہا بس تجھے سلام ہے ف۷۶ قریب ہے کہ میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا ف۷۷ بےشک وہ

بِیْ حَفِیًّا ﴿۴۷﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّیْ ۖ

مجھ پر مہربان ہے اور میں ایک کنارے ہوجاؤں گا ف۷۸ تم سے اور ان سب سے جن کو اللّٰہ کے سوا پوجتے ہو اور اپنے رب کو پوجوں گا ف۷۹

عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ

قریب ہے کہ میں اپنے رب کی بندگی سے بدبخت نہ ہوں ف۸۰ پھر جب ان سے اور اللّٰہ کے سوا ان کے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ﴿۴۹﴾ وَ

معبودوں سے کنارہ کر گیا ف۸۱ ہم نے اسے اسحٰق ف۸۲ اور یعقوب ف۸۳ عطا کیے اور ہر ایک کو غیب کی خبریں بتانے والا کیا اور

وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ﴿۵۰﴾ ع وَاذْكُرْ ع ۳ ۱۰ ۶

ہم نے انھیں اپنی رحمت عطا کی ف۸۴ اور ان کے لیے سچی بلند ناموری رکھی ف۸۵ اور کتاب میں

فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۚ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَیْنٰهُ

موسیٰ کو یاد کرو بےشک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے

مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ

طور کی داہنی جانب سے ندا فرمائی ف۸۶ اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا ف۸۷ اور اپنی رحمت سے اسے اس کا بھائی ہارون

کر کے کفر و شرک میں مبتلا نہ ہو۔ ف۷۳ اور لعنت و عذاب میں اس کا ساتھی ہو۔ اس نصیحتِ لطف آمیز اور ہدایتِ دلپذیر سے آزر نے نفع نہ اٹھایا اور اس کے جواب میں ف۷۴ بتوں کی مخالفت اور ان کو برا کہنے اور ان کے عیوب بیان کرنے سے ف۷۵ تاکہ میرے ہاتھ اور زبان سے امن میں رہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۷۶ یہ سلامِ مُتارَکت تھا۔ ف۷۷ کہ وہ تجھے توفیقِ توبہ و ایمان دے کر تیری مغفرت کرے۔ ف۷۸ شہرِ بابل سے شام کی طرف ہجرت کر کے۔ ف۷۹ جس نے مجھے پیدا کیا اور مجھ پر احسان فرمائے۔ ف۸۰ اس میں تعریض ہے کہ جیسے تم بتوں کی پوجا کر کے بدنصیب ہوئے خدا کے پرستار کے لیے یہ بات نہیں، اس کی بندگی کرنے والا شقی و محروم نہیں ہوتا۔ ف۸۱ ارضِ مُقدّسہ کی طرف ہجرت کر کے ف۸۲ فرزند ف۸۳ فرزند کے فرزند یعنی پوتے۔ فائدہ: اس میں اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف اتنی دراز ہوئی کہ آپ نے اپنے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا۔ اس آیت میں یہ بتایا گیا کہ اللّٰہ کے لیے ہجرت کرنے اور اپنے گھر بار کو چھوڑنے کی یہ جزا ملی کہ اللّٰہ تعالیٰ نے بیٹے اور پوتے عطا فرمائے۔ ف۸۴ کہ اَموال و اَولاد بکثرت عِنایت کیے۔ ف۸۵ کہ ہر دین

أَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيْلَ ۡ إِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ
عطا کیا غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) ف۸۸ اور کتاب میں اسمٰعیل کو یاد کرو ف۸۹ بے شک وہ وعدے
الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠
کا سچا تھا ف۹۰ اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں کو ف۹۱ نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا
وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيْسَ ۡ إِنَّهٗ كَانَ
اور اپنے رب کو پسند تھا ف۹۲ اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو ف۹۳ بےشک وہ
صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ
صدیق تھا غیب کی خبریں دیتا اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا ف۹۴ یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان

والے مسلمان ہوں خواہ یہودی خواہ نصرانی سب ان کی ثناء کرتے ہیں اور نمازوں میں ان پر اور ان کی آل پر درود پڑھا جاتا ہے۔ ف۸۶ ''طور'' ایک پہاڑ کا نام ہے جو مصر و مَدیَن کے درمیان ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدین سے آتے ہوئے طور کی اس جانب سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے داہنی طرف تھی ایک درخت سے ندا دی گئی: ''یٰمُوْسٰی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ'' اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا پالنے والا۔ ف۸۷ مرتبۂ قُرب عطا فرمایا حجاب مُرتفع کئے یہاں تک کہ آپ نے صریرِ اقلام (قلموں کے لکھنے کی آواز) سنی اور آپ کی قدر و منزلت بلند کی گئی اور آپ سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔ ف۸۸ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یارب! میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو آپ کی دعا سے نبی کیا اور حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے تھے۔ ف۸۹ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند اور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے جَدّ ہیں۔ ف۹۰ انبیاء سب ہی سچے ہوتے ہیں لیکن آپ اس وصف میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ ایک مرتبہ کسی مقام پر آپ سے کوئی شخص کہہ گیا تھا کہ آپ یہیں ٹھہرے رہئے جب تک میں واپس آؤں۔ آپ اس جگہ اس کے انتظار میں تین روز ٹھہرے رہے۔ آپ نے صبر کا وعدہ کیا تھا، ذبح کے موقع پر اس شان سے اس کو وفا فرمایا کہ سبحان اللہ۔ ف۹۱ اور اپنی قوم جُرہم کو جن کی طرف آپ مَبعوث تھے ف۹۲ بسبب اپنے طاعت و اعمال و صبر و اِستقلال و اَحوال و خِصال کے۔ ف۹۳ آپ کا نام اَخنُوخ ہے، آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں، حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں، آپ کے والد حضرت شیث بن آدم علیہ السلام ہیں۔ سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں، کپڑوں کے سینے اور سلے کپڑے پہننے کی ابتداء بھی آپ ہی سے ہوئی، آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے۔ سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علم نجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں، یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل کئے اور کُتُبِ الٰہیہ کی کثرتِ درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا۔ ف۹۴ دنیا میں انہیں عُلوّ مرتبت عطا کیا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان پر اٹھالیا اور یہی صحیح تر ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے شبِ معراج حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمانِ چہارم پر دیکھا۔ حضرت کعب اَحبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَلَکُ الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے، تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ! انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی آپ زندہ ہو گئے۔ فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تا کہ خوفِ الٰہی زیادہ ہو۔ چنانچہ یہ بھی کیا گیا، جہنم دیکھ کر آپ نے مالک داروغۂ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر گزرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے، پھر آپ نے مَلَکُ الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ! وہ آپ کو جنت میں لے گئے، آپ دروازے کھلوا کر جنت میں داخل ہوئے، تھوڑی دیر انتظار کر کے ملکُ الموت نے کہا کہ آپ اب اپنے مقام پر تشریف لے چلئے! فرمایا: اب میں یہاں سے کہیں نہ جاؤں گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ'' وہ میں چکھ ہی چکا ہوں اور یہ فرمایا ہے: ''وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا'' کہ ہر شخص کو جہنم پر گذرنا ہے تو میں گزر چکا، اب میں جنت میں پہنچ گیا اور جنت میں پہنچنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ'' کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے۔ اب مجھے جنت سے چلنے کے لیے کیوں کہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ملکُ الموت کو وحی فرمائی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کیا میرے اِذن سے کیا اور وہ میرے اِذن سے جنت میں داخل ہوئے، انہیں چھوڑ دو! وہ جنت ہی میں رہیں گے، چنانچہ آپ وہاں زندہ ہیں۔

عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّ مِنْ

کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے آدم کی اولاد سے **و۹۵** اور ان میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا **و۹۶** اور

ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْرَآءِيْلَ ۫ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَ اجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى

ابراہیم **و۹۷** اور یعقوب کی اولاد سے **و۹۸** اور ان میں سے جنھیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا **و۹۹** جب ان پر

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ۩ ﴿۵۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے **ف۱۰۰** تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ ﴿۵۹﴾

آئے **و۱۰۱** جنھوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے **و۱۰۲** تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے **و۱۰۳**

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا

مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انھیں

يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ

کچھ نقصان نہ دیا جائے گا **و۱۰۴** بسنے کے باغ جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے **و۱۰۵** بندوں سے غیب میں کیا **و۱۰۶**

اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَ لَهُمْ

بے شک اس کا وعدہ آنے والا ہے وہ اس میں کوئی بے کار بات نہ سنیں گے مگر سلام **و۱۰۷** اور انھیں

رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا

اس میں ان کا رزق ہے صبح و شام **و۱۰۸** یہ وہ باغ ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے

السجدۃ ۵

و۹۵ یعنی حضرت ادریس وحضرت نوح۔ **و۹۶** یعنی ابراہیم علیہ السلام جو حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے اور آپ کے فرزند سام کے فرزند ہیں۔ **و۹۷** کی اولاد سے حضرت اسمٰعیل وحضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب **و۹۸** حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علیہم وسلامُہ۔ **و۹۹** شرحِ شریعت وکشفِ حقیقت کے لیے۔ **ف۱۰۰** اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں خبر دی کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سن کر خُضوع وخُشوع اور خوف سے روتے اور سجدے کرتے تھے۔ **مسئلہ:** اس سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک بخُشوعِ قلب سننا اور رونا مستحب ہے۔ **و۱۰۱** مثلِ یہود ونصاریٰ وغیرہ کے **و۱۰۲** اور بجائے طاعتِ الٰہی کے مَعاصی کو اختیار کیا۔ **و۱۰۳** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ''غَیّ'' جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کی وادیاں بھی پناہ مانگتی ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو زنا کے عادی اور اس پر مُصِر (ڈٹے ہوئے) ہوں اور جو شراب کے عادی ہوں اور جو سود خوار سود کے خوگر (عادی) ہوں اور جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جو جھوٹی گواہی دینے والے ہوں۔ **و۱۰۴** اور ان کے اعمال کی جزا میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔ **و۱۰۵** ایمان دار صالح وتائب **و۱۰۶** یعنی اس حال میں کہ جنت ان سے غائب ہے ان کی نظر کے سامنے نہیں یا اس حال میں کہ وہ جنت سے غائب ہیں اس کا مُشاہدہ نہیں کرتے۔ **و۱۰۷** ملائکہ کا یا آپس میں ایک دوسرے کا۔ **و۱۰۸** یعنی عَلَی الدَّوام کیونکہ جنت میں رات اور دن نہیں ہیں، اہل جنت ہمیشہ نور ہی میں رہیں گے یا مراد یہ ہے کہ دنیا کے دن کی مقدار میں دو مرتبہ بہشتی نعمتیں ان کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَ

جو پرہیزگار ہے (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ف۱۰۹ ہم فرشتے نہیں اُترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور

مَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ ۚ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے ف۱۱۰ اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں ف۱۱۱ آسمانوں اور زمین اور

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ

جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا مالک تو اسے پوجو اور اس کی بندگی پر ثابت رہو کیا اس کے نام کا دوسرا

سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ع وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا ع ۱۵

جانتے ہو ف۱۱۲ اور آدمی کہتا ہے کیا جب میں مرجاؤں گا تو ضرور عنقریب جلا کر نکالا جاؤں گا ف۱۱۳ اور کیا

يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ

آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا ف۱۱۴ تو تمہارے رب کی قسم ہم

لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ۚ ثُمَّ

انہیں ف۱۱۵ اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے ف۱۱۶ اور انہیں دوزخ کے آس پاس حاضر کریں گے گھٹنوں کے بل گرے پھر

لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ۚ ثُمَّ لَنَحْنُ

ہم ف۱۱۷ ہر گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بےباک ہوگا ف۱۱۸ پھر ہم خوب

اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ

جانتے ہیں جو اس آگ میں بھوننے کے زیادہ لائق ہیں اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گذر دوزخ پر نہ ہو ف۱۱۹ تمہارے

ف۱۰۹ **شانِ نزول:** بخاری شریف میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ سیّدِ عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے جبریل سے فرمایا: اے جبریل! تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۱۰ یعنی تمام اَماکن کا وہی مالک ہے، ہم ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل وحرکت کرنے میں اس کے حکم ومَشِیَّت کے تابع ہیں، وہ ہر حرکت وسُکون کا جاننے والا اور غفلت ونِسیان سے پاک ہے۔ ف۱۱۱ جب چاہے ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجے۔ ف۱۱۲ یعنی کسی کو اس کے ساتھ اِسمی شرکت بھی نہیں اور اس کی وَحدانیت اتنی ظاہر ہے کہ مشرکین نے بھی اپنے کسی معبودِ باطل کا نام ''اللہ'' نہیں رکھا۔ ف۱۱۳ انسان سے یہاں مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کئے جانے کے منکر تھے جیسے کہ اُبی بن خَلَف اور ولید بن مُغیرہ، انہیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور یہی اس کا شانِ نزول ہے۔ ف۱۱۴ تو جس نے مَعدُوم (غیر موجود) کو موجود فرمایا اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کر دینا کیا تعجب۔ ف۱۱۵ یعنی منکرینِ بَعث کو ف۱۱۶ یعنی کفار کو ان کے گمراہ کرنے والے شیاطین کے ساتھ۔ اس طرح کہ ہر کافر شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں جکڑا ہوگا ف۱۱۷ کفار کے ف۱۱۸ یعنی دخولِ نار میں جو سب سے زیادہ سرکش اور کفر میں اَشد (زیادہ سخت) ہوگا وہ مقدم کیا جائے گا۔ بعض روایات میں ہے کہ کفار سب کے سب جہنم کے گرد زنجیروں میں جکڑے طوق ڈالے ہوئے حاضر کئے جائیں گے پھر جو کفر وسرکشی میں اشد ہوں گے وہ پہلے جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ ف۱۱۹ نیک ہو یا بد، مگر نیک سلامت رہیں گے اور جب ان کا گزر دوزخ پر ہوگا تو دوزخ سے صدا اُٹھے گی کہ اے مومن! گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ سرد کر دی۔ حسن وقتادہ سے

عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ

رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے ف۱۲۰ پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے ف۱۲۱ اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے

فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

گھٹنوں کے بل گرے اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں کافر ف۱۲۲ مسلمانوں

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّ اَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ

سے کہتے ہیں کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے ف۱۲۳ اور ہم

اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ

نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپادیں ف۱۲۴ کہ وہ ان سے بھی سامان اور نمود (دیکھنے) میں بہتر تھے تم فرماؤ جو گمراہی

فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ۬ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا

میں ہو تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دے ف۱۲۵ یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں وہ چیز جس کا انھیں وعدہ دیا جاتا ہے یا

الْعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ

تو عذاب ف۱۲۶ یا قیامت ف۱۲۷ تو اب جان لیں گے کہ کس کا برا درجہ ہے اور کس کی فوج

جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ

کمزور ف۱۲۸ اور جنھوں نے ہدایت پائی ف۱۲۹ اللہ انھیں اور ہدایت بڑھائے گا ف۱۳۰ اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا ف۱۳۱

خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ

تیرے رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب اور سب سے بھلا انجام ف۱۳۲ تو کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور

قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿٧٧﴾ ؕ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ

کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے ف۱۳۳ کیا غیب کو جھانک آیا ہے ف۱۳۴ یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار

مروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پل صراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے۔ ف۱۲۰ یعنی وُرُوْدِ جہنم (دوزخ پر سے گزرنا) قضائے لازم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم کیا ہے۔ ف۱۲۱ یعنی ایمانداروں کو ف۱۲۲ مثل نضر بن حارث وغیرہ کفار قریش بناؤ سنگھار کر کے بالوں میں تیل ڈال کر کنگھیاں کر کے عمدہ لباس پہن کر فخر وتکبر کے ساتھ غریب فقیر ف۱۲۳ مُدّعا یہ ہے کہ جب آیات نازل کی جاتی ہیں اور دلائل و براہین پیش کیے جاتے ہیں تو کفار ان میں تو فکر نہیں کرتے اور ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور بجائے اس کے دولت و مال اور لباس و مکان پر فخر وتکبر کرتے ہیں۔ ف۱۲۴ امتیں ہلاک کردیں ف۱۲۵ دنیا میں اس کی عمر دراز کر کے اور اس کو اس کی گمراہی وطغیان میں چھوڑ کر ف۱۲۶ دنیا کا قتل وگرفتاری ف۱۲۷ جو طرح طرح کی رسوائی اور عذاب پر مشتمل ہے۔ ف۱۲۸ کفار کی شیطانی فوج یا مسلمانوں کا ملکی لشکر۔ اس میں مشرکین کے اس قول کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا کہ کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے۔ ف۱۲۹ اور ایمان سے مشرّف ہوئے ف۱۳۰ اس پر استقامت عطا فرما کر اور مزید بصیرت وتوفیق دے کر۔ ف۱۳۱ طاعتیں اور آخرت کے تمام اعمال اور پنجگانہ نمازیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید اور اس کا ذکر اور تمام

عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ط سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾

(عہد) رکھا ہے ہرگز نہیں وف۱۳۵ اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے

وَّنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً

اور جو چیزیں کہہ رہا ہے وف۱۳٦ ان کے ہمیں وارث ہوں گے اور ہمارے پاس اکیلا آئے گا وف۱۳۷ اور اللّٰہ کے سوا اور خدا بنا لئے وف۱۳۸

لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ط سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ

کہ وہ انھیں زور دیں وف۱۳۹ ہرگز نہیں وف۱۴۰ کوئی دم جاتا ہے کہ وہ وف۱۴۱ ان کی بندگی سے منکر ہوں گے اور ان کے مخالف

ع ۸/۵ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِينَ عَلَى الْكٰفِرِينَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾

ہو جائیں گے وف۱۴۲ کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان بھیجے وف۱۴۳ کہ وہ انھیں خوب اچھالتے ہیں وف۱۴۴

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ط اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ ج يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ اِلَى

تو تم ان پر جلدی نہ کرو ہم تو ان کی گنتی پوری کرتے ہیں وف۱۴۵ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں

وقف لازم الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸٦﴾ لَا يَمْلِكُونَ

گے مہمان بنا کر وف۱۴٦ اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے وف۱۴۷ لوگ شفاعت

وقف لازم الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ

کے مالک نہیں مگر وہی جنھوں نے رحمٰن کے پاس قرار کر رکھا ہے وف۱۴۸ اور کافر بولے وف۱۴۹

اعمالِ صالحہ یہ سب باقیات صالحات ہیں کہ مومن کے لیے باقی رہتے ہیں اور کام آتے ہیں۔ وف۱۳۲ بخلافِ اعمالِ کفار کے کہ وہ سب نکمے اور باطل ہیں۔ وف۱۳۳ **شانِ نزول**: بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت خباب بن اَرت کا زمانۂ جاہلیت میں عاص بن وائل سہمی پر قرض تھا، وہ اس کے پاس تقاضے کو گئے تو عاص نے کہا کہ میں تمہارا قرض نہ ادا کروں گا جب تک کہ تم سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے پھر نہ جاؤ اور کفر اختیار نہ کرو۔ حضرت خباب نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تو مرے اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھے۔ وہ کہنے لگا کہ کیا میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا؟ حضرت خباب نے کہا: ہاں۔ عاص نے کہا تو پھر مجھے چھوڑیئے یہاں تک کہ میں مر جاؤں اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں اور مجھے مال و اولاد ملے جب ہی آپ کا قرض ادا کروں گا، اس پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ وف۱۳۴ اور اس نے لوحِ محفوظ میں دیکھ لیا ہے کہ آخرت میں اس کو مال و اولاد ملے گی وف۱۳۵ ایسا نہیں ہے۔ تو وف۱۳٦ یعنی مال و اولاد ان سب سے اس کی مِلک اور اس کا تصرّف اس کے ہلاک ہونے سے اٹھ جائے گا اور وف۱۳۷ کہ نہ اس کے پاس مال ہوگا نہ اولاد اور اس کا یہ دعوٰی کرنا جھوٹا ہو جائے گا۔ وف۱۳۸ یعنی مشرکوں نے بتوں کو معبود بنایا اور ان کی عبادت کرنے لگے اس امید پر وف۱۳۹ اور ان کی مدد کریں اور انہیں عذاب سے بچائیں وف۱۴۰ ایسا ہو ہی نہیں سکتا وف۱۴۱ بت جنہیں یہ پوجتے تھے وف۱۴۲ انہیں جھٹلائیں گے اور ان پر لعنت کریں گے اللّٰہ تعالٰی انہیں زبان دے گا اور وہ کہیں گے: یارب! انہیں عذاب کر۔ وف۱۴۳ یعنی شیاطین کو ان پر چھوڑ دیا اور مُسلّط کر دیا۔ وف۱۴۴ اور مَعاصی (نافرمانی) پر ابھارتے ہیں۔ وف۱۴۵ اَعمال کی جزا کے لیے یا سانسوں کی فنا کے لیے یا دنوں مہینوں اور برسوں کی اس میعاد کے لیے جو ان کے عذاب کے واسطے مقرر ہے۔ وف۱۴٦ حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ مؤمنین مُتّقین حشر میں اپنی قبروں سے سوار کر کے اٹھائے جائیں گے اور ان کی سواریوں پر طلائی مُرَصَّع زینیں اور پالان ہوں گے۔ وف۱۴۷ ذلت و اہانت کے ساتھ بسبب ان کے کفر کے۔ وف۱۴۸ یعنی جنہیں شفاعت کا اِذن مل چکا ہے وہی شفاعت کریں گے یا یہ معنی ہیں کہ شفاعت صرف مؤمنین کی ہوگی اور وہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے: جو ایمان لایا جس

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ

رحمٰن نے اولاد اختیار کی بے شک تم حد کی بھاری بات لائے ف۱۵۰ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ

مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ

پڑیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ (مسمار ہو) کر ف۱۵۱ اس پر کہ انھوں نے رحمٰن کے لیے

وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي

اولاد بتائی اور رحمٰن کے لئے لائق نہیں کہ اولاد اختیار کرے ف۱۵۲ آسمانوں اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ

میں جتنے ہیں سب اُس کے حضور بندے ہوکر حاضر ہوں گے ف۱۵۳ بے شک وہ ان کا شمار جانتا ہے اور ان کو ایک ایک کر کے

عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

گن رکھا ہے ف۱۵۴ اور ان میں ہر ایک روز قیامت اس کے حضور اکیلا حاضر ہوگا ف۱۵۵ بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ

کام کئے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کر دے گا ف۱۵۶ تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں یونہی آسان فرمایا کہ تم اس

بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ

سے ڈر والوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو اس سے ڈر سناؤ اور ہم نے ان سے پہلی کتنی سنگتیں کھپائیں ف۱۵۷

نے ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہا۔ کہا: اس کے لیے اللّٰه کے نزدیک عہد ہے۔ ف۱۴۹ یعنی یہودی و نصرانی و مشرکین جو فرشتوں کو اللّٰه کی بیٹیاں کہتے تھے کہ ف۱۵۰ اور اِنتہا درجہ کا باطل و نہایت سخت و شَنیع کلمہ تم نے منہ سے نکالا ف۱۵۱ یعنی یہ کلمہ ایسی بے ادبی و گستاخی کا ہے کہ اگر اللّٰه تعالیٰ غضب فرمائے تو اس پر تمام جہان کا نظام درہم برہم کر دے۔ حضرتِ ابنِ عباس رضی اللّٰه تعالی عنہما نے فرمایا کہ کفار نے جب یہ گستاخی کی اور ایسا بے باکانہ کلمہ منہ سے نکالا تو جن و اِنس کے سوا آسمان، زمین، پہاڑ وغیرہ تمام خَلق پریشانی سے بے چین ہوگئی اور قریب ہلاکت کے پہنچ گئی، ملائکہ کو غضب ہوا اور جہنم کو جوش آیا پھر اللّٰه تعالیٰ نے اپنی تنزیہ (پاکی) بیان فرمائی۔ ف۱۵۲ وہ اس سے پاک ہے اور اس کے لیے اولاد ہونا محال ہے ممکن نہیں۔ ف۱۵۳ بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اور بندہ ہونا اور اولاد ہونا جمع ہو ہی نہیں سکتا اور اولاد مملوک (غلام) نہیں ہوتی تو جو مملوک ہے ہرگز اولاد نہیں۔ ف۱۵۴ سب اس کے علم میں محصور و مُحاط (گھرے ہوئے) ہیں اور ہر ایک کے اَنفاس، اَیام، آثار اور تمام اَحوال اور جملہ اُمور اس کے شمار میں ہیں، اس پر کچھ مخفی نہیں، سب اس کی تدبیر و قدرت کے تحت میں ہیں۔ ف۱۵۵ بغیر مال و اولاد اور مُعین و ناصر کے۔ ف۱۵۶ یعنی اپنا محبوب بنائے گا اور اپنے بندوں کے دل میں ان کی محبت ڈال دے گا۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب اللّٰه تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فُلانا میرا محبوب ہے، جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللّٰه تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے، سب اس کو محبوب رکھیں، تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں، پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مؤمنین صالحین و اولیائے کاملین کی مقبولیتِ عامہ ان کی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور غوث اعظم رضی اللّٰه تعالی عنہ اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللّٰه تعالی عنہم اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام مقبولیتیں ان کی محبوبیت کی دلیل ہیں۔ ف۱۵۷ تکذیبِ انبیاء کی وجہ سے کتنی بہت سی امتیں ہلاک کیں۔

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

کیا تم ان میں کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی بھنک سنتے ہو ۱۵۸

اٰیاتھا ١٣٥ ۝ ٢٠ سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ ٤٥ ۝ رکوعاتھا ٨

سورۂ طٰہٰ مکیہ ہے، اس میں ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہ اُتارا کہ تم مشقت میں پڑو ف۲ ہاں اس کو نصیحت جو

يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ اَلرَّحْمٰنُ

ڈر رکھتا ہو ف۳ اس کا اُتارا ہوا جس نے زمین اور اونچے آسمان بنائے وہ بڑی مہر (رحمت) والا

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا

اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ

بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَ

ان کے بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے ف۴ اور اگر تو بات پکار کر کہے تو وہ تو بھید کو جانتا ہے اور

اَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ

اُسے جو اُس سے بھی زیادہ چھپا ہے ف۵ اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام ف۶ اور کچھ تمہیں

ع ٦ ١٦ ٩ النصف

ف۱۵۸ وہ سب نیست و نابود (ہلاک و برباد) کردیے گئے اسی طرح یہ لوگ اگر وہی طریقہ اختیار کریں گے تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا۔ ف۱ سورۂ طٰہٰ مکیہ ہے۔ اس میں آٹھ رکوع، ایک سو پینتیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار دو سو بیالیس حروف ہیں۔ ف۲ اور تمام شب کے قیام کی تکلیف اٹھاؤ۔ **شانِ نزول:** سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم عبادت میں بہت جُہد فرماتے تھے اور تمام شب قیام میں گزارتے یہاں تک کہ قدم مبارک ورم کر آتے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر بحکمِ الٰہی عرض کیا کہ اپنے نفسِ پاک کو کچھ راحت دیجئے اس کا بھی حق ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم لوگوں کے کفر اور ان کے ایمان سے محروم رہنے پر بہت زیادہ مُتأسِّف ومُتَحَسِّر (افسردہ) رہتے تھے اور خاطر مبارک پر اس سبب سے رنج وملال رہا کرتا تھا، اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ رنج وملال کی کوفت نہ اٹھائیں، قرآن پاک آپ کی مشقت کے لیے نازل نہیں کیا گیا ہے۔ ف۳ وہ اس سے نفع اٹھائے گا اور ہدایت پائے گا۔ ف۴ جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے۔ مراد یہ ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہے عرش و سماوات، زمین وتحت الثّرٰی کچھ ہو، کہیں ہو سب کا مالک اللہ ہے۔ ف۵ "سِر" یعنی بھید وہ ہے جس کو آدمی رکھتا اور چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ پوشیدہ وہ ہے جس کو انسان کرنے والا ہے مگر ابھی جانتا بھی نہیں نہ اس سے اس کا ارادہ متعلق ہوا نہ اس تک خیال پہنچا۔ ایک قول یہ ہے کہ بھید سے مراد وہ ہے جس کو انسانوں سے چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی چیز وَسوَسہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ بھید بندہ کا وہ ہے جسے بندہ خود جانتا ہے اور اللہ تعالٰی جانتا ہے، اس سے زیادہ پوشیدہ رَبّانی اَسرار ہیں جن کو اللہ جانتا ہے بندہ نہیں جانتا۔

حَدِیْثُ مُوْسٰى ۘ ۝٩ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا وقف لازم
موسیٰ کی خبر آئی ف۷ جب اُس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے کہا ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے

لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝١٠ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا
شاید میں تمہارے لیے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں پھر جب آگ کے پاس آیا ف۸

نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ۝١١ اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ
ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ بےشک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال ف۹ بےشک تو پاک

الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٢ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ۝١٣ اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ
جنگل طویٰ میں ہے ف۱۰ اور میں نے تجھے پسند کیا ف۱۱ اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے بیشک میں ہی ہوں اللہ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝١٤ اِنَّ السَّاعَةَ
کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ ف۱۲ بےشک قیامت آنے

اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ۝١٥ فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا
والی ہے قریب تھا کہ میں اُسے سب سے چھپاؤں ف۱۳ کہ ہر جان اپنی کوشش کا بدلہ پائے ف۱۴ تو ہرگز تجھے ف۱۵ اس کے ماننے سے وہ

آیت میں تنبیہ ہے کہ آدمی کو قبائح اَفعال سے پرہیز کرنا چاہئے وہ ظاہرہ ہوں یا باطنہ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپا نہیں اور اس میں نیک اعمال پر ترغیب بھی ہے کہ طاعت ظاہر ہو یا باطن اللہ سے چھپی نہیں وہ جزا عطا فرمائے گا۔ تفسیرِ بَیضاوی میں ''قول'' سے ذکر الٰہی اور دعا مراد لی ہے اور فرمایا ہے کہ اس آیت میں اس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ ذکر و دعا میں جَہر (بلند آواز کرنا) اللہ تعالیٰ کو سنانے کے لیے نہیں ہے بلکہ ذکر کو نفس میں راسخ کرنے اور نفس کو غیر کے ساتھ مشغولی سے روکنے اور باز رکھنے کے لیے ہے۔ ف۶ وہ واحد بالذات ہے اور اسماء و صفات عبارات ہیں اور ظاہر ہے کہ تعدُّدِ عبارات تعددِ معنی کو مقتضی نہیں۔ ف۷ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اَحوال کا بیان فرمایا گیا تا کہ معلوم ہو کہ انبیاء علیہم السلام جو درجۂ عُلیا پاتے ہیں وہ ادائے فرائضِ نبوت و رسالت میں کس قدر مشقتیں برداشت کرتے اور کیسے کیسے شدائد پر صبر فرماتے ہیں۔ یہاں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سفر کا واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جس میں آپ مدین سے مصر کی طرف حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے کے لیے روانہ ہوئے تھے آپ کے اہل بیت ہمراہ تھے اور آپ نے بادشاہانِ شام کے اندیشہ سے سڑک چھوڑ کر جنگل میں قطعِ مسافت اختیار فرمائی، بی بی صاحبہ حاملہ تھیں چلتے چلتے طور کے غربی جانب پہنچے یہاں رات کے وقت بی بی صاحبہ کو دردِ زہ شروع ہوا یہ رات اندھیری تھی، برف پڑ رہی تھی، سردی شدت کی تھی، آپ کو دور سے آگ معلوم ہوئی ف۸ وہاں ایک درخت سرسبز و شاداب دیکھا جو اوپر سے نیچے تک نہایت روشن تھا جتنا اس کے قریب جاتے ہیں دور ہوتا ہے جب ٹھہر جاتے ہیں قریب ہوتا ہے اس وقت آپ کو ف۹ کہ اس میں تواضُع اور بُقعۂ مُعظّمہ کا اِحترام اور وادئ مُقدس کی خاک سے حصولِ برکت کا موقع ہے۔ ف۱۰ ''طویٰ'' وادئ مُقدس کا نام ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا۔ ف۱۱ تیری قوم میں سے نبوت و رسالت و شرف کلام کے ساتھ مشرف فرمایا، یہ ندا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہر جز و بدن سے سنی اور قوتِ سامعہ ایسی عام ہوئی کہ تمام جسمِ اَقدس کان بن گیا۔ سبحان اللہ۔ ف۱۲ تا کہ تو اس میں مجھے یاد کرے اور میری یاد میں اخلاص اور میری رضا مقصود ہو کوئی دوسری غرض نہ ہو اسی طرح ریا کا دخل نہ ہو یا یہ معنی ہیں کہ تو میری نماز قائم رکھ تا کہ میں تجھے اپنی رحمت سے یاد فرماؤں۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد اعظم فرائض نماز ہے۔ ف۱۳ اور بندوں کو اس کے آنے کی خبر نہ دوں اور اس کے آنے کی خبر نہ دی جاتی اگر اس خبر دینے میں یہ حکمت نہ ہوتی۔ ف۱۴ اور اس کے خوف سے معاصی ترک کرے نیکیاں زیادہ کرے اور ہر وقت توبہ کرتا رہے۔ ف۱۵ اے امت موسیٰ! خطاب بہ ظاہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور مراد اس سے آپ کی امت ہے۔ (مدارک)

مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ

بازنہ رکھے جو اس پر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلا ف۱۶ پھر تو ہلاک ہوجائے اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے

يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَ

اے موسیٰ ف۱۷ عرض کی یہ میرا عصا ہے ف۱۸ میں اس پر تکیہ (ٹیک وسہارا) لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور

لِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ

میرے اس میں اور کام ہیں ف۱۹ فرمایا اسے ڈال دے اے موسیٰ تو موسیٰ نے اسے ڈال دیا تو جبھی وہ دوڑتا ہوا

تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ٘ وقفة سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَ

سانپ ہوگیا ف۲۰ فرمایا اسے اٹھالے اور ڈر نہیں اب ہم اسے پھر پہلی طرح کردیں گے ف۲۱ اور

اضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ ۙ

اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملا ف۲۲ خوب سپید نکلے گا بے کسی مرض کے ف۲۳ ایک اور نشانی ف۲۴

ع ۲۴ ۱۰ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾ ۚ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾ ع قَالَ

کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں فرعون کے پاس جا ف۲۵ اس نے سر اٹھایا ف۲۶ عرض کی

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ ۙ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ

اے میرے رب میرے لیے میرا سینہ کھول دے ف۲۷ اور میرے لیے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی

ف۱۶ اگر تو اس کا کہنا مانے اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو ف۱۷ اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہوجائے کہ یہ عصا ہے تاکہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کے خاطرِ مبارک پر کوئی پریشانی نہ ہو یا یہ حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانوس کیا جائے تاکہ ہیبت مکالمت (اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کرتے ہوئے رُعب ودہشت) کا اثر کم ہو (مدارک وغیرہ) ف۱۸ اس عصا میں اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں اور اس کا نام نبعہ تھا۔ ف۱۹ مثل توشہ اور پانی اٹھانے اور موذی جانوروں کو دفع کرنے اور اعداء سے مُحاربہ میں کام لینے وغیرہ کے، ان فوائد کا ذکر کرنا بطریق شکرِ نِعَمِ الٰہیہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۲۰ اور قدرتِ الٰہی دکھائی گئی کہ جو عصا ہاتھ میں رہتا تھا اور اتنے کاموں میں آتا تھا اب اچانک وہ ایسا ہیبت ناک اژدہا بن گیا۔ یہ حال دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ف۲۱ یہ فرماتے ہی خوف جاتا رہا حتیٰ کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک اس کے منہ میں ڈال دیا اور وہ آپ کے ہاتھ لگاتے ہی مثلِ سابق عصا بن گیا، اب اس کے بعد ایک اور معجزہ عطا فرمایا جس کی نسبت ارشاد فرمایا: ف۲۲ یعنی کفِ دستِ راست (سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی) بائیں بازو سے بغل کے نیچے ملا کر نکالئے تو آفتاب کی طرح چمکتا نگاہوں کو خیرہ کرتا (چُندھیاتا ہوا) اور ف۲۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک سے رات ودن میں آفتاب کی طرح نور ظاہر ہوتا تھا اور یہ معجزہ آپ کے اعظم معجزات میں سے ہے، جب آپ دوبارہ اپنا دست مبارک بغل کے نیچے رکھ کر بازو سے ملاتے تو وہ دستِ اَقدس حالتِ سابقہ پر آجاتا۔ ف۲۴ آپ کے صدقِ نبوت کی عصا کے بعد اس نشانی کو بھی لیجئے۔ ف۲۵ رسول ہوکر ف۲۶ اور کفر میں حد سے گزر گیا اور اُلُوہیّت کا دعویٰ کرنے لگا۔ ف۲۷ اور اسے تحمل رسالت کے لیے وسیع فرمادے۔

لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ

گرہ کھول دے ف۲۸ کہ وہ میری بات سمجھیں اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے ف۲۹ وہ کون میرا

اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ

بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر اور اُسے میرے کام میں شریک کر ف۳۰ کہ ہم بکثرت تیری

كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ

پاکی بولیں اور بکثرت تیری یاد کریں ف۳۱ بےشک تو ہمیں دیکھ رہا ہے ف۳۲ فرمایا اے موسیٰ تیری مانگ

سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ

تجھے عطا ہوئی اور بےشک ہم نے ف۳۳ تجھ پر ایک بار اور احسان فرمایا جب ہم نے تیری

اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ

ماں کو اِلہام کیا جو الہام کرنا تھا ف۳۴ کہ اس بچے کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ف۳۵ ڈال دے

فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ

تو دریا اسے کنارے پر ڈالے کہ اسے وہ اٹھالے جو میرا دشمن اور اُس کا دشمن ف۳۶ اور میں نے تجھ پر اپنی

مَحَبَّةً مِّنِّيْ ڬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰي عَيْنِيْ ﴿٣٩﴾ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ

وقف لازم

طرف کی محبت ڈالی ف۳۷ اور اس لیے کہ تو میری نگاہ کے سامنے تیار ہو ف۳۸ تیری بہن چلی ف۳۹ پھر کہا کیا

ف۲۸ جو خوردسالی (بچپن) میں آگ کا انگارہ منہ میں رکھ لینے سے پڑ گئی ہے اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ بچپن میں آپ ایک روز فرعون کی گود میں تھے آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر اس کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا اس پر اسے غصہ آیا اور اس نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا۔ آسیہ نے کہا کہ اے بادشاہ یہ نادان بچہ ہے کیا سمجھے؟ تو چاہے تو تجربہ کر لے! اس تجربہ کے لیے ایک طشت میں آگ اور ایک طشت میں یاقوتِ سرخ آپ کے سامنے پیش کیے گئے، آپ نے یاقوت لینا چاہا مگر فرشتہ نے آپ کا ہاتھ انگارہ پر رکھ دیا اور وہ انگارہ آپ کے منہ میں دے دیا اس سے زبان مبارک جل گئی اور لکنت پیدا ہوگئی اس کے لیے آپ نے یہ دعا کی۔ ف۲۹ جو میرا مُعاوِن و مُعتَمد ہو۔ ف۳۰ یعنی امرِ نبوت و تبلیغِ رسالت میں۔ ف۳۱ نمازوں میں بھی اور خارجِ نماز بھی۔ ف۳۲ ہمارے اَحوال کا عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس درخواست پر اللہ تعالیٰ نے ف۳۳ اس سے قبل ف۳۴ دل میں ڈال کر یا خواب کے ذریعہ سے جبکہ انہیں آپ کی ولادت کے وقت فرعون کی طرف سے آپ کو قتل کر ڈالنے کا اندیشہ ہوا۔ ف۳۵ یعنی نیل میں ف۳۶ یعنی فرعون۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ایک صندوق بنایا اور اس میں روئی بچھائی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس میں رکھ کر صندوق بند کر دیا اور اس کی درزیں (جھریاں) روغنِ قیر (تارکول) سے بند کر دیں آپ اس صندوق کے اندر پانی میں پہنچے پھر اس صندوق کو دریائے نیل میں بہا دیا، اس دریا سے ایک بڑی نہر نکل کر فرعون کے محل میں گزرتی تھی، فرعون مع اپنی بی بی آسیہ کے نہر کے کنارہ بیٹھا تھا، نہر میں صندوق آتا دیکھ کر اس نے غلاموں اور کنیزوں کو اس کے نکالنے کا حکم دیا۔ وہ صندوق نکال کر سامنے لایا گیا کھولا تو اس میں ایک نورانی شکل فرزند جس کی پیشانی سے وجاہت و اقبال کے آثار نمودار تھے نظر آیا، دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ وارفتہ ہوگیا اور عقل و حواس بجا نہ رہے، اپنے اختیار سے باہر ہوگیا، اس کی نسبت اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ف۳۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں محبوب بنایا اور خلق کا محبوب کر دیا اور جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی محبوبیت سے نوازتا ہے قلوب میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا، یہی حال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ ؕ

میں تمہیں وہ لوگ بتادوں جو اس بچہ کی پرورش کریں ف۳۹ تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے کہ اُس کی آنکھ ف۴۱ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کرے ف۴۲

وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۫ۥ فَلَبِثْتَ سِنِیْنَ

اور تو نے ایک جان کو قتل کیا ف۴۳ تو ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے خوب جانچ لیا ف۴۴ تو تو کئی برس

فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ ۙ۬ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ یّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾ وَ اصْطَنَعْتُكَ

مدین والوں میں رہا ف۴۵ پھر تو ایک ٹھہرائے وعدہ پر حاضر ہوا اے موسیٰ ف۴۶ اور میں نے تجھے خاص

لِنَفْسِیْ ﴿ۚ۴۱﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْكَ بِاٰیٰتِیْ وَ لَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ ﴿ۚ۴۲﴾ اِذْهَبَاۤ

اپنے لیے بنایا ف۴۷ تو اور تیرا بھائی دونوں میری نشانیاں ف۴۸ لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا دونوں

اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿ۚۖ۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ

فرعون کے پاس جاؤ بیشک اس نے سر اٹھایا تو اُس سے نرم بات کہنا ف۴۹ اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا

یَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَاۤ اَوْ اَنْ یَّطْغٰى ﴿۴۵﴾

کچھ ڈرے ف۵۰ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب بے شک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے

کا تھا جو آپ کو دیکھتا تھا اسی کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو جاتی تھی۔ قتادہ نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی آنکھوں میں ایسی مَلاحت تھی جسے دیکھ کر ہر دیکھنے والے کے دل میں محبت جوش مارنے لگتی تھی۔ ف۳۸ یعنی میری حفاظت ونگہبانی میں پرورش پائے۔ ف۳۹ جس کا نام مریم تھا تاکہ وہ آپ کے حال کا تجسّس کرے اور معلوم کرے کہ صندوق کہاں پہنچا؟ آپ کس کے ہاتھ آئے؟ جب اس نے دیکھا کہ صندوق فرعون کے پاس پہنچا اور وہاں دودھ پلانے کے لیے دائیاں حاضر کی گئیں اور آپ نے کسی کی چھاتی کو منہ نہ لگایا تو آپ کی بہن نے ف۴۰ ان لوگوں نے اس کو منظور کیا، وہ اپنی والدہ کو لے گئیں آپ نے ان کا دودھ قبول فرمایا۔ ف۴۱ آپ کے دیدار سے ف۴۲ یعنی غمِ فراق دور ہو۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک اور واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے ف۴۳ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرعون کی قوم کے ایک کافر کو مارا تھا وہ مر گیا، کہا گیا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی، اس واقعہ پر آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا۔ ف۴۴ محنتوں میں ڈال کر اور ان سے خلاصی عطا فرما کر۔ ف۴۵ مَدیَن ایک شہر ہے مصر سے آٹھ منزل فاصلہ پر یہاں حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام رہتے تھے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام مصر سے مدین آئے اور کئی برس تک حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس اِقامت فرمائی اور ان کی صاحبزادی صفوراء کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا۔ ف۴۶ یعنی اپنی عمر کے چالیسویں سال، اور یہ وہ سن ہے کہ انبیاء کی طرف اس سن میں وحی کی جاتی ہے۔ ف۴۷ اپنی وحی اور رسالت کے لیے تاکہ تو میرے ارادہ اور میری محبت پر تصرّف کرے اور میری حُجت پر قائم رہے اور میرے اور میری خَلق کے درمیان خطاب پہنچانے والا ہو۔ ف۴۸ یعنی معجزات ف۴۹ یعنی اس کو بہ نرمی نصیحت فرمانا اور نرمی کا حکم اس لیے تھا کہ اس نے بچپن میں آپ کی خدمت کی تھی اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کرے گا تو تمام عمر جوان رہے گا کبھی بڑھاپا نہ آئے گا اور مرتے دم تک اس کی سلطنت باقی رہے گی اور کھانے پینے اور نکاح کی لذتیں تادم مرگ باقی رہیں گی اور بعد موت دُخولِ جنت مُیَسّر آئے گا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرعون سے یہ وعدے کئے تو اس کو یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر بغیر مشورۂ ہامان کے قطعی فیصلہ نہیں کرتا تھا، ہامان موجود نہ تھا جب وہ آیا تو فرعون نے اس کو یہ خبر دی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت پر ایمان قبول کرلوں۔ ہامان کہنے لگا: میں تو تجھ کو عاقل و دانا سمجھتا تھا! تو رب ہے، بندہ بنا چاہتا ہے! تو معبود ہے، عابد بننے کی خواہش کرتا ہے! فرعون نے کہا: تو نے ٹھیک کہا اور حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے، اللّٰہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم کیا کہ وہ حضرت ہارون کے پاس آئیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کو وحی کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملیں۔ چنانچہ وہ ایک منزل چل کر آپ سے ملے اور جو وحی انہیں ہوئی تھی اس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی۔ ف۵۰ یعنی آپ کی تعلیم و نصیحت اس امید کے ساتھ ہونی چاہئے تاکہ آپ

قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِیْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَ اَرٰی ﴿۴۶﴾ فَاْتِیٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا
فرمایا ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں ف۵۱ سنتا اور دیکھتا ف۵۲ تو اُس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم تیرے رب

رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ وَ لَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ
کے بھیجے ہوئے ہیں تو اولادِ یعقوب کو ہمارے ساتھ چھوڑ دے ف۵۳ اور انھیں تکلیف نہ دے ف۵۴ بے شک ہم تیرے پاس

بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَ السَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ
تیرے رب کی طرف سے نشانی لائے ہیں ف۵۵ اور سلامتی اُسے جو ہدایت کی پیروی کرے ف۵۶ بےشک ہماری طرف وحی ہوئی ہے

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰی ﴿۴۹﴾
کہ عذاب اس پر ہے جو جھٹلائے ف۵۷ اور منہ پھیرے ف۵۸ بولا تو تم دونوں کا خدا کون ہے اے موسیٰ

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْۤ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ
کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے لائق صورت دی ف۵۹ پھر راہ دکھائی ف۶۰ بولا ف۶۱ اگلی سنگتوں

الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ
کا کیا حال ہے ف۶۲ کہا ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے ف۶۳ میرا رب نہ بہکے

وَ لَا یَنْسَی ﴿۵۲﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا
نہ بھولے وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں چلتی راہیں رکھیں

وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی ﴿۵۳﴾
اور آسمان سے پانی اُتارا ف۶۴ تو ہم نے اُس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے ف۶۵

کے لیے اجرا اور اس پر الزامِ حُجت اور قطعِ عذر ہو جائے اور حقیقت میں ہونا تو وہی ہے جو تقدیرِ الٰہی ہے۔ ف۵۱ اپنی مدد سے ف۵۲ اس کے قول و فعل کو ف۵۳ اور انہیں بندگی واَسیری سے رہا کر دے۔ ف۵۴ محنت و مشقت کے سخت کام لے کر۔ ف۵۵ یعنی معجزے جو ہمارے صدقِ نبوت کی دلیل ہیں۔ فرعون نے کہا: وہ کیا ہیں؟ تو آپ نے معجزۂ یدِ بیضاء (سورج کی طرح ہاتھ چمکنے کا معجزہ) دکھایا۔ ف۵۶ یعنی دونوں جہان میں اس کے لیے سلامتی ہے وہ عذاب سے محفوظ رہے گا۔ ف۵۷ ہماری نبوت کو اور ان اَحکام کو جو ہم لائے۔ ف۵۸ ہماری ہدایت سے۔ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون کو یہ پیغام پہنچا دیا تو وہ ف۵۹ ہاتھ کو اس کے لائق ایسی کہ کسی چیز کو پکڑ سکے، پاؤں کو اس کے قابل کہ چل سکے، زبان کو اس کے مناسب کہ بول سکے، آنکھ کو اس کے موافق کہ دیکھ سکے، کان کو ایسی کہ سن سکے۔ ف۶۰ اور اس کی معرفت دی کہ دنیا کی زندگانی اور آخرت کی سعادت کے لیے اللّٰہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو کس طرح کام میں لایا جائے۔ ف۶۱ فرعون ف۶۲ یعنی جو امتیں گزر چکی ہیں مثل قومِ نوح و عاد و ثمود کے جو بتوں کو پوجتے تھے اور بَعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھائے جانے کے منکر تھے، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۶۳ یعنی لوحِ محفوظ میں ان کے تمام احوال مکتوب ہیں، روزِ قیامت انہیں ان اعمال پر جزا دی جائے گی۔ ف۶۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام تو یہاں تمام ہو گیا اب اللّٰہ تعالیٰ اہلِ مکہ کو خطاب کر کے اس کی تَتمِیم فرماتا ہے ف۶۵ یعنی قسم قسم کے سبزے مختلف رنگتوں خوشبوؤں شکلوں کے بعض آدمیوں کے لیے بعض جانوروں کے لیے۔

كُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی ﴿۵۴﴾ مِنْهَا ع ۲ ۳۰ ۱۱
تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ ف۶۶ بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو ہم نے زمین
خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی ﴿۵۵﴾ وَ لَقَدْ
ہی سے تمہیں بنایا ف۶۷ اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے ف۶۸ اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے ف۶۹ اور بیشک ہم
اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰی ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا
نے اسے ف۷۰ اپنی سب نشانیاں ف۷۱ دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ف۷۲ بولا کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے سبب ہماری
بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰی ﴿۵۷﴾ فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكَ
زمین سے نکال دو اے موسیٰ ف۷۳ تو ضرور ہم بھی تمہارے آگے ویسا ہی جادو لائیں گے ف۷۴ تو ہم میں اور اپنے میں ایک
مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًی ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ
وعدہ ٹھہرا دو جس سے نہ ہم بدلہ لیں (آگے پیچھے ہوں) نہ تم ہموار جگہ ہو موسیٰ نے کہا تمہارا وعدہ
یَوْمُ الزِّیْنَةِ وَ اَنْ یُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًی ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰی فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَیْدَهٗ
میلے کا دن ہے ف۷۵ اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع کیے جائیں ف۷۶ تو فرعون پھرا اور اپنے داؤں (مکروفریب) اکٹھے کئے ف۷۷
ثُمَّ اَتٰی ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰی وَیْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا فَیُسْحِتَكُمْ
پھر آیا ف۷۸ ان سے موسیٰ نے کہا تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ف۷۹ کہ وہ تمہیں عذاب
بِعَذَابٍ ۚ وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی ﴿۶۱﴾ فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا
سے ہلاک کردے اور بے شک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا ف۸۰ تو اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہوگئے ف۸۱ اور چھپ کر

ف۶۶ یہ امر اباحت اور تذکیرِ نعمت کے لیے ہے یعنی ہم نے یہ سبزے نکالے تمہارے لیے ان کا کھانا اور اپنے جانوروں کو چرانا مباح کر کے۔ ف۶۷ تمہارے جدِّ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے۔ ف۶۸ تمہاری موت و دفن کے وقت ف۶۹ روز قیامت۔ ف۷۰ یعنی فرعون کو ف۷۱ یعنی کل آیاتِ تسع (نو نشانیاں) جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں۔ ف۷۲ اور ان آیات کو سحر بتایا اور قبول حق سے انکار کیا اور۔ ف۷۳ یعنی ہمیں مصر سے نکال کر خود اس پر قبضہ کر و اور بادشاہ بن جاؤ۔ ف۷۴ اور جادو میں ہمارا اور تمہارا مقابلہ ہوگا ف۷۵ اس میلہ سے فرعونیوں کا میلہ مراد ہے جو ان کی عید تھی اور اس میں وہ زینتیں کر کر کے جمع ہوتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ دن عاشوراء یعنی دسویں محرم کا تھا اور اس سال یہ تاریخ سنیچر کو واقع ہوئی تھی۔ اس روز کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لیے مُعیّن فرمایا کہ یہ روز ان کی غایت شوکت کا دن تھا اس کو مقرر کرنا اپنے کمال قوّت کا اظہار ہے نیز اس میں یہ بھی حکمت تھی کہ حق کا ظہور اور باطل کی رسوائی کے لیے ایسا ہی وقت مناسب ہے جبکہ اَطراف و جوانب کے تمام لوگ مجتمع ہوں۔ ف۷۶ تا کہ خوب روشنی پھیل جائے اور دیکھنے والے باطمینان دیکھ سکیں اور ہر چیز صاف صاف نظر آئے۔ ف۷۷ کثیرُ التعداد جادوگروں کو جمع کیا ف۷۸ وعدہ کے دن ان سب کو لے کر ف۷۹ کسی کو اس کا شریک کر کے ف۸۰ اللہ تعالیٰ پر۔ ف۸۱ یعنی جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ کلام سن کر آپس میں مختلف ہوگئے۔ بعض کہنے لگے کہ یہ بھی ہماری مثل جادوگر ہیں۔ بعض نے کہا کہ یہ باتیں ہی جادوگروں کی نہیں وہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو منع کرتے ہیں۔

النَّجْوٰى ۝٦٢ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ
مشورت کی بولے بیشک یہ دونوں ۸۲ ضرور جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری
اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝٦٣ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ
زمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا اچھا دین لے جائیں تو اپنا داؤں (فریب) پکا کر لو پھر
ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝٦٤ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ
پَرا باندھ (صف بنا) کر آؤ اور آج مراد کو پہنچا جو غالب رہا بولے ۸۳ اے موسیٰ یا تو
تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝٦٥ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا
تم ڈالو ۸۴ یا ہم پہلے ڈالیں ۸۵ موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو ۸۶ جبھی
حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝٦٦ فَاَوْجَسَ فِيْ
اُن کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں ۸۷ تو اپنے
نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝٦٧ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝٦٨ وَاَلْقِ مَا
جی میں موسیٰ نے خوف پایا ہم نے فرمایا ڈر نہیں بےشک تو ہی غالب ہے اور ڈال تو دے جو
فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ
تیرے دہنے ہاتھ میں ہے ۸۸ وہ ان کی بناوٹوں کو نگل جائے گا وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر
السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝٦٩ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ
کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے ۸۹ تو سب جادوگر سجدے میں گرا لیے گئے بولے ہم اُس پر ایمان لائے جو ہارون اور موسیٰ
وَمُوْسٰى ۝٧٠ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ
کا رب ہے ۹۰ فرعون بولا کیا تم اُس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے

ف۸۲ یعنی حضرت موسیٰ و حضرت ہارون ف۸۳ جادوگر ف۸۴ پہلے اپنا عصا ف۸۵ اپنے سامان۔ ابتداء کرنا جادوگروں نے ادباً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخرکار اللہ تعالیٰ نے انہیں دولتِ ایمان سے مشرف فرمایا۔ ف۸۶ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس لیے فرمایا کہ جو کچھ جادو کے مکر ہیں پہلے وہ سب ظاہر کر چکیں اس کے بعد آپ معجزہ دکھائیں اور حق باطل کو مٹائے اور معجزہ سحر کو باطل کرے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو۔ چنانچہ جادوگروں نے رسیاں لاٹھیاں وغیرہ جو سامان لائے تھے سب ڈال دیا اور لوگوں کی نظر بندی کردی۔ ف۸۷ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ زمین سانپوں سے بھر گئی اور میلوں کے میدان میں سانپ ہی سانپ دوڑ رہے ہیں اور دیکھنے والے اس باطل نظر بندی سے مسحور ہوگئے کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس کے گرویدہ ہوجائیں اور معجزہ نہ دیکھیں۔ ف۸۸ یعنی اپنا عصا ف۸۹ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا عصا ڈالا وہ جادوگروں کے تمام اژدہوں اور سانپوں کو نگل گیا اور آدمی اس کے خوف سے گھبرا گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اپنے دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا

عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ

تم سب کو جادو سکھایا ف٩١ تو مجھے قسم ہے ضرور میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا ف٩٢ اور

لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾

تمہیں کھجور کے ڈنڈ (سوکھے تنے) پر سولی چڑھاؤں گا اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا عذاب سخت اور دیرپا ہے ف٩٣

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ

بولے ہم ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے ان روشن دلیلوں پر جو ہمارے پاس آئیں ف٩٤ ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم تو تو کر چک

مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ ۭ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا

جو تجھے کرنا ہے ف٩٥ تو اس دنیا ہی کی زندگی میں تو کرے گا ف٩٦ بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لائے

لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّ

کہ وہ ہماری خطائیں بخش دے اور وہ جو تو نے ہمیں مجبور کیا جادو پر ف٩٧ اور اللہ بہتر ہے ف٩٨ اور

اَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا

سب سے زیادہ باقی رہنے والا ف٩٩ بیشک جو اپنے رب کے حضور مجرم ف١٠٠ ہو کر آئے تو ضرور اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ مرے ف١٠١

وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ

نہ جئے ف١٠٢ اور جو اُس کے حضور ایمان کے ساتھ آئے کہ اچھے کام کیے ہوں ف١٠٣ تو انہیں کے

ہوگیا یہ دیکھ کر جادوگروں کو یقین ہوا کہ یہ معجزہ ہے جس سے سحر مقابلہ نہیں کرسکتا اور جادو کی فریب کاری اس کے سامنے قائم نہیں رہ سکتی۔ ف٩٠ سبحان اللہ کیا عجیب حال تھا جن لوگوں نے ابھی کفر وجُحود کے لیے رسیاں اور عصا ڈالے تھے ابھی معجزہ دیکھ کر انہوں نے شکر و سجود کے لیے سر جھکا دیئے اور گردنیں ڈال دیں منقول ہے کہ اس سجدے میں انہیں جنت اور دوزخ دکھائی گئی اور انہوں نے جنت میں اپنے منازِل دیکھ لیے۔ ف٩١ یعنی جادو میں وہ استاد کامل اور تم سب سے فائق ہے۔ (معاذاللہ) ف٩٢ یعنی دہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں ف٩٣ اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے، یا رب العالمین کا۔ فرعون کا یہ مُتکبرانہ کلمہ سن کر وہ جادوگر ف٩٤ یدِ بیضا اور عصائے موسیٰ۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ان کا استدلال یہ تھا کہ اگر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مُعجزہ کو بھی سحر کہتا ہے تو بتا وہ رسے اور لاٹھیاں کہاں گئیں؟ بعض مُفسّرین کہتے ہیں کہ بیّنات سے مراد جنت اور اس میں اپنے منازِل کا دیکھنا ہے۔ ف٩٥ ہمیں اس کی کچھ پروا نہیں ف٩٦ آگے تو تیری کچھ مجال نہیں اور دنیا زائل اور یہاں کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے تو مہربان بھی ہو تو بقائے دوام نہیں دے سکتا پھر زندگانی دنیا اور اس کی راحتوں کے زَوال کا کیا غم بالخصوص اس کو جو جانتا ہے کہ آخرت میں اعمالِ دنیا کی جزا ملے گی۔ ف٩٧ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں۔ بعض مُفسّرین نے فرمایا کہ فرعون نے جب جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لیے بلایا تھا تو جادوگروں نے فرعون سے کہا تھا کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ اس کی کوشش کی گئی اور انہیں ایسا موقع بہم پہنچا دیا گیا انہوں نے دیکھا کہ حضرت خواب میں ہیں اور عصائے شریف پہرہ دے رہا ہے یہ دیکھ کر جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ جادوگر نہیں ہیں کیونکہ جادوگر جب سوتا ہے تو اس وقت اس کا جادو کام نہیں کرتا مگر فرعون نے انہیں جادو کرنے پر مجبور کیا، اس کی مغفرت کے وہ اللہ تعالیٰ سے طالب اور امیدوار ہیں۔ ف٩٨ فرمانبرداروں کو ثواب دینے میں ف٩٩ بلحاظ عذاب کرنے کے نافرمانوں پر۔ ف١٠٠ یعنی کافر مثل فرعون کے ف١٠١ کہ مر کر ہی اس سے چھوٹ سکے۔ ف١٠٢ ایسا جینا جس سے کچھ نفع اٹھا سکے۔ ف١٠٣ یعنی جن کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو اور انہوں نے اپنی زندگی میں نیک عمل کئے ہوں فرائض اور نوافل بجالائے ہوں۔

الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

درجے اونچے بسنے کے باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ اُن میں

فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ ع ۳ ۲۲ ۱۲

رہیں اور یہ صلہ ہے اس کا جو پاک ہوا ف۱۰۴ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو وحی کی ف۱۰۵ کہ راتوں رات میرے

بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا

بندوں کو لے چل ف۱۰۶ اور ان کے لیے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے ف۱۰۷ تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون آلے اور نہ

تَخْشٰى ﴿٧٧﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ ؕ

خطرہ ف۱۰۸ تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے لشکر لے کر ف۱۰۹ تو انھیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا ف۱۱۰

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ

اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی ف۱۱۱ اے بنی اسرائیل بے شک ہم نے تم کو تمہارے

مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ

دشمن ف۱۱۲ سے نجات دی اور تمہیں طور کی دہنی طرف کا وعدہ دیا ف۱۱۳ اور تم پر من اور

وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ

سلویٰ اُتارا ف۱۱۴ کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں روزی دیں اور اس میں زیادتی نہ کرو ف۱۱۵ کہ تم پر

عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ

میرا غضب اُترے اور جس پر میرا غضب اُترا بے شک وہ گرا ف۱۱۶ اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں

لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ

اُسے جس نے توبہ کی ف۱۱۷ اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا ف۱۱۸ اور تو نے اپنی قوم سے

ف۱۰۴ کفر کی نجاست اور معاصی کی گندگی سے۔ ف۱۰۵ جبکہ فرعون معجزات دیکھ کر راہ پر نہ آیا اور پند پذیر نہ ہوا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم اور زیادہ کرنے لگا۔ ف۱۰۶ مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہنچیں اور فرعونی لشکر پیچھے سے آئے تو اندیشہ نہ کر ف۱۰۷ اپنا عصا مار کر ف۱۰۸ دریا میں غرق ہونے کا۔ موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی پا کر شب کے اول وقت ستر ہزار بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر مصر سے روانہ ہو گئے۔ ف۱۰۹ جن میں چھ لاکھ قبطی تھے۔ ف۱۱۰ وہ غرق ہو گئے اور پانی ان کے سروں سے اونچا ہو گیا۔ ف۱۱۱ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اوراحسان کا ذکر کیا اور فرمایا: ف۱۱۲ یعنی فرعون اور اس کی قوم ف۱۱۳ کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو وہاں توریت عطا فرمائیں گے جس پر عمل کیا جائے ف۱۱۴ تیہ میں اور فرمایا: ف۱۱۵ ناشکری اور کفرانِ نعمت کر کے اور ان نعمتوں کو معاصی اور گناہوں میں خرچ کر کے یا ایک دوسرے پر ظلم کر کے ف۱۱۶ جہنم میں اور ہلاک ہوا۔ ف۱۱۷ شرک سے ف۱۱۸ تا دمِ آخر۔

قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ
کیوں جلدی کی اے موسیٰ ف۱۱۹ عرض کی کہ وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا

لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ
کہ تو راضی ہو ف۱۲۰ فرمایا تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو ف۱۲۱ بلا میں ڈالا اور انہیں سامری

السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ
نے گمراہ کر دیا ف۱۲۲ تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا ف۱۲۳ غصہ میں بھرا افسوس کرتا ف۱۲۴ کہا اے میری قوم

اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ؕ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ
کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا ف۱۲۵ کیا تم پر مدت لمبی گذری یا تم نے چاہا

اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا مَآ
کہ تم پر تمہارے رب کا غضب اُترے تو تم نے میرا وعدہ خلاف کیا ف۱۲۶ بولے ہم نے

اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ
آپ کا وعدہ اپنے اختیار سے خلاف نہ کیا لیکن ہم سے کچھ بوجھ اٹھوائے گئے اس قوم کے گہنے کے ف۱۲۷

فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿۸۷﴾ لا فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا
تو ہم نے انہیں ف۱۲۸ ڈال دیا پھر اسی طرح سامری نے ڈالا ف۱۲۹ تو اس نے اُن کے لیے ایک بچھڑا نکالا بے جان کا دھڑ

لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِيَ ﴿۸۸﴾ ط اَفَلَا يَرَوْنَ
گائے کی طرح بولتا ف۱۳۰ تو بولے ف۱۳۱ یہ ہے تمہارا معبود اور موسیٰ کا معبود موسیٰ تو بھول گئے ف۱۳۲ تو کیا نہیں دیکھتے

ف۱۱۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کر کے توریت لینے طور پر تشریف لے گئے پھر کلامِ پروردگار کے شوق میں ان سے آگے بڑھ گئے انہیں پیچھے چھوڑ دیا اور فرما دیا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ، اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: وَمَآ اَعْجَلَكَ (اور تو نے اپنی قوم سے کیوں جلدی کی اے موسیٰ!) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۱۲۰ یعنی تیری رضا اور زیادہ ہو۔ **مسئلہ:** اس آیت سے اِجتہاد کا جواز ثابت ہوا۔ (مدارک) ف۱۲۱ جنہیں آپ نے حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ چھوڑا ہے۔ ف۱۲۲ گوسالہ پرستی کی دعوت دے کر۔ **مسئلہ:** اس آیت میں اضلال یعنی گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب و باعث ہوا اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب کی طرف نسبت کرنا جائز ہے۔ اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی، دینی پیشواؤں نے ہدایت کی، اولیاء نے حاجت روائی فرمائی، بزرگوں نے بلا دفع کی۔ مفسرین نے فرمایا ہے کہ اُمور ظاہر میں مَنشاء و سبب کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ حقیقت میں ان کا مُوجِد اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن کریم میں ایسی نسبتیں بکثرت وارد ہیں۔ (خازن) ف۱۲۳ چالیس دن پورے کر کے توریت لے کر ف۱۲۴ ان کے حال پر ف۱۲۵ کہ وہ تمہیں توریت عطا فرمائے گا جس میں ہدایت ہے، نور ہے، ہزار سورتیں ہیں، ہر سورت میں ہزار آیتیں ہیں۔ ف۱۲۶ اور ایسا ناقص کام کیا کہ گوسالہ کو پوجنے لگے تمہارا وعدہ تو مجھ سے یہ تھا کہ میرے حکم کی اطاعت کرو گے اور میرے دین پر قائم رہو گے ف۱۲۷ یعنی قوم فرعون کے زیوروں کے جو بنی اسرائیل نے ان لوگوں سے عاریت کے طور پر مانگ لیے تھے۔ ف۱۲۸ سامری کے حکم سے آگ میں ف۱۲۹ ان زیوروں کو جو اس کے پاس تھے اور اس خاک کو جو حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم کے نیچے سے اس نے حاصل کی تھی۔ ف۱۳۰ یہ بچھڑا سامری نے بنایا اور اس میں کچھ سوراخ اس طرح رکھے کہ جب

ع ١٣/١٢ اَفَلَا يَرَوۡنَ اَلَّا يَرۡجِعُ اِلَيۡهِمۡ قَوۡلًا ۙ وَّلَا يَمۡلِكُ لَهُمۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدۡ

کہ وہ ۱۳۳ اُنھیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور اُن کے کسی بُرے بھلے کا اختیار نہیں رکھتا ۱۳۴ اور بے شک

قَالَ لَهُمۡ هٰرُوۡنُ مِنۡ قَبۡلُ يٰقَوۡمِ اِنَّمَا فُتِنۡتُمۡ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحۡمٰنُ

ان سے ہارون نے اس سے پہلے کہا تھا کہ اے میری قوم یونہی ہے کہ تم اس کے سبب فتنے میں پڑے ۱۳۵ اور بے شک تمہارا رب رحمٰن ہے

فَاتَّبِعُوۡنِىۡ وَاَطِيۡعُوۡۤا اَمۡرِىۡ ﴿٩٠﴾ قَالُوۡا لَنۡ نَّبۡرَحَ عَلَيۡهِ عٰكِفِيۡنَ حَتّٰى

تو میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو بولے ہم تو اس پر آسن مارے جمے (پوجا کیلئے جم کر بیٹھے) رہیں گے ۱۳۶ جب تک

يَرۡجِعَ اِلَيۡنَا مُوۡسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوۡنُ مَا مَنَعَكَ اِذۡ رَاَيۡتَهُمۡ ضَلُّوۡۤا ۙ ﴿٩٢﴾

ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کے آئیں ۱۳۷ موسیٰ نے کہا اے ہارون تمہیں کس بات نے روکا تھا جب تم نے اُنھیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا

اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيۡتَ اَمۡرِىۡ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبۡنَؤُمَّ لَا تَاۡخُذۡ بِلِحۡيَتِىۡ وَ

کہ میرے پیچھے آتے ۱۳۸ تو کیا تم نے میرا حکم نہ مانا کہا اے میرے ماں جائے نہ میری داڑھی پکڑو اور

لَا بِرَاۡسِىۡ ۚ اِنِّىۡ خَشِيۡتُ اَنۡ تَقُوۡلَ فَرَّقۡتَ بَيۡنَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَلَمۡ

نہ میرے سر کے بال مجھے یہ ڈر ہوا کہ تم کہو گے تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے

تَرۡقُبۡ قَوۡلِىۡ ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطۡبُكَ يٰسَامِرِىُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرۡتُ بِمَا لَمۡ

میری بات کا انتظار نہ کیا ۱۳۹ موسیٰ نے کہا اب تیرا کیا حال ہے اے سامری ۱۴۰ بولا میں نے وہ دیکھا جو

يَبۡصُرُوۡا بِهٖ فَقَبَضۡتُ قَبۡضَةً مِّنۡ اَثَرِ الرَّسُوۡلِ فَنَبَذۡتُهَا وَكَذٰلِكَ

لوگوں نے نہ دیکھا ۱۴۱ تو ایک مٹھی بھر لی فرشتے کے نشان سے پھر اُسے ڈال دیا ۱۴۲ اور

ان میں ہوا داخل ہو تو اس سے بچھڑے کی آواز کی طرح آواز پیدا ہو۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ اسپ جبریل کی خاکِ زیرِ قدم ڈالنے سے زندہ ہو کر بچھڑے کی طرح بولتا تھا۔ ۱۳۱ سامری اور اس کے مُتَّبِعین۔ ۱۳۲ یعنی موسیٰ معبود کو بھول گئے اور اس کو یہاں چھوڑ کر اس کی جستجو میں طور پر چلے گئے۔ (معاذ اللّٰہ) بعض مفسرین نے کہا کہ نَسِیَ کا فاعل سامری ہے اور معنی یہ ہیں کہ سامری نے جو بچھڑے کو معبود بنایا وہ اپنے رب کو بھول گیا یا وہ حدوثِ اجسام سے استدلال کرنا بھول گیا۔ ۱۳۳ بچھڑا ۱۳۴ خطاب سے بھی عاجز اور نفع وضرر سے بھی وہ کس طرح معبود ہو سکتا ہے۔ ۱۳۵ تو اسے نہ پوجو ۱۳۶ گوسالہ پرستی پر قائم رہیں گے اور تمہاری بات نہ مانیں گے۔ ۱۳۷ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام ان سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے، تب آپ نے اپنے ستر ہمراہیوں سے فرمایا یہ فتنہ کی آواز ہے، جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرِشت (فطرت) تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھ میں اور داڑھی بائیں میں پکڑی اور۔ ۱۳۸ اور مجھے خبر دے دیتے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آملے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔ ۱۳۹ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سامری کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ ۱۴۰ تو نے ایسا کیوں کیا اس کی وجہ بتا ۱۴۱ یعنی میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کو پہچان لیا وہ اسپِ حیات (جنتی گھوڑے براق) پر سوار تھے، میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں ان کے گھوڑے کے نشانِ قدم کی خاک لے لوں۔ ۱۴۲ اس بچھڑے میں جس کو بنایا تھا۔

سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا
میرے جی کو یہی بھلا لگا ف۱۴۳ کہا تو چلتا بن ف۱۴۴ کہ دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہ ہے کہ ف۱۴۵ تو کہے

مِسَاسَ ۪ وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰۤی اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ
چھو نہ جا ف۱۴۶ اور بے شک تیرے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۱۴۷ جو تجھ سے خلاف نہ ہوگا اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو دن بھر آسن

عَلَیْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ
مارے (پوجا کے لیے بیٹھا) رہا ف۱۴۸ قسم ہے ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کرکے دریا میں بہائیں گے ف۱۴۹ تمہارا معبود تو وہی

اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ
اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کو اس کا علم محیط ہے ہم ایسا ہی

عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَ قَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ مَنْ
تمہارے سامنے اگلی خبریں بیان فرماتے ہیں اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے ایک ذکر عطا فرمایا ف۱۵۰ جو

اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ؕ وَ سَآءَ
اُس سے منہ پھیرے ف۱۵۱ تو بے شک وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا ف۱۵۲ وہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے ف۱۵۳ اور وہ قیامت

لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ
کے دن اُن کے حق میں کیا ہی برا بوجھ ہوگا جس دن صور پھونکا جائے گا ف۱۵۴ اور ہم اس دن مجرموں کو ف۱۵۵ اٹھائیں گے

یَوْمَىٕذٍ زُرْقًا ۚ ﴿۱۰۲﴾ یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحْنُ
نیلی آنکھیں ف۱۵۶ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ تم دنیا میں نہ رہے مگر دس رات ف۱۵۷ ہم

ف۱۴۳ اور یہ فعل میں نے اپنے ہی ہوائے نفس سے کیا کوئی دوسرا اس کا باعث ومُحرِک نہ تھا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۱۴۴ دور ہو جا ف۱۴۵ جب تجھ سے کوئی ملنا چاہے جو تیرے حال سے واقف نہ ہو تو اس سے ف۱۴۶ یعنی سب سے علیحدہ رہنا نہ تجھ سے کوئی چھوئے نہ تو کسی سے چھوئے۔ لوگوں سے ملنا اس کے لیے کلی طور پر ممنوع قرار دیا گیا اور ملاقات مُکالمت خرید و فروخت ہر ایک کے ساتھ حرام کردی گئی اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہوتے، وہ جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا تھا کہ کوئی چھو نہ جانا اور وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن نہایت تلخی و وحشت میں گزارتا تھا۔ ف۱۴۷ یعنی عذاب کے وعدے کا آخرت میں بعد اس عذاب دنیا کے تیرے شرک و فساد انگیزی پر ف۱۴۸ اور اس کی عبادت پر قائم رہا ف۱۴۹ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے ایسا کیا اور جب آپ سامری کے اس فساد کو مٹا چکے تو بنی اسرائیل سے مُخاطَبہ فرما کر دینِ حق کا بیان فرمایا اور ارشاد کیا ف۱۵۰ یعنی قرآن پاک کہ وہ ذکرِ عظیم ہے اور جو اس کی طرف متوجہ ہو اس کے لیے اس کتاب کریم میں نجات اور برکتیں ہیں اور اس کتابِ مقدّس میں اُمَمِ ماضیہ (گذشتہ امتوں) کے ایسے حالات کا ذکر و بیان ہے جو فکر کرنے اور عبرت حاصل کرنے کے لائق ہیں۔ ف۱۵۱ یعنی قرآن سے اور اس پر ایمان نہ لائے اور اس کی ہدایتوں سے فائدہ نہ اٹھائے۔ ف۱۵۲ گناہوں کا بارگراں ف۱۵۳ یعنی اس گناہ کے عذاب میں ف۱۵۴ لوگوں کو محشر میں حاضر کرنے کے لیے مراد اس سے نفخۂ ثانیہ (دوسری مرتبہ صور کا پھونکا جانا) ہے۔ ف۱۵۵ یعنی کافروں کو اس حال میں ف۱۵۶ اور کالے منہ ف۱۵۷ آخرت کے اہوال اور وہاں کے خوفناک منازل دیکھ کر انہیں زندگانی دنیا کی مدت بہت قلیل معلوم ہوگی۔

ع ۵ ۱۵ ۱۴ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع

خوب جانتے ہیں جو وہ وف۱۵۸ کہیں گے جب کہ ان میں سب سے بہتر رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے وف۱۵۹

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا

اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے ہیں وف۱۶۰ تم فرماؤ انھیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اُڑا دے گا تو زمین کو پٹ پر

صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ

ہموار کر چھوڑے گا کہ تو اُس میں نیچا اونچا کچھ نہ دیکھے اُس دن پکارنے والے

الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا

کے پیچھے دوڑیں گے وف۱۶۱ اُس میں کجی نہ ہوگی وف۱۶۲ اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور وف۱۶۳ پست ہوکررہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت

هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ

آہستہ آواز وف۱۶۴ اُس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے وف۱۶۵ اذن دے دیا ہے اور اُس کی

لَهُ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ

بات پسند فرمائی وہ جانتا ہے جو کچھ اُن کے آگے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے وف۱۶۶ اور اُن کا علم اسے نہیں

عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾

گھیر سکتا وف۱۶۷ اور سب منہ جھک جائیں گے اس زندہ قائم رکھنے والے کے حضور وف۱۶۸ اور بے شک نامراد رہا جس نے ظلم کا بوجھ لیا وف۱۶۹

وف۱۵۸ آپس میں ایک دوسرے سے وف۱۵۹ بعض مفسرین نے کہا کہ وہ اس دن کے شدائد دیکھ کر اپنے دنیا میں رہنے کی مقدار بھول جائیں گے۔ وف۱۶۰ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ قبیلۂ ثقیف کے ایک آدمی نے رسول کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ وف۱۶۱ جو انہیں روزِ قیامت موقِف (میدان محشر) کی طرف بلائے گا اور ندا کرے گا کہ چلو رحمٰن کے حضور پیش ہونے کو اور یہ پکارنے والے حضرت اسرافیل ہوں گے۔ وف۱۶۲ اور اس دعوت سے کوئی انحراف نہ کر سکے گا۔ وف۱۶۳ ہیبت وجلال سے۔ وف۱۶۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا ایسی کہ اس میں صرف لبوں کی جنبش ہوگی۔ وف۱۶۵ شفاعت کرنے کا وف۱۶۶ یعنی تمام ماضِیات و مستقبلات اور جملہ اُمورِ دنیا و آخرت یعنی اللہ تعالٰی کا علم بندوں کی ذات وصفات اور جملہ حالات کو مُحیط ہے۔ وف۱۶۷ یعنی تمام کائنات کا علم ذاتِ الٰہی کا احاطہ نہیں کر سکتا اس کی ذات کا اِدراک علومِ کائنات کی رسائی سے برتر ہے وہ اپنے اَسماء وصفات اور آثارِ قدرت وشُیُونِ حکمت سے پہچانا جاتا ہے:

کجا دریابد او را عقل چالاک — کہ او بالاتر است از حد ادراک
نظر کن اندر اسماء و صفاتش — کہ واقف نیست کس از کنہ ذاتش

(یعنی تیز عقل بھی اس کی ذات کا ادراک کیسے کر سکتی ہے؟ جبکہ وہ تو فہم وادراک سے برتر ہے، لہٰذا اس کی صفات واسماء میں غور وفکر کرو کہ اس کی ذات وحقیقت سے کوئی آشنا نہیں) بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ علومِ خَلْق معلوماتِ اِلٰہیہ کا احاطہ نہیں کر سکتے، بظاہر یہ عبارتیں دو ہیں مگر تاَمّل پر نظر رکھنے والے بآسانی سمجھ لیتے ہیں کہ فرق صرف تعبیر کا ہے۔ وف۱۶۸ اور ہر ایک شانِ عجز و نیاز کے ساتھ حاضر ہوگا، کسی میں سرکشی نہ رہے گی، اللہ تعالٰی کے قہر وحکومت کا ظہور تام ہوگا۔ وف۱۶۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس کی تفسیر میں فرمایا: جس نے شرک کیا ٹوٹے (نقصان) میں رہا اور بیشک شرک شدید ترین ظلم ہے اور جو اس ظلم کا زیر بار ہو کر (بوجھ اُٹھا کر) موقفِ قیامت میں آئے اس سے بڑھ کر نامراد کون؟

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾
اور جو کچھ نیک کام کرے اور ہو مسلمان تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا نہ نقصان کا ف۱۷۰
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ
اور یونہی ہم نے اُسے عربی قرآن اتارا اور اس میں طرح طرح سے عذاب کے وعدے دیئے ف۱۷۱ کہ کہیں
يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا
انھیں ڈر ہو یا ان کے دل میں کچھ سوچ پیدا کرے ف۱۷۲ تو سب سے بلند ہے اللہ سچا بادشاہ ف۱۷۳ اور
تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ
قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہولے ف۱۷۴ اور عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے
ع ۶ ۱۱ ۱۵ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع
علم زیادہ دے اور بے شک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا ف۱۷۵ تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾
اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدے میں گرے مگر ابلیس اُس نے نہ مانا
فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ
تو ہم نے فرمایا اے آدم بے شک یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے ف۱۷۶ تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے
فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۙ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا
پھر تو مشقت میں پڑے ف۱۷۷ بیشک تیرے لیے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو نہ ننگا ہو اور یہ کہ تجھے نہ اس میں پیاس لگے
وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى
نہ دھوپ ف۱۷۸ تو شیطان نے اسے وسوسہ دیا بولا اے آدم کیا میں تمہیں بتادوں

ف۱۷۰ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کارآمد ہیں اور ایمان نہ ہو تو سب عمل بیکار۔ ف۱۷۱ فرائض کے چھوڑنے اور ممنوعات کا ارتکاب کرنے پر۔ ف۱۷۲ جس سے انہیں نیکیوں کی رغبت اور بدیوں سے نفرت ہو اور وہ پند و نصیحت حاصل کریں۔ ف۱۷۳ جو اصل مالک ہے اور تمام بادشاہ اس کے محتاج۔ ف۱۷۴ **شانِ نزول:** جب حضرت جبریل قرآن کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو حضور سید عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے تاکہ خوب یاد ہوجائے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، فرمایا گیا کہ آپ مشقت نہ اٹھائیں اور سورۂ قیامہ میں اللہ تعالٰی نے خود ذمہ لے کر آپ کی اور زیادہ تسلی فرمادی۔ ف۱۷۵ کہ شجرِ ممنوعہ کے پاس نہ جائیں۔ ف۱۷۶ اس سے معلوم ہوا کہ صاحبِ فضل و شرف کی فضیلت کو تسلیم نہ کرنا اور اس کی تعظیم و احترام بجالانے سے اعراض کرنا دلیلِ حسد و عداوت ہے۔ اس آیت میں شیطان کا حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنا آپ کے ساتھ اس کی دشمنی کی دلیل قرار دیا گیا۔ ف۱۷۷ اور اپنی غذا اور خوراک کے لیے زمین جوتنے، کھیتی کرنے، دانہ نکالنے، پیسنے، پکانے کی محنت میں مبتلا ہو اور چونکہ عورت کا

شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا یَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ

ہمیشہ جینے کا پیڑ ف۱۷۹ اور وہ بادشاہی کہ پرانی نہ پڑے ف۱۸۰ تو ان دونوں نے اس میں سے کھا لیا اب ان پر ان کی شرم کی چیزیں ظاہر ہوئیں ف۱۸۱ اور

طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ٘ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾

جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے ف۱۸۲ اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی ف۱۸۳

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَیْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِیْعًۢا

پھر اسے اس کے رب نے چن لیا تو اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائی اور اپنے قربِ خاص کی راہ دکھائی فرمایا کہ تم دونوں مل کر جنت سے اُترو

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى ۙ۬ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ

تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے پھر اگر تم سب کو میری طرف سے ہدایت آئے ف۱۸۴ تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا

فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً

وہ نہ بہکے ف۱۸۵ نہ بدبخت ہو ف۱۸۶ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا ف۱۸۷ تو بے شک اس کے لیے تنگ

ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰى

زندگانی ہے ف۱۸۸ اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا

وَقَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ

میں تو انکھیارا (دیکھنے والا) تھا ف۱۸۹ فرمائے گا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں ف۱۹۰ تو نے انھیں بھلا دیا اور ایسے ہی

نفقہ مرد کے ذمہ ہے اس لیے اس تمام محنت کی نسبت صرف حضرت آدم علیہ السلام کی طرف فرمائی گئی۔ ف۱۷۸ ہر طرح کا عیش و راحت جنت میں موجود ہے کسب و محنت سے بالکل امن ہے۔ ف۱۷۹ جس کو کھا کر کھانے والے کو دائمی زندگی حاصل ہو جاتی ہے۔ ف۱۸۰ اور اس میں زوال نہ آئے۔ ف۱۸۱ یعنی بہشتی لباس ان کے جسم سے اتر گئے۔ ف۱۸۲ ستر چھپانے اور جسم ڈھکنے کے لیے۔ ف۱۸۳ اور اس درخت کے کھانے سے دائمی حیات نہ ملی پھر حضرت آدم علیہ السلام توبہ و استغفار میں مشغول ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے وسیلہ سے دعا کی۔ ف۱۸۴ یعنی کتاب اور رسول۔ ف۱۸۵ یعنی دنیا میں۔ ف۱۸۶ آخرت میں کیونکہ آخرت کی بدبختی دنیا میں طریقِ حق سے بہکنے کا نتیجہ ہے تو جو کوئی کتابِ الٰہی اور رسولِ برحق کا اتباع کرے اور ان کے حکم کے مطابق چلے وہ دنیا میں بہکنے سے اور آخرت میں اس کے عذاب و وبال سے نجات پائے گا۔ ف۱۸۷ اور میری ہدایت سے روگردانی کی۔ ف۱۸۸ دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں یا دین میں یا ان سب میں دنیا کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ ہدایت کا اتباع نہ کرنے سے عملِ بد اور حرام میں مبتلا ہو یا قناعت سے محروم ہو کر گرفتارِ حرص ہو جائے اور کثرتِ مال و اسباب سے بھی اس کو فراغ خاطر (بے فکری) اور سکونِ قلب میسر نہ ہو، دل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرص کے غموں سے کہ یہ نہیں وہ نہیں، حال تاریک اور وقت خراب رہے اور مومن متوکل کی طرح اس کو سکون و فراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو حیاتِ طیبہ کہتے ہیں قَالَ تَعَالٰی: فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً (تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے) اور قبر کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ کافر پر ننانوے اژدہے اس کی قبر میں مسلط کئے جاتے ہیں۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: یہ آیت اسود بن عبدالعزیٰ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی اور قبر کی زندگانی سے مراد قبر کا اس سختی سے دبانا ہے جس سے ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آ جاتی ہیں اور آخرت میں تنگ زندگانی جہنم کے عذاب ہیں جہاں زقوم (تھوہڑ) اور کھولتا پانی اور جہنمیوں کے خون اور ان کے پیپ کھانے پینے کو دی جائے گی اور دین میں تنگ زندگانی یہ ہے کہ نیکی کی راہیں تنگ ہو جائیں اور آدمی کسبِ حرام میں مبتلا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خوفِ خدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زندگانی ہے۔ (تفسیر کبیر و خازن و مدارک وغیرہ) ف۱۸۹ دنیا میں۔ ف۱۹۰ تو ان پر

الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ط

آج تیری کوئی خبر نہ لے گا ف۱۹۱ اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے سخت تر اور سب سے دیر پا ہے تو کیا انہیں اس سے راہ نہ ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع ۷ ۱۳/۱۶

سنگتیں (قومیں) ہلاک کردیں ف۱۹۲ کہ یہ ان کے بسنے کی جگہ چلتے پھرتے ہیں ف۱۹۳ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو ف۱۹۴

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ ط فَاصْبِرْ

اور اگر تمہارے رب کی ایک بات نہ گزر چکی ہوتی ف۱۹۵ تو ضرور عذاب انہیں ف۱۹۶ لپٹ جاتا اور اگر نہ ہوتا ایک وعدہ ٹھہرایا ہوا ف۱۹۷ تو ان کی

عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کو سراہتے (تعریف کرتے) ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے ف۱۹۸ اور اس کے

غُرُوْبِهَا ج وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾

ڈوبنے سے پہلے ف۱۹۹ اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو ف۲۰۰ اور دن کے کناروں پر ف۲۰۱ اس امید پر کہ تم راضی ہو ف۲۰۲

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ

اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اسکی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لیے دی ہے جیتی دنیا کی

الدُّنْيَا ۵ لا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ط وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ

تازگی ف۲۰۳ کہ ہم انہیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں ف۲۰۴ اور تیرے رب کا رزق ف۲۰۵ سب سے اچھا اور سب سے دیر پا ہے اور اپنے گھر والوں

ایمان نہ لایا اور ف۱۹۱ جہنم کی آگ میں جلا کرے گا۔ ف۱۹۲ جو رسولوں کو نہیں مانتی تھیں۔ ف۱۹۳ یعنی قریش اپنے سفروں میں ان کے دیار (مکانات و بستیوں) پر گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے نشان دیکھتے ہیں۔ ف۱۹۴ جو عبرت حاصل کریں اور سمجھیں کہ انبیاء کی تکذیب اور ان کی مخالفت کا انجام برا ہے۔ ف۱۹۵ یعنی یہ کہ امت محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے عذاب میں تاخیر کی جائے گی۔ ف۱۹۶ دنیا ہی میں ف۱۹۷ یعنی روزِ قیامت۔ ف۱۹۸ اس سے نمازِ فجر مراد ہے۔ ف۱۹۹ اس سے ظہر و عصر کی نمازیں مراد ہیں جو دن کے نصف آخر میں آفتاب کے زوال و غروب کے درمیان واقع ہیں۔ ف۲۰۰ یعنی مغرب و عشا کی نمازیں پڑھو۔ ف۲۰۱ فجر و مغرب کی نمازیں ان کی تاکیداً تکرار فرمائی گئی اور بعض مفسرین قبلِ غروب سے نمازِ عصر اور اطرافِ نہار سے ظہر مراد لیتے ہیں، ان کی توجیہ یہ ہے کہ نماز ظہر زوال کے بعد ہے اور اس وقت دن کے نصفِ اول اور نصفِ آخر کے اطراف ملتے ہیں۔ نصف اول کی انتہا ہے اور نصف آخر کی ابتدا۔ (مدارک و خازن) ف۲۰۲ اللہ کے فضل و عطا اور اس کے انعام و اکرام سے کہ تمہیں امت کے حق میں شفیع بنا کر تمہاری شفاعت قبول فرمائے اور تمہیں راضی کرے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے: وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے)۔ ف۲۰۳ یعنی اصناف و اقسام کفار یہود و نصارٰی وغیرہ کو جو دنیوی ساز و سامان دیا ہے مؤمن کو چاہئے کہ اس کو اِستحسان و اِعجاب (تعجب و اچھائی) کی نظر سے نہ دیکھے۔ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نافرمانوں کے طُمطُراق (شان و شوکت، ٹھاٹ باٹ) نہ دیکھو لیکن یہ دیکھو کہ گناہ اور معصیت کی ذلت کس طرح ان کی گردنوں سے نمودار ہے۔ ف۲۰۴ اس طرح کہ جتنی ان

بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ

کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ف۲۰۶ ہم تجھے روزی دیں گے ف۲۰۷ اور انجام کا بھلا

لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا

پرہیزگاری کے لیے اور کافر بولے یہ ف۲۰۸ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے ف۲۰۹ اور کیا انھیں اس کا بیان نہ آیا جو

فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا

اگلے صحیفوں میں ہے ف۲۱۰ اور اگر ہم انھیں کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ف۲۱۱ ضرور کہتے

رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ

اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے قبل اس کے کہ ذلیل

وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ

و رسوا ہوتے تم فرماؤ سب راہ دیکھ رہے ہیں ف۲۱۲ تو تم بھی راہ دیکھو تو اب جان جاؤ گے ف۲۱۳ کہ کون ہیں

الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾ ع ۸/۱۷

سیدھی راہ والے اور کس نے ہدایت پائی

پر نعمت زیادہ ہواتنی ہی ان کی سرکشی اور ان کا طغیان بڑھے اور وہ سزائے آخرت کے سزاوار ہوں۔ ف۲۰۵ یعنی جنت اور اس کی نعمتیں ف۲۰۶ اور اس کا مکلّف نہیں کرتے کہ ہماری خلق کو روزی دے یا اپنے نفس اور اپنے اہل کی روزی کا ذمہ دار ہو بلکہ ف۲۰۷ اور انہیں بھی، تو روزی کے غم میں نہ پڑ، اپنے دل کو امرِ آخرت کے لیے فارغ رکھ کہ جو اللہ کے کام میں ہوتا ہے اللہ اس کی کارسازی کرتا ہے۔ ف۲۰۸ یعنی سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۲۰۹ جو ان کی صحتِ نبوت پر دلالت کرے، باوجودیکہ آیاتِ کثیرہ آچکی تھیں اور معجزات کا متواتر ظہور ہو رہا تھا پھر کفار ان سب سے اندھے بنے اور انہوں نے حضور کی نسبت یہ کہہ دیا کہ آپ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے؟ اس کے جواب میں اللہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے: ف۲۱۰ یعنی قرآن اور سید عالم کی بشارت اور آپ کی نبوت وبعثت کا ذکر یہ کیسی اعظم آیات ہیں! ان کے ہوتے ہوئے اور کسی نشانی کی طلب کرنے کا کیا موقع ہے! ف۲۱۱ روز قیامت ف۲۱۲ ہم بھی اور تم بھی۔ **شانِ نزول:** مشرکین نے کہا تھا کہ ہم زمانہ کے حوادث اور انقلاب کا انتظار کرتے ہیں کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور ان کا قصہ تمام ہو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کر رہے ہو اور مسلمان تمہارے عقوبت (انجام) وعذاب کا انتظار کر رہے ہیں۔ ف۲۱۳ جب خدا کا حکم آئے گا اور قیامت قائم ہوگی۔

آیاتها ۱۱۲ | ۲۱ سُوْرَةُ الْاَنْبِیَآءِ مَكِّیَّةٌ ۷۳ | رکوعاتها ۷

سورۂ انبیاء مکیہ ہے اس میں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ﴿۱﴾ مَا یَاْتِیْهِمْ

لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں ف۲ جب اُن کے

مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ هُمْ یَلْعَبُوْنَ ۙ﴿۲﴾ لَاهِیَةً

رب کے پاس سے انھیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اُسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے ف۳ اُن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّجْوَى ۖۗ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ هَلْ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ

کھیل میں پڑے ہیں ف۴ اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت کی ف۵ کہ یہ کون ہیں ایک تم ہی

مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۳﴾ قٰلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ

جیسے آدمی تو ہیں ف۶ کیا جادو کے پاس جاتے ہو دیکھ بھال کر نبی نے فرمایا میرا رب جانتا ہے آسمانوں

فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؗ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۴﴾ بَلْ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ

اور زمین میں ہر بات کو اور وہی ہے سُنتا جانتا ف۷ بلکہ بولے پریشان

ف۱ سورت انبیاء مکیہ ہے اس میں سات رکوع اور ایک سو بارہ ۱۱۲ آیتیں اور ایک ہزار ایک سو چھیاسی ۱۱۸۶ کلمے اور چار ہزار آٹھ سو نوے ۴۸۹۰ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی حسابِ اعمال کا وقت روزِ قیامت قریب آگیا اور لوگ ابھی تک غفلت میں ہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت منکرین بعث کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو نہیں مانتے تھے اور روز قیامت کو گزرے ہوئے زمانہ کے اعتبار سے قریب فرمایا گیا کیونکہ جتنے دن گزرتے جاتے ہیں آنے والا دن قریب ہوتا جاتا ہے۔ ف۳ نہ اس سے پند پذیر ہوں نہ عبرت حاصل کریں نہ آنے والے وقت کے لئے کچھ تیاری کریں۔ ف۴ اللہ کی یاد سے غافل ہیں۔ ف۵ اور اس کے اخفاء (چھپانے) میں بہت مبالغہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کا راز فاش کر دیا اور بیان فرما دیا کہ وہ رسول کریم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم کی نسبت یہ کہتے ہیں ف۶ یہ کفر کا ایک اصول تھا کہ جب یہ بات لوگوں کے ذہن نشین کر دی جائے گی کہ وہ تم جیسے بشر ہیں تو پھر کوئی ان پر ایمان نہ لائے گا حضور کے زمانہ کے کفار نے یہ بات کہی اور اس کو چھپایا لیکن آج کل کے بعض بے باک یہ کلمہ اعلان کے ساتھ کہتے ہیں اور نہیں شرماتے کفار یہ مقولہ کہتے وقت جانتے تھے کہ ان کی بات کسی کے دل میں جمے گی نہیں کیونکہ لوگ رات دن معجزات دیکھتے ہیں وہ کس طرح باور کرسکیں گے کہ حضور ہماری طرح بشر ہیں اس لئے انہوں نے معجزات کو جادو بتا دیا اور کہا ف۷ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی خواہ کتنے ہی پردہ اور راز میں رکھی گئی ہو ان کا راز بھی اس میں ظاہر فرما دیا اس کے بعد قرآن کریم سے انہیں سخت پریشانی و حیرانی لاحق تھی کہ اس کا کس طرح انکار کریں وہ ایسا بین معجزہ ہے جس نے تمام ملک کے مایہ ناز ماہروں کو عاجز و متحیر کر دیا ہے اور وہ اس کی دو چار آیتوں کی مثل کلام بنا کر نہیں لا سکے اس پریشانی میں انہوں نے قرآن کریم کی نسبت مختلف قسم کی باتیں کہیں جن کا بیان اگلی آیت میں ہے۔

اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ

خوابیں ہیں ف۸ بلکہ ان کی گڑھت (گھڑی ہوئی چیز) ہے ف۹ بلکہ یہ شاعر ہیں ف۱۰ تو ہمارے پاس کوئی نشانی لائیں جیسے

الْاَوَّلُوْنَ ۝۵ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶

اگلے بھیجے گئے تھے ف۱۱ ان سے پہلے کوئی بستی ایمان نہ لائی جسے ہم نے ہلاک کیا تو کیا یہ ایمان لائیں گے ف۱۲

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ

اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی کرتے ف۱۳ تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو

اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۷ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ

اگر تمہیں علم نہ ہو ف۱۴ اور ہم نے اُنھیں ف۱۵ خالی بدن نہ بنایا کہ کھانا نہ کھائیں ف۱۶ اور

مَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝۸ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَ

نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں پھر ہم نے اپنا وعدہ اُنھیں سچا کر دکھایا ف۱۷ تو اُنھیں نجات دی اور جن کو چاہی ف۱۸ اور

اَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝۹ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا

حد سے بڑھنے والوں کو ف۱۹ ہلاک کر دیا بیشک ہم نے تمہاری طرف ف۲۰ ایک کتاب اُتاری جس میں تمہاری ناموری ہے ف۲۱ تو کیا

ع ۱ تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰ ع وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا

تمہیں عقل نہیں ف۲۲ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں کہ وہ ستم گار تھیں ف۲۳ اور اُن کے بعد

ف۸ ان کو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم وحی الٰہی سمجھ گئے ہیں کفار نے یہ کہہ کر سوچا کہ یہ بات چسپاں نہیں ہو سکے گی تو اب اس کو چھوڑ کر کہنے لگے ف۹ یہ کہہ کر خیال ہوا کہ لوگ کہیں گے کہ اگر یہ کلام حضرت کا بنایا ہوا ہے اور تم انہیں اپنے مثل بشر بھی کہتے ہو تو تم ایسا کلام کیوں نہیں بنا سکتے یہ خیال کر کے اس بات کو بھی چھوڑا اور کہنے لگے ف۱۰ اور یہ کلام شعر ہے اسی طرح کی باتیں بناتے رہے کسی ایک بات پر قائم نہ رہ سکے اور اہلِ باطل کذابوں کا یہی حال ہوتا ہے اب انہوں نے سمجھا کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی چلنے والی نہیں ہے تو کہنے لگے ف۱۱ اس کے ردّ و جواب میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ف۱۲ معنی یہ ہیں کہ ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو نشانیاں آئیں تو وہ ان پر ایمان نہ لائے اور ان کی تکذیب کرنے لگے اور اس سبب سے ہلاک کر دیئے گئے تو کیا یہ لوگ نشانی دیکھ کر ایمان لے آئیں گے باوجودیکہ ان کی سرکشی ان سے بڑھی ہوئی ہے۔ ف۱۳ یہ ان کے کلام سابق کا ردّ ہے کہ انبیاء کا صورتِ بشری میں ظہور فرمانا نبوت کے منافی نہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ ف۱۴ کیونکہ ناواقف کو اس سے چارہ ہی نہیں کہ واقف سے دریافت کرے اور مرض جہل کا علاج یہی ہے کہ عالم سے سوال کرے اور اس کے حکم پر عامل ہو۔ مسئلہ: اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے یہاں انہیں علم والوں سے پوچھنے کا حکم دیا گیا کہ ان سے دریافت کرو کہ اللہ کے رسول صورتِ بشری میں ظہور فرما ہوئے تھے یا نہیں اس سے تمہارے تردد کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ف۱۵ یعنی انبیاء کو ف۱۶ تو ان پر کھانے پینے کا اعتراض کرنا اور یہ کہنا کہ مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ محض بے جا ہے تمام انبیاء کا یہی حال تھا وہ سب کھاتے بھی تھے پیتے بھی تھے۔ ف۱۷ ان کے دشمنوں کو ہلاک کرنے اور انہیں نجات دینے کا۔ ف۱۸ یعنی ایمانداروں کو جنہوں نے انبیاء کی تصدیق کی۔ ف۱۹ جو انبیاء کی تکذیب کرتے تھے۔ ف۲۰ اے گروہ قریش ف۲۱ اگر تم اس پر عمل کرو یا یہ معنی ہیں کہ وہ کتاب تمہاری زبان میں ہے یا یہ کہ اس میں تمہارے لئے نصیحت ہے یا یہ کہ اس میں تمہارے دینی اور دنیوی امور اور حوائج کا بیان ہے ف۲۲ کہ ایمان لا کر اس عزت و کرامت اور سعادت کو حاصل کرو۔ ف۲۳ یعنی کافر تھیں۔

قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسُّوْا بَاْسَنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَرْكُضُوْنَ ؕ ﴿۱۲﴾ لَا

اور قوم پیدا کی تو جب اُنھوں نے ف۲۴ ہمارا عذاب پایا جبھی وہ اس سے بھاگنے لگے ف۲۵ نہ

تَرْكُضُوْا وَ ارْجِعُوْۤا اِلٰى مَاۤ اُتْرِفْتُمْ فِیْهِ وَ مَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾

بھاگو اور لوٹ کے جاؤ ان آسائشوں کی طرف جو تم کو دی گئیں تھیں اور اپنے مکانوں کی طرف شاید تم سے پوچھنا ہو ف۲۶

قَالُوْا یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى

بولے ہائے خرابی ہماری بےشک ہم ظالم تھے ف۲۷ تو وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک

جَعَلْنٰهُمْ حَصِیْدًا خٰمِدِیْنَ ﴿۱۵﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا

کہ ہم نے انھیں کردیا کاٹے ہوئے ف۲۸ بجھے ہوئے اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ

بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّاۤ ۖۗ

ان کے درمیان ہے عبث نہ بنائے ف۲۹ اگر ہم کوئی بہلاوا اختیار کرنا چاہتے ف۳۰ تو اپنے پاس سے اختیار کرتے

اِنْ كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُهٗ فَاِذَا

اگر ہمیں کرنا ہوتا ف۳۱ بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجہ نکال دیتا ہے تو جبھی

هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَ لَكُمُ الْوَیْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ

وہ مٹ کر رہ جاتا ہے ف۳۲ اور تمہاری خرابی ہے ف۳۳ ان باتوں سے جو بناتے ہو ف۳۴ اور اسی کے ہیں جتنے آسمانوں اور

الْاَرْضِ ؕ وَ مَنْ عِنْدَهٗ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ لَا یَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ ۚ

زمین میں ہیں ف۳۵ اور اُس کے پاس والے ف۳۶ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکیں

ف۲۴ یعنی ان ظالموں نے ف۲۵ **شانِ نزول:** مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ سرزمین یمن میں ایک بستی ہے جس کا نام ''حصور'' ہے وہاں کے رہنے والے عرب تھے انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور ان کو قتل کیا تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان پر بخت نصر کو مسلط کیا اس نے انہیں قتل کیا اور گرفتار کیا اور اس کا یہ عمل جاری رہا تو یہ لوگ بستی چھوڑ کر بھاگے تو ملائکہ نے ان سے بطریق طنز کہا (جو اگلی آیت میں ہے) ف۲۶ کہ تم پر کیا گزری اور تمہارے اموال کیا ہوئے تو تم دریافت کرنے والے کو اپنے علم ومشاہدے سے جواب دے سکو۔ ف۲۷ عذاب دیکھنے کے بعد انہوں نے گناہ کا اقرار کیا اور نادم ہوئے اس لئے یہ اعتراف انہیں کام نہ آیا ف۲۸ کھیت کی طرح کہ تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے گئے اور بجھی ہوئی آگ کی طرح ہوگئے۔ ف۲۹ کہ ان سے کوئی فائدہ نہ ہو بلکہ اس میں ہماری حکمتیں ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ ہمارے بندے ان سے ہماری قدرت وحکمت پر استدلال کریں اور انہیں ہمارے اوصاف وکمال کی معرفت ہو ف۳۰ مثل زن وفرزند کے جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں اور ہمارے لئے بی بی اور بیٹیاں بتاتے ہیں اگر یہ ہمارے حق میں ممکن ہوتا۔ ف۳۱ کیونکہ زن وفرزند والے زن وفرزند اپنے پاس رکھتے ہیں مگر ہم اس سے پاک ہیں ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں ف۳۲ معنی یہ ہیں کہ ہم اہل باطل کے کذب کو بیان حق سے مٹا دیتے ہیں ف۳۳ اے کفار نابکار ف۳۴ شانِ الٰہی میں کہ اس کے لئے بیوی و بچہ ٹھہراتے ہو۔ ف۳۵ وہ سب کا مالک ہے اور سب اس کے مملوک تو کوئی اس کی اولاد کیسے ہوسکتا ہے مملوک ہونے اور اولاد ہونے میں منافات ہے۔ ف۳۶ اس کے مقربین جنہیں اس کے کرم سے اس کے حضور قرب ومنزلت حاصل ہے۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝۲۰ اَمِ اتَّخَذُوْۤا اٰلِهَةً مِّنَ

رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سُستی نہیں کرتے ف۳۷ کیا انھوں نے زمین میں سے کچھ ایسے خدا

الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝۲۱ لَوْ كَانَ فِيْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ

بنالئے ہیں ف۳۸ کہ وہ کچھ پیدا کرتے ہیں ف۳۹ اگر آسمان وزمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ ف۴۰ تباہ ہوجاتے ف۴۱

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۲۲ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ

تو پاکی ہے اللہ عرش کے مالک کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۴۲ اُس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے ف۴۳

وَ هُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝۲۳ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ

اور اُن سب سے سوال ہوگا ف۴۴ کیا اللہ کے سوا اور خدا بنا رکھے ہیں تم فرماؤ ف۴۵ اپنی دلیل لاؤ ف۴۶

هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ

یہ قرآن میرے ساتھ والوں کا ذکر ہے ف۴۷ اور مجھ سے اگلوں کا تذکرہ ف۴۸ بلکہ اُن میں اکثر حق کو نہیں جانتے

فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۴ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ

تو وہ روگرداں ہیں ف۴۹ اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف

ف۳۷ ہر وقت اس کی تسبیح میں رہتے ہیں۔ حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ ملائکہ کے لئے تسبیح ایسی ہے جیسی کہ بنی آدم کے لئے سانس لینا۔ ف۳۸ جواہر ارضیہ سے مثل سونے چاندی پتھر وغیرہ کے ف۳۹ ایسا تو نہیں ہے اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ جو خود بے جان ہو وہ کسی کو جان دے سکے تو پھر اس کو معبود ٹھہرانا اور الٰہ قرار دینا کتنا کھلا باطل ہے الٰہ وہی ہے جو ہر ممکن پر قادر ہو جو قادر نہیں وہ الٰہ کیسا۔ ف۴۰ آسمان وزمین ف۴۱ کیونکہ اگر خدا سے وہ خدا مراد لئے جائیں جن کی خدائی کے بت پرست معتقد ہیں تو فسادِ عالم کا لزوم ظاہر ہے کیونکہ وہ جمادات ہیں تدبیرِ عالم پر اصلاً قدرت نہیں رکھتے اور اگر تعمیم کی جائے تو بھی لُزومِ فساد یقینی ہے کیونکہ اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو دو حال سے خالی نہیں یا وہ دونوں متفق ہوں گے یا مختلف، اگر شے واحد پر متفق ہوئے تو لازم آئے گا کہ ایک چیز دونوں کی مقدور ہو اور دونوں کی قدرت سے واقع ہو یہ محال ہے اور اگر مختلف ہوئے تو ایک شے کے متعلق دونوں کے ارادے یا معاً واقع ہونگے اور ایک ہی وقت میں وہ موجود و معدوم دونوں ہوجائے گی یا دونوں کے ارادے واقع نہ ہوں اور شے نہ موجود ہو نہ معدوم یا ایک کا ارادہ واقع ہو دوسرے کا واقع نہ ہو یہ تمام صورتیں محال ہیں تو ثابت ہوا کہ فساد ہر تقدیر پر لازم ہے توحید کی یہ نہایت قوی برہان ہے اور اس کی تقریریں بہت بسط کے ساتھ ائمۂ کلام کی کتابوں میں مذکور ہیں یہاں اختصاراً اسی قدر پر اکتفا کیا گیا۔ (تفسیر کبیر وغیرہ)
ف۴۲ کہ اس کے لئے اولاد و شریک ٹھہراتے ہیں۔ ف۴۳ کیونکہ وہ مالک حقیقی ہے جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے جسے چاہے سعادت دے جسے چاہے شقی کرے وہ سب کا حاکم ہے کوئی اس کا حاکم نہیں جو اس سے پوچھ سکے ف۴۴ کیونکہ سب اس کے بندے ہیں مملوک ہیں سب پر اس کی فرمانبرداری اور اطاعت لازم ہے اس سے توحید کی ایک اور دلیل مستفاد ہوتی ہے جب سب مملوک ہیں تو ان میں سے کوئی خدا کیسے ہوسکتا ہے اس کے بعد بطریق استفہام توبیخاً فرمایا ف۴۵ اے حبیب! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) ان مشرکین سے کہ تم اپنے اس باطل دعویٰ پر ف۴۶ اور حجت قائم کرو خواہ عقلی ہو یا نقلی مگر نہ کوئی دلیل عقلی لاسکتے ہو جیسا کہ براہین مذکورہ سے ظاہر ہوچکا اور نہ کوئی دلیل نقلی پیش کرسکتے ہو کیونکہ تمام کتب سماویہ میں اللہ تعالٰی کی توحید کا بیان ہے اور سب میں شرک کا ابطال کیا گیا ہے۔ ف۴۷ ساتھ والوں سے مراد آپ کی امت ہے قرآنِ کریم میں اس کا ذکر ہے کہ اس کو طاعت پر کیا ثواب ملے گا اور معصیت پر کیا عذاب کیا جائے گا۔
ف۴۸ یعنی پہلے انبیاء کی امتوں کا اور اس کا کہ دنیا میں ان کے ساتھ کیا کیا گیا اور آخرت میں کیا کیا جائے گا۔ ف۴۹ اور غور و تامل نہیں کرتے اور نہیں سوچتے کہ توحید پر ایمان لانا ان کے لئے ضروری ہے۔

إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا

وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو اور بولے رحمٰن نے بیٹا اختیار کیا ف۵۰

سُبْحَانَهُ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ

پاک ہے وہ ف۵۱ بلکہ بندے ہیں عزت والے ف۵۲ بات میں اُس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر

يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا

کاربند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے جو اُن کے آگے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے ف۵۳ اور شفاعت نہیں کرتے مگر

لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي

اُس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے ف۵۴ اور وہ اس کے خوف سے ڈر رہے ہیں اور ان میں جو کوئی کہے کہ میں

إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ ع ۲ ع ۱۹ ۲

اللہ کے سوا معبود ہوں ف۵۵ تو اسے ہم جہنم کی جزا دیں گے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستم گاروں کو

أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا

کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے

فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٠﴾ وَ

تو ہم نے انہیں کھولا ف۵۶ اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی ف۵۷ تو کیا وہ ایمان نہ لائیں گے اور

جَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا

زمین میں ہم نے لنگر ڈالے ف۵۸ کہ انہیں لے کر نہ کانپے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں رکھیں

لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا ۖ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا

کہ کہیں وہ راہ پائیں ف۵۹ اور ہم نے آسمان کو چھت بنایا نگاہ رکھی گئی ف۶۰ اور وہ ف۶۱ اس کی نشانیوں

ف۵۰ شانِ نزول: یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا تھا۔ ف۵۱ اس کی ذات اس سے منزّہ ہے کہ اس کے اولاد ہو۔ ف۵۲ یعنی فرشتے اس کے برگزیدہ اور مکرم بندے ہیں۔ ف۵۳ یعنی جو کچھ انہوں نے کیا اور جو کچھ وہ آئندہ کریں گے۔ ف۵۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا یعنی جو توحید کا قائل ہو۔ ف۵۵ یہ کہنے والا ابلیس ہے جو اپنی عبادت کی دعوت دیتا ہے فرشتوں میں اور کوئی ایسا نہیں جو یہ کلمہ کہے۔ ف۵۶ بند ہونا یا تو یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملا ہوا تھا ان میں فصل پیدا کر کے انہیں کھولا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان بند تھا بایں معنی کہ اس سے بارش نہیں ہوتی تھی زمین بند تھی بایں معنی کہ اس سے روئیدگی پیدا نہیں ہوتی تھی تو آسمان کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے بارش ہونے لگی اور زمین کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے سبزہ پیدا ہونے لگا۔ ف۵۷ یعنی پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب کیا، بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا ہوا ہے اور بعضوں نے کہا اس سے نطفہ مراد ہے۔ ف۵۸ مضبوط پہاڑوں کے ف۵۹ اپنے سفروں میں اور جن مقامات کا قصد کریں وہاں تک پہنچ سکیں۔ ف۶۰ گرنے سے۔ ف۶۱ یعنی کفار۔

مُّعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَؕ
سے روگرداں ہیں ف٦٢ اور وہی ہے جس نے بنائے رات ف٦٣ اور دن ف٦٤ اور سورج اور چاند

كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَؕ
ہر ایک ایک گھیرے میں پیر(تیر) رہا ہے ف٦٥ اور ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لئے دنیا میں ہمیشگی نہ بنائی ف٦٦

اَفَاۡىٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِؕ وَ نَبْلُوْكُمْ
تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ تو یہ ہمیشہ رہیں گے ف٦٧ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں

بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةًؕ وَ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِیْنَ
بُرائی اور بھلائی سے ف٦٨ جانچنے کو ف٦٩ اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے ف٧٠ اور جب کافر تمہیں

كَفَرُوْۤا اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًاؕ اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْكُرُ
دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا(مذاق) ف٧١ کیا یہ ہیں وہ جو تمہارے خداؤں کو

اٰلِهَتَكُمْۚ وَ هُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ
بُرا کہتے ہیں اور وہ ف٧٢ رحمٰن ہی کی یاد سے منکر ہیں ف٧٣ آدمی جلد باز

عَجَلٍؕ سَاُورِیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٧﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا
بنایا گیا اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا مجھ سے جلدی نہ کرو ف٧٤ اور کہتے ہیں کب ہوگا

ف٦٢ یعنی آسمانی کائنات سورج، چاند، ستارے اور اپنے اپنے افلاک میں ان کی حرکتوں کی کیفیت اور اپنے اپنے مطالع سے ان کے طلوع اور غروب اور ان کے عجائب احوال جو صانع عالم (یعنی اللہ تعالیٰ) کے وجود اور اس کی وحدت اور اس کے کمال قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں کفار ان سب سے اعراض کرتے ہیں اور ان دلائل سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ **ف٦٣** تاریک کہ اس میں آرام کریں۔ **ف٦٤** روشن کہ اس میں معاش (روزی کمانے) وغیرہ کے کام انجام دیں۔ **ف٦٥** جس طرح کہ تیراک پانی میں۔ **ف٦٦ شانِ نزول:** رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دشمن اپنے ضلال و عناد (گمراہی و دشمنی) سے کہتے تھے کہ ہم حوادث زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ حضرت سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی وفات ہو جائے گی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ دشمنانِ رسول کے لئے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں ہم نے دنیا میں کسی آدمی کے لئے ہمیشگی نہیں رکھی **ف٦٧** اور انہیں موت کے پنجے سے رہائی مل جائے گی جب ایسا نہیں ہے تو پھر خوش کس بات پر ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ **ف٦٨** یعنی راحت و تکلیف تندرستی و بیماری دولت مندی و ناداری نفع اور نقصان سے **ف٦٩** تاکہ ظاہر ہو جائے کہ صبر و شکر میں تمہارا کیا درجہ ہے۔ **ف٧٠** ہم تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں گے۔ **ف٧١ شانِ نزول:** یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی حضور تشریف لئے جاتے تھے وہ آپ کو دیکھ کر ہنسا اور کہنے لگا کہ یہ بنی عبد مناف کے نبی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے **ف٧٢** کفار **ف٧٣** کہتے ہیں کہ ہم رحمٰن کو جانتے ہی نہیں اس جہل و ضلال میں مبتلا ہونے کے باوجود آپ کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور نہیں دیکھتے کہ ہنسی کے قابل خود ان کا اپنا حال ہے۔ **ف٧٤ شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو کہتا تھا کہ جلد عذاب نازل کرائیے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا یعنی جو وعدے عذاب کے دیئے گئے ہیں ان کا وقت قریب آ گیا ہے چنانچہ روز بدر وہ منظر ان کی نظر کے سامنے آ گیا۔

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ

یہ وعدہ ف۷۵ اگر تم سچے ہو کسی طرح جانتے کافر اس وقت کو جب نہ روک سکیں گے

عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَ لَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾ بَلْ

اپنے مونہوں سے آگ ف۷۶ اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد ہو ف۷۷ بلکہ

تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَ

وہ ان پر اچانک آپڑے گی ف۷۸ تو انھیں بے حواس کر دے گی پھر نہ وہ اسے پھیر سکیں گے اور نہ اُنھیں مہلت دی جائے گی ف۷۹ اور

لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا

بے شک تم سے اگلے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کیا گیا ف۸۰ تو مسخرگی (ٹھٹھا) کرنے والوں

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ ؏ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ مِنَ

ع ۳

کا ٹھٹھا انہی کو لے بیٹھا ف۸۱ تم فرماؤ شبانہ روز تمہاری کون نگہبانی کرتا ہے

الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ

رحمٰن سے ف۸۲ بلکہ وہ اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ہیں ف۸۳ کیا اُن کے کچھ خدا ہیں ف۸۴

تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿٤٣﴾

جو اُن کو ہم سے بچاتے ہیں ف۸۵ وہ اپنی ہی جانوں کو نہیں بچا سکتے ف۸۶ اور نہ ہماری طرف سے ان کی یاری ہو

بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا

بلکہ ہم نے ان کو ف۸۷ اور ان کے باپ دادا کو برتاوا دیا ف۸۸ یہاں تک کہ زندگی ان پر دراز ہوئی ف۸۹ تو کیا نہیں دیکھتے کہ ہم ف۹۰

نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ

زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں ف۹۱ تو کیا یہ غالب ہوں گے ف۹۲ تم فرماؤ کہ میں

ف۷۵ عذاب کا یا قیامت کا، یہ ان کے اِستعجال (جلدی عذاب مانگنے) کا بیان ہے۔ ف۷۶ دوزخ کی ف۷۷ اگر وہ یہ جانتے ہوتے تو کفر پر قائم نہ رہتے اور عذاب میں جلدی نہ کرتے ف۷۸ قیامت ف۷۹ توبہ ومعذرت کی ف۸۰ اے سید عالم! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ف۸۱ اور وہ اپنے استہزاء اور مسخرگی کے وبال وعذاب میں گرفتار ہوئے۔ اس میں سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی تسلی فرمائی گئی کہ آپ کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کا بھی یہی انجام ہونا ہے۔ ف۸۲ یعنی اس کے عذاب سے ف۸۳ جب ایسا ہے تو انہیں عذاب الٰہی کا کیا خوف ہو اور وہ اپنی حفاظت کرنے والے کو کیا پہچانیں۔ ف۸۴ ہمارے سوا ان کے خیال میں ف۸۵ اور ہمارے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں ایسا تو نہیں ہے اور اگر وہ اپنے بتوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں تو ان کا حال یہ ہے کہ ف۸۶ اپنے پوجنے والوں کو کیا بچا سکیں گے۔ ف۸۷ یعنی کفار کو ف۸۸ اور دنیا میں انہیں نعمت ومہلت دی۔ ف۸۹ اور وہ اس سے اور مغرور ہوئے اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے۔ ف۹۰ کفرستان کی ف۹۱ روز بروز مسلمانوں کو اس پر تسلط دے رہے ہیں اور ایک شہر کے بعد دوسرا شہر فتح ہوتا چلا آ رہا ہے حدود اسلام بڑھ رہی ہیں اور سرزمینِ کفر

أُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنْذَرُونَ ﴿۴۵﴾ وَ

تم کو صرف وحی سے ڈراتا ہوں و۹۳ اور بہرے پکارنا نہیں سنتے جب ڈرائے جائیں و۹۴ اور

لَئِنْ مَسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا

اگر انھیں تمہارے رب کے عذاب کی ہوا چھو جائے تو ضرور کہیں گے ہائے خرابی ہماری بے شک ہم

ظَالِمِينَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ

ظالم تھے و۹۵ اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم

شَيْئًا ۖ وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا

نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز و۹۶ رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں

حَاسِبِينَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَذِكْرًا

حساب کو اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا و۹۷ اور اوجالا و۹۸ اور پرہیزگاروں

لِلْمُتَّقِينَ ﴿۴۸﴾ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِنَ السَّاعَةِ

کو نصیحت و۹۹ وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور انھیں قیامت کا اندیشہ

مُشْفِقُونَ ﴿۴۹﴾ وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُبَارَكٌ أَنْزَلْنَاهُ ۚ أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ﴿۵۰﴾ ع

لگا ہوا ہے اور یہ ہے برکت والا ذکر کہ ہم نے اُتارا و۱۰۰ تو کیا تم اس کے منکر ہو

وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ ﴿۵۱﴾ إِذْ قَالَ

اور بے شک ہم نے ابراہیم کو و۱۰۱ پہلے ہی سے اس کی نیک راہ عطا کردی اور ہم اُس سے خبردار تھے و۱۰۲ جب اس نے اپنے

لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ﴿۵۲﴾ قَالُوا

باپ اور قوم سے کہا یہ مورتیں کیا ہیں و۱۰۳ جن کے آگے تم آسن مارے (جم کر بیٹھے) ہو و۱۰۴ بولے

گھٹتی چلی آتی ہے اور حوالی مکہ مکرمہ (مکہ مکرمہ کے گردونواح) پر مسلمانوں کا تسلط ہوتا جاتا ہے کیا مشرکین جو عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس کو نہیں دیکھتے اور عبرت حاصل نہیں کرتے۔ و۹۲ جن کے قبضہ سے زمین دم بدم نکلتی جارہی ہے یا رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اور ان کے اصحاب جو بفضلِ الٰہی فتح پر فتح پا رہے ہیں اور ان کے مقبوضات دم بدم بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ و۹۳ اور عذاب الٰہی کا اسی کی طرف سے خوف دلاتا ہوں۔ و۹۴ یعنی کافر ہدایت کرنے والے اور خوف دلانے والے کے کلام سے نفع نہ اٹھانے میں بہرے کی طرح ہیں۔ و۹۵ نبی کی بات پر کان نہ رکھا اور ان پر ایمان نہ لائے۔ و۹۶ اعمال میں سے و۹۷ یعنی توریت عطا کی جو حق و باطل میں تفرقہ (امتیاز) کرنے والی ہے۔ و۹۸ یعنی روشنی ہے کہ اس سے نجات کی راہ معلوم ہوتی ہے۔ و۹۹ جس سے وہ پند پذیر (فائدہ اُٹھاتے) ہوتے ہیں اور دینی امور کا علم حاصل کرتے ہیں و۱۰۰ اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم پر یعنی قرآن پاک۔ یہ کَثِیْرُ الْخَیْر (خیر ہی خیر) ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے اس میں بڑی برکتیں ہیں۔ و۱۰۱ ان کی ابتدائی عمر میں بالغ ہونے کے و۱۰۲ کہ وہ ہدایت و نبوت کے اہل ہیں۔ و۱۰۳ یعنی بت،

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ

ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے پایا ف۱۰۵ کہا بے شک تم اور تمہارے باپ دادا سب

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ

کھلی گمراہی میں ہو بولے کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا یونہی کھیلتے ہو ف۱۰۶ کہا

بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ

بلکہ تمہارارب وہ ہے جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا جس نے اُنھیں پیدا کیا اور میں اس پر گواہوں

مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا

میں سے ہوں اور مجھے اللہ کی قسم ہے میں تمہارے بتوں کا بُرا چاہوں گا بعد اس کے کہ تم پھر جاؤ

مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾

پیٹھ دے کر ف۱۰۷ تو ان سب کو ف۱۰۸ چورا کردیا مگرایک کوجوان سب کا بڑا تھا ف۱۰۹ کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں ف۱۱۰

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا

بولے کس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا بے شک وہ ظالم ہے ان میں کے کچھ بولے ہم

فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾ ط قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ

نے ایک جوان کوانھیں بُرا کہتے سُنا جسے ابراہیم کہتے ہیں ف۱۱۱ بولے تو اُسے لوگوں کے سامنے لاؤ

جو درندوں پرندوں اور انسانوں کی صورتوں کے بنے ہوئے ہیں ف۱۰۴ اور ان کی عبادت میں مشغول ہو۔ ف۱۰۵ تو ہم بھی ان کی اقتداء میں ویسا ہی کرنے لگے۔
ف۱۰۶ چونکہ انہیں اپنے طریقہ کا گمراہی ہونا بہت ہی بعید معلوم ہوتا تھا اور اس کا انکار کرنا وہ بہت بڑی بات جانتے تھے اس لئے انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ کہا کہ کیا آپ یہ بات واقعی طور پر ہمیں بتا رہے ہیں یا بطریق کھیل کے فرماتے ہیں اس کے جواب میں آپ نے حضرت ملک علام (یعنی اللہ تعالیٰ) کی ربوبیت کا اثبات فرما کر ظاہر فرما دیا کہ آپ کھیل کے طریقے پر کلام فرمانے والے نہیں ہیں بلکہ حق کا اظہار فرماتے ہیں چنانچہ آپ نے ف۱۰۷ اپنے میلے کو۔ واقعہ یہ ہے کہ اس قوم کا سالانہ ایک میلہ لگتا تھا جنگل میں جاتے تھے اور شام تک وہاں لہو ولعب میں مشغول رہتے تھے واپسی کے وقت بت خانہ میں آتے تھے اور بتوں کی پوجا کرتے تھے اس کے بعد اپنے مکانوں کو واپس جاتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی ایک جماعت سے بتوں کے متعلق مناظرہ کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے آپ وہاں چلیں دیکھیں کہ ہمارے دین اور طریقے میں کیا بہار ہے اور کیسے لطف آتے ہیں جب وہ میلے کا دن آیا اور آپ سے میلے میں چلنے کو کہا گیا تو آپ عذر کر کے رہ گئے وہ لوگ روانہ ہو گئے جب ان کے باقی ماندہ اور کمزور لوگ جو آہستہ آہستہ جا رہے تھے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا، اس کو بعض لوگوں نے سنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ کی طرف لوٹے۔ ف۱۰۸ یعنی بتوں کو توڑ کر ف۱۰۹ چھوڑ دیا اور بسولا اس کے کاندھے پر رکھ دیا ف۱۱۰ یعنی بڑے بت سے کہ ان چھوٹے بتوں کا کیا حال ہے یہ کیوں ٹوٹے اور بسولا تیری گردن پر کیسا رکھا ہے اور انہیں اس کا عجز ظاہر ہو اور انہیں ہوش آئے کہ ایسے عاجز خدا نہیں ہو سکتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کریں اور آپ کو حجت قائم کرنے کا موقع ملے چنانچہ جب قوم کے لوگ شام کو واپس ہوئے اور بت خانے میں پہنچے اور انہوں نے دیکھا کہ بت ٹوٹے پڑے ہیں تو ف۱۱۱ یہ خبر نمرود جبار اور اس کے امراء کو پہنچی تو۔

لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ ؕ

شاید وہ گواہی دیں ف۱۱۲ بولے کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا اے ابراہیم ف۱۱۳

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

فرمایا بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا ف۱۱۴ تو ان سے پوچھو اگر بولتے ہوں ف۱۱۵

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ۙ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى

تو اپنے جی کی طرف پلٹے ف۱۱۶ اور بولے بے شک تمہیں ستم گار ہو ف۱۱۷ پھر اپنے سروں کے بل

رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ

اوندھائے گئے ف۱۱۸ کہ تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں ف۱۱۹ کہا تو کیا اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ ؕ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا

ایسے کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں نفع دے ف۱۲۰ اور نہ نقصان پہنچائے ف۱۲۱ تُف ہے تم پر اور اُن

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا

بتوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۲ بولے ان کو جلادو اور اپنے خداؤں

اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى

کی مدد کرو اگر تمہیں کرنا ہے ف۱۲۳ ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی

ف۱۱۲ کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا فعل ہے یا ان سے بتوں کی نسبت ایسا کلام سنا گیا ہے، مدعا یہ تھا کہ شہادت قائم ہو تو وہ آپ کے درپے ہوں چنانچہ حضرت بلائے گئے اور وہ لوگ ف۱۱۳ آپ نے اس کا تو کچھ جواب نہ دیا اور شان مناظرانہ سے تعریض کے طور پر ایک عجیب و غریب حجت قائم کی۔ ف۱۱۴ اس غصہ سے کہ اس کے ہوتے تم اس کے چھوٹوں کو پوجتے ہو اس کے کندھے پر بسولا ہونے سے ایسا ہی قیاس کیا جاسکتا ہے مجھ سے کیا پوچھنا، پوچھنا ہو ف۱۱۵ وہ خود بتائیں کہ ان کے ساتھ یہ کس نے کیا، مدعا یہ تھا کہ قوم غور کرے کہ جو بول نہیں سکتا جو کچھ کر نہیں سکتا وہ خدا نہیں ہوسکتا اس کی خدائی کا اعتقاد باطل ہے چنانچہ جب آپ نے یہ فرمایا ف۱۱۶ اور سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حق پر ہیں ف۱۱۷ جو ایسے مجبوروں اور بے اختیاروں کو پوجتے ہو جو اپنے کاندھے سے بسولا نہ ہٹا سکے وہ اپنے پجاری کو مصیبت سے کیا بچاسکے اور اس کے کیا کام آسکے۔ ف۱۱۸ اور کلمۂ حق کہنے کے بعد پھر ان کی بدبختی ان کے سروں پر سوار ہوئی اور وہ کفر کی طرف پلٹے اور باطل مجادلہ و مکابرہ (بے جا بحث و مباحثہ) شروع کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے ف۱۱۹ تو ہم ان سے کیسے پوچھیں اور اے ابراہیم تم ہمیں ان سے پوچھنے کا کیسے حکم دیتے ہو۔ ف۱۲۰ اگر اسے پوجو۔ ف۱۲۱ اگر اس کا پوجنا موقوف کردو۔ ف۱۲۲ کہ اتنا بھی سمجھ سکو کہ یہ بت پوجنے کے قابل نہیں جب حجت تمام ہوگئی اور وہ لوگ جواب سے عاجز آئے تو ف۱۲۳ نمرود اور اس کی قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا ڈالنے پر متفق ہوگئی اور انہوں نے آپ کو ایک مکان میں قید کردیا اور قریہ کوثی میں ایک عمارت بنائی اور ایک مہینہ تک بکوشش تمام قسم قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم آگ جلائی جس کی تپش سے ہوا میں پرواز کرنے والے پرندے جل جاتے تھے اور ایک منجنیق (پتھر پھینکنے کی توپ) کھڑی کی اور آپ کو باندھ کر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا اس وقت آپ کی زبان مبارک پر تھا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ جبرئیل امین نے آپ سے عرض کیا کہ کیا کچھ کام ہے آپ نے فرمایا: تم سے نہیں، جبرئیل نے عرض کیا تو اپنے رب سے سوال کیجئے، فرمایا: سوال کرنے سے اس کا میرے حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے۔

إِبْرٰهِيمَ ﴿٦٩﴾ وَأَرَادُوا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْأَخْسَرِينَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَ

ابراہیم پر ف۱۲۴ اور انھوں نے اس کا بُرا چاہا تو ہم نے انھیں سب سے بڑھ کر زیاں کار کر دیا ف۱۲۵ اور ہم نے اُسے اور

لُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بٰرَكْنَا فِيهَا لِلْعٰلَمِينَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ إِسْحٰقَ

لوط کو ف۱۲۶ نجات بخشی ف۱۲۷ اس زمین کی طرف ف۱۲۸ جس میں ہم نے جہان والوں کے لئے برکت رکھی ف۱۲۹ اور ہم نے اسے اسحٰق عطا فرمایا ف۱۳۰

وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِينَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَّهْدُونَ

اور یعقوب پوتا اور ہم نے ان سب کو اپنے قربِ خاص کا سزاوار (اہل) کیا اور ہم نے انھیں امام کیا کہ ف۱۳۱ ہمارے حکم

بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَإِقَامَ الصَّلٰوةِ وَإِيتَآءَ

سے بلاتے ہیں اور ہم نے اُنھیں وحی بھیجی اچھے کام کرنے اور نماز برپا (قائم) رکھنے اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةِ وَكَانُوا لَنَا عٰبِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَلُوطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ

دینے کی اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے اور لوط کو ہم نے حکومت اور علم دیا اور اسے اس

مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ

بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی ف۱۳۲ بےشک وہ برے لوگ

فٰسِقِينَ ﴿٧٤﴾ وَأَدْخَلْنٰهُ فِي رَحْمَتِنَا إِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿٧٥﴾ وَنُوحًا ع ٥ ٢٥ ٥

بےحکم (نافرمان) تھے اور ہم نے اسے ف۱۳۳ اپنی رحمت میں داخل کیا بےشک وہ ہمارے قربِ خاص کے سزاواروں میں ہے اور نوح کو

إِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ

جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اُسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے

الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا

نجات دی ف۱۳۴ اور ہم نے ان لوگوں پر اس کو مدد دی جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں بےشک وہ

ف۱۲۴ تو آگ نے سوا آپ کی بندش کے اور کچھ نہ جلایا اور آگ کی گرمی زائل ہوگئی اور روشنی باقی رہی۔ ف۱۲۵ کہ ان کی مراد پوری نہ ہوئی اور سعی ناکام رہی اور اللّٰہ تعالیٰ نے اس قوم پر مچھر بھیجے جو ان کے گوشت کھا گئے اور خون پی گئے اور ایک مچھر نمرود کے دماغ میں گھس گیا اور اس کی ہلاکت کا سبب ہوا۔ ف۱۲۶ جو اُن کے بھتیجے ان کے بھائی ہاران کے فرزند تھے نمرود اور اس کی قوم سے ف۱۲۷ اور عراق سے۔ ف۱۲۸ روانہ کیا ف۱۲۹ اس زمین سے زمین شام مراد ہے اس کی برکت یہ ہے کہ یہاں کثرت سے انبیاء ہوئے اور تمام جہان میں ان کے دینی برکات پہنچے اور سرسبزی و شادابی کے اعتبار سے بھی یہ خطّہ دوسرے خطوں پر فائق ہے یہاں کثرت سے نہریں ہیں پانی پاکیزہ اور خوشگوار ہے اشجار و ثمار (درختوں اور پھلوں) کی کثرت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام نے مؤتفکہ میں۔ ف۱۳۰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللّٰہ تعالیٰ سے بیٹے کی دعا کی تھی۔ ف۱۳۱ لوگوں کو ہمارے دین کی طرف ف۱۳۲ اس بستی کا نام سدوم تھا ف۱۳۳ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو ف۱۳۴ یعنی طوفان سے اور تکذیبِ اہلِ طغیان (باغی و سرکش کی تکذیب) سے۔

قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي

برے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا اور داود اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے

الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾

(فیصلہ کرتے) تھے جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں و۱۳۵ اور ہم اُن کے حکم کے وقت حاضر تھے

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ

ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا و۱۳۶ اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا و۱۳۷ اور داود کے ساتھ پہاڑ مسخر فرمادیئے

يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ

کہ تسبیح کرتے اور پرندے و۱۳۸ اور یہ ہمارے کام تھے اور ہم نے اُسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا

لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ

کہ تمہیں تمہاری آنچ سے (زخمی ہونے سے) بچائے و۱۳۹ تو کیا تم شکر کرو گے اور سلیمان کے لئے تیز ہوا

عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ

مسخر کردی کہ اس کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی ف۱۴۰ اور ہم کو ہر

شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا

چیز معلوم ہے اور شیطانوں میں سے وہ جو اُس کے لئے غوطہ لگاتے و۱۴۱ اور اس کے سوا

و۱۳۵ ان کے ساتھ کوئی چرانے والا نہ تھا وہ کھیتی کھا گئیں یہ مقدمہ حضرت داود علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا آپ نے تجویز کی کہ بکریاں کھیتی والے کو دے دی جائیں بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر تھی۔ و۱۳۶ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جب یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ فریقین کے لئے اس سے زیادہ آسانی کی شکل بھی ہوسکتی ہے اس وقت حضرت کی عمر شریف گیارہ سال کی تھی حضرت داود علیہ السلام نے آپ پر لازم کیا کہ وہ صورت بیان فرمائیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ تجویز پیش کی کہ بکری والا کاشت کرے اور جب تک کھیتی اس حالت کو پہنچے جس حالت میں بکریوں نے کھائی ہے اس وقت تک کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے اور کھیتی اس حالت پر پہنچ جانے کے بعد کھیتی والے کو کھیتی دے دی جائے بکری والے کو اس کی بکریاں واپس کردی جاویں یہ تجویز حضرت داود علیہ السلام نے پسند فرمائی اس معاملہ میں یہ دونوں حکم اجتہادی تھے اور اس شریعت کے مطابق تھے۔ ہماری شریعت میں حکم یہ ہے کہ اگر چرانے والا ساتھ نہ ہو تو جانور جو نقصانات کرے اس کا ضمان لازم نہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ حضرت داود علیہ السلام نے جو فیصلہ کیا تھا وہ اس مسئلہ کا حکم تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو تجویز فرمائی یہ صورت صلح تھی۔ و۱۳۷ وجوہِ اجتہاد و طریقِ احکام وغیرہ کا۔ مسئلہ: جن علماء کو اجتہاد کی اہلیت حاصل ہو انہیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے جس میں وہ کتاب و سنت کا حکم نہ پاویں اور اگر اجتہاد میں خطا بھی ہو جاوے تو بھی ان پر مواخذہ نہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا جب حکم کرنے والا اجتہاد کے ساتھ حکم کرے اور اس حکم میں مُصیب ہو تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد میں خطا واقع ہو جائے تو ایک اجر۔ و۱۳۸ پتھر اور پرندے آپ کے ساتھ آپ کی موافقت میں تسبیح کرتے تھے۔ و۱۳۹ یعنی جنگ میں دشمن کے مقابل کام آئے اور وہ زرہ ہے سب سے پہلے زرہ بنانے والے حضرت داود علیہ السلام ہیں۔ ف۱۴۰ اس زمین سے مراد شام ہے جو آپ کا مسکن تھا۔ و۱۴۱ دریا کی گہرائی میں داخل ہو کر سمندر کی تہہ سے آپ کے لئے جواہر نکال کر لاتے۔

دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ۙ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ

اور کام کرتے ف۱۴۲ اور ہم انھیں روکے ہوئے تھے ف۱۴۳ اور ایوب کو (یاد کرو) جب اُس نے اپنے رب کو پکارا ف۱۴۴ کہ مجھے

مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ

تکلیف پہنچی اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا ہے تو ہم نے اس کی دعا سُن لی تو ہم نے دور کردی جو

مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى

تکلیف اُسے تھی ف۱۴۵ اور ہم نے اُسے اس کے گھر والے اور اُن کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کئے ف۱۴۶ اپنے پاس سے رحمت فرما کر اور بندگی

لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ۚ

والوں کے لئے نصیحت ف۱۴۷ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ سب صبر والے تھے ف۱۴۸

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۖ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ

اور انھیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا بے شک وہ ہمارے قربِ خاص کے سزاواروں میں ہیں اور ذوالنون کو (یاد کرو) ف۱۴۹ جب

ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ

چلا غصہ میں بھرا ف۱۵۰ تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے ف۱۵۱ تو اندھیریوں میں پکارا ف۱۵۲ کوئی

ف۱۴۲ عجیب عجیب صنعتیں، عمارتیں محل، برتن، شیشے کی چیزیں، صابون وغیرہ بنانا۔ ف۱۴۳ کہ آپ کے حکم سے باہر نہ ہوں۔ ف۱۴۴ یعنی اپنے رب سے دعا کی حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں حسن صورت بھی کثرت اولاد بھی کثرت اموال بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابتلا میں ڈالا اور آپ کے فرزند واولاد مکان کے گرنے سے دب کر مرگئے، تمام جانور جس میں ہزار ہا اونٹ ہزار ہا بکریاں تھیں سب مرگئے، تمام کھیتیاں اور باغات برباد ہوگئے، کچھ بھی باقی نہ رہا اور جب آپ کو ان چیزوں سے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ حمد الٰہی بجا لاتے تھے اور فرماتے تھے میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لیا جب تک مجھے دیا اور میرے پاس رکھا اس کا شکر ہی ادا نہیں ہوسکتا میں اس کی مرضی پر راضی ہوں، پھر آپ بیمار ہوئے، تمام جسم شریف میں آبلے پڑے، بدن مبارک سب کا سب زخموں سے بھر گیا، سب لوگوں نے چھوڑ دیا بجز آپ کی بی بی صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت سالہا سال رہی آخر کار کوئی ایسا سبب پیش آیا کہ آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی: ف۱۴۵ اس طرح کہ حضرت ایوب علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں ماریئے۔ انہوں نے پاؤں مارا ایک چشمہ ظاہر ہوا حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہوگئیں پھر آپ چالیس قدم چلے پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا پھر آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا آپ نے بحکم الٰہی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہوگئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی۔ ف۱۴۶ حضرت ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اولاد کو زندہ فرما دیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور عنایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بی بی صاحبہ کو دوبارہ جوانی عنایت کی اور ان کے کثیر اولادیں ہوئیں۔ ف۱۴۷ کہ وہ اس واقعہ سے بلاؤں پر صبر کرنے اور اس کے ثواب عظیم سے باخبر ہوں اور صبر کریں اور ثواب پائیں۔ ف۱۴۸ کہ انہوں نے محنتوں اور بلاؤں اور عبادتوں کی مشقتوں پر صبر کیا۔ ف۱۴۹ یعنی حضرت یونس ابن متّٰی کو ف۱۵۰ اپنی قوم سے جس نے ان کی دعوت نہ قبول کی تھی اور نصیحت نہ مانی تھی اور کفر پر قائم رہی تھی آپ نے گمان کیا کہ یہ ہجرت آپ کے لئے جائز ہے کیونکہ اس کا سبب صرف کفر اور اہل کفر کے ساتھ بغض اور اللہ کے لئے غضب کرنا ہے لیکن آپ نے اس ہجرت میں حکم الٰہی کا انتظار نہ کیا ف۱۵۱ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈالا۔ ف۱۵۲ کئی قسم کی اندھیریاں تھیں دریا کی اندھیری رات کی اندھیری مچھلی کے پیٹ کی اندھیری ان اندھیریوں میں حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس طرح دعا کی کہ

اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۚ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ

معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا ۱۵۳ؔ تو ہم نے اس کی پکار سُن لی

وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُــْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ وَ زَكَرِیَّاۤ اِذْ نَادٰی

اور اُسے غم سے نجات بخشی ۱۵۴ؔ اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو ۱۵۵ؔ اور زکریا کو جب اس نے اپنے

رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۚ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫

رب کو پکارا اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ ۱۵۶ؔ اور تو سب سے بہتر وارث ۱۵۷ؔ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی

وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی

اور اُسے ۱۵۸ؔ یحییٰ عطا فرمایا اور اس کے لئے اُس کی بی بی سنواری ۱۵۹ؔ بے شک وہ ۱۶۰ؔ بھلے کاموں میں جلدی

الْخَیْرٰتِ وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾ وَ الَّتِیْۤ

کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں اور اس عورت

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا وَ ابْنَهَاۤ اٰیَةً

کو جس نے اپنی پارسائی (پر) نگاہ رکھی ۱۶۱ؔ تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی ۱۶۲ؔ اور اُسے اور اس کے بیٹے کو سارے جہان

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ٘ وَّ اَنَا رَبُّكُمْ

کے لئے نشانی بنایا ۱۶۳ؔ بے شک تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے ۱۶۴ؔ اور میں تمہارا رب ہوں ۱۶۵ؔ

فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَ تَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ ۠﴿۹۳﴾ فَمَنْ ع ۶ ۱۸

تو میری عبادت کرو اور اوروں نے اپنے کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لئے ۱۶۶ؔ سب کو ہماری طرف پھرنا ہے ۱۶۷ؔ تو جو

یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ ۚ وَ اِنَّا لَهٗ

کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں اور ہم اسے

۱۵۳ؔ کہ میں اپنی قوم سے قبل تیرا اذن پانے کے جدا ہوا، حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی مصیبت زدہ بارگاہ الٰہی میں ان کلمات سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ ۱۵۴ؔ اور مچھلی کو حکم دیا تو اس نے حضرت یونس علیہ السلام کو دریا کے کنارے پر پہنچا دیا۔ ۱۵۵ؔ مصیبتوں اور تکلیفوں سے جب وہ ہم سے فریاد کریں اور دعا کریں۔ ۱۵۶ؔ یعنی بے اولاد بلکہ وارث عطا فرما ۱۵۷ؔ خلق کی فنا کے بعد باقی رہنے والا مدعا یہ ہے کہ اگر تو مجھے وارث نہ دے تو بھی کچھ غم نہیں کیونکہ تو بہتر وارث ہے۔ ۱۵۸ؔ فرزند سعید ۱۵۹ؔ جو بانجھ تھی اس کو قابل ولادت کیا۔ ۱۶۰ؔ یعنی انبیاء مذکورین۔ ۱۶۱ؔ پورے طور پر کہ کسی طرح کوئی بشر اس کی پارسائی کو چھو نہ سکا مراد اس سے حضرت مریم ہیں۔ ۱۶۲ؔ اور اس کے پیٹ میں حضرت عیسیٰ کو پیدا کیا۔ ۱۶۳ؔ اپنے کمال قدرت کی کہ حضرت عیسیٰ کو اس کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا کیا۔ ۱۶۴ؔ دین اسلام یہی تمام انبیاء کا دین ہے اس کے سوا جتنے ادیان ہیں سب باطل، سب کو اسی دین پر قائم رہنا لازم ہے۔ ۱۶۵ؔ نہ میرے سوا کوئی دوسرا رب نہ میرے دین کے سوا اور کوئی دین ۱۶۶ؔ یعنی دین میں اختلاف کیا اور فرقے فرقے ہوگئے۔ ۱۶۷ؔ ہم انہیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے۔

كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰۤى

لکھ رہے ہیں اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کردیا کہ پھر لوٹ کر آئیں ف۱۶۸ یہاں تک

اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ

کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج ف۱۶۹ اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے اور

اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

قریب آیا سچا وعدہ ف۱۷۰ تو جبھی آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی کافروں کی ف۱۷۱ کہ

يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا

ہائے ہماری خرابی بے شک ہم ف۱۷۲ اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم ظالم تھے ف۱۷۳ بے شک تم ف۱۷۴ اور جو

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ

کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ف۱۷۵ سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا اگر یہ ف۱۷۶

هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ

خدا ہوتے جہنم میں نہ جاتے اور ان سب کو ہمیشہ اس میں رہنا ف۱۷۷ وہ اس میں رینکیں (چیخیں چلائیں) گے ف۱۷۸ اور

هُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ

وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے ف۱۷۹ بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہوچکا

اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِىْ مَا

وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں ف۱۸۰ وہ اس کی بھنک (ہلکی سی آواز بھی) نہ سنیں گے ف۱۸۱ اور وہ اپنی من مانتی

ف۱۶۸ دنیا کی طرف تلافیٔ اعمال و تدارکِ احوال کے لئے یعنی اس لئے کہ ان کا واپس آنا ناممکن ہے مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ جس بستی والوں کو ہم نے ہلاک کیا ان کا شرک و کفر سے واپس آنا محال ہے یہ معنی اس تقدیر پر ہیں جبکہ " لَا "کو زائدہ قرار دیا جائے اور اگر " لَا " زائدہ نہ ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ دار آخرت میں ان کا حیات کی طرف نہ لوٹنا ناممکن ہے اس میں منکرین بعث کا ابطال ہے اور اوپر جو كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ اور لَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ فرمایا گیا اس کی تاکید ہے۔(تفسیر کبیر وغیرہ) ف۱۶۹ قریب قیامت اور یاجوج ماجوج دو قبیلوں کے نام ہیں۔ ف۱۷۰ یعنی قیامت ف۱۷۱ اس دن کے ہول اور دہشت سے اور کہیں گے ف۱۷۲ دنیا کے اندر ف۱۷۳ کہ رسولوں کی بات نہ مانتے تھے اور انہیں جھٹلاتے تھے۔ ف۱۷۴ اے مشرکو! ف۱۷۵ یعنی تمہارے بت ف۱۷۶ بت جیسا کہ تمہارا گمان ہے ف۱۷۷ بتوں کو بھی اور ان کے پوجنے والوں کو بھی۔ ف۱۷۸ اور عذاب کی شدت سے چیخیں گے اور دھاڑیں گے۔ ف۱۷۹ جہنم کے شدتِ جوش کی وجہ سے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا جب جہنم میں وہ لوگ رہ جائیں گے جنہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے تو وہ آگ کے تابوتوں میں بند کئے جائیں گے وہ تابوت اور تابوتوں میں پھر وہ تابوت اور تابوتوں میں اور ان تابوتوں پر آگ کی میخیں جڑ دی جائیں گی تو وہ کچھ نہ سنیں گے اور نہ کوئی ان میں کسی کو دیکھے گا۔ ف۱۸۰ اس میں ایمان والوں کے لئے بشارت ہے۔ حضرت علی مرتضٰی کرّم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا کہ میں انہیں میں سے ہوں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف۔ **شانِ نزول:** رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ایک روز کعبہ معظّمہ میں داخل ہوئے اس وقت قریش کے سردار حطیم میں موجود

اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ

خواہشوں میں ف۱۸۲ ہمیشہ رہیں گے انھیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ ف۱۸۳ اور فرشتے ان کی پیشوائی

الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ

کو آئیں گے ف۱۸۴ کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے

كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ

جیسے سجل فرشتہ ف۱۸۵ نامہ اعمال کو لپیٹتا ہے ہم نے جیسے پہلے اُسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے ف۱۸۶ یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ

اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ

ہم کو اس کا ضرور کرنا اور بےشک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ

الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ

اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے ف۱۸۷ بےشک یہ قرآن کافی ہے

عٰبِدِيْنَ ؕ ﴿۱۰۶﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى

عبادت والوں کو ف۱۸۸ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے ف۱۸۹ تم فرماؤ مجھے تو یہی وحی

تھے اور کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے نضر بن حارث سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے سامنے آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا حضور نے اس کو جواب دے کر ساکت کر دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی: اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں یہ فرما کر حضور تشریف لے آئے پھر عبداللہ بن زبعری سہمی آیا اور اس کو ولید بن مغیرہ نے اس گفتگو کی خبر دی کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں ہوتا تو ان سے مباحثہ کرتا اس پر لوگوں نے رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو بلایا ابن زبعری یہ کہنے لگا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں حضور نے فرمایا کہ ہاں کہنے لگا یہود تو حضرت عزیر کو پوجتے ہیں اور نصارٰی حضرت مسیح کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور بیان فرما دیا کہ حضرت عزیر اور مسیح اور فرشتے وہ ہیں جن کے لئے بھلائی کا وعدہ ہو چکا اور وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اور حضور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ درحقیقت یہود و نصارٰی وغیرہ شیطان کی پرستش کرتے ہیں ان جوابوں کے بعد اس کو مجال دم زدن نہ رہی اور وہ ساکت رہ گیا اور درحقیقت اس کا اعتراض کمال عناد (سخت دشمنی کی وجہ) سے تھا کیونکہ جس آیت پر اس نے اعتراض کیا اس میں "مَا تَعْبُدُوْنَ" ہے اور "مَا" زبان عربی میں غیر ذوی العقول کے لئے بولا جاتا ہے یہ جانتے ہوئے اس نے اندھا بن کر اعتراض کیا یہ اعتراض تو اہل زبان کی نگاہوں میں کھلا ہوا باطل تھا مگر مزید بیان کے لئے اس آیت میں توضیح فرما دی گئی۔ ف۱۸۱ اور اس کے جوش کی آواز بھی ان تک نہ پہنچے گی وہ منازل جنت میں آرام فرما ہوں گے۔ ف۱۸۲ خداوندی نعمتوں اور کرامتوں میں ف۱۸۳ یعنی نفخۂ اخیرہ ف۱۸۴ قبروں سے نکلتے وقت مبارکبادیں دیتے تہنیت پیش کرتے اور یہ کہتے ف۱۸۵ جو کاتب اعمال ہے آدمی کی موت کے وقت اس کے ف۱۸۶ یعنی ہم نے جیسے پہلے عدم سے بنایا تھا ویسے ہی پھر معدوم کرنے کے بعد پیدا کر دیں گے یا یہ معنی ہیں کہ جیسا ماں کے پیٹ سے برہنہ غیر مختون پیدا کیا تھا ایسا ہی مرنے کے بعد اٹھائیں گے۔ ف۱۸۷ اس زمین سے مراد زمین جنت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ کفار کی زمینیں مراد ہیں جن کو مسلمان فتح کریں گے اور ایک قول یہ ہے زمین شام مراد ہے۔ ف۱۸۸ کہ جو اس کا اتباع کرے اور اس کے مطابق عمل کرے جنت پائے اور مراد کو پہنچے اور عبادت والوں سے مؤمنین مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ امت محمدیہ مراد ہے جو پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں رمضان کے روزے رکھتے ہیں حج کرتے ہیں۔ ف۱۸۹ کوئی ہو، جن ہو یا انس، مومن ہو یا کافر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ حضور کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا، مومن کے لئے

إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ

ہوتی ہے کہ تمہارا خدا نہیں مگر ایک اللہ تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۹۰ تو فرمادو

اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَإِنْ أَدْرِيْٓ أَقَرِيْبٌ أَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾

میں نے تمہیں لڑائی کا اعلان کردیا برابری پر اور میں کیا جانوں ف۱۹۱ کہ پاس ہے یا دور ہے وہ جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۹۲

إِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَإِنْ أَدْرِيْ

بے شک اللہ جانتا ہے آواز کی بات ف۱۹۳ اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو ف۱۹۴ اور میں کیا جانوں

لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَ

شاید وہ ف۱۹۵ تمہاری جانچ ہو ف۱۹۶ اور ایک وقت تک برتوانا ف۱۹۷ نبی نے عرض کی کہ اے میرے رب حق فیصلہ فرمادے ف۱۹۸ اور

رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع

ع ۱۹ النصف

ہمارے رب رحمٰن ہی کی مدد درکار ہے ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو ف۱۹۹

آیاتہا ۷۸ | ۲۲ سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۳ | رکوعاتہا ۱۰

سورۂ حج مدنیہ ہے اس میں اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تو آپ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیر عذاب ہوئی اور خسف ومسخ اور استیصال کے عذاب اٹھا دیئے گئے۔ تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مُطلقہ، تامہ، کاملہ، عامہ، شاملہ، جامعہ، محیطہ بہ جمیع مقیدات، رحمت غیبیہ وشہادت علمیہ وعینیہ ووجودیہ وشہودیہ وسابقہ ولاحقہ وغیر ذالک تمام جہانوں کے لئے عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام ذوی العقول ہوں یا غیر ذوالعقول اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔ ف۱۹۰ اور اسلام نہ لائیں ف۱۹۱ بے خدا کے بتائے یعنی یہ بات عقل وقیاس سے جاننے کی نہیں ہے یہاں درایت کی نفی فرمائی گئی ''درایت'' کہتے ہیں اندازے اور قیاس سے جاننے کو جیسا کہ مفردات راغب اور ردالمحتار میں ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ کے واسطے لفظ ''درایت'' استعمال نہیں کیا جاتا اور قرآن کریم کے اطلاقات اس پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْإِيْمَانُ لہٰذا یہاں بے تعلیم الٰہی محض اپنے عقل وقیاس سے جاننے کی نفی ہے نہ کہ مطلق علم کی اور مطلق علم کی نفی کیسے ہوسکتی ہے جب کہ اسی رکوع کے اول میں آچکا ہے وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ یعنی قریب آیا سچا وعدہ، تو کیسے کہا جاسکتا ہے کہ وعدے کا قرب وبُعد کسی طرح معلوم نہیں خلاصہ یہ ہے کہ اپنے عقل وقیاس سے جاننے کی نفی ہے نہ کہ تعلیم الٰہی سے جاننے کی۔ ف۱۹۲ عذاب کا یا قیامت کا۔ ف۱۹۳ جو اے کفار تم اعلان کے ساتھ اسلام پر بطریق طعن کہتے ہو ف۱۹۴ اپنے دلوں میں یعنی نبی کی عداوت اور مسلمانوں سے حسد جو تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے اللہ اس کو بھی جانتا ہے سب کا بدلہ دے گا۔ ف۱۹۵ یعنی دنیا میں عذاب کو مؤخر کرنا ف۱۹۶ جس سے تمہارا حال ظاہر ہوجائے۔ ف۱۹۷ یعنی وقت موت تک۔ ف۱۹۸ میرے اور ان کے درمیان جو مجھے جھٹلاتے ہیں اس طرح کہ میری مدد کر اور ان پر عذاب نازل فرما یہ دعا مستجاب ہوئی اور کفار بدر واحزاب وحنین وغیرہ میں مبتلائے عذاب ہوئے۔ ف۱۹۹ شرک وکفر اور بے ایمانی کی۔ ف۱ سورۂ حج بقول ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ومجاہد مکیہ ہے سوائے چھ آیتوں کے جو هٰذٰنِ خَصْمٰنِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں دس رکوع اور اٹھتر آیتیں اور ایک ہزار

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ① یَوْمَ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو ف۲ بے شک قیامت کا زلزلہ ف۳ بڑی سخت چیز ہے جس دن

تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ

تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی ف۴ اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گابھنی ف۵ اپنا گابھ ڈال

حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ

دے گی ف۶ اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے ف۷ مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار

شَدِیْدٌ ② وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ یَتَّبِـعُ كُلَّ

کڑی ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں بے جانے بوجھے اور ہر سرکش شیطان

شَیْطٰنٍ مَّرِیْدٍ ③ لا كُتِبَ عَلَیْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ یُضِلُّهٗ وَ یَهْدِیْهِ

کے پیچھے ہو لیتے ہیں ف۸ جس پر لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضرور اُسے گمراہ کردے گا اور اُسے

اِلٰى عَذَابِ السَّعِیْرِ ④ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ

عذابِ دوزخ کی راہ بتائے گا ف۹ اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو

فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ

کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے ف۱۰ پھر پانی کی بوند سے ف۱۱ پھر خون کی پھٹک سے ف۱۲ پھر گوشت کی بوٹی سے

مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ

نقشہ بنی اور بے نقشہ بنی ف۱۳ تاکہ ہم تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں ف۱۴ اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں

دو سوا کانوے کلمات اور پانچ ہزار پچھتر حرف ہیں۔ ف۲ اس کے عذاب کا خوف کرو اور اس کی طاعت میں مشغول ہو۔ ف۳ جو علامات قیامت میں سے ہے اور قریب قیامت آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے نزدیک واقع ہوگا ف۴ اس کی ہیبت سے ف۵ یعنی حمل والی اس دن کے ہول سے ف۶ حمل ساقط ہو جائیں گے۔ ف۷ بلکہ عذاب الٰہی کے خوف سے لوگوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔ ف۸ شانِ نزول: یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جو بڑا ہی جھگڑالو تھا اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں اور قرآن کو پہلوں کے قصے بتاتا تھا اور موت کے بعد اٹھائے جانے کا منکر تھا۔ ف۹ شیطان کے اتباع سے زجر فرمانے کے بعد منکرین بعث پر حجت قائم فرمائی جاتی ہے۔ ف۱۰ تمہاری نسل کی اصل یعنی تمہارے جدِ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے۔ ف۱۱ یعنی قطرۂ منی سے ان کی تمام ذریت کو۔ ف۱۲ کہ نطفہ خون غلیظ ہو جاتا ہے۔ ف۱۳ یعنی مصوَّر اور غیر مصوَّر، بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا تم لوگوں کا مادۂ پیدائش ماں کے شکم میں چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت خون بستہ (جما ہوا خون) ہو جاتا ہے پھر اتنی ہی مدت گوشت کی بوٹی کی طرح رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا شقی یا سعید ہونا لکھتا ہے پھر اس میں روح پھونکتا ہے (الحدیث) اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش اس طرح فرماتا ہے اور اس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرتا ہے یہ اس لئے بیان فرمایا گیا ف۱۴ اور تم اللہ تعالیٰ کے کمال

إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوٓا۟ أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنكُم

ایک مقرر میعاد تک ف۱۵ پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ پھر ف۱۶ اس لئے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو ف۱۷ اور تم میں

مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرْذَلِ ٱلْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنۢ بَعْدِ

کوئی پہلے ہی مرجاتا ہے اور کوئی سب میں نکمّی عمر تک ڈالا جاتا ہے ف۱۸ کہ جاننے کے بعد

عِلْمٍ شَيْـًٔا ۚ وَتَرَى ٱلْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَآ أَنزَلْنَا عَلَيْهَا ٱلْمَآءَ ٱهْتَزَّتْ

کچھ نہ جانے ف۱۹ اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی ف۲۰ پھر جب ہم نے اس پر پانی اُتارا تروتازہ ہوئی

وَرَبَتْ وَأَنۢبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيجٍ ﴿٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَ

اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا ف۲۱ اُگا لائی ف۲۲ یہ اس لئے ہے کہ اللہ ہی حق ہے ف۲۳ اور

أَنَّهُۥ يُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٦﴾ وَأَنَّ ٱلسَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ لَّا

یہ کہ وہ مُردے جلائے (زندہ کرے) گا اور یہ کہ وہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اس لئے کہ قیامت آنے والی اس میں

رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ ٱللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِى ٱلْقُبُورِ ﴿٧﴾ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن

کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ اُٹھائے گا اُنھیں جو قبروں میں ہیں اور کوئی آدمی وہ ہے کہ

يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ ﴿٨﴾ ثَانِىَ عِطْفِهِۦ

اللہ کے بارے میں یوں جھگڑتا ہے کہ نہ تو علم نہ کوئی دلیل اور نہ کوئی روشن نوشتہ (تحریر) ف۲۴ حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے

لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ لَهُۥ فِى ٱلدُّنْيَا خِزْىٌ ۖ وَنُذِيقُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ

تاکہ اللہ کی راہ سے بہکا دے ف۲۵ اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے ف۲۶ اور قیامت کے دن ہم اُسے آگ کا

قدرت وحکمت کو جانو اور اپنی ابتدائے پیدائش کے حالات پر نظر کر کے سمجھ لو کہ جو قادر برحق بے جان مٹی میں اتنے انقلاب کر کے جاندار آدمی بنا دیتا ہے وہ مرے ہوئے انسان کو زندہ کرے تو اس کی قدرت سے کیا بعید۔ ف۱۵ یعنی وقت ولادت تک۔ ف۱۶ تمہیں عمر دیتے ہیں ف۱۷ اور تمہاری عقل وقوت کامل ہو۔ ف۱۸ اور اس کو اتنا بڑھاپا آجاتا ہے کہ عقل وحواس بجا نہیں رہتے اور ایسا ہو جاتا ہے ف۱۹ اور جو جانتا ہو وہ بھول جائے۔ عکرمہ نے کہا: جو قرآن کی مداومت رکھے گا اس حالت کو نہ پہنچے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ بعث یعنی مرنے کے بعد اٹھنے پر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ ف۲۰ خشک بے گیاہ۔ ف۲۱ یعنی ہر قسم کا خوشنما سبزہ ف۲۲ یہ دلیلیں بیان فرمانے کے بعد نتیجہ مرتب فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۳ اور یہ جو کچھ ذکر کیا گیا آدمی کی پیدائش اور خشک بے گیاہ زمین کو سرسبز و شاداب کر دینا اس کے وجود وحکمت کی دلیلیں ہیں ان سے اس کا وجود بھی ثابت ہوتا ہے۔ ف۲۴ شانِ نزول: یہ آیت ابوجہل وغیرہ ایک جماعتِ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں جھگڑا کرتے تھے اور اس کی طرف ایسے اوصاف کی نسبت کرتے تھے جو اسکی شان کے لائق نہیں اس آیت میں بتایا گیا کہ آدمی کو کوئی بات بغیر علم اور بے سند و دلیل کے کہنی نہ چاہئے خاص کر شانِ الٰہی میں اور جو بات علم والے کے خلاف بے علمی سے کہی جائے گی وہ باطل ہوگی پھر اس پر یہ انداز کہ اصرار کرے اور براہِ تکبر ف۲۵ اور اس کے دین سے منحرف کر دے۔ ف۲۶ چنانچہ بدر میں وہ ذلت وخواری کے ساتھ قتل ہوا۔

عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٩﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

عذاب چکھائیں گے ۲۷ یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا ۲۸ اور اللہ بندوں پر ظلم

لِّلْعَبِيْدِ ﴿١٠﴾ ع وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ ع ۱ ۸

نہیں کرتا ۲۹ اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر کرتے ہیں ۳۰ پھر اگر انھیں کوئی بھلائی بن گئی

خَيْرُ اِۨطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اِۨنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ قف خَسِرَ الدُّنْيَا

جب تو چین سے ہیں اور جب کوئی جانچ آ پڑی ۳۱ منہ کے بل پلٹ گئے ۳۲ دنیا اور آخرت

وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١١﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

دونوں کا گھاٹا ۳۳ یہی ہے صریح نقصان ۳۴ اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہیں جو

لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٢﴾ ج يَدْعُوْا لَمَنْ

ان کا برا بھلا کچھ نہ کرے ۳۵ یہی ہے دور کی گمراہی ایسے کو پوجتے ہیں جس

ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿١٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ

کے نفع سے ۳۶ نقصان کی توقع زیادہ ہے ۳۷ بے شک ۳۸ کیا ہی برا مولیٰ اور بے شک کیا ہی برا رفیق بے شک اللہ

يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

داخل کرے گا انھیں جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے باغوں میں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ

نہریں رواں بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہے ۳۹ جو یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ اپنے نبی ۴۰ کی مدد نہ

ف۲۷ اور اس سے کہا جائے گا ف۲۸ یعنی جو تو نے دنیا میں کیا کفر و تکذیب۔ ف۲۹ اور کسی کو بے جرم نہیں پکڑتا۔ ف۳۰ اس میں اطمینان سے داخل نہیں ہوتے اور انہیں ثبات و قرار حاصل نہیں ہوتا شک و تردد میں رہتے ہیں جس طرح پہاڑ کے کنارے کھڑا ہوا شخص تزلزل کی حالت میں ہوتا ہے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت اعرابیوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو اطراف سے آ کر مدینہ میں داخل ہوتے اور اسلام لاتے تھے ان کی حالت یہ تھی کہ اگر وہ خوب تندرست رہے اور ان کی دولت بڑھی اور ان کے بیٹا ہوا تب تو کہتے تھے اسلام اچھا دین ہے اس میں آ کر ہمیں فائدہ ہوا اور اگر کوئی بات اپنی امید کے خلاف پیش آئی مثلاً بیمار ہو گئے یا لڑکی ہو گئی یا مال کی کمی ہوئی تو کہتے تھے جب سے ہم اس دین میں داخل ہوئے ہیں ہمیں نقصان ہی ہوا اور دین سے پھر جاتے تھے یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ انہیں ابھی دین میں ثبات ہی حاصل نہیں ہوا ان کا حال یہ ہے ف۳۱ کسی قسم کی سختی پیش آئی ف۳۲ مرتد ہو گئے اور کفر کی طرف لوٹ گئے۔ ف۳۳ دنیا کا گھاٹا تو یہ کہ جو اُن کی امیدیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں اور ارتداد کی وجہ سے ان کا خون مباح ہوا اور آخرت کا گھاٹا ہمیشہ کا عذاب۔ ف۳۴ وہ لوگ مرتد ہونے کے بعد بت پرستی کرتے ہیں اور ف۳۵ کیونکہ وہ بے جان ہے۔ ف۳۶ یعنی جس کی پرستش کے خیالی نفع سے اس کو پوجنے کے ف۳۷ یعنی عذاب دنیا و آخرت کی۔ ف۳۸ وہ بت ف۳۹ فرمانبرداروں پر انعام اور نافرمانوں پر عذاب۔ ف۴۰ حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ

فرمائے گا دنیا ۴۱ اور آخرت میں ۴۲ تو اُسے چاہئے کہ اوپر کو ایک رسّی تانے پھر اپنے آپ کو پھانسی دے لے پھر دیکھے

هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿١٥﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ

کہ اس کا یہ داؤں (داؤں) کچھ لے گیا اس بات کو جس کی اُسے جلن ہے ۴۳ اور بات یہی ہے کہ ہم نے یہ قرآن اُتارا روشن آیتیں اور یہ کہ

اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿١٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ

اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہے بے شک مسلمان اور یہودی اور ستارہ پرست

وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

اور نصرانی اور آتش پرست اور مشرک بے شک اللہ ان سب میں قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١٧﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ

فیصلہ کرے گا ۴۴ بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے کیا تم نے نہ دیکھا ۴۵ کہ اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہیں

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَ

وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور

الْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۗ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ

پہاڑ اور درخت اور چوپائے ۴۶ اور بہت آدمی ۴۷ اور بہت وہ ہیں جن پر عذاب

الْعَذَابُ ۗ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا

مقرر ہو چکا ۴۸ اور جسے اللہ ذلیل کرے ۴۹ اُسے کوئی عزت دینے والا نہیں بے شک اللہ جو چاہے

السجدة ٢ يَشَآءُ ۩ ﴿١٨﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کرے یہ دو فریق ہیں ۵۰ کہ اپنے رب میں جھگڑے ۵۱ تو جو کافر ہوئے

قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۗ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾ ج

اُن کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے (کاٹے) گئے ہیں ۵۲ اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا ۵۳

---

۴۱ میں ان کے دین کو غلبہ عطا فرما کر ۴۲ ان کے درجے بلند کر کے۔ ۴۳ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد ضرور فرمائے گا جسے اس سے جلن ہو وہ اپنی انتہائی سعی ختم کر دے اور جلن میں مر بھی جائے تو بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ ۴۴ مؤمنین کو جنت عطا فرمائے گا اور کفار کو کسی قسم کے بھی ہوں جہنم میں داخل کرے گا۔ ۴۵ اے حبیب اکرم! صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ۴۶ سجدۂ خضوع جیسا اللہ چاہے۔ ۴۷ یعنی مؤمنین مزید برآں سجدۂ طاعت وعبادت بھی۔ ۴۸ یعنی کفار۔ ۴۹ اس کی شقاوت کے سبب ۵۰ یعنی مؤمنین اور پانچوں قسم کے کفار جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ ۵۱ یعنی اس کے دین کے بارے میں اور اس کی صفات میں ۵۲ یعنی

يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۭ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾

جس سے گل جائے گا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور ان کی کھالیں ف۵۴ اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہیں ف۵۵

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا

جب گھٹن کے سبب اس میں سے نکلنا چاہیں گے ف۵۶ پھر اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ چکھو

عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ع ۲ ۱۲ ۹

آگ کا عذاب بےشک اللہ داخل کرے گا اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہیں اس میں پہنائے جائیں گے سونے کے کنگن

وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ښ

اور موتی ف۵۷ اور وہاں اُن کی پوشاک ریشم ہے ف۵۸ اور اُنھیں پاکیزہ بات کی ہدایت کی گئی ف۵۹

وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ

اور سب خوبیوں سراہے کی راہ بتائی گئی ف۶۰ بےشک وہ جنھوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاۗءَۨ الْعَاكِفُ

اللہ کی راہ ف۶۱ اور اس ادب والی مسجد سے ف۶۲ جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے

آگ انہیں ہر طرف سے گھیر لے گی ف۵۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایسا تیز گرم کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا کے پہاڑوں پر ڈال دیا جائے تو ان کو گلا ڈالے۔ ف۵۴ حدیث شریف میں ہے: پھر انہیں ویسا ہی کر دیا جائے گا۔ (ترمذی) ف۵۵ جن سے ان کو مارا جائے گا۔ ف۵۶ یعنی دوزخ میں سے تو گرزوں سے مار کر ف۵۷ ایسے جن کی چمک مشرق سے مغرب تک روشن کر ڈالے۔ (ترمذی) ف۵۸ جس کا پہننا دنیا میں مردوں کو حرام ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: سیدعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشم پہنا آخرت میں نہ پہنے گا۔ ف۵۹ یعنی دنیا میں اور پاکیزہ بات سے کلمۂ توحید مراد ہے بعض مفسرین نے کہا قرآن مراد ہے۔ ف۶۰ یعنی اللہ کا دینِ اسلام۔ ف۶۱ یعنی اس کے دین اور اس کی اطاعت سے ف۶۲ یعنی اس میں داخل ہونے سے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت سفیان بن حرب وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سیدعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا تھا مسجد حرام سے یا خاص کعبہ معظّمہ مراد ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ وہ تمام لوگوں کا قبلہ ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی سب برابر ہیں سب کے لئے اس کی تعظیم و حرمت اور اس میں ادائے مناسک حج یکساں ہے اور طواف و نماز کی فضیلت میں شہری اور پردیسی کے درمیان کوئی فرق نہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہاں مسجد حرام سے مکہ مکرمہ یعنی جمیع حرم مراد ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ حرم شریف شہری اور پردیسی سب کے لئے یکساں ہے اس میں رہنے اور ٹھہرنے کا سب کسی کو حق ہے بجز اس کے کہ کوئی کسی کو نکالے نہیں اسی لئے امام صاحب مکہ مکرمہ کی اراضی کی بیع اور اس کے کرایہ کو منع فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: سیدعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: مکہ مکرمہ حرام ہے اس کی اراضی فروخت نہ کی جائیں۔ (تفسیر احمدی)

فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾

اور پردیسی کا اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اُسے دردناک عذاب چکھائیں گے ف٦٣

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتادیا ف٦٤ اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر

بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَأَذِّن فِي النَّاسِ

ستھرا رکھ ف٦٥ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے ف٦٦ اور لوگوں میں حج کی عام

بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾

ندا کردے ف٦٧ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دُبلی اونٹنی پر کہ ہر دُور کی راہ سے آتی ہیں ف٦٨

لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا

تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں ف٦٩ اور اللہ کا نام لیں ف٧٠ جانے ہوئے دنوں میں ف٧١ اس پر کہ

رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ

اُنھیں روزی دی بے زبان چوپائے ف٧٢ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج

ف٦٣ اِلْحَادٍ بِظُلْمٍ ناحق زیادتی سے یا شرک و بت پرستی مراد ہے بعض مفسرین نے کہا کہ ہر ممنوع قول و فعل مراد ہے حتیٰ کہ خادم کو گالی دینا بھی بعض نے کہا اس سے مراد ہے حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا یا ممنوعات حرم کا ارتکاب کرنا مثل شکار مارنے اور درخت کاٹنے کے اور حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو تجھے نہ قتل کرے تو اسے قتل کرے یا جو تجھ پر ظلم نہ کرے تو اس پر ظلم کرے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے عبداللّٰہ بن اُنیس کو دو آدمیوں کے ساتھ بھیجا تھا جن میں ایک مہاجر تھا دوسرا انصاری ان لوگوں نے اپنے اپنے مفاخر نسب بیان کئے تو عبداللّٰہ بن انیس کو غصہ آیا اور اس نے انصاری کو قتل کر دیا اور خود مرتد ہو کر مکہ مکرمہ کی طرف بھاگ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف٦٤ تعمیر کعبہ شریف کے وقت پہلے عمارت کعبہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنائی تھی اور طوفان نوح کے وقت وہ آسمان پر اٹھالی گئی اللّٰہ تعالیٰ نے ایک ہوا مقرر کی جس نے اس کی جگہ کو صاف کر دیا اور ایک قول یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا جو خاص اس بقعہ (زمین کے ٹکڑے) کے مقابل تھا جہاں کعبہ معظّمہ کی عمارت تھی اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ شریف کی جگہ بتائی گئی اور آپ نے اس کی قدیم بنیاد پر عمارت کعبہ تعمیر کی اور اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی۔ ف٦٥ شرک سے اور بتوں سے اور ہر قسم کی نجاستوں سے ف٦٦ یعنی نمازیوں کیلئے۔ ف٦٧ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابوقُبیس پہاڑ پر چڑھ کر جہان کے لوگوں کو ندا کر دی کہ بیت اللّٰہ کا حج کرو جن کے مقدور میں حج ہے انہوں نے باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے پیٹوں سے جواب دیا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ حسن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا قول ہے کہ اس آیت میں اَذِّنْ کا خطاب سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو ہے چنانچہ حجۃ الوداع میں اعلان فرمادیا اور ارشاد کیا کہ اے لوگو اللّٰہ نے تم پر حج فرض کیا تو حج کرو۔ ف٦٨ اور کثرت سیر و سفر سے دبلی ہو جاتی ہیں۔ ف٦٩ دینی بھی دنیوی بھی جو اس عبادت کے ساتھ خاص ہیں دوسری عبادت میں نہیں پائے جاتے۔ ف٧٠ وقت ذبح۔ ف٧١ جانے ہوئے دنوں سے ذی الحجہ کا عشرہ مراد ہے (یعنی پہلے دس دن) جیسا کہ حضرت علی اور ابن عباس و حسن و قتادہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم کا قول ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا اور صاحبین کے نزدیک جانے ہوئے دنوں سے ایام نحر (دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ) مراد ہیں یہ قول ہے حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کا اور ہر تقدیر پر یہاں ان دنوں سے خاص روز عید مراد ہے۔ (تفسیری احمدی) ف٧٢ اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ۔

الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ

کو کھلاؤ ف۷۳ پھر اپنا میل کچیل اُتاریں ف۷۴ اور اپنی منتیں پوری کریں ف۷۵ اور اس آزاد گھر کا

الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ ۖ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِندَ رَبِّهِ ۗ وَ

طواف کریں ف۷۶ بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے ف۷۷ تو وہ اس کے لئے اُس کے رب کے یہاں بھلا ہے اور

أُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ

تمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے ف۷۸ سوا اُن کے جن کی ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے ف۷۹ تو دور ہو بتوں کی

الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ وَ

گندگی سے ف۸۰ اور بچو جھوٹی بات سے ایک اللہ کے ہو کر کہ اس کا ساجھی (شریک) کسی کو نہ کرو اور

مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي

جو اللہ کا شریک کرے وہ گویا گرا آسمان سے کہ پرندے اُسے اُچک لے جاتے ہیں ف۸۱ یا ہوا

بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ﴿٣١﴾ ذَٰلِكَ ۖ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا

اُسے کسی دور جگہ پھینکتی ہے ف۸۲ بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ

مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا

دلوں کی پرہیزگاری سے ہے ف۸۳ تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ف۸۴ ایک مقرر میعاد تک ف۸۵ پھر اُن کا پہنچنا ہے

إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٣٣﴾ ع وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ ع ۸ ۱۱

اس آزاد گھر تک ف۸۶ اور ہر امت کے لئے ف۸۷ ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں

ف۷۳ تطوع اور متعہ و قران و ہر ایک ہدی سے جن کا اس آیت میں بیان ہے کھانا جائز ہے باقی ہدایا سے جائز نہیں۔ (تفسیر احمدی و مدارک) ف۷۴ مونچھیں کتروائیں ناخن ترشیں بغلوں اور زیر ناف کے بال دور کریں۔ ف۷۵ جو انہوں نے مانی ہوں۔ ف۷۶ اس سے طواف زیارت مراد ہے۔ مسائل حج بالتفصیل سورۂ بقر پارہ دو میں ذکر ہو چکے۔ ف۷۷ یعنی اس کے احکام کی خواہ وہ مناسک حج ہوں یا ان کے سوا اور احکام بعض مفسرین نے اس سے مناسک حج مراد لئے ہیں اور بعض نے بیت حرام و مشعر حرام و شہر حرام و بلد حرام و مسجد حرام مراد لئے ہیں۔ ف۷۸ کہ انہیں ذبح کر کے کھاؤ۔ ف۷۹ قرآن پاک میں جیسے کہ سورۂ مائدہ کی آیت حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ میں بیان فرمائی گئی۔ ف۸۰ جن کی پرستش کرنا بدترین گندگی سے آلودہ ہونا ہے۔ ف۸۱ اور بوٹی بوٹی کر کے کھا جاتے ہیں۔ ف۸۲ مراد یہ ہے کہ شرک کرنے والا اپنی جان کو بدترین ہلاکت میں ڈالتا ہے ایمان کو بلندی میں آسمان سے تشبیہ دی گئی اور ایمان ترک کرنے والے کو آسمان سے گرنے والے کے ساتھ اور اس کی خواہشات نفسانیہ کو جو اس کی فکروں کو منتشر کرتی ہیں بوٹی بوٹی لے جانے والے پرندے کے ساتھ اور شیاطین کو جو اس کو وادیٔ ضلالت میں پھینکتے ہیں ہوا کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور اس نفیس تشبیہ سے شرک کا انجام بد سمجھایا گیا۔ ف۸۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ شعائر اللہ سے مراد بُدنے اور ہدایا ہیں اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ خوبصورت قیمتی لئے جائیں۔ ف۸۴ وقت ضرورت ان پر سوار ہونے اور وقت حاجت ان کے دودھ پینے کے۔ ف۸۵ یعنی ان کے ذبح کے وقت تک۔ ف۸۶ یعنی حرم شریف تک جہاں وہ ذبح کئے جائیں۔ ف۸۷ پچھلی ایماندار امتوں میں سے۔

عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ

اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر ف۸۸ تو تمہارا معبود ایک معبود ہے ف۸۹ تو اسی کے حضور گردن رکھو ف۹۰

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾ لا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ

اور اے محبوب خوشی سنادو ان تواضع والوں کو کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں ف۹۱ اور

الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

جو افتاد پڑے اس کے سہنے والے اور نماز برپا (قائم) رکھنے والے اور ہمارے دیئے سے خرچ

يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖۗ

کرتے ہیں ف۹۲ اور قربانی کے ڈیل دار (بھاری جسامت والے) جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے ف۹۳ تمہارے لئے ان میں

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَ

بھلائی ہے ف۹۴ تو اُن پر اللہ کا نام لو ف۹۵ ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے ف۹۶ پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں ف۹۷ تو اُن میں سے خود کھاؤ ف۹۸ اور

اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾

صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یونہی اُن کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ

اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ اُن کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے ف۹۹

كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ

یونہی ان کو تمہارے بس میں کردیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی اور اے محبوب خوشخبری سناؤ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

نیکی والوں کو ف۱۰۰ بے شک اللہ بلائیں ٹالتا ہے مسلمانوں کی ف۱۰۱ بے شک اللہ دوست

ف۸۸ ان کے ذبح کے وقت۔ ف۸۹ تو ذبح کے وقت صرف اسی کا نام لو، اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ نام خدا کا ذکر کرنا ذبح کے لئے شرط ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک امت کے لئے مقرر فرما دیا تھا کہ اس کے لئے بہ طریق تقرب قربانی کریں اور تمام قربانیوں پر اسی کا نام لیا جائے۔ ف۹۰ اور اخلاص کے ساتھ اس کی اطاعت کرو۔ ف۹۱ اس کے ہیبت وجلال سے۔ ف۹۲ یعنی صدقہ دیتے ہیں۔ ف۹۳ یعنی اس کے اعلام دین سے۔ ف۹۴ دنیا میں نفع اور آخرت میں اجر وثواب۔ ف۹۵ ان کے ذبح کے وقت جس حال میں کہ وہ ہوں۔ ف۹۶ اونٹ کے ذبح کا یہی مسنون طریقہ ہے۔ ف۹۷ یعنی بعد ذبح ان کے پہلو زمین پر گریں اور ان کی حرکت ساکن ہوجائے۔ ف۹۸ اگر تم چاہو۔ ف۹۹ یعنی قربانی کرنے والے صرف نیت کے اخلاص اور شروط تقویٰ کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں۔ **شانِ نزول:** زمانۂ جاہلیت کے کفار اپنی قربانیوں کے خون سے کعبہ معظمہ کی دیواروں کو آلودہ کرتے تھے اور اس کو سبب تقرب جانتے تھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۰۰ ثواب کی۔ ف۱۰۱ اور ان کی مدد فرماتا ہے۔

يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ ع ٥ ١٢

نہیں رکھتا ہر بڑے دغاباز ناشکرے کو ۱۰۲ پروانگی (اجازت) عطا ہوئی انھیں جن سے کافر لڑتے ہیں ۱۰۳ اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا ۱۰۴ اور

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ﴿٣٩﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ

بے شک اللہ اُن کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے وہ جو اپنے گھروں سے ناحق

حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ

نکالے گئے ۱۰۵ صرف اتنی بات پر کہ اُنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے ۱۰۶ اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے

بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ

دفع نہ فرماتا ۱۰۷ تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں ۱۰۸ اور گرجا ۱۰۹ اور کلیسا ۱۱۰ اور مسجدیں ۱۱۱ جن میں اللہ کا بکثرت

اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾

نام لیا جاتا ہے اور بے شک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا بے شک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ

وہ لوگ کہ اگر ہم اُنھیں زمین میں قابو دیں ۱۱۲ تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور

اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَ

بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں ۱۱۳ اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام اور

اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ

اگر یہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں ۱۱۴ تو بے شک ان سے پہلے جھٹلا چکی ہے نوح کی قوم اور عاد ۱۱۵ اور ثمود ۱۱۶ اور ابراہیم

ف۱۰۲ یعنی کفار کو جو اللہ اور اس کے رسول کی خیانت اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ **ف۱۰۳** جہاد کی۔ **ف۱۰۴** **شانِ نزول:** کفارِ مکہ اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو روزمرہ ہاتھ اور زبان سے شدید ایذائیں دیتے اور آزار پہنچاتے رہتے تھے اور صحابہ حضور کے پاس اس حال میں پہنچتے تھے کہ کسی کا سر پھٹا ہے کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے کسی کا پاؤں بندھا ہوا ہے روزمرہ اس قسم کی شکایتیں بارگاہ اقدس میں پہنچتی تھیں اور اصحاب کرام کفار کے مظالم کی حضور کے دربار میں فریادیں کرتے حضور یہ فرمادیا کرتے کہ صبر کرو مجھے ابھی جہاد کا حکم نہیں دیا گیا ہے جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تب یہ آیت نازل ہوئی اور یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ **ف۱۰۵** اور بے وطن کئے گئے۔ **ف۱۰۶** اور یہ کلام حق ہے اور حق پر گھروں سے نکالنا اور بے وطن کرنا قطعاً ناحق۔ **ف۱۰۷** جہاد کی اجازت دے کر اور حدود قائم فرما کر تو نتیجہ یہ ہوتا کہ مشرکین کا اِستیلا (قبضہ) ہو جاتا اور کوئی دین وملت والا ان کے دست تعدی (ظلم) سے نہ بچتا۔ **ف۱۰۸** راہبوں کی **ف۱۰۹** نصرانیوں کے **ف۱۱۰** یہودیوں کے **ف۱۱۱** مسلمانوں کی **ف۱۱۲** اور ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرمائیں۔ **ف۱۱۳** اس میں خبر دی گئی ہے کہ آئندہ مہاجرین کو زمین میں تصرف عطا فرمانے کے بعد ان کی سیرتیں ایسی پاکیزہ رہیں گی اور وہ دین کے کاموں میں اخلاص کے ساتھ مشغول رہیں گے اس میں خلفائے راشدین مہدیین کے عدل اور ان کے تقویٰ و پرہیزگاری کی دلیل ہے جنھیں اللہ تعالٰی نے تمکین وحکومت عطا فرمائی اور سیرت عادلہ عطا کی۔ **ف۱۱۴** اے حبیب اکرم! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم **ف۱۱۵** حضرت ہود کی قوم **ف۱۱۶** حضرت صالح کی قوم۔

إِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿٤٣﴾ وَّأَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَأَمْلَيْتُ

کی قوم اور لوط کی قوم اور مدین والے وف۱۱۷ اور موسیٰ کی تکذیب ہوئی وف۱۱۸ تو میں نے کافروں

لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾ فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

کو ڈھیل دی وف۱۱۹ پھر اُنھیں پکڑا وف۱۲۰ تو کیسا ہوا میرا عذاب وف۱۲۱ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے

أَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ

کھپادیں وف۱۲۲ کہ وہ ستم گار تھیں وف۱۲۳ تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھئی (گری) پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار پڑے وف۱۲۴ اور کتنے محل

مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ أَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ

گچ کئے ہوئے وف۱۲۵ تو کیا زمین میں نہ چلے وف۱۲۶ کہ اُن کے دل ہوں جن سے سمجھیں وف۱۲۷

بِهَا أَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى

یا کان ہوں جن سے سُنیں وف۱۲۸ تو یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں وف۱۲۹ بلکہ وہ دل

الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ

اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں وف۱۳۰ اور یہ تم سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں وف۱۳۱ اور اللہ

يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا

ہرگز اپنا وعدہ جھوٹا نہ کرے گا وف۱۳۲ اور بےشک تمہارے رب کے یہاں وف۱۳۳ ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی

تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا ۚ

گنتی میں ہزار برس وف۱۳۴ اور کتنی بستیاں کہ ہم نے ان کو ڈھیل دی اس حال پر کہ وہ ستم گار تھیں پھر میں نے اُنھیں پکڑا وف۱۳۵

وف۱۱۷ یعنی حضرت شعیب کی قوم۔ وف۱۱۸ یہاں موسیٰ کی قوم نہ فرمایا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم بنی اسرائیل نے آپ کی تکذیب نہ کی تھی بلکہ فرعون کی قوم قبطیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی تھی ان قوموں کا تذکرہ اور ہر ایک کے اپنے رسول کی تکذیب کرنے کا بیان سید عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے تسکین خاطر (دلی تسلی) کے لئے ہے کہ کفار کا یہ قدیمی طریقہ ہے پچھلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے۔ وف۱۱۹ اور ان کے عذاب میں تاخیر کی اور انہیں مہلت دی۔ وف۱۲۰ اور ان کے کفر و سرکشی کی سزا دی۔ وف۱۲۱ آپ کی تکذیب کرنے والوں کو چاہئے کہ اپنے انجام کو سوچیں اور عبرت حاصل کریں۔ وف۱۲۲ اور وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ وف۱۲۳ یعنی وہاں کے رہنے والے کافر تھے۔ وف۱۲۴ کہ ان سے کوئی پانی بھرنے والا نہیں۔ وف۱۲۵ ویران پڑے ہیں۔ وف۱۲۶ کفار کہ ان حالات کا مشاہدہ کریں۔ وف۱۲۷ کہ انبیاء کی تکذیب کا کیا انجام ہوا اور عبرت حاصل کریں۔ وف۱۲۸ پچھلی امتوں کے حالات اور ان کا ہلاک ہونا اور ان کی بستیوں کی ویرانی کہ اس سے عبرت حاصل ہو۔ وف۱۲۹ یعنی کفار کی ظاہری حس باطل نہیں ہوئی ہے وہ ان آنکھوں سے دیکھنے کی چیزیں دیکھتے ہیں۔ وف۱۳۰ اور دلوں ہی کا اندھا ہونا غضب ہے اسی لئے آدمی دین کی راہ پانے سے محروم رہتا ہے۔ وف۱۳۱ یعنی کفار مکہ مثل نضر بن حارث وغیرہ کے اور یہ جلدی کرنا ان کا اِستہزاء کے طریقہ پر تھا۔ وف۱۳۲ اور ضرور حسب وعدہ عذاب نازل فرمائے گا۔ چنانچہ یہ وعدہ بدر میں پورا ہوا۔ وف۱۳۳ آخرت میں عذاب کا وف۱۳۴ تو یہ کفار کیا سمجھ کر عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔ وف۱۳۵ اور دنیا میں ان پر عذاب نازل کیا۔

وَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۴۸﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۹﴾ ع ٦ ١٣

اور میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے ف۱۳۶ تم فرمادو کہ اے لوگو! میں تو یہی تمہارے لئے صریح ڈر سُنانے والا ہوں

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۵۰﴾ وَ

تو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۱۳۷ اور

الَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۵۱﴾ وَ مَاۤ

وہ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں ہار جیت کے ارادہ سے ف۱۳۸ وہ جہنمی ہیں اور

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّ لَا نَبِیٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّیْطٰنُ

ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے ف۱۳۹ سب پر یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب اُنھوں نے پڑھا تو شیطان نے اُن کے پڑھنے میں لوگوں

فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ ۚ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ ؕ وَ

پر کچھ اپنی طرف سے ملادیا تو مٹادیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کردیتا ہے ف۱۴۰ اور

اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ فِیْ

اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ کردے ف۱۴۱ اُن کے لئے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَفِیْ شِقَاقٍۭ

جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۴۲ اور جن کے دل سخت ہیں ف۱۴۳ اور بے شک ستم گار ف۱۴۴ دُھر کے (انتہائی سخت)

بَعِیْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَیُؤْمِنُوْا

جھگڑالو ہیں اور اس لئے کہ جان لیں وہ جن کو علم ملا ہے ف۱۴۵ کہ وہ ف۱۴۶ تمہارے رب کے پاس سے حق ہے تو اُس پر ایمان لائیں

بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ

تو جھک جائیں اس کے لئے اُن کے دل اور بے شک اللہ ایمان والوں کو سیدھی راہ

ف۱۳۶ آخرت میں۔ ف۱۳۷ جو کبھی منقطع نہ ہو وہ جنت ہے۔ ف۱۳۸ کہ کبھی ان آیات کو سحر کہتے ہیں کبھی شعر کبھی پچھلوں کے قصے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام کے ساتھ ان کا یہ مکر چل جائے گا۔ ف۱۳۹ نبی اور رسول میں فرق ہے نبی عام ہے اور رسول خاص بعض مفسرین نے فرمایا کہ رسول شرع کے واضع ہوتے ہیں اور نبی اس کے حافظ اور نگہبان۔ **شانِ نزول:** جب سورۂ والنجم نازل ہوئی تو سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے غور بھی کرسکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى پڑھ کر حسب دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبریل امین نے سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۱۴۰ جو پیغمبر پڑھتے ہیں اور انہیں شیطانی کلمات کے خلط سے محفوظ فرماتا ہے۔ ف۱۴۱ اور ابتلاء و آزمائش بنادے۔ ف۱۴۲ شک اور نفاق کی۔ ف۱۴۳ حق کو قبول نہیں کرتے اور یہ مشرکین ہیں۔ ف۱۴۴ یعنی

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ

چلانے والا ہے اور کافر اُس سے ف۱۴۷ ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ اُن پر

السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ

قیامت آجائے اچانک ف۱۴۸ یا ان پر ایسے دن کا عذاب آئے جس کا پھل ان کے لئے کچھ اچھا نہ ہو ف۱۴۹ بادشاہی اُس دن ف۱۵۰

لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ

اللہ ہی کی ہے وہ ان میں فیصلہ کردے گا تو جو ایمان لائے اور ف۱۵۱ اچھے کام کئے وہ چین کے

النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

باغوں میں ہیں اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں اُن کے لئے ذلت کا

مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا ع ۷ ۹ ۱۴

عذاب ہے اور وہ جنھوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھربار چھوڑے ف۱۵۲ پھر مارے گئے یا مرگئے

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

تو اللہ ضرور انھیں اچھی روزی دے گا ف۱۵۳ اور بےشک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَ

ضرور انھیں ایسی جگہ لے جائے گا جسے وہ پسند کریں گے ف۱۵۴ اور بےشک اللہ علم اور حلم والا ہے بات یہ ہے اور

مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

جو بدلہ لے ف۱۵۵ جیسی تکلیف پہنچائی گئی تھی پھراس پر زیادتی کی جائے ف۱۵۶ تو بےشک اللہ اُس کی مدد فرمائے گا ف۱۵۷ بےشک اللہ

مشرکین ومنافقین۔ ف۱۴۵ اللہ کے دین کا اوراس کی آیات کا۔ ف۱۴۶ یعنی قرآن سے یا دین اسلام سے ف۱۴۷ یعنی قرآن شریف ف۱۴۸ یا موت کہ وہ بھی قیامت صغریٰ ہے۔ ف۱۴۹ اس سے بدر کا دن مراد ہے جس میں کافروں کے لئے کچھ کشائش وراحت نہ تھی اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سے روز قیامت مراد ہے۔ ف۱۵۰ یعنی قیامت کے دن ف۱۵۱ انہوں نے ف۱۵۲ اوراس کی رضا کے لئے عزیز واقارب کو چھوڑ کر وطن سے نکلے اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی ف۱۵۳ یعنی رزق جنت جو کبھی منقطع نہ ہو۔ ف۱۵۴ وہاں ان کی ہر مراد پوری ہوگی اور کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی۔ **شانِ نزول:** نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے آپ کے بعض اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ہمارے جو اصحاب شہید ہوگئے ہم جانتے ہیں کہ بارگاہ الٰہی میں ان کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں میں حضور کے ساتھ رہیں گے لیکن اگر ہم آپ کے ساتھ رہے اور بے شہادت کے موت آئی تو آخرت میں ہمارے لئے کیا ہے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں ”وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ“۔ ف۱۵۵ کوئی مؤمن ظلم کا مشرک سے۔ ف۱۵۶ ظالم کی طرف سے اس کو بے وطن کرکے۔ ف۱۵۷ **شانِ نزول:** یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جو ماہ محرم کی اخیر تاریخوں میں مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں نے ماہ مبارک کی حرمت کے خیال سے لڑنا نہ چاہا مگر مشرک نہ مانے اور انہوں نے قتال شروع کردیا مسلمان ان کے مقابل ثابت رہے اللہ تعالٰی نے ان کی مدد فرمائی۔

لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ ﴿٦٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ

معاف کرنے والا بخشنے والا ہے یہ وف۱۵۸ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ رات کو ڈالتا ہے دن کے حصہ میں اور دن کو لاتا ہے

فِى الَّيۡلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ ﴿٦١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَقُّ وَاَنَّ مَا

رات کے حصہ میں وف۱۵۹ اور اس لئے کہ اللہ سنتا دیکھتا ہے یہ اس لئے وف۱۶۰ کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے

يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ هُوَ الۡبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمۡ تَرَ

سوا جسے پوجتے ہیں وف۱۶۱ وہی باطل ہے اور اس لئے کہ اللہ ہی بلندی بڑائی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصۡبِحُ الۡاَرۡضُ مُخۡضَرَّةً ؕ اِنَّ

کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا تو صبح کو زمین وف۱۶۲ ہریالی (ہری بھری) ہوگئی بےشک

اللّٰهَ لَطِيۡفٌ خَبِيۡرٌ ﴿٦٣﴾ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ

اللہ پاک خبردار ہے اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بےشک اللہ

لَهُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ ﴿٦٤﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ ع ٨/١٥

ہی بے نیاز سب خوبیوں سراہا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے بس میں کردیا جو کچھ زمین میں ہے وف۱۶۳

وَالۡفُلۡكَ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِهٖ ؕ وَيُمۡسِكُ السَّمَآءَ اَنۡ تَقَعَ عَلَى

اور کشتی کہ دریا میں اُس کے حکم سے چلتی ہے وف۱۶۴ اور وہ روکے ہوئے ہے آسمان کو کہ زمین پر

الۡاَرۡضِ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِىۡۤ

نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بےشک اللہ آدمیوں پر بڑی مہر (رحمت) والا مہربان ہے وف۱۶۵ اور وہی ہے جس نے

اَحۡيَاكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَكَفُوۡرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ

تمہیں زندہ کیا وف۱۶۶ پھر تمہیں مارے گا وف۱۶۷ پھر تمہیں جلائے گا وف۱۶۸ بےشک آدمی بڑا ناشکرا ہے وف۱۶۹ ہر

وف۱۵۸ یعنی مظلوم کی مدد فرمانا اس لئے ہے کہ اللہ جو چاہے اس پر قادر ہے اور اس کی قدرت کی نشانیاں ظاہر ہیں۔ وف۱۵۹ یعنی کبھی دن کو بڑھاتا رات کو گھٹاتا ہے اور کبھی رات کو بڑھاتا دن کو گھٹاتا ہے اس کے سوا کوئی اس پر قدرت نہیں رکھتا جو ایسا قدرت والا ہے وہ جس کی چاہے مدد فرمائے اور جسے چاہے غالب کرے۔ وف۱۶۰ یعنی اور یہ مدد اس لئے بھی ہے وف۱۶۱ یعنی بت وف۱۶۲ سبزے سے وف۱۶۳ جانور وغیرہ جن پر تم سوار ہوتے ہو اور جن سے تم کام لیتے ہو۔ وف۱۶۴ تمہارے لئے اس کے چلانے کے واسطے ہوا اور پانی کو مسخر کیا۔ وف۱۶۵ کہ اس نے ان کے لئے منفعتوں کے دروازے کھولے اور طرح طرح کی مضرتوں سے ان کو محفوظ کیا۔ وف۱۶۶ بے جان نطفہ سے پیدا فرما کر وف۱۶۷ تمہاری عمریں پوری ہونے پر وف۱۶۸ روز بعث ثواب و عذاب کے لئے۔ وف۱۶۹ کہ باوجود اتنی نعمتوں کے اس کی عبادت سے منہ پھیرتا ہے اور بے جان مخلوق کی پرستش کرتا ہے۔

أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلَىٰ

امت کے لئے ف۱۷۰ ہم نے عبادت کے قاعدے بنا دیے کہ وہ اُن پر چلے ف۱۷۱ تو ہرگز وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں ف۱۷۲ اور اپنے رب

رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ

کی طرف بلاؤ ف۱۷۳ بے شک تم سیدھی راہ پر ہو اور اگر وہ ف۱۷۴ تم سے جھگڑیں تو فرمادو کہ اللہ خوب جانتا ہے

بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ

تمہارے کوتک (کرتوت) اللہ تم میں فیصلہ کردے گا قیامت کے دن جس بات میں

تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ

اختلاف کررہے ہو ف۱۷۵ کیا تو نے نہ جانا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بے شک

ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ

یہ سب ایک کتاب میں ہے ف۱۷۶ بے شک یہ ف۱۷۷ اللہ پر آسان ہے ف۱۷۸ اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے

اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ

ہیں ف۱۷۹ جن کی کوئی سند اس نے نہ اُتاری اور ایسوں کو جن کا خود انہیں کچھ علم نہیں ف۱۸۰ اور ستم گاروں کا ف۱۸۱

مِن نَّصِيرٍ ﴿٧١﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ

کوئی مددگار نہیں ف۱۸۲ اور جب اُن پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں ف۱۸۳ تو تم ان کے چہروں پر بگڑنے کے آثار دیکھو گے

كَفَرُوا الْمُنكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ

جنھوں نے کفر کیا قریب ہے کہ لپٹ پڑیں ان کو جو ہماری آیتیں ان پر پڑھتے ہیں

قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ

تم فرمادو کیا میں تمہیں بتادوں جو تمہارے اس حال سے بھی ف۱۸۴ بدتر ہے وہ آگ ہے اللہ نے اس کا وعدہ دیا ہے کافروں کو

ف۱۷۰ اہل دین وملل میں سے۔ ف۱۷۱ اور عامل ہو۔ ف۱۷۲ یعنی امرِ دین میں یا ذبیحہ کے امر میں۔ شانِ نزول: یہ آیت بدیل ابن ورقاء اور بشر بن سفیان اور یزید ابن خنیس کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے کہا تھا کیا سبب ہے جس جانور کو تم خود قتل کرتے ہو اسے تو کھاتے ہو اور جس کو اللہ مارتا ہے اس کو نہیں کھاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۷۳ اور لوگوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کا دین قبول کرنے اور اس کی عبادت میں مشغول ہونے کی دعوت دو۔ ف۱۷۴ باوجود تمہارے طرح دینے کے بھی ف۱۷۵ اور تم پر حقیقتِ حال ظاہر ہو جائے گی۔ ف۱۷۶ یعنی لوحِ محفوظ میں۔ ف۱۷۷ یعنی ان سب کا علم یا تمام حوادث کا لوح محفوظ میں ثبت فرمانا ف۱۷۸ اس کے بعد کفار کی جہالتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو عبادت کے مستحق نہیں۔ ف۱۷۹ یعنی بتوں کو ف۱۸۰ یعنی ان کے پاس اپنے اس فعل کی نہ کوئی دلیل عقلی ہے نہ نقلی، محض جہل و نادانی سے گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور جو کسی طرح پوجے جانے کے مستحق نہیں ان کو پوجتے ہیں یہ شدید ظلم ہے۔ ف۱۸۱ یعنی مشرکین کا ف۱۸۲ جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکے۔ ف۱۸۳ اور قرآن کریم انہیں سنایا جائے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ ع ۹/۸ ۱۶
اور کیا ہی بری پلٹنے کی جگہ اے لوگو! ایک کہاوت فرمائی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو ف۱۸۵ وہ

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ
جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ف۱۸۶ ایک مکھی نہ بنا سکیں گے اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں ف۱۸۷

وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ
اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے ف۱۸۸ تو اس سے چھڑا نہ سکیں ف۱۸۹ کتنا کمزور چاہنے والا

وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۴﴾
اور وہ جس کو چاہا ف۱۹۰ اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی ف۱۹۱ بے شک اللہ قوت والا غالب ہے

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ
اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول ف۱۹۲ اور آدمیوں میں سے ف۱۹۳ بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے

بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
جانتا ہے جو اُن کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے ف۱۹۴ اور سب کاموں کی رجوع اللہ

الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ
کی طرف ہے اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو ف۱۹۵ اور اپنے رب کی بندگی کرو ف۱۹۶

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾۩ السجدة وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ
اور بھلے کام کرو ف۱۹۷ اس اُمید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا ف۱۹۸

السجدة عند الامام الشافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

جس میں بیانِ احکام اور تفصیلِ حلال وحرام ہے۔ ف۱۸۴ یعنی تمہارے اس غیظ و ناگواری سے بھی جو قرآن پاک سن کر تم میں پیدا ہوتی ہے ف۱۸۵ اور اس میں خوب غور کرو وہ کہاوت یہ ہے کہ تمہارے بت ف۱۸۶ ان کی عاجزی اور بے قدرتی کا یہ حال ہے کہ وہ نہایت چھوٹی سی چیز ف۱۸۷ تو عاقل کو کب شایان ہے کہ ایسے کو معبود ٹھہرائے ایسے کو پوجنا اور الٰہ قرار دینا کتنا انتہا درجہ کا جہل ہے۔ ف۱۸۸ وہ شہد و زعفران وغیرہ جو مشرکین بتوں کے منہ اور سروں پر ملتے ہیں جس پر مکھیاں بھنکتی ہیں۔ ف۱۸۹ ایسے کو خدا بنانا اور معبود ٹھہرانا کتنا عجیب اور عقل سے دور ہے۔ ف۱۹۰ چاہنے والے سے بت پرست اور چاہے ہوئے سے بت مراد ہے یا چاہنے والے سے مکھی مراد ہے جو بت پر سے شہد و زعفران کی طالب ہے اور مطلوب سے بت اور بعض نے کہا کہ طالب سے بت مراد ہے اور مطلوب سے مکھی۔ ف۱۹۱ اور اس کی عظمت نہ پہچانی جنہوں نے ایسوں کو خدا کا شریک کیا جو مکھی سے بھی کمزور ہیں معبود وہی ہے جو قدرت کاملہ رکھے۔ ف۱۹۲ مثل جبریل و میکائیل وغیرہ کے ف۱۹۳ مثل حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت سید عالم صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیھم وسلامہ کے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ان کفار کے ردّ میں نازل ہوئی جنہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ بشر کیسے رسول ہو سکتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ مالک ہے جسے چاہے اپنا رسول بنائے وہ انسانوں میں سے بھی رسول بناتا ہے اور ملائکہ میں سے بھی جنہیں چاہے۔ ف۱۹۴ یعنی امور دنیا کو بھی اور امور آخرت کو بھی یا ان کے گزرے ہوئے اعمال کو بھی اور آئندہ کے احوال کو بھی۔ ف۱۹۵ اپنی نمازوں میں اسلام کے اول عہد میں نماز بغیر رکوع و سجود کے تھی پھر نماز میں رکوع و سجود کا حکم فرمایا گیا۔ ف۱۹۶ یعنی رکوع و سجود

هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ

اُس نے تمہیں پسند کیا ف۱۹۹ اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی ف۲۰۰ تمہارے باپ

اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۵ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ

ابراہیم کا دین ف۲۰۱ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں تا کہ رسول

الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا

تمہارا نگہبان و گواہ ہو ف۲۰۲ اور تم اور لوگوں پر گواہی دو ف۲۰۳ تو نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى

برپا رکھو ف۲۰۴ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسّی مضبوط تھام لو ف۲۰۵ وہ تمہارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ

وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۟ع ﴿۷۸﴾

اور کیا ہی اچھا مددگار

ع ١٠ ١٧

خاص اللہ کے لئے ہوں اور عبادت میں اخلاص اختیار کرو۔ ف۱۹۷ صلہ رحمی و مکارم اخلاق وغیرہ نیکیاں۔ ف۱۹۸ یعنی نیتِ صادقہ خالصہ کے ساتھ اعلاءِ دین کے لئے۔ ف۱۹۹ اپنے دین وعبادت کے لئے۔ ف۲۰۰ بلکہ ضرورت کے موقعوں پر تمہارے لئے سہولت کر دی جیسے کہ سفر میں نماز کا قصر اور روزے کے افطار کی اجازت اور پانی نہ پانے یا پانی کے ضرر کرنے کی حالت میں غسل اور وضو کی جگہ تیمّم تو تم دین کی پیروی کرو۔ ف۲۰۱ جو دینِ محمدی میں داخل ہے۔ ف۲۰۲ روزِ قیامت کہ تمہارے پاس خدا کا پیام پہنچا دیا۔ ف۲۰۳ کہ انہیں ان رسولوں نے احکامِ خداوندی پہنچا دیئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ عزت و کرامت عطا فرمائی۔ ف۲۰۴ اس پر مداومت کرو۔ ف۲۰۵ اور اس کے دین پر قائم رہو۔

آیاتها ۱۱۸ | ۲۳ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ ۷۴ | رکوعاتها ٦

سورۂ مؤمنون مکیہ ہے، اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ

بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں و۲ اور

الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾

وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف اِلتفات نہیں کرتے و۳ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں و۴

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ

اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر

اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ

جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں و۵ تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی

هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَ الَّذِیْنَ

حد سے بڑھنے والے ہیں و۶ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں و۷ اور وہ جو

هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ

اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں و۸ یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس

وقف لازم

و۱ سورۂ مؤمنون مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں اور ایک ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور چار ہزار آٹھ سو دو حرف ہیں۔ و۲ ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اعضاء ساکن ہوتے ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے اور گوشۂ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے اور کوئی عبث (فضول) کام نہ کرے اور کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں اور آپس میں ملے نہ ہوں اور انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قسم کے حرکات سے باز رہے۔ بعض نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے۔ و۳ ہر لہو و باطل سے مجتنب رہتے ہیں۔ و۴ یعنی اس کے پابند ہیں اور مُداوَمت (ہمیشہ ادا) کرتے ہیں۔ و۵ اپنی بیبیوں اور باندیوں کے ساتھ جائز طریقے پر قُربت کرنے میں۔ و۶ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضائے شہوت کرنا حرام ہے۔ سعید بن جُبَیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے ایک امت کو عذاب کیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیل کرتے تھے۔ و۷ خواہ وہ امانتیں اللہ کی ہوں یا خَلق کی اور اسی طرح عہد خدا کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ سب کی وفا لازم ہے۔ و۸ اور انہیں ان کے وقتوں میں ان کے شرائط و آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور فرائض و واجبات اور سُنَن و نوافل سب کی نگہبانی رکھتے ہیں۔

يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور بے شک ہم نے آدمی کو

مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۪﴿۱۳﴾ ثُمَّ

چنی ہوئی مٹی سے بنایا ف۹ پھر اُسے ف۱۰ پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں ف۱۱ پھر

خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا

ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں

فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ

پھر اُن ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اُٹھان دی ف۱۲ تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر

الْخٰلِقِيْنَ ؕ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ؕ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بنانے والا ہے پھر اُس کے بعد تم ضرور ف۱۳ مرنے والے ہو پھر تم سب قیامت کے دن ف۱۴

تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖۗ وَ مَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ

اُٹھائے جاؤ گے اور بے شک ہم نے تمہارے اوپر سات راہیں بنائیں ف۱۵ اور ہم خلق سے

غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖۗ

بے خبر نہیں ف۱۶ اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا ف۱۷ ایک اندازہ پر ف۱۸ پھر اُسے زمین میں ٹھہرایا

وَ اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۚ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ

اور بے شک ہم اس کے لے جانے پر قادر ہیں ف۱۹ تو اُس سے ہم نے تمہارے لئے باغ پیدا کئے کھجوروں

وَّ اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَ شَجَرَةً وقف لازم

اور انگوروں کے تمہارے لیے اُن میں بہت سے میوے ہیں ف۲۰ اور اُن میں سے کھاتے ہو ف۲۱ اور وہ پیڑ

ف۹ مفسرین نے فرمایا کہ انسان سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں۔ ف۱۰ یعنی اس کی نسل کو ف۱۱ یعنی رحم میں ف۱۲ یعنی اس میں روح ڈالی اس بے جان کو جان دار کیا نُطق اور سَمع اور بَصَر (بولنے، سننے، دیکھنے کی صلاحیت) عنایت کی۔ ف۱۳ اپنی عمریں پوری ہونے پر ف۱۴ حساب و جزا کے لیے ف۱۵ ان سے مراد سات آسمان ہیں جو ملائکہ کے چڑھنے اترنے کے رستے ہیں۔ ف۱۶ سب کے اعمال، اقوال، ضمائر کو جانتے ہیں کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں۔ ف۱۷ یعنی مینہ برسایا ف۱۸ جتنا ہمارے علم و حکمت میں خَلق کی حاجتوں کے لیے چاہئے۔ ف۱۹ جیسا اپنی قدرت سے نازل فرمایا ایسا ہی اس پر بھی قادر ہیں کہ اس کو زائل کر دیں، تو بندوں کو چاہئے کہ اس نعمت کی شکر گزاری سے حفاظت کریں۔ ف۲۰ طرح طرح کے۔ ف۲۱ جاڑے اور گرمی وغیرہ موسموں میں اور عیش کرتے ہو۔

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنَّ

پیدا کیا کہ طور سینا سے نکلتا ہے ف۲۲ لے کر اُگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن ف۲۳ اور بے شک

لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ

تمہارے لیے چوپاؤں میں سمجھنے کا مقام ہے ہم تمہیں پلاتے ہیں اس میں سے جو اُن کے پیٹ میں ہے ف۲۴ اور تمہارے لیے اُن میں بہت

كَثِیْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَیْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع وَلَقَدْ ع۲۲

فائدے ہیں ف۲۵ اور ان سے تمہاری خوراک ہے ف۲۶ اور ان پر ف۲۷ اور کشتی پر ف۲۸ سوار کئے جاتے ہو اور بے شک

اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اُس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی

غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا

خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۲۹ تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے ف۳۰

هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے ف۳۱ اور اللہ چاہتا ف۳۲

لَاَنْزَلَ مَلٰٓىِٕكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ ج اِنْ هُوَ اِلَّا

تو فرشتے اُتارتا ہم نے تو یہ اپنے اگلے باپ داداؤں میں نہ سنا ف۳۳ وہ تو نہیں مگر

رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا

ایک دیوانہ مرد تو کچھ زمانہ تک اس کا انتظار کئے رہو ف۳۴ نوح نے عرض کی اے میرے رب میری مدد فرما ف۳۵ اس پر کہ

كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا فَاِذَا

انھوں نے مجھے جھٹلایا تو ہم نے اُسے وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے ف۳۶ اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب

ف۲۲ اس درخت سے مراد زیتون ہے۔ ف۲۳ یہ اس میں عجیب صفت ہے کہ وہ تیل بھی ہے کہ منافع اور فوائد تیل کے اس سے حاصل کئے جاتے ہیں، جلایا بھی جاتا ہے، دوا کے طریقہ پر بھی کام میں لایا جاتا ہے اور سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے۔ ف۲۴ یعنی دودھ خوشگوار مُوافقِ طبع جو لطیف غذا ہوتا ہے۔ ف۲۵ کہ ان کے بال کھال اون وغیرہ سے کام لیتے ہو۔ ف۲۶ کہ انہیں ذَبح کر کے کھا لیتے ہو۔ ف۲۷ خشکی میں ف۲۸ دریاؤں میں ف۲۹ اس کے عذاب کا جو اس کے سوا اوروں کو پوجتے ہو۔ ف۳۰ اپنی قوم کے لوگوں سے کہ ف۳۱ اور تمہیں اپنا تابع بنائے۔ ف۳۲ کہ رسول کو بھیجے اور مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائے ف۳۳ کہ بشر بھی رسول ہوتا ہے۔ یہ ان کی کمال حماقت تھی کہ بشر کا رسول ہونا تو تسلیم نہ کیا پتھروں کو خدا مان لیا اور انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت یہ بھی کہا ف۳۴ تا آنکہ (یہاں تک کہ) اس کا جنون دور ہوا ایسا ہوا تو خیر ورنہ اس کو قتل کر ڈالنا۔ جب حضرت نوح علیہ السلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے اور ان کے ہدایت پانے کی امید نہ رہی تو حضرت ف۳۵ اور اس قوم کو ہلاک کر ف۳۶ یعنی ہماری حمایت وحفاظت میں۔

جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

ہمارا حکم آئے و۳۷ اور تنور اُبلے و۳۸ تو اس میں بٹھالے و۳۹ ہر جوڑے میں سے دو و۴۰

وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ

اور اپنے گھر والے و۴۱ مگر ان میں سے وہ جن پر بات پہلے پڑ چکی و۴۲ اور ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے

ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى

بات نہ کرنا و۴۳ یہ ضرور ڈبوئے جائیں گے پھر جب ٹھیک بیٹھے کشتی پر تو اور تیرے ساتھ

الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ

والے تو کہہ سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی اور عرض کر و۴۴

رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

کہ اے میرے رب مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے بے شک اس میں و۴۵

لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۚ

ضرور نشانیاں ہیں و۴۶ اور بے شک ضرور ہم جانچنے والے تھے و۴۷ پھر ان کے و۴۸ بعد ہم نے اور سنگت (قوم) پیدا کی و۴۹

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

تو اُن میں ایک رسول انھیں میں سے بھیجا و۵۰ کہ اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا ع ۲ ۱۰ ۲

تو کیا تمہیں ڈر نہیں و۵۱ اور بولے اس قوم کے سردار جنھوں نے کفر کیا اور آخرت کی حاضری و۵۲

و۳۷ ان کی ہلاکت کا اور آثارِ عذاب نمودار ہوں۔ و۳۸ اور اس میں سے پانی برآمد ہو تو یہ علامت ہے عذاب کے شروع ہونے کی و۳۹ یعنی کشتی میں حیوانات کے و۴۰ نر اور مادہ۔ و۴۱ یعنی اپنی مؤمنہ بی بی اور ایماندار اولاد یا تمام مؤمنین۔ و۴۲ اور کلام اَزَلی میں ان کا عذاب اور ہلاک معیّن ہو چکا وہ آپ کا ایک بیٹا تھا کنعان نام اور ایک عورت کہ یہ دونوں کافر تھے آپ نے اپنے تین فرزندوں سام، حام، یافث اور ان کی بیبیوں کو اور دوسرے مومنین کو سوار کیا کل لوگ جو کشتی میں تھے ان کی تعداد اٹھتر تھی۔ نصف مرد اور نصف عورتیں۔ و۴۳ اور ان کے لیے نجات نہ طلب کرنا، دعا نہ فرمانا۔ و۴۴ کشتی سے اترتے وقت یا اس میں سوار ہوتے وقت و۴۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے واقعے میں اور اس میں جو دشمنانِ حق کے ساتھ کیا گیا و۴۶ اور عبرتیں اور نصیحتیں اور قدرتِ الٰہی کے دلائل ہیں۔ و۴۷ اس قوم کے حضرت نوح علیہ السلام کو اس میں بھیج کر اور ان کو وعظ و نصیحت پر مامور فرما کر تا کہ ظاہر ہو جائے کہ نزولِ عذاب سے پہلے کون نصیحت قبول کرتا اور تصدیق و اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمان تکذیب و مخالفت پر مصر رہتا ہے۔ و۴۸ یعنی قوم نوح کے عذاب و ہلاک کے و۴۹ یعنی عاد و قومِ ہود۔ و۵۰ یعنی ہود علیہ السلام اور ان کی معرفت اس قوم کو حکم دیا و۵۱ اس کے عذاب کا کہ شرک چھوڑو اور ایمان لاؤ۔ و۵۲ اور وہاں کے ثواب و عذاب وغیرہ۔

بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

کو جھٹلایا اور ہم نے اُنھیں دنیا کی زندگی میں چین دیا ف۵۳ کہ یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی جو تم

یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَىِٕنْ اَطَعْتُمْ

کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اُسی میں سے پیتا ہے ف۵۴ اور اگر تم کسی اپنے جیسے

بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ

آدمی کی اطاعت کرو جب تو تم ضرور گھاٹے میں ہو کیا تمھیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مرجاؤ گے اور

تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾

مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے اس کے بعد پھر ف۵۵ نکالے جاؤ گے کتنی دُور ہے کتنی دُور ہے جو تمھیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۵۶

اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۳۷﴾

وہ تو نہیں مگر ہماری دنیا کی زندگی ف۵۷ کہ ہم مرتے جیتے ہیں ف۵۸ اور ہمیں اٹھنا نہیں ف۵۹

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۸﴾

وہ تو نہیں مگر ایک مرد جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف۶۰ اور ہم اُسے ماننے کے نہیں ف۶۱

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ

عرض کی کہ اے میرے رب میری مدد فرما اس پر کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا اللہ نے فرمایا کچھ دیر جاتی ہے کہ یہ صبح کریں گے

نٰدِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا

پچھتاتے ہوئے ف۶۲ تو انھیں آلیا سچی چنگھاڑ نے ف۶۳ تو ہم نے انھیں گھاس کوڑا کر دیا ف۶۴ تو دُور ہوں ف۶۵

ف۵۳ یعنی بعض کفار جنہیں اللہ تعالیٰ نے فراخی عیش اور نعمتِ دنیا عطا فرمائی تھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنی قوم کے لوگوں سے کہنے لگے: ف۵۴ یعنی یہ اگر نبی ہوتے تو ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے پاک ہوتے ان باطن کے اندھوں نے کمالاتِ نبوت کو نہ دیکھا اور کھانے پینے کے اوصاف دیکھ کر نبی کو اپنی طرح بشر کہنے لگے یہ بنیاد ان کی گمراہی کی ہوئی چنانچہ اسی سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپس میں کہنے لگے: ف۵۵ قبروں سے زندہ ف۵۶ یعنی انہوں نے مرنے کے بعد زندہ ہونے کو بہت بعید جانا اور سمجھا کہ ایسا کبھی ہونے والا ہی نہیں اور اسی خیالِ باطل کی بنا پر کہنے لگے۔ ف۵۷ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں صرف اتنا ہی ہے۔ ف۵۸ کہ ہم میں کوئی مرتا ہے کوئی پیدا ہوتا ہے۔ ف۵۹ مرنے کے بعد، اور اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت انہوں نے یہ کہا ف۶۰ کہ اپنے آپ کو اس کا نبی بتایا اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی۔ ف۶۱ پیغمبر علیہ السلام جب ان کے ایمان سے مایوس ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ قوم انتہائی سرکشی پر ہے تو ان کے حق میں بددعا کی اور بارگاہِ الٰہی میں ف۶۲ اپنے کفر و تکذیب پر جب کہ عذابِ الٰہی دیکھیں گے۔ ف۶۳ یعنی وہ عذاب و ہلاک میں گرفتار کئے گئے۔ ف۶۴ یعنی وہ ہلاک ہو کر گھاس کوڑے کی طرح ہو گئے۔ ف۶۵ یعنی خدا کی رحمت سے دور ہوں انبیاء کی تکذیب کرنے والے۔

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ ط مَا

ظالم لوگ پھر ان کے بعد ہم نے اور سنگتیں (قومیں) پیدا کیں ۶۶ کوئی

تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ط ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا

اُمت اپنی میعاد سے نہ پہلے جائے نہ پیچھے رہے ۶۷ پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے

تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّ

ایک پیچھے دوسرا جب کسی اُمت کے پاس اس کا رسول آیا انھوں نے اسے جھٹلایا ۶۸ تو ہم نے اگلوں سے پچھلے ملا دیئے ۶۹ اور

جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

انھیں کہانیاں کر ڈالا ۷۰ تو دُور ہوں وہ لوگ کہ ایمان نہیں لاتے پھر ہم نے موسیٰ

وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی آیتوں اور روشن سند ۷۱ کے ساتھ بھیجا فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ ۚ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا

تو انھوں نے غرور کیا ۷۲ اور وہ لوگ غلبہ پائے ہوئے تھے ۷۳ تو بولے کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو آدمیوں پر ۷۴

وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ ۚ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ

اور ان کی قوم ہماری بندگی کر رہی ہے ۷۵ تو اُنھوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کئے ہوؤں میں ہو گئے ۷۶ اور بےشک

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ۷۷ کہ ان کو ۷۸ ہدایت ہو اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے کو ۷۹

۳ ع ۱۸ ۳ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ

نشانی کیا اور انھیں ٹھکانا دیا ایک بلند زمین ۸۰ جہاں بسنے کا مقام ۸۱ اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی اے پیغمبرو

۶۶ مثل قوم صالح اور قوم لوط اور قوم شعیب وغیرہ کے۔ ۶۷ جس کے لیے ہلاک کا جو وقت مقرر ہے وہ ٹھیک اسی وقت ہلاک ہوگی اس میں کچھ بھی تقدیم وتاخیر نہیں ہوسکتی۔ ۶۸ اور اس کی ہدایت کو نہ مانا اور اس پر ایمان نہ لائے۔ ۶۹ اور بعد والوں کو پہلوں کی طرح ہلاک کر دیا۔ ۷۰ کہ بعد والے افسانہ کی طرح ان کا حال بیان کیا کریں اور ان کے عذاب و ہلاک کا بیان سببِ عبرت ہو۔ ۷۱ مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزات ۷۲ اور اپنے تکبر کے باعث ایمان نہ لائے۔ ۷۳ بنی اسرائیل پر اپنے ظلم وستم سے جب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے انہیں ایمان کی دعوت دی ۷۴ یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پر۔ ۷۵ یعنی بنی اسرائیل ہمارے زیرِ فرمان ہیں تو یہ کیسے گوارا ہو کہ اسی قوم کے دو آدمیوں پر ایمان لا کر ان کے مطیع بن جائیں۔ ۷۶ اور غرق کر ڈالے گئے۔ ۷۷ یعنی توریت شریف، فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد۔ ۷۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو ۷۹ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرما کر اپنی قدرت کی ۸۰ اس سے مراد یا بیت المقدس ہے یا دمشق یا فلسطین، کئی قول ہیں۔ ۸۱ یعنی زمین ہموار فراخ پھلوں والی جس میں

كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ؕ﴿۵۱﴾ وَ اِنَّ

پاکیزہ چیزیں کھاؤ وف۸۲ اور اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں وف۸۳ اور بے شک

هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ

یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے وف۸۴ اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو تو اُن کی امتوں نے اپنا کام

بَیْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ

آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیا وف۸۵ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے وف۸۶ تو تم اُن کو چھوڑ دو ان کے نشہ میں وف۸۷

حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۵۴﴾ اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَ ۙ﴿۵۵﴾

ایک وقت تک وف۸۸ کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ جو ہم ان کی مدد کر رہے ہیں مال اور بیٹوں سے وف۸۹

نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ

یہ جلد جلد ان کو بھلائیاں دیتے ہیں وف۹۰ بلکہ اُنھیں خبر نہیں وف۹۱ بے شک وہ جو اپنے رب

خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۵۸﴾ وَ

کے ڈر سے سہمے ہوئے ہیں وف۹۲ اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وف۹۳ اور

الَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۵۹﴾ وَ الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ

وہ جو اپنے رب کا کوئی شریک نہیں کرتے اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں وف۹۴ اور اُن کے دل

وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ﴿۶۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ

ڈر رہے ہیں یوں کہ اُن کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے وف۹۵ یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں

رہنے والے باآسائش بسر کرتے ہیں۔ وف۸۲ یہاں پیغمبروں سے مراد یا تمام رسول ہیں اور ہر ایک رسول کو ان کے زمانہ میں یہ ندا فرمائی گئی یا رسولوں سے مراد خاص سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں یا حضرت عیسٰی علیہ السلام کئی قول ہیں۔ وف۸۳ ان کی جزا عطا فرماؤں گا۔ وف۸۴ یعنی اسلام۔ وف۸۵ اور فرقے فرقے ہوگئے یہودی، نصرانی، مجوسی وغیرہ۔ وف۸۶ اور اپنے ہی آپ کو حق پر جانتا ہے اور دوسروں کو باطل پر سمجھتا ہے اس طرح ان کے درمیان دینی اختلافات ہیں اب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے۔ وف۸۷ یعنی ان کے کفر و ضلال اور ان کی جہالت و غفلت میں۔ وف۸۸ یعنی ان کی موت کے وقت تک۔ وف۸۹ دنیا میں۔ وف۹۰ اور ہماری یہ نعمتیں ان کے اعمال کی جزاء ہیں یا ہمارے راضی ہونے کی دلیل ہیں ایسا خیال کرنا غلط ہے واقعہ یہ نہیں ہے۔ وف۹۱ کہ ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں۔ وف۹۲ انہیں اس کے عذاب کا خوف ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مومن نیکی کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے اور کافر بدی کرتا ہے اور نڈر رہتا ہے۔ وف۹۳ اور اس کی کتابوں کو مانتے ہیں۔ وف۹۴ زکوٰۃ و صدقات یا یہ معنی ہیں کہ اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں۔ وف۹۵ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا اس آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جو شرابیں پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ فرمایا: اے صدیق کی نور دیدہ! ایسا نہیں، یہ ان لوگوں کا بیان ہے جو روزے رکھتے ہیں، صدقے دیتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ اعمال نامقبول نہ ہو جائیں۔

وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ

اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ف۹۶ اور ہم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت بھر اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے

يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا

کہ حق بولتی ہے ف۹۷ اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۹۸ بلکہ اُن کے دل اس سے ف۹۹ غفلت میں ہیں

وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا

اور اُن کے کام اُن کاموں سے جدا ہیں ف۱۰۰ جنھیں وہ کر رہے ہیں یہاں تک کہ جب ہم نے

مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿٦٤﴾ؕ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۟ قف اِنَّكُمْ

ان کے امیروں کو عذاب میں پکڑا ف۱۰۱ تو جبھی وہ فریاد کرنے لگے ف۱۰۲ آج فریاد نہ کرو ہماری طرف

مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ

سے تمہاری مدد نہ ہوگی بےشک میری آیتیں ف۱۰۳ تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل

تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ۙ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖۗ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ

اُلٹے پلٹتے تھے ف۱۰۴ خدمتِ حرم پر بڑائی مارتے ہو ف۱۰۵ رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے ف۱۰۶ حق کو چھوڑے ہوئے ف۱۰۷ کیا انھوں نے بات کو سوچا نہیں ف۱۰۸

اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ؗ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا

یا اُن کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ دادا کے پاس نہ آیا تھا ف۱۰۹ یا اُنھوں نے اپنے

ف۹۶ یعنی نیکیوں کو، معنی یہ ہیں کہ وہ نیکیوں میں اور امتوں پر سبقت کرتے ہیں۔ ف۹۷ اس میں ہر شخص کا عمل مکتوب (لکھا ہوا) ہے اور وہ لوحِ محفوظ ہے۔ ف۹۸ نہ کسی کی نیکی گھٹائی جائے گی، نہ بدی بڑھائی جائے گی۔ اس کے بعد کفار کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔ ف۹۹ یعنی قرآن شریف سے ف۱۰۰ جو ایمانداروں کے ذکر کئے گئے۔ ف۱۰۱ اور وہ روز بروزِ تیغ (قتل) کئے گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اس عذاب سے مراد فاقوں اور بھوک کی وہ مصیبت ہے جو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دعا سے ان پر مسلط کی گئی تھی اور اس قحط سے ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ کتے اور مُردار تک کھا گئے تھے۔ ف۱۰۲ اب ان کا جواب یہ ہے کہ ف۱۰۳ یعنی آیاتِ قرآنِ مجید ف۱۰۴ اور ان آیات کو نہ مانتے تھے اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے۔ ف۱۰۵ اور یہ کہتے ہوئے کہ ہم اہلِ حرم ہیں اور بیتُ اللہ کے ہمسایہ ہیں ہم پر کوئی غالب نہ ہوگا ہمیں کسی کا خوف نہیں۔ ف۱۰۶ کعبہ معظّمہ کے گرد جمع ہو کر اور ان کہانیوں میں اکثر قرآن پاک پر طعن اور اس کو سحر اور شعر کہنا اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں بے جا باتیں کہنا ہوتا تھا۔ ف۱۰۷ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اور آپ پر ایمان لانے کو اور قرآن کریم کو۔ ف۱۰۸ یعنی قرآن پاک میں غور نہیں کیا اور اس کے اِعجاز پر نظر نہیں ڈالی جس سے انہیں معلوم ہوتا کہ یہ کلام حق ہے اس کی تصدیق لازم ہے اور جو کچھ اس میں ارشاد فرمایا گیا وہ سب حق اور واجبُ التسلیم ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صِدق وحقانیت پر اس میں دلالاتِ واضحہ موجود ہیں۔ ف۱۰۹ یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرالی بات نہیں ہے جو کبھی پہلے عہد میں ہوئی ہی نہ ہو اور وہ یہ کہہ سکیں کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ خدا کی طرف سے رسول آیا بھی کرتے ہیں کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نہ مانتے۔ یہ عذر کرنے کا موقع بھی نہیں ہے کیونکہ پہلی امتوں میں رسول آچکے ہیں اور خدا کی کتابیں نازل ہو چکی ہیں۔

رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ

رسول کو نہ پہچانا ف۱۱۰ تو وہ اسے بیگانہ سمجھ رہے ہیں ف۱۱۱ یا کہتے ہیں اُسے سودا (دیوانہ پن) ہے ف۱۱۲ بلکہ وہ تو اُن کے پاس

بِالْحَقِّ وَ اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ لَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ

حق لائے ف۱۱۳ اور اُن میں اکثر کو حق بُرا لگتا ہے ف۱۱۴ اور اگر حق ف۱۱۵ اُن کی خواہشوں کی پیروی کرتا ف۱۱۶

لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ

تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں سب تباہ ہو جاتے ف۱۱۷ بلکہ ہم تو اُن کے پاس وہ چیز لائے ف۱۱۸ جس میں ان کی ناموری تھی

فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ ؕ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ

تو وہ اپنی عزت سے ہی منہ پھیرے ہوئے ہیں کیا تم اُن سے کچھ اجرت مانگتے ہو ف۱۱۹ تو تمہارے رب کا اجر سب

خَيْرٌ ۖۗ وَّ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ

سے بھلا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ف۱۲۰ اور بے شک تم انہیں سیدھی راہ کی طرف

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ ع

بلاتے ہو ف۱۲۱ اور بے شک جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ضرور سیدھی راہ سے ف۱۲۲

لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَ لَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ

کترائے ہوئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ف۱۲۳ ان پر پڑی ہے ٹال دیں تو ضرور بھٹ پنا (احسان فراموشی) کریں گے اپنی سرکشی

ف۱۱۰ اور حضور کی عمر شریف کے جملہ احوال کو نہ دیکھا اور آپ کے نَسَبِ عالی اور صِدق و امانت اور وُفورِ عقل (کثرتِ دانائی) وحُسنِ اخلاق اور کمالِ حلم اور وفا و کرم و مروت وغیرہ پاکیزہ اخلاق و محاسن صفات اور بغیر کسی سے سیکھے آپ کے علم میں کامل اور تمام جہان سے اعلم (زیادہ علم والے) اور فائق ہونے کو نہ جانا کیا ایسا ہے ف۱۱۱ حقیقت میں یہ بات تو نہیں بلکہ وہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اور آپ کے اوصاف و کمالات کو خوب جانتے ہیں اور آپ کے برگزیدہ صفات شہرۂ آفاق ہیں۔ ف۱۱۲ یہ بھی سراسر غلط اور باطل ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آپ جیسا دانا اور کاملُ العقل شخص ان کے دیکھنے میں نہیں آیا۔ ف۱۱۳ یعنی قرآن کریم جو توحیدِ الٰہی واحکامِ دین پر مشتمل ہے۔ ف۱۱۴ کیونکہ اس میں ان کے خواہشاتِ نفسانیہ کی مخالفت ہے اس لیے وہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کے صفات وکمالات کو جاننے کے باوجود حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ "اکثر" کی قید سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حال ان میں بیشتر لوگوں کا ہے چنانچہ بعض ان میں ایسے بھی تھے جو آپ کو حق پر جانتے تھے اور حق انہیں برا بھی نہیں لگتا تھا لیکن وہ اپنی قوم کی مُوافقت یا ان کے طعن و تشنیع کے خوف سے ایمان نہ لائے جیسے کہ ابو طالب۔ ف۱۱۵ یعنی قرآن شریف ف۱۱۶ اس طرح کہ اس میں وہ مضامین مذکور ہوتے ہیں جیسے کہ جن کی کفار خواہش کرتے ہیں جیسے کہ چند خدا ہونا اور خدا کے بیٹا اور بیٹیاں ہونا وغیرہ کفریات۔ ف۱۱۷ اور تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ ف۱۱۸ یعنی قرآن پاک ف۱۱۹ انہیں ہدایت کرنے اور راہِ حق بتانے پر۔ ایسا تو نہیں اور وہ کیا ہیں اور آپ کو کیا دے سکتے ہیں تم اگر اجر چاہو ف۱۲۰ اور اس کا فضل آپ پر عظیم اور جو نعمتیں اس نے آپ کو عطا فرمائیں وہ بہت کثیر اور اعلیٰ، تو آپ کو ان کی کیا پرواہ پھر جب وہ آپ کے اوصاف و کمالات سے واقف بھی ہیں قرآن پاک کا اعجاز بھی ان کی نگاہوں کے سامنے ہے اور آپ ان سے ہدایت و ارشاد کا کوئی اجر وعوض بھی طلب نہیں فرماتے تو اب انہیں ایمان لانے میں کیا عذر رہا۔ ف۱۲۱ تو ان پر لازم ہے کہ آپ کی دعوت قبول کریں اور اسلام میں داخل ہوں۔ ف۱۲۲ یعنی دینِ حق سے ف۱۲۳ ہفت سالہ (سات سالہ) قحط سالی کی۔

يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا

میں بھٹکتے ہوئے ١٢٤ اور بے شک ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا ١٢٥ تو نہ وہ اپنے رب کے حضور میں جھکے اور نہ

يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا

گڑگڑاتے ہیں ١٢٦ یہاں تک کہ جب ہم نے اُن پر کھولا کسی سخت عذاب کا دروازہ ١٢٧ تو

هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ ع وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

وہ اب اس میں نااُمید پڑے ہیں اور وہی ہے جس نے بنائے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور

الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ

دل ١٢٨ تم بہت ہی کم حق مانتے ہو ١٢٩ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا

وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ

اور اُسی کی طرف اُٹھنا ہے ١٣٠ اور وہی جلائے اور مارے اور اسی کے لیے ہیں رات اور دن

وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾

کی تبدیلیں ١٣١ تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ١٣٢ بلکہ انھوں نے وہی کہی جو اگلے ١٣٣ کہتے تھے

قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ

بولے کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں کیا پھر نکالے جائیں گے بے شک

ف١٢٤ یعنی اپنے کفر وعِناد اور سرکشی کی طرف لوٹ جائیں گے اور یہ تملُّق (خوشامد) وچاپلوسی جاتی رہے گی اور رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اور مومنین کی عداوت اور تکبر جو ان کا پہلا طریقہ تھا وہی اختیار کریں گے۔ **شانِ نزول:** جب قریش سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی دعا سے سات برس کے قحط میں مبتلا ہوئے اور حالت بہت ابتر ہوگئی تو ابوسفیان ان کی طرف سے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا آپ اپنے خیال میں "رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" بنا کر نہیں بھیجے گئے؟ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک۔ ابوسفیان نے کہا کہ بڑوں کو تو آپ نے بدر میں تہ تیغ (قتل) کردیا اولاد جو رہی وہ آپ کی بددعا سے اس حالت کو پہنچی کہ مصیبتِ قحط میں مبتلا ہوئی فاقوں سے تنگ آگئی لوگ بھوک کی بے تابی سے ہڈیاں چاب گئے، مردار تک کھا گئے، میں آپ کو اللّٰہ کی قسم دیتا ہوں اور قرابت کی۔ آپ اللّٰہ سے دعا کیجئے کہ ہم سے اس قحط کو دور فرمائے۔ حضور نے دعا کی اور انہوں نے اس بلا سے رہائی پائی، اس واقعہ کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ **ف١٢٥** قحط سالی کے یا قتل کے **ف١٢٦** بلکہ اپنے تمرُّد (بغاوت) وسرکشی پر ہیں۔ **ف١٢٧** اس عذاب سے یا قحط سالی مراد ہے جیسا کہ روایتِ مذکورہ شانِ نزول کا مُقتضِی ہے یا روزِ بدر کا قتل۔ یہ اس قول کی بنا پر ہے کہ واقعۂ قحط واقعۂ بدر سے پہلے ہو۔ اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سخت عذاب سے موت مراد ہے۔ بعض نے کہا کہ قیامت۔ **ف١٢٨** تاکہ سنو اور دیکھو اور سمجھو اور دینی اور دنیوی منافع حاصل کرو۔ **ف١٢٩** کہ تم نے ان نعمتوں کی قدر نہ جانی اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور کانوں آنکھوں اور دلوں سے آیاتِ الٰہیہ کے سننے دیکھنے سمجھنے اور معرفتِ الٰہی حاصل کرنے اور مُنعِم حقیقی کا حق پہچان کر شکر گزار بننے کا نفع نہ اٹھایا۔ **ف١٣٠** روزِ قیامت۔ **ف١٣١** ان میں سے ہر ایک کا دوسرے کے بعد آنا اور تاریکی و روشنی اور زیادتی و کمی میں ہر ایک کا دوسرے سے مختلف ہونا یہ سب اس کی قدرت کے نشان ہیں۔ **ف١٣٢** کہ ان سے عبرت حاصل کرو اور ان میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر کے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو تسلیم کرو اور ایمان لاؤ۔ **ف١٣٣** یعنی ان سے پہلے کافر۔

وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

یہ وعدہ ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو دیا گیا یہ تو نہیں مگر وہی اگلی

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾

داستانیں ف۱۳۴ تم فرماؤ کس کا مال ہے زمین اور جو کچھ اس میں ہے اگر تم جانتے ہو ف۱۳۵

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ

اب کہیں گے کہ اللہ کا ف۱۳۶ تم فرماؤ پھر کیوں نہیں سوچتے ف۱۳۷ تم فرماؤ کون ہے مالک ساتوں آسمانوں کا

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ

اور مالک بڑے عرش کا اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے تم فرماؤ پھر کیوں نہیں ڈرتے ف۱۳۸ تم فرماؤ

مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ

کس کے ہاتھ ہے ہر چیز کا قابو ف۱۳۹ اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا اگر تمہیں

تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ

علم ہو ف۱۴۰ اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے تم فرماؤ پھر کس جادو کے فریب میں پڑے ہو ف۱۴۱ بلکہ ہم اُن کے پاس

بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ

حق لائے ف۱۴۲ اور وہ بیشک جھوٹے ہیں ف۱۴۳ اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا ف۱۴۴ اور نہ اس کے ساتھ

مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ

کوئی دوسرا خدا ف۱۴۵ یوں ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق لے جاتا ف۱۴۶ اور ضرور ایک دوسرے پر اپنی تعلّی (بڑائی) چاہتا ف۱۴۷

ف۱۳۴ جن کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ کفار کے اس مقولہ کا رَدّ فرمانے اور ان پر حجت قائم فرمانے کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ف۱۳۵ اس کے خالق و مالِک کو تو بتاؤ۔ ف۱۳۶ کیونکہ بجُز اس کے کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین اللہ تعالیٰ کی خالقیّت کے مُقِر بھی ہیں، جب وہ یہ جواب دیں۔ ف۱۳۷ کہ جس نے زمین کو اور اس کی کائنات کو ابتداءً پیدا کیا وہ ضرور مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۱۳۸ اس کے غیر کو پوجنے اور شرک کرنے سے اور اس کے مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہونے کا انکار کرنے سے۔ ف۱۳۹ اور ہر چیز پر حقیقی قدرت و اختیار کس کا ہے۔ ف۱۴۰ تو جواب دو۔ ف۱۴۱ یعنی کس شیطانی دھوکے میں ہو کہ توحید و طاعتِ الٰہی کو چھوڑ کر حق کو باطل سمجھ رہے ہو جب تم اقرار کرتے ہو کہ قدرتِ حقیقی اسی کی ہے اور اس کے خلاف کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا تو دوسرے کی عبادت قطعاً باطل ہے۔ ف۱۴۲ کہ اللہ کے نہ اولاد ہو سکتی ہے نہ اس کا شریک یہ دونوں باتیں مُحال ہیں۔ ف۱۴۳ جو اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔ ف۱۴۴ وہ اس سے منزہ ہے کیونکہ نوع اور جنس سے پاک ہے اور اولاد وہی ہو سکتی ہے جو ہم جنس ہو۔ ف۱۴۵ جو اُلوہیّت میں شریک ہو۔ ف۱۴۶ اور اس کو دوسرے کے تحتِ تَصَرُّف نہ چھوڑتا۔ ف۱۴۷ اور دوسرے پر اپنی برتری اور اپنا غلبہ پسند کرتا کیونکہ مُتَقابل حکومتیں اسی کی مُقتَضی ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ دو خدا ہونا باطل ہے خدا ایک ہی ہے اور ہر چیز اسی کے تحتِ تَصَرُّف ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا

پاکی ہے اللہ کو اُن باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۴۸ جاننے والا ہر نہاں وعیاں (پوشیدہ وظاہر) کا تو اُسے بلندی ہے اُن کے

ع ۱۵ ۵ ۵ يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ

شرک سے تم عرض کرو کہ اے میرے رب اگر تو مجھے دکھائے ف۱۴۹ جو انھیں وعدہ دیا جاتا ہے تو اے میرے رب مجھے

فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾

ان ظالموں کے ساتھ نہ کرنا ف۱۵۰ اور بے شک ہم قادر ہیں کہ تمہیں دکھا دیں جو اُنھیں وعدہ دے رہے ہیں ف۱۵۱

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ

سب سے اچھی بھلائی سے بُرائی کو دفع کرو ف۱۵۲ ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ بناتے ہیں ف۱۵۳ اور تم عرض کرو

رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ

کہ اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے ف۱۵۴ اور اے میرے رب تیری پناہ کہ

يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۙ ﴿۹۹﴾

وہ میرے پاس آئیں یہاں تک کہ جب اُن میں کسی کو موت آئے ف۱۵۵ تو کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھے واپس پھیر دیجئے ف۱۵۶

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ

شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو چھوڑ آیا ہوں ف۱۵۷ ہشت (ہرگز نہیں) یہ تو ایک بات ہے جو وہ اپنے منہ سے کہتا ہے ف۱۵۸ اور

وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ

اُن کے آگے ایک آڑ ہے ف۱۵۹ اُس دن تک جس میں اٹھائے جائیں گے تو جب صور پھونکا جائے گا ف۱۶۰ تو نہ

ف۱۴۸ کہ اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔ ف۱۴۹ وہ عذاب ف۱۵۰ اور ان کا قرین اور ساتھی نہ بنانا۔ یہ دعا بہ طریق تواضُع واظہار عبدیت ہے باوجودیکہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا قرین وساتھی نہ کرے گا۔ اسی طرح انبیاء معصومین استغفار کیا کرتے ہیں باوجودیکہ انہیں اپنی مغفرت اور اکرام خداوندی کا علم یقینی ہوتا ہے یہ سب بہ طریق تواضع واظہار بندگی ہے۔ ف۱۵۱ یہ جواب ہے ان کفار کا جو عذابِ موعود کا انکار کرتے اور اس کی ہنسی اڑاتے تھے انہیں بتایا گیا کہ اگر تم غور کرو تو سمجھ لو گے کہ اللہ تعالیٰ اس وعدہ کے پورا کرنے پر قادر ہے پھر وجہِ انکار اور سببِ اِستہزاء کیا اور عذاب میں جو تاخیر ہو رہی ہے اس میں اللہ کی حکمتیں ہیں کہ ان میں سے جو ایمان لانے والے ہیں وہ ایمان لے آئیں اور جن کی نسلیں ایمان لانے والی ہیں ان سے وہ نسلیں پیدا ہولیں۔ ف۱۵۲ اس جملہ جمیلہ کے معنی بہت وسیع ہیں اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ توحید جو اعلیٰ بہتری ہے اس سے شرک کی برائی کو دفع فرمایئے اور یہ بھی کہ طاعت وتقویٰ کو رواج دے کر معصیت اور گناہ کی برائی دفع کیجئے اور یہ بھی کہ اپنے مکارِم اخلاق سے خطا کاروں پر اس طرح عفو ورحمت فرمایئے جس سے دین میں کوئی سستی نہ ہو۔ ف۱۵۳ اللہ اور اس کے رسول کی شان میں تو ہم اس کا بدلہ دیں گے۔ ف۱۵۴ جن سے وہ لوگوں کو فریب دے کر معاصی اور گناہوں میں مبتلا کرتے ہیں۔ ف۱۵۵ یعنی کافر وقتِ موت تک تو اپنے کفر و سرکشی اور خدا اور رسول کی تکذیب اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے انکار پر مُصِر رہتا ہے اور جب موت کا وقت آتا ہے اور اس کو جہنم میں اس کا جو مقام ہے دکھایا جاتا ہے اور جنت کا وہ مقام بھی دکھایا جاتا ہے کہ اگر وہ ایمان لاتا تو یہ مقام اسے دیا جاتا ف۱۵۶ دنیا کی طرف ف۱۵۷ اور اعمالِ نیک بجالا کر اپنی تقصیرات کا

اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

ان میں رشتے رہیں گے و۱۶۱ اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے و۱۶۲ تو جن کی تولیں و۱۶۳ بھاری ہوئیں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

وہی مراد کو پہونچے اور جن کی تولیں ہلکی پڑیں و۱۶۴ وہی ہیں جنھوں نے

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ

اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اُن کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ

فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اس میں منہ چڑائے ہوں گے و۱۶۵ کیا تم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں و۱۶۶ تو تم انھیں جھٹلاتے تھے

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ

کہیں گے اے ربّ ہمارے ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے رب

اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا

ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں و۱۶۷ رب فرمائے گا دُتکارے (ذلیل ہوکر) پڑے رہو اس میں اور

تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

مجھ سے بات نہ کرو و۱۶۸ بے شک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے

تدارُک کروں۔ اس پر اس کو فرمایا جائے گا و۱۵۸ حسرت وندامت سے۔ یہ ہونے والی نہیں اور اس کا کچھ فائدہ نہیں۔ و۱۵۹ جو انہیں دنیا کی طرف واپس ہونے سے مانع ہے اور وہ موت ہے۔ (خازن) بعض مفسرین نے کہا کہ برزخ وقت موت سے وقتِ بعث تک کی مدت کو کہتے ہیں۔ و۱۶۰ پہلی مرتبہ جس کو نفخۂ اُولیٰ کہتے ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ و۱۶۱ جن پر دنیا میں فخر کیا کرتے تھے اور آپس کے نسبی تعلقات مُنقطع ہو جائیں گے اور قرابت کی محبتیں باقی نہ رہیں گی اور یہ حال ہوگا کہ آدمی اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور بی بی اور بیٹوں سے بھاگے گا۔ و۱۶۲ جیسے کہ دنیا میں پوچھتے تھے کیونکہ ہر ایک اپنے ہی حال میں مبتلا ہوگا۔ پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا اور بعدِ حساب لوگ ایک دوسرے کا حال دریافت کریں گے۔ و۱۶۳ اعمال صالحہ اور نیکیوں سے و۱۶۴ نیکیاں نہ ہونے کے باعث اور وہ کفار ہیں۔ و۱۶۵ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ آگ ان کو بھون ڈالے گی اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر نصف سر تک پہنچے گا اور نیچے کا ناف تک لٹک جائے گا دانت کھلے رہ جائیں گے (خدا کی پناہ) اور ان سے فرمایا جائے گا و۱۶۶ دنیا میں و۱۶۷ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ دوزخی لوگ جہنم کے داروغہ مالک کو چالیس برس تک پکارتے رہیں گے اس کے بعد وہ کہے گا کہ تم جہنم ہی میں پڑے رہو گے۔ پھر وہ پروردگار کو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں دوزخ سے نکال اور یہ پکار ان کی دنیا سے دونی عمر کی مدت تک جاری رہے گی اس کے بعد انہیں یہ جواب دیا جائے گا جو اگلی آیت میں ہے۔ (خازن) اور دنیا کی عمر کتنی ہے؟ اس میں کئی قول ہیں: بعض نے کہا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے۔ بعض نے کہا: بارہ ہزار برس۔ بعض نے کہا: تین لاکھ ساٹھ برس۔ واللّٰہُ تعالٰی اَعْلَم۔ (تذکرہ قرطبی) و۱۶۸ اب ان کی امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور یہ اہلِ جہنم کا آخر کلام ہوگا پھر اس کے بعد انہیں کلام کرنا نصیب نہ ہوگا روتے چیختے ڈکراتے (چلاتے) بھونکتے رہیں گے۔

وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ۚۖ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰۤى

اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے تو تم نے انھیں ٹھٹھا بنا لیا ف۱۶۹ یہاں تک

اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿١١٠﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا

کہ اُنھیں بنانے کے شغل میں ف۱۷۰ میری یاد بھول گئے اور تم اُن سے ہنسا کرتے بے شک آج میں نے اُن کے صبر کا

صَبَرُوْۤا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿١١١﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ

اُنھیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں فرمایا ف۱۷۱ تم زمین میں کتنا ٹھہرے ف۱۷۲ برسوں کی

سِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿١١٣﴾ قٰلَ

گنتی سے بولے ہم ایک دن رہے یا دن کا حصہ ف۱۷۳ تو گننے والوں سے دریافت فرما ف۱۷۴ فرمایا

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١٤﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا

تم نہ ٹھہرے مگر تھوڑا ف۱۷۵ اگر تمہیں علم ہوتا تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ

خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ

ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں ف۱۷۶ تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ

کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے

لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾

جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں ف۱۷۷ تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے بے شک کافروں کو چھٹکارا نہیں

ع ٦ ٢٦ ٦ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾ ع

اور تم عرض کرو اے میرے رب بخش دے ف۱۷۸ اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا

ف۱۶۹ **شانِ نزول:** یہ آیتیں کفارِ قریش کے حق میں نازل ہوئیں جو حضرت بلال و حضرت عمار و حضرت صہیب و حضرت خبّاب وغیرہ رضی اللہ عنہم فقراءِ اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمسخر کرتے تھے۔ ف۱۷۰ یعنی ان کے ساتھ تمسخر کرنے میں اتنے مشغول ہوئے کہ ف۱۷۱ اللہ تعالیٰ نے کفار سے ف۱۷۲ یعنی دنیا میں اور قبر میں ف۱۷۳ یہ جواب اس وجہ سے دیں گے کہ اس دن کی دہشت اور عذاب کی ہیبت سے انہیں اپنے دنیا میں رہنے کی مدت یاد نہ رہے گی اور انہیں شک ہو جائے گا اسی لیے کہیں گے۔ ف۱۷۴ یعنی ان ملائکہ سے جن کو تو نے بندوں کی عمریں اور ان کے اعمال لکھنے پر مامور کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ف۱۷۵ بہ نسبت آخرت کے۔ ف۱۷۶ اور آخرت میں جزا کے لیے اٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کے لیے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں۔ ف۱۷۷ یعنی غیر اللہ کی پرستش محض باطل بے سند ہے۔ ف۱۷۸ ایمان والوں کو۔

اٰیاتها ٦٤ | ۲٤ سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِیَّةٌ ۱۰۲ | رکوعاتها ۹

سورۂ نور مدنیہ ہے، اس میں چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِیْهَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے اُتاری اور ہم نے اُس کے احکام فرض کئے ف۲ اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں کہ

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ

تم دھیان کرو جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے

جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

لگاؤ ف۳ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں ف۴ اگر تم ایمان لاتے ہو

بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾

اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو ف۵

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ

بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد

ف۱ سورۂ نور مدنیہ ہے، اس میں نو رکوع چونسٹھ آیتیں ہیں۔ ف۲ اور ان پر عمل کرنا بندوں پر لازم کیا۔ ف۳ یہ خطاب حُکّام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی "حد" یہ ہے کہ اس کے سو ۱۰۰ کوڑے لگاؤ یہ "حد" حرِ غیر محصن (آزاد کنوارے) کی ہے کیونکہ حرِ محصن (آزاد شادی شدہ) کا حکم یہ ہے کہ اس کو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحکم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رَجم کیا گیا اور مُحصَن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلّف ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ، ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حُر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بی بی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر محصن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے۔ **مسائل:** مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام کپڑے اتار دیئے جائیں سوا تہبند کے اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوائے سر چہرے اور شرمگاہ کے، کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ اَلَم (درد) گوشت تک نہ پہنچے اور کوڑا متوسِط دَرَجہ کا ہو اور عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اس کے کپڑے اتارے جائیں البتہ اگر پوستین (چمڑے کا جبّہ) یا روئیں دار کپڑے پہنے ہوئے ہو تو اتار دیئے جائیں یہ حکم حر اور حرّہ کا ہے یعنی آزاد مرد اور عورت کا اور باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورۂ نساء میں مذکور ہو چکا۔ ثبوتِ زنا یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار سوال کرے گا اور دریافت کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے؟ کہاں کیا، کس سے کیا، کب کیا، اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحۃً اپنا معائنہ بیان کرنا ہوگا بغیر اس کے ثبوت نہ ہوگا۔ لواطت زنا میں داخل نہیں لہٰذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے چند قول مروی ہیں: آگ میں جلا دینا، غرق کر دینا، بلندی سے گرانا اور اوپر سے پتھر برسانا، فاعل و مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۴ یعنی حُدود کے پورا کرنے میں کمی نہ کرو اور دین میں مضبوط اور مُتَصَلِّب (سختی سے کاربند) رہو۔ ف۵ تاکہ عبرت حاصل ہو۔

أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

یا مشرک ف۶ اور یہ کام ف۷ ایمان والوں پر حرام ہے ف۸ اور جو پارسا عورتوں کو

الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً

عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انھیں اسّی کوڑے لگاؤ

وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤﴾ إِلَّا الَّذِيْنَ

اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو ف۹ اور وہی فاسق ہیں مگر جو

تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوْا ۚ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥﴾ وَالَّذِيْنَ

اس کے بعد توبہ کر لیں اور سنور جائیں ف۱۰ تو بے شک اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ جو

يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّآ أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ

اپنی عورتوں کو عیب لگائیں ف۱۱ اور اُن کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی

ف۶ کیونکہ خبیث کا میلان خبیث ہی کی طرف ہوتا ہے نیکوں کو خبیثوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ **شانِ نزول:** مہاجرین میں بعضے بالکل نادار تھے نہ ان کے پاس کچھ مال تھا نہ ان کا کوئی عزیز قریب تھا اور بدکار مشرکہ عورتیں دولتمند اور مالدار تھیں یہ دیکھ کر کسی مہاجر کو خیال آیا کہ اگر ان سے نکاح کر لیا جائے تو ان کی دولت کام میں آئے گی۔ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے انہوں نے اس کی اجازت چاہی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اس سے روک دیا گیا۔ ف۷ یعنی بدکاروں سے نکاح کرنا ف۸ ابتدائے اسلام میں زانیہ سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں آیت "وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ" سے منسوخ ہو گیا۔ ف۹ اس آیت سے چند مسائل ثابت ہوئے۔ **مسئلہ ۱:** جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے اسّی کوڑے۔ آیت میں "محصنات" کا لفظ خصوصِ واقعہ کے سبب سے وارِد ہوا یا اس لیے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے۔ **مسئلہ ۲:** اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزا یاب ہوں اور ان پر حد جاری ہو چکی ہو مردود الشہادۃ ہو جاتے ہیں کبھی ان کی گواہی مقبول نہیں ہوتی۔ پارسا سے مراد وہ ہیں جو مسلمان مکلّف، آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔ **مسئلہ ۳:** زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں۔ **مسئلہ ۴:** حدِّ قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں۔ **مسئلہ ۵:** مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے۔ **مسئلہ ۶:** غلام اپنے مولا پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعوٰی نہیں کر سکتا۔ **مسئلہ ۷:** قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو یا زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے اور ہو اس کی ماں پارسا تو ایسا شخص قاذِف ہو جائے گا اور اس پر تہمت کی حد آئے گی۔ **مسئلہ ۸:** اگر غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اس پر حدِ قذف قائم نہ ہو گی بلکہ اس پر تعزیر واجب ہو گی اور یہ تعزیر تین سے انتالیس تک حسبِ تجویزِ حاکمِ شرع کوڑے لگانا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق، اے کافر، اے خبیث، اے چور، اے بدکار، اے مُخَنَّث، اے بد دیانت، اے لوطی، اے زندیق، اے دَیُّوث، اے شرابی، اے سود خوار، اے بدکار عورت کے بچے، اے حرام زادے، اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہو گی۔ **مسئلہ ۹:** امام یعنی حاکمِ شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو ثبوت سے قبل معاف کرنے کا حق ہے۔ **مسئلہ ۱۰:** اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کو چالیس کوڑے لگائے جائیں گے۔ **مسئلہ ۱۱:** تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کر لیا جائے گا کیونکہ یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے اسی لیے اس میں لفظِ شہادت اور نصابِ شہادت بھی شرط نہیں۔ ف۱۰ اپنے احوال و افعال کو درست کر لیں۔ ف۱۱ زنا کا۔

اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾ وَالْخَامِسَةُ

گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے ف۱۲ اور پانچویں

اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٧﴾ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ

یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی

اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٨﴾ ۙ وَالْخَامِسَةَ

کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے ف۱۳ اور پانچویں

اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو ف۱۴ اور اگر اللہ کا فضل

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ ع ۷

اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے تو تمہارا پردہ کھول دیتا بےشک وہ کہ یہ بڑا

بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ

بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے ف۱۵ اسے اپنے لیے بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے ف۱۶

ف۱۲ عورت پر زنا کا الزام لگانے میں۔ ف۱۳ اس پر زنا کی تہمت لگانے میں۔ ف۱۴ اس کو ''لِعان'' کہتے ہیں۔ **مسئلہ:** جب مرد اپنی بی بی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد و عورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا مُقر ہو اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حدِ قذف لگائی جائے گی جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں۔ اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حدِّ قذف ساقِط ہو جائے گی اور عورت پر لِعان واجب ہوگا انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فُرقت واقع ہوگی بغیر اس کے نہیں اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا اور تہمت لگانے سے مرد پر حدِ قذف لگائی جائے گی اور اگر مرد اہلِ شہادت میں سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ باندی ہو یا کافرہ ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنونہ ہو یا زانیہ ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی اور نہ لعان۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ایک صحابی کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر آدمی اپنی عورت کو زنا میں مبتلا دیکھے تو کیا کرے نہ اس وقت گواہوں کے تلاش کرنے کی فرصت ہے اور نہ بغیر گواہی کے وہ یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ اسے حدِ قذف کا اندیشہ ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لعان کا حکم دیا گیا۔ ف۱۵ بڑے بہتان سے مراد حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر تہمت لگانا ہے ۵ھ ہجری غزوۂ بنی المُصطلِق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ضرورت کے لیے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا اس کی تلاش میں مصروف ہوگئیں ادھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل (کجاوہ) شریف اونٹ پر کس دیا اور انہیں یہی خیال رہا کہ امُّ المؤمنین اس میں ہیں قافلہ چل دیا آپ آ کر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہوگا۔ قافلہ کے

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ

ان میں ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا ف۱۷ اور اُن میں وہ جس نے سب سے بڑا حصّہ لیا ف۱۸

لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ

اس کے لیے بڑا عذاب ہے ف۱۹ کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سُنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے

بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْ لَا جَآءُوْ عَلَیْهِ

اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا ف۲۰ اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے ف۲۱ اس پر چار گواہ

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىِٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ

کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللّٰہ کے نزدیک

پیچھے پڑی گری چیز اٹھانے کے لیے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے جب وہ آئے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو بلند آواز سے ”اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ“ پکارا آپ نے کپڑے سے پردہ کرلیا انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ اس پر سوار ہوکر لشکر میں پہنچیں۔ منافقین سیاہ باطن نے اَوْہامِ فاسدہ پھیلائے اور آپ کی شان میں بدگوئی شروع کی۔ بعض مسلمان بھی ان کے فریب میں آگئے اور ان کی زبان سے بھی کوئی کلمہ بے جا سرزد ہوا۔ ام المؤمنین بیمار ہوگئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں اس زمانہ میں انہیں اطلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں ایک روز اُمِّ مِسطح سے انہیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اس سے آپ کا مرض اور بڑھ گیا اور اس صدمہ میں اس طرح روئیں کہ آپ کا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لحہ کے لیے نیند آتی تھی اس حال میں سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المؤمنین کی طہارت میں یہ آیتیں اتریں اور آپ کا شرف و مرتبہ اللّٰہ تعالٰی نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپ کی طہارت و فضیلت بیان فرمائی گئی اس دوران میں سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے برسرِ منبر بِقَسَم فرمادیا تھا: مجھے اپنے اہل کی پاکی و خوبی بالیقین معلوم ہے تو جس شخص نے ان کے حق میں بدگوئی کی ہے اس کی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کرسکتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ منافقین بالیقین جھوٹے ہیں ام المؤمنین بالیقین پاک ہیں اللّٰہ تعالٰی نے سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے جسم پاک کو مکھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے، کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کو بدعورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے! حضرت عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے بھی اس طرح آپ کی طہارت بیان کی اور فرمایا کہ اللّٰہ تعالٰی نے آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تا کہ اس سایہ پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار آپ کے سایہ کو محفوظ رکھتا ہے کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کے اہل کو محفوظ نہ فرمائے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پروردگار عالم نے آپ کو نعلین اتار دینے کا حکم دیا جو پروردگار آپ کی نعل شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارا نہ فرمائے ممکن نہیں کہ وہ آپ کے اہل کی آلودگی گوارا کرے۔ اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سی صحابیات نے قسمیں کھائیں، آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المؤمنین کی طرف سے قلوب مطمئن تھے آیت کے نزول نے ان کا عزّ و شرف اور زیادہ کردیا تو بدگویوں کی بدگوئی اللّٰہ اور اس کے رسول اور صحابہ کبار کے نزدیک باطل ہے اور بدگوئی کرنے والوں کے لیے سخت ترین مصیبت ہے۔ ف۱۶ کہ اللّٰہ تبارک وتعالٰی تمہیں اس پر جزا دے گا اور حضرت ام المؤمنین کی شان اور ان کی برأت ظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ اس برأت میں اس نے اٹھارہ آیتیں نازل فرمائیں۔ ف۱۷ یعنی بقدر اس کے عمل کے کہ کسی نے طوفان اٹھایا کسی نے بہتان اٹھانے والے کی زبانی موافقت کی کوئی ہنس دیا کسی نے خاموشی کے ساتھ سن ہی لیا جس نے جو کیا اس کا بدلہ پائے گا۔ ف۱۸ کہ اپنے دل سے یہ طوفان گھڑا اور اس کو مشہور کرتا پھرا اور وہ عبد اللّٰہ بن ابی بن سلول منافق ہے۔ ف۱۹ آخرت میں مروی ہے کہ ان بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم حد قائم کی گئی اور اَسّی اَسّی کوڑے لگائے گئے۔ ف۲۰ کیونکہ مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے اور بدگمانی ممنوع ہے۔ بعضے گمراہ بے باک یہ کہہ گزرتے ہیں کہ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو معاذ اللّٰہ اس معاملہ میں بدگمانی ہوگئی تھی وہ مُفتَرِی کذّاب ہیں اور شان رسالت میں ایسا کلمہ کہتے ہیں جو مؤمنین کے حق میں بھی لائق نہیں ہے اللّٰہ تعالٰی مؤمنین سے فرماتا ہے کہ تم نے نیک گمان کیوں نہ کیا، تو کیسے ممکن تھا کہ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم بدگمانی کرتے اور حضور کی نسبت بدگمانی کا لفظ کہنا بڑی سیاہ باطنی ہے خاص کر ایسی حالت میں جبکہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نے بِقَسَم فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میرے اہل پاک ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

جھوٹے ہیں اور اگر اللّٰہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی و۲۲

لَمَسَّكُمْ فِيْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ

تو جس چرچے میں تم پڑے اُس پر تمہیں بڑا عذاب پہونچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے

وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ

اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے و۲۳ اور وہ

عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ

اللّٰہ کے نزدیک بڑی بات ہے و۲۴ اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سُنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات

بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا

کہیں و۲۵ الٰہی پاکی ہے تجھے و۲۶ یہ بڑا بہتان ہے اللّٰہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی

لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ

ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور اللّٰہ تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللّٰہ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ

علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا

اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

پھیلے ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا و۲۷ اور آخرت میں و۲۸ اور اللّٰہ جانتا ہے و۲۹ اور تم

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ

نہیں جانتے اور اگر اللّٰہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللّٰہ تم پر نہایت مہربان

کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اس کی موافقت اور تصدیق کرنا روا نہیں۔ و۲۱ بالکل جھوٹ ہے بے حقیقت ہے۔ و۲۲ اور تم پر فضل و کرم منظور نہ ہوتا، جس میں سے توبہ کے لیے مہلت دینا بھی ہے اور آخرت میں عفو و مغفرت فرمانا بھی۔ و۲۳ اور خیال کرتے تھے کہ اس میں بڑا گناہ نہیں۔ و۲۴ جرمِ عظیم ہے۔ و۲۵ یہ ہمارے لیے رَوا نہیں کیونکہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ و۲۶ اس سے کہ تیرے نبی کی حَرَم کو فجور کی آلودگی پہنچے۔ مسئلہ: یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی بدکار ہو سکے اگرچہ اس کا مبتلائے کفر ہونا ممکن ہے کیونکہ انبیاء کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابلِ نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان کے نزدیک قابل نفرت ہے۔ (کبیر وغیرہ) و۲۷ یعنی اس جہان میں، اور وہ حد قائم کرنا ہے چنانچہ ابن اُبی اور حسّان اور مِسطح کے حد لگائی گئی۔ (مدارک) و۲۸ دوزخ۔ اگر بے توبہ مر جائیں۔ و۲۹ دلوں کے راز اور باطن کے احوال۔

ع ٢ ٨ النصف

رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ

مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے ف۳۰ اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو

يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ

شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بری ہی بات بتائے گا ف۳۱ اور اگر اللہ کا

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ

فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہو سکتا ف۳۲ ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَ لَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ

جسے چاہے ف۳۳ اور اللہ سنتا جانتا ہے اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے ف۳۴ اور

السَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ

گنجائش والے ہیں ف۳۵ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو

اللّٰهِ ۖ وَ لْيَعْفُوْا وَ لْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ

بخشنے والا مہربان ہے ف۳۶ بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان ف۳۷ پارسا ایمان والیوں کو ف۳۸

لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ۙ يَّوْمَ تَشْهَدُ

ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے ف۳۹ جس دن ف۴۰ ان پر

ف۳۰ اور عذابِ الٰہی تمہیں مہلت نہ دیتا۔ ف۳۱ اس کے وسوسوں میں نہ پڑو اور بہتان اٹھانے والوں کی باتوں پر کان نہ لگاؤ۔ ف۳۲ اور اللہ تعالٰی اس کو توبہ وحسنِ عمل کی توفیق نہ دیتا اور عفو ومغفرت نہ فرماتا۔ ف۳۳ توبہ قبول فرما کر۔ ف۳۴ اور منزلت والے ہیں دین میں۔ ف۳۵ ثروت ومال میں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ نے قسم کھائی تھی کہ مِسطح کے ساتھ سلوک نہ کریں گے اور وہ آپ کی خالہ کے بیٹے تھے، نادار تھے مہاجر تھے بدری تھے۔ آپ ہی ان کا خرچ اٹھاتے تھے مگر چونکہ ام المؤمنین پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ انہوں نے مُوافقت کی تھی اس لیے آپ نے یہ قسم کھائی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۶ جب یہ آیت سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: بیشک میری آرزو ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے اور میں مِسطح کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اس کو کبھی موقوف نہ کروں گا۔ چنانچہ آپ نے اس کو جاری فرما دیا۔ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہئے کہ اس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ حدیثِ صحیح میں یہی وارِد ہے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی اس سے آپ کی عُلوئے شان ومرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالٰی نے آپ کو اُولوالفضل فرمایا اور ف۳۷ عورتوں کو جو بدکاری اور فجور کو جانتی بھی نہیں اور برا خیال ان کے دل میں بھی نہیں گزرتا اور ف۳۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ازواجِ مُطہّرات کے اوصاف ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے تمام ایماندار پارسا عورتیں مراد ہیں، ان کے عیب لگانے

عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ

گواہی دیں گی اُن کی زبانیں ف۴۱ اور اُن کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے اس دن

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾

اللہ انھیں ان کی سچّی سزا پوری دے گا ف۴۲ اور جان لیں گے کہ اللہ ہی صَریح حق ہے ف۴۳

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ

گندیاں گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے ف۴۴ اور ستھریاں ستھروں کے لیے اور

الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

ستھرے ستھریوں کے لیے وہ ف۴۵ پاک ہیں اُن باتوں سے جو یہ ف۴۶ کہہ رہے ہیں اُن کے لیے بخشش

وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ ع ٣ ٦ ٩

اور عزت کی روزی ہے ف۴۷ اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

جب تک اجازت نہ لے لو ف۴۸ اور اُن کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو ف۴۹ یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم

والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے۔ ف۳۹ یہ عبد اللہ بن اُبی بن سَلول منافق کے حق میں ہے۔ (خازن) ف۴۰ یعنی روزِ قیامت ف۴۱ زبانوں کا گواہی دینا توان کے مونہوں پر مہریں لگائے جانے سے قبل ہوگا اور اس کے بعد مونہوں پر مہریں لگادی جائیں گی جس سے زبانیں بند ہوجائیں گی اور اعضاء بولنے لگیں گے اور دنیا میں جو عمل کئے تھے ان کی خبر دیں گے جیسے کہ آگے ارشاد ہے۔ ف۴۲ جس کے وہ مستحق ہیں۔ ف۴۳ یعنی موجود ظاہر ہے اسی کی قدرت سے ہر چیز کا وجود ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ کفار دنیا میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں شک کرتے تھے اللہ تعالیٰ آخرت میں انہیں ان کے اعمال کی جزا دے کر ان وعدوں کا حق ہونا ظاہر فرمادے گا۔ **فائدہ:** قرآن کریم میں کسی گناہ پر ایسی تَغلیظ وتشدِید اور تکرار وتا کیدنہیں فرمائی گئی جیسی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی اس سے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفعتِ منزلت ظاہر ہوتی ہے۔ ف۴۴ یعنی خبیث کے لیے خبیث لائق ہے خبیثہ عورت خبیث مرد کے لیے اور خبیث مرد خبیثہ عورت کے لیے اور خبیث آدمی خبیث باتوں کے درپے ہوتے ہیں اور خبیث باتیں خبیث آدمی کا وَطیرہ ہوتی ہیں۔ ف۴۵ یعنی پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان ہیں۔ ف۴۶ تہمت لگانے والے خبیث ف۴۷ یعنی ستھروں اور ستھریوں کے لیے جنت میں۔ اس آیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کمالِ فضل وشرف ثابت ہوا کہ وہ طیبہ اور پاک پیدا کی گئیں اور قرآن کریم میں ان کی پاکی کا بیان فرمایا گیا اور انہیں مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ نے بہت خصائص عطا فرمائے جو آپ کے لیے قابل فخر ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ جبریل امین سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں ایک حَرِیر (ریشمی کپڑے) پر آپ کی تصویر لائے اور عرض کیا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنواری سے نکاح نہ فرمایا اور یہ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات آپ کی گود میں اور آپ کی نوبت کے دن ہوئی اور آپ ہی کا حجرہ شریفہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آرام گاہ اور آپ کا روضۂ طاہرہ ہوا اور یہ کہ بعض اوقات ایسی حالت میں حضور پر وحی نازل ہوئی کہ حضرت صدیقہ آپ کے ساتھ آپ کے لحاف میں ہوتیں اور یہ کہ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دختر ہیں اور یہ کہ آپ پاک پیدا کی گئیں اور آپ سے مغفرت ورزق کریم کا وعدہ فرمایا گیا۔ ف۴۸ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے "سبحان اللہ" یا "الحمد للہ" یا "اللہ اکبر"

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ

دھیان کرو پھر اگر اُن میں کسی کو نہ پاؤ ف۵۰ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ

لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

جاؤ ف۵۱ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو ف۵۲ یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ

کاموں کو جانتا ہے اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت

مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

کے نہیں ف۵۳ اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ف۵۴ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ف۵۵ یہ اُن کے لیے بہت

لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ

ستھرا ہے بے شک اللہ کو اُن کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ

کہے یا کھنکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے۔ غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو۔ ف۴۹ **مسئلہ:** غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحبِ مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اول سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہ کہے: "السلام علیکم" کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ حدیث شریف میں ہے کہ سلام کو کلام پر مقدّم کرو۔ حضرت عبداللہ کی قرأت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔ ان کی قرأت یوں ہے: "حَتّٰى تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا وَتَسْتَاْذِنُوْا" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام کرے۔ (مدارک، کشاف، احمدی) **مسئلہ:** اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے۔ **مسئلہ:** حدیث شریف میں ہے اگر گھر میں ماں ہو جب بھی اجازت طلب کرے۔ (مؤطا امام مالک) ف۵۰ یعنی مکان میں اجازت دینے والا موجود نہ ہو۔ ف۵۱ کیونکہ مِلکِ غیر میں تصرّف کرنے کے لیے اس کی رضا ضروری ہے۔ ف۵۲ اور اجازت طلب کرنے میں اصرار و اِلحاح (تکرار) نہ کرو۔ **مسئلہ:** کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹ کھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلافِ ادب ہے۔ ف۵۳ مثل سَرائے اور مسافر خانے وغیرہ کے کہ اس میں جانے کے لیے اجازت حاصل کرنے کی حاجت نہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ان اصحاب کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے آیت اِستیذان یعنی اوپر والی آیت نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان اور شام کی راہ میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا ان میں داخل ہونے کے لیے بھی اجازت لینا ضروری ہے۔ ف۵۴ اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں۔ **مسائل:** مرد کا بدن زیرِ ناف سے گھٹنے کے نیچے تک عورت (چھپانے کی جگہ) ہے اس کا دیکھنا جائز نہیں اور عورتوں میں سے اپنے محارم اور غیر کی باندی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے پیٹ اور پیٹھ کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حرہ اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے "اِنْ لَّمْ يَاْمَنْ مِّنَ الشَّهْوَةِ، وَاِنْ اَمِنَ مِنْهَا فَالْمَمْنُوْعُ النَّظْرُ اِلٰى مَاسِوَى الْوَجْهِ وَالْكَفِّ وَالْقَدَمِ، وَمَنْ يَّاْمَنُ فَاِنَّ الزَّمَانَ زَمَانُ الْفَسَادِ فَلَا يَحِلُّ النَّظْرُ اِلَى الْحُرَّةِ الْاَجْنَبِيَّةِ مُطْلَقًا مِّنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ" مگر بحالتِ ضرورت قاضی و گواہ کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعہ سے حال معلوم کر سکتا ہو تو نہ دیکھے اور طبیب کو موضعِ مرض کا بقدرِ ضرورت دیکھنا جائز ہے۔ **مسئلہ:** امرد لڑکے کی طرف بھی شہوت سے دیکھنا حرام ہے۔ (مدارک و احمدی) ف۵۵ اور زنا و حرام سے بچیں یا یہ معنی ہیں کہ اپنی شرم گاہوں اور ان کے لواحق یعنی تمام بدنِ عورت کو چھپائیں اور پردہ کا اہتمام رکھیں۔

اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ

نیچی رکھیں ف۵٦ اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں ف۵٧ مگر جتنا خود ہی ظاہر

مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا

ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر

لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ

اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ ف۵٨ یا شوہروں کے باپ ف۵٩ یا اپنے بیٹے ف٦٠ یا شوہروں

بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ

کے بیٹے ف٦١ یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے ف٦٢ یا اپنے دین کی عورتیں

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ

یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں ف٦٣ یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں ف٦٤

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ

یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں ف٦٥ اور زمین پر

بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا

پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار ف٦٦ اور اللہ کی طرف توبہ کرو

ف۵٦ اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ازواجِ مُطہّرات میں سے بعض اُمّہات المومنین سیّدِعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں تھیں اسی وقت ابن اُمِّ مکتوم آئے حضور نے ازواج کو پردہ کا حکم فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں۔ فرمایا: تم تو نابینا نہیں ہو۔ (ترمذی وابوداود) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی نامحرم کا دیکھنا اور اس کے سامنے ہونا جائز نہیں۔ ف۵٧ اَظہر (زیادہ ظاہر بات) یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ نظر کا کیونکہ حرہ کا تمام بدن عورت ہے شوہر اور محرم کے سوا اور کسی کے لیے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں اور معالجہ وغیرہ کی ضرورت سے قدرِ ضرورت جائز ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۵٨ اور انہیں کے حکم میں دادا پردادا وغیرہ تمام اُصول۔ ف۵٩ کہ وہ بھی محرم ہو جاتے ہیں۔ ف٦٠ اور انہیں کے حکم میں ہے ان کی اولاد۔ ف٦١ کہ وہ بھی محرم ہوگئے۔ ف٦٢ اور انہیں کے حکم میں ہیں چچا ماموں وغیرہ تمام محارِم۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ابوعبیدہ بن جرّاح کو لکھا تھا کہ کفارِ اہلِ کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہونے سے منع کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں۔ **مسئلہ:** عورت اپنے غلام سے بھی مثل اجنبی کے پردہ کرے۔ (مدارک وغیرہ) ف٦٣ ان پر اپنا سنگار ظاہر کرنا ممنوع نہیں اور غلام ان کے حکم میں نہیں اس کو اپنی مالکہ کے مواضع زینت کو دیکھنا جائز نہیں۔ ف٦٤ مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنہیں اصلاً شہوت باقی نہیں رہی ہو اور ہوں صالح۔ **مسئلہ:** ائمہ حنفیہ کے نزدیک خصی اور عِنّین حرمت نظر میں اجنبی کا حکم رکھتے ہیں۔ **مسئلہ:** اسی طرح قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے جیسا کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے۔ ف٦٥ وہ ابھی نادان نابالغ ہیں۔ ف٦٦ یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے۔ **مسئلہ:** اسی لیے چاہئے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالٰی اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عدمِ قبول دعا کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی مُوجِبِ غضبِ الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے

اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾ وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ

اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ اور نکاح کردو اپنوں میں اُن کا جو بے نکاح ہوں ف٦٧ اور

الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْ ؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ

اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ اُنہیں غنی کر دے گا

مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿٣٢﴾ وَ لْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ

اپنے فضل کے سبب ف٦٨ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اور چاہیے کہ بچے رہیں ف٦٩ وہ جو نکاح کا مقدور

نِكَاحًا حَتّٰى یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا

نہیں رکھتے ف٧٠ یہاں تک کہ اللہ انہیں مقدور والا کر دے اپنے فضل سے ف٧١ اور تمہارے ہاتھ کی مِلک باندی غلاموں میں سے

مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا ۖۗ وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ

جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انھیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو ف٧٢ اگر ان میں کچھ بھلائی جانو ف٧٣ اور اس پر ان کی مدد کرو

مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَیٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ

اللہ کے مال سے جو تم کو دیا ف٧٤ اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ

تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ مَنْ یُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ

بچنا چاہیں تا کہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو ف٧٥ اور جو اُنھیں مجبور کرے گا تو بے شک اللہ

(اللہ کی پناہ)۔(تفسیر احمدی وغیرہ) ف٦٧ خواہ مرد یا عورت کنوارے یا غیر کنوارے۔ ف٦٨ اس غناء سے مراد یا قناعت ہے کہ وہ بہترین غنا ہے جو قانع (قناعت کرنے والے) کو تردُّد سے بے نیاز کر دیتا ہے یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے یا زوج و زوجہ کے دو رزقوں کا جمع ہو جانا یا فراخی بہ برکت نکاح جیسا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ ف٦٩ حرام کاری سے ف٧٠ جنہیں مہر و نفقہ میسر نہیں۔ ف٧١ اور مہر و نفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔ حدیث شریف میں ہے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نکاح کی قدرت رکھے وہ نکاح کرے کہ نکاح پارسائی و پاک بازی کا مُعین (مددگار) ہے اور جسے نکاح کی قدرت نہ ہو وہ روزے رکھے کہ یہ شہوتوں کے توڑنے والے ہیں۔ ف٧٢ کہ وہ اس قدر مال ادا کر کے آزاد ہو جائیں اور اس طرح کی آزادی کو کتابت کہتے ہیں اور آیت میں اس کا امر اِستحباب کے لیے ہے اور یہ استحباب اس شرط کے ساتھ مشروط ہے جو اس کے بعد ہی آیت میں مذکور ہے۔ **شانِ نزول:** حُویطِب بن عبد العزّیٰ کے غلام صُبَیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی مولیٰ نے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حویطب نے اس کو سو دینار پر مکاتَب کر دیا اور ان میں سے بیس اس کو بخش دیئے باقی اس نے ادا کر دیئے۔ ف٧٣ بھلائی سے مراد امانت و دیانت اور کمائی پر قدرت رکھنا ہے کہ وہ حلال روزی سے مال حاصل کر کے آزاد ہو سکے اور مولیٰ کو مال دے کر آزادی حاصل کرنے کے لیے بھیک نہ مانگتا پھرے۔ اسی لیے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو مکاتَب کرنے سے انکار فرما دیا جو سوائے بھیک کے کوئی ذریعہ کسب کا نہ رکھتا تھا۔ ف٧٤ مسلمانوں کو ارشاد ہے کہ وہ مکاتب غلاموں کو زکوٰۃ وغیرہ دے کر مدد کریں جس سے وہ بدلِ کتابت دے کر اپنی گردن چھڑا سکیں اور آزاد ہو سکیں۔ ف٧٥ یعنی طمع مال میں اندھے ہو کر کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کریں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت عبد اللہ بن اُبی بن سَلُول منافق کے حق میں نازل ہوئی جو مال حاصل کرنے کے لیے اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرتا تھا ان کنیزوں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ

بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے ف۷۶ اور بے شک ہم نے اُتاریں تمہاری طرف روشن آیتیں ف۷۷

وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٤﴾ ع اَللّٰهُ ع ٨ ١٠

اور کچھ ان لوگوں کا بیان جو تم سے پہلے ہو گزرے اور ڈر والوں کے لیے نصیحت اللّٰہ

نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ

نور ہے ف۷۸ آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی ف۷۹ مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ

وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے

شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ

برکت والے پیڑ زیتون سے ف۸۰ جو نہ پورب (مشرق) کا نہ پچھم (مغرب) کا ف۸۱ قریب ہے کہ اس کا تیل ف۸۲ بھڑک اُٹھے

وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

اگرچہ اُسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے ف۸۳ اللّٰہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے

ف۷۶ اور وبالِ گناہ مجبور کرنے والے پر۔ ف۷۷ جنہوں نے حلال و حرام حُدود واَحکام سب کو واضح کر دیا۔ ف۷۸ ''نور'' اللّٰہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اللّٰہ آسمان و زمین کا ہادی ہے تو اہلِ سمٰوات وارض اس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں اور اس کی ہدایت سے گمراہی کی حیرت سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ آسمان و زمین کا منور فرمانے والا ہے اس نے آسمانوں کو ملائکہ سے اور زمین کو انبیاء سے منور کیا۔ ف۷۹ اللّٰہ کے نور سے یا تو قلبِ مؤمن کی وہ نورانیت مراد ہے جس سے وہ ہدایت پاتا اور راہ یاب ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللّٰہ کے اس نور کی مثال جو اس نے مؤمن کو عطا فرمایا۔ بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سید کائنات افضل موجودات حضرت رحمت عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ف۸۰ یہ درخت نہایت کثیر البرکت ہے کیونکہ اس کا روغن جس کو ''زیت'' کہتے ہیں نہایت صاف و پاکیزہ روشنی دیتا ہے سر میں بھی لگایا جاتا ہے سالن اور نانخورش (گوشت، مچھلی وغیرہ) کی جگہ روٹی سے بھی کھایا جاتا ہے۔ دنیا کے اور کسی تیل میں یہ وصف نہیں اور درخت زیتون کے پتے نہیں گرتے۔ (خازن) ف۸۱ بلکہ وسط کا ہے کہ نہ اسے گرمی سے ضرر پہنچے نہ سردی سے اور وہ نہایت اجود و اعلیٰ ہے اور اس کے پھل غایت اِعتِدال میں۔ ف۸۲ اپنی صَفا و لطافت کے باعث خود ف۸۳ اس تمثیل کے معنی میں اہلِ علم کے کئی قول ہیں ایک یہ کہ نور سے مراد ہدایت ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ کی ہدایت غایت ظہور میں ہے کہ عالَم محسوسات میں اس کی تشبیہ ایسے روشندان سے ہوسکتی ہے جس میں صاف شفاف فانوس ہو اس فانوس میں ایسا چراغ ہو جو نہایت ہی بہتر اور مُصفّٰی زیتون سے روشن ہو کہ اس کی روشنی نہایت اعلیٰ اور صاف ہو اور ایک قول یہ ہے کہ یہ تمثیل نورِ سیّدِ انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے کعب اَحبار سے فرمایا کہ اس آیت کے معنی بیان کرو، انہوں نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی روشندان (طاق) تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلبِ مبارک اور چراغ نبوت کہ شجرِ نبوت سے روشن ہے اور اس نورِ محمدی کی روشنی و اِضائت اس مرتبۂ کمالِ ظہور پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان بھی نہ فرمائیں جب بھی خَلق پر ظاہر ہو جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ روشندان تو سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک ہے اور فانوس قلبِ اَطہر اور چراغ وہ نور جو اللّٰہ تعالیٰ نے اس میں رکھا کہ شَرقی ہے نہ غَربی نہ یہودی نہ نصرانی، ایک شجرۂ مبارکہ سے روشن ہے وہ شجر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں

وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۟ۙ ﴿٣٥﴾ فِیْ بُیُوْتٍ
اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لیے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ان گھروں میں

اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ یُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ
جنھیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے و۸۴ اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح

وَ الْاٰصَالِ ۟ۙ ﴿٣٦﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
اور شام و۸۵ وہ مرد جنھیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد و۸۶

وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ
اور نماز برپا رکھنے و۸۷ اور زکوٰۃ دینے سے و۸۸ ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے

الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ۟ۙ ﴿٣٧﴾ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ یَزِیْدَهُمْ
دل اور آنکھیں و۸۹ تاکہ اللہ انھیں بدلہ دے اُن کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انھیں

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَ الَّذِیْنَ
انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے گنتی اور جو

كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِیْعَةٍ یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤی اِذَا
کافر ہوئے اُن کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا کسی جنگل میں کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک جب

نور قلبِ ابراہیم پر نورِ محمدی نور پر نور ہے اور محمد بن کعب قُرظی نے کہا کہ روشندان و فانوس تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں اور چراغ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور شجرۂ مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ اکثر انبیاء آپ کی نسل سے ہیں اور شرقی و غربی نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی کیونکہ یہود مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور نصاریٰ مشرق کی طرف۔ قریب ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محاسن و کمالات نزولِ وحی سے قبل ہی خَلق پر ظاہر ہو جائیں نور پر نور یہ کہ نبی ہیں نسل نبی سے نورِ محمدی ہے نورِ ابراہیمی پر۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت اقوال ہیں۔ (خازن) و۸۴ اور ان کی تعظیم و تطہیر لازم کی۔ مراد ان گھروں سے مسجدیں ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مسجدیں بیتُ اللہ ہیں زمین میں۔ و۸۵ تسبیح سے مراد نمازیں ہیں صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر و عصر و مغرب و عشاء مراد ہیں۔ و۸۶ اور اس کے ذکرِ قلبی و لسانی اور اوقاتِ نماز پر مسجدوں کی حاضری سے۔ و۸۷ اور انہیں وقت پر ادا کرنے سے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بازار میں تھے مسجد میں نماز کے لیے اقامت کہی گئی آپ نے دیکھا کہ بازار والے اُٹھے اور دکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہو گئے۔ تو فرمایا کہ آیت "رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ" ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔ و۸۸ اس کے وقت پر۔ و۸۹ دلوں کا الٹ جانا یہ ہے کہ شدتِ خوف و اضطراب سے الٹ کر گلے تک چڑھ جائیں گے نہ باہر نکلیں نہ نیچے اتریں اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی یا یہ معنی ہیں کفار کے دل کفر و شک سے ایمان و یقین کی طرف پلٹ جائیں گے اور آنکھوں سے پردے اٹھ جائیں گے یہ تو اس دن کا بیان ہے آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ وہ فرمانبردار بندے جو ذکر و طاعت میں نہایت مُستعِد رہتے ہیں اور عبادت کی ادا میں سرگرم رہتے ہیں باوجود اس حسنِ عمل کے اس روز سے خائف رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہ ہو سکا۔

جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْـًٔا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ

اُس کے پاس آیا تو اُسے کچھ نہ پایا ف۹۰ اور اللہ کو اپنے قریب پایا تو اُس نے اس کا حساب پورا بھر دیا اور اللہ

سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

جلد حساب کر لیتا ہے یا ف۹۱ جیسے اندھیریاں کسی کُنڈے کے دریا میں ف۹۲ اس کے اوپر موج موج کے اوپر اور

مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ

موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک ف۹۳ جب اپنا ہاتھ نکالے

یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ ع ۵

تو سوجھائی دیتا معلوم نہ ہو ف۹۴ اور جسے اللہ نور نہ دے اُس کے لیے کہیں نور نہیں ف۹۵

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے ف۹۶ پر پھیلائے

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِیْحَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ لِلّٰهِ

سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور اپنی تسبیح اور اللہ اُن کے کاموں کو جانتا ہے اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف پھر جانا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ

یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ

نرم نرم چلاتا ہے بادل کو ف۹۷ پھر اُنھیں آپس میں ملاتا ہے ف۹۸ پھر اُنھیں تہ پر تہ کر دیتا ہے تو تُو دیکھے کہ اس کے

ف۹۰ یعنی پانی سمجھ کر اس کی تلاش میں چلا جب وہاں پہنچا تو پانی کا نام ونشان نہ تھا ایسے ہی کافر اپنے خیال میں نیکیاں کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا ثواب پائے گا جب عَرَصاتِ قیامت (قیامت کے میدان) میں پہنچے گا تو ثواب نہ پائے گا بلکہ عذابِ عظیم میں گرفتار ہوگا اور اس وقت اس کی حسرت اور اس کا اندوہ وغم اس پیاس سے بدرجہا زیادہ ہوگا۔ ف۹۱ اعمالِ کفار کی مثال ایسی ہے ف۹۲ سمندروں کی گہرائی میں ف۹۳ ایک اندھیرا دریا کی گہرائی کا اس پر ایک اور اندھیرا موجوں کے تراکُم (اکٹھا ہونے کا) کا اس پر اور اندھیرا بادلوں کی گھری ہوئی گھٹا کا ان اندھیریوں کی شدت کا یہ عالم کہ جو اس میں ہو وہ ف۹۴ باوجودیکہ اپنا ہاتھ نہایت ہی قریب اور اپنے جسم کا جز ہے جب وہ بھی نظر نہ آئے تو اور دوسری چیز کیا نظر آئے گی ایسا ہی حال ہے کافر کا کہ وہ اعتقادِ باطل اور قولِ ناحق اور عملِ قبیح کی تاریکیوں میں گرفتار ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ دریا کے کُنڈے اور اس کی گہرائی سے کافر کے دل کو اور موجوں سے جَہل وشک وحیرت کو جو کافر کے دل پر چھائے ہوئے ہیں اور بادلوں سے مُہر کو جو ان کے دلوں پر ہے تشبیہ دی گئی۔ ف۹۵ راہ یاب وہی ہوتا ہے جس کو وہ راہ دے۔ ف۹۶ جو آسمان وزمین کے درمیان میں ہیں۔ ف۹۷ جس سرزمین اور جن بلاد کی طرف چاہے۔ ف۹۸ اور ان کے متفرق ٹکڑوں کو یکجا کر دیتا ہے۔

يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ

بیچ میں سے نکلتا ہے اور اُتارتا ہے آسمان سے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے کچھ اولے ف۹۹

فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ

پھر ڈالتا ہے اُنھیں جس پر چاہے ف۱۰۰ اور پھیر دیتا ہے اُنھیں جس سے چاہے ف۱۰۱ قریب ہے کہ اس کی بجلی

يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

کی چمک آنکھ لے جائے ف۱۰۲ اللہ بدلی کرتا ہے رات اور دن کی ف۱۰۳ بے شک اس میں

لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ

سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو اور اللہ نے زمین پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا ف۱۰۴ تو اُن میں

مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے ف۱۰۵ اور اُن میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۶ اور اُن میں کوئی

يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

چار پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۷ اللہ بناتا ہے جو چاہے بے شک اللہ سب کچھ

قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى

کر سکتا ہے بے شک ہم نے اُتاریں صاف بیان کرنے والی آیتیں ف۱۰۸ اور اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ

سیدھی راہ دکھائے ف۱۰۹ اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ اور رسول پر اور حکم مانا پھر

ف۹۹ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جس طرح زمین میں پتھر کے پہاڑ ہیں ایسے ہی آسمان میں برف کے پہاڑ اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں اور یہ اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ان پہاڑوں سے اولے برساتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ آسمان سے اولوں کے پہاڑ کے پہاڑ برساتا ہے یعنی بکثرت اولے برساتا ہے۔ (مدارک وغیرہ) ف۱۰۰ اور جس کے جان و مال کو چاہتا ہے ان سے ہلاک و تباہ کرتا ہے۔ ف۱۰۱ اس کے جان و مال کو محفوظ رکھتا ہے۔ ف۱۰۲ اور روشنی کی تیزی سے آنکھوں کو بیکار کر دے۔ ف۱۰۳ کہ رات کے بعد دن لاتا ہے اور دن کے بعد رات۔ ف۱۰۴ یعنی تمام اجناس حیوان کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور یہ سب باوجود مُتّحدُ الاصل ہونے کے باہم کس قدر مختلف الحال ہیں یہ خالقِ عالَم کے علم و حکمت اور اس کے کمالِ قدرت کی دلیل روشن ہے۔ ف۱۰۵ جیسے کہ سانپ اور مچھلی اور بہت سے کیڑے۔ ف۱۰۶ جیسے کہ آدمی اور پرند۔ ف۱۰۷ مثل بہائم اور درندوں کے۔ ف۱۰۸ یعنی قرآن کریم جس میں ہدایت و احکام اور حلال و حرام کا واضح بیان ہے۔ ف۱۰۹ اور سیدھی راہ جس پر چلنے سے رضائے الٰہی و نعمتِ آخرت میسر ہو دینِ اسلام ہے آیات کا ذکر فرمانے کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ انسان تین فرقوں میں منقسم ہو گئے ایک وہ جنھوں نے ظاہر میں تصدیقِ حق کی اور باطن میں تکذیب کرتے رہے۔ وہ منافق ہیں دوسرے وہ جنھوں نے ظاہر میں بھی تصدیق کی اور باطن میں بھی مُعتَقِد رہے یہ مخلصین ہیں تیسرے وہ جنھوں نے ظاہر میں بھی تکذیب کی اور باطن میں بھی وہ کفار ہیں ان کا ذکر بالترتیب فرمایا جاتا ہے۔

يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِذَا
کچھ اُن میں کے اس کے بعد پھر جاتے ہیں ف۱۱۰ اور وہ مسلمان نہیں ف۱۱۱ اور جب

دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٨﴾
بلائے جائیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف کہ رسول اُن میں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْۤا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿٤٩﴾ ؕ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
اور اگر ان کی ڈگری ہو (ان کے حق میں فیصلہ ہو) تو اس کی طرف آئیں مانتے ہوئے ف۱۱۲ کیا اُن کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۱۳

اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ
یا شک رکھتے ہیں ف۱۱۴ یا یہ ڈرتے ہیں کہ اللہ و رسول اُن پر ظلم کریں گے ف۱۱۵ بلکہ

اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ع ٦ ١٢
وہ خود ہی ظالم ہیں مسلمانوں کی بات تو یہی ہے ف۱۱۶ جب اللہ اور رسول کی طرف

وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ
بلائے جائیں کہ رسول اُن میں فیصلہ فرمائے تو عرض کریں ہم نے سُنا اور حکم مانا اور یہی لوگ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥١﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓىِٕكَ
مراد کو پہنچے اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی

هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ
لوگ کامیاب ہیں اور اُنھوں نے ف۱۱۷ اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اگر تم اُنھیں حکم دو گے

ف۱۱۰ اور اپنے قول کی پابندی نہیں کرتے۔ ف۱۱۱ منافق ہیں کیونکہ ان کے دل ان کی زبانوں کے مُوافق نہیں۔ ف۱۱۲ کفار و منافقین بارہا تجربہ کرچکے تھے اور انہیں کامل یقین تھا کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فیصلہ سراسر حق و عدل ہوتا ہے اس لیے ان میں جو سچا ہوتا وہ تو خواہش کرتا تھا کہ حضور اس کا فیصلہ فرمائیں اور جو ناحق پر ہوتا وہ جانتا تھا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سچی عدالت سے وہ اپنی ناجائز مراد نہیں پا سکتا اس لیے وہ حضور کے فیصلہ سے ڈرتا اور گھبراتا تھا۔
شانِ نزول: بِشر نامی ایک منافق تھا ایک زمین کے معاملہ میں اس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا، یہودی جانتا تھا کہ اس معاملہ میں وہ سچا ہے اور اس کو یقین تھا کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حق و عدل کا فیصلہ فرماتے ہیں اس لیے اس نے خواہش کی کہ یہ مقدمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیصل (حل) کرایا جائے لیکن منافق بھی جانتا تھا کہ وہ باطل پر ہے اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عدل و انصاف میں کسی کی رورعایت نہیں فرماتے اس لیے وہ حضور کے فیصلہ پر تو راضی نہ ہوا اور کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے پر مصر ہوا اور حضور کی نسبت کہنے لگا کہ وہ ہم پر ظلم کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۱۳ کفر یا نفاق کی۔ ف۱۱۴ سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت میں۔ ف۱۱۵ ایسا تو ہے نہیں کیونکہ یہ وہ خوب جانتے ہیں کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فیصلہ حق سے مُتجاوِز ہو ہی نہیں سکتا اور کوئی بددیانت آپ کی عدالت سے پرایا حق مارنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا اسی وجہ سے وہ آپ کے فیصلہ سے اِعراض کرتے ہیں۔ ف۱۱۶ اور ان کو یہ طریقِ ادب لازم ہے کہ ف۱۱۷ یعنی منافقین نے۔ (مدارک)

لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا

تو وہ ضرور جہاد کو نکلیں گے تم فرما دو قسمیں نہ کھاؤ ف۱۱۸ موافق شرع حکم برداری چاہیے اللہ جانتا ہے جو

تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

تم کرتے ہو ف۱۱۹ تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا ف۱۲۰ پھر اگر تم منہ پھیرو ف۱۲۱ تو رسول کے ذمہ وہی ہے

عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا

جو اُس پر لازم کیا گیا ف۱۲۲ اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا ف۱۲۳ اور اگر رسول کی فرمانبرداری کروگے راہ پاؤ گے اور

عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ

رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا ف۱۲۴ اللہ نے وعدہ دیا اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ

اچھے کام کئے ف۱۲۵ کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا ف۱۲۶ جیسی اُن سے پہلوں

قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

کو دی ف۱۲۷ اور ضرور اُن کے لیے جما دے گا اُن کا وہ دین جو اُن کے لیے پسند فرمایا ہے ف۱۲۸ اور ضرور اُن کے اگلے خوف کو

خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ

امن سے بدل دے گا ف۱۲۹ میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا

تو وہی لوگ بے حکم ہیں اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی

ف۱۱۸ کہ جھوٹی قسم گناہ ہے۔ ف۱۱۹ زبانی اطاعت اور عملی مخالفت اس سے کچھ چھپا نہیں۔ ف۱۲۰ سچے دل اور سچی نیت سے۔ ف۱۲۱ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمانبرداری سے، تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں۔ ف۱۲۲ یعنی دین کی تبلیغ اور احکامِ الٰہی کا پہنچا دینا اس کو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اچھی طرح ادا کر دیا اور وہ اپنے فرض سے عُہدہ برآ ہو چکے۔ ف۱۲۳ یعنی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت وفرمانبرداری۔ ف۱۲۴ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت واضح طور پر پہنچا دیا۔ ف۱۲۵ **شانِ نزول:** سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وحی نازل ہونے سے دس سال تک مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کے قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں صبر کیا پھر بحکمِ الٰہی مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور انصار کے منازِل (گھروں) کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا مگر قریش اس پر بھی باز نہ آئے روزمرہ ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں، اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت خطرے میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے ایک روز ایک صحابی نے فرمایا: کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بار سے ہم سُبکدوش ہوں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۲۶ اور بجائے کفار کے تمہاری فرمانروائی ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جس چیز پر شب و روز گزرے ہیں ان سب پر دینِ اسلام داخل ہوگا۔ ف۱۲۷ حضرت داود و سلیمان وغیرہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اور جیسی کہ جبابرۂ مصر و شام کو ہلاک کر کے بنی اسرائیل کو خلافت دی اور ان ممالک پر ان کو مسلط کیا۔ ف۱۲۸ یعنی دینِ اسلام کو تمام اَدیان پر غالب فرمائے گا۔ ف۱۲۹ چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرِ زمین عرب سے

الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ

فرمانبرداری کرو اس اُمید پر کہ تم پر رحم ہو ہرگز کافروں کو خیال نہ کرنا کہ وہ کہیں ہمارے قابو سے نکل جائیں

فِي الْاَرْضِ ج وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ط وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٥٧﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ٧ ١٢

زمین میں اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ضرور کیا ہی بُرا انجام اے ایمان

اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ

والو چاہیے کہ تم سے اِذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام ف۱۳۰ اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے ف۱۳۱

مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ط مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ

تین وقت ف۱۳۲ نمازِ صبح سے پہلے ف۱۳۳ اور جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو

مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ قف ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ط لَيْسَ

دوپہر کو ف۱۳۴ اور نمازِ عشاء کے بعد ف۱۳۵ یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ف۱۳۶ ان

عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ط طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى

تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ اُن پر ف۱۳۷ آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے

کفار مٹا دیئے گئے مسلمانوں کا تسلط ہوا مشرق و مغرب کے ممالک اللہ تعالٰی نے ان کے لیے فتح فرمائے اکاسرہ کے ممالک و خزائن ان کے قبضہ میں آئے دنیا پر ان کا رعب چھا گیا۔ فائدہ: اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اور آپ کے بعد ہونے والے خُلَفاءِ راشدین کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ ان کے زمانہ میں فُتوحاتِ عظیمہ ہوئیں اور کسرٰی وغیرہ مُلوک کے خزائن (بادشاہوں کے خزانے) مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور امن و تمکین اور دین کو غلبہ حاصل ہوا۔ ترمذی و ابوداود کی حدیث میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت میرے بعد تیس سال ہے پھر ملک ہوگا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خلافت دو برس تین ماہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خلافت چار سال نو ماہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خلافت چھ ماہ ہوئی۔ (خازن)

ف۱۳۰ اور باندیاں۔ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مُدلج بن عَمرو کو دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بلانے کے لیے بھیجا وہ غلام ویسے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکان میں چلا گیا جب کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف رکھتے تھے غلام کے اچانک چلے آنے سے آپ کے دل میں خیال ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۳۱ بلکہ ابھی قریب بُلوغ ہیں۔ سِنِّ بُلوغ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک لڑکے کے لیے اٹھارہ سال اور لڑکی کے لیے سترہ سال اور عامہ علماء کے نزدیک لڑکے اور لڑکی دونوں کے لیے پندرہ سال ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۱۳۲ یعنی ان تینوں وقتوں میں اجازت حاصل کریں جن کا بیان اسی آیت میں فرمایا جاتا ہے۔ ف۱۳۳ کہ وہ وقت ہے خواب گاہوں سے اٹھنے اور شب خوابی کا لباس اتار کر بیداری کے کپڑے پہننے کا۔ ف۱۳۴ قیلولہ کرنے کے لیے اور تہ بند باندھ لیتے ہو۔ ف۱۳۵ کہ وہ وقت ہے بیداری کا لباس اتارنے اور خواب کا لباس پہننے کا۔ ف۱۳۶ کہ ان اوقات میں خلوت و تنہائی ہوتی ہے بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصہ کھل جائے جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے لہٰذا ان اوقات میں غلام اور بچے بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور ان کے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں کسی وقت بھی بے اجازت داخل نہ ہوں۔ (خازن وغیرہ) ف۱۳۷ مسئلہ: یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ۔

بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَ اِذَا

کے پاس ف۱۳۸ اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب

بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ

تم میں لڑکے ف۱۳۹ جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں ف۱۴۰ جیسے ان کے اگلوں ف۱۴۱ نے اذن

قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَ

مانگا اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور

الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ

بوڑھی خانہ نشین عورتیں ف۱۴۲ جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں

اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ

کہ اپنے بالائی کپڑے اُتار رکھیں جب کہ سنگار نہ چمکائیں ف۱۴۳ اور اس سے بچنا ف۱۴۴ ان کے لیے اور

لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى

بہتر ہے اور اللہ سُنتا جانتا ہے نہ اندھے پر تنگی ف۱۴۵ اور نہ

الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا

لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی

مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ

اولاد کے گھر ف۱۴۶ یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں

ف۱۳۸ کام و خدمت کے لیے تو ان پر ہر وقت اِستیذان (اجازت لینے) کا لازم ہونا سببِ حرج ہوگا اور شرع میں حَرَج مدفوع (دور کیا گیا) ہے۔ (مدارک) ف۱۳۹ یعنی آزاد۔ ف۱۴۰ تمام اوقات میں ف۱۴۱ ان سے بڑے مردوں۔ ف۱۴۲ جن کا سِن زیادہ ہو چکا اور اولاد ہونے کی عمر نہ رہی اور پیرانہ سالی (بڑھاپے) کے باعث ف۱۴۳ اور بال سینہ پنڈلی وغیرہ نہ کھولیں۔ ف۱۴۴ بالائی کپڑوں کو پہنے رہنا۔ ف۱۴۵ **شانِ نزول:** سعید بن مُسیّب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابینا اور بیماروں اور اپاہجوں کو دے جاتے جو ان اَعذار کے باعث جہاد میں نہ جاسکتے اور انہیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لے کر کھائیں مگر وہ لوگ اس کو گوارا نہ کرتے بایں خیال کہ شاید یہ ان کو دل سے پسند نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں اس کی اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ اندھے اپاہج اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کہیں کسی کو نفرت نہ ہو اس آیت میں انہیں اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب اندھے نابینا اپاہج کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اس کے پاس ان کے کھلانے کے لیے کچھ نہ ہوتا تو وہ انہیں کسی رشتہ دار کے یہاں کھلانے کے لیے لے جاتا یہ بات ان لوگوں کو گوارا نہ ہوتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ف۱۴۶ کہ اولاد کا گھر اپنا ہی گھر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ اسی طرح شوہر کے لیے بیوی کا اور بیوی کے لیے شوہر کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہے۔

اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپھیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں

اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ

کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں ف۱۴۷ یا اپنے دوست کے یہاں ف۱۴۸

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا

تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ ف۱۴۹ پھر جب کسی گھر میں جاؤ

فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ

تو اپنوں کو سلام کرو ف۱۵۰ ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ اللہ یونہی

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۠ ﴿۶۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ ع ۸/۱۴

بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى

اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لیے جمع کیے گئے ہوں ف۱۵۱ تو نہ جائیں جب تک

يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

اُن سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول

وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ

پر ایمان لاتے ہیں ف۱۵۲ پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لیے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت

ف۱۴۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد آدمی کا وکیل اور اس کا کارپرداز ہے۔ ف۱۴۸ معنی یہ ہیں کہ ان سب لوگوں کے گھر کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں جبکہ معلوم ہو کہ وہ اس سے راضی ہیں سَلَف (پہلے کے لوگوں) کا تو یہ حال تھا کہ آدمی اپنے دوست کے گھر اس کی غیبت (غیر موجودگی) میں پہنچتا تو اس کی باندی سے اس کا کِیسہ (رقم رکھنے کا تھیلا) طلب کرتا اور جو چاہتا اس میں سے لے لیتا جب وہ دوست گھر آتا اور باندی اس کو خبر دیتی تو اس خوشی میں وہ باندی کو آزاد کر دیتا۔ مگر اس زمانہ میں یہ فیاضی کہاں لہٰذا بے اجازت کھانا نہ چاہئے۔ (مدارک وجلالین) ف۱۴۹ شانِ نزول: قبیلۂ بنی لَیث بن عَمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لیے بیٹھے رہتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۵۰ مسئلہ: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خَلَل نہ ہو۔ (خازن) مسئلہ: اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے: "اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ بَرَكَاتُهٗ"۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں۔ نَخعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے: "اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ (شفاء شریف) ملا علی قاری نے شرح شِفا میں لکھا کہ خالی مکان میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ اسلام کے گھروں میں روحِ اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔ ف۱۵۱ جیسے کہ جہاد اور تدبیرِ جنگ اور جمعہ وعیدین اور مشورہ

مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٢﴾ لَا تَجْعَلُوْا

دے دو اور اُن کے لیے اللہ سے معافی مانگو ف۱۵۳ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے رسول کے

دُعَاۗءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاۗءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۭ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے ف۱۵۴ بے شک اللہ جانتا ہے جو

يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ

تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر ف۱۵۵ تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ

تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

انھیں کوئی فتنہ پہنچے ف۱۵۶ یا اُن پر درد ناک عذاب پڑے ف۱۵۷ سن لو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

وَالْاَرْضِ ۭ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۭ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ

اور زمین میں ہے بے شک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو ف۱۵۸ اور اس دن کو جس میں اس کی طرف پھیرے جائیں گے ف۱۵۹

ع ٩ ١٥ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾ ع

تو وہ اُنھیں بتا دے گا جو کچھ اُنھوں نے کیا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۱۶۰

اٰیاتها ٧٧ ﴿٢٥﴾ سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ ﴿٤٢﴾ رکوعاتها ٦

سورۂ فرقان مکیہ ہے، اس میں ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اور ہر اجتماع جو اللہ کے لیے ہو۔ ف۱۵۲ ان کا اجازت چاہنا نشانِ فرمانبرداری اور دلیلِ صحتِ ایمان ہے۔ ف۱۵۳ اس سے معلوم ہوا کہ افضل یہی ہے کہ حاضر رہیں اور اجازت طلب نہ کریں۔ **مسئلہ:** اماموں اور دینی پیشواؤں کی مجلس سے بھی بے اجازت نہ جانا چاہئے۔ (مدارک) ف۱۵۴ کیونکہ جس کو رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پکاریں اس پر اِجابَت وتعمیل واجب ہو جاتی ہے اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہوتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لیے اجازت طلب کرے اور اجازت سے ہی واپس ہو اور ایک معنی مفسرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ندا کرے تو ادب وتکریم اور توقیر وتعظیم کے ساتھ، آپ کے مُعَظَّم اَلقاب سے، نرم آواز کے ساتھ، مُتواضِعانہ ومنکسرانہ لہجہ میں "یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ" کہہ کر۔ ف۱۵۵ **شانِ نزول:** منافقین پر روز جمعہ مسجد میں ٹھہر کر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خطبے کا سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۵۶ دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا اور ہولناک حوادِث یا ظالم بادشاہ کا مسلط ہونا یا دل کا سخت ہو کر معرفتِ الٰہی سے محروم رہنا۔ ف۱۵۷ آخرت میں۔ ف۱۵۸ ایمان پر یا نفاق پر۔ ف۱۵۹ جزا کے لیے اور وہ دن روز قیامت ہے۔ ف۱۶۰ اس سے کچھ چھپا نہیں۔ ف۱ سورۂ فرقان مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ستتر آیتیں اور آٹھ سو بانوے کلمے اور تین ہزار سات سو تین حرف ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ ﴿۱﴾

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر ف۲ جو سارے جہان کو ڈر سُنانے والا ہو ف۳

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ

وہ جس کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اُس نے نہ اختیار فرمایا بچہ ف۴ اور اس کی

لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿۲﴾

سلطنت میں کوئی ساجھی (شریک) نہیں ف۵ اُس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ پر رکھی

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا

اور لوگوں نے اس کے سوا اور خدا ٹھہرا لیے ف۶ کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود پیدا کئے گئے ہیں اور

يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً

خود اپنی جانوں کے برے بھلے کے مالک نہیں اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا

وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ

نہ اُٹھنے کا اور کافر بولے ف۷ یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انھوں نے بنا لیا ہے ف۸

وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚۛ ﴿۴﴾ وَقَالُوْۤا معانقة ۱۰

اور اس پر اور لوگوں نے ف۹ انھیں مدد دی ہے بے شک وہ ف۱۰ ظلم اور جھوٹ پر آئے اور بولے ف۱۱

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۵﴾ قُلْ

اگلوں کی کہانیاں ہیں جو اُنھوں نے ف۱۲ لکھ لی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں تم فرماؤ

ف۲ یعنی سیدانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر۔ ف۳ اس میں حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عمومِ رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خَلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جنّ ہوں یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات سب آپ کے امتی ہیں کیونکہ "عالَم" ماسوی اللہ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں شیخ مَحلّی سے اور کبیر میں امام رازی سے اور شُعب الایمان میں بیہقی سے صادِر ہوا بے دلیل ہے اور دعوئ اجماع غیر ثابت چنانچہ امام سُبکی و بازِری و ابن حَزم و سیوطی نے اس کا تعاقُب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالَم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں پس وہ تمام خَلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث میں ہے: "اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً" یعنی میں تمام خَلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ علامہ علی قاری نے مِرقات میں اس کی شرح میں فرمایا: یعنی تمام موجودات کی طرف جنّ ہوں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات۔ اس مسئلہ کی کامل تنقیح و تحقیق شَرح و بَسْط کے ساتھ امام قَسطَلانی کی مَواہب لدنیہ میں ہے۔ ف۴ اس میں یہود و نصارٰی کا رَدّ ہے جو حضرت عزیر و مسیح علیہما الصلوۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ معاذاللہ ف۵ اس میں بت پرستوں کا رَدّ ہے جو بتوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ ف۶ یعنی بت پرستوں نے بتوں کو خدا ٹھہرایا جو ایسے عاجز و بے قدرت ہیں ف۷ یعنی نضر بن حارث اور اس کے ساتھی قرآن کریم کی نسبت کہ ف۸ یعنی سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔ ف۹ اور لوگوں سے نضر بن حارث کی مراد یہودی تھے اور عدّ اس و یسار وغیرہ اہل کتاب۔ ف۱۰ نَضر بن حارث وغیرہ مشرکین جو یہ بیہودہ بات کہنے والے تھے۔ ف۱۱ وہی مشرکین قرآن کریم

أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا
اُسے تو اُس نے اُتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات جانتا ہے ف۱۳ بے شک وہ بخشنے والا
رَّحِيمًا ﴿٦﴾ وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي
مہربان ہے ف۱۴ اور بولے ف۱۵ اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں
الْأَسْوَاقِ ۗ لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ﴿٧﴾ أَوْ يُلْقٰى
چلتا ہے ف۱۶ کیوں نہ اُتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ اُن کے ساتھ ڈر سناتا ف۱۷ یا غیب سے
إِلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۗ وَقَالَ الظّٰلِمُونَ إِنْ
اُنھیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے کھاتے ف۱۸ اور ظالم بولے ف۱۹ تم
تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴿٨﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ
تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ف۲۰ اے محبوب دیکھو کیسی کہاوتیں تمہارے لیے بنا رہے ہیں
فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٩﴾ عٓ تَبٰرَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ ع ۱ ۹ ۱۲
تو گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راہ نہیں پاتے بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمہارے لیے
خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ
بہت بہتر اس سے کر دے ف۲۱ جنتیں جن کے نیچے نہریں بہیں اور کردے تمہارے لیے اُونچے اُونچے
قُصُورًا ﴿١٠﴾ بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ ۚ قف وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ
محل بلکہ یہ تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور جو قیامت کو جھٹلائے ہم نے اُس کے لیے تیار کر رکھی ہے بھڑکتی ہوئی
سَعِيرًا ﴿١١﴾ ج إِذَا رَأَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيرًا ﴿١٢﴾
آگ جب وہ انھیں دُور جگہ سے دیکھے گی ف۲۲ تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا

کی نسبت کہ یہ رُستم و اسفندیار وغیرہ کے قصوں کی طرح ف۱۲ یعنی سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔ ف۱۳ یعنی قرآن کریم علومِ غیبی پر مشتمل ہے۔ یہ دلیل صریح ہے اس کی کہ وہ حضرت علّام الغیوب کی طرف سے ہے۔ ف۱۴ اسی لیے کفار کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔ ف۱۵ کفارِ قریش ف۱۶ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ نبی ہوتے تو نہ کھاتے نہ بازاروں میں چلتے اور یہ بھی نہ ہوتا تو۔ ف۱۷ اور ان کی تصدیق کرتا اور ان کی نبوت کی شہادت دیتا۔ ف۱۸ مالداروں کی طرح۔ ف۱۹ مسلمانوں سے ف۲۰ اور مَعاذَ اللّٰہ اس کی عقل بجا نہ رہی۔ ایسی طرح طرح کی بیہودہ باتیں انہوں نے بکیں۔ ف۲۱ یعنی جلد آپ کو اس خزانے اور باغ سے بہتر عطا فرماوے جو یہ کافر کہتے ہیں۔ ف۲۲ ایک برس کی راہ سے یا سو برس کی راہ سے، دونوں قول ہیں اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں اللّٰہ تعالٰی چاہے تو اس کو حیات و عقل اور رویت عطا فرمائے اور بعض مفسرین نے کہا کہ مراد ملائکۂ جہنم کا دیکھنا ہے۔

وَ اِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾ ط

اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے ف۲۳ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ف۲۴

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ اَذٰلِكَ

تو وہاں موت مانگیں گے ف۲۵ فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو ف۲۶ تم فرماؤ کیا یہ ف۲۷

خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ط كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً

بھلا یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے وہ ان کا صلہ

وَّ مَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ط كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا

اور انجام ہے ان کے لیے وہاں من مانی مرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے تمہارے رب کے ذمہ وعدہ ہے

مَّسْئُوْلًا ﴿۱۶﴾ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ

مانگا ہوا ف۲۸ اور جس دن اکٹھا کرے گا اُنھیں ف۲۹ اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں ف۳۰ پھر ان معبودوں سے فرمائے گا

ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ط ﴿۱۷﴾ قَالُوْا

کیا تم نے گمراہ کر دیئے یہ میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے ف۳۱ وہ عرض کریں گے

سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَ

پاکی ہے تجھ کو ف۳۲ ہمیں سزاوار (حق) نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو مولیٰ بنائیں ف۳۳

لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ج وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾

لیکن تو نے اُنھیں اور اُن کے باپ داداؤں کو برتنے دیا ف۳۴ یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے ف۳۵

ف۲۳ جو نہایت کرب و بے چینی پیدا کرنے والی ہو۔ ف۲۴ اس طرح کہ ان کے ہاتھ گردنوں سے ملا کر باندھ دیئے گئے ہوں یا اس طرح کہ ہر ہر کافر اپنے اپنے شیطان کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو۔ ف۲۵ اور ''واثبوراہ واثبوراہ'' کا شور مچائیں گے باین معنی کہ ہائے اے موت آجا۔ حدیث شریف میں ہے کہ پہلے جس شخص کو آتشی لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے اور اس کی ذُرِّیَّت اس کے پیچھے ہوگی اور یہ سب موت موت پکارتے ہوں گے ان سے ف۲۶ کیونکہ تم طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کئے جاؤ گے۔ ف۲۷ عذاب اور اَہوالِ جہنم جس کا ذکر کیا گیا۔ ف۲۸ یعنی مانگنے کے لائق یا وہ جو مؤمنین نے دنیا میں یہ عرض کر کے مانگا: ''رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً'' یا یہ عرض کر کے ''رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ''۔ ف۲۹ یعنی مشرکین کو ف۳۰ یعنی ان کے باطل معبودوں کو خواہ ذَوِي الْعُقُول ہوں یا غیر ذَوِي الْعُقُول۔ کلبی نے کہا کہ ان معبودوں سے بت مراد ہیں انہیں اللہ تعالیٰ گویائی دے گا۔ ف۳۱ اللہ تعالیٰ حقیقتِ حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لیے ہے کہ ان کے معبود انہیں جھٹلائیں تو ان کی حسرت و ذلت اور زیادہ ہو۔ ف۳۲ اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو۔ ف۳۳ تو ہم دوسرے کو کیا تیرے غیر کے معبود بنانے کا حکم دے سکتے تھے ہم تیرے بندے ہیں۔ ف۳۴ اور انہیں اموال و اولاد و طولِ عمر و صحت و سلامت عنایت کی۔ ف۳۵ شقی بعد ازیں کفار سے فرمایا جائے گا۔

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ

تو اب معبودوں نے تمہاری بات جھٹلا دی تو اب تم نہ عذاب پھیر سکو نہ اپنی مدد کر سکو اور تم میں

يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ

جو ظالم ہے ہم اُسے بڑا عذاب چکھائیں گے اور ہم نے تم سے پہلے جتنے

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ ؕ وَ

رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے ۳۶ف اور

ع ۲ ۱۱ ۱۷

جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ ع

ہم نے تم میں ایک کو دوسرے کی جانچ کیا ہے ۳۷ف اور اے لوگو کیا تم صبر کرو گے ۳۸ف اور اے محبوب تمہارا رب دیکھتا ہے ۳۹ف

ف۳۶ یہ کفار کے اس طعن کا جواب ہے جو انہوں نے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر کیا تھا کہ وہ بازاروں میں چلتے ہیں کھانا کھاتے ہیں، یہاں بتایا گیا کہ یہ امور منافیٔ نبوت نہیں بلکہ یہ تمام انبیاء کی عادتِ مُستمِرّہ تھی لہٰذا یہ طعن محض جہل و عناد ہے۔ ف۳۷ شانِ نزول: شرفاء جب اسلام لانے کا قصد کرتے تھے تو غرباء کو دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ یہ ہم سے پہلے اسلام لاچکے ان کو ہم پر ایک فضیلت رہے گی بایں خیال وہ اسلام سے باز رہتے اور شرفاء کے لیے غرباء آزمائش بن جاتے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوجہل و ولید بن عُقبہ اور عاص بن وائل سہمی اور نَضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے حضرت ابوذر و ابن مسعود و عمّار ابن یاسر و بلال و صُہیب و عامر بن فُہیرہ کو دیکھا کہ پہلے سے اسلام لائے ہیں تو غرور سے کہا کہ ہم بھی اسلام لے آئیں تو انہیں جیسے ہو جائیں گے تو ہم میں اور ان میں فرق کیا رہ جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت فقراءِ مسلمین کی آزمائش میں نازل ہوئی جن کا کفارِ قریش اِستہزاء کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کا اتباع کرنے والے یہ لوگ ہیں جو ہمارے غلام اور اَرذَل (ذلیل و حقیر) ہیں۔ اللّٰہ تعالٰی نے یہ آیت نازل کی اور ان مومنین سے فرمایا۔ (خازن) ف۳۸ اس فقر و شدت پر اور کفار کی اس بدگوئی پر۔ ف۳۹ اس کو جو صبر کرے اور اس کو جو بے صبری کرے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى
اور بولے وہ لوگ جو ف۴۰ ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہم پر فرشتے کیوں نہ اُتارے ف۴۱ یا ہم اپنے رب کو
رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ
دیکھتے ف۴۲ بے شک اپنے جی میں بہت ہی اُونچی کھینچی اور بڑی سرکشی پر آئے ف۴۳ جس دن فرشتوں کو دیکھیں
الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾
گے ف۴۴ وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا ف۴۵ اور کہیں گے الٰہی ہم میں ان میں کوئی آڑ کردے رُکی ہوئی ف۴۶
وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ
اور جو کچھ انھوں نے کام کئے تھے ف۴۷ ہم نے قصد فرما کر اُنھیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرّے کردیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں ف۴۸
الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ
جنت والوں کا اُس دن اچھا ٹھکانا ف۴۹ اور حساب کے دوپہر کے بعد اچھی آرام کی جگہ اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان
بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ
بادلوں سے اور فرشتے اُتارے جائیں گے پوری طرح ف۵۰ اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہے
وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ
اور وہ دن کافروں پر سخت ہے ف۵۱ اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا لے گا ف۵۲

ف۴۰ کافر ہیں حشر و بعث کے معتقد نہیں اسی لیے ف۴۱ ہمارے لیے رسول بنا کر یا سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے گواہ بنا کر ف۴۲ وہ خود ہمیں خبر دے دیتا کہ سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ ف۴۳ اور ان کا تکبر انتہا کو پہنچ گیا اور سرکشی حد سے گزر گئی کہ معجزات کا مشاہدہ کرنے کے بعد ملائکہ کے اپنے اوپر اترنے اور اللہ تعالٰی کو دیکھنے کا سوال کیا۔ ف۴۴ یعنی موت کے دن یا قیامت کے دن ف۴۵ روزِ قیامت فرشتے مؤمنین کو بشارت سنائیں گے اور کفّار سے کہیں گے تمہارے لیے کوئی خوشخبری نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ فرشتے کہیں گے کہ مومن کے سوا کسی کے لیے جنت میں داخل ہونا حلال نہیں اس لیے وہ دن کفّار کے واسطے نہایت حسرت و اندوہ اور رنج و غم کا دن ہوگا۔ ف۴۶ اس کلمے سے وہ ملائکہ سے پناہ چاہیں گے ف۴۷ حالتِ کُفر میں مثل صلہ رحمی و مہمانداری و یتیم نوازی وغیرہ کے ف۴۸ نہ ہاتھ سے چھوئے جائیں نہ ان کا سایہ ہو مراد یہ ہے کہ وہ اعمال باطل کر دیئے گئے ان کا کچھ ثمرہ اور کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اعمال کی مقبولیت کے لیے ایمان شرط ہے اور وہ انہیں میسر نہ تھا اس کے بعد اہلِ جنت کی فضیلت ارشاد ہوتی ہے۔ ف۴۹ اور ان کی قرار گاہ ان مغرور متکبر مشرکوں سے بلند و بالا بہتر و اعلٰی ف۵۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: آسمانِ دُنیا پھٹے گا اور وہاں کے رہنے والے (فرشتے) اُتریں گے اور وہ تمام اہل زمین سے زیادہ ہیں جن و اِنس سب سے۔ پھر دوسرا آسمان پھٹے گا وہاں کے رہنے والے اتریں گے وہ آسمان دنیا کے رہنے والوں سے اور جن و اِنس سب سے زیادہ ہیں۔ اسی طرح آسمان پھٹتے جائیں گے اور ہر آسمان والوں کی تعداد اپنے ماتحتوں سے زیادہ ہے یہاں تک کہ ساتواں آسمان پھٹے گا پھر کرّوبی اتریں گے پھر حاملینِ عرش اور یہ روز قیامت ہوگا۔ ف۵۱ اور اللہ کے فضل سے مسلمانوں پر سہل۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کا دن مسلمانوں پر آسان کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ان کے لیے ایک فرض نماز سے ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھی تھی۔ ف۵۲ حسرت و ندامت سے۔ یہ حال اگرچہ کفّار کے لیے عام ہے مگر عُقْبَہ بن ابی مُعَیط سے اس کا خاص تعلق ہے۔ شانِ نزول: عقبہ بن ابی معیط ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا، حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ

کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی ف۵۳ وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے

اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَ

فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا بے شک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے ف۵۴ اور

كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي

شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے ف۵۵ اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم نے

اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ

اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرا لیا ف۵۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن بنا دیئے تھے

الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مجرم لوگ ف۵۷ اور تمہارا رب کافی ہے ہدایت کرنے اور مدد دینے کو اور کافر بولے

معٓ لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ

قرآن ان پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا ف۵۸ ہم نے یونہی بتدریج اُسے اُتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل

فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ

مضبوط کریں ف۵۹ اور ہم نے اُسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ف۶۰ اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے ف۶۱ مگر ہم حق اور

کے فرمانے سے اس نے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی شہادت دی اور اس کے بعد ابی بن خلف کے زور ڈالنے سے پھر مرتد ہو گیا اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کو مقتول ہونے کی خبر دی۔ چنانچہ بدر میں مارا گیا یہ آیت اس کے حق میں نازل ہوئی کہ روز قیامت اس کو انتہا درجہ کی حسرت و ندامت ہوگی اس حسرت میں وہ اپنے ہاتھ چاب چاب لے گا۔ ف۵۳ جنت و نجات کی اور ان کا اتباع کیا ہوتا اور ان کی ہدایت قبول کی ہوتی ف۵۴ یعنی قرآن و ایمان سے ف۵۵ اور بلا و عذاب نازل ہونے کے وقت اس سے علیحدگی کرتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ابوداود و ترمذی میں ایک حدیث مروی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ تو دیکھنا چاہئے کس کو دوست بناتا ہے اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نشینی نہ کرو مگر ایماندار کے ساتھ اور کھانا نہ کھلاؤ مگر پرہیز گار کو۔ مسئلہ: بے دین اور بد مذہب کی دوستی اور اس کے ساتھ صحبت و اختلاط اور اُلفت و احترام ممنوع ہے۔ ف۵۶ کسی نے اس کو سحر کہا، کسی نے شعر اور وہ لوگ ایمان لانے سے محروم رہے، اس پر اللہ تعالٰی نے حضور کو تسلی دی اور آپ سے مدد کا وعدہ فرمایا جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے۔ ف۵۷ یعنی انبیاء کے ساتھ بدنصیبوں کا یہی معمول رہا ہے۔ ف۵۸ جیسے کہ توریت و انجیل و زبور میں سے ہر ایک کتاب ایک ساتھ اُتری تھی۔ کفّار کا یہ اعتراض بالکل فضول اور مہمل ہے کیونکہ قرآن کریم کا معجزہ و محتج بہ ہونا ہر حال میں یکساں ہے، چاہے یکبارگی نازل ہو یا بتدریج بلکہ بتدریج نازل فرمانے میں اس کے اعجاز کا اور بھی کامل اظہار ہے کہ جب ایک آیت نازل ہوئی اور تحدی کی گئی اور خلق کا اس کے مثل بنانے سے عاجز ہونا ظاہر ہوا پھر دوسری اتری اسی طرح اس کا اعجاز ظاہر ہوا اس طرح برابر آیت آیت ہو کر قرآن پاک نازل ہوتا رہا اور ہر ہر دم اس کی بے مثالی اور خلق کی عاجزی ظاہر ہوتی رہی۔ غرض کفّار کا اعتراض محض لغو و بے معنی ہے، آیت میں اللہ تعالٰی بتدریج نازل فرمانے کی حکمت ظاہر فرماتا ہے۔ ف۵۹ اور پیام کا سلسلہ جاری رہنے سے آپ کے قلب مبارک کو تسکین ہوتی رہے اور کفّار کو ہر ہر موقع پر جواب ملتے رہیں۔ علاوہ بریں یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کا حفظ سہل اور آسان ہو۔ ف۶۰ بہ زبان جبریل تھوڑا

اَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ

اس سے بہتر بیان لے آئیں گے وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل

اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ ع ٣ ١٤ ١

ان کا ٹھکانا سب سے برا وٗ٦٢ اور وہ سب سے گمراہ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور

جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ ۚ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

اس کے بھائی ہارون کو وزیر کیا تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جس نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ ؕ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا

ہماری آیتیں جھٹلائیں وٗ٦٣ پھر ہم نے اُنھیں تباہ کرکے ہلاک کردیا اور نوح کی قوم کو وٗ٦٤ جب انھوں نے رسولوں کو

الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا

جھٹلایا وٗ٦٥ ہم نے ان کو ڈبو دیا اور اُنھیں لوگوں کے لیے نشانی کردیا وٗ٦٦ اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار

اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ ۚ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾

کر رکھا ہے اور عاد اور ثمود وٗ٦٧ اور کنوئیں والوں کو وٗ٦٨ اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں وٗ٦٩

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ؗ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى

اور ہم نے سب سے مثالیں بیان فرمائیں فٗ٧٠ اور سب کو تباہ کر کے مٹا دیا اور ضرور یہ وٗ٧١ ہو آئے ہیں اس

تھوڑا تھوڑا بیس یا تئیس برس کی مدت میں، یا یہ معنی ہیں کہ ہم نے آیت کے بعد آیت بتدریج نازل فرمائی اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرأت میں ترتیل کرنے یعنی ٹھہر ٹھہر کر بہ اطمینان پڑھنے اور قرآن شریف کو اچھی طرح ادا کرنے کا حکم فرمایا جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا "وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا"۔ وٗ٦١ یعنی مشرکین آپ کے دین کے خلاف یا آپ کی نبوت میں قدح (عیب جوئی) کرنے والا کوئی سوال پیش نہ کرسکیں گے۔ وٗ٦٢ حدیث شریف میں ہے کہ آدمی روزِ قیامت تین طریقے پر اٹھائے جائیں گے: ایک گروہ سواریوں پر، ایک گروہ پیادہ پا اور ایک جماعت منہ کے بل گھسٹتی۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ فرمایا: جس نے پاؤں پر چلایا ہے وہی منہ کے بل چلائے گا۔ وٗ٦٣ یعنی قوم فرعون کی طرف۔ چنانچہ وہ دونوں حضرات ان کی طرف گئے اور انہیں خدا کا خوف دلایا اور اپنی رسالت کی تبلیغ کی لیکن ان بدبختوں نے ان حضرات کو جھٹلایا۔ وٗ٦٤ بھی ہلاک کردیا۔ وٗ٦٥ یعنی حضرت نوح اور حضرت ادریس کو اور حضرت شیث کو یا یہ بات ہے کہ ایک رسول کی تکذیب تمام رسولوں کی تکذیب ہے تو جب اُنہوں نے حضرت نوح کو جھٹلایا تو سب رسولوں کو جھٹلایا۔ وٗ٦٦ کہ بعد والوں کے لیے عبرت ہوں۔ وٗ٦٧ اور عاد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم اور ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ان دونوں قوموں کو بھی ہلاک کیا۔ وٗ٦٨ یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی جو بت پرستی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اُنہوں نے سرکشی کی، حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور آپ کو ایذا دی۔ ان لوگوں کے مکان کنوئیں کے گرد تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا اور یہ تمام قوم مع اپنے مکانوں کے اس کنوئیں کے ساتھ زمین میں دھنس گئی۔ اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔ وٗ٦٩ یعنی قوم عاد و ثمود اور کنوئیں والوں کے درمیان میں بہت سی امتیں ہیں جن کو انبیاء کی تکذیب کرنے کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا۔ فٗ٧٠ اور حجتیں قائم کیں اور ان میں سے کسی کو بغیر انذار ہلاک نہ کیا۔ وٗ٧١ یعنی کفارِ مکہ اپنی تجارتوں میں شام کے سفر کرتے ہوئے بار بار۔

الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا

بستی پر جس پر برا برساؤ برسا تھا ف۷۲ تو کیا یہ اُسے دیکھتے نہ تھے ف۷۳ بلکہ انہیں جی

لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا

اٹھنے کی اُمید تھی ہی نہیں ف۷۴ اور جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا (مذاق) ف۷۵ کیا یہ ہیں

الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا

جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں اگر ہم ان پر صبر نہ

عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

کرتے ف۷۶ اور اب جانا چاہتے ہیں جس دن عذاب دیکھیں گے ف۷۷ کہ کون گمراہ تھا ف۷۸

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾ لا اَمْ

کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا ف۷۹ تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لو گے ف۸۰ یا

تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ

یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سُنتے یا سمجھتے ہیں ف۸۱ وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے

ع ۴ ۲ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ

بلکہ اُن سے بھی بدتر گمراہ ف۸۲ اے محبوب کیا تم نے اپنے رب کو نہ دیکھا ف۸۳ کہ کیسا پھیلایا سایہ ف۸۴ اور اگر چاہتا

ف۷۲ اس بستی سے مراد سدوم ہے جو قومِ لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی، ان بستیوں میں ایک سب سے چھوٹی بستی کے لوگ تو اس خبیث بدکاری کے عامل نہ تھے جس میں باقی چار بستیوں کے لوگ مبتلا تھے۔ اسی لیے اُنہوں نے نجات پائی اور وہ چار بستیاں اپنی بدعملی کے باعث آسمان سے پتھر برسا کر ہلاک کردی گئیں۔ ف۷۳ کہ عبرت پکڑتے اور ایمان لاتے۔ ف۷۴ یعنی مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے قائل نہ تھے کہ انہیں آخرت کے ثواب و عذاب کی پرواہ ہوتی۔ ف۷۵ اور کہتے ہیں۔ ف۷۶ اس سے معلوم ہوا کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اور آپ کے اظہارِ معجزات نے کفّار پر اتنا اثر کیا تھا اور دینِ حق کو اس قدر واضح کردیا تھا کہ خود کفّار کو اقرار ہے کہ اگر وہ اپنی ہٹ پر جمے نہ رہتے تو قریب تھا کہ بت پرستی چھوڑ دیں اور دینِ اسلام اختیار کریں یعنی دینِ اسلام کی حقانیت ان پر خوب واضح ہوچکی تھی اور شکوک و شبہات مٹا ڈالے گئے تھے لیکن وہ اپنی ہٹ اور ضد کی وجہ سے محروم رہے۔ ف۷۷ آخرت میں ف۷۸ یہ اس کا جواب ہے کہ کفّار نے یہ کہا تھا کہ قریب ہے کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں یہاں بتایا گیا کہ بہکے ہوئے تم خود ہو اور آخرت میں یہ تم کو خود معلوم ہوجائے گا اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بہکانے کی نسبت محض بے جا ہے۔ ف۷۹ اور اپنی خواہشِ نفس کو پوجنے لگا، اسی کا مطیع ہوگیا، وہ ہدایت کس طرح قبول کرے گا۔ مروی ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ ایک پتھر کو پوجتے تھے اور جب کہیں انہیں کوئی دوسرا پتھر اس سے اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنے لگتے۔ ف۸۰ کہ خواہش پرستی سے روک دو ف۸۱ یعنی وہ اپنے شدّتِ عناد سے نہ آپ کی بات سنتے ہیں نہ دلائل و براہین کو سمجھتے ہیں بہرے اور ناسمجھ بنے ہوئے ہیں۔ ف۸۲ کیونکہ چوپائے بھی اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور جو انہیں کھانے کو دے اس کے مطیع رہتے ہیں اور احسان کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور تکلیف دینے والے سے گھبراتے ہیں، نافع کی طلب کرتے ہیں مضر سے بچتے ہیں چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں یہ کفّار ان سے بھی بدتر ہیں کہ نہ رب کی اطاعت کرتے ہیں نہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے ہیں نہ ثواب جیسی عَظِيْمُ الْمَنْفَعَت چیز کے طالب ہیں نہ عذاب جیسے سخت مضر مہلکہ سے بچتے ہیں۔ ف۸۳ کہ اس کی صنعت و قدرت کیسی عجیب ہے۔ ف۸۴ صبح صادق

لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا

تو اُسے ٹھہرایا ہوا کر دیتا ف۸۵ پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل کیا پھر ہم نے آہستہ آہستہ اُسے اپنی

قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ

طرف سمیٹا ف۸۶ اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ کیا اور نیند کو آرام اور

جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ

دن بنایا اُٹھنے کے لیے ف۸۷ اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے آگے

رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّ

مژدہ سناتی ہوئی ف۸۸ اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا پاک کرنے والا تاکہ ہم اس سے زندہ کریں کسی مُردہ شہر کو ف۸۹ اور

نُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ

اُسے پلائیں اپنے بنائے ہوئے بہت سے چوپائے اور آدمیوں کو اور بے شک ہم نے اُن میں پانی کے پھیرے

لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ

رکھے ف۹۰ کہ وہ دھیان کریں ف۹۱ تو بہت لوگوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا اور ہم چاہتے تو ہر بستی میں

قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ ۖ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾

ایک ڈر سنانے والا بھیجتے ف۹۲ تو کافروں کا کہا نہ مان اور اس قرآن سے اُن پر جہاد کر بڑا جہاد

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَ

اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے رواں کیے دو سمندر یہ میٹھا ہے نہایت شیریں اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ اور

جَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ

ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ ف۹۳ اور وہی ہے جس نے پانی سے ف۹۴ بنایا

کے طلوع کے بعد سے آفتاب کے طلوع تک کہ اس وقت تمام زمین میں سایہ ہی سایہ ہوتا ہے نہ دھوپ ہے نہ اندھیرا ہے۔ ف۸۵ کہ آفتاب کے طلوع سے بھی زائل نہ ہوتا۔ ف۸۶ کہ طلوع کے بعد آفتاب جتنا اونچا ہوتا گیا سایہ سمٹتا گیا۔ ف۸۷ کہ اس میں روزی تلاش کرو اور کاموں میں مشغول ہو۔ حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا: جیسے سوتے ہو پھر اُٹھتے ہو ایسے ہی مرو گے اور موت کے بعد پھر اٹھو گے۔ ف۸۸ یہاں رحمت سے مراد بارش ہے ف۸۹ جہاں کی زمین خشکی سے بے جان ہوگئی ف۹۰ کہ کبھی کسی شہر میں بارش ہو کبھی کسی میں، کبھی کہیں زیادہ ہو کبھی کہیں۔ مختلف طور پر حسب اقتضائے حکمت۔ ایک حدیث میں ہے کہ آسمان سے روز و شب کی تمام ساعتوں میں بارش ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسے جس خطہ کی جانب چاہتا ہے پھیرتا ہے اور جس زمین کو چاہتا ہے سیراب کرتا ہے۔ ف۹۱ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و نعمت میں غور کریں ف۹۲ اور آپ پر سے انذار (ڈرانے) کا بار کم کر دیتے لیکن ہم نے تمام بستیوں کے انذار کا بار آپ ہی پر رکھا تا کہ آپ تمام جہان کے رسول ہو کر کل رسولوں کی فضیلتوں کے جامع ہوں اور نبوت آپ پر ختم ہو کہ آپ کے بعد پھر کوئی نبی نہ ہو ف۹۳ کہ نہ میٹھا کھاری ہو، نہ کھاری میٹھا، نہ کوئی کسی کے

بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝۵۴ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ

آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی و۹۵ اور تمہارا رب قدرت والا ہے و۹۶ اور اللہ کے سوا ایسوں

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَ لَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَ كَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝۵۵

کو پوجتے ہیں و۹۷ جو ان کا بھلا برا کچھ نہ کریں اور کافر اپنے رب کے مقابل شیطان کو مدد دیتا ہے و۹۸

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝۵۶ قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر و۹۹ خوشی اور ف۱۰۰ ڈر سناتا تم فرماؤ میں اس و۱۰۱ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا

اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝۵۷ وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ

مگر جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راہ لے و۱۰۲ اور بھروسہ کرو اس زندہ پر جو

مع ۸ لَا يَمُوْتُ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَ كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۝۵۸ ۚۛ

کبھی نہ مرے گا و۱۰۳ اور اُسے سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو و۱۰۴ اور وہی کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں پر خبردار و۱۰۵

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے و۱۰۶ پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۛۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ۝۵۹ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے و۱۰۷ وہ بڑی مہر (رحمت) والا تو کسی جاننے والے سے اس کی تعریف پوچھ و۱۰۸ اور جب اُن سے کہا جائے و۱۰۹

اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ

رحمٰن کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کرلیں جسے تم کہو و۱۱۰ اور اس حکم نے انہیں اور بدکنا

ذائقہ کو بدل سکے جیسے کہ دجلہ دریائے شور میں میلوں تک چلا جاتا ہے اور اس کے ذائقے میں کوئی تغیر نہیں آتا، عجب شانِ الٰہی ہے۔ و۹۴ یعنی نطفہ سے و۹۵ کہ نسل چلے و۹۶ کہ اس نے ایک نطفہ سے دو قسم کے انسان پیدا کئے مذکر اور مؤنث پھر بھی کافروں کا یہ حال ہے کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ و۹۷ یعنی بتوں کو و۹۸ کیونکہ بت پرستی کرنا شیطان کو مدد دینا ہے و۹۹ ایمان وطاعت پر جنت کی ف۱۰۰ کفر ومعصیت پر عذاب جہنم کا و۱۰۱ تبلیغ وارشاد۔ و۱۰۲ اور اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرے، مراد یہ ہے کہ ایمانداروں کا ایمان لانا اور ان کا طاعتِ الٰہی میں مشغول ہونا ہی میرا اجر ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اس پر جزا عطا فرمائے گا اس لیے کہ صلحاء امت کے ایمان اور ان کی نیکیوں کے ثواب انہیں بھی ملتے ہیں اور ان کے انبیاء کو جن کی ہدایت سے وہ اس رتبہ پر پہنچے۔ و۱۰۳ اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے کیونکہ مرنے والے پر بھروسہ کرنا عاقل کی شان نہیں۔ و۱۰۴ اس کی تسبیح وتحمید کرو اس کی طاعت اور شکر بجالاؤ۔ و۱۰۵ نہ اس سے کسی کا گناہ چھپے نہ کوئی اس کی گرفت سے اپنے کو بچا سکے۔ و۱۰۶ یعنی اتنی مقدار میں کیونکہ لیل ونہار اور آفتاب تو تھے ہی نہیں اور اتنی مقدار میں پیدا کرنا اپنی مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم کے لیے ہے ورنہ وہ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کر دینے پر قادر ہے۔ و۱۰۷ سلف کا مذہب یہ ہے کہ استواء اور اس کے امثال جو وارد ہوئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی کیفیت کے درپے نہیں ہوتے اس کو اللہ جانے۔ بعض مفسرین استواء کو بلندی اور برتری کے معنی میں لیتے ہیں اور بعض اِستیلاء (غلبہ) کے معنی میں لیکن قولِ اول ہی اسلم واقوی ہے۔ و۱۰۸ اس میں انسان کو خطاب ہے کہ حضرت رحمٰن کی صفات مرد عارف سے دریافت کرے۔ و۱۰۹ یعنی جب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

السجدة ع ٥ ١٦ ٣

نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ

بڑھایا ف۱۱۱ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں بُرج بنائے ف۱۱۲ اور ان میں چراغ رکھا ف۱۱۳ اور

قَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ

چمکتا چاند اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی ف۱۱۴ اس کے لیے

اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى

جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر

الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ

آہستہ چلتے ہیں ف۱۱۵ اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں ف۱۱۶ تو کہتے ہیں بس سلام ف۱۱۷ اور وہ جو

يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ

رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام میں ف۱۱۸ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے

عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا

پھیر دے جہنم کا عذاب بے شک اس کا عذاب گلے کا غُل (پھندا) ہے ف۱۱۹ بے شک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی

مشرکین سے فرمائیں کہ ف۱۱۰ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ رحمٰن کو جانتے نہیں اور یہ باطل ہے جو انہوں نے براہ عناد کہا کیونکہ لغت عرب جاننے والا خوب جانتا ہے کہ رحمٰن کے معنی نہایت رحم والا ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے۔ ف۱۱۱ یعنی سجدہ کا حکم ان کے لیے اور زیادہ ایمان سے دوری کا باعث ہوا۔ ف۱۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بروج سے کواکب سبعہ سیارہ کے منازل مراد ہیں، جن کی تعداد بارہ۱۲ ہے: حمل۱، ثور۲، جوزا۳، سرطان۴، اسد۵، سنبلہ۶، میزان۷، عقرب۸، قوس۹، جدی۱۰، دلو۱۱، حوت۱۲۔ ف۱۱۳ چراغ سے یہاں آفتاب مراد ہے۔ ف۱۱۴ کہ ان میں ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور اس کا قائم مقام ہوتا ہے کہ جس کا عمل رات یا دن میں سے کسی ایک میں قضاء ہو جائے تو دوسرے میں ادا کرے ایسا ہی فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور رات اور دن کا ایک دوسرے کے بعد آنا اور قائم مقام ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت وحکمت کی دلیل ہے۔ ف۱۱۵ اطمینان ووقار کے ساتھ متواضعانہ شان سے نہ کہ متکبرانہ طریقہ پر جوتے کھٹکھٹاتے پاؤں زور سے مارتے اتراتے کہ یہ متکبرین کی شان ہے اور شرع نے اس کو منع فرمایا۔ ف۱۱۶ اور کوئی ناگوار کلمہ یا بیہودہ یا خلاف ادب وتہذیب بات کہتے ہیں۔ ف۱۱۷ یہ سلام متارکت ہے یعنی جاہلوں کے ساتھ مجادلہ کرنے سے اعراض کرتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ سے سالم رہیں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ یہ تو ان بندوں کے دن کا حال ہے اور ان کی رات کا بیان آگے آتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ ان کی مجلسی زندگی اور خلق کے ساتھ معاملہ ایسا پاکیزہ ہے اور ان کی خلوت کی زندگانی اور حق کے ساتھ رابطہ یہ ہے جو آگے بیان فرمایا جاتا ہے۔ ف۱۱۸ یعنی نماز اور عبادت میں شب بیداری کرتے ہیں اور رات اپنے رب کی عبادت میں گزارتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کرم سے تھوڑی عبادت والوں کو بھی شب بیداری کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس کسی نے بعد عشاء دو رکعت یا زیادہ نفل پڑھے وہ شب بیداری کرنے والوں میں داخل ہے۔ مسلم شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس نے نصف شب کے قیام کا ثواب پایا اور جس نے فجر بھی باجماعت ادا کی وہ تمام شب کے عبادت کرنے والے کی مثل ہے۔ ف۱۱۹ یعنی لازم جدا نہ ہونے والا اس آیت میں ان بندوں کی شب بیداری اور عبادت کا ذکر فرمانے کے بعد ان کی اس دعا کا بیان کیا اس سے یہ اظہار مقصود ہے کہ وہ باوجود کثرت عبادت کے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور اس کے حضور تضرع کرتے ہیں۔

وَّ مُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ

جگہ ہے اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں ف۱۲۰ اور ان دونوں کے بیچ

ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ

اعتدال پر رہیں ف۱۲۱ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے ف۱۲۲ اور اس جان کو

النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

جس کی اللہ نے حرمت رکھی ف۱۲۳ ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے ف۱۲۴ اور جو یہ کام کرے

يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ ۙ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ

وہ سزا پائے گا بڑھایا جائے گا اُس پر عذاب قیامت کے دن ف۱۲۵ اور ہمیشہ اس میں ذلت سے

مُهَانًا ﴿٦٩﴾ ۖ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ

رہے گا مگر جو توبہ کرے ف۱۲۶ اور ایمان لائے ف۱۲۷ اور اچھا کام کرے ف۱۲۸ تو ایسوں کی برائیوں کو

اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ وَ

اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا ف۱۲۹ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور

عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ

اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسی چاہیے تھی اور جو جھوٹی گواہی نہیں

ف۱۲۰ اسراف معصیت میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔ ایک بزرگ نے کہا کہ اسراف میں بھلائی نہیں۔ دوسرے بزرگ نے کہا: نیکی میں اسراف ہی نہیں اور تنگی کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حقوق کے ادا کرنے میں کمی کرے، یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے: سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی حق کو منع کیا اس نے اِقتار کیا یعنی تنگی کی اور جس نے ناحق میں خرچ کیا اس نے اسراف کیا۔ یہاں ان بندوں کے خرچ کرنے کا حال ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ اسراف و اقتار کے دونوں مذموم طریقوں سے بچتے ہیں۔ ف۱۲۱ عبدالملک بن مروان نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی بیٹی بیاہتے وقت خرچ کا حال دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نیکی دو بدیوں کے درمیان ہے۔ اس سے مراد یہ تھی کہ خرچ میں اعتدال نیکی ہے اور وہ اسراف و اقتار کے درمیان ہے جو دونوں بدیاں ہیں اس سے عبدالملک نے پہچان لیا کہ وہ اس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں جن حضرات کا ذکر ہے وہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کبار ہیں جو نہ لذت و تنعم کے لیے کھاتے نہ خوبصورتی اور زینت کے لیے پہنتے بھوک روکنا ستر چھپانا سردی گرمی کی تکلیف سے بچنا اتنا ان کا مقصد تھا۔ ف۱۲۲ شرک سے بری اور بیزار ہیں۔ ف۱۲۳ اور اس کا خون مباح نہ کیا جیسے کہ مومن و معاہد اس کو ف۱۲۴ صالحین سے ان کبائر کی نفی فرمانے میں کفّار پر تعریض ہے جو ان بدیوں میں گرفتار تھے۔ ف۱۲۵ یعنی وہ شرک کے عذاب میں بھی گرفتار ہوگا اور ان معاصی کا عذاب اس عذاب پر اور زیادہ کیا جائے گا۔ ف۱۲۶ شرک و کبائر سے ف۱۲۷ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ف۱۲۸ یعنی بعد توبہ نیکی اختیار کرے ف۱۲۹ یعنی بدی کرنے کے بعد نیکی کی توفیق دے کر یا یہ معنی کہ بدیوں کو توبہ سے مٹا دے گا اور ان کی جگہ ایمان و طاعت وغیرہ نیکیاں ثبت فرمائے گا۔ (مدارک) مسلم کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت ایک شخص حاضر کیا جائے گا ملائکہ بحکم الٰہی اس کے صغیرہ گناہ ایک ایک کرکے اس کو یاد دلاتے جائیں گے وہ اقرار کرتا جائے گا اور اپنے بڑے گناہوں کے پیش ہونے سے ڈرتا ہوگا۔ اس کے بعد کہا جائے گا کہ ہر ایک بدی کے عوض تجھ کو نیکی دی گئی۔ یہ بیان

الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ

دیتے ف۱۳۰ اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں ف۱۳۱ اور وہ کہ جب کہ انھیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی

رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

جائیں تو ان پر ف۱۳۲ بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے ف۱۳۳ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب

هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ

ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک ف۱۳۴ اور ہمیں پرہیزگاروں کا

اِمَامًا ﴿٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً

پیشوا بنا ف۱۳۵ ان کو جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے (دعاوآداب) اور سلام کے ساتھ اُن کی پیشوائی

وَّسَلٰمًا ۙ﴿٧٥﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ

ہوگی ف۱۳۶ ہمیشہ اس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ تم فرماؤ ف۱۳۷ تمہارا کچھ قدر نہیں

رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع

میرے رب کے یہاں اگر تم اُسے نہ پوجو تو تم نے تو جھٹلایا ف۱۳۸ تو اب ہوگا وہ عذاب کہ لپٹ رہے گا ف۱۳۹

الربع ع

ایاتها ٢٢٧ ۔ ٢٦ سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ ٤٧ ۔ رکوعاتها ١١

سورۂ شعراء مکیہ ہے، اس میں دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

فرماتے ہوئے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللہ تعالٰی کی بندہ نوازی اور اس کی شانِ کرم پر خوشی ہوئی اور چہرۂ اقدس پر سرور سے تبسم کے آثار نمایاں ہوئے۔ ف۱۳۰ اور جھوٹوں کی مجلس سے علیحدہ رہتے ہیں اور ان کے ساتھ مخالطت نہیں کرتے۔ ف۱۳۱ اور اپنے آپ کو لہو و باطل سے ملوث نہیں ہونے دیتے، ایسی مجالس سے اعراض کرتے ہیں۔ ف۱۳۲ بہ طریقِ تغافل (غفلت کرتے ہوئے) ف۱۳۳ کہ نہ سوچیں نہ سمجھیں بلکہ بگوشِ ہوش سنتے ہیں اور بچشمِ بصیرت دیکھتے ہیں اور اس نصیحت سے پند پذیر ہوتے (نصیحت قبول کرتے) ہیں، نفع اٹھاتے ہیں اور ان آیتوں پر فرمانبردارانہ گرتے ہیں۔ ف۱۳۴ یعنی فرحت و سرور مراد یہ ہے کہ ہمیں بیبیاں اور اولاد، نیک صالح متقی عطا فرما کہ ان کے حسنِ عمل اور ان کی اطاعتِ خدا و رسول دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہوں۔ ف۱۳۵ یعنی ہمیں ایسا پرہیزگار اور ایسا عابد و خدا پرست بنا کہ ہم پرہیزگاروں کی پیشوائی کے قابل ہوں اور وہ دینی اُمور میں ہماری اقتدا کریں۔ مسئلہ: بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں دلیل ہے کہ آدمی کو دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت وطلب چاہئے۔ ان آیات میں اللہ تعالٰی نے اپنے صالحین بندوں کے اوصاف ذکر فرمائے اس کے بعد ان کی جزاء ذکر فرمائی جاتی ہے۔ ف۱۳۶ ملائکہ تحیت و تسلیم کے ساتھ ان کی تکریم کریں گے، یا اللہ عزوجل ان کی طرف سلام بھیجے گا۔ ف۱۳۷ اے سیّدِ انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! اہلِ مکہ سے کہ ف۱۳۸ میرے رسول اور میری کتاب کو ف۱۳۹ یعنی عذاب دائم و ہلاک لازم۔ ف۱ سورۂ شعراء مکیہ ہے سوائے آخر کی چار آیتوں کے جو "وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ" سے شروع ہوتی ہیں۔ اس سورت میں گیارہ ۱۱ رکوع اور دو سو ستائیس ۲۲۷ آیتیں اور ایک ہزار دو سو اناسی ۱۲۷۹ کلمے اور پانچ ہزار پانچ سو چالیس ۵۵۴۰ حرف ہیں۔

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ف۲ کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے اُن کے غم میں کہ وہ ایمان نہیں

مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا

لائے ف۳ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اُتاریں کہ اُن کے اونچے اونچے اُس کے حضور جھکے رہ

خٰضِعِيْنَ ﴿٤﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا

جائیں ف۴ اور نہیں آتی اُن کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت مگر اس سے منہ

عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ

پھیر لیتے ہیں ف۵ تو بے شک انھوں نے جھٹلایا تو اب ان پر آیا چاہتی ہیں خبریں ان کے

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ

ٹھٹھے (مذاق) کی ف۶ کیا اُنھوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے اس میں کتنے عزت والے جوڑے

كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ وَاِنَّ

اُگائے ف۷ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے ف۸ اور اُن کے اکثر ایمان لانے والے نہیں اور بے شک

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ ع وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ ع ١ ٩ ٥

تمہارا رب ضرور وہی عزت والا مہربان ہے ف۹ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے موسیٰ کو ندا فرمائی کہ ظالم لوگوں کے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ ۙ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَخَافُ

پاس جا جو فرعون کی قوم ہے ف۱۰ کیا وہ نہ ڈریں گے ف۱۱ عرض کی اے میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ

ف۲ یعنی قرآن پاک کی، جس کا اعجاز ظاہر ہے اور جو حق کو باطل سے ممتاز کرنے والا ہے۔ اس کے بعد سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے براہِ رحمت وکرم خطاب ہوتا ہے۔ ف۳ جب اہل مکہ ایمان نہ لائے اور انہوں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی تو حضور پر ان کی محرومی بہت شاق ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ آپ اس قدر غم نہ کریں۔ ف۴ اور کوئی معصیت ونافرمانی کے ساتھ گردن نہ اٹھا سکے۔ ف۵ یعنی دم بدم ان کا کُفر بڑھتا جاتا ہے کہ جو مَوعِظت وتذکیر (وعظ ونصیحت) اور جو وحی نازل ہوتی ہے وہ اس کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔ ف۶ یہ وعید ہے اور اس میں انذار ہے کہ روز بدر یا روز قیامت جب انہیں عذاب پہنچے گا تب انہیں خبر ہوگی کہ قرآن اور رسول کی تکذیب کا یہ انجام ہے۔ ف۷ یعنی قسم قسم کے بہترین اور نافع نباتات پیدا کئے اور شعبی نے کہا کہ آدمی زمین کی پیداوار ہیں جو جنّتی ہے وہ عزت والا اور کریم اور جو جہنمی ہے وہ بدبخت لئیم ہے۔ ف۸ اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر ف۹ کافروں سے انتقام لیتا اور مؤمنین پر رحمت فرماتا ہے۔ ف۱۰ جنہوں نے کُفر ومعاصی سے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اور انہیں طرح طرح کی ایذائیں پہنچا کر ان پر ظلم کیا اس قوم کا نام قِبط ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا کہ انہیں ان کی بدکرداری پر زجر فرمائیں۔ ف۱۱ اللہ سے اور اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور اس کی فرمانبرداری کر کے اس کے عذاب سے نہ بچائیں گے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں۔

اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۱۲﴾ وَ يَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى

وہ مجھے جھٹلائیں گے اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے و۱۲ اور میری زبان نہیں چلتی و۱۳ تو تُو ہارون کو بھی

هٰرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا

رسول کر و۱۴ اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے و۱۵ تو میں ڈرتا ہوں کہیں مجھے و۱۶ قتل کردیں فرمایا یوں نہیں و۱۷ تم دونوں میری آیتیں

بِاٰيٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ

لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سُنتے ہیں و۱۸ تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو ہم دونوں اس کے رسول ہیں

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ

جو رب ہے سارے جہاں کا کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو چھوڑ دے و۱۹ بولا کیا ہم نے تمہیں

فِيْنَا وَلِيْدًا وَّ لَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ

اپنے یہاں بچپن میں نہ پالا اور تم نے ہمارے یہاں اپنی عمر کے کئی برس گزارے و۲۰ اور تم نے کیا اپنا وہ کام

الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ

جو تم نے کیا و۲۱ اور تم ناشکر تھے و۲۲ موسیٰ نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جب کہ مجھے راہ کی

الضَّآلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّ

خبر نہ تھی و۲۳ تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا جب کہ تم سے ڈرا و۲۴ تو میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا و۲۵ اور

و۱۲ ان کے جھٹلانے سے و۱۳ یعنی گفتگو کرنے میں کسی قدر تکلف ہوتا ہے اس عُقدہ (گرہ) کی وجہ سے جو زبان میں بایام صِغرسنی منہ میں آگ کا انگارہ رکھ لینے سے ہوگیا ہے۔ و۱۴ تاکہ وہ تبلیغ رسالت میں میری مدد کریں۔ جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شام میں نبوت عطا کی گئی اس وقت حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے۔ و۱۵ کہ میں نے قبطی کو مارا تھا۔ و۱۶ اس کے بدلے میں و۱۷ تمہیں قتل نہیں کرسکتے اور اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی درخواست منظور فرماکر حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبی کردیا اور دونوں کو حکم دیا۔ و۱۸ جو تم کہو اور جو تمہیں جواب دیا جائے۔ و۱۹ تاکہ ہم انہیں سرزمین شام میں لے جائیں فرعون نے چارسو برس تک بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا تھا اور اس وقت بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ تیس ہزار ٦٣٠٠٠٠ تھی اللّٰہ تعالیٰ کا یہ حکم پاکر حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی طرف روانہ ہوئے آپ پَشمینہ (اُون) کا جبہ پہنے ہوئے تھے، دست مبارک میں عصا تھا عصا کے سرے میں زنبیل لٹکی تھی جس میں سفر کا توشہ تھا اس شان سے آپ مصر میں پہنچ کر اپنے مکان میں داخل ہوئے۔ حضرت ہارون علیہ السلام وہیں تھے آپ نے انہیں خبر دی کہ اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے رسول بناکر فرعون کی طرف بھیجا ہے اور آپ کو بھی رسول بنایا ہے کہ فرعون کو خدا کی طرف دعوت دو۔ یہ سن کر آپ کی والدہ صاحبہ گھبرائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگیں کہ فرعون تمہیں قتل کرنے کے لیے تمہاری تلاش میں ہے جب تم اس کے پاس جاؤ گے تو تمہیں قتل کرے گا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے یہ فرمانے سے نہ رکے اور حضرت ہارون کو ساتھ لے کر شب کے وقت فرعون کے دروازے پر پہنچے، دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا: آپ کون ہیں؟ حضرت نے فرمایا: میں ہوں موسیٰ ربُّ العالمین کا رسول۔ فرعون کو خبر دی گئی اور صبح کے وقت آپ بلائے گئے آپ نے پہنچ کر اللّٰہ تعالیٰ کی رسالت ادا کی اور فرعون کے پاس جو حکم پہنچانے پر آپ مامور کئے گئے تھے وہ پہنچایا فرعون نے آپ کو پہچانا۔ و۲۰ مفسرین نے کہا: تیس برس اس زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام فرعون کے لباس پہنتے تھے اور اس کی سواریوں میں سوار ہوتے تھے اور اس کے فرزند مشہور تھے۔ و۲۱ قبطی کو قتل کیا و۲۲ کہ تم نے ہماری نعمت کی سپاس گزاری نہ کی اور ہمارے ایک آدمی کو قتل کردیا۔ و۲۳ میں نہ جانتا تھا

جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۱﴾ وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَیَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِیْۤ

مجھے پیغمبروں سے کیا اور یہ کوئی نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ تو نے غلام بنا کر رکھے بنی

اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۲﴾ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ وَ مَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۳﴾ؕ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

اسرائیل ف۲۶ فرعون بولا اور سارے جہان کا رب کیا ہے ف۲۷ موسیٰ نے فرمایا رب آسمانوں

وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو ف۲۸ اپنے آس پاس والوں سے بولا کیا تم

تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنَّ

غور سے سُنتے نہیں ف۲۹ موسیٰ نے فرمایا رب تمہارا اور تمہارے اگلے باپ داداؤں کا ف۳۰ بولا

رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْۤ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ

تمہارے یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ضرور عقل نہیں رکھتے ف۳۱ موسیٰ نے فرمایا رب پورب (مشرق) اور

الْمَغْرِبِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ لَىٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا

پچھّم (مغرب) کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ف۳۲ اگر تمہیں عقل ہو ف۳۳ بولا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو خدا

کہ گھونسہ مارنے سے وہ شخص مرجائے گا میرا مارنا تادیب کے لیے تھا نہ قتل کے لیے ف۲۴ کہ تم مجھے قتل کرو گے اور شہر مدین کو چلا گیا۔ ف۲۵ مدین سے واپسی کے وقت۔ ''حکم'' سے یہاں یا نبوت مراد ہے یا علم۔ ف۲۶ یعنی اس میں تیرا کیا احسان ہے کہ تم نے میری تربیت کی اور بچپن میں مجھے رکھا، کھلایا، پہنایا کیونکہ میرے تجھ تک پہنچنے کا سبب تو یہی ہوا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ان کی اولادوں کو قتل کیا یہ تیرا ظلم عظیم اس کا باعث ہوا کہ میرے والدین مجھے پرورش نہ کر سکے اور میرے دریا میں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو ایسا نہ کرتا تو میں اپنے والدین کے پاس رہتا اس لیے یہ بات کیا اس قابل ہے کہ اس کا احسان جتایا جائے؟ فرعون، موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر سے لاجواب ہوا اور اس نے اسلوب کلام بدلا اور یہ گفتگو چھوڑ کر دوسری بات شروع کی۔ ف۲۷ جس کے تم اپنے آپ کو رسول بتاتے ہو۔ ف۲۸ یعنی اگر تم اشیاء کو دلیل سے جاننے کی صلاحیت رکھتے ہو تو ان چیزوں کی پیدائش اس کے وجود کی کافی دلیل ہے۔ ایقان اس علم کو کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہو اسی لیے اللہ تعالیٰ کی شان میں مُوقِن نہیں کہا جاتا۔ ف۲۹ اس وقت اس کے گرد اس کی قوم کے اشراف میں سے پانچ سو شخص زیوروں سے آراستہ زریں کرسیوں پر بیٹھے تھے ان سے فرعون کا یہ کہنا کیا تم غور سے نہیں سنتے بایں معنی تھا کہ وہ آسمان اور زمین کو قدیم سمجھتے تھے اور ان کے حدوث کے منکر تھے مطلب یہ تھا کہ جب یہ چیزیں قدیم ہیں تو ان کے لیے رب کی کیا حاجت؟ اب حضرت موسیٰ علٰی نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان چیزوں سے استدلال پیش کرنا چاہا جن کا حدوث اور جن کی فنا مشاہدہ میں آچکی ہے۔ ف۳۰ یعنی اگر تم دوسری چیزوں سے استدلال نہیں کر سکتے تو خود تمہارے نفوس سے استدلال پیش کیا جاتا ہے اپنے آپ کو جانتے ہو، پیدا ہوئے ہو، اپنے باپ دادا کو جانتے ہو کہ وہ فنا ہو گئے تو اپنی پیدائش سے اور ان کی فنا سے پیدا کرنے اور فنا کر دینے والے کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔ ف۳۱ فرعون نے یہ اس لیے کہا کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود ہونے کا اعتقاد نہ رکھے اس کو خارج از عقل کہتا تھا اور حقیقتاً اس طرح کی گفتگو عجز کے وقت آدمی کی زبان پر آتی ہے لیکن حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرضِ ہدایت وارشاد کو عَلٰی وَجْهِ الْكَمَال ادا کیا اور اس کی تمام لایعنی (فضول) گفتگو کے باوجود پھر مزید بیان کی طرف متوجہ ہوئے۔ ف۳۲ کیونکہ پورب سے آفتاب کا طلوع کرنا اور پچھّم میں غروب ہو جانا اور سال کی فصلوں میں ایک حساب معیّن پر چلنا اور ہواؤں اور بارشوں وغیرہ کے نظام یہ سب اس کے وجود وقدرت پر دلالت کرتے ہیں۔ ف۳۳ اب فرعون متحیّر ہو گیا اور آثارِ قدرتِ الٰہی کے انکار کی راہ باقی نہ رہی اور کوئی جواب اس سے بن نہ آیا۔

غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ

ٹھہرایا تو میں ضرور تمہیں قید کردوں گا ف۳۴ فرمایا کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی روشن چیز

مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا

لاؤں ف۳۵ کہا تو لاؤ اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا جبھی

هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ ع ۲ ۲۴ ۲

وہ صریح اژدہا ہوگیا ف۳۶ اور اپنا ہاتھ نکالا ف۳۷ تو جبھی وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں جگمگانے لگا ف۳۸ بولا

لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

اپنے گرد کے سرداروں سے کہ بےشک یہ دانا جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اپنے

بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ

جادو کے زور سے تب تمہارا کیا مشورہ ہے ف۳۹ وہ بولے انھیں اور ان کے بھائی کو ٹھہرائے رہو اور شہروں میں

حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ

جمع کرنے والے بھیجو کہ وہ تیرے پاس لے آئیں ہر بڑے جادوگر دانا کو ف۴۰ تو جمع کیے گئے جادوگر ایک مقرر

يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ

دن کے وعدہ پر ف۴۱ اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہوگئے ف۴۲ شاید ہم ان

السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ

جادوگروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب آئیں ف۴۳ پھر جب جادوگر آئے فرعون سے بولے

ف۳۴ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اس کا جیل خانہ تنگ و تاریک عمیق گڑھا تھا اس میں اکیلا ڈال دیتا تھا نہ وہاں کوئی آواز سنائی آتی تھی نہ کچھ نظر آتا تھا۔ ف۳۵ جو میری رسالت کی برہان ہو۔ مراد اس سے معجزہ ہے اس پر فرعون نے ف۳۶ عصا اژدہا بن کر آسمان کی طرف بقدر ایک میل کے اڑا پھر اتر کر فرعون کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: اے موسیٰ مجھے جو چاہیے حکم دیجیے۔ فرعون نے گھبرا کر کہا: اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑو۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہوگیا۔ فرعون کہنے لگا: اس کے سوا اور بھی کوئی معجزہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور اس کو ید بیضا دکھایا۔ ف۳۷ گریبان میں ڈال کر ف۳۸ اس سے آفتاب کی سی شعاع ظاہر ہوئی۔ ف۳۹ کیونکہ اس زمانہ میں جادو کا بہت رواج تھا اس لیے فرعون نے خیال کیا کہ یہ بات چل جائے گی اور اس کی قوم کے لوگ اس دھوکے میں آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متنفر ہو جائیں گے اور ان کی بات قبول نہ کریں گے۔ ف۴۰ جو علم سحر میں بقول ان کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہو اور وہ لوگ اپنے جادو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا مقابلہ کریں تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حجت باقی نہ رہے اور فرعونیوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ یہ کام جادو سے ہو جاتے ہیں لہٰذا نبوت کی دلیل نہیں۔ ف۴۱ وہ دن فرعونیوں کی عید کا تھا اور اس مقابلہ کے لیے وقت چاشت مقرر کیا گیا تھا۔ ف۴۲ تاکہ دیکھو کہ دونوں فریق کیا کرتے ہیں اور ان میں کون غالب آتا ہے۔ ف۴۳ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، اس سے مقصود ان کا جادوگروں کا اتباع کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ اس حیلہ سے لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے روکیں۔

اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ

کیا ہمیں کچھ مزدوری ملے گی اگر ہم غالب آئے بولا ہاں اور اس وقت تم میرے مقرب

الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلْقَوْا

ہوجاؤ گے ف۴۴ موسیٰ نے اُن سے فرمایا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے ف۴۵ تو انھوں نے

حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰى

اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور بولے فرعون کی عزت کی قسم بے شک ہماری ہی جیت ہے ف۴۶ تو

مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ

موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا جبھی وہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ف۴۷ اب سجدہ میں

سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾

گرے جادوگر بولے ہم ایمان لائے اس پر جو سارے جہان کا رب ہے جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ

فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں بے شک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو

السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

سکھایا ف۴۸ تو اب جانا چاہتے ہو ف۴۹ مجھے قسم ہے بے شک میں تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا

وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ز اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور تم سب کو سولی دوں گا ف۵۰ وہ بولے کچھ نقصان نہیں ف۵۱ ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ف۵۲

ف۴۴ تمہیں درباری بنایا جائے گا تمہیں خاص اعزاز دیئے جائیں گے۔ سب سے پہلے داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی سب سے بعد تک دربار میں رہو گے اس کے بعد جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا حضرت پہلے اپنا عصا ڈالیں گے یا ہمیں اجازت ہے کہ ہم اپنا سامان سحر ڈالیں۔ ف۴۵ تاکہ تم اس کا انجام دیکھ لو۔ ف۴۶ انہیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا کیونکہ سحر کے اعمال میں جو انتہا کے عمل تھے یہ اُن کو کام میں لائے تھے اور یقین کامل رکھتے تھے کہ اب کوئی سحر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ف۴۷ جو اُنہوں نے جادو کے ذریعہ سے بنائیں تھیں یعنی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جو جادو سے اژدہے بن کر دوڑتے نظر آرہے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا بن کر ان سب کو نگل گیا پھر اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک میں لیا تو وہ مثلِ سابق عصا تھا۔ جب جادوگروں نے یہ دیکھا تو انہیں یقین ہوگیا کہ یہ جادو نہیں ہے۔ ف۴۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے استاد ہیں اسی لیے وہ تم سے بڑھ گئے۔ ف۴۹ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے۔ ف۵۰ اس سے مقصود یہ تھا کہ عام خلق ڈر جائے اور جادوگروں کو دیکھ کر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئیں۔ ف۵۱ خواہ دنیا میں کچھ بھی پیش آئے کیونکہ ف۵۲ ایمان کے ساتھ اور ہمیں اللّٰہ تعالیٰ سے رحمت کی امید ہے۔

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ وَ ع ١٨/٣

ہمیں طمع ہے کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے اس پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ف٥٣ اور

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ فَاَرْسَلَ

ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو ف٥٤ لے نکل بے شک تمہارا پیچھا ہونا ہے ف٥٥ اب فرعون نے

فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَ

شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے ف٥٦ کہ یہ لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں اور

اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَ اِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ

بے شک وہ ہم سب کا دل جلاتے ہیں ف٥٧ اور بے شک ہم سب چوکنے ہیں ف٥٨ تو ہم نے اُنھیں ف٥٩ باہر نکالا

جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا

باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے ہم نے ایسا ہی کیا اور اُن کا وارث کردیا

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ

بنی اسرائیل کو ف٦٠ تو فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا دن نکلے پھر جب آمنا سامنا ہوا دونوں گروہوں کا ف٦١ موسیٰ

اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾

والوں نے کہا ہم کو اُنھوں نے آلیا ف٦٢ موسیٰ نے فرمایا یوں نہیں ف٦٣ بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اب راہ دیتا ہے

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ

تو ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا عصا مار ف٦٤ تو جبھی دریا پھٹ گیا ف٦٥ تو ہر حصہ ہوگیا

كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ

جیسے بڑا پہاڑ ف٦٦ اور وہاں قریب لائے ہم دوسروں کو ف٦٧ اور ہم نے بچا لیا موسیٰ اور اس

ف٥٣ رعیت فرعون میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے۔ اس واقعہ کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال وہاں اقامت فرمائی اور ان لوگوں کو حق کی دعوت دیتے رہے لیکن ان کی سرکشی بڑھتی گئی۔ ف٥٤ یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے ف٥٥ فرعون اور اس کے لشکر پیچھا کریں گے اور تمہارے پیچھے پیچھے دریا میں داخل ہوں گے ہم تمہیں نجات دیں گے اور انہیں غرق کریں گے۔ ف٥٦ لشکروں کو جمع کرنے کے لیے جب لشکر جمع ہوگئے تو ان کی کثرت کے مقابل بنی اسرائیل کی تعداد تھوڑی معلوم ہونے لگی۔ چنانچہ فرعون نے بنی اسرائیل کی نسبت کہا: ف٥٧ ہماری مخالفت کرکے اور بے ہماری اجازت کے ہماری سرزمین سے نکل کر ف٥٨ مستعد ہیں ہتھیار بند ہیں۔ ف٥٩ یعنی فرعونیوں کو ف٦٠ فرعون اور اس کی قوم کے غرق کے بعد۔ ف٦١ اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا۔ ف٦٢ اب وہ ہم پر قابو پالیں گے نہ ہم ان کے مقابلہ کی طاقت رکھتے ہیں نہ بھاگنے کی جگہ ہے کیونکہ آگے دریا ہے۔ ف٦٣ وعدۂ الٰہی پر کامل بھروسہ ہے۔ ف٦٤ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا ف٦٥ اور اس کے بارہ حصے نمودار ہوئے ف٦٦ اور ان کے درمیان خشک راہیں۔ ف٦٧ یعنی فرعون اور فرعونیوں کو تا آنکہ وہ بنی اسرائیل کے

مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۶۵﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا

کے سب ساتھ والوں کو ف۶۸ پھر دوسروں کو ڈبو دیا ف۶۹ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے ف۷۰ اور اُن

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶۸﴾ ع ۸/۷

میں اکثر مسلمان نہ تھے ف۷۱ اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا ف۷۲ مہربان ہے ف۷۳

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾ وقف لازم

اور اُن پر پڑھو خبر ابراہیم کی ف۷۴ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو ف۷۵

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ

بولے ہم بتوں کو پوجتے ہیں پھر ان کے سامنے آسن مارے (پوجا کے لئے جم کر بیٹھے) رہتے ہیں فرمایا کیا وہ تمہاری سُنتے ہیں جب

تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا

تم پکارو یا تمہارا کچھ بھلا برا کرتے ہیں ف۷۶ بولے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو

كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ اَنْتُمْ وَ

ایسا ہی کرتے پایا فرمایا تو کیا دیکھتے ہو جنہیں پوج رہے ہو تم اور

اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾ الَّذِيْ

تمہارے اگلے باپ دادا ف۷۷ بے شک وہ سب میرے دشمن ہیں ف۷۸ مگر پروردگار عالم ف۷۹ وہ جس

خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا

نے مجھے پیدا کیا ف۸۰ تو وہ مجھے راہ دے گا ف۸۱ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ف۸۲ اور جب

راستوں میں چل پڑے جو ان کے لیے دریا میں بقدرتِ الٰہی پیدا ہوئے تھے۔ ف۶۸ دریا سے سلامت نکال کر ف۶۹ یعنی فرعون اور اس کی قوم کو اس طرح کہ جب بنی اسرائیل کل کے کل دریا سے باہر ہوگئے اور تمام فرعونی دریا کے اندر آگئے تو دریا بحکمِ الٰہی مل گیا اور مثلِ سابق ہوگیا اور فرعون مع اپنی قوم کے ڈوب گیا۔ ف۷۰ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہے۔ ف۷۱ یعنی اہلِ مصر میں صرف آسیہ فرعون کی بی بی اور حزقیل جن کو مومن آلِ فرعون کہتے ہیں وہ اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اور فرعون کے چچازاد تھے اور مریم جس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کا نشان بتایا تھا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے تابوت کو دریا سے نکالا ف۷۲ کہ اُس نے کافروں کو غرق کر کے ان سے انتقام لیا۔ ف۷۳ مومنین پر جنہیں غرق سے نجات دی ف۷۴ یعنی مشرکین پر ف۷۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام جانتے تھے کہ وہ لوگ بت پرست ہیں باوجود اس کے آپ کا سوال فرمانا اس لیے تھا تاکہ انہیں دکھا دیں کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح اس کے مستحق نہیں۔ ف۷۶ جب یہ کچھ نہیں تو انہیں تم نے معبود کس طرح قرار دیا ف۷۷ کہ نہ یہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت نہ کچھ سنتے ہیں نہ کوئی نفع یا ضرر پہنچا سکتے ہیں۔ ف۷۸ میں ان کا پوجا جانا گوارا نہیں کر سکتا۔ ف۷۹ میرا رب ہے میرا کارساز ہے میں اس کی عبادت کرتا ہوں وہ مستحقِ عبادت ہے اس کے اوصاف یہ ہیں ف۸۰ نیست سے ہست (عدم سے وجود عطا) فرمایا اور اپنی طاعت کے لیے بنایا ف۸۱ آدابِ خلّت کی جیسی کہ سابق میں ہدایت فرما چکا ہے مصالحِ دنیا و دین کی ف۸۲ اور میرا روزی دینے والا ہے۔

مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۙ﴿۸۰﴾ وَ الَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۙ﴿۸۱﴾ وَ الَّذِيْۤ

میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے ف۸۳ اور وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا ف۸۴ اور وہ جس

اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ؕ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ

کی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا ف۸۵ اے میرے رب مجھے حکم عطا کر ف۸۶ اور

اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۙ﴿۸۳﴾ وَ اجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۙ﴿۸۴﴾

مجھے اُن سے ملادے جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں ف۸۷ اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں ف۸۸

وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۙ﴿۸۵﴾ وَ اغْفِرْ لِاَبِيْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ

اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں ف۸۹ اور میرے باپ کو بخش دے ف۹۰ بے شک وہ

الضَّآلِّيْنَ ۙ﴿۸۶﴾ وَ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۙ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا

گمراہ ہے اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن سب اُٹھائے جائیں گے ف۹۱ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ

بَنُوْنَ ۙ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ؕ﴿۸۹﴾ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۹۰﴾

بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر ف۹۲ اور قریب لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے لیے ف۹۳

وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۙ﴿۹۱﴾ وَ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۹۲﴾ مِنْ

اور ظاہر کی جائے گی دوزخ گمراہوں کے لیے اور اُن سے کہا جائے گا ف۹۴ کہاں ہیں وہ جن کو تم پوجتے تھے اللہ

دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ؕ﴿۹۳﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَ الْغَاوٗنَ ۙ﴿۹۴﴾

کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کریں گے ف۹۵ یا بدلہ لیں گے تو اوندھا دیئے گئے جہنم میں وہ اور سب گمراہ ف۹۶

ف۸۳ میرے امراض دور کرتا ہے۔ ابن عطا نے کہا: معنی یہ ہیں کہ جب میں خلق کی دید سے بیمار ہوتا ہوں تو مشاہدۂ حق سے مجھے شِفا عطا فرماتا ہے۔ ف۸۴ موت اور حیات اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ ف۸۵ انبیاء معصوم ہیں گناہ ان سے صادر نہیں ہوتے ان کا استغفار اپنے رب کے حضور تواضع ہے اور امت کے لیے طلب مغفرت کی تعلیم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان صفاتِ الٰہیہ کو بیان کرنا اپنی قوم پر اقامت حجت ہے کہ معبود وہی ہوسکتا ہے جس کی یہ صفات ہوں۔ ف۸۶ ''حکم'' سے یا علم مراد ہے یا حکمت یا نبوت۔ ف۸۷ یعنی انبیاء علیھم السلام اور آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ''۔ ف۸۸ یعنی ان امتوں میں جو میرے بعد آئیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ عطا فرمایا کہ تمام اہل ادیان ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی ثنا کرتے ہیں۔ ف۸۹ جنہیں تو جنت عطا فرمائے گا ف۹۰ توبہ و ایمان عطا فرما کر اور یہ دعا آپ نے اس لیے فرمائی کہ وقتِ مفارقت آپ کے والد نے آپ سے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا جب ظاہر ہوگیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ اس سے بیزار ہوگئے جیسا کہ سورۂ براءت میں ہے: ''وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ''۔ ف۹۱ یعنی روزِ قیامت ف۹۲ جو شرک کفر و نفاق سے پاک ہو اس کو اس کا مال بھی نفع دے گا جو راہِ خدا میں خرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو صالح ہو۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اس کے عمل منقطع ہوجاتے ہیں سوا تین کے، ایک صدقہ جاریہ۔ دوسرا وہ مال جس سے وہ لوگ نفع اٹھائیں۔ تیسری نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔ ف۹۳ کہ اس کو دیکھیں گے ف۹۴ بطریق زجر و توبیخ کے ان کے شرک و کفر پر ف۹۵ عذابِ الٰہی

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ

اور ابلیس کے لشکر سارے ف۹۷ کہیں گے اور وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوں گے خدا کی قسم

اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ

بے شک ہم کھلی گمراہی میں تھے جب کہ تمہیں رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے اور ہمیں نہ بہکایا

اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ

مگر مجرموں نے ف۹۸ تو اب ہمارا کوئی سفارشی نہیں ف۹۹ اور نہ کوئی غم خوار دوست ف۱۰۰ تو

اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ

کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا ف۱۰۱ کہ ہم مسلمان ہوتے بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں

ع ٥ ٣٦ ٩ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ

بہت ایمان والے نہ تھے اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے نوح کی

قَوْمُ نُوْحِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾

قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا ف۱۰۲ جب کہ ان سے ان کے ہم قوم نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ف۱۰۳

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ

بے شک میں تمہارے لیے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں ف۱۰۴ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ف۱۰۵ اور میں اس پر

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اُسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے تو اللہ سے ڈرو اور

سے بچا کر ف۹۶ یعنی بُت اور ان کے پجاری سب اوندھے کر کے جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ ف۹۷ یعنی اس کے اتباع کرنے والے جن ہوں یا انسان۔ بعض مفسرین نے کہا کہ ابلیس کے لشکروں سے اس کی ذریت مراد ہے۔ ف۹۸ جنہوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ جن کا ہم نے اتباع کیا یا ابلیس اور اس کی ذریت نے ف۹۹ جیسے کہ مؤمنین کے لیے انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور مؤمنین شفاعت کرنے والے ہیں۔ ف۱۰۰ جو کام آئے یہ بات کفّار اس وقت کہیں گے جب دیکھیں گے کہ انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور صالحین ایمانداروں کی شفاعت کر رہے ہیں اور ان کی دوستیاں کام آ رہی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنتی کہے گا: میرے فلاں دوست کا کیا حال ہے اور وہ دوست گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے دوست کو نکالو اور جنت میں داخل کر و تو جو لوگ جہنم میں باقی رہ جائیں گے وہ یہ کہیں گے کہ ہمارا کوئی سفارشی نہیں ہے اور نہ کوئی غم خوار دوست۔ حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ایماندار دوست بڑھاؤ کیونکہ وہ روز قیامت شفاعت کریں گے۔ ف۱۰۱ دنیا میں ف۱۰۲ یعنی نوح علیہ السلام کی تکذیب تمام پیغمبروں کی تکذیب ہے کیونکہ دین تمام رسولوں کا ایک ہے اور ہر ایک نبی لوگوں کو تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں۔ ف۱۰۳ اللہ تعالیٰ سے کفر و معاصی ترک کرو۔ ف۱۰۴ اس کی وحی و رسالت کی تبلیغ پر اور آپ کی امانت آپ کی قوم کو مسلّم تھی جیسے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امانت پر عرب کو اتفاق تھا۔ ف۱۰۵ جو میں توحید و ایمان و طاعت الٰہی کے متعلق دیتا ہوں۔

أَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾ قَالُوٓا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا

میرا حکم مانو بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں ف۱۰۶ فرمایا مجھے

عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾

کیا خبر اُن کے کام کیا ہیں ف۱۰۷ اُن کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے ف۱۰۸ اگر تمہیں حس (شعور) ہو ف۱۰۹

وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوا لَئِنْ

اور میں مسلمانوں کو دُور کرنے والا نہیں ف۱۱۰ میں تو نہیں مگر صاف ڈر سُنانے والا ف۱۱۱ بولے اے نوح

لَّمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي

اگر تم باز نہ آئے ف۱۱۲ تو ضرور سنگسار کیے جاؤ گے ف۱۱۳ عرض کی اے میرے رب میری قوم

النصف

كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِي وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ

نے مجھے جھٹلایا ف۱۱۴ تو مجھ میں اور اُن میں پورا فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا

نجات دے ف۱۱۵ تو ہم نے بچا لیا اُسے اور اس کے ساتھ والوں کو بھری ہوئی کشتی میں ف۱۱۶ پھر اس کے بعد ف۱۱۷

بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾

ہم نے باقیوں کو ڈبو دیا بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور اُن میں اکثر مسلمان نہ تھے

ع ۶ ۱۸ ۱۰

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ

اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۱۸ جب کہ

ف۱۰۶ یہ بات انہوں نے غرور سے کہی، غرباء کے پاس بیٹھنا انہیں گوارا نہ تھا اس میں وہ اپنی کسرِ شان (بے عزتی) سمجھتے تھے اس لیے ایمان جیسی نعمت سے محروم رہے۔ کمینے سے مراد اُن کی غرباء اور پیشہ ور لوگ تھے اور ان کو رذیل اور کمین کہنا یہ کفّار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ درحقیقت صنعت اور پیشہ حیثیت دین سے آدمی کو ذلیل نہیں کرتا۔ غنا اصل میں دینی غنا ہے اور نسب تقویٰ کا نسب۔ مسئلہ: مومن کو رَذِیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو۔ (مدارک) ف۱۰۷ وہ کیا پیشے کرتے ہیں مجھے اس سے کیا مطلب میں انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ ف۱۰۸ وہی انہیں جزا دے گا۔ ف۱۰۹ تو نہ تم انہیں عیب لگاؤ نہ پیشوں کے باعث ان سے عار کرو۔ پھر قوم نے کہا کہ آپ کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تا کہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں اس کے جواب میں فرمایا۔ ف۱۱۰ یہ میری شان نہیں کہ میں تمہاری ایسی خواہشوں کو پورا کروں اور تمہارے ایمان کے لالچ میں مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکال دوں۔ ف۱۱۱ برہان صحیح کے ساتھ جس سے حق و باطل میں امتیاز ہو جائے تو جو ایمان لائے وہی میرا مقرب ہے اور جو ایمان نہ لائے وہی دور۔ ف۱۱۲ دعوت و انذار سے۔ ف۱۱۳ حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں ف۱۱۴ تیری وحی و رسالت میں، مراد آپ کی یہ تھی کہ میں جو اُن کے حق میں بددعا کرتا ہوں اس کا سبب یہ نہیں کہ انہوں نے مجھے سنگسار کرنے کی دھمکی دی نہ یہ کہ انہوں نے میرے متبعین کو رذیل کہا بلکہ میری دعا کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے تیرے کلام کو جھٹلایا اور تیری رسالت کو قبول کرنے سے انکار کیا ف۱۱۵ ان لوگوں کی شامتِ اعمال سے ف۱۱۶ جو آدمیوں، پرندوں اور حیوانوں سے بھری ہوئی تھی۔ ف۱۱۷ یعنی حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نجات دینے کے بعد ف۱۱۸ عاد ایک قبیلہ ہے

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٥﴾
اُن سے اُن کے ہم قوم ہود نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ
تو اللہ سے ڈرو ف۱۱۹ اور میرا حکم مانو اور میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو
اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ
اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب کیا ہر بلندی پر ایک نشان بناتے ہو راہ گیروں سے ہنسنے کو ف۱۲۰ اور مضبوط محل
مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا
چنتے ہو اس اُمید پر کہ تم ہمیشہ رہوگے ف۱۲۱ اور جب کسی پر گرفت کرتے ہو تو بڑی بیدردی سے گرفت کرتے ہو ف۱۲۲ تو اللہ سے
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ
ڈرو اور میرا حکم مانو اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری مدد کی ان چیزوں سے کہ تمہیں معلوم ہیں ف۱۲۳ تمہاری مدد کی
بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
چوپایوں اور بیٹوں اور باغوں اور چشموں سے بے شک مجھے تم پر ڈر ہے
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾
ایک بڑے دن کے عذاب کا ف۱۲۴ بولے ہمیں برابر ہے چاہے تم نصیحت کرو یا ناصحوں میں نہ ہو ف۱۲۵
اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ
یہ تو نہیں مگر وہی اگلوں کی ریت (رسم ورواج) ف۱۲۶ اور ہمیں عذاب ہونا نہیں ف۱۲۷ تو انھوں نے اسے جھٹلایا ف۱۲۸
فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ وَ
تو ہم نے انھیں ہلاک کیا ف۱۲۹ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور

اور دراصل یہ ایک شخص کا نام ہے جس کی اولاد سے یہ قبیلہ ہے۔ ف۱۱۹ اور میری تکذیب نہ کرو۔ ف۱۲۰ کہ اس پر چڑھ کر گزرنے والوں سے تمسخر کرو اور یہ اس قوم کا معمول تھا انہوں نے سرِ راہ بلند بنائیں بنالی تھیں وہاں بیٹھ کر راہ چلنے والوں کو پریشان کرتے اور کھیل کرتے۔ ف۱۲۱ اور کبھی نہ مروگے ف۱۲۲ تلوار سے قتل کرکے دُرّے مار کر نہایت بے رحمی سے ف۱۲۳ یعنی وہ نعمتیں جنہیں تم جانتے ہو، آگے ان کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ ف۱۲۴ اگر تم میری نافرمانی کرو اس کا جواب ان کی طرف سے یہ ہوا کہ ف۱۲۵ ہم کسی طرح تمہاری بات نہ مانیں گے اور تمہاری دعوت قبول نہ کریں گے۔ ف۱۲۶ یعنی جن چیزوں کا آپ نے خوف دلایا یہ پہلوں کا دستور ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کہا کرتے تھے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم ان باتوں کا اعتبار نہیں کرتے انہیں جھوٹ جانتے ہیں یا آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہ موت وحیات اور عمارتیں بنانا پہلوں کا طریقہ ہے۔ ف۱۲۷ دنیا میں نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ آخرت میں حساب ف۱۲۸ یعنی ہود علیہ السلام کو ف۱۲۹ ہوا کے عذاب سے۔

اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾ ع كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۚۖ ﴿١٤١﴾ اِذْ ع ١٨ ١١

بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جب کہ

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ ﴿١٤٢﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ ﴿١٤٣﴾

اُن سے ان کے ہم قوم صالح نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ ﴿١٤٤﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں تم سے کچھ اس پر اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۗ ﴿١٤٥﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ۙ ﴿١٤٦﴾ فِيْ

اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے کیا تم یہاں کی ف۱۳۰ نعمتوں میں چین سے چھوڑ دیے جاؤ گے ف۱۳۱

جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ ﴿١٤٧﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ۚ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ

باغوں اور چشموں اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن کا شگوفہ نرم نازک اور پہاڑوں

الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ۚ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ

میں سے گھر تراشتے ہو استادی سے ف۱۳۲ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر

الْمُسْرِفِيْنَ ۙ ﴿١٥١﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوْٓا

نہ چلو ف۱۳۳ وہ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۱۳۴ اور بناؤ نہیں کرتے ف۱۳۵ بولے

اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۚ ﴿١٥٣﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚۖ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ

تم پر تو جادو ہوا ہے ف۱۳۶ تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو تو کوئی نشانی لاؤ ف۱۳۷ اگر

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ

سچے ہو ف۱۳۸ فرمایا یہ ناقہ ہے ایک دن اُس کے پینے کی باری ف۱۳۹ اور ایک معیّن دن

ف۱۳۰ یعنی دنیا کی ف۱۳۱ کہ یہ نعمتیں کبھی زائل نہ ہوں اور کبھی عذاب نہ آئے، کبھی موت نہ آئے، آگے ان کی نعمتوں کا بیان ہے۔ ف۱۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فَرِہَ بمعنی فخر و غرور ہے۔ معنی یہ ہوئے کہ اپنی صنعت پر غرور کرتے اِتراتے۔ ف۱۳۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ''مسرفین'' سے مراد مشرکین ہیں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ ''مسرفین'' سے مراد وہ نو شخص ہیں جنہوں نے ناقہ کو قتل کیا تھا۔ ف۱۳۴ کُفر و ظلم اور معاصی کے ساتھ ف۱۳۵ ایمان لا کر اور عدل قائم کر کے اور اللہ کے مطیع ہو کر معنی یہ ہیں کہ ان کا فساد ٹھوس ہے جس میں کسی طرح نیکی کا شائبہ بھی نہیں اور بعض مفسدین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کچھ فساد بھی کرتے ہیں کچھ نیکی بھی ان میں ہوتی ہے مگر یہ ایسے نہیں۔ ف۱۳۶ یعنی بار بار بکثرت جادو ہوا ہے جس کی وجہ سے عقل بجا نہیں رہی (معاذ اللہ) ف۱۳۷ اپنی سچائی کی ف۱۳۸ رسالت کے دعویٰ میں۔ ف۱۳۹ اس میں اس سے مزاحمت نہ کرو، یہ ایک اونٹنی تھی جو ان کے معجزہ طلب کرنے پر ان کے حسب خواہش بدعائے حضرت صالح علیہ السلام پتھر سے نکلی تھی اس کا سینہ ساٹھ گز کا تھا جب اس کے پینے کا دن ہوتا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن

مَّعۡلُوۡمٍ ۚ﴿۱۵۵﴾ وَ لَا تَمَسُّوۡہَا بِسُوۡٓءٍ فَیَاۡخُذَکُمۡ عَذَابُ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۵۶﴾

تمہاری باری اور اسے برائی کے ساتھ نہ چھوؤ ف۱۴۰ کہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آلے گا ف۱۴۱

فَعَقَرُوۡہَا فَاَصۡبَحُوۡا نٰدِمِیۡنَ ﴿۱۵۷﴾ۙ فَاَخَذَہُمُ الۡعَذَابُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ

اس پر انھوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں ف۱۴۲ پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے ف۱۴۳ تو انھیں عذاب نے آلیا ف۱۴۴ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے

ع ۸ ۱۹ ۱۲ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ اِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۵۹﴾ع

اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے

کَذَّبَتۡ قَوۡمُ لُوۡطِۣ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۶۰﴾ۚۖ اِذۡ قَالَ لَہُمۡ اَخُوۡہُمۡ لُوۡطٌ اَلَا

لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جب کہ اُن سے ان کے ہم قوم لوط نے فرمایا کیا

تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۶۱﴾ۚ اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۶۲﴾ۙ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۶۳﴾ۚ وَ

تم ڈرتے نہیں بےشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور

مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶۴﴾ؕ

میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے

اَتَاۡتُوۡنَ الذُّکۡرَانَ مِنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶۵﴾ۙ وَ تَذَرُوۡنَ مَا خَلَقَ لَکُمۡ رَبُّکُمۡ

کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو ف۱۴۵ اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لیے تمہارے رب نے

مِّنۡ اَزۡوَاجِکُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ عٰدُوۡنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَہِ یٰلُوۡطُ

جوروئیں (بیویاں) بنائیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ف۱۴۶ بولے اے لوط اگر تم باز نہ آئے ف۱۴۷

لَتَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُخۡرَجِیۡنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ اِنِّیۡ لِعَمَلِکُمۡ مِّنَ الۡقَالِیۡنَ ﴿۱۶۸﴾ؕ رَبِّ

تو ضرور نکال دیئے جاؤ گے ف۱۴۸ فرمایا میں تمہارے کام سے بیزار ہوں ف۱۴۹ اے میرے رب

ہوتا تو اس دن نہ پیتی۔ (مدارک) ف۱۴۰ نہ اس کو مارو نہ اس کی کونچیں کاٹو۔ ف۱۴۱ نزول عذاب کی وجہ سے اس دن کو بڑا فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ وہ عذاب اس قدر عظیم اور سخت تھا کہ جس دن میں وہ واقع ہوا اس کو اس کی وجہ سے بڑا فرمایا گیا۔ ف۱۴۲ کونچیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور وہ لوگ اس کے اس فعل سے راضی تھے اس لیے کونچیں کاٹنے کی نسبت ان سب کی طرف کی گئی۔ ف۱۴۳ کونچیں کاٹنے پر نزول عذاب کے خوف سے نہ کہ معصیت پر تائبانہ نادم ہوئے ہوں یا یہ بات کہ آثار عذاب دیکھ کر نادم ہوئے ایسے وقت کی ندامت نافع نہیں۔ ف۱۴۴ جس کی انہیں خبر دی گئی تھی تو ہلاک ہو گئے۔ ف۱۴۵ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ کیا مخلوق میں ایسے قبیح اور ذلیل فعل کے لیے تمہیں رہ گئے ہو جہاں کے اور لوگ بھی تو ہیں انہیں دیکھ کر تمہیں شرمانا چاہیے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ بکثرت عورتیں ہوتے ہوئے اس فعل قبیح کا مرتکب ہونا انتہا درجہ کی خباثت ہے۔ ف۱۴۶ کہ حلال طیب کو چھوڑ کر حرام خبیث میں مبتلا ہوتے ہو۔ ف۱۴۷ نصیحت کرنے اور اس فعل کو برا کہنے سے ف۱۴۸ شہر سے اور تمہیں یہاں نہ رہنے دیا جائے گا۔ ف۱۴۹ اور مجھے اس سے نہایت دشمنی ہے پھر آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی۔

نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا

مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام سے بچاف۱۵۰ تو ہم نے اُسے اور اُس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ف۱۵۱ مگر ایک بڑھیا

فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ

کہ پیچھے رہ گئی ف۱۵۲ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کردیا اور ہم نے اُن پر ایک برساؤ برسایا ف۱۵۳ تو کیا ہی بُرا

مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

برساؤ تھا ڈرائے گیوں کا بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾ ع كَذَّبَ اَصْحٰبُ ع ۹ ۱۶ ۱۳

نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے بَن (جنگل)

لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ اِنِّيْ لَكُمْ

والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۵۴ جب اُن سے شعیب نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لیے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾ وَمَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں اس پر کچھ تم سے اُجرت

اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾ ؕ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا

نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ف۱۵۵ ناپ پورا کرو اور گھٹانے

مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

والوں میں نہ ہو ف۱۵۶ اور سیدھی ترازو سے تولو اور لوگوں کی چیزیں کم کرکے

اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو ف۱۵۷ اور اُس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا

ف۱۵۰ اس کی شامت اعمال سے محفوظ رکھ۔ ف۱۵۱ یعنی آپ کی بیٹیوں کو اور ان تمام لوگوں کو جو آپ پر ایمان لائے۔ ف۱۵۲ جو آپ کی بی بی تھی اور وہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو معصیت پر راضی ہو وہ عاصی کے حکم میں ہوتا ہے اسی لیے وہ بڑھیا گرفتار عذاب ہوئی اور اس نے نجات نہ پائی۔ ف۱۵۳ پتھروں کا یا گندھک اور آگ کا ف۱۵۴ یہ بَن (جنگل) مدین کے قریب تھا اس میں بہت سے درخت اور جھاڑیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی طرف مبعوث فرمایا تھا جیسا کہ اہل مدین کی طرف مبعوث کیا تھا اور یہ لوگ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے نہ تھے۔ ف۱۵۵ ان تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا یہی عنوان رہا کیونکہ وہ سب حضرات اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی اطاعت اور اخلاص فی العبادۃ کا حکم دیتے اور تبلیغ رسالت پر کوئی اُجر نہیں لیتے تھے۔ لہٰذا سب نے یہی فرمایا۔ ف۱۵۶ لوگوں کے حقوق کم نہ کرو ناپ اور تول میں ف۱۵۷ رہزنی اور لوٹ مار کرکے اور کھیتیاں تباہ کرکے یہی ان لوگوں کی عادتیں تھیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں ان سے منع فرمایا۔

وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَمَآ اَنْتَ

اور اگلی مخلوق کو بولے تم پر جادو ہوا ہے تم تو نہیں

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا

مگر ہم جیسے آدمی و۱۵۸ اور بے شک ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا

مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

گرا دو اگر تم سچے ہو و۱۵۹ فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک (کرتوت) ہیں ف۱۶۰

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾

تو انھوں نے اُسے جھٹلایا تو اُنھیں شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا و۱۶۱

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

بےشک اس میں ضرور نشانی ہے اور اُن میں بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ ع ۱۰ ۱۶ ۱۴

عزت والا مہربان ہے اور بےشک یہ قرآن رب العالمین کا اُتارا ہوا ہے اُسے روح الامین لے

الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ

کر اُترا و۱۶۲ تمہارے دل پر و۱۶۳ کہ تم ڈر سناؤ روشن عربی

مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ

زبان میں اور بے شک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے و۱۶۴ اور کیا یہ اُن کے لیے نشانی نہ تھی و۱۶۵ کہ اس

و۱۵۸ نبوت کا انکار کرنے والے انبیاء کی نسبت بالعموم یہی کہا کرتے تھے۔ جیسا کہ آج کل کے بعضے فاسد العقیدہ کہتے ہیں۔ و۱۵۹ نبوت کے دعوے میں۔ ف۱۶۰ اور جس عذاب کے تم مستحق ہو وہ جو عذاب چاہے گا تم پر نازل فرمائے گا۔ و۱۶۱ جو کہ اس طرح ہوا کہ انہیں شدید گرمی پہنچی، ہَوا بند ہوئی اور سات روز گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے، تہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے اس کے بعد ایک اَبر آیا سب اس کے نیچے آ کے جمع ہو گئے اس سے آگ برسی اور سب جل گئے۔ (اس واقعہ کا بیان سورۂ اعراف اور سورۂ ہود میں گزر چکا ہے)۔ و۱۶۲ روح الامین سے حضرت جبریل مراد ہیں جو وحی کے امین ہیں۔ و۱۶۳ تاکہ آپ اسے محفوظ رکھیں اور سمجھیں اور نہ بھولیں دل کی تخصیص اس لیے ہے کہ درحقیقت وہی مخاطب ہے اور تمیز و عقل و اختیار کا مقام بھی وہی ہے تمام اعضاء اس کے مسخر و مطیع ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ دل کے درست ہونے سے تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور اس کے خراب ہونے سے سب جسم خراب اور فرح و سرور و رنج و غم کا مقام دل ہی ہے جب دل کو خوشی ہوتی ہے تمام اعضاء پر اس کا اثر پڑتا ہے تو وہ مثل رئیس کے ہے وہی موضع ہے عقل کا تو امیر مطلق ہوا اور تکلیف جو عقل و فہم کے ساتھ مشروط ہے اسی کی طرف راجع ہوئی۔ و۱۶۴ ''اِنَّهٗ'' کی ضمیر کا مرجع اگر قرآن ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس کا ذکر تمام کتب سماویہ میں ہے اور اگر سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ضمیر راجع ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ اگلی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت مذکور ہے۔ و۱۶۵ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صدق نبوت و رسالت پر۔

يَعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾

نبی کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے عالم ف۱۶۶ اور اگر ہم اُسے کسی غیر عربی شخص پر اتارتے

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ

کہ وہ اُنھیں پڑھ سناتا جب بھی اس پر ایمان نہ لاتے ف۱۶۷ ہم نے یونہی جھٹلانا پیرادیا(پیوست کردیا) ہے مجرموں کے

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَاْتِيَهُمْ

دلوں میں ف۱۶۸ وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دیکھیں دردناک عذاب تو وہ اچانک ان پر

بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ اَفَبِعَذَابِنَا

آجائے گا اور اُنھیں خبر نہ ہوگی تو کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی ف۱۶۹ تو کیا ہمارے عذاب کی

يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا

جلدی کرتے ہیں بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم اُنھیں برتنے دیں ف۱۷۰ پھر آئے اُن پر وہ جس کا وہ وعدہ

يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ

دیئے جاتے ہیں ف۱۷۱ تو کیا کام آئے گا اُن کے وہ جو برتتے تھے ف۱۷۲ اور ہم نے کوئی بستی ہلاک

قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا مع ٩

نہ کی جسے ڈر سنانے والے نہ ہوں نصیحت کے لیے اور ہم ظلم نہیں کرتے ف۱۷۳ اور اس

ف۱۶۶ اپنی کتابوں سے اور لوگوں کو خبریں دیتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہلِ مکہ نے یہودِ مدینہ کے پاس اپنے معتمدین کو یہ دریافت کرنے بھیجا کہ کیا نبی آخر الزمان سیّد کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کی کتابوں میں کوئی خبر ہے اس کا جواب علمائے یہود نے یہ دیا کہ یہی ان کا زمانہ ہے اور ان کی نعت وصفت توریت میں موجود ہے علماء یہود میں سے حضرت عبد اللہ ابن سلام اور ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اُسید یہ حضرات جنھوں نے توریت میں حضور کے اوصاف پڑھے تھے حضور پر ایمان لائے۔ ف۱۶۷ معنی یہ ہیں کہ ہم نے یہ قرآن کریم ایک فصیح بلیغ عربی نبی پر اتارا جس کی فصاحت اہل عرب کو مُسلَّم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم معجز ہے اور اس کی مثل ایک سورت بنانے سے بھی تمام دنیا عاجز ہے علاوہ بریں علماء اہل کتاب کا اتفاق ہے کہ اس کے نزول سے قبل اس کے نازل ہونے کی بشارت اور اس نبی کی صفت ان کی کتابوں میں انہیں مل چکی ہے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ ''نبی'' اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ کتاب اس کی نازل فرمائی ہوئی ہے اور کفّار جو طرح طرح کی بے ہودہ باتیں اس کتاب کے متعلق کہتے ہیں سب باطل ہیں اور خود کفّار بھی متحیر (حیران) ہیں کہ اس کے خلاف کیا بات کہیں اس لیے کبھی اس کو پہلوں کی داستانیں کہتے ہیں، کبھی شعر کبھی سحر اور کبھی یہ کہ معاذ اللہ اس کو خود سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنالیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی غلط نسبت کردی ہے اس طرح کے بے ہودہ اعتراض معاند (حاسد) ہر حال میں کرسکتا ہے حتیٰ کہ اگر بالفرض یہ قرآن کسی غیر عربی شخص پر نازل کیا جاتا جو عربی کی مہارت نہ رکھتا اور باوجود اس کے وہ ایسا معجز قرآن پڑھ کر سناتا جب بھی یہ لوگ اسی طرح کُفر کرتے جس طرح انہوں نے اب کُفر وانکار کیا کیونکہ ان کے کُفر وانکار کا باعث عناد ہے۔ ف۱۶۸ یعنی ان کافروں کے جن کا کُفر اختیار کرنا اور اس پر مصر رہنا ہمارے علم میں ہے تو ان کے لیے ہدایت کا کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے کسی حال میں وہ کُفر سے پلٹنے والے نہیں۔ ف۱۶۹ تاکہ ہم ایمان لائیں اور تصدیق کریں لیکن اس وقت مہلت نہ ملے گی۔ جب سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفّار کو اس عذاب کی خبر دی تو براہ تمسخر واستہزاء کہنے لگے کہ یہ عذاب کب آئے گا؟ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ف۱۷۰ اور فوراً ہلاک نہ کردیں ف۱۷۱ یعنی عذابِ الٰہی ف۱۷۲ یعنی دنیا کی زندگانی اور اس کا عیش خواہ طویل بھی ہو لیکن نہ وہ عذاب کو دفع کرسکے گا نہ اس کی شدت کم کرسکے گا۔ ف۱۷۳ پہلے

تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ اِنَّهُمْ عَنِ
قرآن کو لے کر شیطان نہ اُترے ف۱۷۴ اور وہ اس قابل نہیں ف۱۷۵ اور نہ وہ ایسا کرسکتے ہیں ف۱۷۶ وہ تو
السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ
سننے کی جگہ سے دُور کردیئے گئے ہیں ف۱۷۷ تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر
الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ
عذاب ہوگا اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ ف۱۷۸ اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ ف۱۷۹
لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا
اپنے پیرو (تابع) مسلمانوں کے لیے ف۱۸۰ تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرمادو میں تمہارے کاموں سے
تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ
بے علاقہ (لاتعلق) ہوں اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہر والا ہے ف۱۸۱ جو تمہیں دیکھتا ہے جب
تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ
تم کھڑے ہوتے ہو ف۱۸۲ اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو ف۱۸۳ بے شک وہی سُنتا جانتا ہے ف۱۸۴ کیا
اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾
میں تمہیں بتادوں کہ کس پر اُترتے ہیں شیطان اُترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گناہگار پر ف۱۸۵

حجت قائم کردیتے ہیں ڈر سنانے والوں کو بھیج دیتے ہیں اس کے بعد بھی جو لوگ راہ پر نہیں آتے اور حق کو قبول نہیں کرتے ان پر عذاب کرتے ہیں۔ ف۱۷۴ اس میں کفّار کا ردّ ہے جو کہتے تھے کہ جس طرح شیاطین کاہنوں کے پاس آسمانی خبریں لاتے ہیں اسی طرح معاذاللہ حضرت سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس قرآن لاتے ہیں۔ اس آیت میں ان کے اس خیال کو باطل کردیا کہ یہ غلط ہے۔ ف۱۷۵ کہ قرآن لائیں ف۱۷۶ کیونکہ یہ ان کے مقدور (بس) سے باہر ہے۔ ف۱۷۷ یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی طرف جو وحی ہوتی ہے اس کو اللہ تعالٰی نے محفوظ کردیا جب تک کہ فرشتہ اس کو بارگاہ رسالت میں پہنچائے اس سے پہلے شیاطین اس کو نہیں سن سکتے اس کے بعد اللہ تعالٰی اپنے بندوں سے فرماتا ہے: ف۱۷۸ حضور کے قریب کے رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں اعلان کے ساتھ انذار فرمایا اور خدا کا خوف دلایا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے۔ ف۱۷۹ یعنی لطف و کرم فرماؤ۔ ف۱۸۰ جو صدق و اخلاص سے آپ پر ایمان لائیں خواہ وہ آپ سے قرابت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں۔ ف۱۸۱ یعنی اللہ تعالٰی، تم اپنے تمام کام اس کو تفویض کرو (یعنی اللہ تعالٰی کو سونپ دو)۔ ف۱۸۲ نماز کے لیے یا دعا کے لیے یا ہر اس مقام پر جہاں تم ہو۔ ف۱۸۳ جب تم اپنے تہجد پڑھنے والے اصحاب کے احوال ملاحظہ فرمانے کے لیے شب کو دورہ کرتے ہو۔ بعض مفسرین نے کہا: معنی یہ ہیں کہ جب تم امام ہو کر نماز پڑھاتے ہو اور قیام رکوع و سجود و قعود میں گزرتے ہو۔ بعض مفسرین نے کہا: معنی یہ ہیں کہ وہ آپ کی گردش چشم کو دیکھتا ہے نمازوں میں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پس و پیش (آگے، پیچھے) یکساں ملاحظہ فرماتے تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے بخدا مجھ پر تمہارا خشوع و رکوع مخفی نہیں میں تمہیں اپنے پسِ پُشت دیکھتا ہوں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مؤمنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانۂ حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبداللہ و آمنہ خاتون تک مؤمنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آباء و اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں۔ (مدارک و جمل وغیرہ) ف۱۸۴ تمہارے قول و عمل اور تمہاری نیت

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ؕ ۝٢٢٣ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ؕ ۝٢٢٤

شیطان اپنی سنی ہوئی ف۱۸۶ اُن پر ڈالتے ہیں اور اُن میں اکثر جھوٹے ہیں ف۱۸۷ اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں ف۱۸۸

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۙ ۝٢٢٥ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۙ ۝٢٢٦

کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں ف۱۸۹ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے ف۱۹۰

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْ

مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ف۱۹۱ اور بکثرت اللہ کی یاد کی ف۱۹۲ اور بدلہ لیا ف۱۹۳ بعد

بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝٢٢٧ ع ١١ ١٦ ١٥

اس کے کہ اُن پر ظلم ہوا ف۱۹۴ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم ف۱۹۵ کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے ف۱۹۶

آیاتها ٩٣ | ٢٧ سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ٤٨ | رکوعاتها ٧

سورۂ نمل مکیہ ہے، اس میں ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

کو اس کے بعد اللہ تعالٰی ان مشرکوں کے جواب میں جو کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر شیطان اترتے ہیں، یہ ارشاد فرماتا ہے۔ ف۱۸۵ مثل مسیلمہ وغیرہ کاہنوں کے۔ ف۱۸۶ جو اُنہوں نے ملائکہ سے سنی ہوتی ہے۔ ف۱۸۷ کیونکہ وہ فرشتوں سے سنی ہوئی باتوں میں اپنی طرف سے بہت جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک بات سنتے ہیں تو سو جھوٹ اس کے ساتھ ملاتے ہیں اور یہ بھی اس وقت تک تھا جب تک کہ وہ آسمان پر پہنچنے سے روکے نہ گئے تھے۔ ف۱۸۸ ان کے اشعار میں کہ ان کو پڑھتے ہیں رواج دیتے ہیں باوجودیکہ وہ اشعار کذب و باطل ہوتے ہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت شعراء کفّار کے حق میں نازل ہوئی جو سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور ان کی قوم کے گمراہ لوگ ان سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے، ان لوگوں کی آیت میں مذمت فرمائی گئی۔ ف۱۸۹ اور ہر طرح کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہر لغو و باطل میں سخن آرائی کرتے ہیں جھوٹی مدح کرتے ہیں جھوٹی ہجو کرتے ہیں۔ ف۱۹۰ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اگر کسی کا جسم پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے پُر ہو۔ مسلمان شعراء جو اس طریقہ سے اجتناب کرتے ہیں اس حکم سے مستثنٰی کیے گئے۔ ف۱۹۱ اس میں شعراء اسلام کا استثناء فرمایا گیا وہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت لکھتے ہیں، اللہ تعالٰی کی حمد لکھتے ہیں، اسلام کی مدح لکھتے ہیں، پند و نصائح لکھتے ہیں، اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ مسجد نبوی میں حضرت حسّان کے لیے منبر بچھایا جاتا تھا وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مفاخر پڑھتے (فضائل بیان فرماتے) تھے اور کفّار کی بدگوئیوں کا جواب دیتے تھے اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کے حق میں دعا فرماتے تھے۔ بخاری کی حدیث میں ہے: حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں اکثر شعر پڑھے جاتے تھے جیسا کہ ترمذی میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ شعر کلام ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض برا اچھے کو لو برے کو چھوڑ دو۔ شَعبی نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق شعر کہتے تھے۔ حضرت علی ان سب سے زیادہ شعر فرمانے والے تھے۔ رضی اللہ تعالٰی عنھم۔ ف۱۹۲ اور شعر ان کے لیے ذکرِ الٰہی سے غفلت کا سبب نہ ہو سکا بلکہ ان لوگوں نے جب شعر کہا بھی تو اللہ تعالٰی کی حمد و ثنا اور اس کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت اور اصحاب کرام و صلحاء امت کی مدح اور حکمت و مَوعِظت اور زہد و ادب میں۔ ف۱۹۳ کفّار سے ان کی ہجو کا ف۱۹۴ کفّار کی طرف سے کہ انہوں نے مسلمانوں کی اور ان کے پیشواؤں کی ہجو کی ان حضرات نے اس کو دفع کیا اور اس کے جواب دیے یہ مذموم نہیں ہیں بلکہ مستحق اجر و ثواب ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی، یہ اُن حضرات کا جہاد ہے۔ ف۱۹۵ یعنی مشرکین جنہوں نے سید الطاہرین افضل الخلق رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ہجو کی۔ ف۱۹۶ موت کے بعد۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا جہنم کی طرف اور وہ برا ہی ٹھکانا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰسٓ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۱﴾ هُدًى وَّ بُشْرٰى

یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی ف۲ ہدایت اور خوشخبری

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ

ایمان والوں کو وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں ف۳ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ف۴ اور وہ

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا

آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے

لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَ

کوتک (برے اعمال) اُن کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے ہیں ف۵ تو وہ بھٹک رہے ہیں یہ وہ ہیں جن کے لیے بُرا عذاب ہے ف۶ اور

هُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾ وَ اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ

یہی آخرت میں سب سے بڑھ کر نقصان میں ف۷ اور بے شک تم قرآن سکھائے جاتے ہو حکمت

حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ

والے علم والے کی طرف سے ف۸ جب کہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا ف۹ مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے عنقریب میں تمہارے پاس

مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهَا

اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا اس میں سے کوئی چمکتی چنگاری لاؤں گا کہ تم تاپو ف۱۰ پھر جب آگ کے پاس آیا

نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ

ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے یعنی موسیٰ اور جو اس کے آس پاس ہیں یعنی فرشتے ف۱۱ اور پاکی ہے اللہ کو

ف۱ سورۂ نمل مکیہ ہے اس میں سات ۷ رکوع اور ترانوے ۹۳ آیتیں اور ایک ہزار تین سو سترہ ۱۳۱۷ کلمے اور چار ہزار سات سو ننانوے ۴۷۹۹ حرف ہیں۔ ف۲ جو حق و باطل میں امتیاز کرتی ہے اور جس میں علوم و حکم ودیعت رکھے گئے ہیں۔ ف۳ اور اس پر مداومت کرتے ہیں اور اس کے شرائط و آداب و جملہ حقوق کی حفاظت کرتے ہیں ف۴ خوش دلی سے ف۵ کہ وہ اپنی برائیوں کو شہوات کے سبب سے بھلائی جانتے ہیں۔ ف۶ دنیا میں قتل اور گرفتاری ف۷ کہ ان کا انجام دائمی عذاب ہے۔ اس کے بعد سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے۔ ف۸ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جو دقائق علم و لطائف حکمت پر مشتمل ہے۔ ف۹ مدین سے مصر کو سفر کرتے ہوئے تاریک رات میں جبکہ برف باری سے نہایت سردی ہو رہی تھی اور راستہ گم ہو گیا تھا اور بی بی صاحبہ کو دردِ زِہ شروع ہو گیا تھا۔ ف۱۰ اور سردی کی تکلیف سے امن پاؤ۔ ف۱۱ یہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحیت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت کے ساتھ۔

الْعٰلَمِيْنَ ۝٨ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٩ۙ وَ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ
جو رب ہے سارے جہاں کا اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں ہی ہوں اللہ عزت والا حکمت والا اور اپنا عصا ڈال دے وا۱۲

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى
پھر موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا ہم نے فرمایا اے موسیٰ

لَا تَخَفْ ۫ اِنِّیْ لَا يَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٠ۖۗ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ
ڈر نہیں بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا و۱۳ ہاں جو کوئی زیادتی کرے و۱۴ پھر برائی کے

حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١١ وَ اَدْخِلْ يَدَكَ فِیْ جَيْبِكَ
بعد بھلائی سے بدلے تو بے شک میں بخشنے والا مہربان ہوں و۱۵ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال

تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِیْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ
نکلے گا سفید چمکتا بے عیب و۱۶ نو نشانیوں میں و۱۷ فرعون اور اس کی قوم کی طرف

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝١٢ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا
بے شک وہ بے حکم لوگ ہیں پھر جب ہماری نشانیاں آنکھیں کھولتی اُن کے پاس آئیں و۱۸ بولے یہ تو

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٣ۚ وَ جَحَدُوْا بِهَا وَ اسْتَيْقَنَتْهَاۤ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ؕ
صریح جادو ہے اور اُن کے منکر ہوئے اور اُن کے دلوں میں ان کا یقین تھا و۱۹ ظلم اور تکبر سے

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝١٤ع وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ ع ١٤/١٦
تو دیکھو کیسا انجام ہوا فسادیوں کا و۲۰ اور بے شک ہم نے داود اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا و۲۱

وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٥ وَ
اور دونوں نے کہا سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی و۲۲ اور

و۱۲ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم الٰہی عصا ڈال دیا اور وہ سانپ ہوگیا۔ و۱۳ نہ سانپ کا نہ کسی اور چیز کا یعنی جب میں انہیں امن دوں تو پھر کیا اندیشہ۔ و۱۴ اس کو ڈر ہوگا اور وہ بھی جب توبہ کرے۔ و۱۵ توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخش دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو دوسری نشانی دکھائی گئی اور فرمایا گیا و۱۶ یہ نشانی ہے ان و۱۷ جن کے ساتھ رسول بنا کر بھیجے گئے ہو۔ و۱۸ یعنی انہیں معجزے دکھائے گئے۔ و۱۹ اور وہ جانتے تھے کہ بیشک یہ نشانیاں اللہ کی طرف سے ہیں لیکن باوجود اس کے اپنی زبانوں سے انکار کرتے رہے۔ و۲۰ کہ غرق کرکے ہلاک کئے گئے و۲۱ یعنی علم قضا و سیاست اور حضرت داود کو پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح کا علم دیا اور حضرت سلیمان کو چوپایوں اور پرندوں کی بولی کا۔ (خازن) و۲۲ نبوت و ملک عطا فرما کر اور جن و انس اور شیاطین کو مسخر کرکے۔

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا
سلیمان داود کا جانشین ہوا ف۲۳ اور کہا اے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی اور ہر چیز میں
مِنْ كُلِّ شَیْءٍؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ
سے ہم کو عطا ہوا ف۲۴ بے شک یہی ظاہر فضل ہے ف۲۵ اور جمع کئے گئے سلیمان کے لیے
جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا
اس کے لشکر جِنّوں اور آدمیوں اور پرندوں سے تو وہ روکے جاتے تھے ف۲۶ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں
عَلٰى وَادِ النَّمْلِۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ یّٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْۚ لَا
کے نالے پر آئے ف۲۷ ایک چیونٹی بولی ف۲۸ اے چیونٹیو اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں
یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗۙ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ
کچل نہ ڈالیں سلیمان اور اُن کے لشکر بے خبری میں ف۲۹ تو اس کی بات سے مسکرا کر
قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ
ہنسا ف۳۰ اور عرض کی اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے ف۳۱ مجھ پر اور
عَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ
میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قربِ خاص کے

ف۲۳ نبوت وعلم وملک میں ف۲۴ یعنی بکثرت نعمتیں دنیا وآخرت کی ہم کو عطا فرمائی گئیں۔ ف۲۵ مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو اللہ تعالیٰ نے مشارق ومغارب ارض کا مُلک عطا فرمایا، چالیس سال آپ اس کے مالک رہے پھر تمام دنیا کی مملکت عطا فرمائی جن، انسان، شیطان، پرند، چوپائے، درندے سب پر آپ کی حکومت تھی اور ہر ایک شے کی زبان آپ کو عطا فرمائی اور عجیب وغریب صنعتیں آپ کے زمانہ میں بروئے کار آئیں۔ ف۲۶ آگے بڑھنے سے تا کہ سب مجتمع ہو جائیں پھر چلائے جاتے تھے۔ ف۲۷ یعنی طائف یا شام میں اس وادی پر گزرے جہاں چیونٹیاں بکثرت تھیں۔ ف۲۸ جو چیونٹیوں کی ملکہ تھی وہ لنگڑی تھی۔ لطیفہ: جب حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں داخل ہوئے اور وہاں کی خلق آپ کی گرویدہ ہوئی تو آپ نے لوگوں سے کہا: جو چاہو دریافت کرو۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نوجوان تھے، آپ نے دریافت فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی مادہ تھی یا نر؟ حضرت قتادہ ساکت ہو گئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ وہ مادہ تھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا؟ آپ نے فرمایا: قرآن کریم میں ارشاد ہوا: ''قَالَتْ نَمْلَةٌ''۔ اگر نر ہوتی تو قرآن شریف میں ''قَالَ نَمْلَةٌ'' وارد ہوتا۔ (سبحان اللہ اس سے حضرت امام کی شانِ علم معلوم ہوتی ہے) غرض جب اس چیونٹیوں کی ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگی: ف۲۹ یہ اس نے اس لیے کہا کہ وہ جانتی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں، صاحبِ عدل ہیں، جبر اور زیادتی آپ کی شان نہیں ہے۔ اس لیے اگر آپ کے لشکر سے چیونٹیاں کچل جائیں گی تو بے خبری ہی میں کچل جائیں گی کہ وہ گزرتے ہوں اور اس طرف التفات نہ کریں۔ چیونٹی کی یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے سن لی اور ہوا ہر شخص کا کلام آپ کے سمع مبارک تک پہنچاتی تھی۔ جب آپ چیونٹیوں کی وادی پر پہنچے تو آپ نے اپنے لشکروں کو ٹھہرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں داخل ہو گئیں سیر حضرت سلیمان علیہ السلام کی اگرچہ ہوا پر تھی مگر بعید نہیں ہے کہ یہ مقام آپ کا جائے نزول ہو۔ ف۳۰ انبیاء کا ہنسنا تبسم ہی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے وہ حضرات قہقہہ مار کر نہیں ہنستے۔ ف۳۱ نبوت وملک وعلم عطا فرما کر۔

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ

سزاوار ہیں ف۳۲ اور پرندوں کا جائزہ لیا تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھتا یا وہ

مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ

واقعی حاضر نہیں ضرور میں اُسے سخت عذاب کروں گا ف۳۳ یا ذبح کردوں گا یا کوئی روشن سند

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ

میرے پاس لائے ف۳۴ تو ہُدہُد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور آکر ف۳۵ عرض کی کہ میں وہ بات دیکھ آیا ہوں جو حضور نے نہ دیکھی اور

جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ

میں شہر سبا سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی ف۳۶ کہ ان پر بادشاہی کررہی ہے اور اُسے

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ

ہر چیز میں سے ملا ہے ف۳۷ اور اس کا بڑا تخت ہے ف۳۸ میں نے اُسے اور اُس کی قوم کو پایا کہ اللہ کو چھوڑ کر

لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

سورج کو سجدہ کرتے ہیں ف۳۹ اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں سنوار کر ان کو سیدھی راہ سے

السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ ۙ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ

روک دیا ف۴۰ تو وہ راہ نہیں پاتے کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو نکالتا ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۴۱ اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو ف۴۲ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی

اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ السجدة ١٨

سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے سلیمان نے فرمایا اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو

ف۳۲ حضرات انبیاء واولیاء ف۳۳ اس کے پر اکھاڑ کر یا اس کو اس کے پیاروں سے جدا کر کے یا اس کو اس کے اقران کا خادم بنا کر یا اس کو غیر جانوروں کے ساتھ قید کر کے اور ہُدہُد کو حسب مصلحت عذاب کرنا آپ کے لیے حلال تھا اور جب پرند آپ کے لیے مسخر (تابع) کئے گئے تھے تو تادیب و سیاست مقتضائے تسخیر ہے۔ ف۳۴ جس سے اس کی معذوری ظاہر ہو۔ ف۳۵ نہایت عجز وانکسار اور ادب و تواضع کے ساتھ معافی چاہ کر ف۳۶ جس کا نام بلقیس ہے ف۳۷ جو بادشاہوں کے لیے شایان ہوتا ہے ف۳۸ جس کا طول اسّی گز، عرض چالیس گز، سونے چاندی کا جواہرات کے ساتھ مُرَصَّع (جڑا ہوا) ف۳۹ کیونکہ وہ لوگ آفتاب پرست مجوسی تھے۔ ف۴۰ سیدھی راہ سے مراد طریق حق و دین اسلام ہے۔ ف۴۱ آسمان کی چھپی چیزوں سے مینہ اور زمین کی چھپی چیزوں سے نباتات مراد ہیں۔ ف۴۲ اس میں آفتاب پرستوں بلکہ تمام باطل پرستوں کا رد ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی پوجیں مقصود یہ ہے کہ عبادت کا مستحق صرف وہی ہے جو کائنات ارضی و سماوی پر قدرت رکھتا ہو اور جمیع معلومات کا عالم ہو جو ایسا نہیں وہ کسی طرح مستحق عبادت نہیں۔

الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ

جھوٹوں میں ہے ف۴۳ میرا یہ فرمان لے جا کر اُن پر ڈال پھر اُن سے الگ ہٹ کر دیکھ

مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾

کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ف۴۴ وہ عورت بولی اے سردارو بے شک میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا ف۴۵

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ

بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بے شک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو ف۴۶

۲ ع ۱۷ ۱۷ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ع قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ج مَا كُنْتُ

اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو ف۴۷ بولی اے سردارو میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو میں کسی معاملہ میں

قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ

کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو وہ بولے ہم زور والے اور بڑی سخت لڑائی

شَدِيْدٍ ۙ۬ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ

والے ہیں ف۴۸ اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے ف۴۹ بولی بے شک جب بادشاہ

اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ج وَكَذٰلِكَ

کسی بستی میں ف۵۰ داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کردیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ف۵۱ ذلیل اور ایسا ہی

يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ

کرتے ہیں ف۵۲ اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب

ف۴۳ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مکتوب لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ اَز جانب بندۂ خدا سلیمان بن داود بسوئے بلقیس ملکۂ شہر سبا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اس پر سلام جو ہدایت قبول کرے اس کے بعد مدعا یہ کہ تم مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو۔ اس پر آپ نے اپنی مہر لگائی اور ہُد ہُد سے فرمایا ف۴۴ چنانچہ ہُد ہُد وہ مکتوبِ گرامی لے کر بلقیس کے پاس پہنچا اس وقت بلقیس کے گرد اس کے اعیان و وزراء کا مجمع تھا۔ ہُد ہُد نے وہ مکتوب بلقیس کی گود میں ڈال دیا اور وہ اس کو دیکھ کر خوف سے لرز گئی اور پھر اس پر مہر دیکھ کر ف۴۵ اس نے اس خط کو عزت والا یا اس لیے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی اس سے اس نے جانا کہ کتاب کا بھیجنے والا جَلِیلُ الْمَنْزِلَت بادشاہ ہے یا اس مکتوب کی ابتداء اللّٰہ تعالیٰ کے نام پاک سے تھی پھر اس نے بتایا کہ وہ مکتوب کس کی طرف سے آیا ہے۔ چنانچہ کہا: ف۴۶ یعنی میری تعمیلِ ارشاد کرو اور تکبر نہ کرو جیسا کہ بعض بادشاہ کیا کرتے ہیں۔ ف۴۷ فرمانبردارانہ شان سے مکتوب کا یہ مضمون سنا کر بلقیس اپنے اعیان دولت کی طرف متوجہ ہوئی۔ ف۴۸ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کے لیے تیار ہیں بہادر اور شجاع ہیں، صاحب قوّت و توانائی ہیں، کثیر فوجیں رکھتے ہیں، جنگ آزما ہیں۔ ف۴۹ اے ملکہ! ہم تیری اطاعت کریں گے تیرے حکم کے منتظر ہیں۔ اس جواب میں انہوں نے یہ اشارہ کیا کہ ان کی رائے جنگ کی ہے یا ان کا مدعا یہ ہو کہ ہم جنگی لوگ ہیں رائے اور مشورہ ہمارا کام نہیں تو خود صاحب عقل و تدبیر ہے ہم بہر حال تیرا اتباع کریں گے جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اس نے انہیں ان کی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے کئے۔ ف۵۰ اپنے زور و قوّت سے ف۵۱ قتل اور قید اور

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ

لے کر پلٹے ف۵۳ پھر جب وہ ف۵۴ سلیمان کے پاس آیا سلیمان نے فرمایا کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو جو مجھے اللہ نے دیا ف۵۵

خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ

وہ بہتر ہے اُس سے جو تمھیں دیا ف۵۶ بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو ف۵۷ پلٹ جا ان کی طرف

فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ

تو ضرور ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی اُنھیں طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم اُن کو اس شہر سے ذلیل کرکے نکال دیں گے یوں کہ وہ

صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ

پست ہوں گے ف۵۸ سلیمان نے فرمایا اے درباریو تم میں کون ہے کہ وہ اُس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ

يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں ف۵۹ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ وہ تخت حضور میں حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ

تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ

حضور اجلاس برخاست کریں ف۶۰ اور میں بےشک اس پر قوت والا امانت دار ہوں ف۶۱ اس نے عرض کی جس کے پاس

اہانت کے ساتھ ف۵۲ یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے بادشاہوں کی عادت کا جو اس کو علم تھا اس کی بنا پر اس نے یہ کہا اور مراد اس کی یہ تھی کہ جنگ مناسب نہیں ہے اس میں ملک اور اہلِ ملک کی تباہی و بربادی کا خطرہ ہے اس کے بعد اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور کہا ف۵۳ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی کیونکہ بادشاہ عزت و احترام کے ساتھ ہدیہ قبول کرتے ہیں اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کرلیں گے اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہ کریں گے اور سوا اس کے کہ ہم ان کے دین کا اتباع کریں وہ اور کسی بات سے راضی نہ ہوں گے تو اس نے پانچ سو غلام اور پانچ سو باندیاں بہترین لباس اور زیوروں کے ساتھ آراستہ کرکے زرنگار زینوں پر سوار کرکے بھیجے اور پانچ سو اینٹیں سونے کی اور جواہر سے مرصع تاج اور مشک و عنبر وغیرہ مع ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کئے ہُد ہُد یہ دیکھ کر چل دیا اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سب خبر پہنچائی، آپ نے حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر نو فرسنگ کے میدان میں بچھادی جائیں اور اس کے گرد سونے چاندی سے احاطہ کی بلند دیوار بنادی جائے اور بر و بحر کے خوبصورت جانور اور جِنّات کے بچے میدان کے دائیں بائیں حاضر کئے جائیں۔ ف۵۴ یعنی بلقیس کا پیامی مع اپنی جماعت کے ہدیہ لے کر ف۵۵ یعنی دین اور نبوت اور حکمت و ملک ف۵۶ مال و اسبابِ دنیا ف۵۷ یعنی تم اہلِ مُفاخرت (مغرور) ہو زخارفِ دنیا (دنیا کی زینتوں) پر فخر کرتے ہو اور ایک دوسرے کے ہدیہ پر خوش ہوتے ہو مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے اتنا کثیر عطا فرمایا کہ اوروں کو نہ دیا باوجود اس کے دین اور نبوت سے مجھ کو مشرف کیا۔ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے وفد کے امیر مُنذِر بن عمرو سے فرمایا کہ یہ ہدیے لے کر ف۵۸ یعنی اگر وہ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو یہ انجام ہوگا۔ جب قاصد ہدیے لے کر بلقیس کے پاس واپس گئے اور تمام واقعات سنائے تو اس نے کہا بیشک وہ نبی ہیں اور ہمیں ان سے مقابلہ کی طاقت نہیں اور اس نے اپنا تخت اپنے سات محلوں میں سے سب سے پچھلے محل میں محفوظ کرکے تمام دروازے مقفل کردیئے اور ان پر پہرہ دار مقرر کردیئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا انتظام کیا تاکہ دیکھے کہ آپ اس کو کیا حکم فرماتے ہیں اور وہ ایک لشکرِ گراں لے کر آپ کی طرف روانہ ہوئی جس میں بارہ ہزار نواب تھے اور ہر نواب کے ساتھ ہزاروں لشکری جب اتنے قریب پہنچ گئی کہ حضرت سے صرف ایک فرسنگ کا فاصلہ رہ گیا۔ ف۵۹ اس سے آپ کا مدعا یہ تھا کہ اس کا تخت حاضر کرکے اس کو اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنے والا معجزہ دکھاویں۔ بعضوں نے کہا ہے کہ آپ نے چاہا کہ اس کے آنے سے قبل اس کی وضع بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا امتحان فرمائیں کہ پہچان سکتی ہے یا نہیں۔ ف۶۰ اور آپ کا اجلاس صبح سے دوپہر تک ہوتا تھا۔ ف۶۱ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میں اس سے جلد چاہتا ہوں۔

عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا

کتاب کا علم تھا ف٦٢ کہ میں اُسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے ف٦٣ پھر جب

رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ قف لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ

سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں

اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ

یا ناشکری اور جو شکر کرے تو وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے ف٦٤ اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے

كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ

سب خوبیوں والا سلیمان نے حکم دیا عورت کا تخت اس کے سامنے وضع بدل کر بیگانہ کردو کہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا اُن میں

الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ

ہوتی ہے جو ناواقف رہے پھر جب وہ آئی اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے بولی

كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَصَدَّهَا مَا

گویا یہ وہی ہے ف٦٥ اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے خبر مل چکی ف٦٦ اور ہم فرمانبردار ہوئے ف٦٧ اور اُسے روکا ف٦٨ اُس

كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۴۳﴾ قِيْلَ

چیز نے جسے وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی بے شک وہ کافر لوگوں میں سے تھی اُس سے کہا

لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ

گیا صحن میں آ ف٦٩ پھر جب اُس نے اسے دیکھا اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی ساقیں (پنڈلیاں) کھولیں ف٧٠

قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ۬ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ

سلیمان نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے شیشوں جڑا ف٧١ عورت نے عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ف٧٢ اور

ف٦٢ یعنی آپ کے وزیر آصف بن برخیا جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتے تھے۔ ف٦٣ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: لاؤ حاضر کرو۔ آصف نے عرض کیا: آپ نبی ابن نبی ہیں اور جو رُتبہ بارگاہِ الٰہی میں آپ کو حاصل ہے یہاں کس کو میسر ہے آپ دعا کریں تو وہ آپ کے پاس ہی ہوگا۔ آپ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو اور دعا کی اسی وقت تخت زمین کے نیچے نیچے چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے قریب نمودار رہوا۔ ف٦٤ کہ اس شکر کا نفع خود اس شکر گزار کی طرف عائد ہوتا ہے۔ ف٦٥ اس جواب سے اس کا کمالِ عقل معلوم ہوا اب اس سے کہا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے دروازہ بند کرنے قفل لگانے پہرہ دار مقرر کرنے سے کیا فائدہ ہوا اس پر اس نے کہا ف٦٦ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کی صحت نبوت کی ہُدہُد کے واقعہ سے اور امیر وفد سے ف٦٧ ہم نے آپ کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری اختیار کی ف٦٨ اللہ کی عبادت و توحید سے یا اسلام کی طرف تقدم سے۔ ف٦٩ وہ صحن شفاف آبگینہ کا تھا اس کے نیچے آب جاری تھا اس میں مچھلیاں تھیں اور اس کے وسط میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا جس پر آپ جلوہ افروز تھے۔ ف٧٠ تا کہ پانی میں چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو۔ ف٧١ یہ پانی نہیں ہے یہ

ع ۳ ۱۴ ۱۸

اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ

اب سلیمان کے ساتھ اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں جو رب سارے جہان کا ف۷۳ اور بے شک ہم نے ثمود کی طرف

اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ

ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ اللہ کو پوجو ف۷۴ تو جبھی وہ دو گروہ ہوگئے ف۷۵ جھگڑا کرتے ف۷۶ صالح نے فرمایا

يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ

اے میری قوم کیوں برائی کی جلدی کرتے ہو ف۷۷ بھلائی سے پہلے ف۷۸ اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے ف۷۹

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ

شاید تم پر رحم ہو ف۸۰ بولے ہم نے برا شگون لیا تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے ف۸۱ فرمایا تمہاری بدشگونی

عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ

اللہ کے پاس ہے ف۸۲ بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو ف۸۳ اور شہر میں نو شخص تھے ف۸۴

يُّفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ

کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر بولے ہم ضرور

لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا

رات کو چھاپا ماریں گے صالح اور اس کے گھر والوں پر ف۸۵ پھر اُس کے وارث سے ف۸۶ کہیں گے اس گھر والوں کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور بے شک ہم

سن کر بلقیس نے اپنی ساقیں (پنڈلیاں) چھپالیں اور اس سے اس کو بہت تعجب ہوا اور اس نے یقین کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک وحکومت اللہ کی طرف سے ہے اور ان عجائبات سے اس نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپ کی نبوت پر استدلال کیا اب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اسلام کی دعوت دی۔ ف۷۲ کہ تیرے غیر کو پوجا آفتاب کی پرستش کی ف۷۳ چنانچہ اس نے اخلاص کے ساتھ توحید و اسلام کو قبول کیا اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کی۔ ف۷۴ اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو ف۷۵ ایک مومن اور ایک کافر ف۷۶ ہر فریق اپنے ہی کو حق پر کہتا اور دونوں باہم جھگڑتے۔ کافر گروہ نے کہا: اے صالح! جس عذاب کا تم وعدہ دیتے ہو اس کو لاؤ اگر رسولوں میں سے ہو۔ ف۷۷ یعنی بلا و عذاب کی ف۷۸ بھلائی سے مراد عافیت و رحمت ہے۔ ف۷۹ عذاب نازل ہونے سے پہلے کفر سے توبہ کر کے ایمان لا کر ف۸۰ اور دنیا میں عذاب نہ کیا جائے۔ ف۸۱ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مبعوث ہوئے اور قوم نے تکذیب کی اس کے باعث بارش رک گئی، قحط ہوگیا، لوگ بھوکے مرنے لگے اس کو انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی تشریف آوری کی طرف نسبت کیا اور آپ کی آمد کو بدشگونی سمجھا۔ ف۸۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بدشگونی جو تمہارے پاس آئی یہ تمہارے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی۔ ف۸۳ آزمائش میں ڈالے گئے یا اپنے دین کے باعث عذاب میں مبتلا ہو۔ ف۸۴ یعنی ثمود کے شہر میں جس کا نام حجر ہے ان کے شریف زادوں میں سے نو شخص تھے جن کا سردار قُدار بن سالف تھا یہی لوگ ہیں جنہوں نے ناقہ (اُونٹنی) کی کونچیں کاٹنے میں سعی کی تھی۔ ف۸۵ یعنی رات کے وقت ان کو اور ان کی اولاد کو اور ان کے متبعین کو جو ان پر ایمان لائے ہیں قتل کردیں گے۔ ف۸۶ جس کو ان کے خون کا بدلہ طلب کرنے کا حق ہوگا۔

لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ

سچے ہیں اور اُنھوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی ف۸۷ اور وہ غافل رہے تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ

کیسا انجام ہوا اُن کے مکر کا ہم نے ہلاک کردیا اُنھیں ف۸۸ اور ان کی ساری قوم کو ف۸۹ تو یہ ہیں

بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَ

ان کے گھر ڈھئے پڑے بدلہ اُن کے ظلم کا بے شک اس میں نشانی ہے جاننے والوں کے لیے اور

اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ

ہم نے اُن کو بچا لیا جو ایمان لائے ف۹۰ اور ڈرتے تھے ف۹۱ اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿٥٤﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً

کیا بے حیائی پر آتے ہو ف۹۲ اور تم سوجھ رہے ہو ف۹۳ کیا تم مردوں کے پاس مستی سے جاتے ہو

مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ

عورتیں چھوڑ کر ف۹۴ بلکہ تم جاہل لوگ ہو ف۹۵ تو اُس کی قوم کا کچھ جواب

قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

نہ تھا مگر یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾

ستھرا پن چاہتے ہیں ف۹۶ تو ہم نے اُسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے ف۹۷

ف۸۷ یعنی ان کے مکر کی جزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی۔ ف۸۸ یعنی ان نو شخصوں کو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اس شب حضرت صالح علیہ السلام کے مکان کی حفاظت کے لیے فرشتے بھیجے تو وہ نو شخص ہتھیار باندھ کر تلواریں کھینچ کر حضرت صالح علیہ السلام کے دروازے پر آئے فرشتوں نے ان کو پتھر مارے وہ پتھر لگتے تھے اور مارنے والے نظر نہ آتے تھے اس طرح ان نو کو ہلاک کیا۔ ف۸۹ ہولناک آواز سے۔ ف۹۰ حضرت صالح علیہ السلام پر ف۹۱ ان کی نافرمانی سے ان لوگوں کی تعداد چار ہزار تھی۔ ف۹۲ اس بے حیائی سے مراد ان کی بدکاری ہے۔ ف۹۳ یعنی اس فعل کی قباحت جانتے ہو یا یہ معنی ہیں کہ ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ بالاعلان بدفعلی کا ارتکاب کرتے ہو یا یہ کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور ان کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو پھر بھی اس بداعمالی میں مبتلا ہو۔ ف۹۴ باوجودیکہ مردوں کے لیے عورتیں بنائی گئی ہیں، مردوں کے لیے مرد اور عورتوں کے لیے عورتیں نہیں بنائی گئیں لہٰذا یہ فعل حکمتِ الٰہی کی مخالفت ہے۔ ف۹۵ جو ایسا فعل کرتے ہو ف۹۶ اور اس گندے کام کو منع کرتے ہیں۔ ف۹۷ عذاب میں۔

ع ۱۴ ۱۹

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ ۵۸ ع قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا ف۹۸ تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا تم کہو سب خوبیاں اللہ کو ف۹۹

وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ۵۹ ؕ

اور سلام اس کے چنے ہوئے بندوں پر ف۱۰۰ کیا اللہ بہتر ف۱۰۱ یا اُن کے ساختہ (من گھڑت) شریک ف۱۰۲

ف۹۸ پتھروں کا۔ ف۹۹ یہ خطاب ہے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کہ پچھلی امتوں کے ہلاک پر اللہ تعالٰی کی حمد بجا لائیں۔ ف۱۰۰ یعنی انبیاء و مرسلین پر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ چُنے ہوئے بندوں سے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں۔ ف۱۰۱ خدا پرستوں کے لیے جو خاص اس کی عبادت کریں اور اس پر ایمان لائیں اور وہ انہیں عذاب و ہلاک سے بچائے۔ ف۱۰۲ یعنی بت جو اپنے پرستاروں کے کچھ کام نہ آسکیں تو جب ان میں کوئی بھلائی نہیں وہ کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے تو ان کو پوجنا اور معبود ماننا نہایت بے جا ہے۔ اس کے بعد چند انواع ذکر فرمائے جاتے ہیں جو اللہ تعالٰی کی وحدانیت اور اس کے کمالِ قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ج

یا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۱۰۳ اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اُتارا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ج مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا

تو ہم نے اُس سے باغ اُگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ اُن کے پیڑ

شَجَرَهَا ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ط اَمَّنْ جَعَلَ

اُگاتے ف۱۰۴ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ف۱۰۵ بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں ف۱۰۶ یا وہ جس نے

الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ

زمین بسنے کو بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اُس کے لیے لنگر بنائے ف۱۰۷ اور دونوں

بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ ط

سمندروں میں آڑ رکھی ف۱۰۸ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے بلکہ اُن میں اکثر جاہل ہیں ف۱۰۹

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ

یا وہ جو لاچار کی سُنتا ہے ف۱۱۰ جب اُسے پکارے اور دُور کردیتا ہے بُرائی اور تمہیں زمین کے

الْاَرْضِ ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ ط اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ

وارث کرتا ہے ف۱۱۱ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بہت ہی کم دھیان کرتے ہو یا وہ جو تمہیں راہ

فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ط

دکھاتا ہے ف۱۱۲ خشکی اور تری کی اندھیریوں میں ف۱۱۳ اور وہ کہ ہوائیں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے خوشخبری سناتی ف۱۱۴

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ ط اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے برتر ہے اللہ اُن کے شرک سے یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اُسے

ف۱۰۳ عظیم ترین اشیاء جو مشاہدے میں آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ پر دلالت کرتی ہیں ان کا ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ کیا بت بہتر ہیں یا وہ جس نے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور عجیب مخلوق بنائی۔ ف۱۰۴ یہ تمہاری قدرت میں نہ تھا۔ ف۱۰۵ کیا یہ دلائل قدرت دیکھ کر ایسا کہا جا سکتا ہے ہرگز نہیں وہ واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ف۱۰۶ جو اس کے لیے شریک ٹھہراتے ہیں۔ ف۱۰۷ وزنی پہاڑ جو اسے جنبش سے روکتے ہیں۔ ف۱۰۸ کہ کھاری میٹھے ملنے نہ پائیں۔ ف۱۰۹ جو اپنے رب کی توحید اور اس کے قدرت و اختیار کو نہیں جانتے اور اس پر ایمان نہیں لاتے۔ ف۱۱۰ اور حاجت روائی فرماتا ہے۔ ف۱۱۱ کہ تم اس میں سکونت کرو اور قرناً بعد قرنٍ اس میں متصرف رہو۔ ف۱۱۲ تمہارے منازل و مقاصد کی ف۱۱۳ ستاروں سے اور علامتوں سے۔ ف۱۱۴ رحمت سے مراد یہاں بارش ہے۔

يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ

دوبارہ بنائے گا ف١١٥ اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے ف١١٦ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے تم فرماؤ

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو ف١١٧ تم فرماؤ خود غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور

الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ

زمین میں ہیں مگر اللہ ف١١٨ اور انھیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے کیا

ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا

اُن کے علم کا سلسلہ آخرت کے جاننے تک پہونچ گیا ف١١٩ کوئی نہیں وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں ف١٢٠ بلکہ وہ اس سے

عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا ع ٨ ١

اندھے ہیں اور کافر بولے کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہوجائیں گے کیا ہم پھر

لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ

نکالے جائیں گے ف١٢١ بےشک اس کا وعدہ دیا گیا ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں کو یہ تو

اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ

نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں ف١٢٢ تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو کیسا

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا

ہوا انجام مجرموں کا ف١٢٣ اور تم ان پر غم نہ کھاؤ ف١٢٤ اور ان کے مکر سے دل تنگ

ف١١٥ اس کی موت کے بعد اگرچہ موت کے بعد زندہ کئے جانے کے کفار مُقر و مُعترف نہ تھے لیکن جب کہ اس پر براہین قائم ہیں تو ان کا اقرار نہ کرنا کچھ قابلِ لحاظ نہیں بلکہ جب وہ ابتدائی پیدائش کے قائل ہیں تو انہیں اعادے کا قائل ہونا پڑے گا کیونکہ ابتداء اعادے پر دلالت قویہ کرتی ہے، تو اب ان کے لیے کوئی جائے عذر و انکار باقی نہیں رہی۔ ف١١٦ آسمان سے بارش اور زمین سے نباتات۔ ف١١٧ اپنے اس دعویٰ میں کہ اللہ کے سوا اور بھی معبود ہیں تو بتاؤ جو جو صفات و کمالات اوپر ذکر کئے گئے وہ کس میں ہیں اور جب اللہ کے سوا ایسا کوئی نہیں تو پھر کسی دوسرے کو کس طرح معبود ٹھہراتے ہو یہاں "هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ" فرما کر ان کے عجز و بطلان کا اظہار منظور ہے۔ ف١١٨ وہی جاننے والا ہے غیب کا اس کو اختیار ہے جسے چاہے بتائے چنانچہ اپنے پیارے انبیاء کو بتاتا ہے جیسا کہ سورۂ آلِ عمران میں ہے۔ "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ" یعنی اللہ کی شان نہیں کہ تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے اور بکثرت آیات میں اپنے پیارے رسولوں کو غیبی علوم عطا فرمانے کا ذکر فرمایا گیا اور خود اسی پارے میں اس سے اگلے رکوع میں وارد ہے۔ "وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ" یعنی جتنے غیب ہیں آسمان و زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے قیامت کے آنے کا وقت دریافت کیا تھا۔ ف١١٩ اور انہیں قیامت قائم ہونے کا علم و یقین حاصل ہوگیا جو وہ اس کا وقت دریافت کرتے ہیں۔ ف١٢٠ انہیں ابھی تک قیامت کے آنے کا یقین نہیں ہے ف١٢١ اپنی قبروں سے زندہ۔ ف١٢٢ یعنی (معاذ اللہ) جھوٹی باتیں۔

يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ

نہ ہو ف۱۲۵ اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ف۱۲۶ اگر تم سچے ہو تم فرماؤ

عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ

قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آ لگی ہو بعض وہ چیز جس کی تم جلدی مچا رہے ہو ف۱۲۷ اور بے شک تیرا رب

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ

فضل والا ہے آدمیوں پر ف۱۲۸ لیکن اکثر آدمی حق نہیں مانتے ف۱۲۹ اور بے شک تمہارا رب

لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَ مَا مِنْ غَآىٕبَةٍ فِی السَّمَآءِ

جانتا ہے جو اُن کے سینوں میں چھپی ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ف۱۳۰ اور جتنے غیب ہیں آسمان

وَ الْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰى بَنِیْۤ

اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ف۱۳۱ بے شک یہ قرآن ذکر فرماتا ہے بنی

اِسْرَآءِیْلَ اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ

اسرائیل سے اکثر وہ باتیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ف۱۳۲ اور بے شک وہ ہدایت اور

رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚۖ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ

رحمت ہے مسلمانوں کے لیے بے شک تمہارا رب اُن کے آپس میں فیصلہ فرماتا ہے اپنے حکم سے اور وہی ہے عزت والا

الْعَلِیْمُ ﴿٧٨﴾ۚۙ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا

علم والا تو تم اللہ پر بھروسہ کرو بے شک تم روشن حق پر ہو بے شک تمہارے

تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿٨٠﴾ وَ مَاۤ

سُنائے نہیں سُنتے مُردے ف۱۳۳ اور نہ تمہارے سُنائے بہرے پکار سنیں جب پھریں پیٹھ دے کر ف۱۳۴ اور

ف۱۲۳ کہ وہ انکار کے سبب عذاب سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۲۴ ان کے اعراض وتکذیب کرنے اور اسلام سے محروم رہنے کے سبب۔ ف۱۲۵ کیونکہ اللہ آپ کا حافظ وناصر ہے۔ ف۱۲۶ یعنی یہ وعدۂ عذاب کب پورا ہوگا۔ ف۱۲۷ یعنی عذابِ الٰہی۔ چنانچہ وہ عذاب روز بدر ان پر آہی گیا اور باقی کو وہ بعد موت پائیں گے۔ ف۱۲۸ اسی لیے عذاب میں تاخیر فرماتا ہے۔ ف۱۲۹ اور شکر گزاری نہیں کرتے اور اپنی جہالت سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔ ف۱۳۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنا اور آپ کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے وہ اس کی سزا دے گا۔ ف۱۳۱ یعنی لوح محفوظ میں ثبت ہیں اور جنہیں ان کا دیکھنا بفضل الٰہی میسر ہے ان کے لئے ظاہر ہیں۔ ف۱۳۲ دینی اُمور میں اہل کتاب نے آپس میں اختلاف کیا ان کے بہت فرقے ہوگئے اور آپس میں لعن طعن کرنے لگے تو قرآن کریم نے اس کا بیان فرمایا ایسا بیان کیا کہ اگر وہ انصاف کریں اور اس کو قبول کریں اور اسلام لائیں تو ان میں یہ باہمی اختلاف باقی نہ رہے۔ ف۱۳۳ مُردوں سے مراد یہاں کفار ہیں جن کے دل مُردہ ہیں۔ چنانچہ اسی آیت میں ان کے مقابل اہل ایمان کا ذکر فرمایا۔ "اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا" جو لوگ

اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا

اندھوں کو وف۱۳۵ ان کی گمراہی سے تم ہدایت کرنے والے نہیں تمہارے سُنائے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وف۱۳۶

فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ

اور وہ مسلمان ہیں اور جب بات اُن پر آپڑے گی وف۱۳۷ ہم زمین سے ان کے لیے ایک چوپایہ نکالیں گے وف۱۳۸

الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَ يَوْمَ

جو لوگوں سے کلام کرے گا وف۱۳۹ اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے وف۱۴۰ اور جس دن

نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

اٹھائیں گے ہم ہر گروہ میں سے ایک فوج جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتی ہے وف۱۴۱ تو اُن کے اگلے روکے جائیں گے کہ پچھلے ان سے آملیں

حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا

یہاں تک کہ جب سب حاضر ہولیں گے وف۱۴۲ فرمائے گا کیا تم نے میری آیتیں جھٹلائیں حالانکہ تمہارا علم اُن تک نہ پہنچتا تھا وف۱۴۳ یا کیا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾

کام کرتے تھے وف۱۴۴ اور بات پڑ چکی ان پر وف۱۴۵ اُن کے ظلم کے سبب تو وہ اب کچھ نہیں بولتے وف۱۴۶

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ

کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے رات بنائی کہ اس میں آرام کریں اور دن کو بنایا سوجھانے (دِکھانے) والا بےشک

اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کرتے ہیں ان کا استدلال غلط ہے چونکہ یہاں مُردہ کفار کو فرمایا گیا اور ان سے بھی مطلقاً ہر کلام کے سننے کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ پند و موعظت اور کلام ہدایت کے بسمع قبول سننے کی نفی ہے (یعنی سن کر قبول نہیں کرتے) اور مراد یہ ہے کہ کافر مُردہ دل ہیں کہ نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت کے معنی یہ بتانا کہ مُردے نہیں سنتے بالکل غلط ہے صحیح احادیث سے مُردوں کا سننا ثابت ہے۔ وف۱۳۴ معنی یہ ہیں کہ کفار غایت اعراض و روگردانی سے مُردے اور بہرے کے مثل ہوگئے ہیں کہ انہیں پکارنا اور حق کی دعوت دینا کسی طرح نافع نہیں ہوتا۔ وف۱۳۵ جن کی بصیرت جاتی رہی اور دل اندھے ہوگئے۔ وف۱۳۶ جن کے پاس سمجھنے والے دل ہیں اور جو علم الٰہی میں سعادتِ ایمان سے بہرہ اندوز ہونے والے ہیں۔ (بیضاوی و کبیر و ابوالسعود و مدارک)۔ وف۱۳۷ یعنی ان پر غضب الٰہی ہوگا اور عذاب واجب ہوجائے گا اور حجت پوری ہوچکے گی اس طرح کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کردیں گے اور ان کی درستی کی کوئی امید باقی نہ رہے گی یعنی قیامت قریب ہوجائے گی اور اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اس وقت توبہ نفع نہ دے گی۔ وف۱۳۸ اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہ صفا سے برآمد ہوکر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا۔ وف۱۳۹ بزبان فصیح اور کہے گا "هٰذَا مُؤْمِنٌ وَهٰذَا كَافِرٌ" یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔ وف۱۴۰ یعنی قرآن پاک پر ایمان نہ لاتے تھے جس میں بعث و حساب و عذاب و خروجِ دابۃ الارض کا بیان ہے اس کے بعد کی آیت میں قیامت کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ وف۱۴۱ جو کہ ہم نے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں فوج سے مراد جماعت کثیرہ ہے۔ وف۱۴۲ روز قیامت موقف حساب میں۔ وف۱۴۳ اور تم نے ان کی معرفت حاصل نہ کی تھی بغیر سوچے سمجھے ہی ان آیتوں کا انکار کردیا۔ وف۱۴۴ جب تم نے اُن آیتوں کو بھی نہیں سوچا تم بیکار تو نہیں پیدا کئے گئے تھے۔ وف۱۴۵ عذاب ثابت ہوچکا وف۱۴۶ کہ ان کے لیے کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ عذاب ان پر اس طرح چھا جائے گا

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ

اس میں ضرور نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے کہ ایمان رکھتے ہیں ف۱۴۷ اور جس دن پھونکا جائے گا صور ف۱۴۸ تو گھبرائے جائیں گے

فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ كُلٌّ اَتَوْهُ

جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں ف۱۴۹ مگر جسے خدا چاہے ف۱۵۰ اور سب اس کے حضور حاضر ہوئے

دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ

عاجزی کرتے ف۱۵۱ اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادل کی چال ف۱۵۲

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ

یہ کام ہے اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز بے شک اُسے خبر ہے تمہارے کاموں کی جو

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ هُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَ

نیکی لائے ف۱۵۳ اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے ف۱۵۴ اور ان کو اس دن کی گھبراہٹ سے امان ہے ف۱۵۵ اور

مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

جو بدی لائے ف۱۵۶ تو اُن کے منہ اوندھائے گئے آگ میں ف۱۵۷ تمہیں کیا بدلہ ملے گا مگر اسی کا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ

جو کرتے تھے ف۱۵۸ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو ف۱۵۹ جس نے اسے

کہ وہ بول نہ سکیں گے۔ ف۱۴۷ اور آیت میں بعث بعد الموت پر دلیل ہے اس لیے کہ جو دن کی روشنی کو شب کی تاریکی سے اور شب کی تاریکی کو دن کی روشنی سے بدلنے پر قادر ہے وہ مُردے کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ نیز انقلاب لیل ونہار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ان کی دنیوی زندگی کا انتظام ہے تو یہ عبث نہیں کیا گیا بلکہ اس زندگانی کے اعمال پر عذاب وثواب کا ترتب مقتضائے حکمت ہے اور جب دنیا دار العمل ہے تو ضروری ہے کہ ایک دار آخرت بھی ہو وہاں کی زندگانی میں یہاں کے اعمال کی جزا ملے۔ ف۱۴۸ اور اس کے پھونکنے والے حضرت اسرافیل علیہ السلام ہوں گے۔ ف۱۴۹ ایسا گھبرانا جو سببِ موت ہوگا۔ ف۱۵۰ اور جس کے قلب کو اللہ تعالیٰ سکون عطا فرمائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ یہ شہداء ہیں جو اپنی تلواریں گلوں میں حمائل کئے عرش کے گرد حاضر ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا وہ شہداء ہیں اس لیے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں فَزْع (ایسا خوف جو موت کا سبب ہو) ان کو نہ پہنچے گا۔ ایک قول یہ ہے کہ نفخہ کے بعد حضرت جبریل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل ہی باقی رہیں گے۔ ف۱۵۱ یعنی روز قیامت سب لوگ بعد موت زندہ کئے جائیں گے اور موقف میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتے حاضر ہوں گے۔ صیغہ ماضی سے تعبیر فرمانا تحقق ووقوع کے لیے ہے۔ ف۱۵۲ معنی یہ ہیں کہ نفخہ کے وقت پہاڑ دیکھنے میں تو اپنی جگہ ثابت وقائم معلوم ہوں گے اور حقیقت میں وہ مثل بادلوں کے نہایت تیز چلتے ہوں گے جیسے کہ بادل وغیرہ بڑے جسم چلتے ہیں متحرک معلوم نہیں ہوتے یہاں تک کہ وہ پہاڑ زمین پر گر کر اس کے برابر ہو جائیں گے۔ پھر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔ ف۱۵۳ نیکی سے مراد کلمۂ توحید کی شہادت ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اخلاصِ عمل اور بعض نے کہا کہ ہر طاعت جو اللہ کے لیے کی ہو۔ ف۱۵۴ جنت اور ثواب ف۱۵۵ جو خوفِ عذاب سے ہوگی پہلی گھبراہٹ جس کا اوپر کی آیت میں ذکر ہوا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ ف۱۵۶ یعنی شرک ف۱۵۷ یعنی وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کے خازن ان سے کہیں گے ف۱۵۸ یعنی شرک اور معاصی اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرمائے گا کہ آپ فرما دیجئے کہ ف۱۵۹ یعنی مکہ مکرمہ کے اور اپنی عبادت اس رب کے ساتھ خاص کروں مکہ

حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ٘ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۹۱﴾ وَ اَنْ

حرمت والا کیا ہے ف۱۶۰ اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں ہوں اور یہ کہ

اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ

قرآن کی تلاوت کروں ف۱۶۱ تو جس نے راہ پائی اس نے اپنے بھلے کو راہ پائی ف۱۶۲ اور جو بہکے ف۱۶۳

فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۹۲﴾ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ

تو فرمادو کہ میں تو یہی ڈر سنانے والا ہوں ف۱۶۴ اور فرماؤ کہ سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا

فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع

تو اُنھیں پہچان لوگے ف۱۶۵ اور اے محبوب تمہارا رب غافل نہیں اے لوگو تمہارے اعمال سے

ع ۷ / ۱۱ / ۳

اٰیاتها ۸۸ — ۲۸ سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّیَّةٌ ۴۹ — رکوعاتها ۹

سورۂ قصص مکیہ ہے، اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَیْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ف۲ ہم تم پر پڑھیں موسیٰ

وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَ

اور فرعون کی سچی خبر اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں بےشک فرعون نے زمین میں غلبہ پایا تھا ف۳ اور

جَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ طَآىِٕفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

اس (زمین) کے لوگوں کو اپنا تابع بنالیا ان میں ایک گروہ کو ف۴ کمزور دیکھتا اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور

مکرمہ کا ذکر اس لیے ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وطن اور وحی کا جائے نزول ہے۔ ف۱۶۰ کہ وہاں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کوئی شکار مارا جائے نہ وہاں کی گھانس کاٹی جائے۔ ف۱۶۱ مخلوقِ خدا کو ایمان کی دعوت دینے کے لیے۔ ف۱۶۲ اس کا نفع وثواب وہ پائے گا ف۱۶۳ اور رسول خدا کی اطاعت نہ کرے اور ایمان نہ لائے ف۱۶۴ میرے ذمہ پہنچا دینا تھا وہ میں نے انجام دیا (هٰذِهٖ اٰیَةٌ نَسَخَتْهَا اٰیَةُ الْقِتَالِ) ف۱۶۵ ان نشانیوں سے مراد شق قمر وغیرہ معجزات ہیں اور وہ عقوبتیں جو دنیا میں آئیں جیسے کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا قید ہونا ملائکہ کا انہیں مارنا۔ ف۱ سورۂ قصص مکیہ ہے سوائے چار آیتوں کے جو "اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ" سے شروع ہو کر "لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ" پر ختم ہوتی ہیں اور اس سورت میں ایک آیت "اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ" ایسی ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں نو ۹ رکوع اٹھاسی ۸۸ آیتیں اور چار سو اکتالیس ۴۴۱ کلمے اور پانچ ہزار آٹھ سو ۵۸۰۰ حرف ہیں۔ ف۲ جو حق کو باطل سے ممتاز کرتی ہے۔ ف۳ یعنی سرزمین مصر میں اس کا تسلط تھا اور وہ ظلم وتکبر میں انتہا کو پہنچ گیا تھا حتی کہ اس نے اپنی عبدیت اور بندہ ہونا بھی بھلا دیا تھا۔ ف۴ یعنی بنی اسرائیل کو۔

يَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾ وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى

ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا ف۵ بے شک وہ فسادی تھا اور ہم چاہتے تھے کہ ان کمزوروں

الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ

پر احسان فرمائیں اور ان کو پیشوا بنائیں ف۶ اور ان کے ملک و مال کا انھیں

الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵﴾ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ

کو وارث بنائیں ف۷ اور انھیں ف۸ زمین میں قبضہ دیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں

جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ﴿۶﴾ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى اَنْ

کو وہی دکھا دیں جس کا اُنھیں ان کی طرف سے خطرہ ہے ف۹ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا ف۱۰ کہ

اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِيْ وَ لَا تَحْزَنِيْ ۚ

اُسے دودھ پلا ف۱۱ پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو ف۱۲ تو اُسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر ف۱۳ اور نہ غم کر ف۱۴

اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷﴾ فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ

بے شک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے ف۱۵ تو اُسے اٹھا لیا فرعون کے

فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ حَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا

گھر والوں نے ف۱۶ کہ وہ ان کا دشمن اور اُن پر غم ہو ف۱۷ بے شک فرعون اور ہامان ف۱۸ اور ان کے لشکر

ف۵ یعنی لڑکیوں کو خدمت گاری کے لیے زندہ چھوڑ دیتا اور بیٹوں کو ذبح کرنے کا سبب یہ تھا کہ کاہنوں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیرے ملک کے زوال کا باعث ہوگا اس لیے وہ ایسا کرتا تھا اور یہ اس کی نہایت حماقت تھی کیونکہ وہ اگر اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہونی ہی تھی لڑکوں کے قتل کر دینے سے کیا نتیجہ تھا اور اگر سچا نہیں جانتا تھا تو ایسی لغو بات کا کیا لحاظ تھا اور قتل کرنا کیا معنی رکھتا تھا۔ ف۶ کہ وہ لوگوں کو نیکی کی راہ بتائیں اور لوگ نیکی میں ان کی اقتدا کریں ف۷ یعنی فرعون اور اس کی قوم کے املاک و اموال ان ضعیف بنی اسرائیل کو دے دیں ف۸ مصر اور شام کی ف۹ کہ بنی اسرائیل کے ایک فرزند کے ہاتھ سے ان کے ملک کا زوال اور ان کا ہلاک ہو۔ ف۱۰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحانذ ہے آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو خواب کے یا فرشتے کے ذریعہ یا ان کے دل میں ڈال کر الہام فرمایا ف۱۱ چنانچہ، وہ چند روز آپ کو دودھ پلاتی رہیں اس عرصے میں نہ آپ روتے تھے نہ ان کی گود میں کوئی حرکت کرتے تھے نہ آپ کی ہمشیرہ کے سوا اور کسی کو آپ کی ولادت کی اطلاع تھی۔ ف۱۲ کہ ہمسایہ واقف ہو گئے ہیں وہ غمازی اور چغل خوری کریں گے اور فرعون اس فرزند ارجمند کے قتل کے درپے ہو جائے گا۔ ف۱۳ یعنی نیلِ مصر میں بے خوف وخطر ڈال دے اور اس کے غرق و ہلاک کا اندیشہ نہ کر۔ ف۱۴ اس کی جدائی کا ف۱۵ تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تین ماہ دودھ پلایا اور جب آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا تو ایک صندوق میں رکھ کر (جو خاص طور پر اس مقصد کے لیے بنایا گیا تھا) شب کے وقت دریائے نیل میں بہا دیا ف۱۶ اس شب کی صبح کو اور اس صندوق کو فرعون کے سامنے رکھا اور وہ کھولا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام برآمد ہوئے جو اپنے انگوٹھے سے دودھ چوستے تھے۔ ف۱۷ آخر کار ف۱۸ جو اس کا وزیر تھا۔

كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۟ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا

خطا کار تھے ف۱۹ اور فرعون کی بی بی نے کہا ف۲۰ یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے

تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۟ وَ

قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں ف۲۱ اور وہ بے خبر تھے ف۲۲ اور

اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا

صبح کو موسیٰ کی ماں کا دل بےصبر ہوگیا ف۲۳ ضرور قریب تھا کہ وہ اس کا حال کھول دیتی ف۲۴ اگر ہم نہ ڈھارس

عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۟ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ؗ فَبَصُرَتْ

بندھاتے اس کے دل پر کہ اُسے ہمارے وعدہ پر یقین رہے ف۲۵ اور (اس کی ماں نے) اس کی بہن سے کہا ف۲۶ اُس کے پیچھے چلی جا تو وہ اسے

بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۟ۙ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ

دُور سے دیکھتی رہی اور ان کو خبر نہ تھی ف۲۷ اور ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کردی تھیں ف۲۸

فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۟

تو بولی کیا میں تمہیں بتادوں ایسے گھر والے کہ تمہارے اس بچہ کو پال دیں اور وہ اس کے خیرخواہ ہیں ف۲۹

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

تو ہم نے اُسے اس کی ماں کی طرف پھیرا کہ ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ

ف۱۹ یعنی نافرمان، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ سزا دی کہ ان کے ہلاک کرنے والے دشمن کی انہیں سے پرورش کرائی۔ ف۲۰ جب کہ فرعون نے اپنی قوم کے لوگوں کے ورغلانے سے موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا۔ ف۲۱ کیونکہ یہ اسی قابل ہے فرعون کی بی بی آسیہ بہت نیک بی بی تھیں انبیاء کی نسل سے تھیں غریبوں اور مسکینوں پر رحم وکرم کرتی تھیں انہوں نے فرعون سے کہا کہ یہ بچہ سال بھر سے زیادہ عمر کا معلوم ہوتا ہے اور تو نے اس سال کے اندر پیدا ہونے والے بچوں کے قتل کا حکم دیا ہے علاوہ بریں معلوم نہیں یہ بچہ دریا میں کس سرزمین سے آیا تجھے جس بچہ کا اندیشہ ہے وہ اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے آسیہ کی یہ بات ان لوگوں نے مان لی ف۲۲ اس سے جو انجام ہونے والا تھا۔ ف۲۳ جب انہوں نے سنا کہ ان کے فرزند فرعون کے ہاتھ میں پہنچ گئے۔ ف۲۴ اور جوشِ محبت مادری میں "وَاابْنَاهُ وَاابْنَاهُ" (ہائے بیٹے ہائے بیٹے) پکار اٹھتیں۔ ف۲۵ جو وعدہ ہم کرچکے ہیں کہ تیرے اس فرزند کو تیری طرف پھیر لائیں گے۔ ف۲۶ جن کا نام مریم تھا کہ حال معلوم کرنے کے لیے ف۲۷ کہ یہ اس بچہ کی بہن ہے اور اس کی نگرانی کرتی ہے۔ ف۲۸ چنانچہ جس قدر دائیاں حاضر کی گئیں ان میں سے کسی کی چھاتی آپ نے منہ میں نہ لی اس سے ان لوگوں کو بہت فکر ہوئی کہ کہیں کوئی ایسی دائی میسر آئے جس کا دودھ آپ پی لیں دائیوں کے ساتھ آپ کی ہمشیرہ بھی یہ حال دیکھنے چلی گئی تھیں اب انہوں نے موقع پایا ف۲۹ چنانچہ وہ ان کی خواہش پر اپنی والدہ کو بلا لائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں تھے اور دودھ کے لیے روتے تھے فرعون آپ کو شفقت کے ساتھ بہلاتا تھا جب آپ کی والدہ آئیں اور آپ نے ان کی خوشبو پائی تو آپ کو قرار آیا اور آپ نے ان کا دودھ منہ میں لیا فرعون نے کہا تو اس بچے کی کون ہے کہ اس نے تیرے سوا کسی کے دودھ کو منہ بھی نہ لگایا انہوں نے کہا میں ایک عورت ہوں پاک صاف رہتی ہوں، میرا دودھ خوشگوار ہے جسم خوشبودار ہے اس لیے جن بچوں کے مزاج میں نفاست ہوتی ہے۔ وہ اور عورتوں کا دودھ نہیں لیتے ہیں میرا دودھ پی لیتے ہیں فرعون نے بچہ انہیں دیا اور دودھ پلانے پر انہیں مقرر کرکے فرزند کو اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی چنانچہ آپ اپنے مکان پر لے آئیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اس وقت انہیں اطمینان کامل ہوگیا کہ یہ فرزند ارجمند ضرور نبی ہوں گے۔

حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى

سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۳۰ اور جب اپنی جوانی کو پہنچا اور پورے زور پر آیا ف۳۱

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ

ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۳۲ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور اس شہر میں

الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ

داخل ہوا ف۳۳ جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے ف۳۴ تو اس میں دو مرد

يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ

لڑتے پائے ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا ف۳۵ اور دوسرا اُس کے دشمنوں سے ف۳۶ تو وہ جو اُس کے گروہ سے تھا ف۳۷ اُس نے موسیٰ سے مدد

مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ

مانگی اس پر جو اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا ف۳۸ تو اس کا کام تمام کردیا ف۳۹ کہا

هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ

یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ف۴۰ بے شک وہ دشمن ہے کھلا گمراہ کرنے والا عرض کی اے میرے رب میں نے

ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ

اپنی جان پر زیادتی کی ف۴۱ تو مجھے بخش دے تو رب نے اُسے بخش دیا بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے عرض کی

اللہ تعالیٰ اس وعدہ کا ذکر فرماتا ہے۔ ف۳۰ اور شک میں رہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پاس دودھ پینے کے زمانہ تک رہے اور اس زمانہ میں فرعون انہیں ایک اشرفی روز دیتا رہا دودھ چھوٹنے کے بعد آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس لے آئیں اور آپ وہاں پرورش پاتے رہے۔ ف۳۱ عمر شریف تیس سال سے زیادہ ہوگئی۔ ف۳۲ یعنی مصالح دین و دنیا کا علم۔ ف۳۳ وہ شہر یا تو "منف" تھا جو حدود مصر میں ہے اصل اس کی مافہ ہے زبان قبطی میں اس لفظ کے معنی ہیں تین ۳ یہ پہلا شہر ہے جو طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے بعد آباد ہوا اس سرزمین میں مصر بن حام نے اقامت کی یہ اقامت کرنے والے کل تین ۳ تھے اس لیے اس کا نام مافہ ہوا پھر اس کی عربی منف ہوئی یا وہ شہر "حابین" تھا جو مصر سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شہر "عین شمس" تھا۔ (جمل وخازن) ف۳۴ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو آپ نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد شروع کیا بنی اسرائیل کے لوگ آپ کی بات سنتے اور آپ کا اتباع کرتے آپ فرعونیوں کے دین کی مخالفت فرماتے شدہ شدہ (رفتہ رفتہ) اس کا چرچا ہوا اور فرعونی جستجو میں ہوئے اس لیے آپ جس بستی میں داخل ہوتے ایسے وقت داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دن عید کا تھا لوگ اپنے لہو ولعب میں مشغول تھے۔ (مدارک وخازن)۔ ف۳۵ بنی اسرائیل میں سے ف۳۶ یعنی قبطی قوم فرعون سے یہ اسرائیلی پر جبر کر رہا تھا تاکہ اس پر لکڑیوں کا انبار لاد کر فرعون کے مطبخ میں لے جائے ف۳۷ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ف۳۸ پہلے آپ نے قبطی سے کہا کہ اسرائیلی پر ظلم نہ کر اس کو چھوڑ دے لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی کرنے لگا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس ظلم سے روکنے کے لیے گھونسہ مارا ف۳۹ یعنی وہ مر گیا اور آپ نے اس کو ریت میں دفن کردیا آپ کا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا۔ ف۴۰ یعنی اس قبطی کا اسرائیلی پر ظلم کرنا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا۔ (خازن) ف۴۱ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بطریق تواضع ہے کیونکہ آپ سے کوئی معصیت سرزد نہیں ہوئی اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ نہیں ہوتے قبطی کا مارنا آپ کا دفع ظلم اور امداد مظلوم تھی

رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِي

اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ف۴۲ ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا تو صبح کی

الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ

اس شہر میں ڈرتے ہوئے اس انتظار میں کہ کیا ہوتا ہے ف۴۳ جبھی دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی فریاد کررہا ہے ف۴۴

قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ

موسیٰ نے اس سے فرمایا بےشک تو کھلا گمراہ ہے ف۴۵ تو جب موسیٰ نے چاہا کہ اس پر گرفت کرے

بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ

جو ان دونوں کا دشمن ہے ف۴۶ وہ بولا اے موسیٰ کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل

نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖۗ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا

ایک شخص کو قتل کر دیا تم تو یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سخت گیر بنو اور

تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ

اصلاح کرنا نہیں چاہتے ف۴۷ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص ف۴۸

يَسْعٰى ۫ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ

دوڑتا آیا کہا اے موسیٰ! بےشک ف۴۹ دربار والے آپ کے قتل کا مشورہ کررہے ہیں تو نکل جائیے ف۵۰ میں

یہ کسی ملت میں بھی گناہ نہیں پھر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور استغفار چاہنا یہ مقربین (اللہ والوں) کا دستور رہی ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں تاخیر اولیٰ تھی اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ترک اولیٰ کو زیادتی فرمایا اور اس پر حق تعالیٰ سے مغفرت طلب کی۔ ف۴۲ یہ کرم بھی کر کہ مجھے فرعون کی صحبت اور اس کے یہاں رہنے سے بھی بچا کہ اس زمرہ میں شمار کیا جانا یہ بھی ایک طرح کا مددگار رہونا ہے۔ ف۴۳ کہ خدا جانے اس قبطی کے مارے جانے کا کیا نتیجہ نکلے اور اس کی قوم کے لوگ کیا کریں۔ ف۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرعون کی قوم کے لوگوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ کسی بنی اسرائیل نے ہمارے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے اس پر فرعون نے کہا کہ قاتل اور گواہوں کو تلاش کرو فرعونی گشت کرتے پھرتے تھے اور انہیں کوئی ثبوت نہیں ملتا تھا دوسرے روز جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر ایسا اتفاق پیش آیا کہ وہی بنی اسرائیل جس نے ایک روز پہلے ان سے مدد چاہی تھی آج پھر ایک فرعونی سے لڑ رہا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر ان سے فریاد کرنے لگا تب حضرت ف۴۵ مراد یہ تھی کہ روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رحم آیا اور آپ نے چاہا کہ اس کو فرعونی کے پنجۂ ظلم سے رہائی دلائیں۔ ف۴۶ یعنی فرعونی پر تو اسرائیلی غلطی سے یہ سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے خفا ہیں مجھے پکڑنا چاہتے ہیں یہ سمجھ کر۔ ف۴۷ فرعونی نے یہ بات سنی اور جا کر فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے فرعونی مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈھنے نکلے ف۴۸ جس کو مومن آلِ فرعون کہتے ہیں یہ خبر سن کر قریب کی راہ سے ف۴۹ فرعون کے۔ ف۵۰ شہر سے۔

لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ

آپ کا خیرخواہ ہوں ف۵۱ تو اس شہر سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے عرض کی اے میرے رب

ع ٢ ٨ ٥ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ ع وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ

مجھے ستم گاروں سے بچالے ف۵۲ اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا ف۵۳ کہا

عَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ

قریب ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائے ف۵۴ اور جب مدین کے پانی پر آیا ف۵۵

وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ

وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلارہے ہیں اور اُن سے اس طرف ف۵۶ دو عورتیں دیکھیں

تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ سکتة وَ

کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں ف۵۷ موسیٰ نے فرمایا تم دونوں کا کیا حال ہے ف۵۸ وہ بولیں ہم پانی نہیں پلاتے جب تک سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں ف۵۹ اور

اَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ

ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں ف۶۰ تو موسیٰ نے اُن دونوں کے جانوروں کو پانی پلادیا پھر سایہ کی طرف پھرا ف۶۱ عرض کی اے میرے رب میں

لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿٢٤﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى

اس کھانے کا جو تو میرے لیے اُتارے محتاج ہوں ف۶۲ تو اُن دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم

ف۵۱ یہ بات خیرخواہی اور مصلحت اندیشی سے کہتا ہوں۔ ف۵۲ یعنی قوم فرعون سے۔ ف۵۳ مدین وہ مقام ہے جہاں حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام تشریف رکھتے تھے اس کو مدین ابن ابراہیم کہتے ہیں مصر سے یہاں تک آٹھ روز کی مسافت ہے یہ شہر فرعون کے حدودِ قَلَمرَو (سلطنت کی حدود) سے باہر تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کا رستہ بھی نہ دیکھا تھا نہ کوئی سواری ساتھ تھی نہ توشہ نہ کوئی ہمراہی راہ میں درختوں کے پتوں اور زمین کے سبزے کے سوا خوراک کی اور کوئی چیز نہ ملتی تھی۔ ف۵۴ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو آپ کو مدین تک لے گیا۔ ف۵۵ یعنی کنوئیں پر جس سے وہاں کے لوگ پانی لیتے اور اپنے جانوروں کو سیراب کرتے تھے یہ کنواں شہر کے کنارے تھا۔ ف۵۶ یعنی مَردوں سے علیحدہ ف۵۷ اس انتظار میں کہ لوگ فارغ ہوں اور کنواں خالی ہو کیونکہ کنوئیں کو قوی اور زورآور لوگوں نے گھیر رکھا تھا ان کے ہجوم میں عورتوں سے ممکن نہ تھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلاسکتیں۔ ف۵۸ یعنی اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں۔ ف۵۹ کیونکہ نہ ہم مردوں کے انبوہ (ہجوم) میں جاسکتے ہیں نہ پانی کھینچ سکتے ہیں جب یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس ہوجاتے ہیں تو حوض میں جو پانی بچ رہتا ہے وہ ہم اپنے جانوروں کو پلا لیتے ہیں۔ ف۶۰ ضعیف ہیں خود یہ کام نہیں کرسکتے اس لیے جانوروں کو پانی پلانے کی ضرورت ہمیں پیش آئی جب موسیٰ علیہ السلام نے ان کی باتیں سنیں تو آپ کو رقت آئی اور رحم آیا اور وہیں دوسرا کنواں جو اس کے قریب تھا اور ایک بہت بھاری پتھر اس پر ڈھکا ہوا تھا جس کو بہت سے آدمی مل کر ہٹا سکتے تھے آپ نے تنہا اس کو ہٹا دیا۔ ف۶۱ دھوپ اور گرمی کی شدت تھی اور آپ نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا بھوک کا غلبہ تھا اس لیے آرام حاصل کرنے کی غرض سے ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور بارگاہ الٰہی میں ف۶۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھانا ملاحظہ فرمائے پورا ہفتہ گزر چکا تھا اس درمیان میں ایک لقمہ تک نہ کھایا تھا شکم مبارک پشت اقدس سے مل گیا تھا اس حالت میں اپنے رب سے غذا طلب کی اور باوجودیکہ بارگاہ الٰہی میں نہایت قرب و منزلت رکھتے ہیں اس عجز و انکساری کے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا طلب کیا اور جب وہ دونوں صاحبزادیاں اس روز بہت جلد اپنے مکان واپس ہوگئیں تو ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ آج اس قدر جلد واپس

اسْتِحْیَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ

سے چلتی ہوئی ف۶۳ بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے ف۶۴

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ نَجَوْتَ مِنَ

جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اسے باتیں کہہ سنائیں ف۶۵ اس نے کہا ڈریئے نہیں آپ بچ گئے

الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَیْرَ

ظالموں سے ف۶۶ ان میں کی ایک بولی ف۶۷ اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو ف۶۸ بے شک بہتر

مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ

نوکر وہ جو طاقتور امانت دار ہو ف۶۹ کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں بیٹیوں میں

اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ

سے ایک تمہیں بیاہ دوں ف۷۰ اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو ف۷۱ پھر اگر پورے دس

عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ

برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے ف۷۲ اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا ف۷۳ قریب ہے اِنْ

آجانے کا کیا سبب ہوا عرض کیا کہ ہم نے ایک نیک مرد پایا اس نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے جانوروں کو سیراب کر دیا اس پر ان کے والد صاحب نے ایک صاحبزادی سے فرمایا کہ جاؤ اور اس مرد صالح کو میرے پاس بلالاؤ ف۶۳ چہرہ آستین سے ڈھکے جسم چھپائے یہ بڑی صاحبزادی تھیں ان کا نام صفوراء ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ ف۶۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام اجرت لینے پر راضی نہ ہوئے لیکن حضرت شعیب علیہ السلام کی زیارت اور ان کی ملاقات کے قصد سے چلے اور ان صاحبزادی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ میرے پیچھے رہ کر رستہ بتاتی جائیے یہ آپ نے پردہ کے اہتمام کے لیے فرمایا اور اس طرح تشریف لائے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچے تو کھانا حاضر تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا بیٹھئے کھانا کھائیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منظور نہ کیا اور اَعُوْذُ بِاللّٰہ فرمایا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا سبب کھانے میں کیوں عذر ہے کیا آپ کو بھوک نہیں ہے؟ فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اس عمل کا عوض نہ ہو جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلا کر انجام دیا ہے کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ عمل خیر پر عوض لینا قبول نہیں کرتے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: اے جوان! ایسا نہیں ہے یہ کھانا آپ کے عمل کے عوض میں نہیں بلکہ میری اور میرے آباء و اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان خوانی کیا کرتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں تو آپ بیٹھے اور آپ نے کھانا تناول فرمایا۔ ف۶۵ اور تمام واقعات و احوال جو فرعون کے ساتھ گزرے تھے اپنی ولادت شریف سے لے کر قبطی کے قتل اور فرعونیوں کے آپ کے درپے جان ہونے تک کے سب حضرت شعیب علیہ السلام سے بیان کر دیئے ف۶۶ یعنی فرعون اور فرعونیوں سے کیونکہ یہاں مدین میں فرعون کی حکومت و سلطنت نہیں۔ **مسائل:** اس سے ثابت ہوا کہ ایک شخص کی خبر پر عمل کرنا جائز ہے۔ خواہ وہ غلام ہو یا عورت ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اجنبیہ کے ساتھ ورع و احتیاط کے ساتھ چلنا جائز ہے۔ (مدارک)۔ ف۶۷ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے واسطے بھیجی گئی تھی بڑی یا چھوٹی۔ ف۶۸ یہ ہماری بکریاں چرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے۔ ف۶۹ حضرت شعیب علیہ السلام نے صاحبزادی سے دریافت کیا کہ تمہیں ان کی قوّت و امانت کا کیا علم انہوں نے عرض کیا کہ قوّت تو اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے تنہا کنوئیں پر سے وہ پتھر اٹھا لیا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہمیں دیکھ کر سر جھکا لیا اور نظر نہ اٹھائی اور ہم سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو یہ سن کر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۷۰ یہ وعدہ نکاح کا تھا الفاظ عقد نہ تھے کیونکہ **مسئلہ:** عقد کے لیے صیغہ ماضی ضروری ہے۔ **مسئلہ:** اور ایسے ہی منکوحہ کی تعیین بھی ضروری ہے۔ ف۷۱ **مسئلہ:** آزاد مرد کا آزاد عورت سے نکاح کسی دوسرے آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکریاں چرانے کو مہر قرار دے کر جائز ہے۔

شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا

شَاءَ اللّٰه تعالیٰ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے ف۷۲ موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا میں

الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ ع ۳ ۷

ان دونوں میں جو میعاد پوری کردوں ف۷۵ تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس کہے پر اللّٰه کا ذمہ ہے ف۷۶

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ

پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد پوری کردی ف۷۷ اور اپنی بی بی کو لے کر چلا ف۷۸ طور کی طرف سے ایک آگ

نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ

دیکھی ف۷۹ اپنی گھر والی سے کہا تم ٹھہرو مجھے طور کی طرف سے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں وہاں سے کچھ خبر لاؤں ف۸۰

اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ

یا تمہارے لیے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں کہ تم تاپو پھر جب آگ کے پاس حاضر ہوا ندا کی گئی

شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰۤى

میدان کے دہنے کنارے سے ف۸۱ برکت والے مقام میں پیڑ سے ف۸۲ کہ اے موسیٰ

اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ ۙ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ

بے شک میں ہی ہوں اللّٰه رب سارے جہان کا ف۸۳ اور یہ کہ ڈال دے اپنا عصا ف۸۴ پھر جب موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا

مسئلہ: اور اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو مہر قرار دے کر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے اور یہ چیزیں مہر نہ ہوسکیں گی بلکہ اس صورت میں مہر مثل لازم ہوگا۔ (ہدایہ واحمدی)۔ ف۷۲ یعنی یہ تمہاری مہربانی ہوگی اور تم پر واجب نہ ہوگا ف۷۳ کہ تم پر پورے دس سال لازم کردوں۔ ف۷۴ تو میری طرف سے حسن معاملت اور وفائے عہد ہی ہوگی اور اِنْ شَاءَ اللّٰه تعالیٰ آپ نے اللّٰه تعالیٰ کی توفیق و مدد پر بھروسہ کرنے کے لیے فرمایا۔ ف۷۵ خواہ دس سال کی یا آٹھ سال کی ف۷۶ پھر جب آپ کا عقد ہو چکا تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کو حکم دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک عصا دیں جس سے وہ بکریوں کی نگہبانی کریں اور درندوں کو دفع کریں حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس انبیاء علیہم السلام کے کئی عصا تھے صاحبزادی صاحبہ کا ہاتھ حضرت آدم علیہ السلام کے عصا پر پڑا جو آپ جنت سے لائے تھے اور انبیاء اس کے وارث ہوتے چلے آئے تھے اور وہ حضرت شعیب علیہ السلام کو پہنچا تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا۔ ف۷۷ حضرت ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے بڑی میعاد یعنی دس سال پورے کئے پھر حضرت شعیب علیہ السلام سے مصر کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی۔ ف۷۸ ان کے والد کی اجازت سے مصر کی طرف۔ ف۷۹ جبکہ آپ جنگل میں تھے اندھیری رات تھی سردی شدت کی پڑ رہی تھی راستہ گم ہوگیا تھا اس وقت آپ نے آگ دیکھ کر۔ ف۸۰ راہ کی کہ کس طرف ہے۔ ف۸۱ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست راست کی طرف تھا۔ ف۸۲ وہ درخت عناب کا تھا یا عوسج کا (عوسج ایک خاردار درخت ہے جو جنگلوں میں ہوتا ہے)۔ ف۸۳ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللّٰه تعالیٰ کے سوا یہ کسی کی قدرت نہیں اور بیشک اس کلام کا اللّٰه تعالیٰ ہی متکلم ہے یہ بھی منقول ہے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف گوش مبارک ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسم اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا۔ ف۸۴ چنانچہ آپ نے عصا ڈال دیا وہ سانپ بن گیا۔

كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ

گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مُڑ کر نہ دیکھا ف۸۵ اے موسیٰ سامنے آ اور ڈر نہیں بے شک تجھے

مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝٣١ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ

امان ہے ف۸۶ اپنا ہاتھ ف۸۷ گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے

سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ

عیب ف۸۸ اور اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لے خوف دُور کرنے کو ف۸۹ تو یہ دو حجتیں ہیں تیرے رب کی ف۹۰

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٣٢ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بے شک وہ بے حکم (نافرمان) لوگ ہیں عرض کی اے میرے رب میں

قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝٣٣ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ

نے اُن میں ایک جان مار ڈالی ہے ف۹۱ تو ڈرتا ہوں کہ مجھے قتل کر دیں اور میرا بھائی ہارون اس کی زبان

مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْۤ ؗ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝٣٤

مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اسے میری مدد کے لیے رسول بنا کہ میری تصدیق کرے مجھے ڈر ہے کہ وہ ف۹۲ مجھے جھٹلائیں گے

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ

فرمایا قریب ہے کہ ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے قوت دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ تم دونوں کا کچھ نقصان

اِلَيْكُمَا ۛۚ بِاٰيٰتِنَآ ۛۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝٣٥ فَلَمَّا جَآءَهُمْ معانقة ١١

نہ کرسکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کریں گے غالب آؤ گے ف۹۳ پھر جب موسیٰ ان کے

مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا

پاس ہماری روشن نشانیاں لایا بولے یہ تو نہیں مگر بناوٹ کا جادو ف۹۴ اور ہم نے اپنے اگلے

ف۸۵ تب ندا کی گئی ف۸۶ کوئی خطرہ نہیں ف۸۷ اپنی قمیص کے ف۸۸ شعاع آفتاب کی طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا دست مبارک گریبان میں ڈال کر نکالا تو اس میں ایسی تیز چمک تھی جس سے نگاہیں جھپکیں۔ ف۸۹ تاکہ ہاتھ اپنی اصلی حالت پر آئے اور خوف رفع ہوجائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سینہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا تاکہ جو خوف سانپ دیکھنے کے وقت پیدا ہوگیا تھا رفع ہوجائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جو خوفزدہ اپنا ہاتھ سینہ پر رکھے گا اس کا خوف دفع ہوجائے گا۔ ف۹۰ یعنی عصا اور ید بیضا تمہاری رسالت کی برہانیں ہیں ف۹۱ یعنی قبطی میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے ف۹۲ یعنی فرعون اور اس کی قوم ف۹۳ فرعون اور اس کی قوم پر۔ ف۹۴ ان بدنصیبوں نے معجزات کا انکار کردیا اور ان کو جادو بتادیا مطلب یہ تھا کہ جس طرح تمام انواع سحر باطل ہوتے ہیں اسی طرح معاذاللہ یہ بھی ہے۔

بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ
باپ دادوں میں ایسا نہ سنا وف۹۵ اور موسیٰ نے فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے

بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ
پاس سے ہدایت لایا وف۹۶ اور جس کے لیے آخرت کا گھر ہوگا وف۹۷ بےشک ظالم مراد

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
کو نہیں پہنچتے وف۹۸ اور فرعون بولا اے درباریو! میں تمہارے لیے اپنے سوا

غَیْرِیْ ۚ فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَى الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْۤ اَطَّلِعُ
کوئی خدا نہیں جانتا تو اے ہامان میرے لیے گارا پکا کر وف۹۹ ایک محل بنا وف۱۰۰ کہ شاید میں موسیٰ

اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳۸﴾ وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ
کے خدا کو جھانک آؤں وف۱۰۱ اور بےشک میرے گمان میں تو وہ وف۱۰۲ جھوٹا ہے وف۱۰۳ اور اس نے اور اُس کے

جُنُوْدُهٗ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَیْنَا لَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾
لشکریوں نے زمین میں بےجا بڑائی چاہی وف۱۰۴ اور سمجھے کہ اُنھیں ہماری طرف پھرنا نہیں

فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
تو ہم نے اُسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا وف۱۰۵ تو دیکھو کیسا انجام ہوا

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا
ستم گاروں کا اور انھیں ہم نے وف۱۰۶ دوزخیوں کا پیشوا بنایا کہ آگ کی طرف بلاتے ہیں وف۱۰۷ اور قیامت کے دن

یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ اَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ
اُن کی مدد نہ ہوگی اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگائی وف۱۰۸ اور قیامت کے دن ان

وف۹۵ یعنی آپ سے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا گیا یا یہ معنی ہیں کہ جو دعوت آپ ہمیں دیتے ہیں وہ ایسی نئی ہے کہ ہمارے آباء واجداد میں بھی ایسی نہیں سنی گئی تھی وف۹۶ یعنی جو حق پر ہے اور جس کو اللّٰہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا۔ وف۹۷ اور وہ وہاں کی نعمتوں اور رحمتوں کے ساتھ نوازا جائے گا۔ وف۹۸ یعنی کافروں کو آخرت کی فلاح میسر نہیں۔ وف۹۹ اینٹ تیار کر۔ کہتے ہیں کہ یہی دنیا میں سب سے پہلے اینٹ بنانے والا ہے یہ صنعت اس سے پہلے نہ تھی۔ وف۱۰۰ نہایت بلند وف۱۰۱ چنانچہ ہامان نے ہزارہا کاریگر اور مزدور جمع کئے اینٹیں بنوائیں اور عمارتی سامان جمع کر کے اتنی بلند عمارت بنوائی کہ دنیا میں اس کے برابر کوئی عمارت بلند نہ تھی، فرعون نے یہ گمان کیا کہ (معاذاللّٰہ) اللّٰہ تعالیٰ کے لیے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہنچنا اس کے لیے ممکن ہوگا۔ وف۱۰۲ یعنی موسیٰ علیہ السلام وف۱۰۳ اپنے اس دعویٰ میں کہ اس کا ایک معبود ہے جس نے اس کو اپنا رسول بنا کر ہماری طرف بھیجا۔ وف۱۰۴ اور حق کو نہ مانا اور باطل پر رہے وف۱۰۵ اور سب غرق ہوگئے۔ وف۱۰۶ دنیا میں وف۱۰۷ یعنی کفر و معاصی کی دعوت دیتے ہیں جس سے عذابِ جہنم کے مستحق ہوں اور جو ان کی اطاعت کرے وہ بھی جہنمی ہو جائے۔ وف۱۰۸ یعنی رسوائی اور رحمت سے دوری۔

مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا ع ۱۴ / ۴

کا برا ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۱۰۹ بعداس کے کہ اگلی سنگتیں (قومیں) ف۱۱۰

الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

ہلاک فرمادیں جس میں لوگوں کے دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ نصیحت مانیں

وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ

اور تم ف۱۱۱ طور کی جانب مغرب میں نہ تھے ف۱۱۲ جب کہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا ف۱۱۳ اور اُس وقت تم

مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَ لٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَ

حاضر نہ تھے مگر ہوا یہ کہ ہم نے سنگتیں پیدا کیں ف۱۱۴ کہ ان پر زمانہ دراز گزرا ف۱۱۵ اور

مَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَ لٰكِنَّا كُنَّا

نہ تم اہل مدین میں مقیم تھے ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے ہاں ہم

مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَ لٰكِنْ رَّحْمَةً

رسول بنانے والے ہوئے ف۱۱۶ اور نہ تم طور کے کنارے تھے جب ہم نے ندا فرمائی ف۱۱۷ ہاں تمہارے رب کی

مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

مہر ہے (کہ تمہیں غیب کے علم دیئے) ف۱۱۸ کہ تم ایسی قوم کو ڈر سناؤ جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ف۱۱۹ یہ اُمید کرتے ہوئے کہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

ان کو نصیحت ہو اور اگر نہ ہوتا کہ کبھی پہنچتی انھیں کوئی مصیبت ف۱۲۰ اس کے سبب جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۲۱

فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْ لَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَ نَكُوْنَ

تو کہتے اے ہمارے رب تو نے کیوں نہ بھیجا ہماری طرف کوئی رسول کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور

ف۱۰۹ یعنی توریت۔ ف۱۱۰ مثل قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے ف۱۱۱ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۱۲ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا میقات تھا۔ ف۱۱۳ اوران سے کلام فرمایا اورانہیں مقرب کیا۔ ف۱۱۴ یعنی بہت سی امتیں بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ف۱۱۵ تو وہ اللہ کا عہد بھول گئے اورانہوں نے اس کی فرمانبرداری ترک کی اوراس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اوران کی قوم سے سید عالم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں اورآپ پر ایمان لانے کے متعلق عہد لیے تھے جب دراز زمانہ گزرا اورامتوں کے بعد امتیں گزرتی چلی گئیں تو وہ لوگ ان عہدوں کو بھول گئے اوراس کی وفا ترک کردی۔ ف۱۱۶ تو ہم نے آپ کو علم دیا اور پہلوں کے حالات پر مطلع کیا۔ ف۱۱۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت عطا فرمانے کے وقت۔ ف۱۱۸ جن سے تم ان کے احوال بیان فرماتے ہو آپ کا ان امور کی خبر دینا آپ کی نبوت کی ظاہر دلیل ہے۔ ف۱۱۹ اس قوم سے مراد اہل مکہ ہیں جو زمانۂ فترت (دو پیغمبروں کے درمیان کے زمانے) میں تھے جو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پانچ سو پچاس برس کی مدت کا ہے۔ ف۱۲۰ عذاب وسزا ف۱۲۱ یعنی جو کفرو

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ

ایمان لاتے ف۱۲۲ پھر جب ان کے پاس حق آیا ف۱۲۳ ہماری طرف سے بولے ف۱۲۴ انھیں کیوں نہ دیا گیا

مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا

جو موسیٰ کو دیا گیا ف۱۲۵ کیا اس کے منکر نہ ہوئے تھے جو پہلے موسیٰ کو دیا گیا ف۱۲۶ بولے

سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وقفہ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ

دو جادو ہیں ایک دوسرے کی پشتی (امداد) پر اور بولے ہم ان دونوں کے منکر ہیں ف۱۲۷ تم فرماؤ تو اللہ کے پاس سے کوئی

عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ

کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت کی ہو ف۱۲۸ میں اس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو ف۱۲۹ پھر اگر

يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ

وہ یہ تمہارا فرمانا قبول نہ کریں ف۱۳۰ تو جان لو کہ ف۱۳۱ بس وہ اپنی خواہشوں ہی کے پیچھے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اپنی خواہش کی

هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۵ ۸/۸

پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا بے شک اللہ ہدایت نہیں فرماتا ظالم لوگوں کو

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ ؕ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

اور بے شک ہم نے اُن کے لیے بات مسلسل اُتاری ف۱۳۲ کہ وہ دھیان کریں جن کو ہم نے اس سے پہلے ف۱۳۳

عصیان انہوں نے کیا ف۱۲۲ معنی آیت کے یہ ہیں کہ رسولوں کا بھیجنا ہی الزامِ حجت کے لیے ہے کہ انہیں یہ عذر کرنے کی گنجائش نہ ملے کہ ہمارے پاس رسول نہیں بھیجے گئے اس لیے گمراہ ہوگئے اگر رسول آتے تو ہم ضرور مطیع ہوتے اور ایمان لاتے۔ ف۱۲۳ یعنی سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ف۱۲۴ مکہ کے کفار ف۱۲۵ یعنی انہیں قرآن کریم یک بارگی کیوں نہیں دیا گیا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوری توریت ایک ہی بار میں عطا کی گئی تھی یا یہ معنی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عصا اور ید بیضا جیسے معجزات کیوں نہ دیئے گئے اللہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے: ف۱۲۶ یہود نے قریش کو پیغام بھیجا کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سے معجزات طلب کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جن یہود نے یہ سوال کیا ہے کیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور جو انہیں اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے اس کے منکر نہ ہوئے۔ ف۱۲۷ یعنی توریت کے بھی اور قرآن کے بھی ان دونوں کو انہوں نے جادو کہا اور ایک قرأت میں "سَاحِرَانِ" ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ دونوں جادوگر ہیں یعنی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ **شانِ نزول:** مشرکین مکہ نے یہود مدینہ کے سرداروں کے پاس قاصد بھیج کر دریافت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت کتب سابقہ میں کوئی خبر ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں حضور کی نعت وصفت ان کی کتاب توریت میں موجود ہے جب یہ خبر قریش کو پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام وسید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت کہنے لگے کہ وہ دونوں جادوگر ہیں ان میں ایک دوسرے کا مُعین و مددگار رہے اس پر اللہ تعالٰی نے فرمایا: ف۱۲۸ یعنی توریت وقرآن سے۔ ف۱۲۹ اپنے اس قول میں کہ یہ دونوں جادو یا جادوگر ہیں اس میں تنبیہ ہے کہ وہ اس کے مثل کتاب لانے سے عاجز محض ہیں چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے۔ ف۱۳۰ اور ایسی کتاب نہ لاسکیں ف۱۳۱ ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے۔ ف۱۳۲ یعنی قرآن کریم ان کے پاس پیاپے (متواتر) اور مسلسل آیا وعدا اور وعید اور قصص اور عبرتیں اور موعظتیں تاکہ سمجھیں اور ایمان لائیں۔ ف۱۳۳ یعنی قرآن شریف سے یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت مومنین اہل کتاب حضرت عبد اللہ بن سلام

النصف

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ

کتاب دی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جب ان پر یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے

اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ

بے شک یہی حق ہے ہمارے رب کے پاس سے ہم اس سے پہلے ہی گردن رکھ چکے تھے ف۱۳۴ ان کو ان کا اجر

اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَ مِمَّا

دوبالا دیا جائے گا ف۱۳۵ بدلہ اُن کے صبر کا ف۱۳۶ اور وہ بھلائی سے برائی کو ٹالتے ہیں ف۱۳۷ اور ہمارے دیئے

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَاۤ

سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۱۳۸ اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں اُس سے تغافل کرتے ہیں ف۱۳۹ اور کہتے ہیں ہمارے لیے

اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۫ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ

ہمارے عمل اور تمہارے لیے تمہارے عمل بس تم پر سلام ف۱۴۰ ہم جاہلوں کے غرضی (چاہنے والے) نہیں ف۱۴۱ بے شک

لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ

یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ

ہدایت والوں کو ف۱۴۲ اور کہتے ہیں اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو لوگ ہمارے ملک سے ہمیں اُچک

اوران کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہلِ انجیل کے حق میں نازل ہوئی جو حبشہ سے آکر سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لائے یہ چالیس حضرات تھے حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ آئے جب انہوں نے مسلمانوں کی حاجت اور تنگیِ معاش دیکھی تو بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس مال ہیں حضور اجازت دیں تو ہم واپس جا کر اپنے مال لے آئیں اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کریں حضور نے اجازت دی اور وہ جا کر اپنے مال لے آئے اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کی ان کے حق میں یہ آیات "مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ" تک نازل ہوئیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہ آیتیں اسّی ۸۰ اہلِ کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جن میں چالیس ۴۰ نجران کے اور بتیس حبشہ کے اور آٹھ شام کے تھے۔ ف۱۳۴ یعنی نزولِ قرآن سے قبل ہی ہم حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے کہ وہ نبی برحق ہیں کیونکہ توریت وانجیل میں ان کا ذکر ہے۔ ف۱۳۵ کیونکہ وہ پہلی کتاب پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی۔ ف۱۳۶ کہ انہوں نے اپنے دین پر بھی صبر کیا اور مشرکین کی ایذا پر بھی۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جنہیں دو اجر ملیں گے ایک اہلِ کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی۔ دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا اور مولا کا بھی۔ تیسرا وہ جس کے پاس باندی تھی جس سے قربت کرتا تھا پھر اس کو اچھی طرح ادب سکھایا اچھی تعلیم دی اور آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا اس کے لیے بھی دو اجر ہیں۔ ف۱۳۷ طاعت سے معصیت کو اور حلم سے ایذاء کو، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ توحید کی شہادت یعنی "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" سے شرک کو۔ ف۱۳۸ طاعت میں، یعنی صدقہ کرتے ہیں۔ ف۱۳۹ مشرکین مکہ مکرمہ کے ایمان داروں کو ان کا دین ترک کرنے اور اسلام قبول کرنے پر گالیاں دیتے اور برا کہتے یہ حضرات ان کی بے ہودہ باتیں سن کر اعراض فرماتے ف۱۴۰ یعنی ہم تمہاری بے ہودہ باتوں اور گالیوں کے جواب میں گالیاں نہ دیں گے۔ ف۱۴۱ ان کے ساتھ میل جول نشست و برخاست نہیں چاہتے ہمیں جاہلانہ حرکات گوارا نہیں۔ (نُسِخَ ذٰلِكَ بِالْقِتَالِ)۔ ف۱۴۲ جن کے

اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ

لے جائیں گے وف۱۴۳ کیا ہم نے اُنھیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں وف۱۴۴ جس کی طرف ہر چیز کے پھل

رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ

لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں وف۱۴۵ اور کتنے شہر ہم نے ہلاک

قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا

کر دیئے جو اپنے عیش پر اترا گئے تھے وف۱۴۶ تو یہ ہیں اُن کے مکان وف۱۴۷ کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر

قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى

کم وف۱۴۸ اور ہمیں وارث ہیں وف۱۴۹ اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک

يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى

ان کے اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے وف۱۵۰ جو اُن پر ہماری آیتیں پڑھے وف۱۵۱ اور ہم شہروں کو ہلاک نہیں کرتے

اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

مگر جب کہ ان کے ساکن ستم گار ہوں وف۱۵۲ اور جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے وہ دنیوی زندگی کا برتاوا

لیےاس نے ہدایت مقدر فرمائی جو دلائل سے پند پذیر ہونے اور حق بات ماننے والے ہیں۔ **شانِ نزول:** مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی، نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان سے ان کی موت کے وقت فرمایا: اے چچا! کہہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' میں تمہارے لیے روزِ قیامت شاہد ہوں گا انہوں نے کہا کہ اگر مجھے قریش کے عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لاکر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھے ''وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ دِیْنَ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَیْرِ اَدْیَانِ الْبَرِیَّۃِ دِیْنًا لَوْ لَا الْمَلَامَۃُ اَوْحِذَارُ مُسَبَّۃٍ لَوَجَدْتَّنِیْ سَمْحًا بِذَاکَ مُبِیْنًا'' یعنی میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تمام جہانوں کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت و بدگوئی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہایت صفائی کے ساتھ اس دین کو قبول کرتا اس کے بعد ابوطالب کا انتقال ہوگیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ وف۱۴۳ یعنی سرزمین عرب سے ایک دم نکال دیں گے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت حارث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یہ تو ہم یقین سے جانتے ہیں کہ جو آپ فرماتے ہیں وہ حق ہے لیکن اگر ہم آپ کے دین کا اتباع کریں تو ہمیں ڈر ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں شہر بدر کر دیں گے اور ہمارے وطن میں نہ رہنے دیں گے۔ اس آیت میں اس کا جواب دیا گیا۔ وف۱۴۴ جہاں کے رہنے والے قتل و غارت سے امن میں ہیں اور جہاں جانوروں اور سبزوں تک کو امن ہے۔ وف۱۴۵ اور وہ اپنی جہالت سے نہیں جانتے کہ یہ روزی اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے اگر یہ سمجھ ہوتی تو جانتے کہ خوف و امن بھی اسی کی طرف سے ہے اور ایمان لانے میں شہر بدر کئے جانے کا خوف نہ کرتے۔ وف۱۴۶ اور انہوں نے طغیان اختیار کیا تھا کہ اللہ تعالٰی کی دی ہوئی روزی کھاتے اور پوجتے بتوں کو، اہلِ مکہ کو ایسی قوم کے خراب انجام سے خوف دلایا جاتا ہے جن کا حال ان کی طرح تھا کہ اللہ تعالٰی کی نعمتیں پاتے اور شکر نہ کرتے ان نعمتوں پر اِتراتے وہ ہلاک کر دیئے گئے۔ وف۱۴۷ جن کے آثار باقی ہیں اور عرب کے لوگ اپنے سفروں میں انہیں دیکھتے ہیں۔ وف۱۴۸ کہ کوئی مسافر یا رہرو (راہ چلتا) ان میں تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاتا ہے پھر خالی پڑے رہتے ہیں۔ وف۱۴۹ ان مکانوں کے یعنی وہاں کے رہنے والے ایسے ہلاک ہوئے کہ ان کے بعد ان کا کوئی جانشین باقی نہ رہا اب اللہ کے سوا ان مکانوں کا کوئی وارث نہیں خَلق کی فنا کے بعد وہی سب کا وارث ہے۔ ف۱۵۰ یعنی مرکزی مقام میں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ ام القریٰ سے مراد مکہ مکرمہ ہے اور رسول سے مراد خاتم انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ وف۱۵۱ اور انہیں تبلیغ کرے اور خبر دے کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب کیا جائے گا تا کہ ان پر حجت لازم ہو اور ان کے لیے عذر کی گنجائش باقی نہ رہے۔ وف۱۵۲ رسول کی تکذیب کرتے ہوں اپنے

وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ۧ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ ع ٦ ١٠

اوراس کا سنگار ہے ف۱۵۳ اور جو اللّٰہ کے پاس ہے ف۱۵۴ وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ف۱۵۵ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۵۶ تو کیا وہ جسے ہم نے

وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ

اچھا وعدہ دیا ف۱۵۷ تو وہ اس سے ملے گا اس جیسا ہے جسے ہم نے دنیوی زندگی کا برتاؤ برتنے دیا پھر وہ قیامت

الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

کے دن گرفتار کرکے حاضر لایا جائے گا ف۱۵۸ اور جس دن انھیں ندا کرے گا ف۱۵۹ تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا

وہ شریک جنھیں تم ف۱۶۰ گمان کرتے تھے کہیں گے وہ جن پر بات ثابت ہوچکی ف۱۶۱ اے ہمارے رب

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا

یہ ہیں وہ جنھیں ہم نے گمراہ کیا ہم نے اُنھیں گمراہ کیا جیسے خود گمراہ ہوئے تھے ف۱۶۲ ہم اُن سے بیزار ہوکر تیری طرف رجوع لاتے ہیں وہ

اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا

ہم کو نہ پوجتے تھے ف۱۶۳ اور ان سے فرمایا جائے گا اپنے شریکوں کو پکارو ف۱۶۴ تو وہ پکاریں گے تو وہ ان کی نہ

لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

سنیں گے اور دیکھیں گے عذاب کیا اچھا ہوتا اگر وہ راہ پاتے ف۱۶۵ اور جس دن اُنھیں ندا کرے گا

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ

تو فرمائے گا ف۱۶۶ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا ف۱۶۷ تو اُس دن ان پر خبریں اندھی

يَوْمَىِٕذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

ہوجائیں گی ف۱۶۸ تو وہ کچھ پوچھ گچھ نہ کریں گے ف۱۶۹ تو وہ جس نے توبہ کی ف۱۷۰ اور ایمان لایا ف۱۷۱ اور اچھا کام کیا

کفر پر مُصِر (ڈٹے ہوئے) ہوں اور اس سبب سے عذاب کے مستحق ہوں۔ ف۱۵۳ جس کی بقا بہت تھوڑی اور جس کا انجام فنا۔ ف۱۵۴ یعنی آخرت کے منافع ف۱۵۵ تمام کدورتوں سے خالی اور دائم، غیر منقطع۔ ف۱۵۶ کہ اتنا سمجھ سکو کہ باقی فانی سے بہتر ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ جو شخص آخرت کو دنیا پر ترجیح نہ دے وہ نادان ہے۔ ف۱۵۷ ثواب جنت کا۔ ف۱۵۸ یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہوسکتے ان میں پہلا جسے اچھا وعدہ دیا گیا مومن ہے اور دوسرا کافر۔ ف۱۵۹ اللّٰہ تعالیٰ بطریق توبیخ ف۱۶۰ دنیا میں میرا شریک ف۱۶۱ یعنی عذاب واجب ہوچکا اور وہ لوگ اہلِ ضلالت (گمراہوں) کے سردار اور ائمۂ کفر ہیں۔ ف۱۶۲ یعنی وہ لوگ ہمارے بہکانے سے باختیار خود گمراہ ہوئے ہماری ان کی گمراہی میں کوئی فرق نہیں ہم نے انہیں مجبور نہ کیا تھا۔ ف۱۶۳ بلکہ وہ اپنی خواہشوں کے پرستار اور اپنی شہوات کے مطیع تھے۔ ف۱۶۴ یعنی کفار سے فرمایا جائے گا کہ اپنے بتوں کو پکارو وہ تمہیں عذاب سے بچائیں ف۱۶۵ دنیا میں تاکہ آخرت میں عذاب نہ دیکھتے۔ ف۱۶۶ یعنی کفار سے دریافت فرمائے گا۔ ف۱۶۷ جو تمہاری طرف بھیجے گئے تھے اور حق کی دعوت دیتے تھے۔ ف۱۶۸ اور کوئی عذر اور حجت انہیں نظر نہ آئے گی۔ ف۱۶۹ اور غایت دہشت سے ساکت رہ جائیں گے

فَعَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ ﴿۶۷﴾ وَ رَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَ
قریب ہے کہ وہ راہ یاب ہو اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور
یَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾
پسند فرماتا ہے ف۱۷۲ ان کا ف۱۷۳ کچھ اختیار نہیں پاکی اور برتری ہے اللہ کو اُن کے شرک سے
وَ رَبُّكَ یَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ هُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ
اور تمہارا رب جانتا ہے جو اُن کے سینوں میں چھپا ہے ف۱۷۴ اور جو ظاہر کرتے ہیں ف۱۷۵ اور وہی ہے اللہ کہ
اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ٘ وَ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ
کوئی خدا نہیں اُس کے سوا اسی کی تعریف ہے دنیا ف۱۷۶ اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے ف۱۷۷ اور اُسی کی طرف
تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰى
پھر جاؤ گے تم فرماؤ ف۱۷۸ بھلا دیکھو تو اگر اللہ ہمیشہ تم پر
یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِضِیَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ
قیامت تک رات رکھے ف۱۷۹ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں روشنی لادے ف۱۸۰ تو کیا تم سنتے نہیں ف۱۸۱ تم فرماؤ
اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
بھلا دیکھو تو اگر اللہ ہمیشہ قیامت تک دن رکھے ف۱۸۲
مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِلَیْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِیْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ
تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں رات لادے جس میں آرام کرو ف۱۸۳ تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں ف۱۸۴ اور

یا کوئی کسی سے اس لیے نہ پوچھے گا کہ جواب سے عاجز ہونے میں سب کے سب برابر ہیں تابع ہوں یا متبوع کافر ہوں یا کافر گر۔ ف۱۷۰ شرک سے۔ ف۱۷۱ اپنے رب پر اور اس تمام پر جو رب کی طرف سے آیا ف۱۷۲ **شانِ نزول**: یہ آیت مشرکین کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت کے لیے کیوں برگزیدہ کیا۔ یہ قرآن مکہ وطائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اتارا اس کلام کا قائل ولید بن مغیرہ تھا اور بڑے آدمی سے وہ اپنے آپ کو اور عروہ بن مسعود ثقفی کو مراد لیتا تھا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ رسولوں کا بھیجنا ان لوگوں کے اختیار سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اپنی حکمت وہی جانتا ہے انہیں اس کی مرضی میں دخل کی کیا مجال۔ ف۱۷۳ یعنی مشرکین کا ف۱۷۴ یعنی کفر اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت جس کو یہ لوگ چھپاتے ہیں ف۱۷۵ اپنی زبانوں سے خلاف واقع جیسے کہ نبوت میں طعن کرنا اور قرآن پاک کی تکذیب۔ ف۱۷۶ کہ اس کے اولیاء دنیا میں بھی اس کی حمد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کی حمد سے لذت اٹھاتے ہیں۔ ف۱۷۷ اسی کی قضاء ہر چیز میں نافذ وجاری ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اپنے فرمانبرداروں کے لیے مغفرت کا اور نافرمانوں کے لیے شفاعت کا حکم فرماتا ہے۔ ف۱۷۸ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل مکہ سے ف۱۷۹ اور دن نکالے ہی نہیں ف۱۸۰ جس میں تم اپنی معاش کے کام کرسکو۔ ف۱۸۱ گوش ہوش سے کہ شرک سے باز آؤ۔ ف۱۸۲ رات ہونے ہی نہ دے۔ ف۱۸۳ اور دن میں جو کام اور محنت کی تھی اس کی تکان دور کرو۔ ف۱۸۴ کہ تم کتنی بڑی غلطی میں ہو جو اس کے ساتھ اور کو شریک کرتے ہو۔

مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

اس نے اپنی مہر (رحمت) سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل

فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

ڈھونڈو ف۱۸۵ اور اس لیے کہ تم حق مانو ف۱۸۶ اور جس دن انہیں ندا کرے گا تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَ نَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا

وہ شریک جو تم بکتے تھے اور ہر گروہ میں سے ہم ایک گواہ نکال کر ف۱۸۷ فرمائیں گے اپنی

بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْۤا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ ع اِنَّ ع ١٥ ١٠

دلیل لاؤ ف۱۸۸ تو جان لیں گے کہ ف۱۸۹ حق اللّٰہ کا ہے اور ان سے کھوئی جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۹۰ بے شک

قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ

قارون موسیٰ کی قوم سے تھا ف۱۹۱ پھر اس نے ان پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے

اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ

جن کی کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں جب اُس سے اس کی قوم ف۱۹۲ نے کہا اِترا نہیں ف۱۹۳

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَ ابْتَغِ فِيْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ

بے شک اللّٰہ اِترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور جو مال تجھے اللّٰہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر طلب کر ف۱۹۴

وَ لَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ اَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَ لَا

اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول ف۱۹۵ اور احسان کر ف۱۹۶ جیسا اللّٰہ نے تجھ پر احسان کیا اور ف۱۹۷

ف۱۸۵ کسب معاش کرو ف۱۸۶ اور اس کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ۔ ف۱۸۷ یہاں گواہ سے رسول مراد ہیں جو اپنی اپنی امتوں پر شہادت دیں گے کہ انھوں نے انہیں رب کے پیام پہنچائے اور نصیحتیں کیں۔ ف۱۸۸ یعنی شرک اور رسولوں کی مخالفت جو تمہارا شیوہ تھا اس پر کیا دلیل ہے پیش کرو۔ ف۱۸۹ الٰہیت و معبودیت خاص ف۱۹۰ دنیا میں کہ اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے۔ ف۱۹۱ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا ''یصہر'' کا بیٹا تھا نہایت خوبصورت شکیل آدمی تھا اسی لیے اس کو منور کہتے تھے اور بنی اسرائیل میں توریت کا سب سے بہتر قاری تھا، ناداری کے زمانہ میں نہایت متواضع و با اخلاق تھا دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال متغیر ہوا اور سامری کی طرح منافق ہوگیا۔ کہا گیا ہے کہ فرعون نے اس کو بنی اسرائیل پر حاکم بنا دیا تھا۔ ف۱۹۲ یعنی مومنین بنی اسرائیل ف۱۹۳ کثرت مال پر ف۱۹۴ اللّٰہ کی نعمتوں کا شکر کر کے اور مال کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے۔ ف۱۹۵ یعنی دنیا میں آخرت کے لیے عمل کر کہ عذاب سے نجات پائے اس لیے کہ دنیا میں انسان کا حقیقی حصہ یہ ہے کہ آخرت کے لیے عمل کرے صدقہ دے کر صلۂ رحمی کر کے اور اعمال خیر کے ساتھ اور اس کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اپنی صحت و قوّت و جوانی و دولت کو نہ بھول اس سے کہ ان کے ساتھ آخرت طلب کرے۔ حدیث میں ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، ثروت کو ناداری سے پہلے، فراغت کو شغل سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے۔ ف۱۹۶ اللّٰہ کے بندوں کے ساتھ۔ ف۱۹۷ معاصی اور گناہوں کا ارتکاب کر کے اور ظلم و بغاوت کر کے۔

تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ

زمین میں فساد نہ چاہ بے شک اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا بولا یہ ف۱۹۸

اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ

تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو میرے پاس ہے ف۱۹۹ اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ

مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَ لَا يُسْـَٔلُ عَنْ

سنگتیں (قومیں) ہلاک فرمادیں جن کی قوتیں اس سے سخت تھیں اور جمع اس سے زیادہ ف۲۰۰ اور مجرموں سے

ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ

اُن کے گناہوں کی پوچھ نہیں ف۲۰۱ تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں ف۲۰۲ بولے وہ جو

يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ

دنیا کی زندگی چاہتے ہیں کسی طرح ہم کو بھی ایسا ملتا جیسا قارون کو ملا بے شک اس کا

حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ

بڑا نصیب ہے اور بولے وہ جنہیں علم دیا گیا ف۲۰۳ خرابی ہو تمہاری اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لیے جو

اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۚ وَ لَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ

ایمان لائے اور اچھے کام کرے ف۲۰۴ اور یہ انہیں کو ملتا ہے جو صبر والے ہیں ف۲۰۵ تو ہم نے اُسے ف۲۰۶ اور اُس کے گھر کو

الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَ مَا كَانَ

زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ سے بچانے میں اس کی مدد کرتی ف۲۰۷ اور نہ وہ

ف۱۹۸ یعنی قارون نے کہا کہ یہ مال ف۱۹۹ اس علم سے مراد یا علمِ توریت ہے یا علمِ کیمیا جو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اور اس کے ذریعہ سے رانگ کو چاندی اور تانبے کو سونا بنا لیتا تھا یا علمِ تجارت یا علمِ زراعت یا اور پیشوں کا علم۔ سہل نے فرمایا: جس نے خود بینی کی، فلاح نہ پائی۔ ف۲۰۰ یعنی قوت و مال میں اس سے زیادہ تھے اور بڑی جماعتیں رکھتے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا۔ پھر یہ کیوں قوت و مال کی کثرت پر غرور کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کا انجام ہلاک ہے۔ ف۲۰۱ ان سے دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا حال جاننے والا ہے لہٰذا اِستعلام کے لیے سوال نہ ہوگا توبیخ و زجر (ڈانٹ ڈپٹ) کے لیے ہوگا۔ ف۲۰۲ بہت سے سوار جلَو میں (ہمراہ) لیے ہوئے زیوروں سے آراستہ، حریری (ریشمی) لباس پہنے آراستہ گھوڑوں پر سوار۔ ف۲۰۳ یعنی بنی اسرائیل کے علماء۔ ف۲۰۴ اس دولت سے جو دنیا میں قارون کو ملی۔ ف۲۰۵ یعنی عمل صالح صابرین ہی کا حصہ ہیں اور اس کا ثواب وہی پاتے ہیں۔ ف۲۰۶ یعنی قارون کو ف۲۰۷ قارون اور اس کے گھر کے دھنسانے کا واقعہ علمائے سِیَر و اخبار نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے جانے کے بعد مذبح کی ریاست حضرت ہارون علیہ السلام کو تفویض کی بنی اسرائیل اپنی قربانیاں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس لاتے اور وہ مذبح میں رکھتے آگ آسمان سے اتر کر ان کو کھا لیتی قارون کو حضرت ہارون کے اس منصب پر رشک ہوا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ رسالت تو آپ کی ہوئی اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون کی میں کچھ بھی نہ رہا باوجودیکہ میں توریت کا بہترین قاری ہوں میں اس پر صبر نہیں کرسکتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ منصب

مِنَ الۡمُنۡتَصِرِيۡنَ ﴿٨١﴾ وَاَصۡبَحَ الَّذِيۡنَ تَمَنَّوۡا مَكَانَهٗ بِالۡاَمۡسِ يَقُوۡلُوۡنَ

بدلہ لے سکا ف۲۰۸ اور کل جس نے اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی صبح ف۲۰۹ کہنے لگے

وَيۡكَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَيَقۡدِرُ ۚ لَوۡلَاۤ اَنۡ

عجب بات ہے اللہ رزق وسیع کرتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے ف۲۱۰ اگر

مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيۡكَاَنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿٨٢﴾ ع تِلۡكَ الدَّارُ ع ۸ ۱۱

اللہ ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا اے عجب کافروں کا بھلا نہیں یہ آخرت

حضرت ہارون کو میں نے نہیں دیا اللہ نے دیا ہے قارون نے کہا خدا کی قسم میں آپ کی تصدیق نہ کروں گا جب تک آپ اس کا ثبوت مجھے دکھا نہ دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رؤساء بنی اسرائیل کو جمع کر کے فرمایا: اپنی لاٹھیاں لے آؤ۔ انہیں سب کو اپنے قبہ میں جمع کیا رات بھر بنی اسرائیل ان لاٹھیوں کا پہرہ دیتے رہے صبح کو حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا سرسبز وشاداب ہو گیا اس میں پتے نکل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے قارون تو نے یہ دیکھا قارون نے کہا یہ آپ کے جادو سے کچھ عجیب نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی مدارات کرتے تھے اور وہ آپ کو ہر وقت ایذا دیتا تھا اور اس کی سرکشی اور تکبر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عداوت دم بدم ترقی پر تھی اس نے ایک مکان بنایا جس کا دروازہ سونے کا تھا اور اس کی دیواروں پر سونے کے تختے نصب کئے بنی اسرائیل صبح وشام اس کے پاس آتے کھانے کھاتے باتیں بناتے اسے ہنساتے جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے آپ سے طے کیا کہ درہم و دینار و مویشی وغیرہ میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ دے گا لیکن گھر جا کر حساب کیا تو اس کے مال میں سے اتنا بھی بہت کثیر ہوتا تھا اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہ کی اور اس نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات میں اطاعت کی اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو انہوں نے کہا آپ ہمارے بڑے ہیں جو آپ چاہیں حکم دیجئے کہنے لگا کہ فلانی بدچلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ مقرر کرو کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائے ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ قارون نے اس عورت کو ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور بہت سے مواعید کر کے یہ تہمت لگانے پر طے کیا اور دوسرے روز بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں کہ آپ انہیں وعظ ونصیحت فرمائیں حضرت تشریف لائے اور بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل جو چوری کرے گا اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے جو بہتان لگائے گا اس کے اَسّی کوڑے لگائے جائیں گے اور جو زنا کرے گا اس کے اگر بی بی نہیں ہے تو سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر بی بی ہے تو اس کو سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ مر جائے۔ قارون کہنے لگا کہ یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ آپ ہی ہوں؟ فرمایا: خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ کہنے لگا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں بدکار عورت کے ساتھ بدکاری کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اسے بلاؤ وہ آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لیے دریا پھاڑا اور اس میں رستے بنائے اور توریت نازل کی سچ کہہ دے وہ عورت ڈر گئی اور اللہ کے رسول پر بہتان لگا کر انہیں ایذا دینے کی جرأت اسے نہ ہوئی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے توبہ کرنا بہتر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو کچھ قارون کہلانا چاہتا ہے اللہ عزوجل کی قسم یہ جھوٹ ہے اور اس نے آپ پر تہمت لگانے کے عوض میں میرے لیے بہت مال کثیر مقرر کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے حضور روتے ہوئے سجدہ میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے یارب اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون پر غضب فرما اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا ہے آپ اس کو جو چاہیں حکم دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا: اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ نے مجھے قارون کی طرف بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف بھیجا تھا جو قارون کا ساتھی ہو اس کے ساتھ اس کی جگہ ٹھہرا رہے جو میرا ساتھی ہو جدا ہو جائے سب لوگ قارون سے جدا ہو گئے سوائے دو شخصوں کے کوئی اس کے ساتھ نہ رہا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ انہیں پکڑ لے تو وہ گھٹنوں تک دھنس گئے پھر آپ نے یہی فرمایا تو کمر تک دھنس گئے آپ یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ لوگ گردنوں تک دھنس گئے اب وہ بہت منت، لجاجت کرتے تھے اور قارون آپ کو اللہ کی قسمیں اور رشتہ وقرابت کے واسطے دیتا تھا مگر آپ نے التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ وہ بالکل دھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی۔ قتادہ نے کہا کہ وہ قیامت تک دھنستے ہی چلے جائیں گے۔ بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کے مکان اور اس کے خزائن واموال کی وجہ سے اس کے لیے بددعا کی یہ سن کر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کا مکان اور اس کے خزانے واموال سب زمین میں دھنس گئے۔ ف۲۰۸ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔ ف۲۰۹ اپنی اس آرزو پر نادم ہو کر ف۲۱۰ جس کے لیے چاہے۔

الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ

کا گھر ف۲۱۱ ہم اُن کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ

عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے ف۲۱۲ جو نیکی لائے اس کے لیے اس سے بہتر ہے ف۲۱۳ اور جو

بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزَى الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

بدی لائے تو بد کام والوں کو بدلہ نہ ملے گا مگر جتنا کیا تھا

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ

بے شک جس نے تم پر قرآن فرض کیا ف۲۱۴ وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو ف۲۱۵ تم فرماؤ میرا رب خوب جانتا ہے

مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۸۵﴾ وَ مَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ

اُسے جو ہدایت لایا اور جو کھلی گمراہی میں ہے ف۲۱۶ اور تم امید نہ رکھتے تھے کہ

یُّلْقٰۤى اِلَیْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا

کتاب تم پر بھیجی جائے گی ف۲۱۷ ہاں تمہارے رب نے رحمت فرمائی تو تم ہرگز کافروں کی

لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَا یَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَ ادْعُ

پشتی (مدد) نہ کرنا ف۲۱۸ اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں بعد اس کے کہ وہ تمہاری طرف اُتاری گئیں ف۲۱۹ اور اپنے رب

اِلٰى رَبِّكَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۸۷﴾ ۚ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ وقف لازم

کی طرف بلاؤ ف۲۲۰ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا ف۲۲۱ اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے

ف۲۱۱ یعنی جنت ف۲۱۲ محمود۔ ف۲۱۳ دس گنا ثواب۔ ف۲۱۴ یعنی اس کی تلاوت وتبلیغ اور اس کے احکام پر عمل لازم کیا ف۲۱۵ یعنی مکہ مکرمہ میں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں بڑے شان وشکوہ اور عزت و وقار اور غلبہ واقتدار کے ساتھ داخل کرے گا وہاں کے رہنے والے سب آپ کے زیرفرمان ہوں گے، شرک اور اس کے حامی ذلیل ورسوا ہوں گے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت کریمہ **جحفہ** میں نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے وہاں پہنچے اور آپ کو اپنی اور اپنے آباء کی جائے ولادت مکہ مکرمہ کا شوق ہوا تو جبریل امین آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ کیا حضور کو اپنے شہر مکہ مکرمہ کا شوق ہے، فرمایا: ہاں انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی معاد کی تفسیر موت وقیامت وجنت سے بھی کی گئی ہے۔ ف۲۱۶ یعنی میرا رب جانتا ہے کہ میں ہدایت لایا اور میرے لیے اس کا اجر وثواب ہے اور مشرکین گمراہی میں ہیں اور سخت عذاب کے مستحق۔ **شانِ نزول:** یہ آیت کفار مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہا تھا" اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ "یعنی آپ ضرور کھلی گمراہی میں ہیں۔ (معاذاللہ)۔ ف۲۱۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ خطاب ظاہر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اور مراد اس سے مومنین ہیں۔ ف۲۱۸ ان کے مُعین ومددگار نہ ہونا۔ ف۲۱۹ یعنی کفار کی گمراہ کُن باتوں کی طرف التفات نہ کرنا اور انہیں ٹھکرا دینا۔ ف۲۲۰ خَلق کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت کی دعوت دو۔ ف۲۲۱ ان کی اعانت وموافقت نہ کرنا۔

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ قف كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٨٨ ع ٩ ١٢

سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اُس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے ف۲۲۲

اٰیاتها ٦٩ | ٢٩ سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ ٨٥ | رکوعاتها ٧

سورۂ عنکبوت مکیہ ہے، اس میں انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓمّٓ ۝١ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝٢

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور اُن کی آزمائش نہ ہوگی ف۲

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ

اور بےشک ہم نے اُن سے اگلوں کو جانچا ف۳ تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور

لَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝٣ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ

ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا ف۴ یا یہ سمجھے ہوئے ہیں وہ جو برے کام کرتے ہیں ف۵ کہ

يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝٤ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ

ہم سے کہیں نکل جائیں گے ف۶ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں جسے اللہ سے ملنے کی امید ہو ف۷ تو بےشک اللہ کی

ف۲۲۲ آخرت میں اور وہی اعمال کی جزا دے گا۔ ف۱ سورۂ عنکبوت مکیہ ہے اس میں سات رکوع انہتر آیتیں نو سو اسی کلمے چار ہزار ایک سو پینسٹھ حرف ہیں۔
ف۲ شدائد، تکالیف اور انواع، مصائب اور ذوقِ طاعات وترک شہوات وبذل جان ومال سے ان کی حقیقت ایمان خوب ظاہر ہو جائے اور مومن مخلص اور منافق میں امتیاز ظاہر ہو جائے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ان حضرات کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ میں تھے اور انہوں نے اسلام کا اقرار کیا تو اصحاب رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ محض اقرار کافی نہیں جب تک کہ ہجرت نہ کرو۔ ان صاحبوں نے ہجرت کی اور بقصد مدینہ روانہ ہوئے مشرکین ان کے درپے ہوئے اور ان سے قتال کیا۔ بعض حضرات ان میں سے شہید ہو گئے بعض بچ آئے ان کے حق میں یہ دو آیتیں نازل ہوئیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مراد ان لوگوں سے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور عمّار بن یاسر وغیرہ ہیں جو مکہ مکرمہ میں ایمان لائے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمّار کے حق میں نازل ہوئی جو خدا پرستی کی وجہ سے ستائے جاتے تھے اور کفار انہیں سخت ایذائیں پہنچاتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیتیں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے غلام حضرت مہجع بن عبد اللہ کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا کہ مہجع سید الشہداء ہیں اور اس امت میں باب جنت کی طرف پہلے وہ پکارے جائیں گے ان کے والدین اور انکی بی بی کو ان کا بہت صدمہ ہوا تو اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل کی پھر ان کی تسلی فرمائی۔ ف۳ طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالا، بعض ان میں سے وہ ہیں جو آرے سے چیر ڈالے گئے۔ بعض لوہے کی کنگھیوں سے پرزے پرزے کئے گئے اور مقام صدق ووفا میں ثابت وقائم رہے۔ ف۴ ہر ایک کا حال ظاہر فرما دے گا۔ ف۵ شرک ومعاصی میں مبتلا ہیں ف۶ اور ہم ان سے انتقام نہ لیں گے۔ ف۷ بعث وحساب سے ڈرے یا ثواب کی امید رکھے۔

اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٥ وَ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ

میعاد ضرور آنے والی ہے ف۸ اور وہی سنتا جانتا ہے ف۹ اور جو اللہ کی راہ میں کوشش کرے ف۱۰ تو اپنے ہی

لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

بھلے کو کوشش کرتا ہے ف۱۱ بے شک اللہ بے پرواہ ہے سارے جہان سے ف۱۲ اور جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا

کام کئے ہم ضرور اُن کی برائیاں اُتار دیں گے ف۱۳ اور ضرور انھیں اس کام پر بدلہ دیں گے جو ان کے سب

يَعْمَلُوْنَ ۝٧ وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ

کاموں میں اچھا تھا ف۱۴ اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی ف۱۵ اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں

لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ

کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ مان ف۱۶ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتادوں گا تمہیں

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ

جو تم کرتے تھے ف۱۷ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ضرور ہم اُنھیں نیکوں

فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝٩ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِيَ فِي

میں شامل کریں گے ف۱۸ اور بعض آدمی کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اللہ کی راہ میں اُنھیں کوئی تکلیف دی

ف۸ اس نے ثواب وعذاب کا جو وعدہ فرمایا ہے ضرور پورا ہونے والا ہے چاہئے کہ اس کے لیے تیار رہے اور عمل صالح میں جلدی کرے۔ ف۹ بندوں کے اقوال وافعال کو۔ ف۱۰ خواہ اعداء دین سے محاربہ (جنگ) کر کے یا نفس وشیطان کی مخالفت کر کے اور طاعت الٰہی پر صابر وقائم رہ کر ف۱۱ اس کا نفع وثواب پائے گا۔ ف۱۲ انس وجن وملائکہ اور ان کے اعمال وعبادات سے اس کا امر ونہی فرمانا بندوں پر رحمت وکرم کے لیے ہے۔ ف۱۳ نیکیوں کے سبب۔ ف۱۴ یعنی عمل نیک پر۔ ف۱۵ احسان اور نیک سلوک کی۔ **شانِ نزول:** یہ آیت اور سورۂ لقمان اور سورۂ احقاف کی آیتیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں وبقول ابن اسحٰق سعد بن مالک زہری کے حق میں نازل ہوئیں ان کی ماں حمنہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھی حضرت سعد سابقین اولین میں سے تھے اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب آپ اسلام لائے تو آپ کی والدہ نے کہا کہ تو نے یہ کیا نیا کام کیا خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کھاؤں نہ پیوں یہاں تک کہ مر جاؤں اور تیری ہمیشہ کے لیے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا اور ایک شبانہ روز نہ کھایا نہ پیا نہ سایہ میں بیٹھی اس سے ضعیف ہوگئی پھر ایک رات دن اور اسی طرح رہی تب حضرت سعد اس کے پاس آئے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ اے ماں! اگر تیری سو ۱۰۰ جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین چھوڑنے والا نہیں تو چاہے کھا چاہے مت کھا جب وہ حضرت سعد کی طرف سے مایوس ہوگئی کہ یہ اپنا دین چھوڑنے والے نہیں تو کھانے پینے لگی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفر وشرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے۔ ف۱۶ کیونکہ جس چیز کا علم نہ ہو اس کو کسی کے کہے سے مان لینا تقلید ہے معنی یہ ہوئے کہ واقع میں میرا کوئی شریک نہیں تو علم وتحقیق سے تو کوئی بھی کسی کو میرا شریک مان ہی نہیں سکتا محال ہے رہا تقلیداً بغیر علم کے میرے لیے شریک مان لینا یہ نہایت قبیح ہے اس میں والدین کی ہرگز اطاعت نہ کر۔ **مسئلہ:** ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو۔ ف۱۷ تمہارے کردار کی جزا دے کر ف۱۸ کہ ان کے ساتھ حشر فرمائیں گے اور صالحین سے مراد انبیاء واولیاء ہیں۔

اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

جاتی ہے ف۱۹ تو لوگوں کے فتنہ کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں ف۲۰ اور اگر تمہارے رب کے پاس سے مدد آئے ف۲۱

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ

تو ضرور کہیں گے ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے ف۲۲ کیا اللہ خوب نہیں جانتا جو کچھ جہاں بھر کے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾

دلوں میں ہے ف۲۳ اور ضرور اللہ ظاہر کردے گا ایمان والوں کو ف۲۴ اور ضرور ظاہر کردے گا منافقوں کو ف۲۵

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ

اور کافر مسلمانوں سے بولے ہماری راہ پر چلو اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے ف۲۶

وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ

حالانکہ وہ اُن کے گناہوں میں سے کچھ نہ اٹھائیں گے بےشک وہ جھوٹے ہیں اور

لَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۫ وَلَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا

بیشک ضرور اپنے ف۲۷ بوجھ اُٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ ف۲۸ اور ضرور قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جو

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ ع ۱۳ ۱۳

کچھ بہتان اٹھاتے تھے ف۲۹ اور بےشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں

اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

پچاس سال کم ہزار برس رہا ف۳۰ تو اُنھیں طوفان نے آلیا اور وہ ظالم تھے ف۳۱

ف۱۹ یعنی دین کے سبب سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے جیسے کہ کفار کا ایذا پہنچانا ف۲۰ اور جیسا اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے تھا ایسا خلق کی ایذا سے ڈرتے ہیں حتّٰی کہ ایمان ترک کردیتے ہیں اور کفر اختیار کرلیتے ہیں یہ حال منافقین کا ہے۔ ف۲۱ مثلاً مسلمانوں کی فتح ہو یا انہیں دولت ملے۔ ف۲۲ ایمان و اسلام میں اور تمہاری طرح دین پر ثابت تھے تو ہمیں اس میں شریک کرو۔ ف۲۳ کفر یا ایمان۔ ف۲۴ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائے اور بلا و مصیبت میں اپنے ایمان و اسلام پر ثابت و قائم رہے۔ ف۲۵ اور دونوں فریقوں کو جزا دے گا۔ ف۲۶ کفار مکہ نے مؤمنین قریش سے کہا تھا کہ تم ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا دین اختیار کرو تمہیں اللہ کی طرف سے جو مصیبت پہنچے گی اس کے ہم کفیل ہیں اور تمہارے گناہ ہماری گردن پر یعنی اگر ہمارے طریقہ پر رہنے سے اللہ تعالیٰ نے تم کو پکڑا اور عذاب کیا تو تمہارا عذاب ہم اپنے اوپر لے لیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب فرمائی۔ ف۲۷ کفر و معاصی کے ف۲۸ ان کے گناہوں کے جنہیں انہوں نے گمراہ کیا اور راہ حق سے روکا۔ حدیث شریف میں ہے: جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالا اس پر اس طریقہ نکالنے کا گناہ بھی ہے اور قیامت تک جو لوگ اس پر عمل کریں ان کے گناہ بھی بغیر اس کے کہ ان پر سے ان کے بارِ گناہ میں کچھ بھی کمی ہو۔ (مسلم شریف) ف۲۹ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و افتراء (بہتان) سب کا جاننے والا ہے لیکن یہ سوال توبیخ کے لیے ہے۔ ف۳۰ اس تمام مدت میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور ان کی ایذاؤں پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی۔ ف۳۱ طوفان میں غرق ہوگئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ان کی قوموں نے بہت سختیاں کی

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَ اِبْرٰهِيْمَ

تو ہم نے اُسے ف۳۲ اور کشتی والوں کو ف۳۳ بچالیا اور اس کشتی کو سارے جہاں کے لیے نشانی کیا ف۳۴ اور ابراہیم کو ف۳۵

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللّٰہ کو پوجو اور اس سے ڈرو اس میں تمہارا بھلا ہے اگر تم

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ

جانتے تم تو اللّٰہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گڑھتے ہو ف۳۶

اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا

بے شک وہ جنھیں تم اللّٰہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری روزی کے کچھ مالک نہیں تو اللّٰہ

عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنْ

کے پاس رزق ڈھونڈو ف۳۷ اور اس کی بندگی کرو اور اس کا احسان مانو تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے ف۳۸ اور اگر

تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ

تم جھٹلاؤ ف۳۹ تو تم سے پہلے کتنے ہی گروہ جھٹلا چکے ہیں ف۴۰ اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف

الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ

پہونچا دینا اور کیا اُنھوں نے نہ دیکھا اللّٰہ کیونکر خلق کی ابتدا فرماتا ہے ف۴۱ پھر اُسے دوبارہ بنائے گا ف۴۲ بے شک

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ

یہ اللّٰہ کو آسان ہے ف۴۳ تم فرماؤ زمین میں سفر کرکے دیکھو ف۴۴ اللّٰہ کیونکر پہلے

الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

بناتا ہے ف۴۵ پھر اللّٰہ دوسری اُٹھان اُٹھاتا ہے ف۴۶ بے شک اللّٰہ سب کچھ

ہیں حضرت نوح علیہ السلام پچاس کم ہزار (۹۵۰) برس دعوت فرماتے رہے اوراس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ غم نہ کریں کیونکہ بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی قلیل مدت کی دعوت سے خلقِ کثیر مشرف بہ ایمان ہوچکی ہے۔ ف۳۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ف۳۳ جو آپ کے ساتھ تھے ان کی تعداد اٹھتر تھی نصف مرد نصف عورتیں ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام وحام ویافث اور ان کی بی بیاں بھی شامل ہیں ف۳۴ کہا گیا ہے کہ وہ کشتی ”جودی“ پہاڑ پر مدت دراز تک باقی رہی۔ ف۳۵ یاد کرو! ف۳۶ کہ بتوں کو خدا کا شریک کہتے ہو۔ ف۳۷ وہی رازق ہے۔ ف۳۸ آخرت میں۔ ف۳۹ اور مجھے نہ مانو تو اس سے میرا کوئی ضرر نہیں میں نے راہ دکھادی معجزات پیش کردیئے میرا فرض ادا ہوگیا اس پر بھی اگر تم نہ مانو ف۴۰ اپنے انبیاء کو جیسے کہ قوم نوح وعاد وثمود وغیرہ ان کے جھٹلانے کا انجام یہی ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا۔ ف۴۱ کہ پہلے انہیں نطفہ بناتا ہے پھر خون بستہ کی صورت دیتا ہے۔ پھر گوشت پارہ بناتا ہے اس طرح تدریجاً ان کی خلقت کو مکمل کرتا ہے۔ ف۴۲ آخرت میں بعث کے وقت۔ ف۴۳ یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا۔ ف۴۴ گزشتہ قوموں کے دیار وآثار کو کہ ف۴۵ مخلوق کو

قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿٢١﴾
کر سکتا ہے عذاب دیتا ہے جسے چاہے ف۴۷ اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہے ف۴۸ اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ
اور نہ تم زمین میں ف۴۹ قابو سے نکل سکو اور نہ آسمان میں ف۵۰ اور تمہارے لیے اللہ کے سوا

اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٢٢﴾ ع وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ ع ٢ ٩ ١٤
نہ کوئی کام بنانے والا اور نہ مددگار اور وہ جنھوں نے میری آیتوں اور میرے ملنے کو نہ مانا ف۵۱

اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِىْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ
وہ ہیں جنھیں میری رحمت کی آس نہیں اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے ف۵۲ تو اس کی

جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ
قوم کو کچھ جواب بن نہ آیا مگر یہ بولے انھیں قتل کردو یا جلادو ف۵۳ تو اللہ نے اُسے ف۵۴ آگ سے بچالیا ف۵۵

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ
بےشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے ف۵۶ اور ابراہیم نے ف۵۷ فرمایا تم نے تو اللہ کے سوا

اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ
یہ بُت بنالیے ہیں جن سے تمہاری دوستی یہی دنیا کی زندگی تک ہے ف۵۸ پھر قیامت کے دن تم میں

بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ
ایک دوسرے کے ساتھ کفر کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالے گا ف۵۹ اور تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے ف۶۰ اور تمہارا

پھر اسے موت دیتا ہے ف۴۶ یعنی جب یہ یقین سے جان لیا کہ پہلی مرتبہ اللہ ہی نے پیدا کیا تو معلوم ہوگیا کہ اس خالق کا مخلوق کو موت دینے کے بعد دوبارہ پیدا کرنا کچھ بھی متعذر (مشکل) نہیں۔ ف۴۷ اپنے عدل سے ف۴۸ اپنے فضل سے ف۴۹ اپنے رب کے ف۵۰ اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں مجال نہیں یا یہ معنی ہیں کہ نہ زمین والے اس کے حکم وقضا سے کہیں بھاگ سکتے ہیں نہ آسمان والے۔ ف۵۱ یعنی قرآن شریف اور بعث پر ایمان نہ لائے۔ ف۵۲ اس پند وموعظت کے بعد پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ جب آپ نے اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی اور دلائل قائم کئے اور نصیحتیں فرمائیں۔ ف۵۳ یہ انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا یا سرداروں نے اپنے متبعین سے بہرحال کچھ کہنے والے تھے کچھ اس پر راضی ہونے والے تھے سب متفق، اس لیے وہ سب قائلین کے حکم میں ہیں۔ ف۵۴ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب کہ ان کی قوم نے آگ میں ڈالا۔ ف۵۵ اس آگ کو ٹھنڈا کر کے اور حضرت ابراہیم کے لیے سلامتی بنا کر۔ ف۵۶ عجیب عجیب نشانیاں آگ کا اس کثرت کے باوجود اثر نہ کرنا اور سرد ہوجانا اور اس کی جگہ گلشن پیدا ہوجانا اور یہ سب پل بھر سے بھی کم میں ہونا۔ ف۵۷ اپنی قوم سے ف۵۸ پھر منقطع ہوجائے گی اور آخرت میں کچھ کام نہ آئے گی۔ ف۵۹ بت اپنے پجاریوں سے بیزار ہوں گے اور سردار اپنے ماننے والوں سے اور ماننے والے سرداروں پر لعنت کریں گے۔ ف۶۰ بتوں کا بھی اور پجاریوں کا بھی ان میں کے سرداروں کا بھی اور ان کے فرمانبرداروں کا بھی۔

وقف لازم

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٢٥ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ

کوئی مددگار نہیں ف۶۱ تو لوط اس پر ایمان لایا ف۶۲ اور ابراہیم نے کہا میں ف۶۳ اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں ف۶۴ بے شک

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٢٦ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ

وہی عزت و حکمت والا ہے اور ہم نے اُسے ف۶۵ اسحٰق اور یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی

ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

اولاد میں نبوت ف۶۶ اور کتاب رکھی ف۶۷ اور ہم نے دنیا میں اس کا ثواب اُسے عطا فرمایا ف۶۸ اور بے شک آخرت میں وہ

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٢٧ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫

ہمارے قربِ خاص کے سزاواروں میں ہے ف۶۹ اور لوط کو نجات دی جب اُس نے اپنی قوم سے فرمایا تم بے شک بے حیائی کا کام کرتے ہو

مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٨ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ

کہ تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا ف۷۰ کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور

تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ

راہ مارتے ہو ف۷۱ اور اپنی مجلس میں بری بات کرتے ہو ف۷۲ تو اس کی قوم کا کچھ

قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٢٩

جواب نہ ہوا مگر یہ کہ بولے ہم پر اللہ کا عذاب لاؤ اگر تم سچے ہو ف۷۳

ف۶۱ جو تمہیں عذاب سے بچائے اور جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات آگ سے سلامت نکلے اور اس نے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچایا ف۶۲ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے یہ معجزہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق کی آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں ایمان سے تصدیقِ رسالت ہی مراد ہے کیونکہ اصل توحید کا اعتقاد تو ان کو ہمیشہ سے حاصل ہے اس لیے کہ انبیاء ہمیشہ ہی مومن ہوتے ہیں اور کفران سے کسی حال میں متصور نہیں۔ ف۶۳ اپنی قوم کو چھوڑ کر ف۶۴ جہاں اس کا حکم ہو۔ چنانچہ، آپ نے سوادِ عراق سے سرزمینِ شام کی طرف ہجرت فرمائی اس ہجرت میں آپ کے ساتھ آپ کی بی بی سارہ اور حضرت لوط علیہ السلام تھے۔ ف۶۵ بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے۔ ف۶۶ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء ہوئے سب آپ کی نسل سے ہوئے۔ ف۶۷ کتاب سے توریت، انجیل، زبور، قرآن شریف مراد ہیں۔ ف۶۸ کہ پاک ذریت عطا فرمائی پیغمبری ان کی نسل میں رکھی، کتابیں ان پیغمبروں کو عطا کیں جو ان کی اولاد میں ہیں اور ان کو خلق میں محبوب و مقبول کیا کہ تمام اہلِ ملل و ادیان ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی طرف نسبت فخر جانتے ہیں اور ان کے لیے اختتامِ دنیا تک درود مقرر کر دیا یہ تو وہ ہے جو دنیا میں عطا فرمایا ف۶۹ جن کے لیے بڑے بلند درجے ہیں۔ ف۷۰ اس بے حیائی کی تفسیر اس سے اگلی آیت میں بیان ہوتی ہے۔ ف۷۱ راہ گیروں کو قتل کر کے ان کے مال لوٹ کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگ مسافروں کے ساتھ بدفعلی کرتے تھے حتیٰ کہ لوگوں نے اس طرف گزرنا موقوف کر دیا تھا۔ ف۷۲ جو عقلاً و عرفاً قبیح و ممنوع ہے جیسے گالی دینا، فحش بکنا، تالی اور سیٹی بجانا، ایک دوسرے کے کنکریاں مارنا، رستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا، شراب پینا، تمسخر اور گندی باتیں کرنا، ایک دوسرے پر تھوکنا وغیرہ ذلیل افعال و حرکات جن کی قومِ لوط عادی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے اس پر انہیں ملامت کی ف۷۳ اس بات میں کہ یہ افعال قبیح ہیں اور ایسا کرنے والے پر عذاب نازل ہوگا۔ یہ انہوں نے براہِ استہزاء (بطورِ مذاق) کہا جب حضرت لوط علیہ السلام کو اس قوم کے راہِ راست پر آنے کی کچھ امید نہ رہی تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ع ﴿۳۰﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ ع ۳ ۸ ۱۵

عرض کی اے میرے رب میری مدد کر ف۷۴ ان فسادی لوگوں پر ف۷۵ اور جب ہمارے فرشتے

اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا

ابراہیم کے پاس مژدہ لے کر آئے ف۷۶ بولے ہم ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کریں گے ف۷۷ بے شک اس کے بسنے والے

كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ۚۖ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا وقفة ن

ستم گار ہیں کہا ف۷۸ اس میں تو لوط ہے ف۷۹ فرشتے بولے ہمیں خوب معلوم ہے جو کچھ اس میں ہے

لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ۗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَمَّاۤ اَنْ

ضرور ہم اُسے ف۸۰ اور اس کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر اس کی عورت کو وہ رہ جانے والوں میں ہے ف۸۱ اور جب ہمارے

جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ

فرشتے لوط کے پاس ف۸۲ آئے ان کا آنا اُسے ناگوار ہوا اور اُن کے سبب دل تنگ ہوا ف۸۳ اور انھوں نے کہا نہ ڈریئے ف۸۴

وَ لَا تَحْزَنْ ۫ قف اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۳﴾

اور نہ غم کیجئے ف۸۵ بے شک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر آپ کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہے

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤی اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا

بے شک ہم اس شہر والوں پر آسمان سے عذاب اُتارنے والے ہیں بدلہ ان کی

یَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ لَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِلٰی

نافرمانیوں کا اور بے شک ہم نے اس سے روشن نشانی باقی رکھی عقل والوں کے لیے ف۸۶ مدین

مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۙ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْیَوْمَ

کی طرف اُن کے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اور پچھلے دن کی

ف۷۴ نزولِ عذاب کے بارے میں میری بات پوری کر کے ف۷۵ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ ف۷۶ ان کے بیٹے اور پوتے حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کا۔ ف۷۷ اس شہر کا نام سدوم تھا۔ ف۷۸ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۷۹ اور لوط علیہ السلام تو اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں۔ ف۸۰ یعنی لوط علیہ السلام کو ف۸۱ عذاب میں۔ ف۸۲ خوبصورت مہمانوں کی شکل میں ف۸۳ قوم کے افعال و حرکات اور ان کی نالائقی کا خیال کر کے اس وقت فرشتوں نے ظاہر کیا کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ف۸۴ قوم سے ف۸۵ ہمارا کہ قوم کے لوگ ہمارے ساتھ کوئی بے ادبی یا گستاخی کریں ہم فرشتے ہیں ہم لوگوں کو ہلاک کریں گے اور ف۸۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ روشن نشانی قوم لوط کے ویران مکان ہیں۔

الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ

اُمید رکھو ف۸۷ اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو تو انھوں نے اُسے جھٹلایا تو اُنھیں زلزلے

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَقَدْ تَّبَیَّنَ

نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ف۸۸ اور عاد اور ثمود کو ہلاک فرمایا اور تمہیں ف۸۹

لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

ان کی بستیاں معلوم ہوچکی ہیں ف۹۰ اور شیطان نے اُن کے کوتک (کرتوت) ف۹۱ ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے اور اُنھیں راہ

السَّبِیْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ﴿۳۸﴾ۙ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَ

سے روکا اور انھیں سوجھتا تھا ف۹۲ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو ف۹۳ اور

لَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا

بے شک ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں لےکر آیا تو اُنھوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے

سٰبِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ۚ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا ۚ

نکل جانے والے نہ تھے ف۹۴ تو ان میں ہر ایک کو ہم نے اُس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا ف۹۵

وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ

اور اُن میں کسی کو چنگھاڑ نے آ لیا ف۹۶ اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا ف۹۷ اور

مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

ان میں کسی کو ڈبو دیا ف۹۸ اور اللہ کی شان نہ تھی کہ اُن پر ظلم کرے ف۹۹ ہاں وہ خود ہی ف۱۰۰ اپنی جانوں پر

یَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ كَمَثَلِ

ظلم کرتے تھے ان کی مثال جنھوں نے اللہ کے سوا اَور مالک بنالئے ہیں ف۱۰۱

ف۸۷ یعنی روز قیامت کی ایسے افعال بجالا کر جو ثوابِ آخرت کا باعث ہوں۔ ف۸۸ مُردے بے جان۔ ف۸۹ اے اہل مکہ! ف۹۰ حجر اور یمن میں جب تم اپنے سفروں میں وہاں گزرے ہو۔ ف۹۱ کفر ومعاصی ف۹۲ صاحب عقل تھے حق و باطل میں تمیز کر سکتے تھے لیکن انہوں نے عقل وانصاف سے کام نہ لیا۔ ف۹۳ اللہ تعالیٰ نے ہلاک فرمایا۔ ف۹۴ کہ ہمارے عذاب سے بچ سکتے۔ ف۹۵ اور وہ قوم لوط تھی جن کو چھوٹے چھوٹے سنگریزوں سے ہلاک کیا گیا جو تیز ہوا سے ان پر لگتے تھے۔ ف۹۶ یعنی قوم ثمود کہ ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کی گئی۔ ف۹۷ یعنی قارون اور اس کے ساتھیوں کو ف۹۸ جیسے قوم نوح کو اور فرعون کو اور اس کی قوم کو۔ ف۹۹ وہ کسی کو بغیر گناہ کے عذاب میں گرفتار نہیں کرتا۔ ف۱۰۰ نافرمانیاں کر کے اور کفر وطغیان (سرکشی) اختیار کر کے ف۱۰۱ یعنی بتوں کو معبود ٹھہرایا ہے ان کے ساتھ امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں اور واقع میں ان کے عجز و بے اختیاری کی مثال یہ ہے جو آگے ذکر فرمائی جاتی ہے۔

الْعَنْكَبُوْتِ ۚۖ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ

مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا ف۱۰۲ اور بے شک سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی

الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ وقف لازم

کا گھر ف۱۰۳ کیا اچھا ہوتا اگر جانتے ف۱۰۴ اللہ جانتا ہے جس چیز کی اُس کے سوا پوجا

مِنْ شَيْءٍ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ

کرتے ہیں ف۱۰۵ اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف۱۰۶ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں

وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ

اور اُنھیں نہیں سمجھتے مگر علم والے ف۱۰۷ اللہ نے آسمان اور زمین حق بنائے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۴ ۱۶

بے شک اس میں نشانی ہے ف۱۰۸ مسلمانوں کے لیے

ف۱۰۲ اپنے رہنے کے لیے نہ اس سے گرمی دور ہو نہ سردی نہ گرد و غبار و بارش کسی چیز سے حفاظت ایسے ہی بت ہیں کہ اپنے پجاریوں کو نہ دنیا میں نفع پہنچا سکیں نہ آخرت میں کوئی ضرر پہنچا سکیں۔ ف۱۰۳ ایسے ہی سب دینوں میں کمزور اور نکما دین بت پرستوں کا دین ہے۔ فائدہ: حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: اپنے گھروں سے مکڑیوں کے جالے دور کرو یہ ناداری کا باعث ہوتے ہیں۔ ف۱۰۴ کہ ان کا دین اس قدر نکما ہے۔ ف۱۰۵ کہ وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ ف۱۰۶ تو عاقل کو کب شایان ہے کہ عزت و حکمت والے قادر مختار کی عبادت چھوڑ کر بے علم بے اختیار پتھروں کی پوجا کرے۔ ف۱۰۷ یعنی ان کے حسن و خوبی اور ان کے نفع اور فائدے اور ان کی حکمت کو علم والے سمجھتے ہیں جیسا کہ اس مثال نے مشرک اور موحد کا حال خوب اچھی طرح ظاہر کر دیا اور فرق واضح فرما دیا قریش کے کفار نے طنز کے طور پر کہا تھا کہ اللہ تعالٰی مکھی اور مکڑی کی مثالیں بیان فرماتا ہے اور اس پر انہوں نے ہنسی بنائی تھی اس آیت میں ان کا رد کر دیا گیا کہ وہ جاہل ہیں تمثیل کی حکمت کو نہیں جانتے مثال سے مقصود تفہیم ہوتی ہے اور جیسی چیز ہو اس کی شان ظاہر کرنے کے لیے ویسی ہی مثال مقتضائے حکمت ہے تو باطل اور کمزور دین کے ضعف و بطلان کے اظہار کے لیے یہ مثال نہایت ہی نافع ہے جنہیں اللہ تعالٰی نے عقل و علم عطا فرمایا وہ سمجھتے ہیں۔ ف۱۰۸ اس کی قدرت و حکمت اور اس کی توحید و یکتائی پر دلالت کرنے والی۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی

اے محبوب پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ف۱۰۹ اور نماز قائم فرماؤ بےشک نماز منع کرتی ہے

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا

بےحیائی اور بُری بات سے ف۱۱۰ اور بےشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ف۱۱۱ اور اللہ جانتا ہے جو

تَصْنَعُوْنَ ۝۴۵ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا

تم کرتے ہو اور اے مسلمانو! کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقہ پر ف۱۱۲ مگر

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ

وہ جنھوں نے اُن میں سے ظلم کیا ف۱۱۳ اور کہو ف۱۱۴ ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو تمہاری

اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝۴۶ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ

طرف اُترا اور ہمارا تمہارا ایک معبود ہے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں ف۱۱۵ اور اے محبوب یونہی تمہاری

ف۱۰۹ یعنی قرآن شریف کہ اس کی تلاوت عبادت بھی ہے اور اس میں لوگوں کے لیے پند و نصیحت بھی اور احکام و آداب و مکارم اخلاق کی تعلیم بھی۔ ف۱۱۰ یعنی ممنوعات شرعیہ سے لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ہے ایک انصاری جوان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا، حضور سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا: اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بےحیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔ ف۱۱۱ کہ وہ افضل طاعات ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں وہ عمل جو تمہارے اعمال میں بہتر اور رب کے نزدیک پاکیزہ تر نہایت بلند رتبہ اور تمہارے لیے سونے چاندی دینے سے بہتر اور جہاد میں لڑنے اور مارے جانے سے بہتر ہے، صحابہ نے عرض کیا: بیشک یارسول اللہ! فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ ترمذی ہی کی دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ نے حضور سے دریافت کیا تھا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کن بندوں کا درجہ افضل ہے؟ فرمایا: بکثرت ذکر کرنے والوں کا۔ صحابہ نے عرض کیا: اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا؟ فرمایا: اگر وہ اپنی تلوار سے کفار و مشرکین کو یہاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے جب بھی ذاکرین ہی کا درجہ اس سے بلند ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو یاد کرنا بہت بڑا ہے اور ایک قول اس کی تفسیر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑا ہے بےحیائی اور بری باتوں سے روکنے اور منع کرنے میں۔ ف۱۱۲ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات سے دعوت دے کر اور حجتوں پر آگاہ کر کے۔ ف۱۱۳ زیادتی میں حد سے گزر گئے عناد اختیار کیا نصیحت نہ مانی نرمی سے نفع نہ اٹھایا ان کے ساتھ غِلظت (شدت) اور سختی اختیار کرو اور ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی یا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹا اور شریک بتایا ان کے ساتھ سختی کرو یا یہ معنی ہیں کہ ذمی جزیہ ادا کرنے والوں کے ساتھ احسن طریقہ پر مجادلہ کرو مگر جنہوں نے ظلم کیا اور ذمہ سے نکل گئے اور جزیہ کو منع کیا ان سے مجادلہ تلوار کے ساتھ ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے کفار کے ساتھ دینی اُمور میں مناظرہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور ایسے ہی علم کلام سیکھنے کا جواز بھی۔ ف۱۱۴ اہل کتاب سے جب وہ تم سے اپنی کتابوں کا کوئی مضمون بیان کریں۔ ف۱۱۵ حدیث شریف میں ہے: جب اہل کتاب تم سے کوئی مضمون بیان کریں تو تم نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو یہ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تو اگر وہ مضمون انہوں نے غلط بیان کیا ہے تو اس کی تصدیق کے گناہ سے تم بچے رہو گے اور اگر مضمون صحیح تھا تو تم اس کی تکذیب سے محفوظ رہو گے۔

اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ

طرف کتاب اُتاری ف۱۱۶ تو وہ جنھیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ف۱۱۷ اس پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ ان میں سے ہیں ف۱۱۸

مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا

جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں سے منکر نہیں ہوتے مگر کافر ف۱۱۹ اور اس ف۱۲۰ سے پہلے

مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے یوں ہوتا ف۱۲۱ تو باطل والے ضرور شک لاتے ف۱۲۲

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ

بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ف۱۲۳ اور ہماری آیتوں کا

بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ

انکار نہیں کرتے مگر ظالم ف۱۲۴ اور بولے ف۱۲۵ کیوں نہ اُتریں کچھ نشانیاں اُن پر ان کے رب کی طرف سے ف۱۲۶ تم فرماؤ

اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ

نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں ف۱۲۷ اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ف۱۲۸ اور کیا یہ اُنھیں بس نہیں

اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى

کہ ہم نے تم پر کتاب اُتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے ف۱۲۹ بے شک اس میں رحمت اور نصیحت ہے

ف۱۱۶ قرآن پاک جیسے ان کی طرف توریت وغیرہ اتاری تھیں۔ ف۱۱۷ یعنی جنھیں توریت دی جیسے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے اصحاب۔ فائدہ: یہ سورت مکیہ ہے اور حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے اصحاب مدینہ میں ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ان کی خبر دی یہ غیبی خبروں میں سے ہے۔ (جمل) ف۱۱۸ یعنی اہلِ مکہ میں سے ف۱۱۹ جو کفر میں نہایت سخت ہیں۔ ''جحود'' اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکرنا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ یہود خوب پہچانتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں اور قرآن حق ہے یہ سب کچھ جانتے ہوئے انہوں نے عناداً انکار کیا۔ ف۱۲۰ قرآن کے نازل ہونے ف۱۲۱ یعنی آپ لکھتے پڑھتے ہوتے ف۱۲۲ یعنی اہلِ کتاب کہتے کہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزماں کی صفت یہ مذکور ہے کہ وہ اُمّی ہوں گے نہ لکھیں گے، نہ پڑھیں گے مگر انہیں اس شک کا موقع ہی نہ ملا۔ ف۱۲۳ ضمیر هُوَ کا مرجع قرآن ہے اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم روشن آیتیں ہیں جو علماء اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں۔ روشن آیت ہونے کے یہ معنی کہ وہ ظاہر الاعجاز ہیں اور یہ دونوں باتیں قرآن پاک کے ساتھ خاص ہیں اور کوئی ایسی کتاب نہیں جو معجزہ ہو اور نہ ایسی کہ ہر زمانے میں سینوں میں محفوظ رہی ہو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے هُوَ کی ضمیر کا مرجع سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دے کر آیت کے یہ معنی بیان فرمائے کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب ہیں ان آیات بینات کے جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں اہل کتاب میں سے علم دیا گیا کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت پاتے ہیں۔ (خازن) ف۱۲۴ یعنی یہود عنود کہ بعد ظہور معجزات کے جان پہچان کر عناداً منکر ہوتے ہیں۔ ف۱۲۵ کفار مکہ ف۱۲۶ مثل ناقۂ حضرت صالح و عصائے حضرت موسیٰ اور مائدۂ حضرت عیسیٰ کے علیہم الصلوٰۃ والسلام ف۱۲۷ حسبِ حکمت جو چاہتا ہے نازل فرماتا ہے ف۱۲۸ نافرمانی کرنے والوں کو عذاب کا اور اسی کا مکلّف ہوں اس کے بعد اللہ تعالیٰ کفارِ مکہ کے اس قول کا جواب ارشاد فرماتا ہے۔ ف۱۲۹ معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم معجزہ ہے انبیاء متقدمین کے معجزات سے اتم و اکمل اور تمام نشانیوں سے طالبِ حق کو بے نیاز کرنے والا کیونکہ جب تک زمانہ ہے قرآن کریم باقی و ثابت رہے گا اور دوسرے

لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا ع
ایمان والوں کے لیے تم فرماؤ اللہ بس (کافی) ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ ف۱۳۰ جانتا ہے جو

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ
کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جو باطل پر یقین لائے اور اللہ کے منکر ہوئے

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ لَوْ لَاۤ اَجَلٌ
وہی گھاٹے میں ہیں اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں ف۱۳۱ اور اگر ایک ٹھہرائی

مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَ لَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾
مدت نہ ہوتی ف۱۳۲ تو ضرور ان پر عذاب آجاتا ف۱۳۳ اور ضرور ان پر اچانک آئے گا جب وہ بے خبر ہوں گے

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ۙ يَوْمَ
تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو ف۱۳۴ جس دن

يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَ يَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا
انھیں ڈھانپے گا عذاب اُن کے اوپر اور اُن کے پاؤں کے نیچے سے اور فرمائے گا چکھو

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ
اپنے کئے کا مزہ ف۱۳۵ اے میرے بندو جو ایمان لائے بے شک میری زمین وسیع ہے تو

فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ
میری ہی بندگی کرو ف۱۳۶ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے ف۱۳۷ پھر ہماری ہی طرف پھرو گے ف۱۳۸ اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ
بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ضرور ہم انھیں جنت کے بالا خانوں پر جگہ دیں گے جن کے

معجزات کی طرح ختم نہ ہوگا۔ ف۱۳۰ میرے صدقِ رسالت اور تمہاری تکذیب کا معجزات سے میری تائید فرما کر۔ ف۱۳۱ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کرائیے۔ ف۱۳۲ جو اللہ تعالٰی نے معیّن کی ہے اور اس مدت تک عذاب کا مؤخّر فرمانا مقتضائے حکمت ہے ف۱۳۳ اور تاخیر نہ ہوتی ف۱۳۴ اس سے ان میں کا کوئی بھی نہ بچے گا۔ ف۱۳۵ یعنی اپنے اعمال کی جزا۔ ف۱۳۶ جس زمین میں بسہولت عبادت کر سکو معنی یہ ہیں کہ جب مؤمن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو چاہئے کہ وہ ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کرے جہاں آسانی سے عبادت کر سکے اور دین کی پابندی میں دشواریاں درپیش نہ ہوں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ضعفاء مسلمین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہیں وہاں رہ کر اسلام کے اظہار میں خطرے اور تکلیفیں تھیں اور نہایت ضیق (تنگی) میں تھے انہیں حکم دیا گیا کہ میری بندگی تو ضرور ہے یہاں رہ کر نہ کر سکو تو مدینہ شریف کو ہجرت کر جاؤ وہ وسیع ہے وہاں امن ہے۔ ف۱۳۷ اور اس دارِ فانی کو چھوڑنا ہی ہے۔ ف۱۳۸ ثواب و عذاب اور جزائے اعمال کے لیے تو لازم ہے کہ ہمارے دین پر قائم رہو اور

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ

نیچے نہریں بہتی ہوں گی ہمیشہ اُن میں رہیں گے کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا ف۱۳۹ وہ جنھوں نے

صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖۗ

صبر کیا ف۱۴۰ اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ف۱۴۱ اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے ف۱۴۲

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

اللہ روزی دیتا ہے اُنھیں اور تمھیں ف۱۴۳ اور وہی سُنتا جانتا ہے ف۱۴۴ اور اگر تم اُن سے پوچھو ف۱۴۵ کس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ

بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند تو ضرور کہیں گے اللہ نے

فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ

تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۴۶ اللہ کشادہ کرتا ہے رزق اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس

لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ

کے لیے چاہے بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے اور جو تم اُن سے پوچھو کس نے اُتارا آسمان سے

مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ

پانی تو اس کے سبب زمین زندہ کردی مرے پیچھے ضرور کہیں گے اللہ نے ف۱۴۷ تم فرماؤ سب خوبیاں

لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ ع ۶ ۱۳ ۲

اللہ کو بلکہ اُن میں اکثر بے عقل ہیں ف۱۴۸ اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل

اپنے دین کی حفاظت کے لیے ہجرت کرو۔ ف۱۳۹ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجالائے۔ ف۱۴۰ سختیوں پر اور کسی شدت میں اپنے دین کو نہ چھوڑا مشرکین کی ایذا سہی ہجرت اختیار کر کے دین کی خاطر وطن کو چھوڑنا گوارا کیا۔ ف۱۴۱ تمام اُمور میں۔ ف۱۴۲ شانِ نزول: مکہ مکرمہ میں مؤمنین کو مشرکین شب و روز طرح طرح کی ایذائیں دیتے رہتے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کو فرمایا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم مدینہ شریف کو کیسے چلے جائیں نہ وہاں ہمارا گھر نہ مال کون ہمیں کھلائے گا کون پلائے گا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اور فرمایا گیا کہ بہت سے جاندار ایسے ہیں جو اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اس کی انہیں قوت نہیں اور نہ وہ اگلے دن کے لیے کوئی ذخیرہ جمع کرتے ہیں جیسے کہ بہائم (چوپائے) ہیں طیور (پرندے) ہیں۔ ف۱۴۳ تو جہاں ہو گے وہی روزی دے گا تو یہ کیا پوچھنا کہ ہمیں کون کھلائے گا کون پلائے گا ساری خلق کا اللہ رزّاق ہے، ضعیف اور قوی، مقیم اور مسافر سب کو وہی روزی دیتا ہے۔ ف۱۴۴ تمہارے اقوال اور تمہارے دل کی باتوں کو حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جیسا چاہئے تو وہ تمہیں ایسی روزی دے جیسی پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح بھوکے خالی پیٹ اٹھتے ہیں شام کو سیر (پیٹ بھرے) واپس ہوتے ہیں۔ (ترمذی) ف۱۴۵ یعنی کفار مکہ سے ف۱۴۶ اور باوجود اس اقرار کے کس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید سے منحرف ہوتے ہیں۔ ف۱۴۷ اس کے مُقِر ہیں۔ ف۱۴۸ کہ باوجود اس اقرار کے توحید کے منکر ہیں۔

وقف لازم

لَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاِذَا

کود ف۱۴۹ اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے ف۱۵۰ کیا اچھا تھا اگر جانتے ف۱۵۱ پھر جب

رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى

کشتی میں سوار ہوتے ہیں ف۱۵۲ اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لاکر ف۱۵۳ پھر جب وہ انھیں خشکی کی طرف

الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ وقفة فَسَوْفَ

بچالاتا ہے ف۱۵۴ جبھی شرک کرنے لگتے ہیں ف۱۵۵ کہ ناشکری کریں ہماری دی ہوئی نعمت کی ف۱۵۶ اور برتیں ف۱۵۷ تو اب

يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ

جانا چاہتے ہیں ف۱۵۸ اور کیا اُنھوں نے ف۱۵۹ یہ نہ دیکھا کہ ہم نے ف۱۶۰ حرمت والی زمین پناہ بنائی ف۱۶۱ اور اُن کے آس پاس والے لوگ اُچک لئے

حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

جاتے ہیں ف۱۶۲ تو کیا باطل پر یقین لاتے ہیں ف۱۶۳ اور اللہ کی دی ہوئی نعمت سے ف۱۶۴ ناشکری کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ

جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۶۵ یا حق کو جھٹلائے ف۱۶۶ جب وہ اس کے پاس آئے کیا جہنم میں

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ

کافروں کا ٹھکانا نہیں ف۱۶۷ اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انھیں اپنے راستے

سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ ع

ع ۷ ۲

دکھادیں گے ف۱۶۸ اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ف۱۶۹

ف۱۴۹ کہ جیسے بچے گھڑی بھر کھیلتے ہیں کھیل میں دل لگاتے ہیں پھر اس سب کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں یہی حال دنیا کا ہے نہایت سریع الزوال (جلدی مٹنے والی) ہے اور موت یہاں سے ایسا ہی جدا کر دیتی ہے جیسے کھیل والے بچے منتشر ہو جاتے ہیں۔ ف۱۵۰ کہ وہ زندگی پائدار ہے دائمی ہے اس میں موت نہیں زندگانی کہلانے کے لائق وہی ہے۔ ف۱۵۱ دنیا اور آخرت کی حقیقت تو دنیائے فانی کو آخرت کی جاودانی زندگی پر ترجیح نہ دیتے۔ ف۱۵۲ اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو باوجود اپنے شرک و عناد کے بتوں کو نہیں پکارتے بلکہ ف۱۵۳ کہ اس مصیبت سے نجات وہی دے گا۔ ف۱۵۴ اور ڈوبنے کا اندیشہ اور پریشانی جاتی رہتی ہے اطمینان حاصل ہوتا ہے ف۱۵۵ زمانۂ جاہلیت کے لوگ بحری سفر کرتے وقت بتوں کو ساتھ لے جاتے تھے جب ہوا مخالف چلتی اور کشتی خطرہ میں آتی تو بتوں کو دریا میں پھینک دیتے اور یارب یارب پکارنے لگتے اور امن پانے کے بعد پھر اسی شرک کی طرف لوٹ جاتے ف۱۵۶ یعنی اس مصیبت سے نجات کی۔ ف۱۵۷ اور اس سے فائدہ اٹھائیں بخلاف مؤمنین مخلصین کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اخلاص کے ساتھ شکر گزار رہتے ہیں اور جب ایسی صورت پیش آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے رہائی دیتا ہے تو اس کی طاعت میں اور زیادہ سرگرم ہو جاتے ہیں مگر کافروں کا حال اس کے بالکل برخلاف ہے۔ ف۱۵۸ نتیجہ اپنے کردار کا۔ ف۱۵۹ یعنی اہلِ مکہ نے ف۱۶۰ ان کے شہر مکہ مکرمہ کی ف۱۶۱ ان کے لیے جو اس میں ہوں ف۱۶۲ قتل کیے جاتے ہیں، گرفتار کیے جاتے ہیں۔ ف۱۶۳ یعنی بتوں پر ف۱۶۴ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اسلام سے کفر کر کے ف۱۶۵ اس کے لیے شریک ٹھہرائے۔ ف۱۶۶ سید عالم محمد مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کو نہ مانے۔ ف۱۶۷ بیشک تمام

آیاتھا ٦٠ ٣٠ سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ ٨٤ رکوعاتھا ٦

سورۂ روم مکیہ ہے، اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓمّٓ ۚ (١) غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ (٢) فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ

ف۲ رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں ف۳ اور اپنی مغلوبی کے بعد

سَيَغْلِبُوْنَ ۙ (٣) فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۗ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَ

عنقریب غالب ہوں گے ف۴ چند برس میں ف۵ حکم اللہ ہی کا ہے آگے اور پیچھے ف۶ اور

يَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ (٤) بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَهُوَ

اس دن ایمان والے خوش ہوں گے اللہ کی مدد سے ف۷ وہ مدد کرتا ہے جس کی چاہے اور وہی ہے

کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے **ف۱۶۸** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انہیں ثواب کی راہ دیں گے۔ حضرت جنید نے فرمایا: جو توبہ میں کوشش کریں گے انہیں اخلاص کی راہ دیں گے۔ حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا: جو طلبِ علم میں کوشش کریں گے انہیں عمل کی راہ دیں گے۔ حضرت سعد بن عبداللہ نے فرمایا: جو اقامتِ سنت میں کوشش کریں گے، ہم انہیں جنت کی راہ دکھادیں گے۔ **ف۱۶۹** ان کی مدد اور نصرت فرماتا ہے۔

ف۱ سورۂ روم مکیہ ہے اس میں چھ رکوع ساٹھ آیتیں آٹھ سو انیس کلمے تین ہزار پانچ سو چونتیس حرف ہیں۔ **ف۲ شانِ نزول:** فارس اور روم کے درمیان جنگ تھی اور چونکہ اہلِ فارس مجوسی تھے اس لیے مشرکین عرب ان کا غلبہ پسند کرتے تھے رومی اہل کتاب تھے اس لیے مسلمانوں کو ان کا غلبہ اچھا معلوم ہوتا تھا خسرو پرویز بادشاہ فارس نے رومیوں پر لشکر بھیجا اور قیصر روم نے بھی لشکر بھیجا یہ لشکر سرزمین شام کے قریب مقابل ہوئے اہل فارس غالب ہوئے مسلمانوں کو یہ خبر گراں گزری کفار مکہ اس سے خوش ہو کر مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی اہلِ کتاب اور نصاریٰ بھی اہلِ کتاب اور ہم بھی اُمّی اور اہلِ فارس بھی اُمّی ہمارے بھائی اہلِ فارس تمہارے بھائیوں رومیوں پر غالب ہوئے ہماری تمہاری جنگ ہوئی تو ہم بھی تم پر غالب ہوں گے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ان میں خبر دی گئی کہ چند سال میں پھر رومی اہلِ فارس پر غالب آجائیں گے یہ آیتیں سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار مکہ میں جا کر اعلان کر دیا کہ خدا کی قسم رومی ضرور اہل فارس پر غلبہ پائیں گے اے اہل مکہ! تم اس وقت کے نتیجۂ جنگ سے خوش مت ہو ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے اُبَیّ بن خلف کافر آپ کے مقابل کھڑا ہو گیا اور آپ کے اس کے درمیان سو سو اونٹ کی شرط ہو گئی اگر نو سال میں اہل فارس غالب آجائیں تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُبَیّ کو سو اونٹ دیں گے اور اگر رومی غالب آجائیں تو اُبَیّ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سو اونٹ دے گا اس وقت تک قمار کی حرمت نازل نہ ہوئی تھی۔ **مسئلہ:** اور حضرت امام ابو حنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک حربی کفار کے ساتھ عقود فاسدہ ربٰوا وغیرہ جائز ہیں اور یہی واقعہ ان کی دلیل ہے القصہ سات سال کے بعد اس خبر کا صدق ظاہر ہوا اور جنگ حدیبیہ یا بدر کے دن رومی اہل فارس پر غالب آئے اور رومیوں نے مدائن میں اپنے گھوڑے باندھے اور عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنا رکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرط کے اونٹ اُبَیّ کی اولاد سے وصول کر لیے کیونکہ وہ اس درمیان میں مر چکا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ شرط کے مال کو صدقہ کر دیں یہ غیبی خبر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحتِ نبوت اور قرآن کریم کے کلامِ الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے۔ (خازن و مدارک) **ف۳** یعنی شام کی اس سرزمین میں جو فارس کے قریب تر ہے۔ **ف۴** اہلِ فارس پر **ف۵** جن کی حد نو برس ہے۔ **ف۶** یعنی رومیوں کے غلبہ سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی۔ مراد یہ ہے کہ پہلے اہلِ فارس کا غالب ہونا اور دوبارہ اہلِ روم کا یہ سب اللہ کے امر و ارادے اور اس کے قضا و قدر سے ہے۔ **ف۷** کہ اس نے کتابیوں کو غیر کتابیوں پر غلبہ دیا اور اسی روز بدر میں مسلمانوں کو مشرکوں پر اور مسلمانوں کا صدق اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی خبر کی تصدیق ظاہر فرمائی۔

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝٥ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

عزت والا مہربان اللہ کا وعدہ و۸ اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا لیکن بہت

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝٦ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ

لوگ نہیں جانتے و۹ جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی و۱۰ اور وہ

عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ ۝٧ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنفُسِهِم ۗ مَّا خَلَقَ

آخرت سے پورے بےخبر ہیں کیا انھوں نے اپنے جی میں نہ سوچا کہ اللہ نے

اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَ

پیدا نہ کئے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق و۱۱ اور ایک مقرر میعاد سے و۱۲ اور

إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ ۝٨ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي

بےشک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کا انکار رکھتے ہیں و۱۳ اور کیا اُنھوں نے زمین میں

الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَشَدَّ

سفر نہ کیا کہ دیکھتے کہ اُن سے اگلوں کا انجام کیسا ہوا و۱۴ وہ ان سے

مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَ

زیادہ زور آور تھے اور زمین جوتی اور آباد کی ان و۱۵ کی آبادی سے زیادہ اور

جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا

ان کے رسول ان کے پاس روشن نشانیاں لائے و۱۶ تو اللہ کی شان نہ تھی کہ اُن پر ظلم کرتا و۱۷ ہاں وہ

أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝٩ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ

خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے و۱۸ پھر جنھوں نے حد بھر کی برائی کی ان کا انجام یہ ہوا

و۸ جو اس نے فرمایا تھا کہ رومی چند برس میں پھر غالب ہوں گے۔ و۹ یعنی بے علم ہیں۔ و۱۰ تجارت زراعت تعمیر وغیرہ دنیوی دھندے۔ اس میں اشارہ ہے کہ دنیا کی بھی حقیقت نہیں جانتے اس کا بھی ظاہر ہی جانتے ہیں۔ و۱۱ یعنی آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو عبث اور باطل نہیں بنایا ان کی پیدائش میں بے شمار حکمتیں ہیں۔ و۱۲ یعنی ہمیشہ کے لیے نہیں بنایا بلکہ ایک مدت معیّن کر دی ہے جب وہ مدت پوری ہو جاوے گی تو یہ فنا ہو جائیں گے اور وہ مدت قیامت قائم ہونے کا وقت ہے۔ و۱۳ یعنی بعث بعد الموت پر ایمان نہیں لاتے۔ و۱۴ کہ رسولوں کی تکذیب کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے اجڑے ہوئے دیار اور ان کی بربادی کے آثار دیکھنے والوں کے لیے موجب عبرت ہیں۔ و۱۵ اہلِ مکہ و۱۶ تو وہ ان پر ایمان نہ لائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا۔ و۱۷ ان کے حقوق کم کر کے اور انہیں بغیر جرم کے ہلاک کر کے۔ و۱۸ رسولوں کی تکذیب کر کے اپنے آپ کو مستحقِ عذاب بنا کر۔

ع ۴

أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ

کہ اللہ کی آیتیں جھٹلانے لگے اور اُن کے ساتھ تمسخر کرتے اللہ پہلے بناتا ہے

ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ

پھر دوبارہ بنائے گا ف۱۹ پھر اس کی طرف پھرو گے ف۲۰ اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرموں کی

الْمُجْرِمُونَ ﴿١٢﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ

آس ٹوٹ جائے گی ف۲۱ اور اُن کے شریک ف۲۲ اُن کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں سے

كَافِرِينَ ﴿١٣﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا

منکر ہوجائیں گے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن الگ ہوجائیں گے ف۲۳ تو وہ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے باغ کی کیاری میں اُن کی خاطر داری ہوگی ف۲۴ اور وہ

الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ

جو کافر ہوئے اور ہماری آیتیں اور آخرت کا ملنا جھٹلایا ف۲۵ وہ عذاب میں لادھرے (ڈالے)

مُحْضَرُونَ ﴿١٦﴾ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ﴿١٧﴾ وَلَهُ

جائیں گے ف۲۶ تو اللہ کی پاکی بولو ف۲۷ جب شام کرو ف۲۸ اور جب صبح ہو ف۲۹ اور اُسی کی

الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ﴿١٨﴾ يُخْرِجُ

تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں ف۳۰ اور کچھ دن رہے ف۳۱ اور جب تمہیں دوپہر ہو ف۳۲ وہ زندہ کو

ف۱۹ یعنی بعد موت زندہ کرکے۔ ف۲۰ تو اعمال کی جزا دے گا۔ ف۲۱ اور کسی نفع اور بھلائی کی امید باقی نہ رہے گی۔ بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ ان کا کلام منقطع ہوجائے گا وہ ساکت رہ جائیں گے کیونکہ ان کے پاس پیش کرنے کے قابل کوئی حجت نہ ہوگی۔ بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ وہ رسوا ہوں گے ف۲۲ یعنی بت جنہیں وہ پوجتے تھے ف۲۳ مومن اور کافر پھر کبھی جمع نہ ہوں گے۔ ف۲۴ یعنی بُستانِ جنت میں ان کا اکرام کیا جائے گا جس سے وہ خوش ہوں گے یہ خاطر داری جنتی نعمتوں کے ساتھ ہوگی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد سماع ہے کہ انہیں نغمات طرب انگیز سنائے جائیں گے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح پر مشتمل ہوں گے۔ ف۲۵ بعث وحشر کے منکر ہوئے۔ ف۲۶ نہ اس عذاب میں تخفیف ہو نہ اس سے کبھی نکلیں۔ ف۲۷ پاکی بولنے سے یا تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وثنا مراد ہے اور اس کی احادیث میں بہت فضیلتیں وارد ہیں یا اس سے نماز مراد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا پنجگانہ نمازوں کا بیان قرآن پاک میں ہے؟ فرمایا: ہاں اور یہ آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازیں اور ان کے اوقات مذکور ہیں۔ ف۲۸ اس میں مغرب وعشاء کی نمازیں آگئیں۔ ف۲۹ یہ نماز فجر ہوئی۔ ف۳۰ یعنی آسمان اور زمین والوں پر اس کی حمد لازم ہے۔ ف۳۱ یعنی تسبیح کرو کچھ دن رہے یہ نماز عصر ہوئی۔ ف۳۲ یہ نماز ظہر ہوئی۔ حکمت: نماز کے لیے یہ پنجگانہ اوقات مقرر فرمائے گئے اس لیے کہ افضل اعمال وہ ہے جو مدام ہو اور انسان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے تمام اوقات نماز میں صرف کرے کیونکہ اس کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کے حوائج وضروریات ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بندہ پر عبادت میں تخفیف فرمائی اور دن کے اول واوسط وآخر میں اور

الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ
نکالتا ہے مُردے سے ۳۳ اور مُردے کو نکالتا ہے زندہ سے ۳۴ اور زمین کو جِلاتا (سرسبز و شاداب کرتا) ہے اس کے

مَوْتِهَاؕ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۠ ﴿۱۹﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ۲ ع ۹ ۵
مرے پیچھے ۳۵ اور یوں ہی تم نکالے جاؤ گے ۳۶ اور اس کی نشانیوں سے ہے یہ کہ تمہیں پیدا کیا مٹی سے ۳۷

ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
پھر جبھی تم انسان ہو دنیا میں پھیلے ہوئے اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے

اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةًؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
جوڑے بنائے کہ اُن سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی ۳۸ بےشک اس میں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش

وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَ
اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف ۳۹ بےشک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لیے اور

مِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ ابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّ فِیْ
اس کی نشانیوں میں سے ہے رات اور دن میں تمہارا سونا ۴۰ اور اس کا فضل تلاش کرنا ۴۱ بےشک اس

ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ
میں نشانیاں ہیں سُننے والوں کے لیے ۴۲ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈراتی ۴۳ اور

طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَاؕ اِنَّ
امید دلاتی ۴۴ اور آسمان سے پانی اُتارتا ہے تو اُس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے بےشک

رات کے اول و آخر میں نمازیں مقرر کیں تاکہ ان اوقات میں مشغولِ نماز رہنا دائمی عبادت کے حکم میں ہو۔ (مدارک و خازن) ۳۳ جیسے کہ پرند کو انڈے سے اور انسان کو نطفہ سے اور مومن کو کافر سے۔ ۳۴ جیسے کہ انڈے کو پرند سے نطفہ کو انسان سے کافر کو مومن سے ۳۵ یعنی خشک ہو جانے کے بعد مینہ برسا کر سبزہ اُگا کر۔ ۳۶ قبروں سے بعث و حساب کے لیے۔ ۳۷ تمہارا جدِّ اعلیٰ اور تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے۔ ۳۸ کہ بغیر کسی پہلی معرفت اور بغیر کسی قرابت کے ایک کو دوسرے کے ساتھ محبت و ہمدردی ہے۔ ۳۹ زبانوں کا اختلاف تو یہ ہے کہ کوئی عربی بولتا ہے کوئی عجمی کوئی اور کچھ اور رنگتوں کا اختلاف یہ ہے کہ کوئی گورا ہے کوئی کالا کوئی گندمی اور یہ اختلاف نہایت عجیب ہے کیونکہ سب ایک اصل سے ہیں اور سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ ۴۰ جس سے تکان دور ہوتی ہے اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ ۴۱ فضل تلاش کرنے سے کسب معاش مراد ہے۔ ۴۲ جو گوشِ ہوش سے سنیں۔ ۴۳ گرنے اور نقصان پہنچانے سے ۴۴ بارش کی۔

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ

اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے ف۴۵ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان

الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَاۤ اَنْتُمْ

اور زمین قائم ہیں ف۴۶ پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا ف۴۷ جبھی تم

تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ

نکل پڑو گے ف۴۸ اور اسی کے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیر حکم ہیں اور

هُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؕ وَ لَهُ الْمَثَلُ

وہی ہے کہ اوّل بناتا ہے پھر اُسے دوبارہ بنائے گا ف۴۹ اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہئے ف۵۰ اور اُسی کے لیے ہے

الْاَعْلٰى فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾ ع ضَرَبَ ع ۳ / ۸

سب سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں ف۵۱ اور وہی عزت و حکمت والا ہے تمہارے لیے ف۵۲ ایک

لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ

کہاوت بیان فرماتا ہے خود تمہارے اپنے حال سے ف۵۳ کیا تمہارے لیے تمہارے ہاتھ کے مال غلاموں میں سے کچھ شریک ہیں ف۵۴

فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ

اس میں جو ہم نے تمہیں روزی دی ف۵۵ تو تم سب اس میں برابر ہو ف۵۶ تم اُن سے ڈرو ف۵۷ جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو ف۵۸

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا

ہم ایسی مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں عقل والوں کے لیے بلکہ ظالم ف۵۹ اپنی خواہشوں

ف۴۵ جو سوچیں اور قدرتِ الٰہی پر غور کریں۔ ف۴۶ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنھم نے فرمایا کہ وہ دونوں بغیر کسی سہارے کے قائم ہیں۔ ف۴۷ یعنی تمہیں قبروں سے بلائے گا اس طرح کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام قبر والوں کے اٹھانے کے لیے صور پھونکیں گے تو اولین و آخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو نہ اٹھے۔ چنانچہ اس کے بعد ہی ارشاد فرماتا ہے: ف۴۸ یعنی قبروں سے زندہ ہو کر۔ ف۴۹ ہلاک ہونے کے بعد۔ ف۵۰ کیونکہ انسانوں کا تجربہ اور ان کی رائے یہی بتاتی ہے کہ شے کا اعادہ (دوبارہ بنانا) اس کی ابتداء سے سہل (آسان) ہوتا ہے اور اللہ تعالٰی کے لیے کچھ بھی دشوار نہیں۔ ف۵۱ کہ اس جیسا کوئی نہیں وہ معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ف۵۲ اے مشرکو! ف۵۳ وہ مثل (کہاوت) یہ ہے ف۵۴ یعنی کیا تمہارے غلام تمہارے ساجھی ہیں۔ ف۵۵ مال و متاع وغیرہ ف۵۶ یعنی آقا اور غلام کو اس مال و متاع میں یکساں استحقاق ہوا ایسا کہ ف۵۷ اپنے مال و متاع میں بغیر ان غلاموں کی اجازت کے تصرف کرنے سے ف۵۸ مدعا یہ ہے کہ تم کسی طرح اپنے مملوکوں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کر سکتے تو کتنا ظلم ہے کہ اللہ تعالٰی کے مملوکوں کو اس کا شریک قرار دو۔ اے مشرکین تم اللہ تعالٰی کے سوا جنہیں اپنا معبود قرار دیتے ہو وہ اس کے بندے اور مملوک ہیں۔ ف۵۹ جنہوں نے شرک کر کے اپنی جانوں پر ظلم عظیم کیا ہے۔

أَهْوَآءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن يَهْدِى مَنْ أَضَلَّ ٱللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن

کے پیچھے ہولیے بے جانے ف۶۰ تو اُسے کون ہدایت کرے جسے خدا نے گمراہ کیا ف۶۱ اور اُن کا کوئی

نَّـٰصِرِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ

مددگار نہیں ف۶۲ تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ کی اطاعت کے لیے ایک اکیلے اسی کے ہوکر ف۶۳ اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر

ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَـٰكِنَّ

لوگوں کو پیدا کیا ف۶۴ اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا ف۶۵ یہی سیدھا دین ہے مگر

أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَٱتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ

بہت لوگ نہیں جانتے ف۶۶ اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے ف۶۷ اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو

وَلَا تَكُونُوا۟ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ مِنَ ٱلَّذِينَ فَرَّقُوا۟ دِينَهُمْ وَكَانُوا۟

اور مشرکوں سے نہ ہو ان میں سے جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا ف۶۸ اور ہوگئے

شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾ وَإِذَا مَسَّ ٱلنَّاسَ ضُرٌّ

گروہ گروہ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے ف۶۹ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے ف۷۰

دَعَوْا۟ رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَآ أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ

تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے پھر جب وہ انھیں اپنے پاس سے رحمت کا مزہ دیتا ہے ف۷۱ جبھی ان میں سے

مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوا۟ بِمَآ ءَاتَيْنَـٰهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا۟ فَسَوْفَ

ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ ہمارے دیئے کی ناشکری کریں تو برت لو ف۷۲ اب قریب

تَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَـٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا۟ بِهِۦ

جانا چاہتے ہو ف۷۳ یا ہم نے ان پر کوئی سند اُتاری ف۷۴ کہ وہ انھیں ہمارے شریک

ف۶۰ جہالت سے ف۶۱ یعنی کوئی اس کا ہدایت کرنے والا نہیں۔ ف۶۲ جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکے ف۶۳ یعنی خلوص کے ساتھ دین الٰہی پر باستقامت و استقلال قائم رہو۔ ف۶۴ ''فطرت'' سے مراد دین اسلام ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو ایمان پر پیدا کیا جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے یعنی اسی عہد پر جو ''اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ'' فرما کر لیا گیا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے: پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ اس آیت میں حکم دیا گیا کہ دین الٰہی پر قائم رہو جس پر اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا ہے۔ ف۶۵ یعنی دین الٰہی پر قائم رہنا۔ ف۶۶ اس کی حقیقت کو تو اس دین پر قائم رہو۔ ف۶۷ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور طاعت کے ساتھ۔ ف۶۸ معبود کے باب میں اختلاف کر کے ف۶۹ اور اپنے باطل کو حق گمان کرتا ہے۔ ف۷۰ مرض کی یا قحط کی یا اس کے سوا اور کوئی ف۷۱ اس تکلیف سے خلاصی عنایت کرتا ہے اور راحت عطا فرماتا ہے ف۷۲ دنیوی نعمتوں کو چند روز۔ ف۷۳ کہ آخرت میں تمہارا کیا حال ہوتا ہے اور اس دنیا طلبی کا کیا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ ف۷۴ کوئی حجت یا کوئی کتاب۔

يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَةً فَرِحُوۡا بِهَا ؕ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ

بتا رہی ہے ف۷۵ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں ف۷۶ اس پر خوش ہوجاتے ہیں ف۷۷ اور اگر انھیں کوئی

سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ اِذَا هُمۡ يَقۡنَطُوۡنَ ﴿۳۶﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ

برائی پہنچے ف۷۸ بدلہ اس کا جو اُن کے ہاتھوں نے بھیجا ف۷۹ جبھی وہ نا اُمید ہو جاتے ہیں ف۸۰ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ اللہ

يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ

رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بےشک اس میں نشانیاں ہیں

يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰى حَقَّهٗ وَالۡمِسۡكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ ؕ ذٰلِكَ

ایمان والوں کے لیے تو رشتہ دار کو اس کا حق دو ف۸۱ اور مسکین اور مسافر کو ف۸۲ یہ

خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۸﴾ وَمَآ

بہتر ہے اُن کے لیے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں ف۸۳ اور اُنھیں کا کام بنا اور

اٰتَيۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا لِّيَرۡبُوَا۠ فِيۡۤ اَمۡوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرۡبُوۡا عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ

تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی ف۸۴ اور جو

اٰتَيۡتُمۡ مِّنۡ زَكٰوةٍ تُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ

تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ف۸۵ تو اُنھیں کے دونے ہیں ف۸۶ اللہ ہے

الَّذِيۡ خَلَقَكُمۡ ثُمَّ رَزَقَكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ ؕ هَلۡ مِنۡ

جس نے تمھیں پیدا کیا پھر تمھیں روزی دی پھر تمھیں مارے گا پھر تمھیں جلائے (زندہ کرے) گا ف۸۷ کیا

شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ يَّفۡعَلُ مِنۡ ذٰلِكُمۡ مِّنۡ شَيۡءٍ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

تمہارے شریکوں میں ف۸۸ بھی کوئی ایسا ہے جو اُن کاموں میں سے کچھ کرے ف۸۹ پاکی اور برتری ہے اُسے

ف۷۵ اور شرک کرنے کا حکم دیتی ہے ایسا نہیں ہے نہ کوئی حجت ہے نہ کوئی سند۔ ف۷۶ یعنی تندرستی اور وسعتِ رزق کا ف۷۷ اور اِتراتے ہیں۔ ف۷۸ قحط یا خوف یا اور کوئی بلا ف۷۹ یعنی ان کی معصیتوں اور ان کے گناہوں کا ف۸۰ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور یہ بات مومن کی شان کے خلاف ہے کیونکہ مومن کا حال یہ ہے کہ جب اسے نعمت ملتی ہے تو شکر گزاری کرتا ہے اور جب سختی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔ ف۸۱ اس کے ساتھ سلوک اور احسان کرو ف۸۲ ان کے حق دو صدقہ دے کر اور مہمان نوازی کر کے۔ مسئلہ: اس آیت سے محارم کے نفقہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ (مدارک) ف۸۳ اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کے طالب ہیں۔ ف۸۴ لوگوں کا دستور تھا کہ وہ دوست احباب اور آشناؤں کو یا اور کسی شخص کو اس نیت سے ہدیہ دیتے تھے کہ وہ انہیں اس سے زیادہ دے گا یہ جائز تو ہے لیکن اس پر ثواب نہ ملے گا اس میں برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ عمل خالصاً لِلّٰہ تعالیٰ نہیں ہوا۔ ف۸۵ نہ اس سے بدلہ لینا مقصود ہو نہ نام و نمود ف۸۶ ان کا اجر و ثواب زیادہ ہوگا ایک نیکی کا دس گنا زیادہ دیا جائے گا۔ ف۸۷ پیدا کرنا، روزی دینا، مارنا، جلانا یہ سب کام اللہ ہی کے ہیں۔ ف۸۸ یعنی بتوں میں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں ف۸۹ اس کے

ع ۱۳ ۴ ۷

يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ

اُن کے شرک سے چمکی خرابی خشکی اور تری میں ف۹۰ اُن برائیوں سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں

لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤١﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي

تاکہ اُنھیں ان کے بعض کوتکوں (برے کاموں) کا مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں ف۹۱ تم فرماؤ زمین

الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ

میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا اگلوں کا ان میں بہت

مُّشْرِكِيْنَ ﴿٤٢﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا

مشرک تھے ف۹۲ تو اپنا منہ سیدھا کر عبادت کے لیے ف۹۳ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جسے اللہ

مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿٤٣﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ

کی طرف سے ٹلنا نہیں ف۹۴ اس دن الگ پھٹ جائیں گے ف۹۵ جو کفر کرے اس کے کفر کا وبال اُسی پر اور جو

عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿٤٤﴾ لا لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اچھا کام کریں وہ اپنے ہی لیے تیاری کررہے ہیں ف۹۶ تاکہ صلہ دے ف۹۷ اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ

کام کئے اپنے فضل سے بےشک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ

يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ

ہوائیں بھیجتا ہے مژدہ سناتی ف۹۸ اور اس لیے کہ تمھیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے اور اس لیے کہ کشتی ف۹۹ اس

بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

کے حکم سے چلے اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کرو ف۱۰۰ اور اس لیے کہ تم حق مانو ف۱۰۱ اور بےشک ہم نے تم

جواب سے مشرکین عاجز ہوئے اور انہیں دم مارنے کی مجال نہ ہوئی تو فرماتا ہے۔ ف۹۰ شرک و معاصی کے سبب سے قحط اور امساکِ باراں (بارش کا رُک جانا) اور قلتِ پیداوار اور کھیتیوں کی خرابی اور تجارتوں کے نقصان اور آدمیوں اور جانوروں میں موت اور کثرتِ آتش زدگی اور غرق اور ہر شے میں بے برکتی ف۹۱ کفر و معاصی سے اور تائب ہوں۔ ف۹۲ اپنے شرک کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے منازل اور مساکن ویران پڑے ہیں انہیں دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔ ف۹۳ یعنی دینِ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو۔ ف۹۴ یعنی روزِ قیامت۔ ف۹۵ یعنی حساب کے بعد متفرق ہو جائیں گے جنتی جنت کی طرف جائیں گے اور دوزخی دوزخ کی طرف۔ ف۹۶ کہ منازلِ جنت میں راحت و آرام پائیں ف۹۷ اور ثواب عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ف۹۸ بارش اور کثرتِ پیداوار کا ف۹۹ دریا میں ان ہواؤں سے ف۱۰۰ یعنی دریائی تجارتوں سے کسبِ معاش کرو ف۱۰۱ ان نعمتوں کا اور اللہ کی توحید قبول کرو۔

مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ
سے پہلے کتنے رسول اُن کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ اُن کے پاس کُھلی نشانیاں لائے ف۱۰۲ پھر ہم نے

الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَ كَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۴۷ اَللّٰهُ الَّذِیْ
مجرموں سے بدلہ لیا ف۱۰۳ اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا ف۱۰۴ اللہ ہے کہ

یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَ
بھیجتا ہے ہوائیں کہ ابھارتی ہیں بادل پھر اُسے پھیلا دیتا ہے آسمان میں جیسا چاہے ف۱۰۵ اور

یَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ
اسے پارہ پارہ کرتا ہے ف۱۰۶ تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکل رہا ہے پھر جب اُسے پہنچاتا ہے ف۱۰۷

یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۴۸ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ
اپنے بندوں میں جس کی طرف چاہے جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں اگرچہ اس کے اُتارنے

یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ ۝۴۹ فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَیْفَ
سے پہلے آس توڑے ہوئے تھے تو اللہ کی رحمت کے اثر دیکھو ف۱۰۸ کیونکر

یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
زمین کو جِلاتا (سرسبز کرتا) ہے اس کے مرے پیچھے ف۱۰۹ بے شک وہ مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ سب کچھ

قَدِیْرٌ ۝۵۰ وَ لَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ
کرسکتا ہے اور اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں ف۱۱۰ جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں ف۱۱۱ تو ضرور اس کے بعد

یَكْفُرُوْنَ ۝۵۱ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا
ناشکری کرنے لگیں ف۱۱۲ اس لیے کہ تم مُردوں کو نہیں سناتے ف۱۱۳ اور نہ بہروں کو پکارنا سناؤ جب وہ پیٹھ

ف۱۰۲ جوان رسولوں کے صدقِ رسالت پر دلیل واضح تھیں تو اس قوم میں سے بعض ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔ ف۱۰۳ کہ دنیا میں انہیں عذاب کر کے ہلاک کر دیا۔ ف۱۰۴ یعنی انہیں نجات دینا اور کافروں کو ہلاک کرنا اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخرت کی کامیابی اور اعداء پر فتح ونصرت کی بشارت دی گئی ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے: جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو بچائے گا اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت جہنم کی آگ سے بچائے گا یہ فرما کر سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''كَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ''۔ ف۱۰۵ قلیل یا کثیر ف۱۰۶ یعنی کبھی تو اللہ تعالیٰ ابر محیط بھیج دیتا ہے جس سے آسمان گھرا معلوم ہوتا ہے اور کبھی متفرق ٹکڑے علیحدہ علیحدہ۔ ف۱۰۷ یعنی مینہ کو ف۱۰۸ یعنی بارش کے اثر جو اس پر مرتب ہوتے ہیں کہ بارش زمین کو سیراب کرتی ہے اس سے سبزہ نکلتا ہے سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے اجسام کے قوام کو مدد پہنچتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ یہ سبزے اور پھل پیدا کر کے ف۱۰۹ اور خشک میدان کو سبزہ زار بنا دیتا ہے جس کی یہ قدرت ہے۔ ف۱۱۰ ایسی جو کھیتی اور سبزے کے لیے مضر ہو ف۱۱۱ بعد اس کے کہ وہ سرسبز وشاداب تھی۔ ف۱۱۲ یعنی کھیتی زرد

مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ

دے کر پھریں وف۱۱۴ اور نہ تم اندھوں کو وف۱۱۵ اُن کی گمراہی سے راہ پر لاؤ تم تو اُسی کو سناتے ہو جو

يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ

ہماری آیتوں پر ایمان لائے تو وہ گردن رکھے ہوئے ہیں اللہ ہے جس نے تمہیں ابتدا میں کمزور بنایا وف۱۱۶ پھر

ع ۱۴ ۵ ۸

قرء حفص بضم الضاد وفتحها في الثلاثة لكن الضم مختار

جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ

تمہیں ناتوانی سے طاقت بخشی وف۱۱۷ پھر قوت کے بعد وف۱۱۸ کمزوری اور بڑھاپا دیا

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

بناتا ہے جو چاہے وف۱۱۹ اور وہی علم و قدرت والا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی

يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾

مجرم قسم کھائیں گے کہ نہ رہے تھے مگر ایک گھڑی وف۱۲۰ وہ ایسے ہی اوندھے جاتے تھے وف۱۲۱

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى

اور بولے وہ جن کو علم اور ایمان ملا وف۱۲۲ بےشک تم رہے اللہ کے لکھے ہوئے میں وف۱۲۳

ہونے کے بعد ناشکری کرنے لگیں اور پہلی نعمت سے بھی مکر جائیں معنی یہ ہیں کہ ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ جب انہیں رحمت پہنچتی ہے رزق ملتا ہے خوش ہو جاتے ہیں اور جب کوئی سختی آتی ہے کھیتی خراب ہوتی ہے تو پہلی نعمتوں سے بھی مکر جاتے ہیں چاہئے تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے اور جب نعمت پہنچتی شکر بجالاتے اور جب بلا آتی صبر کرتے اور دعاء واستغفار میں مشغول ہوتے اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلّی فرماتا ہے کہ آپ ان لوگوں کی محرومی اور ان کے ایمان نہ لانے پر رنجیدہ نہ ہوں وف۱۱۳ یعنی جن کے دل مر چکے اور ان سے کسی طرح قبولِ حق کی توقع نہیں رہی۔ وف۱۱۴ یعنی حق کے سننے سے بہرے ہوں اور بہرے بھی ایسے کہ پیٹھ دے کر پھر گئے ان سے کسی طرح سمجھنے کی امید نہیں۔ وف۱۱۵ یہاں اندھوں سے بھی دل کے اندھے مراد ہیں اس آیت سے بعض لوگوں نے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کیا ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ یہاں مُردوں سے مراد کفار ہیں جو دنیوی زندگی تو رکھتے ہیں مگر پند وموعظت سے منتفع نہیں ہوتے اس لیے انہیں اموات سے تشبیہ دی گئی جو دارالعمل سے گزر گئے اور وہ پند ونصیحت سے منتفع نہیں ہو سکتے لہٰذا آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر سند لانا درست نہیں اور بکثرت احادیث سے مُردوں کا سننا اور اپنی قبروں پر زیارت کے لیے آنے والوں کو پہچاننا ثابت ہے۔ وف۱۱۶ اس میں انسان کے احوال کی طرف اشارہ ہے کہ پہلے وہ ماں کے پیٹ میں جنین تھا پھر بچہ ہو کر پیدا ہوا شیرخوار رہا یہ احوال نہایت ضعف کے ہیں۔ وف۱۱۷ یعنی بچپن کے ضعف کے بعد جوانی کی قوّت عطا فرمائی وف۱۱۸ یعنی جوانی کی قوّت کے بعد وف۱۱۹ ضعف اور قوّت اور جوانی اور بڑھاپا یہ سب اللہ کے پیدا کیے سے ہیں وف۱۲۰ یعنی آخرت کو دیکھ کر اس کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی اس لیے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے۔ وف۱۲۱ یعنی ایسے ہی دنیا میں غلط اور باطل باتوں پر جمتے اور حق سے پھرتے تھے اور بعث کا انکار کرتے تھے جیسے کہ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں ان کی اس قسم سے اللہ تعالیٰ انہیں تمام اہلِ محشر کے سامنے رسوا کرے گا اور سب دیکھیں گے کہ ایسے مجمع عام میں قسم کھا کر ایسا صریح جھوٹ بول رہے ہیں۔ وف۱۲۲ یعنی انبیاء اور ملائکہ اور مومنین ان کا رَد کریں گے اور فرمائیں گے کہ تم جھوٹ کہتے ہو وف۱۲۳ یعنی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے سابق علم میں لوحِ محفوظ میں لکھا اسی کے مطابق تم قبروں میں رہے۔

يَوۡمِ الۡبَعۡثِ ۫ فَهٰذَا يَوۡمُ الۡبَعۡثِ وَلٰكِنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۶﴾

اُٹھنے کے دن تک تو یہ ہے وہ دن اُٹھنے کا و۱۲۴ لیکن تم نہ جانتے تھے و۱۲۵

فَيَوۡمَئِذٍ لَّا يَنۡفَعُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مَعۡذِرَتُهُمۡ وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۵۷﴾

تو اُس دن ظالموں کو نفع نہ دے گی اُن کی معذرت اور نہ ان سے کوئی راضی کرنا مانگے و۱۲۶

وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنۡ جِئۡتَهُمۡ

اور بےشک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی و۱۲۷ اور اگر تم ان کے پاس کوئی

بِاٰيَةٍ لَّيَقُوۡلَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُبۡطِلُوۡنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ

نشانی لاؤ تو ضرور کافر کہیں گے تم تو نہیں مگر باطل پر یوں ہی

يَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۹﴾ فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ

مُہر کردیتا ہے اللہ جاہلوں کے دلوں پر و۱۲۸ تو صبر کرو و۱۲۹ بےشک اللہ کا وعدہ سچا ہے و۱۳۰

وَّلَا يَسۡتَخِفَّنَّكَ الَّذِيۡنَ لَا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۶۰﴾ ع ۶/۹

اور تمہیں سبک نہ کردیں وہ جو یقین نہیں رکھتے و۱۳۱

اٰياتها ۳۴ ۳۱ سُوۡرَةُ لُقۡمٰنَ مَكِّيَّةٌ ۵۷ ركوعاتها ۴

سورۃ لقمٰن مکیہ ہے، اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۲﴾ ۙ هُدًى وَّرَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۳﴾ ۙ

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ہدایت اور رحمت ہیں نیکوں کے لیے

و۱۲۴ جس کے تم دنیا میں منکر تھے و۱۲۵ دنیا میں کہ وہ حق ہے ضرور واقع ہوگا اب تم نے جانا کہ وہ دن آگیا اور اس کا آنا حق تھا تو اس وقت کا جاننا تمہیں نفع نہ دے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: و۱۲۶ یعنی نہ ان سے یہ کہا جائے کہ توبہ کر کے اپنے رب کو راضی کرو جیسا کہ دنیا میں ان سے توبہ طلب کی جاتی تھی۔ و۱۲۷ تاکہ انہیں تنبیہ ہو اور انذار اپنے کمال کو پہنچے لیکن انہوں نے اپنی سیاہ باطنی اور سخت دلی کے باعث کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ جب کوئی آیت قرآن آئی اس کو جھٹلا دیا اور اس کا انکار کیا۔ و۱۲۸ جنہیں جانتا ہے کہ وہ گمراہی اختیار کریں گے اور حق والوں کو باطل پر بتائیں گے۔ و۱۲۹ ان کی ایذا و عداوت پر و۱۳۰ آپ کی مدد فرمانے کا اور دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے کا۔ و۱۳۱ یعنی یہ لوگ جنہیں آخرت کا یقین نہیں ہے اور بعث و حساب کے منکر ہیں ان کی شدتیں اور ان کے انکار اور ان کی نالائق حرکات آپ کے لیے طیش اور قلق (رنجش) کا باعث نہ ہوں اور ایسا نہ ہو کہ آپ ان کے حق میں عذاب کی دعا کرنے میں جلدی فرمائیں۔ و۱ سورۂ لقمان مکیہ ہے سوائے دو آیتوں کے جو "وَلَوۡ اَنَّ مَا فِى الۡاَرۡضِ" سے شروع ہوتی ہیں۔ اس سورت میں چار رکوع، چونتیس آیتیں، پانچ سو اڑتالیس کلمے، دو ہزار ایک سو دس حرف ہیں۔

الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ
وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر

یُوْقِنُوْنَ ۝٤ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٥
یقین لائیں وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور انھیں کا کام بنا

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں ف۲ کہ اللہ کی راہ سے بہکادیں

بِغَیْرِ عِلْمٍ ﳓ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝٦ وَ اِذَا
بے سمجھے ف۳ اور اُسے ہنسی بنالیں اُن کے لیے ذلت کا عذاب ہے اور جب

تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ
اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا پھرے ف۴ جیسے انھیں سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ہے ف۵

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝٧ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
تو اُسے دردناک عذاب کا مژدہ دو بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اُن کے لیے

جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۝٨ لا خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ
چین کے باغ ہیں ہمیشہ اُن میں رہیں گے اللہ کا وعدہ ہے سچا اور وہی عزت و

الْحَكِیْمُ ۝٩ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ
حکمت والا ہے اُس نے آسمان بنائے بے ایسے ستونوں کے جو تمہیں نظر آئیں ف۶ اور زمین میں ڈالے

رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَ بَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ
لنگر ف۷ کہ تمہیں لے کر نہ کانپے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہم نے آسمان

ف۲ لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے کہانیاں، افسانے اسی میں داخل ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا کہ سید کائنات (محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تمہیں عاد وثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم واسفندیار اور شاہانِ فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہوگئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳ یعنی براہِ جہالت لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے اور قرآنِ کریم سننے سے روکیں اور آیاتِ الٰہیہ کے ساتھ تمسخر کریں۔ ف۴ اور ان کی طرف التفات نہ کرے ف۵ اور وہ بہرا ہے ف۶ یعنی کوئی ستون نہیں ہے، تمہاری نظر خود اس کی شاہد ہے۔ ف۷ بلند پہاڑوں کے۔

السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ

سے پانی اُتارا ف۸ تو زمین میں ہر نفیس جوڑا اُگایا ف۹ یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے ف۱۰

فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ

مجھے وہ دکھاؤ ف۱۱ جو اس کے سوا اوروں نے بنایا ف۱۲ بلکہ ظالم کھلی گمراہی

مُّبِيْنٍ ﴿۱۱﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ ع ۱۰/۱۱

میں ہیں اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی ف۱۳ کہ اللہ کا شکر کر ف۱۴ اور جو شکر کرے

فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ

وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے ف۱۵ اور جو ناشکری کرے تو بے شک اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا اور یاد کرو جب

لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا ف۱۶ اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا

عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ

ظلم ہے ف۱۷ اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی ف۱۸ اُس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی ف۱۹

وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ النصف

اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا ف۲۰ آخر مجھی تک آنا ہے اور اگر

ف۸ اپنے فضل سے بارش کی ف۹ عمدہ اقسام کے نباتات پیدا کئے۔ ف۱۰ جو تم دیکھ رہے ہو۔ ف۱۱ اے مشرکو! ف۱۲ یعنی بتوں نے جنہیں تم مستحقِ عبادت قرار دیتے ہو۔ ف۱۳ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ لقمان کا نسب یہ ہے لقمان بن باعور بن ناحور بن تارخ۔ وہب کا قول ہے کہ حضرت لقمان، حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے۔ مقاتل نے کہا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خالہ کے فرزند تھے۔ واقدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں قاضی تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ہزار سال زندہ رہے اور حضرت داود علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان سے علم اخذ کیا اور ان کے زمانہ میں فتویٰ دینا ترک کر دیا اگرچہ پہلے سے فتویٰ دیتے تھے آپ کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے۔ حکمت عقل و فہم کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ حکمت وہ علم ہے جس کے مطابق عمل کیا جائے۔ بعض نے کہا کہ ”حکمت“ معرفت اور اصابت فی الامور کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکمت ایسی شے ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جس کے دل میں رکھتا ہے اس کے دل کو روشن کر دیتی ہے۔ ف۱۴ اس نعمت پر کہ اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی۔ ف۱۵ کیونکہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے اور ثواب ملتا ہے۔ ف۱۶ حضرت لقمان علٰی نبینا وعلیہ السلام کے ان صاحبزادے کا نام انعم یا اشکم تھا اور انسان کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ خود کامل ہو اور دوسرے کی تکمیل کرے تو حضرت لقمان علٰی نبینا وعلیہ السلام کا کامل ہونا تو ” اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ “ میں بیان فرما دیا اور دوسرے کی تکمیل کرنا ” وَهُوَ يَعِظُهٗ “ سے ظاہر فرمایا اور نصیحت بیٹے کو کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نصیحت میں گھر والوں اور قریب تر لوگوں کو مقدم کرنا چاہئے اور نصیحت کی ابتداء منعِ شرک سے فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم ہے۔ ف۱۷ کیونکہ اس میں غیر مستحق عبادت کو مستحق عبادت کے برابر قرار دینا ہے اور عبادت کو اس کے محل کے خلاف رکھنا یہ دونوں باتیں ظلم عظیم ہیں۔ ف۱۸ کہ ان کا فرمانبردار رہے اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرے (جیسا کہ اسی آیت میں آگے ارشاد ہے) ف۱۹ یعنی اس کا ضعف دم بدم ترقی پر ہوتا ہے جتنا حمل بڑھتا جاتا ہے بار زیادہ ہوتا ہے اور ضعف ترقی کرتا ہے عورت کو حاملہ ہونے کے بعد ضعف اور تعب اور مشقتیں پہنچتی رہتی ہیں حمل خود ضعیف کرنے والا ہے دردِ زہ ضعف پر ضعف ہے اور وضع (بچہ جننا) اس پر اور

جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ

وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں ف۲۱ تو اُن کا کہنا نہ مان ف۲۲ اور

صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا٘ وَّ اتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ

دنیا میں اچھی طرح اُن کا ساتھ دے ف۲۳ اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا ف۲۴ پھر میری ہی

مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ

طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے ف۲۵ اے میرے بیٹے برائی اگر رائی

حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ

کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو ف۲۶

یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ

اللہ اُسے لے آئے گا ف۲۷ بےشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے ف۲۸ اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی

بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ

بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کر اور جو افتاد (مصیبت) تجھ پر پڑے ف۲۹ اس پر صبر کر بے شک یہ

عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ ۚ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ

ہمت کے کام ہیں ف۳۰ اور کسی سے بات کرنے میں ف۳۱ اپنا رخسارہ کج نہ کر ف۳۲ اور زمین میں اِتراتا

مزید شدت ہے دودھ پلانا ان سب پر مزید برآں ہے۔ ف۲۰ یہ وہ تاکید ہے جس کا ذکر اوپر فرمایا تھا۔ سفیان بن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ جس نے پنجگانہ نمازیں ادا کیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا اور جس نے پنجگانہ نمازوں کے بعد والدین کے لیے دعائیں کیں اس نے والدین کی شکرگزاری کی۔ ف۲۱ یعنی علم سے تو کسی کو میرا شریک ٹھہرا ہی نہیں سکتے کیونکہ میرا شریک محال ہے ہو ہی نہیں سکتا اب جو کوئی بھی کہے گا تو بے علمی ہی سے کسی چیز کے شریک ٹھہرانے کو کہے گا ایسا اگر ماں باپ بھی کہیں ف۲۲ نخعی نے کہا کہ والدین کی طاعت واجب ہے لیکن اگر وہ شرک کا حکم کریں تو ان کی اطاعت نہ کر کیونکہ خالق کی نافرمانی کرنے میں کسی مخلوق کی طاعت روا نہیں۔ ف۲۳ حسنِ اخلاق اور حسنِ سلوک اور احسان و تحمل کے ساتھ۔ ف۲۴ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی راہ اسی کو مذہب سنت و جماعت کہتے ہیں۔ ف۲۵ تمہارے اعمال کی جزاء دے کر "وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ" سے یہاں تک جو مضمون ہے یہ حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کا نہیں ہے بلکہ انہوں نے اپنے صاحبزادے کو اللہ تعالیٰ کے شکر نعمت کا حکم دیا تھا اور شرک کی ممانعت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے والدین کی طاعت اور اس کا محل ارشاد فرما دیا اس کے بعد پھر حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کا مقولہ ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے فرزند سے فرمایا: ف۲۶ کیسی ہی پوشیدہ جگہ ہو اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتی ف۲۷ روز قیامت اور اس کا حساب فرمائے گا ف۲۸ یعنی ہر صغیر و کبیر اس کے احاطۂ علمی میں ہے۔ ف۲۹ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے سے ف۳۰ ان کا کرنا لازم ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر برایذا (تکلیف پر صبر کرنا) یہ ایسی طاعتیں ہیں جن کا تمام امتوں میں حکم تھا۔ ف۳۱ براہِ تکبر ف۳۲ یعنی جب آدمی بات کریں تو انہیں حقیر جان کر ان کی طرف سے رخ پھیرنا جیسا کہ متکبرین کا طریقہ ہے اختیار نہ کرنا، غنی و فقیر سب کے ساتھ بتواضع پیش آنا۔

مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ﴿۱۸﴾ وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ

نہ چل بےشک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اِتراتا فخر کرتا اور میانہ چال چل ف۳۳ اور

اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۠﴿۱۹﴾ اَلَمْ ع ۸ ۱۱

اپنی آواز کچھ پست کر ف۳۴ بےشک سب آوازوں میں بری آواز، گدھے کی آواز ف۳۵ کیا

تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ

تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۳۶ اور تمہیں

عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؕ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ

بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی ف۳۷ اور بعضے آدمی اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ

بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ

نہ علم نہ عقل نہ کوئی روشن کتاب ف۳۸ اور جب اُن سے کہا جائے اس کی پیروی کرو جو

اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ

اللہ نے اُتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ف۳۹ کیا اگرچہ

الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۲۱﴾ وَ مَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى

شیطان ان کو عذابِ دوزخ کی طرف بلاتا ہو ف۴۰ اور جو اپنا منہ اللہ کی طرف

ف۳۳ نہ بہت تیز نہ بہت سست کہ یہ دونوں باتیں مذموم ہیں ایک میں شان تکبر ہے اور ایک میں چھچھوراپن۔ حدیث شریف میں ہے کہ بہت تیز چلنا مومن کا وقار کھوتا ہے۔ ف۳۴ یعنی شور وشغب اور چیخنے چلانے سے احتراز کر۔ ف۳۵ مدعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ وناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند رکھتے تھے۔ ف۳۶ آسمانوں میں مثلِ سورج چاند تاروں کے جن سے تم نفع اٹھاتے ہو اور زمینوں میں دریا، نہریں، کانیں، پہاڑ، درخت، پھل، چوپائے وغیرہ جن سے تم فائدے حاصل کرتے ہو۔ ف۳۷ ظاہری نعمتوں سے درستی اعضاء وحواس خمسہ ظاہرہ اور حسن وشکل وصورت مراد ہیں اور باطنی نعمتوں سے علمِ معرفت وملکات فاضلہ وغیرہ۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ نعمتِ ظاہرہ تو اسلام وقرآن ہے اور نعمتِ باطنہ یہ ہے کہ تمہارے گناہوں پر پردے ڈال دیئے تمہارا افشاءِ حال نہ کیا سزا میں جلدی نہ فرمائی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ نعمتِ ظاہرہ درستی اعضاء اور حسنِ صورت ہے اور نعمتِ باطنہ اعتقادِ قلبی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمتِ ظاہرہ رزق ہے اور باطنہ حسنِ خلق۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ احکامِ شرعیہ کا ہلکا ہونا ہے اور نعمت باطنہ شفاعت۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمتِ ظاہرہ اسلام کا غلبہ اور دشمنوں پر فتح یاب ہونا ہے اور نعمت باطنہ ملائکہ کا امداد کے لیے آنا۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ رسول کا اتباع ہے اور نعمت باطنہ ان کی محبت "رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَهٗ وَ مَحَبَّتَهٗ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" ف۳۸ تو جو کہیں گے جہل ونادانی ہوگا اور شان الٰہی میں اس طرح کی جرأت ولب کشائی نہایت بیجا اور گمراہی ہے **شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث وابی بن خلف وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو باوجود بے علم وجاہل ہونے کے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اللہ تعالٰی کی ذات وصفات کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے۔ ف۳۹ یعنی اپنے باپ دادا کے طریقے ہی پر رہیں گے اس پر اللہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے: ف۴۰ جب بھی وہ اپنے باپ دادا ہی کی پیروی کیے جائیں گے۔

اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ

جھکا دے ف۴۱ اور ہو نیکوکار تو بے شک اُس نے مضبوط گرہ تھامی اور اللہ ہی کی طرف ہے سب

الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ

کاموں کی انتہا اور جو کفر کرے تو تم ف۴۲ اس کے کفر سے غم نہ کھاؤ اُنھیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ہم اُنھیں بتادیں گے

بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ

جو کرتے تھے ف۴۳ بے شک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ہم اُنھیں کچھ برتنے دیں گے ف۴۴ پھر

نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اُنھیں بے بس کر کے سخت عذاب کی طرف لے جائیں گے ف۴۵ اور اگر تم اُن سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور

الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

زمین تو ضرور کہیں گے اللہ نے تم فرماؤ سب خوبیاں اللہ کو ف۴۶ بلکہ اُن میں اکثر جانتے نہیں

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّ

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۴۷ بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا اور اگر

مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ

زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہوجائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات

اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا

سمندر اور ف۴۸ تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی ف۴۹ بے شک اللہ عزت و حکمت والا ہے تم سب کا پیدا کرنا اور

ف۴۱ دین خالص اس کے لیے قبول کرے اس کی عبادت میں مشغول ہو اپنے کام اس پر تفویض کرے اسی پر بھروسہ رکھے ف۴۲ اے سید انبیاء! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۴۳ یعنی ہم انہیں ان کے اعمال کی سزا دیں گے۔ ف۴۴ یعنی تھوڑی مہلت دیں گے کہ وہ دنیا کے مزے اٹھائیں ف۴۵ آخرت میں اور وہ دوزخ کا عذاب ہے جس سے وہ رہائی نہ پائیں گے۔ ف۴۶ یہ ان کے اقرار پر انہیں الزام دینا ہے کہ جس نے آسمان و زمین پیدا کیے وہ اللّٰہ واحد لَاشَرِيْكَ لَهٗ ہے تو واجب ہوا کہ اس کی حمد کی جائے۔ اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے۔ ف۴۷ سب اس کے مملوک، مخلوق اور بندے ہیں تو اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ ف۴۸ اور ساری خلق اللہ تعالٰی کے کلمات کو لکھے اور وہ تمام قلم اور ان تمام سمندروں کی سیاہی ختم ہو جائے۔ ف۴۹ کیونکہ معلوماتِ الٰہیہ غیر متناہی ہیں۔ **شانِ نزول:** جب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کے علماء و احبار نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں "وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا" یعنی تمہیں تھوڑا علم دیا گیا تو اس سے آپ کی مراد ہم لوگ ہیں یا صرف اپنی قوم؟ فرمایا: سب مراد ہیں۔ انہوں نے کہا: کیا آپ کی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ ہمیں توریت دی گئی ہے، اس میں ہر شے کا علم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور تمہیں تو اللہ تعالٰی نے اتنا علم دیا ہے کہ اس پر عمل کرو تو نفع پاؤ۔ انہوں نے کہا: آپ کیسے یہ خیال فرماتے ہیں آپ کا قول تو یہ ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی تو علم قلیل اور خیر کثیر کیسے جمع ہو، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہو گی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود نے قریش سے

بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا ف۵۰ بےشک اللہ سُنتا دیکھتا ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَ

رات لاتا ہے دن کے حصے میں اور دن کرتا ہے رات کے حصے میں ف۵۱ اور اس نے سورج اور چاند

الْقَمَرَ ۫ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾

کام میں لگائے ف۵۲ ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے ف۵۳ اور یہ کہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ

یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے ف۵۴ اور اس کے سوا جن کو پوجتے ہیں سب باطل ہیں ف۵۵ اور اس لیے کہ

اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ ع ۳ ۱۱ ۱۲

اللہ ہی بلند بڑائی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ کے فضل سے ف۵۶

اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا

تاکہ تمہیں وہ اپنی ف۵۷ کچھ نشانیاں دکھائے بےشک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر کرنے والے شکر گزار کو ف۵۸ اور جب

غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ۬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ

اُن پر ف۵۹ آ پڑتی ہے کوئی موج پہاڑوں کی طرح تو اللہ کو پکارتے ہیں نرے اسی پر عقیدہ رکھتے ہوئے ف۶۰ پھر جب اُنھیں خشکی

اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾

کی طرف بچالاتا ہے تو اُن میں کوئی اعتدال پر رہتا ہے ف۶۱ اور ہماری آیتوں کا انکار نہ کرے گا مگر ہر بڑا بے وفا ناشکرا

کہا تھا کہ مکہ میں جا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح کا کلام کریں۔ ایک قول یہ ہے کہ مشرکین نے یہ کہا تھا کہ قرآن اور جو کچھ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتے ہیں یہ عنقریب تمام ہو جائے گا پھر قصہ ختم اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۵۰ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اس کی قدرت یہ ہے کہ ایک کُنْ سے سب کو پیدا کر دے۔ ف۵۱ یعنی ایک کو گھٹا کر دوسرے کو بڑھا کر اور جو وقت ایک میں سے گھٹاتا ہے دوسرے میں بڑھا دیتا ہے۔ ف۵۲ بندوں کے نفع کے لیے۔ ف۵۳ یعنی روز قیامت تک یا اپنے اپنے اوقاتِ معینہ تک سورج آخر سال تک اور چاند آخر ماہ تک۔ ف۵۴ وہی ان اشیاء مذکورہ پر قادر ہے تو وہی مستحق عبادت ہے۔ ف۵۵ فنا ہونے والے ان میں سے کوئی مستحق عبادت نہیں ہوسکتا۔ ف۵۶ اس کی رحمت اور اس کے احسان سے ف۵۷ عجائب قدرت کی ف۵۸ جو بلاؤں پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار رہو صبر و شکر یہ دونوں صفتیں مؤمن کی ہیں۔ ف۵۹ یعنی کفار پر ف۶۰ اور اس کے حضور تضرع اور زاری کرتے ہیں اور اسی سے دعاء والتجا، اس وقت ماسوا کو بھول جاتے ہیں ف۶۱ اپنے ایمان و اخلاص پر قائم رہتا ہے کفر کی طرف نہیں لوٹتا۔ **شانِ نزول:** کہا گیا ہے کہ یہ آیت عکرمہ بن ابی جہل کے حق میں نازل ہوئی جس سال مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی تو وہ سمندر کی طرف بھاگ گئے، وہاں بادِ مخالف نے گھیرا اور خطرے میں پڑ گئے تو عکرمہ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اس خطرے سے نجات دے تو میں ضرور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہاتھ میں ہاتھ دے دوں گا یعنی اطاعت کروں گا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا، ہوا ٹھہر گئی اور عکرمہ مکہ مکرمہ کی طرف آ گئے اور اسلام لائے اور بڑا مخلصانہ اسلام لائے اور بعض ان میں ایسے تھے جنہوں نے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ٘

اے لوگو ف۶۲ اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنے بچہ کے کام نہ آئے گا

وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا

اور نہ کوئی کامی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے ف۶۳ بےشک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۶۴ تو ہرگز

تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٙ وقفة وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ

تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی ف۶۵ اور ہرگز تمہیں اللہ کے حلم پر دھوکا نہ دے وہ بڑا فریبی ف۶۶ بےشک اللہ

عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَ

کے پاس ہے قیامت کا علم ف۶۷ اور اُتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور

مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ

کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں

تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾ ع ۱۲

مرے گی بےشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے ف۶۸

عہد وفا نہ کیا ان کی نسبت اگلے جملہ میں ارشاد ہوتا ہے۔ ف۶۲ یعنی اے اہل مکہ! ف۶۳ روز قیامت ہر انسان نفسی نفسی کہتا ہوگا اور باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے کام نہ آسکے گا نہ کافروں کی مسلمان اولاد انہیں فائدہ پہنچا سکے گی نہ مسلمان ماں باپ کافر اولاد کو۔ ف۶۴ ایسا دن ضرور آنا اور بعث وحساب وجزا کا وعدہ ضرور پورا ہونا ہے ف۶۵ جس کی تمام نعمتیں اور لذتیں فانی کہ ان کے شیفتہ ہوکر نعمتِ ایمان سے محروم رہ جاؤ ف۶۶ یعنی شیطان دور و دراز کی امیدوں میں ڈال کر معصیتوں میں مبتلا نہ کر دے۔ ف۶۷ **شانِ نزول:** یہ آیت حارث بن عمرو کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے خبر دیجئے مینہ کب آئے گا اور میری عورت حاملہ ہے مجھے بتائیے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی؟ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ کل میں نے کیا کیا یہ مجھے بتائیے کہ آئندہ کل کو کیا کروں گا؟ یہ بھی جانتا ہوں کہ میں کہاں پیدا ہوا مجھے یہ بتائیے کہ کہاں مروں گا؟ اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۶۸ جس کو چاہے اپنے اولیاء اور اپنے محبوبوں میں سے انہیں خبردار کرے اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللہ تبارک وتعالٰی کے ساتھ بیان فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورۂ جنّ میں ارشاد ہوا "عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ" غرض یہ کہ بغیر اللہ تعالٰی کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالٰی اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورۂ جنّ میں دی ہے۔ خلاصہ یہ کہ علم غیب اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء واولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالٰی کی تعلیم سے بطریق معجزہ وکرامت عطا ہوتا ہے یہ اس اختصاص کے منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے اور کہاں مرے گا۔ ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء وانبیاء نے دی ہیں اور قرآن وحدیث سے ثابت ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحیٰی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآنِ کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ تعالٰی کے بتائے کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنی لینا کہ اللہ تعالٰی کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات واحادیث کے خلاف ہے۔ (خازن، بیضاوی، احمدی، روح البیان وغیرہ)

اٰیاتها ۳۰ ۳۲ سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ ۷۵ رکوعاتها ۳

سورۂ سجدہ مکیہ ہے، اس میں تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ﴿۲﴾ اَمْ

کتاب کا اُتارنا ف۲ بے شک پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا

یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ

کہتے ہیں ف۳ اُن کی بنائی ہوئی ہے ف۴ بلکہ وہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ تم ڈراؤ ایسے لوگوں کو جن کے پاس

مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ف۵ اس امید پر کہ وہ راہ پائیں اللہ ہے جس نے آسمان

وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا

اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا ف۶ اس سے

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ یُدَبِّرُ

چھوٹ کر (لاتعلق ہوکر) تمہارا کوئی حمایتی نہ سفارشی ف۷ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے کام کی تدبیر

الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ

فرماتا ہے آسمان سے زمین تک ف۸ پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا ف۹ اس دن کہ جس کی مقدار

اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ

ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں ف۱۰ یہ ف۱۱ ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت و

ف۱ سورۂ سجدہ مکیہ ہے سوا تین آیتوں کے جو "اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا" سے شروع ہوتی ہیں۔ اس سورت میں تیس آیتیں اور تین سو اسی کلمے اور ایک ہزار پانچ سو اٹھارہ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی قرآن کریم کا معجزہ کر کے اس طرح کہ اس کے مثل ایک سورت یا چھوٹی سی عبارت بنانے سے تمام فصحاء و بلغاء عاجز رہ گئے۔ ف۳ مشرکین کہ یہ کتاب مقدس ف۴ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ف۵ ایسے لوگوں سے مراد زمانہ فترت کے لوگ ہیں وہ زمانہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا۔ ف۶ جیسا استوا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔ ف۷ یعنی اے گروہِ کفار جب تم اللہ تعالیٰ کی راہِ رضا اختیار نہ کرو اور ایمان نہ لاؤ تو نہ تمہیں کوئی مددگار ملے گا جو تمہاری مدد کر سکے نہ کوئی شفیع جو تمہاری شفاعت کرے۔ ف۸ یعنی دنیا کے قیامت تک ہونے والے کاموں کی اپنے حکم و امر اور اپنے قضا و قدر سے۔ ف۹ امر و تدبیر فنائے دنیا کے بعد۔ ف۱۰ یعنی ایام دنیا کے حساب سے اور وہ دن روز قیامت ہے روز قیامت کی درازی بعض کافروں کے لیے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کے لیے پچاس ہزار

الرَّحِيْمُ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ

رحمت والا وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی ف۱۱ اور پیدائش انسان کی ابتدا

طِيْنٍ ۚ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۚ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ

مٹی سے فرمائی ف۱۳ پھر اُس کی نسل رکھی ایک بے قدر پانی کے خلاصہ سے ف۱۴ پھر اسے ٹھیک کیا اور

نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ

اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی ف۱۵ اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا فرمائے ف۱۶

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ

کیا ہی تھوڑا حق مانتے ہو اور بولے ف۱۷ کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے ف۱۸ کیا پھر

خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ

نئے بنیں گے بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری سے منکر ہیں ف۱۹ تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا

الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ ع ۱۱ ۱۴

فرشتہ جو تم پر مقرر ہے ف۲۰ پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے ف۲۱ اور کہیں تم دیکھو جب

الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا

مجرم ف۲۲ اپنے رب کے پاس سر نیچے ڈالے ہوں گے ف۲۳ اے ہمارے رب اب ہم نے دیکھا ف۲۴ اور سُنا ف۲۵

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ

ہمیں پھر بھیج کہ نیک کام کریں ہم کو یقین آگیا ف۲۶ اور اگر ہم چاہتے ہر جان کو اُس کی ہدایت

برس کے برابر جیسے کہ سورۂ معارج میں ہے "تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ" اور مومن پر یہ دن ایک نماز فرض کے وقت سے بھی ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھتا تھا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ ف۱۱ خالق مدبر جَلَّ جَلَالُہٗ ف۱۲ حسب اقتضائے حکمت بنائی ہر جاندار کو وہ صورت دی جو اس کے لیے بہتر ہے اور اس کو ایسے اعضاء عطا فرمائے جو اس کے معاش کے لیے مناسب ہیں۔ ف۱۳ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے بنا کر۔ ف۱۴ یعنی نطفہ سے ف۱۵ اور اس کو بے حس بے جان ہونے کے بعد حساس اور جاندار کیا ف۱۶ تا کہ تم سنو اور دیکھو اور سمجھو۔ ف۱۷ منکرین بعث ف۱۸ اور مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے اجزاء مٹی سے ممتاز نہ رہیں گے ف۱۹ یعنی موت کے بعد اٹھنے اور زندہ کئے جانے کا انکار کر کے وہ اس انتہا تک پہنچے ہیں کہ عاقبت (آخرت) کے تمام امور کے منکر ہیں حتیٰ کہ رب کے حضور حاضر ہونے کے بھی۔ ف۲۰ اس فرشتہ کا نام عزرائیل علیہ السلام ہے اور وہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے جس کا وقت آجاتا ہے بے درنگ اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔ مروی ہے کہ ملک الموت کے لیے دنیا مثل کفِ دست (ہتھیلی کی مانند) کردی گئی ہے تو وہ مشارق ومغارب کی مخلوق کی روحیں بے مشقت اٹھا لیتے ہیں اور رحمت وعذاب کے بہت فرشتے ان کے ماتحت ہیں۔ ف۲۱ اور حساب وجزا کے لیے زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے۔ ف۲۲ یعنی کفار ومشرکین ف۲۳ اپنے افعال وکردار سے شرمندہ ونادم ہو کر اور عرض کرتے ہوں گے ف۲۴ مرنے کے بعد اٹھنے کو اور تیرے وعدہ وعید کے صدق کو جن کے ہم دنیا میں منکر تھے۔ ف۲۵ تجھ سے تیرے رسولوں کی سچائی کو تو اب دنیا میں ف۲۶ اور اب ہم

هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

عطا فرماتے ف۲۷ مگر میری بات قرار پاچکی کہ ضرور جہنم کو بھردوں گا ان جنوں اور آدمیوں

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَ

سب سے ف۲۸ اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے ف۲۹ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا ف۳۰

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا

اب ہمیشہ کا عذاب چکھو اپنے کیے کا بدلہ ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا

کہ جب وہ انھیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گرجاتے ہیں ف۳۱ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولتے ہیں اور

يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ السجدۃ ۹

تکبر نہیں کرتے ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے ف۳۲ اور اپنے رب کو پکارتے ہیں

خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ

ڈرتے اور اُمید کرتے ف۳۳ اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک

لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا

ان کے لیے چھپا رکھی ہے ف۳۴ صلہ اُن کے کاموں کا ف۳۵ تو کیا جو ایمان والا ہے

كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وقف غفران

وہ اس جیسا ہوجائے گا جو بے حکم ہے ف۳۶ یہ برابر نہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

ایمان لے آئے لیکن اس وقت کا ایمان لانا انہیں کچھ کام نہ دے گا۔ ف۲۷ اور اس پر ایسا لطف کرتے کہ اگر وہ اس کو اختیار کرتا تو راہ یاب ہوتا لیکن ہم نے ایسا نہ کیا کیونکہ ہم کافروں کو جانتے تھے کہ وہ کفر ہی اختیار کریں گے۔ ف۲۸ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے تو جہنم کے خازن ان سے کہیں گے ف۲۹ اور دنیا میں ایمان نہ لائے تھے۔ ف۳۰ عذاب میں اب تمہاری طرف التفات نہ ہوگا۔ ف۳۱ تواضع اور خشوع سے اور نعمتِ اسلام پر شکر گزاری کے لیے۔ ف۳۲ یعنی خواب استراحت کے بستروں سے اٹھتے ہیں اور اپنے راحت و آرام کو چھوڑتے ہیں ف۳۳ یعنی اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہیں یہ تہجد ادا کرنے والوں کی حالت کا بیان ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم انصاریوں کے حق میں نازل ہوئی کہ ہم مغرب پڑھ کر اپنی قیام گاہوں کو واپس نہ آتے تھے جب تک کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء نہ پڑھ لیتے۔ ف۳۴ جس سے وہ راحتیں پائیں گے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی ف۳۵ یعنی ان طاعتوں کا جو انہوں نے دنیا میں ادا کیں ف۳۶ یعنی کافر ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے ولید بن عقبہ بن ابی مُعیط کسی بات میں جھگڑ رہا تھا۔ دوران گفتگو کہنے لگا خاموش ہو جاؤ تم لڑکے ہو میں بوڑھا ہوں میں بہت زبان دراز ہوں میری نوک سناں تم سے زیادہ تیز ہے میں تم سے زیادہ بہادر ہوں میں بڑا جتھے دار ہوں حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے فرمایا: چپ تو فاسق ہے مراد یہ تھی کہ جن باتوں پر تو ناز کرتا ہے انسان کے لیے ان میں سے کوئی قابل مدح نہیں انسان کا فضل و شرف ایمان و تقویٰ میں ہے جسے یہ دولت نصیب نہیں وہ انتہا

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى٘ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا
ان کے لیے بسنے کے باغ ہیں ان کے کاموں کے صلہ میں مہمان داری ف۳۷ رہے وہ جو بے حکم ہیں ف۳۸

فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ قِیْلَ
ان کا ٹھکانا آگ ہے جب کبھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اُسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور اُن سے فرمایا

لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَنُذِیْقَنَّهُمْ
جائے گا چکھو اس آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے اور ضرور ہم اُنھیں چکھائیں گے

مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ
کچھ نزدیک کا عذاب ف۳۹ اس بڑے عذاب سے پہلے ف۴۰ جسے دیکھنے والا امید کرے کہ ابھی باز آئیں گے اور

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ
اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر اس نے اُن سے منہ پھیر لیا ف۴۱ بے شک ہم مجرموں سے

ع ۲/۱۱/۱۵ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ؑ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآىِٕهٖ
بدلہ لینے والے ہیں اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۴۲ عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو ف۴۳

وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۳﴾ۚ وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ
اور ہم نے اُسے ف۴۴ بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کیا اور ہم نے اُن میں سے ف۴۵ کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم

بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۣ۫ؕ وَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ
سے بتاتے ف۴۶ جب کہ اُنہوں نے صبر کیا ف۴۷ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین لاتے تھے بے شک تمہارا رب

کا رذیل ہے کافر مومن کے برابر نہیں ہو سکتا اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالی وجهه الكريم کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۳۷ یعنی مومنین صالحین کی جنت ماویٰ میں عزت و اکرام کے ساتھ مہمانداری کی جائے گی۔ ف۳۸ نافرمان کافر ہیں ف۳۹ دنیا ہی میں قتل اور گرفتاری اور قحط و امراض وغیرہ میں مبتلا کر کے۔ چنانچہ ایسا ہی پیش آیا کہ حضور کی ہجرت سے قبل قریش امراض و مصائب میں گرفتار ہوئے اور بعد ہجرت بدر میں مقتول ہوئے گرفتار ہوئے اور سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں اور مردار اور کتے تک کھا گئے۔ ف۴۰ یعنی عذابِ آخرت سے ف۴۱ اور آیات میں غور نہ کیا اور ان کے وضوح و ارشاد سے فائدہ نہ اٹھایا اور ایمان سے بہرہ اندوز نہ ہوا۔ ف۴۲ یعنی توریت ف۴۳ یعنی حضرت موسیٰ علیه السلام کو کتاب کے ملنے میں یا یہ معنی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیه السلام کے ملنے اور ان سے ملاقات ہونے میں شک نہ کرو۔ چنانچہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ علیه وسلم کی حضرت موسیٰ علیه السلام سے ملاقات ہوئی جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔ ف۴۴ یعنی حضرت موسیٰ علیه السلام کو یا توریت کو ف۴۵ یعنی بنی اسرائیل میں سے ف۴۶ لوگوں کو خدا کی طاعت اور اس کی فرمانبرداری اور اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت کا اتباع توریت کے احکام کی تعمیل اور یہ امام انبیاء بنی اسرائیل تھے یا انبیاء کے متبعین۔ ف۴۷ اپنے دین پر اور دشمنوں کی طرف سے پہنچنے والی مصیبتوں پر۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ صبر کا ثمرہ امامت اور پیشوائی ہے۔

يَفۡصِلُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمۡ

ان میں فیصلہ کردے گا ف۴۸ قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کرتے تھے ف۴۹ اور کیا

يَهۡدِ لَهُمۡ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ يَمۡشُوۡنَ فِيۡ مَسٰكِنِهِمۡ ؕ

اُنھیں ف۵۰ اس پر ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی سنگتیں ف۵۱ ہلاک کردیں کہ آج یہ اُن کے گھروں میں چل پھر رہے ہیں ف۵۲

اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا نَسُوۡقُ الۡمَآءَ

بےشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا سنتے نہیں ف۵۳ اور کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں

اِلَى الۡاَرۡضِ الۡجُرُزِ فَنُخۡرِجُ بِهٖ زَرۡعًا تَاۡكُلُ مِنۡهُ اَنۡعَامُهُمۡ وَاَنۡفُسُهُمۡ ؕ

خشک زمین کی طرف ف۵۴ پھر اُس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں سے اُن کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں ف۵۵

اَفَلَا يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡفَتۡحُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۲۸﴾ الثلثة

تو کیا انھیں سوجھتا نہیں ف۵۶ اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو ف۵۷

قُلۡ يَوۡمَ الۡفَتۡحِ لَا يَنۡفَعُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِيۡمَانُهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۲۹﴾

تم فرماؤ فیصلہ کے دن ف۵۸ کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ انھیں مہلت ملے ف۵۹

فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَانۡتَظِرۡ اِنَّهُمۡ مُّنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۳۰﴾ ع ۳ ۸ ۱۶

تو اُن سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو ف۶۰ بےشک انھیں بھی انتظار کرنا ہے ف۶۱

ف۴۸ یعنی انبیاء میں اور ان کی امتوں میں یا مومنین ومشرکین میں ف۴۹ امور دین میں سے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا ممتاز کردے گا۔ ف۵۰ یعنی اہل مکہ کو ف۵۱ کتنی امتیں مثلِ عاد، ثمود وقومِ لوط کے ف۵۲ یعنی اہل مکہ جب بسلسلۂ تجارت شام کے سفر کرتے ہیں تو ان لوگوں کے منازل و بلاد میں گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے آثار دیکھتے ہیں۔ ف۵۳ جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں۔ ف۵۴ جس میں سبزہ کا نام ونشان نہیں ف۵۵ چوپائے بھوسہ اور وہ خود غلہ ف۵۶ کہ وہ یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر استدلال کریں اور سمجھیں کہ جو قادر برحق خشک زمین سے کھیتی نکالنے پر قادر ہے مُردوں کا زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید۔ ف۵۷ مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فرمانبردار اور نافرمان کو ان کے حسب عمل جزا دے گا اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت وکرم کرے گا اور کفار ومشرکین کو عذاب میں مبتلا کرے گا اس پر کافر بطور تمسخر واستہزاء کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا اس کا وقت کب آئے گا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے: ف۵۸ جب عذاب الٰہی نازل ہوگا ف۵۹ توبہ ومعذرت کی۔ فیصلہ کے دن سے یا روزِ قیامت مراد ہے یا روز فتح مکہ یا روزِ بدر، برتقدیر اول اگر روز قیامت مراد ہو تو ایمان کا نافع نہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ ایمان وہی مقبول ہے جو دنیا میں ہو اور دنیا سے نکلنے کے بعد نہ ایمان مقبول ہوگا نہ ایمان لانے کے لیے دنیا میں واپس آنا میسر آئے گا اور اگر فیصلہ کے دن سے روز بدر یا روز فتح مکہ مراد ہو تو معنی یہ ہیں کہ جبکہ عذاب آجائے اور وہ لوگ قتل ہونے لگیں تو حالت قتل میں ان کا ایمان لانا قبول نہ کیا جائے گا اور نہ عذاب مؤخر کر کے انہیں مہلت دی جائے۔ چنانچہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو قوم بنی کنانہ بھاگی حضرت خالد بن ولید نے جب انہیں گھیرا اور انہوں نے دیکھا کہ اب قتل سر پر آگیا کوئی امید جاں بری کی نہیں تو انہوں نے اسلام کا اظہار کیا حضرت خالد نے قبول نہ فرمایا اور انہیں قتل کر دیا۔ (جمل وغیرہ) ف۶۰ ان پر عذاب نازل ہونے کا۔ ف۶۱ بخاری ومسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جمعہ نماز فجر میں یہ سورت یعنی سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر پڑھتے تھے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب تک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سورت اور سورہ

آیاتہا ۷۳ ﴿۳۳﴾ سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِیَّةٌ ﴿۹۰﴾ رکوعاتہا ۹

سورۂ احزاب مدنیہ ہے، اس میں تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) ف۲ اللہ کا یوں ہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سُننا ف۳ بے شک اللہ

عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ﴿۱﴾ وَّ اتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

علم و حکمت والا ہے اور اس کی پیروی رکھنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی ہوتی ہے اے لوگو اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۙ﴿۲﴾ وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۳﴾ مَا

تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور اے محبوب تم اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس (کافی) ہے کام بنانے والا

جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ

اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے ف۴ اور تمہاری ان عورتوں کو جنھیں تم ماں کے برابر

"تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ" پڑھ نہ لیتے خواب (نیند) نہ فرماتے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ سجدہ عذابِ قبر سے محفوظ رکھتی ہے۔ (خازن ومدارک) ف۱ سورۂ احزاب مدنیہ ہے۔ اس میں نو رکوع تہتر آیتیں اور ایک ہزار دوسواسی کلمے اور پانچ ہزار سات سونوے حرف ہیں۔ ف۲ یعنی ہماری طرف سے خبریں دینے والے ہمارے اسرار کے امین ہمارا خطاب ہمارے پیارے بندوں کو پہنچانے والے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یَاۤاَیُّهَا النَّبِیُّ کے ساتھ خطاب فرمایا جس کے یہ معنی ہیں جو ذکر کیے گئے۔ نام پاک کے ساتھ یامحمد! ذکر فرما کر خطاب نہ کیا جیسا کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کو خطاب فرمایا ہے اس سے مقصود آپ کی تکریم اور آپ کا احترام اور آپ کی فضیلت کا ظاہر کرنا ہے۔ (مدارک) ف۳ **شانِ نزول:** ابوسفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابوالاعور سلمی جنگ احد کے بعد مدینہ طیبہ میں آئے اور منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کے یہاں مقیم ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کے لیے امان حاصل کر کے انہوں نے یہ کہا کہ آپ لات، عزیٰ، منات وغیرہ بتوں کو جنہیں مشرکین اپنا معبود سمجھتے ہیں کچھ نہ فرمائیے اور یہ فرما دیجئے کہ ان کی شفاعت ان کے پجاریوں کے لیے ہے اور ہم لوگ آپ کو اور آپ کے رب کو کچھ نہ کہیں گے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی یہ گفتگو بہت ناگوار ہوئی اور مسلمانوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میں انہیں امان دے چکا ہوں اس لیے قتل نہ کرو مدینہ شریف سے نکال دو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں خطاب تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور مقصود ہے آپ کی امت سے فرمانا کہ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امان دی تو تم اس کے پابند رہو اور نقضِ عہد (عہد توڑنے) کا ارادہ نہ کرو اور کفار و منافقین کی خلافِ شرع بات نہ مانو۔ ف۴ کہ ایک میں اللہ کا خوف ہو دوسرے میں کسی اور کا، جب ایک ہی دل ہے تو اللہ ہی سے ڈرے۔ **شانِ نزول:** ابومعمر حمید فہری کی یادداشت اچھی تھی جو سنتا تھا یاد کر لیتا تھا قریش نے کہا کہ اس کے دو دل ہیں جبھی تو اس کا حافظہ اتنا قوی ہے وہ خود بھی کہتا تھا کہ اس کے دو دل ہیں اور ہر ایک میں حضرت سید عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے زیادہ دانش ہے۔ جب بدر میں مشرک بھاگے تو ابومعمر اس شان سے بھاگا کہ ایک جوتی ہاتھ میں، ایک پاؤں میں۔ ابوسفیان سے ملاقات ہوئی تو ابوسفیان نے پوچھا: کیا حال ہے؟ کہا: لوگ بھاگ گئے تو ابوسفیان نے پوچھا: ایک جوتی ہاتھ میں ایک پاؤں میں کیوں ہے؟ کہا: اس کی مجھے خبر نہیں میں تو یہی سمجھ رہا ہوں کہ دونوں جوتیاں پاؤں میں ہیں۔ اس وقت قریش کو معلوم ہوا کہ دو دل ہوتے تو جوتی جو ہاتھ میں لیے

تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ

کہہ دو تمہاری ماں نہ بنایا ف۵ اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا ف۶ یہ

قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿۴﴾

تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے ف۷ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے ف۸

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ

اُنھیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو ف۹ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں اُن کے باپ معلوم نہ ہوں ف۱۰

فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ

تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچازاد ف۱۱ اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر

بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾

ہوا ف۱۲ ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو ف۱۳ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے ف۱۴ اور اس کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں ف۱۵ اور رشتہ

ہوئے تھا بھول نہ جاتا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ منافقین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دو دل بتاتے اور کہتے تھے کہ ان کا ایک دل ہمارے ساتھ ہے اور ایک اپنے اصحاب کے ساتھ نیز زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی اپنی عورت سے ظِہار کرتا تھا تو لوگ اس ظہار کو طلاق کہتے اور اس عورت کو اس کی ماں قرار دیتے تھے اور جب کوئی شخص کسی کو بیٹا کہہ دیتا تو اس کو حقیقی بیٹا قرار دے کر شریک میراث ٹھہراتے اور اس کی زوجہ کو بیٹا کہنے والے کے لیے صلبی بیٹے کی بی بی کی طرح حرام جانتے ان سب کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۵ یعنی ظِہار سے عورت ماں کے مثل حرام نہیں ہو جاتی۔ ظہار: منکوحہ کو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لیے حرام ہو اور یہ تشبیہ ایسے عضو میں ہو جس کو دیکھنا اور چھونا جائز نہیں ہے۔ مثلاً کسی نے اپنی بی بی سے یہ کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو وہ مُظاہر ہو گیا۔ مسئلہ: ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا لیکن کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت سے علیحدہ رہنا اور اس سے تمتع نہ کرنا لازم ہے۔ مسئلہ: ظہار کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا اور یہ میسّر نہ ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ مسئلہ: کفارہ ادا کرنے کے بعد عورت سے قربت اور تمتع حلال ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ) ف۶ خواہ انہیں لوگ تمہارا بیٹا کہتے ہوں۔ ف۷ یعنی بی بی کو ماں کے مثل کہنا اور لے پالک کو بیٹا کہنا بے حقیقت بات ہے نہ بی بی ماں ہو سکتی ہے نہ دوسرے کا ''فرزند'' اپنا بیٹا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو یہود و منافقین نے زبان طعن کھولی اور کہا کہ (حضرت) محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے بیٹے زید کی بی بی سے شادی کر لی کیونکہ پہلے حضرت زینب زید کے نکاح میں تھیں اور حضرت زید ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زرخرید تھے۔ انہوں نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں انہیں ہبہ کر دیا، حضور نے انہیں آزاد کر دیا تب بھی وہ اپنے باپ کے پاس نہ گئے حضور ہی کی خدمت میں رہے حضور ان پر شفقت و کرم فرماتے تھے اس لیے لوگ انہیں حضور کا فرزند کہنے لگے اس سے وہ حقیقۃً حضور کے بیٹے نہ ہو گئے اور یہود و منافقین کا طعنہ محض غلط اور بیجا ہوا اللہ تعالیٰ نے یہاں ان طاعنین (طعنہ دینے والوں) کی تکذیب فرمائی اور انہیں جھوٹا قرار دیا۔ ف۸ حق کی۔ لہٰذا لے پالکوں کو ان کے پالنے والوں کا بیٹا نہ ٹھہراؤ بلکہ ف۹ جن سے وہ پیدا ہوئے۔ ف۱۰ اور اس وجہ سے تم انہیں ان کے باپوں کی طرف نسبت نہ کر سکو ف۱۱ تو تم انہیں بھائی کہو اور جس کے لے پالک ہیں اس کا بیٹا نہ کہو۔ ف۱۲ ممانعت سے پہلے یا یہ معنی ہیں کہ اگر تم نے لے پالکوں کو خطاءً بے ارادہ ان کے پرورش کرنے والوں کا بیٹا کہہ دیا یا کسی غیر کی اولاد کو محض زبان کی سبقت سے بیٹا کہا تو ان صورتوں میں گناہ نہیں۔ ف۱۳ ممانعت کے بعد۔ ف۱۴ دنیا و دین کے تمام امور میں اور نبی کا حکم ان پر نافذ اور نبی کی طاعت واجب اور نبی کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش واجب الترک یا

الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ

والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں ف۱۶ بہ نسبت اور مسلمانوں اور

الْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓىٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی

مہاجروں کے ف۱۷ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر کوئی احسان کرو ف۱۸ یہ کتاب

الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۶﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ

میں لکھا ہے ف۱۹ اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا ف۲۰ اور تم سے ف۲۱ اور

مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ

نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے

مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۷﴾ لِّیَسْــٴَـلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ

گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے ف۲۲ ان کے سچ کا سوال کرے ف۲۳ اور اس نے کافروں کے لیے دردناک

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ ع ۸ ۱۷

عذاب تیار کر رکھا ہے اے ایمان والو! اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو ف۲۴ جب

جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ

تم پر کچھ لشکر آئے ف۲۵ تو ہم نے اُن پر آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے ف۲۶ اور

یہ معنی ہیں کہ نبی مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ رافت و رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور نافع تر ہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مومن کے لیے دنیا و آخرت میں میں سب سے زیادہ اَولیٰ ہوں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو "اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ"۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قراءت میں "مِنْ اَنْفُسِهِمْ" کے بعد "وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ" بھی ہے۔ مجاہد نے کہا کہ تمام انبیاء اپنی امت کے باپ ہوتے ہیں اور اسی رشتہ سے مسلمان آپس میں بھائی کہلاتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی دینی اولاد ہیں۔ ف۱۵ تعظیم حرمت میں اور نکاح کے ہمیشہ کے لیے حرام ہونے میں اور اس کے علاوہ دوسرے احکام میں مثل وراثت اور پردہ وغیرہ کے ان کا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا اور ان کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو مومنین کے ماموں خالہ نہ کہا جائے گا۔ ف۱۶ توارث میں ف۱۷ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ "اُولِی الْاَرْحَام" ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں، کوئی اجنبی دینی برادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا ف۱۸ اس طرح کہ جس کے لیے چاہو کچھ وصیت کرو تو وصیت ثلث مال کے قدر میں توارث پر مقدم کی جائے گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اول مال ذوی الفروض کو دیا جائے گا پھر عصبات کو پھر نسبی ذوی الفروض پر رد کیا جائے گا پھر ذوی الارحام کو دیا جاوے گا پھر مولی الموالات کو (تفسیر احمدی) ف۱۹ یعنی لوحِ محفوظ میں۔ ف۲۰ رسالت کی تبلیغ اور دین حق کی دعوت دینے کا ف۲۱ خصوصیت کے ساتھ۔ مسئلہ: سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر دوسرے انبیاء پر مقدم کرنا ان سب پر آپ کی افضلیت کے اظہار کے لیے ہے۔ ف۲۲ یعنی انبیاء سے یا ان کی تصدیق کرنے والوں سے ف۲۳ یعنی جو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور انہیں تبلیغ کی وہ دریافت فرمائے یا مومنین سے ان کی تصدیق کا سوال کرے یا یہ معنی ہیں کہ انبیاء کو جو ان کی امتوں نے جواب دیئے وہ دریافت فرمائے اور اس سوال سے مقصود کفار کی تذلیل و تبکیت ہے۔ ف۲۴ جو اس نے جنگ احزاب کے دن فرمایا جس کو غزوۂ خندق کہتے ہیں جو جنگ احد سے ایک سال بعد تھا جب کہ مسلمانوں کا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں محاصرہ کر لیا گیا تھا۔ ف۲۵ قریش اور غطفان اور یہود قریظہ و نضیر کے ف۲۶ یعنی ملائکہ کے لشکر۔

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۹ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ

اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ف۲۷ جب کافر تم پر آئے تمہارے اُوپر سے اور تمہارے نیچے

مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ

سے ف۲۸ اور جب کہ ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں ف۲۹ اور دل گلوں کے پاس آگئے ف۳۰ اور تم اللہ پر طرح طرح کے

الظُّنُوْنَا ۱۰ هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ۱۱ وَ

گمان کرنے لگے ف۳۱ وہ جگہ تھی کہ مسلمانوں کی جانچ ہوئی ف۳۲ اور خوب سختی سے جھنجھوڑے گئے اور

غزوۂ احزاب کا مختصر بیان: یہ غزوہ شوال ۴ یا ۵ سنہ ہجری میں پیش آیا جب یہود بنی نضیر کو جلاوطن کیا گیا تو ان کے اکابر مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچے اور انہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی ترغیب دلائی اور وعدہ کیا کہ ہم تمہارا ساتھ دیں گے یہاں تک کہ مسلمان نیست ونابود ہوجائیں، ابو سفیان نے اس تحریک کی بہت قدر کی اور کہا کہ ہمیں دنیا میں وہ سب سے پیارا ہے جو محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی عداوت میں ہمارا ساتھ دے پھر قریش نے ان یہودیوں سے کہا کہ تم پہلی کتاب والے ہو بتاؤ تو ہم حق پر ہیں یا محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہود نے کہا تمہیں حق پر ہو اس پر قریش خوش ہوئے اسی پر آیت "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ" نازل ہوئی پھر یہودی قبائل غطفان وقیس وغیلان وغیرہ میں گئے وہاں بھی یہی تحریک کی وہ سب ان کے موافق ہوگئے اس طرح انہوں نے جابجا دورے کئے اور عرب کے قبیلہ قبیلہ کو مسلمانوں کے خلاف تیار کرلیا جب سب لوگ تیار ہوگئے تو قبیلہ خزاعہ کے چندلوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفار کی ان زبردست تیاریوں کی اطلاع دی یہ اطلاع پاتے ہی حضور نے بمشورہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خندق کھدوانی شروع کردی اس خندق میں مسلمانوں کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود بھی کام کیا مسلمان خندق تیار کرکے فارغ ہوئے ہی تھے کہ مشرکین بارہ ہزار کا لشکر گراں لے کر ان پر ٹوٹ پڑے اور مدینہ طیبہ کا محاصرہ کرلیا خندق مسلمانوں کے اور ان کے درمیان حائل تھی اس کو دیکھ کر متحیر ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ ایسی تدبیر ہے جس سے عرب لوگ اب تک واقف نہ تھے اب انہوں نے مسلمانوں پر تیراندازی شروع کی اور اس محاصرہ کو پندرہ روز یا چوبیس روز گزرے مسلمانوں پر خوف غالب ہوا اور وہ بہت گھبرائے اور پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور ان پر تیز ہوا بھیجی نہایت سرد اور اندھیری رات میں اس ہوا نے ان کے خیمے گرادیے، طنابیں توڑ دیں، کھونٹے اکھاڑ دیئے، ہانڈیاں الٹ دیں، آدمی زمین پر گرنے لگے اور اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیج دیئے جنہوں نے کفار کو لرزا دیا ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی مگر اس جنگ میں ملائکہ نے قتال نہیں کیا، پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو خبر لینے کے لیے بھیجا وقت نہایت سرد تھا یہ ہتھیار لگا کر روانہ ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روانہ ہوتے وقت ان کے چہرے اور بدن پر دست مبارک پھیرا جس سے ان پر سردی اثر نہ کرسکی اور یہ دشمن کے لشکر میں پہنچ گئے وہاں تیز ہوا چل رہی تھی اور سنگریزے اُڑ اُڑ کر لوگوں کے لگ رہے تھے، آنکھوں میں گرد پڑ رہی تھی، عجب پریشانی کا عالم تھا، لشکر کفار کے سردار ابوسفیان ہوا کا یہ عالم دیکھ کر اٹھے اور انہوں نے قریش کو پکار کر کہا کہ جاسوسوں سے ہوشیار رہنا ہر شخص اپنے برابر والے کو دیکھ لے یہ اعلان ہونے کے بعد ہر ایک شخص نے اپنے برابر والے کو ٹٹولنا شروع کیا، حضرت حذیفہ نے دانائی سے اپنے داہنے شخص کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں۔ اس کے بعد ابوسفیان نے کہا: اے گروہ قریش تم ٹھہرنے کے مقام پر نہیں ہو گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہوچکے بنی قریظہ اپنے عہد سے پھر گئے اور ہمیں ان کی طرف سے اندیشہ ناک خبریں پہنچی ہیں ہوا نے جو حال کیا ہے وہ تم دیکھ ہی رہے ہو بس اب یہاں سے کوچ کردو میں کوچ کرتا ہوں ابوسفیان یہ کہہ کر اپنی اونٹنی پر سوار ہوگئے اور لشکر میں الرحیل الرحیل یعنی کوچ کوچ کا شور مچ گیا ہوا ہر چیز کو الٹے ڈالتی تھی مگر یہ ہوا اس لشکر سے باہر نہ تھی اب یہ لشکر بھاگ نکلا اور سامان کا بار کرکے لے جانا اس کو شاق (مشکل) ہوگیا اس لیے کثیر سامان چھوڑ گیا۔ (جمل) **ف۲۷** یعنی تمہارا خندق کھودنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں ثابت قدم رہنا۔ **ف۲۸** یعنی وادی کی بالائی جانب مشرق سے قبیلہ اسد وغطفان کے لوگ مالک بن عوف نصری وعیینہ بن حصن فزاری کی سرکردگی میں ایک ہزار کی جمعیت لے کر اور ان کے ساتھ طلیحہ بن خویلد اسدی بنی اسد کی جمعیت لے کر اور حیی بن اخطب یہود بنی قریظہ کی جمعیت لے کر اور وادی کی زیریں جانب مغرب سے قریش اور کنانہ بسرکردگی ابوسفیان بن حرب۔ **ف۲۹** اور شدت رعب وہیبت سے حیرت میں آگئیں **ف۳۰** خوف و اضطراب انتہا کو پہنچ گیا **ف۳۱** منافق تو یہ گمان کرنے لگے کہ مسلمانوں کا نام ونشان باقی نہ رہے گا کفار کی اتنی بڑی جمعیت سب کو فنا کرڈالے گی اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آنے اور اپنے فتحیاب ہونے کی امید تھی۔ **ف۳۲** اور ان کا صبر واخلاص محک (کسوٹی) امتحان پر لایا گیا۔

إِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ

جب کہنے لگے منافق اور جن کے دلوں میں روگ تھا ف۳۳ ہمیں اللہ و رسول

رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا

نے وعدہ نہ دیا تھا مگر فریب کا ف۳۴ اور جب اُن میں سے ایک گروہ نے کہا ف۳۵ اے مدینہ والو! ف۳۶ یہاں تمہارے

مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ يَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ

ٹھہرنے کی جگہ نہیں ف۳۷ تم گھروں کو واپس چلو اور ان میں سے ایک گروہ ف۳۸ نبی سے اذن مانگتا تھا یہ کہہ کر کہ

بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَ مَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَ لَوْ مع

ہمارے گھر بے حفاظت ہیں اور وہ بے حفاظت نہ تھے وہ تو نہ چاہتے تھے مگر بھاگنا اور اگر

دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَ مَا تَلَبَّثُوْا

ان پر فوجیں مدینہ کے اطراف سے آتیں پھر اُن سے کفر چاہتیں تو ضرور اُن کا مانگا دے بیٹھتے ف۳۹ اور اس میں دیر نہ

بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَ لَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ

کرتے مگر تھوڑی اور بے شک اس سے پہلے وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ

الْاَدْبَارَ ؕ وَ كَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ

پھیریں گے اور اللہ کا عہد پوچھا جائے گا ف۴۰ تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا اگر

فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ

موت یا قتل سے بھاگو ف۴۱ اور جب بھی دنیا نہ برتنے دیئے جاؤ گے مگر تھوڑی ف۴۲ تم فرماؤ وہ

ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ

کون ہے جو اللہ کا حکم تم پر سے ٹال دے اگر وہ تمہارا بُرا چاہے ف۴۳ یا تم پر مہر (رحم) فرمانا چاہے ف۴۴

ف۳۳ یعنی ضعف اعتقاد ف۳۴ یہ بات معتب بن قشیر نے کفار کے لشکر دیکھ کر کہی تھی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہمیں فارس و روم کی فتح کا وعدہ دیتے ہیں اور حال یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کی یہ مجال بھی نہیں کہ اپنے ڈیرے سے باہر نکل سکے تو یہ وعدہ نرا دھوکا ہے۔ ف۳۵ یعنی منافقین کے ایک گروہ نے ف۳۶ یہ مقولہ منافقین کا ہے انہوں نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہا۔ مسئلہ: مسلمانوں کو یثرب نہ کہنا چاہئے۔ حدیث شریف میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے کی ممانعت آئی ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نا گوار تھا کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں۔ ف۳۷ یعنی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لشکر میں ف۳۸ یعنی بنی حارثہ و بنی سلمہ۔ ف۳۹ یعنی اسلام سے منحرف ہو جاتے ف۴۰ یعنی آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کو دریافت فرمائے گا کہ کیوں وفا نہیں کیا گیا۔ ف۴۱ کیونکہ جو مقدر ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ ف۴۲ یعنی اگر وقت نہیں آیا ہے تو بھی بھاگ کر تھوڑے ہی دن جتنی عمر باقی ہے اتنے ہی دنیا کو برتو گے اور یہ ایک قلیل مدت ہے۔ ف۴۳ یعنی اس کو تمہارا قتل و ہلاک منظور ہو تو اس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا۔ ف۴۴ امن و عافیت عطا فرما کر۔

وَ لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ
اور وہ اللّٰه کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے نہ مددگار بےشک اللّٰه جانتا ہے

الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَ الْقَآىٕلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ وَ لَا یَاْتُوْنَ
تمہارے ان کو جواوروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری طرف چلے آؤ ف۴۵ اور لڑائی میں

الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَیْكُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ
نہیں آتے مگر تھوڑے ف۴۶ تمہاری مدد میں گئی (کوتاہی) کرتے ہیں پھر جب ڈر کا وقت آئے تم اُنھیں

یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰى عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا
دیکھو گے تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی ہو پھر جب

ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓىٕكَ
ڈر کا وقت نکل جائے ف۴۷ تمہیں طعنے دینے لگیں تیز زبانوں سے مال غنیمت کے لالچ میں ف۴۸ یہ لوگ

لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۱۹﴾
ایمان لائے ہی نہیں ف۴۹ تو اللّٰه نے ان کے عمل اکارت کردیے ف۵۰ اور یہ اللّٰه کو آسان ہے

یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْهَبُوْا ۚ وَ اِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا
وہ سمجھ رہے ہیں کہ کافروں کے لشکر ابھی نہ گئے ف۵۱ اور اگر لشکر دوبارہ آئیں تو اُن کی ف۵۲ خواہش ہوگی

لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآىٕكُمْ ؕ وَ لَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ
کہ کسی طرح گاؤں میں نکل کر ف۵۳ تمہاری خبریں پوچھتے ف۵۴ اور اگر وہ تم میں رہتے

ف۴۵ اور سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰه تعالٰی علیہ وسلم کو چھوڑ دو ان کے ساتھ جہاد میں نہ رہو اس میں جان کا خطرہ ہے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی ان کے پاس یہود نے پیام بھیجا تھا کہ تم کیوں اپنی جانیں ابوسفیان کے ہاتھوں سے ہلاک کرانا چاہتے ہو اس کے لشکری اس مرتبہ اگر تمہیں پا گئے تو تم میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑیں گے ہمیں تمہارا اندیشہ ہے تم ہمارے بھائی اور ہمسائے ہو ہمارے پاس آجاؤ، یہ خبر پا کر عبد اللّٰه بن ابی بن سلول منافق اور اس کے ساتھی مومنین کو ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں سے ڈرا کر رسول کریم صلی اللّٰه تعالٰی علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے روکنے لگے اور اس میں انہوں نے بہت کوشش کی لیکن جس قدر انہوں نے کوشش کی مومنین کا ثبات استقلال اور بڑھتا گیا۔ ف۴۶ ریاکاری اور دکھاوٹ کے لیے۔ ف۴۷ اور امن و غنیمت حاصل ہو ف۴۸ اور یہ کہیں ہمیں زیادہ حصہ دو ہماری ہی وجہ سے تم غالب ہوئے ہو۔ ف۴۹ حقیقت میں۔ اگرچہ انہوں نے زبانوں سے ایمان کا اظہار کیا ف۵۰ یعنی چونکہ حقیقت میں وہ مومن نہ تھے اس لیے ان کے تمام ظاہری عمل جہاد وغیرہ سب باطل کردیے۔ ف۵۱ یعنی منافقین اپنی بزدلی و نامردی سے ابھی تک یہ سمجھ رہے ہیں کہ کفار قریش و غطفان و یہود وغیرہ ابھی تک میدان چھوڑ کر بھاگے نہیں ہیں اگرچہ حقیقت حال یہ ہے کہ وہ بھاگ چکے۔ ف۵۲ یعنی منافقین کی اپنی نامردی کے باعث یہی آرزو اور ف۵۳ مدینہ طیبہ کے آنے جانے والوں سے ف۵۴ کہ مسلمانوں کا کیا انجام ہوا کفار کے مقابلہ میں ان کی کیا حالت رہی۔

مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾ ع لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ع ۲ ۱۲ ۱۸

جب بھی نہ لڑتے مگر تھوڑے ف۵۵ بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے ف۵۶

لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا رَاَ

اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے ف۵۷ اور جب مسلمانوں

الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ

نے کافروں کے لشکر دیکھے بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا تھا اللہ اور اُس کے رسول نے ف۵۸ اور سچ فرمایا

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ اور اس کے رسول نے ف۵۹ اور اس سے انہیں نہ بڑھا مگر ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونا مسلمانوں میں کچھ

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ

وہ مرد ہیں جنھوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا ف۶۰ تو اُن میں کوئی اپنی منت پوری کرچکا ف۶۱ اور کوئی

مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ

راہ دیکھ رہا ہے ف۶۲ اور وہ ذرا نہ بدلے ف۶۳ تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے

وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

اور منافقوں کو عذاب کرے اگر چاہے یا انھیں توبہ دے بے شک اللہ بخشنے والا

ف۵۵ ریا کاری اور عذر رکھنے کے لیے تاکہ یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ جنگ میں شریک تھے۔ ف۵۶ ان کی اچھی طرح اتباع کرو اور دین الٰہی کی مدد کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔ ف۵۷ ہر موقع پر اس کا ذکر کرے، خوشی میں بھی رنج میں بھی، تنگی میں بھی فراخی میں بھی۔ ف۵۸ کہ تمہیں شدت و بلا پہنچے گی اور تم آزمائش میں ڈالے جاؤ گے اور پہلوں کی طرح تم پر سختیاں آئیں گی اور لشکر جمع ہو ہو کر تم پر ٹوٹیں گے اور انجام کار تم غالب ہو گے اور تمہاری مدد فرمائی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ" الاٰیۃ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ پچھلی نو یا دس راتوں میں لشکر تمہاری طرف آنے والے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ اس میعاد پر لشکر آ گئے تو کہا یہ ہے وہ جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا۔ ف۵۹ یعنی جو اس کے وعدے ہیں سب سچے ہیں سب یقیناً واقع ہوں گے ہماری مدد بھی ہوگی ہمیں غلبہ بھی دیا جائے گا اور مکہ مکرمہ اور روم و فارس بھی فتح ہوں گے۔ ف۶۰ حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ اور حضرت سعید بن زید اور حضرت حمزہ اور حضرت مصعب وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نذر کی تھی کہ وہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں ان کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا کہ انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دیا۔ ف۶۱ جہاد پر ثابت رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا جیسے کہ حضرت حمزہ و مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ف۶۲ اور شہادت کا انتظار کر رہا ہے جیسے کہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ف۶۳ اپنے عہد پر ویسے ہی ثابت قدم رہے شہید ہو جانے والے بھی اور شہادت کا انتظار کرنے والے بھی ان منافقین اور مریض القلب لوگوں پر تعریض ہے جو اپنے عہد پر قائم نہ رہے۔

رَّحِيۡمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِغَيۡظِهِمۡ لَمۡ يَنَالُوۡا خَيۡرًا ؕ وَكَفَى

مہربان ہے اور اللہ نے کافروں کو ف۶۴ ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پلٹایا کہ کچھ بھلا نہ پایا ف۶۵ اور اللہ نے

اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الۡقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيۡزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنۡزَلَ الَّذِيۡنَ

مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت دی ف۶۶ اور اللہ زبردست عزت والا ہے اور جن اہل کتاب

ظَاهَرُوۡهُمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مِنۡ صَيَاصِيۡهِمۡ وَقَذَفَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ

نے ان کی مدد کی تھی ف۶۷ اُنھیں ان کے قلعوں سے اُتارا ف۶۸ اور ان کے دلوں میں

الرُّعۡبَ فَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ وَتَاۡسِرُوۡنَ فَرِيۡقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوۡرَثَكُمۡ اَرۡضَهُمۡ وَ

رعب ڈالا ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو ف۶۹ اور ایک گروہ کو قید ف۷۰ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور

دِيَارَهُمۡ وَاَمۡوَالَهُمۡ وَاَرۡضًا لَّمۡ تَطَـُٔوۡهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

ان کے مکان اور ان کے مال ف۷۱ اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے ف۷۲ اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيۡرًا ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِكَ اِنۡ كُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ الۡحَيٰوةَ ع ۳ ۱۹

قادر ہے اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور

ف۶۴ یعنی قریش وغطفان وغیرہ کے لشکروں کو جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ ف۶۵ ناکام ونامراد واپس ہوئے۔ ف۶۶ کہ دشمن فرشتوں کی تکبیروں اور ہوا کی سختیوں سے بھاگ نکلے۔ ف۶۷ یعنی بنی قریظہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل قریش وغطفان وغیرہ احزاب کی مدد کی تھی ف۶۸ اس میں غزوۂ بنی قریظہ کا بیان ہے یہ آخر ذی قعدہ ۴ھ یا ۵ھ میں ہوا جب غزوۂ خندق میں شب کو مخالفین کے لشکر بھاگ گئے جس کا اوپر کی آیات میں ذکر ہو چکا ہے اس شب کی صبح کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور ہتھیار اتار دیئے اس روز ظہر کے وقت جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک دھویا جا رہا تھا جبریل امین حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور نے ہتھیار رکھ دیئے فرشتوں نے چالیس روز سے ہتھیار نہیں رکھے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو بنی قریظہ کی طرف جانے کا حکم فرماتا ہے حضور نے حکم فرمایا کہ ندا کر دی جائے کہ جو فرمانبردار ہو وہ عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر حضور یہ فرما کر روانہ ہو گئے اور مسلمان چلنے شروع ہوئے اور یکے بعد دیگرے حضور کی خدمت میں پہنچتے رہے یہاں تک کہ بعض حضرات نماز عشاء کے بعد پہنچے لیکن انہوں نے اس وقت تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کیونکہ حضور نے بنی قریظہ میں پہنچ کر عصر کی نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اس لیے اس روز انہوں نے عصر بعد عشا پڑھی اور اس پر نہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گرفت فرمائی نہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔ لشکر اسلام نے پچیس روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ رکھا اس سے وہ تنگ آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم میرے حکم پر قلعوں سے اترو گے؟ انہوں نے انکار کیا تو فرمایا کیا قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کے حکم پر اترو گے؟ اس پر وہ راضی ہوئے اور سعد بن معاذ کو ان کے بارے میں حکم دینے پر مامور فرمایا حضرت سعد نے حکم دیا کہ مرد قتل کر دیئے جائیں۔ عورتیں اور بچے قید کیے جائیں، پھر بازارِ مدینہ میں خندق کھودی گئی اور وہاں لا کر ان سب کی گردنیں ماری گئیں ان لوگوں میں قبیلہ بنی نضیر کا سردار حُیی بن اَخطب اور بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد بھی تھا اور یہ لوگ چھ سو یا سات سو جوان تھے جو گردنیں کاٹ کر خندق میں ڈال دیئے گئے۔ (مدارک وجمل) ف۶۹ یعنی مقاتلین کو۔ ف۷۰ عورتوں اور بچوں کو۔ ف۷۱ نقد اور سامان اور مویشی سب مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں۔ ف۷۲ اس زمین سے مراد خیبر ہے جو فتح قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آیا یا وہ ہر زمین مراد ہے جو قیامت تک فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آنے والی ہے۔

الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝۲۸ وَاِنْ

اس کی آرائش چاہتی ہو ف۷۳ تو آؤ میں تمہیں مال دوں ف۷۴ اور اچھی طرح چھوڑ دوں ف۷۵ اور اگر

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ

تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں

مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۲۹ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ

کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے اے نبی کی بیبیو جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی

مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰

جرأت کرے ف۷۶ اس پر اوروں سے دونا (دگنا) عذاب ہوگا ف۷۷ اور یہ اللہ کو آسان ہے

ف۷۳ یعنی اگر تمہیں مالِ کثیر اور اسبابِ عیش درکار ہے۔ **شانِ نزول:** سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے آپ سے دنیاوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی یہاں تو کمالِ زہد تھا سامانِ دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لیے یہ خاطرِ اقدس پر گراں ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی اور ازواجِ مطہرات کو تخییر دی گئی اس وقت حضور کی نو بیبیاں تھیں۔ **پانچ قریشیہ:** (۱) حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (۲) حفصہ بنت فاروق، (۳) ام حبیبہ بنت ابی سفیان، (۴) ام سلمٰی بنت ابی امیہ، (۵) سودہ بنت زمعہ اور **چار غیر قریشیہ:** (۱) زینب بنت جحش اسدیہ، (۲) میمونہ بنت حارث ہلالیہ، (۳) صفیہ بنت حُیی بن اَخطب خیبریہ، (۴) جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ آیت سنا کر اختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کر کے جو رائے ہو اس پر عمل کرو۔ انہوں نے عرض کیا: حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسا میں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دارِ آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا۔ **مسئلہ:** جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے زوج کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ہمارے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔ ف۷۴ جس عورت کے ساتھ بعدِ نکاح دخول یا خلوتِ صحیحہ ہوئی ہو اس کو طلاق دی جائے تو کچھ سامان دینا مستحب ہے اور وہ سامان تین کپڑوں کا جوڑا ہوتا ہے یہاں مال سے وہی مراد ہے۔ **مسئلہ:** جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اس کو قبل دخول طلاق دی تو یہ جوڑا دینا واجب ہے۔ ف۷۵ بغیر کسی ضرر کے۔ ف۷۶ جیسے کہ شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور اس کے ساتھ کج خلقی سے پیش آنا کیونکہ بدکاری سے تو اللہ تعالیٰ انبیاء کی بیبیوں کو پاک رکھتا ہے۔ ف۷۷ کیونکہ جس شخص کی فضیلت زیادہ ہوتی ہے اس سے اگر قصور واقع ہو تو وہ قصور بھی دوسروں کے قصور سے زیادہ سخت قرار دیا جاتا ہے۔ **مسئلہ:** اسی لیے عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے زیادہ قبیح ہوتا ہے اور اسی لیے آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ مقرر ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیاں تمام جہان کی عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اس لیے ان کی ادنیٰ بات سخت گرفت کے قابل ہے۔ **فائدہ:** لفظ فاحشہ جب معرفہ ہو کر وارد ہو تو اس سے زنا اور لواطت مراد ہوتی ہے اور اگر نکرہ غیر موصوفہ ہو کر لایا جائے تو اس سے تمام گناہ مراد ہوتے ہیں اور جب موصوف ہو کر وارد ہو تو اس سے شوہر کی نافرمانی اور فسادِ معشرت مراد ہوتا ہے، اس آیت میں نکرہ موصوفہ ہے اسی لیے اس سے شوہر کی اطاعت میں کوتاہی اور کج خلقی مراد ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے۔ (جمل وغیرہ)

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا

اور وف۷۸ جو تم میں فرماں بردار رہے اللہ اور رسول کی اور اچھا کام کرے ہم اسے اوروں سے دونا (دگنا)

مَرَّتَیْنِۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِیْمًا ﴿۳۱﴾ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ

ثواب دیں گے وف۷۹ اور ہم نے اس کے لیے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے وف۸۰ اے نبی کی بیبیو تم اور عورتوں

مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ

کی طرح نہیں ہو وف۸۱ اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ

قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًاۚ ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ

لالچ کرے وف۸۲ ہاں اچھی بات کہو وف۸۳ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو

تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ

جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی وف۸۴ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ

اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور

الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًاۚ ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلٰى فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ

فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے وف۸۵ اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں

وف۷۸ اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیو! وف۷۹ یعنی اگر اوروں کو ایک نیکی پر دس گنا ثواب دیں گے تو تمہیں بیس گنا کیونکہ تمام جہان کی عورتوں میں تمہیں شرف و فضیلت ہے اور تمہارے عمل میں بھی دو جہتیں ہیں ایک ادائے اطاعت دوسرے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا جوئی اور قناعت و حُسنِ معاشرت کے ساتھ حضور کو خوشنود کرنا۔ وف۸۰ جنت میں۔ وف۸۱ تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اور تمہارا اجر سب سے بڑھ کر، جہان کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں۔ وف۸۲ اس میں تعلیمِ آداب ہے کہ اگر بضرورت غیر مرد سے پسِ پردہ گفتگو کرنی پڑے تو قصد کرو کہ لہجہ میں نزاکت نہ آنے پائے اور بات میں لوچ نہ ہو بات نہایت سادگی سے کی جائے عفت مآب (پاکدامن) خواتین کے لیے یہی شایاں ہے۔ وف۸۳ دین و اسلام کی اور نیکی کی تعلیم اور پند و نصیحت کی اگر ضرورت پیش آئے مگر بے لوچ لہجہ سے۔ وف۸۴ اگلی جاہلیت سے مراد قبلِ اسلام کا زمانہ ہے اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و محاسن کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں اور پچھلی جاہلیت سے اخیر زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال پہلوں کی مثل ہو جائیں گے۔ وف۸۵ یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو۔ اس آیت سے اہلِ بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہلِ بیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواجِ مطہرات اور حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہراء اور علی مرتضیٰ اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب داخل ہیں۔ آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے ان آیات میں اہلِ بیتِ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقویٰ و پرہیزگاری کے پابند رہیں گناہوں کو ناپاکی سے اور پرہیزگاری کو پاکی سے استعارہ فرمایا گیا کیونکہ گناہوں کا مرتکب ان سے ایسا ہی ملوث ہوتا ہے جیسا جسم نجاستوں سے، اس طرزِ کلام سے مقصود یہ ہے کہ اربابِ عقول کو گناہوں سے نفرت دلائی جائے اور تقویٰ و پرہیزگاری کی ترغیب دی جائے۔

ع ۴
اٰیٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ

اللہ کی آیتیں اور حکمت ف۸۶ بے شک اللہ ہر باریکی جانتا خبردار ہے بے شک مسلمان مرد اور

الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ

مسلمان عورتیں ف۸۷ اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرماں بردار اور فرماں برداریں اور سچے

وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ

اور سچیاں ف۸۸ اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور

الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ

خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ

فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ

رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ

لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى

نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و

اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ

رسول کچھ حکم فرما دیں تو انھیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے ف۸۹ اور جو

ف۸۶ یعنی سنت۔ ف۸۷ شانِ نزول: اسماء بنت عمیس جب اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو ازواجِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل کر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کے باب میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہے انہوں نے فرمایا نہیں تو اسماء نے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور عورتیں بڑے ٹوٹے میں ہیں فرمایا کیوں عرض کیا کہ ان کا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہی نہیں جیسا کہ مردوں کا ہوتا ہے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ان کے دس مراتب مردوں کے ساتھ ذکر کئے گئے اور ان کے ساتھ ان کی مدح فرمائی گئی اور مراتب میں سے پہلا مرتبہ "اسلام" ہے جو خدا اور رسول کی فرمانبرداری ہے۔ دوسرا "ایمان" کہ وہ اعتقادِ صحیح اور ظاہر و باطن کا موافق ہونا ہے۔ تیسرا مرتبہ "قنوت" یعنی طاعت ہے۔ ف۸۸ اس میں چوتھے مرتبہ کا بیان ہے کہ وہ "صدقِ نیات وصدقِ اقوال وافعال" ہے۔ اس کے بعد پانچویں مرتبہ صبر کا بیان ہے کہ طاعتوں کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے احتراز رکھنا خواہ نفس پر کتنا ہی شاق اور گراں ہو، رضائے الٰہی کے لیے اختیار کیا جائے۔ اس کے بعد پھر چھٹے مرتبہ "خشوع" کا بیان ہے جو طاعتوں اور عبادتوں میں قلوب و جوارح کے ساتھ متواضع ہونا ہے۔ اس کے بعد ساتویں مرتبہ "صدقہ" کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں بطریقِ فرض و نفل دینا ہے۔ پھر آٹھویں مرتبہ "صوم" کا بیان ہے یہ بھی فرض و نفل دونوں کو شامل ہے۔ منقول ہے کہ جس نے ہر ہفتہ ایک درہم صدقہ کیا وہ متصدقین میں اور جس نے ہر مہینہ ایامِ بیض (چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵) کے تین روزے رکھے وہ صائمین میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد نویں مرتبہ "عفت" کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی پارسائی کو محفوظ رکھے اور جو حلال نہیں ہے اس سے بچے۔ سب سے آخر میں دسویں مرتبہ "کثرتِ ذکر" کا بیان ہے، ذکر میں تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، قراءتِ قرآن، علمِ دین کا پڑھنا پڑھانا، نماز، وعظ، نصیحت، میلاد شریف، نعت شریف پڑھنا سب داخل ہیں۔ کہا گیا ہے کہ بندہ ذاکرین میں تب شمار ہوتا ہے جب کہ وہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے، ہر حال میں اللہ کا ذکر کرے۔ ف۸۹ شانِ نزول: یہ آیت زینب بنتِ جحش اسدیہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش اور ان کی والدہ اُمیمہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی

يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ

حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

جسے اللہ نے نعمت دی ف۹۰ اور تم نے اُسے نعمت دی ف۹۱ کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے ف۹۲ اور اللہ سے ڈر ف۹۳

وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ

اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا ف۹۴ اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا ف۹۵ اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ

تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى

اس کا خوف رکھو ف۹۶ پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی ف۹۷ تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی ف۹۸ کہ مسلمانوں پر کچھ

الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَ

حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کی بیبیوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہوجائے ف۹۹ اور

اُمیمہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جن کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد کیا تھا اور وہ حضور ہی کی خدمت میں رہتے تھے حضور نے زینب کے لیے ان کا پیام دیا اس کو زینب نے اور ان کے بھائی نے منظور نہیں کیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور حضرت زینب اور ان کے بھائی اس حکم کو سن کر راضی ہوگئے اور حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح ان کے ساتھ کردیا اور حضور نے ان کا مَہر دس دینار ساٹھ درہم ایک جوڑا کپڑا پچاس مد (ایک پیمانہ ہے) کھانا تیس صاع کھجوریں دیں۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔ **مسئلہ:** اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ **فائدہ:** بعض تفاسیر میں حضرت زید کو غلام کہا گیا ہے مگر یہ خالی از تسامح نہیں کیونکہ وہ حر (آزاد) تھے گرفتاری سے بالخصوص قبل بعثت شرعاً کوئی شخص مرقوق یعنی مملوک نہیں ہوجاتا اور وہ زمانۂ فترت کا تھا اور اہلِ فترت کو حربی نہیں کہا جاتا۔ (کذافی الجمل) **ف۹۰** اسلام کی جو بڑی جلیل نعمت ہے۔ **ف۹۱** آزاد فرما کر، مراد اس سے حضرت زید بن حارثہ ہیں کہ حضور نے انہیں آزاد کیا اور ان کی پرورش فرمائی۔ **ف۹۲ شانِ نزول:** جب حضرت زید کا نکاح حضرت زینب سے ہوچکا تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ زینب آپ کی ازواجِ طاہرات میں داخل ہوں گی اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت زید اور زینب کے درمیان موافقت نہ ہوئی اور حضرت زید نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت زینب کی سخت گفتاری تیز زبانی عدمِ اطاعت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی شکایت کی ایسا بار بار اتفاق ہوا حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زید کو سمجھا دیتے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ **ف۹۳** زینب پر کبر و ایذائے شوہر کے الزام لگانے میں۔ **ف۹۴** یعنی آپ یہ ظاہر نہیں فرماتے تھے کہ زینب سے تمہارا نباہ نہیں ہوسکے گا اور طلاق ضرور واقع ہوگی اور اللہ تعالیٰ انہیں ازواجِ مطہرات میں داخل کرے گا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا۔ **ف۹۵** یعنی جب حضرت زید نے زینب کو طلاق دے دی تو آپ کو لوگوں کے طعن کا اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہے حضرت زینب کے ساتھ نکاح کرنے کا اور ایسا کرنے سے لوگ طعنہ دیں گے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرلیا جو ان کے منہ بولے بیٹے کے نکاح میں رہی تھی۔ مقصود یہ ہے کہ امرِ مباح میں بے جا طعن کرنے والوں کا کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہئے۔ **ف۹۶** اور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والے اور سب سے زیادہ تقویٰ والے ہیں، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ **ف۹۷** اور حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دے دی اور عدت گزر گئی۔ **ف۹۸** حضرت زینب کی عدت گزرنے کے بعد ان کے پاس حضرت زید رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیام لے کر گئے اور انہوں نے سر جھکا کر کمال شرم و ادب سے انہیں یہ پیام پہنچایا انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں، میں اپنی رائے کو کچھ بھی دخل نہیں دیتی جو میرے رب کو منظور ہو اس پر راضی ہوں یہ کہہ کر وہ بارگاہِ الٰہی میں متوجہ ہوئیں اور انہوں نے نماز شروع کردی اور یہ آیت نازل ہوئی حضرت زینب کو اس نکاح سے بہت خوشی اور فخر ہوا سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شادی کا ولیمہ بہت وسعت کے ساتھ کیا۔ **ف۹۹** یعنی تاکہ یہ معلوم ہوجائے کہ لے پالک کی بی بی سے نکاح

كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ

اللہ کا حکم ہو کر رہنا نبی پر کوئی حرج نہیں اس بات میں جو اللہ نے اس کے لیے

اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا

مقرر فرمائی ف۱۰۰ اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے ف۱۰۱ اور اللہ کا کام مقرر

مَّقْدُوْرَا ۨ ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ

تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا

اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ

کسی کا خوف نہ کرتے اور اللہ بس (کافی) ہے حساب لینے والا ف۱۰۲ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے

مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

باپ نہیں ف۱۰۳ ہاں اللہ کے رسول ہیں ف۱۰۴ اور سب نبیوں میں پچھلے ف۱۰۵ اور اللہ سب

شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ ع ۵ ۲

کچھ جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو اور

سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ

صبح و شام اس کی پاکی بولو ف۱۰۶ وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے ف۱۰۷

جائز ہے۔ ف۱۰۰ یعنی اللہ تعالیٰ نے جوان کے لیے مباح کیا اور بابِ نکاح میں جو وسعت انہیں عطا فرمائی اس پر اقدام کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ ف۱۰۱ یعنی انبیاء علیہم السلام کو بابِ نکاح میں وسعتیں دی گئیں کہ دوسروں سے زیادہ عورتیں ان کے لیے حلال فرمائیں جیسا کہ حضرت داود علیہ السلام کی سو بیبیاں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیبیاں تھیں یہ ان کے خاص احکام ہیں ان کے سوا دوسروں کو روا نہیں نہ کوئی اس پر معترض ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کے لیے جو حکم فرمائے اس پر کسی کو اعتراض کی کیا مجال، اس میں یہود کا رد ہے جنہوں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار سے زیادہ نکاح کرنے پر طعن کیا تھا اس میں انہیں بتایا گیا کہ یہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے جیسا کہ پہلے انبیاء کے لیے تعدادِ ازواج میں خاص احکام تھے۔ ف۱۰۲ تو اسی سے ڈرنا چاہئے۔ ف۱۰۳ تو حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ ان کی منکوحہ آپ کے لیے حلال نہ ہوتی قاسم وطیب وطاہر وابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں مرد کہا جائے انہوں نے بچپن میں وفات پائی۔ ف۱۰۴ اور سب رسول ناصح شفیق اور واجب التوقیر ولازم الطاعۃ ہونے کے لحاظ سے اپنی امت کے باپ کہلاتے ہیں بلکہ ان کے حقوق حقیقی باپ کے حقوق سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے امت حقیقی اولاد نہیں ہوجاتی اور حقیقی اولاد کے تمام احکام وراثت وغیرہ اس کے لیے ثابت نہیں ہوتے۔ ف۱۰۵ یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہوگئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبۂ معظّمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نصِ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِ تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکر اور کافر خارج اَز اسلام ہے۔ ف۱۰۶ کیونکہ صبح اور شام کے اوقات ملائکۂ روز وشب کے جمع ہونے کے وقت ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اطرافِ لیل ونہار کا ذکر کرنے سے ذکر کی مداومت

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

کہ تمہیں اندھیریوں سے اُجالے کی طرف نکالے ف۱۰۸ اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا

ان کے لیے ملتے وقت کی دعا سلام ہے ف۱۰۹ اور ان کے لیے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے اے غیب کی خبریں

النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ

بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر ف۱۱۰ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا ف۱۱۱ اور اللہ کی طرف

بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا

اس کے حکم سے بلاتا ف۱۱۲ اور چمکا دینے والا آفتاب ف۱۱۳ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ اُن کے لیے اللہ کا بڑا

كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ دَعْ اَذٰىهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى

فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی خوشی نہ کرو اور ان کی ایذا پر درگزر فرماؤ ف۱۱۴ اور اللہ پر

اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ

بھروسہ کرو اور اللہ بس (کافی) ہے کار ساز اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو

کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ ف۱۰۷ شانِ نزول: حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جب آیت ''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ'' نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیك وسلم جب آپ کو اللہ تعالٰی کوئی فضل وشرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۱۰۸ یعنی کفر ومعصیت اور ناخدا شناسی کی اندھیریوں سے حق وہدایت اور معرفت وخدا شناسی کی روشنی کی طرف ہدایت فرمائے۔ ف۱۰۹ ملتے وقت سے مراد یا موت کا وقت ہے یا قبروں سے نکلنے کا یا جنت میں داخل ہونے کا۔ مروی ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ السلام کسی مومن کی روح اس کو سلام کئے بغیر قبض نہیں فرماتے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جب ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تیرا رب تجھے سلام فرماتا ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ مومنین جب قبروں سے نکلیں گے تو ملائکہ سلامتی کی بشارت کے طور پر انہیں سلام کریں گے۔ (جمل وخازن) ف۱۱۰ شاہد کا ترجمہ حاضر وناظر بہت بہترین ترجمہ ہے مفردات راغب میں ہے: ''اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ'' اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِيْرَةِ یعنی شہود اور شہادت کے معنی ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے ساتھ اور گواہ کو بھی اسی لیے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا ہے، سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام عالَم کی طرف مبعوث ہیں آپ کی رسالت عامہ ہے جیسا کہ سورۂ فرقان کی پہلی آیت میں بیان ہوا تو حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قیامت تک ہونے والی ساری خَلق کے شاہد ہیں اور ان کے اعمال وافعال واحوال، تصدیق، تکذیب، ہدایت، ضلال سب کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ (ابوالسعود وجمل) ف۱۱۱ یعنی ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری اور کافروں کو عذابِ جہنم کا ڈر سناتا۔ ف۱۱۲ یعنی خَلق کو طاعتِ الٰہی کی دعوت دیتا۔ ف۱۱۳ سراج کا ترجمہ آفتاب قرآنِ کریم کے بالکل مطابق ہے کہ اس میں آفتاب کو سراج فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ سورۂ نوح میں ''وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا'' اور آخر پارہ کی پہلی سورت میں ہے ''وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا'' اور درحقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ کے نورِ نبوت نے پہنچائی اور کفر وشرک کے ظلماتِ شدیدہ کو اپنے نورِ حقیقت افروز سے دور کر دیا اور خَلق کے لیے معرفت وتوحیدِ الٰہی تک پہنچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں اور ضلالت کی وادیٔ تاریک میں راہ گم کرنے والوں کو اپنے انوارِ ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نورِ نبوت سے ضمائر وبصائر اور قلوب وارواح کو منور کیا حقیقت میں آپ کا وجودِ مبارک ایسا آفتاب عالم تاب ہے جس نے ہزارہا آفتاب بنا دیئے اسی لیے اس کی صفت میں ''منیر'' ارشاد فرمایا گیا۔ ف۱۱۴ جب تک کہ اس بارے میں اللہ تعالٰی کی طرف سے کوئی حکم دیا جائے۔

ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ

پھر انھیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لیے کچھ عدت نہیں

تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ

جسے گنو ف۱۱۵ تو انھیں کچھ فائدہ دو ف۱۱۶ اور اچھی طرح سے چھوڑ دو ف۱۱۷ اے غیب بتانے والے (نبی)

اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ

ہم نے تمہارے لیے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو ف۱۱۸ اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں

مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَ

جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں ف۱۱۹ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور

بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ

خالاؤں کی بیٹیاں جنھوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ف۱۲۰ اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان

نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ

نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے ف۱۲۱ یہ خاص تمہارے لیے ہے امت

الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ

کے لیے نہیں ف۱۲۲ ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے ان کی بیبیوں اور ان کے ہاتھ کے

ف۱۱۵ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو قبل قربت طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں۔ مسئلہ: خلوتِ صحیحہ قربت کے حکم میں ہے تو اگر خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہو تو عدت واجب ہوگی اگرچہ مباشرت (ہم بستری) نہ ہوئی ہو۔ مسئلہ: یہ حکم مؤمنہ اور کتابیہ دونوں کو عام ہے لیکن آیت میں مؤمنات کا ذکر فرمانا اس طرف مشیر (اشارہ کرتا) ہے کہ نکاح کرنا مومنہ سے اولیٰ ہے۔ ف۱۱۶ مسئلہ: یعنی اگر ان کا مہر مقرر ہو چکا تھا تو قبل خلوت طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جس میں تین کپڑے ہوتے ہیں۔ ف۱۱۷ اچھی طرح سے چھوڑنا یہ ہے کہ ان کے حقوق ادا کر دیئے جائیں اور ان کو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور انہیں روکا نہ جائے کیونکہ ان پر عدت نہیں ہے۔ ف۱۱۸ مہر کی تعجیل اور عقد میں تعیّن افضل ہے شرط حلت نہیں کیونکہ مہر کو معجّل طریقہ پر دینا یا اس کو مقرر کرنا اولیٰ اور بہتر ہے واجب نہیں۔ (تفسیر احمدی) ف۱۱۹ مثل حضرت صفیہ و حضرت جویریہ کے جن کو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور ان سے نکاح کیا۔ مسئلہ: غنیمت میں ملنے کا ذکر بھی فضیلت کے لیے ہے کیونکہ مملوکات بملک یمین خواہ خرید سے ملک میں آئی ہوں یا ہبہ سے یا وراثت سے یا وصیت سے وہ سب حلال ہیں۔ ف۱۲۰ ساتھ ہجرت کرنے کی قید بھی افضل کا بیان ہے کیونکہ بغیر ساتھ ہجرت کرنے کے بھی ان میں سے ہر ایک حلال ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خاص حضور کے حق میں ان عورتوں کی حلت اس قید کے ساتھ مقید ہو جیسا کہ ام ہانی بنت ابی طالب کی روایت اس طرف مشیر ہے۔ ف۱۲۱ معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کے لیے اس مؤمنہ عورت کو حلال کیا جو بغیر مہر اور بغیر شروط نکاح اپنی جان آپ کو ہبہ کرے بشرطیکہ آپ اسے نکاح میں لانے کا ارادہ فرمائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں آئندہ کے حکم کا بیان ہے کیونکہ وقتِ نزولِ آیت حضور کی ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو ہبہ کے ذریعہ سے مشرف بزوجیت ہوئی ہوں اور جن مؤمنہ بیبیوں نے اپنی جانیں حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر کر دیں وہ میمونہ بنت حارث اور خولہ بنت حکیم اور ام شریک اور زینب بنت خزیمہ ہیں۔ (تفسیر احمدی) ف۱۲۲ یعنی نکاح بے مہر خاص آپ کے لیے جائز ہے امت کے لیے نہیں امت پر بہرحال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر

اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٥٠

مال کنیزوں میں ف۱۲۳ یہ خصوصیت تمہاری ف۱۲۴ اس لیے کہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ

پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو ف۱۲۵ اور جسے تم نے کنارے کردیا تھا

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَلَا

اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں ف۱۲۶ یہ امر اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور

یَحْزَنَّ وَیَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ

غم نہ کریں اور تم انھیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں ف۱۲۷ اور اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور

كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ۝٥١ لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ

اللہ علم و حلم والا ہے ان کے بعد ف۱۲۸ اور عورتیں تمہیں حلال نہیں ف۱۲۹ اور نہ یہ کہ ان کے عوض

بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ؕ وَ

اور بیبیاں بدلو ف۱۳۰ اگرچہ تمہیں ان کا حسن بھائے مگر کنیز تمہارے ہاتھ کا مال ف۱۳۱ اور

معیّن نہ کریں یا قصداً مہر کی نفی کریں۔ مسئلہ: نکاح بلفظ ہبہ جائز ہے۔ ف۱۲۳ یعنی بیبیوں کے حق میں جو کچھ مقرر فرمایا ہے مہر اور گواہ اور باری کا واجب ہونا اور چار حرہ عورتوں تک کو نکاح میں لانا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ شرعاً مہر کی مقدار اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرر ہے اور وہ دس درہم ہیں جس سے کم کرنا ممنوع ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ ف۱۲۴ جو اوپر ذکر ہوئی کہ عورتیں آپ کے لیے محض ہبہ سے بغیر مہر کے حلال کی گئیں۔ ف۱۲۵ یعنی آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بیبیوں میں باری مقرر کریں یا نہ کریں لیکن باوجود اس اختیار کے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ازواج مطہرات کے ساتھ عدل فرماتے اور ان کی باریاں برابر رکھتے بجز حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنہوں نے اپنی باری کا دن حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا تھا اور بارگاہِ رسالت میں عرض کیا تھا کہ میرے لیے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کی ازواج میں ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنی جانیں حضور کو نذر کیں اور حضور کو اختیار دیا گیا کہ ان میں سے جس کو چاہیں قبول کریں اس کے ساتھ تزوج فرمائیں اور جس کو چاہیں انکار فرمادیں۔ ف۱۲۶ یعنی ازواج میں سے آپ نے جس کو معزول یا ساقط القسمۃ کردیا ہو (باری ترک کردی ہو) آپ جب چاہیں اس کی طرف التفات فرمائیں اور اس کو نوازیں، اس کا آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔ ف۱۲۷ کیونکہ جب وہ یہ جانیں گی کہ یہ تفویض اور یہ اختیار آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے تو ان کے قلوب مطمئن ہوجائیں گے۔ ف۱۲۸ یعنی ان نو بیبیوں کے بعد جو آپ کے نکاح میں ہیں جنھیں آپ نے اختیار دیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول کو اختیار کیا۔ ف۱۲۹ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ازواج کا نصاب نو ہے جیسے کہ امت کے لیے چار۔ ف۱۳۰ یعنی انہیں طلاق دے کر ان کی جگہ دوسری عورتوں سے نکاح کرلو ایسا بھی نہ کرو یہ احترام ان ازواج کا اس لیے ہے کہ جب حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اختیار دیا تھا تو انہوں نے اللہ و رسول کو اختیار کیا اور آسائشِ دنیا کو ٹھکرادیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پر اکتفا فرمایا اور اخیر تک یہی بیبیاں حضور کی خدمت میں رہیں۔ حضرت عائشہ و ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آخر میں حضور کے لیے حلال کردیا گیا تھا کہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح فرمائیں اس تقدیر پر آیت منسوخ ہے اور اس کا ناسخ آیہ ”اِنَّـآ اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ“ الآیہ ہے۔ ف۱۳۱ کہ وہ تمہارے لیے حلال ہے اور اس کے بعد حضرت ماریہ قبطیہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مِلک میں آئیں اور ان سے حضور کے فرزند حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جنہوں نے چھوٹی عمر میں وفات پائی۔

كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ﴿۵۲﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا (ع ٦ ١٢ ٣)

اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے اے ایمان والو نبی کے گھروں میں ف۱۳۲

بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ

نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ ف۱۳۳ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ف۱۳۴

لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ

ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں

لِحَدِیْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا

دل بہلاؤ ف۱۳۵ بےشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے ف۱۳۶ اور اللہ

یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ

حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم اُن سے ف۱۳۷ برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے

حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا

باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی ف۱۳۸ اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ

ف۱۳۲ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ گھر مرد کا ہوتا ہے اور اسی لیے اس سے اجازت حاصل کرنا مناسب ہے۔ شوہر کے گھر کو عورت کا گھر بھی کہا جاتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ اس میں سکونت کا حق رکھتی ہے اسی وجہ سے ''وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِكُنَّ'' میں گھروں کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکانات جن میں حضور کی ازواجِ مطہرات کی سکونت تھی اور حضور کے پردہ فرمانے کے بعد بھی وہ اپنی حیات تک انہیں میں رہیں وہ حضور کی مِلک تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازواجِ طاہرات کو ہبہ نہ فرمائے تھے بلکہ سکونت کی اجازت دی تھی اسی لیے ازواجِ مطہرات کی وفات کے بعد ان کے وارثوں کو نہ ملے بلکہ مسجد شریف میں داخل کر دیئے گئے جو وقف ہے اور جس کا نفع تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔ ف۱۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی گھر میں بے اجازت داخل ہونا جائز نہیں آیت اگرچہ خاص ازواجِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں وارد ہے لیکن حکم اس کا تمام مسلمان عورتوں کے لیے عام ہے۔ شانِ نزول: جب سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کیا اور ولیمہ کی عام دعوت فرمائی تو جماعتوں کی جماعتیں آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہو کر چلی جاتی تھیں آخر میں تین صاحب ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہ گئے اور انہوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کر دیا اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے مکان تنگ تھا اس سے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور حرج ہوا کہ وہ ان کی وجہ سے اپنا کام کاج کچھ نہ کر سکے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے اور ازواجِ مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے حضور پھر واپس ہو گئے یہ دیکھ کر وہ لوگ روانہ ہوئے تب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اس سے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال حیا اور شان کرم و حسن اخلاق معلوم ہوتی ہے کہ باوجود ضرورت کے اصحاب سے یہ نہ فرمایا کہ اب آپ چلے جائیے بلکہ جو طریقہ اختیار فرمایا وہ حسنِ ادب کا اعلیٰ ترین معلم ہے۔ ف۱۳۴ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دعوت کسی کے یہاں کھانے نہ جائے۔ ف۱۳۵ کہ یہ اہل خانہ کی تکلیف اور ان کے حرج کا باعث ہے۔ ف۱۳۶ اور ان سے چلے جانے کے لیے نہیں فرماتے تھے۔ ف۱۳۷ یعنی ازواجِ مطہرات سے ف۱۳۸ کہ وساوس اور خطرات سے امن رہتا ہے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ

رسول اللہ کو ایذا دو ۱۳۹ اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو ۱۴۰ بے شک یہ

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ۱۴۱ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بے شک اللہ سب

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ وَ

کچھ جانتا ہے اُن پر مضائقہ نہیں ۱۴۲ اُن کے باپ اور بیٹوں اور

لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ

بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں ۱۴۳ اور اپنے دین کی عورتوں ۱۴۴

وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اور اپنی کنیزوں میں ۱۴۵ اور اللہ سے ڈرتی رہو بے شک ہر چیز اللہ کے

شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

سامنے ہے بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ

ان پر درود اور خوب سلام بھیجو ۱۴۶ بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور

ف۱۳۹ اور کوئی کام ایسا نہ کرو جو خاطرِ اقدس پر گراں ہو۔ ف۱۴۰ کیونکہ جس عورت سے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عقد فرمایا وہ حضور کے سوا ہر شخص پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی اسی طرح وہ کنیزیں جو باریابِ خدمت ہوئیں اور قربت سے سرفراز فرمائی گئیں وہ بھی اسی طرح سب کے لیے حرام ہیں۔ ف۱۴۱ اس میں اعلام ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بہت بڑی عظمت عطا فرمائی اور آپ کی حرمت ہر حال میں واجب کی۔ ف۱۴۲ یعنی ان بیبیوں پر کچھ گناہ نہیں اس میں کہ وہ ان لوگوں سے پردہ نہ کریں جن کا آیت میں آگے ذکر فرمایا جاتا ہے۔ شانِ نزول: جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے رسول کریم (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیا ہم اپنی ماؤں بیٹیوں کے ساتھ پردہ کے باہر سے گفتگو کریں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۴۳ یعنی ان اقارب کے سامنے آنے اور ان سے کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ف۱۴۴ یعنی مسلمان بیبیوں کے سامنے آنا جائز ہے اور کافرہ عورتوں سے پردہ کرنا اور اپنے جسم چھپانا لازم ہے سوائے جسم کے ان حصوں کے جو گھر کے کام کاج کے لیے کھولنے ضروری ہوتے ہیں۔ (جمل) ف۱۴۵ یہاں چچا اور ماموں کا صراحۃً ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں۔ ف۱۴۶ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدۂ اخیرہ میں بعدِ تشہد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل واصحاب ودوسرے مؤمنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور پر حضور کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔ مسئلہ: درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں درود شریف اللہ تعالٰی کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکریم ہے علماء نے ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ'' کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یارب محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما، دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی

رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾ وَ

اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں ف۱۴۷ اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ف۱۴۸ اور

الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ

جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں انھوں

احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۵۸﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ

نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا ف۱۴۹ اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں

بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ

اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں ف۱۵۰ یہ اس سے

اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۵۹﴾ لَىٕنْ

نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو ف۱۵۱ تو ستائی نہ جائیں ف۱۵۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اگر

لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی

باز نہ آئے منافق ف۱۵۳ اور جن کے دلوں میں روگ ہے ف۱۵۴ اور مدینہ میں جھوٹ

الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۶۰﴾

اڑانے والے ف۱۵۵ تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ (حوصلہ) دیں گے ف۱۵۶ پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن ف۱۵۷

دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کر کے اور اولین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کر کے۔ مسئلہ: درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں ہے: سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے: جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالٰی اس پر دس بار بھیجتا ہے۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے۔ ف۱۴۷ وہ ایذا دینے والے کفار ہیں جو شانِ الٰہی میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے وہ منزہ اور پاک ہے اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ان پر دارین میں لعنت۔ ف۱۴۸ آخرت میں۔ ف۱۴۹ شانِ نزول: یہ آیت ان منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایذا دیتے تھے اور ان کے حق میں بدگوئی کرتے تھے۔ حضرت فضیل نے فرمایا کہ کتے اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں تو مؤمنین و مؤمنات کو ایذا دینا کس قدر بدترین جرم ہے۔ ف۱۵۰ اور سر اور چہرے کو چھپائیں جب کسی حاجت کے لیے ان کو نکلنا ہو۔ ف۱۵۱ کہ یہ حُرہ (آزاد) ہیں۔ ف۱۵۲ اور منافقین ان کے درپے نہ ہوں منافقین کی عادت تھی کہ وہ باندیوں کو چھیڑا کرتے تھے اس لیے حُرہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ چادر سے جسم ڈھانک کر سر اور منہ چھپا کر باندیوں سے اپنی وضع ممتاز کر دیں۔ ف۱۵۳ اپنے نفاق سے ف۱۵۴ اور جو بُرے خیال رکھتے ہیں یعنی فاجر بدکار ہیں وہ اگر اپنی بدکاری سے باز نہ آئے ف۱۵۵ جو اسلامی لشکروں کے متعلق جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے اور یہ مشہور کیا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو ہزیمت ہوگئی وہ قتل کر ڈالے گئے دشمن چڑھا چلا آ رہا ہے اور اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی دل شکنی اور ان کو پریشانی میں ڈالنا ہوتا تھا۔ ان لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان حرکات سے باز نہ آئے ف۱۵۶ اور تمہیں ان پر مسلّط کریں گے۔ ف۱۵۷ پھر مدینۂ طیبہ ان سے خالی کرا لیا جائے گا اور وہاں سے نکال دیئے جائیں گے۔

معانقة ١٢

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚۛ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي

پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کئے جائیں اللہ کا دستور چلا آتا ہے ان

الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾ يَسْـَٔلُكَ النّصف

لوگوں میں جو پہلے گزر گئے ف۱۵۸ اور تم اللہ کا دستور ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے لوگ تم سے

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ

قیامت کو پوچھتے ہیں ف۱۵۹ تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم کیا جانو

السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ۙ

شاید قیامت پاس ہی ہو ف۱۶۰ بےشک اللہ نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ۚ يَوْمَ تُقَلَّبُ

اس میں ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار ف۱۶۱ جس دن اُن کے منہ اُلٹ اُلٹ

وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَ

کر آگ میں تلے جائیں گے کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا ف۱۶۲ اور

قَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَاۤ

کہیں گے اے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے ف۱۶۳ تو اُنھوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اے ہمارے رب

اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ٨ ٥

اُنھیں آگ کا دونا (دُگنا) عذاب دے ف۱۶۴ اور اُن پر بڑی لعنت کر اے ایمان

اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ

والو ف۱۶۵ اُن جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ کو ستایا ف۱۶۶ تو اللہ نے اُسے بری فرما دیا اس بات سے جو انھوں نے کہی ف۱۶۷ اور موسیٰ

ف۱۵۸ یعنی پہلی امتوں کے منافقین جو ایسی حرکات کرتے تھے ان کے لیے بھی سنتِ الٰہیہ یہی رہی کہ جہاں پائے جائیں مار ڈالے جائیں۔ ف۱۵۹ کہ کب قائم ہوگی۔ شانِ نزول: مشرکین تو تمسخر و استہزاء کے طور پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کا وقت دریافت کیا کرتے تھے گویا کہ ان کو بہت جلدی ہے اور یہود اس کو امتحاناً پوچھتے تھے کیونکہ توریت میں اس کا علم مخفی رکھا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا۔ ف۱۶۰ اس میں جلد کرنے والوں کو تہدید اور امتحاناً سوال کرنے والوں کا اِسکات (چُپ کرانا) اور ان کی دہن دوزی (منہ بند کرنا) ہے۔ ف۱۶۱ جو انہیں عذاب سے بچا سکے۔ ف۱۶۲ دنیا میں تو ہم آج اس عذاب میں گرفتار نہ ہوتے۔ ف۱۶۳ یعنی قوم کے سرداروں اور بڑی عمر کے لوگوں اور اپنی جماعت کے عالموں کے انہوں نے ہمیں کفر کی تلقین کی۔ ف۱۶۴ کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ ف۱۶۵ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب و احترام بجالاؤ اور کوئی کام ایسا نہ کرنا جو ان کے رنج و ملال کا باعث ہو اور ف۱۶۶ یعنی ان بنی اسرائیل کی طرح نہ ہونا جو ننگے نہاتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر طعن کرتے تھے کہ حضرت ہمارے ساتھ کیوں نہیں نہاتے انہیں

عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا

اللہ کے یہاں آبرو والا ہے وف۱۶۸ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات

سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ

کہو وف۱۶۹ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا وف۱۷۰ اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى

اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی وف۱۷۱

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا

آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو اُنھوں نے اس کے اُٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے وف۱۷۲

وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ

اور آدمی نے اُٹھالی بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے تا کہ اللہ عذاب دے منافق مردوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو وف۱۷۳ اور اللہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں

برص وغیرہ کی کوئی بیماری ہے۔ وف۱۶۷ اس طرح کہ جب ایک روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل کے لیے ایک تنہائی کی جگہ میں پتھر پر کپڑے اتار کر رکھے اور غسل شروع کیا تو پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگا آپ کپڑے لینے کے لیے اس کی طرف بڑھے تو بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ جسم مبارک پر کوئی داغ اور کوئی عیب نہیں ہے۔ وف۱۶۸ صاحبِ جاہ اور صاحبِ منزلت اور مُستجاب الدعوات۔ وف۱۶۹ یعنی سچی اور درست حق و انصاف کی اور اپنی زبان اور کلام کی حفاظت رکھو۔ یہ بھلائیوں کی اصل ہے ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر کرم فرمائے گا اور وف۱۷۰ تمہیں نیکیوں کی توفیق دے گا اور تمہاری طاعتیں قبول فرمائے گا۔ وف۱۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا انہیں کو آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، خانہ کعبہ کا حج، سچ بولنا، ناپ اور تول میں اور لوگوں کی ودیعتوں میں عدل کرنا ہے۔ بعضوں نے کہا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا حکم دیا گیا اور جن کی ممانعت کی گئی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ تمام اعضاء کان ہاتھ پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں اس کا ایمان ہی کیا جو امانت دار نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی ودیعتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے تو ہر مؤمن پر فرض ہے کہ نہ کسی مؤمن کی خیانت کرے نہ کافر معاہد کی نہ قلیل میں نہ کثیر میں اللہ تعالیٰ نے یہ امانت اعیانِ سمٰوات وارض وجبال پر (آسمان وزمین اور پہاڑوں پر امانت) پیش فرمائی پھر ان سے فرمایا: کیا تم ان امانتوں کو مع اس کی ذمہ داری کے اٹھاؤ گے؟ انہوں نے عرض کیا: ذمہ داری کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ اگر تم انہیں اچھی طرح ادا کرو تو تمہیں جزا دی جائے گی اور اگر نافرمانی کرو تو تمہیں عذاب کیا جائے گا۔ انہوں نے عرض کیا: نہیں، اے رب! ہم تیرے حکم کے مطیع ہیں، نہ ثواب چاہیں نہ عذاب اور ان کا یہ عرض کرنا براہِ خوف و خشیت تھا اور امانت بطورِ تخییر پیش کی گئی تھی یعنی انہیں اختیار دیا گیا تھا کہ اپنے میں قوت و ہمت پائیں تو اٹھائیں ورنہ معذرت کر دیں، اس کا اٹھانا لازم نہیں کیا گیا تھا اور اگر لازم کیا جاتا تو وہ انکار نہ کرتے۔ وف۱۷۲ کہ اگر ادا نہ کر سکے تو عذاب کئے جائیں گے تو اللہ عزوجل نے وہ امانت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کی اور فرمایا کہ میں نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی تھی وہ نہ اٹھا سکے، کیا تو مع اس کی ذمہ داری کے اٹھا سکے گا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اقرار کیا۔ وف۱۷۳ کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے امانت پیش کی تا کہ منافقین کا نفاق اور مشرکین کا شرک ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب فرمائے اور مومنین

وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ٧٣ۧ ع ٩ ٥ ٦

اور مسلمان عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ایاتها ٥٤ | ٣٤ سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ ٥٨ | ركوعاتها ٦

سورۂ سبا مکیہ ہے، اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي

سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۲ اور آخرت میں اسی کی

الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ١ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا

تعریف ہے ف۳ اور وہی ہے حکمت والا خبردار جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے ف۴ اور جو

يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ

زمین سے نکلتا ہے ف۵ اور جو آسمان سے اُترتا ہے ف۶ اور جو اس میں چڑھتا ہے ف۷ اور وہی ہے مہربان

الْغَفُوْرُ ٢ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ

بخشش والا اور کافر بولے ہم پر قیامت نہ آئے گی ف۸ تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم

لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ

بے شک ضرور تم پر آئے گی غیب جاننے والاف۹ اس سے غائب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں

جوامانت کے ادا کرنے والے ہیں ان کے ایمان کا اظہار ہو اور اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے اور ان پر رحمت و مغفرت کرے اگرچہ ان سے بعض طاعات میں کچھ تقصیر بھی ہوئی ہو۔ (خازن) ف۱ سورۂ سبا مکی ہے سوائے آیت "وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ" اس میں چھ رکوع، چون آیتیں اور آٹھ سو تینتیس کلمے، ایک ہزار پانچ سو بارہ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی ہر چیز کا مالک خالق اور حاکم اللہ تعالیٰ ہے اور ہر نعمت اسی کی طرف سے ہے تو وہی حمد وثنا کا مستحق اور سزاوار ہے ف۳ یعنی جیسا دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے ویسا ہی آخرت میں بھی حمد کا مستحق وہی ہے کیونکہ دونوں جہان اسی کی نعمتوں سے بھرے ہوئے ہیں دنیا میں تو بندوں پر اس کی حمد وثنا واجب ہے کیونکہ یہ دار التکلیف ہے اور آخرت میں اہلِ جنت نعمتوں کے سرور اور راحتوں کی خوشی میں اس کی حمد کریں گے۔ ف۴ یعنی زمین کے اندر داخل ہوتا ہے جیسے کہ بارش کا پانی اور مُردے اور دفینے ف۵ جیسے کہ سبزہ اور درخت اور چشمے اور کانیں اور بوقتِ حشر مُردے ف۶ جیسے کہ بارش، برف، اولے اور طرح طرح کی برکتیں اور فرشتے ف۷ جیسے کہ فرشتے اور دعائیں اور بندوں کے عمل ف۸ یعنی انہوں نے قیامت کے آنے کا انکار کیا۔ ف۹ یعنی میرا رب غیب کا جاننے والا ہے اس سے کوئی چیز مخفی نہیں تو قیامت کا آنا اور اس کے قائم ہونے کا وقت بھی اس کے علم میں ہے۔

وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَآ أَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتٰبٍ
اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی نہ بڑی مگر ایک صاف بتانے والی

مُّبِينٍ ۝٣ لِّيَجْزِيَ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۚ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ
کتاب میں ہے ف۱۰ تاکہ صلہ دے اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے یہ ہیں جن کے لیے

مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝٤ وَالَّذِينَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِينَ أُولٰٓئِكَ
بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۱۱ اور جنھوں نے ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کی ف۱۲ ان

لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ أَلِيمٌ ۝٥ وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِيٓ
کے لیے سخت عذابِ دردناک میں سے عذاب ہے اور جنھیں علم ملا ف۱۳ وہ جانتے ہیں کہ جو

أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيٓ إِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيزِ
کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا ف۱۴ وہی حق ہے اور عزت والے سب خوبیوں سراہے کی

الْحَمِيدِ ۝٦ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ إِذَا
راہ بتاتا ہے اور کافر بولے ف۱۵ کیا ہم تمہیں ایسا مرد بتادیں ف۱۶ جو تمہیں خبر دے کہ جب

مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝٧ أَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
تم پرزے ہوکر بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ تو پھر تمہیں نیا بننا ہے کیا اللّٰہ پر اُس نے جھوٹ

كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ
باندھا یا اُسے سودا (جنون) ہے ف۱۷ بلکہ وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ف۱۸ عذاب

وَالضَّلٰلِ الْبَعِيدِ ۝٨ أَفَلَمْ يَرَوْا إِلٰى مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ
اور دور کی گمراہی میں ہیں تو کیا اُنھوں نے نہ دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے ہے

السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنْ نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ
آسمان اور زمین ف۱۹ ہم چاہیں تو اُنھیں ف۲۰ زمین میں دھنسادیں یا اُن پر آسمان

ف۱۰ یعنی لوحِ محفوظ میں ف۱۱ جنت میں۔ ف۱۲ اور ان میں طعن کرکے اور ان کو شعر و سحر وغیرہ بتا کر لوگوں کو ان سے روکنا چاہا (اس کا مزید بیان اسی سورت کے آخر رکوع پانچ میں آئے گا۔) ف۱۳ یعنی اصحابِ رسول صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یا مؤمنین اہلِ کتاب مثل عبداللّٰہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے ف۱۴ یعنی قرآن مجید ف۱۵ یعنی کافروں نے آپس میں متعجب ہوکر کہا: ف۱۶ یعنی سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ف۱۷ جو وہ ایسی عجیب و غریب باتیں کہتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ نے کفار کے اس مقولہ کا رد فرمایا کہ یہ دونوں باتیں نہیں حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دونوں سے مُبرّا ہیں۔ ف۱۸ یعنی کافر بعث و حساب کا

كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۹ ع وَلَقَدْ ع ۹

کا ٹکڑا گرا دیں بے شک اس وا۲ میں نشانی ہے ہر رجوع لانے والے بندے کے لیے و۲۲ اور بے شک

اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝۱۰ لا

ہم نے داود کو اپنا بڑا فضل دیا و۲۳ اے پہاڑو اس کے ساتھ اللّٰہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو و۲۴ اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کیا و۲۵

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ و۲۶ اور تم سب نیکی کرو بے شک میں تمہارے کام

بَصِيْرٌ ۝۱۱ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا

دیکھ رہا ہوں اور سلیمان کے بس میں ہوا کر دی اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ و۲۷ اور ہم نے اس

لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَ

کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا و۲۸ اور جنوں میں سے وہ جو اس کے آگے کام کرتے اس کے رب کے حکم سے و۲۹ اور

انکار کرنے والے۔ و۱۹ یعنی کیا وہ اندھے ہیں کہ انہوں نے آسمان وزمین کی طرف نظر ہی نہیں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو انہیں معلوم ہوتا کہ وہ ہر طرف سے احاطہ میں ہیں اور زمین وآسمان کے اقطار سے باہر نہیں جا سکتے اور ملکِ خدا سے نہیں نکل سکتے اور انہیں بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں انہوں نے آیات اور رسول کی تکذیب وانکار کے دہشت انگیز جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے خوف نہ کھایا اور اپنی اس حالت کا خیال کر کے نہ ڈرے۔ و۲۰ ان کی تکذیب وانکار کی سزائیں قارون کی طرح۔ و۲۱ نظر وفکر و۲۲ جو دلالت کرتی ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ بعث پر اور اس کے منکر کے عذاب پر اور ہر شے پر قادر ہے۔ و۲۳ یعنی نبوت اور کتاب اور کہا گیا ہے ملک اور ایک قول یہ ہے کہ حسن صوت وغیرہ تمام چیزیں جو آپ کو خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائی گئیں اور اللّٰہ تعالیٰ نے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا۔ و۲۴ جب وہ تسبیح کریں ان کے ساتھ تسبیح کرو۔ چنانچہ، جب حضرت داود علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑوں سے بھی تسبیح سنی جاتی اور پرند جھک آتے یہ آپ کا معجزہ تھا۔ و۲۵ کہ آپ کے دستِ مبارک میں آ کر مثل موم یا گوندھے ہوئے آٹے کے نرم ہو جاتا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھونکے پیٹے بنا لیتے اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لیے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داود کیسا شخص ہے سب لوگ تعریف کرتے اللّٰہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بصورتِ انسان بھیجا حضرت داود علیہ السلام نے اس سے بھی حسبِ عادت یہی سوال کیا تو فرشتہ نے کہا کہ داود ہیں تو بہت ہی اچھے آدمی کاش ان میں ایک خصلت نہ ہوتی۔ اس پر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ بندۂ خدا کون سی خصلت؟ اس نے کہا کہ وہ اپنا اور اپنے اہل وعیال کا خرچ بیت المال سے لیتے ہیں یہ سن کر آپ کے خیال میں آیا کہ اگر آپ بیت المال سے وظیفہ نہ لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا اس لیے آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ ان کے لیے کوئی ایسا سبب کر دے جس سے آپ اپنے اہل و عیال کا گزارہ کریں اور بیت المال سے آپ کو بے نیازی ہو جائے آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی اور اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کے لیے لوہے کو نرم کیا اور آپ کو صنعتِ زرہ سازی کا علم دیا سب سے پہلے زرہ بنانے والے آپ ہی ہیں آپ روزانہ ایک زرہ بناتے تھے وہ چار ہزار کو بکتی تھی اس میں سے اپنے اور اپنے اہل وعیال پر بھی خرچ فرماتے اور فقراء ومساکین پر بھی صدقہ کرتے اس کا بیان آیت میں ہے اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے داود علیہ السلام کے لیے لوہا نرم کر کے ان سے فرمایا و۲۶ کہ اس کے حلقے یکساں اور متوسط ہوں نہ بہت تنگ نہ فراخ۔ و۲۷ چنانچہ آپ صبح کو دمشق سے روانہ ہوتے تو دوپہر کو قیلولہ اُصطُخر میں فرماتے جو ملک فارس میں ہے اور دمشق سے ایک مہینہ کی راہ پر ہے اور شام کو اُصطُخر سے روانہ ہوتے تو شب کو کابل میں آرام فرماتے یہ بھی تیز سوار کے لیے ایک مہینہ کا راستہ ہے۔ و۲۸ جو تین روز سرزمین یمن میں پانی کی طرح جاری رہا اور ایک قول یہ ہے کہ ہر مہینہ میں تین روز جاری رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے تانبے کو پگھلا دیا جیسا کہ حضرت داود علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم کیا تھا۔ و۲۹ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے

مَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ

جو ان میں ہمارے حکم سے پھرے ف۳۰ ہم اُسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے اس کے لیے بناتے

لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ

جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل ف۳۱ اور تصویریں ف۳۲ اور بڑے حوضوں کے برابر لگن ف۳۳ اور لنگر دار

رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾

دیگیں ف۳۴ اے داود والو شکر کرو ف۳۵ اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ

پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا ف۳۶ جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے

تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ

کہ اس کا عصا کھاتی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آیا جنوں کی حقیقت کھل گئی ف۳۷ اگر غیب جانتے ہوتے ف۳۸

مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ

تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے ف۳۹ بے شک سبا ف۴۰ کے لیے ان کی آبادی میں ف۴۱ نشانی تھی ف۴۲

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے جنات کو مطیع کیا۔ ف۳۰ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی فرمانبرداری نہ کرے۔ ف۳۱ اور عالی شان عمارتیں اور مسجدیں اور انہیں میں سے بیت المقدس بھی ہے ف۳۲ درندوں اور پرندوں وغیرہ کی تانبے اور بلور اور پتھر وغیرہ سے اور اس شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا۔ ف۳۳ اتنے بڑے کہ ایک لگن میں ہزار آدمی کھاتے۔ ف۳۴ جو اپنے پایوں پر قائم تھیں اور بہت بڑی تھیں حتیٰ کہ اپنی جگہ سے ہٹائی نہیں جاسکتی تھیں سیڑھیاں لگا کر ان پر چڑھتے تھے یہ یمن میں تھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے فرمایا کہ ف۳۵ اللہ تعالیٰ کا ان نعمتوں پر جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اس کی اطاعت بجالا کر۔ ف۳۶ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تھی کہ ان کی وفات کا حال جنات پر ظاہر نہ ہوتا کہ انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب نہیں جانتے پھر آپ محراب میں داخل ہوئے اور حسبِ عادت نماز کے لیے اپنے عصا پر تکیہ لگا کر کھڑے ہو گئے جنات حسبِ دستور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت زندہ ہیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا عرصۂ دراز تک اسی حالت پر رہنا ان کے لیے کچھ حیرت کا باعث نہیں ہوا کیونکہ وہ بارہا دیکھتے تھے کہ آپ ایک ماہ دو دو ماہ اور اس سے زیادہ عرصہ تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کی نماز بہت دراز ہوتی ہے حتیٰ کہ آپ کی وفات کے پورے ایک سال بعد تک جنات آپ کی وفات پر مطلع نہ ہوئے اور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے یہاں تک کہ بحکمِ الٰہی دیمک نے آپ کا عصا کھالیا اور آپ کا جسم مبارک جو لاٹھی کے سہارے سے قائم تھا زمین پر آیا اس وقت جنات کو آپ کی وفات کا علم ہوا۔ ف۳۷ کہ وہ غیب نہیں جانتے ف۳۸ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات سے مطلع ہوتے ف۳۹ اور ایک سال تک عمارت کے کاموں میں تکلیفِ شاقہ اٹھاتے نہ رہتے۔ مروی ہے کہ حضرت داود علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنا (بنیاد) اس مقام پر رکھی تھی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خیمہ نصب کیا گیا تھا اس عمارت کے پورا ہونے سے قبل حضرت داود علیہ السلام کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ نے اپنے فرزند ارجمند حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی تکمیل کی وصیت فرمائی۔ چنانچہ، آپ نے شیاطین کو اس کی تکمیل کا حکم دیا جب آپ کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو آپ نے دعا کی کہ آپ کی وفات شیاطین پر ظاہر نہ ہوتا کہ وہ عمارت کی تکمیل تک مصروفِ عمل رہیں اور انہیں جو علمِ غیب کا دعویٰ ہے وہ باطل ہو جائے حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر شریف ترپن سال کی ہوئی تیرہ سال کی عمر شریف میں آپ سریر آرائے سلطنت ہوئے چالیس سال حکمرانی فرمائی۔ ف۴۰ سبا عرب کا ایک قبیلہ ہے جو اپنے جد کے نام سے مشہور ہے اور وہ جد سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ہے۔ ف۴۱ جو حدودِ یمن میں واقع تھی ف۴۲ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت وقدرت پر دلالت کرنے والی اور وہ نشانی کیا تھی

جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ

دو باغ دہنے اور بائیں ف۴۳ اپنے رب کا رزق کھاؤ ف۴۴ اور اس کا شکر ادا کرو ف۴۵

بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ (۱۵) فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ

پاکیزہ شہر ف۴۶ اور بخشنے والا رب ف۴۷ تو انھوں نے منہ پھیرا ف۴۸ تو ہم نے ان پر زور کا اہلا (سیلاب)

الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَیْءٍ

بھیجا ف۴۹ اور اُن کے باغوں کے عوض دو باغ انھیں بدل دیے جن میں بکٹا میوہ ف۵۰ اور جھاؤ (جھاڑی) اور کچھ

مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ (۱۶) ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَ هَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا

تھوڑی سی بیریاں ف۵۱ ہم نے انھیں یہ بدلہ دیا ان کی ناشکری ف۵۲ کی سزا اور ہم کسے سزا دیتے ہیں

الْكَفُوْرَ (۱۷) وَ جَعَلْنَا بَیْنَهُمْ وَ بَیْنَ الْقُرَى الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا قُرًى

اُسی کو جو ناشکرا ہے اور ہم نے کیے تھے ان میں ف۵۳ اور ان شہروں میں جن میں ہم نے برکت رکھی ف۵۴ سرراہ

ظَاهِرَةً وَّ قَدَّرْنَا فِیْهَا السَّیْرَ ؕ سِیْرُوْا فِیْهَا لَیَالِیَ وَ اَیَّامًا اٰمِنِیْنَ (۱۸)

کتنے شہر ف۵۵ اور اُنھیں منزل کے اندازے پر رکھا ف۵۶ اُن میں چلو راتوں اور دنوں امن وامان سے ف۵۷

اس کا آگے بیان ہوتا ہے۔ ف۴۳ یعنی ان کی وادی کے داہنے اور بائیں دور تک چلے گئے اور ان سے کہا گیا تھا ف۴۴ باغ ایسے کثیر الثمر (بہت پھل دار) تھے کہ جب کوئی شخص سر پر ٹوکرہ لیے گزرتا تو بغیر ہاتھ لگائے قسم قسم کے میووں سے اس کا ٹوکرہ بھر جاتا۔ ف۴۵ یعنی اس نعمت پر اس کی طاعت بجالاؤ۔ ف۴۶ لطیف آب وہوا صاف ستھری سرزمین نہ اس میں مچھر نہ مکھی نہ کھٹمل نہ سانپ نہ بچھو، ہوا کی پاکیزگی کا یہ عالم کہ اگر کہیں اور کا کوئی شخص اس شہر میں گزر جائے اور اس کے کپڑوں میں جوئیں ہوں تو سب مرجائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ شہرِ سبا صنعا سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر تھا۔ ف۴۷ یعنی اگر تم رب کی روزی پر شکر کرو اور اِطاعت بجالاؤ تو وہ بخشش فرمانے والا ہے۔ ف۴۸ اس کی شکرگزاری سے اور انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی۔ وہب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف تیرہ نبی بھیجے جنہوں نے ان کو حق کی دعوتیں دیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائیں اور اس کے عذاب سے ڈرایا مگر وہ ایمان نہ لائے اور انہوں نے انبیاء کو جھٹلا دیا اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم پر خدا کی کوئی بھی نعمت ہو تم اپنے رب سے کہہ دو کہ اس سے ہوسکے تو وہ ان نعمتوں کو روک لے۔ ف۴۹ عظیم سیلاب جس سے ان کے باغ اموال سب ڈوب گئے اور ان کے مکانات ریت میں دفن ہوگئے اور اس طرح تباہ ہوئے کہ ان کی تباہی عرب کے لیے مثل بن گئی۔ ف۵۰ نہایت بدمزہ ف۵۱ جیسی ویرانوں میں جم آتی ہیں اس طرح کی جھاڑیوں اور وحشت ناک جنگل کو جو ان کے خوشنما باغوں کی جگہ پیدا ہوگیا تھا بطریقِ مشاکلت باغ فرمایا۔ ف۵۲ اور ان کے کفر ف۵۳ یعنی شہر سبا میں ف۵۴ کہ وہاں کے رہنے والوں کو وسیع نعمتیں اور پانی اور درخت اور چشمے عنایت کیے مراد ان سے شام کے شہر ہیں۔ ف۵۵ قریب قریب سبا سے شام تک سفر کرنے والوں کو اس راہ میں توشہ اور پانی ساتھ لے جانے کی ضرورت نہ ہوتی۔ ف۵۶ کہ چلنے والا ایک مقام سے صبح چلے تو دوپہر کو ایک آبادی میں پہنچ جائے جہاں ضروریات کے تمام سامان ہوں اور جب دوپہر کو چلے تو شام کو ایک شہر میں پہنچ جائے یمن سے شام تک کا تمام سفر اسی آسائش کے ساتھ طے ہو سکے اور ہم نے ان سے کہا کہ ف۵۷ نہ راتوں میں کوئی کھٹکا نہ دنوں میں کوئی تکلیف نہ دشمن کا اندیشہ نہ بھوک پیاس کا غم مالداروں میں حسد پیدا ہوا کہ ہمارے اور غریبوں کے درمیان کوئی فرق ہی نہیں رہا قریب قریب کی منزلیں ہیں لوگ خراماں خراماں ہواخوری کرتے چلے جاتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد دوسری آبادی آجاتی ہے وہاں آرام کرتے ہیں نہ سفر میں تکان (تھکن) ہے نہ کوفت اگر منزلیں دور ہوتیں سفر کی مدت دراز ہوتی راہ میں پانی نہ ملتا جنگلوں اور بیابانوں میں گزر رہتا تو ہم توشہ ساتھ لیتے پانی کے انتظام کرتے سواریاں اور خُدام ساتھ رکھتے سفر کا لطف آتا اور امیر وغریب کا فرق ظاہر ہوتا یہ خیال کرکے انہوں نے کہا۔

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ

توبولے اے ہمارے رب ہمیں سفر میں دُوری ڈال وا۵۸ اور انھوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے انھیں کہانیاں کردیا وا۵۹

وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَ

اور انھیں پوری پریشانی سے پراگندہ کردیا ف۶۰ بےشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے ہر بڑے شکر والے کے لیے وا۶۱ اور

لَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۰﴾

بےشک ابلیس نے انھیں اپنا گمان سچ کر دکھایا ف۶۲ تو وہ اس کے پیچھے ہولیے مگر ایک گروہ کہ مسلمان تھا ف۶۳

وَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ

اور شیطان کا ان پر ف۶۴ کچھ قابو نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم دکھادیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون

هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّ ؕ وَ رَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۲۱﴾ ع قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ ع ٢ ١٢ ٨

اس سے شک میں ہے اور تمہارا رب ہر چیز پر نگہبان ہے تم فرماؤ وا۶۵ پکارو انھیں جنھیں

زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی

اللہ کے سوا وا۶۶ سمجھے بیٹھے ہو وا۶۷ اور وہ ذرّہ بھر کے مالک نہیں آسمانوں میں اور نہ

الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ ﴿۲۲﴾ وَ لَا

زمین میں اور نہ ان کا اِن دونوں میں کچھ حصہ اور نہ اللہ کا ان میں سے کوئی مددگار اور

تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ

اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اِذن فرمائے یہاں تک کہ جب اِذن دے کران کے دلوں کی گھبراہٹ دُور فرمادی جاتی ہے

قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ

ایک دوسرے سے وا۶۸ کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا ہی بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا وا۶۹ اور وہی ہے بلند بڑائی والا تم فرماؤ کون

وا۵۸ یعنی ہمارے اور شام کے درمیان جنگل اور بیابان کر دے کہ بغیر توشہ اور سواری کے سفر نہ ہو سکے۔ وا۵۹ بعد والوں کے لیے کہ ان کے احوال سے عبرت حاصل کریں۔ ف۶۰ قبیلہ قبیلہ منتشر ہو گیا وہ بستیاں غرق ہوگئیں اور لوگ بے خانماں (بے سروسامان) ہو کر جدا جدا بلاد میں پہنچے غسان شام میں اور ازل عمان میں اور خزاعہ تہامہ میں اور آل خزیمہ عراق میں اور اوس وخزرج کا جد عمرو بن عامر مدینہ میں۔ وا۶۱ اور صبر وشکر مومن کی صفت ہے کہ جب وہ بلا میں مبتلا ہوتا ہے صبر کرتا ہے اور جب نعمت پاتا ہے شکر بجالاتا ہے۔ وا۶۲ یعنی ابلیس جو گمان رکھتا تھا کہ بنی آدم کو وہ شہوت وحرص اور غضب کے ذریعہ گمراہ کر دے گا، یہ گمان اس نے اہلِ سبا پر بلکہ تمام کافروں پر سچا کر دکھایا کہ وہ اس کے متبع ہو گئے اور اس کی اطاعت کرنے لگے۔ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ شیطان نے نہ کسی پر تلوار کھینچی نہ کسی پر کوڑے مارے جھوٹے وعدوں اور باطل امیدوں سے اہلِ باطل کو گمراہ کر دیا۔ وا۶۳ انہوں نے اس کا اتباع نہ کیا۔ ف۶۴ جن کے حق میں اس کا گمان پورا ہوا۔ وا۶۵ اے محمد مصطفٰے! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کافروں سے وا۶۶ اپنا معبود وا۶۷ کہ وہ تمہاری مصیبتیں دور کریں لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ کسی نفع وضرر میں وا۶۸ بطریقِ استبشار۔

یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّاۤ اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰى

جو تمہیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے ف۷۰ تم خود ہی فرماؤ اللہ ف۷۱ اور بے شک ہم یا تم ف۷۲ یا تو ضرور

هُدًى اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَ لَا نُسْـَٔلُ

ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ف۷۳ تم فرماؤ ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کی تم سے پوچھ نہیں نہ تمہارے کوتکوں

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ هُوَ

(کرتوتوں) کا ہم سے سوال ف۷۴ تم فرماؤ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا ف۷۵ پھر ہم میں سچا فیصلہ فرما دے گا ف۷۶ اور وہی ہے

الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ

بڑا نیاؤ چکانے والا (درست فیصلہ کرنے والا) سب کچھ جانتا تم فرماؤ مجھے دکھاؤ تو وہ شریک جو تم نے اس سے ملائے ہیں ف۷۷ ہشت (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ

هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا

وہی ہے اللہ عزت والا حکمت والا اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے ف۷۸ خوشخبری دیتا ف۷۹

وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

اور ڈر سناتا ف۸۰ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ف۸۱ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا ف۸۲

ف۶۹ یعنی شفاعت کرنے والوں کو ایمانداروں کی شفاعت کا اذن دیا۔ ف۷۰ یعنی آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اُگا کر۔ ف۷۱ کیونکہ اس سوال کا بجز اس کے اور کوئی جواب ہی نہیں۔ ف۷۲ یعنی دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کے لیے ان دونوں حالوں میں سے ایک حال ضروری ہے۔ ف۷۳ اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا، پانی برسانے والا، سبزہ اگانے والا جانتے ہوئے بھی بتوں کو پوجے جو کسی ایک ذرہ بھر چیز کے مالک نہیں (جیسا کہ اوپر آیات میں بیان ہو چکا) وہ یقیناً کھلی گمراہی میں ہے۔ ف۷۴ بلکہ ہر شخص سے اس کے عمل کا سوال ہوگا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔ ف۷۵ روزِ قیامت ف۷۶ تو اہلِ حق کو جنت میں اور اہلِ باطل کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ ف۷۷ یعنی جن بتوں کو تم نے عبادت میں شریک کیا ہے مجھے دکھاؤ تو کس قابل ہیں کیا وہ کچھ پیدا کرتے ہیں روزی دیتے ہیں اور جب یہ کچھ نہیں تو ان کو خدا کا شریک بنانا اور ان کی عبادت کرنا کیسی عظیم خطا ہے اس سے باز آؤ۔ ف۷۸ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا پچھلے، سب کے لیے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے امتی۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے: سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں: (۱) ایک ماہ کی مسافت کے رعب اسے میری مدد کی گئی، (۲) تمام زمین میرے لیے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو نماز پڑھے اور (۳) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھیں اور (۴) مجھے مرتبۂ شفاعت عطا کیا گیا اور (۵) انبیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔ حدیث میں سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائلِ مخصوصہ کا بیان ہے جن میں سے ایک آپ کی رسالت عامہ ہے جو تمام جن و انس کو شامل ہے۔ خلاصہ یہ کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام خَلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ کا ہے جو قرآن کریم کی آیات اور احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے۔ سورۂ فرقان کی ابتداء میں بھی اس کا بیان گزر چکا ہے (خازن) ف۷۹ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی ف۸۰ کافروں کو اس کے عدل کا۔ ف۸۱ اور اپنے جہل کی وجہ سے آپ کی مخالفت کرتے ہیں ف۸۲ یعنی قیامت کا وعدہ۔

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ
اگر تم سچے ہو تم فرماؤ تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے

سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا ع ٩/٣ النصف
ہٹ سکو نہ آگے بڑھ سکو ف۸۳ اور کافر بولے ہم ہرگز نہ ایمان لائیں گے اس

الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ
قرآن پر نہ ان کتابوں پر جو اس سے آگے تھیں ف۸۴ اور کسی طرح تو دیکھے جب ظالم اپنے رب کے پاس

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
کھڑے کئے جائیں گے ان میں ایک دوسرے پر بات ڈالے گا وہ جو دبے تھے ف۸۵

اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ
اُن سے کہیں گے جو اونچے کھنچتے تھے ف۸۶ اگر تم نہ ہوتے ف۸۷ تو ہم ضرور ایمان لے آتے وہ جو اونچے

الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى
کھنچتے تھے ان سے کہیں گے جو دبے ہوئے تھے کیا ہم نے تمہیں روک دیا ہدایت سے

بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
بعد اس کے کہ تمہارے پاس آئی بلکہ تم خود مجرم تھے اور کہیں گے وہ جو دبے ہوئے تھے

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ
اُن سے جو اُونچے کھنچتے تھے بلکہ رات دن کا داؤں (فریب) تھا ف۸۸ جب کہ تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ اللہ کا

بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَ
انکار کریں اور اس کے برابر والے ٹھہرائیں اور دل ہی دل میں پچھتانے لگے ف۸۹ جب عذاب دیکھا ف۹۰ اور

جَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْۤ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا
ہم نے طوق ڈالے ان کی گردنوں میں جو منکر تھے ف۹۱ وہ کیا بدلہ پائیں گے مگر وہی

ف۸۳ یعنی اگر تم مہلت چاہو تو تاخیر ممکن نہیں اور اگر جلدی چاہو تو تقدم ممکن نہیں بہر تقدیر اس وعدہ کا اپنے وقت پر پورا ہونا۔ ف۸۴ توریت اور انجیل وغیرہ۔ ف۸۵ یعنی تابع اور پیرو تھے ف۸۶ یعنی اپنے سرداروں سے ف۸۷ اور ہمیں ایمان لانے سے نہ روکتے ف۸۸ یعنی تم شب و روز ہمارے لیے مکر کرتے تھے اور ہمیں ہر وقت شرک پر ابھارتے تھے ف۸۹ دونوں فریق تابع بھی اور متبوع بھی، پیرو بھی اور ان کے بہکانے والے بھی، ایمان نہ لانے پر ف۹۰ جہنم کا۔ ف۹۱ خواہ بہکانے والے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ

جو کچھ کرتے تھے ۹۲ اور ہم نے جب کبھی کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں

مُتْرَفُوْهَاۤ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا

(امیروں) نے یہی کہا کہ تم جو لے کر بھیجے گئے ہم اس کے منکر ہیں ۹۳ اور بولے ہم مال اور

وَّ اَوْلَادًا ۙ وَّ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

اولاد میں بڑھ کر ہیں اور ہم پر عذاب ہونا نہیں ۹۴ تم فرماؤ بےشک میرا رب رزق وسیع کرتا ہے جس کے

يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع وَ مَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ ع

لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے ۹۵ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور تمہارے مال اور

لَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ

تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ تمہیں ہمارے قرب تک پہنچائیں مگر وہ جو ایمان لائے اور نیکی

صَالِحًا ٞ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَ هُمْ فِي الْغُرُفٰتِ

کی ۹۶ ان کے لیے دونا دون (کئی گنا) صلہ ۹۷ ان کے عمل کا بدلہ اور وہ بالاخانوں میں

ہوں یا ان کے کہنے میں آنے والے، تمام کفار کی یہی سزا ہے۔ ۹۲ دنیا میں کفر اور معصیّت۔ ۹۳ اس میں سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب و انکار سے رنجیدہ نہ ہوں کفار کا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور مالدار لوگ اسی طرح اپنے مال اور اولاد کے غرور میں انبیاء کی تکذیب کرتے رہے ہیں۔ شانِ نزول: دو شخص شریکِ تجارت تھے ان میں سے ایک ملک شام کو گیا اور ایک مکۂ مکرمہ میں رہا جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس نے ملکِ شام میں حضور کی خبر سنی تو اپنے شریک کو خط لکھا اور اس سے حضور کا مفصل حال دریافت کیا اس شریک نے جواب میں لکھا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان تو کیا ہے لیکن سوائے چھوٹے درجے کے حقیر و غریب لوگوں کے اور کسی نے ان کا اتباع نہیں کیا جب یہ خط اس کے پاس پہنچا تو وہ اپنے تجارتی کام چھوڑ کر مکہ مکرمہ آیا اور آتے ہی اپنے شریک سے کہا کہ مجھے سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ بتاؤ اور معلوم کر کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ دنیا کو کیا دعوت دیتے ہیں اور ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: بت پرستی چھوڑ کر ایک اللّٰہ تعالٰی کی عبادت کرنا اور آپ نے احکامِ اسلام بتائے یہ باتیں اس کے دل میں اثر کر گئیں اور وہ شخص پچھلی کتابوں کا عالم تھا کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک اللہ تعالٰی کے رسول ہیں۔ حضور نے فرمایا: تم نے یہ کیسے جانا اس نے کہا کہ جب کبھی کوئی نبی بھیجا گیا پہلے چھوٹے درجے کے غریب لوگ ہی اس کے تابع ہوئے یہ سنتِ الٰہیہ ہمیشہ ہی جاری رہی اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی ۹۴ یعنی جب دنیا میں ہم خوشحال ہیں تو ہمارے اعمال و افعال اللّٰہ تعالٰی کو پسند ہوں گے اور ایسا ہوا تو آخرت میں عذاب نہیں ہوگا اللّٰہ تعالٰی نے ان کے اس خیالِ باطل کا ابطال فرما دیا کہ ثوابِ آخرت کو معیشتِ دنیا پر قیاس کرنا غلط ہے۔ ۹۵ بطریقِ ابتلاء و امتحان تو دنیا میں روزی کی کشائش رضاءِ الٰہی کی دلیل نہیں اور ایسے ہی اس کی تنگی اللّٰہ تعالٰی کی ناراضی کی دلیل نہیں کبھی گنہگار پر وسعت کرتا ہے کبھی فرمانبردار پر تنگی یہ اس کی حکمت ہے ثوابِ آخرت کو اس پر قیاس کرنا غلط و بے جا ہے۔ ۹۶ یعنی مال کسی کے لیے سببِ قرب نہیں سوائے مومنِ صالح کے جو اس کو راہِ خدا میں خرچ کرے اور اولاد کسی کے لیے سببِ قرب نہیں سوائے اس مومن کے جو انہیں نیک علم سکھائے دین کی تعلیم دے اور صالح و متقی بنائے۔ ۹۷ ایک نیکی کے بدلے دس سے لے کر سات سو گنا تک اور اس سے بھی زیادہ جتنا خدا چاہے۔

اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ الَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ فِی الْعَذَابِ
امن وامان سے ہیں و۹۸ اور وہ جو ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کرتے ہیں و۹۹ وہ عذاب میں

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ
لا دھرے جائیں گے ف۱۰۰ تم فرماؤ بےشک میرا رب رزق وسیع فرماتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور

یَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾
تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے ف۱۰۱ اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا ف۱۰۲ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ف۱۰۳

وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا
اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا ف۱۰۴ پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں

یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا
پوجتے تھے و۱۰۵ وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو تو ہمارا دوست ہے نہ وہ و۱۰۶ بلکہ وہ

یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ
جنوں کو پوجتے تھے و۱۰۷ اُن میں اکثر انہیں پر یقین لائے تھے و۱۰۸ تو آج تم میں ایک دوسرے

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ وَ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا
کے بھلے برے کا کچھ اختیار نہ رکھے گا و۱۰۹ اور ہم فرمائیں گے ظالموں سے اس آگ

عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا
کا عذاب چکھو جسے جھٹلاتے تھے ف۱۱۰ اور جب اُن پر ہماری روشن آیتیں و۱۱۱

و۹۸ یعنی جنّت کے منازلِ بالا میں۔ و۹۹ یعنی قرآن کریم پر زبان طعن کھولتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اپنی ان باطل کاریوں سے وہ لوگوں کو ایمان لانے سے روک دیں گے اور ان کا یہ مکر اسلام کے حق میں چل جائے گا اور وہ ہمارے عذاب سے بچ رہیں گے کیونکہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہی نہیں ہے تو عذاب ثواب کیسا۔ ف۱۰۰ اور ان کی مکاریاں انہیں کچھ کام نہ آئیں گی۔ ف۱۰۱ اپنے حسبِ حکمت۔ و۱۰۲ دنیا میں یا آخرت میں۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔ دوسری حدیث میں ہے: صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے، تواضع سے مرتبے بلند ہوتے ہیں۔ و۱۰۳ کیونکہ اس کے سوا جو کوئی کسی کو دیتا ہے خواہ بادشاہ لشکر کو یا آقا غلام کو یا صاحبِ خانہ اپنے عیال کو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اور اس کی عطا فرمائی ہوئی روزی میں سے دیتا ہے رزق اور اس سے منتفع ہونے کے اسباب کا خالق سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں وہی رزاقِ حقیقی ہے۔ ف۱۰۴ یعنی ان مشرکین کو و۱۰۵ دنیا میں و۱۰۶ یعنی ہماری ان سے کوئی دوستی نہیں تو ہم کس طرح ان کے پوجنے سے راضی ہوسکتے تھے ہم اس سے بَری ہیں۔ و۱۰۷ یعنی شیاطین کو کہ ان کی اطاعت کے لیے غیر خدا کو پوجتے تھے۔ و۱۰۸ یعنی شیاطین پر۔ و۱۰۹ اور وہ جھوٹے معبود اپنے پجاریوں کو کچھ نفع نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ ف۱۱۰ دنیا میں۔ و۱۱۱ یعنی آیاتِ قرآن زبانِ سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ف۱۱۲ یہ تو نہیں مگر ایک مرد کہ تمہیں روکنا چاہتے ہیں تمہارے باپ دادا

اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کے معبودوں سے ف۱۱۳ اور کہتے ہیں ف۱۱۴ یہ تو نہیں مگر بہتان جوڑا ہوا اور کافروں نے حق کو

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٣﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ

کہا ف۱۱۵ جب ان کے پاس آیا یہ تو نہیں مگر کھلا جادو اور ہم نے انھیں کچھ کتابیں

كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ؕ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ

نہ دیں جنھیں پڑھتے ہوں نہ تم سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا ف۱۱۶ اور ان سے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ قف

اگلوں نے ف۱۱۷ جھٹلایا اور یہ اس کے دسویں کو بھی نہ پہنچے جو ہم نے انھیں دیا تھا ف۱۱۸ پھر انھوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾ ع قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ ع ۵ ۹ ۱۱

تو کیسا ہوا میرا انکار کرنا ف۱۱۹ تم فرماؤ میں تمہیں ایک ہی نصیحت کرتا ہوں ف۱۲۰ کہ اللہ کے لیے کھڑے رہو ف۱۲۱

مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ قف مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا

دو دو ف۱۲۲ اور اکیلے اکیلے ف۱۲۳ پھر سوچو ف۱۲۴ کہ تمہارے ان صاحب میں جنون کی کوئی بات نہیں وہ تو نہیں مگر تمہیں

ف۱۱۲ حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ف۱۱۳ یعنی بتوں سے۔ ف۱۱۴ قرآن شریف کی نسبت ف۱۱۵ یعنی قرآن شریف کو ف۱۱۶ یعنی آپ سے پہلے مشرکین عرب کے پاس نہ کوئی کتاب آئی نہ رسول جس کی طرف اپنے دین کی نسبت کرسکیں تو یہ جس خیال پر ہیں ان کے پاس اس کی کوئی سند نہیں وہ ان کے نفس کا فریب ہے۔ ف۱۱۷ یعنی پہلی امتوں نے مثل قریش کے رسولوں کی تکذیب کی اور ان کو ف۱۱۸ یعنی جو قوت و کثرتِ مال و اولاد و طولِ عمر پہلوں کو دی گئی تھی مشرکین قریش کے پاس تو اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ان کے پہلے تو ان سے طاقت و قوت، مال و دولت میں دس گنا سے زیادہ تھے۔ ف۱۱۹ یعنی ان کو ناپسند رکھنا اور عذاب دینا اور ہلاک فرمانا یعنی پہلے مکذبین نے جب میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میں نے اپنے عذاب سے انہیں ہلاک کیا اور ان کی طاقت و قوت اور مال و دولت کوئی چیز بھی کام نہ آئی، ان لوگوں کی کیا حقیقت ہے انہیں ڈرنا چاہئے۔ ف۱۲۰ اگر تم نے اس پر عمل کیا تو تم پر حق واضح ہو جائے گا اور تم وساوس و شبہات اور گمراہی کی مصیبت سے نجات پاؤ گے وہ نصیحت یہ ہے ف۱۲۱ محض طلبِ حق کی نیت سے اپنے آپ کو طرفداری اور تعصب سے خالی کر کے ف۱۲۲ تا کہ باہم مشورہ کرسکو اور ہر ایک دوسرے سے اپنی فکر کا نتیجہ بیان کرسکے اور دونوں انصاف کے ساتھ غور کرسکیں ف۱۲۳ تا کہ مجمع اور اژدہام سے طبیعت متوحش نہ ہو اور تعصب اور طرفداری و مقابلہ و لحاظ وغیرہ سے طبیعتیں پاک رہیں اور اپنے دل میں انصاف کرنے کا موقع ملے۔ ف۱۲۴ اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت غور کرو کہ کیا جیسا کہ کفار آپ کی طرف جنون کی نسبت کرتے ہیں اس میں سچائی کا کچھ شائبہ بھی ہے تمہارے اپنے تجربہ میں، قریش میں یا نوعِ انسان میں کوئی شخص بھی اس مرتبہ کا عاقل نظر آیا ہے؟ کیا ایسا ذہین ایسا صائب الرائے دیکھا ہے ایسا سچا ایسا پاک نفس کوئی اور بھی پایا ہے جب تمہارا نفس حکم (فیصلہ) کردے اور تمہارا ضمیر مان لے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اوصاف میں یکتا ہیں تو تم یقین جانو۔

نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ

ڈر سنانے والے ف۱۲۵ ایک سخت عذاب کے آگے ف۱۲۶ تم فرماؤ میں نے تم سے اس پر کچھ اجر مانگا ہو

فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ

تو وہ تمہیں کو ف۱۲۷ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے تم فرماؤ

اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا

بے شک میرا رب حق کا القا فرماتا ہے ف۱۲۸ بہت جاننے والا سب غیبوں کا تم فرماؤ حق آیا ف۱۲۹ اور

يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ

باطل نہ پہل کرے اور نہ پھر (لوٹ) کر آئے ف۱۳۰ تم فرماؤ اگر میں بہکا تو اپنے ہی بُرے کو بہکا ف۱۳۱

وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرٰٓى

اور اگر میں نے راہ پائی تو اس کے سبب جو میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے ف۱۳۲ بیشک وہ سننے والا نزدیک ہے ف۱۳۳ اور کسی طرح تو دیکھے ف۱۳۴

اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَ

جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے ف۱۳۵ اور ایک قریب جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے ف۱۳۶ اور کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے ف۱۳۷ اور

اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ

اب وہ اسے کیونکر پائیں اتنی دور جگہ سے ف۱۳۸ کہ پہلے ف۱۳۹ تو اس سے کفر کر چکے تھے اور

ف۱۲۵ اللہ تعالیٰ کے نبی ف۱۲۶ اور وہ عذابِ آخرت ہے۔ ف۱۲۷ یعنی میں نصیحت و ہدایت اور تبلیغ و رسالت پر تم سے کوئی اجر نہیں طلب کرتا ف۱۲۸ اپنے انبیاء کی طرف۔ ف۱۲۹ یعنی قرآن و اسلام ف۱۳۰ یعنی شرک و کفر مٹ گیا نہ اس کی ابتدا رہی نہ اس کا اعادہ مراد یہ ہے کہ وہ ہلاک ہوگیا۔ ف۱۳۱ کفارِ مکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ آپ گمراہ ہوگئے۔ (مَعَاذَ اللّٰه تَعَالٰى) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ ان سے فرمادیں کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ میں بہکا تو اس کا وبال میرے نفس پر ہے۔ ف۱۳۲ حکمت و بیان کی کیونکہ راہ یاب ہونا اسی کی توفیق و ہدایت پر ہے۔ انبیاء سب معصوم ہوتے ہیں گناہ ان سے نہیں ہوسکتا اور حضور تو سید الانبیاء ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خَلق کو نیکیوں کی راہیں آپ کے اتباع سے ملتی ہیں باوجود جلالتِ منزلت اور رفعتِ مرتبت کے آپ کو حکم دیا گیا کہ ضلالت کی نسبت علیٰ سبیل الفرض اپنے نفس کی طرف فرمائیں تا کہ خَلق کو معلوم ہو کہ ضلالت کا منشاء انسان کا نفس ہے جب اس کو اس پر چھوڑ دیا جاتا ہے اس سے ضلالت پیدا ہوتی ہے اور ہدایت حضرتِ حق عزوعلی کی رحمت و موہبت سے حاصل ہوتی ہے نفس اس کا منشاء نہیں۔ ف۱۳۳ ہر راہ یاب اور گمراہ کو جانتا ہے اور ان کے عمل و کردار سے باخبر ہے کوئی کتنا ہی چھپائے کسی کا حال اس سے چھپ نہیں سکتا، عرب کے ایک مایۂ ناز شاعر اسلام لائے تو کفار نے ان سے کہا کہ کیا تم اپنے دین سے پھر گئے اور اتنے بڑے شاعر اور زبان کے ماہر ہوکر محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے انہوں نے کہا ہاں وہ مجھ پر غالب آگئے قرآن کریم کی تین آیتیں میں نے سنیں اور چاہا کہ ان کے قافیہ پر تین شعر کہوں ہر چند کوشش کی محنت اٹھائی اپنی تمام قوّت صرف کردی مگر یہ ممکن نہ ہوسکا تب مجھے یقین ہوگیا کہ یہ بشر کا کلام نہیں وہ آیتیں "قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ" سے "سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ" تک ہیں۔ (روح البیان) ف۱۳۴ کفار کو مرنے یا قبر سے اٹھنے کے وقت یا بدر کے دن ف۱۳۵ اور کوئی جگہ بھاگنے اور پناہ لینے کی نہ پاسکیں گے۔ ف۱۳۶ جہاں بھی ہوں گے کیونکہ کہیں بھی ہوں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے دور نہیں ہو سکتے اس وقت حق کی معرفت کے لیے مضطر ہوں گے۔ ف۱۳۷ یعنی سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ ف۱۳۸ یعنی اب مکلّف ہونے کے محل سے دور ہوکر توبہ و ایمان کیسے پاسکیں گے ف۱۳۹ یعنی عذاب دیکھنے سے

يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا

بے دیکھے پھینک مارتے ہیں ف۱۴۰ دور مکان سے ف۱۴۱ اور روک کردی گئی ان میں اور اس میں

يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾ ع ۶ ۹ ۱۲

جسے چاہتے ہیں ف۱۴۲ جیسے ان کے پہلے گروہوں سے کیا گیا تھا ف۱۴۳ بے شک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے ف۱۴۴

ایاتها ۴۵ — ۳۵ سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ ۴۳ — رکوعاتها ۵

سورۂ فاطر مکیہ ہے، اس میں پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْۤ

سب خوبیاں اللہ کو جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا فرشتوں کو رسول کرنے والا ف۲ جن کے

اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

دو دو تین تین چار چار پر ہیں بڑھاتا ہے آفرینش (پیدائش) میں جو چاہے ف۳ بے شک اللہ

كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱﴾ مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ

ہر چیز پر قادر ہے اللہ جو رحمت لوگوں کے لیے کھولے ف۴ اس کا کوئی روکنے والا نہیں

وَمَا یُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲﴾ یٰۤاَیُّهَا

اور جو کچھ روک لے تو اس کی روک کے بعد اس کا کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی عزت و حکمت والا ہے اے

النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ

لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو ف۵ کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق کہ آسمان اور

پہلے ف۱۴۰ یعنی بے جانے کہہ گزرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کہا تھا کہ وہ شاعر ہیں، ساحر ہیں، کاہن ہیں حالانکہ انہوں نے کبھی حضور سے شعر و سحر و کہانت کا صدور نہ دیکھا تھا۔ ف۱۴۱ یعنی صدق و واقعیت سے دور کہ ان کے ان مطاعن (طعنوں) کو صدق سے قرب و نزدیکی بھی نہیں۔ ف۱۴۲ یعنی توبہ و ایمان میں۔ ف۱۴۳ کہ ان کی توبہ و ایمان وقتِ یاس قبول نہ فرمائی گئی۔ ف۱۴۴ ایمانیات کے متعلق۔ ف۱ سورۂ فاطر مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع، پینتالیس آیتیں، نو سو ستر کلمے، تین ہزار ایک سو تیس حروف ہیں۔ ف۲ اپنے انبیاء کی طرف۔ ف۳ فرشتوں میں اور ان کے سوا اور مخلوق میں۔ ف۴ مثل بارش و رزق و صحت وغیرہ کے۔ ف۵ کہ اس نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا آسمان کو بغیر کسی ستون کے قائم کیا اپنی راہ بتانے اور حق کی دعوت دینے کے لیے رسولوں کو بھیجا رزق کے دروازے کھولے۔

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنْ

زمین سے ف۶ تمہیں روزی دے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو ف۷ اور اگر

يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

یہ تمہیں جھٹلائیں ف۸ تو بےشک تم سے پہلے کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے ف۹ اور سب کام اللہ ہی کی طرف

الْاُمُوْرُ ﴿۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ

پھرتے ہیں ف۱۰ اے لوگو! بےشک اللہ کا وعدہ سچ ہے ف۱۱ تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا

الدُّنْيَا ٚ وقفة وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ

کی زندگی ف۱۲ اور ہرگز تمہیں اللہ کے حلم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی ف۱۳ بےشک شیطان تمہارا دشمن ہے

فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ ﴿۶﴾

تو تم بھی اُسے دشمن سمجھو ف۱۴ وہ تو اپنے گروہ کو ف۱۵ اِسی لیے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں ف۱۶

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کافروں کے لیے ف۱۷ سخت عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ ع اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ ع ۷/۱۳

کام کیے ف۱۸ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے تو کیا وہ جس کی نگاہ میں اس کا بُرا کام آراستہ کیا گیا

فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا

کہ اس نے اُسے بھلا سمجھا ہدایت والے کی طرح ہو جائے گا ف۱۹ اس لیے اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور راہ دیتا ہے جسے چاہے تو

ف۶ مینہ برسا کر اور طرح طرح کے نباتات پیدا کر کے۔ ف۷ اور یہ جانتے ہوئے کہ وہی خالق و رازق ہے ایمان و توحید سے کیوں پھرتے ہو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تسلی کے لیے فرمایا جاتا ہے ف۸ اے مصطفےٰ! صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور تمہاری نبوت و رسالت کو نہ مانیں اور توحید و بعث و حساب اور عذاب کا انکار کریں۔ ف۹ انہوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیے کفار کا انبیاء کے ساتھ قدیم سے یہ دستور چلا آتا ہے۔ ف۱۰ وہ جھٹلانے والوں کو سزا دے گا اور رسولوں کی مدد فرمائے گا۔ ف۱۱ قیامت ضرور آنی ہے مرنے کے بعد ضرور اٹھنا ہے اعمال کا حساب یقیناً ہوگا ہر ایک کو اس کے کئے کی جزاء بے شک ملے گی۔ ف۱۲ کہ اس کی لذتوں میں مشغول ہو کر آخرت کو بھول جاؤ۔ ف۱۳ یعنی شیطان تمہارے دلوں میں یہ وسوسہ ڈال کر کہ گناہوں سے مزہ اٹھالو اللہ تعالیٰ حلم فرمانے والا ہے وہ درگزر کرے گا اللہ تعالیٰ بیشک حلم والا ہے لیکن شیطان کی فریب کاری یہ ہے کہ وہ بندوں کو اس طرح توبہ و عملِ صالح سے روکتا ہے اور گناہ و معصیت پر جری کرتا ہے اس کے فریب سے ہوشیار رہو۔ ف۱۴ اور اس کی اطاعت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طاعت میں مشغول رہو۔ ف۱۵ یعنی اپنے متبعین کو کفر کی طرف۔ ف۱۶ اب شیطان کے متبعین اور اس کے مخالفین کا حال تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا جاتا ہے ف۱۷ جو شیطان کے گروہ میں سے ہیں ف۱۸ اور شیطان کے فریب میں نہ آئے اور اس کی راہ پر نہ چلے۔ ف۱۹ ہرگز نہیں۔ برے کام کو اچھا سمجھنے والا راہ یاب کی طرح کیا ہو سکتا ہے! وہ اس بدکار سے بدرجہا بدتر ہے جو اپنے خراب عمل کو برا جانتا

تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٨﴾ وَ

تمہاری جان ان پر حسرتوں میں نہ جائے ف۲۰ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور

اللّٰهُ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ

اللہ ہے جس نے بھیجیں ہوائیں کہ بادل اُبھارتی ہیں پھر ہم اُسے کسی مُردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں ف۲۱

فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿٩﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ

تو اُس کے سبب ہم زمین کو زندہ فرماتے ہیں اس کے مرے پیچھے ف۲۲ یونہی حشر میں اٹھنا ہے ف۲۳ جسے عزت کی

الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ؕ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ

چاہ ہو تو عزت تو سب اللہ کے ہاتھ ہے ف۲۴ اُسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام ف۲۵ اور جو نیک کام ہے

یَرْفَعُهٗ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَ مَكْرُ

وہ اُسے بلند کرتا ہے ف۲۶ اور وہ جو بُرے داؤں (فریب) کرتے ہیں اُن کے لیے سخت عذاب ہے ف۲۷ اور اُنھیں

اُولٰٓىِٕكَ هُوَ یَبُوْرُ ﴿١٠﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ

کا مکر برباد ہوگا ف۲۸ اور اللہ نے تمہیں بنایا ف۲۹ مٹی سے پھر ف۳۰ پانی کی بوند سے پھر تمہیں کیا

ہو اور حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھتا ہو۔ شانِ نزول: یہ آیت ابوجہل وغیرہ مشرکینِ مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے شرک وکفر جیسے قبیح افعال کو شیطان کے بہکانے اور بھلا سمجھانے سے اچھا سمجھتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت اصحابِ بدعت و ہوا کے حق میں نازل ہوئی جن میں روافض وخوارج وغیرہ داخل ہیں جو اپنی بدمذہبیوں کو اچھا جانتے ہیں اور انہیں کے زمرہ میں داخل ہیں تمام بدمذہب، خواہ وہابی ہوں یا غیر مقلد یا مرزائی یا چکڑالی اور کبیرہ گناہ والے جو اپنے گناہوں کو برا جانتے ہیں اور حلال نہیں سمجھتے اس میں داخل نہیں۔ ف۲۰ کہ افسوس وہ ایمان نہ لائے اور حق کو قبول کرنے سے محروم رہے مراد یہ ہے کہ آپ ان کے کفر و ہلاکت کا غم نہ فرمائیں۔ ف۲۱ جس میں سبزہ اور کھیتی نہیں اور خشک سالی سے وہاں کی زمین بے جان ہوگئی ہے۔ ف۲۲ اور اس کو سرسبز وشاداب کر دیتے ہیں اس سے ہماری قدرت ظاہر ہے۔ ف۲۳ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ مُردے کس طرح زندہ فرمائے گا؟ خَلق میں اس کی کوئی نشانی ہو تو ارشاد فرمائیے۔ فرمایا کہ کیا تیرا کسی ایسے جنگل میں گزر ہوا ہے جو خشک سالی سے بے جان ہوگیا ہو اور وہاں سبزہ کا نام ونشان نہ رہا ہو پھر کبھی اسی جنگل میں گزر ہوا ہو اور اس کو ہرا ابھرا لہلہاتا پایا ہو۔ ان صحابی نے عرض کیا: بیشک ایسا دیکھا ہے۔ حضور نے فرمایا: ایسے ہی اللہ مردوں کو زندہ کرے گا اور خَلق میں یہ اس کی نشانی ہے۔ ف۲۴ دنیا وآخرت میں وہی عزت کا مالک ہے جسے چاہے عزّت دے تو جو عزّت کا طلبگار ہو وہ اللہ تعالیٰ سے عزت طلب کرے کیونکہ ہر چیز اس کے مالک ہی سے طلب کی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ ہر روز فرماتا ہے جسے عزت دارین کی خواہش ہو چاہئے کہ وہ حضرت عزیز جَلَّتْ عِزَّتُهٗ (یعنی اللہ تعالیٰ) کی اطاعت کرے اور ذریعہ طلبِ عزت کا ایمان اور اعمالِ صالحہ ہیں۔ ف۲۵ یعنی اس کے محلِ قبول ورضا تک پہنچتا ہے اور پاکیزہ کلام سے مراد کلمۂ توحید وتسبیح وتحمید وتکبیر وغیرہ ہیں جیسا کہ حاکم وبیہقی نے روایت کیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کلمۂ طیب کی تفسیر ”ذکر“ سے فرمائی اور بعض مفسرین نے قرآن اور دعا بھی مراد لی ہے۔ ف۲۶ نیک کام سے مراد وہ عمل وعبادت ہے جو اخلاص سے ہو اور معنی یہ ہیں کہ کلمۂ طیبہ عمل کو بلند کرتا ہے کیونکہ عمل بے توحید وایمان مقبول نہیں یا یہ معنی ہیں کہ عمل صالح کو اللہ تعالیٰ رفعت قبول عطا فرماتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ عمل نیک عمل کرنے والے کا مرتبہ بلند کرتے ہیں تو جو عزت چاہے اس کو لازم ہے کہ نیک عمل کرے۔ ف۲۷ مراد ان مکر کرنے والوں سے وہ قریش ہیں جنہوں نے ”دارالندوہ“ میں جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت قید کرنے اور قتل کرنے اور جلاوطن کرنے کے مشورے کئے تھے جس کا تفصیلی بیان سورۂ انفال میں ہو چکا ہے۔ ف۲۸ اور وہ اپنے داؤں وفریب میں کامیاب نہ ہوں گے۔ چنانچہ

أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ

جوڑے جوڑے ف۳۱ اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے اور جس بڑی عمر والے کو

مُّعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ

عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب ایک کتاب میں ہے ف۳۲ بے شک یہ اللہ کو

يَسِيرٌ ﴿١١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ ۖ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَ

آسان ہے ف۳۳ اور دونوں سمندر ایک سے نہیں ف۳۴ یہ میٹھا ہے خوب میٹھا پانی خوش گوار اور

هَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ

یہ کھاری ہے تلخ اور ہر ایک میں سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت ف۳۵ اور نکالتے ہو

حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَ

پہننے کا ایک گہنا ف۳۶ اور تو کشتیوں کو اس میں دیکھے کہ پانی چیرتی ہیں ف۳۷ تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو ف۳۸ اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۙ

کسی طرح حق مانو ف۳۹ رات لاتا ہے دن کے حصہ میں ف۴۰ اور دن لاتا ہے رات کے حصہ میں ف۴۱

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ

اور اُس نے کام میں لگائے سورج اور چاند ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے ف۴۲ یہ ہے اللہ تمہارا رب

لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾

اُسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جنھیں تم پوجتے ہو ف۴۳ دانۂ خرما کے چھلکے تک کے مالک نہیں

إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ۖ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ

تم انھیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سُنیں ف۴۴ اور بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری حاجت روانہ کرسکیں ف۴۵

ایسا ہی ہوا حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے شر سے محفوظ رہے اور انہوں نے اپنی مکاریوں کی سزائیں پائیں کہ بدر میں قید بھی ہوئے قتل بھی کیے گئے اور مکۂ مکرمہ سے نکالے بھی گئے۔ ف۲۹ یعنی تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو ف۳۰ ان کی نسل کو ف۳۱ مرد و عورت ف۳۲ یعنی لوح محفوظ میں۔ حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ معمّر وہ ہے جس کی عمر ساٹھ سال کو پہنچے اور کم عمر والا وہ جو اس سے قبل مرجائے۔ ف۳۳ یعنی عمل و اجل کا مکتوب فرمانا۔ ف۳۴ بلکہ دونوں میں فرق ہے۔ ف۳۵ یعنی مچھلی ف۳۶ گوہر و مرجان۔ ف۳۷ دریا میں چلتے ہوئے اور ایک ہی ہوا میں آتی بھی ہیں جاتی بھی ہیں ف۳۸ تجارتوں میں نفع حاصل کرکے۔ ف۳۹ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزاری کرو۔ ف۴۰ تو دن بڑھ جاتا ہے ف۴۱ تو رات بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ بڑھنے والے دن یا رات کی مقدار پندرہ گھنٹہ تک پہنچتی ہے اور گھٹنے والا نو گھنٹے کا رہ جاتا ہے۔ ف۴۲ یعنی روز قیامت تک کہ جب قیامت آجائے گی تو ان کا چلنا موقوف ہوجائے گا اور یہ نظام باقی نہ رہے گا۔ ف۴۳ یعنی بت ف۴۴ کیونکہ جماد بے جان ہیں۔ ف۴۵ کیونکہ اصلاً قدرت و اختیار نہیں رکھتے۔

ع ۲ / ۱۴

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝۱۴ ۧ يٰۤاَيُّهَا

اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے منکر ہوں گے ف۴۶ اور تجھے کوئی نہ بتائے گا اس بتانے والے کی طرح ف۴۷ اے

النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۱۵ اِنْ يَّشَاْ

لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ف۴۸ اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا وہ چاہے

يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۱۶ ۚ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝۱۷ وَلَا

تو تمہیں لے جائے ف۴۹ اور نئی مخلوق لے آئے ف۵۰ اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اور کوئی

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ

بوجھ اُٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہ اُٹھائے گی ف۵۱ اور اگر کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ

مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

میں سے کوئی کچھ نہ اُٹھائے گا اگرچہ قریب رشتہ دار ہو ف۵۲ اے محبوب تمہارا ڈر سنانا تو انھیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے

بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى

رب سے ڈرتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہوا ف۵۳ تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا ف۵۴ اور اللہ ہی

اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝۱۸ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝۱۹ ۙ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا

کی طرف پھرنا ہے اور برابر نہیں اندھا اور انکھیارا ف۵۵ اور نہ اندھیریاں ف۵۶ اور

النُّوْرُ ۝۲۰ ۙ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝۲۱ ۚ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا

اُجالا ف۵۷ اور نہ سایہ ف۵۸ اور نہ تیز دھوپ ف۵۹ اور برابر نہیں زندے اور

ف۴۶ اور بیزاری کا اظہار کریں گے اور کہیں گے تم ہمیں نہ پوجتے تھے۔ ف۴۷ یعنی دارَین کے احوال اور بت پرستی کے مآل کی جیسی خبر اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا۔ ف۴۸ یعنی اس کے فضل واحسان کے حاجتمند ہو اور تمام خَلق اس کی محتاج ہے۔ حضرت ذوالنون نے فرمایا کہ خَلق ہر دم اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور کیوں نہ ہوگی ان کی ہستی اور ان کی بقا سب اس کے کرم سے ہے۔ ف۴۹ یعنی تمہیں معدوم کر دے کیونکہ وہ بے نیاز اور غنی بالذات ہے۔ ف۵۰ بجائے تمہارے جو مطیع اور فرمانبردار ہو ف۵۱ معنی یہ ہیں کہ روزِ قیامت ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بار ہوگا جو اس نے کئے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض نہ پکڑی جائے گی البتہ جو گمراہ کرنے والے ہیں ان کے گمراہ کرنے سے جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی تمام گمراہیوں کا بار ان گمراہوں پر بھی ہوگا اور ان گمراہ کرنے والوں پر بھی جیسا کہ کلام کریم میں ارشاد ہوا ''وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ'' اور درحقیقت یہ ان کی اپنی کمائی ہے دوسرے کی نہیں۔ ف۵۲ باپ یا ماں، بیٹا یا بھائی کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ماں باپ بیٹے کو لپٹیں گے اور کہیں گے اے ہمارے بیٹے ہمارے کچھ گناہ اٹھا لے۔ وہ کہے گا: میرے امکان میں نہیں میرا اپنا بار کیا کم ہے۔ ف۵۳ یعنی بدیوں سے بچا اور نیک عمل کئے ف۵۴ اس نیکی کا نفع وہی پائے گا۔ ف۵۵ یعنی جاہل اور عالم یا کافر اور مومن ف۵۶ یعنی کفر ف۵۷ یعنی ایمان ف۵۸ یعنی حق یا جنت ف۵۹ یعنی باطل یا دوزخ۔

الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى

مُردے ف۶۰ بے شک اللہ سناتا ہے جسے چاہے ف۶۱ اور تم نہیں سنانے والے اُنھیں جو قبروں

الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ

میں پڑے ہیں ف۶۲ تم تو یہی ڈر سنانے والے ہو ف۶۳ اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا ف۶۴ اور

نَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ

ڈر سناتا ف۶۵ اور جو کوئی گروہ تھا سب میں ایک ڈر سنانے والا گزر چکا ف۶۶ اور اگر یہ ف۶۷ تمہیں جھٹلائیں تو

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَ

اُن سے اگلے بھی جھٹلا چکے ہیں ف۶۸ ان کے پاس ان کے رسول آئے روشن دلیلیں ف۶۹ اور صحیفے اور

ع ۳ ۱۲ ۱۵ بِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾ ع

چمکتی کتاب ف۷۰ لے کر پھر میں نے کافروں کو پکڑا ف۷۱ تو کیسا ہوا میرا انکار ف۷۲

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا

کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا ف۷۳ تو ہم نے اس سے پھل نکالے رنگ

اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ

برنگ ف۷۴ اور پہاڑوں میں راستے ہیں سفید اور سرخ رنگ رنگ کے اور کچھ کالے

سُوْدٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ

بھوچنگ (سیاہ کالے) اور آدمیوں اور جانوروں اور چارپایوں کے رنگ یونہی طرح طرح کے ہیں ف۷۵

ف۶۰ یعنی مومنین اور کفار یا علماء اور جہال۔ ف۶۱ یعنی جس کی ہدایت منظور ہو اس کو توفیقِ قبول عطا فرماتا ہے۔ ف۶۲ یعنی کفار کو۔ اس آیت میں کفار کو مردوں سے تشبیہ دی گئی کہ جس طرح مُردے سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اٹھا سکتے اور پند پذیر نہیں ہوتے بدانجام کفار کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ہدایت و نصیحت سے مُنتفع نہیں ہوتے اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ آیت میں قبر والوں سے مراد کفار ہیں نہ کہ مُردے اور سننے سے مراد وہ سننا ہے جس پر راہ یابی کا نفع مرتب ہو۔ رہا مُردوں کا سننا وہ احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے اس مسئلہ کا بیان بیسویں پارے کے دوسرے رکوع میں گزرا۔ ف۶۳ تو اگر سننے والا آپ کے انذار (ڈرانے) پر کان رکھے اور بگوش قبول سنے تو نفع پائے اور اگر مُصِرّین منکرین میں سے ہو اور آپ کی نصیحت سے پند پذیر نہ ہو (سبق نہ سیکھے) تو آپ کا کچھ حرج نہیں وہی محروم ہے۔ ف۶۴ ایمانداروں کو جنت کی ف۶۵ کافروں کو عذاب کا۔ ف۶۶ خواہ وہ نبی ہو یا عالمِ دین جو نبی کی طرف سے خَلقِ خدا کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلائے۔ ف۶۷ کفارِ مکہ ف۶۸ اپنے رسولوں کو۔ کفار کا قدیم (زمانے) سے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی برتاؤ رہا ہے۔ ف۶۹ یعنی نبوت پر دلالت کرنے والے معجزات ف۷۰ توریت و انجیل و زبور ف۷۱ طرح طرح کے عذابوں سے بسبب ان کی تکذیبوں کے ف۷۲ میرا عذاب دینا۔ ف۷۳ بارش نازل کی ف۷۴ سبز، سرخ، زرد، وغیرہ طرح طرح کے انار، سیب، انجیر، انگور، کھجور وغیرہ بے شمار۔ ف۷۵ جیسے پھلوں اور پہاڑوں میں، یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی آیتیں اور اپنے نشانہائے قدرت اور آثارِ صنعت جن سے اس کی ذات و صفات پر استدلال کیا جائے ذکر کیں اس کے بعد فرمایا۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿۲۸﴾ إِنَّ

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں ف۷۶ بےشک اللہ عزت والا بخشنے والا بےشک

الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا

وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ

وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَ

اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں ف۷۷ جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں تاکہ ان کے ثواب اُنھیں بھرپور دے اور

يَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ؕ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ

اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بےشک وہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری

مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ

طرف وحی بھیجی ف۷۸ وہی حق ہے اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی بےشک اللہ اپنے بندوں سے خبردار

بَصِيرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ

دیکھنے والا ہے ف۷۹ پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو ف۸۰ تو ان میں کوئی

ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِإِذْنِ

اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور اُن میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ

لے گیا ف۸۱ یہی بڑا فضل ہے بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے وہ ف۸۲ ان میں

ف۷۶ اوراس کی صفات جانتے اوراس کی عظمت کو پہچانتے ہیں، جتنا علم زیادہ اتنا خوف زیادہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو ہے جو اللہ تعالیٰ کے جبروت اوراس کی عزت وشان سے باخبر ہے۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے: سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اللہ عزوجل کی کہ میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں۔ ف۷۷ یعنی ثواب کے

ف۷۸ یعنی قرآن مجید ف۷۹ اوران کے ظاہر وباطن کا جاننے والا۔ ف۸۰ یعنی سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو یہ کتاب عطا فرمائی جنھیں تمام امتوں پر فضیلت دی اور سید رُسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی ونیازمندی کی کرامت وشرافت سے مشرف فرمایا اس امت کے لوگ مختلف مدارج ومراتب رکھتے ہیں۔

ف۸۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والا مومن مخلص ہے اور ''مُقْتَصِد'' یعنی میانہ روی کرنے والا وہ جس کے عمل ریا سے ہوں اور ظالم سے مراد یہاں وہ ہے جو نعمتِ الٰہی کا منکر تو نہ ہو لیکن شکر بجا نہ لائے۔ حدیث شریف میں ہے: سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا ''سابق'' تو سابق ہی ہے اور ''مقتصد'' ناجی اور ''ظالم'' مغفور۔ ایک اور حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکیوں میں سبقت لے جانے والا جنت میں بے حساب داخل ہوگا اور مقتصد سے حساب میں آسانی کی جائے گی اور ظالم مقام حساب میں روکا جائے گا اس کو پریشانی پیش آئے گی پھر جنت میں داخل ہوگا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سابق عہد رسالت کے وہ مخلصین ہیں جن کے لیے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی

فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَ قَالُوا
سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہے اور کہیں گے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ﴿۳۴﴾
سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دُور کیا ف۸۳ بےشک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے ف۸۴

الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا
وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اُتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی

فِیْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ
تکان لاحق ہو اور جنھوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا آئے

فَیَمُوْتُوْا وَ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ﴿۳۶﴾
کہ مرجائیں ف۸۵ اور نہ ان پر اس کا ف۸۶ عذاب کچھ ہلکا کیا جائے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ہر بڑے ناشکرے کو

وَ هُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ۚ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا
اور وہ اس میں چلّاتے ہوں گے ف۸۷ اے ہمارے رب ہمیں نکال ف۸۸ کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو پہلے

نَعْمَلُ ؕ اَوَ لَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ؕ
کرتے تھے ف۸۹ اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا ف۹۰ تمہارے پاس تشریف لایا تھا ف۹۱

فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَ ع
تو اب چکھو ف۹۲ کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں بےشک اللہ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی

الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىِٕفَ
ہر چھپی بات کا بےشک وہ دلوں کی بات جانتا ہے وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں اگلوں کا

اور مقتصد وہ اصحاب ہیں جو آپ کے طریقہ پر عامل رہے اور ظالم لنفسہٖ ہم تم جیسے لوگ ہیں یہ کمال انکسار تھا حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہا کا کہ اپنے آپ کو اس تیسرے طبقہ میں شمار فرمایا باوجود اس جلالتِ منزلت و رفعتِ درجات کے جو اللہ تعالٰی نے آپ کو عطا فرمائی تھی اور بھی اس کی تفسیر میں بہت اقوال ہیں جو تفاسیر میں مفصلاً مذکور ہیں۔ ف۸۲ تینوں گروہ ف۸۳ اس غم سے مراد یا دوزخ کا غم ہے یا موت کا یا گناہوں کا یا طاعتوں کے غیر مقبول ہونے کا یا اہوالِ قیامت کا، غرض انہیں کوئی غم نہ ہوگا اور وہ اس پر اللہ کی حمد کریں گے۔ ف۸۴ کہ گناہوں کو بخشتا ہے اور طاعتیں قبول فرماتا ہے۔ ف۸۵ اور مر کر عذاب سے چھوٹ سکیں ف۸۶ یعنی جہنّم کا ف۸۷ یعنی جہنّم میں چیختے اور فریاد کرتے ہوں گے کہ ف۸۸ یعنی دوزخ سے نکال اور دنیا میں بھیج ف۸۹ یعنی ہم بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت و نافرمانی کے تیری اطاعت اور فرمانبرداری کریں اس پر انہیں جواب دیا جائے گا ف۹۰ یعنی رسول اکرم سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۹۱ تم نے اس رسول محترم کی دعوت قبول نہ کی اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری بجا نہ لائے۔ ف۹۲ عذاب کا مزہ۔

فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَ لَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ

جانشین کیا ۹۳ تو جو کفر کرے ۹۴ اس کا کفر اسی پر پڑے ۹۵ اور کافروں کو ان کا کفر ان کے

عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَ لَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾

رب کے یہاں نہیں بڑھائے گا مگر بیزاری ۹۶ اور کافروں کو ان کا کفر نہ بڑھائے گا مگر نقصان ۹۷

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا

تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اپنے وہ شریک ۹۸ جنھیں اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ

خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ

انھوں نے زمین میں سے کونسا حصہ بنایا یا آسمانوں میں کچھ ان کا ساجھا ہے ۹۹ یا ہم نے اُنھیں کوئی کتاب دی ہے

عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾

کہ وہ اس کی روشن دلیلوں پر ہیں ۱۰۰ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو وعدہ نہیں دیتے مگر فریب کا ۱۰۱

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَ لَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ

بے شک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کرے ۱۰۲ اور اگر وہ ہٹ جائیں تو

اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَ اَقْسَمُوْا

اُنھیں کون روکے اللہ کے سوا بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے اور انھوں نے

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ

اللہ کی قسم کھائی اپنی قسموں میں حد کی کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا تو وہ ضرور کسی نہ کسی

اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ ﴿۴۲﴾

گروہ سے زیادہ راہ پر ہوں گے ۱۰۳ پھر جب ان کے پاس ڈر سنانے والا تشریف لایا ۱۰۴ تو اُس نے انھیں نہ بڑھایا مگر نفرت کرنا ۱۰۵

ف۹۳ اور ان کے املاک و مقبوضات کا مالک و متصرف بنایا اور ان کے منافع تمہارے لیے مباح کیے تاکہ تم ایمان و طاعت اختیار کر کے شکر گزاری کرو۔ ف۹۴ اور ان نعمتوں پر شکرِ الٰہی نہ بجالائے ف۹۵ یعنی اپنے کفر کا وبال اسی کو برداشت کرنا پڑے گا ف۹۶ یعنی غضبِ الٰہی ف۹۷ آخرت میں۔ ف۹۸ یعنی بت ف۹۹ کہ آسمانوں کے بنانے میں انہیں کچھ دخل ہو کس سبب سے انہیں مستحق عبادت قرار دیتے ہو۔ ف۱۰۰ ان میں سے کوئی بھی بات نہیں۔ ف۱۰۱ کہ ان میں جو بہکانے والے ہیں وہ اپنے متبعین کو دھوکا دیتے ہیں اور بتوں کی طرف سے انہیں باطل امیدیں دلاتے ہیں۔ ف۱۰۲ ورنہ آسمان و زمین کے درمیان شرک جیسی معصیت ہو تو آسمان و زمین کیسے قائم رہیں۔ ف۱۰۳ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے قریش نے یہود و نصارٰی کے اپنے رسولوں کو نہ ماننے اور ان کو جھٹلانے کی نسبت کہا تھا کہ اللہ تعالٰی ان پر لعنت کرے اور ان کے پاس اللہ تعالٰی کی طرف سے رسول آئے اور انہوں نے انہیں جھٹلایا اور نہ مانا خدا کی قسم اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم ان سے زیادہ راہ پر ہوں گے اور اس رسول کو ماننے میں ان کے بہتر گروہ پر سبقت لے جائیں گے۔ ف۱۰۴ یعنی سید المرسلین خاتم النبیین حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی

اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا

اپنی جان کو زمین میں اونچا کھینچنا اور برُا داؤں ف۱۰۶ اور برُا داؤں (فریب) اپنے چلنے والے ہی

بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ

پر پڑتا ہے ف۱۰۷ تو کاہے کے انتظار میں ہیں مگر اسی کے جو اگلوں کا دستور ہوا ف۱۰۸ تو تم ہرگز اللہ کے دستور کو

اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٣﴾ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي

بدلتا نہ پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کو ٹلتا نہ پاؤ گے اور کیا انھوں نے زمین میں

الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ

سفر نہ کیا کہ دیکھتے اُن سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا ف۱۰۹ اور وہ اُن سے

مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي

زور میں سخت تھے ف۱۱۰ اور اللہ وہ نہیں جس کے قابو سے نکل سکے کوئی شے آسمانوں اور

الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا

زمین میں بےشک وہ علم و قدرت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو اُن کے کیے

كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ

پر پکڑتا ف۱۱۱ تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن ایک مقرر میعاد ف۱۱۲ تک انھیں ڈھیل

ع ۵ ۱۷ مُسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿٤٥﴾

دیتا ہے پھر جب ان کا وعدہ آئے گا تو بےشک اللہ کے سب بندے اس کی نگاہ میں ہیں ف۱۱۳

آیاتہا ۸۳ ۳۶ سُوْرَۃُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ ۴۱ رکوعاتہا ۵

سورۂ یٰسٓ مکیہ ہے، اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

اللہ تعالی علیہ وسلم کی رونق افروزی وجلوہ آرائی ہوئی۔ ف۱۰۵ حق وہدایت سے اور ف۱۰۶ برے داؤں سے مراد یا تو شرک وکفر ہے یا رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ مکروفریب کرنا۔ ف۱۰۷ یعنی مکار پر۔ چنانچہ فریب کاری کرنے والے بدر میں مارے گئے۔ ف۱۰۸ کہ انہوں نے تکذیب کی اوران پر عذاب نازل ہوئے۔ ف۱۰۹ یعنی کیا انہوں نے شام اور عراق اور یمن کے سفروں میں انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرنے والوں کی ہلاکت و بربادی اوران کے عذاب اورتباہی کے نشانات نہیں دیکھے کہ ان سے عبرت حاصل کرتے۔ ف۱۱۰ یعنی وہ تباہ شدہ قومیں ان اہل مکہ سے زور وقوّت میں زیادہ تھیں باوجود اس کے اتنا بھی تو نہ ہوسکا کہ وہ عذاب سے بھاگ کر کہیں پناہ لے سکتیں۔ ف۱۱۱ یعنی ان کے معاصی پر ف۱۱۲ یعنی روزِ قیامت ف۱۱۳ انہیں ان کے اعمال کی جزا دے گا، جو عذاب کے مستحق ہیں انہیں عذاب فرمائے گا اور جو لائق کرم ہیں ان پر رحم وکرم کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاؔ

يٰسٓ ۚ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى صِرَاطٍ

حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تم وؔ سیدھی راہ پر

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ

بھیجے گئے ہو وؔ عزت والے مہربان کا اُتارا ہوا تاکہ تم اس قوم کو ڈر سناؤ

اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا

جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے وؔ تو وہ بے خبر ہیں بے شک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے وؔ تو وہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ

ایمان نہ لائیں گے وؔ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق کر دیئے ہیں کہ وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اب اوپر کو

مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

منہ اُٹھائے رہ گئے وؔ اور ہم نے اُن کے آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے ایک دیوار

وا سورہ ''یٰسٓ'' مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع، تراسی آیتیں، سات سوانتیس کلمے، تین ہزار حروف ہیں۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کے لیے قلب ہے اور قرآن کا قلب ''یٰسٓ'' ہے اور جس نے ''یٰسٓ'' پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں ایک راوی مجہول ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اموات پر ''یٰسٓ'' پڑھو۔ اسی لیے قریب موت حالتِ نزع میں مرنے والوں کے پاس ''یٰسٓ'' پڑھی جاتی ہے۔ وٓ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وٓ جو منزلِ مقصود کو پہنچانے والی ہے یہ راہ توحید وہدایت کی راہ ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام اسی راہ پر رہے ہیں۔ اس آیت میں کفار کا رد ہے جو حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے ''لَسْتَ مُرْسَلًا'' تم رسول نہیں ہو اس کے بعد قرآن کریم کی نسبت ارشاد فرمایا وٓ یعنی ان کے پاس کوئی نبی نہ پہنچے اور قوم قریش کا یہی حال ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ان میں کوئی رسول نہیں آیا وٓ یعنی حکمِ الٰہی وقضائے اَزلی ان کے عذاب پر جاری ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ'' ان کے حق میں ثابت ہو چکا ہے اور عذاب کا ان کے لیے مقرر ہو جانا اس سبب سے ہے کہ وہ کفر وانکار پر اپنے اختیار سے مُصر رہنے والے ہیں۔ وٓ اس کے بعد ان کے کفر میں پختہ ہونے کی ایک تمثیل ارشاد فرمائی۔ وٓ یہ تمثیل ہے ان کے کفر میں ایسے راسخ ہونے کی کہ آیات ونذر، پند وہدایت کسی سے وہ منتفع نہیں ہو سکتے جیسے کہ وہ شخص جن کی گردنوں میں غل کی قسم کا طوق پڑا ہو جو ٹھوڑی تک پہنچتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ سر نہیں جھکا سکتے یہی حال ان کا ہے کہ کسی طرح ان کو حق کی طرف التفات نہیں ہوتا اور اس کے حضور سر نہیں جھکاتے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ ان کی حقیقتِ حال ہے جہنم میں انہیں اسی طرح کا عذاب کیا جائے گا جیسا کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ'' شانِ نزول: یہ آیت ابوجہل اور اس کے دو مخزومی دوستوں کے حق میں نازل ہوئی ابوجہل نے قسم کھائی کہ اگر وہ سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھے گا تو پتھر سے سر کچل ڈالے گا جب اس نے حضور کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ اسی ارادۂ فاسدہ سے ایک بھاری پتھر لے کر آیا جب اس پتھر کو اٹھایا تو اس کے ہاتھ گردن میں چپکے رہ گئے اور پتھر ہاتھ کو لپٹ گیا یہ حال دیکھ کر اپنے دوستوں کی طرف واپس ہوا اور ان سے واقعہ بیان کیا تو اس کے دوست ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ کام میں کروں گا اور میں ان کا سر کچل کر ہی آؤں گا۔ چنانچہ وہ پتھر لے کر آیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی نماز ہی پڑھ رہے تھے جب یہ قریب پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی سلب کر لی حضور کی آواز سنتا تھا

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ

اور اُنھیں اوپر سے ڈھانک دیا تو اُنھیں کچھ نہیں سوجھتا ف۸ اور اُنھیں ایک سا ہے تم اُنھیں ڈراؤ یا نہ

تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ

ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں تم تو اُسی کو ڈر سناتے ہو ف۹ جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ

بے دیکھے ڈرے تو اُسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو ف۱۰ بے شک ہم مُردوں کو جِلائیں (زندہ کریں)

الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْۤ اِمَامٍ

گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو اُنھوں نے آگے بھیجا ف۱۱ اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے ف۱۲ اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے

وقف غفران

آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا تھا یہ بھی پریشان ہو کر اپنے یاروں کی طرف لوٹا وہ بھی نظر نہ آئے انہوں نے ہی اسے پکارا اور اس سے کہا: تونے کیا کیا؟ کہنے لگا کہ میں نے ان کی آواز تو سنی مگر وہ مجھے نظر ہی نہیں آئے۔ اب ابوجہل کے تیسرے دوست نے دعویٰ کیا کہ وہ اس کام کو انجام دے گا اور بڑے دعوے کے ساتھ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف چلا تھا کہ الٹے پاؤں ایسا بدحواس ہو کر بھاگا کہ اوندھے منہ گر گیا۔ اس کے دوستوں نے حال پوچھا تو کہنے لگا کہ میرا حال بہت سخت ہے میں نے ایک بہت بڑا سانڈ دیکھا جو میرے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے درمیان حائل ہو گیا لات و عزیٰ کی قسم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھتا تو وہ مجھے کھا ہی جاتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن وجمل) ف۸ یہ بھی تمثیل ہے کہ جیسے کسی شخص کے لیے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو وہ کسی طرح منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا یہی حال ان کفار کا ہے کہ ان پر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے سامنے ان کے غرورِ دنیا (دنیا کے دھوکے) کی دیوار ہے اور ان کے پیچھے تکذیبِ آخرت کی اور وہ جہالت کے قید خانہ میں محبوس ہیں آیات و دلائل میں نظر کرنا انہیں میسّر نہیں۔ ف۹ یعنی آپ کے ڈر سنانے اور خوف دلانے سے وہی نفع اٹھاتا ہے ف۱۰ یعنی جنت کی۔ ف۱۱ یعنی دنیا کی زندگانی میں جو نیکی یا بدی کی تاکہ اس پر جزا دی جائے۔ ف۱۲ یعنی اور ہم ان کی وہ نشانیاں وہ طریقے بھی لکھتے ہیں جو وہ اپنے بعد چھوڑ گئے خواہ وہ طریقے نیک ہوں یا بد۔ جو نیک طریقے امتی نکالتے ہیں ان کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں اور اس طریقے کے نکالنے والوں اور عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو برے طریقے نکالتے ہیں ان کو بدعتِ سیئہ کہتے ہیں اس طریقے کے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گناہگار ہوتے ہیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اسلام میں نیک (اچھا) طریقہ نکالا اس کو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی ثواب بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کے بھی گناہ بغیر اس کے کہ ان عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صدہا اُمورِ خیر مثل فاتحہ، گیارہویں و تیجہ و چالیسواں و عرس و توشہ و ختم و محافل ذکر میلاد و شہادت جن کو بدمذہب لوگ بدعت کہہ کر منع کرتے ہیں اور لوگوں کو ان نیکیوں سے روکتے ہیں یہ سب درست اور باعثِ اجر و ثواب ہیں اور ان کو بدعتِ سیئہ بتانا غلط و باطل ہے یہ طاعات اور اعمالِ صالحہ جو ذکر و تلاوت اور صدقہ و خیرات پر مشتمل ہیں بدعتِ سیئہ نہیں، بدعتِ سیئہ وہ برے طریقے ہیں جن سے دین کو نقصان پہنچتا ہے اور جو سنت کے مخالف ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا کہ جو قوم بدعت نکالتی ہے اس سے ایک سنت اٹھ جاتی ہے تو بدعتِ سیئہ وہی ہے جس سے سنت اٹھتی ہو جیسے کہ رفض، خروج، وہابیت یہ سب انتہا درجہ کی خراب سیئہ بدعتیں ہیں رفض و خروج جو اصحاب و اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت پر مبنی ہیں ان سے اصحاب و اہل بیت کے ساتھ محبت و نیاز مندی رکھنے کی سنت اٹھ جاتی ہے جس کے شریعت میں تاکیدی حکم ہیں وہابیّت کی اصل مقبولانِ حق حضرات انبیاء و اولیاء کی جناب میں بے ادبی و گستاخی اور تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دینا ہے اس سے بزرگانِ دین کی حرمت و عزت اور ادب و تکریم اور مسلمانوں کے ساتھ اخوت و محبت کی سنتیں اٹھ جاتی ہیں جن کی بہت شدید تاکیدیں ہیں اور جو دین میں بہت ضروری چیزیں ہیں اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آثار سے مراد وہ قدم ہیں جو نمازی مسجد کی طرف چلنے میں رکھتا ہے اور اس معنی پر آیت کا شانِ نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ بنی سلمہ مدینہ طیبہ کے کنارے پر رہتے تھے انہوں نے چاہا کہ مسجد شریف کے قریب آ بسیں اس پر یہ

مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ج ع ۱۲ ۱۸

والی کتاب میں ف۱۳ اور ان سے مثال بیان کرو اس شہر والوں کی ف۱۴ جب اُن کے پاس فرستادے آئے ف۱۵

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ

جب ہم نے اُن کی طرف دو بھیجے ف۱۶ پھر انھوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا ف۱۷ اب ان سب نے کہا ف۱۸ کہ

اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ

بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن

الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ

نے کچھ نہیں اُتارا تم نرے جھوٹے ہو وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ بے شک ضرور

آیت نازل ہوئی اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں تم مکان تبدیل نہ کرو یعنی جتنی دور سے آؤ گے اتنے ہی قدم زیادہ پڑیں گے اور اجر و ثواب زیادہ ہوگا۔ ف۱۳ یعنی لوحِ محفوظ میں۔ ف۱۴ اس شہر سے مراد انطاکیہ ہے یہ ایک بڑا شہر ہے اس میں چشمے ہیں کئی پہاڑ ہیں ایک سنگین شہر پناہ ہے بارہ میل کے دور میں بستا ہے۔ ف۱۵ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے واقعہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے دو حواریوں صادق و صدوق کو انطاکیہ بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جو بت پرست تھے دینِ حق کی دعوت دیں، جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو انہوں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ بکریاں چرا رہا ہے اس کا نام حبیب نجّار تھا اس نے ان کا حال دریافت کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں تمہیں دینِ حق کی دعوت دینے آئے ہیں کہ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو حبیب نجّار نے نشانی دریافت کی انہوں نے کہا کہ نشانی یہ ہے کہ ہم بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اندھوں کو بینا کرتے ہیں برص والے کا مرض دور کر دیتے ہیں۔ حبیب نجار کا ایک بیٹا دو سال سے بیمار تھا انہوں نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ تندرست ہوگیا حبیب ایمان لائے اور اس واقعہ کی خبر مشہور ہوگئی تا آنکہ ایک خلقِ کثیر نے ان کے ہاتھوں اپنے امراض سے شفا پائی، یہ خبر پہنچنے پر بادشاہ نے انہیں بلا کر کہا: کیا ہمارے معبودوں کے سوا اور کوئی معبود بھی ہے؟ ان دونوں نے کہا: ہاں وہی جس نے تجھے اور تیرے معبودوں کو پیدا کیا پھر لوگ ان کے در پے ہوئے اور انہیں مارا اور یہ دونوں قید کر لیے گئے۔ پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام نے شمعون کو بھیجا وہ اجنبی بن کر شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے مُصاحِبین و مُقرّبین سے رسم و راہ پیدا کر کے بادشاہ تک پہنچے اور اس پر اپنا اثر پیدا کر لیا جب دیکھا کہ بادشاہ ان سے خوب مانوس ہوگیا ہے تو ایک روز بادشاہ سے ذکر کیا کہ دو آدمی جو قید کئے گئے ہیں کیا ان کی بات سنی گئی تھی وہ کیا کہتے تھے بادشاہ نے کہا کہ نہیں جب انہوں نے نئے دین کا نام لیا فوراً ہی مجھے غصہ آگیا شمعون نے کہا کہ اگر بادشاہ کی رائے ہو تو انہیں بلایا جائے دیکھیں ان کے پاس کیا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں بلائے گئے شمعون نے ان سے دریافت کیا تمہیں کس نے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اللہ نے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر جاندار کو روزی دی اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ شمعون نے کہا کہ اس کی مختصر صفت بیان کرو انہوں نے کہا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ شمعون نے کہا: تمہاری نشانی کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جو بادشاہ چاہے تو بادشاہ نے ایک اندھے لڑکے کو بلایا، انہوں نے دعا کی وہ فوراً بینا ہوگیا۔ شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب مناسب یہ ہے کہ تو اپنے معبودوں سے کہہ کہ وہ بھی ایسا ہی کر کے دکھائیں تاکہ تیری اور ان کی عزت ظاہر ہو۔ بادشاہ نے شمعون سے کہا کہ تم سے کچھ چھپانے کی بات نہیں ہے، ہمارا معبود نہ دیکھے نہ سنے نہ کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں سے کہا کہ اگر تمہارے معبود کو مُردے کے زندہ کر دینے کی قدرت ہو تو ہم اس پر ایمان لے آئیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا معبود ہر شے پر قادر ہے۔ بادشاہ نے ایک دہقان (دیہاتی) کے لڑکے کو منگایا جس کو مرے ہوئے سات دن ہوگئے تھے اور جسم خراب ہو چکا تھا، بدبو پھیل رہی تھی، ان کی دعا سے اللہ تعالٰی نے اس کو زندہ کیا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں مشرک مرا تھا، مجھ کو جہنم کی سات وادیوں میں داخل کیا گیا، میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ جس دین پر تم ہو بہت نقصان دہ ہے، ایمان لاؤ اور کہنے لگا کہ آسمان کے دروازے کھلے اور ایک حسین جوان مجھے نظر آیا جو اِن تینوں شخصوں کی سفارش کرتا ہے۔ بادشاہ نے کہا: کون تین؟ اس نے کہا: ایک شمعون اور دو یہ۔ بادشاہ کو تعجب ہوا، جب شمعون نے دیکھا کہ اس کی بات بادشاہ میں اثر کر گئی تو اس نے بادشاہ کو نصیحت کی، وہ ایمان لایا اور اس کی قوم کے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ ایمان نہ لائے اور عذابِ الٰہی سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۶ یعنی دو حواری۔ وہب نے کہا کہ ان کے نام یوحنا اور بولس تھے اور کعب کا قول ہے کہ صادق و صدوق۔ ف۱۷ یعنی شمعون سے تقویت اور تائید پہنچائی۔ ف۱۸ یعنی تینوں فرستادوں (قاصدوں) نے۔

اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا

ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا ف۱۹ بولے ہم

تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ

تمہیں منحوس سمجھتے ہیں ف۲۰ بے شک تم اگر باز نہ آئے ف۲۱ تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے بے شک ہمارے ہاتھوں تم پر دکھ کی

اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

مار پڑے گی اُنھوں نے فرمایا تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے ف۲۲ کیا اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے ف۲۳ بلکہ تم حد سے

مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ

بڑھنے والے لوگ ہو ف۲۴ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا ف۲۵ بولا اے میری قوم

اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ نیگ (اجر) نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں ف۲۶

ف۱۹ اَدِلَّہ واضحہ کے ساتھ اور وہ اندھوں اور بیماروں کو اچھا کرنا اور مُردوں کو زندہ کرنا ہے۔ ف۲۰ جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ہوئی۔ ف۲۱ اپنے دین کی تبلیغ سے ف۲۲ یعنی تمہارا کفر ف۲۳ اور تمہیں اسلام کی دعوت دی گئی ف۲۴ ضلال وطُغیان میں اور یہی بڑی نحوست ہے۔ ف۲۵ یعنی حبیب نجّار جو پہاڑ کے غار میں مصروفِ عبادتِ الٰہی تھا جب اس نے سنا کہ قوم نے ان فرستادوں (قاصدوں) کی تکذیب کی۔ ف۲۶ حبیب نجار کی یہ گفتگو سن کر قوم نے کہا کہ کیا تو ان کے دین پر ہے اور تو ان کے معبود پر ایمان لے آیا؟ اس کے جواب میں حبیب نجار نے کہا۔

وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ

اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے ف٢٧ کیا اللہ کے سوا

دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْــٴًـا وَّ

اور خدا ٹھہراؤں ف٢٨ کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور

لَا یُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾ اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٤﴾ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ

نہ وہ مجھے بچا سکیں بےشک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں ف٢٩ مقرر (یقیناً) میں تمہارے رب پر ایمان لایا

فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ بِمَا

تو میری سنو ف٣٠ اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو ف٣١ کہا کسی طرح میری قوم جانتی جیسی

غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿٢٧﴾ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ

میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا ف٣٢ اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر

بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً

آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا ف٣٣ اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر اتارنا تھا وہ تو بس ایک

وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾ یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ۣۚ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ

ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے ف٣٤ اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر ف٣٥ جب ان کے پاس کوئی

رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ

رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں کیا انھوں نے نہ دیکھا ف٣٦ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں

وقف غفران

ف٢٧ یعنی ابتدائے ہستی سے جس کی ہم پر نعمتیں ہیں اور آخر کار بھی اسی کی طرف رُجوع کرنا ہے اس مالکِ حقیقی کی عبادت نہ کرنا کیا معنیٰ! اور اس کی نسبت اعتراض کیسا! ہر شخص اپنے وجود پر نظر کر کے اس کے حق نعمت و احسان کو پہچان سکتا ہے۔ ف٢٨ یعنی کیا بتوں کو معبود بناؤں ف٢٩ جب حبیب نجّار نے اپنی قوم سے ایسا نصیحت آمیز کلام کیا تو وہ لوگ ان پر یکبارگی ٹوٹ پڑے اور ان پر پتھراؤ شروع کیا اور پاؤں سے کچلا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا، قبر ان کی اِنطاکیہ میں ہے۔ جب قوم نے ان پر حملہ شروع کیا تو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرستادوں سے بہت جلدی کر کے یہ کہا: ف٣٠ یعنی میرے ایمان کے شاہد رہو! جب وہ قتل ہو چکے تو بطریق اکرام ف٣١ جب وہ جنت میں داخل ہوئے اور وہاں کی نعمتیں دیکھیں ف٣٢ حبیب نجار نے یہ تمنّا کی کہ ان کی قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب کی مغفرت کی اور اِکرام فرمایا تاکہ قوم کو مُرسَلین کے دین کی طرف رغبت ہو۔ جب حبیب قتل کر دیئے گئے تو اللہ رب العزت کا اس قوم پر غضب ہوا اور ان کی عُقوبت وسزا میں تاخیر نہ فرمائی گئی، حضرت جبریل کو حکم ہوا اور ان کی ایک ہی ہولناک آواز سے سب کے سب مر گئے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا جاتا ہے: ف٣٣ اس قوم کی ہلاکت کے لیے ف٣٤ فنا ہو گئے جیسے آگ بجھ جاتی ہے۔ ف٣٥ ان پر اور ان کی مثل اور سب پر جو رسولوں کی تکذیب کر کے ہلاک ہوئے ف٣٦ یعنی اہل مکہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں کہ۔

الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝٣١ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا

ہلاک فرمائیں کہ وہ اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ف٣٧ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر

مُحْضَرُوْنَ ۝٣٢ ع وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۚۖ اَحْیَیْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا ع ٢ ٢٠ ١

لائے جائیں گے ف٣٨ اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے ف٣٩ ہم نے اسے زندہ کیا ف٤٠ اور پھر اس سے اناج

حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ۝٣٣ وَ جَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا

نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں ف٤١ باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے

فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ۝٣٤ لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا

اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں

یَشْكُرُوْنَ ۝٣٥ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

تو کیا حق نہ مانیں گے ف٤٢ پاکی ہے اسے جس نے سب جوڑے بنائے ف٤٣ ان چیزوں سے جنھیں زمین اگاتی ہے ف٤٤

وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۝٣٦ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ

اور خود ان سے ف٤٥ اور ان چیزوں سے جن کی انھیں خبر نہیں ف٤٦ اور ان کے لیے ایک نشانی ف٤٧ رات ہے ہم اس پر سے دن

النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝٣٧ ۙ وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ

کھینچ لیتے ہیں ف٤٨ جبھی وہ اندھیرے میں ہیں اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے ف٤٩ یہ

تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝٣٨ ؕ وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ

حکم ہے زبردست علم والے کا ف٥٠ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں ف٥١ یہاں تک کہ پھر ہوگیا جیسے کھجور کی پرانی

ف٣٧ یعنی دنیا کی طرف لوٹنے والے۔ نہیں کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔ ف٣٨ یعنی تمام امتیں روزِ قیامت ہمارے حضور حساب کے لیے مَوقِف میں حاضر کی جائیں گی۔ ف٣٩ جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مُردہ کو زندہ فرمائے گا۔ ف٤٠ پانی برسا کر ف٤١ یعنی زمین میں ف٤٢ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجانہ لائیں گے۔ ف٤٣ یعنی اَصناف واَقسام۔ ف٤٤ غلے پھل وغیرہ ف٤٥ اولادِ ذُکور و اُناث (مذکر اور مونث اولاد) ف٤٦ بحر وبَر کی عجیب وغریب مخلوقات میں سے جس کی انسانوں کو خبر بھی نہیں ہے۔ ف٤٧ ہماری قدرتِ عظیمہ پر دلالت کرنے والی۔ ف٤٨ تو بالکل تاریک رہ جاتی ہے جس طرح کالے بھجنگے (انتہائی کالے) حبشی کا سفید لباس اتار لیا جائے تو پھر وہ سیاہ ہی سیاہ رہ جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آسمان و زمین کے درمیان کی فضا اصل میں تاریک ہے آفتاب کی روشنی اس کے لیے ایک سفید لباس کی طرح ہے، جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو یہ لباس اتر جاتا ہے اور فضا اپنی اصل حالت میں تاریک رہ جاتی ہے۔ ف٤٩ یعنی جہاں تک اس کی سیر کی نہایت (حد) مقرر فرمائی گئی ہے اور وہ روزِ قیامت ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا یا یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دُور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے کیونکہ یہی اس کا مُستَقَر ہے۔ ف٥٠ اور یہ نشانی ہے جو اس کی قدرت کاملہ اور حکمتِ بالغہ پر دلالت کرتی ہے۔ ف٥١ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ہر شب ایک منزل میں ہوتا ہے اور پوری منزل طے کر لیتا ہے نہ کم چلے نہ زیادہ طلوع کی تاریخ سے اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے اور اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو شب اور انتیس ہو تو ایک شب چھپتا ہے اور جب اپنے آخر منازل میں پہنچتا ہے تو باریک

الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ

ڈال (ٹہنی) ف۵۲ سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے ف۵۳ اور نہ رات دن پر

النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي

سبقت لے جائے ف۵۴ اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے اور ان کے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ انھیں ان کے بزرگوں کی پیٹھ میں ہم

الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِنْ نَشَأْ

نے بھری کشتی میں سوار کیا ف۵۵ اور ان کے لیے ویسی ہی کشتیاں بنادیں جن پر سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو

نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا

انھیں ڈبو دیں ف۵۶ تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ بچائے جائیں مگر ہماری طرف کی رحمت اور ایک وقت

إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

تک برتنے دینا ف۵۷ اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم اس سے جو تمہارے سامنے ہے ف۵۸ اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے ف۵۹ اس امید پر

تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا

کہ تم پر مہر ہو تو منہ پھیر لیتے ہیں اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو منھ

مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ

ہی پھیر لیتے ہیں ف۶۰ اور جب ان سے فرمایا جائے اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر

كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ

مسلمانوں کے لیے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا ف۶۱ تم تو نہیں

اور کمان کی طرح خمیدہ اور زرد ہو جاتا ہے۔ ف۵۲ جو سوکھ کر پتلی اور خمیدہ اور زرد ہوگئی ہو۔ ف۵۳ یعنی شب میں جو اس کے ظہورِ شوکت کا وقت ہے اس کے ساتھ جمع ہو کر اس کے نور کو مغلوب کرے کیونکہ سورج اور چاند میں سے ہر ایک کے ظہورِ شوکت کے لیے ایک وقت مقرر ہے سورج کے لیے دن اور چاند کے لیے رات۔ ف۵۴ کہ دن کا وقت پورا ہونے سے پہلے آجائے۔ ایسا بھی نہیں بلکہ رات اور دن دونوں مُعیّن حساب کے ساتھ آتے جاتے ہیں کوئی ان میں سے اپنے وقت سے قبل نہیں آتا اور نیرین یعنی آفتاب و مہتاب میں سے کوئی دوسرے کے حُدودِ شوکت میں داخل نہیں ہوتا نہ آفتاب رات میں چمکے نہ ماہتاب دن میں۔ ف۵۵ جو سامان اَسباب وغیرہ سے بھری ہوئی تھی۔ مراد اس سے کشتیٔ نوح ہے جس میں ان کے پہلے اَجداد سوار کئے گئے تھے اور یہ ان کی ذُرِّیَّتیں ان کی پشت میں تھیں۔ ف۵۶ باوجود کشتیوں کے ف۵۷ جو ان کی زندگانی کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ ف۵۸ یعنی عذاب دنیا ف۵۹ یعنی عذاب آخرت ف۶۰ یعنی ان کا دستور اور طریقہ کار ہی یہ ہے کہ وہ ہر آیت و موعِظت سے اِعراض و رُوگردانی کیا کرتے ہیں۔ ف۶۱ شانِ نزول: یہ آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جن سے مسلمانوں نے کہا تھا کہ تم اپنے مالوں کا وہ حصہ مسکینوں پر خرچ کرو جو تم نے بزعمِ خود اللہ تعالیٰ کے لیے نکالا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنہیں اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا، مطلب یہ تھا کہ خدا ہی کو مسکینوں کا محتاج رکھنا منظور ہے تو انہیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہوگا۔ یہ بات انہوں نے بخیلی اور کنجوسی سے بطور تمسخر کے کہی تھی اور نہایت باطل تھی کیونکہ دنیا ''دارُالامتحان'' (امتحان کی جگہ) ہے۔ فقیری اور امیری دونوں آزمائشیں ہیں: فقیر کی آزمائش صبر سے اور غنی کی

إِلَّا فِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٤٨﴾

مگر کھلی گمراہی میں اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ و٦٢ اگر تم سچے ہو و٦٣

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا

راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی و٦٤ کہ انھیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوں گے و٦٥ تو نہ

يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَآ إِلَىٰٓ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ ع وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ع ۱۸/۲

وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں و٦٦ اور پھونکا جائے گا صور و٦٧

فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا يَٰوَيْلَنَا مَنۢ

جبھی وہ قبروں سے و٦٨ اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے

بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ سکتة هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ وقف منزل وقف غفران وقف لازم

ہمیں سوتے سے جگا دیا و٦٩ یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا و٧٠

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾

وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ و٧١ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہوجائیں گے و٧٢

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾

تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کئے کا

''انفاق فی سبیل اللہ'' (راہِ خدا میں خرچ کرنے) سے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں زندیق لوگ تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ مسکینوں کو صدقہ دو تو کہتے تھے ہرگز نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ محتاج کرے ہم کھلائیں۔ و٦٢ بعث و قیامت کا و٦٣ اپنے دعوے میں۔ ان کا یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے حق میں فرماتا ہے: و٦٤ یعنی صور کے پہلے نفخہ کی جو حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔ و٦٥ خرید و فروخت میں اور کھانے پینے میں اور بازاروں اور مجلسوں میں، دنیا کے کاموں میں کہ اچانک قیامت قائم ہوجائے گی۔ حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خریدار اور بائع کے درمیان کپڑا پھیلا ہوگا نہ سودا تمام ہونے پائے گا نہ کپڑا لپٹ سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی یعنی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے اور وہ کام ویسے ہی ناتمام رہ جائیں گے نہ انہیں خود پورا کرسکیں گے نہ کسی دوسرے سے پورا کرنے کو کہہ سکیں گے اور جو گھر سے باہر گئے ہیں وہ واپس نہ آسکیں گے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: و٦٦ وہیں مرجائیں گے اور قیامت فرصت و مہلت نہ دے گی۔ و٦٧ دوسری مرتبہ۔ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جو مُردوں کے اٹھانے کے لیے ہوگا اور ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ و٦٨ زندہ ہوکر۔ و٦٩ یہ مقولہ کفار کا ہوگا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ یہ بات اس لیے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان ان سے عذاب اٹھادے گا اور اتنا زمانہ وہ سوتے رہیں گے اور نفخۂ ثانیہ کے بعد جب اٹھائے جائیں گے اور اہوالِ قیامت دیکھیں گے تو اس طرح چیخ اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کفار جہنم اور اس کے عذاب دیکھیں گے تو اس کے مقابلہ میں عذابِ قبر انہیں سہل معلوم ہوگا اس لیے وہ وَیل (ہائے ہماری خرابی) وافسوس پکار اٹھیں گے اور اس وقت کہیں گے: و٧٠ اور اس وقت کا اقرار انہیں کچھ نافع نہ ہوگا۔ و٧١ یعنی ''نفخۂ اَخیرہ'' ایک ہولناک آواز ہوگی۔ و٧٢ حساب کے لیے۔ پھر ان سے کہا جائے گا۔

اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡیَوۡمَ فِیۡ شُغُلٍ فٰکِهُوۡنَ ﴿۵۵﴾ هُمۡ وَ اَزۡوَاجُهُمۡ فِیۡ
بے شک جنت والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں ف۷۳ وہ اور ان کی بیبیاں
ظِلٰلٍ عَلَی الۡاَرَآئِکِ مُتَّکِـُٔوۡنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمۡ فِیۡهَا فَاکِهَةٌ وَّ لَهُمۡ مَّا یَدَّعُوۡنَ ﴿۵۷﴾
سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے ان کے لیے اس میں میوہ ہے اور ان کے لیے ہے اس میں جو مانگیں
سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ ﴿۵۸﴾ وَ امۡتَازُوا الۡیَوۡمَ اَیُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۹﴾
ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا ف۷۴ اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو ف۷۵
اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَیۡکُمۡ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ
اے اولادِ آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا ف۷۶ کہ شیطان کو نہ پوجنا ف۷۷ بے شک وہ تمہارا کھلا
مُّبِیۡنٌ ﴿۶۰﴾ وَّ اَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدۡ اَضَلَّ وقف غفران
دشمن ہے اور میری بندگی کرنا ف۷۸ یہ سیدھی راہ ہے اور بے شک اس نے تم میں
مِنۡکُمۡ جِبِلًّا کَثِیۡرًا ؕ اَفَلَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ
سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی ف۷۹ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے
تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۳﴾ اِصۡلَوۡهَا الۡیَوۡمَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡفُرُوۡنَ ﴿۶۴﴾ اَلۡیَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰۤی
وعدہ تھا آج اس میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا آج ہم ان کے مونھوں پر مہر
اَفۡوَاهِهِمۡ وَ تُکَلِّمُنَاۤ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ تَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۶۵﴾
کردیں گے ف۸۰ اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے ف۸۱
وَ لَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰۤی اَعۡیُنِهِمۡ فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۶۶﴾ وَ
اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے ف۸۲ پھر لپک کر رستے کی طرف جاتے تو انھیں کچھ نہ سوجھتا ف۸۳ اور

ف۷۳ طرح طرح کی نعمتیں اور قسم قسم کے سرور اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضیافت، جنتی نہروں کے کنارے بہشتی اشجار کی دلنواز فضائیں، طَرب انگیز نغمات، حسینانِ جنت کا قرب اور قسم قسم کی نعمتوں سے اِلۡتِذاذ (لذت حاصل کرنا) یہ ان کے شغل ہوں گے۔ ف۷۴ یعنی اللہ عزوجل ان پر سلام فرمائے گا خواہ بواسطہ یا بے واسطہ اور یہ سب سے بڑی اور پیاری مراد ہے ملائکہ اہلِ جنت کے پاس ہر دروازے سے آکر کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب کا سلام۔ ف۷۵ جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے اس وقت کفار سے کہا جائے گا کہ الگ پھٹ جاؤ مؤمنین سے علیحدہ ہو جاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم کفار کو ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر جائیں۔ ف۷۶ اپنے انبیاء کی معرفت ف۷۷ اس کی فرمانبرداری نہ کرنا۔ ف۷۸ اور کسی کو عبادت میں میرا شریک نہ کرنا۔ ف۷۹ کہ تم اس کی عداوت اور گمراہ گری کو سمجھتے اور جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو ان سے کہا جائے گا: ف۸۰ کہ وہ بول نہ سکیں اور یہ مُہر کرنا ان کے یہ کہنے کے سبب ہوگا کہ ہم مشرک نہ تھے نہ ہم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ ف۸۱ ان کے اَعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ ان سے صادِر ہوا ہے سب بیان کر دیں گے۔ ف۸۲ کہ نشان بھی باقی نہ رہتا

لَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ ع

اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے ف۸۴ کہ نہ آگے بڑھ سکتے نہ پیچھے لوٹتے ف۸۵

وَ مَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ

اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیریں ف۸۶ تو کیا وہ سمجھتے نہیں ف۸۷ اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا ف۸۸ اور

مَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا

نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن ف۸۹ کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو ف۹۰

وَّ یَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ

اور کافروں پر بات ثابت ہوجائے ف۹۱ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے

اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ

بنائے ہوئے چوپائے ان کے لیے پیدا کئے تو یہ ان کے مالک ہیں اور انھیں ان کے لیے نرم کردیا ف۹۲ تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور

اس طرح کا اندھا کردیتے۔ ف۸۳ لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے ''نعمتِ بَصَر'' ان کے پاس باقی رکھی تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں کفر نہ کریں۔ ف۸۴ اور انہیں بندر یا سور بنادیتے۔ ف۸۵ اور ان کے جرم اس کے مُستدعی تھے لیکن ہم نے اپنی رحمت و حکمت کے حسبِ اِقتضا عذاب میں جلدی نہ کی اور ان کے لیے مہلت رکھی۔ ف۸۶ کہ وہ بچپن کے سے ضُعف و ناتوانی کی طرف واپس ہونے لگے اور دم بدم اس کی طاقتیں قوتیں اور جسم اور عقل گھٹنے لگے۔ ف۸۷ کہ جو اَحوال کے بدلنے پر ایسا قادر ہو کہ بچپن کے ضعف و ناتوانی اور صِغرِ جسم و نادانی کے بعد شباب کی قوتیں و توانائی اور جسم قوی و دانائی عطا فرماتا ہے اور پھر کبرِ سن اور آخر عمر میں اسی قوی ہیکل جوان کو دبلا اور حقیر کردیتا ہے اب نہ وہ جسم باقی ہے نہ قوتیں، نشست برخاست میں مجبوریاں درپیش ہیں، عقل کام نہیں کرتی، بات یاد نہیں رہتی، عزیز و اقارب کو پہچان نہیں سکتا، جس پروردگار نے یہ تغیر کیا وہ قادر ہے کہ آنکھیں دینے کے بعد انہیں مٹادے اور اچھی صورتیں عطا کرنے کے بعد ان کو مسخ کردے اور موت دینے کے بعد پھر زندہ کردے۔ ف۸۸ معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو شعر گوئی کا مَلکہ نہ دیا یا یہ کہ قرآن تعلیمِ شعر نہیں ہے اور شعر سے کلامِ کاذِب مراد ہے خواہ موزوں ہو یا غیر موزوں۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے علومِ اوّلین و آخرین تعلیم فرمائے گئے جن سے کشفِ حقائق ہوتا ہے اور آپ کی معلومات واقعی و نفس الامری ہیں کِذبِ شِعری نہیں جو حقیقت میں جَہل ہے وہ آپ کی شان کے لائق نہیں اور آپ کا دامنِ تقدّس اس سے پاک ہے۔ اس میں شعر بمعنی کلامِ موزوں کے جاننے اور اس کے صَحیح و سَقیم جَیّد و رَدی کو پہچاننے کی نفی نہیں۔ علمِ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم میں طعن کرنے والوں کے لیے یہ آیت کسی طرح سَنَد نہیں ہوسکتی اللّٰہ تعالٰی نے حضور کو علومِ کائنات عطا فرمائے۔ اس کے انکار میں اس آیت کو پیش کرنا محض غلط ہے۔ شانِ نزول: کفارِ قریش نے کہا تھا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) شاعر ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں یعنی قرآن پاک وہ شعر ہے۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ (معاذ اللّٰہ) یہ کلام کاذِب ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ان کا مقولہ نقل فرمایا گیا ہے ''بَلِ افْتَرٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ''۔ اسی کا اس آیت میں ردّ فرمایا گیا کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو ایسی باطل گوئی کا مَلکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اَشعار یعنی اَکاذیب پر مشتمل نہیں۔ کفارِ قریش زبان سے ایسے بدذوق اور نظمِ عروضی سے ایسے ناواقف نہ تھے کہ نثر کو نظم کہہ دیتے اور کلام پاک کو شعرِ عروضی بتا بیٹھتے اور کلام کا محض وزنِ عروضی پر ہونا ایسا بھی نہ تھا کہ اس پر اعتراض کیا جاسکے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ ان بے دینوں کی مراد شعر سے کلامِ کاذب تھی۔ (مدارک وجمل وروح البیان) اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ نے اس آیت کے معنی میں فرمایا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے مُعَمّے اور اِجمال کے ساتھ خطاب نہیں فرمایا جس میں مراد کے مخفی رہنے کا احتمال ہو بلکہ صاف صریح کلام فرمایا ہے جس سے تمام حجاب اٹھ جائیں اور عُلوم روشن ہوجائیں چونکہ شعر لغز و توریہ اور رَمز و اِجمال کا محل ہوتا ہے اس لیے شعر کی نفی فرما کر اس معنی کو بیان فرمادیا۔ ف۸۹ صاف صریح حق و ہدایت۔ کہاں وہ پاک آسمانی کتاب تمام عُلوم کی جامع اور کہاں شعر جیسا کلامِ کاذِب ؎ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔ (گھٹیا کو اعلٰی سے کیا نسبت؟) (الکبریت الاحمر للشیخ الاکبر)
ف۹۰ دل زندہ رکھتا ہو کلام و خطاب کو سمجھے اور یہ شان مومن کی ہے۔ ف۹۱ یعنی حجت عذاب قائم ہوجائے۔ ف۹۲ یعنی مُسَخَّر و زیرِ حکم کردیا۔

مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ

کسی کو کھاتے ہیں اور ان کے لیے ان میں کئی طرح کے نفع ف۹۳ اور پینے کی چیزیں ہیں ف۹۴ تو کیا شکر نہ کریں گے ف۹۵ اور

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ

انھوں نے اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لیے ف۹۶ کہ شاید ان کی مدد ہو ف۹۷ وہ ان کی مدد نہیں کرسکتے ف۹۸

وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وقف لازم

اور وہ ان کے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے ف۹۹ تو تم ان کی بات کا غم نہ کرو ف۱۰۰ بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں

وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَ لَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ

اور ظاہر کرتے ہیں ف۱۰۱ اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح

مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ

جھگڑالو ہے ف۱۰۲ اور ہمارے لیے کہاوت کہتا ہے ف۱۰۳ اور اپنی پیدائش بھول گیا ف۱۰۴ بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے

هِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ

جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ انھیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انھیں بنایا اور اسے ہر پیدائش

عَلِيْمُ ۙ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ

کا علم ہے ف۱۰۵ جس نے تمہارے لیے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی جبھی تم اس سے

ف۹۳ اور فائدے ہیں کہ ان کی کھالوں بالوں اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہیں۔ ف۹۴ دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں دہی مٹھا وغیرہ۔ ف۹۵ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا۔ ف۹۶ یعنی بتوں کو پوجنے لگے ف۹۷ اور مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں اور ایسا ممکن نہیں۔ ف۹۸ کیونکہ جماد بے جان بے قدرت بے شعور ہیں۔ ف۹۹ یعنی کافروں کے ساتھ ان کے بت بھی گرفتار کر کے حاضر کئے جائیں گے اور سب جہنم میں داخل ہوں گے بت بھی اور ان کے پجاری بھی۔ ف۱۰۰ یہ خطاب ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ کفار کی تکذیب و انکار سے اور ان کی ایذاؤں اور جفا کاریوں سے آپ غمگین نہ ہوں۔ ف۱۰۱ ہم انہیں ان کے کردار کی جزا دیں گے۔ ف۱۰۲ شانِ نزول: یہ آیت عاص بن وائل یا ابوجہل اور بقولِ مشہور اُبَی بن خلف جُمَحِی کے حق میں نازل ہوئی جو انکار بعث میں یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کے انکار میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بحث و تکرار کرنے آیا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی تھی اس کو توڑتا جاتا تھا اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتا جاتا تھا کہ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس ہڈی کو گل جانے اور ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہاں اور تجھے بھی مرنے کے بعد اٹھائے گا اور جہنم میں داخل فرمائے گا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کے جہل کا اظہار فرمایا گیا کہ گلی ہوئی ہڈی کا بکھرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندگی قبول کرنا اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا ہے کتنا احمق ہے اپنے آپ کو نہیں دیکھتا کہ ابتداء میں ایک گندہ نطفہ تھا گلی ہوئی ہڈی سے بھی حقیر تر اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ نے اس میں جان ڈالی انسان بنایا تو ایسا مغرور و متکبّر انسان ہوا کہ اس کی قدرت ہی کا منکر ہو کر جھگڑنے آ گیا اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادرِ برحق پانی کی بوند کو قوی اور توانا انسان بنا دیتا ہے اس کی قدرت سے گلی ہوئی ہڈی کو دوبارہ زندگی بخش دینا کیا بعید ہے اور اس کو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی جہالت ہے۔ ف۱۰۳ یعنی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے مل کر مثل بناتا ہے کہ یہ تو ایسی بکھر گئی کیسے زندہ ہوگی۔ ف۱۰۴ کہ قطرۂ منی سے پیدا کیا گیا ہے۔ ف۱۰۵ پہلی کا بھی اور موت کے بعد والی کا بھی۔

تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی

سلگاتے ہو ف۱۰۶ اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ان جیسے

اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰی ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ

اور نہیں بنا سکتا ف۱۰۷ کیوں نہیں ف۱۰۸ اور وہی ہے بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا اس کا کام تو یہی ہے کہ جب

وقف غفران

اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ

کسی چیز کو چاہے ف۱۰۹ تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے ف۱۱۰ تو پاکی ہے اسے جس کے ہاتھ

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۱۱۱

ایاتها ۱۸۲ ۳۷ سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ ۵۶ رکوعاتها ۵

سورۂ صٓفّٰت مکیہ ہے، اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ

قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باندھیں ف۲ پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں ف۳ پھر ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں بے شک تمہارا معبود

لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾

ضرور ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور مالک مشرقوں کا ف۴

ف۱۰۶ عرب کے دو درخت ہوتے ہیں جو وہاں کے جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں ایک کا نام مَرخ ہے دوسرے کا عَفار۔ ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجودیکہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی ٹپکتا ہوتا ہے، اس میں قدرت کی کیسی عجیب و غریب نشانی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہر ایک ایک جگہ، ایک لکڑی میں موجود نہ پانی آگ کو بجھائے نہ آگ لکڑی کو جلائے جس قادر مُطلَق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اس کی قدرت سے کیا عجیب اور اس کو ناممکن کہنا آثارِ قدرت دیکھ کر جاہلانہ و مُعانِدانہ انکار کرنا ہے۔ ف۱۰۷ یا انہیں کو بعد موت زندہ نہیں کرسکتا۔ ف۱۰۸ بیشک وہ اس پر قادر ہے۔ ف۱۰۹ کہ پیدا کرے ف۱۱۰ یعنی مخلوقات کا وجود اس کے حکم کے تابع ہے۔ ف۱۱۱ آخرت میں۔ ف۱ سورۂ وَالصّٰٓفّٰت مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع ایک سو بیاسی آیتیں اور آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو چھبیس حرف ہیں۔ ف۲ اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قسم یاد فرمائی چند گروہوں کی یا تو مراد اس سے ملائکہ کے گروہ ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر اس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں یا علماءِ دین کے گروہ جو تہجد اور تمام نمازوں میں صفیں باندھ کر مصروفِ عبادت رہتے ہیں یا غازیوں کے گروہ جو راہِ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنانِ حق کے مقابل ہوتے ہیں۔ (مدارک) ف۳ پہلی تقدیر پر جھڑک کر چلانے والوں سے مراد ملائکہ ہیں جو ابر پر مقرر ہیں اور اس کو حکم دے کر چلاتے ہیں اور دوسری تقدیر پر وہ علماء جو وعظ و پند سے لوگوں کو جھڑک کر دین کی راہ چلاتے ہیں، تیسری صورت میں وہ غازی جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں۔ ف۴ یعنی آسمان اور زمین اور ان کی

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ۙ ۝٦ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ

بےشک ہم نے نیچے کے آسمان وٖ کو تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان

مَّارِدٍ ۚ ۝٧ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ ۝٨

سرکش سے و۶ عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے و۷ اور ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے و۸

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ ۝٩ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ

انھیں بھگانے کو اور ان کے لیے و۹ ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اچک لے چلا و۱۰ تو روشن انگارا

ثَاقِبٌ ۝١٠ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ

اس کے پیچھے لگا و۱۱ تو ان سے پوچھو و۱۲ کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور فرشتوں وغیرہ کی و۱۳ بیشک ہم نے ان کو

طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝١١ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝١٢ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝١٣

چپکتی مٹی سے بنایا و۱۴ بلکہ تمہیں اچنبا آیا و۱۵ اور وہ ہنسی کرتے ہیں و۱۶ اور سمجھائے نہیں سمجھتے

وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝١٤ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٥

اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں و۱۷ ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو نہیں مگر کھلا جادو

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝١٦ اَوَاٰبَآؤُنَا

کیا جب ہم مرکر مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے

الْاَوَّلُوْنَ ۝١٧ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ۝١٨ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ

باپ دادا بھی و۱۸ تم فرماؤ ہاں یوں کہ ذلیل ہو کے تو وہ و۱۹ تو ایک ہی جھڑک ہے و۲۰

درمیانی کائنات اور تمام حدود وجہات سب کا مالک وہی ہے تو کوئی دوسرا کس طرح مستحق عبادت ہوسکتا ہے لہٰذا وہ شریک سے منزہ ہے۔ و۵ جو زمین کے بہ نسبت اور آسمانوں سے قریب تر ہے۔ و۶ یعنی ہم نے آسمان کو ہر ایک نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا کہ جب شیاطین آسمان پر جانے کا ارادہ کریں تو فرشتے شِہاب مار کر ان کو دفع کردیں۔ لہٰذا شیاطین آسمان پر نہیں جاسکتے اور و۷ اور آسمان کے فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے۔ و۸ انگاروں کی۔ جب وہ اس نیت سے آسمان کی طرف جائیں۔ و۹ آخرت میں و۱۰ یعنی اگر کوئی شیطان ملائکہ کا کوئی کلمہ کبھی لے بھاگ و۱۱ کہ اسے جلائے اور ایذا پہنچائے۔ و۱۲ یعنی کفارِ مکہ سے و۱۳ تو جس قادر برحق کو آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوق کا پیدا کردینا کچھ بھی مشکل اور دشوار نہیں تو انسانوں کا پیدا کرنا اس پر کیا مشکل ہوسکتا ہے۔ و۱۴ یہ ان کے ضُعف کی ایک اور شہادت ہے کہ ان کی پیدائش کا اصل مادہ مٹی ہے جو کوئی شدت و قوت نہیں رکھتی اور اس میں ان پر ایک اور بُرہان قائم فرمائی گئی ہے کہ چپکتی مٹی ان کا مادۂ پیدائش ہے تو اب پھر جسم کے گل جانے اور غایت یہ ہے کہ مٹی ہو جانے کے بعد اس مٹی سے پھر دوبارہ پیدائش کو وہ کیوں ناممکن جانتے ہیں! مادہ موجود اور صانع موجود پھر دوبارہ پیدائش کیسے محال ہوسکتی ہے! و۱۵ ان کے تکذیب کرنے سے کہ ایسی واضح الدلالۃ آیات و بیّنات کے باوجود وہ کس طرح تکذیب کرتے ہیں۔ و۱۶ آپ سے اور آپ کے تعجب سے یا مرنے کے بعد اٹھنے سے۔ و۱۷ مثل شقُّ القمر وغیرہ کے و۱۸ جو ہم سے زمانہ میں مُقدّم ہیں۔ کفار کے نزدیک ان کے باپ دادا کا زندہ کیا جانا خود ان کے زندہ کئے جانے سے زیادہ بعید تھا اس لیے انہوں نے یہ کہا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرماتا ہے: و۱۹ یعنی بعث و۲۰ ایک ہی ہولناک

فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿٢٠﴾ هٰذَا يَوْمُ

جبھی وہ ف۲۱ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی ان سے کہا جائے گا یہ انصاف کا دن ہے ف۲۲ یہ ہے وہ

الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُونَ ﴿٢١﴾ ع اُحْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ ع ۲۱ / ۵

فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے ف۲۳ ظالموں اور ان کے جوڑوں کو ف۲۴

وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٢٢﴾ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَاهْدُوهُمْ إِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيمِ ﴿٢٣﴾ الربع

اور جو کچھ وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا ان سب کو ہانکو راہ دوزخ کی طرف

وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ﴿٢٥﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ

اور انہیں ٹھہراؤ ف۲۵ ان سے پوچھنا ہے ف۲۶ تمہیں کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ف۲۷ بلکہ وہ آج

مُسْتَسْلِمُونَ ﴿٢٦﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٧﴾ قَالُوا إِنَّكُمْ

گردن ڈالے ہیں ف۲۸ اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ف۲۹ تم

كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ﴿٢٨﴾ قَالُوا بَلْ لَمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٢٩﴾ وَمَا

ہمارے دہنی طرف سے بہکانے آتے تھے ف۳۰ جواب دیں گے تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے ف۳۱ اور

كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا

ہمارا تم پر کچھ قابو نہ تھا ف۳۲ بلکہ تم سرکش لوگ تھے تو ثابت ہوگئی ہم پر

قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ إِنَّا لَذَآئِقُونَ ﴿٣١﴾ فَأَغْوَيْنٰكُمْ إِنَّا كُنَّا غٰوِينَ ﴿٣٢﴾ فَإِنَّهُمْ

ہمارے رب کی بات ف۳۳ ہمیں ضرور چکھنا ہے ف۳۴ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا کہ ہم خود گمراہ تھے تو

آواز ہے نفخۂ ثانیہ کی ف۲۱ زندہ ہو کر اپنے اَفعال اور پیش آنے والے احوال ف۲۲ یعنی فرشتے کہیں گے کہ یہ انصاف کا دن ہے یہ حساب و جزا کا دن ہے ف۲۳ دنیا میں اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا: ف۲۴ ظالموں سے مراد کافر ہیں اور ان کے جوڑوں سے مراد اُن کے شیاطین جو دنیا میں ان کے جلیس وقرین رہتے تھے، ہر ایک کافر اپنے شیطان کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں جکڑ دیا جائے گا اور حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہُما نے فرمایا کہ جوڑوں سے مراد اَشباہ واَمثال ہیں یعنی ہر کافر اپنے ہی قسم کے کفار کے ساتھ ہانکا جائے گا بت پرست بت پرستوں کے ساتھ اور آتش پرست آتش پرستوں کے ساتھ، وعلٰی ہٰذا القیاس۔ ف۲۵ صراط کے پاس ف۲۶ حدیث شریف میں ہے کہ روزِ قیامت بندہ جگہ سے ہل نہ سکے گا جب تک چار باتیں اس سے نہ پوچھ لی جائیں ایک اس کی عمر کہ کس کام میں گزری۔ دوسرے اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا۔ تیسرے اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا۔ چوتھے اس کا جسم کہ اس کو کس کام میں لایا۔ ف۲۷ یہ ان سے جہنّم کے خازن بطریقِ توبیخ کہیں گے کہ دنیا میں تو ایک دوسرے کی امداد پر بہت غرہ رکھتے تھے آج دیکھو کیسے عاجز ہو تم میں سے کوئی کسی کی مدد نہیں کرسکتا۔ ف۲۸ عاجز و ذلیل ہو کر۔ ف۲۹ اپنے سرداروں سے جو دنیا میں بہکاتے تھے۔ ف۳۰ یعنی بزورِ قوت ہمیں گمراہی پر آمادہ کرتے تھے۔ اس پر کفار کے سردار کہیں گے اور ف۳۱ پہلے ہی سے کافر تھے اور ایمان سے باختیارِ خود اِعراض کر چکے تھے۔ ف۳۲ کہ ہم تمہیں اپنی اتباع پر مجبور کرتے۔ ف۳۳ جو اس نے فرمائی کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھروں گا۔ لہٰذا ف۳۴ اس کا عذاب۔ گمراہوں کو بھی اور گمراہ کرنے والوں کو بھی۔

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾

اس دن وف۳۵ وہ سب کے سب عذاب میں شریک ہیں وف۳۶ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں

اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ

بےشک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اونچے کھینچتے (تکبر کرتے) تھے وف۳۷ اور کہتے تھے

اَئِنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ

کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑدیں ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے وف۳۸ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انھوں نے رسولوں کی

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَ مَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

تصدیق فرمائی وف۳۹ بےشک تمہیں ضرور دکھ کی مار چکھنی ہے تو تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ

اپنے کیے کا وف۴۰ مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں وف۴۱ ان کے لیے وہ روزی ہے

مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَ هُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى سُرُرٍ

جو ہمارے علم میں ہے میوے وف۴۲ اور ان کی عزت ہوگی چین کے باغوں میں تختوں پر

مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ

ہوں گے آمنے سامنے وف۴۳ ان پر دورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہتی شراب کے جام کا وف۴۴ سفید رنگ وف۴۵ پینے والوں

لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ عِنْدَهُمْ

کے لیے لذت وف۴۶ نہ اس میں خُمار ہے وف۴۷ اور نہ اس سے ان کا سر پھرے وف۴۸ اور ان کے پاس ہیں جو

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى

شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی وف۴۹ بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے وف۵۰ تو ان میں وف۵۱ ایک نے دوسرے کی

وف۳۵ یعنی روزِ قیامت وف۳۶ گمراہ بھی اور ان کے گمراہ کرنے والے سردار بھی کیونکہ یہ سب دنیا میں گمراہی میں شریک تھے۔ وف۳۷ اور توحید قبول نہ کرتے تھے شرک سے باز نہ آتے تھے۔ وف۳۸ یعنی سیّدِ عالم حبیبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے فرمانے سے۔ وف۳۹ دین و توحید و نفیٔ شرک میں۔ وف۴۰ اس شرک اور تکذیب کا جو دنیا میں کر آئے ہو۔ وف۴۱ ایمان اور اخلاص والے وف۴۲ اور نفیس و لذیذ نعمتیں، خوش ذائقہ، خوشبودار، خوش منظر۔ وف۴۳ ایک دوسرے سے مانوس اور مسرور۔ وف۴۴ جس کی پاکیزہ نہریں نگاہوں کے سامنے جاری ہوں گی۔ وف۴۵ دودھ سے بھی زیادہ سفید وف۴۶ بخلاف دنیا کی شراب کے جو بدبودار اور بدذائقہ ہوتی ہے اور پینے والا اس کو پیتے وقت منہ بگاڑ بگاڑ لیتا ہے۔ وف۴۷ جس سے عقل میں خلل آئے۔ وف۴۸ بخلاف دنیا کی شراب کے جس میں بہت سے فسادات اور عیب ہیں اس سے پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے سر میں بھی، پیشاب میں بھی تکلیف ہو جاتی ہے، طبیعت مالش کرتی ہے، قے آتی ہے، سر چکراتا ہے، عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ وف۴۹ کہ اس کے نزدیک اس کا شوہر ہی صاحبِ حُسن اور پیارا ہے۔ وف۵۰ گرد و غبار سے پاک صاف دلکش رنگ۔ وف۵۱ یعنی اہل جنت میں سے۔

بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۞۵۰ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۞۵۱ يَّقُوْلُ

طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے ف۵۲ ان میں سے کہنے والا بولا میرا ایک ہم نشین تھا ف۵۳ مجھ سے کہا کرتا

اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۞۵۲ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا

کیا تم اسے سچ مانتے ہو ف۵۴ کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہمیں

لَمَدِيْنُوْنَ ۞۵۳ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۞۵۴ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ

جزا سزا دی جائے گی ف۵۵ کہا کیا تم جھانک کر دیکھو گے ف۵۶ پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی

الْجَحِيْمِ ۞۵۵ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۞۵۶ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ

آگ میں دیکھا ف۵۷ کہا خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کردے ف۵۸ اور میرا رب فضل نہ کرے ف۵۹

لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۞۵۷ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۞۵۸ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى

تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا ف۶۰ تو کیا ہمیں مرنا نہیں مگر ہماری پہلی موت ف۶۱

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۞۵۹ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۞۶۰ لِمِثْلِ هٰذَا

اور ہم پر عذاب نہ ہوگا ف۶۲ بےشک یہی بڑی کامیابی ہے ایسی ہی بات کے لیے

فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۞۶۱ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۞۶۲ اِنَّا

کامیوں کو کام کرنا چاہیے تو یہ مہمانی بھلی ف۶۳ یا تھوہڑ کا پیڑ ف۶۴ بےشک ہم نے

جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۞۶۳ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۞۶۴

اسے ظالموں کی جانچ کیا ہے ف۶۵ بےشک وہ ایک پیڑ ہے کہ جہنم کی جڑ میں نکلتا ہے ف۶۶

ف۵۲ کہ دنیا میں کیا حالات وواقعات پیش آئے۔ ف۵۳ دنیا میں۔ جو مرنے کے بعد اٹھنے کا منکر تھا اور اس کی نسبت طنز کے طریقہ پر ف۵۴ یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کو ف۵۵ اور ہم سے حساب لیا جائے گا۔ یہ بیان کرکے اس جنتی نے اپنے جنتی دوستوں سے ف۵۶ کہ میرے اس ہم نشین کا جہنم میں کیا حال ہے ف۵۷ کہ عذاب کے اندر گرفتار ہے تو اس جنتی نے اس سے ف۵۸ راہ راست سے بہکا کر ف۵۹ اور اپنے رحمت وکرم سے مجھے تیرے اغوا سے محفوظ نہ رکھتا اور اسلام پر قائم رہنے کی توفیق نہ دیتا۔ ف۶۰ تیرے ساتھ جہنم میں۔ اور جب موت ذبح کردی جائے گی تو اہل جنت فرشتوں سے کہیں گے: ف۶۱ وہی جو دنیا میں ہوچکی ف۶۲ فرشتے کہیں گے: نہیں۔ اور اہل جنت کا یہ دریافت کرنا اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ تلذّذ اور دائمی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اس کی نعمت کا ذکر کرنے کے لیے ہے اور اس ذکر سے انہیں سرور حاصل ہوگا۔ ف۶۳ یعنی جنتی نعمتیں اور لذتیں اور وہاں کے نفیس اور لطیف مآکل ومشارب اور دائمی عیش اور بے نہایت راحت وسرور ف۶۴ نہایت تلخ انتہا کا بدبودار حد درجہ کا بدمزہ سخت ناگوار جس سے دوزخیوں کی میزبانی کی جائے گی اور ان کو اس کے کھانے پر مجبور کیا جائے گا۔ ف۶۵ کہ دنیا میں کافر اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آگ درختوں کو جلا ڈالتی ہے تو آگ میں درخت کیسے ہوگا۔ ف۶۶ اور اس کی شاخیں جہنم کے درکات میں پہنچتی ہیں۔

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ

اس کا شگوفہ جیسے دیووں کے سر ف٦٧ پھر بےشک وہ اس میں سے کھائیں گے ف٦٨ پھر اس سے

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ

پیٹ بھریں گے پھر بےشک ان کے لیے اس پر کھولتے پانی کی ملونی (ملاوٹ) ہے ف٦٩ پھر ان کی بازگشت (واپسی)

لَاِ۟اِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ

ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے ف٧٠ بےشک انھوں نے اپنے باپ دادا گمراہ پائے تو وہ انھیں کے نشانِ قدم پر

يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

دوڑے جاتے ہیں ف٧١ اور بےشک ان سے پہلے بہت سے اگلے گمراہ ہوئے ف٧٢ اور بےشک ہم نے

فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ

ان میں ڈر سنانے والے بھیجے ف٧٣ تو دیکھو ڈرائے گیوں کا کیسا انجام ہوا ف٧٤ مگر اللہ

اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ ع ٢ ٥٣ ٦

کے چنے ہوئے بندے ف٧٥ اور بیشک ہمیں نوح نے پکارا ف٧٦ تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمانے والے ف٧٧ اور ہم نے اسے

وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا

اور اس کے گھر والوں کو بڑی تکلیف سے نجات دی اور ہم نے اسی کی اولاد باقی رکھی ف٧٨ اور ہم نے

عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ

پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی ف٧٩ نوح پر سلام ہو جہان والوں میں ف٨٠ بےشک ہم ایسا ہی

ف٦٧ یعنی نہایت بدہیئت اور قبیح المنظر۔ ف٦٨ شدت کی بھوک سے مجبور ہو کر ف٦٩ یعنی جہنمی تھوہڑ سے ان کے پیٹ بھریں گے وہ جلتا ہوگا پیٹوں کو جلائے گا اس کی سوزش سے پیاس کا غلبہ ہوگا اور مدت تک تو پیاس کی تکلیف میں رکھے جائیں گے پھر جب پینے کو دیا جائے گا تو گرم کھولتا پانی اس کی گرمی اور سوزش اس تھوہڑ کی گرمی اور جلن سے مل کر اور تکلیف و بےچینی بڑھائے گی۔ ف٧٠ کیونکہ زقّوم کھلانے اور گرم پانی پلانے کے لیے ان کو اپنے درکات سے دوسرے درکات میں لے جایا جائے گا اس کے بعد پھر اپنے درکات کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اس کے بعد ان کے مستحق عذاب ہونے کی علت ارشاد فرمائی جاتی ہے ف٧١ اور گمراہی میں ان کا اتباع کرتے ہیں اور حق کے دلائلِ واضحہ سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ف٧٢ اسی وجہ سے کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کی غلط راہ نہ چھوڑی اور حجت و دلیل سے فائدہ نہ اٹھایا۔ ف٧٣ یعنی انبیاء علیہم السلام جنہوں نے ان کو گمراہی اور بدعملی کے برے انجام کا خوف دلایا۔ ف٧٤ کہ وہ عذاب سے ہلاک کیے گئے۔ ف٧٥ ایماندار جنہوں نے اپنے اخلاص کے سبب نجات پائی۔ ف٧٦ اور ہم سے اپنی قوم کے عذاب و ہلاک کی درخواست کی۔ ف٧٧ کہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی اور ان سے پورا انتقام لیا کہ انہیں غرق کر کے ہلاک کر دیا۔ ف٧٨ تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْھُما سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے بعد ان کے ہمراہیوں میں جس قدر مرد و عورت تھے سبھی مر گئے سوائے آپ کی اولاد اور ان کی عورتوں کے انہیں سے دنیا کی نسلیں چلیں عرب اور فارس اور روم آپ کے فرزند سام کی اولاد سے ہیں اور سوڈان کے لوگ

نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا

صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کاملُ الایمان بندوں میں ہے پھر ہم نے دوسروں کو

الْاٰخَرِیْنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ

ڈبو دیا ف۸۱ اور بے شک اسی کے گروہ سے ابراہیم ہے ف۸۲ جب کہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوا غیر سے

وقف لازم

سَلِیْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ

سلامت دل لے کر ف۸۳ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا ف۸۴ تم کیا پوجتے ہو کیا بہتان سے اللہ کے سوا

اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی

اور خدا چاہتے ہو تو تمہارا کیا گمان ہے ربُّ العالمین پر ف۸۵ پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں

النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِیْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰۤی

کو دیکھا ف۸۶ پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں ف۸۷ تو وہ اس پر پیٹھ دے کر پھر گئے ف۸۸ پھر ان کے خداؤں کی طرف

اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَیْهِمْ

چھپ کر چلا تو کہا کیا تم نہیں کھاتے ف۸۹ تمہیں کیا ہوا کہ نہیں بولتے ف۹۰ تو لوگوں کی نظر بچا کر انھیں

آپ کے بیٹے حام کی نسل سے اور تُرک اور یاجوج ماجوج وغیرہ آپ کے صاحبزادے یافِث کی اولاد سے۔ ف۷۹ یعنی ان کے بعد والے انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکرِ جمیل باقی رکھا۔ ف۸۰ یعنی ملائکہ اور جن و اِنس سب ان پر قیامت تک سلام بھیجا کریں۔ ف۸۱ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں کو۔ ف۸۲ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے دین و ملّت اور انہی کے طریق و سنت پر ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دو ہزار چھ سو چالیس برس کا زمانی فرق ہے اور دونوں حضرات کے درمیان جو عہد گزرا اس میں صرف دو نبی ہوئے: حضرت ہود و حضرت صالح علیہما السلام۔ ف۸۳ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قلب کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کیا اور ہر چیز سے فارغ کر لیا۔ ف۸۴ بہ طریق توبیخ ف۸۵ کہ جب تم اس کے سوا دوسرے کو پوجو گے تو کیا وہ تمہیں بے عذاب چھوڑ دے گا باوجود یکہ تم جانتے ہو کہ وہی مُنعمِ حقیقی مستحق عبادت ہے۔ قوم نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے، جنگل میں میلہ لگے گا، ہم نفیس کھانے پکا کر بتوں کے پاس رکھ جائیں گے اور میلہ سے واپس ہو کر تبرک کے طور پر ان کو کھائیں گے، آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں اور مجمع اور میلہ کی رونق دیکھیں، وہاں سے واپس ہو کر بتوں کی زینت اور سجاوٹ اور ان کا بناؤ سنگار دیکھیں، یہ تماشہ دیکھنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ آپ بت پرستی پر ہمیں ملامت نہ کریں گے۔ ف۸۶ جیسے کہ ستارہ شناس نجوم کے ماہر ستاروں کے مواقع اِتصالات و اِنصرافات کو دیکھا کرتے ہیں۔ ف۸۷ قوم نجوم کی بہت معتقد تھی وہ سمجھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں سے اپنے بیمار ہونے کا حال معلوم کر لیا اب یہ کسی متعدی مرض میں مبتلا ہونے والے ہیں، متعدی مرض سے وہ لوگ بہت ڈرتے تھے۔ مسئلہ: علمِ نُجوم حق ہے اور سیکھنے میں مشغول ہونا منسوخ ہو چکا۔ مسئلہ: شرعاً کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا یعنی ایک شخص کا مرض بعَینہٖ دوسرے میں نہیں پہنچ جاتا مادوں کے فساد اور ہوا وغیرہ کی سمتوں کے اثر سے ایک وقت میں بہت سے لوگوں کو ایک طرح کے مرض ہو سکتے ہیں لیکن حُدوث مرض کا ہر ایک میں جداگانہ ہے کسی کا مرض کسی دوسرے میں نہیں پہنچتا۔ ف۸۸ اپنی عید کی طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ گئے، آپ بت خانہ میں آئے۔ ف۸۹ یعنی اس کھانے کو جو تمہارے سامنے رکھا ہے بتوں نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور وہ جواب ہی کیا دیتے تو آپ نے فرمایا: ف۹۰ اس پر بھی بتوں کی طرف سے کچھ جواب نہ ہوا وہ بے جان پتھر تھے جواب کیا دیتے۔

ضَرْبًۢا بِالْیَمِیْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَیْهِ یَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا

دہنے ہاتھ سے مارنے لگا ف۹۱ تو کافر اس کی طرف جلدی کرتے آئے ف۹۲ فرمایا کیا اپنے ہاتھ کے تراشوں

تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْیَانًا

کو پوجتے ہو اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو ف۹۳ بولے اس کے لیے ایک عمارت چنو ف۹۴

فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِیْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَ

پھر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو تو انھوں نے اس پر داؤں چلنا (فریب کرنا) چاہا ہم نے انھیں نیچا دکھایا ف۹۵ اور

قَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾

کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں ف۹۶ اب وہ مجھے راہ دے گا ف۹۷ الٰہی مجھے لائق اولاد دے

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی

تو ہم نے اسے خوش خبری سنائی ایک عقل مند لڑکے کی پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب

الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ز

دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں ف۹۸ اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے ف۹۹ کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے

سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ ج

خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ ف۱۰۰

وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ لا قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی

اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھائی ف۱۰۱ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں

ف۹۱ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو مار مار کر پارہ پارہ کردیا۔ جب کافروں کو اس کی خبر پہنچی ف۹۲ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو ان بتوں کو پوجتے ہیں تم انہیں توڑتے ہو ف۹۳ تو پوجنے کا مستحق وہ ہے نہ کہ بت۔ اس پر وہ حیران ہوگئے اور ان سے کوئی جواب نہ بن آیا۔ ف۹۴ پتھر کی تیس گز لمبی بیس گز چوڑی چاردیواری پھر اس کو لکڑیوں سے بھر دو اور ان میں آگ لگادو یہاں تک کہ آگ زور پکڑے۔ ف۹۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں سلامت رکھ کر۔ چنانچہ آگ سے آپ سلامت برآمد ہوئے ف۹۶ اس دارُالکفر سے ہجرت کرکے، جہاں جانے کا میرا رب حکم دے ف۹۷ چنانچہ بحکمِ الٰہی آپ سرزمین شام میں ارض مقدسہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنے رب سے دعا کی۔ ف۹۸ یعنی تیرے ذبح کا انتظام کر رہا ہوں اور انبیاء علیھم السلام کی خواب حق ہوتی ہے اور ان کے افعال بحکم الٰہی ہوا کرتے ہیں۔ ف۹۹ یہ آپ نے اس لیے کہا تھا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت نہ ہو اور اطاعتِ اَمرِ الٰہی کے لیے وہ بَرَغبت تیار ہوں۔ چنانچہ اس فرزندِ ارجمند نے رضائے الٰہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے اظہار کیا۔ ف۱۰۰ یہ واقعہ منیٰ میں واقع ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی، قدرتِ الٰہی کہ چھری نے کچھ بھی کام نہ کیا۔ ف۱۰۱ اطاعت و فرمانبرداری کمال کو پہنچادی فرزند کو ذبح کے لیے بے دریغ پیش کردیا بس اب اتنا کافی ہے۔

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ وَ فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ
نیکوں کو بے شک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے صدقہ میں دے کر

عَظِيْمٍ ﴿١٠٧﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ ۖ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾ كَذٰلِكَ
اسے بچا لیا ف۱۰۲ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی سلام ہو ابراہیم پر ف۱۰۳ ہم ایسا ہی

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١١﴾ وَ بَشَّرْنٰهُ
صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور ہم نے اسے خوشخبری دی

بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٢﴾ وَ بٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَ عَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَ مِنْ
اسحٰق کی کہ غیب کی خبریں بتانے والا ہمارے قربِ خاص کے سزاواروں میں ف۱۰۴ اور ہم نے برکت اتاری اس پر اور اسحٰق پر ف۱۰۵ اور ان کی

ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿١١٣﴾ ع وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَ ع ۳ ۳۹ ۷
اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ف۱۰۶ اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ف۱۰۷ اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون

هٰرُوْنَ ﴿١١٤﴾ ۚ وَ نَجَّيْنٰهُمَا وَ قَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿١١٥﴾ ۚ وَ نَصَرْنٰهُمْ
پر احسان فرمایا ف۱۰۸ اور انھیں اور ان کی قوم ف۱۰۹ کو بڑی سختی سے نجات بخشی ف۱۱۰ اور ان کی ہم نے مدد فرمائی ف۱۱۱

فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٦﴾ ۚ وَ اٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿١١٧﴾ ۚ وَ هَدَيْنٰهُمَا
تو وہی غالب ہوئے ف۱۱۲ اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ف۱۱۳ اور ان کو

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١١٨﴾ ۚ وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ ۙ سَلٰمٌ عَلٰى
سیدھی راہ دکھائی اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی سلام ہو

مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ اِنَّهُمَا مِنْ
موسیٰ اور ہارون پر بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ دونوں

ف۱۰۲ اس میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند حضرت اسمٰعیل ہیں یا حضرت اسحٰق علیہما السلام لیکن دلائل کی قوت یہی بتاتی ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل ہی ہیں علیہ السلام اور فدیہ میں جنت سے بکری بھیجی گئی تھی جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح فرمایا۔ ف۱۰۳ ہماری طرف سے ف۱۰۴ واقعۂ ذبح کے بعد حضرت اسحٰق کی خوشخبری اس کی دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہما السلام ہیں۔ ف۱۰۵ ہر طرح کی برکت دینی بھی اور دنیوی بھی اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں کثرت کی اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسل سے بہت سے انبیاء کئے حضرت یعقوب سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک۔ ف۱۰۶ یعنی مؤمن ف۱۰۷ یعنی کافر۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے صاحب فضائل کثیرہ ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے، کبھی بد سے بد، کبھی بد سے نیک، نہ اولاد کا بد ہونا آباء کے لیے عیب ہو نہ آباء کی بدی اولاد کے لیے۔ ف۱۰۸ کہ انہیں نبوت و رسالت عنایت فرمائی۔ ف۱۰۹ یعنی بنی اسرائیل ف۱۱۰ کہ فرعون اور فرعونیوں کے مظالم سے رہائی دی۔ ف۱۱۱ قبطیوں کے مقابل ف۱۱۲ فرعون اور اس کی قوم پر۔ ف۱۱۳ جس کا بیان بلیغ اور وہ

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ
ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور بے شک الیاس پیغمبروں سے ہے ف۱۱۴ جب اس نے
لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾
اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ف۱۱۵ کیا بعل کو پوجتے ہو ف۱۱۶ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے
اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ رَبَّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا ف۱۱۷ پھر انھوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے آئیں گے ف۱۱۸
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى
مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ف۱۱۹ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی ثنا باقی رکھی سلام ہو
اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا
الیاس پر بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل
الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ اِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ
الایمان بندوں میں ہے اور بے شک لوط پیغمبروں میں ہے جب کہ ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں
اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ
کو نجات بخشی مگر ایک بڑھیا کہ رہ جانے والوں میں ہوئی ف۱۲۰ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک فرما دیا ف۱۲۱ اور
اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ بِالَّیْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ ع وَ ۴ ۲۵ ۸
بے شک تم ف۱۲۲ ان پر گزرتے ہو صبح کو اور رات میں ف۱۲۳ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۴ اور
اِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾
بے شک یونس پیغمبروں سے ہے جب کہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا ف۱۲۵

حدود و احکام وغیرہ کی جامع۔ اس کتاب سے مراد توریت شریف ہے۔ ف۱۱۴ جو بعلبکّ اور اس کے نواح کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ ف۱۱۵ یعنی کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں۔ ف۱۱۶ ''بعل'' ان کے بت کا نام تھا جو سونے کا تھا، اس کی لمبائی بیس گز تھی، چار منہ تھے، اس کی بہت تعظیم کرتے تھے، جس مقام میں وہ تھا اس جگہ کا نام ''بکّ'' تھا اسی سے بعلبکّ مرکب ہوا، یہ بلادِ شام میں ہے۔ ف۱۱۷ اس کی عبادت ترک کرتے ہو۔ ف۱۱۸ جہنم میں ف۱۱۹ یعنی اس قوم میں سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے جو حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لائے انہوں نے عذاب سے نجات پائی۔ ف۱۲۰ عذاب کے اندر۔ ف۱۲۱ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے کفار کو۔ ف۱۲۲ اے اہل مکّہ! ف۱۲۳ یعنی اپنے سفروں میں روز و شب تم ان کے آثار و منازِل پر گزرتے ہو۔ ف۱۲۴ کہ ان سے عبرت حاصل کرو۔ ف۱۲۵ حضرت ابنِ عباس اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا اس میں تاخیر ہوئی تو آپ ان سے چھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سبب ظاہر موجود نہ تھا ملاحوں نے کہا اس کشتی میں اپنے

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْ

تو قرعہ ڈالا تو دھکیلے ہوؤں میں ہوا پھر اسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا ف۱۲۶ تو اگر

لَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ النصف

وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ف۱۲۷ ضرور اس کے پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ اٹھائے جائیں گے ف۱۲۸

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾

پھر ہم نے اسے ف۱۲۹ میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ف۱۳۰ اور ہم نے اس پر ف۱۳۱ کدو کا پیڑ اگایا ف۱۳۲

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى

اور ہم نے اسے ف۱۳۳ لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ تو وہ ایمان لے آئے ف۱۳۴ تو ہم نے انھیں ایک وقت

حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا

تک برتنے دیا ف۱۳۵ تو ان سے پوچھو کیا تمہارے رب کے لیے بیٹیاں ہیں ف۱۳۶ اور ان کے بیٹے ف۱۳۷ یا ہم نے ملائکہ

الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

کو عورتیں پیدا کیا اور وہ حاضر تھے ف۱۳۸ سنتے ہو بے شک وہ اپنے بہتان سے کہتے ہیں

وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا

کہ اللہ کی اولاد ہے اور بے شک ضرور وہ جھوٹے ہیں کیا اس نے بیٹیاں پسند کیں بیٹے چھوڑ کر تمہیں

مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہو جائے گا، قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کے نام نکلا، تو آپ نے فرمایا: میں ہی وہ غلام ہوں اور آپ پانی میں ڈال دیئے گئے کیونکہ دستور یہی تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے اس وقت تک کشتی چلتی نہ تھی۔ ف۱۲۶ کہ کیوں نکلنے میں جلدی کی اور قوم سے جدا ہونے میں امرِ الٰہی کا انتظار نہ کیا ف۱۲۷ یعنی ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنے والا اور مچھلی کے پیٹ میں ''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ'' پڑھنے والا ف۱۲۸ یعنی روزِ قیامت تک۔ ف۱۲۹ مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اسی روز یا تین روز یا سات روز یا چالیس روز کے بعد ف۱۳۰ یعنی مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف نحیف اور نازک ہو گئے تھے جیسا بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہو گئی اور بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا ف۱۳۱ سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے ف۱۳۲ کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے اور بحکمِ الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے دہنِ مبارک میں دے کر آپ کو صبح و شام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسمِ مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی۔ ف۱۳۳ پہلے کی طرح سرزمین موصل میں قوم نینویٰ کے ف۱۳۴ آثارِ عذاب دیکھ کر (اس کا بیان سورۂ یونس کے دسویں رکوع میں گزر چکا ہے اور اس واقعہ کا بیان سورۂ انبیاء کے چھٹے رکوع میں بھی آ چکا ہے) ف۱۳۵ یعنی ان کی آخر عمر تک انہیں آسائش کے ساتھ رکھا۔ اس واقعہ کے بیان فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ آپ کفارِ مکہ سے انکارِ بعث کی وجہ دریافت کیجئے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: ف۱۳۶ جیسا کہ جُہَینہ اور بنی سلمہ وغیرہ کفار کا اعتقاد ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں ف۱۳۷ یعنی اپنے لیے تو بیٹیاں گوارا نہیں کرتے بُری جانتے ہیں اور پھر ایسی چیز کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ ف۱۳۸ دیکھ رہے تھے، کیوں ایسی بیہودہ بات کہتے ہیں۔

لَكُمْ ۫ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ۚ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ

کیا ہے کیسا حکم لگاتے ہو ف۱۳۹ تو کیا دھیان نہیں کرتے ف۱۴۰ یا تمہارے لیے کوئی

مُّبِیْنٌ ﴿۱۵۶﴾ۙ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَ جَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ

کھلی سند ہے تو اپنی کتاب لاؤ ف۱۴۱ اگر سچے ہو اور اس میں اور جنّوں میں

الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَ لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ۙ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

رشتہ ٹھہرایا ف۱۴۲ اور بےشک جنّوں کو معلوم ہے کہ وہ ف۱۴۳ ضرور حاضر لائے جائیں گے ف۱۴۴ پاکی ہے اللہ کو

عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ۙ

ان باتوں سے کہ یہ بتاتے ہیں مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے ف۱۴۵ تو تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۴۶

مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ بِفٰتِنِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ۙ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَ مَا مِنَّاۤ

تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں ف۱۴۷ مگر اسے جو بھڑکتی آگ میں جانے والا ہے ف۱۴۸ اور فرشتے کہتے ہیں

اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ۙ وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ۚ وَ اِنَّا لَنَحْنُ

ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے ف۱۴۹ اور بےشک ہم پر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں اور بےشک ہم

الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ اِنْ كَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ۙ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ

اس کی تسبیح کرنے والے ہیں اور بےشک وہ کہتے تھے ف۱۵۰ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ۙ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ

نصیحت ہوتی ف۱۵۱ تو ضرور ہم اللہ کے چُنے بندے ہوتے ف۱۵۲ تو اس کے منکر ہوئے تو عنقریب

یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۱﴾ۚۖ اِنَّهُمْ لَهُمُ

جان لیں گے ف۱۵۳ اور بےشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے کہ بےشک انھیں

ف۱۳۹ فاسد و باطل ف۱۴۰ اور اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک اور منزّہ ہے۔ ف۱۴۱ جس میں یہ سند ہو ف۱۴۲ جیسا کہ بعض مشرکین نے کہا تھا کہ اللہ نے جنّوں میں شادی کی اس سے فرشتے پیدا ہوئے (معاذ اللہ) کیسے عظیم کفر کے مرتکب ہوئے۔ ف۱۴۳ یعنی اس بیہودہ بات کے کہنے والے ف۱۴۴ جہنّم میں عذاب کے لیے۔ ف۱۴۵ ایماندار۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں ان تمام باتوں سے جو یہ کفار نابکار کہتے ہیں۔ ف۱۴۶ یعنی تمہارے بت سب کے سب وہ اور ف۱۴۷ گمراہ نہیں کر سکتے ف۱۴۸ جس کی قسمت ہی میں یہ ہے کہ وہ اپنے کردارِ بد سے مستحق جہنم ہو۔ ف۱۴۹ جس میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنھُما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ نماز نہ پڑھتا ہو یا تسبیح نہ کرتا ہو۔ ف۱۵۰ یعنی مکہ مکرمہ کے کفار و مشرکین سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہا کرتے تھے کہ ف۱۵۱ کوئی کتاب ملتی ف۱۵۲ اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادت بجالاتے۔ پھر جب تمام کتابوں سے افضل و اشرف معجز کتاب انہیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا ف۱۵۳ اپنے کفر کا انجام۔

الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى

کی مدد ہوگی اور بے شک ہمارا ہی لشکر و۱۵۴ غالب آئے گا تو ایک وقت تک تم ان سے

حِیْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّ اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

منہ پھیر لو و۱۵۵ اور انہیں دیکھتے رہو کہ عنقریب وہ دیکھیں گے و۱۵۶ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَ تَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى

پھر جب اترے گا ان کے آنگن میں تو ڈرائے گیوں کی کیا ہی بری صبح ہوگی اور ایک وقت تک ان سے

حِیْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّ اَبْصِرْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا

منہ پھیر لو اور انتظار کرو کہ وہ عنقریب دیکھیں گے پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو

یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾ ع ۵ ۴۴ ۹

ان کی باتوں سے و۱۵۷ اور سلام ہے پیغمبروں پر و۱۵۸ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب ہے

اٰیاتها ۸۸ | ۳۸ سُوْرَةُ صٓ مَکِّیَّةٌ ۳۸ | رکوعاتها ۵

سورۂ ص مکیہ ہے، اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا و۱

صٓ وَ الْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ﴿۲﴾

اس نامور قرآن کی قسم و۲ بلکہ کافر تکبر اور خلاف میں ہیں و۳

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَ

ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں و۴ تو اب وہ پکاریں و۵ اور چھوٹنے کا وقت نہ تھا و۶ اور

و۱۵۴ یعنی اہلِ ایمان۔ و۱۵۵ جب تک کہ تمہیں ان کے ساتھ قتال کرنے کا حکم دیا جائے۔ و۱۵۶ طرح طرح کے عذاب دنیا و آخرت میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفار نے براہِ تمسخر و استہزاء کہا کہ یہ عذاب کب نازل ہوگا؟ اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی۔ و۱۵۷ جو کافر اس کی شان میں کہتے ہیں اور اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔ و۱۵۸ جنہوں نے اللہ عزوجل کی طرف سے توحید اور احکامِ شرع پہنچائے۔ انسانی مراتب میں سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ خود کامل ہو اور دوسروں کی تکمیل کرے۔ یہ شان انبیاء کی ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک پر ان حضرات کی اِتباع اور ان کی اِقتدا لازم ہے۔ و۱ ''سورۂ صٓ'' اس کا نام ''سورۂ داوٗد'' بھی ہے، یہ سورت مکی ہے، اس میں پانچ رکوع اٹھاسی آیتیں اور سات سو بتیس کلمے اور تین ہزار سڑسٹھ حرف ہیں۔ و۲ جو شرف والا ہے کہ یہ کلام معجز ہے۔ و۳ اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عداوت رکھتے ہیں اس لیے حق کا اعتراف نہیں کرتے۔ و۴ یعنی آپ کی قوم سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر دیں اسی اِستکبار اور انبیاء کی مخالفت کے باعث و۵ یعنی نزول عذاب کے وقت انہوں نے فریاد کی۔ و۶ کہ خلاص پا سکتے، اس وقت کی فریاد بیکار تھی، کفارِ مکہ

عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ٘ وَ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ

انھیں اس کا اچنبا (تعجب) ہوا کہ ان کے پاس انھیں میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۷ اور کافر بولے یہ جادوگر ہے

كَذَّابٌۖۚ(۴) اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًاۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ(۵)

بڑا جھوٹا کیا اس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کر دیا ف۸ بے شک یہ عجیب بات ہے

وَ انْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَ اصْبِرُوْا عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْۖۚ اِنَّ هٰذَا

اور ان میں کے سردار چلے ف۹ کہ اس کے پاس سے چل دو اور اپنے خداؤں پر صابر رہو بے شک اس میں

لَشَیْءٌ یُّرَادُۖۚ(۶) مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِۚۖ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا

اس کا کوئی مطلب ہے یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرانیت میں بھی نہ سنی ف۱۰ یہ تو نری نئی

اخْتِلَاقٌۖۚ(۷) ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَاؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ

گڑھت ہے کیا ان پر قرآن اتارا گیا ہم سب میں سے ف۱۱ بلکہ وہ شک میں ہیں میری

ذِكْرِیْۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِؕ(۸) اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىٕنُ رَحْمَةِ

کتاب سے ف۱۲ بلکہ ابھی میری مار نہیں چکھی ہے ف۱۳ کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی

رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِۚ(۹) اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

ہیں ف۱۴ وہ عزت والا بہت عطا فرمانے والا ف۱۵ کیا ان کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو

نے ان کے حال سے عبرت حاصل نہ کی۔ ف۷ یعنی سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۸ شانِ نزول: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ اسلام لائے تو مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کافروں کو نہایت رنج ہوا ولید بن مغیرہ نے قریش کے عمائد اور سر برآوردہ (بڑے بڑے اثر و رسوخ والے) پچیس آدمیوں کو جمع کیا اور انہیں ابو طالب کے پاس لایا اور ان سے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو اور بزرگ ہو ہم تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ تم ہمارے اور اپنے بھتیجے کے درمیان فیصلہ کر دو ان کی جماعت کے چھوٹے درجے کے لوگوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تم جانتے ہو۔ ابو طالب نے حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں آپ ان کی طرف سے یک لخت انحراف نہ کیجئے۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم اتنا چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کے ذکر کو چھوڑ دیجئے ہم آپ کے اور آپ کے معبود کی بدگوئی کے درپے نہ ہوں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا تم ایک کلمہ قبول کر سکتے ہو؟ جس سے عرب و عجم کے مالک و فرمانروا ہو جاؤ۔ ابو جہل نے کہا کہ ایک کیا ہم دس کلمے قبول کر سکتے ہیں۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہو ”لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انہوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا اتنی بہت سی مخلوق کے لیے ایک خدا کیسے کافی ہوسکتا ہے۔ ف۹ ابو طالب کی مجلس سے آپس میں یہ کہتے: ف۱۰ نصرانی بھی تین خداؤں کے قائل تھے یہ تو ایک ہی خدا بتاتے ہیں۔ ف۱۱ اہلِ مکہ کو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے منصبِ نبوت پر حسد آیا اور انہوں نے یہ کہا کہ ہم میں صاحبِ شرف و عزت آدمی موجود تھے ان میں سے کسی پر قرآن نہ اترا خاص حضرت سید انبیاء محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر اترا۔ ف۱۲ کہ اس کے لانے والے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں۔ ف۱۳ اگر میرا عذاب چکھ لیتے تو یہ شک و تکذیب و حسد کچھ بھی باقی نہ رہتا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرتے لیکن اس وقت کی تصدیق مفید نہ ہوتی۔ ف۱۴ اور کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں جسے چاہیں دیں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کی مالکیت کو نہیں جانتے۔ ف۱۵ حسبِ اقتضائے حکمت جسے جو

بَيْنَهُمَا ۟ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ⑩ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ

کچھ ان کے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں ف۱۶ یہ ایک ذلیل لشکر ہے انہیں لشکروں میں سے جو

الْاَحْزَابِ ⑪ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ⑫

وہیں بھگا دیا جائے گا ف۱۷ ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور چومیخا کرنے والا فرعون ف۱۸

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الْاَحْزَابُ ⑬ اِنْ كُلٌّ اِلَّا

اور ثمود اور لوط کی قوم اور بَنْ والے ف۱۹ یہ ہیں وہ گروہ ف۲۰ ان میں کوئی ایسا نہیں

كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ⑭ وَمَا يَنْظُرُ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب لازم ہوا ف۲۱ اور یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی ف۲۲

مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ⑮ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ

جسے کوئی پھیر نہیں سکتا اور بولے اے ہمارے رب ہمارا حصّہ ہمیں جلد دے دے حساب کے دن

الْحِسَابِ ⑯ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗۤ

سے پہلے ف۲۳ تم ان کی باتوں پر صبر کرو اور ہمارے بندے داود نعمتوں والے کو یاد کرو ف۲۴ بیشک وہ بڑا رجوع

اَوَّابٌ ⑰ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ⑱

کرنے والا ہے ف۲۵ بیشک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے ف۲۶ شام کو اور سورج چمکتے ف۲۷

ع ۱۴ / ۱۰

چاہے عطا فرمائے اس نے اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی تو کسی کو اس میں دخل دینے اور چوں وچرا کی کیا مجال۔ ف۱۶ اور ایسا اختیار ہو تو جسے چاہیں وحی کے ساتھ خاص کریں اور عالَم کی تدبیر اپنے ہاتھ میں لیں اور جب یہ کچھ نہیں ہے تو اُمورِ رَبّانِیّہ وتدابیرِ الٰہیہ میں دَخل کیوں دیتے ہیں انہیں اس کا کیا حق ہے۔ کفار کو یہ جواب دینے کے بعد اللّٰہ تبارک وتعالٰی نے اپنے نبی کریم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے نصرت ومدد کا وعدہ فرمایا ہے۔ ف۱۷ یعنی ان قریش کی جماعت انہیں لشکروں میں سے ایک ہے جو آپ سے پہلے انبیاء علیھم السلام کے مقابل گروہ باندھ باندھ کر آیا کرتے تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے اس سبب سے ہلاک کر دیئے گئے، اللّٰہ تعالٰی نے اپنے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال ان کا ہے انہیں بھی ہزیمت ہوگی۔ چنانچہ بدر میں ایسا واقع ہوا اس کے بعد اللّٰہ تبارک وتعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکینِ خاطر کے لیے پچھلے انبیاء علیھم السلام اور ان کی قوموں کا ذکر فرمایا۔ ف۱۸ جو کسی پر غصہ کرتا تھا تو اسے لٹا کر اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا دیتا تھا پھر اس کو پٹواتا تھا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا۔ ف۱۹ جو شعیب علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم سے تھے۔ ف۲۰ جو انبیاء کے مقابل جتھے باندھ کر آئے، مشرکینِ مکہ انہیں گروہوں میں سے ہیں۔ ف۲۱ یعنی ان گزری ہوئی امتوں نے جب انبیاء علیھم السلام کی تکذیب کی تو اُن پر عذاب لازم ہو گیا تو اِن ضعیفوں کا کیا حال ہوگا جب اِن پر عذاب اترے گا۔ ف۲۲ یعنی قیامت کے نفخۂ اُولٰی کی جو ان کے عذاب کی میعاد ہے ف۲۳ یہ نضر بن حارث نے بطورِ تمسخر کہا تھا، اس پر اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا کہ ف۲۴ جن کو عبادت کی بہت قوت دی گئی تھی۔ آپ کا طریقہ تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار فرماتے اور رات کے پہلے نصف حصہ میں عبادت کرتے اس کے بعد شب کی ایک تہائی آرام فرماتے پھر باقی چھٹا حصہ عبادت میں گزارتے۔ ف۲۵ اپنے رب کی طرف ف۲۶ حضرت داود علیہ السلام کی تسبیح کے ساتھ۔ ف۲۷ اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے حضرت داود علیہ السلام کے لیے پہاڑوں کو ایسا مسخر کیا تھا کہ جہاں آپ چاہتے

وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ

اور پرندے جمع کئے ہوئے ۲۸ سب اس کے فرمانبردار تھے ۲۹ اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا ۳۰ اور اسے

الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا

وقف لازم

حکمت ۳۱ اور قولِ فیصل دیا ۳۲ اور کیا تمہیں ۳۳ اس دعوے والوں کی بھی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر

الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ لا اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ج

داؤد کی مسجد میں آئے ۳۴ جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا انھوں نے عرض کی ڈریئے نہیں

خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَاۤ

ہم دو فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ۳۵ تو ہم میں سچا فیصلہ فرما دیجئے اور خلافِ حق نہ کیجئے ۳۶ اور ہمیں

اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِيْ قف لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ

سیدھی راہ بتائیے بےشک یہ میرا بھائی ہے ۳۷ اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے

نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ قف فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ

پاس ایک دُنبی اب یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کردے اور بات میں مجھ پر زور ڈالتا ہے داؤد نے فرمایا بےشک

انہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ (مدارک) ۲۸ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت داود علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑ بھی آپ کے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے آپ کے پاس جمع ہوکر تسبیح کرتے۔ ۲۹ پہاڑ بھی اور پرند بھی۔ ۳۰ فوج و لشکر کی کثرت عطا فرما کر۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ روئے زمین کے بادشاہوں میں حضرت داود علیہ السلام کی سلطنت بڑی مضبوط اور قوی سلطنت تھی چھتیس ہزار مرد آپ کے محراب کے پہرے پر مقرر تھے۔ ۳۱ یعنی نبوت۔ بعض مفسرین نے حکمت کی تفسیر عدل کی ہے، بعض نے کتابُ اللّٰہ کا علم، بعض نے فقہ، بعض نے سنت۔ (جمل) ۳۲ قولِ فیصل سے علمِ قضا مراد ہے جو حق و باطل میں فرق و تمیز کردے۔ ۳۳ اے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ۳۴ یہ آنے والے بقولِ مشہور ملائکہ تھے جو حضرت داود علیہ السلام کی آزمائش کے لئے آئے تھے۔ ۳۵ ان کا یہ قول ایک مسئلہ کی فرضی شکل پیش کرکے جواب حاصل کرنا تھا اور کسی مسئلہ کے متعلق حکم معلوم کرنے کے لیے فرضی صورتیں مقرر کرلی جاتی ہیں اور مُعیَّن اَشخاص کی طرف ان کی نسبت کردی جاتی ہے تاکہ مسئلہ کا بیان بہت واضح طریقہ پر ہو اور اِبہام باقی نہ رہے۔ یہاں جو صورتِ مسئلہ ان فرشتوں نے پیش کی اس سے مقصود حضرت داوٗد علیہ السلام کو توجہ دلانا تھی اس امر کی طرف جو انہیں پیش آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ آپ کی ننانوے بیبیاں تھیں اس کے بعد آپ نے ایک اور عورت کو پیام دے دیا جس کو ایک مسلمان پہلے سے پیام دے چکا تھا لیکن آپ کا پیام پہنچنے کے بعد عورت کے اَعِزّہ و اقارب دوسرے کی طرف اِلتفات کرنے والے کب تھے آپ کے لیے راضی ہوگئے اور آپ سے نکاح ہوگیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس مسلمان کے ساتھ نکاح ہوچکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا اظہار کیا اور چاہا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے دے وہ آپ کے لحاظ سے منع نہ کرسکا اور اس نے طلاق دے دی آپ کا نکاح ہوگیا اور اس زمانہ میں ایسا معمول تھا کہ اگر کسی شخص کو کسی کی عورت کی طرف رغبت ہوتی تو اس سے اِستدعا کرکے طلاق دلوالیتا اور بعد عدت نکاح کرلیتا یہ بات نہ تو شرعاً ناجائز ہے نہ اس زمانہ کے رسم و عادت کے خلاف لیکن شانِ انبیاء بہت اَرفع و اعلٰی ہوتی ہے اس لیے یہ آپ کے منصب عالی کے لائق نہ تھا تو مرضی الٰہی یہ ہوئی کہ آپ کو اس پر آگاہ کیا جائے اور اس کا سبب یہ پیدا کیا کہ ملائکہ مُدَّعی اور مُدَّعا علیہ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش ہوئے۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر بزرگوں سے کوئی لغزش صادر ہو اور کوئی امر خلافِ شان واقع ہوجائے تو ادب یہ ہے کہ معترضانہ زبان نہ کھولی جائے بلکہ اس واقعہ کی مثل ایک واقعہ مُتصوَّر کرکے اس کی نسبت سائلانہ و مُستفتیانہ و مُستفیدانہ سوال کیا جائے اور ان کی عظمت و احترام کا لحاظ رکھا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالٰی عزوجل مالک و مولٰی اپنے انبیاء کی ایسی عزت فرماتا ہے کہ ان کو کسی بات پر آگاہ کرنے کے لیے ملائکہ کو اس طریق ادب کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ۳۶ جس کی غلطی ہو بے رو رعایت فرما دیجئے۔ ۳۷ یعنی دینی بھائی۔

ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ

یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بےشک اکثر ساجھے والے ایک

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیْلٌ مَّا

دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور وہ بہت تھوڑے

السجدۃ ۱۰ هُمْ ؕ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ۩ ۲۴

ہیں ۳۸ اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی ۳۹ تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا ۴۰ اور رجوع لایا

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ۲۵ یٰدَاوٗدُ اِنَّا

تو ہم نے اسے یہ معاف فرمادیا اور بےشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے اے داؤد بےشک ہم نے

جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ

تجھے زمین میں نائب کیا ۴۱ تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے

الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکادے گی بےشک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں

ع ۲ / ۱۲ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ۠ ۲۶ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ

ان کے لیے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے ۴۲ اور ہم نے آسمان اور

وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ

زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہ بنائے یہ کافروں کا گمان ہے ۴۳ تو کافروں

لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۲۷ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

کی خرابی ہے آگ سے کیا ہم انھیں جو ایمان لائے اور اچھے

۳۸ حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ گفتگو سن کر فرشتوں میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور تبسم کر کے وہ آسمان کی طرف روانہ ہوگئے۔ ۳۹ اور دنبی ایک کنایہ تھا جس سے مراد عورت تھی، کیونکہ ننانوے عورتیں آپ کے پاس ہوتے ہوئے ایک اور عورت کی آپ نے خواہش کی تھی، اس لیے دنبی کے پیرایہ میں یہ سوال کیا گیا۔ جب آپ نے یہ سمجھا ۴۰ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع کرنا سجدۂ تلاوت کے قائم مقام ہو جاتا ہے جبکہ نیت کی جائے۔ ۴۱ خلق کی تدبیر پر آپ کو مامور کیا اور آپ کا حکم ان میں نافذ فرمایا۔ ۴۲ اور اس وجہ سے ایمان سے محروم رہے اگر انہیں روز حساب کا یقین ہوتا تو دنیا ہی میں ایمان لے آتے۔ ۴۳ اگرچہ وہ صراحۃً یہ نہ کہیں کہ آسمان و زمین اور تمام دنیا بیکار پیدا کی گئی لیکن جب کہ بعث و جزا کے منکر ہیں تو نتیجہ یہی ہے کہ عالم کی ایجاد کو عبث اور بے فائدہ مانیں۔

الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ز اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾

کام کئے ان جیسا کردیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو شریر بےحکموں کے برابر ٹھہرا دیں ف۴۴

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری ف۴۵ برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقل مند نصیحت مانیں

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ؕ﴿۳۰﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ

اور ہم نے داؤد کو ف۴۶ سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ف۴۷ جبکہ اس پر پیش کئے گئے

بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۙ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ

تیسرے پہر کو ف۴۸ کہ روکئے تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سُم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے اور چلایئے تو ہوا ہو جائیں ف۴۹ تو سلیمان نے کہا مجھے ان

رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ قف رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ

گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب کی یاد کے لیے ف۵۰ پھر انھیں چلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے ف۵۱ پھر حکم دیا کہ انھیں میرے

وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ

پاس واپس لاؤ تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ف۵۲ اور بیشک ہم نے سلیمان کو جانچا ف۵۳ اور اسکے تخت پر ایک بے جان بدن ڈال دیا ف۵۴ پھر

ف۴۴ یہ بات بالکل حکمت کے خلاف ہے اور جو شخص جزا کا قائل نہیں وہ ضرور مفسد و مصلح اور فاجر و متقی کو برابر قرار دے گا اور ان میں فرق نہ کرے گا کفار اس جہل میں گرفتار ہیں۔ شانِ نزول: کفارِ قریش نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آخرت میں جو نعمتیں تمہیں ملیں گی وہی ہمیں بھی ملیں گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ نیک و بد مومن و کافر کو برابر کر دینا مُقتضائے حکمت نہیں کفار کا خیال باطل ہے۔ ف۴۵ یعنی قرآن شریف ف۴۶ فرزندِ اَرجمند ف۴۷ اللہ تعالٰی کی طرف اور تمام اوقات تسبیح و ذکر میں مشغول رہنے والا۔ ف۴۸ بعد ظہر ایسے گھوڑے ف۴۹ یہ ہزار گھوڑے تھے جو جہاد کے لیے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملاحظہ میں بعد ظہر پیش کیے گئے۔ ف۵۰ یعنی میں ان سے رضائے الٰہی اور تقویت و تائید دین کے لیے محبت کرتا ہوں میری محبت ان کے ساتھ دُنیوی غرض سے نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر) ف۵۱ یعنی نظر سے غائب ہوگئے ف۵۲ اور اس ہاتھ پھیرنے کے چند باعث تھے: ایک تو گھوڑوں کی عزت و شرف کا اظہار کہ وہ دشمن کے مقابلے میں بہتر مُعین ہیں۔ دوسرے اُمورِ سلطنت کی خودنگرانی فرمانا کہ تمام عُمّال مُستعِد رہیں۔ سوم یہ کہ آپ گھوڑوں کے اَحوال اور ان کے اَمراض و عُیوب کے اعلٰی ماہر تھے ان پر ہاتھ پھیر کر ان کی حالت کا امتحان فرماتے تھے۔ بعض مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں بہت سے واہی (فضول) اقوال لکھ دیئے ہیں جن کی صحت پر کوئی دلیل نہیں اور وہ محض حکایات ہیں جو دلائل قویہ کے سامنے کسی طرح قابل قبول نہیں اور یہ تفسیر جو ذکر کی گئی یہ عبارت قرآن سے بالکل مطابق ہے۔ وللّٰہ الحمد۔ (تفسیر کبیر) ف۵۳ بخاری و مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں آج رات میں اپنی نوے بیبیوں پر دورہ کروں گا ہر ایک حاملہ ہوگی اور ہر ایک سے راہِ خدا میں جہاد کرنے والا سوار پیدا ہوگا مگر یہ فرماتے وقت زبان مبارک سے ان شآء اللّٰہ نہ فرمایا (غالبًا حضرت کسی ایسے شغل میں تھے کہ اس کا خیال نہ رہا) تو کوئی بھی عورت حاملہ نہ ہوئی سوائے ایک کے اور اس کے بھی ناقص الخِلقت بچہ پیدا ہوا۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان شآء اللّٰہ فرمایا ہوتا تو ان سب عورتوں کے لڑکے ہی پیدا ہوتے اور وہ راہِ خدا میں جہاد کرتے۔ (بخاری پارہ تیرہ کتاب الانبیاء) ف۵۴ یعنی غیر تام الخِلقت بچہ۔

أَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ
رُجوع لایا ۵۵ عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو
بَعْدِي ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ
لائق نہ ہو ۵۶ بیشک تو ہی ہے بڑی دَین والا تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کردی کہ اس کے حکم سے نرم نرم
رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَآخَرِينَ
چلتی ۵۷ جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کردیئے ہر معمار ۵۸ اور غوطہ خور ۵۹ اور دوسرے
مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ
اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ۶۰ یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر ۶۱ یا روک رکھ ۶۲ تجھ پر کچھ
حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا ع ۴ ۱۲
حساب نہیں اور بے شک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے اور یاد کرو ہمارے بندہ
أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾ وقف لازم
ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگادی ۶۳
ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ
ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار ۶۴ یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو ۶۵ اور ہم نے اسے اس کے گھر والے
وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٤٣﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ
اور ان کے برابر اور عطا فرمادیئے اپنی رحمت کرنے ۶۶ اور عقل مندوں کی نصیحت کو اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں
ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ
ایک جھاڑو لے کر اس سے ماردے ۶۷ اور قسم نہ توڑ بے شک ہم نے اسے صابر پایا کیا اچھا بندہ ۶۸ بے شک وہ بہت

۵۵ اللہ تعالیٰ کی طرف استغفار کرکے ان شآء اللہ کہنے کی بھول پر اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں ۵۶ اس سے یہ مقصود تھا کہ ایسا ملک آپ کے لیے معجزہ ہو۔ ۵۷ فرماں بردارانہ طریقہ پر ۵۸ جو آپ کے حکم سے حسبِ مرضی عجیب وغریب عمارتیں تعمیر کرتا ۵۹ جو آپ کے لیے سمندر سے موتی نکالتا۔ دنیا میں سب سے پہلے سمندر سے موتی نکلوانے والے آپ ہی ہیں۔ ۶۰ سرکش شیطان بھی آپ کے مسخر کردیئے گئے جن کو آپ تادیب اور فساد سے روکنے کے لیے بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑوا کر قید کرتے تھے۔ ۶۱ جس پر چاہے ۶۲ جس کسی سے چاہے یعنی آپ کو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا جیسی مرضی ہو کریں۔ ۶۳ جسم اور مال میں اس سے آپ کا مرض اور اس کے شدائد مراد ہیں۔ (اس واقعہ کا مفصّل بیان سورۂ انبیاء کے رکوع چھ میں گزر چکا ہے) ۶۴ چنانچہ آپ نے زمین میں پاؤں مارا اور اس سے آبِ شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ سے کہا گیا: ۶۵ چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں دفع ہوگئیں۔ ۶۶ چنانچہ مروی ہے کہ جو اولاد آپ کی مرچکی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور اپنے فضل ورحمت سے اتنے ہی اور عطا فرمائے۔ ۶۷ اپنی بی بی کو

اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ

رجوع لانے والا ہے اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب قدرت اور

وَالْاَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾ ج وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا

علم والوں کو ف۹۹ بے شک ہم نے انھیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی یاد ہے ف۱۰۰ اور بے شک وہ ہمارے نزدیک

لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ ط وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ط

چنے ہوئے پسندیدہ ہیں اور یاد کرو اسمٰعیل اور یسع اور ذوالکفل کو ف۱۰۱

وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ ط هٰذَا ذِكْرٌ ط وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٩﴾ لا

اور سب اچھے ہیں یہ نصیحت ہے اور بے شک ف۱۰۲ پرہیزگاروں کا ٹھکانا بھلا

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ ج مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا

بسنے کے باغ ان کے لیے سب دروازے کھلے ہوئے ان میں تکیہ لگائے ف۱۰۳ ان میں بہت سے

بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾

میوے اور شراب مانگتے ہیں اور ان کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں ایک عمر کی ف۱۰۴

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ الثلثة اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ الثلثة

یہ ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دن بے شک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم

نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ صلے ج هٰذَا ط وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿٥٥﴾ لا جَهَنَّمَ ج يَصْلَوْنَهَا ج فَبِئْسَ

نہ ہوگا ف۱۰۵ ان کو تو یہ ہے ف۱۰۶ اور بے شک سرکشوں کا برا ٹھکانا جہنم کہ اس میں جائیں گے تو کیا ہی

الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾ هٰذَا لا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ لا وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ

برا بچھونا ف۱۰۷ ان کو یہ ہے تو اسے چکھیں کھولتا پانی اور پیپ ف۱۰۸ اور اسی شکل کے

جس کو سو ضربیں مارنے کی قسم کھائی تھی دیر سے حاضر ہونے کے باعث ف۹۸ یعنی ایوب علیہ السلام ف۹۹ جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکمتِ علمیہ و عملیہ عطا فرمائیں اور اپنی معرفت اور طاعات پر قوت عطا فرمائی۔ ف۱۰۰ یعنی دارِ آخرت کی کہ وہ لوگوں کو اسی کی یاد دلاتے ہیں اور کثرت سے اس کا ذکر کرتے ہیں محبتِ دنیا نے ان کے قلوب میں جگہ نہیں پائی۔ ف۱۰۱ یعنی ان کے فضائل اور ان کے صبر کو تاکہ ان کی پاک خصلتوں سے لوگ نیکیوں کا ذوق و شوق حاصل کریں اور ذوالکفل کی نبوت میں اختلاف ہے۔ ف۱۰۲ آخرت میں ف۱۰۳ مُرصّع تختوں پر ف۱۰۴ یعنی سب سن میں برابر ایسے ہی حسن و جوانی میں، آپس میں محبت رکھنے والی نہ ایک کو دوسرے سے بغض نہ رشک نہ حسد۔ ف۱۰۵ ہمیشہ باقی رہے گا وہاں جو چیز لی جائے گی اور خرچ کی جائے گی وہ اپنی جگہ ویسی ہی ہو جائے گی دنیا کی چیزوں کی طرح فنا اور نیست و نابود نہ ہوگی۔ ف۱۰۶ یعنی ایمان والوں کو ف۱۰۷ بھڑکنے والی آگ کہ وہی فرش ہوگی۔ ف۱۰۸ جو جہنمیوں کے جسموں اور ان کے سڑے ہوئے زخموں اور نجاست کے مقاموں سے بہے گی جلتی بدبودار۔

اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۗ اِنَّهُمْ صَالُوا

اور جوڑے ف۷۹ ان سے کہا جائے گا یہ ایک اور فوج تمہارے ساتھ دھنسی پڑتی ہے جو تمہاری تھی ف۸۰ وہ کہیں گے ان کو کھلی جگہ نہ ملو آگ میں تو ان کو

النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۗ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ

جانا ہی ہے وہاں بھی تنگ جگہ میں رہیں تابع بولے بلکہ تمہیں کھلی جگہ نہ ملو یہ مصیبت تم ہمارے آگے لائے ف۸۱

فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا

تو کیا ہی برا ٹھکانا ف۸۲ وہ بولے اے ہمارے رب جو یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں دونا

فِی النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ؕ

عذاب بڑھا اور ف۸۳ بولے ہمیں کیا ہوا ہم ان مردوں کو نہیں دیکھتے جنھیں بُرا سمجھتے تھے ف۸۴

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ

کیا ہم نے انھیں ہنسی بنالیا ف۸۵ یا آنکھیں ان کی طرف سے پھر گئیں ف۸۶ بےشک یہ ضرور حق ہے

تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ؑ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖۗ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ع

دوزخیوں کا باہم جھگڑا تم فرماؤ ف۸۷ میں ڈر سنانے والا ہی ہوں ف۸۸ اور معبود کوئی نہیں مگر ایک

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ۚ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ

اللہ سب پر غالب مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے صاحب عزت

الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ۙ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِیَ

بڑا بخشنے والا تم فرماؤ وہ ف۸۹ بڑی خبر ہے تم اس سے غفلت میں ہو ف۹۰ مجھے

مِنْ عِلْمٍۢ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤی اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰۤی اِلَیَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا

عالَمِ بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑتے تھے ف۹۱ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ میں نہیں مگر

ف۷۹ قسم قسم کے عذاب ف۸۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جب کافروں کے سردار جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کی اِتباع کرنے والے تو جہنم کے خازن ان سرداروں سے کہیں گے یہ تمہارے مُتَّبِعین کی فوج ہے جو تمہاری طرح تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی پڑتی ہے۔ ف۸۱ کہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور ہمیں اس راہ پر چلایا۔ ف۸۲ یعنی جہنم نہایت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ ف۸۳ کفار کے عمائد اور سردار (بڑے بڑے اثر ورسوخ والے) ف۸۴ یعنی غریب مسلمانوں کو اور انہیں وہ اپنے دین کا مخالف ہونے کے باعث شریر کہتے تھے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے، جب کفار جہنم میں انہیں نہ دیکھیں گے تو کہیں گے وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتے۔ ف۸۵ اور درحقیقت وہ ایسے نہ تھے دوزخ میں آئے ہی نہیں ہمارا ان کے ساتھ استہزاء کرنا اور ان کی ہنسی بنانا باطل تھا۔ ف۸۶ اس لیے وہ ہمیں نظر نہ آئے یا یہ معنی ہیں کہ ان کی طرف سے آنکھیں پھر گئیں اور دنیا میں ہم ان کے مرتبے اور بزرگی کو نہ دیکھ سکے۔ ف۸۷ اے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! مکہ کے کفار سے ف۸۸ تمہیں عذابِ الٰہی کا خوف دلاتا ہوں۔ ف۸۹ یعنی قرآن یا قیامت یا میرا رسولِ مُنذِر ہونا یا اللہ تعالٰی کا واحد لاشریک لهٗ ہونا۔ ف۹۰ کہ مجھ

نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ﴿۷۱﴾

روشن ڈر سنانے والا ۹۲ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان بناؤں گا ۹۳

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۷۲﴾

پھر جب میں اسے ٹھیک بنالوں ۹۴ اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں ۹۵ تو تم اس کے لیے سجدے میں گرنا

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَ كَانَ

تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا ایک ایک نے کہ کوئی باقی نہ رہا مگر ابلیس نے ۹۶ اس نے غرور کیا اور وہ تھا

مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ

ہی کافروں میں ۹۷ فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے لیے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے

بِیَدَیَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ

ہاتھوں سے بنایا کیا تجھے غرور آگیا یا تو تھا ہی مغروروں میں ۹۸ بولا میں اس سے بہتر ہوں ۹۹

پر ایمان نہیں لاتے اور قرآن پاک اور میرے دین کو نہیں مانتے۔ ۹۱ یعنی فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں۔ یہ حضرت سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحت نبوت کی ایک دلیل ہے۔ مُدَّعا یہ ہے کہ عالَمِ بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں سوال وجواب کرنا مجھے کیا معلوم ہوتا اگر میں نبی نہ ہوتا اس کی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے۔ ۹۲ دارمی اور ترمذی کی حدیثوں میں ہے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بہترین حال میں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے مشرف ہوا (حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہُما فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ واقعہ خواب کا ہے) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت ربُ العزت عزوعلا وتبارک وتعالٰی نے فرمایا: اے محمد! (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) عالم بالا کے ملائکہ کس بحث میں ہیں؟ میں نے عرض کیا: یارب تو ہی دانا ہے۔ حضور نے فرمایا: پھر رب العزت نے اپنا دست رحمت وکرم میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کے فیض کا اثر اپنے قلبِ مبارک میں پایا تو آسمان وزمین کی تمام چیزیں میرے علم میں آگئیں پھر اللّٰہ تبارک وتعالٰی نے فرمایا: یامحمد (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ عالم بالا کے ملائکہ کس امر میں بحث کررہے ہیں میں نے عرض کیا: ہاں! اے رب میں جانتا ہوں وہ کفارات میں بحث کررہے ہیں اور کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور پیادہ پا جماعتوں کے لیے جانا اور جس وقت سردی وغیرہ کے باعث پانی کا استعمال ناگوار ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا جس نے یہ کیا اس کی زندگی بھی بہتر اور موت بھی بہتر اور گناہوں سے ایسا پاک صاف نکلے گا جیسا اپنی ولادت کے دن تھا اور فرمایا: اے محمد! (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) نماز کے بعد یہ دعا کیا کرو "اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ فِعۡلَ الۡخَیۡرَاتِ وَتَرۡکَ الۡمُنۡکَرَاتِ وَحُبَّ الۡمَسَاکِیۡنِ وَاِذَاۤ اَرَدۡتَّ بِعِبَادِکَ فِتۡنَةً فَاقۡبِضۡنِیۡۤ اِلَیۡکَ غَیۡرَ مَفۡتُوۡن"۔ بعض روایتوں میں یہ ہے کہ حضرت سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ مشرق ومغرب میں ہے سب میں نے جان لیا۔ امام علامہ علاؤالدین علی بن محمد ابن ابراہیم بغدادی معروف بخازن اپنی تفسیر میں اس کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللّٰہ تعالٰی نے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کا سینہ مبارک کھول دیا اور قلبِ شریف کو منور کردیا اور جو کوئی نہ جانے اس سب کی معرفت آپ کو عطا کردی تا آنکہ آپ نے نعمت ومعرفت کی سردی اپنے قلبِ مبارک میں پائی اور جب قلب شریف منور ہوگیا اور سینہ پاک کھل گیا تو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے باعلامِ الٰہی جان لیا۔ ۹۳ یعنی (حضرت) آدم کو پیدا کروں گا۔ ۹۴ یعنی اس کی پیدائش تمام کردوں۔ ۹۵ اور اس کو زندگی عطا کردوں۔ ۹۶ سجدہ نہ کیا۔ ۹۷ یعنی علم الٰہی میں ۹۸ یعنی اس قوم میں سے جن کا شیوہ ہی تکبّر ہے۔ ۹۹ اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ اگر آدم آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہوکر انہیں سجدہ کروں۔

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ

تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو راندھا

رَجِیْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ

(لعنت کیا) گیا ف۱۰۰ اور بےشک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک ف۱۰۱ بولا اے میرے رب

فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى

ایسا ہے تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں ف۱۰۲ فرمایا تو تُو مہلت والوں میں ہے اس

یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا

جانے ہوئے وقت کے دن تک ف۱۰۳ بولا تو تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا مگر

عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ؗ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ

جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں فرمایا تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بےشک میں ضرور جہنم

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ

بھردوں گا تجھ سے ف۱۰۴ اور ان میں سے ف۱۰۵ جتنے تیری پیروی کریں گے سب سے تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ

مِنْ اَجْرٍ وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾

اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لیے

وَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ﴿۸۸﴾ ع ۵

اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جانو گے ف۱۰۶

آیاتها ۷۵ ۳۹ سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ ۵۹ رکوعاتها ۸

سورۂ زمر مکیہ ہے، اس میں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۱۰۰ اپنی سرکشی ونافرمانی وتکبر کے باعث، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت بدل دی وہ پہلے حسین تھا بدشکل روسیاہ کردیا گیا۔ اوراس کی نورانیت سلب کردی گئی۔ ف۱۰۱ اور قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی ف۱۰۲ آدم علیہ السلام اوران کی ذُرِّیت اپنے فنا ہونے کے بعد جزا کے لیے اوراس سے اس کی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کوگمراہ کرنے کے لیے فراغت پائے اور ان سے اپنا بغض خوب نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اٹھنے کے بعد موت نہیں ہے۔ ف۱۰۳ یعنی نفخۂ اُولیٰ تک جس کوخَلق کی فنا کے لیے مُعیَّن فرمایا گیا۔ ف۱۰۴ مع تیری ذریت کے ف۱۰۵ یعنی انسانوں میں سے ف۱۰۶ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ

تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۝۱ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ
کتاب ف۲ اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بے شک ہم نے تمہاری طرف ف۳ یہ کتاب

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ۝۲ اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ
حق کے ساتھ اتاری تو اللہ کو پوجو نرے اس کے بندے ہوکر ہاں خالص اللہ ہی کی

الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا
بندگی ہے ف۴ اور وہ جنھوں نے اس کے سوا اور والی بنالیے ف۵ کہتے ہیں ہم تو انھیں ف۶ صرف اتنی

وقف لازم

لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰی ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ
بات کے لیے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کردیں اللہ ان میں فیصلہ کر دے گا اس بات کا جس میں

یَخْتَلِفُوْنَ ؕ۬ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ
اختلاف کررہے ہیں ف۷ بے شک اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو ف۸ اللہ اپنے لیے

اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰی مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ
بچہ بناتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا ف۹ پاکی ہے اسے ف۱۰ وہی ہے

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۴ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ یُكَوِّرُ الَّیْلَ
ایک اللہ ف۱۱ سب پر غالب اس نے آسمان اور زمین حق بنائے رات کو دن

عَلَى النَّهَارِ وَیُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ
پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے ف۱۲ اور اس نے چاند اور سورج کو کام میں لگایا ہر ایک ایک

تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ موت کے بعد اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے روز۔ ف۱ ''سورۂ زُمر'' مکیہ ہے سوا آیت ''قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ'' اور آیت ''اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ'' کے۔ اس سورت میں آٹھ رکوع اور پچھتر آیتیں اور ایک ہزار ایک سو بہتر کلمے اور چار ہزار نو سو آٹھ حرف ہیں۔ ف۲ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے۔ ف۳ اے سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۴ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ ف۵ معبود ٹھہرا لیے۔ مراد ان لوگوں سے بت پرست ہیں۔ ف۶ یعنی بتوں کو ف۷ ایمان داروں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل فرما کر ف۸ جھوٹا اس بات میں کہ بتوں کو اللہ تعالٰی سے نزدیک کرنے والا بتائے اور خدا کے لیے اولاد ٹھہرائے اور ناشکرا ایسا کہ بتوں کو پوجے۔ ف۹ یعنی اگر بالفرض اللہ تعالٰی کے لیے اولاد ممکن ہوتی وہ جسے چاہتا اولاد بناتا نہ کہ یہ تجویز کفار پر چھوڑتا کہ وہ جسے چاہیں خدا کی اولاد قرار دیں (معاذ اللہ) ف۱۰ اولاد سے اور ہر اس چیز سے جو اس کی شانِ اقدس کے لائق نہیں۔ ف۱۱ نہ اس کا کوئی شریک نہ اس کی کوئی اولاد ف۱۲ یعنی کبھی رات کی تاریکی سے دن کے ایک حصہ کو چھپاتا ہے اور کبھی دن کی روشنی سے رات کے حصہ کو۔ مراد یہ ہے کہ کبھی دن کا وقت گھٹا کر رات کو بڑھاتا ہے کبھی رات گھٹا کر دن کو زیادہ کرتا ہے اور رات اور دن میں سے گھٹنے والا گھٹتے گھٹتے دس گھنٹہ کا رہ جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے چودہ گھنٹے کا ہو جاتا ہے۔

يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ط اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝٥ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

ٹھہرائی میعاد کے لیے چلتا ہے ف۱۳ سنتا ہے وہی صاحب عزت بخشنے والا ہے اس نے تمہیں ایک

وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ

جان سے بنایا ف۱۴ پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا ف۱۵ اور تمہارے لیے چوپایوں سے ف۱۶ آٹھ جوڑے

اَزْوَاجٍ ط يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ

اتارے ف۱۷ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک طرح کے بعد اور طرح ف۱۸ تین اندھیریوں

ثَلٰثٍ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝٦

میں ف۱۹ یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں پھر کہاں پھیرے جاتے ہو ف۲۰

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ قف وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ج وَاِنْ

اگر تم ناشکری کرو تو بےشک اللہ بے نیاز ہے تم سے ف۲۱ اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں اور اگر

تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ط وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ط ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے ف۲۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ف۲۳ پھر تمہیں اپنے رب ہی

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

کی طرف پھرنا ہے ف۲۴ تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے ف۲۵ بےشک وہ دلوں کی

الصُّدُوْرِ ۝٧ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا

بات جانتا ہے اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے ف۲۶ اپنے رب کو پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا ف۲۷ پھر جب

خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ

اللہ نے اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے جس لیے پہلے پکارا تھا ف۲۸ اور اللہ کے لیے برابر والے

ف۱۳ یعنی قیامت تک وہ اپنے مقرر نظام پر چلتے رہیں گے۔ ف۱۴ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے ف۱۵ یعنی حضرت حوّا کو ف۱۶ یعنی اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ سے ف۱۷ یعنی پیدا کیے۔ جوڑوں سے مراد نر اور مادہ ہیں۔ ف۱۸ یعنی نطفہ پھر علقہ (خون بستہ) پھر مضغہ (گوشت پارہ) ف۱۹ ایک اندھیری پیٹ کی، دوسری رَحم کی، تیسری بچہ دان کی۔ ف۲۰ اور طریق حق سے دور ہوتے ہو کہ اس کی عبادت چھوڑ کر غیر کی عبادت کرتے ہو۔ ف۲۱ یعنی تمہاری طاعت وعبادت سے اور تم ہی اس کے محتاج ہو، ایمان لانے میں تمہارا ہی نفع اور کافر ہوجانے میں تمہارا ہی ضرر ہے۔ ف۲۲ کہ وہ تمہاری کامیابی کا سبب ہے اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔ ف۲۳ یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا۔ ف۲۴ آخرت میں ف۲۵ دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا۔ ف۲۶ یہاں آدمی سے مطلقاً کافر یا خاص ابوجہل یا عتبہ بن ربیعہ مراد ہے۔ ف۲۷ اسی سے فریاد کرتا ہے۔ ف۲۸ یعنی اس شدت وتکلیف کو فراموش کر دیتا ہے جس کے لیے اللہ سے فریاد کی تھی۔

اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ

ٹھہرانے لگتا ہے ف۲۹ تاکہ اس کی راہ سے بہکادے تم فرماؤ ف۳۰ تھوڑے دن اپنے کفر کے ساتھ برت لے ف۳۱ بے شک تو

اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿۸﴾ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ

دوزخیوں میں ہے کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں ف۳۲ آخرت

الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ

سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے ف۳۳ کیا وہ نافرمانوں جیسا ہوجائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۹﴾ ع قُلْ يٰعِبَادِ ع ۱ ۹ ۱۵

انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں تم فرماؤ اے میرے بندو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ

جو ایمان لائے اپنے رب سے ڈرو جنھوں نے بھلائی کی ف۳۴ ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے ف۳۵

وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾

اور اللہ کی زمین وسیع ہے ف۳۶ صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی ف۳۷

ف۲۹ یعنی حاجت برآری کے بعد پھر بت پرستی میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ ف۳۰ اے مصطفےٰ! صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس کافر سے ف۳۱ اور دنیا کی زندگی کے دن پورے کرلے۔ ف۳۲ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما کی شان میں نازل ہوئی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت عمّار اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالی عنھم کے حق میں نازل ہوئی۔ فائدہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ رات کے نوافل وعبادت دن کے نوافل سے افضل ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ رات کا عمل پوشیدہ ہوتا ہے اس لیے وہ ریا سے بہت دور ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ دنیا کے کاروبار بند ہوتے ہیں اس لیے قلب بہ نسبت دن کے بہت فارغ ہوتا ہے اور تَوَجُّه اِلَی اللّٰه اور خشوع دن سے زیادہ رات میں مُیَسّر آتا ہے۔ تیسرے رات چونکہ راحت وخواب کا وقت ہوتا ہے اس لیے اس میں بیدار رہنا نفس کو بہت مشقت وتعب میں ڈالتا ہے تو ثواب بھی اس کا زیادہ ہوگا۔ ف۳۳ اس سے ثابت ہوا کہ مؤمن کے لیے لازم ہے کہ وہ بین الخوف والرجاء (خوف اور امید کے درمیان) ہو، اپنے عمل کی تقصیر پر نظر کرکے عذاب سے ڈرتا رہے اور اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے، دنیا میں بالکل بےخوف ہونا یا اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت سے مطلقاً مایوس ہونا، یہ دونوں قرآن کریم میں کفار کی حالتیں بتائی گئی ہیں "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: "فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ" وَقَالَ تَعَالٰی: "لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ"۔ ف۳۴ طاعت بجالائے اور اچھے عمل کئے۔ ف۳۵ یعنی صحت وعافیت ف۳۶ اس میں ہجرت کی ترغیب ہے کہ جس شہر میں مَعاصی کی کثرت ہو اور وہاں رہنے سے آدمی کو اپنی دینداری پر قائم رہنا دشوار ہوجائے چاہئے کہ اس جگہ کو چھوڑ دے اور وہاں سے ہجرت کر جائے۔ شانِ نزول: یہ آیت مہاجرینِ حَبْشہ کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت جعفر بن اَبی طالب اور ان کے ہمراہیوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے مصیبتوں اور بلاؤں پر صبر کیا اور ہجرت کی اور اپنے دین پر قائم رہے اس کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ ف۳۷ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا اور یہ بھی مروی ہے کہ "اَصحابِ مصیبت وبلا" حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لیے میزان قائم کی جائے نہ ان کے لیے دفتر کھولے جائیں ان پر اَجر وثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش وہ اہلِ مصیبت میں سے ہوتے اور ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر پاتے۔

قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ﴿۱۱﴾ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ
تم فرماؤ ف۳۸ مجھے حکم ہے کہ اللہ کو پوجوں نرا اس کا بندہ ہوکر اور مجھے حکم ہے

اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ
کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں ف۳۹ تم فرماؤ بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہوجائے تو مجھے بھی اپنے رب سے ایک

یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا
بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۴۰ تم فرماؤ میں اللہ ہی کو پوجتا ہوں نرا اس کا بندہ ہوکر تو تم اس کے

شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ
سوا جسے چاہو پوجو ف۴۱ تم فرماؤ پوری ہار انہیں جو اپنی جان اور اپنے

اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ
گھر والے قیامت کے دن ہار بیٹھے ف۴۲ ہاں ہاں یہی کھلی ہار ہے ان کے

فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ
اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے پہاڑ ف۴۳ اس سے اللہ ڈراتا ہے اپنے

عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا
بندوں کو ف۴۴ اے میرے بندو تم مجھ سے ڈرو ف۴۵ اور وہ جو بتوں کی پوجا سے بچے

وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ
اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے انہیں کے لیے خوشخبری ہے تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر

الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمْ
بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں ف۴۶ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی اور یہ ہیں جن کو

ف۳۸ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۳۹ اور اہلِ طاعت و اخلاص میں مقدم و سابق ہوں۔ اللہ تعالٰی نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جو عملِ قلب ہے، پھر اطاعت یعنی اعمال جوارح کا۔ چونکہ احکامِ شرعیہ رسول سے حاصل ہوتے ہیں، وہی ان کے پہنچانے والے ہیں تو وہ ان کے شروع کرنے میں سب سے مقدم اور اوّل ہوئے۔ اللہ تعالٰی نے اپنے رسول کو یہ حکم دے کر تنبیہ کی کہ دوسروں پر اس کی پابندی نہایت ضروری ہے اور دوسروں کی ترغیب کے لیے نبی علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا ف۴۰ شانِ نزول: کفارِ قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ اپنی قوم کے سرداروں اور اپنے رشتہ داروں کو نہیں دیکھتے جو لات و عزّٰی کی پرستش کرتے ہیں ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴۱ یہ طریقِ تہدید و توبیخ فرمایا۔ ف۴۲ یعنی گمراہی اختیار کرکے ہمیشہ کے لیے مستحقِ جہنم ہوگئے اور جنت کی ان نعمتوں سے محروم ہوگئے جو ایمان لانے پر انہیں ملتیں۔ ف۴۳ یعنی ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے۔ ف۴۴ کہ ایمان لائیں اور ممنوعات سے بچیں۔ ف۴۵ وہ کام نہ کرو جو میری ناراضی کا سبب ہو۔ ف۴۶ جس میں ان کی بہبود ہو۔

أُولُوا الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ

عقل ہے ف۴۷ توکیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہوچکی نجات والوں کے برابر ہوجائے گا تو کیا تم ہدایت دے کر

مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ ۚ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا

آگ کے مستحق کو بچالو گے ف۴۸ لیکن جو اپنے رب سے ڈرے ف۴۹ ان کے لیے بالا خانے ہیں ان پر

غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ

بالا خانے بنے ف۵۰ ان کے نیچے نہریں بہیں اللہ کا وعدہ اللہ وعدہ خلاف

الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي

نہیں کرتا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین میں

الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ

چشمے بنائے پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی ف۵۱ پھر سوکھ جاتی ہے تو تو دیکھے کہ وہ ف۵۲

ع ۲ ۱۲ ۱۶ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ ع

پیلی پڑگئی پھر اسے ریزہ ریزہ کردیتا ہے بے شک اس میں دھیان کی بات ہے عقل مندوں کو ف۵۳

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ

تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ف۵۴ تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے ف۵۵ اس جیسا ہوجائے گا

لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ نَزَّلَ

جو سنگ دل ہے تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یادِ خدا کی طرف سے سخت ہوگئے ہیں ف۵۶ وہ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ نے اُتاری

ف۴۷ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ایمان لائے تو آپ کے پاس حضرت عثمان اور عبدالرحمٰن ابن عوف اور طلحہ و زبیر و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید آئے اور ان سے حال دریافت کیا انہوں نے اپنے ایمان کی خبر دی یہ حضرات بھی سن کر ایمان لے آئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ''فَبَشِّرْ عِبَادِ...... الآیۃ''۔ ف۴۸ جو ازلی بدبخت اور علمِ الٰہی میں جہنمی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے ابولہب اور اس کے لڑکے ہیں۔ ف۴۹ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ف۵۰ یعنی جنت کے منازلِ رَفیعہ جن کے اوپر اور ارفع منازل ہیں۔ ف۵۱ زرد، سبز، سرخ، سفید قسم قسم کی گیہوں جو اور طرح طرح کے غلے۔ ف۵۲ سرسبز و شاداب ہونے کے بعد ف۵۳ جو اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر دلیلیں قائم کرتے ہیں۔ ف۵۴ اور اس کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائی۔ ف۵۵ یعنی یقین و ہدایت پر۔ **حدیث:** رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) سینہ کا کھلنا کس طرح ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھلتا ہے اور اس میں وسعت ہوتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: اس کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: دارُالخُلُود (ہمیشہ رہنے والے گھر جنت) کی طرف متوجہ ہونا اور دارُالغُرُور (فنا ہونے والے گھر یعنی دنیا سے) دور رہنا اور موت کے لیے اس کے آنے سے قبل آمادہ ہونا۔ ف۵۶ نفس جب خبیث ہوتا ہے تو قبولِ حق سے اس کو بہت دوری ہوجاتی ہے اور ذکر اللہ کے سننے سے اس کی سختی اور کدورت بڑھتی ہے جیسے کہ آفتاب کی گرمی سے موم نرم ہوتا ہے اور نمک سخت ہوتا ہے ایسے ہی ذکر اللہ سے مومنین کے قلوب نرم

اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِیۡنَ

سب سے اچھی کتاب ف۵۷ کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے ف۵۸ دوہرے بیان والی ف۵۹ اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو

یَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِیۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ وَقُلُوۡبُهُمۡ اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں ف۶۰ یہ

هُدَی اللّٰهِ یَهۡدِیۡ بِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَمَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ﴿٢٣﴾

اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اسے جسے چاہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں

اَفَمَنۡ یَّتَّقِیۡ بِوَجۡهِهٖ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ وَقِیۡلَ لِلظّٰلِمِیۡنَ

تو کیا وہ جو قیامت کے دن بُرے عذاب کی ڈھال نہ پائے گا اپنے چہرے کے سوا ف۶۱ نجات والے کی طرح ہو جائے گا ف۶۲

ذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡسِبُوۡنَ ﴿٢٤﴾ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتٰىهُمُ

اور ظالموں سے فرمایا جائے گا اپنا کمایا چکھو ف۶۳ ان سے اگلوں نے جھٹلایا ف۶۴ تو انھیں

الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿٢٥﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الۡخِزۡیَ فِی الۡحَیٰوةِ

عذاب آیا جہاں سے انھیں خبر نہ تھی ف۶۵ اور اللہ نے انھیں دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ

الدُّنۡیَا ۚ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَکۡبَرُ ۘ لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا وقف لازم

چکھایا ف۶۶ اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے بڑا کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ف۶۷ اور بے شک ہم نے

لِلنَّاسِ فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿٢٧﴾ ۚ قُرۡاٰنًا

لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی کہاوت بیان فرمائی کہ کسی طرح انھیں دھیان ہو ف۶۸ عربی زبان

ہوتے ہیں اور کافروں کے دلوں کی سختی اور بڑھتی ہے۔ فائدہ: اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنا چاہئے جنھوں نے ذکر اللّٰہ کو روکنا اپنا شعار بنالیا ہے، وہ صوفیوں کے ذکر کو بھی منع کرتے ہیں، نمازوں کے بعد ذکر اللّٰہ کرنے والوں کو بھی روکتے اور منع کرتے ہیں، ایصالِ ثواب کے لیے قرآن کریم اور کلمہ پڑھنے والوں کو بھی بدعتی بتاتے ہیں اور ان ذکر کی محفلوں سے نہایت گھبراتے اور بھاگتے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ ہدایت دے۔ ف۵۷ قرآن شریف، جو عبارت میں ایسا فصیح و بلیغ کہ کوئی کلام اس سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھ سکتا مضمون نہایت دل پذیر باوجودیکہ نہ نظم ہے نہ شعر نرالے ہی اسلوب پر ہے اور معنی میں ایسا بلند مرتبہ کہ تمام علوم کا جامع اور معرفتِ الٰہی جیسی عظیم الشان نعمت کا رہنما۔ ف۵۸ حسن و خوبی میں ف۵۹ کہ اس میں وعدہ کے ساتھ وعید اور اَمر کے ساتھ نہی اور اخبار کے ساتھ احکام ہیں۔ ف۶۰ حضرت قتادہ رضی اللّٰہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ یہ اَولیاء اللّٰہ کی صفت ہے کہ ذِکرِ الٰہی سے ان کے بال کھڑے ہوتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں۔ ف۶۱ وہ کافر ہے جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہوگا جو اس کے چہرے کو بھونے ڈالتا ہوگا اس حال سے اوندھا کر کے آتش جہنّم میں گرایا جائے گا۔ ف۶۲ یعنی اس مومن کی طرح جو عذاب سے مامُون و محفوظ ہو۔ ف۶۳ یعنی دنیا میں جو کفر و سرکشی اختیار کی تھی اب اس کا وبال و عذاب برداشت کرو۔ ف۶۴ یعنی کفارِ مکہ سے پہلے کافروں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ ف۶۵ عذاب آنے کا خطرہ بھی نہ تھا غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔ ف۶۶ کسی قوم کی صورتیں مسخ کیں کسی کو زمین میں دھنسایا۔ ف۶۷ اور ایمان لے آتے تکذیب نہ کرتے۔ ف۶۸ اور وہ نصیحت قبول کریں۔

عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا

کا قرآن ف۶۹ جس میں اصلاً کجی نہیں ف۷۰ کہ کہیں وہ ڈریں ف۷۱ اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ف۷۲ ایک غلام

فِيهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ

میں کئی بدخو آقا شریک اور ایک نرے ایک مولیٰ کا کیا ان دونوں کا حال

مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

ایک سا ہے ف۷۳ سب خوبیاں اللہ کو ف۷۴ بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے ف۷۵ بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو

مَّيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ع ۳ ۱۷

بھی مرنا ہے ف۷۶ پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ف۷۷

ف۶۹ ایسا فصیح جس نے فُصَحاء و بُلَغاء کو عاجز کر دیا ف۷۰ یعنی تناقُض و اِختلاف سے پاک۔ ف۷۱ اور کفر و تکذیب سے باز آئیں۔ ف۷۲ مشرک اور مُوَحِّد کی
ف۷۳ یعنی ایک جماعت کا غلام نہایت پریشان ہوتا ہے کہ ہر ایک آقا اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اپنے اپنے کام بتاتا ہے وہ حیران ہے کہ کس کا حکم بجالائے اور کس طرح تمام آقاؤں کو راضی کرے اور خود اس غلام کو جب کوئی حاجت وضرورت پیش ہو تو کس آقا سے کہے بخلاف اس غلام کے جس کا ایک ہی آقا ہو وہ اس کی خدمت کر کے اسے راضی کر سکتا ہے اور جب کوئی حاجت پیش آئے تو اسی سے عرض کر سکتا ہے اس کو کوئی پریشانی پیش نہیں آتی یہ حال مومن کا ہے جو ایک مالک کا بندہ ہے اسی کی عبادت کرتا ہے اور مشرک جماعت کے غلام کی طرح ہے کہ اس نے بہت سے معبود قرار دے دیئے ہیں۔ ف۷۴ جو اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔
ف۷۵ کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ ف۷۶ اس میں کفار کا رد ہے جو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کا انتظار کیا کرتے تھے انہیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے، کفار تو زندگی میں بھی مرے ہوئے ہیں اور انبیاء کی موت ایک آن کے لیے ہوتی ہے پھر انہیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے۔ اس پر بہت سی شرعی برہانیں قائم ہیں۔ ف۷۷ انبیاء امت پر حجت قائم کریں گے کہ انہوں نے رسالت کی تبلیغ کی اور دین کی دعوت دینے میں جُہدِ بلیغ صرف فرمائی اور کافر بے فائدہ معذرتیں پیش کریں گے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اِختصامِ عام ہے کہ لوگ دنیوی حقوق میں مُخاصَمہ کریں گے اور ہر ایک اپنا حق طلب کرے گا۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ
تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۷۸ اور حق کو جھٹلائے ف۷۹ جب اُس کے پاس آئے

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَ الَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ
کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے ف۸۰ اور وہ جنھوں نے ان کی تصدیق

بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا
کی ف۸۱ یہی ڈر والے ہیں ان کے لیے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس نیکوں کا یہی

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ ۚۖ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَهُمْ
صلہ ہے تا کہ اللہ ان سے اُتار دے برے سے برا کام جو انھوں نے کیا اور انھیں اُن کے ثواب کا

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ
صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر ف۸۲ جو وہ کرتے تھے کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں ف۸۳

وَ يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ
اور تمھیں ڈراتے ہیں اس کے سوا اوروں سے ف۸۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی کوئی ہدایت کرنے

هَادٍ ﴿۳۶﴾ ۚ وَ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي
والا نہیں اور جسے اللہ ہدایت دے اُسے کوئی بہکانے والا نہیں کیا اللہ عزت والا بدلہ لینے

انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ
والا نہیں؟ ف۸۵ اور اگر تم اُن سے پوچھو آسمان اور زمین کس نے بنائے؟ تو ضرور کہیں گے

اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ
اللہ نے ف۸۶ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۸۷ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے ف۸۸

ف۷۸ اوراس کے لیے شریک اوراولاد قرار دے۔ ف۷۹ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو۔ ف۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جو توحیدِ الٰہی لائے۔ ف۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ یا تمام مؤمنین ف۸۲ یعنی ان کی بدیوں پر گرفت نہ کرے اور نیکیوں کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ ف۸۳ یعنی سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے اور ایک قراءت میں ''عِبَادَہٗ'' بھی آیا ہے اس صورت میں انبیاء علیہم السلام مراد ہیں جن کے ساتھ ان کی قوموں نے ایذا رسانی کے ارادے کئے اللہ تعالٰی نے انہیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور ان کی کفایت فرمائی۔ ف۸۴ یعنی بتوں سے۔ واقعہ یہ تھا کہ کفارِ عرب نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ڈرانا چاہا اور آپ سے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں یعنی بتوں کی برائی بیان کرنے سے باز آیئے ورنہ وہ آپ کو نقصان پہنچائیں گے۔ ہلاک کر دیں گے یا عقل کو فاسد کر دیں گے۔ ف۸۵ بے شک وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے۔ ف۸۶ یعنی یہ مشرکین خدائے قادر، علیم، حکیم کی ہستی کے تو مُقِر (ماننے والے) ہیں اور یہ بات تمام خلق کے نزدیک مُسلَّم ہے اور خَلق کی فطرت اس کی شاہد ہے اور جو شخص آسمان و زمین کے عجائب میں نظر کرے

هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ
تو کیا وہ اس کی بھیجی تکلیف ٹال دیں گے یا وہ مجھ پر مہر(رحم) فرمانا چاہے تو کیا وہ اس کی مہر(رحم) کو روک

رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ یٰقَوْمِ
رکھیں گے ف۸۹ تم فرماؤ اللہ مجھے بس ہے ف۹۰ بھروسے والے اس پر بھروسہ کریں تم فرماؤ اے میری قوم

اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ یَّاْتِیْهِ
اپنی جگہ کام کئے جاؤ ف۹۱ میں اپنا کام کرتا ہوں ف۹۲ تو آگے جان جاؤ گے کس پر آتا ہے

عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ
وہ عذاب کہ اُسے رُسوا کرے گا ف۹۳ اور کس پر اُترتا ہے عذاب کہ رہ پڑے گا ف۹۴ بےشک ہم نے تم پر یہ

الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
کتاب لوگوں کی ہدایت کو حق کے ساتھ اُتاری ف۹۵ تو جس نے راہ پائی تو اپنے بھلے کو ف۹۶ اور جو بہکا وہ

یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۴۱﴾ ع اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ ع ۴
اپنے ہی برے کو بہکا ف۹۷ اور تم کچھ ان کے ذمہ دار نہیں ف۹۸ اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے

حِیْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا
ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں اُنھیں ان کے سوتے میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اُسے روک

الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ
رکھتا ہے ف۹۹ اور دوسری ف۱۰۰ ایک میعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے ف۱۰۱ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں

اس کو یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ موجودات ایک قادر حکیم کی بنائی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیتا ہے کہ آپ ان مشرکین پر حجت قائم کیجئے چنانچہ فرماتا ہے: ف۸۷ یعنی بتوں کو۔ یہ بھی تو دیکھو کہ وہ کچھ بھی قدرت رکھتے ہیں اور کسی کام بھی آسکتے ہیں۔ ف۸۸ کسی طرح کی مرض کی یا قحط کی یا ناداری کی یا اور کوئی ف۸۹ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین سے یہ سوال فرمایا تو وہ لاجواب ہوئے اور ساکت رہ گئے اب حجت تمام ہوگئی اور ان کے سکوتی اقرار سے ثابت ہوگیا کہ بت محض بے قدرت ہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ کچھ ضرر، ان کی عبادت کرنا نہایت ہی جہالت ہے۔ اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ف۹۰ میرا اُسی پر بھروسہ ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا تم جو مجھے بت جیسی بے قدرت و بے اختیار چیزوں سے ڈراتے ہو یہ تمہاری نہایت ہی بے وقوفی و جہالت ہے۔ ف۹۱ اور جو جو مکر و حیلے تم سے ہوسکیں، میری عداوت میں سب ہی کر گزرو۔ ف۹۲ جس پر مامور ہوں یعنی دین کا قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ میرا مُعین وناصر ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ ف۹۳ چنانچہ روزِ بدر وہ رسوائی کے عذاب میں مبتلا ہوئے۔ ف۹۴ یعنی دائم ہوگا اور وہ عذابِ جہنم ہے۔ ف۹۵ تاکہ اس سے ہدایت حاصل کریں۔ ف۹۶ کہ اس راہ یابی کا نفع وہی پائے گا۔ ف۹۷ اس کی گمراہی کا ضرر اور وبال اسی پر پڑے گا۔ ف۹۸ تم سے ان کی تقصیر کا مؤاخذہ نہ ہوگا۔ ف۹۹ یعنی اس جان کو اس کے جسم کی طرف واپس نہیں کرتا۔ ف۱۰۰ جس کی موت مُقدّر نہیں فرمائی اس کو ف۱۰۱ یعنی اس کی موت کے وقت تک۔

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ
سوچنے والوں کے لیے ف۱۰۲ کیا اُنھوں نے اللہ کے مقابل کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں ف۱۰۳ تم فرماؤ کیا اگرچہ
كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ
وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں ف۱۰۴ اور نہ عقل رکھیں تم فرماؤ شفاعت تو سب اللہ کے ہاتھ میں ہے ف۱۰۵
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا ذُكِرَ
اُسی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی پھر تمہیں اُسی کی طرف پلٹنا ہے ف۱۰۶ اور جب ایک
اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اِذَا
اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے دل سمٹ جاتے ہیں اُن کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ف۱۰۷ اور جب
ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ
اُس کے سوا اَوروں کا ذکر ہوتا ہے ف۱۰۸ جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں تم عرض کرو اے اللہ آسمانوں
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ
اور زمین کے پیدا کرنے والے نہاں (پوشیدہ) اور عِیاں (ظاہر) کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ
عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي
فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے ف۱۰۹ اور اگر ظالموں کے لیے ہوتا جو کچھ
الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ
زمین میں ہے سب اور اس کے ساتھ اُس جیسا ف۱۱۰ تو یہ سب چھڑائی میں دیتے روزِ قیامت کے بڑے
الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ
عذاب سے ف۱۱۱ اور اُنھیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی ف۱۱۲ اور ان پر اپنی

ف۱۰۲ جو سوچیں اور سمجھیں کہ جو اس پر قادر ہے وہ ضرور مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۱۰۳ یعنی بت جن کی نسبت وہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے شفیع ہیں۔
ف۱۰۴ نہ شفاعت کے نہ اور کسی چیز کے۔ ف۱۰۵ جو اس کا ماذون (اجازت دیا گیا) ہو وہی شفاعت کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے شفاعت کا اِذن دیتا ہے بتوں کو اس نے شفیع نہیں بنایا اور عبادت تو خدا کے سوا کسی کی بھی جائز نہیں شفیع ہو یا نہ ہو۔ ف۱۰۶ آخرت میں۔ ف۱۰۷ اور وہ بہت تنگ دل اور پریشان ہوتے ہیں اور ناگواری کا اثر ان کے چہروں پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ ف۱۰۸ یعنی بتوں کا ف۱۰۹ یعنی امرِ دین میں۔ ابن مسیّب سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ ف۱۱۰ یعنی اگر بالفرض کافر تمام دنیا کے اموال و ذخائر کے مالک ہوتے اور اتنا ہی اور بھی ان کے مِلک میں ہوتا ف۱۱۱ کہ کسی طرح یہ اموال دے کر انہیں اس عذابِ عظیم سے رہائی مل جائے۔ ف۱۱۲ یعنی ایسے ایسے عذابِ شدید جن کا انہیں خیال بھی نہ تھا اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ گُمان کرتے ہوں گے کہ ان کے پاس نیکیاں ہیں اور جب نامۂ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ
کمائی ہوئی برائیاں کھل گئیں و۱۱۳ اور ان پر آ پڑا وہ جس کی ہنسی بناتے تھے و۱۱۴ پھر جب آدمی

الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ؗ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ
کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں بلاتا ہے پھر جب اُسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی

عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا
بدولت ملی ہے و۱۱۵ بلکہ وہ تو آزمائش ہے و۱۱۶ مگر ان میں بہتوں کو علم نہیں و۱۱۷ ان سے اگلے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ
بھی ایسے ہی کہہ چکے و۱۱۸ تو اُن کا کمایا ان کے کچھ کام نہ آیا تو ان پر پڑگئیں

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ
ان کی کمائیوں کی برائیاں و۱۱۹ اور وہ جو ان میں ظالم ہیں عنقریب ان پر پڑیں گی اُن کی

مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ
کمائیوں کی برائیاں اور وہ قابو سے نہیں نکل سکتے و۱۲۰ کیا اُنھیں معلوم نہیں کہ اللہ روزی کشادہ

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع ۵ ع ۱۱ ۲
کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگ فرماتا ہے بے شک اِس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ
تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی و۱۲۱ اللہ کی رحمت سے نا اُمید

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَ
نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے و۱۲۲ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے اور

و۱۱۳ جوانہوں نے دنیا میں کی تھیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور اس کے دوستوں پر ظلم کرنا وغیرہ۔ و۱۱۴ یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کی ہنسی بنایا کرتے تھے وہ نازل ہوگیا اور اس میں گھر گئے۔ و۱۱۵ یعنی میں معاش کا جو علم رکھتا ہوں اس کے ذریعہ سے میں نے یہ دولت کمائی جیسا کہ قارون نے کہا تھا۔ و۱۱۶ یعنی یہ نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش وامتحان ہے کہ بندہ اس پر شکر کرتا ہے یا ناشکری۔ و۱۱۷ کہ یہ نعمت وعطا اِستِدراج (مہلت) وامتحان ہے۔ و۱۱۸ یعنی یہ بات قارون نے بھی کہی تھی کہ یہ دولت مجھے اپنے علم کی بدولت ملی اور اس کی قوم اس کی اس بیہودہ گوئی پر راضی رہی تھی تو وہ بھی قائلوں میں شمار ہوئی۔ و۱۱۹ یعنی جو بدیاں انہوں نے کی تھیں ان کی سزائیں۔ و۱۲۰ چنانچہ وہ سات برس قحط کی مصیبت میں مبتلا رکھے گئے۔ و۱۲۱ گناہوں اور معصیتوں میں مبتلا ہوکر۔ و۱۲۲ اس کے جو کفر سے باز آئے۔ شانِ نزول: مشرکین میں سے چند آدمی سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ آپ کا دین تو بیشک حق اور سچا ہے لیکن ہم نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں بہت سی معصیتوں میں مبتلا رہے ہیں کیا کسی طرح ہمارے وہ گناہ معاف

اَنِيْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا
اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ ف۱۲۳ اور اس کے حضور گردن رکھو ف۱۲۴ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری

تُنْصَرُوْنَ ۝۵۴ وَاتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ
مدد نہ ہو اور اس کی پیروی کرو جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اُتاری گئی ف۱۲۵ قبل اس کے

اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۵۵ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ
کہ عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو ف۱۲۶ کہ کہیں کوئی جان یہ نہ کہے

يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝۵۶
کہ ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں ف۱۲۷ اور بے شک میں ہنسی بنایا کرتا تھا ف۱۲۸

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝۵۷ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ
یا کہے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا یا کہے جب

تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۸ بَلٰى قَدْ
عذاب دیکھے کسی طرح مجھے واپسی ملے ف۱۲۹ کہ میں نیکیاں کروں ف۱۳۰ ہاں کیوں نہیں بے شک

جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۹ وَ
تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تُو نے انھیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا ف۱۳۱ اور

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ
قیامت کے دن تم دیکھو گے اُنھیں جنھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف۱۳۲ کہ اُن کے منہ کالے ہیں

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۶۰ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ف۱۳۳ اور اللہ بچائے گا پرہیزگاروں کو

ہوسکتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۲۳ تائب ہوکر۔ ف۱۲۴ اور اخلاص کے ساتھ طاعت بجالاؤ۔ ف۱۲۵ وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔ ف۱۲۶ تم غفلت میں پڑے رہو۔ اس لیے چاہئے کہ پہلے سے ہوشیار رہو۔ ف۱۲۷ کہ اس کی اطاعت بجا نہ لایا اور اس کے حق کو نہ پہچانا اور اس کی رضا جوئی کی فکر نہ کی۔ ف۱۲۸ اللہ تعالیٰ کے دین کی اور اس کی کتاب کی۔ ف۱۲۹ اور دوبارہ دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے۔ ف۱۳۰ ان باطل عذروں کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ہے جو اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔ ف۱۳۱ یعنی تیرے پاس قرآن پاک پہنچا اور حق و باطل کی راہیں واضح کردی گئیں اور تجھے حق و ہدایت اختیار کرنے کی قدرت دی گئی باوجود اس کے تو نے حق کو چھوڑا اور اس کو قبول کرنے سے تکبر کیا گمراہی اختیار کی جو حکم دیا گیا اس کی ضد و مخالفت کی تو اب تیرا یہ کہنا غلط ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں۔ ف۱۳۲ اور شانِ الٰہی میں ایسی بات کہی جو اس کے لائق نہیں اس کے لیے شریک تجویز کئے اولاد بتائی اس کی صفات کا انکار کیا، اس کا نتیجہ یہ ہے ف۱۳۳ جو براہِ تکبر ایمان نہ لائے۔

بِمَفَازَتِهِمْ ۘ لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ

اُن کی نجات کی جگہ ف۱۳۴ نہ انھیں عذاب چھوئے اور نہ اُنھیں غم ہو اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے

شَیْءٍ ۘ وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ

والا ہے اور وہ ہر چیز کا مختار ہے اُسی کے لیے ہیں آسمانوں اور

الْاَرْضِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ ع قُلْ ع ٦ ١١ ٢

زمین کی کنجیاں ف۱۳۵ اور جنھوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی نقصان میں ہیں تم فرماؤ ف۱۳۶

اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَ

تو کیا اللہ کے سوا دوسرے کے پوجنے کو مجھ سے کہتے ہو اے جاہلو ف۱۳۷ اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور

اِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ

تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو

مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿٦٦﴾ وَمَا قَدَرُوا

ہار میں رہے گا بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر والوں سے ہو ف۱۳۸ اور اُنھوں نے اللہ کی قدر

اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖۗ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ

نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا ف۱۳۹ اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے

مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ

سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے ف۱۴۰ اور اُن کے شرک سے پاک اور برتر ہے اور صور پھونکا جائے گا

ف۱۳۴ انہیں جنت عطا فرمائے گا۔ ف۱۳۵ یعنی خزائنِ رحمت ورزق وبارش وغیرہ کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں وہی ان کا مالک ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی تو فرمایا کہ مَقَالِیْد سماوات وارض (آسمان وزمین کی کنجیاں) یہ ہیں ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ'' مراد یہ ہے کہ ان کلمات میں اللہ تعالٰی کی توحید وتمجید ہے یہ آسمان وزمین کی بھلائیوں کی کنجیاں ہیں جس مومن نے یہ کلمے پڑھے دارَین کی بہتری پائے گا۔ ف۱۳۶ اے مصطفٰے! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کفارِ قریش سے جو آپ کو اپنے دین یعنی بت پرستی کی طرف بلاتے ہیں۔ ف۱۳۷ جاہل اس واسطے فرمایا کہ انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالٰی کے سوا اور کوئی مستحق عبادت نہیں باوجودیکہ اس پر قطعی دلیلیں قائم ہیں۔ ف۱۳۸ جو نعمتیں اللہ تعالٰی نے تجھ کو عطا فرمائیں اس کی طاعت بجالا کر ان کی شکر گزاری کر۔ ف۱۳۹ جبھی تو شرک میں مبتلا ہوئے اگر عظمتِ الٰہی سے واقف ہوتے اور اس کا مرتبہ پہچانتے تو ایسا کیوں کرتے۔ اس کے بعد اللہ تعالٰی کی عظمت وجلال کا بیان ہے۔ ف۱۴۰ حدیثِ بخاری ومسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزِ قیامت اللہ تعالٰی آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دستِ قدرت میں لے گا، پھر فرمائے گا: میں ہوں بادشاہ، کہاں ہیں جبار، کہاں ہیں متکبر ملک وحکومت کے دعوے دار پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے دوسرے دستِ مبارک میں لے گا اور یہی فرمائے گا پھر فرمائے گا: میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ

تو بے ہوش ہوجائیں گے ف۱۴۱ جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے ف۱۴۲ پھر

نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝٦٨ وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ

وہ دوبارہ پھونکا جائے گا ف۱۴۳ جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہوجائیں گے ف۱۴۴ اور زمین جگمگا اٹھے گی ف۱۴۵

بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِيَ

اپنے رب کے نور سے ف۱۴۶ اور رکھی جائے گی کتاب ف۱۴۷ اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اُس کی اُمت کہ اُن پر گواہ ہوں گے ف۱۴۸ اور لوگوں میں

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٦٩ وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ

سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا اور ہر جان کو اس کا کیا بھرپور دیا جائے گا اور

هُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝٧٠ ع وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ ع ٧

اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے ف۱۴۹ اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے ف۱۵۰ گروہ گروہ ف۱۵۱

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے ف۱۵۲ اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس

ف۱۴۱ یہ پہلے نفخہ کا بیان ہے اس نفخہ سے جو بے ہوشی طاری ہوگی اس کا یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور زمین والوں میں سے اس وقت جو لوگ زندہ ہوں گے جن پر موت نہ آئی ہوگی وہ اس سے مرجائیں گے اور جن پر موت وارِد ہوچکی پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حیات عنایت کی وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے کہ انبیاء وشہداء ان پر اس نفخہ سے بیہوشی کی سی کیفیت طاری ہوگی اور جو لوگ قبروں میں مرے پڑے ہیں انہیں اس نفخہ کا شعور بھی نہ ہوگا۔ (جمل وغیرہ) ف۱۴۲ اس اِستثناء میں کون کون داخل ہے اس میں مفسرین کے بہت اقوال ہیں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نفخۂ صَعق سے تمام آسمان اور زمین والے مرجائیں گے سوائے جبریل ومیکائیل و اسرافیل وملک الموت کے پھر اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان جو چالیس بَرَس کی مدت ہے اس میں ان فرشتوں کو بھی موت دے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ شہداء ہیں جن کے لیے قرآن مجید میں "بَلْ اَحْيَآءٌ" آیا ہے۔ حدیث شریف میں بھی ہے کہ وہ شہداء ہیں جو تلواریں حمائل کئے گردِ عرش حاضر ہوں گے۔ تیسرا قول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مستثنیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں چونکہ آپ طور پر بیہوش ہوچکے ہیں اس لیے اس نفخہ سے آپ بیہوش نہ ہوں گے بلکہ آپ مُتیقِّظ (بیدار) وہوشیار رہیں گے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ جنت کی حوریں اور عرش وکرسی کے رہنے والے ہیں۔ ضُحّاک کا قول ہے کہ مستثنیٰ رضوان اور حوریں اور وہ فرشتے جو جہنم پر مامور ہیں وہ اور جہنم کے سانپ بچھو ہیں۔ (تفسیر کبیر وجمل) ف۱۴۳ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جس سے مردے زندہ کئے جائیں گے۔ ف۱۴۴ اپنی قبروں سے اور دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ مراد ہے کہ وہ حیرت میں آکر مبہوت کی طرح ہر طرف نگاہیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے یا یہ معنی ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہوں گے کہ اب انہیں کیا معاملہ پیش آئے گا اور مؤمنین کی قبروں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سواریاں حاضر کی جائیں گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے: "يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا" ف۱۴۵ بہت تیز روشنی سے یہاں تک کہ سرخی کی جھلک نمودار ہوگی یہ زمین دنیا کی زمین نہ ہوگی بلکہ نئی ہی زمین ہوگی جو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کی محفل کے لیے پیدا فرمائے گا۔ ف۱۴۶ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ چاند سورج کا نور نہ ہوگا بلکہ یہ اور ہی نور ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اس سے زمین روشن ہوجائے گی۔ (جمل) ف۱۴۷ یعنی اعمال کی کتاب، حساب کے لیے اس سے مراد یا تو لوحِ محفوظ ہے جس میں دنیا کے جمیع احوال قیامت تک شرح وبَسط کے ساتھ ثبت ہیں یا ہر شخص کا اعمال نامہ جو اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ ف۱۴۸ جو رسولوں کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔ ف۱۴۹ اس سے کچھ مخفی نہیں نہ اس کو شاہد وکاتب کی حاجت یہ سب حجت تمام کرنے کے لیے ہوں گے۔ (جمل) ف۱۵۰ سختی کے ساتھ قیدیوں کی طرح۔ ف۱۵۱ ہر ہر جماعت اور امت علیحدہ علیحدہ۔ ف۱۵۲ یعنی جہنم کے ساتوں دروازے کھولے جائیں گے جو پہلے سے بند تھے۔

رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے

هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧١﴾ قِيْلَ

تھے کہیں گے کیوں نہیں وف۱۵۳ مگر عذاب کا قول کافروں پر ٹھیک اُترا وف۱۵۴ فرمایا جائے گا

ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٢﴾

داخل ہو جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانا متکبروں کا

وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ

اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے اُن کی سواریاں وف۱۵۵ گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور

فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا

اس کے دروازے کھلے ہوں گے وف۱۵۶ اور اس کے داروغہ اُن سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ

خٰلِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا

ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا

الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَ

وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا وف۱۵۷ اور

تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ

تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے

وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٥﴾ ع رکوع ٨

اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا وف۱۵۸ اور کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب وف۱۵۹

وف۱۵۳ بیشک انبیاء تشریف بھی لائے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام بھی سنائے اور اس دن سے بھی ڈرایا۔ وف۱۵۴ کہ ہم پر ہماری بدنصیبی غالب ہوئی اور ہم نے گمراہی اختیار کی اور حسبِ ارشادِ الٰہی جہنم میں بھرے گئے۔ وف۱۵۵ عزت و احترام اور لطف و کرم کے ساتھ وف۱۵۶ ان کی عزت و احترام کے لیے اور جنت کے دروازے آٹھ ہیں۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دروازۂ جنت کے قریب ایک درخت ہے اس کے نیچے سے دو چشمے نکلتے ہیں مومن وہاں پہنچ کر ایک چشمہ میں غسل کرے گا اس سے اس کا جسم پاک و صاف ہو جائے گا اور دوسرے چشمہ کا پانی پیئے گا اس سے اس کا باطن پاکیزہ ہو جائے گا، پھر فرشتے دروازۂ جنت پر استقبال کریں گے۔ وف۱۵۷ یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کا۔ وف۱۵۸ کہ مؤمنوں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ وف۱۵۹ اہلِ جنت جنت میں داخل ہو کر ادائے شکر کے لیے حمدِ الٰہی عرض کریں گے۔

ایاتھا ۸۵ ۴۰ سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنِ مَكِّيَّةٌ ۶۰ رکوعاتھا ۹

سورۂ مؤمن مکیہ ہے، اس میں پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاف۱

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَ

یہ کتاب اُتارنا ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا علم والا گناہ بخشنے والا اور

قَابِلِ التَّوۡبِ شَدِيۡدِ الۡعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوۡلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيۡهِ

توبہ قبول کرنے والاف۲ سخت عذاب کرنے والاف۳ بڑے انعام والاف۴ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف

الۡمَصِيۡرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَلَا يَغۡرُرۡكَ

پھرنا ہے ف۵ اللہ کی آیتوں میں جھگڑا نہیں کرتے مگر کافرف۶ تو اے سننے والے تجھے دھوکا نہ دے

تَقَلُّبُهُمۡ فِي الۡبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ

ان کا شہروں میں اَہلے گہلے پھرناف۷ ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد کے گروہوں ف۸

بَعۡدِهِمۡ ۠ وَ هَمَّتۡ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوۡلِهِمۡ لِيَاۡخُذُوۡهُ وَ جٰدَلُوۡا بِالۡبَاطِلِ

نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ قصد کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں ف۹ اور باطل کے ساتھ جھگڑے

لِيُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ فَاَخَذۡتُهُمۡ ۟ فَكَيۡفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَ كَذٰلِكَ

کہ اس سے حق کو ٹال دیں ف۱۰ تو میں نے انھیں پکڑا پھر کیسا ہوا میرا عذاب ف۱۱ اور یونہی

ف۱ ''سورۂ مؤمن'' اس کا نام سورۂ غافر بھی ہے، یہ سورت مکیہ ہے، سوائے دو آیتوں کے جو ''اَلَّذِيۡنَ يُجَادِلُوۡنَ فِيۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ'' سے شروع ہوتی ہیں۔ اس سورت میں نو رکوع اور پچاسی آیتیں اور ایک ہزار ایک سو ننانوے کلمے اور چار ہزار نو سو ساٹھ حروف ہیں۔ ف۲ ایمانداروں کی۔ ف۳ کافروں پر۔ ف۴ عارفوں (اہلِ معرفت) پر۔ ف۵ بندوں کو آخرت میں۔ ف۶ یعنی قرآن پاک میں جھگڑا کرنا کافر کے سوا مؤمن کا کام نہیں۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ جھگڑے اور جدال سے مراد آیاتِ الٰہیہ میں طعن کرنا اور تکذیب و انکار کے ساتھ پیش آنا ہے اور حلِ مشکلات و کشفِ مُعضِلات کے لیے علمی و اصولی بحثیں جدال نہیں بلکہ اعظم طاعات میں سے ہیں۔ کفار کا جھگڑا کرنا آیات میں یہ تھا کہ وہ کبھی قرآن پاک کو سحر کہتے کبھی شعر کبھی کہانت کبھی داستان۔ ف۷ یعنی کافروں کا صحت و سلامتی کے ساتھ ملک ملک تجارتیں کرتے پھرنا اور نفع پانا تمہارے لیے باعثِ تردُّد نہ ہو کہ یہ کفر جیسا عظیم جرم کرنے کے بعد بھی عذاب سے امن میں رہے کیونکہ ان کا اَنجام کار خواری اور عذاب ہے پہلی امتوں میں بھی ایسے حالات گزر چکے ہیں۔ ف۸ عاد و ثمود و قومِ لوط وغیرہ۔ ف۹ اور انہیں قتل اور ہلاک کر دیں۔ ف۱۰ جس کو انبیاء لائے ہیں۔ ف۱۱ کیا ان میں کا کوئی اس سے بچ سکا۔

حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝٦ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقف لازم

تمہارے رب کی بات کافروں پر ثابت ہوچکی ہے کہ وہ دوزخی ہیں

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ

وہ جو عرش اُٹھاتے ہیں ف۱۲ اور جو اس کے گرد ہیں ف۱۳ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ف۱۴ اور

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ

اس پر ایمان لاتے ف۱۵ اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں ف۱٦ اے رب ہمارے تیرے رحمت و علم میں

رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ

ہر چیز کی سَمائی ہے ف۱۷ تو انھیں بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے ف۱۸ اور انھیں دوزخ کے عذاب سے

الْجَحِيْمِ ۝۷ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ

بچا لے اے ہمارے رب اور اُنھیں بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں

مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۸

ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں ف۱۹ بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ

اوراُنھیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے تو اُس دن گناہوں کی شامت سے بچائے تو بے شک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ع ۹

بڑی کامیابی ہے بے شک جنھوں نے کفر کیا اُن کو ندا کی جائے گی ف۲۰ کہ ضرور تم سے اللّٰہ کی بیزاری اس سے بہت زیادہ ہے

مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝۱۰ قَالُوْا رَبَّنَآ

جیسے تم آج اپنی جان سے بیزار ہو جب کہ تم ف۲۱ ایمان کی طرف بلائے جاتے تو تم کفر کرتے کہیں گے اے ہمارے رب

ف۱۲ یعنی ملائکہ حاملینِ عرش جو اصحابِ قرب اور ملائکہ میں اشرف و افضل ہیں۔ ف۱۳ یعنی جو ملائکہ کہ عرش کا طواف کرنے والے ہیں انہیں کروبی کہتے ہیں اور یہ ملائکہ میں صاحبِ سِیادت (عظمت وشرف والے) ہیں۔ ف۱۴ اور ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' کہتے۔ ف۱۵ اوراس کی وحدانیت کی تصدیق کرتے۔ شہر بن حَوشَب نے کہا کہ حاملین عرش آٹھ ہیں ان میں سے چار کی تسبیح یہ ہے: ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ'' اورچار کی یہ: ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ''۔ ف۱٦ اور بارگاہِ الٰہی میں اس طرح عرض کرتے ہیں: ف۱۷ یعنی تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو وسیع ہے۔ فائدہ: دعا سے پہلے عرضِ ثنا سے معلوم ہوا کہ آدابِ دعا میں سے یہ ہے کہ پہلے اللّٰہ تعالٰی کی حمد وثنا کی جائے پھر مراد عرض کی جائے۔ ف۱۸ یعنی دینِ اسلام پر۔ ف۱۹ انہیں بھی داخل کر۔ ف۲۰ روزِ قیامت، جبکہ وہ جہنّم میں داخل ہوں گے اوران کی بدیاں ان پر پیش کی جائیں گی اور وہ عذاب دیکھیں گے تو فرشتے ان سے کہیں گے: ف۲۱ دنیا میں۔

اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ اَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى

تو نے ہمیں دوبار مُردہ کیا اور دو بار زندہ کیا ف۲۲ اب ہم اپنے گناہوں پر مُقِر ہوئے تو آگ سے

خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿١١﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَ

نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے ف۲۳ یہ اس پر ہوا کہ جب ایک اللہ پکارا جاتا تو تم کفر کرتے ف۲۴ اور

اِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿١٢﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ

اس کا شریک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے ف۲۵ تو حکم اللہ کے لیے ہے جو سب سے بلند بڑا وہی ہے کہ تمہیں اپنی نشانیاں

اٰيٰتِهٖ وَ يُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَ مَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿١٣﴾

دکھاتا ہے ف۲۶ اور تمہارے لیے آسمان سے روزی اُتارتا ہے ف۲۷ اور نصیحت نہیں مانتا ف۲۸ مگر جو رجوع لائے ف۲۹

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١٤﴾ رَفِيْعُ

تو اللہ کی بندگی کرو نرے اس کے بندے ہو کر ف۳۰ پڑے برا مانیں کافر بلند درجے

الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

دینے والا ف۳۱ عرش کا مالک ایمان کی جان (یعنی) وحی ڈالتا ہے اپنے حکم سے اپنے بندوں میں جس پر چاہے ف۳۲

لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ۬ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ

کہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ف۳۳ جس دن وہ بالکل ظاہر ہوجائیں گے ف۳۴ اللہ پر ان کا کچھ حال چھپا

شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى

نہ ہوگا ف۳۵ آج کس کی بادشاہی ہے ف۳۶ ایک اللہ سب پر غالب کی ف۳۷ آج ہر جان

ف۲۲ کیونکہ پہلے نطفہ بے جان تھے اس موت کے بعد انہیں جان دے کر زندہ کیا پھر عمر پوری ہونے پر موت دی پھر بعث کے لیے زندہ کیا۔ ف۲۳ اس کا جواب یہ ہوگا کہ تمہارے دوزخ سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں اور تم جس حال میں ہو جس عذاب میں مبتلا ہو اور اس سے رہائی کی کوئی راہ نہیں پا سکتے۔ ف۲۴ یعنی اس عذاب اور اس کے دَوام و خُلُود (ہمیشہ رہنے) کا سبب تمہارا یہ فعل ہے کہ جب توحیدِ الٰہی کا اعلان ہوتا اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا جاتا تو تم اس کا انکار کرتے اور کفر اختیار کرتے۔ ف۲۵ اور اس شرک کی تصدیق کرتے۔ ف۲۶ یعنی اپنی مصنوعات کے عجائب جو اس کے کمالِ قدرت پر دلالت کرتے ہیں مثل ہوا اور بادل اور بجلی وغیرہ کے۔ ف۲۷ مینہ برسا کر۔ ف۲۸ اور ان نشانیوں سے پند پذیر (نصیحت قبول کرنے والا) نہیں ہوتا۔ ف۲۹ تمام امور میں اللہ تعالیٰ کی طرف اور شرک سے تائب ہو۔ ف۳۰ شرک سے کنارہ کش ہوکر۔ ف۳۱ انبیاء و اولیاء و علماء کو جنت میں۔ ف۳۲ یعنی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے منصبِ نبوت عطا فرماتا ہے اور جس کو نبی بناتا ہے اس کا کام ہوتا ہے۔ ف۳۳ یعنی خَلقِ خدا کو روزِ قیامت کا خوف دلائے جس دن اہلِ آسمان اور اہلِ زمین اور اولین و آخرین ملیں گے اور روحیں جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے عمل سے ملے گا۔ ف۳۴ قبروں سے نکل کر اور کوئی عمارت یا پہاڑ اور چھپنے کی جگہ اور آڑ نہ پائیں گے۔ ف۳۵ نہ اعمال نہ اقوال نہ دوسرے احوال اور اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز کبھی نہیں چھپ سکتی لیکن یہ دن ایسا ہوگا کہ ان لوگوں کے لیے کوئی پردہ اور آڑ کی چیز نہ ہوگی جس کے ذریعہ سے وہ اپنے خیال میں بھی اپنے حال کو چھپا سکیں اور خَلق کی فنا کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا ف۳۶ اب کوئی نہ ہوگا کہ جواب دے خود ہی جواب میں فرمائے گا کہ اللہ واحد قہار کی اور ایک قول یہ ہے

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾

اپنے کئے کا بدلہ پائے گی ۳۸ آج کسی پر زیادتی نہیں بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا

اور اُنھیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے ۳۹ جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے ۴۰ غم میں بھرے اور

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿١٨﴾ؕ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا

ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے ۴۱ اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ ۴۲ اور جو کچھ

تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ

سینوں میں چھپا ہے ۴۳ اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے اور اس کے سوا جن

دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾ؑ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا ع ۱۱ ۲ ۷

کو ۴۴ پوجتے ہیں وہ کچھ فیصلہ نہیں کرتے ۴۵ بے شک اللہ ہی سُنتا دیکھتا ہے ۴۶ تو کیا اُنھوں نے

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کیسا انجام ہوا اُن سے اگلوں کا ۴۷

كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

اُن کی قوت اور زمین میں جو نشانیاں چھوڑ گئے ۴۸ اُن سے زائد تو اللہ نے انھیں

بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ

ان کے گناہوں پر پکڑا اور اللہ سے اُن کا کوئی بچانے والا نہ ہوا ۴۹ یہ اس لیے کہ ان

کہ روزِ قیامت جب تمام اولین وآخرین حاضر ہوں گے تو ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا، آج کس کی بادشاہی ہے؟ تمام خَلق جواب دے گی: "لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ" اللہ واحد قہار کی، جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے: ۳۷ مؤمن تو یہ جواب بہت لذت کے ساتھ عرض کریں گے کیونکہ وہ دنیا میں یہی اعتقاد رکھتے تھے یہی کہتے تھے اور اسی کی بدولت انہیں مرتبے ملے اور کفار ذلت وندامت کے ساتھ اس کا اقرار کریں گے اور دنیا میں اپنے منکر رہنے پر شرمندہ ہوں گے۔ ۳۸ نیک اپنی نیکی کا اور بد اپنی بدی کا۔ ۳۹ اس سے روزِ قیامت مراد ہے۔ ۴۰ شدتِ خوف سے نہ باہر ہی نکل سکیں نہ اندر ہی اپنی جگہ واپس جاسکیں۔ ۴۱ یعنی کافر شفاعت سے محروم ہوں گے۔ ۴۲ یعنی نگاہوں کی خیانت اور چوری نامحرم کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا۔ ۴۳ یعنی دلوں کے راز۔ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ ۴۴ یعنی جن بتوں کو یہ مشرکین ۴۵ کیونکہ نہ وہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت تو ان کی عبادت کرنا اور انہیں خدا کا شریک ٹھہرانا بہت ہی کھلا باطل ہے۔ ۴۶ اپنی مخلوق کے اقوال و افعال اور جملہ احوال کو۔ ۴۷ جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔ ۴۸ قلعے اور محل اور نہریں اور حوض اور بڑی بڑی عمارتیں۔ ۴۹ کہ عذابِ الٰہی سے بچا سکتا، عاقل کا کام ہے کہ دوسرے کے حال سے عبرت حاصل کرے۔ اس عہد (زمانہ) کے کافر یہ حالات دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے، کیوں نہیں سوچتے کہ پچھلی قومیں اِن سے زیادہ قوی وتوانا اور صاحبِ ثروت واقتدار ہونے کے باوجود اس عبرتناک طریقہ پر تباہ کردی گئیں، یہ کیوں ہوا۔

تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ

کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے ف۵۰ پھر وہ کفر کرتے تو اللہ نے انھیں پکڑا بےشک اللہ زبردست سخت عذاب

الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٣﴾ ۙ اِلٰى

والا ہے اور بےشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور روشن سند کے ساتھ بھیجا

فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ قَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو وہ بولے جادوگر ہے بڑا جھوٹا ف۵۱ پھر جب وہ اُن پر

بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَ اسْتَحْيُوْا

ہمارے پاس سے حق لایا ف۵۲ بولے جو اس پر ایمان لائے اُن کے بیٹے قتل کرو اور عورتیں

نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ

زندہ رکھو ف۵۳ اور کافروں کا داؤ نہیں مگر بھٹکتا پھرتا ف۵۴ اور فرعون بولا ف۵۵ مجھے چھوڑو

اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ

میں موسیٰ کو قتل کروں ف۵۶ اور وہ اپنے رب کو پکارے ف۵۷ میں ڈرتا ہوں کہیں وہ تمہارا دین بدل دے ف۵۸ یا

يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ

زمین میں فساد چمکائے ف۵۹ اور موسیٰ نے ف۶۰ کہا میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں

ف۵۰ معجزات دکھاتے۔ ف۵۱ اور انہوں نے ہماری نشانیوں اور برہانوں کو جادو بتایا۔ ف۵۲ یعنی نبی ہو کر پیامِ الٰہی لائے تو فرعون اور فرعونی ف۵۳ تاکہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے باز آئیں۔ ف۵۴ کچھ بھی کارآمد نہیں بالکل نکما اور بیکار۔ پہلے بھی فرعونیوں نے بحکم فرعون ہزارہا قتل کئے مگر قضائے الٰہی ہو کر رہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پروردگارِ عالم نے فرعون کے گھر بار میں پالا اس سے خدمتیں کرائیں جیسا وہ داؤں فرعونیوں کا بیکار گیا ایسے ہی اب ایمان والوں کو روکنے کے لیے پھر دوبارہ قتل شروع کرنا بیکار ہے۔ حضرت موسیٰ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دین کا رواج اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اسے کون روک سکتا ہے۔ ف۵۵ اپنے گروہ سے ف۵۶ فرعون جب کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اس کی قوم کے لوگ اس کو اس سے منع کرتے اور کہتے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جس کا تجھے اندیشہ ہے یہ تو ایک معمولی جادوگر ہے اس پر تو ہم اپنے جادو سے غالب آجائیں گے اور اگر اس کو قتل کردیا تو عام لوگ شبہ میں پڑ جائیں گے کہ وہ شخص سچا تھا حق پر تھا تو دلیل سے اس کا مقابلہ کرنے میں عاجز ہوا جواب نہ دے سکا تو تو نے اسے قتل کردیا لیکن حقیقت میں فرعون کا یہ کہنا کہ مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کروں خالص دھمکی ہی تھی اس کو خود آپ کے نبی برحق ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ جو معجزات آپ لائے ہیں وہ آیاتِ الٰہیہ ہیں سحر نہیں لیکن یہ سمجھتا تھا کہ اگر آپ کے قتل کا ارادہ کرے گا تو آپ اس کو ہلاک کرنے میں جلدی فرمائیں گے اس سے یہ بہتر ہے کہ طول بحث میں زیادہ وقت گزار دیا جائے اگر فرعون اپنے دل میں آپ کو نبی برحق نہ سمجھتا اور یہ نہ جانتا کہ ربانی تائیدیں جو آپ کے ساتھ ہیں ان کا مقابلہ ناممکن ہے تو آپ کے قتل میں ہرگز تأمل نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا خونخوار سفاک ظالم بیدرد تھا ادنیٰ سی بات میں ہزارہا خون کر ڈالتا تھا۔ ف۵۷ جس کا اپنے آپ کو رسول بتاتا ہے تاکہ اس کا رب اس کو ہم سے بچائے۔ فرعون کا یہ مقولہ اس پر شاہد ہے کہ اس کے دل میں آپ کا اور آپ کی دعاؤں کا خوف تھا وہ اپنے دل میں آپ سے ڈرتا تھا ظاہری عزت بنی رکھنے کے لیے یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ قوم کے منع کرنے کے باعث حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کرتا۔ ف۵۸ اور تم سے فرعون پرستی اور بت پرستی چھڑا دے۔ ف۵۹ جدال و قتال کر کے۔ ف۶۰ فرعون کی دھمکیاں سن کر۔

مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ع ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ ع ٣/٨
ہر متکبر سے کہ حساب کے دن پر یقین نہیں لاتا ف۶۱ اور بولا فرعون والوں

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ
میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے

وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ط وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ج
اور بے شک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے ف۶۲ اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال اُن پر

وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
اور اگر وہ سچے ہیں تو تمہیں پہنچ جائے گا کچھ وہ جس کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں ف۶۳ بے شک اللہ راہ نہیں دیتا

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي
اسے جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو ف۶۴ اے میری قوم آج بادشاہی تمہاری ہے اس زمین میں غلبہ

الْاَرْضِ ز فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ط قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ
رکھتے ہو ف۶۵ تو اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچائے گا اگر ہم پر آئے فرعون بولا میں

اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ
تو تمہیں وہی سوجھاتا ہوں جو میری سوجھ ہے ف۶۶ اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو بھلائی کی راہ ہے اور وہ

الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ لا مِثْلَ
ایمان والا بولا اے میری قوم مجھے تم پر ف۶۷ اگلے گروہوں کے دن کا سا خوف ہے ف۶۸ جیسا

ف۶۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کوئی کلمۂ تعلّی کا نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہی اور اس پر بھروسہ کیا۔ یہی خدا شناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا ان مبارک جملوں میں کیسی نفیس ہدایتیں ہیں یہ فرمانا کہ میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں اور اس میں ہدایت ہے رب ایک ہی ہے یہ بھی ہدایت ہے کہ جو اس کی پناہ میں آئے اس پر بھروسہ کرے اور وہ اس کی مدد فرمائے کوئی اس کو ضرر نہیں پہنچا سکتا یہ بھی ہدایت ہے کہ اسی پر بھروسہ کرنا شانِ بندگی ہے اور ''تمہارے رب'' فرمانے میں یہ بھی ہدایت ہے کہ اگر تم اس پر بھروسہ کرو تو تمہیں بھی سعادت نصیب ہو۔ ف۶۲ جن سے ان کا صدق ظاہر ہو گیا یعنی نبوت ثابت ہو گئی۔ ف۶۳ مطلب یہ ہے کہ دو حال سے خالی نہیں یا یہ سچے ہوں گے یا جھوٹے اگر جھوٹے ہوں تو ایسے معاملہ میں جھوٹ بول کر اس کے وبال سے بچ ہی نہیں سکتے ہلاک ہو جائیں گے اور اگر سچے ہیں تو جس عذاب کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں اس میں سے بالفعل کچھ تمہیں پہنچ ہی جائے گا کچھ پہنچنا اس لیے کہا کہ آپ کا وعدۂ عذاب دنیا و آخرت دونوں کو عام تھا۔ اس میں سے بالفعل عذابِ دنیا ہی پیش آنا تھا۔ ف۶۴ کہ خدا پر جھوٹ باندھے۔ ف۶۵ یعنی مصر میں۔ تو ایسا کام نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا ف۶۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا۔ ف۶۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے اور ان کے درپے ہونے سے ف۶۸ جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی۔

دَاۡبِ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ وَالَّذِيۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيۡدُ

دستور گزرا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد اوروں کا و۶۹ اور اللہ بندوں پر

ظُلۡمًا لِّلۡعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ يَوۡمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوۡمَ

ظلم نہیں چاہتا و۷۰ اور اے میری قوم میں تم پر اس دن سے ڈرتا ہوں جس دن پکار مچے گی و۷۱ جس دن

تُوَلُّوۡنَ مُدۡبِرِيۡنَ ۚ مَا لَـكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍ ۚ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ

پیٹھ دے کر بھاگو گے و۷۲ اللہ سے و۷۳ تمہیں کوئی بچانے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے

فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدۡ جَآءَكُمۡ يُوۡسُفُ مِنۡ قَبۡلُ بِالۡبَيِّنٰتِ فَمَا

اس کا کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور بے شک اس سے پہلے و۷۴ تمہارے پاس یوسف روشن نشانیاں لے کر آئے تو

زِلۡتُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمۡ بِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلۡتُمۡ لَنۡ يَّبۡعَثَ اللّٰهُ

تم ان کے لائے ہوئے سے شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب انھوں نے انتقال فرمایا تم بولے ہرگز اب اللہ

مِنۡۢ بَعۡدِهٖ رَسُوۡلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ هُوَ مُسۡرِفٌ مُّرۡتَابُ ۚ ۖ ﴿۳۴﴾

کوئی رسول نہ بھیجے گا و۷۵ اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے اسے جو حد سے بڑھنے والا شک لانے والا ہے و۷۶

اۨلَّذِيۡنَ يُجَادِلُوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ سُلۡطٰنٍ اَتٰٮهُمۡ ؕ كَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ

وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں و۷۷ بے کسی سند کے کہ انھیں ملی ہو کس قدر سخت بیزاری کی بات ہے اللہ کے

اللّٰهِ وَعِنۡدَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ كَذٰلِكَ يَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلۡبِ مُتَكَبِّرٍ

نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے

و۶۹ کہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرتے رہے اور ہر ایک کو عذابِ الٰہی نے ہلاک کیا۔ و۷۰ بغیر گناہ کے ان پر عذاب نہیں فرماتا اور بغیر اقامتِ حجت کے ان کو ہلاک نہیں کرتا۔ و۷۱ وہ قیامت کا دن ہوگا قیامت کے دن کو ''یَوۡمُ التَّنَاد'' یعنی پکار کا دن اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی ہر شخص اپنے سرگروہ کے ساتھ اور ہر جماعت اپنے امام کے ساتھ بلائی جائے گی جنتی دوزخیوں کو اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے سعادت وشقاوت کی ندائیں کی جائیں گی کہ فلاں سعید ہوا اب کبھی شقی نہ ہوگا اور فلاں شقی ہوگیا اب کبھی سعید نہ ہوگا اور جس وقت موت ذبح کی جائے گی اس وقت ندا کی جائے گی کہ اے اہلِ جنت! اب دوام (یہاں ہمیشہ رہنا) ہے موت نہیں اور اے اہلِ دوزخ! اب دوام ہے موت نہیں۔ و۷۲ موقفِ حساب (میدانِ محشر) سے دوزخ کی طرف۔ و۷۳ یعنی اس کے عذاب سے و۷۴ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل۔ و۷۵ یہ بے دلیل بات تم نے یعنی تمہارے پہلوں نے خود گھڑی تاکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کرو اور انہیں جھٹلاؤ تو تم کفر پر قائم رہے حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوت میں شک کرتے رہے اور بعد والوں کی نبوت کے انکار کے لیے تم نے یہ منصوبہ بنالیا کہ اب اللہ تعالیٰ کوئی رسول ہی نہ بھیجے گا۔ و۷۶ ان چیزوں میں جن پر روشن دلیلیں شاہد ہیں۔ و۷۷ انہیں جھٹلا کر۔

جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ

دل پر ف۷۸ اور فرعون بولا ف۷۹ اے ہامان میرے لیے اونچا محل بنا شاید میں پہنچ جاؤں

الْاَسْبَابَ ۙ﴿٣٦﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ

راستوں تک کاہے کے راستے آسمانوں کے تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور بے شک میرے گمان میں تو وہ

كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا

جھوٹا ہے ف۸۰ اور یونہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام ف۸۱ بھلا کر دکھایا گیا ف۸۲ اور وہ راستے سے روکا گیا اور

كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ ع ۴/۱۰

فرعون کا داؤ ف۸۳ ہلاک ہونے ہی کو تھا اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم میرے پیچھے چلو

اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ ج يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ز وَّ

میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاؤں اے میری قوم یہ دنیا کا جینا تو کچھ برتنا ہی ہے ف۸۴ اور

اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا

بے شک وہ پچھلا ہمیشہ رہنے کا گھر ہے ف۸۵ جو برا کام کرے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر

مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ

اتنا ہی اور جو اچھا کام کرے مرد خواہ عورت اور ہو مسلمان ف۸۶ تو وہ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ

جنت میں داخل کیے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے ف۸۷ اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا

اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾ ۭ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ النصف

میں تمہیں بلاتا ہوں نجات کی طرف ف۸۸ اور تم مجھے بلاتے ہو دوزخ کی طرف ف۸۹ مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ اللہ کا

ف۷۸ کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا۔ ف۷۹ براہِ جہل وفریب اپنے وزیر سے۔ ف۸۰ یعنی موسیٰ میرے سوا اور خدا بتانے میں اور یہ بات فرعون نے اپنی قوم کو فریب دینے کے لیے کہی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ معبودِ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور فرعون اپنے آپ کو فریب کاری کے لیے معبود ٹھہراتا ہے (اس واقعہ کا بیان سورۂ قصص میں گزر چکا) ف۸۱ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور اس کے رسول کو جھٹلانا۔ ف۸۲ یعنی شیطانوں نے وسوسے ڈال کر اس کی برائیاں اس کی نظر میں بھلی کر دکھائیں۔ ف۸۳ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آیات کو باطل کرنے کے لیے اس نے اختیار کیا۔ ف۸۴ یعنی تھوڑی مدت کے لیے ناپائیدار نفع ہے جس کو بقا نہیں۔ ف۸۵ مراد یہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی و جاودانی اور جاودانی ہی بہتر اس کے بعد نیک اور بداعمال اور ان کے انجام بتائے۔ ف۸۶ کیونکہ اعمال کی مقبولیّت ایمان پر موقوف ہے۔ ف۸۷ یہ اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے۔ ف۸۸ جنت کی طرف ایمان وطاعت کی تلقین کر کے۔ ف۸۹ کفر وشرک کی دعوت دے کر۔

بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ٘ وَّ اَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ

انکار کروں اور ایسے کو اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں اور میں تمہیں اس عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف

الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَ

بلاتا ہوں آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف مجھے بلاتے ہو ف٩٠ اسے بلانا کہیں کام کا نہیں دنیا میں

لَا فِي الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ

نہ آخرت میں ف٩١ اور یہ ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے ف٩٢ اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ف٩٣ ہی

النَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ

دوزخی ہیں تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اُسے یاد کرو گے ف٩٤ اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں بے شک

اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ

اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ف٩٥ تو اللہ نے اُسے بچا لیا ان کے مکر کی برائیوں سے ف٩٦ اور فرعون

فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ ۚ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا ۚ وَ

والوں کو برے عذاب نے آ گھیرا ف٩٧ آگ جس پر صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں ف٩٨ اور

يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۟ قف اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَ اِذْ

جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو اور ف٩٩ جب

يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا

وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور اُن سے کہیں گے جو بڑے بنتے تھے ہم

ف٩٠ یعنی بت کی طرف ف٩١ کیونکہ وہ جماد بے جان ہے۔ ف٩٢ وہی ہمیں جزا دے گا۔ ف٩٣ یعنی کافر۔ ف٩٤ یعنی نزولِ عذاب کے وقت تم میری نصیحتیں یاد کرو گے اور اس وقت کا یاد کرنا کچھ کام نہ دے گا یہ سن کر ان لوگوں نے اس مومن کو دھمکایا کہ اگر تو ہمارے دین کی مخالفت کرے گا تو ہم تیرے ساتھ برے پیش آئیں گے اس کے جواب میں اُس نے کہا ف٩٥ اور ان کے اعمال و احوال کو جانتا ہے پھر وہ مومن ان سے نکل کر پہاڑ کی طرف چلا گیا اور وہاں نماز میں مشغول ہو گیا فرعون نے ہزار آدمی اس کی جستجو میں بھیجے اللہ تعالیٰ نے درندے اس کی حفاظت پر مامور کر دیئے جو فرعونی اس کی طرف آیا درندوں نے اسے ہلاک کیا اور جو واپس گیا اور اس نے فرعون سے حال بیان کیا فرعون نے اس کو سولی دے دی تا کہ یہ حال مشہور نہ ہو۔ ف٩٦ اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو کر نجات پائی اگر چہ وہ فرعون کی قوم کا تھا۔ ف٩٧ دنیا میں تو یہ عذاب کہ وہ فرعون کے ساتھ غرق ہو گئے اور آخرت میں دوزخ۔ ف٩٨ اس میں جلائے جاتے ہیں۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فرعونیوں کی روحیں سیاہ پرندوں کے قالب میں ہر روز دو مرتبہ صبح و شام آگ پر پیش کی جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ آگ تمہارا مقام ہے۔ اور قیامت تک ان کے ساتھ یہی معمول رہے گا۔ مسئلہ: اس آیت سے عذابِ قبر کے ثبوت پر اِستِدلال کیا جاتا ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے جنّتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تا آنکہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کی طرف اٹھائے۔ ف٩٩ ذکر فرمایئے اے سیدِ انبیاء! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قوم سے جہنّم کے اندر کفار کے آپس میں جھگڑنے کا حال کہ۔

لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ
تمہارے تابع تھے ف۱۰۰ تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ گھٹا لو گے وہ تکبر

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ
والے بولے ف۱۰۱ ہم سب آگ میں ہیں ف۱۰۲ بے شک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ف۱۰۳ اور جو

الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ
آگ میں ہیں اس کے داروغوں سے بولے اپنے رب سے دعا کرو ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا

الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ
کردے ف۱۰۴ انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس تمہارے رسول نشانیاں نہ لاتے تھے ف۱۰۵ بولے کیوں نہیں ف۱۰۶

قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّا لَنَنْصُرُ ع ۱۴ ۱۰
بولے تو تمہیں دعا کرو ف۱۰۷ اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو بے شک ضرور ہم

رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ ۙ
اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی ف۱۰۸ دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ف۱۰۹

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾
جس دن ظالموں کو اُن کے بہانے کچھ کام نہ دیں گے ف۱۱۰ اور اُن کے لیے لعنت ہے اور اُن کے لیے برا گھر ف۱۱۱

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ ۙ هُدًى
اور بے شک ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی ف۱۱۲ اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ف۱۱۳ عقل مندوں

وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ
کی ہدایت اور نصیحت کو تو اے محبوب تم صبر کرو ف۱۱۴ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۱۱۵ اور اپنوں کے گناہوں کی

ف۱۰۰ دنیا میں اور تمہاری بدولت ہی کافر بنے ف۱۰۱ یعنی کافروں کے سردار جواب دیں گے ف۱۰۲ ہر ایک اپنی مصیبت میں گرفتار، ہم میں سے کوئی کسی کے کام نہیں آسکتا۔ ف۱۰۳ ایمانداروں کو اس نے جنت میں داخل کر دیا اور کافروں کو جہنّم میں جو ہونا تھا ہو چکا۔ ف۱۰۴ یعنی دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے۔ ف۱۰۵ کیا انہوں نے ظاہر معجزات پیش نہ کئے تھے یعنی اب تمہارے لیے جائے عذر باقی نہ رہی۔ ف۱۰۶ یعنی کافر۔ انبیاء کے تشریف لانے اور اپنے کفر کرنے کا اقرار کریں گے۔ ف۱۰۷ ہم کافر کے حق میں دعا نہ کریں گے اور تمہارا دعا کرنا بھی بیکار ہے۔ ف۱۰۸ ان کو غلبہ عطا فرما کر اور حجتِ قَوِیَّہ دے کر اور ان کے دشمنوں سے انتقام لے کر۔ ف۱۰۹ وہ قیامت کا دن ہے کہ ملائکہ رسولوں کی تبلیغ اور کفار کی تکذیب کی شہادت دیں گے۔ ف۱۱۰ اور کافروں کا کوئی عذر قبول نہ کیا جائے گا۔ ف۱۱۱ یعنی جہنّم۔ ف۱۱۲ یعنی توریت و معجزات۔ ف۱۱۳ یعنی توریت کا یا ان کے انبیاء پر نازل شدہ تمام کتابوں کا۔ ف۱۱۴ اپنی قوم کی ایذا پر۔ ف۱۱۵ وہ آپ کی مدد فرمائے گا آپ کے دین کو غالب کرے گا آپ کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا۔ کلبی نے کہا کہ آیتِ صبر آیتِ قِتال سے مَنسوخ ہوگئی۔

لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

معافی چاہو ف۱۱۶ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے صبح اور شام اس کی پاکی بولو ف۱۱۷ وہ جو

يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا

اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بے کسی سند کے جو انہیں ملی ہو ف۱۱۸ ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک

كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾

بڑائی کی ہوس ف۱۱۹ جسے نہ پہنچیں گے ف۱۲۰ تو تم اللہ کی پناہ مانگو ف۱۲۱ بے شک وہی سنتا دیکھتا ہے

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی ف۱۲۲ لیکن بہت لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ مَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ۬ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

نہیں جانتے ف۱۲۳ اور اندھا اور انکھیارا برابر نہیں ف۱۲۴ اور نہ وہ جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ

کام کئے اور بدکار ف۱۲۵ کتنا کم دھیان کرتے ہو بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے

لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْۤ

اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے ف۱۲۶ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو

اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ

میں قبول کروں گا ف۱۲۷ بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے (تکبر کرتے) ہیں عنقریب جہنم

ف۱۱۶ یعنی اپنی امت کے (مدارک) ف۱۱۷ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت پر مداومت رکھو۔ اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: اس سے پانچوں نمازیں مراد ہیں۔ ف۱۱۸ ان جھگڑا کرنے والوں سے کفارِ قریش مراد ہیں۔ ف۱۱۹ اور ان کا یہی تکبر ان کے تکذیب و انکار اور کفر کے اختیار کرنے کا باعث ہوا کہ انہوں نے یہ گوارا نہ کیا کہ کوئی ان سے اونچا ہو اس لیے سید انبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عداوت کی، بایں خیالِ فاسد کہ اگر آپ کو نبی مان لیں گے تو اپنی بڑائی جاتی رہے گی اور امتی اور چھوٹا بننا پڑے گا اور ہوس رکھتے ہیں بڑے بننے کی۔ ف۱۲۰ اور بڑائی میسر نہ آئے گی بلکہ حضور کی مخالفت و انکار ان کے حق میں ذلّت اور رسوائی کا سبب ہوگا۔ ف۱۲۱ حاسدوں کے مکر و کَید سے۔ ف۱۲۲ یہ آیت منکرینِ بعث کے ردّ میں نازل ہوئی ان پر حجت قائم کی گئی کہ جب تم آسمان و زمین کی پیدائش پر باوجود ان کی اس عظمت اور بڑائی کے اللہ تعالیٰ کو قادر مانتے ہو تو پھر انسان کو دوبارہ پیدا کر دینا اس کی قدرت سے کیوں بعید سمجھتے ہو۔ ف۱۲۳ بہت لوگوں سے مراد یہاں کفار ہیں اور ان کے انکارِ بعث کا سبب ان کی بے علمی ہے کہ وہ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہونے سے بعث پر اِستدلال نہیں کرتے تو وہ مثل اندھے کے ہیں اور جو مخلوقات کے وجود سے خالق کی قدرت پر استدلال کرتے ہیں وہ مثل بینا کے ہیں۔ ف۱۲۴ یعنی جاہل و عالم یکساں نہیں۔ ف۱۲۵ یعنی مومن صالح اور بدکار یہ دونوں بھی برابر نہیں۔ ف۱۲۶ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر یقین نہیں کرتے۔ ف۱۲۷ اللہ تعالیٰ بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے لیے چند شرطیں ہیں: ایک اخلاص دعا میں۔ دوسرے یہ کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ وہ دعا کسی امرِ ممنوع پر مشتمل نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتا ہو۔ پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔ جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں

جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ ع ٦

میں جائیں گے ذلیل ہو کر اللہ ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اُس میں آرام پاؤ اور دن بنایا

مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

آنکھیں کھولتا ف۱۲۸ بے شک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے لیکن بہت آدمی شکر

يَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى وقف لازم

نہیں کرتے وہ ہے اللہ تمہارا رب ہر چیز کا بنانے والا اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو کہاں

تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾

اوندھے جاتے ہو ف۱۲۹ یونہی اوندھے ہوتے ہیں ف۱۳۰ وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ف۱۳۱

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ

اللہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین ٹھہراؤ بنائی ف۱۳۲ اور آسمان چھت ف۱۳۳ اور تمہاری تصویر کی

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ

تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں ف۱۳۴ اور تمہیں ستھری چیزیں ف۱۳۵ روزی دیں یہ ہے اللہ تمہارا رب

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ

تو بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا وہی زندہ ہے ف۱۳۶ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اُسے پوجو

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ

نرے اُسی کے بندے ہو کر سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب تم فرماؤ میں منع کیا گیا ہوں

اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ

کہ انھیں پوجوں جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۳۷ جب کہ میرے پاس روشن دلیلیں ف۱۳۸ میرے رب کی طرف

ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ کردیا جاتا ہے۔ آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دعا سے مراد عبادت ہے اور قرآنِ کریم میں دعا بمعنیٰ عبادت بہت جگہ وارِد ہے۔ حدیث شریف میں ہے " اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ "(ابوداود و ترمذی) اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ تم میری عبادت کرو میں تمہیں ثواب دوں گا۔ ف۱۲۸ کہ اس میں اپنے کام باطمینان انجام دو۔ ف۱۲۹ کہ اس کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے ہو اور اس پر ایمان نہیں لاتے باوجودیکہ دلائل قائم ہیں۔ ف۱۳۰ اور حق سے پھرتے ہیں۔ باوجود دلائل قائم ہونے کے۔ ف۱۳۱ اور اُن میں حق جو یانہ (حق کے متلاشی ہوکر) نظر و تأمل نہیں کرتے۔ ف۱۳۲ کہ وہ تمہاری قرارگاہ ہو زندگی میں بھی اور بعد موت بھی۔ ف۱۳۳ کہ اس کو مثلِ قبہ کے بلند فرمایا۔ ف۱۳۴ کہ تمہیں راست قامت پاکیزہ رو متناسبُ الاعضاء کیا بہائم کی طرح نہ بنایا کہ اوندھے چلتے۔ ف۱۳۵ نفیس مآکل ومشارِب (کھانے پینے کی اشیاء)۔ ف۱۳۶ کہ اس کی فنا مُحال ہے۔ ف۱۳۷ شانِ نزول: کفارِ نابکار نے براہِ جہالت و گمراہی اپنے دینِ باطل کی طرف حضور پرنور

رَّبِّیْ٘ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

سے آئیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ رَبُّ العالمین کے حضور گردن رکھوں وہی ہے جس نے تمہیں ف۱۳۹ مٹی

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا

سے بنایا پھر ف۱۴۰ پانی کی بوند سے ف۱۴۱ پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں نکالتا ہے بچہ پھر تمہیں باقی رکھتا ہے کہ اپنی جوانی

اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْۤا

کو پہنچو ف۱۴۲ پھر اس لیے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اُٹھا لیا جاتا ہے ف۱۴۳ اور اس لیے کہ تم ایک مقرر وعدہ

اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ فَاِذَا

تک پہنچو ف۱۴۴ اور اس لیے کہ سمجھو ف۱۴۵ وہی ہے کہ جلاتا (زندہ کرتا) ہے اور مارتا ہے پھر جب

ع ۸ ۱۳ قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ

کوئی حکم فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہوجا جبھی وہ ہوجاتا ہے ف۱۴۶ کیا تم نے اُنھیں نہ دیکھا جو

یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى یُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَ

اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ف۱۴۷ کہاں پھیرے جاتے ہیں ف۱۴۸ وہ جنھوں نے جھٹلائی کتاب ف۱۴۹ اور

معانقہ ۱۳ بِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ

جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا ف۱۵۰ وہ عنقریب جان جائیں گے ف۱۵۱ جب اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے

وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ فِی الْحَمِیْمِ ۙ۬ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ۚ ثُمَّ

اور زنجیریں ف۱۵۲ گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں پھر آگ میں دہکائے جائیں گے ف۱۵۳ پھر

قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا

ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جو تم شریک بتاتے تھے ف۱۵۴ اللہ کے مقابل کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے ف۱۵۵

سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت دی تھی اور آپ سے بت پرستی کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۳۸ عقل و وحی کی، توحید پر دلالت کرنے والی۔ ف۱۳۹ یعنی تمہارے اصل اور تمہارے جدِّ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو ف۱۴۰ بعد حضرت آدم علیہ السلام کے ان کی نسل کو۔ ف۱۴۱ یعنی قطرۂ منی سے ف۱۴۲ اور تمہاری قوت کامل ہو۔ ف۱۴۳ یعنی بڑھاپے یا جوانی کو پہنچنے سے قبل ہی، یہ اس لیے کیا کہ تم زندگانی کرو۔ ف۱۴۴ زندگانی کے وقتِ محدود تک۔ ف۱۴۵ دلائلِ توحید کو اور ایمان لاؤ۔ ف۱۴۶ یعنی اشیاء کا وجود اس کے ارادہ کا تابع ہے کہ اس نے ارادہ فرمایا اور شے موجود ہوئی نہ کوئی کُلفت (تکلیف) ہے نہ کوئی مشقت ہے نہ کسی سامان کی حاجت۔ یہ اس کے کمالِ قدرت کا بیان ہے۔ ف۱۴۷ یعنی قرآن پاک میں۔ ف۱۴۸ ایمان اور دینِ حق سے۔ ف۱۴۹ یعنی کفّار جنہوں نے قرآن شریف کی تکذیب کی۔ ف۱۵۰ اس کی بھی تکذیب کی اور اس کے رسولوں کے ساتھ جو چیز بھیجی اس سے مراد یا تو وہ کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ عقائدِ حقّہ جو تمام انبیاء نے پہنچائے مثلِ توحیدِ الٰہی اور بعث بعدِ موت کے۔ ف۱۵۱ اپنی تکذیب کا انجام۔ ف۱۵۲ اور ان زنجیروں سے ف۱۵۳ اور وہ آگ باہر سے بھی انہیں گھیرے

بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَیْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾
بلکہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے ف۱۵۶ اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ
یہ ف۱۵۷ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے ف۱۵۸ اور اس کا بدلہ ہے جو تم

تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى
اِتراتے تھے جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانا

الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ
مغروروں کا ف۱۵۹ تو تم صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ ف۱۶۰ سچا ہے تو اگر ہم تمہیں دکھا دیں ف۱۶۱ کچھ وہ چیز جس کا

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا
اُنھیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۶۲ یا تمہیں پہلے ہی وفات دیں بہرحال اُنھیں ہماری ہی طرف پھرنا ف۱۶۳ اور بے شک ہم نے

مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ
تم سے پہلے کتنے ہی رسول بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا ف۱۶۴ اور کسی کا احوال نہ بیان

عَلَیْكَ ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ
فرمایا ف۱۶۵ اور کسی رسول کو نہیں پہنچتا کہ کوئی نشانی لے آئے بے حکم خدا کے پھر جب اللہ

اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِیْ ع ٨ ١٣
کا حکم آئے گا ف۱۶۶ سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا ف۱۶۷ اور باطل والوں کا وہاں خسارہ اللہ ہے جس نے

ہوگی اور ان کے اندر بھی بھری ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ کی پناہ) ف۱۵۴ یعنی وہ بت کیا ہوئے جن کی تم عبادت کرتے تھے۔ ف۱۵۵ کہیں نظر ہی نہیں آتے۔ ف۱۵۶ بتوں کی پرستش کا انکار کر جائیں گے۔ پھر بُت حاضر کئے جائیں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کہ تم اور تمہارے یہ معبود سب جہنم کا ایندھن ہو۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ جہنمیوں کا یہ کہنا کہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اس کے یہ معنی ہیں کہ اب ہمیں ظاہر ہوگیا کہ جنہیں ہم پوجتے تھے وہ کچھ نہ تھے کہ کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتے۔ ف۱۵۷ یعنی یہ عذاب جس میں تم مبتلا ہو۔ ف۱۵۸ یعنی شرک و بت پرستی و انکارِ بعث پر۔ ف۱۵۹ جنہوں نے تکبر کیا اور حق کو قبول نہ کیا۔ ف۱۶۰ کفار پر عذاب فرمانے کا ف۱۶۱ تمہاری وفات سے پہلے ف۱۶۲ انواع عذاب سے، مثل بدر میں مارے جانے کے جیسا کہ یہ واقع ہوا۔ ف۱۶۳ اور عذابِ شدید میں گرفتار ہونا۔ ف۱۶۴ اس قرآن میں صراحت کے ساتھ۔ ف۱۶۵ قرآن شریف میں تفصیلاً وصراحۃً (مرقاۃ) اور ان تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے نشانی اور معجزات عطا فرمائے اور ان کی قوموں نے ان سے مُجادلہ (جھگڑا) کیا اور انہیں جھٹلایا اس پر ان حضرات نے صبر کیا۔ اس تذکرہ سے مقصود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ جس طرح کے واقعات قوم کی طرف سے آپ کو پیش آرہے ہیں اور جیسی ایذائیں پہنچ رہی ہیں پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی حالات گزر چکے ہیں انہوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیں۔ ف۱۶۶ کفار پر عذاب نازل کرنے کی بابت ف۱۶۷ رسولوں کے اور ان کی تکذیب کرنے والوں کے درمیان۔

جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَ لَكُمْ فِيْهَا

تمہارے لیے چوپائے بنائے کہ کسی پر سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ اور تمہارے لیے ان میں کتنے ہی

مَنَافِعُ وَ لِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ

فائدے ہیں وف۱۶۸ اور اس لیے کہ تم ان کی پیٹھ پر اپنے دل کی مرادوں کو پہنچو وف۱۶۹ اور اُن پر وف۱۷۰ اور کشتیوں پر وف۱۷۱

تُحْمَلُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿٨١﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

سوار ہوتے ہو اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے وف۱۷۲ تو اللہ کی کونسی نشانی کا انکار کروگے وف۱۷۳ تو کیا اُنھوں نے

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْۤا

زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے اُن سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا وہ

اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا

ان سے بہت تھے وف۱۷۴ اور ان کی قوت وف۱۷۵ اور زمین میں نشانیاں اُن سے زیادہ وف۱۷۶ تو ان کے کیا کام آیا جو

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ

اُنھوں نے کمایا وف۱۷۷ تو جب ان کے پاس اُن کے رسول روشن دلیلیں لائے تو وہ اسی پر خوش رہے جو ان کے پاس

مِّنَ الْعِلْمِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا

دنیا کا علم تھا وف۱۷۸ اور انھیں پر الٹ پڑا جس کی ہنسی بناتے تھے وف۱۷۹ پھر جب اُنھوں نے ہمارا عذاب دیکھا

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ

بولے ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جو اس کے شریک کرتے تھے اُن سے منکر ہوئے وف۱۸۰ تو ان کے

يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ

ایمان نے اُنھیں کام نہ دیا جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا اللہ کا دستور جو اس کے بندوں

وف۱۶۸ کہ ان کے دودھ اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہو اور ان کی نسل سے نفع اٹھاتے ہو۔ وف۱۶۹ یعنی اپنے سفروں میں اپنے وزنی سامان ان کی پیٹھوں پر لاد کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جاتے ہو۔ وف۱۷۰ خشکی کے سفروں میں۔ وف۱۷۱ دریائی سفروں میں۔ وف۱۷۲ جو اس کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں۔ وف۱۷۳ یعنی وہ نشانیاں ایسی ظاہر و باہر ہیں کہ ان کے انکار کی کوئی صورت ہی نہیں۔ وف۱۷۴ تعداد ان کی کثیر تھی۔ وف۱۷۵ اور جسمانی طاقت بھی ان سے زیادہ تھی۔ وف۱۷۶ یعنی ان کے محل اور عمارتیں وغیرہ۔ وف۱۷۷ معنی یہ ہیں کہ اگر یہ لوگ زمین میں سفر کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ منکرین متمردین (سرکشی کرنے والوں کا کیا انجام ہوا اور وہ کس طرح ہلاک و برباد ہوئے اور اُن کی تعداد اُن کے زور اور اُن کے مال کچھ بھی اُن کے کام نہ آسکے۔ وف۱۷۸ اور انہوں نے علمِ انبیاء کی طرف اِلتفات نہ کیا اس کی تحصیل اور اس سے اِنْتفاع کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اس کو حقیر جانا اور اس کی ہنسی بنائی اور اپنے دنیوی علم کو جو حقیقت میں جہل ہے پسند کرتے رہے۔ وف۱۷۹ یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب۔ وف۱۸۰ یعنی جن بتوں کو اس کے سوا پوجتے تھے ان سے بیزار ہوئے۔

عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ ع

میں گزر چکا ف۱۸۱ اور وہاں کافر گھاٹے میں رہے ف۱۸۲

اٰیاتھا ۵۴ — ۴۱ سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۶۱ — رکوعاتھا ۶

سورۂ حٰمٓ سجدہ مکیہ ہے، اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

حٰمٓ ۚ ﴿١﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۚ ﴿٢﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا

یہ اُتارا ہے بڑے رحم والے مہربان کا ایک کتاب ہے جس کی آیتیں مُفصّل فرمائی گئیں ف۲ عربی

عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ ﴿٣﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ

قرآن عقل والوں کے لیے خوشخبری دیتا ف۳ اور ڈر سناتا ف۴ تو اُن میں اکثر نے منہ پھیرا تو وہ

لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٤﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا

سنتے ہی نہیں ف۵ اور بولے ف۶ ہمارے دل غلاف میں ہیں اُس بات سے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ف۷ اور ہمارے کانوں میں

وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿٥﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ الثلثة

ٹینٹ (روئی) ہے ف۸ اور ہمارے اور تمہارے درمیان روک ہے ف۹ تو تم اپنا کام کرو ہم اپنا کام کرتے ہیں ف۱۰ تم فرماؤ ف۱۱ آدمی

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْۤا اِلَيْهِ

ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں ف۱۲ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو اس کے حضور سیدھے رہو ف۱۳

ف۱۸۱ یہی ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت ایمان لانا نافع نہیں ہوتا اس وقت ایمان قبول نہیں کیا جاتا اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ رسولوں کے جھٹلانے والوں پر عذاب نازل کرتا ہے۔ ف۱۸۲ یعنی ان کا گھاٹا اور ٹوٹا اچھی طرح ظاہر ہوگیا۔ ف۱ اس سورت کا نام ''سورۂ فُصِّلَت'' بھی ہے اور ''سورۂ سجدہ وسورۂ مصابیح'' بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے، اس میں چھ رکوع چوّن آیتیں اور سات سو چھیانوے کلمے اور تین ہزار تین سو پچاس حرف ہیں۔ ف۲ احکام وامثال ومَواعِظ ووَعد وعید وغیرہ کے بیان میں۔ ف۳ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ثواب کی۔ ف۴ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو عذاب کا۔ ف۵ توجہ سے قبول کا سننا۔ ف۶ مشرکین۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ف۷ ہم اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے یعنی توحید وایمان کو۔ ف۸ ہم بہرے ہیں آپ کی بات ہمارے سننے میں نہیں آتی، اس سے اُن کی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان وتوحید کے قبول کرنے کی توقع نہ رکھئے ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم بمنزلہ اس شخص کے ہیں جو نہ سمجھتا ہو نہ سنتا ہو۔ ف۹ یعنی دینی مخالفت۔ تو ہم آپ کی بات ماننے والے نہیں۔ ف۱۰ یعنی تم اپنے دین پر رہو ہم اپنے دین پر قائم ہیں یا یہ معنی ہیں کہ تم سے ہمارا کام بگاڑنے کی جو کوشش ہو سکے وہ کرو ہم بھی تمہارے خلاف جو ہو سکے گا کریں گے۔ ف۱۱ اے اَکرَمُ الخَلق سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براہِ تواضُع ان لوگوں کے ارشادات وہدایات کے لیے کہ ف۱۲ ظاہر میں کہ میں دیکھا بھی جاتا ہوں میری بات بھی سنی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مُغایَرَت (تبدیلی) بھی نہیں ہے تو تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے کہ میری بات نہ تمہارے دل تک پہنچے نہ تمہارے سننے میں آئے اور میرے تمہارے درمیان کوئی روک ہو، بجائے میرے کوئی غیر جنس

وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

اور اس سے معافی مانگو ف۱۴ اور خرابی ہے شرک والوں کو وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ف۱۵ اور

هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وہ آخرت کے منکر ہیں ف۱۶ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

ع ۸ ۱۵ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ ع قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ

ان کے لیے بے انتہا ثواب ہے ف۱۷ تم فرماؤ کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو جس نے دو دن

فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۹﴾ وَجَعَلَ

میں زمین بنائی ف۱۸ اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو ف۱۹ وہ ہے سارے جہان کا رب ف۲۰ اور اس میں ف۲۱

فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ

اس کے اوپر سے لنگر (بھاری بوجھ) ڈالے ف۲۲ اور اس میں برکت رکھی ف۲۳ اور اس میں اس کے بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں یہ سب ملا کر چار

اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ

دن میں ف۲۴ ٹھیک جواب پوچھنے والوں کو پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا ف۲۵ تو اس

"جن یا فرشتہ" آتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ نہ وہ ہمارے دیکھنے میں آئیں نہ ان کی بات سننے میں آئے نہ ہم ان کے کلام کو سمجھ سکیں ہمارے ان کے درمیان تو جنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے، لیکن یہاں تو ایسا نہیں کیونکہ میں بشری صورت میں جلوہ نما ہوا تو تمہیں مجھ سے مانوس ہونا چاہئے اور میرے کلام کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بہت کوشش کرنا چاہئے کیونکہ میرا مرتبہ بہت بلند ہے اور میرا کلام بہت عالی ہے اس لیے کہ میں وہی کہتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے۔ **فائدہ:** سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کا بلحاظِ ظاہر "اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" فرمانا حکمتِ ہدایت وارشاد (رشد و ہدایت کی حکمت) کے لیے بطریقِ تواضُع ہے اور جو کلمات تواضُع کے لیے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کے عُلُوِّ منصب کی دلیل ہوتے ہیں، چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈنا ترکِ ادب اور گستاخی ہوتا ہے، تو کسی امتی کو روا (جائز) نہیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مُماثِل ہونے کا دعویٰ کرے۔ یہ بھی ملحوظ رہنا چاہئے کہ آپ کی بَشَرِیَّت بھی سب سے اعلیٰ ہے ہماری بشریت کو اس سے کچھ بھی نسبت نہیں۔ ف۱۳ اس پر ایمان لاؤ اس کی اطاعت اختیار کرو اس کی راہ سے نہ پھرو۔ ف۱۴ اپنے فسادِ عقیدہ و عمل کی۔ ف۱۵ یہ منعِ زکوٰۃ سے خوف دلانے کے لیے فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کو منع کرنا ایسا بُرا ہے کہ قرآن کریم میں مشرکین کے اوصاف میں ذکر کیا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو مال بہت پیارا ہوتا ہے تو مال کا راہِ خدا میں خرچ کر ڈالنا اس کے ثَبات و اِستِقلال اور صِدق و اخلاصِ نیت کی قوی دلیل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے مراد ہے توحید کا مُعتَقِد ہونا اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنا اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ جو توحید کا اقرار کر کے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے اور قتادہ نے اس کے معنی یہ لیے ہیں کہ جو لوگ زکوٰۃ کو واجب نہیں جانتے۔ اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔ ف۱۶ کہ مرنے کے بعد اٹھنے اور جزا کے ملنے کے قائل نہیں۔ ف۱۷ جو مُنْقَطِع نہ ہوگا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آیت بیماروں اپاہجوں اور بوڑھوں کے حق میں نازل ہوئی جو عمل و طاعت کے قابل نہ رہیں انہیں وہی اجر ملے گا جو تندرستی میں عمل کرتے تھے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جب بندہ کوئی عمل کرتا ہے اور کسی مرض یا سفر کے باعث وہ عامل اس عمل سے مجبور ہو جاتا ہے تو تندرستی اور اقامت کی حالت میں جو کرتا تھا ویسا ہی اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔ ف۱۸ اس کی ایسی قدرتِ کاملہ ہے اور چاہتا تو ایک لمحہ سے بھی کم میں بنا دیتا۔ ف۱۹ یعنی شریک۔ ف۲۰ اور وہی عبادت کا مستحق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں سب اس کے مملوک و مخلوق ہیں۔ اس کے بعد پھر اس کی قدرت کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۱ یعنی زمین میں۔ ف۲۲ پہاڑوں کے۔ ف۲۳ دریا اور نہریں اور درخت و پھل اور قسم قسم کے حیوانات وغیرہ پیدا کر کے۔ ف۲۴ یعنی دو دن زمین کی پیدائش اور دو دن میں یہ سب۔ ف۲۵ یعنی بخار بلند ہونے والا۔

لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآىِٕعِيْنَ ⑪

سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ

تو اُنھیں پورے سات آسمان کردیا دو دن میں ف۲۶ اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے احکام بھیجے ف۲۷

وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖۗ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ

اور ہم نے نیچے کے آسمان کو ف۲۸ چراغوں سے آراستہ کیا ف۲۹ اور نگہبانی کے لیے ف۳۰ یہ اس عزت والے علم والے کا ٹھہرایا

الْعَلِيْمِ ⑫ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ

ہوا ہے پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۳۱ تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد

وَّثَمُوْدَ ⑬ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ

اورثمود پر آئی تھی ف۳۲ جب رسول اُن کے آگے پیچھے پھرتے تھے ف۳۳

اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓىِٕكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ

کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بولے ف۳۴ ہمارا رب چاہتا تو فرشتے اُتارتا ف۳۵ تو جو کچھ

اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ⑭ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

تم لے کر بھیجے گئے ہم اُسے نہیں مانتے ف۳۶ تو وہ جو عاد تھے انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا ف۳۷

ف۲۶ یہ کل چھ دن ہوئے ان میں سب سے پچھلا جمعہ ہے۔ ف۲۷ وہاں کے رہنے والوں کو طاعات وعبادات وامرونہی کے۔ ف۲۸ جو زمین سے قریب ہے۔ ف۲۹ یعنی روشن ستاروں سے۔ ف۳۰ شیاطین مُستَرِقہ (چوری چھپے آسمانوں کی خبریں سننے والے شیاطین) سے۔ ف۳۱ یعنی اگر یہ مشرکین اس بیان کے بعد بھی ایمان لانے سے اِعراض کریں۔ ف۳۲ یعنی عذابِ مُہلِک سے، جیسا ان پر آیا تھا۔ ف۳۳ یعنی قومِ عاد وثمود کے رسول ہر طرف سے آتے تھے اوران کی ہدایت کی ہر تدبیر عمل میں لاتے تھے اورانہیں ہر طرح نصیحت کرتے تھے۔ ف۳۴ ان کی قوم کے کافران کے جواب میں کہ ف۳۵ بجائے تمہارے، تم تو ہماری مثل آدمی ہو۔ ف۳۶ یہ خطاب ان کا حضرت ہود اور حضرت صالح اور تمام انبیاء سے تھا جنہوں نے ایمان کی دعوت دی۔ امام بغوی نے بِاَسنادِ ثعلبی حضرت جابر سے روایت کی کہ جماعتِ قریش نے جن میں ابوجہل وغیرہ سردار بھی تھے یہ تجویز کیا کہ کوئی ایسا شخص جو شعر، سحر، کہانت میں ماہر ہو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کلام کرنے کے لیے بھیجا جائے چنانچہ عُتبہ بن ربیعہ کا انتخاب ہوا عُتبہ نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے آکر کہا کہ آپ بہتر ہیں یا ہاشم، آپ بہتر ہیں یا عبدالمطلب، آپ بہتر ہیں یا عبداللہ، آپ کیوں ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں، کیوں ہمارے باپ دادا کو گمراہ بتاتے ہیں، حکومت کا شوق ہو تو ہم آپ کو بادشاہ مان لیں آپ کے پھَرَیرے اڑائیں (جھنڈے لہرائیں)، عورتوں کا شوق ہو تو قریش کی جن لڑکیوں میں سے آپ پسند کریں ہم دس آپ کے عقد میں دیں، مال کی خواہش ہو تو اتنا جمع کردیں جو آپ کی نسلوں سے بھی بچ رہے۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یہ تمام گفتگو خاموش سنتے رہے، جب عتبہ اپنی تقریر کرکے خاموش ہوا تو حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی سورت ''حٰمٓ السجدہ'' پڑھی، جب آپ آیت ''فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ'' (پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی) پر پہنچے تو عتبہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ حضور کے دہن مبارک پر رکھ دیا اور آپ کو رشتہ وقرابت کے واسطہ سے قسم دلائی اور ڈر کر اپنے گھر بھاگ گیا۔ جب قریش اس کے مکان پر پہنچے تو اس نے تمام واقعہ بیان کرکے کہا کہ خدا کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ

وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ

اور بولے ہم سے زیادہ کس کا زور اور کیا اُنھوں نے نہ جانا کہ اللّٰہ جس نے اُنھیں بنایا ان سے

مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا

زیادہ قوی ہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے تو ہم نے اُن پر ایک آندھی بھیجی سخت

صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ

گرج کی ف۳۸ اُن کی شامت کے دنوں میں کہ ہم اُنھیں رسوائی کا عذاب چکھائیں دنیا کی

الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٦﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ

زندگی میں اور بے شک آخرت کے عذاب میں سب سے بڑی رسوائی ہے اور ان کی مدد نہ ہوگی اور رہے ثمود

فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ

انھیں ہم نے راہ دکھائی ف۳۹ تو انھوں نے سوجھنے پر اندھے ہونے کو پسند کیا ف۴۰ تو انھیں ذلت کے عذاب کی کڑک

الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾ ج وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾ ع ٢ ١٠ ١٦

نے آلیا ف۴۱ سزا اُن کے کیے کی ف۴۲ اور ہم نے ف۴۳ انھیں بچا لیا جو ایمان لائے ف۴۴ اور ڈرتے تھے ف۴۵

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا

اور جس دن اللّٰہ کے دشمن ف۴۶ آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے اگلوں کو روکیں گے یہاں تک کہ

جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا

پچھلے آملیں ف۴۷ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور اُن کے چڑے سب اُن پر ان کے کیے کی

يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ

گواہی دیں گے ف۴۸ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی ہمیں اللّٰہ نے بلوایا

وسلم) جو کہتے ہیں نہ وہ شعر ہے نہ سحر ہے نہ کہانت، میں ان چیزوں کو خوب جانتا ہوں۔ میں نے ان کا کلام سنا جب انہوں نے آیت "فَاِنْ اَعْرَضُوْا" پڑھی تو میں نے ان کے دہن مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اور انہیں قسم دی کہ بس کریں۔ اور تم جانتے ہی ہو وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہی ہو جاتا ہے، ان کی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی، مجھے اندیشہ ہو گیا کہ کہیں تم پر عذاب نازل نہ ہونے لگے۔ ف۳۷ قومِ عاد کے لوگ بڑے قوی اور شہ زور تھے جب حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرایا تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنی طاقت سے عذاب کو ہٹا سکتے ہیں۔ ف۳۸ نہایت ٹھنڈی بغیر بارش کے۔ ف۳۹ اور نیکی اور بدی کے طریقے ان پر ظاہر فرمائے۔ ف۴۰ اور ایمان کے مقابلہ میں کفر اختیار کیا۔ ف۴۱ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کئے گئے۔ ف۴۲ یعنی ان کے شرک و تکذیبِ پیغمبر اور معاصی کی۔ ف۴۳ صاعِقَہ (کڑک) کے اس ذلّت والے عذاب سے ف۴۴ حضرت صالح علیہ السلام پر۔ ف۴۵ شرک اور اعمالِ خبیثہ سے۔ ف۴۶ یعنی کفار اگلے اور پچھلے۔ ف۴۷ پھر سب کو دوزخ میں ہانک دیا جائے گا۔ ف۴۸ اعضاء بحکمِ الٰہی بول اٹھیں گے اور جو جو عمل کئے تھے بتا دیں گے۔

الَّذِیْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی اور اس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اُسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے

وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا

اور تم ف۴۹ اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور

جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ

تمہاری کھالیں ف۵۰ لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا ف۵۱ اور

ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾

یہ ہے تمہارا وہ گمان جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا اور اس نے تمہیں ہلاک کردیا ف۵۲ تو اب رہ گئے ہارے ہوؤں میں

فَاِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ

پھر اگر وہ صبر کریں ف۵۳ تو آگ ان کا ٹھکانا ہے ف۵۴ اور اگر وہ منانا چاہیں تو کوئی ان کا

الْمُعْتَبِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَیَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَیَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا

منانا نہ مانے ف۵۵ اور ہم نے اُن پر کچھ ساتھی تعینات کیے ف۵۶ اُنھوں نے اُنھیں بھلا کر دکھایا جو اُن کے آگے ہے ف۵۷ اور جو

خَلْفَهُمْ وَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ

ان کے پیچھے ف۵۸ اور ان پر بات پوری ہوئی ف۵۹ ان گروہوں کے ساتھ جو اُن سے پہلے گزر چکے جن

وَ الْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا ع ۳ / ۱۷

اور آدمیوں کے بے شک وہ زیاں کار (نقصان میں) تھے اور کافر بولے ف۶۰ یہ قرآن

لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ

نہ سنو اور اس میں بیہودہ غُل (شور) کرو ف۶۱ شاید یونہی تم غالب آؤ ف۶۲ تو بے شک ضرور ہم

ف۴۹ گناہ کرتے وقت۔ ف۵۰ تمہیں تو اس کا گمان بھی نہ تھا بلکہ تم تو بعث و جزا کے سرے ہی سے قائل نہ تھے۔ ف۵۱ جو تم چھپا کر کرتے ہو۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کی باتیں جانتا ہے اور جو ہمارے دلوں میں ہے اس کو نہیں جانتا۔ (مَعاذَاللّٰہ) ف۵۲ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ تمہیں جہنم میں ڈال دیا۔ ف۵۳ عذاب پر ف۵۴ یہ صبر بھی کارآمد نہیں۔ ف۵۵ یعنی حق تعالیٰ ان سے راضی نہ ہو چاہے کتنا ہی منت کریں کسی طرح عذاب سے رہائی نہیں۔ ف۵۶ شیاطین میں سے۔ ف۵۷ یعنی دنیا کی زیب و زینت اور خواہشاتِ نفس کا اتباع۔ ف۵۸ یعنی امرِ آخرت۔ یہ وسوسہ ڈال کر کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے نہ حساب نہ عذاب چین ہی چین ہے۔ ف۵۹ عذاب کی۔ ف۶۰ یعنی مشرکینِ قریش۔ ف۶۱ اور شور مچاؤ۔ کفار ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ جب محمد مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قرآن شریف پڑھیں تو زور زور سے شور کرو خوب چلاؤ اونچی اونچی آوازیں نکال کر چیخو بے معنی کلمات سے شور کرو تالیاں اور سیٹیاں بجاؤ تاکہ کوئی قرآن نہ سننے پائے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشان ہوں۔ ف۶۲ اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ

كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾
کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور بے شک ہم اُن کے برے سے برے کام کا اُنھیں بدلہ دیں گے و٦٣

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا
یہ ہے اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ اس میں اُنھیں ہمیشہ رہنا ہے سزا اس

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَيْنِ
کی کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے اور کافر بولے و٦٤ اے ہمارے رب ہمیں دکھا وہ

اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ
دونوں جن اور آدمی جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا و٦٥ کہ ہم اُنھیں اپنے پاؤں تلے ڈالیں و٦٦ کہ وہ ہر نیچے سے

الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ
نیچے رہیں و٦٧ بے شک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے و٦٨ اُن پر

عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ
فرشتے اُترتے ہیں و٦٩ کہ نہ ڈرو و٧٠ اور نہ غم کرو و٧١ اور خوش ہو اس جنت پر جس کا

كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ
تمھیں وعدہ دیا جاتا تھا و٧٢ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں و٧٣ اور آخرت میں و٧٤

وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْۤ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿٣١﴾ ؕ نُزُلًا مِّنْ
اور تمہارے لیے ہے اس میں و٧٥ جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے اس میں جو مانگو مہمانی بخشنے

علیہ وسلم قراءت موقوف کردیں۔ و٦٣ یعنی کفر کا بدلہ سخت عذاب۔ و٦٤ جہنم میں۔ و٦٥ یعنی ہمیں وہ دونوں شیطان دکھا جِنّی بھی اور اِنسی بھی۔ شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنوں میں سے ایک انسانوں میں سے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: "شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ" (آدمیوں اور جنّوں میں کے شیطان) جہنم میں کفاران دونوں کے دیکھنے کی خواہش کریں گے۔ و٦٦ آگ میں و٦٧ دَرکِ اَسفل (دوزخ کے سب سے نچلے طبقے) میں ہم سے زیادہ سخت عذاب میں۔ و٦٨ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا استقامت کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: استقامت یہ ہے کہ امر و نہی پر قائم رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: استقامت یہ ہے کہ عمل میں اخلاص کرے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: استقامت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے اور استقامت کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے امر کو بجالائے اور مَعاصی سے بچے۔ و٦٩ موت کے وقت یا وہ جب قبروں سے اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک وقتِ موت۔ دوسرے قبر میں۔ تیسرے قبروں سے اٹھنے کے وقت۔ و٧٠ موت سے اور آخرت میں پیش آنے والے حالات سے۔ و٧١ اہل و اولاد کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا۔ و٧٢ اور فرشتے کہیں گے: و٧٣ تمہاری حفاظت کرتے تھے۔ و٧٤ تمہارے ساتھ رہیں گے اور جب تک تم جنت میں داخل ہو تم سے جدا نہ ہوں گے۔ و٧٥ یعنی جنت میں وہ کرامت اور نعمت ولذّت۔

غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ﴿۳۲﴾ وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا ع ۷ ۱۸

والے مہربان کی طرف سے اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے و۷۶ اور نیکی کرے و۷۷

وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ ؕ

اور کہے میں مسلمان ہوں و۷۸ اور نیکی اور بدی برابر نہ ہوجائیں گی اے سُننے والے

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ

برائی کو بھلائی سے ٹال و۷۹ جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہوجائے گا جیسا کہ

وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ

گہرا دوست و۸۰ اور یہ دولت و۸۱ نہیں ملتی مگر صابروں کو اور اسے نہیں پاتا مگر بڑے

عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

نصیب والا اور اگر تجھے شیطان کا کوئی کونچا (وار) پہنچے و۸۲ تو اللہ کی پناہ مانگ و۸۳ بے شک وہی

السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۶﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ

سنتا جانتا ہے اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند و۸۴

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ

سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو و۸۵ اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے اُنھیں پیدا کیا و۸۶ اگر

و۷۶ اس کی توحید و عبادت کی طرف۔ کہا گیا ہے کہ اس دعوت دینے والے سے مراد حضور سید انبیاء صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مومن مراد ہے جس نے نبی علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دی۔ و۷۷ شانِ نزول: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے فرمایا: میرے نزدیک یہ آیت مؤذنوں کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقہ پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے وہ اس میں داخل ہے دعوت الی اللّٰہ کے کئی مرتبے ہیں اوّل دعوتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزات اور حجج و براہین وسیف کے ساتھ، یہ مرتبہ انبیاء ہی کے ساتھ خاص ہے۔ دوم دعوت علماء فقط حجج و براہین کے ساتھ اور علماء کئی طرح کے ہیں: ایک عالِم بِاللّٰہ۔ دوسرے عالِم بِصِفاتِ اللّٰہ۔ تیسرے عالِم بِاَحکامِ اللّٰہ۔ مرتبۂ سوم دعوتِ مجاہدین ہے، یہ کفار کو سیف کے ساتھ ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ دین میں داخل ہوں اور طاعت قبول کرلیں۔ مرتبہ چہارم مؤذنین کی دعوت نماز کے لیے۔ عملِ صالح کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جو قلب سے ہو وہ معرفتِ الٰہی ہے۔ دوسرے جو اعضاء سے ہو وہ تمام طاعات ہیں۔ و۷۸ اور یہ فقط قول نہ ہو بلکہ دینِ اسلام کا دِل سے مُعتَقِد ہوکر کہے کہ سچا کہنا یہی ہے۔ و۷۹ مثلاً غصہ کو صبر سے اور جہل کو حلم سے اور بدسلوکی کو عفو سے کہ اگر تیرے ساتھ کوئی برائی کرے تو تو معاف کر۔ و۸۰ یعنی اس خصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے۔ شانِ نزول: کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے حق میں نازل ہوئی کہ باوجود ان کی شدتِ عداوت کے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے ساتھ سلوکِ نیک کیا ان کی صاحبزادی کو اپنی زوجیت کا شرف عطا فرمایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادِقُ الْمَحَبّت جاں نثار ہوگئے۔ و۸۱ یعنی بدیوں کو نیکیوں سے دفع کرنے کی خصلت۔ و۸۲ یعنی شیطان تجھ کو برائیوں پر ابھارے اور اس خصلت نیک سے اور اس کے علاوہ اور نیکیوں سے مُنْحَرِف کرے۔ و۸۳ اس کے شر سے اور اپنی نیکیوں پر قائم رہ شیطان کی راہ نہ اختیار کر اللہ تعالیٰ تیری مدد فرمائے گا۔ و۸۴ جو اس کی قدرت و حکمت اور اس کی ربوبیّت و وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں۔ و۸۵ کیونکہ وہ مخلوق ہیں اور حکمِ خالق سے مسخر ہیں اور جو ایسا ہو مستحقِ عبادت نہیں ہوسکتا۔ و۸۶ وہی سجدہ اور عبادت کا مستحق ہے۔

كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ

تم اس کے بندے ہو تو اگر یہ تکبر کریں ف۸۷ تو وہ جو تمہارے رب کے پاس ہیں ف۸۸ رات دن

لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدة وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ

اس کی پاکی بولتے ہیں اور اُکتاتے نہیں اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے

خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْۤ اَحْيَاهَا

بے قدر پڑی ف۸۹ پھر ہم نے جب اس پر پانی اُتارا ف۹۰ تروتازہ ہوئی اور بڑھ چلی بے شک جس نے اُسے جلایا ضرور

لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ

مُردے جلائے (زندہ کرے) گا بے شک وہ سب کچھ کرسکتا ہے بے شک وہ جو ہماری آیتوں میں ٹیڑھے

اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْۤ اٰمِنًا

چلتے ہیں ف۹۱ ہم سے چھپے نہیں ف۹۲ تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا ف۹۳ وہ بھلا یا جو قیامت میں امان سے

يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ

آئے گا ف۹۴ جو جی میں آئے کرو بے شک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ

جو ذکر سے منکر ہوئے ف۹۵ جب وہ ان کے پاس آیا اُن کی خرابی کا کچھ حال نہ پوچھ اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے ف۹۶ باطل کو اس کی طرف

الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾

راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے ف۹۷ اُتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ

تم سے نہ فرمایا جائے گا ف۹۸ مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا کہ بے شک تمہارا رب بخشش

مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا

والا ف۹۹ اور دردناک عذاب والا ہے ف۱۰۰ اور اگر ہم اُسے عجمی زبان کا قرآن کرتے ف۱۰۱ تو ضرور کہتے کہ اس کی

ف۸۷ صرف اللہ کو سجدہ کرنے سے ف۸۸ ملائکہ وہ ف۸۹ سوکھی کہ اس میں سبزہ کا نام ونشان نہیں۔ ف۹۰ بارش نازل کی۔ ف۹۱ اور تاویلِ آیات میں صحت واستقامت سے عدول وانحراف کرتے ہیں۔ ف۹۲ ہم انہیں اس کی سزا دیں گے۔ ف۹۳ یعنی کافر مُلحد۔ ف۹۴ مومن صادق العقیدہ، بیشک وہی بہتر ہے۔ ف۹۵ یعنی قرآن کریم سے اور انہوں نے اس میں طعن کئے۔ ف۹۶ بے عدیل و بے نظیر جس کی ایک سورت کا مثل بنانے سے تمام خلق عاجز ہے۔ ف۹۷ یعنی کسی طرح اور کسی جہت سے

فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّ (قرءِ حفص بتسهیل الهمزة الثانیة ۱۲)

آیتیں کیوں نہ کھولی گئیں ف۱۰۲ کیا کتاب عجمی اور نبی عربی ف۱۰۳ تم فرماؤ وہ ف۱۰۴ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور

شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ؕ

شفا ہے ف۱۰۵ اور وہ جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ہے ف۱۰۶ اور وہ ان پر اندھا پن ہے ف۱۰۷

اُولٰٓئِكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ۠ ﴿۴۴﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ ع ۵ ۱۲ ۱۹

گویا وہ دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں ف۱۰۸ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۱۰۹

فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ

تو اس میں اختلاف کیا گیا ف۱۱۰ اور اگر ایک بات تمہارے رب کی طرف سے گزر نہ چکی ہوتی ف۱۱۱ تو جبھی اُن کا فیصلہ ہوجاتا ف۱۱۲ اور بے شک وہ ف۱۱۳

لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ج وَ مَنْ اَسَآءَ

ضرور اس کی طرف سے ایک دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں جو نیکی کرے وہ اپنے بھلے کو اور جو برائی کرے

فَعَلَیْهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۴۶﴾

تو اپنے برے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا

بھی باطل اس تک راہ نہیں پاسکتا وہ تغییر و تبدیل و کمی و زیادتی سے محفوظ ہے، شیطان اس میں تصرُّف کی قدرت نہیں رکھتا۔ ف۹۸ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ف۹۹ اپنے انبیاء علیھم السلام کے لیے اور ان پر ایمان لانے والوں کے لیے۔ ف۱۰۰ انبیاء علیھم السلام کے دشمنوں اور تکذیب کرنے والوں کے لیے۔ ف۱۰۱ جیسا کہ یہ کفار بطریقِ اعتراض کہتے ہیں کہ یہ قرآن عجمی زبان میں کیوں نہ اترا۔ ف۱۰۲ اور زبان عربی میں بیان نہ کی گئیں کہ ہم سمجھ سکتے۔ ف۱۰۳ یعنی کتاب نبی کی زبان کے خلاف کیوں اتری۔ حاصل یہ ہے کہ قرآنِ پاک عجمی زبان میں ہوتا تو یہ کافر اعتراض کرتے عربی میں آیا تو معترض ہوئے بات یہ ہے کہ خُوئے بَد رَا بَہانہ بِسیَار (بد نیت کیلئے بہانے بہت)۔ ایسے اعتراض طالبِ حق کی شان کے لائق نہیں۔ ف۱۰۴ قرآن شریف ف۱۰۵ کہ حق کی راہ بتاتا ہے گمراہی سے بچاتا ہے جہل و شک وغیرہ قلبی امراض سے شِفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لیے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا دفعِ مرض کے لیے مؤثر ہے۔ ف۱۰۶ کہ وہ قرآن پاک کے سننے کی نعمت سے محروم ہیں۔ ف۱۰۷ کہ شکوک وشُبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔ ف۱۰۸ یعنی وہ اپنے عدمِ قبول سے اس حالت کو پہنچ گئے ہیں جیسا کہ کسی کو دور سے پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی بات نہ سنے نہ سمجھے۔ ف۱۰۹ یعنی توریت مقدّس ف۱۱۰ بعضوں نے اس کو مانا اور بعضوں نے نہ مانا۔ بعضوں نے اس کی تصدیق کی اور بعضوں نے تکذیب۔ ف۱۱۱ یعنی حساب وجزا کو روزِ قیامت تک مؤخر نہ فرما دیا ہوتا ف۱۱۲ اور دنیا ہی میں انہیں اس کی سزا دے دی جاتی۔ ف۱۱۳ یعنی کتابِ الٰہی کی تکذیب کرنے والے۔

اِلَيۡهِ يُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَكۡمَامِهَا وَمَا

قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے ف۱۱۴ اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا اور نہ

تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ ؕ وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ اَيۡنَ شُرَكَآءِىۡ ۙ

کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ جنے مگر اس کے علم سے ف۱۱۵ اور جس دن انھیں ندا فرمائے گا ف۱۱۶ کہاں ہیں میرے شریک ف۱۱۷

قَالُوۡۤا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنۡ شَهِيۡدٍ ۚ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَدۡعُوۡنَ

کہیں گے ہم تجھ سے کہہ چکے کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں ف۱۱۸ اور گم گیا اُن سے جسے پہلے

مِنۡ قَبۡلُ وَظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۴۸﴾ لَا يَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ

پوجتے تھے ف۱۱۹ اور سمجھ لیے کہ اُنھیں کہیں ف۱۲۰ بھاگنے کی جگہ نہیں آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں

الۡخَيۡرِ ۫ وَاِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا

اُکتاتا ف۱۲۱ اور کوئی بُرائی پہنچے ف۱۲۲ تو ناامید آس ٹوٹا ف۱۲۳ اور اگر ہم اُسے کچھ اپنی رحمت کا مزہ دیں ف۱۲۴

مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَيَقُوۡلَنَّ هٰذَا لِىۡ ۙ وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ

اس تکلیف کے بعد جو اُسے پہنچی تھی تو کہے گا یہ تو میری ہے ف۱۲۵ اور میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی

وَّلَئِنۡ رُّجِعۡتُ اِلٰى رَبِّىۡۤ اِنَّ لِىۡ عِنۡدَهٗ لَلۡحُسۡنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيۡنَ

اور اگر ف۱۲۶ میں رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لیے اس کے پاس بھی خوبی ہی ہے ف۱۲۷ تو ضرور ہم بتادیں گے

ف۱۱۴ تو جس سے وقتِ قیامت دریافت کیا جائے اس کو لازم ہے کہ کہے اللّٰہ تعالیٰ جاننے والا ہے۔ ف۱۱۵ یعنی اللّٰہ تعالیٰ پھل کے غلاف سے برآمد ہونے سے قبل اس کے احوال کو جانتا ہے اور مادہ کے حمل کو اور اس کی ساعتوں کو اور وَضع (پیدائش) کے وقت کو اور اس کے ناقص وغیر ناقص اور اچھے اور برے اور نر و مادہ ہونے کو سب کو جانتا ہے اس کا علم بھی اسی کی طرف حوالہ کرنا چاہئے۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اولیائے کرام اصحابِ کشف بسا اوقات ان اُمور کی خبریں دیتے ہیں اور وہ صحیح واقع ہوتی ہیں بلکہ کبھی مُنَجِّم (ستاروں کا علم جاننے والے) اور کاہن بھی خبریں دیتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نجومیوں اور کاہنوں کی خبریں تو محض اٹکل کی باتیں ہیں جو اکثر و بیشتر غلط ہو جایا کرتی ہیں وہ علم ہی نہیں ہے بے حقیقت باتیں ہیں اور اولیاء کی خبریں بے شک صحیح ہوتی ہیں اور وہ علم سے فرماتے ہیں اور یہ علم ان کا ذاتی نہیں اللّٰہ تعالیٰ کا عطا فرمایا ہوا ہے تو حقیقت میں یہ اسی کا علم ہوا غیر کا نہیں۔ (خازن) ف۱۱۶ یعنی اللّٰہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائے گا کہ ف۱۱۷ جو تم نے دنیا میں گھڑ رکھے تھے جنہیں تم پوجا کرتے تھے اس کے جواب میں مشرکین ف۱۱۸ جو آج یہ باطل گواہی دے کہ تیرا کوئی شریک ہے یعنی ہم سب مومن موحّد ہیں۔ یہ مشرکین عذاب دیکھ کر کہیں گے اور اپنے بتوں سے بَری ہونے کا اظہار کریں گے۔ ف۱۱۹ دنیا میں یعنی بت۔ ف۱۲۰ عذابِ الٰہی سے بچنے اور ف۱۲۱ ہمیشہ اللّٰہ تعالیٰ سے مال اور تونگری و تندرستی مانگتا رہتا ہے۔ ف۱۲۲ یعنی کوئی سختی و بلا و معاش کی تنگی۔ ف۱۲۳ اللّٰہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے۔ یہ اور اس کے بعد جو ذکر فرمایا جاتا ہے وہ کافر کا حال ہے اور مومن اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے "لَا يَايۡـَٔسُ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡكٰفِرُوۡنَ" (اللّٰہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر کافر لوگ) ف۱۲۴ صحت و سلامت و مال و دولت عطا فرما کر۔ ف۱۲۵ خالص میرا حق ہے میں اپنے عمل سے اس کا مستحق ہوں۔ ف۱۲۶ بالفرض جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں: ف۱۲۷ یعنی وہاں بھی میرے لیے دنیا کی طرح عیش و راحت و عزت و کرامت ہے۔

كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۫ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾ وَ اِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى

کافروں کو جو اُنھوں نے کیا و۱۲۸ اور ضرور انھیں گاڑھا عذاب چکھائیں گے و۱۲۹ اور جب ہم آدمی پر احسان

الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾

کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے ف۱۳۰ اور اپنی طرف دُور ہٹ جاتا ہے و۱۳۱ اور جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے و۱۳۲ تو چوڑی دعا والا ہے و۱۳۳

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ

تم فرماؤ و۱۳۴ بھلا بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہے و۱۳۵ پھر تم اس کے منکر ہوئے تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو

فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى

دور کی ضد میں ہے و۱۳۶ ابھی ہم اُنھیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں و۱۳۷ اور خود اُن کے آپے میں و۱۳۸ یہاں تک کہ

يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾

ان پر کھل جائے کہ بے شک وہ حق ہے و۱۳۹ کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں

اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾ ع ع ۶ ۱۰

سنو انھیں ضرور اپنے رب سے ملنے میں شک ہے و۱۴۰ سنو وہ ہر چیز کو محیط ہے و۱۴۱

اٰيَاتُهَا ۵۳ | ۴۲ سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ ۶۲ | رُكُوْعَاتُهَا ۵

سورۂ شوریٰ مکیہ ہے، اس میں ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

و۱۲۸ یعنی ان کے اعمالِ قبیحہ اور ان کے اعمال کے نتائج اور جس عذاب کے وہ مستحق ہیں اس سے انہیں آگاہ کر دیں گے۔ و۱۲۹ یعنی نہایت سخت۔ ف۱۳۰ اور اس احسان کا شکر بجا نہیں لاتا اور اس نعمت پر اِتراتا ہے اور نعمت دینے والے پروردگار کو بھول جاتا ہے۔ و۱۳۱ یادِ الٰہی سے تکبر کرتا ہے۔ و۱۳۲ کسی قسم کی پریشانی بیماری یا ناداری وغیرہ پیش آتی ہے و۱۳۳ خوب دعائیں کرتا ہے روتا ہے گڑگڑاتا ہے اور لگاتار دعائیں مانگے جاتا ہے۔ و۱۳۴ اے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکۂ مکرمہ کے کفار سے و۱۳۵ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اور براہینِ قطعیّہ ثابت کرتی ہیں۔ و۱۳۶ حق کی مخالفت کرتا ہے۔ و۱۳۷ آسمان و زمین کے اَقطار میں، سورج، چاند، ستارے، نباتات، حیوان یہ سب اس کی قدرت و حکمت پر دلالت کرنے والے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ان آیات سے مراد گزری ہوئی امتوں کی اجڑی ہوئی بستیاں ہیں جن سے انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا حال معلوم ہوتا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان نشانیوں سے مشرق و مغرب کی وہ فتوحات مراد ہیں جو اللہ تعالٰی اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کے نیازمندوں کو عنقریب عطا فرمانے والا ہے۔ و۱۳۸ ان کی ہستیوں میں لاکھوں لطائفِ صَنعت اور بے شمار عجائبِ حکمت ہیں یا یہ معنی ہیں کہ بدر میں کفار کو مغلوب و مقہور کر کے خود ان کے اپنے احوال میں اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرا دیا، یا یہ معنی ہیں کہ مکۂ مکرمہ فتح فرما کر ان میں اپنی نشانیاں ظاہر کر دیں گے۔ و۱۳۹ یعنی اسلام و قرآن کی سچائی اور حقانیت ان پر ظاہر ہو جائے۔ ف۱۴۰ کیونکہ وہ بعث و قیامت کے قائل نہیں ہیں۔ و۱۴۱ کوئی چیز اس کے احاطۂ علمی سے باہر نہیں اور اس کے معلومات غیر متناہی ہیں۔ و۱ سورۂ شوریٰ

حٰمٓ ۚ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ

یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف وٚ اور تم سے اگلوں کی طرف وٚ

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ

اللہ عزت و حکمت والا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

بلندی و عظمت والا ہے قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہوجائیں وٚ اور فرشتے

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ

اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں وٚ سن لو بےشک

اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ

اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے اور جنھوں نے اللہ کے سوا اور والی بنا رکھے ہیں وٚ

اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ

وہ اللہ کی نگاہ میں ہیں وٚ اور تم اُن کے ذمہ دار نہیں وٚ اور یونہی ہم نے

اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ

تمہاری طرف عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں وٚ اور تم ڈراؤ اکٹھے

الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ

ہونے کے دن سے جس میں کچھ شک نہیں وٚ ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں اور

شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ

اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک دین پر کردیتا لیکن اللہ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے چاہے وٚ

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ایک قول میں اس کی چار آیتیں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں جن میں کی پہلی ''قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا'' ہے۔ اس سورت میں پانچ رکوع ترپن آیتیں آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار پانچ سو اٹھاسی حرف ہیں۔ وٚ غیبی خبریں۔ (خازن) وٚ انبیاء علیہم السلام میں سے وحی فرماچکا۔ وٚ اللہ تعالٰی کی عظمت اور اس کے علوِّ شان سے۔ وٚ یعنی ایمانداروں کے لیے۔ کیونکہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ ملائکہ ان کے لیے استغفار کریں یہ ہوسکتا ہے کہ کافروں کے لیے یہ دعا کریں کہ انہیں ایمان دے کر ان کی مغفرت فرما۔ وٚ یعنی بُت جن کو وہ پوجتے اور معبود سمجھتے ہیں۔ وٚ ان کے اعمال، افعال اس کے سامنے ہیں وہ انہیں بدلہ دے گا۔ وٚ تم سے ان کے افعال کا مؤاخذہ نہ ہوگا۔ وٚ یعنی تمام عالم کے لوگ ان سب کو۔ وٚ یعنی روزِ قیامت سے ڈراؤ جس میں اللہ تعالٰی اولین و آخرین اور اہلِ آسمان و زمین سب کو جمع فرمائے گا اور اس جمع کے بعد پھر سب متفرق ہوں گے۔ وٚ اس کو اسلام کی توفیق دیتا ہے۔

وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۸ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ

اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ مددگار و۱۲ کیا اللہ کے سوا اور والی

اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۹ ع ۹ ۲

ٹھہرا لیے ہیں و۱۳ تو اللہ ہی والی ہے اور وہ مُردے جِلائے (زندہ کرے) گا اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے و۱۴

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ

تم جس بات میں و۱۵ اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے و۱۶ یہ ہے اللہ میرا رب میں نے

تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۱۰ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ

اس پر بھروسہ کیا اور میں اس کی طرف رجوع لاتا ہوں و۱۷ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا تمہارے لیے

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ

تمہیں میں سے و۱۸ جوڑے بنائے اور نر و مادہ چوپائے اس سے و۱۹ تمہاری نسل پھیلاتا ہے

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۱۱ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ

اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سُنتا دیکھتا ہے اُسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ

کی کنجیاں و۲۰ روزی وسیع کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگ فرماتا ہے و۲۱ بے شک وہ سب کچھ

عَلِيْمٌ ۱۲ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ

جانتا ہے تمہارے لیے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا و۲۲ اور جو ہم نے تمہاری طرف

اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ

وحی کی و۲۳ اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا و۲۴ کہ دین ٹھیک رکھو و۲۵ اور

و۱۲ یعنی کافروں کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں۔ و۱۳ یعنی کفار نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنا والی بنالیا ہے یہ باطل ہے۔ و۱۴ تو اسی کو والی بنانا سزاوار ہے۔ و۱۵ دین کی باتوں میں سے کفار کے ساتھ و۱۶ روزِ قیامت تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا تم ان سے کہو و۱۷ ہر امر میں۔ و۱۸ یعنی تمہاری جنس میں سے۔ و۱۹ یعنی اس تزویج (جوڑے جوڑے بنانے) سے۔ (خازن) و۲۰ مراد یہ ہے کہ آسمان و زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں خواہ مینہ کے خزانے ہوں یا رزق کے۔ و۲۱ جس کے لیے چاہے۔ وہ مالک ہے، رزق کی کنجیاں اس کے دستِ قدرت میں ہیں۔ و۲۲ نوح علیہ السلام صاحبِ شَرع انبیاء میں سب سے پہلے نبی ہیں۔ و۲۳ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و۲۴ معنی یہ ہیں کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ تک اے سیّد انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنے انبیاء ہوئے سب کے لیے ہم نے دین کی ایک ہی راہ مقرر کی جس میں وہ سب متفق ہیں وہ راہ یہ ہے و۲۵ مراد دین سے اسلام ہے۔ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی اطاعت اور اس پر اور اس کے رسولوں پر اور اس کی کتابوں پر اور روزِ جزا پر اور باقی تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لانا لازم کرو کہ یہ امور تمام

لَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ ؕ اَللّٰهُ

اس میں پھوٹ نہ ڈالو ف۲۶ مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ ف۲۷ جس کی طرف تم اُنھیں بلاتے ہو اور اللہ

یَجْتَبِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقُوْۤا

اپنے قریب کے لیے چن لیتا ہے جسے چاہے ف۲۸ اور اپنی طرف راہ دیتا ہے اُسے جو رجوع لائے ف۲۹ اور اُنھوں نے پھوٹ نہ ڈالی

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

مگر بعد اس کے کہ اُنھیں علم آچکا تھا ف۳۰ آپس کے حسد سے ف۳۱ اور اگر تمہارے رب کی ایک بات

رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ

گزر نہ چکی ہوتی ف۳۲ ایک مقرر میعاد تک ف۳۳ تو کب کا ان میں فیصلہ کردیا ہوتا ف۳۴ اور بے شک وہ جو ان کے بعد کتاب کے وارث ہوئے ف۳۵

مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَ اسْتَقِمْ كَمَاۤ

وہ اس سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۳۶ تو اسی لیے بلاؤ ف۳۷ اور ثابت قدم رہو ف۳۸ جیسا

اُمِرْتَ ۚ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَ قُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ

تمہیں حکم ہوا ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور کہو کہ میں ایمان لایا اس پر جو کوئی کتاب اللہ

كِتٰبٍ ۚ وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ؕ لَنَاۤ اَعْمَالُنَا

نے اُتاری ف۳۹ اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں ف۴۰ اللہ ہمارا تمہارا سب کا رب ہے ف۴۱ ہمارے لیے ہمارا عمل

وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ۚ وَ اِلَیْهِ

اور تمہارے لیے تمہارا کیا ف۴۲ کوئی حجت نہیں ہم میں اور تم میں ف۴۳ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا ف۴۴ اور اسی کی

انبیاء کی امتوں کے لیے یکساں لازم ہیں۔ ف۲۶ حضرت علی مرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِیْم نے فرمایا کہ جماعت رحمت اور فرقت عذاب ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اصولِ دین میں تمام مسلمان خواہ وہ کسی عہد یا کسی امت کے ہوں یکساں ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں البتہ احکام میں امتیں باعتبار اپنے احوال وخصوصیات کے جداگانہ ہیں چنانچہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: "لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا" (ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا) ف۲۷ یعنی بتوں کو چھوڑنا اور توحید اختیار کرنا۔ ف۲۸ اپنے بندوں میں سے اسی کو توفیق دیتا ہے۔ ف۲۹ اور اس کی اطاعت قبول کرے۔ ف۳۰ یعنی اہلِ کتاب نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی کوئی کافر ہوگیا وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہوجانا گمراہی ہے لیکن باوجود اس کے انہوں نے یہ سب کچھ کیا ف۳۱ اور ریاست وناحق کی حکومت کے شوق میں۔ ف۳۲ عذاب کے مؤخر فرمانے کی ف۳۳ یعنی روزِ قیامت تک۔ ف۳۴ کافروں پر دنیا میں عذاب نازل فرما کر۔ ف۳۵ یعنی یہود ونصارٰی ف۳۶ یعنی اپنی کتاب پر مضبوط ایمان نہیں رکھتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ قرآن کی طرف سے یا سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے شک میں پڑے ہیں۔ ف۳۷ یعنی ان کفار کے اس اختلاف و پراگندگی کی وجہ سے انہیں توحید اور ملتِ حَنِیْفِیَّہ پر متفق ہونے کی دعوت دو۔ ف۳۸ دین پر اور دین کی دعوت دینے پر۔ ف۳۹ یعنی اللہ تعالٰی کی تمام کتابوں پر، کیونکہ مُتَفَرِّقِیْن بعض پر ایمان لاتے تھے اور بعض سے کفر کرتے تھے۔ ف۴۰ تمام چیزوں میں اور جمیع احوال میں اور ہر فیصلہ میں۔ ف۴۱ اور ہم سب اس کے بندے۔ ف۴۲ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔ ف۴۳ کیونکہ حق ظاہر ہوچکا

الْمَصِيْرُ ﴿١٥﴾ وَ الَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ

طرف پھرنا ہے اور وہ جو اللّٰہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ مسلمان اس کی دعوت قبول کر چکے ف۴۵

حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ عَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿١٦﴾

اُن کی دلیل محض بے ثبات ہے ان کے رب کے پاس اور اُن پر غضب ہے ف۴۶ اور اُن کے لیے سخت عذاب ہے ف۴۷

اَللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِيْزَانَ ؕ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ

اللّٰہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اُتاری ف۴۸ اور انصاف کی ترازو ف۴۹ اور تم کیا جانو شاید

السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَ الَّذِيْنَ

قیامت قریب ہی ہو ف۵۰ اس کی جلدی مچارہے ہیں وہ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے ف۵۱ اور جنہیں

اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِيْنَ

اس پر ایمان ہے وہ اس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بے شک وہ حق ہے سنتے ہو بے شک جو

يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿١٨﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ

قیامت میں شک کرتے ہیں ضرور دُور کی گمراہی میں ہیں اللّٰہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے ف۵۲ جسے چاہے

مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿١٩﴾ ع مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ ع ۲ ۳

روزی دیتا ہے ف۵۳ اور وہی قوت و عزت والا ہے جو آخرت کی کھیتی چاہے ف۵۴

نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ

ہم اس کے لیے اس کی کھیتی بڑھائیں ف۵۵ اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ف۵۶ ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے ف۵۷ اور آخرت

"وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ" (اور یہ آیت قتال کی آیت سے منسوخ ہے) ف۴۴ روزِ قیامت۔ ف۴۵ مرادان جھگڑنے والوں سے یہود ہیں وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو پھر کفر کی طرف لوٹائیں اس لیے جھگڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا دین پرانا ہماری کتاب پرانی ہمارے نبی پہلے، ہم تم سے بہتر ہیں۔ ف۴۶ بسبب ان کے کفر کے۔ ف۴۷ آخرت میں۔ ف۴۸ یعنی قرآن پاک جو قسم قسم کے دلائل واحکام پر مشتمل ہے۔ ف۴۹ یعنی اس نے اپنی کُتُب مُنَزَّلَہ (نازل کردہ کتابوں) میں عدل کا حکم دیا۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد میزان سے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔ ف۵۰ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے قیامت کا ذکر فرمایا تو مشرکین نے بطریقِ تکذیب کہا کہ قیامت کب ہوگی؟ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۵۱ اور یہ گمان کرتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہی نہیں اسی لیے بَطریقِ تَمَسْخُر جلدی مچاتے ہیں۔ ف۵۲ بے شمار احسان کرتا ہے نیکوں پر بھی اور بدوں پر بھی حتّٰی کہ بندے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور وہ انہیں بھوک سے ہلاک نہیں کرتا۔ ف۵۳ اور فراخی عیش عطا فرماتا ہے مومن کو بھی اور کافر کو بھی حسبِ اِقْتِضاءِ حکمت۔ حدیث شریف میں ہے اللّٰہ تعالٰی فرماتا ہے میرے بعضے مومن بندے ایسے ہیں کہ تونگری ان کے قوتِ ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں فقیر محتاج کردوں تو ان کے عقیدے فاسد ہو جائیں اور بعضے بندے ایسے ہیں کہ تنگی اور محتاجی ان کے قوتِ ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں غنی مالدار کردوں تو ان کے عقیدے خراب ہو جائیں۔ ف۵۴ یعنی جس کو اپنے اعمال سے نفعِ آخرت مقصود ہو۔ ف۵۵ اس کو نیکیوں کی توفیق دے کر اور اس کے لیے خیرات و طاعات کی راہیں سَہْل کر کے اور اس

فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۲۰ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ

میں اُس کا کچھ حصہ نہیں ۵۸ یاان کے لیے کچھ شریک ہیں ۵۹ جنھوں نے ان کے لیے ۶۰ وہ دین نکال دیا ہے ۶۱

مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ

کہ اللہ نے اس کی اجازت نہ دی ۶۲ اور اگر ایک فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا ۶۳ تو یہیں ان میں فیصلہ کردیا جاتا ۶۴ اور بے شک

الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۲۱ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے ۶۵ تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں سے سہمے ہوئے ہوں گے ۶۶

وَ هُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ

اور وہ ان پر پڑ کر رہیں گی ۶۷ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنت کی

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۲۲

پھلواریوں میں ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس ہیں جو چاہیں یہی بڑا فضل ہے

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ

یہ ہے وہ جس کی خوش خبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَ مَنْ يَّقْتَرِفْ

تم فرماؤ میں اس ۶۸ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ۶۹ مگر قرابت کی محبت ۷۰ اور جو نیک

کی نیکیوں کا ثواب بڑھا کر۔ ۵۶ یعنی جس کا عمل محض دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو اور وہ آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ (مدارک) ۵۷ یعنی دنیا میں جتنا اس کے لیے مقدر کیا ہے۔ ۵۸ کیونکہ اس نے آخرت کے لیے عمل کیا ہی نہیں۔ ۵۹ معنی یہ ہیں کہ کیا کفارِ مکہ اس دین کو قبول کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر فرمایا یا ان کے کچھ ایسے شرکاء ہیں شیاطین وغیرہ۔ ۶۰ کفری دینوں میں سے ۶۱ جو شرک و انکارِ بعث پر مشتمل ہے۔ ۶۲ یعنی وہ دینِ الٰہی کے خلاف ہے۔ ۶۳ اور جزاء کے لیے روزِ قیامت مُعیّن نہ فرما دیا گیا ہوتا ۶۴ اور دنیا ہی میں تکذیب کرنے والوں کو گرفتارِ عذاب کر دیا جاتا۔ ۶۵ آخرت میں اور ظالموں سے مراد یہاں کافر ہیں۔ ۶۶ یعنی کفر و اعمالِ خبیثہ سے جو انہوں نے دنیا میں کمائے تھے۔ اس اندیشہ سے کہ اب ان کی سزا ملنے والی ہے۔ ۶۷ ضرور ان سے کسی طرح بچ نہیں سکتے ڈریں یا نہ ڈریں۔ ۶۸ تبلیغِ رسالت اور ارشاد و ہدایت ۶۹ اور تمام انبیاء کا یہی طریقہ ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ مَصارِف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور کے حقوق و احسانات یاد کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی ہم نے گمراہی سے نجات پائی ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مَصارِف بہت زیادہ ہیں اس لیے ہم یہ مال خُدّامِ آستانہ کی خدمت میں نذر کے لیے لائے ہیں قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ اموال واپس فرما دیئے۔ ۷۰ تم پر لازم ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان مُوَدّت و محبت واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ'' اور حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان مثل ایک عمارت کے ہیں جس کا ہر ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت اور مدد پہنچاتا ہے۔ جب مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واجب ہوئی تو سیّدِ عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت فرض ہوگی۔ معنی یہ ہیں کہ میں

حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِیۡهَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ﴿٢٣﴾ اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ

کام کرے ف۷۱ ہم اس کے لیے اس میں اور خوبی بڑھائیں بے شک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے یا ف۷۲ یہ کہتے ہیں کہ

افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخۡتِمۡ عَلٰی قَلۡبِكَ ؕ وَ یَمۡحُ اللّٰهُ

انھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ف۷۳ اور اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت وحفاظت کی مہر فرما دے ف۷۴ اور مٹاتا ہے

الۡبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿٢٤﴾ وَ هُوَ

باطل کو ف۷۵ اور حق کو ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے ف۷۶ بے شک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے اور وہی ہے

الَّذِیۡ یَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَ یَعۡفُوۡا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعۡلَمُ مَا

جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے ف۷۷ اور جانتا ہے جو کچھ

تَفۡعَلُوۡنَ ﴿٢٥﴾ وَ یَسۡتَجِیۡبُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ یَزِیۡدُهُمۡ

تم کرتے ہو اور دعا قبول فرماتا ہے اُن کی جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور انھیں اپنے فضل سے

مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَ الۡكٰفِرُوۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ﴿٢٦﴾ وَ لَوۡ بَسَطَ اللّٰهُ

اور انعام دیتا ہے ف۷۸ اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے

الرِّزۡقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ لٰكِنۡ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ

سب بندوں کا رزق وسیع کردیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے ف۷۹ لیکن وہ اندازہ سے اُتارتا ہے جتنا چاہے

اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیۡرٌۢ بَصِیۡرٌ ﴿٢٧﴾ وَ هُوَ الَّذِیۡ یُنَزِّلُ الۡغَیۡثَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا

بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے ف۸۰ اُنھیں دیکھتا ہے اور وہی ہے کہ مینہ اُتارتا ہے اُن کے نااُمید

ہدایت وارشاد پر کچھ اجرت نہیں چاہتا لیکن قرابت کے حقوق تو تم پر واجب ہیں ان کا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمہارے بھی قرابتی ہیں انہیں ایذا نہ دو۔ حضرت سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آلِ پاک ہے۔ (بخاری) مسئلہ: اہلِ قرابت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ مراد اس سے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسنین کریمین ہیں رضی اللہ تعالٰی عنھم۔ ایک قول یہ ہے کہ آلِ علی و آلِ عقیل و آلِ جعفر و آلِ عباس مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ مخلصین بنی ہاشم و بنی مُطّلب ہیں، حضور کی ازواجِ مطہرات حضور کے اہلِ بیت میں داخل ہیں۔ مسئلہ: حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے۔ (جمل وخازن وغیرہ) ف۷۱ یہاں نیک کام سے مراد یا رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آلِ پاک کی محبت ہے یا تمام اُمورِ خیر۔ ف۷۲ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت کفارِ مکہ ف۷۳ نبوت کا دعویٰ کر کے یا قرآن کریم کو کتابِ الٰہی بتا کر۔ ف۷۴ کہ آپ کو ان کی بدگوئیوں سے ایذا نہ ہو۔ ف۷۵ جو کفار کہتے ہیں۔ ف۷۶ جو اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر نازل فرمائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا کہ ان کے باطل کو مٹایا اور کلمۂ اسلام کو غالب کیا۔ ف۷۷ مسئلہ: توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی بدی و معصیت سے باز آئے اور جو گناہ اس سے صادر ہوا اس پر نادم ہو اور ہمیشہ گناہ سے مُجتنِب رہنے کا پختہ ارادہ کرے اور اگر گناہ میں کسی بندے کی حق تلفی بھی تھی تو اس سے بطریقِ شرعی عہدہ برآ ہو۔ ف۷۸ یعنی جتنا دعا مانگنے والے نے طلب کیا تھا اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے۔ ف۷۹ تکبر وغرور میں مبتلا ہو کر۔ ف۸۰ جس کے لیے

قَنَطُوْا وَ يَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَ هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٨﴾ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ

ہونے پر اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے ف۸۱ اور وہی کام بنانے والا ہے سب خوبیوں سراہا اور اُس کی نشانیوں سے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَ هُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا

ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو چلنے والے ان میں پھیلائے اور وہ ان کے اکٹھا کرنے پر ف۸۲ جب

يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ ع وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ ع ۳

چاہے قادر ہے اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا ف۸۳ اور

يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ ﴿٣٠﴾ وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚۖ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ

بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے اور تم زمین میں قابو سے نہیں نکل سکتے ف۸۴ اور نہ

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾ وَ مِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ

اللہ کے مقابل تمہارا کوئی دوست نہ مددگار ف۸۵ اور اُس کی نشانیوں سے ہیں ف۸۶ دریا میں چلنے والیاں

كَالْاَعْلَامِ ؕ ﴿٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ

جیسے پہاڑیاں وہ چاہے تو ہوا تھا دے ف۸۷ کہ اس کی پیٹھ پر ف۸۸ ٹھہری رہ جائیں ف۸۹

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۙ ﴿٣٣﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَ

بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صابر شاکر کو ف۹۰ یا اُنھیں تباہ کردے ف۹۱ لوگوں کے گناہوں کے سبب ف۹۲ اور

يَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۙ ﴿٣٤﴾ وَّ يَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ

بہت کچھ معاف فرما دے ف۹۳ اور جان جائیں وہ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں کہ اُنھیں ف۹۴ کہیں بھاگنے کی

جتنا مُقتضائے حکمت ہے اس کو اتنا عطا فرماتا ہے۔ ف۸۱ اور مینہ سے نفع دیتا ہے اور قحط کو دفع فرماتا ہے۔ ف۸۲ حشر کے لیے۔ ف۸۳ یہ خطاب مومنین مُکلَّفین سے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفارہ کردیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اس کے رفعِ دَرَجات کے لیے ہوتی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں وارد ہے۔ انبیاء علیہم السلام جو گناہوں سے پاک ہیں اور چھوٹے بچے جو مُکلَّف نہیں ہیں اس آیت کے مُخاطَب نہیں۔ فائدہ: بعضے گمراہ فرقے جو تَناسُخ کے قائل ہیں اس آیت سے اِستِدلال کرتے ہیں کہ چھوٹے بچوں کو جو تکلیف پہنچتی ہے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان کے گناہوں کا نتیجہ ہو اور ابھی تک ان سے کوئی گناہ ہوا نہیں تو لازم آیا کہ اس زندگی سے پہلے کوئی اور زندگی ہو جس میں گناہ ہوئے ہوں۔ یہ بات باطل ہے کیونکہ بچے اس کلام کے مُخاطَب ہی نہیں جیسا کہ بِالعُموم تمام خطاب عاقلین بالغین کو ہوتے ہیں پس تناسخ والوں کا اِستدلال باطل ہوا۔ ف۸۴ جو مصیبتیں تمہارے لیے مقدر ہو چکی ہیں ان سے کہیں بھاگ نہیں سکتے بچ نہیں سکتے۔ ف۸۵ کہ اس کی مرضی کے خلاف تمہیں مصیبت و تکلیف سے بچا سکے۔ ف۸۶ بڑی بڑی کشتیاں ف۸۷ جو کشتیوں کو چلاتی ہے۔ ف۸۸ یعنی دریا کے اوپر ف۸۹ چلنے نہ پائیں۔ ف۹۰ صابر شاکر سے مومن مخلص مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر کرتا ہے اور راحت و عیش میں شکر۔ ف۹۱ یعنی کشتیوں کو غرق کردے۔ ف۹۲ جو اس میں سوار ہیں۔ ف۹۳ گناہوں میں سے کہ ان پر عذاب نہ کرے۔ ف۹۴ ہمارے عذاب سے۔

مَّحِيْصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ

جگہ نہیں تمہیں جو کچھ ملا ہے ف۹۵ وہ جیتی دنیا میں برتنے کا ہے ف۹۶ اور وہ جو اللہ کے

اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٣٦﴾ ۚ وَالَّذِيْنَ

پاس ہے ف۹۷ بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والا ان کے لیے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ف۹۸ اور وہ جو

يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ ۚ

بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کردیتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى

اور وہ جنھوں نے اپنے رب کا حکم مانا ف۹۹ اور نماز قائم رکھی ف۱۰۰ اوران کا کام ان کے آپس کے مشورے

بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٨﴾ ۚ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ

سے ہے ف۱۰۱ اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور وہ کہ جب اُنھیں بغاوت پہنچے

يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ

بدلہ لیتے ہیں ف۱۰۲ اور بُرائی کا بدلہ اُسی کی برابر برائی ہے ف۱۰۳ تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر

عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ

اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو ف۱۰۴ اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا اُن پر

مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿٤١﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ

کچھ مُواخَذہ کی راہ نہیں مواخذہ تو اُنھیں پر ہے جو ف۱۰۵ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں

ف۹۵ دنیوی مال واسباب۔ ف۹۶ صرف چندروز اس کو بقانہیں۔ ف۹۷ یعنی ثواب وہ ف۹۸ شانِ نزول: یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب آپ نے اپنا کل مال صدقہ کردیا اوراس پر عرب کے لوگوں نے آپ کو ملامت کی۔ ف۹۹ شانِ نزول: یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کرکے ایمان وطاعت کو اختیار کیا۔ ف۱۰۰ اس پر مُداوَمت کی۔ ف۱۰۱ وہ جلدی اور خودرائی نہیں کرتے۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: جوقوم مشورہ کرتی ہے وہ صحیح راہ پر پہنچتی ہے۔ ف۱۰۲ یعنی جب ان پر کوئی ظلم کرے تو انصاف سے بدلہ لیتے ہیں اور بدلے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ ابن زید کا قول ہے کہ مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو ظلم کو معاف کرتے ہیں پہلی آیت میں ان کا ذکر فرمایا گیا، دوسرے وہ جو ظالم سے بدلہ لیتے ہیں ان کا اس آیت میں ذکر ہے۔ عطا نے کہا کہ یہ وہ مومنین ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ سے نکالا اور ان پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سرزمین میں تَسلُّط دیا اورانہوں نے ظالموں سے بدلہ لیا۔ ف۱۰۳ معنی یہ ہیں کہ بدلہ قدرِ جنایت ہونا چاہئے اس میں زیادتی نہ ہو اور بدلے کو برائی کہنا مجاز ہے کہ صورۃً مشابہ ہونے کے سبب سے کہا جاتا ہے اور جس کو وہ بدلہ دیا جائے اسے بُرا معلوم ہوتا ہے اور بُرائی کے ساتھ تعبیر کرنے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگرچہ بدلہ لینا جائز ہے لیکن ''عفو'' اس سے بہتر ہے۔ ف۱۰۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ ظالموں سے وہ مراد ہیں جو ظلم کی ابتداء کریں۔ ف۱۰۵ ابتداءً۔

وَ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَ

اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ف۱۰۶ اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور

لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ ع ٤ ٥

بے شک جس نے صبر کیا ف۱۰۷ اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے

فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ

اُس کا کوئی رفیق نہیں اللہ کے مقابل ف۱۰۸ اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے ف۱۰۹

يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ وَ تَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا

کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے ف۱۱۰ اور تم اُنھیں دیکھو گے کہ آگ پر پیش کیے جاتے ہیں

خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

ذلت سے دبے لچے چھپی نگاہوں دیکھتے ہیں ف۱۱۱ اور ایمان والے کہیں گے

اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ

بے شک ہار میں وہ ہیں جو اپنی جانیں اور اپنے گھر والے ہار بیٹھے قیامت کے دن ف۱۱۲ سنتے ہو

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ

بے شک ظالم ف۱۱۳ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں اور اُن کے کوئی دوست نہ ہوئے کہ اللہ کے مقابل

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا

اُن کی مدد کرتے ف۱۱۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کے لیے کہیں راستہ نہیں ف۱۱۵ اپنے رب کا

لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ

حکم مانو ف۱۱۶ اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ف۱۱۷ اس دن تمھیں کوئی

ف۱۰۶ تکبر اور مَعاصی کا ارتکاب کر کے۔ ف۱۰۷ ظلم و ایذا پر اور بدلہ نہ لیا۔ ف۱۰۸ کہ اُسے عذاب سے بچا سکے۔ ف۱۰۹ روزِ قیامت ف۱۱۰ یعنی دنیا میں، تاکہ وہاں جا کر ایمان لے آئیں۔ ف۱۱۱ یعنی ذلّت وخوف کے باعث آگ کو دُزدِیدہ (ترچھی) نگاہوں سے دیکھیں گے جیسے کوئی گردن زَدَنی (جس کے سر کو قلم کرنے کا حکم ہو وہ) اپنے قتل کے وقت تیغ زن (تلوار چلانے والے) کی تلوار کو دُزدِیدہ (ترچھی) نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ف۱۱۲ جانوں کا ہارنا تو یہ ہے کہ وہ کفر اختیار کر کے جہنّم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہوئے اور گھر والوں کا ہارنا یہ ہے کہ ایمان لانے کی صورت میں جنت کی جو حوریں ان کے لیے نامزد تھیں ان سے محروم ہو گئے۔ ف۱۱۳ یعنی کافر۔ ف۱۱۴ اور اس کے عذاب سے بچا سکتے۔ ف۱۱۵ خیر کا نہ وہ دنیا میں حق تک پہنچ سکے نہ آخرت میں جنت تک۔ ف۱۱۶ اور سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی فرماں برداری کر کے توحید و عبادتِ الٰہی اختیار کرو۔ ف۱۱۷ اس سے مراد یا موت کا دن ہے یا قیامت کا۔

يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿٤٧﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ

پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہیں انکار کرتے بنے و۱۱۸ تو اگر وہ منہ پھیریں و۱۱۹ تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر

حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً

نہیں بھیجا ف۱۲۰ تم پر تو نہیں مگر پہنچا دینا و۱۲۱ اور جب ہم آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں و۱۲۲

فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ

اس پر خوش ہوجاتا ہے اور اگر اُنھیں کوئی برائی پہنچے و۱۲۳ بدلہ اس کا جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا و۱۲۴ تو انسان بڑا

كَفُوْرٌ ﴿٤٨﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ

ناشکرا ہے و۱۲۵ اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت و۱۲۶ پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے

لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿٤٩﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ

بیٹیاں عطا فرمائے و۱۲۷ اور جسے چاہے بیٹے دے و۱۲۸ یا دونوں ملا دے

ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾ وَمَا

بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کردے و۱۲۹ بےشک وہ علم و قدرت والا ہے اور کسی

كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ

آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر ف۱۳۰ یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے اُدھر ہو و۱۳۱ یا کوئی

و۱۱۸ اپنے گناہوں کا یعنی اس دن کوئی رہائی کی صورت نہیں نہ عذاب سے بچ سکتے ہو نہ اپنے اعمالِ قبیحہ کا انکار کرسکتے ہو جو تمہارے اعمال ناموں میں درج ہیں۔ و۱۱۹ ایمان لانے اور اطاعت کرنے سے ف۱۲۰ کہ تم پر ان کے اعمال کی حفاظت لازم ہو۔ و۱۲۱ اور وہ تم نے ادا کردیا۔ (وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْجِهَادِ) و۱۲۲ خواہ وہ دولت و ثروت ہو یا صحت و عافیت یا امن و سلامت یا جاہ و مرتبت و۱۲۳ یا اور کوئی مصیبت و بلا مثل قحط و بیماری و تنگدستی وغیرہ کے رونما ہو۔ و۱۲۴ یعنی ان کی نافرمانیوں اور معصیتوں کے سبب سے۔ و۱۲۵ نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔ و۱۲۶ جیسا چاہتا ہے تصرّف فرماتا ہے، کوئی دخل دینے اور اعتراض کرنے کی مجال نہیں رکھتا۔ و۱۲۷ بیٹا نہ دے۔ و۱۲۸ دختر نہ دے۔ و۱۲۹ کہ اس کی اولاد ہی نہ ہو وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں حضرت لُوط و حضرت شعیب علیہما السلام کی صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سید انبیاء حبیبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللہ تعالٰی نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت یحیٰی اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔ ف۱۳۰ یعنی بے واسطہ اس کے دل میں ''اِلقا'' فرما کر اور ''اِلہام'' کرکے بیداری میں یا خواب میں اس میں وحی کا وصول بے واسطہ سمع کے ہے اور آیت میں ''اِلَّا وَحْيًا'' سے یہی مراد ہے اس میں یہ قید نہیں کہ اس حال میں سامع مُتکلّم کو دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو۔ مجاہد سے منقول ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت داؤد علیہ السلام کے سینۂ مبارک میں زبور کی وحی فرمائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبحِ فرزند کی خواب میں وحی فرمائی اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے معراج میں اسی طرح کی وحی فرمائی جس کا ''فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى'' میں بیان ہے۔ یہ سب اسی قسم میں داخل ہیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب حق ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارِد ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہیں۔ (تفسیر ابی السعود و کبیر و مدارک و زرقانی علی المواہب وغیرہ) و۱۳۱ یعنی رسول پس پردہ اس کا کلام سنے، اس طریق وحی میں بھی کوئی واسطہ نہیں مگر سامع کو اس حال میں مُتکلّم کا دیدار نہیں ہوتا۔ حضرت موسٰی علیہ السلام اسی طرح کے

رَسُوۡلًا فَیُوۡحِیَ بِاِذۡنِهٖ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ﴿۵۱﴾ وَ کَذٰلِکَ اَوۡحَیۡنَاۤ

فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے ف۱۳۲ بے شک وہ بلندی وحکمت والا ہے اور یونہی ہم نے تمہیں وحی

اِلَیۡکَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ مَا کُنۡتَ تَدۡرِیۡ مَا الۡکِتٰبُ وَ لَا الۡاِیۡمَانُ وَ

بھیجی ف۱۳۳ ایک جانفزا چیز ف۱۳۴ اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل

لٰکِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِیۡ بِهٖ مَنۡ نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّکَ لَتَهۡدِیۡۤ

ہاں ہم نے اُسے ف۱۳۵ نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بے شک تم ضرور

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۵۲﴾ۙ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی

سیدھی راہ بتاتے ہو ف۱۳۶ اللہ کی راہ ف۱۳۷ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

ع ۵ ۱۰ ۶ الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِلَی اللّٰهِ تَصِیۡرُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵۳﴾ؑ

زمین میں سنتے ہو سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں

ایاتها ۸۹ | ۴۳ سُوۡرَةُ الزُّخۡرُفِ مَکِّیَّةٌ ۶۳ | رکوعاتها ۷

سورۂ زخرف مکیہ ہے، اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

مع حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ وَ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ

روشن کتاب کی قسم ف۲ ہم نے اُسے عربی قرآن اُتارا کہ

تَعۡقِلُوۡنَ ۚ﴿۳﴾ وَ اِنَّهٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ؕ﴿۴﴾ اَفَنَضۡرِبُ

تم سمجھو ف۳ اور بے شک وہ اصل کتاب میں ف۴ ہمارے پاس ضرور بلندی و حکمت والا ہے تو کیا ہم تم

کلام سے مشرف فرمائے گئے۔ شانِ نزول: یہود نے حضور پرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے وقت اس کو کیوں نہیں دیکھتے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام دیکھتے تھے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مسئلہ: اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کے لیے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جسمانیات کے لیے ہوتا ہے اس پردہ سے مراد سامع کا دنیا میں دیدار سے مَحجوب ہونا ہے۔ ف۱۳۲ اس طریق وحی میں رسول کی طرف فرشتہ کی وَساطت ہے۔ ف۱۳۳ اے سیّد عالم خاتم المرسلین! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۳۴ یعنی قرآنِ پاک جو دلوں میں زندگی پیدا کرتا ہے۔ ف۱۳۵ یعنی قرآن شریف کو ف۱۳۶ یعنی دینِ اسلام۔ ف۱۳۷ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر فرمائی۔ ف۱ سورۂ زخرف مکیہ ہے اس سورت میں سات رکوع نواسی آیتیں اور تین ہزار چار سو حرف ہیں ف۲ یعنی قرآن پاک کی جس میں ہدایت و ضلالت کی راہیں جدا جدا اور واضح کر دیں اور امت کے تمام شرعی ضروریات کو بیان فرما دیا۔ ف۳ اس کے معانی و احکام کو۔ ف۴ اصل کتاب سے مراد لوحِ محفوظ

عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا اَنۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِيۡنَ ۝٥ وَكَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ

سے ذکر کا پہلو پھیر دیں اس پر کہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ف۵ اور ہم نے کتنے ہی

نَّبِيٍّ فِى الۡاَوَّلِيۡنَ ۝٦ وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝٧

غیب بتانے والے (نبی) اگلوں میں بھیجے اور اُن کے پاس جو غیب بتانے والا (نبی) آیا اس کی ہنسی ہی بنایا کیے ف۶

فَاَهۡلَكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝٨ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ

تو ہم نے وہ ہلاک کردیئے جو اُن سے بھی پکڑ میں سخت تھے ف۷ اور اگلوں کا حال گزر چکا ہے اور اگر تم اُن سے پوچھو ف۸

مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ خَلَقَهُنَّ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ۝٩

کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے اُنھیں بنایا اس عزت والے علم والے نے ف۹

الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّجَعَلَ لَـكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ

جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں راستے کیے کہ

تَهۡتَدُوۡنَ ۝١٠ وَالَّذِىۡ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ‌ ۚ فَاَنۡشَرۡنَا بِهٖ

تم راہ پاؤ ف۱۰ اور وہ جس نے آسمان سے پانی اُتارا ایک اندازے سے ف۱۱ تو ہم نے اس سے ایک

بَلۡدَةً مَّيۡتًا‌ ۚ كَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ۝١١ وَالَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا وَ

مردہ شہر زندہ فرمادیا یونہی تم نکالے جاؤ گے ف۱۲ اور جس نے سب جوڑے بنائے ف۱۳ اور

جَعَلَ لَـكُمۡ مِّنَ الۡفُلۡكِ وَالۡاَنۡعَامِ مَا تَرۡكَبُوۡنَ ۝١٢ لِتَسۡتَوٗا عَلٰى ظُهُوۡرِهٖ

تمہارے لیے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں بنائیں کہ تم ان کی پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو ف۱۴

ہے قرآن کریم اس میں ثبت ہے۔ ف۵ یعنی تمہارے کفر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں مُہمَل چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے وحی قرآن کا رخ پھیر دیں اور تمہیں امر و نہی کچھ نہ کریں۔ معنی یہ ہیں کہ ہم ایسا نہ کریں گے، حضرت قتادہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر یہ قرآنِ پاک اٹھالیا جاتا اس وقت جبکہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اس سے اِعراض کیا تھا تو وہ سب ہلاک ہوجاتے لیکن اس نے اپنی رحمت و کرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا۔ ف۶ جیسا آپ کی قوم کے لوگ کرتے ہیں کفار کا قدیم سے یہ معمول چلا آیا ہے۔ ف۷ اور ہر طرح کا زور و قوت رکھتے تھے، آپ کی امت کے لوگ جو پہلے کفار کی چال چلتے ہیں انہیں ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان کا بھی وہی انجام نہ ہو جو ان کا ہوا کہ ذلّت و رسوائی کی عُقوبتوں سے ہلاک کئے گئے۔ ف۸ یعنی مشرکین سے۔ ف۹ یعنی اقرار کریں گے کہ آسمان و زمین کو اللہ تعالیٰ نے بنایا اور یہ بھی اقرار کریں گے کہ وہ عزت و علم والا ہے باوجود اس اقرار کے بَعث کا انکار کیسی انتہا درجہ کی جہالت ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے اظہارِ قدرت کے لیے اپنی مصنوعات کا ذکر فرماتا ہے اور اپنے اوصاف و شان کا اظہار کرتا ہے۔ ف۱۰ سفروں میں اپنے منازِل و مقاصد کی طرف۔ ف۱۱ تمہاری حاجتوں کی قدر نہ اتنا کم کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری نہ ہوں نہ اتنا زیادہ کہ قومِ نوح کی طرح تمہیں ہلاک کردے۔ ف۱۲ اپنی قبروں سے زندہ کرکے۔ ف۱۳ یعنی تمام اصناف و انواع۔ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ''فرد'' (اکیلا) ہے، ضِدّ (شریک ہونے) اور نِدّ (مثل ہونے) اور زوجیّت (جوڑا ہونے) سے منزّہ و پاک ہے اس کے سوا خَلق میں جو ہے زوج (جوڑا) ہے۔ ف۱۴ خشکی اور تری کے سفر میں۔

ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ

پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب اس پر ٹھیک بیٹھ لو اور یوں کہو پاکی ہے

الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

اُسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کردیا اور یہ ہمارے بوتے (قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے رب کی طرف

لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ

پلٹنا ہے ف۱۵ اور اس کے لیے اس کے بندوں میں سے ٹکڑا ٹھہرایا ف۱۶ بے شک آدمی ف۱۷ کھلا

ع ۱۵ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ۧ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا

ناشکرا ہے ف۱۸ کیا اس نے اپنے لیے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا ف۱۹ اور جب

بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ

اُن میں کسی کو خوشخبری دی جائے اُس چیز کی ف۲۰ جس کا وصف رحمٰن کے لیے بتا چکا ہے ف۲۱ تو دن بھر اس کا منہ کالا رہے اور

كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَ

غم کھایا کرے ف۲۲ اور کیا ف۲۳ وہ جو گہنے (زیور) میں پروان چڑھے ف۲۴ اور بحث میں صاف بات نہ کرے ف۲۵ اور

جَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ

انہوں نے فرشتوں کو کہ رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں ٹھہرایا ف۲۶ کیا ان کے بناتے وقت یہ حاضر تھے ف۲۷

ف۱۵ آخرِ کار۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی ناقہ پر سوار ہوتے وقت پہلے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' پڑھتے پھر ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' اور ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' یہ سب تین تین بار پھر یہ آیت پڑھتے ''سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ'' اور اس کے بعد اور دعائیں پڑھتے اور جب حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کشتی میں سوار ہوتے تو فرماتے: ''بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''۔ ف۱۶ یعنی کفار نے اس اقرار کے باوجود کہ اللہ تعالٰی آسمان و زمین کا خالق ہے یہ ستم کیا کہ ملائکہ کو اللہ تعالٰی کی بیٹیاں بتایا اور اولاد صاحبِ اولاد کا جز ہوتی ہے ظالموں نے اللہ تبارک وتعالٰی کے لیے جز قرار دیا کیسا عظیم جرم ہے۔ ف۱۷ جو ایسی باتوں کا قائل ہے۔ ف۱۸ اس کا کفر ظاہر ہے۔ ف۱۹ ادنٰی اپنے لیے اور اعلٰی تمہارے لیے کیسے جاہل ہو کیا بکتے ہو۔ ف۲۰ یعنی بیٹی کی کہ تیرے گھر میں بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ ف۲۱ کہ مَعاذَ اللہ وہ بیٹی والا ہے۔ ف۲۲ اور بیٹی کا ہونا اس قدر ناگوار سمجھے باوجود اس کے خدائے پاک کے لیے بیٹیاں بتائے (تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ) (اللہ کو برتری ہے اس سے) ف۲۳ کافر حضرت رحمٰن کے لیے اولاد کی قسموں میں سے تجویز کرتے ہیں۔ ف۲۴ یعنی زیوروں کی زیب و زینت میں ناز و نزاکت کے ساتھ پرورش پائے۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ زیور سے تَزَیُّن (زیب و زینت کرنا) دلیلِ نقصان ہے تو مردوں کو اس سے اِجتناب چاہئے، پرہیزگاری سے اپنی زینت کریں۔ اب آگے آیت میں لڑکی کی ایک اور کمزوری کا اظہار فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۵ یعنی اپنے ضُعفِ حال اور قلتِ عقل کی وجہ سے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ عورت جب گفتگو کرتی ہے اور اپنی تائید میں کوئی دلیل پیش کرنا چاہتی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے خلاف دلیل پیش کردیتی ہے۔ ف۲۶ حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتانے میں بے دینوں نے تین کفر کئے ایک تو اللہ تعالٰی کی طرف اولاد کی نسبت دوسرے اس ذلیل چیز کا اس کی طرف منسوب کرنا جس کو وہ خود بہت ہی حقیر سمجھتے ہیں اور اپنے لیے گوارا نہیں کرتے تیسرے ملائکہ کی توہین انہیں بیٹیاں بتانا۔ (مدارک) اب اس کا رَدّ فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۷ فرشتوں کا مذکر یا مؤنث ہونا ایسی چیز تو ہے نہیں جس پر کوئی عقلی

سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ط

اب لکھ لی جائے گی اُن کی گواہی و۲۸ اور ان سے جواب طلب ہوگا و۲۹ اور بولے اگر رحمٰن چاہتا ہم اُنھیں نہ پوجتے و۳۰

مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ق اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ ط اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا

اُنھیں اس کی حقیقت کچھ معلوم نہیں و۳۱ یونہی اٹکلیں دوڑاتے ہیں و۳۲ یا اس سے قبل ہم نے اُنھیں

مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى

کوئی کتاب دی ہے جسے وہ تھامے ہوئے ہیں و۳۳ بلکہ بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین

اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

پر پایا اور ہم ان کی لکیر پر چل رہے ہیں و۳۴ اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب کسی شہر میں

فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ لا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ

کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں (مالداروں) نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا

وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ

اور ہم ان کی لکیر کے پیچھے ہیں و۳۵ نبی نے فرمایا اور کیا جب بھی کہ میں تمہارے پاس وہ و۳۶ لاؤں جو سیدھی راہ ہو اس سے و۳۷ جس

عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ط قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

پر تمہارے باپ دادا تھے بولے جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہم اُسے نہیں مانتے و۳۸ تو ہم نے اُن سے بدلہ لیا و۳۹

دلیل قائم ہو سکے اور ان کے پاس خبر کوئی آئی نہیں تو جو کفار ان کو مؤنث قرار دیتے ہیں ان کا ذریعۂ علم کیا ہے کیا ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اور انہوں نے مشاہدہ کرلیا ہے جب یہ بھی نہیں تو محض جاہلانہ گمراہی کی بات ہے۔ و۲۸ یعنی کفار کا فرشتوں کے مؤنث ہونے پر گواہی دینا لکھ لیا جائے گا۔ و۲۹ آخرت میں اور اس پر سزا دی جائے گی۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار سے دریافت فرمایا کہ تم فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کس طرح کہتے ہو تمہارا ذریعۂ علم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں وہ سچے تھے۔ اس گواہی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لکھی جائے گی اور اس پر جواب طلب ہوگا۔ و۳۰ یعنی ملائکہ کو۔ مطلب یہ تھا کہ اگر ملائکہ کی پرستش کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی نہ ہوتا تو ہم پر عذاب نازل کرتا اور جب عذاب نہ آیا تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ یہی چاہتا ہے۔ یہ انہوں نے ایسی باطل بات کہی جس سے لازم آئے کہ تمام جرم جو دنیا میں ہوتے ہیں ان سے خدا راضی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے۔ و۳۱ وہ رضائے الٰہی کے جاننے والے ہی نہیں۔ و۳۲ جھوٹ بکتے ہیں۔ و۳۳ اور اس میں غیر خدا کی پرستش کی اجازت ہے ایسا نہیں یہ باطل ہے اور اس کے سوا بھی ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے۔ و۳۴ آنکھیں میچ کر بے سوچے سمجھے ان کا اتباع کرتے ہیں وہ مخلوق پرستی کیا کرتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی کوئی دلیل بجز اس کے نہیں ہے کہ یہ کام وہ باپ دادا کی پیروی میں کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے پہلے بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے۔ و۳۵ اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا کی اندھے بن کر پیروی کرنا کفار کا قدیمی مرض ہے اور انہیں اتنی تمیز نہیں کہ کسی کی پیروی کرنے کے لیے یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ وہ سیدھی راہ پر ہو۔ چنانچہ و۳۶ دینِ حق۔ و۳۷ یعنی اس دین سے و۳۸ اگرچہ تمہارا دین حق وصواب (درست) ہو مگر ہم اپنے باپ دادا کا دین چھوڑنے والے نہیں چاہے وہ کیسا ہی ہو اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے و۳۹ یعنی رسولوں کے نہ ماننے والوں اور انہیں جھٹلانے والوں سے۔

فَانۡظُرۡ کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۲۵﴾ ع وَ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰہِیۡمُ لِاَبِیۡہِ وَ

تو دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی

قَوۡمِہٖۤ اِنَّنِیۡ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۶﴾ لا اِلَّا الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ فَاِنَّہٗ

قوم سے فرمایا میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوا اس کے جس نے مجھے پیدا کیا کہ ضرور وہ بہت جلد

سَیَہۡدِیۡنِ ﴿۲۷﴾ وَ جَعَلَہَا کَلِمَۃًۢ بَاقِیَۃً فِیۡ عَقِبِہٖ لَعَلَّہُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۸﴾

مجھے راہ دے گا اور اُسے ف۴۰ اپنی نسل میں باقی کلام رکھا ف۴۱ کہ کہیں وہ باز آئیں ف۴۲

بَلۡ مَتَّعۡتُ ہٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَہُمۡ حَتّٰی جَآءَہُمُ الۡحَقُّ وَ رَسُوۡلٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۲۹﴾ وَ

بلکہ میں نے اُنھیں ف۴۳ اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے ف۴۴ یہاں تک کہ اُن کے پاس حق ف۴۵ اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ف۴۶ اور

لَمَّا جَآءَہُمُ الۡحَقُّ قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ وَّ اِنَّا بِہٖ کٰفِرُوۡنَ ﴿۳۰﴾ وَ قَالُوۡا لَوۡ لَا

جب اُن کے پاس حق آیا بولے یہ جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں اور بولے کیوں نہ

نُزِّلَ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡیَتَیۡنِ عَظِیۡمٍ ﴿۳۱﴾ اَہُمۡ یَقۡسِمُوۡنَ

اُتارا گیا یہ قرآن ان دو شہروں ف۴۷ کے کسی بڑے آدمی پر ف۴۸ کیا تمہارے رب کی

رَحۡمَتَ رَبِّکَ ط نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَیۡنَہُمۡ مَّعِیۡشَتَہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ

رحمت وہ بانٹتے ہیں ف۴۹ ہم نے اُن میں ان کی زیست (زندگی گزارنے) کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا ف۵۰ اور

ف۴۰ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اس توحیدی کلمہ کو جو فرمایا تھا کہ میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوائے اس کے جس نے مجھ کو پیدا کیا۔ ف۴۱ تو آپ کی اولاد میں مُوَحِّد (ایک خدا کو ماننے والے) اور توحید کے داعی ہمیشہ رہیں گے۔ ف۴۲ شرک سے اور یہ دینِ برحق قبول کریں یہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر فرمانے میں تنبیہ ہے کہ اے اہلِ مکہ اگر تمہیں اپنے باپ دادا کا اتباع کرنا ہی ہے تو تمہارے آباء میں جو سب سے بہتر ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کا اتباع کرو اور شرک چھوڑ دو اور یہ بھی دیکھو کہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو راہِ راست پر نہیں پایا تو ان سے بیزاری کا اعلان فرما دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا راہِ راست پر ہوں دینِ حق رکھتے ہوں ان کا اتباع کیا جائے اور جو باطل پر ہوں گمراہی میں ہوں ان کے طریقہ سے بیزاری کا اعلان کیا جائے۔ ف۴۳ یعنی کفارِ مکہ کو ف۴۴ دراز عمریں عطا فرمائیں اور ان کے کفر کے باعث ان پر عذاب نازل کرنے میں جلدی نہ کی۔ ف۴۵ یعنی قرآن شریف ف۴۶ یعنی سید انبیاء صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم روشن ترین آیات و معجزات کے ساتھ رونق افروز ہوئے اور آپ نے شرعی احکام واضح طور پر بیان فرمائے اور ہمارے اس انعام کا حق یہ تھا کہ اس رسول مکرم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی اطاعت کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ ف۴۷ مکہ مکرمہ و طائف ف۴۸ جو کثیر المال جتھے دار ہو جیسے کہ مکہ مکرمہ میں ولید بن مُغیرہ اور طائف میں عُروہ بن مسعود ثقفی اللّٰہ تعالٰی ان کی اس بات کا رد فرماتا ہے ف۴۹ یعنی کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں کہ جس کو چاہیں دے دیں کس قدر جاہلانہ بات کہتے ہیں۔ ف۵۰ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو قوی کسی کو ضعیف، مخلوق میں کوئی ہمارے حکم کو بدلنے اور ہماری تقدیر سے باہر نکلنے کی قدرت نہیں رکھتا تو جب دنیا جیسی قلیل چیز میں کسی کو مجالِ اعتراض نہیں تو نبوت جیسے منصبِ عالی میں کیا کسی کو دم مارنے کا موقع ہے؟ ہم جسے چاہتے ہیں غنی کرتے ہیں جسے چاہتے ہیں مخدوم بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں فقیر کرتے ہیں جسے چاہتے ہیں خادم بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں نبی بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں امتی بناتے ہیں، امیر کیا کوئی اپنی قابلیت سے ہو جاتا ہے؟ ہماری عطا ہے جسے جو چاہیں کریں۔

رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

اُن میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی دی ۵۱ کہ ان میں ایک دوسرے کی

سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ

ہنسی بنائے ۵۲ اور تمہارے رب کی رحمت ۵۳ ان کی جمع جتھا سے بہتر ۵۴ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ

النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ

سب لوگ ایک دین پر ہوجائیں ۵۵ تو ہم ضرور رحمٰن کے منکروں کے لیے چاندی

فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا

کی چھتیں اور سیڑھیاں بناتے جن پر چڑھتے اور ان کے گھروں کے لیے چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت

يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ

جن پر تکیہ لگاتے اور طرح طرح کی آرائش ۵۶ اور یہ جو کچھ ہے جیتی دنیا ہی کا اسباب ہے اور

الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ ع وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ ع ۹

آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے ۵۷ اور جسے رتَوند (اندھا بننا) آئے رحمٰن کے ذکر سے ۵۸

نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ

ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی رہے اور بے شک وہ شیاطین ان کو ۵۹ راہ سے روکتے ہیں

۵۱ قوت و دولت وغیرہ دنیوی نعمت میں۔ ۵۲ یعنی مالدار فقیر کی ہنسی کرے۔ یہ قرطبی کی تفسیر کے مطابق ہے اور دوسرے مفسرین نے ''سُخْرِيًّا'' ہنسی بنانے کے معنی میں نہیں لیا ہے بلکہ اعمال و اشغال کے مُسَخّر بنانے کے معنی میں لیا ہے اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ ہم نے دولت و مال میں لوگوں کو مُتفاوت کیا تاکہ ایک دوسرے سے مال کے ذریعہ خدمت لے اور دنیا کا نظام مضبوط ہو غریب کو ذریعۂ معاش ہاتھ آئے اور مالدار کو کام کرنے والے بہم پہنچیں تو اس پر کون اعتراض کرسکتا ہے کہ فلاں کو کیوں غنی کیا اور فلاں کو فقیر اور جب دنیوی اُمور میں کوئی شخص دم نہیں مارسکتا تو نبوت جیسے رتبۂ عالی میں کسی کو کیا تابِ سخن و حقِ اعتراض اس کی مرضی جس کو چاہے سرفراز فرمائے۔ ۵۳ یعنی جنت ۵۴ یعنی اس مال سے بہتر ہے جس کو دنیا میں کفار جمع کرکے رکھتے ہیں۔ ۵۵ یعنی اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ کافروں کو فراخیٔ عیش میں دیکھ کر سب لوگ کافر ہوجائیں گے۔ ۵۶ کیونکہ دنیا اور اس کے سامان کی ہمارے نزدیک کچھ قدر نہیں وہ سَرِيْعَةُ الزَّوَال (جلد ختم ہونے والا) ہے۔ ۵۷ جنہیں دنیا کی چاہت نہیں۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قدر رکھتی تو کافر کو اس سے ایک پیاس پانی نہ دیتا۔ (قَالَ التِّرمِذِیُّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) دوسری حدیث میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نیازمندوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے راستہ میں ایک مُردہ بکری دیکھی، فرمایا: دیکھتے ہو اس کے مالکوں نے اسے بہت بے قدری سے پھینک دیا دنیا کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی قدر نہیں جتنی بکری والوں کے نزدیک اس مری بکری کی ہو۔ (اَخرَجَهُ التِّرمِذی وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ) حدیث: سیّدِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کرم فرماتا ہے تو اسے دنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسا تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔ (اَلتِّرمِذِیُّ وَ قَالَ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) حدیث: دُنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔ ۵۸ یعنی قرآن پاک سے اندھا بن جائے کہ اس کی ہدایتوں کو نہ دیکھے اور ان سے فائدہ نہ اٹھائے۔ ۵۹ یعنی اندھا بننے والوں کو۔

وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَ
اور ف٦٠ سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں یہاں تک کہ جب ف٦١ کافر ہمارے پاس آئے گا اپنے شیطان سے کہے گا ہائے کسی طرح مجھ میں

بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَ لَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ
تجھ میں پورب پچھم (مشرق ومغرب) کا فاصلہ ہوتا تو کیا ہی بُرا ساتھی ہے اور ہرگز تمہارا اس ف٦٢ سے بھلا نہ ہوگا آج جب

ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي
کہ ف٦٣ تم نے ظلم کیا کہ تم سب عذاب میں شریک ہو تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے ف٦٤ یا اندھوں کو راہ

الْعُمْيَ وَ مَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ
دکھاؤ گے ف٦٥ اور انھیں جو کھلی گمراہی میں ہیں ف٦٦ تو اگر ہم تمہیں لے جائیں ف٦٧ تو ان سے ہم

مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لا اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾
ضرور بدلہ لیں گے ف٦٨ یا تمہیں دکھا دیں ف٦٩ جس کا انھیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم اُن پر بڑی قدرت والے ہیں

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ج اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ
تو مضبوط تھامے رہو اُسے جو تمہاری طرف وحی کی گئی ف٧٠ بے شک تم سیدھی راہ پر ہو اور

اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ج وَ سَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ سْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا
بے شک وہ ف٧١ شرف ہے تمہارے لیے ف٧٢ اور تمہاری قوم کے لیے ف٧٣ اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا ف٧٤ اور اُن سے پوچھو جو ہم

مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع ع ٣/١٠
نے تم سے پہلے رسول بھیجے کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن کو پوجا ہو ف٧٥

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىِٕهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ
اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو اس نے فرمایا بے شک میں اس کا رسول

ف٦٠ وہ اندھا بننے والے باوجود گمراہ ہونے کے ف٦١ روزِ قیامت ف٦٢ حسرت وندامت ف٦٣ ظاہر وثابت ہوگیا کہ دنیا میں شرک کر کے ف٦٤ جو گوش قبول نہیں رکھتے۔ ف٦٥ جو چشم حق بیں (حق دیکھنے والی آنکھ) سے محروم ہیں۔ ف٦٦ جن کے نصیب میں ایمان نہیں۔ ف٦٧ یعنی اُنہیں عذاب کرنے سے پہلے تمہیں وفات دیں۔ ف٦٨ آپ کے بعد۔ ف٦٩ تمہارے حیات میں اُن پر اپنا وہ عذاب ف٧٠ ہماری کتاب قرآن مجید۔ ف٧١ قرآن شریف۔ ف٧٢ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نبوت وحکمت عطا فرمائی۔ ف٧٣ یعنی امت کے لیے کہ انہیں اس سے ہدایت فرمائی۔ ف٧٤ روزِ قیامت کہ تم نے قرآن کا کیا حق ادا کیا اس کی کیا تعظیم کی اس نعمت کا کیا شکر بجالائے۔ ف٧٥ رسولوں سے سوال کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ان کے اَدیان و مِلَل کو تلاش کرو! کہیں بھی کسی نبی کی امت میں بت پرستی رَوا رکھی گئی ہے! اور اکثر مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ مومنین اہلِ کتاب سے دریافت کرو کہ کیا کبھی کسی نبی نے غیر اللہ کی عبادت کی اجازت دی! تا کہ مشرکین پر ثابت ہوجائے کہ مخلوق پرستی نہ کسی رسول نے بتائی نہ کسی کتاب میں آئی۔ یہ بھی ایک روایت ہے کہ شبِ معراج سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ
ہوں جو سارے جہاں کا مالک ہے پھر جب وہ اُن کے پاس ہماری نشانیاں لایا ف۷۶ جبھی وہ ان پر ہنسنے لگے ف۷۷ اور
مَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا٘ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ
ہم انھیں جو نشانی دکھاتے وہ پہلے سے بڑی ہوتی ف۷۸ اور ہم نے اُنھیں مصیبت میں گرفتار کیا
لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
کہ وہ باز آئیں ف۷۹ اور بولے ف۸۰ کہ اے جادوگر ف۸۱ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر اس عہد کے سبب جو اس
عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ
کا تیرے پاس ہے ف۸۲ بے شک ہم ہدایت پر آئیں گے ف۸۳ پھر جب ہم نے اُن سے وہ مصیبت ٹال دی جبھی وہ
یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ نَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ
عہد توڑ گئے ف۸۴ اور فرعون اپنی قوم میں ف۸۵ پکارا کہ اے میری قوم کیا میرے لیے مصر کی
مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ؕ اَمْ اَنَا
سلطنت نہیں اور یہ نہریں کہ میرے نیچے بہتی ہیں ف۸۶ تو کیا تم دیکھتے نہیں ف۸۷ یا میں
خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ۬ وَّ لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْ لَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ
بہتر ہوں ف۸۸ اس سے کہ ذلیل ہے ف۸۹ اور بات صاف کرتا معلوم نہیں ہوتا ف۹۰ تو اس پر کیوں نہ ڈالے گئے

انبیاء کی امامت فرمائی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے جبریلِ امین نے عرض کیا کہ اے سرورِ اکرم! اپنے سے پہلے انبیاء سے دریافت فرمالیجئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت کی اجازت دی؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سوال کی کچھ حاجت نہیں یعنی اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ تمام انبیاء توحید کی دعوت دیتے آئے سب نے مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائی۔ ف۷۶ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر دلالت کرتی تھیں۔ ف۷۷ اور ان کو جادو بتانے لگے۔ ف۷۸ یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھی چڑھی تھی مراد یہ ہے کہ ایک سے ایک اعلیٰ تھی۔ ف۷۹ کفر سے ایمان کی طرف اور یہ عذاب قحط سالی اور طوفان وٹڈی وغیرہ سے کیے گئے یہ سب حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی نشانیاں تھیں جو ان کی نبوت پر دلالت کرتی تھیں اور ان میں ایک سے ایک بلند و بالا تھی۔ ف۸۰ عذاب دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۸۱ یہ کلمہ ان کے عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم و تکریم کا تھا وہ عالم و ماہر و حاذِق کامل کو جادوگر کہا کرتے تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ ان کی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی اور وہ اس کو صفتِ مدح سمجھتے تھے اس لیے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بوقتِ اِلتجاء اس کلمہ سے نِدا کی، کہا: ف۸۲ وہ عہد یا تو یہ ہے کہ آپ کی دعا مُستجاب ہے یا نبوت یا ایمان لانے والوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھالینا۔ ف۸۳ ایمان لائیں گے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور ان پر سے عذاب اٹھالیا گیا۔ ف۸۴ ایمان نہ لائے کفر پر مُصِر رہے۔ ف۸۵ بہت افتخار کے ساتھ ف۸۶ یہ دریائے نیل سے نکلی ہوئی بڑی بڑی نہریں تھیں جو فرعون کے قَصر (محل) کے نیچے جاری تھیں۔ ف۸۷ میری عظمت وقوت اور شان وسَطوَت (شوکت)۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے! خلیفہ رشید نے جب یہ آیت پڑھی اور حکومتِ مصر پر فرعون کا غرور دیکھا تو کہا کہ میں وہ مصر اپنے ادنیٰ غلام کو دے دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے "مصر" خُصَیب کو دے دیا جو ان کا غلام تھا اور وضو کرانے کی خدمت پر مامور تھا۔ ف۸۸ یعنی کیا تمہارے نزدیک ثابت ہوگیا اور تم نے سمجھ لیا کہ میں بہتر ہوں۔ ف۸۹ یہ اس بے ایمان متکبر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں کہا۔ ف۹۰ زبان میں گرہ ہونے کی وجہ سے جو بچپن میں آگ منہ میں رکھنے سے پڑگئی تھی اور یہ

اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ

سونے کے کنگن و۹۱ یا اس کے ساتھ فرشتے آتے کہ اس کے پاس رہتے و۹۲ پھر اس نے اپنی قوم کو

قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا

کم عقل کرلیا و۹۳ تو وہ اس کے کہنے پر چلے و۹۴ بےشک وہ بے حکم لوگ تھے پھر جب اُنھوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب

مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ ع ٥ / ١١

ان پر آیا ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا اُنھیں ہم نے کر دیا اگلی داستان اور کہاوت پچھلوں کے لیے و۹۵

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوْۤا

اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی جائے جبھی تمہاری قوم اُس سے ہنسنے لگتے ہیں و۹۶ اور کہتے ہیں

ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ

کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ و۹۷ انھوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق جھگڑے کو و۹۸ بلکہ وہ ہیں ہی

خَصِمُوْنَ ﴿٥٨﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْۤ

جھگڑالو لوگ و۹۹ وہ تو نہیں مگر ایک بندہ جس پر ہم نے احسان فرمایا و۱۰۰ اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے

اس ملعون نے جھوٹ کہا کیونکہ آپ کی دعا سے اللّٰہ تعالیٰ نے زبان اقدس کی وہ گرہ زائل کردی تھی لیکن فرعونی پہلے ہی خیال میں تھے آگے پھر اسی فرعون کا کلام ذکر فرمایا جاتا ہے۔ و۹۱ یعنی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام سچے ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو واجب الاطاعت سردار بنایا ہے تو انہیں سونے کا کنگن کیوں نہیں پہنایا۔ یہ بات اس نے اپنے زمانہ کے دستور کے مطابق کہی کہ اس زمانہ میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تھا اس کو سونے کے کنگن اور سونے کا طوق پہنایا جاتا تھا۔ و۹۲ اور اس کے صِدق کی گواہی دیتے۔ و۹۳ ان جاہلوں کی عقل خَبط (خراب) کردی انہیں بہلا پھسلا لیا۔ و۹۴ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے لگے۔ و۹۵ کہ بعد والے ان کے حال سے نصیحت وعبرت حاصل کریں۔ و۹۶ شانِ نزول: جب سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے یہ آیت ''وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ'' پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ اے مشرکین! تم اور جو چیز اللّٰہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہے۔ یہ سن کر مشرکین کو بہت غصہ آیا اور ابن زِبَعریٰ کہنے لگا: یا محمد! (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا یہ خاص ہمارے اور ہمارے معبودوں ہی کے لیے ہے یا ہر امت وگروہ کے لیے؟ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے معبودوں کے لیے بھی ہے اور سب امتوں کے لیے بھی۔ اس پر اس نے کہا کہ آپ کے نزدیک عیسیٰ بن مریم نبی ہیں اور آپ ان کی اور ان کی والدہ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ نصاریٰ ان دونوں کو پوجتے ہیں اور حضرت عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہیں یعنی یہود وغیرہ ان کو پوجتے ہیں تو اگر یہ حضرات (معاذ اللّٰہ) جہنم میں ہوں تو ہم راضی ہیں کہ ہم اور ہمارے معبود بھی ان کے ساتھ ہوں اور یہ کہہ کر کفار خوب ہنسے اس پر یہ آیت اللّٰہ تعالیٰ نے نازل فرمائی: ''اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ'' اور یہ آیت نازل ہوئی: ''وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ......الآية'' جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ابن زِبَعریٰ نے اپنے معبودوں کے لیے حضرت عیسیٰ بن مریم کی مثال بیان کی اور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مُجادَلہ کیا کہ نصاریٰ انہیں پوجتے ہیں تو قریش اس کی اس بات پر ہنسنے لگے۔ و۹۷ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ مطلب یہ تھا کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہتر ہیں تو اگر (مَعاذَ اللّٰہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود یعنی بت بھی ہوا کریں کچھ پرواہ نہیں اس پر اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: و۹۸ یہ جانتے ہوئے کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں باطل ہے اور آیہ کریمہ ''اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' (بیشک تم اور جو کچھ اللّٰہ کے سوا تم پوجتے ہو) سے صرف بت مراد ہیں حضرت عیسیٰ وحضرت عزیر

اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿۵۹﴾ وَ لَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنَا مِنۡکُمۡ مَّلٰٓئِکَۃً فِی الۡاَرۡضِ

عجیب نمونہ بنایا ف۱۰۰ اور اگر ہم چاہتے تو ف۱۰۱ زمین میں تمہارے بدلے فرشتے

یَخۡلُفُوۡنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِنَّہٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَۃِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِہَا وَ اتَّبِعُوۡنِ ؕ ہٰذَا

بساتے ف۱۰۲ اور بے شک عیسٰی قیامت کی خبر ہے ف۱۰۳ تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا ف۱۰۵ یہ

صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۱﴾ وَ لَا یَصُدَّنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ ۚ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۶۲﴾

سیدھی راہ ہے اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روک دے ف۱۰۶ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

وَ لَمَّا جَآءَ عِیۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ لِاُبَیِّنَ لَکُمۡ

اور جب عیسٰی روشن نشانیاں ف۱۰۷ لایا اس نے فرمایا میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ف۱۰۸ اور اس لیے میں تم سے بیان کردوں

بَعۡضَ الَّذِیۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡہِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰہَ

بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو ف۱۰۹ تو اللّٰہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بے شک اللّٰہ

ہُوَ رَبِّیۡ وَ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ؕ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخۡتَلَفَ

میرا رب اور تمہارا رب تو اسے پوجو یہ سیدھی راہ ہے ف۱۱۰ پھر وہ

الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِہِمۡ ۚ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ ﴿۶۵﴾

گروہ آپس میں مختلف ہوگئے ف۱۱۱ تو ظالموں کی خرابی ہے ف۱۱۲ ایک دردناک دن کے عذاب سے ف۱۱۳

ہَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَۃَ اَنۡ تَاۡتِیَہُمۡ بَغۡتَۃً وَّ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۶۶﴾

کاہے کے انتظار میں ہیں مگر قیامت کے کہ اُن پر اچانک آجائے اور اُنھیں خبر نہ ہو

اور ملائکہ کوئی مراد نہیں لیے جاسکتے۔ ابن زِبَعری عرب تھا عربی زبان کا جاننے والا تھا یہ اس کو خوب معلوم تھا کہ ''مَا تَعْبُدُوْنَ'' میں جو ''مَا'' ہے اس کے معنی چیز کے ہیں، اس سے غیر ذوی العقول مراد ہوتے ہیں لیکن باوجود اس کے اس کا زبان عرب کے اصول سے جاہل بن کر حضرت عیسٰی اور حضرت عزیر اور ملائکہ کو اس میں داخل کرنا کٹ حجتی اور جہل پروری ہے۔ ف۹۹ باطل کے درپے ہونے والے اب حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے: ف۱۰۰ نبوت عطا فرما کر۔ ف۱۰۱ اپنی قدرت کا کہ بغیر باپ کے پیدا کیا۔ ف۱۰۲ اے اہلِ مکہ! ہم تمہیں ہلاک کر دیتے اور ف۱۰۳ جو ہماری عبادت و اطاعت کرتے۔ ف۱۰۴ یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام کا آسمان سے اترنا علاماتِ قیامت میں سے ہے۔ ف۱۰۵ یعنی میری ہدایت و شریعت کا اتباع کرنا۔ ف۱۰۶ شریعت کے اتباع یا قیامت کے یقین یا دینِ الٰہی پر قائم رہنے سے۔ ف۱۰۷ یعنی معجزات ف۱۰۸ یعنی نبوت اور انجیلی احکام۔ ف۱۰۹ توریت کے احکام میں سے۔ ف۱۱۰ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا کلام مبارک تمام ہو چکا آگے نصرانیوں کے شرکوں کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ ف۱۱۱ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد ان میں سے کسی نے کہا کہ عیسٰی خدا تھے۔ کسی نے کہا: خدا کے بیٹے۔ کسی نے کہا: تین میں کے تیسرے۔ غرض نصرانی فرقے فرقے ہوگئے: یعقوبی، نُسطوری، مَلکانی، شَمعُونی۔ ف۱۱۲ جنہوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں کفر کی باتیں کہیں۔ ف۱۱۳ یعنی روزِ قیامت کے۔

اَلۡاَخِلَّآءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُہُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿٦٧﴾ یٰعِبَادِ لَا ع ۶/۱۱

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار ف۱۱۴ ان سے فرمایا جائے گا

خَوۡفٌ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٨﴾ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ

اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف نہ تم کو غم ہو وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور

کَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ ﴿٦٩﴾ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ اَنۡتُمۡ وَاَزۡوَاجُکُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿٧٠﴾

مسلمان تھے داخل ہو جنت میں تم اور تمہاری بیبیاں تمہاری خاطریں ہوتیں ف۱۱۵

یُطَافُ عَلَیۡہِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَہَبٍ وَّاَکۡوَابٍ ۚ وَفِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡہِ

ان پر دورہ ہوگا سونے کے پیالوں اور جاموں کا اور اس میں جو

الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡیُنُ ۚ وَاَنۡتُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٧١﴾ وَتِلۡکَ الۡجَنَّۃُ

جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذت پہنچے ف۱۱۶ اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور یہ ہے وہ جنت

الَّتِیۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡہَا بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٧٢﴾ لَکُمۡ فِیۡہَا فَاکِہَۃٌ کَثِیۡرَۃٌ

جس کے تم وارث کیے گئے اپنے اعمال سے تمہارے لیے اس میں بہت میوے ہیں

مِّنۡہَا تَاۡکُلُوۡنَ ﴿٧٣﴾ اِنَّ الۡمُجۡرِمِیۡنَ فِیۡ عَذَابِ جَہَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ﴿٧٤﴾

کہ ان میں سے کھاؤ ف۱۱۷ بے شک مجرم ف۱۱۸ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

لَا یُفَتَّرُ عَنۡہُمۡ وَہُمۡ فِیۡہِ مُبۡلِسُوۡنَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمۡنٰہُمۡ وَلٰکِنۡ کَانُوۡا ہُمُ

وہ کبھی ان پر سے ہلکا نہ پڑے گا اور وہ اس میں بے آس رہیں گے ف۱۱۹ اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی

ف۱۱۴ یعنی دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے باقی رہے گی۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے آپ نے فرمایا: دو دوست مومن اور دو دوست کافر مومن دوستوں میں ایک مرجاتا ہے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہے: یارب! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری کا اور نیکی کرنے کا حکم کرتا تھا اور مجھے برائی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا ہے، یارب! اس کو میرے بعد گمراہ نہ کر اور اس کو ہدایت دے جیسی میری ہدایت فرمائی اور اس کا اکرام کر جیسا میرا اکرام فرمایا۔ جب اس کا مومن دوست مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ہر ایک کہتا ہے کہ یہ اچھا بھائی ہے، اچھا دوست ہے، اچھا رفیق ہے اور دو کافر دوستوں میں سے جب ایک مرجاتا ہے تو دعا کرتا ہے: یارب! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری سے منع کرتا تھا اور بدی کا حکم دیتا تھا، نیکی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے، تو ان میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے: بُرا بھائی، بُرا دوست، بُرا رفیق۔ ف۱۱۵ یعنی جنت میں تمہارا اکرام ہوگا نعمتیں دی جائیں گی ایسے خوش کئے جاؤ گے کہ تمہارے چہروں پر خوشی کے آثار نمودار ہوں گے۔ ف۱۱۶ انواع و اقسام کی نعمتیں۔ ف۱۱۷ جنتی درخت ثمردار سدا بہار ہیں ان کی زیب و زینت میں فرق نہیں آتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی ان سے ایک پھل لے گا تو درخت میں اس کی جگہ دو پھل نمودار ہو جائیں گے۔ ف۱۱۸ یعنی کافر۔ ف۱۱۹ رحمت کی امید بھی نہ ہوگی۔

الظّٰلِمِيْنَ ۝۷۶ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ

ظالم تھے ف۱۲۰ اور وہ پکاریں گے ف۱۲۱ اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کرچکے ف۱۲۲ وہ فرمائے گا ف۱۲۳ تمہیں

مّٰكِثُوْنَ ۝۷۷ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝۷۸

تو ٹھہرنا ہے ف۱۲۴ بے شک ہم تمہارے پاس حق لائے ف۱۲۵ مگر تم میں اکثر کو حق ناگوار ہے

اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝۷۹ ج اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ

کیا اُنھوں نے ف۱۲۶ اپنے خیال میں کوئی کام پکا کرلیا ہے ف۱۲۷ تو ہم اپنا کام پکا کرنے والے ہیں ف۱۲۸ کیا اس گھمنڈ میں ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات

سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝۸۰ قُلْ اِنْ كَانَ

اور ان کی مشورت نہیں سنتے ہاں کیوں نہیں ف۱۲۹ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں تم فرماؤ بفرضِ مُحال

لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖۗ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝۸۱ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا ف۱۳۰ پاکی ہے آسمانوں اور زمین

الْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۸۲ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا

کے رب کو عرش کے رب کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۳۱ تو تم انھیں چھوڑو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں ف۱۳۲

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝۸۳ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ

یہاں تک کہ اپنے اُس دن کو پائیں جس کا اُن سے وعدہ ہے ف۱۳۳ اور وہی آسمان والوں کا خدا اور

فِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝۸۴ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ

زمین والوں کا خدا ف۱۳۴ اور وہی حکمت و علم والا ہے اور بڑی برکت والا ہے وہ کہ اسی کے لیے ہے سلطنت

ف۱۲۰ کہ سرکشی و نافرمانی کرکے اس حال کو پہنچے۔ ف۱۲۱ جہنّم کے داروغہ کو کہ ف۱۲۲ یعنی موت دے دے۔ مالک سے درخواست کریں گے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے ان کی موت کی دعا کرے۔ ف۱۲۳ ہزار برس بعد۔ ف۱۲۴ عذاب میں ہمیشہ کبھی اس سے رہائی نہ پاؤ گے نہ موت سے نہ اور کسی طرح اس کے بعد اللہ تعالیٰ اہلِ مکہ سے خطاب فرماتا ہے ف۱۲۵ اپنے رسولوں کی معرفت۔ ف۱۲۶ یعنی کفارِ مکّہ نے۔ ف۱۲۷ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکر کرنے اور فریب سے ایذا پہنچانے کا اور درحقیقت ایسا ہی تھا کہ قریش دارُالنَّدوَہ میں جمع ہوکر حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے لیے حیلے سوچتے تھے۔ ف۱۲۸ ان کے اس مکر وفریب کا بدلہ جس کا انجام ان کی ہلاکت ہے۔ ف۱۲۹ ہم ضرور سنتے ہیں اور پوشیدہ ظاہر ہر بات جانتے ہیں ہم سے کچھ نہیں چُھپ سکتا۔ ف۱۳۰ لیکن اس کے بچہ نہیں اور اس کے لیے اولاد مُحال ہے یہ تعلیقِ وَلَد میں مبالغہ ہے۔ شانِ نزول: نُضر بن حارث نے کہا تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو نُضر کہنے لگا: دیکھتے ہو قرآن میں میری تصدیق آگئی۔ ولید نے کہا کہ تیری تصدیق نہیں ہوئی بلکہ یہ فرمایا گیا کہ رحمٰن کے ولد نہیں ہے اور میں اہلِ مکہ میں سے پہلا مُوَحِّد ہوں اس سے ولد کی نفی کرنے والا۔ اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی تنزیہ (پاکی) کا بیان ہے۔ ف۱۳۱ اور اس کے لیے اولاد قرار دیتے ہیں۔ ف۱۳۲ یعنی جس لغو باطل میں ہیں اسی میں پڑے رہیں۔ ف۱۳۳ جس میں عذاب کیے جائیں گے اور وہ روزِ قیامت ہے۔ ف۱۳۴ یعنی وہی معبود ہے آسمان وزمین میں اسی کی عبادت کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ

آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم اور تمہیں

تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

اسی کی طرف پھرنا اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ہاں شفاعت کا اختیار اُنھیں ہے

مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ

جو حق کی گواہی دیں ف۱۳۵ اور علم رکھیں ف۱۳۶ اور اگر تم اُن سے پوچھو ف۱۳۷ کہ انھیں کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے

وقف لازم

اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

اللہ نے ف۱۳۸ تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۳۹ مجھے رسول ف۱۴۰ کے اس کہنے کی قسم ف۱۴۱ کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے

ع ۲۲/۱۳

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

تو اُن سے درگزر کرو ف۱۴۲ اور فرماؤ بس سلام ہے ف۱۴۳ کہ آگے جان جائیں گے ف۱۴۴

ایاتها ۵۹ ۔ ۴۴ سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ ۶۴ ۔ رکوعاتها ۳

سورۂ دخان مکیہ ہے، اس میں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

مع ۱۲

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا

قسم اس روشن کتاب کی ف۲ بے شک ہم نے اُسے برکت والی رات میں اُتارا ف۳ بے شک ہم

مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا

ڈر سنانے والے ہیں ف۴ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ف۵ ہمارے پاس کے حکم سے بے شک

ف۱۳۵ یعنی توحیدِ الٰہی کی۔ ف۱۳۶ اس کا کہ اللہ ان کا رب ہے ایسے مقبول بندے ایمانداروں کی شفاعت کریں گے۔ ف۱۳۷ یعنی مشرکین سے۔ ف۱۳۸ اور اللہ تعالیٰ کے خالقِ عالَم ہونے کا اقرار کریں گے۔ ف۱۳۹ اور باوجود اس اقرار کے اس کی توحید وعبادت سے پھرتے ہیں۔ ف۱۴۰ سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ف۱۴۱ اللہ تبارک وتعالیٰ کا حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قولِ مبارک کی قسم فرمانا حضور کے اکرام اور حضور کی دعا والتجاء کے احترام کا اظہار ہے۔ ف۱۴۲ اور انہیں چھوڑ دو۔ ف۱۴۳ یہ سلامِ مُتارکت ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم تمہیں چھوڑتے ہیں اور تم سے امن میں رہنا چاہتے ہیں (وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْجِهَادِ) ف۱۴۴ اپنا انجام کار۔ ف۱ سورۂ دُخان مکی ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا انسٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اِکتیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی قرآن پاک کی جو حلال وحرام وغیرہ احکام کا بیان فرمانے والا ہے۔ ف۳ اس رات سے یا شبِ قدر مراد ہے یا شبِ برَاءَۃ اس شب میں قرآن پاک بتمامہٖ لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اتارا گیا پھر وہاں سے حضرت جبریل بیس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا لے کر نازل ہوئے اس شب کو شبِ مبارکہ اس لیے فرمایا گیا

كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ﴿۵﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶﴾

ہم بھیجنے والے ہیں ف۶ تمہارے رب کی طرف سے رحمت بے شک وہی سُنتا جانتا ہے

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ﴿۷﴾ لَاۤ اِلٰهَ

وہ جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو ف۷ اس کے سوا

وقف لازم

اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۸﴾ بَلْ هُمْ

کسی کی بندگی نہیں وہ جلائے اور مارے تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب بلکہ وہ

فِیْ شَكٍّ یَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۰﴾

شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ف۸ تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا

یَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا

کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا ف۹ یہ ہے دردناک عذاب اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم

مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَ قَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ

ایمان لاتے ہیں ف۱۰ کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا ف۱۱ حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا ف۱۲ پھر

وقف لازم

تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّكُمْ

اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ف۱۳ ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر

کہ اس میں قرآن پاک نازل ہوا اور ہمیشہ اس شب میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ ف۴ اپنے عذاب کا۔ ف۵ سال بھر کے اَرزاق و آجال (اموات) و احکام۔ ف۶ اپنے رسول خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان سے پہلے انبیاء کو۔ ف۷ کہ وہ آسمان و زمین کا رب ہے تو یقین کرو کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ ف۸ ان کا اقرار علم و یقین سے نہیں بلکہ ان کی بات میں ہنسی اور تمسخر شامل ہے اور وہ آپ کے ساتھ اِستہزاء کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر دعا کی کہ یارب! انہیں ایسی ہَفت سالہ قحط کی مصیبت میں بتلا کر جیسے سات سال کا قحط حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجا تھا۔ یہ دعا مستجاب ہوئی اور حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا گیا۔ ف۹ چنانچہ قریش پر قحط سالی آئی اور یہاں تک اس کی شدت ہوئی کہ وہ لوگ مردار کھا گئے اور بھوک سے اس حال کو پہنچ گئے کہ جب اوپر کو نظر اٹھاتے آسمان کی طرف دیکھتے تو ان کو دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا یعنی ضُعف سے نگاہوں میں خیرَگی (دُھندلاہٹ) آگئی تھی اور قحط سے زمین خشک ہوگئی خاک اڑنے لگی غبار نے ہوا کو مُکدّر (میلا) کردیا۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جو علاماتِ قیامت میں سے ہے اور قریب قیامت ظاہر ہوگا مشرق و مغرب اس سے بھر جائیں گے چالیس روز و شب رہے گا مومن کی حالت تو اس سے ایسی ہوجائے گی جیسے زکام ہوجائے اور کافر مدہوش ہوں گے۔ ان کے نتھنوں اور کانوں اور بدن کے سوراخوں سے دھواں نکلے گا۔ ف۱۰ اور تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں۔ ف۱۱ یعنی اس حالت میں وہ کیسے نصیحت مانیں گے۔ ف۱۲ اور معجزاتِ ظاہرات اور آیاتِ بیّنات پیش فرماچکا۔ ف۱۳ جس کو وحی کی غشی طاری ہونے کے وقت جنّات یہ کلمات تلقین کرجاتے ہیں۔ (معاذاللہ تعالیٰ)۔

وقف لازم

عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾ یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ

وہی کرو گے ف۱۴ جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے ف۱۵ بےشک ہم بدلہ لینے والے ہیں اور بےشک

فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْۤا اِلَیَّ

ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور اُن کے پاس ایک معزز رسول تشریف لایا ف۱۶ کہ اللہ کے بندوں کو

عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّیْۤ

مجھے سپرد کردو ف۱۷ بےشک میں تمہارے لیے امانت والا رسول ہوں اور اللہ کے مقابل سرکشی نہ کرو میں

اٰتِیْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾

تمہارے پاس ایک روشن سند لاتا ہوں ف۱۸ اور میں پناہ لیتا ہوں اپنے رب اور تمہارے رب کی اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو ف۱۹

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ

اور اگر تم میرا یقین نہ لاؤ تو مجھ سے کنارے ہو جاؤ ف۲۰ تو اُس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ

الثلثة

مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ

مجرم لوگ ہیں ہم نے حکم فرمایا کہ میرے بندوں ف۲۱ کو راتوں رات لے نکل ضرور تمہارا پیچھا کیا جائے گا ف۲۲ اور دریا کو یونہی جگہ جگہ سے

رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ

کھلا چھوڑ دے ف۲۳ بےشک وہ لشکر ڈبویا جائے گا ف۲۴ کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور

زُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ

کھیت اور عمدہ مکانات ف۲۵ اور نعمتیں جن میں فارغ البال تھے ف۲۶ ہم نے یونہی کیا اور

ف۱۴ جس کفر میں تھے اسی کی طرف لوٹو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب فرمایا جاتا ہے کہ اس دن کو یاد کرو ف۱۵ اس دن سے مراد روزِ قیامت ہے یا روزِ بدر۔ ف۱۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ ف۱۷ یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کردو اور جو شدتیں اور سختیاں ان پر کرتے ہو اس سے رہائی دو۔ ف۱۸ اپنے صدقِ نبوت و رسالت کی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا تو فرعونیوں نے آپ کو قتل کی دھمکی دی اور کہا کہ ہم تمہیں سنگسار کردیں گے تو آپ نے فرمایا ف۱۹ یعنی میرا توکّل و اعتماد اس پر ہے مجھے تمہاری دھمکی کی کچھ پروا نہیں اللہ تعالیٰ میرا بچانے والا ہے۔ ف۲۰ میری ایذا کے درپے نہ ہو، انہوں نے اس کو بھی نہ مانا۔ ف۲۱ یعنی بنی اسرائیل۔ ف۲۲ یعنی فرعون مع اپنے لشکروں کے تمہارے درپے ہوگا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور دریا پر پہنچ کر آپ نے عصا مارا اس میں بارہ رستے خشک پیدا ہوگئے آپ مع بنی اسرائیل کے دریا میں سے گزر گئے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر آرہا تھا آپ نے چاہا کہ پھر عصا مار کر دریا کو ملادیں تاکہ فرعون اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا ف۲۳ تاکہ فرعونی ان راستوں سے دریا میں داخل ہوجائیں۔ ف۲۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطمینان ہوگیا اور فرعون اور اس کے لشکر دریا میں غرق ہوگئے اور ان کا تمام مال ومتاع اور سامان یہیں رہ گیا۔ ف۲۵ آراستہ پیراستہ مزیّن۔ ف۲۶ عیش کرتے اِتراتے۔

وَّ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا
ان کا وارث دوسری قوم کو کردیا ف۲۷ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے ف۲۸ اور انھیں

كَانُوْا مُنْظَرِیْنَ۠ ﴿۲۹﴾ وَ لَقَدْ نَجَّیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۳۰﴾ ع ۲۹ ۱۴
مہلت نہ دی گئی ف۲۹ اور بےشک ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات بخشی ف۳۰

مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِیًا مِّنَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى
فرعون سے بےشک وہ متکبر حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا اور بےشک ہم نے اُنھیں ف۳۱

عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰیٰتِ مَا فِیْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ
دانستہ چن لیا اس زمانہ والوں سے اور ہم نے انھیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں صریح انعام تھا ف۳۲ بےشک

هٰۤؤُلَآءِ لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ ﴿۳۵﴾
یہ ف۳۳ کہتے ہیں وہ تو نہیں مگر ہمارا ایک دفعہ کا مرنا ف۳۴ اور ہم اٹھائے نہ جائیں گے ف۳۵

فَاْتُوْا بِاٰبَآىٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِیْنَ
تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ف۳۶ کیا وہ بہتر ہیں ف۳۷ یا تُبّع کی قوم ف۳۸ اور جو

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ٘ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا خَلَقْنَا
ان سے پہلے تھے ف۳۹ ہم نے انھیں ہلاک کردیا ف۴۰ بےشک وہ مجرم لوگ تھے ف۴۱ اور ہم نے نہ بنائے

ف۲۷ یعنی بنی اسرائیل کو جو نہ ان کے ہم مذہب تھے نہ رشتہ دار نہ دوست۔ ف۲۸ کیونکہ وہ ایماندار نہ تھے اور ایماندار جب مرتا ہے تو اس پر آسمان و زمین چالیس روز تک روتے ہیں جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے مجاہد سے کہا گیا کہ کیا مومن کی موت پر آسمان و زمین روتے ہیں فرمایا: زمین کیوں نہ روئے اس بندے پر جو زمین کو اپنے رکوع و سجود سے آباد رکھتا تھا اور آسمان کیوں نہ روئے اس بندے پر جس کی تسبیح و تکبیر آسمان میں پہنچتی تھی۔ حسن کا قول ہے کہ مومن کی موت پر آسمان والے اور زمین والے روتے ہیں۔ ف۲۹ توبہ وغیرہ کے لیے عذاب میں گرفتار کرنے کے بعد۔ ف۳۰ یعنی غلامی اور شاقّہ خدمتوں اور محنتوں سے اور اولاد کے قتل کیے جانے سے جو انہیں پہنچتا تھا ف۳۱ یعنی بنی اسرائیل کو۔ ف۳۲ کہ ان کے لیے دریا میں خشک رستے بنائے، ابر کو سائبان کیا، مَن و سلویٰ اتارا، اس کے علاوہ اور نعمتیں دیں۔ ف۳۳ کفارِ مکہ۔ ف۳۴ یعنی اس زندگانی کے بعد سوائے ایک موت کے ہمارے لیے اور کوئی حال باقی نہیں اس سے ان کا مقصود بعث یعنی موت کے بعد زندہ کیے جانے کا انکار کرنا تھا جس کو اگلے جملے میں واضح کردیا۔ (کبیر) ف۳۵ بعد موت زندہ کرکے۔ ف۳۶ اس بات میں کہ ہم بعد مرنے کے زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔ کفارِ مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ قُصَیِّ بن کِلاب کو زندہ کردو اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو اور یہ ان کی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لیے وقت معیّن ہو اس کا اس وقت سے قبل وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے اگر کوئی شخص کسی نئے جمے ہوئے درخت یا پودے کو کہے کہ اس میں سے اب پھل نکالو ورنہ ہم نہیں مانیں گے کہ اس درخت سے پھل نکل سکتا ہے تو اس کو جاہل قرار دیا جائے گا اور اس کا انکار محض حُمق (بیوقوفی) یا مکابرہ ہوگا۔ ف۳۷ یعنی کفارِ مکّہ زور و قوت میں۔ ف۳۸ تُبّعِ حِمْیَری بادشاہِ یمن صاحب ایمان تھے اور ان کی قوم کافر تھی جو نہایت قوی زور آور اور کثیر التعداد تھی۔ ف۳۹ کافر امتوں میں سے۔ ف۴۰ اُن کے کُفر کے باعث۔ ف۴۱ کافر منکرِ بعث۔

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے کھیل کے طور پر ف۴۲ ہم نے اُنھیں نہ بنایا مگر حق کے ساتھ ف۴۳

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾

لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں ف۴۴ بے شک فیصلہ کا دن ف۴۵ ان سب کی میعاد ہے

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا ف۴۶ اور نہ ان کی مدد ہوگی ف۴۷ مگر جس پر اللہ

اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ ع ۲ / ۱۵

رحم کرے ف۴۸ بے شک وہی عزت والا مہربان ہے بے شک تھوہڑ کا پیڑ ف۴۹ گنہگاروں

الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ معانقة ۱۲

کی خوراک ہے ف۵۰ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے جیسا کھولتا پانی جوش مارے ف۵۱ اسے پکڑو ف۵۲

فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ

ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بزور گھسیٹتے لے جاؤ پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا

الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ

عذاب ڈالو ف۵۳ چکھ ف۵۴ ہاں ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے ف۵۵ بے شک یہ ہے وہ ف۵۶ جس میں تم

تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾

شبہ کرتے تھے ف۵۷ بے شک ڈر والے امان کی جگہ میں ہیں ف۵۸ باغوں اور چشموں میں

ف۴۲ اگر مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و ثواب نہ ہو تو خَلق کی پیدائش محض فنا کے لیے ہوگی اور یہ عَبَث و لعب ہے، تو اس دلیل سے ثابت ہوا کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اخروی زندگی ضرور ہے جس میں حساب و جزا ہو۔ ف۴۳ کہ طاعت پر ثواب دیں اور معصیت پر عذاب کریں۔ ف۴۴ کہ پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے اور حکیم کا فعل عبث نہیں ہوتا۔ ف۴۵ یعنی روزِ قیامت جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا۔ ف۴۶ اور قرابت و محبت نفع نہ دے گی۔ ف۴۷ یعنی کافروں کی۔ ف۴۸ یعنی سوائے مؤمنین کے کہ وہ باذنِ الٰہی ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے۔ (جمل) ف۴۹ تھوہڑ ایک خبیث نہایت کڑوا درخت ہے جو اہلِ جہنّم کی خوراک ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک قطرہ اس تھوہڑ کا دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہلِ دنیا کی زندگانی خراب ہو جائے۔ ف۵۰ ابوجہل کی اور اس کے ساتھیوں کی جو بڑے گنہگار ہیں۔ ف۵۱ جہنّم کے فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ ف۵۲ یعنی گنہگار کو۔ ف۵۳ اور اس وقت دوزخی سے کہا جائے گا کہ ف۵۴ اس عذاب کو۔ ف۵۵ ملائکہ یہ کلمہ اہانت اور تذلیل کے لیے کہیں گے کیونکہ ابوجہل کہا کرتا تھا کہ "بطحاء" میں میں بڑا عزت والا کرم والا ہوں اُس کو عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائے گا اور کفار سے یہ بھی کہا جائے گا کہ ف۵۶ عذاب جو تم دیکھتے ہو۔ ف۵۷ اور اس پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ اس کے بعد پرہیزگاروں کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔ ف۵۸ جہاں کوئی خوف نہیں۔

يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٥٣﴾ كَذٰلِكَ قف وَ زَوَّجْنٰهُمْ

پہنیں گے کریب اور قنادیز ف۵۹ آمنے سامنے ف۶۰ یونہی ہے اور ہم نے انھیں بیاہ دیا

بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ

نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے اس میں ہر قسم کا میوہ مانگیں گے ف۶۱ امن و امان سے ف۶۲ اس میں پہلی

فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَ وَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا

موت کے سوا ف۶۳ پھر موت نہ چکھیں گے اور اللہ نے انھیں آگ کے عذاب سے بچا لیا ف۶۴ تمہارے

مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٥٧﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ

ربّ کے فضل سے یہی بڑی کامیابی ہے تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں ف۶۵ آسان کیا کہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ ع ٣ ١٧ ١٦

وہ سمجھیں ف۶۶ تو تم انتظار کرو ف۶۷ وہ بھی کسی انتظار میں ہیں ف۶۸

اٰيَاتُهَا ٣٧ ٤٥ سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ ٦٥ رُكُوْعَاتُهَا ٤

سورۂ جاثیہ مکیہ ہے، اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

کتاب کا اُتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بےشک آسمانوں

وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ وَ فِيْ خَلْقِكُمْ وَ مَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ

اور زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے ف۲ اور تمہاری پیدائش میں ف۳ اور جو جو جانور وہ پھیلاتا ہے

ف۵۹ یعنی ریشم کے باریک و دبیز لباس۔ ف۶۰ کہ کسی کی پشت کسی کی طرف نہ ہو۔ ف۶۱ یعنی جنت میں اپنے جنتی خادموں کو میوے حاضر کرنے کا حکم دیں گے۔ ف۶۲ کہ کسی قسم کا اندیشہ ہی نہ ہوگا نہ میوے کے کم ہونے کا نہ ختم ہو جانے کا نہ ضرر کرنے کا نہ اور کوئی۔ ف۶۳ جو دنیا میں ہو چکی۔ ف۶۴ اس سے نجات عطا فرمائی۔ ف۶۵ یعنی عربی میں۔ ف۶۶ اور نصیحت قبول کریں اور ایمان لائیں لیکن لائیں گے نہیں۔ ف۶۷ ان کے ہلاک و عذاب کا۔ ف۶۸ تمہاری موت کے (قِيْلَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰيَةِ السَّيْفِ) ف۱ یہ سورۂ جاثیہ ہے اس کا نام سورۂ شریعہ بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے سوائے آیت ''قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا'' کے۔ اس سورت میں چار رکوع سینتیس آیتیں چار سو اٹھاسی کلمے دو ہزار ایک سو اکیانوے حرف ہیں۔ ف۲ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی۔ ف۳ یعنی تمہاری پیدائش میں بھی اس کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں کہ نطفہ کو خون بناتا ہے، خون کو بستہ (جمع ہوا) کرتا ہے، خون بستہ کو گوشت پارہ (گوشت کا ٹکڑا) یہاں تک کہ پورا انسان بنا دیتا ہے۔

ءَايٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

ان میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لیے اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں ف۴ اور اس میں کہ اللہ

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ

نے آسمان سے روزی کا سبب مینہ اُتارا تو اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کیا اور ہواؤں کی

الرِّيٰحِ ءَايٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٥﴾ تِلْكَ ءَايٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ

گردش میں ف۵ نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لیے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم پر حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَءَايٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ

پڑھتے ہیں پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے خرابی ہے ہر بڑے

اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٧﴾ يَّسْمَعُ ءَايٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ

بہتان ہائے گنہگار کے لیے ف۶ اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس پر پڑھی جاتی ہیں پھرہٹ پر جمتا ہے ف۷ غرور کرتا ف۸ گویا

يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٨﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ ءَايٰتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا

انھیں سُنا ہی نہیں تو اُسے خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی پر اطلاع پائے اس کی

هُزُوًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩﴾ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ

ہنسی بناتا ہے ان کے لیے خواری کا عذاب اُن کے پیچھے جہنم ہے ف۹ اور اُنھیں کچھ کام

عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ

نہ دے گا ان کا کمایا ہوا ف۱۰ اور نہ وہ جو اللہ کے سوا حمایتی ٹھہرا رکھے تھے ف۱۱ اور ان کے لیے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠﴾ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ

بڑا عذاب ہے یہ ف۱۲ راہ دکھانا ہے اور جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا اُن کے لیے

عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ ۧ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ ع ۱۱ ۱۷

دردناک عذاب میں سے سخت تر عذاب ہے اللہ ہے جس نے تمہارے بس میں دریا کردیا کہ اس میں اس کے

ف۴ کہ کبھی گھٹتے ہیں کبھی بڑھتے ہیں اور ایک جاتا ہے دوسرا آتا ہے۔ ف۵ کہ کبھی گرم چلتی ہیں کبھی سرد کبھی جنوبی کبھی شمالی کبھی شرقی کبھی غربی۔ ف۶ یعنی نضر بن حارِث کے لیے۔ شانِ نزول: کہا گیا ہے کہ یہ آیت نضر بن حارِث کے حق میں نازل ہوئی جو عجم کے قصے کہانیاں سنا کر لوگوں کو قرآن پاک سننے سے روکتا تھا اور آیت ہر ایسے شخص کے لیے عام ہے جو دین کو ضرر پہنچائے اور ایمان لانے اور قرآن سننے سے تکبّر کرے۔ ف۷ یعنی اپنے کفر پر۔ ف۸ ایمان لانے سے۔ ف۹ یعنی بعد موت ان کا انجامِ کار اور مآل (ٹھکانا) دوزخ ہے۔ ف۱۰ مال جس پر وہ بہت نازاں ہیں۔ ف۱۱ یعنی بُت جن کو پُوجا کرتے تھے۔ ف۱۲ قرآن شریف۔

فِیۡهِ بِاَمۡرِهٖ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۚ﴿۱۲﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمۡ

حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کرو ف۱۳ اور اس لیے کہ حق مانو ف۱۴ اور تمہارے لیے کام میں لگائے

مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مِّنۡهُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ

جو کچھ آسمانوں میں ہیں ف۱۵ اور جو کچھ زمین میں ف۱۶ اپنے حکم سے بےشک اس میں نشانیاں ہیں

یَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یَغۡفِرُوۡا لِلَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ اَیَّامَ

سوچنے والوں کے لیے ایمان والوں سے فرماؤ درگزریں اُن سے جو اللہ کے دنوں کی اُمید نہیں

اللّٰهِ لِیَجۡزِیَ قَوۡمًۢا بِمَا كَانُوۡا یَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ ۚ

رکھتے ف۱۷ تاکہ اللہ ایک قوم کو اس کی کمائی کا بدلہ دے ف۱۸ جو بھلا کام کرے تو اپنے لیے

وَ مَنۡ اَسَآءَ فَعَلَیۡهَا ۫ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا بَنِیۡۤ

اور بُرا کرے تو اپنے بُرے کو ف۱۹ پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۲۰ اور بےشک ہم نے بنی

اِسۡرَآءِیۡلَ الۡكِتٰبَ وَ الۡحُكۡمَ وَ النُّبُوَّةَ وَ رَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ

اسرائیل کو کتاب ف۲۱ اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی ف۲۲ اور ہم نے اُنھیں ستھری روزیاں دیں ف۲۳ اور

فَضَّلۡنٰهُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۚ﴿۱۶﴾ وَ اٰتَیۡنٰهُمۡ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا

اُنھیں اُن کے زمانہ والوں پر فضیلت بخشی اور ہم نے اُنھیں اس کام کی ف۲۴ روشن دلیلیں دیں تو اُنھوں نے اختلاف نہ کیا ف۲۵

ف۱۳ بحری سفروں سے اور تجارتوں سے اور غوّاصی (غوطہ خوری) کرنے اور موتی وغیرہ نکالنے سے۔ ف۱۴ اس کے نعمت و کرم اور فضل و احسان کا۔ ف۱۵ سورج چاند ستارے وغیرہ۔ ف۱۶ چوپائے درخت نہریں وغیرہ۔ ف۱۷ جو دن کہ اس نے مومنین کی مدد کے لیے مقرر فرمائے یا "اللہ تعالیٰ کے دِنوں" سے وہ وقائع (واقعات) مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کو گرفتار کرتا ہے بہر حال اُن امید نہ رکھنے والوں سے مراد کفار ہیں اور معنی یہ ہیں کہ کفار سے جو ایذا پہنچے اور ان کے کلمات جو تکلیف پہنچائیں مسلمان ان سے درگزر کریں مُنازَعت (جھگڑا) نہ کریں۔ (وَقِیۡلَ اِنَّ الۡاٰیَةَ مَنۡسُوۡخَةٌ بِاٰیَةِ الۡقِتَالِ)۔ شانِ نزول: اس آیت کی شانِ نزول میں کئی قول ہیں: ایک یہ کہ غزوۂ بنی مُصطلَق میں مسلمان بیرِ مُرَیۡسِیع پر اترے، یہ ایک کنواں تھا عبداللہ بن اُبَی منافق نے اپنے غلام کو پانی کے لیے بھیجا وہ دیر میں آیا تو اس سے سبب دریافت کیا اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کنوئیں کے کنارے پر بیٹھے تھے، جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی مشکیں نہ بھر گئیں اس وقت تک انہوں نے کسی کو پانی بھرنے نہ دیا۔ یہ سن کر اس بدبخت نے ان حضرات کی شان میں گستاخانہ کلمے کہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ تلوار لے کر تیار ہوئے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس تقدیر پر آیت مدنی ہوگی۔ مُقاتِل کا قول ہے کہ قبیلہ بنی غِفار کے ایک شخص نے مکہ مکرمہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو گالی دی تو آپ نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب آیت "مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا" نازل ہوئی تو فنحاص یہودی نے کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کا رب محتاج ہوگیا (معاذاللہ تعالیٰ) اس کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے تلوار کھینچی اور اس کی تلاش میں نکلے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلوالیا۔ ف۱۸ یعنی ان کے اعمال کا۔ ف۱۹ نیکی اور بدی کا ثواب اور عذاب اس کے کرنے والے پر ہے۔ ف۲۰ وہ نیکوں اور بدوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا۔ ف۲۱ یعنی توریت۔ ف۲۲ ان میں بکثرت انبیاء پیدا کر کے۔ ف۲۳ حلال کشائش کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے اموال و دِیار کا مالک کر کے اور مَنّ و سَلویٰ نازل فرما کر۔ ف۲۴ یعنی امرِ دین

إِلَّا مِنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلۡعِلۡمُ بَغۡيَۢا بَيۡنَهُمۡ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِي بَيۡنَهُمۡ

مگر بعد اس کے کہ علم اُن کے پاس آچکا ف۲۶ آپس کے حسد سے ف۲۷ بے شک تمہارا رب قیامت کے دن

يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ فِيمَا كَانُواْ فِيهِ يَخۡتَلِفُونَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلۡنَٰكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٖ

اُن میں فیصلہ کردے گا جس بات میں اختلاف کرتے ہیں پھر ہم نے اس کام کے ف۲۸

مِّنَ ٱلۡأَمۡرِ فَٱتَّبِعۡهَا وَلَا تَتَّبِعۡ أَهۡوَآءَ ٱلَّذِينَ لَا يَعۡلَمُونَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُمۡ

عمدہ راستہ پر تمہیں کیا ف۲۹ تو اسی راہ چلو اور نادانوں کی خواہشوں کا ساتھ نہ دو ف۳۰ بے شک وہ

لَن يُغۡنُواْ عَنكَ مِنَ ٱللَّهِ شَيۡـٔٗا ۚ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلِيَآءُ

اللہ کے مقابل تمہیں کچھ کام نہ دیں گے اور بے شک ظالم ایک دوسرے کے

بَعۡضٖ ۖ وَٱللَّهُ وَلِيُّ ٱلۡمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾ هَٰذَا بَصَٰٓئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدٗى وَرَحۡمَةٞ

دوست ہیں ف۳۱ اور ڈر والوں کا دوست اللہ ف۳۲ یہ لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے ف۳۳ اور ایمان والوں کے لیے

لِّقَوۡمٖ يُوقِنُونَ ﴿٢٠﴾ أَمۡ حَسِبَ ٱلَّذِينَ ٱجۡتَرَحُواْ ٱلسَّيِّـَٔاتِ أَن نَّجۡعَلَهُمۡ

ہدایت و رحمت کیا جنھوں نے برائیوں کا اِرتکاب کیا ف۳۴ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اُنھیں ان

كَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ سَوَآءٗ مَّحۡيَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ ۚ سَآءَ

جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ اِن کی اُن کی زندگی اور موت برابر ہوجائے ف۳۵ کیا ہی

مَا يَحۡكُمُونَ ﴿٢١﴾ ع وَخَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ بِٱلۡحَقِّ وَلِتُجۡزَىٰ ع ۲ ۱۸

بُرا حکم لگاتے ہیں ف۳۶ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ بنایا ف۳۷ اور اس لیے کہ

اور بیانِ حلال وحرام اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی۔ ف۲۵ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت میں۔ ف۲۶ اور علم زوالِ اختلاف کا سبب ہوتا ہے اور یہاں ان لوگوں کے لیے اختلاف کا سبب ہوا اس کا باعث یہ ہے کہ علم ان کا مقصود نہ تھا بلکہ مقصود ان کا جاہ وریاست کی طلب تھی اسی لیے انہوں نے اختلاف کیا۔ ف۲۷ کہ انہوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کے بعد اپنے جاہ وریاست کے اندیشہ سے آپ کے ساتھ حسد اور دشمنی کی اور کافر ہوگئے۔ ف۲۸ یعنی دین کے ف۲۹ اے حبیبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۳۰ یعنی رؤسائے قریش کی جو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں۔ ف۳۱ صرف دنیا میں اور آخرت میں ان کا کوئی دوست نہیں۔ ف۳۲ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ڈر والوں سے مراد مومنین ہیں اور آگے قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے ف۳۳ کہ اس سے انہیں امورِ دین میں بینائی حاصل ہوتی ہے۔ ف۳۴ کفر ومعاصی کا۔ ف۳۵ یعنی ایمانداروں اور کافروں کی موت وحیات برابر ہوجائے ایسا ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ ایماندار زندگی میں طاعت پر قائم رہے اور کافر بدیوں میں ڈوبے رہے تو ان دونوں کی زندگی برابر نہ ہوئی ایسے ہی موت بھی یکساں نہیں کہ مومن کی موت بشارت ورحمت وکرامت پر ہوتی ہے اور کافر کی رحمت سے مایوسی اور ندامت پر۔ شانِ نزول: مشرکین مکہ کی ایک جماعت نے مسلمانوں سے کہا تھا اگر تمہاری بات حق ہو اور مرنے کے بعد اٹھنا ہو تو بھی ہم ہی افضل رہیں گے جیسا کہ دنیا میں ہم تم سے بہتر رہے۔ ان کے رَدّ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۶ مخالف، سرکش مخلص فرمانبردار کے برابر کیسے ہوسکتا ہے مومنین جنّاتِ عالیات میں عزت وکرامت اور عیش وراحت پائیں گے اور کفار اَسفل السافلین

كُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿٢٢﴾ اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ

ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے ۳۸ اور اُن پر ظلم نہ ہوگا بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش

اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ وَجَعَلَ

کو اپنا خدا ٹھہرا لیا ۳۹ اور اللہ نے اُسے باوصف علم کے گمراہ کیا ۴۰ اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی

عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنۡ يَّهۡدِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿٢٣﴾ وَ

آنکھوں پر پردہ ڈالا ۴۱ تو اللہ کے بعد اُسے کون راہ دکھائے تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور

قَالُوۡا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا نَمُوۡتُ وَنَحۡيَا وَمَا يُهۡلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ ۚ

بولے ۴۲ وہ تو نہیں مگر یہی ہماری دنیا کی زندگی ۴۳ مرتے ہیں اور جیتے ہیں ۴۴ اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ ۴۵

وَمَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ

اور اُنھیں اس کا علم نہیں ۴۶ وہ تو نرے گمان دوڑاتے ہیں ۴۷ اور جب اُن پر ہماری روشن

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ

آیتیں پڑھی جائیں ۴۸ تو بس اُن کی حجت یہی ہوتی ہے کہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو لے آؤ ۴۹ تم اگر

صٰدِقِيۡنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يَجۡمَعُكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ

سچے ہو ۵۰ تم فرماؤ اللہ تمہیں جلاتا ہے ۵۱ پھر تم کو مارے گا ۵۲ پھر تم سب کو اکٹھا کرے گا ۵۳ قیامت

میں ذلت واہانت کے ساتھ سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ ۳۷ کہ اس کی قدرت و وحدانیت کی دلیل ہو۔ ۳۸ نیک نیکی کا اور بد، بدی کا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس عالَم کی پیدائش سے اظہارِ عدل و رحمت مقصود ہے اور یہ پوری طرح قیامت ہی میں ہوسکتا ہے کہ اہلِ حق اور اہلِ باطل میں امتیازِ کامل ہو مومن مخلص درجاتِ جنت میں ہوں اور کافر نافرمان درکاتِ جہنّم (دوزخ کے طبقات) میں۔ ۳۹ اور اپنی خواہش کا تابع ہوگیا جسے نفس نے چاہا پوجنے لگا مشرکین کا یہی حال تھا کہ وہ پتھر اور سونے اور چاندی وغیرہ کو پوجتے تھے جب کوئی چیز انہیں پہلی چیز سے اچھی معلوم ہوتی تھی تو پہلی کو توڑ دیتے پھینک دیتے دوسری کو پوجنے لگتے۔ ۴۰ کہ اس گمراہ نے حق کو جان پہچان کر بے راہی اختیار کی۔ مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے انجامِ کار اور اس کے شقی ہونے کو جانتے ہوئے اُسے گمراہ کیا یعنی اللہ تعالیٰ پہلے سے جانتا تھا کہ یہ اپنے اختیار سے راہِ حق سے منحرف ہوگا اور گمراہی اختیار کرے گا۔ ۴۱ تو اس نے ہدایت و مَوعظت (نصیحت) کو نہ سنا اور نہ سمجھا اور راہِ حق کو نہ دیکھا۔ ۴۲ منکرینِ بعث۔ ۴۳ یعنی اس زندگی کے علاوہ اور کوئی زندگی نہیں۔ ۴۴ یعنی بعضے مرتے ہیں اور بعضے پیدا ہوتے ہیں۔ ۴۵ یعنی روز و شب کا دورہ وہ اسی کو مؤثر اعتقاد کرتے تھے اور ملک الموت کا اور بحکمِ الٰہی روحیں قبض کئے جانے کا انکار کرتے تھے اور ہر ایک حادثہ کو دَہر اور زمانہ کی طرف منسوب کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ۴۶ یعنی وہ یہ بات بے علمی سے کہتے ہیں۔ ۴۷ خلافِ واقع۔ مسئلہ: حوادِث کو زمانہ کی طرف نسبت کرنا اور ناگوار حوادث رونما ہونے سے زمانہ کو برا کہنا ممنوع ہے احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ ۴۸ یعنی قرآن پاک کی آیتیں جن میں اللہ تعالیٰ کے بعث بعد الموت پر قادر ہونے کی دلیلیں مذکور ہیں جب کفار ان کے جواب سے عاجز ہوتے ہیں۔ ۴۹ زندہ کرکے۔ ۵۰ اس بات میں کہ مُردے زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔ ۵۱ دنیا میں بعد اس کے کہ تم بے جان نطفہ تھے۔ ۵۲ تمہاری عمریں پوری ہونے کے وقت۔ ۵۳ زندہ کرکے۔ تو جو پروردگار ایسی قدرت والا ہے وہ تمہارے باپ دادا کے زندہ کرنے پر بھی بالیقین قادر ہے وہ سب کو زندہ کرے گا۔

ع ۵ ۳ ۱۹ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

کے دن جس میں کوئی شک نہیں لیکن بہت آدمی نہیں جانتے و۵۴ اور اللہ ہی کے لیے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جس دن قیامت قائم ہوگی باطل والوں کی اس

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ

دن ہار ہے و۵۵ اور تم ہر گروہ و۵۶ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا و۵۷

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ

آج تمہیں تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائے گا ہمارا یہ نوشتہ تم پر حق

بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بولتا ہے ہم لکھتے رہے تھے و۵۸ جو تم نے کیا تو وہ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اور اچھے کام کیے ان کا رب انھیں اپنی رحمت میں لے گا و۵۹ یہی کھلی

الْمُبِيْنُ ﴿٣٠﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

کامیابی ہے اور جو کافر ہوئے ان سے فرمایا جائے گا کیا نہ تھا کہ میری آیتیں پڑھی جاتی تھیں

فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

تو تم تکبر کرتے تھے و۶۰ اور تم مجرم لوگ تھے اور جب کہا جاتا بے شک اللہ کا وعدہ و۶۱ سچا ہے

وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا

اور قیامت میں شک نہیں و۶۲ تم کہتے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہمیں تو یونہی کچھ گمان سا

ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ

ہوتا ہے اور ہمیں و۶۳ یقین نہیں اور اُن پر کھل گئیں و۶۴ ان کے کاموں کی بُرائیاں و۶۵ اور انھیں گھیر لیا

و۵۴ اس کو کہ اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے اور ان کا نہ جاننا دلائل کی طرف مُلتفِت نہ ہونے اور غور نہ کرنے کے باعث ہے۔ و۵۵ یعنی اُس دن کافروں کا ٹوٹے میں ہونا ظاہر ہوگا۔ و۵۶ یعنی ہر دین والے۔ و۵۷ اور فرمایا جائے گا و۵۸ یعنی ہم نے فرشتوں کو تمہارے عمل لکھنے کا حکم دیا تھا۔ و۵۹ جنت میں داخل فرمائے گا۔ و۶۰ اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے۔ و۶۱ مُردوں کو زندہ کرنے کا۔ و۶۲ وہ ضرور آئے گی تو و۶۳ قیامت کے آنے کا و۶۴ یعنی کفار پر آخرت میں۔ و۶۵ جو انہوں

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ

اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے اور فرمایا جائے گا آج ہم تمہیں چھوڑ دیں گے ف۶۶ جیسے تم اپنے اس دن کے ملنے کو

يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ

بھولے ہوئے تھے ف۶۷ اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ف۶۸ یہ اس لیے کہ تم

اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ

نے اللہ کی آیتوں کا ٹھٹھا (مذاق) بنایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا ف۶۹ تو آج نہ وہ آگ سے نکالے

مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ

جائیں اور نہ اُن سے کوئی منانا چاہے ف۷۰ تو اللہ ہی کے لیے سب خوبیاں ہیں آسمانوں کا رب اور زمین

الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠

کا رب اور سارے جہاں کا رب اور اسی کے لیے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾ ع ۴ ۱۱

اور وہی عزت و حکمت والا ہے

نے دنیا میں کئے تھے اور ان کی سزائیں۔ ف۶۶ عذاب دوزخ میں۔ ف۶۷ کہ ایمان و طاعت چھوڑ بیٹھے۔ ف۶۸ جو تمہیں اس عذاب سے بچا سکے۔ ف۶۹ کہ تم اس کے مفتوں (فتنے میں مبتلا) ہو گئے اور تم نے بعث و حساب کا انکار کر دیا۔ ف۷۰ یعنی اب اُن سے یہ بھی مطلوب نہیں کہ وہ توبہ کر کے اور ایمان و طاعت اختیار کر کے اپنے رب کو راضی کریں کیونکہ اس روز کوئی عذر اور توبہ قبول نہیں۔

اٰیاتھا ٣٥ ۔ ٤٦ سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ ٦٦ ۔ رکوعاتھا ٤

سورۂ احقاف مکیہ ہے ، اس میں پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاؤ

حٰمٓ ۚ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ مَا خَلَقْنَا

یہ کتاب وٓ اُتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے ہم نے نہ بنائے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ وٓ اور ایک مقرر معیاد پر وٓ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا

کافر اس چیز سے کہ ڈرائے گئے وٓ منہ پھیرے ہیں وٓ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ

تم اللہ کے سوا پوجتے ہوؤ مجھے دکھاؤ انھوں نے زمین کا کون سا ذرہ بنایا یا

شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ

آسمان میں اُن کا کوئی حصّہ ہے میرے پاس لاؤ اس سے پہلی کوئی کتاب وٓ یا کچھ بچا کھچا علم وٓ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ

اگر تم سچے ہو وٓ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کے سوا ایسوں کو پوجے وٓ جو

لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٥﴾ وَ

قیامت تک اس کی نہ سُنیں اور انھیں ان کی پوجا کی خبر تک نہیں وٓ اور

وٓ سورۂ احقاف مکیہ ہے مگر بعض کے نزدیک اس کی چند آیتیں مدنی ہیں جیسے کہ آیت "قُلْ اَرَأَيْتُمْ" اور آیت "فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ" اور تین ٣ آیتیں "وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ" اس سورت میں چار رکوع اور پینتیس آیتیں اور چھ سو چوالیس کلمے اور دو ہزار پانچ سو چھیانوے حرف ہیں۔ وٓ یعنی قرآن شریف وٓ کہ ہماری قُدرت و وحدانیت پر دلالت کریں وٓ وہ مقرر میعاد روز قیامت ہے جس کے آجانے پر آسمان و زمین فنا ہو جائیں گے۔ وٓ اس چیز سے مراد یا عذاب ہے یا روز قیامت کی وحشت یا قرآن پاک جو بعث و حساب کا خوف دلاتا ہے۔ وٓ کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ وٓ یعنی بُت جنہیں معبود ٹھہراتے ہو۔ وٓ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اتاری ہو مراد یہ ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن مجید توحید اور ابطالِ شرک پر ناطق ہے اور جو کتاب بھی اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی اس میں یہی بیان ہے تم کتب الٰہیہ میں سے کوئی ایک کتاب تو ایسی لے آؤ جس میں تمہارے دین (بت پرستی) کی شہادت ہو۔ وٓ پہلوں کا وٓ اپنے اس دعوے میں کہ خدا کا کوئی شریک ہے جس کی عبادت کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔ وٓ یعنی بتوں کو وٓ کیونکہ وہ جماد بے جان ہیں۔

اِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝٦ وَ

جب لوگوں کا حشر ہوگا وہ ان کے دشمن ہوں گے ف۱۳ اور ان سے منکر ہوجائیں گے ف۱۴ اور

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ

جب اُن پر ف۱۵ پڑھی جائیں ہماری روشن آیتیں تو کافر اپنے پاس آئے ہوئے حق کو ف۱۶ کہتے ہیں

هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا

یہ کھلا جادو ہے ف۱۷ کیا کہتے ہیں انھوں نے اسے جی سے بنایا ف۱۸ تم فرماؤ اگر میں نے اسے جی سے بنالیا ہوگا

تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ

تو تم اللہ کے سامنے میرا کچھ اختیار نہیں رکھتے ف۱۹ وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم مشغول ہو ف۲۰ اور وہ کافی ہے

شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝٨ قُلْ مَا كُنْتُ

میرے اور تمہارے درمیان گواہ اور وہی بخشنے والا مہربان ہے ف۲۱ تم فرماؤ میں کوئی

بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَ لَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا

انوکھا رسول نہیں ف۲۲ اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ف۲۳ میں تو اسی کا تابع ہوں

ف۱۳ یعنی بت اپنے پجاریوں کے۔ ف۱۴ اور کہیں گے کہ ہم نے انہیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی درحقیقت یہ اپنی خواہشوں کے پرستار تھے۔ ف۱۵ یعنی اہل مکہ پر ف۱۶ یعنی قرآن شریف کو بغیر غور وفکر کئے اور اچھی طرح سنے ف۱۷ کہ اس کے جادو ہونے میں شبہ نہیں اور اس سے بھی بدتر بات کہتے ہیں جس کا آگے ذکر ہے۔ ف۱۸ یعنی سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔ ف۱۹ یعنی اگر بالفرض میں دل سے بناتا اور اس کو اللہ تعالٰی کا کلام بتاتا تو وہ اللہ تعالٰی پر افتراء ہوتا اور اللہ تبارک وتعالٰی ایسے افتراء کرنے والے کو جلد عقوبت میں گرفتار کرتا ہے تمہیں تو یہ قدرت نہیں کہ تم اس کی عقوبت سے بچا سکو یا اس کے عذاب کو دفع کرسکو تو کس طرح ہوسکتا ہے کہ میں تمہاری وجہ سے اللہ تعالٰی پر افتراء کرتا۔ ف۲۰ اور جو کچھ قرآن پاک کی نسبت کہتے ہو۔ ف۲۱ یعنی اگر تم کفر سے توبہ کرکے ایمان لاؤ تو اللہ تعالٰی تمہاری مغفرت فرمائے گا اور تم پر رحمت کرے گا۔ ف۲۲ مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں تو تم کیوں نبوت کا انکار کرتے ہو۔ ف۲۳ اس کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو یہ کہ قیامت میں جو میرے اور تمہارے ساتھ کیا جائے گا وہ مجھے معلوم نہیں یہ معنی ہوں تو یہ آیت منسوخ ہے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مشرک خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ لات وعزیٰ کی قسم اللہ تعالٰی کے نزدیک ہمارا اور محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کا یکساں حال ہے انہیں ہم پر کچھ بھی فضیلت نہیں اگر یہ قرآن ان کا اپنا بنایا ہوا نہ ہوتا تو ان کا بھیجنے والا اُنہیں ضرور خبر دیتا کہ اُن کے ساتھ کیا کرے گا تو اللہ تعالٰی نے آیت ''لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ'' نازل فرمائی صحابہ نے عرض کیا: یانبی اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! حضور کو مبارک ہو آپ کو تو معلوم ہوگیا کہ آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا یہ انتظار ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی: ''لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ'' اور یہ آیت نازل ہوئی ''بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا'' تو اللہ تعالٰی نے بیان فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا اور مؤمنین کے ساتھ کیا۔ دوسرا قول آیت کی تفسیر میں یہ ہے کہ آخرت کا حال تو حضور کو اپنا بھی معلوم ہے، مؤمنین کا بھی، مکذبین کا بھی۔ معنی یہ ہیں کہ دنیا میں کیا کیا جائے گا؟ یہ معلوم نہیں۔ اگر یہ معنی لیے جائیں تو بھی آیت منسوخ ہے اللہ تعالٰی نے حضور کو یہ بھی بتادیا ''لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ'' اور ''مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ'' بہرحال اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حضور کے ساتھ اور حضور کی امت کے ساتھ پیش آنے والے امور پر مطلع فرمادیا خواہ وہ دنیا کے ہوں یا آخرت کے اور اگر درایت بمعنی ادراک بالقیاس یعنی عقل سے جاننے کے معنی میں لیا جائے تو مضمون اور بھی زیادہ صاف ہے اور آیت کا اس کے بعد والا جملہ اس کا مؤید ہے۔

مَا يُوْحٰۤى اِلَیَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ
جو مجھے وحی ہوتی ہے ف۲۴ اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر وہ قرآن

عِنْدِ اللّٰهِ وَ كَفَرْتُمْ بِهٖ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ
اللہ کے پاس سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ ف۲۵ اس پر گواہی دے چکا ف۲۶

فَاٰمَنَ وَ اسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ قَالَ ع ۱ ۱۰ ۱
تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا ف۲۷ بےشک اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو اور

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَیْرًا مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَیْهِ ؕ وَ اِذْ
کافروں نے مسلمانوں کو کہا اگر اس میں ف۲۸ کچھ بھلائی ہوتی تو یہ ف۲۹ ہم سے آگے اس تک نہ پہنچ جاتے ف۳۰ اور جب

لَمْ یَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَیَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ
انھیں اس کی ہدایت نہ ہوئی تو اب ف۳۱ کہیں گے کہ یہ پرانا بہتان ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی

مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ وَ هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِیًّا لِّیُنْذِرَ
کتاب ف۳۲ ہے پیشوا اور مہربانی اور یہ کتاب ہے تصدیق فرماتی ف۳۳ عربی زبان میں کہ ظالموں

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَ بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِیْنَ ۚ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ
کو ڈر سنائے اور نیکوں کو بشارت بےشک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۚ﴿۱۳﴾ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ
پھر ثابت قدم رہے ف۳۴ نہ ان پر خوف ف۳۵ نہ ان کو غم ف۳۶ وہ جنت

الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ
والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے ان کے اعمال کا انعام اور ہم نے آدمی کو حکم کیا

علامہ نیشاپوری نے اس آیت کے تحت فرمایا: ''میں'' کہ اس میں نفی اپنی ذات سے جاننے کی ہے ''مِنْ جِهَةِ الْوَحْیِ'' جاننے کی نفی نہیں۔ ف۲۴ یعنی میں جو کچھ جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے جانتا ہوں۔ ف۲۵ وہ حضرت عبد اللہ بن سلام ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کی صحت نبوت کی شہادت دی۔ ف۲۶ کہ وہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ف۲۷ اور ایمان سے محروم رہے تو اس کا نتیجہ کیا ہونا ہے۔ ف۲۸ یعنی دین محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ف۲۹ غریب لوگ ف۳۰ شانِ نزول: یہ آیت مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اگر دین محمدی حق ہوتا تو فلاں وفلاں اس کو ہم سے پہلے کیسے قبول کر لیتے۔ ف۳۱ عناد سے قرآن شریف کی نسبت ف۳۲ توریت ف۳۳ پہلی کتابوں کی ف۳۴ اللہ تعالیٰ کی توحید اور سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر دم آخر تک ف۳۵ قیامت میں ف۳۶ موت کے وقت۔

بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًاؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًاؕ وَ حَمْلُهٗ وَ

کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اُسے اٹھائے پھرنا اور

فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًاؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةًۙ

اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے ف۳۷ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا ف۳۸ اور چالیس برس کا ہوا ف۳۹

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ

عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ف۴۰

وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ

اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے ف۴۱ اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح (نیکی) رکھ ف۴۲ میں تیری طرف رجوع لایا ف۴۳

وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا

اور میں مسلمان ہوں ف۴۴ یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول

ف۳۷ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے کیونکہ جب دودھ چھڑانے کی مدّت دو سال ہوئی جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا "حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ" تو حمل کے لیے چھ ماہ باقی رہے یہی قول ہے امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالٰی کا اور حضرت امام صاحب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک اس آیت سے رضاع کی مدت ڈھائی سال ثابت ہوتی ہے۔ مسئلہ کی تفاصیل مع دلائل کتب اصول میں مذکور ہیں۔ ف۳۸ اور عقل و قوّت مستحکم ہوئی اور یہ بات تیس سے چالیس سال تک کی عمر میں حاصل ہوتی ہے۔ ف۳۹ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ کی عمر سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دو سال کم تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو آپ نے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اس وقت حضور کی عمر شریف بیس سال کی تھی حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کی ہمراہی میں بغرضِ تجارت ملک شام کا سفر کیا ایک منزل پر ٹھہرے وہاں ایک بیری کا درخت تھا حضور سیّد عالم علیہ الصلٰوۃ والسلام اس کے سایہ میں تشریف فرما ہوئے قریب ہی ایک راہب رہتا تھا حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اس کے پاس چلے گئے راہب نے آپ سے کہا یہ کون صاحب ہیں جو اس بیری کے سایہ میں جلوہ فرما ہیں؟ حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ابنِ عبد اللہ ہیں عبد المطلب کے پوتے۔ راہب نے کہا: خدا کی قسم! یہ نبی ہیں، اس بیری کے سایہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد سے آج تک ان کے سوا کوئی نہیں بیٹھا یہی نبی آخر الزمان ہیں۔ راہب کی یہ بات حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دل میں اثر کر گئی اور نبوّت کا یقین آپ کے دل میں جم گیا اور آپ نے صحبت شریف کی ملازمت اختیار کی سفر و حضر میں آپ سے جدا نہ ہوتے۔ جب سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی اور اللہ تعالٰی نے حضور کو اپنی نبوت و رسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ آپ پر ایمان لائے اس وقت حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عمر اڑتیس سال کی تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالٰی سے یہ دعا کی: ف۴۰ کہ ہم سب کو ہدایت فرمائی اور اسلام سے مشرف کیا۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے والد کا نام ابو قحافہ اور والدہ کا نام ام الخیر ہے۔ ف۴۱ آپ کی یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اور اللہ تعالٰی نے آپ کو حسن عمل کی وہ دولت عطا فرمائی کہ تمام امت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے آپ کی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ نو مومن جو ایمان کی وجہ سے سخت ایذاؤں اور تکلیفوں میں مبتلا تھے ان کو آپ نے آزاد کیا انہیں میں سے ہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ اور آپ نے یہ دعا کی۔ ف۴۲ یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اللہ تعالٰی نے آپ کی اولاد میں صلاح رکھی آپ کی تمام اولاد مومن ہے اور ان میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہے کہ تمام عورتوں پر اللہ تعالٰی نے انہیں فضیلت دی ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے والدین بھی مسلمان اور آپ کے صاحبزادے محمد اور عبد اللہ اور عبد الرحمٰن اور آپ کی صاحبزادیاں حضرت عائشہ اور حضرت اسماء اور آپ کے پوتے محمد بن عبد الرحمٰن یہ سب مومن اور سب شرفِ صحابیت سے مشرف صحابہ ہیں آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کو یہ فضیلت حاصل ہو کہ اس کے والدین بھی صحابی ہوں خود بھی صحابی اولاد بھی صحابی پوتے بھی صحابی چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف۔ ف۴۳ ہر امر میں جس میں تیری رضا ہو۔ ف۴۴ دِل سے بھی اور زبان سے بھی۔

عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ

فرمائیں گے وہ۴۵ اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے جنت والوں میں سچا وعدہ

الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ

جو انھیں دیا جاتا تھا وہ۴۶ اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا وہ۴۷ اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو

اَنْ اُخْرَجَ وَ قَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَ هُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ

کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں (قومیں) گزر چکیں وہ۴۸ اور وہ دونوں وہ۴۹ اللہ سے فریاد کرتے ہیں

وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖۗ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

تیری خرابی ہو ایمان لا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے وہ۵۰ تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

کہانیاں یہ وہ ہیں جن پر بات ثابت ہوچکی وہ۵۱ ان گروہوں میں جو ان سے

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لِكُلٍّ

پہلے گزرے جن اور آدمی بے شک وہ زیاں کار (نقصان والے) تھے اور ہر ایک کے لیے وہ۵۲

دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَ لِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں وہ۵۳ اور تا کہ اللہ ان کے کام انھیں پورے بھر دے وہ۵۴ اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور

يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ

جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے اُن سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں

الدُّنْيَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ

فنا کر چکے اور انھیں برت چکے وہ۵۵ تو آج تمہیں ذلت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا سزا

وہ۴۵ ان پر ثواب دیں گے۔ وہ۴۶ دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے۔ وہ۴۷ مراد اس سے کوئی خاص شخص نہیں ہے بلکہ ہر کافر جو بعث کا منکر ہو اور والدین کا نافرمان اور اس کے والدین اس کو دین حق کی دعوت دیتے ہوں اور وہ انکار کرتا ہو۔ وہ۴۸ ان میں سے کوئی مر کر زندہ نہ ہوا۔ وہ۴۹ ماں باپ۔ وہ۵۰ مُردے زندہ فرمانے کا۔ وہ۵۱ عذاب کی وہ۵۲ مومن ہو یا کافر وہ۵۳ یعنی منازل و مراتب ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزِ قیامت جنت کے درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور جہنّم کے درجات پست ہوتے چلے جاتے ہیں تو جن کے عمل اچھے ہوں وہ جنت کے اونچے درجے میں ہوں گے اور جو کفر و معصیت میں انتہا کو پہنچ گئے ہوں وہ جہنم کے سب سے نیچے درجے میں ہوں گے۔ وہ۵۴ یعنی مومنوں اور کافروں کو فرمانبرداری اور نافرمانی کی پوری جزا دے۔ وہ۵۵ یعنی لذّت و عیش جو تمہیں پانا تھا وہ سب دنیا میں تم نے ختم کر دیا اب تمہارے لیے آخرت میں کچھ بھی باقی نہ رہا اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ طیبات سے قوائے جسمانیہ اور جوانی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ تم نے اپنی جوانی اور اپنی قوتوں کو دنیا کے اندر کفر و معصیت میں خرچ کر دیا۔

ع ٢ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَ اذْكُرْ

اس کی کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے تھے اور سزا اس کی کہ حکم عدولی کرتے تھے ف۵۶ اور یاد کرو

اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَ قَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَیْنِ

عاد کے ہم قوم ف۵۷ کو جب اس نے ان کو سرزمین احقاف میں ڈرایا ف۵۸ اور بےشک اس سے پہلے ڈر سنانے والے

یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ

گزر چکے اور اس کے بعد آئے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بےشک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا

یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ

اندیشہ ہے بولے کیا تم اس لیے آئے کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو تو ہم پر لاؤ ف۵۹ جس کا ہمیں وعدہ دیتے ہو

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ٘ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ

اگر تم سچے ہو ف۶۰ اس نے فرمایا ف۶۱ اس کی خبر تو اللہ ہی کے پاس ہے ف۶۲ میں تو تمہیں اپنے رب کے

اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا

پیام پہونچاتا ہوں ہاں ہاں میری دانست میں تم نرے جاہل لوگ ہو ف۶۳ پھر جب انھوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح

مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا

آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا اُن کی وادیوں کی طرف آتا ف۶۴ بولے یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا ف۶۵ بلکہ یہ تو وہ ہے

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۴﴾ ۙ تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ

جس کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہر چیز کو تباہ کر ڈالتی ہے

بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ

اپنے رب کے حکم سے ف۶۶ تو صبح رہ گئے کہ نظر نہ آتے تھے مگر ان کے سُونے (ویران) مکان ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں

ف۵۶ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیوی لذات اختیار کرنے پر کفار کو توبیخ فرمائی تو رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب نے لذاتِ دنیویہ سے کنارہ کشی اختیار فرمائی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وفات تک حضور کے اہلِ بیت نے کبھی جَو کی روٹی بھی دو روز برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دولت سرائے اقدس میں آگ نہ جلتی تھی چند کھجوروں اور پانی پر گزر کی جاتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخرت کے لیے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔ ف۵۷ حضرت ہود علیہ السلام ف۵۸ شرک سے اور احقاف ایک ریگستانی وادی ہے جہاں قوم عاد کے لوگ رہتے تھے۔ ف۵۹ وہ عذاب ف۶۰ اس بات میں کہ عذاب آنے والا ہے۔ ف۶۱ یعنی ہود علیہ السلام نے ف۶۲ کہ عذاب کب آئے گا ف۶۳ جو عذاب میں جلدی کرتے ہو اور عذاب کو جانتے نہیں ہو کہ کیا چیز ہے۔ ف۶۴ اور مدّت دراز سے ان کی سرزمین میں بارش نہ ہوئی تھی اس کالے بادل کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ ف۶۵ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا: ف۶۶ چنانچہ اس

الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا

مجرموں کو ۔ اور بے شک ہم نے انھیں وہ مقدور دیئے تھے جو تم کو نہ دیئے ف۶۷ اور اُن کے لیے کان

وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْـٕدَةً ﳲ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَ لَاۤ

اور آنکھ اور دل بنائے ف۶۸ تو ان کے کان اور آنکھیں اور دل کچھ

اَفْـٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا

کام نہ آئے جب کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انھیں گھیر لیا اس عذاب نے

ع۳ كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَ

جس کی ہنسی بناتے تھے اور بیشک ہم نے ہلاک کردیں ف۶۹ تمہارے آس پاس کی بستیاں ف۷۰ اور

صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا

طرح طرح کی نشانیاں لائے کہ وہ باز آئیں ف۷۱ تو کیوں نہ مدد کی ان کی ف۷۲ جن کو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا

انھوں نے اللہ کے سوا قرب حاصل کرنے کو خدا ٹھہرا رکھا تھا ف۷۳ بلکہ وہ اُن سے گم گئے ف۷۴ اور یہ اُن کا

كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ

بہتان و افترا ہے ف۷۵ اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے ف۷۶ کان لگا کر

الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ

قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش رہو ف۷۷ پھر جب پڑھنا ہوچکا اپنی قوم کی طرف

آندھی کے عذاب نے ان کے مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں کو ہلاک کردیا ان کے اموال آسمان و زمین کے درمیان اڑتے پھرتے تھے چیزیں پارہ پارہ ہوگئیں حضرت ہود علیہ السلام نے اپنے اور اپنے اوپر ایمان لانے والوں کے گرد ایک خط کھینچ دیا تھا ہوا جب اس خط کے اندر آتی تو نہایت نرم پاکیزہ فرحت انگیز سرد اور وہی ہوا قوم پر شدید سخت مہلک اور یہ حضرت ہُود علیہ السلام کا ایک معجزۂ عظیمہ تھا۔ ف۶۷ اے اہلِ مکہ! وہ قوّت و مال اور طول عمر میں تم سے زیادہ تھے۔ ف۶۸ تا کہ دین کے کام میں لائیں مگر انہوں نے سوائے دنیا کی طلب کے ان خداداد نعمتوں سے دین کا کام ہی نہیں لیا۔ ف۶۹ اے قریش! ف۷۰ مثل ثمود و عاد و قوم لوط کے ف۷۱ کفر و طغیان سے لیکن وہ باز نہ آئے تو ہم نے انہیں ان کے کفر کے سبب ہلاک کردیا۔ ف۷۲ اُن کفار کی اُن بتوں نے ف۷۳ اور جن کی نسبت یہ کہا کرتے تھے کہ ان بتوں کے پوجنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ف۷۴ اور نزولِ عذاب کے وقت کام نہ آئے۔ ف۷۵ کہ وہ بتوں کو معبود کہتے ہیں اور بت پرستی کو قربِ الٰہی کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں۔ ف۷۶ یعنی اے سیّد عالم! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس وقت کو یاد کیجئے جب ہم نے آپ کی طرف جنّوں کی ایک جماعت کو بھیجا اس جماعت کی تعداد میں اختلاف ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ سات جنّ تھے جنہیں رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف پیام رساں بنایا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ نو تھے علماء محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ جنّ سب کے سب مکلّف ہیں اب ان جنّوں کا حال ارشاد ہوتا ہے کہ جب آپ بطنِ نخلہ میں مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان مکہ مکرمہ کو آتے ہوئے اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ فجر پڑھ رہے تھے اس وقت جنّ ف۷۷ تا کہ اچھی طرح

مُّنْذِرِیْنَ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى

ڈر سناتے پلٹے وف۷۸ بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سُنی وف۷۹ کہ موسیٰ کے بعد اُتاری گئی وف۸۰

مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿٣٠﴾

اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی حق اور سیدھی راہ دکھاتی

یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُجِرْكُمْ

اے ہماری قوم اللہ کے منادی وف۸۱ کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے وف۸۲ اور تمہیں

مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٣١﴾ وَ مَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی

دردناک عذاب سے بچالے اور جو اللہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر

الْاَرْضِ وَ لَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءُ ؕ اُولٰٓىِٕكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٣٢﴾

جانے والا نہیں وف۸۳ اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں وف۸۴ وہ وف۸۵ کھلی گمراہی میں ہیں

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَمْ یَعْیَ

کیا انھوں نے وف۸۶ نہ جانا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور ان کے

بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٣٣﴾

بنانے میں نہ تھکا قادر ہے کہ مُردے جلائے (زندہ کرے) کیوں نہیں بے شک وہ سب کچھ کرسکتا ہے

وَ یَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا

اور جس دن کافر آگ پر پیش کئے جائیں گے ان سے فرمایا جائے گا کیا یہ حق نہیں کہیں گے

بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ

کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم فرمایا جائے گا تو عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا وف۸۷ تو تم صبر کرو

حضرت کی قرأت سن لیں۔ وف۷۸ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لاکر حضور کے حکم سے اپنی قوم کی طرف ایمان کی دعوت دینے گئے اور انہیں ایمان نہ لانے اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مخالفت سے ڈرایا۔ وف۷۹ یعنی قرآن شریف وف۸۰ عطاء نے کہا چونکہ وہ جن دین یہودیت پر تھے اس لیے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لیا۔ بعض مفسرین نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لینے کا باعث یہ ہے کہ اس میں صرف مواعظ ہیں احکام بہت ہی کم ہیں۔ وف۸۱ سیّدِ عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وف۸۲ جو اسلام سے پہلے ہوئے اور جن میں حق العباد نہیں۔ وف۸۳ اللہ تعالٰی سے کہیں بھاگ نہیں سکتا اور اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ وف۸۴ جو اسے عذاب سے بچا سکے۔ وف۸۵ جو اللہ تعالٰی کے منادی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بات نہ مانیں وف۸۶ یعنی منکرین بعث نے وف۸۷ جس کے تم دنیا میں مرتکب ہوئے تھے اس کے بعد اللہ تعالٰی اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے۔

كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ

جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا و۸۸ اور اُن کے لیے جلدی نہ کرو و۸۹ گویا وہ جس دن

يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ

دیکھیں گے و۹۰ جو انھیں وعدہ دیا جاتا ہے و۹۱ دنیا میں نہ ٹھہرے تھے مگر دن کی ایک گھڑی بھر یہ پہنچانا ہے و۹۲ تو کون

يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۚ ﴿۳۵﴾ ع

ہلاک کیے جائیں گے مگر بےحکم لوگ و۹۳

ایاتہا ۳۸ ۔ ﴿۴۷﴾ سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ ﴿۹۵﴾ ۔ رکوعاتہا ۴

سورۂ محمد مدنیہ ہے، اس میں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾ وَ

جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا و۲ اللہ نے اُن کے عمل برباد کیے و۳ اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا و۴ اور وہی

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

اُن کے رب کے پاس سے حق ہے اللہ نے ان کی بُرائیاں اُتار دیں اور اُن کی حالتیں سنوار دیں و۵ یہ اس لیے

الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ

کہ کافر باطل کے پیرو ہوئے اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی جو ان کے رب کی طرف

و۸۸ اپنی قوم کی ایذا پر۔ و۸۹ عذاب طلب کرنے میں کیونکہ عذاب ان پر ضرور نازل ہونے والا ہے۔ و۹۰ عذابِ آخرت کو و۹۱ تو اس کی درازی اور دوام کے سامنے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو بہت قلیل سمجھیں گے اور خیال کریں گے کہ و۹۲ یعنی یہ قرآن اور وہ ہدایت و بینات جو اس میں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے۔ و۹۳ جو ایمان و طاعت سے خارج ہیں۔ و۱ سورۂ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدنیہ ہے اس میں چار رکوع اور اڑتیس آیتیں اور پانچ سو اٹھاون کلمے دو ہزار چار سو پچھتر حرف ہیں۔ و۲ یعنی جو لوگ خود اسلام میں داخل نہ ہوئے اور دوسروں کو انہوں نے اسلام سے روکا و۳ جو کچھ بھی انہوں نے کئے ہوں خواہ بھوکوں کو کھلایا ہو یا اسیروں کو چھڑایا ہو یا غریبوں کی مدد کی ہو یا مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ کی عمارت میں کوئی خدمت کی ہو سب برباد ہوئی آخرت میں اس کا کچھ ثواب نہیں۔ ضحاک کا قول ہے کہ مراد یہ ہے کہ کفار نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو مکر سوچے تھے اور حیلے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے وہ تمام کام باطل کر دیئے۔ و۴ یعنی قرآن پاک و۵ امورِ دین میں توفیق عطا فرما کر اور دنیا میں ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرما کر۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿۳﴾ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ

سے ہے ف۶ اللہ لوگوں سے ان کے احوال یونہی بیان فرماتا ہے ف۷ تو جب کافروں سے تمہارا

كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ

سامنا ہو ف۸ تو گردنیں مارنا ہے ف۹ یہاں تک کہ جب اُنھیں خوب قتل کرلو ف۱۰ تو مضبوط باندھو

مع فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛۚ ذٰلِكَ ؕۛ وَ لَوْ

پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو ف۱۱ یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے ف۱۲ بات یہ ہے اور اللہ

يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۠ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ

چاہتا تو آپ ہی اُن سے بدلہ لیتا ف۱۳ مگر اس لیے ف۱۴ کہ تم میں ایک کو دوسرے سے جانچے ف۱۵ اور جو

قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۴﴾ سَيَهْدِيْهِمْ وَ يُصْلِحُ

اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہ فرمائے گا ف۱۶ جلد اُنھیں راہ دے گا ف۱۷ اور اُن کا کام

بَالَهُمْ ﴿۵﴾ وَ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ

بنا دے گا اور اُنھیں جنت میں لے جائے گا اُنھیں اس کی پہچان کرادی ہے ف۱۸ اے ایمان والو اگر

تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تم دینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا ف۱۹ اور تمہارے قدم جمادے گا ف۲۰ اور جنھوں نے کفر کیا

فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۸﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

تو اُن پر تباہی پڑے اور اللہ ان کے اعمال برباد کرے یہ اس لیے کہ انھیں ناگوار ہوا جو اللہ نے اُتارا ف۲۱

نے فرمایا کہ ان کے ایام حیات میں ان کی حفاظت فرما کر کہ ان سے عصیاں واقع نہ ہو۔ ف۶ یعنی قرآن شریف۔ ف۷ یعنی فریقین کے کہ کافروں کے عمل اکارت اور ایمانداروں کی لغزشیں بھی مغفور۔ ف۸ یعنی جنگ ہو ف۹ یعنی ان کو قتل کرو ف۱۰ یعنی کثرت سے قتل کرچکو اور باقی ماندوں کو قید کرنے کا موقع آجائے ف۱۱ دونوں باتوں کا اختیار ہے۔ مسئلہ: مشرکین کے اسیروں کا حکم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا مملوک بنالیا جائے اور احساناً چھوڑنا اور فدیہ لینا جو اس آیت میں مذکور ہے وہ سورۂ برأت کی آیت "اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ" سے منسوخ ہوگیا۔ ف۱۲ یعنی جنگ ختم ہوجائے اس طرح کہ مشرکین اطاعت قبول کریں اور اسلام لائیں۔ ف۱۳ بغیر قتال کے انہیں زمین میں دھنسا کر یا ان پر پتھر برسا کر یا اور کسی طرح۔ ف۱۴ تمہیں قتال کا حکم دیا ف۱۵ قتال میں تاکہ مسلمان مقتول ثواب پائیں اور کافر عذاب۔ ف۱۶ ان کے اعمال کا ثواب پورا پورا دے گا۔ شانِ نزول: یہ آیت روزِ اُحد نازل ہوئی جبکہ مسلمان زیادہ مقتول و مجروح ہوئے۔ ف۱۷ درجات عالیات کی طرف۔ ف۱۸ وہ منازلِ جنت میں نو وارد نا آشنا کی طرح نہ پہنچیں گے جو کسی مقام پر جاتا ہے تو اس کو ہر چیز کے دریافت کرنے کی حاجت درپیش ہوتی ہے بلکہ وہ واقف کارانہ داخل ہوں گے اپنے منازل اور مساکن پہچانتے ہوں گے اپنی زوجہ اور خدام کو جانتے ہوں گے ہر چیز کا موقع ان کے علم میں ہوگا گویا کہ وہ ہمیشہ سے یہیں کے رہنے بسنے والے ہیں۔ ف۱۹ تمہارے دشمن کے مقابل۔ ف۲۰ معرکۂ جنگ میں اور حجت اسلام پر اور پُلِ صراط پر۔ ف۲۱ یعنی قرآن پاک اس لیے کہ اس میں شہوات و لذات کے ترک اور طاعات و عبادات میں مشقتیں اٹھانے کے احکام ہیں جو نفس پر شاق ہوتے ہیں۔

فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

تو اللہ نے ان کا کیا دھرا اکارت کیا تو کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾

اگلوں کا وف۲۲ کیسا انجام ہوا اللہ نے اُن پر تباہی ڈالی وف۲۳ اوران کافروں کے لیے بھی ویسی کتنی ہی ہیں وف۲۴

ع ١١ ٥ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿١١﴾ ع

یہ وف۲۵ اس لیے کہ مسلمانوں کا مولیٰ اللہ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ

بے شک اللہ داخل فرمائے گا انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے باغوں میں جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ

نیچے نہریں رواں اور کافر برتتے ہیں اور کھاتے ہیں وف۲۶ جیسے چوپائے

الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِىَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ

کھائیں وف۲۷ اور آگ میں ان کا ٹھکانا ہے اور کتنے ہی شہر کہ اس شہر سے وف۲۸ قوت میں زیادہ تھے

قَرْيَتِكَ الَّتِىْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى

جس نے تمھیں تمھارے شہر سے باہر کیا ہم نے اُنھیں ہلاک فرمایا تو ان کا کوئی مددگار نہیں وف۲۹ تو کیا جو اپنے رب کی طرف سے

بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٤﴾

روشن دلیل پر ہو وف۳۰ اس وف۳۱ جیسا ہوگا جس کے بُرے عمل اُسے بھلے دکھائے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے وف۳۲

وف۲۲ یعنی پچھلی اُمتوں کا وف۲۳ کہ انہیں اوران کی اولاد اوران کے اموال کو سب کو ہلاک کر دیا۔ وف۲۴ یعنی اگر یہ کافر سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں تو ان کے لیے پہلے جیسی بہت سی تباہیاں ہیں۔ وف۲۵ یعنی مسلمانوں کا منصور (مدد کیا ہوا) ہونا اور کافروں کا مقہور (غضب کیا ہوا) ہونا۔ وف۲۶ دنیا میں چندروز غفلت کے ساتھ اپنے انجام و مآل کو فراموش کیے ہوئے۔ وف۲۷ اور انہیں تمیز نہ ہو کہ اس کھانے کے بعد وہ ذبح کیے جائیں گے یہی حال کفار کا ہے جو غفلت کے ساتھ دنیا طلبی میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے۔ وف۲۸ یعنی مکہ مکرمہ والوں سے۔ وف۲۹ جو عذاب و ہلاک سے بچا سکے۔ **شانِ نزول:** جب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور غار کی طرف تشریف لے چلے تو مکہ مکرمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ تعالٰی کے شہروں میں تو اللہ تعالٰی کو بہت پیارا ہے اور اللہ تعالٰی کے شہروں میں تو مجھے بہت پیارا ہے اگر مشرکین مجھے نہ نکالتے تو میں تجھ سے نہ نکلتا، اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وف۳۰ اور وہ مومنین ہیں کہ وہ قرآن معجز اور معجزات نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی برہان قوی سے اپنے دین پر یقین کامل اور جزم صادق رکھتے ہیں۔ وف۳۱ اس کافر مشرک وف۳۲ اور انہوں نے کفر و بت پرستی اختیار کی ہرگز وہ مومن اور یہ کافر ایک سے نہیں ہو سکتے اور ان دونوں میں کچھ بھی نسبت نہیں۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ

احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے ف۳۳ اور

اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ

ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا ف۳۴ اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے ف۳۵ اور

اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ

ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا ف۳۶ اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی

رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَ

مغفرت ف۳۷ کیا ایسے چین والے ان کے برابر ہو جائیں گے جنھیں ہمیشہ آگ میں رہنا اور انھیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے

هُمْ ۟ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ حَتّٰۤی اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ

15

کر دے اور ان ف۳۸ میں سے بعض تمہارے ارشاد سنتے ہیں ف۳۹ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جائیں ف۴۰

قَالُوْا لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ

علم والوں سے کہتے ہیں ف۴۱ ابھی انھوں نے کیا فرمایا ف۴۲ یہ ہیں وہ جن کے دلوں پر اللہ نے

عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ۟ وَ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًی

16

مُہر کر دی ف۴۳ اور اپنی خواہشوں کے تابع ہوئے ف۴۴ اور جنھوں نے راہ پائی ف۴۵ اللہ نے ان کی ہدایت ف۴۶ اور زیادہ فرمائی

وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۟ فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً ۚ

17

اور ان کی پرہیزگاری انھیں عطا فرمائی ف۴۷ تو کاہے کے انتظار میں ہیں ف۴۸ مگر قیامت کے کہ ان پر اچانک آجائے

ف۳۳ یعنی ایسا لطیف کہ نہ سڑے نہ اس کی بو بدلے نہ اس کے ذائقہ میں فرق آئے۔ ف۳۴ بخلاف دنیا کے دودھ کے کہ خراب ہو جاتے ہیں۔ ف۳۵ خالص لذّت ہی لذّت نہ دنیا کی شرابوں کی طرح اس کا ذائقہ خراب نہ اس میں میل کچیل نہ خراب چیزوں کی آمیزش نہ وہ سڑ کر بنی نہ اس کے پینے سے عقل زائل ہو نہ سر چکرائے نہ خمار آئے نہ دردِ سر پیدا ہو یہ سب آفتیں دنیا ہی کی شراب میں ہیں وہاں کی شراب ان سب عیوب سے پاک نہایت لذیذ مفرح خوشگوار۔ ف۳۶ پیدائش میں یعنی صاف ہی پیدا کیا گیا دنیا کے شہد کی طرح نہیں جو مکھی کے پیٹ سے نکلتا ہے اور اس میں موم وغیرہ کی آمیزش ہوتی ہے۔ ف۳۷ کہ وہ رب ان پر احسان فرماتا ہے اور ان سے راضی ہے اور ان پر سے تمام تکلیفی احکام اٹھالئے گئے جو چاہیں کھائیں جتنا چاہیں کھائیں نہ حساب نہ عِقاب۔ ف۳۸ کفار ف۳۹ خطبہ وغیرہ میں نہایت بے التفاتی کے ساتھ ف۴۰ یہ منافق لوگ تو ف۴۱ یعنی علماء صحابہ سے مثل ابنِ مسعود و ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنھم کے مسخرگی (مذاق) کے طور پر ف۴۲ یعنی سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔ اللہ تعالٰی ان منافقوں کے حق میں فرماتا ہے: ف۴۳ یعنی جب انہوں نے حق کا اتباع ترک کیا تو اللہ تعالٰی نے ان کے قلوب کو مُردہ کر دیا۔ ف۴۴ اور انہوں نے نفاق اختیار کیا۔ ف۴۵ یعنی وہ اہل ایمان جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا کلام غور سے سنا اور اس سے نفع اٹھایا۔ ف۴۶ یعنی بصیرت و علم شرحِ صدر ف۴۷ یعنی پرہیزگاری کی توفیق دی اور اس پر مدد فرمائی یا یہ معنی ہیں کہ انہیں پرہیزگاری کی جزا دی اور اس کا ثواب عطا فرمایا۔ ف۴۸ کفار و منافقین۔

فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ

کہ اس کی علامتیں تو آہی چکی ہیں ف۴۹ پھر جب وہ آجائے گی تو کہاں وہ اور کہاں ان کا سمجھنا تو جان لو کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ

اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو ف۵۰ اور اللہ

يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ ع ٨ ٢ ٦

جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا ف۵۱ اور رات کو تمہارا آرام لینا ف۵۲ اور مسلمان کہتے ہیں کوئی سورت کیوں نہ

سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ

اُتاری گئی ف۵۳ پھر جب کوئی پختہ سورت اتاری گئی ف۵۴ اور اس میں جہاد کا حکم فرمایا گیا تو تم دیکھو گے

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ

انھیں جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۵۵ کہ تمہاری طرف ف۵۶ اس کا دیکھنا دیکھتے ہیں جس پر

الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ ج طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫ قف فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۫ قف

مُردنی چھائی ہو تو اُن کے حق میں بہتر یہ تھا کہ فرمانبرداری کرتے ف۵۷ اور اچھی بات کہتے پھر جب حکم ناطق ہوچکا ف۵۸

فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ ج فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ

تو اگر اللہ سے سچے رہتے ف۵۹ تو ان کا بھلا تھا تو کیا تمہارے یہ لچھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو

تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ

زمین میں فساد پھیلاؤ ف۶۰ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ ف۶۱ لوگ جن پر اللہ نے

اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى

لعنت کی اور اُنھیں حق سے بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں ف۶۲ تو کیا وہ قرآن کو سوچتے نہیں ف۶۳ یا بعضے

ف۴۹ جن میں سے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ اور قمر کا شق ہونا ہے۔ ف۵۰ یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا اکرام ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ان کے لیے مغفرت طلب فرمائیں اور آپ شفیع مقبول الشفاعۃ ہیں اس کے بعد مومنین وغیر مومنین سب سے عام خطاب ہے۔ ف۵۱ اپنے اَشغال (مشغلوں) میں اور معاش (روزی) کے کاموں میں۔ ف۵۲ یعنی وہ تمہارے تمام احوال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں۔ ف۵۳ شانِ نزول: مومنین کو جہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ کا بہت ہی شوق تھا وہ کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اترتی جس میں جہاد کا حکم ہوتا کہ ہم جہاد کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۵۴ جس میں صاف غیر محتمل بیان ہو اور اس کا کوئی حکم منسوخ ہونے والا نہ ہو۔ ف۵۵ یعنی منافقین کو ف۵۶ پریشان ہو کر ف۵۷ اللہ تعالیٰ اور رسول کی ف۵۸ اور جہاد فرض کردیا گیا۔ ف۵۹ ایمان و طاعت پر قائم رہ کر ف۶۰ رشوتیں لو ظلم کرو آپس میں لڑو ایک دوسرے کو قتل کرو ف۶۱ مفسد ف۶۲ کہ راہِ حق نہیں دیکھتے۔ ف۶۳ جو حق کو پہچانیں۔

قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

دلوں پر اُن کے قفل لگے ہیں ف۶۴ بے شک وہ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے ف۶۵ بعد اس کے کہ ہدایت

تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

ان پر کھل چکی تھی ف۶۶ شیطان نے انھیں فریب دیا ف۶۷ اور انھیں دنیا میں مدتوں رہنے کی امید دلائی ف۶۸ یہ اس لیے کہ

قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚۖ وَ اللّٰهُ

اُنھوں نے ف۶۹ کہا ان لوگوں سے ف۷۰ جنھیں اللہ کا اتارا ہوا ف۷۱ ناگوار ہے ایک کام میں ہم تمہاری مانیں گے ف۷۲ اور اللہ

یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ

ان کی چھپی ہوئی جانتا ہے تو کیسا ہوگا جب فرشتے اُن کی روح قبض کریں گے اُن کے منہ

وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ

اور اُن کی پیٹھیں مارتے ہوئے ف۷۳ یہ اس لیے کہ وہ ایسی بات کے تابع ہوئے جس میں اللہ کی ناراضی ہے ف۷۴ اور اس کی خوشی ف۷۵ انھیں گوارا نہ ہوئی

فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ ع ۳ ۹

تو اس نے ان کے اعمال اکارت کردیئے کیا جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۷۶ اس گھمنڈ میں ہیں کہ

یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ؕ

اللہ ان کے چھپے بیر (چھپی دشمنی) ظاہر نہ فرمائے گا ف۷۷ اور اگر ہم چاہیں تو تمہیں ان کو دکھادیں کہ تم ان کی صورت سے پہچان لو ف۷۸

وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ

اور ضرور تم انھیں بات کے اسلوب میں پہچان لوگے ف۷۹ اور اللہ تمہارے عمل جانتا ہے ف۸۰ اور ضرور ہم تمہیں جانچیں گے ف۸۱

ف۶۴ کفر کے، کہ حق کی بات ان میں پہنچنے ہی نہیں پاتی۔ ف۶۵ نفاق سے۔ ف۶۶ اور طریق ہدایت واضح ہوچکا تھا۔ حضرت قتادہ نے کہا کہ یہ کفار اہل کتاب کا حال ہے جنھوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پہچانا اور آپ کی نعت وصفت اپنی کتاب میں دیکھی پھر باوجود جاننے پہچاننے کے کفر اختیار کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما اور ضحاک وسدی کا قول ہے کہ اس سے منافق مراد ہیں جو ایمان لاکر کفر کی طرف پھر گئے۔ ف۶۷ اور برائیوں کو ان کی نظر میں ایسا مزیّن کیا کہ انہیں اچھا سمجھیں ف۶۸ کہ ابھی بہت عمر پڑی ہے خوب دنیا کے مزے اٹھالو اور ان پر شیطان کا فریب چل گیا۔ ف۶۹ یعنی اہلِ کتاب یا منافقین نے پوشیدہ طور پر ف۷۰ یعنی مشرکین سے ف۷۱ قرآن اور احکامِ دین ف۷۲ یعنی سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عداوت اور حضور کے خلاف ان کے دشمنوں کی امداد کرنے میں اور لوگوں کو جہاد سے روکنے میں۔ ف۷۳ لوہے کے گرزوں سے ف۷۴ اور وہ بات رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کو جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ وہ بات توریت کے ان مضامین کا چھپانا ہے جن میں رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت شریف ہے۔ ف۷۵ ایمان وطاعت اور مسلمانوں کی مدد اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا۔ ف۷۶ نفاق کی ف۷۷ یعنی ان کی وہ عداوتیں جو وہ مومنین کے ساتھ رکھتے ہیں۔ ف۷۸ حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کوئی منافق مخفی نہ رہا آپ سب کو ان کی صورتوں سے پہچانتے تھے۔ ف۷۹ اور وہ اپنے ضمیر کا حال ان سے چھپا نہ سکیں گے

حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ اِنَّ

یہاں تک کہ دیکھ لیں ۸۲ؐ تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہاری خبریں آزمالیں ۸۳ؐ بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ

وہ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے ۸۴ؐ روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾

کہ ہدایت اُن پر ظاہر ہوچکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور بہت جلد اللہ ان کا کیا دھرا اکارت کردے گا ۸۵ؐ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا

اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو ۸۶ؐ اور اپنے عمل باطل

اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا

نہ کرو ۸۷ؐ بے شک جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر کافر

وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَ

ہی مرگئے تو اللہ ہرگز اُنھیں نہ بخشے گا ۸۸ؐ تو تم سُستی نہ کرو ۸۹ؐ اور آپ صلح کی طرف نہ بلاؤ ۹۰ؐ اور

چنانچہ اس کے بعد جو منافق لب ہلاتا تھا حضور اس کے نفاق کو اس کی بات سے اور اس کے فحوائے کلام (اندازِ گفتگو) سے پہچان لیتے تھے۔ فائدہ: اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہت سے وجوہِ علم عطا فرمائے ان میں سے صورت سے پہچاننا بھی ہے اور بات سے پہچاننا بھی۔ ۸۰ؐ یعنی اپنے بندوں کے تمام اعمال۔ ہر ایک کو اس کے لائق جزا دے گا۔ ۸۱ؐ آزمائش میں ڈالیں گے ۸۲ؐ یعنی ظاہر فرمادیں ۸۳ؐ تاکہ ظاہر ہو جائے کہ طاعت و اخلاص کے دعوے میں تم میں سے کون اچھا ہے۔ ۸۴ؐ اس کے بندوں کو ۸۵ؐ اور وہ صدقہ وغیرہ کسی چیز کا ثواب نہ پائیں گے کیونکہ جو کام اللہ تعالیٰ کے لیے نہ ہو اس کا ثواب ہی کیا۔ شانِ نزول: جنگ بدر کے لیے جب قریش نکلے تو وہ سال قحط کا تھا لشکر کا کھانا قریش کے دولتمندوں نے نوبت بنوبت (باری باری) اپنے ذمہ لے لیا تھا مکہ مکرمہ سے نکل کر سب سے پہلا کھانا ابوجہل کی طرف سے تھا جس کے لیے اس نے دس اونٹ ذبح کئے تھے پھر صفوان نے مقام عُسفان میں نو اونٹ پھر سہل نے مقام قدید میں دس یہاں سے وہ لوگ سمندر کی طرف پھر گئے اور رستہ گم ہوگیا ایک دن ٹھہرے وہاں شیبہ کی طرف سے کھانا ہوا نو اونٹ ذبح ہوئے پھر مقام ابواء میں پہنچے، وہاں مُقَیِّس جمحی نے نو اونٹ ذبح کئے۔ حضرت عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف سے بھی دعوت ہوئی اس وقت تک آپ مشرف باسلام نہ ہوئے تھے آپ کی طرف سے دس اونٹ ذبح کئے گئے پھر حارث کی طرف سے نو اور ابوالبختری کی طرف سے بدر کے چشمے پر دس اونٹ۔ ان کھانا دینے والوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۸۶ؐ یعنی ایمان و طاعت پر قائم رہو ۸۷ؐ ریا یا نفاق سے۔ شانِ نزول: بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جیسے شرک کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں اسی طرح ایمان کی برکت سے کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ مومن کے لیے اطاعتِ خدا و رسول ضروری ہے گناہوں سے بچنا لازم ہے۔ مسئلہ: اس آیت میں عمل کے باطل کرنے کی ممانعت فرمائی گئی تو آدمی جو عمل شروع کرے خواہ وہ نفل ہی ہو نماز یا روزہ یا اور کوئی لازم ہے کہ اس کو باطل نہ کرے۔ ۸۸ؐ شانِ نزول: یہ آیت اہلِ قلیب کے حق میں نازل ہوئی قلیب بدر میں ایک کنواں ہے جس میں مقتولِ کفّار ڈالے گئے تھے ابوجہل اور اس کے ساتھی اور حکم آیت کا ہر کافر کے لیے عام ہے جو کفر پر مرا ہو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہ فرمائے گا اس کے بعد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے اور حکم میں تمام مسلمان شامل ہیں۔ ۸۹ؐ یعنی دشمن کے مقابل میں کمزوری نہ دکھاؤ ۹۰ؐ کفار کو۔ قرطبی میں ہے کہ اس آیت کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ آیت "وَاِنْ جَنَحُوْا" کی ناسخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے صلح کی طرف مائل ہونے کو منع فرمایا جبکہ صلح کی حاجت نہ ہو اور بعض علماء نے کہا کہ

أَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا الْحَيٰوةُ

تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا ف۹۱ دنیا کی زندگی

الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۚ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْئَلْكُمْ

تو یہی کھیل کود ہے ف۹۲ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو وہ تم کو تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور کچھ تم سے تمہارے مال

أَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾ إِنْ يَّسْئَلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾

نہ مانگے گا ف۹۳ اگر انھیں ف۹۴ تم سے طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تم بخل کرو گے اور وہ بخل تمہارے دلوں کے میل ظاہر کردے گا

هٰٓأَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ

ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو ف۹۵ تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے

وَمَنْ يَّبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ

اور جو بخل کرے ف۹۶ وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے ف۹۷ اور تم سب محتاج ف۹۸

وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا أَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾ ع ۸

اور اگر تم منہ پھیرو ف۹۹ تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ف۱۰۰

اٰیاتھا ٢٩ — ٤٨ سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ ١١١ — رکوعاتھا ٤

سورۂ فتح مدنیہ ہے، اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرمادی ف۲ تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے

یہ آیت منسوخ ہے اور آیت "وَاِنْ جَنَحُوْا" اس کی ناسخ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور دونوں آیتیں دو مختلف وقتوں اور مختلف حالتوں میں نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ آیت "وَاِنْ جَنَحُوْا" کا حکم ایک معین قوم کے ساتھ خاص ہے اور یہ آیت عام ہے کہ کفار کے ساتھ معاہدہ جائز نہیں مگر عندالضرورت جبکہ مسلمان ضعیف ہوں اور مقابلہ نہ کرسکیں۔ ف۹۱ تمہیں اعمال کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا۔ ف۹۲ نہایت جلد گزرنے والی اور اس میں مشغول ہونا کچھ نافع نہیں۔ ف۹۳ ہاں راہ خدا میں خرچ کرنے کا حکم دے گا تاکہ تمہیں اس کا ثواب ملے۔ ف۹۴ یعنی اموال کو ف۹۵ جہاں خرچ کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے۔ ف۹۶ صدقہ دینے اور فرض ادا کرنے میں۔ ف۹۷ تمہارے صدقات اور طاعات سے ف۹۸ اس کے فضل و رحمت کے۔ ف۹۹ اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت سے ف۱۰۰ بلکہ نہایت مطیع و فرمانبردار ہوں گے۔ ف۱ سورۂ فتح مدنیہ ہے اس میں چار رکوع اُنتیس آیتیں پانچ سو اڑسٹھ کلمے دو ہزار پانچ سو انسٹھ حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: "اِنَّا فَتَحْنَا" حدیبیہ سے واپس ہوتے ہوئے حضور پر نازل ہوئی حضور کو اس کے نازل ہونے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور صحابہ نے حضور کو مبارکبادیں دیں۔ (بخاری و مسلم و ترمذی) حدیبیہ ایک

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾ لا وَّ

اور تمہارے پچھلوں کے ف۳ اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے ف۴ اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے ف۵ اور

يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ

اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے ف۶ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں

الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

اطمینان اُتارا تاکہ اُنھیں یقین پر یقین بڑھے ف۷ اور اللہ ہی کی مِلک ہیں تمام لشکر آسمانوں

وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۴﴾ لا لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

اور زمین کے ف۸ اور اللہ علم و حکمت والا ہے ف۹ تاکہ ایمان والے مردوں اور

کنواں ہے مکہ مکرمہ کے نزدیک مختصر واقعہ یہ ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ حضور مع اپنے اصحاب کے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، کوئی حلق کئے ہوئے (یعنی سر منڈائے) کوئی قصر کئے ہوئے (یعنی بال کم کرائے ہوئے ہے) اور کعبہ معظّمہ میں داخل ہوئے، کعبہ کی کنجی لی، طواف فرمایا، عمرہ کیا۔ اصحاب کو اس خواب کی خبر دی، سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا قصد فرمایا اور ایک ہزار چار سو اصحاب کے ساتھ یکم ذی القعدہ ۶ھ ہجری کو روانہ ہوگئے ذوالحلیفہ میں پہنچ کر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور کے ساتھ اکثر اصحاب نے بھی۔ بعض اصحاب نے ''جحفہ'' سے احرام باندھا راہ میں پانی ختم ہوگیا اصحاب نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی نہیں ہے سوائے حضور کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا ہے حضور نے آفتابہ میں دستِ مبارک ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے تمام لشکر نے پیا وضو کئے جب مقام عُسفان میں پہنچے تو خبر آئی کہ کفار قریش بڑے سر و سامان کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہیں جب حدیبیہ پر پہنچے تو اس کا پانی ختم ہوگیا ایک قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدید تھی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کنوئیں میں کلی فرمائی اس کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا سب نے پیا اونٹوں کو پلایا یہاں کفار قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کے لیے کئی شخص بھیجے گئے سب نے جا کر یہی بیان کیا کہ حضور عمرہ کے لیے تشریف لائے ہیں، جنگ کا ارادہ نہیں ہے لیکن انہیں یقین نہ آیا آخر کار انہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو جو طائف کے بڑے سردار اور عرب کے نہایت متمول (مالدار) شخص تھے تحقیق حال کے لیے بھیجا انہوں آ کر دیکھا کہ حضور دستِ مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ تبرک کے لیے غسالہ (ہاتھوں کا دھوون) شریف حاصل کرنے کے لیے ٹوٹے پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے ہیں تو لوگ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس کو وہ حاصل ہوجاتا ہے وہ اپنے چہروں اور بدن پر برکت کے لیے ملتا ہے کوئی بال جسم اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگر احیاناً (کبھی) جدا ہوا تو صحابہ اس کو بہت ادب کے ساتھ لیتے اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور کلام فرماتے ہیں تو سب ساکت ہوجاتے ہیں حضور کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا۔ عروہ نے قریش سے جا کر یہ سب حال بیان کیا اور کہا کہ میں بادشاہانِ فارس و روم و مصر کے درباروں میں گیا ہوں میں نے کسی بادشاہ کی یہ عظمت نہیں دیکھی جو محمد مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی ان کے اصحاب میں ہے مجھے اندیشہ ہے کہ تم ان کے مقابل کامیاب نہ ہوسکو گے۔ قریش نے کہا: ایسی بات مت کہو ہم اس سال انہیں واپس کردیں گے وہ اگلے سال آئیں۔ عروہ نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں کوئی مصیبت پہنچے یہ کہہ کر وہ مع اپنے ہمراہیوں کے طائف واپس چلے گئے اور اس واقعہ کے بعد اللہ تعالٰی نے انہیں مشرف باسلام کیا یہیں حضور نے اپنے اصحاب سے بیعت لی اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سے کفار خوف زدہ ہوئے اور ان کے اہل الرائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کرلیں۔ چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا اور سال آئندہ حضور کا تشریف لانا قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی اسی لیے اکثر مفسرین فتح سے صلح حدیبیہ مراد لیتے ہیں اور بعض تمام فتوحات اسلام جو آئندہ ہونے والی تھیں اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر ان کے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے۔ (خازن و روح البیان) ف۳ اور تمہاری بدولت امت کی مغفرت فرمائے۔ (خازن و روح البیان) ف۴ دنیوی بھی اور اخروی بھی ف۵ تبلیغ رسالت و اقامت مراسم ریاست میں۔ (بیضاوی) ف۶ دشمنوں پر کامل غلبہ عطا کرکے۔ ف۷ اور باوجود عقیدۂ راسخہ کے اطمینانِ نفس حاصل ہو۔ ف۸ وہ قادر ہے جس سے چاہے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائے آسمان و زمین کے لشکروں سے یا تو آسمان اور زمین کے فرشتے مراد ہیں یا آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے حیوانات۔ ف۹ اس نے مومنین کے دلوں کی تسکین اور وعدۂ فتح و نصرت اس لیے فرمایا۔

الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ

ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں اور ان کی بُرائیاں

سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ

اُن سے اُتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے اور عذاب دے منافق مردوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ

اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر بُرا گمان رکھتے ہیں ف۱۰

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ

انھیں پر ہے بُری گردش ف۱۱ اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اوراُنھیں لعنت کی اور ان کے لیے جہنم تیار فرمایا

وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٦﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

اور وہ کیا ہی بُرا انجام ہے اور اللہ ہی کی مِلک ہیں آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اور اللہ

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ﴿۸﴾

عزت و حکمت والا ہے بےشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر ف۱۲ اور خوشی اور ڈر سناتا ف۱۳

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ

تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی

اَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ

پاکی بولو ف۱۴ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں ف۱۵ وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ف۱٦ ان کے ہاتھوں پر ف۱۷

اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا ف۱۸ اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے

ف۱۰ کہ وہ اپنے رسول سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد نہ فرمائے گا۔ ف۱۱ عذاب و ہلاک کی۔ ف۱۲ اپنی امت کے اعمال و احوال کا تاکہ روزِ قیامت ان کی گواہی دو۔ ف۱۳ یعنی مومنین مقربین کو جنت کی خوشی اور نافرمانوں کو عذابِ دوزخ کا ڈر سناتا۔ ف۱۴ صبح کی تسبیح میں نمازِ فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں داخل ہیں۔ ف۱۵ مراد اس بیعت سے بیعتِ رضوان ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حدیبیہ میں لی تھی۔ ف۱٦ کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرنا ہے جیسے کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ ف۱۷ جن سے انہوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ف۱۸ اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا۔

ع ١٠/٩

عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٠﴾ ع سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ

اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اُسے بڑا ثواب دے گا ف۱۹ اب تم سے کہیں گے جو گنوار (دیہاتی) پیچھے رہ

الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ

گئے تھے ف۲۰ کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے جانے سے مشغول رکھا ف۲۱ اب حضور ہماری مغفرت چاہیں ف۲۲ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں

مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ

جو اُن کے دلوں میں نہیں ف۲۳ تم فرماؤ تو اللہ کے سامنے کسے تمہارا کچھ اختیار ہے اگر وہ تمہارا بُرا

ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ

چاہے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے بلکہ

ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ زُيِّنَ

تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ رسول اور مسلمان ہرگز گھروں کو واپس نہ آئیں گے ف۲۴ اور اسی کو

ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَ كُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَ مَنْ لَّمْ

اپنے دلوں میں بھلا سمجھے ہوئے تھے اور تم نے بُرا گمان کیا ف۲۵ اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے ف۲۶ اور جو

يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ

ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر ف۲۷ تو بے شک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے ف۲۸ اور

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اب کہیں گے پیچھے بیٹھ رہنے والے ف۲۹ جب تم غنیمتیں

ف۱۹ یعنی حدیبیہ سے تمہاری واپسی کے وقت۔ ف۲۰ قبیلۂ غفار و مُزَ ینَّہ و جُھَینَّہ و اشجع و اسلم کے جبکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سالِ حدیبیہ بہ نیت عمرہ مکہ مکرمہ کا ارادہ فرمایا تو حوالی مدینہ کے گاؤں والے اور اہلِ بادیہ بخوف قریش آپ کے ساتھ جانے سے رکے باوجودیکہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور قربانیاں ساتھ تھیں اور اس سے صاف ظاہر تھا کہ جنگ کا ارادہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اعراب پر جانا بار ہوا اور وہ کام کا حیلہ کر کے رہ گئے اور ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں مسلمان ان سے بچ کر نہ آئیں گے سب وہیں ہلاک ہو جائیں گے اب جبکہ مددِ الٰہی سے معاملہ ان کے خیال کے بالکل خلاف ہوا تو انہیں اپنے نہ جانے پر افسوس ہوگا اور معذرت کریں گے۔ ف۲۱ کیونکہ عورتیں اور بچے اکیلے تھے اور ان کا کوئی خبر گیراں نہ تھا اس لیے ہم قاصر رہے۔ ف۲۲ اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے۔ ف۲۳ یعنی وہ اعتذار و طلب استغفار میں جھوٹے ہیں۔ ف۲۴ دشمن ان سب کا وہیں خاتمہ کر دیں گے۔ ف۲۵ کفر و فساد کے غلبہ کا اور وعدۂ الٰہی کے پورا نہ ہونے کا۔ ف۲۶ عذاب الٰہی کے مستحق۔ ف۲۷ اس آیت میں اعلام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول

مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ

لینے چلو ف۳۰ تو ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے دو ف۳۱ وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں ف۳۲

قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ

تم فرماؤ ہرگز تم ہمارے ساتھ نہ آؤ اللہ نے پہلے سے یونہی فرما دیا ہے ف۳۳ تو اب کہیں گے بلکہ

تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ

تم ہم سے جلتے ہو ف۳۴ بلکہ وہ بات نہ سمجھتے تھے ف۳۵ مگر تھوڑی ف۳۶ اُن پیچھے رہ گئے ہوئے

الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ

گنواروں سے فرماؤ ف۳۷ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے ف۳۸ کہ اُن سے لڑو یا

يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا

وہ مسلمان ہوجائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا ف۳۹ اور اگر پھر جاؤ گے جیسے

تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ

پہلے پھر گئے ف۴۰ تو تمہیں دردناک عذاب دے گا اندھے پر تنگی نہیں ف۴۱

وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر مواخذہ ف۴۲ اور جو اللہ اور اس کے

پر ایمان نہ لائے ان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ کافر ہے۔ ف۲۸ یہ سب اس کی مشیّت و حکمت پر ہے۔ ف۲۹ جو حدیبیہ کی حاضری سے قاصر رہے اے ایمان والو! ف۳۰ خیبر کی۔ اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان صلح حدیبیہ سے فارغ ہوکر واپس ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فتح خیبر کا وعدہ فرمایا اور وہاں کی غنیمتیں حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لیے مخصوص کردی گئیں جب مسلمانوں کے خیبر کی طرف روانہ ہونے کا وقت آیا تو ان لوگوں کو لالچ آیا اور انہوں نے بطمعِ غنیمت کہا ف۳۱ یعنی ہم بھی خیبر کو تمہارے ساتھ چلیں اور جنگ میں شریک ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۳۲ یعنی اللہ تعالیٰ کا وعدہ جو اہلِ حدیبیہ کے لیے فرمایا تھا کہ خیبر کی غنیمت خاص ان کے لیے ہے۔ ف۳۳ یعنی ہمارے مدینہ آنے سے پہلے۔ ف۳۴ اور یہ گوارا نہیں کرتے کہ ہم تمہارے ساتھ غنیمتیں پائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ف۳۵ دین کی ف۳۶ یعنی محض دنیا کی حتیٰ کہ ان کا زبانی اقرار بھی دنیا ہی کی غرض سے تھا اور امورِ آخرت کو بالکل نہیں سمجھتے تھے۔ (جمل) ف۳۷ جو مختلف قبائل کے لوگ ہیں اور اُن میں بعض ایسے بھی ہیں جن کے تائب ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو نفاق میں بہت پختہ اور سخت ہیں انہیں آزمائش میں ڈالنا منظور ہے تاکہ تائب و غیر تائب میں فرق ہوجائے اس لیے حکم ہوا کہ اُن سے فرما دیجئے ف۳۸ اس قوم سے بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہلِ فارس و روم ہیں جن سے جنگ کے لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی۔ ف۳۹ مسئلہ: یہ آیت شیخین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحتِ خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر جنت کا اور ان کی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا۔ ف۴۰ حدیبیہ کے موقع پر ف۴۱ جہاد سے رہ جانے میں۔ شانِ نزول: جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو جو لوگ اپاہج و صاحبِ عذر تھے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہمارا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۴۲ کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور جہاد میں حاضر نہ ہونا اُن لوگوں کے لیے جائز ہے کیونکہ نہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اس کے حملہ سے بچنے

رَسُوۡلَهٗ يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِيۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۚ وَمَنۡ يَّتَوَلَّ

رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور جو پھر جائے گا ف۴۳

يُعَذِّبۡهُ عَذَابًا اَلِيۡمًا ع ﴿۱۷﴾ لَقَدۡ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ يُبَايِعُوۡنَكَ ع ۲ ۱۰

اُسے دردناک عذاب فرمائے گا بےشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے

تَحۡتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيۡ قُلُوۡبِهِمۡ فَاَنۡزَلَ السَّكِيۡنَةَ عَلَيۡهِمۡ وَاَثَابَهُمۡ

تمہاری بیعت کرتے تھے ف۴۴ تو اللہ نے جانا جو اُن کے دلوں میں ہے ف۴۵ تو ان پر اطمینان اُتارا اور

فَتۡحًا قَرِيۡبًا ۙ ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيۡرَةً يَّاۡخُذُوۡنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا

اُنہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا ف۴۶ اور بہت سی غنیمتیں ف۴۷ جن کو لیں اور اللہ عزت و

حَكِيۡمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيۡرَةً تَاۡخُذُوۡنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمۡ هٰذِهٖ

حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم لو گے ف۴۸ تو تمہیں یہ جلد عطا فرما دی

اور بھاگنے کی، انہیں کے حکم میں داخل ہیں۔ وہ بڈھے ضعیف جنہیں نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا جنہیں دمہ اور کھانسی ہے یا جن کی تلی بہت بڑھ گئی ہے اور انہیں چلنا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ عذر جہاد سے روکنے والے ہیں اُن کے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً غایت درجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری حوائج پر قدرت نہ رکھنا یا ایسے اشغال ضرور یہ جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جس کی خدمت اس پر لازم ہے اور اس کے سوا کوئی اس کا انجام دینے والا نہیں۔ ف۴۳ طاعت سے اعراض کرے گا اور کفر و نفاق پر رہے گا۔ ف۴۴ حدیبیہ میں۔ چونکہ ان بیعت کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی اس لیے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اس بیعت کا سبب باسباب ظاہر یہ پیش آیا کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حدیبیہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اشرافِ قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انہیں خبر دیں کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیت اللّٰہ کی زیارت کے لیے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرمادیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انہیں اطمینان دلادیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللّٰہ تعالٰی اپنے دین کو غالب فرمائے گا۔ قریش اس بات پر متفق رہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ معظّمہ کا طواف کرنا چاہیں تو کریں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں بغیر رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے طواف کروں یہاں مسلمانوں نے کہا کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظّمہ پہنچے اور طواف سے مشرف ہوئے۔ حضور نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ ہمارے بغیر طواف نہ کریں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مکہ مکرمہ کے ضعیف مسلمانوں کو حسبِ حکم فتح کی بشارت بھی پہنچائی پھر قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ شہید کردیئے گئے اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی یہ بیعت ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جس کو عرب میں ''سمرہ'' کہتے ہیں حضور نے اپنا بایاں دست مبارک داہنے دست اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) کی بیعت ہے اور فرمایا: یارب! عثمان (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) تیرے اور تیرے رسول (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) کے کام میں ہیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نور نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ شہید نہیں ہوئے جبھی تو ان کی بیعت لی مشرکین اس بیعت کا حال سن کر خائف ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھیج دیا۔ حدیث شریف میں ہے: سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اُن میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم شریف) اور جس درخت کے نیچے بیعت کی گئی تھی اللّٰہ تعالٰی نے اس کو ناپدید (ناپید) کردیا سال آئندہ صحابہ نے ہر چند تلاش کیا کسی کو اس کا پتہ بھی نہ چلا۔ ف۴۵ صدق و اخلاص و وفا۔ ف۴۶ یعنی فتح خیبر کا جو حدیبیہ سے واپس ہو کر چھ ماہ بعد حاصل ہوئی۔ ف۴۷ خیبر کی اور اہل خیبر کے اموال کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تقسیم فرمائے۔ ف۴۸ اور تمہاری فتوحات ہوتی رہیں گی۔

وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ
اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے ف۴۹ اور اس لیے کہ ایمان والوں کے لیے نشانی ہو ف۵۰ اور تمہیں

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢٠﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ
سیدھی راہ دکھا دے ف۵۱ اور ایک اور ف۵۲ جو تمہارے بل (بس) کی نہ تھی ف۵۳ وہ اللہ کے قبضہ

بِهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اگر کافر تم سے لڑیں ف۵۴

لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ
تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیردیں گے ف۵۵ پھر نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار اللہ کا دستور ہے کہ

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
پہلے سے چلا آتا ہے ف۵۶ اور ہرگز تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے اور وہی ہے جس نے

كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ
اُن کے ہاتھ ف۵۷ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے وادی مکہ میں ف۵۸ بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو

عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
دے دیا تھا اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے وہ ف۵۹ وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور

صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۚ وَ
تمہیں مسجد حرام سے ف۶۰ روکا اور قربانی کے جانور رُکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے ف۶۱ اور

ف۴۹ کہ وہ خائف ہوکر تمہارے اہل وعیال کو ضرر نہ پہنچا سکے۔ اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان جنگ خیبر کے لیے روانہ ہوئے تو اہلِ خیبر کے حلیف بنی اسد و غطفان نے چاہا کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کے اہل وعیال کو لوٹ لیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور ان کے ہاتھ روک دیئے۔ ف۵۰ یہ غنیمت دینا اور دشمنوں کے ہاتھ روک دینا۔ ف۵۱ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور کام اس پر مُفوَّض (کے سپرد) کرنے کی جس سے بصیرت ویقین زیادہ ہو۔ ف۵۲ فتح ف۵۳ مراد اس سے یا مغانمِ فارس وروم (فارس وروم کی غنیمتیں) ہیں یا خیبر جس کا اللہ تعالیٰ نے پہلے سے وعدہ فرمایا تھا اور مسلمانوں کو امیدِ کامیابی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی اور ایک قول یہ ہے کہ وہ فتح مکہ ہے اور ایک قول ہے کہ وہ ہر فتح ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی۔ ف۵۴ یعنی اہل مکہ یا اہلِ خیبر کے حلفاء اسد وغطفان۔ ف۵۵ مغلوب ہوں گے اور انہیں ہزیمت ہوگی۔ ف۵۶ کہ وہ مومنین کی مدد فرماتا ہے اور کافروں کو مقہور (رسوا) کرتا ہے۔ ف۵۷ یعنی کفار کے ف۵۸ روزِ فتح مکہ۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ''بطنِ مکہ'' سے حدیبیہ مراد ہے اور اس کے شانِ نزول میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ اہلِ مکہ میں سے اَسّی ہتھیار بند جوان ''جبلِ تنعیم'' سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اُترے، مسلمانوں نے اُنہیں گرفتار کر کے سیّد عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔ حضور نے معاف فرمایا اور چھوڑ دیا۔ ف۵۹ کفار مکہ ف۶۰ وہاں پہنچنے سے اور اس کا طواف کرنے سے ف۶۱ یعنی مقام ذبح سے جو حرم میں ہے۔

لَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ

اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں و۶۲ جن کی تمہیں خبر نہیں و۶۳ کہیں تم اُنھیں روندڈالو و۶۴

فَتُصِیْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَیْرِ عِلْمٍۚ لِیُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ مَنْ

تو تمہیں اُن کی طرف سے انجانی میں کوئی مکروہ (ناپسندیدہ شے) پہنچے تو ہم تمہیں ان کے قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لیے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں

یَّشَآءُۚ لَوْ تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا (۲۵) اِذْ

داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہوجاتے و۶۵ تو ہم ضرور ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے و۶۶ جب

جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

کہ کافروں نے اپنے دلوں میں اَڑ (ضد) رکھی وہی زمانۂ جاہلیت کی اَڑ و۶۷ تو اللہ نے اپنا

سَكِیْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ

اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اُتارا و۶۸ اور پرہیزگاری کا کلمہ اُن پر لازم فرمایا و۶۹ اور

كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَاؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (۲۶) ع لَقَدْ صَدَقَ ع ۳ ۹ ۱۱

وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے و۷۰ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے و۷۱ بےشک اللہ

اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

نے سچ کردیا اپنے رسول کا سچا خواب و۷۲ بےشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے

اٰمِنِیْنَۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَۙ لَا تَخَافُوْنَؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ

امن و امان سے اپنے سروں کے و۷۳ بال منڈاتے یا و۷۴ ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں

و۶۲ مکہ مکرمہ میں ہیں و۶۳ تم انہیں پہچانتے نہیں و۶۴ کفار سے قتال کرنے میں و۶۵ یعنی مسلمان کافروں سے ممتاز ہوجاتے۔ و۶۶ تمہارے ہاتھ سے قتل کرا کے اور تمہاری قید میں لا کر۔ و۶۷ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب کو کعبہ معظّمہ سے روکا و۶۸ کہ انہوں نے سال آئندہ آنے پر صلح کی اگر وہ بھی کفار قریش کی طرح ضد کرتے تو ضرور جنگ ہوجاتی۔ و۶۹ کلمۂ تقویٰ سے مراد "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" ہے۔ و۷۰ کیونکہ اللہ تعالٰی نے انہیں اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف فرمایا۔ و۷۱ کافروں کا حال بھی جانتا ہے مسلمانوں کا بھی، کوئی چیز اس سے مخفی نہیں۔ و۷۲ شانِ نزول: رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ مع اصحاب کے مکہ معظّمہ میں بہ امن داخل ہوئے اور اصحاب نے سر کے بال منڈائے بعض نے ترشوائے یہ خواب آپ نے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخلہ نہ ہوا تو منافقین نے تمسخر (طنز) کیا طعن کئے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا، اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس کے خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا۔ چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا اور مسلمان اگلے سال بڑے شان وشکوہ کے ساتھ مکہ مکرّمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے۔ و۷۳ تمام و۷۴ تھوڑے سے۔

تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

معلوم نہیں ف۷۵ تو اس سے پہلے ف۷۶ ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ف۷۷ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو

بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے ف۷۸ اور اللہ کافی ہے

شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ ؕ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

گواہ ف۷۹ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے ف۸۰ کافروں پر سخت ہیں ف۸۱

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز

اور آپس میں نرم دل ف۸۲ تو انھیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے ف۸۳ اللہ کا فضل و رضا چاہتے

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَ معانقة ۱۵

ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے ف۸۴ یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور

مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛۚ قف كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ

ان کی صفت انجیل میں ف۸۵ جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی

فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ

پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے ف۸۶ تاکہ اُن سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا

ف۷۵ یعنی یہ کہ تمہارا داخل ہونا اگلے سال ہے اور تم اسی سال سمجھے تھے اور تمہارے لیے یہ تاخیر بہتر تھی کہ اس کے باعث وہاں کے ضعیف مسلمان پامال ہونے سے بچ گئے۔ ف۷۶ یعنی دخولِ حرم سے قبل ف۷۷ فتحِ خیبر کہ فتحِ مَوعُود (وعدہ کی گئی فتح) کے حاصل ہونے تک مسلمانوں کے دل اس سے راحت پائیں اس کے بعد جب اگلا سال آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضور کی خواب کا جلوہ دکھلایا اور واقعات اس کے مطابق رونما ہوئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: ف۷۸ خواہ وہ مشرکین کے دین ہوں یا اہلِ کتاب کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمادیا۔ ف۷۹ اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رسالت پر جیسا کہ فرماتا ہے: ف۸۰ یعنی ان کے اصحاب ف۸۱ جیسا کہ شیر شکار پر اور صحابہ کا تشدد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ اُن کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو جائے اور ان کے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے۔ (مدارک) ف۸۲ ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنے والے ایسے کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہنچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرطِ محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے۔ ف۸۳ کثرت سے نمازیں پڑھتے نمازوں پر مداومت کرتے۔ ف۸۴ اور یہ علامت وہ نور ہے جو روزِ قیامت ان کے چہروں سے تاباں ہوگا اس سے پہچانے جائیں گے کہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے بہت سجدے کئے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہِ شبِ چہار دہم (چودھویں رات کے چاند) کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا۔ عطاء کا قول ہے کہ شب کی دراز نمازوں سے ان کے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رات کو نماز کی کثرت کرتا ہے صبح کو اس کا چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے۔ ف۸۵ یہ مذکور ہے کہ ف۸۶ یہ مثال ابتدائے اسلام اور اس کی ترقی کی بیان فرمائی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تنہا اٹھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے مخلصین اصحاب سے تقویت دی۔ قتادہ نے کہا کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی وہ نیکیوں کا حکم کریں گے بدیوں سے منع کریں گے کہا گیا ہے کہ کھیتی حضور ہیں اور اس کی شاخیں اصحاب اور مومنین۔

ع ۴ ۱۲

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ ع

ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں وﷺ بخشش اور بڑے ثواب کا

اٰیاتہا ١٨ ﴿٤٩ سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ ١٠٦﴾ رکوعاتہا ٢

سورۂ حجرات مدنیہ ہے، اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو ف۲ اور اللہ سے

اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا

ڈرو بےشک اللہ سُنتا جانتا ہے اے ایمان والو اپنی آوازیں

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ

اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے ف۳ اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے

لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ف۴ بےشک وہ جو

وﷺ صحابہ سب کے سب صاحبِ ایمان وعمل صالح ہیں اس لیے یہ وعدہ سبھی سے ہے۔ ف۱ سورۂ حجرات مدنیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں تین سو تینتالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو چھہتر حرف ہیں۔ ف۲ یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدیم کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب واحترام کے خلاف ہے بارگاہ رسالت میں نیازمندی وآداب لازم ہیں۔ **شانِ نزول:** چند شخصوں نے عیدالضحیٰ کے دن سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پہلے قربانی کر لی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے کہ بعضے لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدم نہ کرو۔ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ف۳ یعنی جب حضور (بارگاہِ رسالت) میں کچھ عرض کرو تو آہستہ پست آواز سے عرض کرو یہی دربارِ رسالت کا ادب واحترام ہے۔ ف۴ اس آیت میں حضور کا اجلال واکرام و ادب واحترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب وتعظیم وتوصیف وتکریم والقاب عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو کہ ترکِ ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شمّاس کے حق میں نازل ہوئی انہیں ثقلِ سماعت تھا (یعنی اُونچی آواز سے سنتے تھے) اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ میں اہلِ نار سے ہوں حضور نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انہیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی، پھر آ کر حضرت ثابت سے اس کا ذکر کیا ثابت نے کہا: یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہو گیا۔ حضرت سعد نے یہ حال خدمت اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہلِ جنت سے ہیں۔

يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ

اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس ف۵ وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری

قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۳ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ

کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے

مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۴ وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى

باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ف۶ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ

تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۵ یٰۤاَیُّهَا

تم آپ اُن کے پاس تشریف لاتے ف۷ تو یہ اُن کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۸ اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا

ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو ف۹ کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا

بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۶ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْكُمْ

نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ اور جان لو کہ تم میں

رَسُوْلَ اللّٰهِؕ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ

اللہ کے رسول ہیں ف۱۰ بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں ف۱۱ تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمہیں

ف۵ براہِ ادب و تعظیم۔ شانِ نزول: آیۂ "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ" کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کرلی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۶ شانِ نزول: یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے جبکہ حضور آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پکارنا شروع کیا حضور تشریف لے آئے ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور اجلالِ شان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہِ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بے عقلی ہے اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی۔ ف۷ اس وقت وہ عرض کرتے جو انہیں عرض کرنا تھا یہ ادب اُن پر لازم تھا اس کو بجالاتے۔ ف۸ ان میں سے ان کے لیے جو توبہ کریں۔ ف۹ کہ صحیح ہے یا غلط۔ شانِ نزول: یہ آیت ولید بن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کو بنی مصطلق سے صدقات وصول کرنے بھیجا تھا اور زمانۂ جاہلیت میں ان کے اور اُن کے درمیان عداوت تھی جب ولید ان کے دیار کے قریب پہنچے اور انہیں خبر ہوئی تو اس خیال سے کہ وہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں بہت سے لوگ تعظیماً ان کے استقبال کے واسطے آئے ولید نے گمان کیا کہ یہ پرانی عداوت سے مجھے قتل کرنے آرہے ہیں یہ خیال کرکے ولید واپس ہوگئے اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کردیا کہ حضور ان لوگوں نے صدقہ کو منع کردیا اور میرے قتل کے درپے ہوگئے حضور نے خالد بن ولید کو تحقیق حال کے لیے بھیجا حضرت خالد نے دیکھا کہ وہ لوگ اذانیں کہتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ان لوگوں نے صدقات پیش کردیئے حضرت خالد یہ صدقات لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بعض مفسرین نے کہا کہ یہ آیت عام ہے اس بیان میں نازل ہوئی ہے کہ فاسق کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے۔ ف۱۰ اگر تم جھوٹ بولو گے تو اللہ تعالٰی کے خبردار کرنے سے وہ تمہارا افشاء

إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ

ایمان پیارا کردیا ہے اور اُسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی

وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ﴿٧﴾ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ

تمہیں ناگوار کردی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں ؀۱۳ اللہ کا فضل اور احسان اور اللہ

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٨﴾ وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا

علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو اُن میں صلح

بَيْنَهُمَا ۖ فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ

کراؤ ؀۱۳ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے ؀۱۴ تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ

تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ

وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کردو اور عدل کرو

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا

بےشک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں مسلمان مسلمان بھائی ہیں ؀۱۵ تو اپنے دو بھائیوں

بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ع ۱۰ / ۱۳

میں صلح کرو ؀۱۶ اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو ؀۱۷ اے ایمان والو

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن

نہ مرد مردوں سے ہنسیں ؀۱۸ عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں ؀۱۹ اور نہ عورتیں

حال کر کے تمہیں رسوا کردیں گے۔ ؀۱۱ اور تمہاری رائے کے مطابق حکم دے دیں۔ ؀۱۲ کہ طریق حق پر قائم رہے۔ ؀۱۳ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دراز گوش پر سوار تشریف لے جارہے تھے انصار کی مجلس پر گزر ہوا وہاں تھوڑا سا توقف فرمایا اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابنِ اُبی نے ناک بند کرلی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے حضور تو تشریف لے گئے ان دونوں میں بات بڑھ گئی اور ان دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی تو سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور ان میں صلح کرادی اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ؀۱۴ ظلم کرے اور صلح سے منکر ہوجائے۔ مسئلہ: باغی گروہ کا یہی حکم ہے اس سے قتال کیا جائے یہاں تک کہ وہ جنگ سے باز آئے۔ ؀۱۵ کہ آپس میں دینی رابطہ اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط (جڑے ہوئے) ہیں یہ رشتہ تمام دنیوی رشتوں سے قوی تر ہے۔ ؀۱۶ جب کبھی ان میں نزاع (رنجش) واقع ہو۔ ؀۱۷ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا مومنین کی باہمی محبت و مودت کا سبب ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہوتی ہے۔ ؀۱۸ شانِ نزول: اس آیت کا نزول کئی واقعوں میں ہوا پہلا واقعہ یہ ہے کہ ثابت ابن قیس بن شمّاس کو ثقل سماعت تھا جب وہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو صحابہ انہیں آگے بٹھاتے اور ان کے لیے جگہ خالی کردیتے تا کہ وہ حضور کے قریب حاضر رہ کر کلامِ مبارک سن سکیں ایک روز انہیں حاضری میں دیر ہوگئی اور مجلس شریف خوب بھر گئی اس وقت ثابت آئے اور قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجلس میں جگہ نہ پاتا تو جہاں

نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا

عورتوں سے دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں ف۲۰ اور آپس میں طعنہ نہ کرو ف۲۱ اور ایک دوسرے کے بُرے

بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ

نام نہ رکھو ف۲۲ کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا ف۲۳ اور جو توبہ نہ کریں

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۱ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ

تو وہی ظالم ہیں اے ایمان والو بہت گمانوں سے

الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ

بچو ف۲۴ بے شک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے ف۲۵ اور عیب نہ ڈھونڈھو ف۲۶ اور ایک دوسرے کی

ہوتا کھڑا رہتا۔ ثابت آئے تو وہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قریب بیٹھنے کے لیے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے یہ کہتے چلے کہ جگہ دو جگہ دو یہاں تک کہ وہ حضور کے قریب پہنچ گئے اور ان کے اور حضور کے درمیان میں صرف ایک شخص رہ گیا انہوں نے اس سے بھی کہا کہ جگہ دو اس نے کہا کہ تمہیں جگہ مل گئی بیٹھ جاؤ ثابت غصہ میں آکر اس کے پیچھے بیٹھ گئے اور جب دن خوب روشن ہوا تو ثابت نے اس کا جسم دبا کر کہا کہ کون؟ اس نے کہا کہ میں فلاں شخص ہوں۔ ثابت نے اس کی ماں کا نام لے کر کہا: فلانی کا لڑکا۔ اس پر اس شخص نے شرم سے سر جھکا لیا اور اس زمانہ میں ایسا کلمہ عار دلانے کے لیے کہا جاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ دوسرا واقعہ ضحاک نے بیان کیا کہ یہ آیت بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت عمار و خباب و بلال و صہیب و سلمان و سالم وغیرہ غریب صحابہ کی غربت دیکھ کر ان کے ساتھ تمسخر کرتے تھے، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مرد مردوں سے نہ ہنسیں یعنی مالدار غریبوں کی ہنسی نہ بنائیں، نہ عالی نسب غیر ذی نسب کی، نہ تندرست اپاہج کی، نہ بینا اس کی جس کی آنکھ میں عیب ہو۔ **ف۱۹** صدق و اخلاص میں۔ **ف۲۰ شانِ نزول:** یہ آیت ام المومنین حضرت صفیہ بنتِ حُیَیّ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے حق میں نازل ہوئی۔ انہیں معلوم ہوا تھا کہ ام المومنین حضرت حفصہ نے انہیں یہودی کی لڑکی کہا اس پر انہیں رنج ہوا اور روئیں اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے شکایت کی تو حضور نے فرمایا کہ تم نبی زادی اور نبی کی بی بی ہو تم پر وہ کیا فخر کرتی ہیں اور حضرت حفصہ سے فرمایا: اے حفصہ! خدا سے ڈرو۔ (اَلتِّرمِذِیّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ) **ف۲۱** ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اگر ایک مومن نے دوسرے مومن پر عیب لگایا تو گویا اپنے ہی آپ کو عیب لگایا۔ **ف۲۲** جو انہیں ناگوار معلوم ہوں۔ **مسائل:** حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو اس کو بعد توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کتا یا گدھا یا سور کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسا کہ حضرت ابوبکر کا لقب عتیق اور حضرت عمر کا فاروق اور حضرت عثمان کا ذوالنورین اور حضرت علی کا ابوتراب اور حضرت خالد کا سیف اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم ہوگئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسا کہ اعمش، اعرج۔ **ف۲۳** تو اے مسلمانو کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ۔ **ف۲۴** کیونکہ ہر گمان صحیح نہیں ہوتا۔ **ف۲۵ مسئلہ:** مومن صالح کے ساتھ برا گمان ممنوع ہے اسی طرح اس کا کوئی کلام سن کر فاسد معنی مراد لینا باوجودیکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے۔ سفیان ثوری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: گمان دو طرح کا ہے ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے یہ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے گناہ ہے۔ دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل خالی کرنا ضرور ہے۔ **مسئلہ:** گمان کی کئی قسمیں ہیں: **ایک واجب** ہے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔ **ایک مستحب** وہ مومن صالح کے ساتھ نیک گمان۔ **ایک ممنوع حرام** وہ اللہ عزوجل کے ساتھ برا گمان کرنا اور مومن کے ساتھ برا گمان کرنا **ایک جائز** وہ فاسق معلن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آتے ہوں۔ **ف۲۶** یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چھپے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالٰی نے اپنی ستاری سے چھپایا۔ حدیث شریف میں ہے: گمان سے بچو گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو ان کے ساتھ حرص و حسد بغض بے مروتی نہ کرو اے اللہ تعالٰی کے بندو! بھائی بنے رہو جیسا تمہیں حکم دیا

بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ؕ

غیبت نہ کرو ف۲۷ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا ف۲۸

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ

اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد ف۲۹

مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ

اور ایک عورت ف۳۰ سے پیدا کیا ف۳۱ اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو ف۳۲ بے شک اللہ کے یہاں تم میں

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ

زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے ف۳۳ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے گنوار بولے ہم ایمان لائے ف۳۴

گیا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے اس کو رسوا نہ کرے اس کی تحقیر نہ کرے (پھر اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے۔ آدمی کے لیے یہ برائی بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر دیکھے ہر مسلمان مسلمان پر حرام ہے اس کا خون بھی اس کی آبرو بھی اس کا مال بھی اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں اور عملوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم) حدیث: جو بندہ دنیا میں دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ ف۲۷ حدیث شریف میں ہے کہ غیبت یہ ہے کہ مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے ایسی بات کہی جائے جو اسے ناگوار گزرے اگر وہ بات سچی ہے تو غیبت ہے ورنہ بہتان۔ ف۲۸ تو مسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہئے کیونکہ اس کو پیٹھ پیچھے برا کہنا اس کے مرنے کے بعد اس کا گوشت کھانے کے مثل ہے کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اس کو ایذا ہوتی ہے اسی طرح اس کو بدگوئی سے قلبی تکلیف ہوتی ہے اور در حقیقت آبرو گوشت سے زیادہ پیاری ہے۔ شانِ نزول: سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کے لیے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مالداروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کردیتے کہ وہ غریب ان کی خدمت کرے وہ اسے کھلائیں پلائیں ہر ایک کا کام چلے اسی طرح حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے ایک روز وہ سوگئے اور کھانا تیار نہ کرسکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کے لیے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا حضور کے خادمِ مطبخ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ان کے پاس کچھ رہا نہ تھا انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی آکر کہہ دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ حضرت اسامہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بخل کیا جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا: میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں انہوں نے عرض کیا ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں فرمایا تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مسلمان کا گوشت کھایا۔ مسئلہ: غیبت بالاتفاق کبائر (کبیرہ گناہوں) میں سے ہے، غیبت کرنے والے کو توبہ لازم ہے۔ ایک حدیث میں یہ ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ مسئلہ: فاسق معلن کے عیب کا بیان غیبت نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔ مسئلہ: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں: ایک صاحبِ ہوا (بدمذہب)۔ دوسرا فاسق معلن۔ تیسرا بادشاہ ظالم یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں۔ ف۲۹ حضرت آدم علیہ السلام ف۳۰ حضرت حوا ف۳۱ نسب کے اس انتہائی درجہ پر جاکر تم سب کے سب مل جاتے ہو تو نسب میں تفاخر اور تفاضل کی کوئی وجہ نہیں سب برابر ہو ایک جدِ اعلیٰ کی اولاد۔ ف۳۲ اور "ایک" "دوسرے" کا نسب جانے اور کوئی اپنے باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت نہ کرے، نہ یہ کہ نسب پر فخر کرے اور دوسروں کی تحقیر کرے، اس کے بعد اس چیز کا بیان فرمایا جاتا ہے جو انسان کے لیے شرافت و فضیلت کا سبب اور جس سے اس کو بارگاہِ الٰہی میں عزت حاصل ہوتی ہے۔ ف۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ مدارِ عزّت و فضیلت کا پرہیزگاری ہے نہ کہ نسب۔ شانِ نزول: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بازارِ مدینہ میں ایک حبشی غلام ملاحظہ فرمایا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جو مجھے خریدے اس سے میری یہ شرط ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء میں پانچوں نمازیں ادا کرنے سے منع نہ کرے اس غلام کو ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غلام بیمار ہوگیا تو سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے پھر اس کی وفات ہوگئی اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے دفن میں تشریف لائے اس پر لوگوں نے کچھ کہا اس پر یہ آیت

قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ

تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ف۳۵ ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے ف۳۶ اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں

قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْـٴًـا ؕ

کہاں داخل ہوا ف۳۷ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کروگے ف۳۸ تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا ف۳۹

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر

رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ

ایمان لائے پھر شک نہ کیا ف۴۰ اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں

اللّٰهِ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

جہاد کیا وہی سچے ہیں ف۴۱ تم فرماؤ کیا تم اللہ کو اپنا دین بتاتے ہو اور اللہ

یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۶﴾

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے ف۴۲ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۴۳

یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ

اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ مسلمان ہوگئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ

یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ

تم پر احسان رکھتا ہے کہ اُس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو ف۴۴ بے شک اللہ

کریمہ نازل ہوئی۔ ف۳۴ شانِ نزول: یہ آیت بنی اسد بن خزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو خشک سالی کے زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اورانہوں نے اسلام کا اظہار کیا اور حقیقت میں وہ ایمان نہ رکھتے تھے ان لوگوں نے مدینہ کے رستہ میں گندگیاں کیں اور وہاں کے بھاؤ گراں کردیئے صبح وشام رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے اور کہتے ہمیں کچھ دیجئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۵ صدق دل سے ف۳۶ ظاہر میں ف۳۷ مسئلہ: محض زبانی اقرار جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا اطاعت وفرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی ہیں اور شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں کوئی فرق نہیں۔ ف۳۸ ظاہراً و باطناً صدق واخلاص کے ساتھ نفاق کو چھوڑ کر ف۳۹ تمہاری نیکیوں کا ثواب کم نہ کرے گا۔ ف۴۰ اپنے دین وایمان میں ف۴۱ ایمان کے دعوٰی میں۔ شانِ نزول: جب یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو اعراب سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم مومن مخلص ہیں اس پر اگلی آیت نازل ہوئی اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا۔ ف۴۲ اس سے کچھ مخفی نہیں ف۴۳ مومن کا ایمان بھی اور منافق کا نفاق بھی تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں۔ ف۴۴ اپنے دعوے میں۔

يَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٨﴾ ع

جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے سب غیب اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۴۵

آیاتها ۴۵ | ۵۰ سُوۡرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ ۳۴ | رکوعاتها ۳

سورۂ ق مکیہ ہے، اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاف۱

قٓ ۚ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِيۡدِ ۚ ﴿١﴾ بَلۡ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَهُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡهُمۡ فَقَالَ

عزت والے قرآن کی قسم ف۲ بلکہ انھیں اس کا اچنبا (تعجب) ہوا کہ ان کے پاس انہی میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۳ تو

الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا شَىۡءٌ عَجِيۡبٌ ۚ ﴿٢﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجۡعٌۢ

کافر بولے یہ تو عجیب بات ہے کیا جب ہم مرجائیں اور مٹی ہوجائیں گے پھر جئیں گے یہ پلٹنا

بَعِيۡدٌ ﴿٣﴾ قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡهُمۡ ۚ وَعِنۡدَنَا كِتٰبٌ

دُور ہے ف۴ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان میں سے گھٹاتی ہے ف۵ اور ہمارے پاس ایک یاد رکھنے والی

حَفِيۡظٌ ﴿٤﴾ بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ فَهُمۡ فِىۡۤ اَمۡرٍ مَّرِيۡجٍ ﴿٥﴾ اَفَلَمۡ

کتاب ہے ف۶ بلکہ انھوں نے حق کو جھٹلایا ف۷ جب وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک مضطرب بے ثبات بات میں ہیں ف۸ تو کیا

يَنۡظُرُوۡۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوۡقَهُمۡ كَيۡفَ بَنَيۡنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنۡ فُرُوۡجٍ ﴿٦﴾

انھوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ف۹ ہم نے اُسے کیسا بنایا ف۱۰ اور سنوارا ف۱۱ اور اس میں کہیں رخنہ نہیں ف۱۲

ف۴۵ اس سے تمہارا کوئی حال چھپا نہیں نہ ظاہر نہ مخفی۔ ف۱ ''سورۂ قٓ'' مکیہ ہے اس میں تین رکوع پینتالیس آیتیں تین سو ستاون کلمے اور ایک ہزار چار سو چورانوے حرف ہیں۔ ف۲ ہم جانتے ہیں کہ کفار مکہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے۔ ف۳ جس کی عدالت و امانت اور صدق و راست بازی کو وہ خوب جانتے ہیں اور یہ بھی ان کے دل نشین ہے کہ ایسے صفات کا شخص سچا ناصح ہوتا ہے باوجود اس کے ان کا سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے اِنذار (ڈرانے) سے تعجب و انکار کرنا قابل حیرت ہے۔ ف۴ ان کی اس بات کے ردّ و جواب میں اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ف۵ یعنی اُن کے جسم کے جو حصے گوشت خون ہڈیاں وغیرہ زمین کھا جاتی ہے ان میں سے کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں تو ہم ان کو ویسے ہی زندہ کرنے پر قادر ہیں جیسے کہ وہ پہلے تھے۔ ف۶ جس میں ان کے اسماء اعداد اور جو کچھ ان میں سے زمین نے کھایا سب ثابت و مکتوب و محفوظ ہے۔ ف۷ بغیر سوچے سمجھے اور حق سے مراد یا نبوت ہے جس کے ساتھ معجزات باہرات ہیں یا قرآن مجید۔ ف۸ تو کبھی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو شاعر، کبھی ساحر، کبھی کاہن اور اسی طرح قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت کہتے ہیں کسی ایک بات پر قرار نہیں۔ ف۹ چشم بینا و نظر اعتبار سے کہ اس کی آفرینش میں ہماری قدرت کے آثار نمایاں ہیں۔ ف۱۰ بغیر ستون کے بلند کیا ف۱۱ کواکب کے روشن اجرام سے۔ ف۱۲ کوئی عیب و قصور نہیں۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ

اور زمین کو ہم نے پھیلایا ف۱۳ اور اس میں لنگر ڈالے (پہاڑ رکھے) ف۱۴ اور اس میں ہر بارونق

بَهِیْجٍ ۝٧ تَبْصِرَةً وَّ ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝٨ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ

جوڑا اُگایا سوجھ اور سمجھ ف۱۵ ہر رجوع والے بندے کے لیے ف۱۶ اور ہم نے آسمان سے برکت والا

مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِیْدِ ۝٩ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا

پانی اُتارا ف۱۷ تو اس سے باغ اُگائے اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے ف۱۸ اور کھجور کے لمبے درخت جن کا

طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ۝١٠ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَ اَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا كَذٰلِكَ

پکا گابھا (پکا ہوا تازہ پھل) بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے اس ف۱۹ سے مردہ (ویران) شہر جلایا (سرسبز کیا) ف۲۰ یونہی

الْخُرُوْجُ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ۝١٢ وَ

قبروں سے تمہارا نکلنا ہے ف۲۱ ان سے پہلے جھٹلایا ف۲۲ نوح کی قوم اور رس والوں ف۲۳ اور ثمود اور

عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ۝١٣ وَّ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ

عاد اور فرعون اور لوط کے ہم قوموں اور بَن والوں اور تُبّع کی قوم نے ف۲۴ ان میں ہر

كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ۝١٤ اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ

ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرے عذاب کا وعدہ ثابت ہوگیا ف۲۵ تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے ف۲۶ بلکہ وہ

فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝١٥ ع وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا ع ١٥ ١٥

نئے بننے سے ف۲۷ شبہ میں ہیں اور بےشک ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو

ف۱۳ پانی تک۔ ف۱۴ پہاڑوں کے کہ قائم رہے۔ ف۱۵ کہ اس سے بینائی و نصیحت حاصل ہو ف۱۶ جو اللہ تعالیٰ کے بدائع صنعت و عجائب خلقت میں نظر کر کے اس کی طرف رجوع کرے۔ ف۱۷ یعنی بارش جس سے ہر چیز کی زندگی اور بہت خیر و برکت ہے۔ ف۱۸ طرح طرح کا گیہوں، جَو، چنا وغیرہ۔ ف۱۹ بارش کے پانی ف۲۰ جس کے نباتات خشک ہو چکے تھے پھر اس کو سبزہ زار کر دیا۔ ف۲۱ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار دیکھ کر مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کا کیوں انکار کرتے ہو۔ ف۲۲ رسولوں کو ف۲۳ رَسّ ایک کنواں ہے جہاں یہ لوگ مع اپنے مویشیوں کے مقیم تھے اور بتوں کو پوجتے تھے یہ کنواں زمین میں دھنس گیا اور اس کے قریب کی زمین بھی یہ لوگ اور ان کے اموال اس کے ساتھ دھنس گئے۔ ف۲۴ ان سب کے تذکرے سورۂ فرقان و حجر و دخان میں گزر چکے ہیں۔ ف۲۵ اس میں قریش کو تہدید اور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ قریش کے کفر سے تنگ دل نہ ہوں ہم ہمیشہ رسولوں کی مدد فرماتے اور ان کے دشمنوں پر عذاب کرتے رہے ہیں۔ اس کے بعد منکرین بعث کے انکار کا جواب ارشاد ہوتا ہے۔ ف۲۶ جو دوبارہ پیدا کرنا ہمیں دشوار ہو اس میں منکرین بعث کے کمال جہل کا اظہار ہے کہ باوجود اس اقرار کے کہ خلق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اس کے دوبارہ پیدا کرنے کو محال اور مستبعد سمجھتے ہیں۔ ف۲۷ یعنی موت کے بعد پیدا کئے جانے سے۔

تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ

وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے ف۲۸ اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں ف۲۹ جب

یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ

اس سے لیتے ہیں دو لینے والے ف۳۰ ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں ف۳۱ کوئی بات وہ زبان سے

قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ

نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو ف۳۲ اور آئی موت کی سختی ف۳۳ حق کے ساتھ ف۳۴

ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ ﴿۱۹﴾ وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ ﴿۲۰﴾

یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا اور صور پھونکا گیا ف۳۵ یہ ہے وعدۂ عذاب کا دن ف۳۶

وَ جَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآىٕقٌ وَّ شَهِیْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ

اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ف۳۷ اور ایک گواہ ف۳۸ بے شک تو اس سے غفلت

مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ﴿۲۲﴾ وَ قَالَ

میں تھا ف۳۹ تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اُٹھایا ف۴۰ تو آج تیری نگاہ تیز ہے ف۴۱ اور اس کا ہم نشین

ف۲۸ ہم سے اس کے سرائر وضمائر چھپے نہیں۔ ف۲۹ یہ کمال علم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے حال کو خود اس سے زیادہ جاننے والے ہیں، ''ورید'' وہ رگ ہے جس میں خون جاری ہوکر بدن کے ہر ہر جز میں پہنچتا ہے یہ رگ گردن میں ہے معنی یہ ہیں کہ انسان کے اجزاء ایک دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پردے میں نہیں۔ ف۳۰ فرشتے اور وہ انسان کا ہر عمل اور اس کی ہر بات لکھنے پر مامور ہیں۔ ف۳۱ داہنی طرف والا نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف والا بدیاں اس میں اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بھی غنی ہے، وہ اخفی الخفیات (باریک پوشیدگیوں) کا جاننے والا ہے، خطراتِ نفس تک اس سے چھپے نہیں، فرشتوں کی کتابت حسبِ اقتضائے حکمت ہے کہ روز قیامت نامہائے اعمال ہر شخص کے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔ ف۳۲ خواہ وہ کہیں ہو سوائے وقتِ قضائے حاجت اور وقتِ جماع کے اس وقت یہ فرشتے آدمی کے پاس سے ہٹ جاتے ہیں۔ مسئلہ: ان دونوں حالتوں میں آدمی کو بات کرنا جائز نہیں تا کہ اس کے لکھنے کے لیے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو یہ فرشتے آدمی کی ہر بات لکھتے ہیں بیماری کا کراہنا تک اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر وثواب یا گرفت وعذاب ہو۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جب آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ دس لکھتا ہے اور جب بدی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ ابھی توقف کر شاید یہ شخص استغفار کرلے، منکرین بعث کا رد فرمانے اور اپنے قدرت وعلم سے ان پر حجتیں قائم کرنے کے بعد انہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ عنقریب ان کی موت اور قیامت کے وقت پیش آنے والی ہے اور صیغہ ماضی سے ان کی آمد کی تعبیر فرما کر اس کے قرب کا اظہار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ف۳۳ جو عقل وحواس کو مختل ومکدر کردیتی ہے۔ ف۳۴ حق سے مراد یا حقیقت موت ہے یا امر آخرت جس کو انسان خود معائنہ کرتا ہے یا انجام کار سعادت وشقاوت اور سکرات کی حالت میں مرنے والے سے کہا جاتا ہے کہ موت ف۳۵ بعث کے لیے ف۳۶ جس کا اللہ تعالیٰ نے کفار سے وعدہ فرمایا تھا۔ ف۳۷ فرشتہ جو اسے محشر کی طرف ہانکے۔ ف۳۸ جو اس کے عملوں کی گواہی دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ خود اس کا اپنا نفس۔ ضحاک کا قول ہے کہ ہانکنے والا فرشتہ ہے اور گواہ اپنے اعضائے بدن ہاتھ پاؤں وغیرہ۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسرِ منبر فرمایا کہ ہانکنے والا بھی فرشتہ ہے اور گواہ بھی فرشتہ۔ (جمل) پھر کافر سے کہا جائے گا: ف۳۹ دنیا میں ف۴۰ جو تیرے دل اور کانوں اور آنکھوں پر پڑا تھا: ف۴۱ کہ تو ان چیزوں کو دیکھ رہا ہے جن کا دنیا میں انکار کرتا تھا۔

قَرِیْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۲۴﴾

فرشتہ ۴۲ بولا یہ ہے ۴۳ جو میرے پاس حاضر ہے حکم ہوگا تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو

مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبِ ﴿۲۵﴾ الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ

جو بھلائی سے بہت روکنے والا حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ۴۴ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں

فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِیْنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطْغَیْتُهٗ وَ لٰكِنْ كَانَ فِیْ

اسے سخت عذاب میں ڈالو اس کے ساتھی شیطان نے کہا ۴۵ ہمارے رب میں نے اُسے سرکش نہ کیا ۴۶ ہاں یہ آپ ہی

ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْكُمْ

دُور کی گمراہی میں تھا ۴۷ فرمائے گا میرے پاس نہ جھگڑو ۴۸ میں تمہیں پہلے ہی عذاب کا

بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۸﴾ مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَ مَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾ ع ۱۴ ۱۶

ڈر سنا چکا تھا ۴۹ میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں

یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ﴿۳۰﴾ وَ

جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے کیا تو بھر گئی ۵۰ وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے ۵۱ اور

اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ

پاس لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے کہ ان سے دُور نہ ہوگی ۵۲ یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ۵۳ ہر رجوع لانے

اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ﴿۳۳﴾

والے نگہداشت والے کے لیے ۵۴ جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا ۵۵

ف۴۲ جو اس کے اعمال لکھنے والا اور اس پر گواہی دینے والا ہے۔ (مدارک وخازن) ف۴۳ اس کا نامۂ اعمال (مدارک) ف۴۴ دین میں ف۴۵ جو دنیا میں اس پر مسلط تھا۔ ف۴۶ یہ شیطان کی طرف سے کافر کا جواب ہے جو جہنم میں ڈالے جاتے وقت کہے گا کہ اے ہمارے رب مجھے شیطان نے ورغلایا اس پر شیطان کہے گا کہ میں نے اُسے گمراہ نہ کیا۔ ف۴۷ میں نے اسے گمراہی کی طرف بلایا اس نے قبول کرلیا اس پر ارشادِ الٰہی ہوگا اللہ تعالیٰ ف۴۸ کہ دارالجزاء اور موقفِ حساب میں جھگڑا کچھ نافع نہیں ف۴۹ اپنی کتابوں میں اور اپنے رسولوں کی زبانوں پر میں نے تمہارے لئے کوئی حجت باقی نہ چھوڑی ف۵۰ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ فرمایا ہے کہ اسے جنّوں اور انسانوں سے بھرے گا اس وعدہ کی تحقیق کے لئے جہنم سے یہ سوال فرمایا جائے گا ف۵۱ اس کے معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ اب مجھ میں گنجائش باقی نہیں میں بھر چکی اور یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ ابھی اور بھی گنجائش ہے ف۵۲ عرش کے دہنی طرف جہاں سے اہلِ موقف اس کو دیکھیں گے اور ان سے کہا جائے گا ف۵۳ رسولوں کی معرفت دنیا میں ف۵۴ رجوع لانے والے سے وہ مراد ہے جو معصیت کو چھوڑ کر طاعت اختیار کرے سعید بن مسیّب نے فرمایا ''اوّاب'' وہ ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے اور نگاہ داشت والا وہ جو اللہ کے حکم کا لحاظ رکھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور ان سے استغفار کرے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو طاعات کا پابند ہو خدا اور رسول کے حکم بجالائے اور اپنے نفس کی نگہبانی کرے یعنی ایک دم بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو پاس انفاس کرے:

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَ

ان سے فرمایا جائے گا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ ف۵۶ یہ ہمیشگی کا دن ہے ف۵۷ اُن کے لیے ہے اس میں جو چاہیں اور

لَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا

ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے ف۵۸ اور اُن سے پہلے ف۵۹ ہم نے کتنی سنگتیں (قومیں) ہلاک فرما دیں کہ گرفت میں اُن سے سخت تھیں ف۶۰

فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ

تو شہروں میں کاوشیں کیں ف۶۱ ہے کہیں بھاگنے کی جگہ ف۶۲ بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو

كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

دل رکھتا ہو ف۶۳ یا کان لگائے ف۶۴ اور متوجہ ہو اور بے شک ہم نے آسمانوں

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور تکان ہمارے پاس نہ آئی ف۶۵

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

تو اُن کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور

قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ

ڈوبنے سے پہلے ف۶۶ اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو ف۶۷ اور نمازوں کے بعد ف۶۸ اور کان لگا کر سنو

اگر تو پاسداری پاسِ انفاس — بسلطانی رسانندت ازیں پاس

ترا یک پند بس در ہر دو عالم — زجانت بر نیاید بے خدا دم

(ترجمہ: "اگر تو اپنے سانسوں کی حفاظت کرے تو لوگ تجھے اس کے سبب بادشاہ بنالیں گے، دنیا و آخرت میں تیرے لیے یہ ایک ہی نصیحت کافی ہے۔ بے حکمِ خدا تو سانس بھی نہیں لے سکتا۔")

ف۵۵ یعنی اخلاص مند طاعت پذیر صحیح العقیدہ دل ف۵۶ بے خوف و خطر امن و اطمینان کے ساتھ نہ تمہیں عذاب ہو نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں۔ ف۵۷ اب نہ فنا ہے نہ موت۔ ف۵۸ جو وہ طلب کریں اور وہ دیدارِ الٰہی و تجلی ربانی ہے جس سے ہر جمعہ کو دارِ کرامت میں نوازے جائیں گے۔ ف۵۹ یعنی آپ کے زمانہ کے کفار سے قبل۔ ف۶۰ یعنی وہ امتیں ان سے قوی اور زبردست تھیں۔ ف۶۱ اور جستجو میں جا بجا پھرا کیے۔ ف۶۲ موت اور حکمِ الٰہی سے مگر کوئی ایسی جگہ نہ پائی۔ ف۶۳ دل دانا۔ شبلی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ قرآنی نصائح سے فیض حاصل کرنے کے لیے قلب حاضر چاہیے جس میں طرفۃ العین (لمحہ بھر) کے لیے بھی غفلت نہ آئے۔ ف۶۴ قرآن اور نصیحت پر۔ ف۶۵ شانِ نزول: مفسرین نے کہا کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین اور ان کے درمیانی کائنات کو چھ روز میں بنایا جن میں سے پہلا یکشنبہ (اتوار) ہے اور پچھلا جمعہ، پھر وہ معاذ اللہ تھک گیا اور سنیچر (ہفتہ) کو اس نے عرش پر لیٹ کر آرام لیا۔ اس آیت میں ان کا رد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ تھکے، وہ قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالم بنا دے، ہر چیز کو حسبِ اقتضاءِ حکمت ہستی عطا فرماتا ہے۔ شانِ الٰہی میں یہود کا یہ کلمہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اور شدّتِ غضب سے چہرہ مبارک پر سرخی نمودار ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین فرمائی اور خطاب ہوا۔

يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ

جس دن پکارنے والا پکارے گا ف٦٩ ایک پاس جگہ سے ف٧٠ جس دن چنگھاڑ سنیں گے ف٧١

بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا

حق کے ساتھ یہ دن ہے قبروں سے باہر آنے کا بےشک ہم جلائیں اور ہم ماریں اور ہماری

الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا

طرف پھرنا ہے ف٧٢ جس دن زمین اُن سے پھٹے گی تو جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے ف٧٣ یہ حشر ہے ہم کو

يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ قف

آسان ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں ف٧٤ اور کچھ تم ان پر جبر کرنے والے نہیں ف٧٥

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾ ع ٣ ١٦ ١٧

تو قرآن سے نصیحت کرو اُسے جو میری دھمکی سے ڈرے

اٰياتها ٦٠ ‏ ٥١ سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ٦٧ ‏ ركوعاتها ٣

سورۂ ذٰریٰت مکیہ ہے اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿١﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿٢﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿٣﴾

قسم ان کی جو بکھیر کر اُڑانے والیاں ف٢ پھر بوجھ اٹھانے والیاں ف٣ پھر نرم چلنے والیاں ف٤

ف٦٦ یعنی فجر وظہر وعصر کے وقت ف٦٧ یعنی وقت مغرب وعشاء وتہجد ف٦٨ **حدیث:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری) **حدیث:** سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس ٣٣ مرتبہ "سبحان اللّٰه" تینتیس ٣٣ مرتبہ "الحمد للّٰه" تینتیس ٣٣ مرتبہ "اللّٰه اكبر" اور ایک مرتبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" پڑھے، اس کے گناہ بخشے جائیں گے چاہے سمندر کے جھاگوں کی برابر ہوں یعنی بہت ہی کثیر ہوں۔ (مسلم شریف) ف٦٩ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام ف٧٠ یعنی صخرۂ بیت المقدس سے جو آسمان کی طرف زمین کا سب سے قریب مقام ہے حضرت اسرافیل کی ندا یہ ہوگی: اے گلی ہوئی ہڈیو! بکھرے ہوئے جوڑو! ریزہ ریزہ شدہ گوشتو! پراگندہ بالو! اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ کے لیے جمع ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ف٧١ سب لوگ۔ مراد اس سے نفخۂ ثانیہ (دوسری مرتبہ سور پھونکا جانا) ہے۔ ف٧٢ آخرت میں۔ ف٧٣ مُردے محشر کی طرف۔ ف٧٤ یعنی کفار قریش۔ ف٧٥ کہ انہیں بزور اسلام میں داخل کرو آپ کا کام دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے۔ (وكان هذا قبل الامر بالقتال) ف١ سورۂ ذاریات مکیہ ہے اس میں تین رکوع ساٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمے ایک ہزار دو سو انتالیس حرف ہیں۔ ف٢ یعنی وہ ہوائیں جو خاک وغیرہ کو اڑاتی ہیں۔ ف٣ یعنی وہ گھٹائیں اور بدلیاں جو بارش کا پانی اٹھاتی ہیں۔ ف٤ وہ کشتیاں جو پانی میں بسہولت چلتی ہیں۔

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ

پھر حکم سے بانٹنے والیاں ف۵ بے شک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف٦ ضرور سچ ہے اور بے شک انصاف

لَوَاقِعٌ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾

ضرور ہونا ف۷ آرائش والے آسمان کی قسم ف۸ تم مختلف بات میں ہو ف۹

يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ

اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھایا جانا ہو ف۱۰ مارے جائیں دل سے تراشنے والے جو نشے میں

سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ

بھولے ہوئے ہیں ف۱۱ پوچھتے ہیں ف۱۲ انصاف کا دن کب ہوگا ف۱۳ اس دن ہوگا جس دن وہ آگ پر

يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

تپائے جائیں گے ف۱۴ اور فرمایا جائے گا چکھو اپنا تپنا یہ ہے وہ جس کی تمہیں جلدی تھی ف۱۵

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہیں ف۱٦ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بے شک وہ

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿۱٦﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

اس سے پہلے ف۱۷ نیکوکار تھے وہ رات میں کم سویا کرتے ف۱۸

ف۵ یعنی فرشتوں کی وہ جماعتیں جو بحکم الٰہی بارش و رزق وغیرہ تقسیم کرتی ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مدبرات الامر کیا ہے اور عالم میں تدبیر و تصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تمام صفتیں ہواؤں کی ہیں کہ وہ خاک بھی اڑاتی ہیں بادلوں کو بھی اٹھائے پھرتی ہیں پھر انہیں لے کر بسہولت چلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے بلاد (شہروں) میں اس کے حکم سے بارش کو تقسیم کرتی ہیں قسم کا مقصود اصلی اس چیز کی عظمت بیان کرنا ہے جس کے ساتھ قسم فرمائی گئی کیونکہ یہ چیزیں کمال قدرتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی ہیں اربابِ دانش کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ان میں نظر کر کے بعث و جزا پر استدلال کریں کہ جو قادر برحق ایسے امورِ عجیبہ پر قدرت رکھتا ہے وہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ ہستی (زندگی) عطا فرمانے پر بیشک قادر ہے۔ ف٦ یعنی بعث و جزا۔ ف۷ اور حساب کے بعد نیکی بدی کا بدلہ ضرور ملنا۔ ف۸ جس کو ستاروں سے مزین فرمایا ہے کہ اے اہل مکہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اور قرآن پاک کے بارے میں ف۹ کبھی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون (معاذ اللہ تعالیٰ) اسی طرح قرآن کریم کو کبھی سحر بتاتے ہو کبھی شعر کبھی کہانت کبھی اگلوں کی داستانیں۔ ف۱۰ اور جو محروم ازلی ہے اس سعادت سے محروم رہتا ہے اور بہکانے والوں کے بہکائے میں آتا ہے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کے کفار جب کسی کو دیکھتے کہ ایمان لانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ ان کے پاس کیوں جاتا ہے وہ تو شاعر ہیں ساحر ہیں کاذب ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) اور اسی طرح قرآن پاک کو کہتے ہیں کہ وہ شعر ہے سحر ہے کذب ہے (معاذ اللہ تعالیٰ) ف۱۱ یعنی نشۂ جہالت میں آخرت کو بھولے ہوئے ہیں۔ ف۱۲ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمسخر اور تکذیب کے طور پر کہ ف۱۳ ان کے جواب میں فرمایا جاتا ہے: ف۱۴ اور انہیں عذاب دیا جائے گا۔ ف۱۵ اور دنیا میں تمسخر سے کہا کرتے تھے کہ وہ عذاب جلدی لاؤ جس کا وعدہ دیتے ہو۔ ف۱٦ یعنی اپنے رب کی نعمت میں ہیں باغوں کے اندر

وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿١٨﴾ وَ فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىِٕلِ وَ

اور پچھلی رات استغفار کرتے ف۱۹ اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور

الْمَحْرُوْمِ ﴿١٩﴾ وَ فِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا

بے نصیب کا ف۲۰ اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کو ف۲۱ اور خود تم میں ف۲۲ تو کیا

تُبْصِرُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ وَ

تمہیں سوجھتا نہیں اور آسمان میں تمہارا رزق ہے ف۲۳ اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۲۴ تو آسمان اور زمین کے

الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿٢٣﴾ ع هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ع ٢٣ ١٨

رب کی قسم بےشک یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو اے محبوب کیا تمہارے پاس

ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ وقف لازم

ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ف۲۵ جب وہ اس کے پاس آکر بولے سلام کہا

سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿٢٦﴾ ۙ

سلام ناشناسا لوگ ہیں ف۲۶ پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے آیا ف۲۷

فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا

پھر اُسے ان کے پاس رکھا ف۲۸ کہا کیا تم کھاتے نہیں تو اپنے جی میں اُن سے ڈرنے لگا ف۲۹ وہ بولے

لَا تَخَفْ ؕ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ

ڈریئے نہیں ف۳۰ اور اُسے ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی اس پر اس کی بی بی ف۳۱ چلاتی آئی

جن میں لطیف چشمے جاری ہیں۔ ف۱۷ دنیا میں ف۱۸ اور زیادہ حصہ شب کا نماز میں گزارتے۔ ف۱۹ یعنی رات تہجد اور شب بیداری میں گزارتے ہیں اور بہت تھوڑی دیر سوتے ہیں اور شب کا پچھلا حصہ استغفار میں گزارتے ہیں اور اتنے سو جانے کو بھی تقصیر سمجھتے ہیں ف۲۰ منگتا تو وہ جو اپنی حاجت کے لیے لوگوں سے سوال کرے اور محروم وہ کہ حاجتمند ہو اور حیاءً (شرمندگی کے باعث) سوال بھی نہ کرے۔ ف۲۱ جو اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قُدرت وحکمت پر دلالت کرتی ہیں۔ ف۲۲ تمہاری پیدائش میں اور تمہارے تغیرات میں اور تمہارے ظاہر و باطن میں اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے بیشمار عجائب وغرائب ہیں جن سے بندے کو اس کی شانِ خدائی معلوم ہوتی ہے۔ ف۲۳ کہ اسی طرف سے بارش کر کے زمین کو پیداوار سے مالا مال کیا جاتا ہے۔ ف۲۴ آخرت کے ثواب وعذاب کا وہ سب آسمان میں مکتوب ہے۔ ف۲۵ جو دس یا بارہ فرشتے تھے۔ ف۲۶ یہ بات آپ نے اپنے دل میں فرمائی ف۲۷ نفیس بھنا ہوا ف۲۸ کہ کھائیں اور یہ میزبان کے آداب میں سے ہے کہ مہمان کے سامنے کھانا پیش کرے۔ جب ان فرشتوں نے نہ کھایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۲۹ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آپ کے دل میں بات آئی کہ یہ فرشتے ہیں اور عذاب کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ ف۳۰ ہم اللّٰہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ف۳۱ یعنی حضرت سارہ۔

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۖ

پھر اپنا ماتھا ٹھونکا اور بولی کیا بڑھیا بانجھ ۳۲؎ انھوں نے کہا تمہارے رب نے یونہی فرما دیا ہے

اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٣٠﴾

اور وہی حکیم دانا ہے

۳۲؎ جس کے کبھی بچہ نہیں ہوا اور نوے یا ننانوے سال کی عمر ہو چکی مطلب یہ تھا کہ ایسی عمر اور ایسی حالت میں بچہ ہونا نہایت تعجب کی بات ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ
ابراہیم نے فرمایا تو اے فرشتو تم کس کام سے آئے ف۳۳ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف
مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿٣٣﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ
بھیجے گئے ہیں ف۳۴ کہ اُن پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں جو تمہارے رب کے پاس حد سے
رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٤﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَا
بڑھنے والوں کے لیے نشان کئے رکھے ہیں ف۳۵ تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لیے تو
وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَاۤ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ
ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا ف۳۶ اور ہم نے اس میں ف۳۷ نشانی باقی رکھی
يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٣٧﴾ وَفِيْ مُوْسٰۤى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ
ان کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ف۳۸ اور موسیٰ میں ف۳۹ جب ہم نے اُسے روشن سند لے کر
بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ
فرعون کے پاس بھیجا ف۴۰ تو اپنے لشکر سمیت پھر گیا ف۴۱ اور بولا جادوگر ہے یا دیوانہ تو ہم نے اسے
وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا
اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا ف۴۲ اور عاد میں ف۴۳ جب ہم نے
عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ
اُن پر خشک آندھی بھیجی ف۴۴ جس چیز پر گزرتی اسے گلی ہوئی چیز کی طرح
كَالرَّمِيْمِ ﴿٤٢﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا
کر چھوڑتی ف۴۵ اور ثمود میں ف۴۶ جب ان سے فرمایا گیا ایک وقت تک برت لو ف۴۷ تو اُنھوں نے

ف۳۳ یعنی سوائے اس بشارت کے تمہارا اور کیا کام ہے۔ ف۳۴ یعنی قوم لوط کی طرف ف۳۵ ان پتھروں پر نشان تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کے پتھروں میں سے نہیں ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ہر ایک پتھر پر اس کا نام مکتوب تھا جو اس سے ہلاک کیا جانے والا تھا۔ ف۳۶ یعنی ایک ہی گھر کے لوگ اور وہ حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کی دونوں صاحبزادیاں ہیں۔ ف۳۷ یعنی قوم لوط کے اس شہر میں کافروں کو ہلاک کرنے کے بعد ف۳۸ تا کہ وہ عبرت حاصل کریں اور ان کے جیسے افعال سے باز رہیں اور وہ نشانی ان کے اجڑے ہوئے دیار تھے یا وہ پتھر جن سے وہ ہلاک کئے گئے یا وہ کالا بدبودار پانی جو اس سرزمین سے نکلا تھا۔ ف۳۹ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی نشانی رکھی۔ ف۴۰ روشن سند سے مراد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ السلام کے معجزات ہیں جو آپ نے فرعون اور فرعونیوں پر پیش فرمائے ف۴۱ یعنی فرعون نے مع اپنی جماعت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اعراض کیا۔ ف۴۲ کہ کیوں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا اور کیوں ان پر طعن کئے۔ ف۴۳ یعنی قوم عاد کے ہلاک کرنے میں بھی قابل عبرت نشانیاں ہیں۔ ف۴۴ جس میں کچھ بھی خیر و برکت نہ تھی یہ ہلاک کرنے والی ہوا تھی ف۴۵ خواہ وہ آدمی

عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهِمۡ فَاَخَذَتۡهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا

اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی ف۴۸ تو ان کی آنکھوں کے سامنے انھیں کڑک نے آلیا ف۴۹ تو وہ نہ کھڑے

مِنۡ قِیَامٍ وَّمَا کَانُوۡا مُنۡتَصِرِیۡنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوۡمَ نُوۡحٍ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّهُمۡ

ہو سکے ف۵۰ اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے اور اُن سے پہلے قوم نوح کو ہلاک فرمایا بے شک

ع ۲ ۲۳ کَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ ﴿۴۶﴾ ع وَالسَّمَآءَ بَنَیۡنٰهَا بِاَیۡىدٍ وَّاِنَّا لَمُوۡسِعُوۡنَ ﴿۴۷﴾

وہ فاسق لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا ف۵۱ اور بے شک ہم وسعت دینے والے ہیں ف۵۲

وَالۡاَرۡضَ فَرَشۡنٰهَا فَنِعۡمَ الۡمٰهِدُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ خَلَقۡنَا

اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے اور ہم نے ہر چیز کے دو

زَوۡجَیۡنِ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوۡۤا اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنِّیۡ لَکُمۡ مِّنۡهُ نَذِیۡرٌ

جوڑ بنائے ف۵۳ کہ تم دھیان کرو ف۵۴ تو اللہ کی طرف بھاگو ف۵۵ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح

مُّبِیۡنٌ ﴿۵۰﴾ ج وَلَا تَجۡعَلُوۡا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیۡ لَکُمۡ مِّنۡهُ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۵۱﴾ ج

ڈر سنانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں

کَذٰلِکَ مَاۤ اَتَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا قَالُوۡا سَاحِرٌ اَوۡ

یونہی ف۵۶ جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو یہی بولے کہ جادوگر ہے یا

مَجۡنُوۡنٌ ﴿۵۲﴾ ج اَتَوَاصَوۡا بِهٖ ۚ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ طَاغُوۡنَ ﴿۵۳﴾ ج فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ فَمَاۤ

دیوانہ کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہہ مرے ہیں بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں ف۵۷ تو اے محبوب تم اُن سے منہ پھیر لو تو

ہوں یا جانور یا اور اموال جس چیز کو چھوگئی اس کو ہلاک کر کے ایسا کر دیا گویا کہ وہ مدتوں کی ہلاک شدہ گلی ہوئی ہے۔ ف۴۶ یعنی قوم ثمود کے ہلاک میں بھی نشانیاں ہیں۔ ف۴۷ یعنی وقت موت تک دنیا میں زندگانی کرلو یہی زمانہ تمہاری مہلت کا ہے۔ ف۴۸ اور حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کونچیں کاٹیں ف۴۹ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کر دیئے گئے۔ ف۵۰ وقت نزولِ عذاب نہ بھاگ سکے۔ ف۵۱ اپنے دستِ قدرت سے۔ ف۵۲ اس کو اتنی کہ زمین مع اپنی فضا کے اس کے اندر اس طرح آجائے جیسے کہ ایک میدان وسیع میں گیند پڑی ہو یا یہ معنی ہیں کہ ہم اپنی خلق پر رزق وسیع کرنے والے ہیں۔ ف۵۳ مثل آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور رات اور دن اور خشکی وتری اور گرمی وسردی اور جن وانس اور روشنی وتاریکی اور ایمان وکفر اور سعادت وشقاوت اور حق و باطل اور نر ومادہ کے ف۵۴ اور سمجھو کہ ان تمام جوڑوں کا پیدا کرنے والا فرد واحد ہے نہ اس کی نظیر ہے نہ شریک نہ ضد نہ نِد وہی مستحقِ عبادت ہے۔ ف۵۵ اس کے ماسوا کو چھوڑ کر اس کی عبادت اختیار کرو۔ ف۵۶ جیسے کہ ان کفار نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو ساحر ومجنون کہا ایسے ہی ف۵۷ یعنی پہلے کفار نے اپنے پچھلوں کو یہ وصیت تو نہیں کی کہ تم انبیاء کی تکذیب کرنا اور ان کی شان میں اس طرح کی باتیں بنانا لیکن چونکہ سرکشی اور طغیان کی علت دونوں میں ہے اس لیے گمراہی میں ایک دوسرے کے موافق رہے۔

أَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا

تم پر کچھ الزام نہیں ف۵۸ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے اور

خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ

میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں ف۵۹ میں اُن سے کچھ رزق نہیں مانگتا ف۶۰

وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾

اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں ف۶۱ بےشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے ف۶۲

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾

تو بےشک ان ظالموں کے لیے ف۶۳ عذاب کی ایک باری ہے ف۶۴ جیسے ان کے ساتھ والوں کے لیے ایک باری تھی ف۶۵ تو مجھ سے جلدی نہ کریں ف۶۶

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع ٣ ٤ ٢

تو کافروں کی خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں ف۶۷

ایاتها ٤٩ ٥٢ سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ ٧٦ ركوعاتها ٢

سورۂ طور مکیہ ہے، اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالطُّوْرِ ﴿١﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿٢﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿٣﴾ وَّالْبَيْتِ

طور کی قسم ف۲ اور اس نوشتہ کی ف۳ جو کھلے دفتر میں لکھا ہے اور بیت

ف۵۸ کیونکہ آپ رسالت کی تبلیغ فرما چکے اور دعوت وارشاد میں جہد بلیغ صرف کر چکے اور آپ نے اپنی سعی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ شانِ نزول: جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین ہوئے اور آپ کے اصحاب کو بہت رنج ہوا کہ جب رسول علیہ السلام کو اعراض کرنے کا حکم ہو گیا تو اب وحی کیوں آئے گی اور جب نبی نے امت کو تبلیغ بطریق اتم فرما دی اور امت سرکشی سے باز نہ آئی اور رسول کو ان سے اعراض کا حکم مل گیا تو وقت آ گیا کہ ان پر عذاب نازل ہو اس پر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو اس آیت کے بعد ہے اور اس میں تسکین دی گئی کہ سلسلۂ وحی منقطع نہیں ہوا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت سعادتمندوں کے لیے جاری رہے گی، چنانچہ ارشاد ہوا ف۵۹ اور میری معرفت ہو۔ ف۶۰ کہ میرے بندوں کو روزی دیں یا سب کی نہیں تو اپنی ہی روزی خود پیدا کریں کیونکہ رزاق میں ہوں اور سب کی روزی کا میں ہی کفیل ہوں۔ ف۶۱ میری خلق کے لیے۔ ف۶۲ سب کو وہی دیتا وہی پالتا ہے۔ ف۶۳ جنہوں نے رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تکذیب کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ف۶۴ حصہ ہے نصیب ہے۔ ف۶۵ یعنی امم سابقہ (گذشتہ امتوں) کے کفار کے لیے جو انبیاء کی تکذیب میں ان کے ساتھی تھے ان کا عذاب و ہلاک میں حصہ تھا ف۶۶ عذاب نازل کرنے کی۔ ف۶۷ اور وہ روز قیامت ہے۔ ف۱ سورۂ طور مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، انچاس ۴۹ آیتیں، تین سو بارہ ۳۱۲ کلمے، ایک ہزار پانچ سو ۱۵۰۰ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اس پہاڑ کی قسم جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرفِ کلام سے مشرف فرمایا۔ ف۳ اس نوشتہ سے مراد یا توریت ہے یا قرآن یا لوح محفوظ یا اعمال نویس فرشتوں کے دفتر۔

الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ

معمور ف۴ اور بلند چھت ف۵ اور سلگائے ہوئے سمندر کی ف۶ بے شک تیرے رب

رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَّ

کا عذاب ضرور ہونا ہے ف۷ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں جس دن آسمان ہلنا سا ہلنا ہلیں گے ف۸ اور

تَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ

پہاڑ چلنا سا چلنا چلیں گے ف۹ تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ف۱۰ وہ جو

فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ

مشغلہ میں ف۱۱ کھیل رہے ہیں جس دن جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلے جائیں گے ف۱۲ یہ

وقف لازم

النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا

ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے تھے ف۱۳ تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں

تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّمَا

سوجھتا نہیں ف۱۴ اس میں جاؤ اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو سب تم پر ایک سا ہے ف۱۵

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِیْمٍ ﴿۱۷﴾

تمہیں اسی کا بدلہ جو تم کرتے تھے ف۱۶ بے شک پرہیزگار باغوں اور چین میں ہیں

فٰكِهِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَ وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَ

اپنے رب کی دین پر شاد شاد ف۱۷ اور اُنھیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچالیا ف۱۸ کھاؤ اور

ف۴ بیت المعمور ساتویں آسمان میں عرش کے سامنے کعبہ شریف کے بالکل مقابل ہے یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں طواف و نماز کے لیے حاضر ہوتے ہیں پھر کبھی انہیں لوٹنے کا موقع نہیں ملتا ہر روز نئے ستر ہزار حاضر ہوتے ہیں۔ حدیثِ معراج میں بصحت ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ساتویں آسمان میں بیت المعمور کو ملاحظہ فرمایا۔ ف۵ اس سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لیے بمنزلہ چھت کے ہے یا عرش جو جنت کی چھت ہے۔ (قرطبی عن ابنِ عباس) ف۶ مروی ہے کہ اللہ تعالٰی روزِ قیامت تمام سمندروں کو آگ کردے گا جس سے جہنم کی آگ میں اور بھی زیادتی ہوجائے گی۔ (خازن) ف۷ جس کا کفار کو وعدہ دیا گیا ہے ف۸ چکی کی طرح گھومیں گے اور اس طرح حرکت میں آئیں گے کہ ان کے اجزاء مختلف و منتشر ہوجائیں۔ ف۹ جیسے کہ غبار ہوا میں اڑتا ہے یہ دن قیامت کا دن ہوگا۔ ف۱۰ جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے۔ ف۱۱ کفر و باطل کے۔ ف۱۲ اور جہنّم کے خازن کافروں کے ہاتھ گردنوں سے اور پاؤں پیشانیوں سے ملا کر باندھیں گے اور انہیں منہ کے بل جہنّم میں دھکیل دیں گے اور ان سے کہا جائے گا ف۱۳ دنیا میں ف۱۴ یہ ان سے اس لیے کہا جائے گا کہ وہ دنیا میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سحر کی نسبت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری نظر بندی کردی ہے۔ ف۱۵ نہ کہیں بھاگ سکتے ہو نہ عذاب سے بچ سکتے ہو اور یہ عذاب ف۱۶ دنیا میں کفر و تکذیب ف۱۷ اس کے عطا و نعمت خیر و کرامت پر۔ ف۱۸ اور ان سے کہا جائے گا۔

اشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٩ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ

پیو خوشگواری سے صلہ اپنے اعمال کا ۱۹ تختوں پر تکیہ لگائے جو قطار لگا کر بچھے ہیں اور

زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝٢٠ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ

ہم نے انھیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍ

ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی ۲۰ اور اُن کے عمل میں انھیں کچھ کمی نہ دی ۲۱ سب آدمی اپنے

بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝٢١ وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٢٢

کئے میں گرفتار ہیں ۲۲ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں ۲۳

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَ لَا تَاْثِيْمٌ ۝٢٣ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام جس میں نہ بیہودگی اور نہ گنہگاری ۲۴ اور ان کے خدمت گار

غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝٢٤ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

لڑکے ان کے گرد پھریں گے ۲۵ گویا وہ موتی ہیں چھپا کر رکھے گئے ۲۶ اور اُن میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ

يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝٢٥ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝٢٦ فَمَنَّ اللّٰهُ

کیا پوچھتے ہوئے ۲۷ بولے بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے ۲۸ تو اللہ نے ہم پر

عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝٢٧ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

احسان کیا ۲۹ اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچا لیا ۳۰ بے شک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں ۳۱ اس کی عبادت کی تھی بے شک وہی

ف۱۹ جو تم نے دنیا میں کئے کہ ایمان لائے اور خدا اور رسول کی طاعت اختیار کی۔ ف۲۰ جنت میں اگرچہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کے لیے ان کی اولاد ان کے ساتھ ملا دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائے گا۔ ف۲۱ انہیں ان کے اعمال کا پورا ثواب دیا اور اولاد کے درجے اپنے فضل و کرم سے بلند کئے۔ ف۲۲ یعنی ہر کافر اپنے کفری عمل میں دوزخ کے اندر گرفتار ہے۔ (خازن) ف۲۳ یعنی اہلِ جنت کو ہم نے اپنے احسان سے دم بدم مزید نعمتیں عطا فرمائیں۔ ف۲۴ جیسا کہ دنیا کی شراب میں قسم قسم کے مفاسد تھے کیونکہ شراب جنت کے پینے سے نہ عقل زائل ہوتی ہے نہ خصلتیں خراب ہوتی ہیں نہ پینے والا بیہودہ بکتا ہے نہ گنہگار ہوتا ہے۔ ف۲۵ خدمت کے لیے اور ان کے حسن و صفا و پاکیزگی کا یہ عالم ہے ف۲۶ جنہیں کوئی ہاتھ ہی نہ لگا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ کسی جنتی کے پاس خدمت میں دوڑنے والے غلام ہزار سے کم نہ ہوں گے اور ہر غلام جدا جدا خدمت پر مقرر ہوگا۔ ف۲۷ یعنی جنتی جنت میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ دنیا میں کس حال میں تھے اور کیا عمل کرتے تھے اور یہ دریافت کرنا نعمتِ الٰہی کے اعتراف کے لیے ہوگا۔ ف۲۸ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس اندیشہ سے کہ نفس و شیطان خللِ ایمان کا باعث نہ ہوں اور نیکیوں کے روکے جانے اور بدیوں پر گرفت کئے جانے کا بھی اندیشہ تھا۔ ف۲۹ رحمت اور مغفرت فرما کر۔ ف۳۰ یعنی آتشِ جہنم کے عذاب سے جو جسموں میں داخل ہونے کی وجہ سے سموم یعنی لو کے نام سے موسوم کی گئی۔ ف۳۱ یعنی دنیا میں اخلاص کے ساتھ صرف۔

ع ٢

الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَآ أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾
احسان فرمانے والا مہربان ہے تو اے محبوب تم نصیحت فرماؤ ف۳۲ کہ تم اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو نہ مجنون
أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي
یا کہتے ہیں ف۳۳ یہ شاعر ہیں ہمیں ان پر حوادث زمانہ کا انتظار ہے ف۳۴ تم فرماؤ انتظار کئے جاؤ ف۳۵
مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَآ أَمْ هُمْ قَوْمٌ
میں بھی تمہارے انتظار میں ہوں ف۳۶ کیا اُن کی عقلیں انھیں یہی بتاتی ہیں ف۳۷ یا وہ سرکش
طَاغُونَ ﴿٣٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَأْتُوا
لوگ ہیں ف۳۸ یا کہتے ہیں اُنھوں نے ف۳۹ یہ قرآن بنا لیا بلکہ وہ ایمان نہیں رکھتے ف۴۰ تو اس جیسی
بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٣٤﴾ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ
ایک بات تو لے آئیں ف۴۱ اگر سچے ہیں کیا وہ کسی اصل سے نہ بنائے گئے ف۴۲ یا
هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿٣٥﴾ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿٣٦﴾
وہی بنانے والے ہیں ف۴۳ یا آسمان اور زمین اُنھوں نے پیدا کیے ف۴۴ بلکہ انھیں یقین نہیں ف۴۵
أَمْ عِندَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ﴿٣٧﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ
یا اُن کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں ف۴۶ یا وہ کروڑے (حاکم اعلیٰ) ہیں ف۴۷ یا ان کے پاس کوئی زینہ ہے ف۴۸

ف۳۲ کفار مکہ کو اوران کے کاہن اور مجنوں کہنے کی وجہ سے آپ نصیحت سے باز نہ رہیں اس لیے ف۳۳ یہ کفار مکہ آپ کی شان میں ف۳۴ کہ جیسے ان سے پہلے شاعر مرگئے اوران کے جتھے ٹوٹ گئے یہی حال ان کا ہونا ہے (معاذاللّٰہ) اوروہ کفار یہ بھی کہتے تھے کہ ان کے والد کی موت جوانی میں ہوئی ہے ان کی بھی ایسی ہی ہوگی اللّٰہ تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے ف۳۵ میری موت کا ف۳۶ کہ تم پر عذابِ الٰہی آئے، چنانچہ یہ ہوا اور وہ کفار بدر میں قتل وقید کے عذاب میں گرفتار کئے گئے۔ ف۳۷ جو وہ حضور کی شان میں کہتے ہیں شاعر، ساحر، کاہن، مجنون ایسا کہنا بالکل خلافِ عقل ہے اور طُرّہ یہ کہ مجنون بھی کہتے جائیں اور شاعر، ساحر، کاہن بھی اور پھر اپنے عاقل ہونے کا دعویٰ ف۳۸ کہ عناد میں اندھے ہورہے ہیں اور کفر وطغیان میں حد سے گزر گئے۔ ف۳۹ یعنی سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دل سے ف۴۰ اور دشمنی وخبث نفس سے ایسے طعن کرتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ ان پر حجت قائم فرماتا ہے کہ اگر ان کے خیال میں قرآن جیسا کلام کوئی انسان بنا سکتا ہے ف۴۱ جو حسن وخوبی اور فصاحت وبلاغت میں اس کے مثل ہو ف۴۲ یعنی کیا وہ ماں باپ سے پیدا نہ ہوئے جماد بے عقل ہیں جن پر حجت قائم نہ کی جائے گی ایسا نہیں یا یہ معنی ہیں کہ کیا وہ نطفہ سے پیدا نہیں ہوئے اور کیا انہیں خدا نے نہیں بنایا۔ ف۴۳ کہ انہوں نے اپنے آپ کو خود ہی بنالیا ہو یہ بھی محال ہے تو لامحالہ انہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ انہیں اللّٰہ تعالیٰ نے پیدا کیا پھر کیا سبب ہے کہ وہ اس کی عبادت نہیں کرتے اور بتوں کو پوجتے ہیں۔ ف۴۴ یہ بھی نہیں اور اللّٰہ تعالیٰ کے سوا آسمان وزمین پیدا کرنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتا تو کیوں اس کی عبادت نہیں کرتے۔ ف۴۵ اللّٰہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی قدرت وخالقیت کا اگر اس کا یقین ہوتا تو ضرور اس کے نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاتے۔ ف۴۶ نبوت اور رزق وغیرہ کے کہ انہیں اختیار ہو جہاں چاہیں خرچ کریں اور جسے چاہیں دیں۔ ف۴۷ خود مختار جو چاہیں کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ ف۴۸ آسمان کی طرف لگا ہوا۔

يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ

جس میں چڑھ کر سن لیتے ہیں ف۴۹ تو ان کا سننے والا کوئی روشن سند لائے کیا اس کو بیٹیاں

وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ اَمْ

اور تم کو بیٹے ف۵۰ یا تم ان سے ف۵۱ کچھ اجرت مانگتے ہو تو وہ چٹی (تاوان) کے بوجھ میں دبے ہیں ف۵۲ یا

عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤١﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ

اُن کے پاس غیب ہیں جس سے وہ حکم لگاتے ہیں ف۵۳ یا کسی داؤں (فریب) کے ارادہ میں ہیں ف۵۴ تو

كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

کافروں ہی پر داؤں (فریب) پڑنا ہے ف۵۵ یا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور خدا ہے ف۵۶ اللہ کو پاکی ان کے

يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ

شرک سے اور اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا دیکھیں تو کہیں گے تہ بہ تہ

مَّرْكُوْمٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿٤٥﴾

بادل ہے ف۵۷ تو تم انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس میں بےہوش ہوں گے ف۵۸

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ

جس دن اُن کا داؤں (فریب) کچھ کام نہ دے گا اور نہ اُن کی مدد ہو ف۵۹ اور بے شک

ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ

ظالموں کے لیے اس سے پہلے ایک عذاب ہے ف۶۰ مگر ان میں اکثر کو خبر نہیں ف۶۱ اوراے محبوب تم اپنے رب کے

ف۴۹ اورانہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کون پہلے ہلاک ہوگا اور کس کی فتح ہوگی اگر انہیں اس کا دعویٰ ہو ف۵۰ یہ اُن کی سفاہت اور بے وقوفی کا بیان ہے کہ اپنے لیے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں جن کو برا جانتے ہیں۔ ف۵۱ دین کی تعلیم پر ف۵۲ اور تاوان کی زیر باری کے باعث اسلام نہیں لاتے یہ بھی تو نہیں ہے پھر اسلام لانے میں انہیں کیا عذر ہے۔ ف۵۳ کہ مرنے کے بعد نہ اٹھیں گے اور اٹھے بھی تو عذاب نہ کئے جائیں گے یہ بات بھی نہیں۔ ف۵۴ دارالندوہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے نبی ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ضرر وقتل کے مشورے کرتے ہیں ف۵۵ ان کے مکروکید کا وبال انہیں پر پڑے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے مکر سے محفوظ رکھا اور انہیں بدر میں ہلاک کیا۔ ف۵۶ جو انہیں روزی دے اور عذاب الٰہی سے بچا سکے۔ ف۵۷ یہ جواب ہے کفار کے اس مقولہ کا جو کہتے تھے کہ ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا کر عذاب کیجئے اللہ تعالیٰ اسی کے جواب میں فرماتا ہے کہ ان کا کفر وعناد اس حد پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان پر ایسا ہی کیا جائے کہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیا جائے اور آسمان سے اسے گرتے ہوئے دیکھیں تو بھی کفر سے باز نہ آئیں اور براہِ عناد (دشمنی کی وجہ) یہی کہیں کہ یہ تو ابر ہے اس سے ہم سیراب ہوں گے۔ ف۵۸ مراد اس سے نفخۂ اولیٰ کا دن ہے۔ ف۵۹ غرض کسی طرح عذابِ آخرت سے بچ نہ سکیں گے۔ ف۶۰ ان کے کفر کے سبب عذابِ آخرت سے پہلے اور وہ عذاب یا تو بدر میں قتل ہونا ہے یا بھوک وقحط کی ہفت سالہ مصیبت یا عذاب قبر ف۶۱ کہ وہ عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔

رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ﴿۴۸﴾ وَ مِنَ

حکم پر ٹھہرے رہو ف۶۲ کہ بے شک تم ہماری نگہداشت میں ہو ف۶۳ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو جب تم کھڑے ہو ف۶۴ اور کچھ

اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۠﴿۴۹﴾

رات میں اس کی پاکی بولو اور تاروں کے پیٹھ دیتے ف۶۵

ع ۲ ۲۱ ۴

ایاتھا ۶۲ ۵۳ سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ ۲۳ رکوعاتھا ۳

سورۂ نجم مکیہ ہے، اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاف۱

وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى ۚ﴿۲﴾ وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اُترے ف۲ تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے ف۳ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے

الْهَوٰى ؕ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ﴿۵﴾

نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنھیں کی جاتی ہے ف۴ انھیں ف۵ سکھایاف۶ سخت قوتوں والے طاقتور نے ف۷

ف۶۲ اور جو مہلت انہیں دی گئی ہے اس پر دل تنگ نہ ہو ف۶۳ تمہیں وہ کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ ف۶۴ نماز کے لیے اس سے تکبیر اولیٰ کے بعد ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ'' پڑھنا مراد ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب سو کر اٹھو تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کیا کرو یا یہ معنی ہیں کہ ہر مجلس سے اٹھتے وقت حمد و تسبیح بجالایا کرو۔ ف۶۵ یعنی تاروں کے چھپنے کے بعد مراد یہ ہے کہ ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کرو بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح سے مراد نماز ہے۔ ف۱ سورۃ النجم مکیہ ہے اس میں تین ۳ رکوع باسٹھ ۶۲ آیتیں، تین سو ساٹھ ۳۶۰ کلمے، ایک ہزار چار سو پانچ ۱۴۰۵ حرف ہیں یہ وہ پہلی سورت ہے جس کا رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اعلان فرمایا اور حرم شریف میں مشرکین کے روبرو پڑھی۔ ف۲ نجم کی تفسیر میں مفسرین کے بہت سے قول ہیں بعض نے ثریا مراد لیا ہے اگرچہ ثریا کئی تارے ہیں لیکن نجم کا اطلاق ان پر عرب کی عادت ہے بعض نے نجم سے جنس نجوم مراد لی ہے بعض نے وہ نباتات جو ساق نہیں رکھتے زمین پر پھیلتے ہیں بعض نے نجم سے قرآن مراد لیا ہے لیکن سب سے لذیذ تفسیر وہ ہے جو حضرت مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اختیار فرمائی کہ نجم سے مراد ہے ذاتِ گرامی ہادی برحق سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی۔ (خازن) ف۳ ''صَاحِبُکُمْ'' سے مراد سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہیں معنی یہ ہیں کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی طریق حق وہدایت سے عدول نہ کیا ہمیشہ اپنے رب کی توحید وعبادت میں رہے آپ کے دامنِ عصمت پر کبھی کسی امر مکروہ کی گرد نہ آئی اور بے راہ نہ چلنے سے یہ مراد ہے کہ حضور ہمیشہ رُشد و ہدایت کی اعلیٰ منزل پر متمکن رہے اعتقاد فاسد کا شائبہ بھی کبھی آپ کے حاشیۂ بساط تک نہ پہنچ سکا۔ ف۴ یہ جملہ اولیٰ کی دلیل ہے کہ حضور کا بہکنا اور بے راہ چلنا ممکن و متصور ہی نہیں کیونکہ آپ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں جو فرماتے ہیں وحی الٰہی ہوتی ہے اور اس میں حضور کے خلق عظیم اور آپ کی اعلیٰ منزلت کا بیان ہے نفس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش ترک کردے۔ (کبیر) اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ السلام اللہ تعالیٰ کے ذات وصفات وافعال میں فنا کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچے کہ اپنا کچھ باقی نہ رہا تجلی ربانی کا یہ استیلائے تام ہوا کہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہوتی ہے۔ (روح البیان) ف۵ یعنی سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ف۶ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمایا اور اس تعلیم سے مراد قلب مبارک تک پہنچا دینا ہے۔ ف۷ بعض مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ سخت قوتوں والے طاقتور سے مراد حضرت جبریل ہیں اور سکھانے سے مراد بتعلیمِ الٰہی سکھانا یعنی وحی الٰہی کا پہنچانا ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''شَدِیْدُ الْقُوٰی ذُوْمِرَّۃٍ'' سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اس نے اپنی ذات کو اس وصف کے ساتھ ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے بے واسطہ تعلیم فرمائی۔ (تفسیر روح البیان)۔

ذُوْمِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾

پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا ف۸ اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا ف۹ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا ف۱۰ پھر خوب اتر آیا ف۱۱

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾ مَا

تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم ف۱۲ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی ف۱۳

كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا ف۱۴ تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو ف۱۵ اور انھوں نے تو وہ

ف۸ عام مفسرین نے ''فَاسْتَوٰى'' کا فاعل بھی حضرت جبریل کو قرار دیا ہے اور یہ معنی لیے ہیں کہ حضرت جبریل امین اپنی اصلی صورت پر قائم ہوئے اور اس کا سبب یہ ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے انہیں ان کی اصلی صورت میں ملاحظہ فرمانے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی تو حضرت جبریل جانب مشرق میں حضور کے سامنے نمودار ہوئے اور ان کے وجود سے مشرق سے مغرب تک بھر گیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے سوا کسی انسان نے حضرت جبریل کو ان کی اصلی صورت میں نہیں دیکھا۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل کو دیکھنا تو صحیح ہے اور حدیث سے ثابت ہے لیکن یہ حدیث میں نہیں ہے کہ اس آیت میں حضرت جبریل کو دیکھنا مراد ہے بلکہ ظاہر تفسیر میں یہ ہے کہ مراد ''فَاسْتَوٰى'' سے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا مکان عالی اور منزلت رفیعہ میں استوٰی فرمانا ہے۔ (تفسیر کبیر) تفسیر روح البیان میں ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے افق اعلٰی یعنی آسمانوں کے اوپر استوٰی فرمایا اور حضرت جبریل سدرۃ المنتہٰی پر رک گئے آگے نہ بڑھ سکے انہوں نے کہا کہ اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو تجلیات جلال مجھے جلا ڈالیں اور حضور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم آگے بڑھ گئے اور مستوائے عرش سے بھی گزر گئے اور حضرت مترجم قدس سرہٗ کا ترجمہ اس طرف مشیر ہے کہ استوٰی کی اسناد حضرت رب العزت عزّ و علٰی کی طرف ہے اور یہی قول حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ہے۔ ف۹ یہاں بھی عام مفسرین اسی طرف گئے ہیں کہ یہ حال جبریل امین کا ہے لیکن امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ حال سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا ہے کہ آپ افق اعلٰی یعنی فوق سماوات تھے جس طرح کہنے والا کہتا ہے کہ میں نے چھت پر چاند دیکھا پہاڑ پر چاند دیکھا اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ چاند چھت پر یا پہاڑ پر تھا بلکہ یہی معنی ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا چھت یا پہاڑ پر تھا۔ اسی طرح یہاں معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فوق سماوات پر پہنچے تو تجلی ربانی آپ کی طرف متوجہ ہوئی۔ ف۱۰ اس کے معنی میں بھی مفسرین کے کئی قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کا سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے قریب ہونا مراد ہے کہ وہ اپنی صورتِ اصلی دکھا دینے کے بعد حضور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے قرب میں حاضر ہوئے دوسرے معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم حضرت حق کے قرب سے مشرف ہوئے تیسرے یہ کہ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو اپنے قرب کی نعمت سے نوازا اور یہی صحیح تر ہے۔ ف۱۱ اس میں بھی چند قول ہیں ایک تو یہ کہ نزدیک ہونے سے حضور کا عروج و وصول مراد ہے اور اتر آنے سے نزول و رجوع تو حاصل معنی یہ ہے کہ حق تعالٰی کے قرب میں باریاب ہوئے پھر وصال کی نعمتوں سے فیضیاب ہو کر خلق کی طرف متوجہ ہوئے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت رب العزت اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی، تیسرا قول یہ ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے مقرب درگاہِ ربوبیت ہو کر سجدۂ طاعت ادا کیا۔ (روح البیان) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قریب ہوا جبار رب العزت...... الخ (خازن) ف۱۲ یہ اشارہ ہے تاکید قرب کی طرف کہ قرب اپنے کمال کو پہنچا اور باادب احباء میں جو نزدیکی متصور ہو سکتی ہے وہ اپنی غایت کو پہنچی۔ ف۱۳ اکثر علماء مفسرین کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالٰی نے اپنے بندۂ خاص حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو وحی فرمائی۔ (جمل) حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی یہ وحی بے واسطہ تھی کہ اللہ تعالٰی اور اس کے حبیب کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا اور یہ خدا اور رسول کے درمیان کے اسرار ہیں جن پر ان کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔ بقلی نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے اس راز کو تمام خلق سے مخفی رکھا اور نہ بیان فرمایا کہ اپنے حبیب کو کیا وحی فرمائی اور مُحب و محبوب کے درمیان ایسے راز ہوتے ہیں جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (روح البیان) علماء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس شب میں جو آپ کو وحی فرمائی گئی وہ کئی قسم کے علوم تھے ایک تو علم شرائع و احکام جن کی سب کو تبلیغ کی جاتی ہے دوسرے معارف الٰہیہ جو خواص کو بتائے جاتے ہیں تیسرے حقائق و نتائج علوم ذوقیہ جو صرف اخص الخواص کو تلقین کئے جاتے ہیں اور ایک قسم وہ اسرار جو اللہ تعالٰی اور اس کے رسول کے ساتھ خاص ہیں کوئی ان کا تحمل نہیں کر سکتا۔ (روح البیان) ف۱۴ آنکھ نے یعنی سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے قلب مبارک نے اس کی تصدیق کی جو چشم مبارک نے دیکھا معنی یہ ہیں کہ آنکھ سے دیکھا دل

نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾ ط

جلوہ دوبارہ دیکھا ف۱۶ سدرۃ المُنتہٰی کے پاس ف۱۷ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى

جب سدرہ پر چھارہا تھا جو چھارہا تھا ف۱۸ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی ف۱۹ بے شک اپنے رب

مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى ۙ﴿۱۹﴾ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں ف۲۰ تو کیا تم نے دیکھا لات اور عزیٰ اور اس تیسری

الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾

منات کو ف۲۱ کیا تم کو بیٹا اور اس کو بیٹی ف۲۲ جب تو یہ سخت بھونڈی (بری) تقسیم ہے ف۲۳

سے پہچانا اور اس رویت و معرفت میں شک و تردد نے راہ نہ پائی اب یہ بات کہ کیا دیکھا بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کو دیکھا لیکن مذہب صحیح یہ ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا اور یہ دیکھنا کس طرح تھا چشم سر سے یا چشم دل سے اس میں مفسرین کے دونوں قول پائے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے رب عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دوبارہ دیکھا۔ (رواہ مسلم) ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آپ نے رب عزوجل کو حقیقۃً چشم مبارک سے دیکھا یہ قول حضرت انس بن مالک اور حسن و عکرمہ کا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام اور سید عالم محمد مصطفےٰ کو اپنے دیدار سے امتیاز بخشا۔ (صلوات اللہ تعالیٰ علیہم) کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دوبار کلام فرمایا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا۔ (ترمذی) لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیدار کا انکار کیا اور آیت کو حضرت جبریل کے دیدار پر محمول کیا اور فرمایا کہ جو کوئی کہے کہ محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) نے اپنے رب کو دیکھا اس نے جھوٹ کہا اور سند میں "لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ" تلاوت فرمائی۔ یہاں چند باتیں قابلِ لحاظ ہیں ایک یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول نفی میں ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اثبات میں اور مثبت ہی مقدم ہوتا ہے کیونکہ نافی کسی چیز کی نفی اس لیے کرتا ہے کہ اس نے سنا نہیں اور مثبت اثبات اس لیے کرتا ہے کہ اس نے سنا اور جانا تو علم مثبت کے پاس ہے علاوہ بریں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کلام حضور سے نقل نہیں کیا بلکہ آیت سے اپنے استنباط پر اعتماد فرمایا یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رائے ہے اور آیت میں ادراک یعنی احاطہ کی نفی ہے نہ رویت کی۔ **مسئلہ:** صحیح یہی ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم دیدار الٰہی سے مشرف فرمائے گئے۔ مسلم شریف کی حدیث مرفوع سے بھی یہی ثابت ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو حِبْرُ الْاُمَّة (امت کے عالم) ہیں وہ بھی اسی پر ہیں مسلم کی حدیث ہے: "رَاَيْتُ رَبِّيْ بِعَيْنِيْ وَبِقَلْبِيْ" میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ قسم کھاتے تھے کہ محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے شب معراج اپنے رب کو دیکھا۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں حدیثِ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قائل ہوں حضور نے اپنے رب کو دیکھا اس کو دیکھا اس کو دیکھا امام صاحب یہ فرماتے ہی رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہوگیا۔ **ف۱۵** یہ مشرکین کو خطاب ہے جو شب معراج کے واقعات کا انکار کرتے اور اس میں جھگڑتے تھے۔ **ف۱۶** کیونکہ تخفیف کی درخواستوں کے لیے چند بار عروج و نزول ہوا حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے رب عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دو مرتبہ دیکھا اور انہیں سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور نے رب عزوجل کو آنکھ سے دیکھا۔ **ف۱۷** سدرۃ المنتہٰی ایک درخت ہے جس کی اصل (جڑ) چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہیں اور بلندی میں وہ ساتویں آسمان سے بھی گزر گیا ملائکہ اور ارواحِ شہداء و اتقیاء اس سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ **ف۱۸** یعنی ملائکہ اور انوار۔ **ف۱۹** اس میں سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے کمال قوّت کا اظہار ہے کہ اس مقام میں جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں آپ ثابت رہے اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے دائیں بائیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح بیہوش ہوئے بلکہ اس مقامِ عظیم میں ثابت رہے۔ **ف۲۰** یعنی حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے شب معراج عجائب ملک و ملکوت کا ملاحظہ فرمایا اور آپ کا علم تمام معلوماتِ غیبیہ ملکوتیہ پر محیط ہوگیا

إِنْ هِيَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا

وہ تو نہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں و۲۴ اللہ نے ان کی کوئی سند

مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ

نہیں اُتاری وہ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے ہیں و۲۵ حالانکہ بے شک

جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿٢٣﴾ أَمْ لِلْإِنسَٰنِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾ فَلِلَّهِ ٱلْءَاخِرَةُ

ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آئی و۲۶ کیا آدمی کو مل جائے گا جو کچھ وہ خیال باندھے و۲۷ تو آخرت اور دنیا سب کا

وَٱلْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾ وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ لَا تُغْنِى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا إِلَّا ع ۲۵ ۵

مالک اللہ ہی ہے و۲۸ اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر

مِنۢ بَعْدِ أَن يَأْذَنَ ٱللَّهُ لِمَن يَشَآءُ وَيَرْضَىٰٓ ﴿٢٦﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا

جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لیے چاہے اور پسند فرمائے و۲۹ بے شک وہ جو

يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ لَيُسَمُّونَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ ٱلْأُنثَىٰ ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُم

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں و۳۰ ملائکہ کا نام عورتوں کا سا رکھتے ہیں و۳۱ اور انہیں

بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ ۖ وَإِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ

اس کی کچھ خبر نہیں وہ تو نرے گمان کے پیچھے ہیں اور بے شک گمان یقین کی جگہ کچھ کام

جیسا کہ حدیث اختصامِ ملائکہ میں وارد ہوا ہے اور دوسری اور احادیث میں آیا ہے۔ (روح البیان) و۲۱ لات وعزیٰ اور منات بتوں کے نام ہیں جنہیں مشرکین پوجتے تھے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے ان بتوں کو دیکھا یعنی بنظرِ تحقیق و انصاف اگر اس طرح دیکھا ہو تو تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ محض بے قدرت (بے جان) ہیں اور اللہ تعالیٰ قادر برحق کو چھوڑ کر ان بے قدرت بتوں کو پوجنا اور اس کا شریک ٹھہرانا کس قدر ظلم عظیم اور خلاف عقل و دانش ہے اور مشرکین مکہ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ بت اور فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے و۲۲ جو تمہارے نزدیک ایسی بری چیز ہے کہ جب تم میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور رنگ تاریک ہو جاتا ہے اور لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے حتیٰ کہ تم بیٹیوں کو زندہ درگور کر ڈالتے ہو پھر بھی اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتاتے ہو و۲۳ کہ جو چیز بُری سمجھتے ہو وہ خدا کے لیے تجویز کرتے ہو۔ و۲۴ یعنی ان بتوں کا نام الٰہ اور معبود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بالکل بے جا اور غلط طور پر رکھ لیا ہے نہ یہ حقیقت میں الٰہ ہیں نہ معبود۔ و۲۵ یعنی ان کا بتوں کو پوجنا عقل و علم و تعلیم الٰہی کے خلاف اتباع نفس و ہوا اور وہم پرستی کی بنا پر ہے۔ و۲۶ یعنی کتابِ الٰہی اور خدا کے رسول جنہوں نے صراحت کے ساتھ بار بار بتایا کہ بت معبود نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں۔ و۲۷ یعنی کافر جو بتوں کے ساتھ جھوٹی امیدیں رکھتے ہیں کہ وہ ان کے کام آئیں گے یہ امیدیں باطل ہیں۔ و۲۸ جسے جو چاہے دے اسی کی عبادت کرنا اور اسی کو راضی رکھنا کام آئے گا۔ و۲۹ یعنی ملائکہ باوجودیکہ بارگاہ الٰہی میں قرب و منزلت رکھتے ہیں بعد ازاں صرف اس کے لیے شفاعت کریں گے جس کے لیے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو یعنی مومن موحد کے لیے تو بتوں سے شفاعت کی امید رکھنا نہایت باطل ہے کہ نہ انہیں بارگاہِ حق میں قرب حاصل نہ کفار شفاعت کے اہل۔ و۳۰ یعنی کفار منکرین بعث۔ و۳۱ کہ انہیں خدا کی بیٹیاں بتاتے ہیں۔

شَيْـًٔا ۚ ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ

نہیں دیتا ف۳۲ تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا ف۳۳ اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا کی

الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

زندگی ف۳۴ یہاں تک ان کے علم کی پہنچ ہے ف۳۵ بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے جس نے راہ پائی اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

زمین میں تاکہ بُرائی کرنے والوں کو ان کے کیے کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت

اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ ﴿٣١﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا

اچھا صلہ عطا فرمائے وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں ف۳۶ مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے

اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ

اور رک گئے ف۳۷ بے شک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے ف۳۸ تمہیں مٹی

الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ

سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ ف۳۹

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۧ ﴿٣٢﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ ع

وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں ف۴۰ تو کیا تم نے دیکھا جو پھر گیا ف۴۱ اور کچھ تھوڑا سا دیا اور

ف۳۲ امرِ واقعی اور حقیقتِ حال علم و یقین سے معلوم ہوتی ہے نہ کہ وہم و گمان سے۔ ف۳۳ یعنی قرآن پر ایمان سے۔ ف۳۴ آخرت پر ایمان نہ لایا کہ اس کا طالب ہوتا۔ ف۳۵ یعنی وہ اس قدر کم عقل و کم علم ہیں کہ انہوں نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے علم کی انتہا وہم و گمان ہیں جو انہوں نے باندھ رکھے ہیں کہ (معاذاللہ) فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں ان کی شفاعت کریں گے اور اس وہمِ باطل پر بھروسہ کرکے انہوں نے ایمان اور قرآن کی پرواہ نہ کی۔ ف۳۶ گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مستحق ہو اور بعض اہلِ علم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جس کا کرنے والا ثواب سے محروم ہو بعض کا قول ہے ناجائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں بہرحال گناہ کی دو قسمیں ہیں صغیرہ اور کبیرہ، کبیرہ وہ جس کا عذاب سخت ہو اور بعض علماء نے فرمایا کہ صغیرہ وہ جس پر وعید نہ ہو کبیرہ وہ جس پر وعید ہو اور فواحش وہ جن پر حد ہو۔ ف۳۷ کہ اتنا تو کبائر سے بچنے کی برکت سے معاف ہو جاتا ہے۔ ف۳۸ شانِ نزول: یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے حج۔ ف۳۹ یعنی تفاخراً اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالٰی اپنے بندوں کے حالات کا خود جاننے والا ہے وہ ان کی ابتداءِ ہستی سے آخر ایام کے جملہ احوال جانتا ہے۔ مسئلہ: اس آیت میں ریا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمتِ الٰہی کے اعتراف اور اطاعت و عبادت پر مسرت اور اس کے ادائے شکر کے لیے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے۔ ف۴۰ اور اسی کا جاننا کافی وہی جزا دینے والا ہے دوسروں پر اظہار اور نام و نمود سے کیا فائدہ ف۴۱ اسلام سے۔ شانِ نزول: یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی

أَكْدَىٰ ﴿٣٤﴾ أَعِنْدَهُۥ عِلْمُ ٱلْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰٓ ﴿٣٥﴾ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِى

روک رکھا ف۴۲ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے ف۴۳ کیا اُسے اس کی خبر نہ آئی جو

صُحُفِ مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَإِبْرَٰهِيمَ ٱلَّذِى وَفَّىٰٓ ﴿٣٧﴾ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

صحیفوں میں ہے موسیٰ کے ف۴۴ اور ابراہیم کے جو احکام پورے بجا لایا ف۴۵ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں

أُخْرَىٰ ﴿٣٨﴾ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَٰنِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَنَّ سَعْيَهُۥ سَوْفَ

اٹھاتی ف۴۶ اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش ف۴۷ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی

يُرَىٰ ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزَىٰهُ ٱلْجَزَآءَ ٱلْأَوْفَىٰ ﴿٤١﴾ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ ٱلْمُنتَهَىٰ ﴿٤٢﴾

جائے گی ف۴۸ پھر اس کا بھر پور بدلہ دیا جائے گا اور یہ کہ بے شک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے ف۴۹

کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا دین میں اتباع کیا تھا مشرکوں نے اس کو عار دلائی اور کہا کہ تو نے بزرگوں کا دین چھوڑ دیا اور تو گمراہ ہوگیا اس نے کہا میں نے عذاب الٰہی کے خوف سے ایسا کیا تو عار دلانے والے کافر نے اس سے کہا کہ اگر تو شرک کی طرف لوٹ آئے اور اس قدر مال مجھ کو دے تو تیرا عذاب میں اپنے ذمے لیتا ہوں اس پر ولید اسلام سے منحرف و مرتد ہوکر پھر شرک میں مبتلا ہوگیا اور جس شخص کو مال دینا ٹھہرا تھا اُس کو تھوڑا سا دیا اور باقی سے منع کر دیا۔ ف۴۲ باقی۔ شانِ نزول: یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے حق میں نازل ہوئی وہ اکثر امور میں نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تائید و موافقت کیا کرتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی کہ اس نے کہا تھا اللہ تعالیٰ کی قسم محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) ہمیں بہترین اخلاق کا حکم فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تھوڑا سا اقرار کیا اور حق لازم میں سے قدرِ قلیل ادا کیا اور باقی سے باز رہا یعنی ایمان نہ لایا۔ ف۴۳ کہ دوسرا شخص اس کا بارِ گناہ اٹھالے گا اور اس کے عذاب کو اپنے ذمہ لے گا۔ ف۴۴ یعنی اَسفارِ توریت میں ف۴۵ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت ہے کہ انہیں جو کچھ حکم دیا گیا تھا وہ انہوں نے پورے طور پر ادا کیا اس میں بیٹے کا ذبح بھی ہے اور اپنا آگ میں ڈالا جانا بھی اور اس کے علاوہ اور مامورات (احکامات) بھی اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس مضمون کا ذکر فرماتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں مذکور فرمایا گیا تھا۔ ف۴۶ اور کوئی دوسرے کے گناہ پر نہیں پکڑا جاتا اس میں اس شخص کے قول کا ابطال ہے جو ولید بن مغیرہ کے عذاب کا ذمہ دار بنا تھا اور اس کے گناہ اپنے ذمہ لینے کو کہتا تھا، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زمانۂ حضرت ابراہیم سے پہلے لوگ آدمی کو دوسرے کے گناہ پر بھی پکڑ لیتے تھے اگر کسی نے کسی کو قتل کیا ہوتا تو بجائے اس قاتل کے اس کے بیٹے یا بھائی یا بی بی یا غلام کو قتل کر دیتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پہنچایا کہ کوئی کسی کے بارِ گناہ میں ماخوذ نہیں۔ ف۴۷ یعنی عمل۔ مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی ہی نیکیوں سے فائدہ پاتا ہے، یہ مضمون بھی صحف ابراہیم و موسیٰ کا ہے علیہما السلام اور کہا گیا ہے کہ ان ہی امتوں کے لیے خاص تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم ہماری شریعت میں آیت ''اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ'' سے منسوخ ہوگیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ میری ماں کی وفات ہوگئی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں کیا نافع ہوگا فرمایا ہاں۔ مسائل: اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے کہ میت کو صدقات و طاعات سے جو ثواب پہنچایا جاتا ہے پہنچتا ہے اور اس پر علماء امت کا اجماع ہے اور اسی لیے مسلمانوں میں معمول ہے کہ وہ اپنے اموات (مردوں) کو فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ میں طاعات و صدقات سے ثواب پہنچاتے رہتے ہیں یہ عمل احادیث کے بالکل مطابق ہے اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں انسان سے کافر مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو کہ دنیا ہی میں وسعتِ رزق یا تندرستی وغیرہ سے اس کا بدلہ دے دیا جائے گا تاکہ آخرت میں اس کا کچھ حصہ باقی نہ رہے اور ایک معنی آیت کے مفسرین نے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ آدمی بمقتضائے عدل وہی پائے گا جو اس نے کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمائے اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مومن کے لیے دوسرا مومن جو نیکی کرتا ہے وہ نیکی خود اسی مومن کی شمار کی جاتی ہے جس کے لیے کی گئی کیونکہ اس کا کرنے والا مثل نائب و وکیل کے اس کا قائم مقام ہوتا ہے۔ ف۴۸ آخرت میں ف۴۹ آخرت میں اسی کی طرف رجوع ہے وہی اعمال کی جزا دے گا۔

وَ اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰىۙ(۴۳) وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحْیَاۙ(۴۴) وَ اَنَّهٗ خَلَقَ

اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رولایا ف۵۰ اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جلایا ف۵۱ اور یہ کہ اسی نے

الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰىۙ(۴۵) مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى۪(۴۶) وَ اَنَّ عَلَیْهِ

دو جوڑے بنائے نر اور مادہ نطفہ سے جب ڈالا جائے ف۵۲ اور یہ کہ اسی کے

النَّشْاَةَ الْاُخْرٰىۙ(۴۷) وَ اَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ اَقْنٰىۙ(۴۸) وَ اَنَّهٗ هُوَ رَبُّ

ذمہ ہے پچھلا اٹھانا ف۵۳ اور یہ کہ اسی نے غنیٰ دی اور قناعت دی اور یہ کہ وہی ستارہ شِعریٰ

الشِّعْرٰىۙ(۴۹) وَ اَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ﰳالْاُوْلٰىۙ(۵۰) وَ ثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰىۙ(۵۱) وَ

کا رب ہے ف۵۴ اور یہ کہ اسی نے پہلی عاد کو ہلاک فرمایا ف۵۵ اور ثمود کو ف۵۶ تو کوئی باقی نہ چھوڑا اور

قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُؕ-اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰىؕ(۵۲) وَ الْمُؤْتَفِكَةَ

ان سے پہلے نوح کی قوم کو ف۵۷ بے شک وہ ان سے بھی ظالم اور سرکش تھے ف۵۸ اور اُس نے اُلٹنے والی بستی

اَهْوٰىۙ(۵۳) فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰىۚ(۵۴) فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى(۵۵) هٰذَا

کو نیچے گرایا ف۵۹ تو اس پر چھایا جو کچھ چھایا ف۶۰ تو اے سننے والے اپنے رب کی کونسی نعمتوں میں شک کرے گا یہ ف۶۱

نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى(۵۶) اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُۚ(۵۷) لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ

ایک ڈر سنانے والے ہیں اگلے ڈرانے والوں کی طرح ف۶۲ پاس آئی پاس آنے والی ف۶۳ اللہ کے سوا اس کا کوئی

اللّٰهِ كَاشِفَةٌؕ(۵۸) اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَۙ(۵۹) وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا

کھولنے والا نہیں ف۶۴ تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو ف۶۵ اور ہنستے ہو اور

ف۵۰ جسے چاہا خوش کیا جسے چاہا غمگین کیا۔ ف۵۱ یعنی دنیا میں موت دی اور آخرت میں زندگی عطا فرمائی یا یہ معنی کہ باپ دادا کو موت دی اور ان کی اولاد کو زندگی بخشی یا یہ مراد کہ کافروں کو موتِ کفر سے ہلاک کیا اور ایمانداروں کو ایمانی زندگی بخشی۔ ف۵۲ رحم میں ف۵۳ یعنی موت کے بعد زندہ فرمانا ف۵۴ جو کہ شدت گرما میں ”جوزا“ کے بعد طالع (طلوع) ہوتا ہے اہلِ جاہلیت اس کی عبادت کرتے تھے، اس آیت میں بتایا گیا کہ سب کا رب اللہ ہی ہے اس ستارے کا رب بھی اللہ ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو۔ ف۵۵ بادِ صرصر (تیز ہوا) سے۔ عاد دو ہیں ایک تو قوم ہود ان کو پہلی عاد کہتے ہیں اور ان کے بعد والوں کو دوسری عاد کہ وہ انہیں کے اَعقاب (بعد کی نسل) تھے۔ ف۵۶ جو صالح علیہ السلام کی قوم تھی۔ ف۵۷ غرق کرکے ہلاک کیا۔ ف۵۸ کہ حضرت نوح علیہ السلام ان میں ہزار برس کے قریب تشریف فرما رہے مگر انہوں نے دعوت قبول نہ کی اور ان کی سرکشی کم نہ ہوئی۔ ف۵۹ مراد اس سے قومِ لوط کی بستیاں ہیں جنہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے بحکمِ الٰہی اٹھا کر اوندھا ڈال دیا اور زیروزبر کردیا۔ ف۶۰ یعنی نشان کئے ہوئے پتھر برسائے۔ ف۶۱ یعنی سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم۔ ف۶۲ جو اپنی قوموں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ ف۶۳ یعنی قیامت ف۶۴ یعنی وہی اس کو ظاہر فرمائے گا یا یہ معنی ہیں کہ اس کے احوال اور شدائد کو اللہ تعالٰی کے سوائے کوئی نہیں دفع کرسکتا اور اللہ تعالٰی دفع نہ فرمائے گا۔ ف۶۵ یعنی قرآن مجید سے منکر ہوتے ہو۔

تَبْكُوْنَ ۝۶۰ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝۶۱ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝۶۲ السجدة ۱۲ ع ۳

روتے نہیں ف۶۶ اور تم کھیل میں پڑے ہو تو اللہ کے لیے سجدہ اور اس کی بندگی کرو ف۶۷

اٰیاتھا ۵۵ ۵۴ سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ ۳۷ رکوعاتھا ۳

سورۂ قمر مکیہ ہے ، اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝۱ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَ

پاس آئی قیامت اور ف۲ شق ہوگیا چاند ف۳ اور اگر دیکھیں ف۴ کوئی نشانی تو منہ پھیرتے ف۵ اور

يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ

کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا اور اُنھوں نے جھٹلایا ف۶ اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ف۷ اور ہر کام قرار

مُّسْتَقِرٌّ ۝۳ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝۴ حِكْمَةٌۢ

پاچکا ہے ف۸ اور بے شک ان کے پاس وہ خبریں آئیں ف۹ جن میں کافی روک تھی ف۱۰ انتہا کو پہنچی ہوئی

بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝۵ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ وقف لازم

حکمت پھر کیا کام دیں ڈر سنانے والے تو تم اُن سے منہ پھیرلو ف۱۱ جس دن بلانے والا ف۱۲ ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف

ف۶۶ اس کے وعدہ وعید سن کر۔ ف۶۷ کہ اس کے سوائے کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ ف۱ سورۂ قمر مکیہ ہے سوائے آیت "سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ " کے، اس میں تین ۳ رکوع، پچپن ۵۵ آیتیں اور تین سو بیالیس ۳۴۲ کلمے اور ایک ہزار چار سو تیئیس ۱۴۲۳ حرف ہیں۔ ف۲ اس کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہوئی کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے معجزہ سے ف۳ دو پارہ ہوکر۔ شق القمر جس کا اس آیت میں بیان ہے نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے معجزات باہرہ میں سے ہے اہلِ مکہ نے حضور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے ایک معجزہ کی درخواست کی تھی تو حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے چاند شق کرکے دکھایا چاند کے دو حصے ہوگئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہوگیا اور فرمایا کہ گواہ رہو قریش نے کہا محمد (مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) نے جادو سے ہماری نظر بندی کردی ہے اس پر انہیں کی جماعت کے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نظر بندی ہے تو باہر کہیں بھی کسی کو چاند کے دو حصے نظر نہ آئے ہوں گے اب جو قافلے آنے والے ہیں ان کی جستجو رکھو اور مسافروں سے دریافت کرو اگر دوسرے مقامات سے بھی چاند شق ہونا دیکھا گیا ہے تو بیشک معجزہ ہے چنانچہ سفر سے آنے والوں سے دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا کہ اس روز چاند کے دو حصے ہوگئے تھے مشرکین کو انکار کی گنجائش نہ رہی اور وہ جاہلانہ طور پر جادو ہی جادو کہتے رہے۔ صحاح کی احادیث کثیرہ میں اس معجزہ عظیمہ کا بیان ہے اور خبر اس درجۂ شہرت کو پہنچ گئی ہے کہ اس کا انکار کرنا عقل و انصاف سے دشمنی اور بے دینی ہے۔ ف۴ اہل مکہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی صدق و نبوّت پر دلالت کرنے والی ف۵ اس کی تصدیق اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لانے سے ف۶ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو اور ان معجزات کو جو اپنی آنکھوں سے دیکھے ف۷ ان اباطیل (باطل خواہشوں) کے جو شیطان نے ان کے دل نشین کی تھیں کہ اگر نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے معجزات کی تصدیق کی تو ان کی سرداری تمام عالم میں مسلّم ہوجائے گی اور قریش کی کچھ بھی عزت و قدر باقی نہ رہے گی۔ ف۸ وہ اپنے وقت پر ہونے ہی والا ہے کوئی اس کو روکنے والا نہیں سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا دین غالب ہوکر رہے گا۔ ف۹ پچھلی امتوں کی جو اپنے رسولوں کی تکذیب کرنے کے سبب ہلاک کئے گئے۔ ف۱۰ کفر و تکذیب سے اور انتہا درجہ کی نصیحت۔ ف۱۱ کیونکہ وہ نصیحت و انذار سے پند پذیر ہونے والے نہیں (وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ ثُمَّ نُسِخَ) ف۱۲ یعنی حضرت اسرافیل

نُّكُرٍ ۙ (٦) خُشَّعًا اَبۡصَارُهُمۡ يَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ كَاَنَّهُمۡ جَرَادٌ

بلائے گا ف۱۳ نیچی آنکھیں کئے ہوئے قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹیڑی (ٹڈی) ہیں

مُّنۡتَشِرٌ ۙ (٧) مُّهۡطِعِيۡنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوۡلُ الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا يَوۡمٌ عَسِرٌ (٨)

پھیلی ہوئی ف۱۴ بلانے والے کی طرف لپکتے ہوئے ف۱۵ کافر کہیں گے یہ دن سخت ہے

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ فَكَذَّبُوۡا عَبۡدَنَا وَقَالُوۡا مَجۡنُوۡنٌ وَّازۡدُجِرَ (٩)

ان سے ف۱۶ پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندے ف۱۷ کو جھوٹا بتایا اور بولے وہ مجنون ہے اور اُسے جھڑکا ف۱۸

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ (١٠) فَفَتَحۡنَاۤ اَبۡوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زور کے

مُّنۡهَمِرٍ ۖ (١١) وَّفَجَّرۡنَا الۡاَرۡضَ عُيُوۡنًا فَالۡتَقَى الۡمَآءُ عَلٰۤى اَمۡرٍ قَدۡ قُدِرَ ۚ (١٢)

بہتے پانی سے ف۱۹ اور زمین چشمے کرکے بہادی ف۲۰ تو دونوں پانی ف۲۱ مل گئے اس مقدار پر جو مقدر تھی ف۲۲

وَحَمَلۡنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلۡوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۙ (١٣) تَجۡرِىۡ بِاَعۡيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنۡ كَانَ

اور ہم نے نوح کو سوار کیا ف۲۳ تختوں اور کیلوں والی پر کہ ہماری نگاہ کے روبرو بہتی ف۲۴ اس کے صلہ میں ف۲۵ جس کے ساتھ

كُفِرَ (١٤) وَلَقَدۡ تَّرَكۡنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ (١٥) فَكَيۡفَ كَانَ عَذَابِىۡ

کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اسے ف۲۶ نشانی چھوڑا تو ہے کوئی دھیان کرنے والا ف۲۷ تو کیسا ہوا میرا عذاب

وَنُذُرِ (١٦) وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ (١٧) كَذَّبَتۡ

اور میری دھمکیاں اور بےشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا ف۲۸ عاد نے

علیہ السلام صخرۂ بیت المقدس (بیت المقدس کی چٹان) پر کھڑے ہوکر ف۱۳ جس کی مثل سختی کبھی نہ دیکھی ہوگی اور وہ ہولِ قیامت وحساب ہے۔ ف۱۴ ہر طرف خوف سے حیران، نہیں جانتے کہاں جائیں۔ ف۱۵ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کی طرف۔ ف۱۶ یعنی قریش سے ف۱۷ نوح علیہ السلام ف۱۸ اور دھمکایا کہ اگر تم اپنے پند ونصیحت اور وعظ ودعوت سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں قتل کردیں گے سنگسار کرڈالیں گے۔ ف۱۹ جو چالیس روز تک نہ تھما ف۲۰ یعنی زمین سے اس قدر پانی نکلا کہ تمام زمین مثل چشموں کے ہوگئی۔ ف۲۱ آسمان سے برسنے والے اور زمین سے ابلنے والے ف۲۲ اور لوح محفوظ میں مکتوب تھی کہ طوفان اس حد تک پہنچے گا۔ ف۲۳ ایک کشتی ف۲۴ ہماری حفاظت میں۔ ف۲۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے۔ ف۲۶ یعنی اس واقعہ کو کہ کفار غرق کرکے ہلاک کردیئے گئے اور حضرت نوح علیہ السلام کو نجات دی گئی اور بعض مفسرین کے نزدیک ''تَرَکْنٰھَا'' کی ضمیر کشتی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ قتادہ سے مروی ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اس کشتی کو سرزمین جزیرہ میں اور بعض کے نزدیک ''جودی'' پہاڑ پر مدتوں باقی رکھا یہاں تک کہ ہماری امت کے پہلے لوگوں نے اس کو دیکھا۔ ف۲۷ جو پند پذیر ہو اور عبرت حاصل کرے۔ ف۲۸ اس آیت میں قرآن کریم کی تعلیم وتعلم اور اس کے ساتھ اشتغال رکھنے اور اس کو حفظ کرنے کی ترغیب ہے اور یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کی اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی ہے اور اس کا حفظ سہل وآسان فرمادینے ہی کا ثمرہ ہے کہ بچے تک اس کو یاد کرلیتے ہیں سوائے اس کے کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں ہے جو یاد کی جاتی ہو اور سہولت سے یاد ہوجاتی ہو۔

عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

جھٹلایا ف۲۹ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرے ڈر دلانے کے فرمان ف۳۰ بےشک ہم نے اُن پر ایک سخت آندھی بھیجی ف۳۱

فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾

ایسے دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کے لیے رہی ف۳۲ لوگوں کو یوں دے مارتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ڈنڈ (سوکھے تنے) ہیں

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

تو کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور بےشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے کوئی

مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا ع ۲۲/۸

یاد کرنے والا ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ف۳۳ تو بولے کیا ہم اپنے میں کے ایک آدمی کی

نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا

تابعداری کریں ف۳۴ جب تو ہم ضرور گمراہ اور دیوانے ہیں ف۳۵ کیا ہم سب میں سے اس پر ف۳۶ ذکر اُتارا گیا ف۳۷

بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾

بلکہ یہ سخت جھوٹا اترونا (شیخی باز) ہے ف۳۸ بہت جلد کل جان جائیں گے ف۳۹ کون تھا بڑا جھوٹا اترونا (شیخی باز)

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ

ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کی جانچ کو ف۴۰ تو اے صالح تو راہ دیکھ ف۴۱ اور صبر کر ف۴۲ اور اُنھیں خبر دے دے کہ

الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى

پانی ان میں حصوں سے ہے ف۴۳ ہر حصہ پر وہ حاضر ہو جس کی باری ہے ف۴۴ تو انہوں نے اپنے ساتھی کو ف۴۵ پکارا تو اس نے ف۴۶ لے کر

ف۲۹ اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کو اس پر وہ مبتلائے عذاب کئے گئے۔ ف۳۰ جو نزولِ عذاب سے پہلے آچکے تھے۔ ف۳۱ بہت تیز چلنے والی، نہایت ٹھنڈی، سخت سناٹے والی ف۳۲ حتیٰ کہ ان میں کوئی نہ بچا سب ہلاک ہوگئے اور وہ دن مہینہ کا پچھلا بدھ تھا۔ ف۳۳ اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت کا انکار کر کے اور ان پر ایمان نہ لاکر ف۳۴ یعنی ہم بہت سے ہو کر ایک آدمی کے تابع ہو جائیں ہم ایسا نہ کریں گے کیونکہ اگر ایسا کریں ف۳۵ یہ انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کا کلام لوٹایا آپ نے ان سے فرمایا تھا کہ اگر تم نے میرا اتباع نہ کیا تو تم گمراہ و بے عقل ہو۔ ف۳۶ یعنی حضرت صالح علیہ السلام پر ف۳۷ وحی نازل کی گئی اور کوئی ہم میں اس قابل ہی نہ تھا۔ ف۳۸ کہ نبوت کا دعویٰ کر کے بڑا بننا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۳۹ جب عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ ف۴۰ یہ اس پر فرمایا گیا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ پتھر سے ایک ناقہ (اونٹنی) نکال دیجئے آپ نے ان کے ایمان کی شرط کر کے یہ بات منظور کر لی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ناقہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا اور حضرت صالح علیہ السلام سے ارشاد کیا ف۴۱ کہ وہ کیا کرتے ہیں اور ان کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے ف۴۲ ان کی ایذا پر ف۴۳ ایک دن اُن کا ایک دن ناقہ کا ف۴۴ جو دن ناقہ کا ہے اس دن ناقہ حاضر ہو اور جو دن قوم کا ہے اُس دن قوم پانی پر حاضر ہو۔ ف۴۵ یعنی قدار بن سالف کو ناقہ کے قتل کرنے کے لیے ف۴۶ تیز تلوار۔

فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً

اس کی کوچیں کاٹ دیں ف۴۷ پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف۴۸ بے شک ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ

وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

بھیجی ف۴۹ جبھی وہ ہو گئے جیسے گھیرا بنانے والے کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی ف۵۰ اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے

مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

کوئی یاد کرنے والا لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا بیشک ہم نے ان پر ف۵۱ پتھراؤ

حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ۙ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَاؕ كَذٰلِكَ

بھیجا ف۵۲ سوائے لوط کے گھر والوں کے ف۵۳ ہم نے اُنھیں پچھلے پہر ف۵۴ بچالیا اپنے پاس کی نعمت فرما کر ہم یونہی

نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾

صلہ دیتے ہیں اسے جو شکر کرے ف۵۵ اور بے شک اس نے ف۵۶ انھیں ہماری گرفت سے ف۵۷ ڈرایا تو انھوں نے ڈر کے فرمانوں میں شک کیا ف۵۸

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾

انھوں نے اسے اس کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا ف۵۹ تو ہم نے انکی آنکھیں میٹ دیں (بالکل مٹادیں) ف۶۰ فرمایا چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف۶۱

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ۚ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَ

اور بیشک صبح تڑکے (صبح سویرے) ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا ف۶۲ تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور

لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ؑ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ ع ۲ ۱۸ ۹

بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یادکرنے کے لیے تو ہے کوئی یادکرنے والا اور بیشک فرعون والوں کے پاس

ف۴۷ اوراس کو قتل کرڈالا ف۴۸ جونزول عذاب سے پہلے میری طرف سے آئے تھے اوراپنے موقع پر واقع ہوئے۔ ف۴۹ یعنی فرشتہ کی ہولناک آواز ف۵۰ یعنی جس طرح چرواہے جنگل میں اپنی بکریوں کی حفاظت کے لیے گھاس کانٹوں کا احاطہ بنالیتے ہیں اس میں سے کچھ گھاس بچ رہ جاتی ہے اور وہ جانوروں کے پاؤں میں روند کر ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے یہ حالت ان کی ہوگئی۔ ف۵۱ اس تکذیب کی سزا میں ف۵۲ یعنی ان پر چھوٹے چھوٹے سنگریزے برسائے ف۵۳ یعنی حضرت لوط علیہ السلام اوران کی دونوں صاحبزادیاں اس عذاب سے محفوظ رہیں۔ ف۵۴ یعنی صبح ہونے سے پہلے ف۵۵ اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اور شکر گزار وہ ہے جو اللّٰہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اوران کی اطاعت کرے۔ ف۵۶ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے ف۵۷ ہمارے عذاب سے ف۵۸ اوران کی تصدیق نہ کی۔ ف۵۹ اور حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہمارے اوراپنے مہمانوں کے درمیان دَخیل (مُخل) نہ ہوں انہیں ہمارے حوالے کردیں اور یہ انہوں نے نیت فاسد اور خبیث ارادہ سے کہا تھا اور مہمان فرشتے تھے انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ انہیں چھوڑ دیجئے گھر میں آنے دیجئے جبھی (جونہی) وہ گھر میں آئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک دستک دی۔ ف۶۰ فوراً وہ اندھے ہوگئے اور آنکھیں ایسی ناپید ہوگئیں کہ نشان بھی باقی نہ رہا، چہرے سپاٹ (برابر) ہوگئے حیرت زدہ مارے مارے پھرتے تھے دروازہ ہاتھ نہ آتا تھا، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں دروازے سے باہر کیا۔ ف۶۱ جو تمہیں حضرت لوط علیہ السلام نے سنائے تھے۔ ف۶۲ جو عذاب آخرت تک باقی رہے گا۔

النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾

رسول آئے وٹ٦٣ انھوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں وٹ٦٤ تو ہم نے ان پر وٹ٦٥ گرفت کی جو ایک عزت والے اور عظیم قدرت والے کی شان تھی

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

کیا وٹ٦٦ تمہارے کافر ان سے بہتر ہیں وٹ٦٧ یا کتابوں میں تمہاری چھٹی لکھی ہوئی ہے وٹ٦٨ یا یہ کہتے ہیں وٹ٦٩

نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ

کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے وٹ٧٠ اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت وٹ٧١ اور پیٹھیں پھیر دیں گے وٹ٧٢ بلکہ

السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ

ان کا وعدہ قیامت پر ہے وٹ٧٣ اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی وٹ٧٤ بیشک مجرم

ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ

گمراہ اور دیوانے ہیں وٹ٧٥ جس دن آگ میں اپنے مونھوں پر گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ

وقف لازم

سَقَرَ ﴿٤٨﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ

کی آنچ بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی وٹ٧٦ اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے

كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ

جیسے پلک مارنا وٹ٧٧ اور بیشک ہم نے تمہاری وضع کے وٹ٧٨ ہلاک کردیئے تو ہے کوئی دھیان کرنے والا وٹ٧٩ اور انھوں

شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ

نے جو کچھ کیا سب کتابوں میں ہے وٹ٨٠ اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے وٹ٨١ بےشک

وٹ٦٣ حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام تو فرعونی ان پر ایمان نہ لائے۔ وٹ٦٤ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئیں تھیں۔ وٹ٦٥ عذاب کے ساتھ۔ وٹ٦٦ اے اہلِ مکہ! وٹ٦٧ یعنی ان قوموں سے زیادہ قوی وتوانا ہیں یا کفروعناد میں کچھ ان سے کم ہیں۔ وٹ٦٨ کہ تمہارے کفر کی گرفت نہ ہوگی اور تم عذاب الٰہی سے امن میں رہو گے۔ وٹ٦٩ کفارمکہ۔ وٹ٧٠ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے۔ وٹ٧١ کفارمکہ کی۔ وٹ٧٢ اور اس طرح بھاگیں گے کہ ایک بھی قائم نہ رہے گا۔ **شانِ نزول:** روز بدر جب ابوجہل نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے زرہ پہن کر یہ آیت تلاوت فرمائی پھر ایسا ہی ہوا کہ رسول کریم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی فتح ہوئی اور کفار کو ہزیمت (شکست) ہوئی۔ وٹ٧٣ یعنی اس عذاب کے بعد انہیں روزِ قیامت کے عذاب کا وعدہ ہے وٹ٧٤ دنیا کے عذاب سے اس کا عذاب بہت زیادہ اشد۔ وٹ٧٥ نہ سمجھتے ہیں نہ راہ یاب ہوتے ہیں۔ (تفسیر کبیر) وٹ٧٦ حسب اقتضائے حکمت۔ **شانِ نزول:** یہ آیت قدریوں کے رد میں نازل ہوئی جو قدرتِ الٰہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ **مسائل:** احادیث میں انہیں اس امت کا مجوس فرمایا گیا اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کلام شروع کرنے اور وہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت کرنے اور مرجائیں تو ان کے جنازے میں شریک ہونے کی ممانعت فرمائی گئی اور انہیں دجال کا ساتھی فرمایا گیا وہ بدترین خلق ہیں۔ وٹ٧٧ جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ ہو وہ حکم کے ساتھ ہی ہوجاتی ہے۔ وٹ٧٨ کفار پہلی اُمتوں کے وٹ٧٩ جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں۔ وٹ٨٠ یعنی بندوں کے تمام افعال حافظِ اعمال فرشتوں کے نوشتوں میں ہیں۔ وٹ٨١ لوح محفوظ میں۔

ع ۳ ۱۵ ۱۰

الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍۙ ﴿۵۴﴾ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ۠ ﴿۵۵﴾

پرہیزگار باغوں اور نہر میں ہیں سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور ف۸۲

آیاتها ۷۸ | ۵۵ سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِیَّةٌ ۹۷ | رکوعاتها ۳

سورۂ رحمٰن مدنیہ ہے، اس میں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلرَّحْمٰنُۙ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَؕ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَۙ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ف۲ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا مَاکَانَ وَمَایَکُوْن کا بیان اُنھیں سکھایا ف۳

اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍۙ ﴿۵﴾ وَّ النَّجْمُ وَ الشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَ

سورج اور چاند حساب سے ہیں ف۴ اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں ف۵ اور

السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِیْزَانَۙ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾ وَ

آسمان کو اللہ نے بلند کیا ف۶ اور ترازو رکھی ف۷ کہ تراز (ترازو) میں بے اعتدالی (ناانصافی) نہ کرو ف۸ اور

اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾ وَ الْاَرْضَ وَضَعَهَا

انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ اور زمین رکھی

لِلْاَنَامِۙ ﴿۱۰﴾ فِیْهَا فَاكِهَةٌ ۪ۙ وَّ النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۖ﴿۱۱﴾ وَ الْحَبُّ

مخلوق کے لیے ف۹ اس میں میوے اور غلاف والی کھجوریں ف۱۰ اور بھس

ف۸۲ یعنی اس کی بارگاہ کے مقرب ہیں۔ ف۱ سورۂ رحمٰن مکیہ ہے اس میں تین ۳ رکوع اور چھہتر ۷۶ یا اٹھتر ۷۸ آیتیں تین سو اکیاون ۳۵۱ کلمے ایک ہزار چھ سو چھتیس ۱۶۳۶ حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: جب آیت "اُسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ" نازل ہوئی کفار نے کہا رحمٰن کیا ہے ہم نہیں جانتے اس پر اللہ تعالیٰ نے الرحمٰن نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہلِ مکہ نے جب کہا کہ محمد (مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو سکھایا۔ (خازن)
ف۳ انسان سے اس آیت میں سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم مراد ہیں اور بیان سے "مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ" کا بیان کیونکہ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اولین وآخرین کی خبریں دیتے تھے۔ (خازن) ف۴ کہ تقدیرِ معین کے ساتھ اپنے بروج ومنازل میں سیر کرتے ہیں اور اس میں خلق کے لیے منافع ہیں اوقات کے حساب، سالوں اور مہینوں کا شمار انہیں پر ہے۔ ف۵ حکمِ الٰہی کے مطیع ہیں۔ ف۶ اور اپنے ملائکہ کا مسکن اور اپنے احکام کا جائے صدور بنایا۔ ف۷ جس سے اشیاء کا وزن کیا جائے اور ان کی مقداریں معلوم ہوں تاکہ لین دین میں عدل قائم رکھا جائے۔ ف۸ تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ ف۹ جو اس میں رہتی بستی ہے تاکہ اس میں آرام کریں اور فائدے اٹھائیں۔ ف۱۰ جن میں بہت برکت ہے۔

ذُو الْعَصْفِ وَ الرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ

کے ساتھ اناج وال اور خوشبو کے پھول تو اے جن وانس تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ۱۲ اس نے

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَ خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ

آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری ۱۳ اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے

نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبُّ

لوکے سے ۱۴ تو تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے دونوں پورب کا رب اور دونوں

الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

پچھّم کا رب ۱۵ تو تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اس نے دو سمندر بہائے ۱۶ کہ دیکھنے

يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

میں معلوم ہوں ملے ہوئے ۱۷ اور ہے ان میں روک ۱۸ کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا ۱۹ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَ لَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ

جھٹلاؤ گے اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ دریا میں اٹھی ہوئی ہیں جیسے پہاڑ ۲۰ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ النصف ع ۱۵

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے ۲۱ اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات

ف۱۱ مثل گیہوں، جَو وغیرہ کے ف۱۲ اس سورۂ شریفہ میں یہ آیت اکتیس ۳۱ بار آئی ہے بار بار نعمتوں کا ذکر فرما کر یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے یہ ہدایت وارشاد کا بہترین اسلوب ہے تاکہ سامع کے نفس کو تنبیہ ہو اور اسے اپنے جرم اور ناسپاسی (ناشکری) کا حال معلوم ہو جائے کہ اس نے کس قدر نعمتوں کو جھٹلایا ہے اور اسے شرم آئے اور وہ ادائے شکر وطاعت کی طرف مائل ہو اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں اس پر ہیں۔ حدیث: سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ یہ سورت میں نے جنات کو سنائی وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے جب میں آیت "فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" پڑھتا وہ کہتے: اے رب ہمارے! ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تجھے حمد (اَلتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ غَرِيْبٌ) ف۱۳ یعنی خشک مٹی سے جو بجانے سے بجے اور کوئی چیز کھنکھناتی آواز دے پھر اس مٹی کو تر کیا کہ وہ مثل گارے کے ہوگئی پھر اس کو گلایا کہ وہ مثل سیاہ کیچڑ کے ہوگئی۔ ف۱۴ یعنی خالص بے دھوئیں والے شعلہ سے ف۱۵ دونوں پورب اور دونوں پچھّم سے مراد آفتاب کے طلوع ہونے کے دونوں مقام ہیں گرمی کے بھی اور جاڑے کے بھی اسی طرح غروب ہونے کے بھی دونوں مقام ہیں۔ ف۱۶ شیریں اور شور ف۱۷ نہ ان کے درمیان ظاہر میں کوئی فاصل نہ حائل۔ ف۱۸ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ف۱۹ ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور کسی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا۔ ف۲۰ جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور ان کو ترکیب دینے اور کشتی بنانے اور صناعی کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور دریاؤں میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔ ف۲۱ ہر جاندار وغیرہ ہلاک ہونے والا ہے۔

ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ
عظمت اور بزرگی والا ف۲۲ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اسی کے منگتا ہیں جتنے
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۲۳ اُسے ہر دن ایک کام ہے ف۲۴ تو اپنے رب کی کون سی نعمت
تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
جھٹلاؤ گے جلد سب کام نبٹا کر ہم تمہارے حساب کا قصد فرماتے ہیں اے دونوں بھاری گروہ ف۲۵ تو اپنے رب کی کون سی نعمت
تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ
جھٹلاؤ گے اے جن و انسان کے گروہ اگر تم سے ہوسکے کہ
اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾
آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اُسی کی سلطنت ہے ف۲۶
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ
تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے تم پر ف۲۷ چھوڑی جائے گی بے دھویں کی آگ کی لپٹ اور
نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ
بے لپٹ کا کالا دھواں ف۲۸ تو پھر بدلہ نہ لے سکو گے ف۲۹ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے پھر جب آسمان

ف۲۲ کہ وہ خلق کے فنا کے بعد انہیں زندہ کرے گا اور ابدی حیات عطا فرمائے گا اور ایمانداروں پر لطف و کرم کرے گا۔ ف۲۳ فرشتے ہوں یا جن یا انسان یا اور کوئی مخلوق کوئی بھی اس سے بے نیاز نہیں سب اس کے فضل کے محتاج ہیں اور زبان حال و قال سے اس کے حضور سائل۔ ف۲۴ یعنی وہ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے کسی کو روزی دیتا ہے کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا (پیدا کرتا) ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلّت کسی کو غنی کرتا ہے کسی کو محتاج کسی کے گناہ بخشتا ہے کسی کی تکلیف رفع کرتا ہے۔ شانِ نزول: کہا گیا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللّٰہ تعالیٰ سنیچر کے روز کوئی کام نہیں کرتا ان کے قول کا بطلان ظاہر فرمایا گیا۔ منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنی دریافت کئے اس نے ایک روز کی مہلت چاہی اور نہایت متفکر و مغموم ہو کر اپنے مکان پر آیا اس کے ایک حبشی غلام نے وزیر کو پریشان دیکھ کر کہا کہ اے میرے آقا آپ کو کیا مصیبت پیش آئی بیان کیجئے وزیر نے بیان کیا تو غلام نے کہا کہ اس کے معنی بادشاہ کو میں سمجھا دوں گا وزیر نے اس کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اللّٰہ کی شان یہ ہے کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور مُردے سے زندہ نکالتا ہے اور زندے سے مردہ اور بیمار کو تندرستی دیتا ہے اور تندرست کو بیمار کرتا ہے مصیبت زدہ کو رہائی دیتا ہے اور بے غموں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے عزت والوں کو ذلیل کرتا ہے ذلیلوں کو عزت دیتا ہے مالداروں کو محتاج کرتا ہے محتاجوں کو مالدار بادشاہ نے غلام کا جواب پسند کیا اور وزیر کو حکم دیا کہ اس غلام کو خلعتِ وزارت پہنائے غلام نے وزیر سے کہا اے آقا یہ بھی اللّٰہ تعالیٰ کی ایک شان ہے۔ ف۲۵ جن وانس کے ف۲۶ تم اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے۔ ف۲۷ روز قیامت جب تم قبروں سے نکلو گے۔ ف۲۸ حضرتِ مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا: لپٹ میں دھواں ہو تو اس کے سب اجزاء جلانے والے نہ ہوں گے کہ زمین کے اجزاء شامل ہیں جن سے دھواں بنتا ہے اور دھوئیں میں لپٹ ہو تو وہ پورا سیاہ اور اندھیرا نہ ہوگا کہ لپٹ کی رنگت شامل ہے ان پر بے دھوئیں کی لپٹ بھیجی جائے گی جس کے سب اجزاء جلانے والے اور بے لپٹ کا دھواں جو سخت کالا اندھیرا اور اسی کے وجہ کریم کی پناہ۔ ف۲۹ اس عذاب سے نہ بچ سکو گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد

السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾

پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائے گا ف۳۰ جیسے سرخ نری (سرخ رنگا ہوا چمڑا) تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تو اس دن ف۳۱ گنہگار کے گناہ کی پوچھ نہ ہوگی کسی آدمی اور جن سے ف۳۲ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ

جھٹلاؤ گے مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے ف۳۳ تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے

الْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ

جائیں گے ف۳۴ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ف۳۵ یہ ہے وہ جہنم جسے

يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ وقف لازم

مجرم جھٹلاتے ہیں پھیرے کریں گے اس میں اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں ف۳۶ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَيِّ ع ۲ ۱۲

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے ف۳۷ اس کے لیے دو جنتیں ہیں ف۳۸ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے بہت سی ڈالوں والیاں ف۳۹ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾

جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے بہتے ہیں ف۴۰ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

نہ کرسکو گے بلکہ یہ لپٹ اور دھواں تمہیں محشر کی طرف لے جائیں گے پہلے سے اس کی خبر دے دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے تاکہ اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو۔ ف۳۰ کہ جگہ جگہ سے شق اور رنگت کا سرخ۔ (حضرتِ مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ) ف۳۱ یعنی جبکہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا۔ ف۳۲ اس روز ملائکہ مجرمین سے دریافت نہ کریں گے ان کی صورتیں ہی دیکھ کر پہچان لیں گے اور سوال دوسرے وقت ہوگا جبکہ لوگ موقف میں جمع ہوں گے۔ ف۳۳ کہ ان کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔ ف۳۴ پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لاکر پیشانیوں سے ملا دیئے جائیں گے اور گھسیٹ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعضے پیشانیوں سے گھسیٹے جائیں گے بعضے پاؤں سے۔ ف۳۵ اور ان سے کہا جائے گا ف۳۶ کہ جب جہنم کی آگ سے جل بھن کر فریاد کریں گے تو انہیں جلتا کھولتا پانی پلایا جائے گا اور اس کے عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے خدا کی نافرمانی کے اس انجام سے آگاہ فرما دینا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ ف۳۷ یعنی جسے اپنے رب کے حضور روزِ قیامت موقف میں حساب کے لیے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجا لائے ف۳۸ جنت عدن اور جنت نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ۔ ف۳۹ اور ہر ڈالی میں قسم قسم کے میوے۔ ف۴۰ ایک آب شیریں کا اور ایک شراب پاک کا یا ایک تسنیم دوسرا سلسبیل۔

فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝٥٢ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٣
ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝٥٤
ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر قناویز کا ۴۱ اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو ۴۲
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٥ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ۴۳
اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝٥٦ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٧ كَاَنَّهُنَّ
ان سے پہلے انھیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے گویا وہ
الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝٥٨ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٩ هَلْ جَزَآءُ
لعل اور مونگا ہیں ۴۴ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے نیکی کا بدلہ
الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝٦٠ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦١ وَمِنْ
کیا ہے مگر نیکی ۴۵ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اور
دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝٦٢ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۙ ۝٦٣ مُدْهَآمَّتٰنِ ۝٦٤
ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں ۴۶ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٥ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝٦٦ فَبِاَيِّ
تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے تو اپنے
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٧ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝٦٨ فَبِاَيِّ
رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں تو اپنے

ف۴۱ یعنی سنگین ریشم کا جب استر کا یہ حال ہے تو ابرا کیسا ہوگا سُبْحَانَ اللّٰہ۔ ف۴۲ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ درخت اتنا قریب ہوگا کہ اللّٰہ تعالٰی کے پیارے کھڑے بیٹھے اس کا میوہ چن لیں گے۔ ف۴۳ جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کے عزت وجلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا۔ ف۴۴ صفائی اور خوش رنگی میں حدیث شریف میں ہے کہ جنتی حوروں کے صفائے ابدان کا یہ عالم ہے کہ ان کی پنڈلی کا مغز اس طرح نظر آتا ہے جس طرح آبگینہ کی صراحی میں شراب سرخ۔ ف۴۵ یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی اس کی جزا آخرت میں احسانِ الٰہی ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جو "لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ" کا قائل ہو اور شریعتِ محمدیہ پر عامل، اس کی جزا جنت ہے۔ ف۴۶ حدیث شریف میں ہے کہ دو جنتیں تو ایسی ہیں جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور دو جنتیں ایسی کہ جن کے ظروف واسباب سونے کے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی دو جنتیں سونے اور چاندی کی اور دوسری یاقوت وزبرجد کی۔

الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ الْآءِ رَبِّكُمَا

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ الْآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین ف۴۷ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ الْآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے ان سے پہلے انھیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ جن نے تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ

جھٹلاؤ گے ف۴۸ تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر تو اپنے

الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ ع

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا

اٰياتها ٩٦ — ٥٦ سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ ٤٦ — ركوعاتها ٣

سورۂ واقعہ مکیہ ہے، اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾

جب ہولے گی وہ ہونے والی ف۲ اس وقت اس کے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی کسی کو پست کرنے والی ف۳ کسی کو بلندی دینے والی ف۴

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً

جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر ف۵ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے چُورا ہوکر تو ہوجائیں گے جیسے روزن (سوراخ) کی دھوپ میں غبار کے

ف۴۷ کہ ان خیموں سے باہر نہیں نکلتیں یہ ان کی شرافت و کرامت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر جنتی عورتوں میں سے زمین کی طرف کسی کی ایک جھلک پڑ جائے تو آسمان و زمین کے درمیان کی تمام فضا روشن ہوجائے اور خوشبو سے بھر جائے اور ان کے خیمے موتی اور زبرجد کے ہوں گے۔ ف۴۸ اور ان کے شوہر جنت میں عیش کریں گے۔ ف۱ سورۂ واقعہ مکیہ ہے سوائے آیت "اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ" اور آیت "ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ" کے اس سورت میں تین ۳ رکوع اور چھیانوے یا ستانوے یا ننانوے آیتیں اور تین سو اٹھتر ۳۷۸ کلمے اور ایک ہزار سات سو تین ۱۷۰۳ حرف ہیں۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر شب پڑھے وہ فاقہ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ (خازن) ف۲ یعنی جب قیامت قائم ہو جو ضرور ہونے والی ہے۔ ف۳ جہنم میں گرا کر ف۴ دخول جنت کے ساتھ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اونچے تھے قیامت انہیں پست کرے گی اور جو دنیا میں پستی میں تھے ان کے مرتبے بلند کرے گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہلِ معصیت کو پست کرے گی اور اہل طاعت کو بلند۔ ف۵ حتیٰ کہ اس کی تمام عمارتیں گر جائیں گی۔

مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ

باریک ذرے پھیلے ہوئے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے تو دہنی طرف والے وٓ کیسے دہنی

الْمَیْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ

طرف والے وٓ اور بائیں طرف والے وٓ کیسے بائیں طرف والے وٓ اور جو سبقت لے گئے وٓ

السّٰبِقُوْنَ ۚۙ﴿۱۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ

وہ تو سبقت ہی لے گئے وٓ وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں اگلوں میں سے

الْاَوَّلِیْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ؕ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾

ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے وٓ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے وٓ

مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ﴿۱۷﴾

ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے وٓ ان کے گرد لیے پھریں گے وٓ ہمیشہ رہنے والے لڑکے وٓ

بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِیْقَ ۙ۬ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۙ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا

کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کے اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو

یُنْزِفُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا

نہ ہوش میں فرق آئے وٓ اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت

وٓ یعنی جن کے نامہ اعمال ان کے دہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ وٓ یہ ان کی تعظیم شان کے لیے فرمایا وہ بڑی شان رکھتے ہیں سعید ہیں جنت میں داخل ہوں گے۔ وٓ جن کے نامہائے اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ وٓ یہ ان کی تحقیر شان کے لیے فرمایا کہ وہ شقی ہیں جہنّم میں داخل ہوں گے۔ وٓ نیکیوں میں وٓ دخول جنت میں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ وہ ہجرت میں سبقت کرنے والے ہیں کہ آخرت میں جنت کی طرف سبقت کریں گے۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ وہ مہاجرین و انصار ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں وٓ یعنی سابقین اگلوں میں سے بہت ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے اور اگلوں میں سے مراد یا تو پہلی امتیں ہیں زمانہ حضرت آدم سے ہمارے سرکار سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے عہد مبارک تک کی جیسا کہ اکثر مفسرین کا قول ہے لیکن یہ قول نہایت ضعیف ہے اگرچہ مفسرین نے اس کے وجوہ ضعف کے جواب میں بہت سی توجیہات بھی کی ہیں قول صحیح تفسیر میں یہ ہے کہ اگلوں سے امت محمدیہ ہی کے پہلے لوگ مہاجرین و انصار میں سے جو سابقین اوّلین ہیں وہ مراد ہیں اور پچھلوں سے ان کے بعد والے احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ حدیث مرفوع میں ہے کہ اولین و آخرین یہاں اسی امت کے پہلے اور پچھلے ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ دونوں گروہ میری ہی امت کے ہیں۔ (تفسیر کبیر و بحر العلوم وغیرہ) وٓ جن میں لعل، یاقوت، موتی وغیرہ جواہرات جڑے ہوں گے۔ وٓ حسن عشرت کے ساتھ باشان وشکوہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسرور دل شاد ہوں گے وٓ آدابِ خدمت کے ساتھ۔ وٓ جو نہ مریں نہ بوڑھے ہوں نہ ان میں تغیر آئے یہ اللّٰہ تعالٰی نے اہل جنت کی خدمت کے لیے جنت میں پیدا فرمائے۔ وٓ بخلاف شرابِ دنیا کے کہ اس کے پینے سے حواس مُختَل ہو جاتے ہیں (بگڑ جاتے ہیں)۔

يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ

جو چاہیں ف۱۸ اور بڑی آنکھ والیاں حوریں ف۱۹ جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی ف۲۰ صلہ

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا

ان کے اعمال کا ف۲۱ اس میں نہ سنیں گے کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ف۲۲ ہاں

قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾ فِيْ

یہ کہنا ہوگا سلام سلام ف۲۳ اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے ف۲۴ بے کانٹے

سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّ مَآءٍ

کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں ف۲۵ اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ

مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّ

جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں ف۲۶ اور نہ روکے جائیں ف۲۷ اور

فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾

بلند بچھونوں میں ف۲۸ بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اُٹھان اُٹھایا تو انھیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَ ثُلَّةٌ ١ ع ٣٨ ١٢

اُنھیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں ف۲۹ دہنی طرف والوں کے لیے اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں

مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ

میں سے ایک گروہ ف۳۰ اور بائیں طرف والے ف۳۱ کیسے بائیں طرف والے ف۳۲ جلتی

ف۱۸ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ اگر جنتی کو پرندوں کے گوشت کی خواہش ہوگی تو اس کے حسب مرضی پرند اڑتا ہوا سامنے آئے گا اور رکابی میں آکر سامنے پیش ہوگا اس میں سے جتنا چاہے گا جنتی کھائے گا پھر وہ اڑ جائے گا۔ (خازن) ف۱۹ ان کے لیے ہوں گی ف۲۰ یعنی جیسا موتی صدف میں چھپا ہوتا ہے کہ نہ تو اسے کسی کے ہاتھ نے چھوا نہ دھوپ اور ہوا لگی اس کی صفائی اپنی نہایت پر ہے اسی طرح وہ حوریں اچھوتی ہوں گی یہ بھی مروی ہے کہ حوروں کے تبسم سے جنت میں نور چمکے گا اور جب وہ چلیں گی تو ان کے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس و تمجید کی آوازیں آئیں گی اور یاقوتی ہار اُن کی گردنوں کے حسن و خوبی سے ہنسیں گے۔ ف۲۱ کہ دنیا میں انہوں نے فرمانبرداری کی۔ ف۲۲ یعنی جنت میں کوئی ناگوار اور باطل بات سننے میں نہ آئے گی۔ ف۲۳ جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے ملائکہ اہل جنت کو سلام کریں گے اللہ رب العزت کی طرف سے ان کی طرف سلام آئے گا، یہ حال تو سابقین مقربین کا تھا اس کے بعد جنتیوں کے دوسرے گروہ اصحابِ یمین کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۴ ان کی عجیب شان ہے کہ اللہ کے حضور میں معزز و مکرم ہیں۔ ف۲۵ جن کے درخت جڑ سے چوٹی تک پھلوں سے بھرے ہوں گے۔ ف۲۶ جب کوئی پھل توڑا جائے فوراً اس کی جگہ ویسے ہی دو موجود۔ ف۲۷ اہلِ جنت پھلوں کے لینے سے۔ ف۲۸ جو مرصع اونچے اونچے تختوں پر ہوں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بچھونوں سے مراد عورتیں ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ عورتیں فضل و جمال میں بلند درجہ رکھتی ہوں گی۔ ف۲۹ جوان اور ان کے شوہر بھی جوان اور یہ جوانی ہمیشہ قائم رہنے والی۔ ف۳۰ یہ اصحابِ یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے کہ وہ اس امت کے پہلوں پچھلوں دونوں

سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾
ہوا اور کھولتے پانی میں اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں ف۳۳ جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ
بےشک وہ اس سے پہلے ف۳۴ نعمتوں میں تھے اور اس بڑے گناہ کی ف۳۵ ہٹ (ضد)

الْعَظِيْمِ ﴿۴٦﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا
رکھتے تھے اور کہتے تھے کیا جب ہم مرجائیں اور ہڈیاں اور مٹی ہوجائیں تو کیا ضرور ہم

لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ
اُٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی تم فرماؤ کہ بےشک سب اگلے اور

الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ
پچھلے ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر ف۳٦ پھر بےشک تم

اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾
اے گمراہو ف۳۷ جھٹلانے والو ضرور تھوہڑ کے پیڑ میں سے کھاؤ گے

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ
پھر اس سے پیٹ بھروگے پھر اس پر کھولتا پانی پیوگے پھر ایسا پیوگے

شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ
جیسے سخت پیاسے اُونٹ پئیں ف۳۸ یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن ہم نے تمہیں پیدا کیا ف۳۹ تو تم کیوں

لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ
نہیں سچ مانتے ف۴۰ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو ف۴۱ کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو یا ہم

گروہوں میں سے ہوں گے پہلے گروہ تو اصحابِ رسول اللہ ہیں (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) اور پچھلے ان کے بعد والے اس سے پہلے رکوع میں سابقین مقربین کی دو جماعتوں کا ذکر تھا اور اس آیت میں اصحابِ یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے۔ ف۳۱ جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ ف۳۲ ان کا حال شقاوت میں عجیب ہے ان کے عذاب کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ اس حال میں ہوں گے۔ ف۳۳ جو نہایت تاریک و سیاہ ہوگا۔ ف۳۴ دنیا کے اندر ف۳۵ یعنی شرک کی ف۳٦ وہ روزِ قیامت ہے۔ ف۳۷ راہِ حق سے بہکنے والو اور حق کو ف۳۸ ان پر ایسی بھوک مسلط کی جائے گی کہ وہ مضطر ہو کر جہنّم کا جلتا تھوہڑ کھائیں گے پھر جب اس سے پیٹ بھر لیں گے تو ان پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مضطر ہو کر ایسا کھولتا پانی پئیں گے جو آنتیں کاٹ ڈالے گا۔ ف۳۹ نیست سے ہست کیا ف۴۰ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو۔ ف۴۱ عورتوں کے رحم میں۔

الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۶۰﴾ لا

بنانے والے ہیں ۴۲ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا ۴۳ اور ہم اس سے ہارے نہیں

عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ

کہ تم جیسے اور بدل دیں اور تمہاری صورتیں وہ کردیں جس کی تمہیں خبر نہیں ۴۴ اور بیشک تم جان چکے ہو

النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ط

پہلی اُٹھان ۴۵ پھر کیوں نہیں سوچتے ۴۶ تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا

کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ۴۷ ہم چاہیں تو ۴۸ اسے روندن (پامال) کردیں ۴۹

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ لا بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾

پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ ۵۰ کہ ہم پر چٹّی (تاوان) پڑی ۵۱ بلکہ ہم بےنصیب رہے

اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ط ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ

تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا

نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

ہم ہیں اُتارنے والے ۵۲ ہم چاہیں تو اُسے کھاری کردیں ۵۳ پھر کیوں نہیں شکر کرتے ۵۴

اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ط ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ

تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ۵۵ کیا تم نے اس کا پیڑ پیدا کیا ۵۶ یا ہم ہیں

الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾ ج فَسَبِّحْ

پیدا کرنے والے ہم نے اسے ۵۷ جہنم کی یادگار بنایا ۵۸ اور جنگل میں مسافروں کا فائدہ ۵۹ تو اے محبوب تم پاکی بولو

۴۲ کہ نطفہ کو صورت انسانی دیتے ہیں زندگی عطا فرماتے ہیں تو مردوں کو زندہ کرنا ہماری قدرت سے کیا بعید۔ ۴۳ حسبِ اقتضائے حکمت و مشیت اور عمریں مختلف رکھیں کوئی بچپن ہی میں مرجاتا ہے کوئی جوان ہوکر کوئی ادھیڑ عمر میں کوئی بڑھاپے تک پہنچتا ہے جو ہم مقدر کرتے ہیں وہی ہوتا ہے۔ ۴۴ یعنی مسخ کرکے بندر سور وغیرہ کی صورت بنادیں یہ سب ہماری قدرت میں ہے۔ ۴۵ کہ ہم نے تمہیں نیست سے ہست کیا۔ ۴۶ کہ جو نیست کو ہست کرسکتا ہے وہ بالیقین مردے کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ۴۷ اس میں شک نہیں کہ بالیں بنانا اور اس میں دانے پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔ ۴۸ جو تم بوتے ہو ۴۹ خشک گھاس چورا چورا جو کسی کام کی نہ رہے۔ ۵۰ متحیر اور نادم و غمگین ۵۱ ہمارا مال بیکار ضائع ہوگیا ۵۲ اپنی قدرتِ کاملہ سے ۵۳ کہ کوئی پی نہ سکے۔ ۵۴ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے احسان و کرم کا۔ ۵۵ دو تر لکڑیوں سے جن کو زَندو زندہ کہتے ہیں ان کے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے۔ ۵۶ مَرْخ و عَفار (دو درخت) جن سے زَندو زندہ (تر لکڑیاں) لی جاتی ہے۔ ۵۷ یعنی آگ کو ۵۸ کہ دیکھنے والا اس کو دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔ ۵۹ کہ اپنے

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ ع ٢ ٣٦ ١٥

اپنے عظمت والے رب کے نام کی تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں ف٦٠ اور تم سمجھو

لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا

تو یہ بڑی قسم ہے بے شک یہ عزت والا قرآن ہے ف٦١ محفوظ نوشتہ میں ف٦٢ اسے نہ

يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا

چھوئیں مگر باوضو ف٦٣ اتارا ہوا ہے سارے جہان کے رب کا تو کیا

الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾

اس بات میں تم سستی کرتے ہو ف٦٤ اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو ف٦٥

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ

پھر کیوں نہ ہو کہ جب جان گلے تک پہنچے اور تم ف٦٦ اُس وقت دیکھ رہے ہو اور ہم ف٦٧

اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ

اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے مگر تمہیں نگاہ نہیں ف٦٨ تو کیوں نہ ہوا اگر تمہیں

مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ

بدلہ ملنا نہیں ف٦٩ کہ اُسے لوٹا لاتے اگر تم سچے ہو ف٧٠ پھر وہ مرنے والا اگر

الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ

مقربوں سے ہے ف٧١ تو راحت ہے اور پھول ف٧٢ اور چین کے باغ ف٧٣ اور اگر ف٧٤

سفروں میں اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔ ف٦٠ کہ وہ مقام ہیں ظہورِ قدرت وجلالِ الٰہی کے۔ ف٦١ جو سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر نازل فرمایا گیا کیونکہ یہ کلامِ الٰہی اور وحیِ ربانی ہے۔ ف٦٢ جس میں تبدیل وتحریف ممکن نہیں۔ ف٦٣ مسائل: جس کو غسل کی حاجت ہو یا جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا نفاس والی ان میں سے کسی کو قرآن مجید کا بغیر غلاف وغیرہ کسی کپڑے کے چھونا جائز نہیں، بے وضو کو یاد پر (زبانی) قرآن شریف پڑھنا جائز ہے لیکن بے غسل اور حیض والی کو یہ بھی جائز نہیں۔ ف٦٤ اور نہیں مانتے ف٦٥ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ بندہ بڑے ٹوٹے (خسارے) میں ہے جس کا حصہ کتاب اللہ کی تکذیب ہو۔ ف٦٦ اے اہلِ میت! ف٦٧ اپنے علم وقدرت کے ساتھ ف٦٨ تم بصیرت نہیں رکھتے تم نہیں جانتے۔ ف٦٩ مرنے کے بعد اٹھ کر۔ ف٧٠ کفار سے فرمایا گیا کہ اگر بخیال تمہارے مرنے کے بعد اٹھنا اور اعمال کا حساب کیا جانا اور جزا دینے والا معبود یہ کچھ بھی نہ ہو تو پھر کیا سبب ہے کہ جب تمہارے پیاروں کی روح حلق میں پہنچتی ہے تو تم اسے لوٹا کیوں نہیں لاتے اور جب یہ تمہارے اختیار میں نہیں تو سمجھو کہ کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس پر ایمان لاؤ اس کے بعد مخلوق کے طبقات کے احوال وقتِ موت اور ان کے درجات کا بیان فرمایا۔ ف٧١ سابقین میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا تو اس کے لیے ف٧٢ ابو العالیہ نے کہا کہ مقربین سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے۔ ف٧٣ آخرت میں ف٧٤ مرنے والا۔

مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ

دہنی طرف والوں سے ہو تو اے محبوب تم پر سلام ہے دہنی طرف والوں سے ۷۵ اور اگر ۷۶

كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّ تَصْلِيَةُ

جھٹلانے والوں گمراہوں میں سے ہو ۷۷ تو اس کی مہمانی کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ

جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾ ع ۳ ۲۲ ۱۶

میں دھنسانا ۷۸ یہ بےشک اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو ۷۹

اٰیاتها ۲۹ ۵۷ سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ ۹۴ رکوعاتها ۴

سورۂ حدید مدنیہ ہے، اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۲ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اُسی کے لیے ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا ہے ۳ اور مارتا ۴ اور وہ سب کچھ

قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

کرسکتا ہے وہی اوّل ۵ وہی آخر ۶ وہی ظاہر ۷ وہی باطن ۸ اور وہی سب کچھ

۷۵ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء! صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور ان کے لیے غمگین نہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سلامت ومحفوظ رہیں گے اور آپ ان کو اسی حال میں دیکھیں گے جو آپ کو پسند ہو۔ ۷۶ مرنے والا۔ ۷۷ یعنی اصحاب شمال میں سے۔ ۷۸ جہنم کی اور مرنے والوں کے احوال اور جو مضامین اس سورت میں بیان کئے گئے۔ ۷۹ حدیث: جب یہ آیت نازل ہوئی "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ" تو سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرو اور جب "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں داخل کرو۔ (ابوداؤد) مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ رکوع وسجود کی تسبیحات قرآن کریم سے ماخوذ ہیں۔ ۱ سورۂ حدید مکیہ ہے یا مدنیہ اس میں چار۴ رکوع، انتیس ۲۹ آیتیں، پانچ سو چوالیس ۵۴۴ کلمے، دو ہزار چار سو چھہتر ۲۴۷۶ حرف ہیں۔ ۲ جاندار ہو یا بے جان۔ ۳ مخلوق کو پیدا کر کے یا یہ معنی ہیں کہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے ۴ یعنی موت دیتا ہے زندوں کو ۵ قدیم ہر شے سے قبل اوّل بے ابتداء کہ وہ تھا اور کچھ نہ تھا۔ ۶ ہر شے کے ہلاک وفنا ہونے کے بعد رہنے والا سب فنا ہوجائیں گے اور وہ ہمیشہ رہے گا اس کے لیے انتہا نہیں۔ ۷ دلائل وبراہین سے یا یہ معنی کہ غالب ہر شے پر۔ ۸ حواس اس کے ادراک سے عاجز یا یہ معنی کہ ہر شے کا جاننے والا۔

عَلِيْمٌ ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

جانتا ہے وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے ف۹ پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے ف۱۰ اور جو اس سے باہر نکلتا ہے ف۱۱ اور

مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ

جو آسمان سے اترتا ہے ف۱۲ اور جو اس میں چڑھتا ف۱۳ اور وہ تمہارے ساتھ ہے ف۱۴ تم کہیں ہو اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٤﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى

اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۱۵ اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٥﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي

ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے ف۱۶ اور دن کو رات کے حصے

الَّيْلِ ؕ وَ هُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٦﴾ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ

میں لاتا ہے ف۱۷ اور وہ دلوں کی جانتا ہے ف۱۸ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور

اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ

اس کی راہ (میں) کچھ وہ خرچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا ف۱۹ تو جو تم میں ایمان لائے اور

اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿٧﴾ وَ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَ الرَّسُوْلُ

اس کی راہ میں خرچ کیا اُن کے لیے بڑا ثواب ہے اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ یہ رسول

يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ قَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾

تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ ف۲۰ اور بے شک وہ ف۲۱ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے ف۲۲ اگر تمہیں یقین ہو

ف۹ ایام دنیا سے کہ پہلا ان کا یک شنبہ (اتوار) اور پچھلا جمعہ ہے۔ حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ وہ اگر چاہتا تو طرفۃ العین (پلک جھپکنے) میں پیدا کر دیتا لیکن اس کی حکمت اسی کو مقتضی ہوئی کہ چھ کو اصل بنائے اور ان پر مدار رکھے۔ ف۱۰ خواہ وہ دانہ ہو یا قطرہ یا خزانہ ہو یا مُردہ ف۱۱ خواہ وہ نبات ہو یا دھات یا اور کوئی چیز ف۱۲ رحمت و عذاب اور فرشتے اور بارش ف۱۳ اعمال اور دعائیں۔ ف۱۴ اپنے علم و قدرت کے ساتھ عموماً اور فضل و رحمت کے ساتھ خصوصاً ف۱۵ تو تمہیں تمہارے حسب اعمال جزا دے گا۔ ف۱۶ اس طرح کہ رات کو گھٹاتا ہے اور دن کی مقدار بڑھاتا ہے ف۱۷ دن گھٹا کر اور رات کی مقدار بڑھا کر ف۱۸ دل کے عقیدے اور قلبی اسرار سب کو جانتا ہے۔ ف۱۹ جو تم سے پہلے تھے اور تمہارا جانشین کرے گا تمہارے بعد والوں کو معنی یہ ہیں کہ جو مال تمہارے قبضہ میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اس نے تمہیں نفع اٹھانے کے لیے دے دیئے ہیں تم حقیقۃً ان کے مالک نہیں ہو بمنزلہ نائب و وکیل کے ہو انہیں راہِ خدا میں خرچ کرو اور جس طرح نائب اور وکیل کو مالک کے حکم سے خرچ کرنے میں کوئی تأمل نہیں ہوتا تو تمہیں بھی کوئی تأمل و تردد نہ ہو۔ ف۲۰ اور براہین اور حجتیں پیش کرتے ہیں اور کتاب الٰہی

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی
وہی ہے کہ اپنے بندہ پر ف۲۳ روشن آیتیں اُتارتا ہے کہ تمہیں ف۲۴ اندھیریوں سے اُجالے کی طرف

النُّوْرِؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹﴾ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ
لے جائے ف۲۵ اور بےشک اللہ تم پر ضرور مہربان رحم والا اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں

سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ
خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے ف۲۶ تم میں برابر نہیں

مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ
وہ جنھوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا ف۲۷ وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں

الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰیؕ وَ اللّٰهُ بِمَا
جنھوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے ف۲۸ اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا ف۲۹ اور اللہ کو

تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۰﴾ؑ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ ع ۱ ۱۷
تمہارے کاموں کی خبر ہے کون ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرض ف۳۰ تو وہ اس کے لیے

لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾ۚ یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی
دونے کرے اور اس کو عزت کا ثواب ہے جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ف۳۱ دیکھو گے کہ اُن کا نور ف۳۲

نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ
ان کے آگے اور ان کے دہنے دوڑتا ہے ف۳۳ ان سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے

سناتے ہیں تو اب تمہیں کیا عذر ہوسکتا ہے۔ ف۲۱ یعنی اللہ تعالیٰ ف۲۲ جب اس نے تمہیں پشتِ آدم علیہ السلام سے نکالا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ف۲۳ سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر ف۲۴ کفر و شرک کی ف۲۵ یعنی نور ایمان کی طرف۔ ف۲۶ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی مِلک میں رہ جائیں گے اور تمہیں خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا اور اگر تم خدا کی راہ میں خرچ کرو تو ثواب بھی پاؤ۔ ف۲۷ جبکہ مسلمان کم اور کمزور تھے اس وقت جنھوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین ہیں ان کے حق میں نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے تو بھی ان کے ایک مُد کے برابر نہ ہو نہ نصف مُد کے۔ مُد ایک پیمانہ ہے جس سے جَو ناپے جاتے ہیں۔ شانِ نزول: کلبی نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ پہلے وہ شخص ہیں جو اسلام لائے اور پہلے وہ شخص ہیں جس نے راہ خدا میں مال خرچ کیا اور رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی حمایت کی۔ ف۲۸ یعنی پہلے خرچ کرنے والوں سے بھی اور فتح کے بعد خرچ کرنے والوں سے بھی ف۲۹ البتہ درجات میں تفاوت ہے قبل فتح خرچ کرنے والوں کا درجہ اعلیٰ ہے۔ ف۳۰ یعنی خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کرے اس انفاق کو اس مناسبت سے قرض فرمایا گیا ہے کہ اس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ ف۳۱ پل صراط پر ف۳۲ یعنی ان کے ایمان و طاعت کا نور ف۳۳ اور جنت کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ ۚ یَوْمَ یَقُوْلُ
نہریں بہیں تم اُن میں ہمیشہ رہو یہی بڑی کامیابی ہے جس دن منافق

الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ
مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں

قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ
کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو ف۳۴ وہاں نور ڈھونڈو وہ لوٹیں گے جبھی ان کے ف۳۵ درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی ف۳۶ جس میں ایک

بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ ؕ
دروازہ ہے ف۳۷ اس کے اندر کی طرف رحمت ف۳۸ اور اس کے باہر کی طرف عذاب منافق ف۳۹

یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ
مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ف۴۰ وہ کہیں گے کیوں نہیں مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں ف۴۱ اور

تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ
مسلمانوں کی برائی تکتے اور شک رکھتے ف۴۲ اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا ف۴۳ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا ف۴۴ اور تمہیں اللہ کے حکم پر

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ وَّ لَا مِنَ الَّذِیْنَ
اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا ف۴۵ تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے ف۴۶ اور نہ کھلے

كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِیَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ یَاْنِ
کافروں سے تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہ تمہاری رفیق ہے اور کیا ہی بُرا انجام کیا ایمان والوں کو

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ
ابھی وہ وقت نہ آیا کہ اُن کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جو اترا ف۴۷

ف۳۴ جہاں سے آئے تھے یعنی موقف کی طرف جہاں ہمیں نور دیا گیا وہاں نور طلب کرو یا یہ معنی ہیں کہ تم ہمارا نور نہیں پاسکتے نور کی طلب کے لیے پیچھے لوٹ جاؤ پھر وہ نور کی تلاش میں واپس ہوں گے اور کچھ نہ پائیں گے تو دوبارہ مومنین کی طرف پھریں گے۔ ف۳۵ یعنی مومنین اور منافقین کے ف۳۶ بعض مفسرین نے کہا کہ وہی اعراف ہے۔ ف۳۷ اس سے جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔ ف۳۸ یعنی اس دیوار کے اندرونی جانب جنت ف۳۹ اس دیوار کے پیچھے سے ف۴۰ دنیا میں نمازیں پڑھتے روزہ رکھتے ف۴۱ نفاق و کفر اختیار کر کے ف۴۲ دینِ اسلام میں ف۴۳ اور تم باطل امیدوں میں رہے کہ مسلمانوں پر حوادث آئیں گے وہ تباہ ہو جائیں گے ف۴۴ یعنی موت ف۴۵ یعنی شیطان نے دھوکا دیا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حلیم ہے تم پر عذاب نہ کرے گا اور نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ حساب تم اس کے اس فریب میں آگئے۔ ف۴۶ جس کو دے کر تم اپنی جان عذاب سے چھڑا سکو، بعض مفسرین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ آج نہ تم سے ایمان قبول کیا جائے نہ توبہ۔ ف۴۷ شانِ نزول: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس

وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ

اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی ف۴۸ پھر ان پر مدت دراز ہوئی ف۴۹

فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ ﴿١٦﴾ اِعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ

تو ان کے دل سخت ہوگئے ف۵۰ اور ان میں بہت فاسق ہیں ف۵۱ جان لو کہ اللہ زمین کو زندہ

الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّ

کرتا ہے اس کے مرے پیچھے ف۵۲ بےشک ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں کہ تمہیں سمجھ ہو بےشک

الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَأَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ

صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنھوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ف۵۳ ان کے دُونے ہیں

وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ أُولٰٓئِكَ هُمُ

اور ان کے لیے عزت کا ثواب ہے ف۵۴ اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں

الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَ

کامل سچے اور اوروں پر ف۵۵ گواہ اپنے رب کے یہاں ان کے لیے ان کا ثواب ف۵۶ اور اُن کا نور ہے ف۵۷ اور

الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَآ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَحِيمِ ﴿١٩﴾ اِعْلَمُوٓا ع ٢ ٩ ١٨

جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں جان لو

أَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِينَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي

کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ف۵۸ اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد

الْأَمْوٰلِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيجُ

میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ف۵۹ اس مینھ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا ف۶۰

میں ہنس رہے ہیں۔ فرمایا: تم ہنستے ہو ابھی تک تمہارے رب کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازل ہوئی، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اس ہنسی کا کفارہ کیا ہے فرمایا اتنا ہی رونا اور اترنے والے حق سے مراد قرآن مجید ہے۔ ف۴۸ یعنی یہود و نصارٰی کے طریقے اختیار نہ کریں۔ ف۴۹ یعنی وہ زمانہ جو ان کے اور ان کے انبیاء کے درمیان تھا ف۵۰ اور یادِ الٰہی کے لیے نرم نہ ہوئے دنیا کی طرف مائل ہوگئے اور مواعظ سے انہوں نے اعراض کیا ف۵۱ دین سے خارج ہونے والے۔ ف۵۲ مینہ برسا کر سبزہ اُگا کر بعد اس کے کہ خشک ہوگئی تھی ایسے ہی دلوں کو سخت ہوجانے کے بعد نرم کرتا ہے اور انہیں علم و حکمت سے زندگی عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ تمثیل ہے ذکر کے دلوں میں اثر کرنے کی جس طرح بارش سے زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے ایسے ہی ذکر الٰہی سے دل زندہ ہوتے ہیں۔ ف۵۳ یعنی خوش دلی اور نیت صالحہ کے ساتھ مستحقین کو صدقہ دیا اور راہِ خدا میں خرچ کیا ف۵۴ اور وہ جنت ہے۔ ف۵۵ گزری ہوئی امتوں میں سے ف۵۶ جس کا وعدہ کیا گیا ف۵۷ جو حشر میں ان کے ساتھ ہوگا۔ ف۵۸ جس میں وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ ف۵۹ اور ان چیزوں

فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ

کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہوگیا ف۶۱ اور آخرت میں سخت عذاب ہے ف۶۲ اور

مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾

اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا ف۶۳ اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال ف۶۴

سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ

بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ف۶۵ جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور

الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

زمین کا پھیلاؤ ف۶۶ تیار ہوئی ہے ان کے لیے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَاۤ اَصَابَ مِنْ

جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے نہیں پہنچتی کوئی

مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

مصیبت زمین میں ف۶۷ اور نہ تمہاری جانوں میں ف۶۸ مگر وہ ایک کتاب میں ہے ف۶۹ قبل اس کے کہ

نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ۚۖ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا

ہم اُسے پیدا کریں ف۷۰ بے شک یہ ف۷۱ اللہ کو آسان ہے اس لیے کہ غم نہ کھاؤ اس ف۷۲ پر جو ہاتھ سے جائے اور

تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ۙ الَّذِيْنَ

خوش نہ ہو ف۷۳ اس پر جو تم کو دیا ف۷۴ اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترونا (متکبر) بڑائی مارنے والا وہ جو

میں مشغول رہنا اور ان سے دل لگانا دنیا ہے لیکن طاعتیں اور عبادتیں اور جو چیزیں کہ طاعت پر معین ہوں اور وہ اُمورِ آخرت سے ہیں اب اس زندگانی دنیا کی ایک مثال ارشاد فرمائی جاتی ہے ف۶۰ اس کی سبزی جاتی رہی پیلا پڑ گیا، کسی آفت سماوی یا ارضی سے۔ ف۶۱ ریزہ ریزہ یہی حال دنیا کی زندگی کا ہے جس پر طالب دنیا بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے وہ نہایت جلد گزر جاتی ہے۔ ف۶۲ اس کے لیے جو دنیا کا طالب ہو اور زندگی لہو ولعب میں گزارے اور وہ آخرت کی پرواہ نہ کرے ایسا حال کافر کا ہوتا ہے۔ ف۶۳ جس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دی۔ ف۶۴ یہ اس کے لیے ہے جو دنیا ہی کا ہو جائے اور اس پر بھروسہ کرلے اور آخرت کی فکر نہ کرے اور جو شخص دنیا میں آخرت کا طالب ہو اور اسبابِ دنیوی سے بھی آخرت ہی کے لیے علاقہ رکھے تو اس کے لیے دنیا کی کامیابی آخرت کا ذریعہ ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اے گروہ مریدین! دنیا طلب نہ کرو اور اگر طلب کرو تو اس سے محبت نہ کرو توشہ یہاں سے لو آرام گاہ اور ہے۔ ف۶۵ رضائے الٰہی کے طالب بنو، اس کی طاعت اختیار کرو اور اس کی فرمانبرداری بجالا کر جنت کی طرف بڑھو ف۶۶ یعنی جنت کا عرض ایسا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے ورق بنا کر باہم ملا دیئے جائیں تو جتنے وہ ہوں اتنا جنت کا عرض پھر طول کی کیا انتہا۔ ف۶۷ قحط کی، امساک باراں (بارش رکنے) کی، عدم پیداوار کی، پھلوں کی کمی کی، کھیتیوں کے تباہ ہونے کی ف۶۸ امراض کی اور اولاد کے غموں کی ف۶۹ لوح محفوظ میں۔ ف۷۰ یعنی زمین کو یا جانوں کو یا مصیبت کو۔ ف۷۱ یعنی ان امور کا باوجود کثرت کے لوح میں ثبت فرمانا۔ ف۷۲ متاعِ دنیا ف۷۳ یعنی نہ اِتراؤ ف۷۴ دنیا کا مال ومتاع اور یہ سمجھ لو کہ جو اللہ تعالٰی نے

يَّبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ

آپ بخل کریں ف۷۵ اور اوروں سے بخل کو کہیں ف۷۶ اور جو منہ پھیرے ف۷۷ تو بےشک اللّٰہ ہی بےنیاز ہے

الْحَمِيْدُ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ

سب خوبیوں سراہا بےشک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب ف۷۸ اور

الْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ

عدل کی ترازو اُتاری ف۷۹ کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں ف۸۰ اور ہم نے لوہا اُتارا ف۸۱ اس میں سخت

شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَ رُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ

آنچ ف۸۲ اور لوگوں کے فائدے ف۸۳ اور اس لیے کہ اللّٰہ دیکھے اس کو جو بے دیکھے اس کی ف۸۴ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢٥﴾ ع وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ع ٣ ١٩

بےشک اللّٰہ قوت والا غالب ہے ف۸۵ اور بےشک ہم نے ابراہیم اور نوح کو بھیجا اور اُن کی

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٦﴾

اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی ف۸۶ تو ان میں ف۸۷ کوئی راہ پر آیا اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں

مقدر فرمایا ہے ضرور ہونا ہے نہ غم کرنے سے کوئی ضائع شدہ چیز واپس مل سکتی ہے نہ فنا ہونے والی چیز اترانے کے لائق ہے تو چاہئے کہ خوشی کی جگہ شکر اور غم کی جگہ صبر اختیار کرو غم سے مراد یہاں انسان کی وہ حالت ہے جس میں صبر اور رضا بقضائے الٰہی اور امید ثواب باقی نہ رہے اور خوشی سے وہ اِترانا مراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے اور وہ غم و رنج جس میں بندہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اے فرزند آدم! کسی چیز کے فقدان پر کیوں غم کرتا ہے یہ اس کو تیرے پاس واپس نہ لائے گا اور کسی موجود چیز پر کیوں اِتراتا ہے موت اس کو تیرے ہاتھ میں نہ چھوڑے گی۔ ف۷۵ اور راہِ خدا اور امور خیر میں خرچ نہ کریں اور حقوق مالیہ کی ادا سے قاصر رہیں۔ ف۷۶ اس کی تفسیر میں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ یہود کے حال کا بیان ہے اور بُخل سے مراد ان کا سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے ان اوصاف کو چھپانا ہے جو کتب سابقہ میں مذکور تھے۔ ف۷۷ ایمان سے یا مال خرچ کرنے سے یا خدا اور رسول کی فرمانبرداری سے ف۷۸ احکام وشرائع کی بیان کرنے والی ف۷۹ ترازو سے مراد عدل ہے معنی یہ ہیں کہ ہم نے عدل کا حکم دیا اور ایک قول یہ ہے کہ ترازو سے وزن کا آلہ ہی مراد ہے۔ مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے پاس ترازو لائے اور فرمایا کہ اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ اس سے وزن کریں ف۸۰ اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے۔ ف۸۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اتارنا یہاں پیدا کرنے کے معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ ہم نے لوہا پیدا کیا اور لوگوں کے لیے معادن سے نکالا اور انہیں اس کی صنعت کا علم دیا اور یہ بھی مروی ہے: اللّٰہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں لوہا، آگ، پانی، نمک۔ ف۸۲ اور نہایت قوّت کہ اس سے اسلحہ اور آلات جنگ بنائے جاتے ہیں ف۸۳ کہ صنعتوں اور حرفتوں میں وہ بہت کام آتا ہے خلاصہ یہ کہ ہم نے رسولوں کو بھیجا اور ان کے ساتھ ان چیزوں کو نازل فرمایا کہ لوگ حق وعدل کا معاملہ کریں۔ ف۸۴ یعنی اس کے دین کی ف۸۵ اس کو کسی کی مدد درکار نہیں دین کی مدد کرنے کا جو حکم دیا گیا یہ انہی لوگوں کے نفع کے لیے ہے۔ ف۸۶ یعنی توریت وانجیل و زبور اور قرآن ف۸۷ یعنی ان کی ذریت میں جن میں نبی اور کتابیں بھیجیں۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ

پھر ہم نے ان کے پیچھے ف۸۸ اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور اُن کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے

الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَ

انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی ف۸۹ اور

رَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ

راہب بننا ف۹۰ تو یہ بات انھوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انھوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی

فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ

پھر اُسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا ف۹۱ تو ان کے ایمان والوں کو ف۹۲ ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا

ان میں بہتیرے ف۹۳ فاسق ہیں اے ایمان والو ف۹۴ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول ف۹۵

بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ

پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا ف۹۶ اور تمہارے لیے نور کردے گا ف۹۷ جس میں چلو

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا

اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے یہ اس لیے کہ کتاب والے کافر جان جائیں کہ

ف۸۸ یعنی حضرت نوح و ابراہیم علیہما السلام کے بعد تا زمانۂ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یکے بعد دیگرے۔ ف۸۹ کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت و شفقت رکھتے۔ ف۹۰ پہاڑوں اور غاروں اور تنہا مکانوں میں خلوت نشین ہونا اور صومعہ بنانا اور اہلِ دنیا سے مُخالَطَت (میل جول) ترک کرنا اور عبادتوں میں اپنے اوپر زائد مشقتیں بڑھالینا، تارک ہوجانا، نکاح نہ کرنا، نہایت موٹے کپڑے پہننا، ادنیٰ غذا نہایت کم مقدار میں کھانا ف۹۱ بلکہ اس کو ضائع کردیا اور تثلیث والحاد میں مبتلا ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین سے کفر کرکے اپنے بادشاہوں کے دین میں داخل ہوئے اور کچھ لوگ ان میں سے دینِ مسیحی پر قائم اور ثابت بھی رہے اور جب زمانہ پاک حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پایا تو حضور پر بھی ایمان لائے۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا چاہئے ایسی بدعت کو بدعت حسنہ کہتے ہیں البتہ دین میں بری بات نکالنا بدعت سیئہ کہلاتا ہے وہ ممنوع اور ناجائز ہے اور بدعت سیئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے جو خلاف سنت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سنت اٹھ جائے۔ اس سے ہزارہا مسائل کا فیصلہ ہوجاتا ہے جن میں آج کل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امورِ خیر کو بدعت بتا کر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور وہ طاعات و عبادات میں ذوق و شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔ ف۹۲ جو دین پر قائم رہے تھے۔ ف۹۳ جنہوں نے رہبانیت کو ترک کیا اور دینِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منحرف ہوگئے۔ ف۹۴ حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ پر علیہما السلام۔ یہ خطاب اہلِ کتاب کو ہے ان سے فرمایا جاتا ہے ف۹۵ سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ف۹۶ یعنی تمہیں دونا (دوگنا) اجر دے گا کیونکہ تم پہلی کتاب اور پہلے نبی پر بھی ایمان لائے اور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور قرآنِ پاک پر بھی۔ ف۹۷ (پلِ) صراط پر۔

يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ

اللہ کے فضل پر ان کا کچھ قابو نہیں ۹۸ؐ اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۲۹ ع

جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

ع ۴

۹۸ؐ وہ اس میں سے کچھ نہیں پاسکتے نہ دونا اجر نہ نور نہ مغفرت کیونکہ وہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم پر ایمان نہ لائے تو ان کا پہلے انبیاء پر ایمان لانا بھی مفید نہ ہوگا۔ **شانِ نزول:** جب اوپر کی آیت نازل ہوئی اور اس میں مومنین اہل کتاب کو سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے اوپر ایمان لانے پر دونے اجر کا وعدہ دیا گیا تو کفار اہلِ کتاب نے کہا کہ اگر ہم حضور پر ایمان لائیں تو دونا اجر ملے اور اگر نہ لائیں تو ایک اجر جب بھی رہے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس خیال کا ابطال کردیا گیا۔

ایاتہا ۲۲ | ۵۸ سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۵ | رکوعاتہا ۳

سورۂ مجادلہ مدنیہ ہے، اس میں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَ

بےشک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے ف۲ اور اللہ سے شکایت کرتی ہے اور

اللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۱ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ

اللہ تم دونوں کی گفتگو سُن رہا ہے بےشک اللہ سنتا دیکھتا ہے وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو

مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ

اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں ف۳ وہ ان کی مائیں نہیں ف۴ ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں ف۵

وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ

اور وہ بےشک بُری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں ف۶ اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا

ف۱ سورۂ مجادلہ مدنیہ ہے اس میں تین ۳ رکوع، بائیس ۲۲ آیتیں، چار سو تہتر ۴۷۳ کلمے، ایک ہزار سات سو بانوے ۱۷۹۲ حرف ہیں۔ ف۲ وہ خولہ بنتِ ثعلبہ تھیں اَوس بن ثابت کی بی بی۔ شانِ نزول: کسی بات پر اَوس نے ان سے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یہ کہنے کے بعد اوس کو ندامت ہوئی یہ کلمہ زمانۂ جاہلیت میں طلاق تھا اوس نے کہا میرے خیال میں تو مجھ پر حرام ہوگئی خولہ نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعات عرض کئے اور عرض کیا کہ میرا مال ختم ہو چکا ماں باپ گزر گئے عمر زیادہ ہوگئی بچے چھوٹے چھوٹے ہیں ان کے باپ کے پاس چھوڑوں تو ہلاک ہو جائیں اپنے ساتھ رکھوں تو بھوکے مر جائیں کیا صورت ہے کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جدائی نہ ہو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے باب میں میرے پاس کوئی حکم نہیں یعنی ابھی تک ظہار کے متعلق کوئی حکم جدید نازل نہیں ہوا دستورِ قدیم یہی ہے کہ ظہار سے عورت حرام ہو جاتی ہے عورت نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اَوس نے طلاق کا لفظ نہ کہا وہ میرے بچوں کا باپ ہے اور مجھے بہت ہی پیارا ہے اسی طرح وہ بار بار عرض کرتی رہی اور جواب حسبِ خواہش نہ پایا تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگی یا اللہ تعالٰی! میں تجھ سے اپنی محتاجی و بیکسی اور پریشان حالی کی شکایت کرتی ہوں اپنے نبی پر میرے حق میں ایسا حکم نازل فرما جس سے میری مصیبت رفع ہو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا خاموش ہو دیکھ چہرۂ مبارک رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر آثارِ وحی ظاہر ہیں جب وحی پوری ہوگئی تو فرمایا اپنے شوہر کو بلا اَوس حاضر ہوئے تو حضور نے یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ ف۳ یعنی ظِہار کرتے ہیں۔ ظہار اس کو کہتے ہیں کہ اپنی بی بی کو محرماتِ نسبی یا رَضاعی کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دی جائے جس کو دیکھنا حرام ہے مثلاً بی بی سے کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یا بی بی کے ایسے عضو کو جس سے وہ تعبیر کی جاتی ہو یا اس کے جزوِ شائع کو محرمات کے ایسے عضو سے تشبیہ دے جس کا دیکھنا حرام ہے مثلاً یہ کہے کہ تیرا سر یا تیرا نصف بدن میری ماں کی پیٹھ یا اس کے پیٹ یا اس کی ران یا میری بہن یا پھوپھی یا دودھ پلانے والی کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو ایسا کہنا ظِہار کہلاتا ہے۔ ف۴ یہ کہنے سے وہ مائیں نہیں ہوگئیں۔ ف۵ مسئلہ: اور دودھ پلانے والیاں بسبب دودھ پلانے کے ماؤں کے حکم میں ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات بسبب کمالِ حرمت مائیں بلکہ ماؤں سے اعلیٰ ہیں۔ ف۶ جو بی بی کو ماں کہتے ہیں اس کو کسی طرح ماں کے ساتھ تشبیہ دینا ٹھیک نہیں۔

غَفُوْرٌ ﴿۲﴾ وَ الَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا

اور بخشنے والا ہے اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں ف۷ پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے ف۸

فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

تو ان پر لازم ہے ف۹ ایک بردہ (غلام) آزاد کرنا ف۱۰ قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ف۱۱ یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۳﴾ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ

کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو ف۱۲ لگاتار دو مہینے کے روزے ف۱۳ قبل

قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ

اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ف۱۴ پھر جس سے روزے بھی نہ ہوسکیں ف۱۵ تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا ف۱۶ یہ

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو ف۱۷ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ف۱۸ اور کافروں کے لیے دردناک

اَلِيْمٌ ﴿۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ

عذاب ہے بےشک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی ذلیل کیے گئے جیسے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی ف۱۹ اور بےشک ہم نے روشن آیتیں اُتاریں ف۲۰ اور کافروں کے لیے خواری کا

ف۷ یعنی اُن سے ظِہار کریں مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ باندی سے ظِہار نہیں ہوتا اگر اس کو محرمات سے تشبیہ دے تو مظاہر (ظِہار کرنے والا) نہ ہوگا۔ ف۸ یعنی اس ظِہار کو توڑ دینا اور حرمت کو اٹھا دینا۔ ف۹ کفارۂ ظِہار کا لہٰذا ان پر ضروری ہے ف۱۰ خواہ وہ مومن ہو یا کافر صغیر ہو یا کبیر مرد ہو یا عورت البتہ مُدَبَّر اور اُمِّ ولد اور ایسا مکاتب جائز نہیں جس نے بدل کتابت میں سے کچھ ادا کیا ہو۔ ف۱۱ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اس کفارہ کے دینے سے پہلے وطی اور اس کے دواعی (اسباب) حرام ہیں۔ ف۱۲ اس کا کفارہ ف۱۳ متصل اس طرح کہ نہ ان دو مہینوں کے درمیان رمضان آئے نہ ان پانچ دنوں میں سے کوئی دن آئے جن کا روزہ ممنوع ہے اور نہ کسی عذر سے یا بغیر عذر کے درمیان سے کوئی روزہ چھوڑا جائے اگر ایسا ہوا تو از سرِ نو روزے رکھنے پڑیں گے۔ ف۱۴ مسائل: یعنی روزوں سے جو کفارہ دیا جائے اس کا بھی جماع اور دواعی جماع سے مقدم ہونا ضروری ہے اور جب تک وہ روزے پورے ہوں خاوند بیوی میں سے کوئی کسی کو ہاتھ نہ لگائے۔ ف۱۵ یعنی اسے روزے رکھنے کی قوت ہی نہ ہو بڑھاپے یا مرض وغیرہ کے باعث یا روزے تو رکھ سکتا ہو مگر متواتر و متصل نہ رکھ سکتا ہو ف۱۶ یعنی ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا اور یہ اس طرح کہ ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا جو دے اور اگر مسکینوں کو اس کی قیمت دی یا صبح و شام دونوں وقت انہیں پیٹ بھر کر کھلا دیا جب بھی جائز ہے۔ مسئلہ: اس کفارہ میں یہ شرط نہیں کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل ہو حتیٰ کہ اگر کھانا کھلانے کے درمیان میں شوہر اور بی بی میں قربت واقع ہوئی تو نیا کفارہ لازم نہ ہوگا۔ ف۱۷ اور خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور جاہلیت کے طریقے چھوڑو۔ ف۱۸ ان کو توڑنا اور ان سے تجاوز کرنا جائز نہیں۔ ف۱۹ رسولوں کی مخالفت کرنے کے سبب۔ ف۲۰ رسولوں کے صدق پر دلالت کرنے والی۔

مُّهِينٌ ۝٥ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ أَحْصٰهُ

عذاب ہے جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا ف۲۱ پھر انہیں ان کے کوتک (کرتوت) جتادے گا ف۲۲ اللہ نے انہیں گن

ع ۱ اللّٰهُ وَنَسُوهُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝٦ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

رکھا ہے اور وہ بھول گئے ف۲۳ اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ إِلَّا هُوَ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۲۴ جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو ف۲۵ تو چوتھا

رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنٰى مِن ذٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ

وہ موجود ہے ف۲۶ اور پانچ کی ف۲۷ تو چھٹا وہ ف۲۸ اور نہ اس سے کم ف۲۹ اور نہ اس سے زیادہ کی

إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ إِنَّ

مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے ف۳۰ جہاں کہیں ہوں پھر انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا بےشک

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝٧ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ

اللہ سب کچھ جانتا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں بری مشورت (مشاورت) سے منع فرمایا گیا تھا پھر

يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

وہی کرتے ہیں ف۳۱ جس کی ممانعت ہوئی تھی اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے ف۳۲ اور رسول کی نافرمانی کے

الرَّسُولِ ۖ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُولُونَ

مشورے کرتے ہیں ف۳۳ اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے تمہیں مجرا (سلام) کرتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں نہ کہے ف۳۴

ف۲۱ کسی ایک کو باقی نہ چھوڑے گا۔ ف۲۲ رسوا اور شرمندہ کرنے کے لیے۔ ف۲۳ اپنے اعمال جو دنیا میں کرتے تھے۔ ف۲۴ اس سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ ف۲۵ اور اپنے راز آپس میں گوش درگوش کہیں اور اپنی مشاورت پر کسی کو مطلع نہ کریں ف۲۶ یعنی اللہ تعالیٰ انہیں مشاہدہ کرتا ہے ان کے رازوں کو جانتا ہے۔ ف۲۷ سرگوشی ہو ف۲۸ یعنی اللہ تعالیٰ ف۲۹ یعنی پانچ اور تین سے ف۳۰ اپنے علم وقدرت سے ف۳۱ شانِ نزول: یہ آیت یہود اور منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو آپس میں سرگوشیاں کرتے اور مسلمانوں کی طرف دیکھتے جاتے اور آنکھوں سے ان کی طرف اشارے کرتے جاتے تاکہ مسلمان سمجھیں کہ ان کے خلاف کوئی پوشیدہ بات ہے اور اس سے انہیں رنج ہو ان کی اس حرکت سے مسلمانوں کو غم ہوتا تھا اور وہ کہتے تھے کہ شاید ان لوگوں کو ہمارے ان بھائیوں کی نسبت قتل یا ہزیمت (شکست) کی کوئی خبر پہنچی جو جہاد میں گئے ہیں اور یہ اسی کے متعلق باتیں بناتے اور اشارے کرتے ہیں جب یہ حرکات منافقین کی بہت زیادہ ہوئیں اور مسلمانوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں اس کی شکایتیں کیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرگوشی کرنے والوں کو منع فرما دیا لیکن وہ باز نہ آئے اور یہ حرکت کرتے ہی رہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۳۲ گناہ اور حد سے بڑھنا یہ کہ مکاری کے ساتھ سرگوشیاں کرکے مسلمانوں کو رنج وغم میں ڈالتے ہیں۔ ف۳۳ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی یہ کہ باوجود ممانعت کے باز نہیں آتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان میں ایک دوسرے کو رائے دیتے تھے کہ رسول کی نافرمانی کرو۔ ف۳۴ یہود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آتے تو ''اَلسَّامُ عَلَيْكَ'' کہتے سام موت کو کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جواب میں ''عَلَيْكُمْ'' فرما دیتے۔

فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ یَصْلَوْنَهَا ۚ

اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں ہمیں اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے اس کہنے پر وف۳۵ انھیں جہنم بس (کافی) ہے اس میں دھنسیں گے

فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝۸ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا

تو کیا ہی بُرا انجام اے ایمان والو تم جب آپس میں

بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰی ؕ

مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو وف۳۶ اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹ اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ

اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے جاؤ گے وہ مشورت تو شیطان ہی کی طرف سے ہے وف۳۷

لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ

اس لیے کہ ایمان والوں کو رنج دے اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بے حکم خدا اور

عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ

مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے وف۳۸ اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے

تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَ اِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا

مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا وف۳۹ اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو وف۴۰

فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

تو اُٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا وف۴۱ درجے

دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۱۱ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اے ایمان والو جب

وف۳۵ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت نبی ہوتے تو ہماری اس گستاخی پر اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب کرتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وف۳۶ اور جو طریقہ یہود اور منافقین کا ہے اس سے پرہیز کرو وف۳۷ جس میں گناہ اور حد سے بڑھنا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی ہو اور شیطان اپنے دوستوں کو اس پر ابھارتا ہے۔ وف۳۸ کہ اللہ پر بھروسہ کرنے والا ٹوٹے (خسارے) میں نہیں رہتا۔ وف۳۹ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر میں حاضر ہونے والے اصحاب کی عزت کرتے تھے ایک روز چند بدری اصحاب ایسے وقت پہنچے جبکہ مجلس شریف بھر چکی تھی انہوں نے حضور کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا حضور نے جواب دیا پھر انہوں نے حاضرین کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ ان کے لیے مجلس شریف میں جگہ کی جائے مگر کسی نے جگہ نہ دی یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزرا تو حضور نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر ان کے لیے جگہ کی اٹھنے والوں کو اٹھنا شاق ہوا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ وف۴۰ نماز کے یا جہاد کے یا اور کسی نیک کام کے لیے اور اسی میں داخل ہے تعظیمِ ذکرِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھڑا ہونا۔ وف۴۱ اللہ اور اس کے رسول

نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ

تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو ۴۲ یہ تمہارے لیے

لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ

بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تم اس سے ڈرے

اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ

کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو ۴۳ پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے

اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

تم پر رجوع فرمائی ۴۴ تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرماں بردار رہو

وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ ع ۲

اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے کیا تم نے انھیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے جن پر

اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَیَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ

اللہ کا غضب ہے ۴۵ وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے ۴۶ وہ دانستہ جھوٹی قسم

یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ ج اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

کھاتے ہیں ۴۷ بے شک اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بے شک وہ بہت ہی برے

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اطاعت کے باعث ۴۲ کہ اس میں باریابی بارگاہِ رسالت پناہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم اور فقراء کا نفع ہے۔ **شانِ نزول:** سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب اغنیاء نے عرض ومعروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اس حکم پر حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عمل کیا ایک دینار صدقہ کر کے دس مسائل دریافت کئے عرض کیا: یارسول اللہ! وفا کیا ہے؟ فرمایا: توحید اور توحید کی شہادت دینا، عرض کیا: فساد کیا ہے؟ فرمایا: کفر وشرک، عرض کیا: حق کیا ہے؟ فرمایا: اسلام وقرآن اور ولایت جب تجھے ملے، عرض کیا: حیلہ کیا ہے یعنی تدبیر؟ فرمایا: ترکِ حیلہ، عرض کیا: مجھ پر کیا لازم ہے؟ فرمایا: اللہ تعالٰی اور اس کے رسول کی طاعت، عرض کیا: اللہ تعالٰی سے کیسے دعا مانگوں؟ فرمایا: صدق ویقین کے ساتھ، عرض کیا کیا مانگوں؟ فرمایا: عاقبت، عرض کیا: اپنی نجات کے لیے کیا کروں؟ فرمایا: حلال کھا اور سچ بول، عرض کیا: سرور کیا ہے؟ فرمایا: جنت، عرض کیا: راحت کیا ہے؟ فرمایا: اللہ کا دیدار، جب حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان سوالوں سے فارغ ہو گئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور رخصت نازل ہوئی اور سوائے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اور کسی کو اس پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا۔ (مدارک و خازن) حضرت مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا: یہ اس کی اصل ہے جو مزارات اولیاء پر تصدق کے لیے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔ ۴۳ بسبب اپنی غریبی ونا داری کے۔ ۴۴ اور ترک تقدیم صدقہ کا مواخذہ تم پر سے اٹھا لیا اور تم کو اختیار دے دیا ۴۵ جن لوگوں پر اللہ تعالٰی کا غضب ہے ان سے مراد یہود ہیں اور ان سے دوستی کرنے والے منافقین۔ **شانِ نزول:** یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے یہود سے دوستی کی اور ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان سے کہتے۔ ۴۶ یعنی نہ مسلمان نہ یہودی بلکہ منافق ہیں مذبذب۔ ۴۷ **شانِ نزول:** یہ آیت عبد اللہ بن نبتل منافق کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہود کے پاس پہنچاتا ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دولت سرائے اقدس

یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ
کام کرتے ہیں انھوں نے اپنی قسموں کو و۴۸ ڈھال بنالیا ہے و۴۹ تو اللہ کی راہ سے روکا ف۵۰ تو ان کے لیے

عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
خواری کا عذاب ہے و۵۱ ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے انھیں کچھ کام

شَیْـٴًـاؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ
نہ دیں گے و۵۲ وہ دوزخی ہیں اُنھیں اس میں ہمیشہ رہنا جس دن اللہ ان سب کو

جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا یَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَیْءٍؕ
اٹھائے گا تو اُس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسی تمہارے سامنے کھا رہے ہیں و۵۳ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے کچھ کیا و۵۴

اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ
سنتے ہو بےشک وہی جھوٹے ہیں و۵۵ ان پر شیطان غالب آگیا تو اُنھیں اللہ کی یاد

اللّٰهِؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾
بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں سُنتا ہے بےشک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے و۵۶

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ
بےشک وہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں اللہ

اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا
لکھ چکا و۵۷ کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول و۵۸ بےشک اللہ قوت والا عزت والا ہے تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو

یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ
جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی و۵۹ اگرچہ

میں تشریف فرما تھے حضور نے فرمایا اس وقت ایک آدمی آئے گا جس کا دل نہایت سخت اور وہ شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے تھوڑی ہی دیر بعد عبد اللہ بن نبتل آیا اس کی آنکھیں نیلی تھیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو اور تیرے ساتھی کیوں ہمیں گالیاں دیتے ہیں وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ و۴۸ جو جھوٹی ہیں۔ و۴۹ کہ اپنا جان و مال محفوظ رہے۔ ف۵۰ یعنی منافقین نے اپنی اس حیلہ سازی سے لوگوں کو جہاد سے روکا اور بعض مفسرین نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے روکا و۵۱ آخرت میں و۵۲ اور روز قیامت انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچاسکیں گے۔ و۵۳ کہ دنیا میں مؤمن مخلص تھے۔ و۵۴ یعنی وہ اپنی ان جھوٹی قسموں کو کارآمد سمجھتے ہیں۔ و۵۵ اپنی قسموں میں اور ایسے جھوٹے کہ دنیا میں بھی جھوٹ بولتے رہے اور آخرت میں بھی رسول کے سامنے بھی اور خدا کے سامنے بھی۔ و۵۶ کہ جنت کی دائمی نعمتوں سے محروم اور جہنم کے ابدی عذاب میں گرفتار۔ و۵۷ لوح محفوظ میں و۵۸ حجت کے ساتھ یا تلوار کے ساتھ۔ و۵۹ یعنی مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور

كَانُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ اَوۡ اَبۡنَآءَهُمۡ اَوۡ اِخۡوَانَهُمۡ اَوۡ عَشِيۡرَتَهُمۡ ؕ اُولٰٓئِكَ

وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں ف۶۰ یہ ہیں

كَتَبَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡاِيۡمَانَ وَاَيَّدَهُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡهُ ؕ وَيُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ

جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی ف۶۱ اور اُنھیں باغوں میں

تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا

لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی ف۶۲ اور وہ اللہ سے

عَنۡهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزۡبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۲۲﴾ ع ۳ ۹ ۳

راضی ف۶۳ یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے

اٰیاتها ۲۴ ﴿۵۹﴾ سُوۡرَةُ الۡحَشۡرِ مَدَنِيَّةٌ ﴿۱۰۱﴾ رکوعاتها ۳

سورۂ حشر مدنیہ ہے، اس میں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱﴾

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف۲

ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کرے۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدا و رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودت واختلاط جائز نہیں۔ ف۶۰ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے جنگ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے روز بدر اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو مبارزت کے لیے طلب کیا لیکن رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں اس جنگ کی اجازت نہ دی اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمیر کو قتل کیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو روز بدر قتل کیا اور حضرت علی بن ابی طالب وحمزہ وابوعبیدہ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے خدا اور رسول پر ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا کیا پاس۔ ف۶۱ اس روح سے یا اللہ کی مدد مراد ہے یا ایمان یا قرآن یا جبریل یا رحمت الٰہی یا نور۔ ف۶۲ بسبب ان کے ایمان و اخلاص و طاعت کے۔ ف۶۳ اس کے رحم و کرم سے۔ ف۱ سورۂ حشر مدنیہ ہے اس میں تین ۳ رکوع، چوبیس ۲۴ آیتیں، چار سو پینتالیس ۴۴۵ کلمے، ایک ہزار نو سو تیرہ ۱۹۱۳ حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: یہ سورت بنی نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ یہودی تھے جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو انہوں نے حضور سے اس شرط پر صلح کی کہ نہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں نہ آپ سے جنگ کریں جب جنگِ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو بنی نضیر نے کہا یہ وہی نبی ہیں جن کی صفت توریت میں ہے پھر جب احد میں مسلمانوں کو ہزیمت کی صورت پیش آئی تو یہ شک میں پڑے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضور کے نیازمندوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کیا اور جو معاہدہ کیا تھا وہ توڑ دیا اور ان کا ایک سردار کعب بن اشرف یہودی چالیس یہودی سواروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ پہنچا اور کعبہ معظّمہ کے پردے تھام کر قریش کے سرداروں سے رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خلاف معاہدہ کیا اللہ تعالٰی کے علم دینے سے حضور اس حال پر مطلع تھے اور بنی نضیر سے ایک خیانت اور بھی واقع ہو چکی تھی کہ انہوں نے قلعہ کے اوپر سے سیّد عالم صلی اللہ

هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ

وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو وٰ۳ اُن کے گھروں سے نکالا وٰ۴

لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ

اُن کے پہلے حشر کے لیے وٰ۵ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے وٰ۶ اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے

وقف النبی علیہ السلام

حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۗ وَ قَذَفَ فِیْ

اُنھیں اللہ سے بچالیں گے تو اللہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا وٰ۷ اور اس نے ان

قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَ اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۗ

کے دلوں میں رعب ڈالا وٰ۸ کہ اپنے گھر ویران کرتے ہیں اپنے ہاتھوں وٰ۹ اور مسلمانوں کے ہاتھوں وٰ۱۰

فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۲ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ

تو عبرت لو اے نگاہ والو اور اگر نہ ہوتا کہ اللہ نے اُن پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا

لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا ؕ وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

تو دنیا ہی میں ان پر عذاب فرماتا وٰ۱۱ اور ان کے لیے وٰ۱۲ آخرت میں آگ کا عذاب ہے یہ اس لیے کہ وہ

شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۴

اللہ سے اور اس کے رسول سے پھٹے رہے وٰ۱۳ اور جو اللہ اور اس کے رسول سے پھٹا رہے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے

تعالیٰ علیہ وسلم پر بارادۂ فاسد ایک پتھر گرایا تھا اللہ تعالیٰ نے حضور کو خبردار کر دیا اور بفضلہٖ تعالیٰ حضور محفوظ رہے غرض جب یہود بنی نضیر نے خیانت کی اور عہد شکنی کی اور کفارِ قریش سے حضور کے خلاف عہد کیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ انصاری کو حکم دیا اور انہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا پھر حضور مع لشکر کے بنی نضیر کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کر لیا یہ محاصرہ اکیس روز رہا اس درمیان میں منافقین نے یہود سے ہمدردی و موافقت کے بہت معاہدے کئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ناکام کیا یہود کے دلوں میں رعب ڈالا آخرکار انہیں حضور کے حکم سے جلاوطن ہونا پڑا اور وہ شام واَرِیحا وخیبر کی طرف چلے گئے۔ وٰ۳ یعنی یہود بنی نضیر کو وٰ۴ جو مدینہ طیبہ میں تھے۔ وٰ۵ یہ جلاوطنی ان کا پہلا حشر ہے اور دوسرا حشر ان کا یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنے زمانۂ خلافت میں خیبر سے شام کی طرف نکالا یا آخر حشر روزِ قیامت کا حشر ہے کہ آگ سب لوگوں کو سرزمین شام کی طرف لے جائے گی اور وہیں ان پر قیامت قائم ہوگی اس کے بعد اہل اسلام سے خطاب فرمایا جاتا ہے۔ وٰ۶ مدینہ سے کیونکہ وہ صاحبِ قوّت صاحبِ لشکر تھے مضبوط قلعے رکھتے تھے ان کی تعداد کثیر تھی جاگیردار صاحبِ مال۔ وٰ۷ یعنی خطرہ بھی نہ تھا کہ مسلمان ان پر حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ وٰ۸ ان کے سردار کعب بن اشرف کے قتل سے۔ وٰ۹ اور ان کو ڈھاتے ہیں تاکہ جو لکڑی وغیرہ انہیں اچھی معلوم ہو وہ جلاوطن ہوتے وقت اپنے ساتھ لے جائیں۔ وٰ۱۰ کہ ان کے مکانوں کے جو حصے باقی رہ جاتے تھے انہیں مسلمان گرا دیتے تھے تاکہ جنگ کے لیے میدان صاف ہو جائے۔ وٰ۱۱ اور انہیں قتل و قید میں مبتلا کرتا جیسا کہ یہود بنی قریظہ کے ساتھ کیا۔ وٰ۱۲ ہر حال میں خواہ جلاوطن کئے جائیں یا قتل کئے جائیں۔ وٰ۱۳ یعنی برسرِ مخالفت رہے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآىِٕمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ

جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا ف۱۴ اور

لِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٥ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ

اس لیے کہ فاسقوں کو رسوا کرے ف۱۵ اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے ف۱۶ تو تم نے ان پر

عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ

نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ ف۱۷ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے ف۱۸

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٦ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ

اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر

الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ

والوں سے ف۱۹ وہ اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں ف۲۰ اور یتیموں اور مسکینوں اور

السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ

مسافروں کے لیے کہ تمہارے اغنیا کا مال نہ ہوجائے ف۲۱ اور جو کچھ تمہیں رسول

ف۱۴ **شانِ نزول:** جب بنی نضیر اپنے قلعوں میں پناہ گزین ہوئے تو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے درخت کاٹ ڈالنے اور انہیں جلا دینے کا حکم دیا اس پر وہ دشمنانِ خدا بہت گھبرائے اور رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا تمہاری کتاب میں اس کا حکم ہے مسلمان اس باب میں مختلف ہوگئے بعض نے کہا درخت نہ کاٹو یہ غنیمت ہے جو اللہ تعالٰی نے ہمیں عطا فرمائی بعض نے کہا اس سے کفار کو رسوا کرنا اور انہیں غیظ میں ڈالنا منظور ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ مسلمانوں میں جو درخت کاٹنے والے ہیں ان کا عمل بھی درست ہے اور جو کاٹنا نہیں چاہتے وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ درختوں کا کاٹنا اور چھوڑ دینا یہ دونوں اللہ تعالٰی کے اذن و اجازت سے ہیں۔ ف۱۵ یعنی یہود کو ذلیل کرے درخت کاٹنے کی اجازت دے کر۔ ف۱۶ یعنی یہود بنی نضیر سے ف۱۷ یعنی اس کے لیے تمہیں کوئی مشقت اور کوفت اٹھانا نہیں پڑی صرف دو میل کا فاصلہ تھا سب لوگ پیادہ پا چلے گئے صرف رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سوار ہوئے۔ ف۱۸ اپنے دشمنوں میں سے، مراد یہ ہے کہ بنی نضیر سے جو غنیمتیں حاصل ہوئیں ان کے لیے مسلمانوں کو جنگ کرنا نہیں پڑی اللہ تعالٰی نے اپنے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان پر مسلّط کر دیا تو یہ مال حضور کی مرضی پر ہے جہاں چاہیں خرچ کریں رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف تین صاحبِ حاجت لوگوں کو دیا اور وہ ابو دجانہ سماک بن خرشہ اور سہل بن حنیف اور حارث بن صمہ ہیں۔ ف۱۹ پہلی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل ہے اور بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کی اور فرمایا کہ پہلی آیت اموال بنی نضیر کے باب میں نازل ہوئی ان کو اللہ تعالٰی نے اپنے رسول کے لیے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کی غنیمتوں کے باب میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں۔ (مدارک) ف۲۰ رشتہ داروں سے مراد نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اہلِ قرابت ہیں یعنی بنی ہاشم و بنی مطلب۔ ف۲۱ اور غرباء اور فقراء نقصان میں رہیں جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ غنیمت میں سے ایک چہارم تو سردار لے لیتا تھا باقی قوم کے لیے چھوڑ دیتا تھا اس میں سے مالدار لوگ بہت زیادہ لے لیتے تھے اور غریبوں کے لیے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا اسی معمول کے مطابق لوگوں نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور غنیمت میں سے چہارم لیں باقی ہم باہم تقسیم کرلیں گے اللہ تعالٰی نے اس کا رد فرما دیا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیا اور اس کا طریقہ ارشاد فرمایا۔

الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

عطا فرمائیں وہ لو ف۲۲ اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو ف۲۳ بےشک اللہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۘ﴿۷﴾ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ

کا عذاب سخت ہے ف۲۴ ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں

وقف لازم

دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ

اور مالوں سے نکالے گئے ف۲۵ اللہ کا فضل ف۲۶ اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ

کی مدد کرتے ف۲۷ وہی سچے ہیں ف۲۸ اور جنھوں نے پہلے سے ف۲۹ اس شہر ف۳۰

الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ

اور ایمان میں گھر بنالیا ف۳۱ دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کرکے گئے ف۳۲ اور اپنے دلوں میں

صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ

کوئی حاجت نہیں پاتے ف۳۳ اس چیز کی جو دیئے گئے ف۳۴ اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں ف۳۵ اگرچہ انھیں شدید

خَصَاصَةٌ ۫ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ﴿۹﴾ وَ

محتاجی ہو ف۳۶ اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا ف۳۷ تو وہی کامیاب ہیں اور

ف۲۲ غنیمت میں سے کیونکہ وہ تمہارے لیے حلال ہے یا یہ معنی ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمہیں جو حکم دیں اس کا اتباع کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے۔ ف۲۳ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرو اور ان کے تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو۔ ف۲۴ ان پر جو رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نافرمانی کریں اور مالِ غنیمت میں جیسا کہ اوپر ذکر کئے ہوئے لوگوں کا حق ہے ایسا ہی ف۲۵ اور ان کے گھروں اور مالوں پر کفار مکہ نے قبضہ کرلیا۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار استیلاء (قبضہ کرنے) سے اموالِ مسلمین کے مالک ہوجاتے ہیں۔ ف۲۶ یعنی ثوابِ آخرت ف۲۷ اپنے جان و مال سے دین کی حمایت میں ف۲۸ ایمان و اخلاص میں۔ قتادہ نے فرمایا کہ ان مہاجرین نے گھر اور مال اور کنبے اللہ تعالٰی اور رسول کی محبت میں چھوڑے اور اسلام کو قبول کیا اور ان تمام شدتوں اور سختیوں کو گوارا کیا جو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انہیں پیش آئیں ان کی حالتیں یہاں تک پہنچیں کہ بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے اور جاڑوں میں کپڑا نہ ہونے کے باعث گڑھوں اور غاروں میں گزارا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے۔ ف۲۹ یعنی مہاجرین سے پہلے یا ان کی ہجرت سے پہلے بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ف۳۰ مدینہ پاک ف۳۱ یعنی مدینہ پاک کو وطن اور ایمان کو اپنا مستقر بنایا اور اسلام لائے اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری سے دو سال پہلے مسجدیں بنائیں ان کا یہ حال ہے کہ ف۳۲ چنانچہ اپنے گھروں میں انہیں اتارتے ہیں اپنے مالوں میں انہیں نصف کا شریک کرتے ہیں۔ ف۳۳ یعنی ان کے دلوں میں کوئی خواہش وطلب نہیں پیدا ہوتی۔ ف۳۴ مہاجرین، یعنی مہاجرین کو جو اموالِ غنیمت دیئے گئے انصار کے دل میں ان کی کوئی خواہش نہیں پیدا ہوتی رشک تو کیا ہوتا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی برکت نے قلوب ایسے پاک کردیئے کہ انصار مہاجرین کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔ ف۳۵ یعنی مہاجرین کو ف۳۶ شانِ نزول: حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھوکا شخص آیا حضور نے ازواج مطہرات کے حجروں پر معلوم کرایا کیا کھانے کی

الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا

وہ جو اُن کے بعد آئے وف۳۸ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو

الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ وف۳۹

رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ ع

اے رب ہمارے بےشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا وف۴۰ کہ اپنے بھائیوں

لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ

کافر کتابیوں وف۴۱ سے کہتے ہیں کہ اگر تم نکالے گئے وف۴۲ تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکل

مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

جائیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کبھی کسی کی نہ مانیں گے وف۴۳ اور تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ

يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ

گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں وف۴۴ اگر وہ نکالے گئے وف۴۵ تو یہ اُن کے ساتھ نہ نکلیں گے اور ان سے

قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا

لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے وف۴۶ اور اگر ان کی مدد کی بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر وف۴۷

کوئی چیز ہے معلوم ہوا کسی بی بی صاحبہ کے یہاں کچھ بھی نہیں ہے تب حضور نے اصحاب سے فرمایا جو اس شخص کو مہمان بنائے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے حضرت ابوطلحہ انصاری کھڑے ہوگئے اور حضور سے اجازت لے کر مہمان کو اپنے گھر لے گئے گھر جا کر بی بی سے دریافت کیا کچھ ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں صرف بچوں کے لیے تھوڑا سا کھانا رکھا ہے حضرت ابوطلحہ نے فرمایا بچوں کو بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو چراغ درست کرنے اٹھو اور چراغ کو بجھا دو تاکہ وہ اچھی طرح کھا لے یہ اس لیے تجویز کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہلِ خانہ اس کے ساتھ نہیں کھا رہے ہیں کیونکہ اس کو یہ معلوم ہوگا تو وہ اصرار کرے گا اور کھانا کم ہے بھوکا رہ جائے گا اس طرح مہمان کو کھلایا اور آپ ان صاحبوں نے بھوکے رات گزاری جب صبح ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا رات فلاں فلاں لوگوں میں عجیب معاملہ پیش آیا اللہ تعالیٰ ان سے بہت راضی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۷ یعنی جس کے نفس کو لالچ سے پاک کیا گیا ف۳۸ یعنی مہاجرین وانصار کے۔ اس میں قیامت تک پیدا ہونے والے مسلمان داخل ہیں ف۳۹ یعنی اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے۔ مسئلہ: جس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو اور وہ ان کے لیے دعائے رحمت واستغفار نہ کرے وہ مومنین کے اقسام سے خارج ہے کیونکہ یہاں مومنین کی تین قسمیں فرمائی گئیں۔ مہاجرین انصار اور ان کے بعد والے جو ان کے تابع ہوں اور ان کی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کریں تو جو صحابہ سے کدورت رکھے رافضی ہو یا خارجی وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے۔ حضرت امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ صحابہ کے لیے استغفار کریں اور کرتے ہیں یہ کہ گالیاں دیتے ہیں۔ ف۴۰ عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول منافق اور اس کے رفیقوں کو ف۴۱ یعنی یہود بنی قریظہ و بنی نضیر ف۴۲ مدینہ شریف سے ف۴۳ یعنی تمہارے خلاف کسی کا کہنا نہ مانیں گے نہ مسلمانوں کا نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ف۴۴ یعنی یہود سے منافقین کے یہ سب وعدے جھوٹے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ منافقین کے حال کی خبر دیتا ہے۔ ف۴۵ یعنی یہود ف۴۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہود نکالے گئے اور منافقین ان کے ساتھ نہ نکلے اور یہود سے مقاتلہ ہوا اور منافقین نے یہود کی مدد نہ کی۔ ف۴۷ جب یہ مددگار بھاگ

يُنْصَرُوْنَ ۝١٢ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

مدد نہ پائیں گے بے شک وف۴۸ اُن کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے وف۴۹ یہ اس لیے

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝١٣ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ

کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں وف۵۰ یہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں

اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ

یا دُھسوں (دیواروں) کے پیچھے آپس میں ان کی آنچ سخت ہے وف۵۱ تم انھیں ایک جتھا (جماعت) سمجھو گے اور

قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝١٤ ج كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ

ان کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں وف۵۲ ان کی سی کہاوت جو ابھی قریب

قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٥ ج كَمَثَلِ

زمانہ میں ان سے پہلے تھے وف۵۳ اُنھوں نے اپنے کام کا وبال چکھا وف۵۴ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے وف۵۵ شیطان

الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ

کی کہاوت جب اُس نے آدمی سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کرلیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں

اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ

اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب وف۵۶ تو ان دونوں کا وف۵۷ انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہیں

خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝١٧ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ع ٢ ٧ ٥

ہمیشہ اس میں رہیں اور ظالموں کی یہی سزا ہے اے ایمان والو

اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللہ سے ڈرو وف۵۸ اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا وف۵۹ اور اللہ سے ڈرو وف۶۰ بے شک اللہ

نکلیں گے تو منافق وف۴۸ اے مسلمانوں! وف۴۹ کہ تمہارے سامنے تو اظہارِ کفر سے ڈرتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی باتیں جانتا ہے دل میں کفر رکھتے ہیں۔ وف۵۰ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو نہیں جانتے ورنہ جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے ڈرتے۔ وف۵۱ یعنی جب وہ آپس میں لڑیں تو بہت شدّت اور قوّت والے ہیں لیکن مسلمانوں کے مقابل بزدل اور نامرد ثابت ہوں گے۔ وف۵۲ اس کے بعد یہود کی ایک مثل ارشاد فرمائی۔ وف۵۳ یعنی ان کا حال مشرکین مکہ کا سا ہے کہ بدر میں وف۵۴ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے اور کفر کرنے کا کہ ذلّت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کیے گئے۔ وف۵۵ اور منافقین کا یہود بنی نضیر کے ساتھ سلوک ایسا ہے جیسے وف۵۶ ایسے ہی منافقین نے یہود بنی نضیر کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا جنگ پر آمادہ کیا ان سے مدد کے وعدے کیے اور جب ان کے کہے سے وہ اہلِ اسلام سے برسرِ جنگ ہوئے تو منافق بیٹھ رہے ان کا ساتھ نہ دیا۔ وف۵۷ یعنی اس شیطان و انسان کا۔ وف۵۸ اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کرو۔ وف۵۹ یعنی روزِ قیامت کے لیے کیا اعمال کیے۔ وف۶۰ اس کی طاعت و فرمانبرداری میں سرگرم رہو۔

خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ

کو تمہارے کاموں کی خبر ہے　اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے ف٦١ تو اللہ نے اُنھیں بلا میں ڈالا کہ اپنی

اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِيْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ

جانیں یاد نہ رہیں ف٦٢ وہی فاسق ہیں　دوزخ والے ف٦٣ اور جنت والے ف٦٤

الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى

برابر نہیں　جنت والے ہی مراد کو پہنچے　اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر

جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

اُتارتے ف٦٥ تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے ف٦٦ اور یہ مثالیں

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

لوگوں کے لیے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں　وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ

ہر نہاں و عیاں (چھپی وظاہر) کا جاننے والا ف٦٧ وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا　وہی ہے اللہ جس کے سوا

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

کوئی معبود نہیں　بادشاہ ف٦٨ نہایت پاک ف٦٩ سلامتی دینے والا ف٧٠ امان بخشنے والا ف٧١ حفاظت فرمانے والا عزت والا

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ

عظمت والا تکبر والا ف٧٢ اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے　وہی ہے اللہ بنانے والا

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

پیدا کرنے والا ف٧٣ ہر ایک کو صورت دینے والا ف٧٤ اُسی کے ہیں سب اچھے نام ف٧٥ اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں

ف٦١ اس کی طاعت ترک کی ف٦٢ کہ ان کے لیے فائدہ دینے والے اور کام آنے والے عمل کر لیتے ف٦٣ جن کے لیے دائمی عذاب ہے۔ ف٦٤ جن کے لیے عیشِ مُخلَّد وراحتِ سرمد (ہمیشہ کی عیش وعشرت) ہے۔ ف٦٥ اور اس کو انسان کی سی تمیز عطا کرتے ف٦٦ یعنی قرآن کی عظمت وشان ایسی ہے کہ پہاڑ کو اگر ادراک ہوتا تو وہ باوجود اتنا سخت اور مضبوط ہونے کے پاش پاش ہو جاتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے دل کتنے سخت ہیں کہ ایسے باعظمت کلام سے اثر پذیر نہیں ہوتے۔ ف٦٧ موجود کا بھی اور معدوم کا بھی دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی۔ ف٦٨ ملک وحکومت کا حقیقی مالک کہ تمام موجودات اس کے تحتِ مِلک وحکومت ہے اور اس کی مالکیت وسلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں۔ ف٦٩ ہر عیب سے اور تمام برائیوں سے ف٧٠ اپنی مخلوق کو، ف٧١ اپنے عذاب سے اپنے فرمانبردار بندوں کو، ف٧٢ یعنی عظمت اور بڑائی والا اپنی ذات اور تمام صفات میں اور اپنی بڑائی کا اظہار اسی کے شایاں اور لائق ہے کہ اس کا ہر کمال عظیم ہے اور ہر صفت عالی مخلوق میں کسی کو نہیں پہنچتا کہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے۔ بندے کے لیے عجز وانکسار شایاں ہے۔ ف٧٣ نیست سے ہست کرنے والا۔ ف٧٤ جیسی چاہے۔ ف٧٥ ننانوے ٩٩ جو حدیث میں وارد ہیں۔

وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ ع

اور زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے

اٰیاتها ١٣ ٦٠ سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ ٩١ رکوعاتها ٢

سورۂ ممتحنہ مدنیہ ہے، اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ف۲ تم انہیں خبریں

اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ

پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا ف۳ گھر سے جدا کرتے ہیں ف۴

ف۱ سورۂ مُمْتَحِنَہ مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، تیرہ ۱۳ آیتیں، تین سو اڑتالیس ۳۴۸ کلمے، ایک ہزار پانچ سو دس ۱۵۱۰ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی کفار کو۔ **شانِ نزول:** بنی ہاشم کے خاندان کی ایک باندی سارہ مدینہ طیبہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئی جبکہ حضور فتح مکہ کا سامان فرما رہے تھے، حضور نے اس سے فرمایا: کیا تو مسلمان ہو کر آئی؟ اس نے کہا: نہیں، فرمایا: کیا ہجرت کر کے آئی؟ عرض کیا: نہیں، فرمایا: پھر کیوں آئی؟ اس نے کہا: محتاجی سے تنگ ہو کر۔ بنی عبدالمطلب نے اس کی امداد کی کپڑے بنائے سامان دیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے انہوں نے اس کو دس دینار دیئے ایک چادر دی اور ایک خط اہلِ مکہ کے پاس اس کی معرفت بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم پر حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں تم سے اپنے بچاؤ کی جو تدبیر ہو سکے کرو، سارہ یہ خط لے کر روانہ ہو گئی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اس کی خبر دی حضور نے اپنے چند اصحاب کو جن میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا مقام روضہ خاخ پر تمہیں ایک مسافر عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو اہلِ مکہ کے نام لکھا گیا ہے وہ خط اس سے لے لو اور اس کو چھوڑ دو اگر انکار کرے تو اس کی گردن مار دو یہ حضرات روانہ ہوئے اور عورت کو ٹھیک اسی مقام پر پایا جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس سے خط مانگا وہ انکار کر گئی اور قسم کھا گئی صحابہ نے واپسی کا قصد کیا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بقسم فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر خلاف ہو ہی نہیں سکتی اور تلوار کھینچ کر عورت سے فرمایا یا خط نکال یا گردن رکھ جب اس نے دیکھا کہ حضرت بالکل آمادۂ قتل ہیں تو اپنے جُوڑے میں سے خط نکالا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اے حاطب! اس کا کیا باعث؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جب سے اسلام لایا کبھی میں نے کفر نہیں کیا اور جب سے حضور کی نیازمندی میسر آئی کبھی حضور کی خیانت نہ کی اور جب سے اہلِ مکہ کو چھوڑا کبھی ان کی محبت نہ آئی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں قریش میں رہتا تھا اور ان کی قوم سے نہ تھا میرے سوائے اور جو مہاجرین ہیں ان کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو ان کے گھر بار کی نگرانی کرتے ہیں مجھے اپنے گھر والوں کا اندیشہ تھا اس لیے میں نے یہ چاہا کہ میں اہلِ مکہ پر کچھ احسان رکھ دوں تاکہ وہ میرے گھر والوں کو نہ ستائیں اور یہ میں یقین سے جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اہلِ مکہ پر عذاب نازل فرمانے والا ہے میرا خط انہیں بچا نہ سکے گا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا یہ عذر قبول فرمایا اور ان کی تصدیق کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے اس منافق کی گردن مار دوں، حضور نے فرمایا: اے عمر! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ تعالیٰ خبردار ہے جب ہی اس نے اہلِ بدر کے حق میں فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنسو جاری ہو گئے اور یہ آیات نازل ہوئیں۔ ف۳ یعنی اسلام اور قرآن ف۴ یعنی مکہ مکرمہ سے۔

الرَّسُوْلَ وَ اِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا

رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں

فِيْ سَبِيْلِيْ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَ اَنَا اَعْلَمُ

جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیامِ محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں

بِمَاۤ اَخْفَيْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے وہ بے شک سیدھی راہ

السَّبِيْلِ ۝۱ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ يَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ

سے بہکا اگر تمہیں پائیں ف۵ تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ ف۶

اَيْدِيَهُمْ وَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝۲ ؕ لَنْ تَنْفَعَكُمْ

اور اپنی زبانیں ف۷ بُرائی کے ساتھ دراز کریں گے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہوجاؤ ف۸ ہرگز کام نہ آئیں گے

اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۛۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۛۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد ف۹ قیامت کے دن تمہیں ان سے الگ کردے گا ف۱۰ اور اللہ

معانقة ۱۲ السماء الوقف على القيمة ۱۲

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ

تمہارے کام دیکھ رہا ہے بےشک تمہارے لیے اچھی پیروی تھی ف۱۱ ابراہیم اور اس کے ساتھ

مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

والوں میں ف۱۲ جب اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا ف۱۳ بےشک ہم بیزار ہیں تم سے اور اُن سے جنھیں اللہ کے سوا

اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا

پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے ف۱۴ اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کے لیے

حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ

جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں ضرور تیری مغفرت

ف۵ یعنی اگر کفار تم پر موقع پا جائیں ف۶ ضرب و قتل کے ساتھ ف۷ سب و شتم اور ف۸ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور ان سے بھلائی کی امید رکھنا اور ان کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہ چاہئے۔ ف۹ جن کی وجہ سے تم کفار سے دوستی و موالات کرتے ہو ف۱۰ کہ فرمانبردار جنت میں ہوں گے اور کافر نافرمان جہنم میں۔ ف۱۱ حضرت حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ اور دوسرے مومنین کو خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتداء کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملہ میں اہلِ قرابت کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔ ف۱۲ ساتھ والوں سے اہلِ ایمان مراد ہیں۔ ف۱۳ جو مشرک تھی ف۱۴ اور ہم نے تمہارے

لَكَ وَمَآ اَمۡلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَیۡكَ تَوَكَّلۡنَا وَ اِلَیۡكَ

چاہوں گا ف۱۵ اور میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا مالک نہیں ف۱۶ اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف

اَنَبۡنَا وَ اِلَیۡكَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۴﴾ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَ

رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ف۱۷ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال ف۱۸ اور

اغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۵﴾ لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِیۡهِمۡ

ہمیں بخش دے اے ہمارے رب بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے بے شک تمہارے لیے ف۱۹ اُن میں

اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنۡ كَانَ یَرۡجُوا اللّٰهَ وَ الۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّ

اچھی پیروی تھی ف۲۰ اُسے جو اللہ اور پچھلے دن کا اُمیدوار ہو ف۲۱ اور جو منہ پھیرے ف۲۲

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِیُّ الۡحَمِیۡدُ ﴿۶﴾ ع عَسَی اللّٰهُ اَنۡ یَّجۡعَلَ بَیۡنَكُمۡ وَ بَیۡنَ ع

تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا قریب ہے کہ اللہ تم میں اور اُن میں جو ان

الَّذِیۡنَ عَادَیۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ قَدِیۡرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۷﴾

میں سے ف۲۳ تمہارے دشمن ہیں دوستی کر دے ف۲۴ اور اللہ قادر ہے ف۲۵ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

لَا یَنۡهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡكُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ لَمۡ یُخۡرِجُوۡكُمۡ

اللہ تمہیں ان سے ف۲۶ منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے

مِّنۡ دِیَارِكُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡهُمۡ وَ تُقۡسِطُوۡۤا اِلَیۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ

گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بے شک انصاف والے

دین کی مخالفت اختیار کی۔ ف۱۵ یہ قابل اتباع نہیں ہے کیونکہ وہ ایک وعدے کی بناء پر تھا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ظاہر ہو گیا کہ وہ کفر پر مستقل ہے تو آپ نے اس سے بیزاری کی لہٰذا یہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بے ایمان رشتہ دار کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ ف۱۶ اگر تو اس کی نافرمانی کرے اور شرک پر قائم رہے۔ (خازن) ف۱۷ یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور ان مومنین کی دعا ہے جو آپ کے ساتھ تھے اور ماقبل استثناء کے ساتھ متصل ہے لہٰذا مومنین کو اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کرنی چاہئے۔ ف۱۸ انہیں ہم پر غلبہ نہ دے کہ وہ اپنے آپ کو حق پر گمان کرنے لگیں۔ ف۱۹ اے امتِ حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! ف۲۰ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھ والوں میں۔ ف۲۱ اللہ تعالٰی کی رحمت و ثواب اور راحتِ آخرت کا طالب ہو اور عذابِ الٰہی سے ڈرے۔ ف۲۲ ایمان سے اور کفار سے دوستی کرے ف۲۳ یعنی کفار مکہ میں سے ف۲۴ اس طرح کہ انہیں ایمان کی توفیق دے، چنانچہ اللہ تعالٰی نے ایسا کیا اور بعد فتح مکہ ان میں سے کثیر التعداد لوگ ایمان لے آئے اور مومنین کے دوست اور بھائی بن گئے اور باہمی محبتیں بڑھیں۔ **شانِ نزول:** جب اوپر کی آیات نازل ہوئیں تو مومنین نے اپنے اہلِ قرابت کی عداوت میں تشدد کیا ان سے بیزار ہو گئے اور اس معاملہ میں بہت سخت ہو گئے تو اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرما کر انہیں امید دلائی کہ ان کفار کا حال بدلنے والا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۵ دل بدلنے اور حال تبدیل کرنے پر ف۲۶ یعنی ان کافروں سے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر صلح کی

الْمُقْسِطِيْنَ ۝٨ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ

اللہ کو محبوب ہیں اللہ تمہیں انہی سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے یا

اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ مَنْ

تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے پر مدد کی کہ اُن سے دوستی کرو ف۲۷ اور جو

يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٩ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ

ان سے دوستی کرے تو وہی ستمگار ہیں اے ایمان والو جب تمہارے پاس

الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ

مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرلو ف۲۸ اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر

عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ

وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انھیں کافروں کو واپس نہ دو ف۲۹ نہ یہ انھیں حلال ف۳۰

لَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ

نہ وہ انھیں حلال ف۳۱ اور اُن کے کافر شوہروں کو دے دو جو اُن کا خرچ ہوا ف۳۲ اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ

تھی کہ نہ آپ سے قتال کریں گے نہ آپ کے مخالف کو مدد دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے کی اجازت دی۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر نے فرمایا کہ یہ آیت ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں نازل ہوئی ان (حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی والدہ مدینہ طیبہ میں ان کے لیے تحفے لے کر آئی تھیں اور تھیں مشرکہ تو حضرت اسماء نے ان کے ہدایا قبول نہ کئے اور انہیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہ دی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حکم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ انہیں گھر میں بلائیں ان کے ہدایا قبول کریں ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ ف۲۷ یعنی ایسے کافروں سے دوستی ممنوع ہے۔ ف۲۸ کہ ان کی ہجرت خالص دین کے لیے ہے ایسا تو نہیں ہے کہ انہوں نے شوہروں کی عداوت میں گھر چھوڑا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان عورتوں کو قسم دی جائے کہ وہ نہ شوہروں کی عداوت میں نکلی ہیں اور نہ کسی دنیوی وجہ سے انہوں نے صرف اپنے دین و ایمان کے لیے ہجرت کی ہے۔ ف۲۹ مسلمان عورتیں ف۳۰ یعنی کافروں کو ف۳۱ یعنی نہ کافر مرد مسلمان عورتوں کو حلال۔ مسئلہ: عورت مسلمان ہو کر کافر مرد کی زوجیت سے خالی ہوگئی۔ ف۳۲ یعنی جو مَہر انہوں نے ان عورتوں کو دیئے تھے وہ انہیں واپس کردو یہ حکم اہلِ ذمہ کے لیے ہے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی لیکن حربی عورتوں کے مہر واپس کرنا نہ واجب نہ سنت (وَ اِنْ كَانَ الْاَمْرُ بِاِيْتَاۤءِ مَاۤ اَنْفَقُوْا لِلْوُجُوْبِ فَهُوَ مَنْسُوْخٌ وَّ اِنْ كَانَ لِنُدْبٍ كَمَا هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ فَلَا) مسئلہ: اور یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جبکہ عورت کا کافر شوہر اس کو طلب کرے اور اگر نہ طلب کرے تو اس کو کچھ نہ دیا جائے گا۔ مسئلہ: اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا۔ شانِ نزول: یہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی صلح میں یہ شرط تھی کہ مکہ والوں میں سے جو شخص ایمان لا کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اس کو اہلِ مکہ واپس لے سکتے ہیں اس آیت میں یہ بیان فرمادیا گیا کہ یہ شرط صرف مردوں کے لیے ہے عورتوں کی تصریح عہد نامہ میں نہیں نہ عورتیں اس قرارداد میں داخل ہوسکتی ہیں کیونکہ مسلمان عورت کافر کے لیے حلال نہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت حکم اول کی ناسخ ہے یہ اس تقدیر پر ہے کہ عورتیں عہد صلح میں داخل ہوں مگر عورتوں کا اس عہد میں داخل ہونا صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عہد نامہ کے یہ الفاظ مروی ہیں (لَا يَاْتِيْكَ مِنَّا رَجُلٌ وَّ اِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ) یعنی ہم میں سے جو مرد آپ کے پاس پہنچے خواہ وہ آپ کے دین ہی پر ہو آپ اس کو واپس دیں گے۔

تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ
ان سے نکاح کرلو ۳۳ جب ان کے مہر انہیں دو ۳۴ اور کافرنیوں کے نکاح پر جمے نہ رہو ۳۵

وَسْــٴَـلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْــٴَـلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ
اور مانگ لو جو تمہارا خرچ ہوا ۳۶ اور کافر مانگ لیں جو انھوں نے خرچ کیا ۳۷ یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں

بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى
فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کی کچھ عورتیں کافروں کی طرف

الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ
نکل جائیں ۳۸ پھر تم کافروں کو سزا دو ۳۹ تو جن کی عورتیں جاتی رہیں تھیں ۴۰ غنیمت میں سے انھیں اتنا دے دو جو اُن کا خرچ ہوا تھا ۴۱

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ
اور اللہ سے ڈرو جس پر تمہیں ایمان ہے اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان

الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْــًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا
عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا شریک کچھ نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ

يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ
بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی ۴۲ اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں

ف۳۳ یعنی مہاجرہ عورتوں سے اگرچہ دارالحرب میں ان کے شوہر ہوں کیونکہ اسلام لانے سے وہ ان شوہروں پر حرام ہوگئیں اور ان کی زوجیت میں نہ رہیں۔ مسئلہ: وَاحْتَجَّ بِهٖ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَلٰى اَنْ لَّاعِدَّةَ عَلَى الْمُهَاجِرَةِ فَيَجُوْزُلَهَا التَّزَوُّجُ مِنْ غَيْرِ عِدَّةٍ خِلَافًا لَّهُمَا۔ ف۳۴ مہر دینے سے مراد اس کو اپنے ذمہ لازم کرلینا ہے اگرچہ بالفعل نہ دیا جائے۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ان عورتوں سے نکاح کرنے پر نیا مَہر واجب ہوگا ان کے شوہروں کو جو ادا کردیا گیا وہ اس میں مجرا و محسوب (شمار) نہ ہوگا۔ ف۳۵ یعنی جو عورتیں دارالحرب میں رہ گئیں یا مرتدہ ہو کر دارالحرب میں چلی گئیں ان سے زوجیت کا عَلاقہ (تعلق) نہ رکھو، چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اصحابِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کافرہ عورتوں کو طلاق دے دی جو مکہ مکرمہ میں تھیں۔ مسئلہ: اگر مسلمان کی عورت (معاذاللہ) مرتد ہوجائے تو اس کے قیدِ نکاح سے باہر نہ ہوگی (عَلَيْهِ الْفَتْوٰى زَجْرًا وَّ تَيَسُّرًا) ف۳۶ یعنی ان عورتوں کو تم نے جو مہر دیئے تھے وہ ان کافروں سے وصول کرلو جنھوں نے ان سے نکاح کیا۔ ف۳۷ اپنی عورتوں پر جو ہجرت کر کے دارالاسلام میں چلی آئیں ان کے مسلمان شوہروں سے جنھوں نے ان سے نکاح کیا۔ ف۳۸ شانِ نزول: اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسلمانوں نے تو مہاجرہ عورتوں کے مہر ان کے کافر شوہروں کو ادا کردیئے اور کافروں نے مرتدات کے مہر مسلمانوں کو ادا کرنے سے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۹ جہاد میں اور ان سے غنیمت پاؤ۔ ف۴۰ یعنی مرتدہ ہو کر دارالحرب میں چلی گئیں تھیں۔ ف۴۱ ان عورتوں کے مہر دینے میں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مومنین مہاجرین کی عورتوں میں سے چھ عورتیں ایسی تھیں جنھوں نے دارالحرب کو اختیار کیا اور مشرکین کے ساتھ لاحق ہوئیں اور مرتد ہوگئیں رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے شوہروں کو مالِ غنیمت سے ان کے مہر عطا فرمائے۔ فائدہ: ان آیتوں میں مہاجرات کے امتحان اور کفار نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ بعد ہجرت انہیں دینا اور مسلمانوں نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ ان کے مرتد ہو کر کافروں سے مل جانے کے بعد ان سے مانگنا اور جن کی بیبیاں مرتد ہو کر چلی گئی ہوں انہوں نے جو ان پر خرچ کیا تھا وہ انہیں مالِ غنیمت میں سے دینا

اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ

اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں ف۴۳ اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی ف۴۴ تو اُن سے بیعت لو اور اللہ سے

لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

اُن کی مغفرت چاہو ف۴۵ بےشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ان لوگوں

تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا

سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے ف۴۶ وہ آخرت سے آس توڑ بیٹھے ہیں ف۴۷ جیسے

يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے ف۴۸

ع ۲ / ۸

یہ تمام احکام منسوخ ہو گئے آیت سیف یا آیت غنیمت یا سنت سے کیونکہ یہ احکام جبھی تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے۔ ف۴۲ جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ لڑکیوں کو بخیالِ عار و باندیشہ ناداری زندہ دفن کر دیتے تھے اس سے اور ہر قتل ناحق سے باز رہنا اس عہد میں شامل ہے۔ ف۴۳ یعنی پرایا بچہ لے کر شوہر کو دھوکا دیں اور اس کو اپنے پیٹ سے جنا ہوا بتائیں جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا۔ ف۴۴ نیک بات اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری ہے۔ ف۴۵ مروی ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم روزِ فتح مکہ مردوں کی بیعت لے کر فارغ ہوئے تو کوہ صفا پر عورتوں سے بیعت لینا شروع کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نیچے کھڑے ہوئے حضور کا کلام مبارک عورتوں کو سناتے جاتے تھے ہند بنت عتبہ ابوسفیان کی بیوی خوفزدہ برقع پہن کر اس طرح حاضر ہوئی کہ پہچانی نہ جائے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو ہند نے سر اٹھا کر کہا کہ آپ ہم سے وہ عہد لیتے ہیں جو ہم نے آپ کو مردوں سے لیتے نہیں دیکھا اور اس روز مردوں سے صرف اسلام و جہاد پر بیعت لی گئی تھی پھر حضور نے فرمایا: اور چوری نہ کریں گی تو ہند نے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں اور میں نے ان کا مال ضرور لیا ہے میں نہیں سمجھی مجھے حلال ہوا یا نہیں ابوسفیان حاضر تھے انہوں نے کہا جو تو نے پہلے لیا اور جو آئندہ لے سب حلال اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا: تو ہند بنت عتبہ ہے، عرض کیا: جی ہاں جو کچھ مجھ سے قصور ہوئے ہیں معاف فرمائیے پھر حضور نے فرمایا: اور نہ بدکاری کریں گی تو ہند نے کہا کیا کوئی آزاد عورت بدکاری کرتی ہے پھر فرمایا: نہ اپنی اولاد کو قتل کریں۔ ہند نے کہا: ہم نے چھوٹے چھوٹے پالے جب بڑے ہو گئے تم نے انہیں قتل کر دیا تم جانو اور وہ جانیں اس کا لڑکا حنظلہ بن ابی سفیان بدر میں قتل کر دیا گیا تھا ہند کی یہ گفتگو سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بہت ہنسی آئی پھر حضور نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان نہ گھڑیں گی ہند نے کہا بخدا بہتان بہت بری چیز ہے اور حضور ہم کو نیک باتوں اور برتر خصلتوں کا حکم دیتے ہیں پھر حضور نے فرمایا کہ کسی نیک بات میں رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں گی اس پر ہند نے کہا کہ اس مجلس میں ہم اس لیے حاضر ہی نہیں ہوئے کہ اپنے دل میں آپ کی نافرمانی کا خیال آنے دیں عورتوں نے ان تمام امور کا اقرار کیا اور چار سو ستاون عورتوں نے بیعت کی اس بیعت میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مصافحہ نہ فرمایا اور عورتوں کو دست مبارک چھونے نہ دیا بیعت کی کیفیت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک قدح پانی میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ڈالا پھر اسی میں عورتوں نے اپنے ہاتھ ڈالے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیعت کپڑے کے واسطے سے لی گئی اور بعید نہیں ہے کہ دونوں صورتیں عمل میں آئی ہوں۔ مسائل: بیعت کے وقت مقراض کا استعمال مشائخ کا طریقہ ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سنت ہے۔ خلافت کے ساتھ ٹوپی دینا مشائخ کا معمول ہے اور کہا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے منقول ہے۔ عورتوں کی بیعت میں اجنبیہ کا ہاتھ چھونا حرام ہے۔ یا بیعت زبان سے ہو یا کپڑے وغیرہ کے واسطہ سے۔ ف۴۶ ان لوگوں سے مراد یہود ہیں۔ ف۴۷ کیونکہ انہیں کتب سابقہ سے معلوم ہو چکا تھا اور وہ بیقین جانتے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ تعالٰی کے رسول ہیں اور یہود نے اس کی تکذیب کی ہے اس لیے انہیں اپنی مغفرت کی امید نہیں۔ ف۴۸ پھر دنیا میں واپس آنے کی یا یہ معنی ہیں کہ یہود ثوابِ آخرت سے ایسے ناامید ہوئے جیسا کہ مرے ہوئے کافر اپنی قبروں میں اپنے حال کو جان کر ثوابِ آخرت سے بالکل مایوس ہیں۔

اٰيَاتُهَا ١٤ | ٦١ سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ ١٠٩ | رُكُوْعَاتُهَا ٢

سورۂ صف مدنیہ ہے، اس میں چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ② كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ

اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے ف۲ کتنی سخت ناپسند ہے

اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ

اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو بےشک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں

فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

لڑتے ہیں پرا (صف) باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا (سیسہ) پلائی ف۳ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا

يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا

اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو ف۴ حالانکہ تم جانتے ہو ف۵ کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں ف۶ پھر جب

زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤ وَاِذْ

وہ ف۷ ٹیڑھے ہوئے اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے ف۸ اور فاسق لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا ف۹ اور یاد کرو جب

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ

عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں

ف۱ سورۂ صف مکیہ ہے اور بقول حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و جمہور مفسرین مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، چودہ ۱۴ آیتیں، دوسو اکیس ۲۲۱ کلمے، اور نو سو ۹۰۰ حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: صحابہ کرام کی ایک جماعت گفتگوئیں کر رہی تھی یہ وہ وقت تھا جب تک کہ حکم جہاد نازل نہیں ہوا تھا اس جماعت میں یہ تذکرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کیا عمل پیارا ہے ہمیں معلوم ہوتا تو ہم وہی کرتے چاہے اس میں ہمارے مال اور ہماری جانیں کام آجاتیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس آیت کے شانِ نزول میں اور بھی کئی قول ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو مسلمانوں سے مدد کا جھوٹا وعدہ کرتے تھے۔ ف۳ ایک سے دوسرا ملا ہوا ہر ایک اپنی اپنی جگہ جما ہوا دشمن کے مقابل سب کے سب مثل شے واحد کے۔ ف۴ آیات کا انکار کر کے اور میرے اوپر جھوٹی تہمتیں لگا کر ف۵ یقین کے ساتھ ف۶ اور رسول واجب التعظیم ہوتے ہیں ان کی توقیر اور ان کا احترام لازم ہے انہیں ایذا دینا سخت حرام اور انتہا درجہ کی بدنصیبی ہے۔ ف۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دے کر راہِ حق سے منحرف اور ف۸ انہیں اتباعِ حق کی توفیق سے محروم کر کے۔ ف۹ جو اس کے علم میں نافرمان ہیں۔

مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ
اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا ف۱۰ اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف
بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ
لائیں گے اُن کا نام احمد ہے ف۱۱ پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا
مُّبِیْنٌ ۝۶ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُوَ یُدْعٰۤى اِلَى
جادو ہے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۲ حالانکہ اسے اسلام کی طرف
الْاِسْلَامِؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۷ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـٴُـوْا
بلایا جاتا ہو ف۱۳ اور ظالم لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور ف۱۴
نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸ هُوَ
اپنے مونھوں سے بجھادیں ف۱۵ اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے بُرا مانیں کافر وہی ہے
الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ
جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب
كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى ع ۹ ۹
کرے ف۱۶ پڑے بُرا مانیں مشرک اے ایمان والو ف۱۷ کیا میں بتادوں وہ سوداگری

اس آیت میں تنبیہ ہے کہ رسولوں کو ایذا دینا شدید ترین جرم ہے اور اس کے وبال سے دل ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور آدمی ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔ ف۱۰ اور توریت و دیگر کتبِ الٰہیہ کا اقرار و اعتراف کرتا ہوا اور تمام پہلے انبیاء کو مانتا ہوا۔ ف۱۱ حدیث: رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حکم سے اصحابِ کرام نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ تعالٰی کے رسول ہیں اور وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسٰی علیہ السلام نے بشارت دی اگر امور سلطنت کی پابندیاں نہ ہوتیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کفش برداری (نعلین شریفین اٹھانے) کی خدمت بجا لاتا۔ (ابوداود) حضرت عبداللہ بن سلام سے مروی ہے توریت میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صفت مذکور ہے اور یہ بھی کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام آپ کے پاس مدفون ہوں گے۔ ابوداؤد مدنی نے کہا کہ روضۂ اقدس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ (ترمذی) حضرت کعب احبار سے مروی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے عرض کیا: یا روح اللہ! کیا ہمارے بعد اور کوئی امت بھی ہے؟ فرمایا: ہاں احمد مجتبٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی امت وہ لوگ حکماء، علماء، ابرار و اتقیاء ہیں اور فقہ میں نائب انبیاء ہیں اللہ تعالٰی سے تھوڑے رزق پر راضی اور اللہ تعالٰی ان سے تھوڑے عمل پر راضی۔ ف۱۲ اس کی طرف شریک اور ولد کی نسبت کر کے اور اس کی آیات کو جادو بتا کر۔ ف۱۳ جس میں سعادت دارین ہے۔ ف۱۴ یعنی دین برحق اسلام ف۱۵ قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت بتا کر۔ ف۱۶ چنانچہ ہر ایک دین بعنایتِ الٰہی اسلام سے مغلوب ہو گیا۔ مجاہد سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسٰی علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو روئے زمین پر سوائے اسلام کے اور کوئی دین نہ ہوگا۔ ف۱۷ شانِ نزول: مومنین نے کہا تھا کہ اگر ہم جانتے کہ اللہ تعالٰی کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم وہی کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت میں اس عمل کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح ان اعمال سے بہترین نفع رضائے الٰہی اور جنت و نجات حاصل ہوتی ہے۔

تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ
جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے وف۱۸ ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور
تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے وف۱۹ اگر
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تم جانو وف۲۰ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی
الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ
کامیابی ہے اور ایک نعمت تمہیں اور دے گا وف۲۱ جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح وف۲۲ اور اے محبوب
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ
مسلمانوں کو خوشی سنا دو وف۲۳ اے ایمان والو دین خدا کے مددگار ہو جیسے وف۲۴
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ
عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہوکر میری مدد کریں حواری
الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ
بولے وف۲۵ ہم دین خدا کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا وف۲۶ اور
كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۱۰
ایک گروہ نے کفر کیا وف۲۷ تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو غالب ہو گئے وف۲۸

وف۱۸ اب وہ تجارت بتائی جاتی ہے۔ وف۱۹ جان اور مال اور ہر ایک چیز سے وف۲۰ اور ایسا کرو تو وف۲۱ اس کے علاوہ جلد ملنے والی وف۲۲ اس فتح سے یا فتح مکہ مراد ہے یا بلاد فارس وروم کی فتح۔ وف۲۳ دنیا میں فتح کی اور آخرت میں جنت کی۔ وف۲۴ حواریوں نے دین الٰہی کی مدد کی تھی جب کہ وف۲۵ حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلصین کو کہتے ہیں یہ بارہ حضرات تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اول ایمان لائے، انہوں نے عرض کیا: وف۲۶ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وف۲۷ ان دونوں میں قتال ہوا وف۲۸ ایمان والے۔ اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھا لیے گئے تو ان کی قوم تین فرقوں میں منقسم ہوگئی ایک فرقے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہا کہ وہ اللہ تھا آسمان پر چلا گیا دوسرے فرقہ نے کہا وہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا تھا اس نے اپنے پاس بلا لیا تیسرے فرقہ نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول تھے اس نے اٹھا لیا یہ تیسرے فرقے والے مومن تھے ان کی ان دونوں فرقوں سے جنگ رہی اور کافر گروہ ان پر غالب رہے یہاں تک کہ سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ظہور فرمایا اس وقت ایماندار گروہ ان کافروں پر غالب ہوا اس تقدیر پر مطلب یہ ہے کہ

اٰیاتھا ١١ ٦٢ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ ١١٠ رکوعاتھا ٢

سورۂ جمعہ مدنیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ف٢ بادشاہ کمال پاکی والا عزت والا

الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

حکمت والا وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ف٣ کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ

ہیں ف٤ اور انھیں پاک کرتے ہیں ف٥ اور انھیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں ف٦ اور بے شک وہ اس سے پہلے ف٧

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

ضرور کھلی گمراہی میں تھے ف٨ اور ان میں سے ف٩ اوروں کو ف١٠ پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے ف١١ اور وہی عزت و

الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی ہم نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے سے مدد فرمائی۔ ف١ سورۂ جمعہ مدنیہ ہے اس میں دو ٢ رکوع، گیارہ ١١ آیتیں، ایک سو اسی ١٨٠ کلمے، سات سو بیس ٧٢٠ حرف ہیں۔ ف٢ تسبیح تین طرح کی ہے ایک تسبیح خلقت کہ ہر شے کی ذات اور اس کی پیدائش حضرت خالق قدیر جل جلالہٗ کی قدرت و حکمت اور اسکی وحدانیت اور تنزیہ پر دلالت کرتی ہے دوسری تسبیح معرفت کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے مخلوق میں اپنی معرفت پیدا کرے تیسری تسبیح ضروری وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک جوہر پر اپنی تسبیح جاری فرماتا ہے یہ تسبیح معرفت پر مرتب نہیں۔ ف٣ جس کے نسب و شرافت کو وہ اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں ان کا نام پاک محمد مصطفےٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت نبی اُمّی ہے اس کی بہت وجوہ ہیں: ایک ان میں سے یہ ہے کہ آپ امت امیہ کی طرف مبعوث ہوئے۔ کتاب شعیاء میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اُمیوں میں ایک اُمی بھیجوں گا اور اس پر نبوت ختم کردوں گا اور ایک وجہ یہ ہے کہ آپ کی بعثت امّ القریٰ یعنی مکہ مکرمہ میں ہوئی اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے اور کتاب سے کچھ پڑھتے نہ تھے اور یہ آپ کی فضیلت تھی کہ غایتِ حضورِ علم سے اس کی حاجت نہ تھی خط ایک صنعتِ ذہنیہ ہے جو آلۂ جسمانیہ سے صادر ہوتی ہے تو جو ذات ایسی ہو کہ قلم اعلیٰ اس کے زیر فرمان ہو اس کو اس کتابت کی کیا حاجت پھر حضور کا کتابت نہ فرمانا اور کتابت کا ماہر ہونا ایک معجزۂ عظیمہ ہے کاتبوں کو علمِ خط اور رسمِ کتابت کی تعلیم فرماتے اور اہلِ حرفت (اہلِ فن) کو حرفتوں (فنون) کی تعلیم دیتے اور ہر کمال دنیوی و اُخروی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام خلق سے اَعْلَمْ کیا۔ ف٤ یعنی قرآن پاک سناتے ہیں ف٥ عقائدِ باطلہ و اخلاقِ رذیلہ و خبائث جاہلیت و قبائح اعمال سے ف٦ کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے سنت و فقہ ہے یا احکامِ شریعت اور اسرارِ طریقت۔ ف٧ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل ف٨ کہ شرک و عقائدِ باطلہ و خبائث اعمال میں گرفتار تھے انہیں مرشدِ کامل کی شدید حاجت تھی۔ ف٩ یعنی اُمیوں میں سے ف١٠ اوروں سے مراد یا تو عجم ہیں یا وہ تمام لوگ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک

الْعَظِيْمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ

فضل والا ہے ف۱۲ ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی ف۱۳ پھر انھوں نے اس کی حکم برداری نہ کی ف۱۴ گدھے کی

الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ

مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اُٹھائے ف۱۵ کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتیں

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا

جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا تم فرماؤ اے یہودیو!

اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ

اگر تمھیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو اور لوگ نہیں ف۱۶ تو مرنے کی آرزو کرو ف۱۷ اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

تم سچے ہو ف۱۸ اور وہ کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان کوتکوں (اعمال) کے سبب جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں ف۱۹ اور اللہ

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِىْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ

ظالموں کو جانتا ہے تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور

مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

تمھیں ملنی ہے ف۲۰ پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمھیں بتادے گا جو کچھ

تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ ع ۸ / ۱۱

تم نے کیا تھا اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو

الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

جمعہ کے دن ف۲۱ تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو ف۲۲ اور خرید و فروخت چھوڑ دو ف۲۳ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم

اسلام میں داخل ہوں ان کو ف۱۱ ان کا زمانہ نہ پایا ان کے بعد آئے یا فضل و شرف میں ان کے درجہ کو نہ پہنچے کیونکہ صحابہ کے بعد کے لوگ خواہ غوث و قطب ہو جائیں مگر فضیلت صحابیت نہیں پا سکتے۔ ف۱۲ اپنے خلق پر، اس نے ان کی ہدایت کے لیے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ ف۱۳ اور اس کے احکام کا اتباع ان پر لازم کیا گیا تھا وہ لوگ یہود ہیں۔ ف۱۴ اور اس پر عمل نہ کیا اور اس میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھنے کے باوجود حضور پر ایمان نہ لائے۔ ف۱۵ اور بوجھ کے سوا ان سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو یہی حال ان یہود کا ہے جو توریت اٹھائے پھرتے ہیں اس کے الفاظ رٹتے ہیں اور اس سے نفع نہیں اٹھاتے اس کے مطابق عمل نہیں کرتے اور یہی مثال ان لوگوں پر صادق آتی ہے جو قرآن کریم کے معانی کو نہ سمجھیں اور اس پر عمل نہ کریں اور اس سے اعراض کریں۔ ف۱۶ جیسا کہ تم کہتے ہو کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ ف۱۷ کہ موت تمہیں اس تک پہنچائے۔ ف۱۸ اپنے اس دعوے میں ف۱۹ یعنی اس کفر و تکذیب کے باعث جو ان سے صادر ہوئی ہے۔ ف۲۰ کسی طرح اس سے بچ نہیں سکتے۔ ف۲۱ روزِ جمعہ

تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا

جانو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا رَاَوْا

فضل تلاش کرو وا۲۴ اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور جب انھوں نے

تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآىٕمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ

کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے وا۲۵ اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے وا۲۶ تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے وا۲۷

ع ۲ ۱۲ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۱۱﴾ ع

کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا

آیاتها ۱۱ ۶۳ سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِیَّةٌ ۱۰۴ رکوعاتها ۲

سورۂ منافقون مدنیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

اس دن کا نام عربی زبان میں عَرُوبَہ تھا جمعہ اس کو اس لیے کہا جاتا ہے کہ نماز کے لیے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے وجہ تسمیہ میں اور بھی اقوال ہیں سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ کعب بن لوی ہیں پہلا جمعہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ پڑھا اصحابِ سیر کا بیان ہے کہ حضور علیہ السلام جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بارہویں ربیع الاول روزِ دوشنبہ (پیر) کو چاشت کے وقت مقامِ قباء میں اقامت فرمائی دوشنبہ، سہ شنبہ (منگل)، چہار شنبہ (بدھ)، پنجشنبہ (جمعرات) یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی روز جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا بنی سالم ابن عوف کے بطن وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وہاں جمعہ پڑھایا اور خطبہ فرمایا جمعہ کا دن سید الایام ہے جو مومن اس روز مرے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالٰی اس کو شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اذان سے مراد اذانِ اول ہے نہ اذان ثانی جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے اگرچہ اذان اوّل زمانہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ میں اضافہ کی گئی مگر وجوب سعی اور ترک بیع وشراء اسی سے متعلق ہے۔ (کذا فی الدر المختار) وا۲۲ دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کے لیے تیاری شروع کرو اور "ذِكْرُ اللّٰهِ" سے جمہور کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔ وا۲۳ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید وفروخت حرام ہو جاتی ہے اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکرِ الٰہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے نماز جمعہ کی فرضیت اور بیع وغیرہ مشاغل دنیویہ کی حرمت اور سعی یعنی اہتمام نماز کا وجوب ثابت ہوا اور خطبہ بھی ثابت ہوا۔ مسئلہ: جمعہ مسلمان مرد مکلّف آزاد وتندرست مقیم پر شہر میں واجب ہوتا ہے نابینا اور لنگڑے پر واجب نہیں ہوتا صحت جمعہ کے لیے سات شرطیں ہیں (۱) شہر، جہاں فیصلہ مقدمات کا اختیار رکھنے والا کوئی حاکم موجود ہو یا فناءِ شہر جو شہر سے متصل ہو اور اہلِ شہر اس کو اپنے حوائج کے کام میں لاتے ہوں۔ (۲) حاکم (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ وقت کے اندر (۵) خطبہ کا قبل نماز ہونا اتنی جماعت میں جو جمعہ کے لیے ضروری ہے (۶) جماعت اور اس کی اَقل مقدار تین مرد ہیں سوائے امام کے (۷) اذنِ عام کہ نمازیوں کو مقام نماز میں آنے سے روکا نہ جائے۔ وا۲۴ یعنی اب تمہارے لیے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طلب علم یا عیادتِ مریض یا شرکتِ جنازہ یا زیارتِ علماء اور اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو۔ وا۲۵ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں روزِ جمعہ خطبہ فرما رہے تھے اس حال میں تاجروں کا ایک قافلہ آیا اور حسبِ دستور اعلان کے لیے طبل بجایا گیا زمانہ بہت تنگی اور گرانی (مہنگائی) کا تھا لوگ بایں خیال اس کی طرف چلے گئے کہ ایسا نہ ہو کہ دیر کرنے سے اجناس ختم ہو جائیں اور ہم نہ پاسکیں اور مسجد شریف میں صرف بارہ آدمی رہ گئے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ وا۲۶ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہئے۔ وا۲۷ یعنی نماز کا اجر وثواب اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہنے کی برکت وسعادت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وقف لازم

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں ف۲ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بے شک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے

اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْۤا

کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں ف۳ انھوں نے اپنی

اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

قسموں کو ڈھال ٹھہرا لیا ف۴ تو اللہ کی راہ سے روکا ف۵ بے شک وہ بہت ہی بُرے کام

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا

کرتے ہیں ف۶ یہ اس لیے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو اُن کے دلوں پر مہر کردی گئی تو اب

يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ

وہ کچھ نہیں سمجھتے اور جب تو انھیں دیکھے ف۷ ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر بات کریں تو تو اُن کی بات

لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ

غور سے سنے ف۸ گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ف۹ ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں ف۱۰

هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾ وَ اِذَا قِيْلَ

وہ دشمن ہیں ف۱۱ تو ان سے بچتے رہو ف۱۲ اللہ اُنھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۳ اور جب ان سے

ف۱ سورۂ منافقون مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، گیارہ ۱۱ آیتیں، ایک سو اسی ۱۸۰ کلمے، اور نو سو چھہتر ۹۷۶ حرف ہیں۔ ف۲ تو اپنے ضمیر کے خلاف ف۳ ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں جو کہتے ہیں اس کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں۔ ف۴ کہ ان کے ذریعہ سے قتل وقید سے محفوظ رہیں۔ ف۵ لوگوں کو یعنی جہاد سے یا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لانے سے طرح طرح کے وسوسے اور شبہے ڈال کر۔ ف۶ کہ بمقابلہ ایمان کے کفر اختیار کرتے ہیں۔ ف۷ یعنی منافقین کو مثل عبد اللّٰہ بن اُبَیّ ابنِ سلول وغیرہ کے ف۸ ابن اُبَی جسیم، صبیح، خوبرو وخوش بیان آدمی تھا اور اس کے ساتھ والے منافقین قریب قریب ویسے ہی تھے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مجلس شریف میں جب یہ لوگ حاضر ہوتے تو خوب باتیں بناتے جو سننے والے کو اچھی معلوم ہوتیں۔ ف۹ جن میں بے جان تصویر کی طرح نہ ایمان کی روح نہ انجام سوچنے والی عقل۔ ف۱۰ کوئی کسی کو پکارتا ہو یا اپنی گمی چیز ڈھونڈتا ہو یا لشکر میں کسی مقصد کے لیے کوئی بات بلند آواز سے کہیں تو یہ اپنے خبثِ نفس اور سُوءِ ظن سے یہی سمجھتے ہیں کہ انہیں کچھ کہا گیا اور انہیں یہ اندیشہ رہتا ہے کہ ان کے حق میں کوئی ایسا مضمون نازل ہوا جس سے ان کے راز فاش ہو جائیں۔ ف۱۱ دل میں شدید عداوت رکھتے ہیں اور کفار کے پاس یہاں کی خبریں پہنچاتے ہیں ان کے جاسوس ہیں۔ ف۱۲ اور ان کے ظاہر حال سے دھوکا نہ کھاؤ۔ ف۱۳ اور روشن براہین قائم ہونے کے باوجود حق سے منحرف ہوتے ہیں۔

لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ

کہا جائے کہ آؤ ف۱۴ رسول اللہ تمہارے لیے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم اُنھیں دیکھو

يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۵﴾ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ

کہ غور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں ف۱۵ ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

چاہو اللہ اُنھیں ہرگز نہ بخشے گا ف۱۶ بے شک اللہ فاسقوں کو

الْفٰسِقِيْنَ ﴿۶﴾ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

راہ نہیں دیتا وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں

حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

یہاں تک کہ پریشان ہوجائیں اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے ف۱۷ مگر منافقوں کو

لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۷﴾ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ

سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے ف۱۸ تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا

مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

اُسے جو نہایت ذلت والا ہے ف۱۹ اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں

ف۱۴ معافی چاہنے کے لیے ف۱۵ **شانِ نزول:** غزوۂ مُرَیْسِیع سے فارغ ہوکر جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سرِ چاہ (ایک کنویں کے پاس) نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اجیر جَہجاہ غفاری اور ابنِ اُبَیّ کے حلیف سنان بن وبر جہنی کے درمیان جنگ ہوگئی جَہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا اس وقت ابن اُبَیّ منافق نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے حضرت رحمٰن نے انہیں عزت و قوت دی ہے ابن اُبَیّ کہنے لگا: چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا، زید بن ارقم نے یہ خبر حضور کی خدمت میں پہنچائی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ابن اُبَیّ کے قتل کی اجازت چاہی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں، حضور انور نے ابن اُبَیّ سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مُکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے کہ ابن اُبَیّ بوڑھا بڑا شخص ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا ہو اور بات یاد نہ رہی ہو پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابن اُبَیّ کا جھوٹ ظاہر ہوگیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے درخواست کر حضور تیرے لیے اللہ تعالٰی سے معافی چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۶ اس لیے کہ وہ نفاق میں راسخ اور پختہ ہو چکے ہیں۔ ف۱۷ وہی سب کا رازق ہے ف۱۸ اس غزوہ سے لوٹ کر ف۱۹ منافقین نے اپنے کو عزت والا کہا اور مومنین کو ذلّت

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ ع ۱/۸/۱۳

کو خبر نہیں ف۲۰ اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩ وَاَنْفِقُوْا

ذکر سے غافل نہ کرے ف۲۱ اور جو ایسا کرے ف۲۲ تو وہی لوگ نقصان میں ہیں ف۲۳ اور ہمارے دیئے میں

مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ

سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو ف۲۴ قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب

لَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠

تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١١ ع ع ۲/۹/۱۴

اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے ف۲۵ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

اٰیاتها ۱۸ | ٦٤ سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۸ | رکوعاتها ۲

سورۂ تغابن مدنیہ ہے، اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ز

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اُسی کا مُلک ہے اور اسی کی تعریف ف۲

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر اور تم میں

والا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۲۰ اس آیت کے نازل ہونے کے چند ہی روز بعد ابن اُبی منافق اپنے نفاق کی حالت پر مرگیا۔ ف۲۱ پنجگانہ نمازوں سے یا قرآن شریف سے ف۲۲ کہ دنیا میں مشغول ہوکر دین کو فراموش کردے اور مال کی محبت میں اپنے حال کی پروانہ کرے اور اولاد کی خوشی کے لیے راحتِ آخرت سے غافل رہے ف۲۳ کہ انہوں نے دنیائے فانی کے پیچھے دارِ آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پروانہ کی۔ ف۲۴ یعنی جو صدقات واجب ہیں وہ ادا کرو۔ ف۲۵ جو لوحِ محفوظ میں مکتوب ہے۔ ف۱ سورۂ تغابن اکثر کے نزدیک مدنیہ ہے اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ مکیہ ہے سوائے تین ۳ آیتوں کے جو "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ" سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں دو ۲ رکوع، اٹھارہ ۱۸ آیتیں، دو سو اکتالیس ۲۴۱ کلمے، ایک ہزار ستر ۱۰۷۰ حرف ہیں۔ ف۲ اپنے مُلک میں متصرف ہے جو چاہتا ہے جیسا چاہتا ہے کرتا ہے نہ کوئی شریک نہ ساجھی سب نعمتیں اسی کی ہیں۔

مُّؤْمِنٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۲ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
کوئی مسلمان ف۳ اور اللّٰہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اس نے آسمان اور زمین حق

بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۳ يَعْلَمُ مَا فِي
کے ساتھ بنائے اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی ف۴ اور اسی کی طرف پھرنا ہے ف۵ جانتا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللّٰہ دلوں

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۴ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا
کی جانتا ہے کیا تمہیں ف۶ ان کی خبر نہ آئی جنھوں نے تم سے پہلے کفر کیا ف۷ اور اپنے

وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۵ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ
کام کا وبال چکھا ف۸ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ف۹ یہ اس لیے کہ اُن کے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى
اُن کے رسول روشن دلیلیں لاتے ف۱۰ تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے ف۱۱ تو کافر ہوئے ف۱۲ اور پھر گئے ف۱۳ اور اللّٰہ نے بے نیازی کو

اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ
کام فرمایا اور اللّٰہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے

قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کوتک (اعمال) تمہیں جتا دیئے جائیں گے اور یہ اللّٰہ کو

يَسِيْرٌ ۝۷ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
آسان ہے تو ایمان لاؤ اللّٰہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ف۱۴ جو ہم نے اُتارا اور اللّٰہ تمہارے کاموں

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۸ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ
سے خبردار ہے جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا سب جمع ہونے کے دن ف۱۵ وہ دن ہے ہار والوں کی ہار کھلنے کا ف۱۶

ف۳ حدیث شریف میں ہے کہ انسان کی سعادت وشقاوت فرشتہ بحکم الٰہی اسی وقت لکھ دیتا ہے جب کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ ف۴ تو لازم ہے کہ تم اپنی سیرت بھی اچھی رکھو۔ ف۵ آخرت میں۔ ف۶ اے کفار مکہ! ف۷ یعنی کیا تمہیں گزری ہوئی امتوں کے احوال معلوم نہیں جنہوں نے انبیاء کی تکذیب کی ف۸ دنیا میں اپنے کفر کی سزا پائی ف۹ آخرت میں ف۱۰ معجزے دکھاتے۔ ف۱۱ یعنی انہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ کمالِ بے عقلی و نافہمی ہے پھر بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کرلیا۔ ف۱۲ رسولوں کا انکار کرکے ف۱۳ ایمان سے۔ ف۱۴ نور سے مراد قرآن شریف ہے کیونکہ اس کی بدولت گمراہی

وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُدْخِلْهُ

اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس کی برائیاں اُتار دے گا اور اُسے باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں کہ وہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی

الْعَظِیْمُ ⑨ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ

کامیابی ہے اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ آگ والے ہیں

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ⑩ ع مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ ع ١٥

ہمیشہ اس میں رہیں اور کیا ہی بُرا انجام کوئی مصیبت نہیں پہنچتی و۱۷ مگر اللہ کے

اللّٰهِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ⑪ وَ

حکم سے اور جو اللہ پر ایمان لائے و۱۸ اللہ اس کے دل کو ہدایت فرمادے گا و۱۹ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا

اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو و۲۰ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف

الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ⑫ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑬

صریح پہنچا دینا ہے و۲۱ اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اللہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

اے ایمان والو تمہاری کچھ بیبیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں و۲۲

فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

تو ان سے احتیاط رکھو و۲۳ اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بے شک اللہ بخشنے والا

کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہر شے کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔ و۱۵ یعنی روزِ قیامت جس میں سب اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ و۱۶ یعنی کافروں کی محرومی ظاہر ہونے کا۔ و۱۷ موت کی یا مرض کی یا نقصان مال کی یا اور کوئی و۱۸ اور جانے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے اور وقت مصیبت ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ'' پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی عطا پر شکر اور بلا پر صبر کرے و۱۹ کہ وہ اور زیادہ نیکیوں اور طاعتوں میں مشغول ہو۔ و۲۰ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے و۲۱ چنانچہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا اور کامل طور پر دین کی تبلیغ فرمادی۔ و۲۲ کہ تمہیں نیکی سے روکتے ہیں۔ و۲۳ اور ان کے کہنے میں آکر نیکی سے باز نہ رہو۔ **شانِ نزول:** چند مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کی بی بی اور بچوں نے انہیں روکا اور کہا ہم تمہاری جدائی پر صبر نہ کرسکیں گے تم چلے جاؤ گے ہم تمہارے پیچھے ہلاک ہوجائیں گے، یہ بات ان پر اثر کرگئی اور وہ ٹھہر گئے کچھ عرصہ کے بعد جب انہوں نے ہجرت کی تو انہوں نے اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ دین میں بڑے ماہر اور فقیہ ہوگئے ہیں یہ دیکھ کر انہوں نے اپنی بی بی

رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ

مہربان ہے تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں ف۲۴ اور اللہ کے پاس بڑا

عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا

ثواب ہے ف۲۵ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہوسکے ف۲۶ اور فرمان سنو اور حکم مانو ف۲۷ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو

خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کی لالچ سے بچایا گیا ف۲۸ تو وہی فلاح پانے والے ہیں

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے ف۲۹ وہ تمہارے لیے اس کے دونے کردے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ

ع ۲ ۸ ۱۲ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ع

قدر فرمانے والا حلم والا ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا

ایاتها ۱۲ ۶۵ سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ ۹۹ رکوعاتها ۲

سورۂ طلاق مدنیہ ہے، اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا

اے نبی ف۲ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انھیں طلاق دو اور عدت

الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ

کا شمار رکھو ف۳ اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انھیں اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں ف۴

بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اور یہ قصد کیا کہ ان کا خرچ بند کردیں کیونکہ وہی لوگ انہیں ہجرت سے مانع ہوئے تھے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ حضور کے ساتھ ہجرت کرنے والے اصحاب علم وفقہ میں ان سے منزلوں آگے نکل گئے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اپنے بی بی بچوں سے درگزر کرنے اور معاف کرنے کی ترغیب فرمائی گئی، چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے: ف۲۴ کہ کبھی آدمی ان کی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہوجاتا ہے اور ان میں مشغول ہوکر امورِ آخرت کے سرانجام سے غافل ہوجاتا ہے۔ ف۲۵ تو لحاظ رکھو ایسا نہ ہو کہ اموال واولاد میں مشغول ہوکر ثوابِ عظیم کھو بیٹھو۔ ف۲۶ یعنی بقدر اپنی وسعت وطاقت کے طاعت وعبادت بجا لاؤ یہ تفسیر ہے "اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ" کی ف۲۷ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ف۲۸ اور اس نے اپنے مال کو اطمینان کے ساتھ حکمِ شریعت کے مطابق خرچ کیا ف۲۹ یعنی خوش دلی سے نیک نیتی کے ساتھ مالِ حلال سے صدقہ دو گے صدقہ دینے کو براہِ لطف وکرم قرض سے تعبیر فرمایا، اس میں صدقہ کی ترغیب ہے کہ صدقہ دینے والا نقصان میں نہیں ہے بالیقین اس کی جزا پائے گا۔ ف۱ سورۂ طلاق مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، بارہ ۱۲ آیتیں اور دوسو انچاس ۲۴۹ کلمے

اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِؕ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ

مگر یہ کہ کوئی صریح بےحیائی کی بات لائیں ف۵ اور یہ اللّٰہ کی حدیں ہیں اور جو اللّٰہ کی حدوں

حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗؕ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ

سے آگے بڑھا بےشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللّٰہ اس کے بعد کوئی

ذٰلِكَ اَمْرًا ① فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ

نیا حکم بھیجے ف۶ تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں ف۷ تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا

فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ

بھلائی کے ساتھ جدا کردو ف۸ اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کرلو اور اللّٰہ کے لیے گواہی

لِلّٰهِؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ۬ؕ وَ مَنْ

قائم کرو ف۹ اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اُسے جو اللّٰہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو ف۱۰ اور جو

اورایک ہزار ساٹھ ۱۰۶۰ حرف ہیں۔ ف۲ اپنی امت سے فرمادیجئے۔ ف۳ شانِ نزول: یہ آیت عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی بی بی کو عورتوں کے ایامِ مخصوصہ میں طلاق دی تھی۔ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجعت کریں پھر اگر طلاق دینا چاہیں تو طہر یعنی پاکی کے زمانہ میں طلاق دیں، اس آیت میں عورتوں سے مراد مدخول بہا عورتیں ہیں (جو اپنے شوہروں کے پاس گئی ہوں) صغیرہ، حاملہ اور آئسہ نہ ہوں (آئسہ وہ عورت ہے جس کے ایام بڑھاپے کی وجہ سے بند ہوگئے ہوں ان کا وقت نہ رہا ہو) مسئلہ: غیر مدخول بہا پر عدت نہیں ہے باقی تینوں قسم کی عورتیں جو ذکر کی گئی تھیں انہیں ایام نہیں ہوتے تو ان کی عدت حیض سے شمار نہ ہوگی۔ مسئلہ: غیر مدخول بہا کو حیض میں طلاق دینا جائز ہے۔ آیت میں جو حکم دیا گیا اس سے مراد ایسی مدخول بہا عورتیں ہیں جن کی عدت حیض سے شمار کی جائے انہیں طلاق دینا ہو تو ایسے طہر میں طلاق دیں جس میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو پھر عدت گزرنے تک ان سے تعرض نہ کریں اس کو طلاق احسن کہتے ہیں طلاق حسن غیر موطوءہ عورت یعنی جس سے شوہر نے قربت نہ کی ہو اس کو ایک طلاق دینا طلاق حسن ہے خواہ یہ طلاق حیض میں ہو اور موطوءہ عورت اگر صاحب حیض ہو تو اسے تین طلاقیں ایسے تین طہروں میں دینا جن میں اس سے قربت نہ کی ہو طلاق حسن ہے اور اگر موطوءہ صاحب حیض نہ ہو تو اس کو تین طلاقیں تین مہینوں میں دینا طلاق حسن ہے طلاق بدعی حالت حیض میں طلاق دینا یا ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں قربت کی گئی ہو طلاق بدعی ہے ایسے ہی ایک طہر میں تین یا دو طلاقیں یکبارگی یا دو مرتبہ میں دینا طلاق بدعی ہے اگرچہ اس طہر میں وطی نہ کی گئی ہو۔ مسئلہ: طلاق بدعی مکروہ ہے مگر واقع ہوجاتی ہے اور ایسی طلاق دینے والا گنہگار ہوتا ہے۔ ف۴ مسئلہ: عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنی لازم ہے نہ شوہر کو جائز کہ مطلقہ کو عدت میں گھر سے نکالے نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا روا ف۵ ان سے کوئی فسق ظاہر صادر ہو جس پر حد آتی ہے مثل زنا اور چوری کے اس کے لیے انہیں نکالنا ہی ہوگا۔ مسئلہ: اگر عورت فحش بکے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اس کو نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ ناشزہ (نافرمان) کے حکم میں ہے۔ مسئلہ: جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہو اس کو گھر سے نکلنا بالکل جائز نہیں اور جو موت کی عدّت میں ہو وہ حاجت پڑے تو دن میں نکل سکتی ہے لیکن شب گزارنا اس کو شوہر کے گھر ہی میں ضروری ہے۔ مسئلہ: جو عورت طلاق بائن کی عدت میں ہو اس کے اور شوہر کے درمیان پردہ ضروری ہے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ کوئی اور عورت ان دونوں کے درمیان حائل ہو۔ مسئلہ: اگر شوہر فاسق ہو یا مکان بہت تنگ ہو تو شوہر کو اس مکان سے چلا جانا بہتر ہے۔ ف۶ رجعت کا ف۷ یعنی عدت آخر (ختم) ہونے کے قریب ہو ف۸ یعنی تمہیں اختیار ہے اگر تم ان کے ساتھ بحسن معاشرت و موافقت رہنا چاہو تو رجعت کرلو اور دل میں پھر دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھو اور اگر تمہیں ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرسکنے کی امید نہ ہو تو مہر وغیرہ ان کے حق ادا کرکے ان سے جدائی کرلو اور انہیں ضرر نہ پہنچاؤ اس طرح کہ آخر عدت میں رجعت کرلو پھر طلاق دے دو اور اس طرح انہیں ان کی عدت دراز کرکے پریشانی میں ڈالو ایسا نہ کرو اور خواہ رجعت کرو یا فرقت اختیار کرو دونوں صورتوں میں دفع تہمت اور رفع نزاع کے لیے دو مسلمانوں کو گواہ کرلینا مستحب ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ف۹ مقصود اس سے اس کی رضا جوئی ہو اور اقامتِ حق و تعمیل حکم الٰہی کے سوا اپنی کوئی فاسد غرض اس میں نہ ہو۔ ف۱۰ مسئلہ: اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ کفار

يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿٢﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ

اللہ سے ڈرے وا اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا وا۱۲ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ

اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے و۱۳ بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بے شک اللہ نے

اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾ وَالّٰٓـِٔیْ یَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ

ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے اور تمہاری عورتوں میں جنھیں حیض کی امید نہ رہی و۱۴ اگر

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ

تمہیں کچھ شک ہو و۱۵ تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنھیں ابھی حیض نہ آیا و۱۶ اور حمل والیوں

اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ

کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں و۱۷ اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی

یُسْرًا ﴿٤﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ

فرمادے گا یہ و۱۸ اللہ کا حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اُتارا اور جو اللہ سے ڈرے و۱۹ اللہ اس کی برائیاں

سَیِّاٰتِهٖ وَیُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴿٥﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ

اتار دے گا اور اسے بڑا ثواب دے گا عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی

شرائع واحکام کے ساتھ مخاطب نہیں۔ و۱۱ اور طلاق دے تو طلاق سنّی دے اور معتدہ (عدّت والی) کو ضرر نہ پہنچائے نہ اسے مسکن (گھر) سے نکالے اور حسبِ حکمِ الٰہی مسلمانوں کو گواہ کرلے۔ و۱۲ جس سے وہ دنیا و آخرت کے غموں سے خلاص پائے اور ہر تنگی اور پریشانی سے محفوظ رہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے اللہ تعالٰی اس کے لیے شبہات دنیا غمرات موت وشدائد روزِ قیامت سے خلاص کی راہ نکالے گا اور اس آیت کی نسبت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میرے علم میں ایک ایسی آیت ہے جسے لوگ محفوظ کرلیں تو ان کی ہر ضرورت وحاجت کے لیے کافی ہے۔ **شانِ نزول:** عوف بن مالک کے فرزند کو مشرکین نے قید کرلیا تو عوف نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کرلیا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی محتاجی و ناداری کی شکایت کی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی کا ڈر رکھو اور صبر کرو اور کثرت سے "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پڑھتے رہو عوف نے گھر آکر اپنی بی بی سے یہ کہا اور دونوں نے پڑھنا شروع کیا وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا دشمن غافل ہوگیا تھا اس نے موقع پایا قید سے نکل بھاگا اور چلتے ہوئے چار ہزار بکریاں بھی دشمن کی ساتھ لے آیا عوف نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا یہ بکریاں ان کے لیے حلال ہیں حضور نے اجازت دی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ و۱۳ دونوں جہان میں۔ و۱۴ بوڑھی ہوجانے کی وجہ سے کہ وہ سن ایاس کو پہنچ گئی ہوں۔ سن ایاس ایک قول میں پچپن اور ایک قول میں ساٹھ سال کی عمر ہے اور اصح یہ ہے کہ جس عمر میں بھی حیض منقطع ہوجائے وہی سنِ ایاس ہے۔ و۱۵ اس میں کہ ان کا حکم کیا ہے۔ **شانِ نزول:** صحابہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حیض والی عورتوں کی عدت تو ہمیں معلوم ہوگئی جو حیض والی نہ ہوں ان کی عدت کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ و۱۶ یعنی وہ صغیرہ ہیں یا عمر تو بلوغ کی آگئی مگر ابھی حیض نہ شروع ہوا ان کی عدت بھی تین ماہ ہے۔ و۱۷ مسئلہ: حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ و۱۸ احکام جو مذکور ہوئے۔ و۱۹ اور اللہ تعالٰی کے نازل فرمائے ہوئے

وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ

طاقت بھر ف٢٠ اور انھیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو ف٢١ اور اگر ف٢٢ حمل والیاں

حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ

ہوں تو انھیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ اُن کے بچہ پیدا ہو ف٢٣ پھر اگر وہ تمہارے لیے بچہ کو دودھ پلائیں

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ

تو اُنھیں اس کی اجرت دو ف٢٤ اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو ف٢٥ پھر اگر باہم مضائقہ کرو (دشوار سمجھو) ف٢٦

فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ ۝٦ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ

تو قریب ہے کہ اُسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی مقدور والا ف٢٧ اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر

عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ

اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اُسی قابل

اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝٧ ع وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ ع ١٧

جتنا اُسے دیا ہے قریب ہے کہ اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا ف٢٨ اور کتنے ہی شہر تھے جنھوں نے اپنے رب کے

عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا

حکم اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا ف٢٩ اور انھیں بُری

نُّكْرًا ۝٨ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝٩ اَعَدَّ

ماردی ف٣٠ تو انھوں نے اپنے کیے کا وبال چکھا اور اُن کے کام کا انجام گھاٹا ہوا اللہ نے

احکام پر عمل کرے اور اپنے اوپر جو حقوق واجب ہیں انہیں باحتیاط ادا کرے۔ ف٢٠ مسئلہ: طلاق دی ہوئی عورت کو تا عدت رہنے کے لیے اپنے حسب حیثیت مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور اس زمانہ میں نفقہ دینا بھی واجب ہے۔ ف٢١ جگہ میں ان کے مکان کو گھیر کر یا کسی ناموافق کو ان کے شریک مسکن کر کے یا اور کوئی ایسی ایذا دے کر کہ وہ نکلنے پر مجبور ہوں۔ ف٢٢ وہ مطلقات ف٢٣ کیونکہ ان کی عدت جب ہی تمام ہوگی۔ مسئلہ: نفقہ جیسا حاملہ کو دینا واجب ہے ایسا ہی غیر حاملہ کو بھی، خواہ اس کو طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔ ف٢٤ مسئلہ: بچہ کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں باپ کے ذمہ ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پیے یا باپ فقیر ہو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہوجاتا ہے بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں ایسی حالت میں اس کو دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں بعد عدت جائز ہے۔ مسئلہ: کسی عورت کو معین اجرت پر دودھ پلانے کے لیے مقرر کرنا جائز ہے۔ مسئلہ: غیر عورت کی بہ نسبت اجرت پر دودھ پلانے کی ماں زیادہ مستحق ہے۔ مسئلہ: اگر ماں زیادہ اجرت طلب کرے تو پھر غیر زیادہ اولیٰ۔ مسئلہ: دودھ پلائی پر بچے کو نہلانا اس کے کپڑے دھونا اس کے تیل لگانا اس کی خوراک کا انتظام رکھنا لازم ہے لیکن ان سب چیزوں کی قیمت اس کے والد پر ہے۔ مسئلہ: اگر دودھ پلائی نے بچے کو بجائے اپنے بکری کا دودھ پلایا یا کھانے پر رکھا تو وہ اجرت کی مستحق نہیں۔ ف٢٥ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے نہ عورت معاملہ میں سختی۔ ف٢٦ مثلاً ماں غیر عورت کے برابر اجرت پر راضی نہ ہو اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے ف٢٧ مطلقہ عورتوں کو اور دودھ پلانے والی عورتوں کو ف٢٨ یعنی تنگی معاش کے بعد۔ ف٢٩ اس سے حسابِ آخرت مراد ہے

مع ۱۴ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۖۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛۚ

ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو اے عقل والو وہ جو ایمان لائے ہو

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿۱۰﴾ ۙ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ

بےشک اللہ نے تمہارے لیے عزت اُتاری ہے وہ رسول ف۳۱ کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں

مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

پڑھتا ہے تاکہ اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ف۳۲ اندھیریوں سے ف۳۳ اُجالے کی طرف

النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ

جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں بےشک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی رکھی ف۳۴ اللہ ہے

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ

جس نے سات آسمان بنائے ف۳۵ اور انہی کے برابر زمینیں ف۳۶ حکم ان کے درمیان اُترتا

بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ

ہے ف۳۷ تاکہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اللہ کا علم

ع ۲ ۱۸ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع

ہر چیز کو محیط ہے

اٰیَاتُهَا ۱۲ | ۶۶ سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۷ | رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ تحریم مدنیہ ہے، اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

جس کا وقوع یقینی ہے اس لیے صیغہ ماضی سے اس کی تعبیر فرمائی گئی۔ ف۳۰ عذابِ جہنم کی یا دنیا میں قحط و قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کر کے ف۳۱ یعنی وہ عزت رسول کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ف۳۲ کفر و جہل کی ف۳۳ ایمان و علم کے ف۳۴ جنت جس کی نعمتیں ہمیشہ باقی رہیں گی کبھی منقطع نہ ہونگی۔ ف۳۵ ایک کے اوپر ایک ہر ایک کی موٹائی پانچ سو برس کی راہ اور ہر ایک کا دوسرے سے فاصلہ پانچ سو برس کی راہ۔ ف۳۶ یعنی سات ہی زمینیں۔ ف۳۷ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم ان

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ

اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ؏۲ اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بےشک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اُتار مقرر فرما دیا ؏۳ اور اللہ

مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝٢ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ

تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی ؏۴ سے

اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ

ایک راز کی بات فرمائی ؏۵ پھر جب وہ ؏۶ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اُسے نبی پر ظاہر کردیا تو نبی نے اُسے کچھ جتایا

وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ

اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی ؏۷ پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی ؏۸ حضور کو کس نے بتایا فرمایا

سب میں جاری و نافذ ہے یا یہ معنی ہیں کہ جبریل امین آسمان سے وحی لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں۔ ؏۱ سورۂ تحریم مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، بارہ ۱۲ آیتیں، دوسو سینتالیس ۲۴۷ کلمے، ایک ہزار ساٹھ ۱۰۶۰ حرف ہیں۔ ؏۲ شانِ نزول: سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے محل میں رونق افروز ہوئے وہ حضور کی اجازت سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئیں حضور نے حضرت ماریہ قبطیہ کو سرفرازِ خدمت کیا یہ حضرت حفصہ پر گراں گزرا حضور نے ان کی دلجوئی کے لیے فرمایا کہ میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ میرے بعد امورِ امت کے مالک ابوبکر و عمر ہوں گے (رضی اللہ تعالٰی عنہما) وہ اس سے خوش ہوگئیں اور نہایت خوشی میں انہوں نے یہ تمام گفتگو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو سنائی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جو چیز اللہ تعالٰی نے آپ کے لیے حلال کی یعنی ماریہ قبطیہ آپ انہیں اپنے لیے کیوں حرام کئے لیتے ہیں اپنی بیبیوں حفصہ و عائشہ (رضی اللہ تعالٰی عنہما) کی رضاجوئی کے لیے اور ایک قول اس آیت کی شانِ نزول میں یہ بھی ہے کہ ام المؤمنین زینب بنت جحش کے یہاں جب حضور تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں اس ذریعہ سے ان کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے یہ بات حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہما وغیرہما کو ناگوار گزری اور انہیں رشک ہوا انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں تو عرض کیا جائے کہ دہنِ مبارک سے مغافیر (ایک قسم کے مشروب) کی بو آتی ہے اور مغافیر کی بو حضور کو ناپسند تھی، چنانچہ ایسا کیا گیا حضور کو ان کا منشا معلوم تھا، فرمایا: مغافیر تو میرے قریب نہیں آیا زینب کے یہاں شہد میں نے پیا ہے اس کو میں اپنے اوپر حرام کرتا ہوں مقصود یہ کہ حضرت زینب کے یہاں شہد کا شغل ہونے سے تمہاری دل شکنی ہوتی ہے تو ہم شہد ہی ترک فرمائے دیتے ہیں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ؏۳ یعنی کفارہ تو ماریہ کو خدمت سے سرفراز فرمائیے یا شہد نوش فرمائیے یا قسم کے اوتار سے یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد اِنْ شَاءَ اللّٰه کہا جائے تاکہ اس کے خلاف کرنے سے حِنث نہ ہو (یعنی قسم نہ ٹوٹے)۔ مقاتل سے مروی ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت ماریہ کی تحریم کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا اور حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں کفارہ کا حکم تعلیمِ امت کے لیے ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینا یمین یعنی قسم ہے۔ ؏۴ یعنی حضرت حفصہ ؏۵ ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لینے کی اور اس کے ساتھ یہ فرمایا کہ اس کا کسی پر اظہار نہ کرنا۔ ؏۶ یعنی حضرت حفصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ؏۷ یعنی تحریم ماریہ اور خلافتِ شیخین کے متعلق جو دو باتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک بات کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کردی اور دوسری بات کو ذکر نہ فرمایا یہ شانِ کریمی تھی کہ گرفت فرمانے میں بعض سے چشم پوشی فرمائی۔ ؏۸ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ج

مجھے علم والے خبردار نے بتایا و۹ نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللّٰہ کی طرف تم رجوع کرو تو و۱۰ ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں و۱۱

وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ج

اور اگر ان پر زور باندھو و۱۲ تو بےشک اللّٰہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے

وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ

اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ اُنھیں تم سے

اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىٕحٰتٍ

بہتر بیبیاں بدل دے اطاعت والیاں ایمان والیاں ادب والیاں و۱۳ توبہ والیاں بندگی والیاں و۱۴ روزہ داریں

ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ⑤ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ

بیاہیاں اور کنواریاں و۱۵ اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو

نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا

اس آگ سے بچاؤ و۱۶ جس کے ایندھن آدمی و۱۷ اور پتھر ہیں و۱۸ اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں و۱۹ جو

یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ⑥ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اللّٰہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انھیں حکم ہو وہی کرتے ہیں و۲۰ اے کافرو!

كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ ط اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑦ ع ١٧ ١٩

آج بہانے نہ بناؤ و۲۱ تمہیں وہی بدلہ ملے گا جو کرتے تھے

و۹ جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔ اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ حضرت عائشہ وحفصہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما کو خطاب فرماتا ہے: و۱۰ یہ تم پر واجب ہے۔ و۱۱ کہ تمہیں وہ بات پسند آئی جو سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں ہے یعنی تحریم ماریہ۔ و۱۲ اور باہم مل کر ایسا طریقہ اختیار کرو جو سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناگوار ہو و۱۳ جو اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبردار اور اُن کی رضا جو ہوں۔ و۱۴ یعنی کثیر العبادت و۱۵ یہ تخویف ہے ازواجِ مطہرات کو کہ اگر انہوں نے سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آزردہ کیا اور حضور انور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دی تو حضور انور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللّٰہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے اور بہتر بیبیاں عطا فرمائے گا اس تخویف سے ازواجِ مطہرات متاثر ہوئیں اور انہوں نے سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شرفِ خدمت کو ہر نعمت سے زیادہ سمجھا اور حضور کی دلجوئی اور رضا طلبی مقدم جانی لہٰذا آپ نے انہیں طلاق نہ دی۔ و۱۶ اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کر کے عبادتیں بجالا کر گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کر کے اور انہیں علم وادب سکھا کر۔ و۱۷ یعنی کافر و۱۸ یعنی بت وغیرہ، مراد یہ ہے کہ جہنم کی آگ بہت ہی شدید الحرارت ہے اور جس طرح دنیا کی آگ لکڑی وغیرہ سے جلتی ہے جہنم کی آگ ان چیزوں سے جلتی ہے جن کا ذکر کیا گیا۔ و۱۹ جو نہایت قوی اور زور آور ہیں اور ان کی طبیعتوں میں رحم نہیں۔ و۲۰ کافروں سے وقتِ دخولِ دوزخ کہا جائے گا جبکہ وہ آتشِ دوزخ کی شدت اور اس کا عذاب دیکھیں گے۔ و۲۱ کیونکہ اب تمہارے لیے کوئی جائے عذر باقی نہیں رہی نہ آج کوئی عذر قبول کیا جائے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ

اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہوجائے ف۲۲ قریب ہے کہ تمہارا رب ف۲۳

يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ

تمہاری برائیاں تم سے اُتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ

جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ف۲۴ اُن کا نور دوڑتا ہوگا

اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ

اُن کے آگے اور اُن کے دہنے ف۲۵ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے ف۲۶ اور ہمیں بخش دے

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ

بے شک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے اے غیب بتانے والے (نبی) ف۲۷ کافروں پر اور منافقوں پر ف۲۸ جہاد کرو

وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۹﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ

اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی بُرا انجام اللہ کافروں کی

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ

مثال دیتا ہے ف۲۹ نوح کی عورت اور لوط کی عورت وہ ہمارے بندوں میں

عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ

دو سزاوارِ قرب (مقرّب) بندوں کے نکاح میں تھیں پھر انہوں نے ان سے دغا کی ف۳۰ تو وہ اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام

ف۲۲ یعنی توبۂ صادقہ جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی طاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہوجائے اور وہ گناہوں سے مجتنب رہے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اور دوسرے اصحاب نے فرمایا توبۂ نصوح وہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا۔ ف۲۳ توبہ قبول فرمانے کے بعد ف۲۴ اس میں کفار پر تعریض ہے کہ وہ دن ان کی رسوائی کا ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضور کے ساتھ والوں کی عزت کا۔ ف۲۵ صراط پر اور جب مؤمن دیکھیں گے کہ منافقوں کا نور بجھ گیا ف۲۶ یعنی اس کو باقی رکھ کہ دخولِ جنت تک باقی رہے۔ ف۲۷ تلوار سے ف۲۸ قول غلیظ اور وعظ بلیغ اور حجت قوی سے ف۲۹ اس بات میں کہ انہیں ان کے کفر اور مؤمنین کی عداوت پر عذاب کیا جائے گا اور اس کفر و عداوت کے ہوتے ہوئے ان کا نسب اور مؤمنین اور مقربین کے ساتھ ان کی قرابت و رشتہ داری اُنہیں کچھ نفع نہ دے گی۔ ف۳۰ دین میں کہ کفر اختیار کیا، حضرت نوح کی عورت واہلہ اپنی قوم سے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت کہتی تھی کہ وہ مجنون ہیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی عورت واعلہ اپنا نفاق چھپاتی تھی اور جو مہمان آپ کے یہاں آتے تھے آگ جلا کر اپنی قوم کو ان کے آنے سے خبردار کرتی تھی۔

شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿١٠﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ

نہ آئے اور فرما دیا گیا ف۳۱ کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ ف۳۲ اور اللہ مسلمانوں کی مثال

وقف لازم

اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

بیان فرماتا ہے ف۳۳ فرعون کی بی بی ف۳۴ جب اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا ف۳۵

وَ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١١﴾ لا وَ

اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے ف۳۶ اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش ف۳۷ اور

مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا

عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی

ع ٢

وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿١٢﴾ ع

اور اس نے اپنے رب کی باتوں ف۳۸ اور اس کی کتابوں ف۳۹ کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی

ف۳۱ ان سے وقت موت یا روزِ قیامت (اور تعبیر صیغہ ماضی سے) بلحاظ تحققِ وقوع کے ہے۔ ف۳۲ یعنی اپنی قوموں کے کفار کے ساتھ کیونکہ تمہارے اور ان انبیاء کے درمیان تمہارے کفر کے باعث علاقہ باقی نہ رہا۔ ف۳۳ کہ انہیں دوسرے کی معصیت ضرر نہیں دیتی۔ ف۳۴ جن کا نام آسیہ بنتِ مزاحم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو مغلوب کیا تو یہ آسیہ آپ پر ایمان لے آئیں فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے ان پر سخت عذاب کئے انہیں چومیخا کیا (یعنی ان کے ہاتھ پاؤں میں کیلیں ٹھوک دیں) اور بھاری چکی سینہ پر رکھی اور دھوپ میں ڈال دیا جب فرعونی ان کے پاس سے ہٹتے تو فرشتے ان پر سایہ کرتے۔ ف۳۵ اللہ تعالیٰ نے ان کا مکان جو جنت میں ہے ان پر ظاہر فرمایا اور اس کی مسرت میں فرعون کی سختیوں کی شدت ان پر سہل ہوگئی۔ ف۳۶ فرعون کے کام سے یا اس کا شرک و کفر و ظلم مراد ہے یا اس کا قرب۔ ف۳۷ یعنی فرعون کے دین والوں سے، چنانچہ یہ دعا ان کی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی اور ابن کیسان نے کہا کہ وہ زندہ اٹھا کر جنت میں داخل کی گئیں۔ ف۳۸ رب کی باتوں سے شرائع و احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر فرمائے۔ ف۳۹ کتابوں سے وہ کتابیں مراد ہیں جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی تھیں۔

اٰیاتها ۳۰ | ٦٧ سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّیَّةٌ ٧٧ | رکوعاتها ۲

سورۂ ملک مکیہ ہے، اس میں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ
بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا مُلک ف۲ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہ جس

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ
نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو ف۳ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے ف۴ اور وہی عزت والا

الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
بخشش والا ہے جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق

مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ
دیکھتا ہے ف۵ تو نگاہ اٹھا کر دیکھ ف۶ تجھے کوئی رخنہ (خرابی وعیب) نظر آتا ہے پھر دوبارہ

الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ زَیَّنَّا
نگاہ اٹھا ف۷ نظر تیری طرف ناکام پلٹ آئے گی تھکی ماندی ف۸ اور بے شک ہم نے

السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ
نیچے کے آسمان کو ف۹ چراغوں سے آراستہ کیا ف۱۰ اور انھیں شیطانوں کے لیے مار کیا ف۱۱ اور ان کے لیے ف۱۲ بھڑکتی آگ

ف۱ سورۃُ الملک مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، تیس ۳۰ آیتیں، تین سو تیس ۳۳۰ کلمے، ایک ہزار تین سو تیرہ ۱۳۱۳ حرف ہیں۔ حدیث میں ہے کہ سورۂ مُلک شفاعت کرتی ہے۔ (ترمذی وابوداؤد) ایک اور حدیث میں ہے اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک جگہ خیمہ نصب کیا وہاں ایک قبر تھی اور انہیں خیال نہ تھا کہ وہ صاحبِ قبر سورۂ مُلک پڑھتے رہے یہاں تک کہ تمام کی تو خیمہ والے صحابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے ایک قبر پر خیمہ لگایا مجھے خیال نہ تھا کہ یہاں قبر ہے اور تھی وہاں قبر اور صاحبِ قبر سورۂ مُلک پڑھتے تھے یہاں تک کہ ختم کیا، سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت مَانِعَه مُنْجِیَه ہے عذابِ قبر سے نجات دلاتی ہے۔ (الترمذی وقال غریب) ف۲ جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت۔ ف۳ دنیا کی زندگی میں۔ ف۴ یعنی کون زیادہ مطیع و مخلص ہے۔ ف۵ یعنی آسمانوں کی پیدائش سے قدرتِ الٰہی ظاہر ہے کہ اس نے کیسے مستحکم، استوار، مستقیم، مستوی، متناسب بنائے۔ ف۶ آسمان کی طرف بارِ دگر (دوسری مرتبہ) ف۷ اور بار بار دیکھ ف۸ کہ بار بار کی جستجو سے بھی کوئی خلل نہ پا سکے گی۔ ف۹ جو زمین کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے۔ ف۱۰ یعنی ستاروں سے ف۱۱ کہ جب شیاطین آسمان کی طرف ان کی گفتگو سننے اور باتیں چرانے پہنچیں تو کواکب سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انہیں مارا جائے۔ ف۱۲ یعنی شیاطین کے لئے۔

عَذَابَ السَّعِيۡرِ ۝۵ وَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئۡسَ

کا عذاب تیار فرمایا ف۱۳ اور جنھوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ف۱۴ ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی

الۡمَصِيۡرُ ۝۶ اِذَاۤ اُلۡقُوۡا فِيۡهَا سَمِعُوۡا لَهَا شَهِيۡقًا وَّ هِىَ تَفُوۡرُ ۝۷ۙ تَكَادُ

برا انجام جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینکنا (چنگھاڑنا) سنیں گے کہ جوش مارتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ

تَمَيَّزُ مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلۡقِىَ فِيۡهَا فَوۡجٌ سَاَلَهُمۡ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ

شدت غضب میں پھٹ جائے گی جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے داروغہ ف۱۵ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر

نَذِيۡرٌ ۝۸ قَالُوۡا بَلٰى قَدۡ جَآءَنَا نَذِيۡرٌ ۙ فَكَذَّبۡنَا وَ قُلۡنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

سنانے والا نہ آیا تھا ف۱۶ کہیں گے کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے ف۱۷ پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ

مِنۡ شَىۡءٍ ۖۚ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ كَبِيۡرٍ ۝۹ وَ قَالُوۡا لَوۡ كُنَّا نَسۡمَعُ اَوۡ

نہیں اوتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا

نَعۡقِلُ مَا كُنَّا فِىۡۤ اَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ۝۱۰ فَاعۡتَرَفُوۡا بِذَنۡۢبِهِمۡ ۚ فَسُحۡقًا

سمجھتے ف۱۸ تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے اب اپنے گناہ کا اقرار کیا ف۱۹ تو پھٹکار

لِّاَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ۝۱۱ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَيۡبِ لَهُمۡ

ہو دوزخیوں کو بے شک وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ف۲۰

مَّغۡفِرَةٌ وَّ اَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ۝۱۲ وَ اَسِرُّوۡا قَوۡلَكُمۡ اَوِ اجۡهَرُوۡا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ

اُن کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ف۲۱ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو

ع ۱۴ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝۱۳ اَلَا يَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ ۝۱۴ ع

دلوں کی جانتا ہے ف۲۲ کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا ف۲۳ اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار

ف۱۳ آخرت میں ف۱۴ خواہ وہ انسانوں میں سے ہوں یا جنّوں میں سے ف۱۵ مالک اور ان کے اَعوان بطریقِ توبیخ۔ ف۱۶ یعنی اللہ کا نبی جو تمہیں عذابِ الٰہی کا خوف دلاتا ف۱۷ اور انہوں نے احکامِ الٰہی پہنچائے اور خدا کے غضب اور عذابِ آخرت سے ڈرایا۔ ف۱۸ رسولوں کی ہدایت اور اس کو مانتے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ تکلیف کا مدار اَدِلّہ سَمعِیہ وعَقلِیہ دونوں پر ہے اور دونوں حجتیں مُلزِمہ ہیں۔ ف۱۹ کہ رسولوں کی تکذیب کرتے تھے اور اس وقت کا اقرار کچھ نافع نہیں ف۲۰ اور اس پر ایمان لاتے ہیں ف۲۱ ان کی نیکیوں کی جزاء۔ ف۲۲ اس پر کچھ مخفی نہیں۔ شانِ نزول: مشرکین آپس میں کہتے تھے چپکے چپکے بات کرو محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کا خدا سن نہ پائے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی یہ کوشش فضول ہے ف۲۳ اپنی مخلوق کے احوال کو۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ

وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین رام (تابع) کردی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللّٰہ کی روزی میں

رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ

سے کھاؤ ف۲۴ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ف۲۵ کیا تم اس سے نڈر ہوگئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تمہیں زمین میں

الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ

دھنسادے ف۲۶ جبھی وہ کانپتی رہے ف۲۷ یا تم نڈر ہوگئے اس سے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ

عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ

تم پر پتھراؤ بھیجے ف۲۸ تو اب جانو گے ف۲۹ کیسا تھا میرا ڈرانا اور بیشک اُن سے اگلوں نے

مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ

جھٹلایا ف۳۰ تو کیسا ہوا میرا انکار ف۳۱ اور کیا انھوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے ف۳۲

وَّ یَقْبِضْنَ ؔۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾

اور سمیٹتے اُنھیں کوئی نہیں روکتا ف۳۳ سوا رحمٰن کے ف۳۴ بیشک وہ سب کچھ دیکھتا ہے

وقف لازم اختلافی
وقف منزل
وقف غفران

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ

یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے کہ رحمٰن کے مقابل تمہاری مدد کرے ف۳۵

الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ ۚ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ

کافر نہیں مگر دھوکے میں ف۳۶ یا کون سا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر وہ اپنی روزی

رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ

روک لے ف۳۷ بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں ف۳۸ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے ف۳۹

ف۲۴ جو اس نے تمہارے لیے پیدا فرمائی۔ ف۲۵ قبروں سے جزا کے لیے۔ ف۲۶ جیسا قارون کو دھنسایا۔ ف۲۷ تاکہ تم اس کے اسفل میں پہنچو (یعنی سب سے نیچے پہنچو)۔ ف۲۸ جیسا لوط علیہ السلام کی قوم پر بھیجا تھا ف۲۹ یعنی عذاب دیکھ کر ف۳۰ یعنی پہلی امتوں نے ف۳۱ جب میں نے اُنہیں ہلاک کیا۔ ف۳۲ ہوا میں اڑتے وقت ف۳۳ پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے ف۳۴ یعنی باوجودیکہ پرندے بوجھل، موٹے، جَسِیم ہوتے ہیں اور شئے ثقیل طبعًا پستی کی طرف مائل ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں رک سکتی، اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ٹھہرے رہتے ہیں، ایسے ہی آسمانوں کو جب تک وہ چاہے رکے ہوئے ہیں اور وہ نہ روکے تو گر پڑیں۔ ف۳۵ اگر وہ تمہیں عذاب کرنا چاہے۔ ف۳۶ یعنی کافر شیطان کے اس فریب میں ہیں کہ اُن پر عذاب نازل نہ ہوگا۔ ف۳۷ یعنی اس کے سوا کوئی روزی دینے والا نہیں۔ ف۳۸ کہ حق سے قریب نہیں ہوتے، اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ نے کافر و مومن کے لیے ایک مثل بیان فرمائی ف۳۹ نہ آگے دیکھے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں۔

اَهْدٰۤى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْۤ

زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے ف۴۰ سیدھی راہ پر ف۴۱ تم فرماؤ ف۴۲ وہی ہے جس نے

اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا

تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھ اور دل بنائے ف۴۳ کتنا کم

تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾

حق مانتے ہو ف۴۴ تم فرماؤ وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے ف۴۵

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ

اور کہتے ہیں ف۴۶ یہ وعدہ ف۴۷ کب آئے گا اگر تم سچے ہو تم فرماؤ یہ علم

عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ

تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ف۴۸ پھر جب اسے ف۴۹ پاس دیکھیں گے

وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُلْ

کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے ف۵۰ اور ان سے فرمایا جائے گا ف۵۱ یہ ہے جو تم مانگتے تھے ف۵۲ تم فرماؤ ف۵۳

اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ

بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ف۵۴ ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے ف۵۵ تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو

مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

دکھ کے عذاب سے بچالے گا ف۵۶ تم فرماؤ وہی رحمٰن ہے ف۵۷ ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا

ف۴۰ راستہ کو دیکھتا ف۴۱ جو منزلِ مقصود تک پہنچانے والی ہے۔ مقصود اس مثل کا یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم نہ راہ پہچانے اور مومن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا پہچانتا چلتا ہے۔ ف۴۲ اے مصطفےٰ! صلی اللہ تعالٰی علیك وسلم مشرکین سے کہ جس خدا کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں وہ ف۴۳ جو آلات علم ہیں لیکن تم نے اُن قُوٰی (قوتوں) سے فائدہ نہ اٹھایا جو سنا وہ نہ مانا جو دیکھا اس سے عبرت حاصل نہ کی جو سمجھا اس میں غور نہ کیا ف۴۴ کہ اللہ تعالٰی کے عطا فرمائے ہوئے قوٰی اور آلاتِ ادراک سے وہ کام نہیں لیتے جس کے لیے وہ عطا ہوئے، یہی سبب ہے کہ شرک و کفر میں مبتلا ہوتے ہو۔ ف۴۵ روزِ قیامت حساب و جزا کے لیے ف۴۶ مسلمانوں سے تَمَسْخُر و استہزاء کے طور پر ف۴۷ عذاب یا قیامت کا ف۴۸ یعنی عذاب و قیامت کے آنے کا تمہیں ڈر سناتا ہوں اتنے ہی کا مامور ہوں اسی سے میرا فرض ادا ہو جاتا ہے وقت کا بتانا میرے ذمہ نہیں۔ ف۴۹ یعنی عذابِ مَوعُود کو ف۵۰ چہرے سیاہ پڑ جائیں گے وحشت و غم سے صورتیں خراب ہو جائیں گی ف۵۱ جہنم کے فرشتے کہیں گے ف۵۲ اور انبیاء علیہم السلام سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی لاؤ اب دیکھ لو یہ ہے وہ عذاب جس کی تمہیں طلب تھی ف۵۳ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! کفار مکہ سے جو آپ کی موت کی آرزو رکھتے ہیں ف۵۴ یعنی میرے اصحاب کو ف۵۵ اور ہماری عمریں دراز کردے۔ ف۵۶ تمہیں تو اپنے کفر کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا، ہماری موت تمہیں کیا فائدہ دے گی۔ ف۵۷ جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں۔

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ

تو اب جان جاؤ گے وہ٥٨ کون کھلی گمراہی میں ہے تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو

مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿٣٠﴾ ع ١٦ ٢

تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے وہ٥٩ تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لادے نگاہ کے سامنے بہتا ف٦٠

اٰیاتها ٥٢ ﴿٦٨ سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّیَّةٌ ٢﴾ رکوعاتها ٢

سورۂ قلم مکیہ ہے، اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف١

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ﴿١﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢﴾ وَاِنَّ

قلم ف٢ اور ان کے لکھے کی قسم ف٣ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ف٤ اور ضرور

لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿٣﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿٤﴾ فَسَتُبْصِرُ وَ

تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے ف٥ اور بیشک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے ف٦ تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھ

یُبْصِرُوْنَ ﴿٥﴾ بِاَیِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ

لوگے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ف٧ کہ تم میں کون مجنون تھا بےشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ

سَبِیْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿٨﴾ وَدُّوْا لَوْ

سے بہکے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ پر ہے تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ

ف٥٨ یعنی وقتِ عذاب ف٥٩ اور اتنی گہرائی میں پہنچ جائے کہ ڈول وغیرہ سے ہاتھ نہ آسکے ف٦٠ کہ اس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے، یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے تو جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھے انہیں کیوں عبادت میں اُس قادر برحق کا شریک کرتے ہو۔ ف١ اس سورت کا نام سورۂ نون وسورۂ قلم ہے یہ سورۃ مکیہ ہے اس میں دو ٢ رکوع، باون ٥٢ آیتیں، تین سو ٣٠٠ کلمے، ایک ہزار دو سو چھپن ١٢٥٦ حرف ہیں۔ ف٢ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم ذکر فرمائی، اس قلم سے مراد یا تو لکھنے والوں کے قلم ہیں جن سے دینی دُنیوی مَصالح وفوائد وابستہ ہیں اور یا قلمِ اعلیٰ مراد ہے جو نوری قلم ہے اور اس کا طول فاصلۂ زمین وآسمان کے برابر ہے۔ اس نے بحکمِ الٰہی لوحِ محفوظ پر قیامت تک ہونے والے تمام امور لکھ دیئے۔ ف٣ یعنی اعمال۔ بنی آدم کے نگہبان فرشتوں کے لکھے کی قسم ف٤ اس کا لُطف وکرم تمہارے شامل حال ہے اس نے تم پر انعام واحسان فرمائے نبوت اور حکمت عطا کی فصاحتِ تامہ، عقلِ کامل، پاکیزہ خصائل، پسندیدہ اخلاق عطا کئے مخلوق کے لیے جس قدر کمالات امکان میں ہیں سب علیٰ وجہ الکمال عطا فرمائے ہر عیب سے ذاتِ عالی صفات کو پاک رکھا، اس میں کفار کے اس مقولہ کا رَدّ ہے جو انہوں نے کہا تھا "یٰاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ"۔ ف٥ تبلیغِ رسالت واظہارِ نبوت اور خَلق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور کفار کی ان بیہودہ باتوں اور افتراؤں اور طعنوں پر صبر کرنے کا۔ ف٦ حضرت امّ المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خُلق قرآن ہے۔ حدیث شریف میں ہے: سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مَکارمِ اَخلاق ومحاسنِ افعال کی تکمیل وتتمیم کے لیے مبعوث فرمایا۔ ف٧ یعنی اہلِ مکہ بھی

تُدۡهِنُ فَيُدۡهِنُوۡنَ ﴿۹﴾ وَ لَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ

کسی طرح تم نرمی کرو ف۸ تو وہ بھی نرم پڑ جائیں اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ف۹ ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگاتا

بِنَمِيۡمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۭ بَعۡدَ ذٰلِكَ زَنِيۡمٍ ﴿۱۳﴾

پھرنے والا ف۱۰ بھلائی سے بڑا روکنے والا ف۱۱ حد سے بڑھنے والا گنہگار ف۱۲ دُرُشت خُو ف۱۳ اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ف۱۴

اَنۡ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيۡنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ

اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں ف۱۵ کہتا ہے اگلوں کی

الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الۡخُرۡطُوۡمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوۡنٰهُمۡ كَمَا بَلَوۡنَاۤ

کہانیاں ہیں ف۱۶ قریب ہے کہ ہم اس کی سؤر کی سی تھوتھنی پر داغ لگا دیں گے ف۱۷ بیشک ہم نے انہیں جانچا ف۱۸ جیسا اس باغ

اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ ۚ اِذۡ اَقۡسَمُوۡا لَيَصۡرِمُنَّهَا مُصۡبِحِيۡنَ ﴿۱۷﴾ وَ لَا يَسۡتَثۡنُوۡنَ ﴿۱۸﴾

والوں کو جانچا تھا ف۱۹ جب انہوں نے قسم کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس کے کھیت کاٹ لیں گے ف۲۰ اور اِنۡ شَآءَ اللّٰہ نہ کہا ف۲۱

جب ان پر عذاب نازل ہوگا ف۸ دین کے معاملہ میں ان کی رعایت کر کے ف۹ کہ جھوٹی اور باطل باتوں پر قسمیں کھانے میں دلیر ہے۔ مراد اس سے یا ولید بن مُغیرہ ہے یا اَسۡوَد بن یَغُوۡث یا اَخۡنَس بن شُرَیۡق، آگے اس کی صفتوں کا بیان ہوتا ہے ف۱۰ تاکہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالے ف۱۱ بخیل نہ خود خرچ کرے نہ دوسرے کو نیک کاموں میں خرچ کرنے دے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے اس کے معنی میں یہ فرمایا ہے کہ بھلائی سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو میں اسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دوں گا۔ ف۱۲ فاجر بدکار ف۱۳ بدمزاج بدزبان ف۱۴ یعنی بدگوہر، تو اس سے افعالِ خبیثہ کا صدور کیا عجب۔ مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں نو کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتا دے ورنہ میں تیری گردن مار دوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلا لیا، تُو اس سے ہے۔ فائدہ: ولید نے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا مجنون اس کے جواب میں اللّٰہ تعالٰی نے اس کے دس واقعی عیوب ظاہر فرما دیئے اس سے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی فضیلت اور شانِ محبوبیت معلوم ہوتی ہے۔ ف۱۵ یعنی قرآن مجید ف۱۶ اور اس سے اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ جھوٹ ہے اور اس کا یہ کہنا اس کا نتیجہ ہے کہ ہم نے اس کو مال اور اولاد دی۔ ف۱۷ یعنی اس کا چہرہ بگاڑ دیں گے اور اس کی بدباطنی کی علامت اس کے چہرہ پر نمودار کر دیں گے تاکہ اس کے لیے سبب عار ہو آخرت میں تو یہ سب کچھ ہوگا ہی مگر دنیا میں بھی یہ خبر پوری ہو کر رہی اور اس کی ناک دَغیلی (عیب دار) ہوگئی، کہتے ہیں کہ بدر میں اس کی ناک کٹ گئی۔ (كَذَا قِيۡلَ خَازِن وَمَدَارِك وَجَلَالَيۡن) "وَاعۡتُرِضَ عَلَيۡهِ بِاَنَّ وَلِيۡدًا كَانَ مِنَ الۡمُسۡتَهۡزِئِيۡنَ الَّذِيۡنَ مَاتُوۡا قَبۡلَ بَدۡر" ف۱۸ یعنی اہلِ مکہ کو نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی دُعا سے جو آپ نے فرمائی تھی کہ یارب! انہیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی تھی، چنانچہ اہلِ مکہ قحط کی ایسی مصیبت میں مبتلا کئے گئے کہ وہ بھوک کی شدت میں مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور اس طرح آزمائش میں ڈالے گئے۔ ف۱۹ اس باغ کا نام ضَرَوان تھا یہ باغ صَنۡعاء یمن سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر سرراہ تھا اس کا مالک ایک مردِ صالح تھا جو باغ کے میوے کثرت سے فقراء کو دیتا تھا جب باغ میں جاتا فقراء کو بلا لیتا تمام گرے پڑے میوے فقراء لے لیتے اور باغ میں بستر بچھا دیئے جاتے جب میوے توڑے جاتے تو جتنے میوے بستروں پر گرتے وہ بھی فقراء کو دے دیئے جاتے اور جو خالص اپنا حصہ ہوتا اس سے بھی دسواں حصہ فقراء کو دے دیتا اسی طرح کھیتی کاٹتے وقت بھی اس نے فقراء کے حقوق بہت زیادہ مقرر کئے تھے، اس کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل ہے کنبہ بہت ہے اگر والد کی طرح ہم بھی خیرات جاری رکھیں تو تنگدست ہو جائیں گے آپس میں مل کر قسمیں کھائیں کہ صبح تڑکے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے باغ چل کر میوے توڑ لیں، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ف۲۰ تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو۔ ف۲۱ یہ لوگ تو قسمیں کھا کر سو گئے۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿١٩﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿٢٠﴾

تو اس پر ف۲۲ تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیرا کر گیا ف۲۳ اور وہ سوتے تھے تو صبح رہ گیا ف۲۴ جیسے پھل ٹوٹا ہوا ف۲۵

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿٢١﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿٢٢﴾

پھر انہوں نے صبح ہوتے آپس میں ایک دوسرے کو پکارا کہ تڑکے (صبح سویرے) اپنی کھیتی کو چلو اگر تمہیں کاٹنی ہے

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

تو چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں

مِّسْكِيْنٌ ﴿٢٤﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا

آنے نہ پائے اور تڑکے چلے اپنے اس ارادہ پر قدرت سمجھتے ف۲۶ پھر جب اسے دیکھا ف۲۷ بولے بےشک ہم

لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

راستہ بہک گئے ف۲۸ بلکہ ہم بےنصیب ہوئے ف۲۹ ان میں جو سب سے غنیمت تھا بولا کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا

لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَقْبَلَ

کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے ف۳۰ بولے پاکی ہے ہمارے رب کو بےشک ہم ظالم تھے اب ایک

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿٣١﴾

دوسرے کی طرف ملامت کرتا متوجہ ہوا ف۳۱ بولے ہائے خرابی ہماری بےشک ہم سرکش تھے ف۳۲

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ

اُمید ہے کہ ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں ف۳۳ مار

الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ ع اِنَّ

ایسی ہوتی ہے ف۳۴ اور بےشک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ف۳۵ بےشک

ف۲۲ یعنی باغ پر ف۲۳ یعنی ایک بلا آئی بحکمِ الٰہی آگ نازل ہوئی اور باغ کو تباہ کر گئی ف۲۴ وہ باغ ف۲۵ اور ان لوگوں کو کچھ خبر نہیں یہ صبح تڑکے اٹھے ف۲۶ کہ کسی مسکین کو نہ آنے دیں گے اور تمام میوہ اپنے قبضہ میں لائیں گے۔ ف۲۷ یعنی باغ کو کہ اس میں میوہ کا نام ونشان نہیں ف۲۸ یعنی کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہمارا باغ تو بہت میوہ دار ہے پھر جب غور کیا اور اس کے درو دیوار کو دیکھا اور پہچانا کہ اپنا ہی باغ ہے تو بولے ف۲۹ اس کے منافع سے مسکینوں کو نہ دینے کی نیت کر کے۔ ف۳۰ اور اس ارادۂ بد سے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کیوں نہیں بجالاتے ف۳۱ اور آخر کار ان سب نے اعتراف کیا کہ ہم سے خطا ہوئی اور ہم حد سے مُتجاوِز ہو گئے۔ ف۳۲ کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہ کیا اور باپ دادا کے نیک طریقہ کو چھوڑا ف۳۳ اس کے عفو وکرم کی امید رکھتے ہیں ان لوگوں نے صدق واخلاص سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کے عوض اس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام باغ حَیَوان تھا اور اس میں کثرتِ پیداوار اور لطافتِ آب و ہوا کا یہ عالم تھا کہ اس کے انگوروں کا ایک خوشہ ایک گدھے پر بار کیا جاتا تھا۔ ف۳۴ اے کفار مکہ! ہوش میں آؤ یہ تو دنیا کی مار ہے ف۳۵ عذابِ آخرت کو اور اس سے

لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ

ڈر والوں کے لیے ان کے رب کے پاس وٓ۳٦ چین کے باغ ہیں وٓ۳۷ کیا ہم مسلمانوں کو

كَالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۫ وقفة كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳٦﴾ ج اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِیْهِ

مجرموں سا کردیں وٓ۳۸ تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو وٓ۳۹ کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے

تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ج اَمْ لَكُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا

جس میں پڑھتے ہو کہ تمہارے لیے اس میں جو تم پسند کرو یا تمہارے لیے ہم پر کچھ قسمیں ہیں

بَالِغَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ لا اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ ج سَلْهُمْ اَیُّهُمْ

قیامت تک پہنچتی ہوئی وٓ۴۰ کہ تمہیں ملے گا جو کچھ دعویٰ کرتے ہو وٓ۴۱ تم ان سے پوچھو وٓ۴۲ ان میں

بِذٰلِكَ زَعِیْمٌ ﴿۴۰﴾ ج اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ج فَلْیَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا مع ۱۵

کون سا اس کا ضامن ہے وٓ۴۳ یا ان کے پاس کچھ شریک ہیں وٓ۴۴ تو اپنے شریکوں کو لے کر آئیں اگر

صٰدِقِیْنَ ﴿۴۱﴾ یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا

سچے ہیں وٓ۴۵ جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنیٰ اللہ ہی جانتا ہے) وٓ۴٦ اور سجدہ کو بلائے جائیں گے وٓ۴۷ تو نہ

یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ لا خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَ قَدْ كَانُوْا

کرسکیں گے وٓ۴۸ نیچی نگاہیں کیے ہوئے وٓ۴۹ ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بےشک دنیا

یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِیْ وَ مَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا

میں سجدہ کے لیے بلائے جاتے تھے وٓ۵۰ جب تندرست تھے وٓ۵۱ تو جو اس بات کو وٓ۵۲ جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر

بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول کی فرمانبرداری کرتے۔ وٓ۳٦ یعنی آخرت میں وٓ۳۷ شانِ نزول: مشرکین نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر مرنے کے بعد پھر ہم اٹھائے بھی گئے تو وہاں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہوگا جیسے کہ دنیا میں ہمیں آسائش ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو آگے آتی ہے۔ وٓ۳۸ اور ان مخلص فرمانبرداروں کو ان مُعانِد باغیوں پر فضیلت نہ دیں گے، ہماری نسبت ایسا گمان فاسد وٓ۳۹ جہالت سے وٓ۴۰ جو منقطع نہ ہوں اس مضمون کی وٓ۴۱ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر و کرامت کا۔ اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے وٓ۴۲ یعنی کفار سے وٓ۴۳ کہ آخرت میں انہیں مسلمانوں سے بہتر یا ان کے برابر ملے گا وٓ۴۴ جو اس دعوے میں ان کی موافقت کریں اور ذمہ دار بنیں وٓ۴۵ حقیقت میں وہ باطل پر ہیں نہ ان کے پاس کوئی کتاب جس میں یہ مذکور ہو جو وہ کہتے ہیں نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد نہ کوئی ان کا ضامن نہ موافق۔ وٓ۴٦ جمہور کے نزدیک کشفِ ساق شدت و صعوبت امر سے عبارت ہے جو روزِ قیامت حساب و جزا کے لیے پیش آئے گی۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قیامت میں وہ بڑا سخت وقت ہے۔ سلف کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اس کے معنی میں کلام نہیں کرتے اور یہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے جو مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کرتے ہیں۔ وٓ۴۷ یعنی کفار و منافقین بطریقِ امتحان و توبیخ۔ وٓ۴۸ ان کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح سخت ہو جائیں گی۔ وٓ۴۹ کہ ان پر ذلت و ندامت چھائی ہوئی ہوگی۔ وٓ۵۰ اور اذانوں اور تکبیروں میں "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کے ساتھ انہیں نماز و سجدے کی دعوت دی جاتی تھی وٓ۵۱ باوجود اس کے سجدہ نہ

الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۴ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ

چھوڑ دو ۵۳ قریب ہے کہ ہم انہیں آہستہ آہستہ لے جائیں گے ۵۴ جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی اور میں انہیں ڈھیل دوں گا

اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝۴۵ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝۴۶

بے شک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ۵۵ یا تم ان سے اجرت مانگتے ہو ۵۶ کہ وہ چٹی (تاوان) کے بوجھ میں دبے ہیں ۵۷

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝۴۷ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ

یا ان کے پاس غیب ہے ۵۸ کہ وہ لکھ رہے ہیں ۵۹ تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو ۶۰ اور اس

كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝۴۸ ؕ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ — وقف لازم

مچھلی والے کی طرح نہ ہونا ۶۱ جب اس حال میں پکارا کہ اس کا دل گھٹ رہا تھا ۶۲ اگر اس کے رب کی نعمت

نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝۴۹ فَاجْتَبٰىهُ رَبُّهٗ

اس کی خبر کو نہ پہنچ جاتی ۶۳ تو ضرور میدان پر پھینک دیا جاتا الزام دیا ہوا ۶۴ تو اسے اس کے رب نے چن لیا

فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۵۰ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ

اور اپنے قربِ خاص کے سزاواروں (حق داروں) میں کرلیا اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بدنظر لگا کر

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝۵۱ وَمَا هُوَ — وقف لازم

تمہیں گرادیں گے جب قرآن سنتے ہیں ۶۵ اور کہتے ہیں ۶۶ یہ ضرور عقل سے دور ہیں اور وہ ۶۷ تو نہیں

کرتے تھے اسی کا نتیجہ ہے جو یہاں سجدے سے محروم رہے۔ ۵۲ یعنی قرآن مجید کو ۵۳ میں اس کو سزا دوں گا۔ ۵۴ اپنے عذاب کی طرف اس طرح کہ باوجود مَعْصِیَتوں اور نافرمانیوں کے انہیں صحت و رزق سب کچھ ملتا رہے گا اور دم بدم عذاب قریب ہوتا جائے گا ۵۵ میرا عذاب شدید ہے۔ ۵۶ رسالت کی تبلیغ پر ۵۷ اور تاوان کا ان پر ایسا بارگراں ہے جس کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے ۵۸ غیب سے مراد یہاں لوحِ محفوظ ہے ۵۹ اس سے جو کچھ کہتے ہیں۔ ۶۰ جو وہ اُن کے حق میں فرمائے اور چندے ان کی ایذاؤں پر صبر کرو۔ "قِيْلَ اِنَّهٗ مَنْسُوْخٌ بِاٰيَةِ السَّيْفِ" ۶۱ قوم پر تعجیل غضب میں اور مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں۔ ۶۲ مچھلی کے پیٹ میں غم سے۔ ۶۳ اور اللہ تعالیٰ ان کے عذر و دعا کو قبول فرما کر ان پر انعام نہ فرماتا ۶۴ لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت فرمائی ۶۵ اور بغض و عداوت کی نگاہوں سے گھور گھور کر دیکھتے ہیں۔ شانِ نزول: منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرہ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعویٰ کر کر کے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے گزند (نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہوگئی ایسے بہت واقعات ان کے تجربہ میں آچکے تھے کفار نے ان سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور ان کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی ستم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام جدوجہد بھی مثل ان کے اور مکائد (مکر فریب) کے جو رات دن وہ کرتے رہتے تھے بیکار گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کردی جائے۔ ۶۶ براہِ حسد و عناد اور لوگوں کو نفرت دلانے کے لیے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جب آپ کو قرآن کریم پڑھتے دیکھتے ہیں ۶۷ یعنی قرآن شریف یا سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ع ۲/۱۹/۴

اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۲﴾

مگر نصیحت سارے جہاں کے لیے ف۶۸

ایاتہا ۵۲ — ۶۹ سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ مَكِّیَّۃٌ ۷۸ — رکوعاتہا ۲

سورۂ حاقہ مکیہ ہے، اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ

وہ حق ہونے والی ف۲ کیسی وہ حق ہونے والی ف۳ اور تم نے کیا جانا کیسی وہ حق ہونے والی ف۴ ثمود اور عاد نے

ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِیَةِ ﴿۵﴾ وَ اَمَّا عَادٌ

اس سخت صدمہ دینے والی کو جھٹلایا تو ثمود تو ہلاک کیے گئے حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ف۵ اور رہے عاد

فَاُهْلِكُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَةَ

وہ ہلاک کیے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے وہ ان پر قوت سے لگادی سات راتیں اور آٹھ

اَیَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِیْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ

دن ف۶ لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں ف۷ دیکھو بچھڑے (مرے) ہوئے ف۸ گویا وہ کھجور کے ڈنڈ (سوکھے تنے)

خَاوِیَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿۸﴾ وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَهٗ

ہیں گرے ہوئے تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو ف۹ اور فرعون اور اس سے اگلے ف۱۰

وَ الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً

اور اُلٹنے والی بستیاں ف۱۱ خطالائے ف۱۲ تو انہوں نے اپنے رب کے رسولوں کا حکم نہ مانا ف۱۳ تو اس نے انہیں بڑھی چڑھی

ف۶۸ جنوں کے لیے بھی اور انسانوں کے لیے بھی یا ذکر بمعنی فضل و شرف کے ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے شرف ہیں ان کی طرف جنون کی نسبت کرنا کورِ باطنی ہے۔ (مدارک) ف۱ سورۂ حاقہ مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، باون ۵۲ آیتیں، دو سو چھپن ۲۵۶ کلمے، ایک ہزار چار سو تیئیس ۱۴۲۳ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی قیامت جو حق و ثابت ہے اور اس کا وقوع یقینی و قطعی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ ف۳ یعنی وہ نہایت عجیب و عظیم الشان ہے۔ ف۴ جس کے اَہوال و اَحوال اور شدائد تک فکرِ انسانی کا طائر پرواز نہیں کر سکتا۔ ف۵ یعنی سخت ہولناک آواز سے ف۶ چہار شنبہ سے چہار شنبہ (بدھ سے بدھ) تک، آخر ماہِ شوال میں نہایت تیز سردی کے موسم میں ف۷ یعنی ان دنوں میں ف۸ کہ موت نے انہیں ایسا ڈھا دیا ف۹ کہا گیا ہے کہ آٹھویں روز جب صبح کو وہ سب لوگ ہلاک ہوگئے تو ہواؤں نے انہیں اڑا کر سمندر میں پھینک دیا اور ایک بھی باقی نہ رہا۔ ف۱۰ اس سے بھی پہلی اُمتوں کے کفار ف۱۱ نافرمانیوں کی شامت سے مثل قوم لوط کی بستیوں کے یہ سب ف۱۲ افعالِ قبیحہ و معاصی و شرک کے مرتکب ہوئے ف۱۳ جو ان کی طرف بھیجے گئے تھے۔

رَّابِيَةً ﴿١٠﴾ إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿١١﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ

گرفت سے پکڑا بے شک جب پانی نے سر اٹھایا تھا ف۱۴ ہم نے تمہیں ف۱۵ کشتی میں سوار کیا ف۱۶ کہ اسے ف۱۷ تمہارے لیے

تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿١٢﴾ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ

یادگار کریں ف۱۸ اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا ہو ف۱۹ پھر جب صور پھونک دیا جائے

وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ وَّحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿١٤﴾

ایک دم اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعۃً چورا کردیئے جائیں

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ

وہ دن ہے کہ ہو پڑے گی وہ ہونے والی ف۲۰ اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا

وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى أَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ

حال ہوگا ف۲۱ اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے ف۲۲ اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر

يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَأَمَّا

آٹھ فرشتے اٹھائیں گے ف۲۳ اس دن تم سب پیش ہوگے ف۲۴ کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی تو وہ

مَنْ أُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾ إِنِّيْ ظَنَنْتُ

جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا ف۲۵ کہے گا لو میرے نامۂ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا

أَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾

کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا ف۲۶ تو وہ من مانتے چین میں ہے بلند باغ میں

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ

جس کے خوشے جھکے ہوئے ف۲۷ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں

ف۱۴ اور وہ درختوں، عمارتوں، پہاڑوں اور ہر چیز سے بلند ہوگیا تھا، یہ بیانِ طوفانِ نوح کا ہے۔ علیہ السلام ف۱۵ جب کہ تم اپنے آباء کے اصلاب (پیٹھوں) میں تھے حضرت نوح علیہ السلام کی ف۱۶ اور حضرت نوح علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ والوں کو جو ان پر ایمان لائے تھے نجات دی اور باقیوں کو غرق کیا ف۱۷ یعنی مومنین کو نجات دینے اور کافروں کے ہلاک فرمانے کو ف۱۸ کہ سبب عبرت ونصیحت ہو ف۱۹ کام کی باتوں کو تاکہ ان سے نفع اٹھائے۔ ف۲۰ یعنی قیامت قائم ہوجائے گی ف۲۱ یعنی وہ نہایت کمزور ہوگا باوجود اس کے کہ پہلے بہت مضبوط و مستحکم تھا۔ ف۲۲ یعنی جن فرشتوں کا مسکن آسمان ہے وہ اس کے پھٹنے پر اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے پھر بحکمِ الٰہی اتر کر زمین کا احاطہ کریں گے۔ ف۲۳ حدیث شریف میں ہے کہ حاملینِ عرش آج کل چار ہیں روزِ قیامت ان کی تائید کے لیے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہوجائیں گے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانے۔ ف۲۴ اللہ تعالیٰ کے حضور حساب کے لیے ف۲۵ یہ سمجھ لے گا کہ وہ نجات پانے والوں میں ہے اور نہایت فرح وسُرور کے ساتھ اپنی جماعت اور اپنے اہل واَقارب سے ف۲۶ یعنی مجھے دنیا

الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ ۙ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ

آگے بھیجا ف٢٨ اور وہ جو اپنے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ف٢٩ کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنا نوشتہ (نامۂ اعمال)

كِتَابِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَا

نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ہائے کسی طرح موت ہی قصہ چکا جاتی ف٣٠ میرے

أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ۜ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ

کچھ کام نہ آیا میرا مال ف٣١ میرا سب زور جاتا رہا ف٣٢ اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ف٣٣ پھر

الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾

اسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے ف٣٤ اسے پرو دو ف٣٥

إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿٣٤﴾

بے شک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا ف٣٦ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا ف٣٧

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ﴿٣٥﴾ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴿٣٦﴾

تو آج یہاں ف٣٨ اس کا کوئی دوست نہیں ف٣٩ اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ

لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ﴿٣٧﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا ع ١٢/٥

اسے نہ کھائیں گے مگر خطاکار ف٤٠ تو مجھے قسم ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور جنہیں تم

تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ

نہیں دیکھتے ف٤١ بے شک یہ قرآن ایک کرم والے رسول ف٤٢ سے باتیں ہیں ف٤٣ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ف٤٤

میں یقین تھا کہ آخرت میں مجھ سے حساب لیا جائے گا۔ ف٢٧ کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں بآسانی لے سکیں اور ان لوگوں سے کہا جائے گا ف٢٨ یعنی جو اعمالِ صالحہ کہ دنیا میں تم نے آخرت کے لیے کئے۔ ف٢٩ جب اپنے نامۂ اعمال کو دیکھے گا اور اس میں اپنے بداعمال مکتوب پائے گا تو شرمندہ و رسوا ہو کر ف٣٠ اور حساب کے لیے نہ اٹھایا جاتا اور یہ ذلت و رسوائی پیش نہ آتی ف٣١ جو میں نے دنیا میں جمع کیا تھا وہ ذرا بھی میرا عذاب ٹال نہ سکا ف٣٢ اور میں ذلیل و محتاج رہ گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اس سے اس کی مراد یہ ہوگی کہ دنیا میں جو حجتیں میں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہوگئیں اب اللہ تعالٰی جہنم کے خازنوں کو حکم دے گا ف٣٣ اس طرح کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے ملا کر طوق میں باندھ دو ف٣٤ فرشتوں کے ہاتھ سے ف٣٥ یعنی وہ زنجیر اس میں اس طرح داخل کردو جیسے کسی چیز میں ڈورا پرویا جاتا ہے۔ ف٣٦ اس کی عظمت و وحدانیت کا معتقد نہ تھا۔ ف٣٧ نہ اپنے نفس کو نہ اپنے اہل کو نہ دوسروں کو۔ اس میں اشارہ ہے کہ وہ بعث کا قائل نہ تھا کیونکہ مسکین کا کھانا دینے والا مسکین سے تو کسی بدلہ کی امید رکھتا ہی نہیں محض رضائے الٰہی و ثوابِ آخرت کی اُمید پر مسکین کو دیتا ہے اور جو بعث و آخرت پر ایمان ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کو کھلانے کی کیا غرض۔ ف٣٨ یعنی آخرت میں ف٣٩ جو اسے کچھ نفع پہنچائے یا شفاعت کرے ف٤٠ کفار بد اطوار۔ ف٤١ یعنی تمام مخلوقات کی قسم جو تمہارے دیکھنے میں آئے اس کی بھی جو نہ آئے اس کی بھی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ "مَاتُبْصِرُوْنَ" سے دنیا اور "مَالَاتُبْصِرُوْنَ" سے آخرت مراد ہے، اس کی تفسیر میں مفسرین کے اور بھی کئی قول ہیں۔ ف٤٢ محمد مصطفٰے حبیبِ خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف٤٣ جو ان کے رب عزوجل نے فرمائیں۔ ف٤٤ جیسا کہ کفار کہتے ہیں۔

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ ؕ

کتنا کم یقین رکھتے ہو ف۴۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ف۴۶ کتنا کم دھیان کرتے ہو ف۴۷

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ ۙ

اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے ف۴۸

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ۙ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ ۖ فَمَا مِنْكُمْ

ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے پھر ہم ان کی رگِ دل کاٹ دیتے ف۴۹ پھر تم میں کوئی

مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا

ان کا بچانے والا نہ ہوتا اور بے شک یہ قرآن ڈر والوں کو نصیحت ہے اور ضرور ہم

لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَ

جانتے ہیں کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے ہیں اور بے شک وہ کافروں پر حسرت ہے ف۵۰ اور

اِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع ع ۱۵ ۲

بے شک وہ یقینی حق ہے ف۵۱ تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کی پاکی بولو ف۵۲

اٰیاتها ۴۴	۷۰ سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ ۷۹	رکوعاتها ۲

سورۂ معارج مکیہ ہے، اس میں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ ۙ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾ ۙ مِّنَ اللّٰهِ

ایک مانگنے والا وہ عذاب مانگتا ہے جو کافروں پر ہونے والا ہے اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں ف۲ وہ ہوگا اللہ کی

ف۴۵ بالکل بے ایمان ہو اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ نہ یہ شعر ہے نہ اس میں شعریت کی کوئی بات پائی جاتی ہے ف۴۶ جیسا کہ تم میں سے بعضے کافر اس کتابِ الٰہی کی نسبت کہتے ہیں۔ ف۴۷ نہ اس کتاب کی ہدایات کو دیکھتے ہو نہ اس کی تعلیموں پر غور کرتے ہو کہ اس میں کیسی روحانی تعلیم ہے نہ اس کی فصاحت و بلاغت اور اعجازِ بے مثالی پر غور کرتے ہو جو یہ سمجھو کہ یہ کلام ف۴۸ جو ہم نے نہ فرمائی ہوتی تو ف۴۹ جس کے کاٹتے ہی موت واقع ہو جاتی ہے۔ ف۵۰ کہ وہ روزِ قیامت جب قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کے انکار کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے۔ ف۵۱ کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ ف۵۲ اور اس کا شکر کرو کہ اس نے تمہاری طرف اپنے اس کلامِ جلیل کی وحی فرمائی۔ ف۱ سورۂ معارج مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، چوالیس ۴۴ آیتیں، دوسو چوبیس ۲۲۴ کلمے، نوسوانتیس ۹۲۹ حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب اہلِ مکہ کو عذابِ الٰہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

ذِي الْمَعَارِجِ ۝٣ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

طرف سے جو بلندیوں کا مالک ہے ف۳ ملائکہ اور جبریل ف۴ اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں ف۵ وہ عذاب اس دن ہوگا

خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝٤ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝٥ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ

جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے ف۶ تو تم اچھی طرح صبر کرو وہ اسے ف۷ دور

بَعِيْدًا ۝٦ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝٧ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝٨ وَتَكُوْنُ

سمجھ رہے ہیں ف۸ اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں ف۹ جس دن آسمان ہوگا جیسی گلی چاندی اور

الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝٩ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝١٠ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ

پہاڑ ایسے ہلکے ہوجائیں گے جیسے اُون ف۱۰ اور کوئی دوست کسی دوست کی بات نہ پوچھے گا ف۱۱ ہوں گے انہیں دیکھتے ہوئے ف۱۲ مجرم ف۱۳

الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۝١١ وَصَاحِبَتِهٖ وَ

آرزو کرے گا کاش اس دن کے عذاب سے چھٹنے کے بدلے میں دے دے اپنے بیٹے اور اپنی جورو اور

اَخِيْهِ ۝١٢ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝١٣ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ

اپنا بھائی اور اپنا کنبہ جس میں اس کی جگہ ہے اور جتنے زمین میں ہیں سب پھر یہ بدلہ

يُنْجِيْهِ ۝١٤ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ۝١٥ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝١٦ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ

دینا اسے بچالے ہرگز نہیں ف۱۴ وہ تو بھڑکتی آگ ہے کھال اتار لینے والی بلا رہی ہے ف۱۵ اس کو جس نے پیٹھ دی اور

تَوَلّٰى ۝١٧ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝١٨ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝١٩ اِذَا مَسَّهُ

منہ پھیرا ف۱۶ اور جوڑ کر سینت رکھا (محفوظ کررکھا) ف۱۷ بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بےصبرا حریص جب اسے برائی

سے پوچھوتو انہوں نے حضور سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا، اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حضور سے سوال کرنے والا نضر بن حارث تھا اس نے دعا کی تھی کہ یارب! اگر یہ قرآن حق ہو اور تیرا کلام ہو تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج، ان آیتوں میں ارشاد فرمایا گیا کہ کافر طلب کریں یا نہ کریں عذاب جو اُن کے لیے مقدر ہے ضرور آنا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا ف۳ یعنی آسمانوں کا۔ ف۴ جو فرشتوں میں مخصوص فضل و شرف رکھتے ہیں ف۵ یعنی اس مقامِ قرب کی طرف جو آسمان میں اس کے اَوامر کا جائے نزول ہے۔ ف۶ وہ روزِ قیامت ہے جس کے شدائد کافروں کی نسبت تو اتنے دراز ہوں گے اور مومن کے لیے ایک فرض نماز سے بھی سُبک تر (کم تر) ہوگا۔ ف۷ یعنی عذاب کو ف۸ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ واقع ہونے والا ہی نہیں ف۹ کہ ضرور ہونے والا ہے۔ ف۱۰ اور ہوا میں اڑتے پھریں گے۔ ف۱۱ ہر ایک کو اپنی ہی پڑی ہوگی ف۱۲ کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ نہ ان سے حال پوچھیں گے نہ بات کرسکیں گے۔ ف۱۳ یعنی کافر ف۱۴ یہ کچھ اس کے کام نہ آئے گا اور کسی طرح وہ عذاب سے بچ نہ سکے گا ف۱۵ نام لے لے کر کہ اے کافر میرے پاس آ اے منافق! میرے پاس آ۔ ف۱۶ حق کے قبول کرنے اور ایمان لانے سے۔ ف۱۷ مال کو اور اس کے حقوق واجبہ ادا نہ کئے۔

الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾
پہنچے ف۱۸ تو سخت گھبرانے والا اور جب بھلائی پہنچے ف۱۹ تو روک رکھنے والا ف۲۰ مگر نمازی
الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ الَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
جو اپنی نماز کے پابند ہیں ف۲۱ اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم
مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَ الَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ
حق ہے ف۲۲ اس کے لیے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے ف۲۳ اور وہ جو انصاف کا دن سچ
الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ
جانتے ہیں ف۲۴ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں بےشک ان کے
رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى
رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں ف۲۵ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى
بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ ان پر کچھ ملامت نہیں تو جو ان دو ف۲۶
وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ
کے سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ف۲۷ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی
رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى
حفاظت کرتے ہیں ف۲۸ اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں ف۲۹ اور وہ جو

ف۱۸ تنگدستی و بیماری وغیرہ کی ف۱۹ دولت مندی و مال ف۲۰ یعنی انسان کی حالت یہ ہے کہ اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس پر صبر نہیں کرتا اور جب مال ملتا ہے تو اس کو خرچ نہیں کرتا۔ ف۲۱ کہ فرائضِ پنجگانہ کو ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کرتے ہیں یعنی مومن ہیں ف۲۲ مراد اس سے زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا وہ صدقہ جو آدمی اپنے نفس پر مُعَیَّن کرے تو اسے مُعَیَّن اوقات میں ادا کیا کرے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ صدقاتِ مستحبہ کے لیے اپنی طرف سے وقت مُعَیَّن کرنا شرع میں جائز اور قابلِ مدح ہے۔ ف۲۳ یعنی دونوں قسم کے محتاجوں کو دے اُنہیں بھی جو حاجت کے وقت سوال کرتے ہیں اور انہیں بھی جو شرم سے سوال نہیں کرتے اور ان کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی۔ ف۲۴ اور مرنے کے بعد اٹھنے اور حشر و نشر و جزا و قیامت سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ ف۲۵ چاہے آدمی کتنا ہی نیک پارسا کثیرُ الطاعۃ والعبادۃ ہو مگر اسے عذابِ الٰہی سے بے خوف ہونا نہ چاہئے۔ ف۲۶ یعنی زوجات و مملوکات ف۲۷ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں۔ مسئلہ: اس آیت سے مُتعہ، لواطت، جانوروں کے ساتھ قضاءِ شہوت اور ہاتھ سے اِستمناء کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ ف۲۸ شرعی امانتوں کی بھی اور بندوں کی امانتوں کی بھی اور خلق کے ساتھ جو عہد ہیں اُن کی بھی اور حق کے جو عہد ہیں ان کی بھی نذریں اور قسمیں بھی اس میں داخل ہیں۔ ف۲۹ صدق و انصاف کے ساتھ نہ اس میں رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں نہ زبردست کو کمزور پر ترجیح دیتے ہیں نہ کسی صاحبِ حق کا تلفِ حق گوارا کرتے ہیں۔

صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ؕ ﴿۳۴﴾ أُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ط ع فَمَالِ الَّذِيْنَ

اپنی نماز کی محافظت کرتے ہیں ف۳۰ یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا ف۳۱ تو ان کافروں

كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ لا عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾

کو کیا ہوا تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ف۳۲ دہنے اور بائیں گروہ کے گروہ

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ لا كَلَّا ؕ إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ ف۳۳ چین کے باغ میں داخل کیا جائے ہرگز نہیں بےشک ہم نے انہیں اس چیز

مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ إِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ لا

سے بنایا جسے جانتے ہیں ف۳۴ تو مجھے قسم ہے اس کی جو سب پوربوں سب پچھموں کا مالک ہے ف۳۵ کہ ضرور ہم قادر ہیں

عَلٰٓى أَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا

کہ ان سے اچھے بدل دیں ف۳۶ اور ہم سے کوئی نکل کر نہیں جا سکتا ف۳۷ تو انہیں چھوڑ دو ان کی بیہودگیوں میں پڑے

وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ لا يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ

اور کھیلتے ہوئے یہاں تک کہ اپنے اس ف۳۸ دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے جس دن قبروں سے

مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً

نکلیں گے جھپٹتے ہوئے ف۳۹ گویا وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں ف۴۰ آنکھیں

أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع

نیچی کئے ہوئے ان پر ذلت سوار یہ ہے ان کا وہ دن ف۴۱ جس کا ان سے وعدہ تھا ف۴۲

ف۳۰ نماز کا ذکر مکرر فرمایا گیا اس میں یہ اظہار ہے کہ نماز بہت اہم ہے یا یہ کہ ایک جگہ فرائض مراد ہیں دوسری جگہ نوافل اور حفاظت سے مراد یہ ہے کہ اس کے ارکان اور واجبات اور سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں۔ ف۳۱ بہشت کے۔ ف۳۲ شانِ نزول: یہ آیت کفار کی اس جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے تھے اور آپ کا کلام مبارک سنتے اور اس کو جھٹلاتے اور استہزاء کرتے اور کہتے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جیسا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں تو ہم ضرور ان سے پہلے اس میں داخل ہوں گے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ان کافروں کا کیا حال ہے کہ آپ کے پاس بیٹھتے بھی ہیں اور گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھتے بھی ہیں پھر بھی جو آپ سے سنتے ہیں اس سے نفع نہیں اٹھاتے۔ ف۳۳ ایمان والوں کی طرح ف۳۴ یعنی نطفہ سے جیسے سب آدمیوں کو پیدا کیا تو اس سبب سے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا جنت میں داخل ہونا ایمان پر موقوف ہے۔ ف۳۵ یعنی آفتاب کے ہر جائے طلوع اور ہر جائے غروب کا یا ہر ہر ستارہ کے مشرق و مغرب کا، مقصد اپنی ربوبیت کی قسم یاد فرمانا ہے۔ ف۳۶ اس طرح کہ انہیں ہلاک کر دیں اور بجائے ان کے اپنی فرمانبردار مخلوق پیدا کریں ف۳۷ اور ہماری قدرت کے احاطہ سے باہر نہیں ہو سکتا ف۳۸ عذاب کے ف۳۹ محشر کی طرف ف۴۰ جیسے جھنڈے والے اپنے جھنڈے کی طرف دوڑتے ہیں ف۴۱ یعنی روزِ قیامت ف۴۲ دنیا میں اور وہ اس کو جھٹلاتے تھے۔

ایاتها ۲۸ | ۷۱ سورۃ نوح مکیۃ ۷۱ | رکوعاتها ۲

سورۂ نوح مکیہ ہے، اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ
بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر
عَذَابٌ أَلِيمٌ ۱ قَالَ يَٰقَوْمِ إِنِّى لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۲ أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ
دردناک عذاب آئے و۲ اس نے فرمایا اے میری قوم میں تمہارے لیے صریح ڈرسنانے والا ہوں کہ اللہ کی بندگی کرو و۳
وَٱتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ۳ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ
اور اس سے ڈرو و۴ اور میرا حکم مانو وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا و۵ اور ایک مقرر میعاد تک و۶ تمہیں
مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ ٱللَّهِ إِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۴ قَالَ وقف لازم
مہلت دے گا و۷ بے شک اللہ کا وعدہ جب آتا ہے ہٹایا نہیں جاتا کسی طرح تم جانتے و۸ عرض کی و۹
رَبِّ إِنِّى دَعَوْتُ قَوْمِى لَيْلًا وَنَهَارًا ۵ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىٓ إِلَّا
اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات دن بلایا و۱۰ تو میرے بلانے سے انہیں بھاگنا
فِرَارًا ۶ وَإِنِّى كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوٓا۟ أَصَٰبِعَهُمْ فِىٓ ءَاذَانِهِمْ
ہی بڑھا و۱۱ اور میں نے جتنی بار انہیں بلایا و۱۲ کہ تو ان کو بخشے انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں و۱۳
وَٱسْتَغْشَوْا۟ ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا۟ وَٱسْتَكْبَرُوا۟ ٱسْتِكْبَارًا ۷ ثُمَّ إِنِّى دَعَوْتُهُمْ
اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے و۱۴ اور ہٹ (ضد) کی و۱۵ اور بڑا غرور کیا و۱۶ پھر میں نے انہیں

و۱ سورۂ نوح مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، اٹھائیس ۲۸ آیتیں، دوسو چوبیس ۲۲۴ کلمے، نوسو ننانوے ۹۹۹ حرف ہیں۔ و۲ دنیا و آخرت کا و۳ اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ و۴ نافرمانیوں سے بچ کرتا کہ وہ غضب نہ فرمائے و۵ جو تم سے وقتِ ایمان تک صادر ہوئے ہوں گے یا جو بندوں کے حقوق سے متعلق نہ ہوں گے و۶ یعنی وقت موت تک و۷ کہ اس دوران میں تم پر عذاب نہ فرمائے گا۔ و۸ اس کو اور ایمان لے آتے۔ و۹ حضرت نوح علیہ السلام نے و۱۰ ایمان و طاعت کی طرف و۱۱ اور جتنی انہیں ایمان لانے کی ترغیب دی گئی اتنی ہی اُن کی سرکشی بڑھتی گئی و۱۲ تجھ پر ایمان لانے کی طرف و۱۳ تا کہ میری دعوت کو نہ سنیں و۱۴ اور منہ چھپا لیے تا کہ مجھے نہ دیکھیں کیونکہ انہیں دینِ الٰہی کی طرف نصیحت کرنے والے کو دیکھنا بھی گوارا نہ تھا۔ و۱۵ اپنے کفر پر و۱۶ اور میری دعوت کو قبول کرنا اپنی شان کے خلاف جانا۔

جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ

علانیہ بلایا ف۱۷ پھر میں نے ان سے باعلان بھی کہا ف۱۸ اور آہستہ خفیہ بھی کہا ف۱۹ تو میں نے کہا

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ

اپنے رب سے معافی مانگو ف۲۰ بےشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے ف۲۱ تم پر شرّاٹے کا مینہ

مِّدْرَارًا ﴿١١﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ

(موسلا دھار بارش) بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا ف۲۲ اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور

یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿١٢﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ

تمہارے لیے نہریں بنائے گا ف۲۳ تمہیں کیا ہوا اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے ف۲۴ حالانکہ اس نے تمہیں طرح

اَطْوَارًا ﴿١٤﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَّ جَعَلَ

طرح بنایا ف۲۵ کیا تم نہیں دیکھتے اللہ نے کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک اور اُن میں

الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ

چاند کو روشنی کیا ف۲۶ اور سورج کو چراغ ف۲۷ اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح

الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا وَ یُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَ اللّٰهُ

زمین سے اگایا ف۲۸ پھر تمہیں اسی میں لے جائے گا ف۲۹ اور دوبارہ نکالے گا ف۳۰ اور اللہ

ف۱۷ بَبانگِ بلند محفلوں میں ف۱۸ اور دعوت بالاعلان کی تکرار بھی کی ف۱۹ ایک ایک سے اور کوئی دقیقہ دعوت کا اٹھا نہ رکھا۔ قوم زمانۂ دراز تک حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب ہی کرتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بارش روک دی اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا چالیس سال تک ان کے مال ہلاک ہو گئے جانور مر گئے جب یہ حال ہوا تو حضرت نوح علیہ السلام نے انہیں استغفار کا حکم دیا۔ ف۲۰ کفر و شرک سے اور ایمان لا کر مغفرت طلب کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولے کیونکہ طاعات میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتا ہے۔ ف۲۱ توبہ کرنے والوں کو اگر تم ایمان لائے اور تم نے توبہ کی تو وہ ف۲۲ مال و اولاد بکثرت عطا فرمائے گا ف۲۳ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے قلتِ بارش کی شکایت کی آپ نے استغفار کا حکم دیا۔ دوسرا آیا اس نے تنگدستی کی شکایت کی اسے بھی یہی حکم فرمایا۔ پھر تیسرا آیا اس نے قلت نسل کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا۔ پھر چوتھا آیا اس نے اپنی زمین کی قلت پیداوار کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا، ربیع بن صبیح جو حاضر تھے انہوں نے عرض کیا: چند لوگ آئے قسم قسم کی حاجتیں انہوں نے پیش کیں آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ استغفار کرو تو آپ نے یہ آیت پڑھی (ان حوائج کے لیے یہ قرآنی عمل ہے)۔ ف۲۴ اس طرح کہ اس پر ایمان لاؤ ف۲۵ کبھی نطفہ، کبھی علقہ، کبھی مضغہ یہاں تک کہ تمہاری خلقت کامل کی اس کی آفرینش میں نظر کرنا اس کی خالقیت و قدرت اور اس کی وحدانیت پر ایمان لانے کو واجب کرتا ہے۔ ف۲۶ حضرت ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آفتاب و ماہتاب کے چہرے تو آسمانوں کی طرف ہیں اور ہر ایک کی پشت زمین کی طرف تو آسمانوں کی لطافت کے باعث ان کی روشنی تمام آسمانوں میں پہنچتی ہے اگرچہ چاند آسمانِ دنیا میں ہے۔ ف۲۷ کہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور اس کی روشنی چاند کے نور سے قوی تر ہے اور آفتاب چوتھے آسمان میں ہے۔ ف۲۸ تمہارے باپ حضرت آدم کو اس سے پیدا کر کے ف۲۹ موت کے بعد ف۳۰ اس سے روز قیامت۔

ع ۱
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ

نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو نوح نے

نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا

عرض کی اے میرے رب انہوں نے میری نافرمانی کی ف۳۱ اور ف۳۲ ایسے کے پیچھے ہولیے جسے اس کے مال اور اولاد نے نقصان ہی

خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا

بڑھایا ف۳۳ اور ف۳۴ بہت بڑا داؤں کھیلے ف۳۵ اور بولے ف۳۶ ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو ف۳۷ اور ہرگز نہ

تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا یَغُوْثَ وَ یَعُوْقَ وَ نَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَ قَدْ اَضَلُّوْا

چھوڑنا وَدّ اور نہ سُوَاع اور یَغُوث اور یَعُوق اور نَسر کو ف۳۸ اور بے شک انہوں نے بہتوں

كَثِیْرًا ۚ۬ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِیْٓــٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا

کو بہکایا ف۳۹ اور تو ظالموں کو ف۴۰ زیادہ نہ کرنا مگر گمراہی ف۴۱ اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے ف۴۲

فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَ قَالَ

پھر آگ میں داخل کیے گئے ف۴۳ تو انہوں نے اللہ کے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پایا ف۴۴ اور نوح نے

نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ

عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ بے شک اگر

تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ

تو انہیں رہنے دے گا ف۴۵ تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر ف۴۶ اے میرے رب

ف۳۱ اور میں نے جو ایمان و استغفار کا جو حکم دیا تھا اس کو انہوں نے نہ مانا ف۳۲ ان کے عوام، غرباء اور چھوٹے لوگ، سرکش رؤسا اور اصحابِ اموال و اولاد کے تابع ہوئے ف۳۳ اور وہ غرورِ مال میں مست ہو کر کفر و طغیان میں بڑھتا رہا ف۳۴ وہ رؤساء ف۳۵ کہ انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور انہیں اور ان کے متبعین کو ایذائیں پہنچائیں ف۳۶ رؤساء کفار اپنے عوام سے ف۳۷ یعنی ان کی عبادت ترک نہ کرنا ف۳۸ یہ اُن کے بتوں کے نام ہیں جنہیں وہ پوجتے تھے بُت تو ان کے بہت تھے مگر یہ پانچ ان کے نزدیک بڑی عظمت والے تھے وَدّ تو مرد کی صورت پر تھا اور سُوَاع عورت کی صورت پر اور یَغُوث شیر کی شکل اور یَعُوق گھوڑے کی اور نَسر کرگس (گدھ) کی یہ بت قومِ نوح سے منتقل ہو کر عرب میں پہنچے اور مشرکین کے قبائل سے ایک ایک نے ایک ایک کو اپنے لیے خاص کر لیا۔ ف۳۹ یعنی یہ بُت بہت سے لوگوں کے لیے گمراہی کا سبب ہوئے یا یہ معنی ہیں کہ رؤساء قوم نے بتوں کی عبادت کا حکم کر کے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ ف۴۰ جو بتوں کو پوجتے ہیں ف۴۱ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے جب انہیں وحی سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ایمان لا چکے قوم میں ان کے سوا اور لوگ ایمان لانے والے نہیں تب آپ نے یہ دعا کی۔ ف۴۲ طوفان میں ف۴۳ بعد غرق ہونے کے ف۴۴ جو انہیں عذابِ الٰہی سے بچا سکتا۔ ف۴۵ اور ہلاک نہ فرمائے گا ف۴۶ یہ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی سے معلوم ہو چکا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے اور اپنے والدین اور مومنین و مومنات کے لیے دعا فرمائی۔

اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ

مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ؎۴۷ اوراسے جوایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور

الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾ ع

سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی ؎۴۸

ع ٢/١٠ النصف

اٰياتها ٢٨ (٧٢) سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ ٤٠ ركوعاتها ٢

سورۂ جن مکیہ ہے، اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ؎۱

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا

تم فرماؤ ؎۲ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے ؎۳ میرا پڑھنا کان لگا کر سنا ؎۴ تو بولے ؎۵ ہم نے ایک عجیب

عَجَبًا ﴿١﴾ يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا ﴿٢﴾ وَّ

قرآن سنا ؎۶ کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے ؎۷ تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے اور

اَنَّهُ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ وَّاَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ

یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ ؎۸ اور یہ کہ ہم میں کا

سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ

بےوقوف اللہ پر بڑھ کر بات کہتا تھا ؎۹ اور یہ کہ ہمیں خیال تھا کہ ہرگز جن اور آدمی

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿٥﴾ وَّاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ

اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے ؎۱۰ اور یہ کہ آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ

؎۴۷ کہ وہ دونوں مؤمن تھے ؎۴۸ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اوران کی قوم کے تمام کفار کوعذاب سے ہلاک کردیا۔ ؎۱ سورۂ جن مکیہ ہےاس میں دو ۲ رکوع، اٹھائیس ۲۸ آیتیں، دوسو پچاس ۲۵۰ کلمے، آٹھ سوستر ۸۷۰ حرف ہیں۔ ؎۲ اے مصطفٰے! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ؎۳ نصیبین کے جن کی تعداد مفسرین نے نو ۹ بیان کی۔ ؎۴ نماز فجر میں بمقامِ نَخْلَہ مکۂ مکرّمہ وطائف کے درمیان ؎۵ وہ جن اپنی قوم میں جاکر ؎۶ جو اپنی فصاحت و بلاغت وخوبیٔ مضامین وعلومعنی میں ایسا نادر ہے کہ مخلوق کا کوئی کلام اس سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اوراس کی یہ شان ہے ؎۷ یعنی توحید وایمان کی۔ ؎۸ جیسا کہ کفار، جنّ وانس کہتے ہیں۔ ؎۹ جھوٹ بولتا تھا بےادبی کرتا تھا کہ اس کے لیے شریک واولاد اور بی بی بتاتا تھا۔ ؎۱۰ اوراس پر افتراء نہ کریں گے اس لیے ہم ان کی باتوں کی تصدیق کرتے تھے جو کچھ وہ شانِ الٰہی میں کہتے تھے اور خداوند عالم کی طرف بی بی اور بچے کی نسبت کرتے تھے یہاں تک کہ قرآنِ کریم کی ہدایت سے ہمیں ان کا کذب وبہتان ظاہر ہوگیا۔

الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ ﴿٦﴾ وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ

لیتے تھے ف۱۱ تو اس سے اور بھی ان کا تکبر بڑھا اور یہ کہ انہوں نے ف۱۲ گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے ف۱۳ کہ اللہ ہرگز کوئی رسول

اَحَدًا ۙ ﴿٧﴾ وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا

نہ بھیجے گا اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا ف۱۴ تو اسے پایا کہ ف۱۵ سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے

وَّ شُهُبًا ۙ ﴿٨﴾ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ

بھر دیا گیا ہے ف۱۶ اور یہ کہ ہم ف۱۷ پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب ف۱۸ جو کوئی سنے

يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ ﴿٩﴾ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي

وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا (لپٹ) پائے ف۱۹ اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ف۲۰ زمین والوں سے کوئی برائی کا

الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ ﴿١٠﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا

ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے کوئی بھلائی چاہی ہے اور یہ کہ ہم میں ف۲۱ کچھ نیک ہیں ف۲۲ اور کچھ

دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ ﴿١١﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي

دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں پھٹے ہوئے ہیں ف۲۳ اور یہ کہ ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو

الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ ﴿١٢﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ

سے نہ نکل سکیں گے اور نہ بھاگ کر اس کے قبضہ سے باہر ہوں اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی ف۲۴ اس پر ایمان لائے تو جو

يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ ﴿١٣﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا

اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ کسی کمی کا خوف ف۲۵ نہ زیادتی کا ف۲۶ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ

الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿١٤﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

ظالم ف۲۷ تو جو اسلام لائے انہوں نے بھلائی سوچی ف۲۸ اور رہے ظالم ف۲۹

ف۱۱ جب سفر میں کسی خوفناک مقام پر اترتے تو کہتے ہم اس جگہ کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں یہاں کے شریروں سے ف۱۲ یعنی کفارِ قریش نے ف۱۳ اے جنّات! ف۱۴ یعنی اہلِ آسمان کا کلام سننے کے لیے آسمانِ دنیا پر جانا چاہا ف۱۵ فرشتوں کے ف۱۶ تاکہ جنّات کو اہلِ آسمان کی باتیں سننے کے لیے آسمان تک پہنچنے سے روکا جائے ف۱۷ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے ف۱۸ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ف۱۹ جس سے اس کو مارا جائے ف۲۰ ہماری اس بندش اور روک سے ف۲۱ قرآن کریم سننے کے بعد ف۲۲ مومن، مخلص، متقی و ابرار ف۲۳ فرقے فرقے مختلف۔ ف۲۴ یعنی قرآنِ پاک ف۲۵ یعنی نیکیوں یا ثواب کی کمی کا ف۲۶ بدیوں کی ف۲۷ حق سے پھرے ہوئے کافر ف۲۸ اور ہدایت و راہِ حق کو اپنا مقصود ٹھہرایا۔ ف۲۹ کافر راہِ حق سے پھرنے والے۔

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ
وہ جہنم کے ایندھن ہوئے ف۳۰ اورفرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی کہ اگر وہ ف۳۱ راہ پر سیدھے رہتے ف۳۲ تو ضرور ہم انھیں

مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ
وافر پانی دیتے ف۳۳ کہ اس پر انھیں جانچیں ف۳۴ اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ف۳۵ وہ اسے چڑھتے

عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿۱۷﴾ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّ اَنَّهٗ
عذاب میں ڈالے گا ف۳۶ اور یہ کہ مسجدیں ف۳۷ اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو ف۳۸ اور یہ کہ

لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ؕ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ ع ۱۹
جب اللہ کا بندہ ف۳۹ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا ف۴۰ تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہوجائیں ف۴۱ تم فرماؤ میں تو

اَدْعُوْا رَبِّیْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا
اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا تم فرماؤ میں تمہارے کسی بُرے بھلے کا

رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ
مالک نہیں تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا ف۴۲ اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ

مُلْتَحَدًا ۙ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ
پاؤں گا مگر اللہ کے پیام پہنچانا اور اس کی رسالتیں ف۴۳ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے ف۴۴

فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ
تو بے شک ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں یہاں تک کہ جب دیکھیں گے ف۴۵ جو وعدہ دیا جاتا ہے

ف۳۰ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن آتشِ جہنم کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ ف۳۱ یعنی انسان ف۳۲ یعنی دینِ حق وطریقۂ اسلام پر ف۳۳ کثیر، مراد وسعتِ رزق ہے اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ سات برس تک وہ بارش سے محروم کردیئے گئے تھے معنی یہ ہیں کہ اگر وہ لوگ ایمان لاتے تو ہم دنیا میں ان پر رزق وسیع کرتے اور انہیں کثیر پانی اور فراخیٔ عیش عنایت فرماتے ف۳۴ کہ وہ کیسی شکرگزاری کرتے ہیں۔ ف۳۵ قرآن سے یا توحید یا عبادت سے ف۳۶ جس کی شدّت دم بدم بڑھے گی۔ ف۳۷ یعنی وہ مکان جو نماز کے لیے بنائے گئے ف۳۸ جیسا کہ یہود ونصاریٰ کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجاؤں اور عبادت خانوں میں شرک کرتے تھے۔ ف۳۹ یعنی سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بطنِ نَخْلَہ میں وقتِ فجر ف۴۰ یعنی نماز پڑھنے ف۴۱ کیونکہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عبادت وتلاوت اور آپ کے اصحاب کی اقتداء نہایت عجیب اور پسندیدہ معلوم ہوئی اس سے پہلے انہوں نے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا تھا اور ایسا بے مثل کلام نہ سنا تھا۔ ف۴۲ جیسا کہ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ ''فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَیْتُهٗ'' (تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں) ف۴۳ یہ میرا فرض ہے جس کو انجام دیتا ہوں ف۴۴ اور ان پر ایمان نہ لائے ف۴۵ وہ عذاب۔

فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ

تو اب جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم ف۴۶ تم فرماؤ میں نہیں جانتا

اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا

آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا میرا رب اسے کچھ وقفہ دے گا ف۴۷ غیب کا جاننے والا تو

یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ

اپنے غیب پر ف۴۸ کسی کو مسلط نہیں کرتا ف۴۹ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے ف۵۰ کہ ان کے

مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا

آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا ہے ف۵۱ تاکہ دیکھ لے کہ انھوں نے اپنے رب کے

رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع ۲ ۹ ۱۲

پیام پہنچا دیئے اور جو کچھ ان کے پاس سب اس کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے ف۵۲

اٰیاتها ۲۰ ۷۳ سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّیَّةٌ ۳ رکوعاتها ۲

سورۂ مزمل مکیہ ہے، اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ

اے جھرمٹ مارنے والے ف۲ رات میں قیام فرما ف۳ سوا کچھ رات کے ف۴ آدھی رات یا اس سے کچھ

ف۴۶ کافر کی یا مومن کی یعنی اس روز کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء اور ملائکہ سب فرمائیں گے۔ شانِ نزول: نضر بن حارث نے کہا تھا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی ف۴۷ یعنی وقتِ عذاب کا علم غیب ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانے ف۴۸ یعنی اپنے غیب خاص پر جس کے ساتھ وہ منفرد ہے۔ (خازن وبیضاوی وغیرہ) ف۴۹ یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشف تام اعلیٰ درجۂ یقین کے ساتھ حاصل ہو ف۵۰ تو انہیں غیوب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام عطا فرماتا ہے اور یہ علمِ غیب ان کے لیے معجزہ ہوتا ہے اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے مگر انبیاء کا علم باعتبارِ کشف و اِنجلاء اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا وارفع واعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کے وَساطت اور انہی کے فیض سے ہوتے ہیں۔ معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کے لیے علم غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیثِ کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے ان کا تَمَسُّک (دلیل پکڑنا) صحیح نہیں بیان مذکورہ بالا میں اس کا اشارہ کر دیا گیا ہے سید الرُسُل خاتَم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرتضیٰ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی مُعْتَبَر اَحادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور کے اور تمام مرتضیٰ رسولوں کے لیے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔ ف۵۱ فرشتوں کو جو اُن کی حفاظت کرتے ہیں ف۵۲ اس سے ثابت ہوا کہ جمیع اشیاء محدود و محصور و متناہی ہیں۔ ف۱ سورۂ مزمل مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، بیس ۲۰ آیتیں، دوسو پچاسی ۲۸۵ کلمے، آٹھ سو اڑتیس ۸۳۸ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اپنے کپڑوں سے لپٹنے والے، اس کے شانِ نزول میں کئی قول ہیں: بعض مفسرین نے

قَلِيْلًا ﴿٣﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿٤﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ

کم کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ ف۵ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف٦ بے شک عنقریب ہم تم پر ایک

قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿٥﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ﴿٦﴾ اِنَّ

بھاری بات ڈالیں گے ف٧ بیشک رات کا اٹھنا ف٨ وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے ف٩ اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے ف١٠ بیشک

لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿٧﴾ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ

دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں ف١١ اور اپنے رب کا نام یاد کرو ف١٢ اور سب سے ٹوٹ کر

تَبْتِيْلًا ﴿٨﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿٩﴾

اسی کے ہو رہو ف١٣ وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ ف١٤

وَ اصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿١٠﴾ وَ ذَرْنِيْ وَ

اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انھیں اچھی طرح چھوڑ دو ف١٥ اور مجھ پر چھوڑو

الْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿١١﴾ اِنَّ لَدَيْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا ﴿١٢﴾

ان جھٹلانے والے مال داروں کو اور انھیں تھوڑی مہلت دو ف١٦ بے شک ہمارے پاس ف١٧ بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ

کہا کہ ابتداءِ زمانۂ وحی میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے ایسی حالت میں آپ کو حضرت جبریل نے "یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ" کہہ کر ندا کی۔ ایک قول یہ ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی "یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ" بہرحال یہ ندا بتاتی ہے کہ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ رداءِ نبوت و چادرِ رسالت کے حامل و لائق۔ ف٣ نماز اور عبادت کے ساتھ ف٤ یعنی تھوڑا حصہ آرام کے لیے ہو باقی شب عبادت میں گزاریئے اب وہ باقی کتنی ہو اس کی تفصیل آگے ارشاد فرمائی جاتی ہے ف۵ مراد یہ ہے کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ قیام نصف شب سے کم ہو یا نصف شب یا اس سے زیادہ ہو۔ (بیضاوی) مراد اس قیام سے تہجد ہے جو ابتدائے اسلام میں واجب و بقولے فرض تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اَصحاب شب کو قیام فرماتے اور لوگ نہ جانتے کہ تہائی رات یا آدھی رات یا دو تہائی رات کب ہوئی تو وہ تمام شب قیام میں رہتے اور صبح تک نمازیں پڑھتے اس اندیشہ سے کہ قیام قدرِ واجب سے کم نہ ہو جائے یہاں تک کہ ان حضرات کے پاؤں سوج جاتے تھے پھر یہ حکم ایک سال کے بعد منسوخ ہو گیا اور اس کا ناسخ بھی اسی سورت میں ہے "فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ"۔ ف٦ رعایتِ وُقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو مخارج کے ساتھ تابہ امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے۔ ف٧ یعنی نہایت جلیل و باعظمت، مراد اس سے قرآن مجید ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے جس میں اَوامر و نَواہی اور تکالیف شاقّہ ہیں جو مُکلَّفِیْن پر بھاری ہوں گی۔ ف٨ سونے کے بعد ف٩ بہ نسبت دِن کی نماز کے ف١٠ کیونکہ وہ وقت سکون و اطمینان کا ہے شور و شغب سے امن ہوتی ہے، اخلاص تام و کامل ہوتا ہے، ریاء و نمائش کا موقع نہیں ہوتا۔ ف١١ شب کا وقت عبادت کے لیے خوب فراغت کا ہے ف١٢ رات و دن کے جملہ اوقات میں تسبیح، تہلیل، نماز، تلاوتِ قرآن شریف، درس علم وغیرہ کے ساتھ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی قرأت کی ابتداء میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھو۔ ف١٣ یعنی عبادت میں انقطاع کی صفت ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی طرف مشغول نہ ہو سب علاقہ قطع (تعلق ختم) ہو جائیں اسی کی طرف توجہ رہے۔ ف١٤ اور اپنے کام اسی کی طرف تفویض کرو ف١٥ "وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِاٰیَةِ الْقِتَالِ" (اور یہ حکم جہاد کی آیت سے منسوخ ہو چکا ہے) ف١٦ بدر تک یا روزِ قیامت تک ف١٧ آخرت میں۔

وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۳﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ

اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب ف۱۸ جس دن تھرتھرائیں گے زمین اور پہاڑ ف۱۹

وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا ﳔ شَاهِدًا

اور پہاڑ ہوجائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا بےشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے ف۲۰ کہ تم پر

عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ

حاضرناظر ہیں ف۲۱ جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے ف۲۲ تو فرعون نے اس رسول کا

الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا

حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا پھر کیسے بچوگے ف۲۳ اگر ف۲۴ کفر کرو اس دن سے ف۲۵

یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَا ﳓ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾

جو بچوں کو بوڑھا کردے گا ف۲۶ آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائے گا اللہ کا وعدہ ہوکر رہنا

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۱۹﴾ ع اِنَّ رَبَّكَ ع ١٩ ١٢

بےشک یہ نصیحت ہے توجو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے ف۲۷ بےشک تمہارا رب

یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآىِٕفَةٌ مِّنَ

جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت

الَّذِیْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ

تمہارے ساتھ والی ف۲۸ اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو تم سے رات کا شمار نہ ہوسکے گا ف۲۹

فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ

تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو ف۳۰ اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں

مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ

بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش

ف۱۸ اُن کے لیے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی ف۱۹ وہ قیامت کا دن ہوگا۔ ف۲۰ سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۲۱ مومن کے ایمان اور کافر کے کفر کو جانتے ہیں ف۲۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام ف۲۳ عذابِ الٰہی سے ف۲۴ دنیا میں ف۲۵ یعنی قیامت کے دن جو نہایت ہولناک ہوگا ف۲۶ اپنے شدتِ دہشت سے ف۲۷ ایمان و طاعت اختیار کر کے ف۲۸ تمہارے اَصحاب کی وہ بھی قیامِ لیل میں آپ کا اتباع کرتے ہیں۔ ف۲۹ اور ضبطِ اوقات نہ کرسکو گے ف۳۰ یعنی شب

اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ

کرنے والے ۳۱ اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے ۳۲ تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو ۳۳ اور

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا

نماز قائم رکھو ۳۴ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو ۳۵ اور

تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ

اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے

ع ۲ ۱۴ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

اور اللہ سے بخشش مانگو بےشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اٰیاتھا ۵۶ — (۷۴) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ (۴) — رکوعاتھا ۲

سورۂ مدثر مکیہ ہے، اس میں چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۴﴾

اے بالا پوش اوڑھنے والے ف۲ کھڑے ہوجاؤ ف۳ پھر ڈر سناؤ ف۴ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو ف۵ اور اپنے کپڑے پاک رکھو ف۶

کا قیام معاف فرمایا۔ مسئلہ: اس آیت سے نماز میں مطلق قرأت کی فرضیت ثابت ہوئی۔ مسئلہ: اقل درجۂ قرأتِ مفروض ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں ہیں۔

ف۳۱ یعنی تجارت یا طلبِ علم کے لیے ف۳۲ ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا ف۳۳ اس سے پہلا حکم منسوخ کیا گیا اور یہ بھی پنجگانہ نمازوں سے منسوخ ہوگیا۔

ف۳۴ یہاں نماز سے فرض نمازیں مُراد ہیں۔ ف۳۵ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے سوا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے صلۂ رحمی میں اور مہمانداری میں اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح مال حلال سے خوش دلی کے ساتھ راہِ خُدا میں خرچ کیا جائے۔

ف۱ سورۂ مدثر مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، چھپن ۵۶ آیتیں، دوسوپچپن ۲۵۵ کلمے، ایک ہزار دس ۱۰۱۰ حرف ہیں۔ ف۲ یہ خطاب حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا میں کوہِ حرا پر تھا کہ مجھے ندا کی گئی "یَا مُحَمَّدُ اِنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ" میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا کچھ نہ پایا اوپر دیکھا ایک شخص آسمان زمین کے درمیان بیٹھا ہے (یعنی وہی فرشتہ جس نے ندا کی تھی) یہ دیکھ کر مجھ پر رعب ہوا اور میں خدیجہ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ مجھے بالاپوش اڑھاؤ انہوں نے اڑھا دیا تو جبریل آئے اور انہوں نے کہا: "یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ" ف۳ اپنی خواب گاہ سے ف۴ قوم کو عذابِ الٰہی کا ایمان نہ لانے پر ف۵ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا حضرت خدیجہ نے بھی حضور کی تکبیر سن کر تکبیر کہی اور خوش ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ وحی آئی۔ ف۶ ہر طرح کی نجاست سے کیونکہ نماز کے لیے طہارت ضروری ہے اور نماز کے سوا اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے یا یہ معنی ہیں کہ اپنے کپڑے کوتاہ کیجئے ایسے دراز نہ ہوں جیسی کہ عربوں کی عادت ہے کیونکہ بہت زیادہ دراز ہونے سے چلنے پھرنے میں نجس ہونے کا احتمال رہتا ہے۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۪ۙ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۪ۙ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ

اور بتوں سے دور رہو اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو ف٧ اور اپنے رب کے لیے صبر کیے رہو ف٨ پھر جب صور

فِی النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ

پھونکا جائے گا ف٩ تو وہ دن کرّا (سخت) دن ہے کافروں پر آسان

یَسِیْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ﴿۱۲﴾

نہیں ف١٠ اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ف١١ اور اسے وسیع مال دیا ف١٢

وَّبَنِیْنَ شُهُوْدًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ۙ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ۗ﴿۱۵﴾

اور بیٹے دیئے سامنے حاضر رہتے ف١٣ اور میں نے اس کے لیے طرح طرح کی تیاریاں کیں ف١٤ پھر یہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ف١٥

كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ؕ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ

ہرگز نہیں ف١٦ وہ تو میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں بے شک وہ سوچا اور

قَدَّرَ ۙ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۙ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۙ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ۙ﴿۲۱﴾

دل میں کچھ بات ٹھہرائی تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر نظر اٹھا کر دیکھا

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ

پھر تیوری چڑھائی (ماتھے پر بل ڈالے) اور منہ بگاڑا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں

یُّؤْثَرُ ۙ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَاۤ

سے سیکھا یہ نہیں مگر آدمی کا کلام ف١٧ کوئی دم جاتا ہے کہ میں اسے دوزخ میں دھنساتا ہوں اور

ف٧ یعنی جیسے کہ دنیا میں ہدیئے اور نیوتے (شادی وغیرہ میں رقم یا دوسرے تحائف) دینے کا دستور ہے کہ دینے والا یہ خیال کرتا ہے کہ جس کو میں نے دیا ہے وہ اس سے زیادہ مجھے دے دے گا اس قسم کے نیوتے اور ہدیئے شرعاً جائز ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ شانِ نبوت بہت ارفع و اعلیٰ ہے اور اس منصبِ عالی کے لائق یہی ہے کہ جس کو جو دیں وہ محض کرم ہو اس سے لینے یا نفع حاصل کرنے کی نیت نہ ہو۔ ف٨ اَوامر و نواہی اور ان ایذاؤں پر جو دین کی خاطر آپ کو برداشت کرنی پڑیں۔ ف٩ مراد اس سے بقولِ صحیح نفخۂ ثانیہ ہے۔ ف١٠ اس میں اشارہ ہے کہ وہ دن بفضلِ الٰہی مؤمنین پر آسان ہوگا۔ ف١١ اس کی ماں کے پیٹ میں بغیر مال و اولاد کے۔ شانِ نزول: یہ آیت ولید بن مُغِیرَہ مَخزُومی کے حق میں نازل ہوئی وہ اپنی قوم میں وحید کے لقب سے مُلقّب تھا۔ ف١٢ کھیتیاں اور کثیر مویشی اور تجارتیں۔ مجاہد سے منقول ہے کہ وہ ایک لاکھ دینار نقد کی حیثیت رکھتا تھا اور طائف میں اس کا ایسا بڑا باغ تھا جو سال کے کسی وقت پھلوں سے خالی نہ ہوتا تھا۔ ف١٣ جن کی تعداد دس تھی اور چونکہ مالدار تھے انہیں کسبِ معاش کے لیے سفر کی حاجت نہ تھی اس لیے سب باپ کے سامنے رہتے ان میں سے تین مشرف بہ اسلام ہوئے خالد اور ہشام اور ولید ابن ولید۔ ف١٤ جاہ بھی دیا اور ریاست بھی عطا فرمائی، عیش بھی دیا اور طولِ عمر بھی ف١٥ باوجود ناشکری کے ف١٦ یہ نہ ہوگا، چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد ولید کے مال و اولاد و جاہ میں کمی شروع ہوئی یہاں تک کہ ہلاک ہوگیا۔ ف١٧ شانِ نزول: جب "حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ" نازل ہوئی اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں تلاوت فرمائی ولید نے سنا اور اس قوم کی مجلس میں آ کر اس نے کہا

اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا

تم نے کیا جانا دوزخ کیا ہے نہ چھوڑے نہ لگی رکھے ف۱۸ آدمی کی کھال اتار لیتی ہے ف۱۹ اس پر

تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا

اُنیس داروغہ ہیں ف۲۰ اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کئے مگر فرشتے اور ہم نے

عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ

ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو ف۲۱ اِس لیے کہ کتاب والوں کو یقین آئے ف۲۲ اور

يَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

ایمان والوں کا ایمان بڑھے ف۲۳ اور کتاب والوں اور مسلمانوں کو کوئی

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ

شک نہ رہے اور دل کے رُوگی ف۲۴ اور کافر کہیں

مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ

اس اچنبے (تعجب) کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے

کہ خدا کی قسم میں نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ابھی ایک کلام سنا نہ وہ آدمی کا نہ جن کا بخدا اس میں عجیب شیرینی اور تازگی اور فوائد و دل کشی ہے وہ کلام سب پر غالب رہے گا۔ قریش کو اس کی ان باتوں سے بہت غم ہوا اور ان میں مشہور ہوگیا کہ ولید آبائی دین سے بَرگشتہ (پھر گیا) ہوگیا، ابوجہل نے ولید کو ہموار کرنے کا ذمہ لیا اور اس کے پاس آ کر بہت غمزدہ صورت بنا کر بیٹھ گیا ولید نے کہا: کیا غم ہے؟ ابوجہل نے کہا: غم کیسے نہ ہو تو بوڑھا ہوگیا ہے قریش تیرے خرچ کے لیے روپیہ جمع کر دیں گے انہیں خیال ہے کہ تو نے محمد (مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے کلام کی تعریف اس لیے کی ہے کہ تجھے ان کے دسترخوان کا بچا کھانا مل جائے، اس پر اسے بہت طیش آیا اور کہنے لگا کہ کیا قریش کو میرے مال و دولت کا حال معلوم نہیں ہے اور کیا محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب نے کبھی سیر ہو کر کھانا بھی کھایا ہے ان کے دسترخوان پر کیا بچے گا پھر ابوجہل کے ساتھ اٹھا اور قوم میں آ کر کہنے لگا تمہارا خیال ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مجنون ہیں کیا تم نے ان میں کبھی دیوانگی کی کوئی بات دیکھی سب نے کہا: ہرگز نہیں، کہنے لگا: تم انہیں کاہن سمجھتے ہو کیا تم نے انہیں کبھی کہانت کرتے دیکھا ہے، سب نے کہا: نہیں، کہا: تم انہیں شاعر گمان کرتے ہو کیا تم نے کبھی انہیں شعر کہتے پایا، سب نے کہا: نہیں، کہنے لگا: تم انہیں کذّاب کہتے ہو کیا تمہارے تجربہ میں کبھی انہوں نے جھوٹ بولا، سب نے کہا: نہیں اور قریش میں آپ کا صدق و دیانت ایسا مشہور تھا کہ قریش آپ کو امین کہا کرتے تھے یہ سن کر قریش نے کہا پھر بات کیا ہے تو ولید سوچ کر بولا کہ بات یہ ہے کہ وہ جادوگر ہیں تم نے دیکھا ہوگا کہ ان کی بدولت رشتہ دار رشتہ دار سے باپ بیٹے سے جدا ہو جاتے ہیں بس یہی جادوگر کا کام ہے اور جو قرآن وہ پڑھتے ہیں وہ دل میں اثر کر جاتا ہے اس کا باعث یہ ہے کہ وہ جادو ہے اس آیت کریمہ میں اس کا ذکر فرمایا گیا۔ ف۱۸ یعنی نہ کسی مستحق عذاب کو چھوڑے نہ کسی کے جسم پر گوشت پوست کھال لگی رہنے دے بلکہ مستحق عذاب کو گرفتار کرے اور گرفتار کو جلائے اور جب جل جائیں پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں۔ ف۱۹ جلا کر۔ ف۲۰ فرشتے۔ ایک مالک اور اٹھارہ ان کے ساتھی۔ ف۲۱ کہ حکمتِ الٰہی پر اعتماد نہ کر کے اس تعداد میں کلام کریں اور کہیں انیس کیوں ہوئے۔ ف۲۲ یعنی یہود کو یہ تعداد اپنی کتابوں کے موافق دیکھ کر سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صدق کا یقین حاصل ہو ف۲۳ یعنی اہلِ کتاب میں سے جو ایمان لائے ان کا اعتقاد سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ اور زیادہ ہو اور جان لیں کہ حضور جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحیٔ الٰہی ہے اس لیے کتبِ سابقہ سے مطابق ہوتی ہے ف۲۴ جن کے دلوں میں نفاق ہے۔

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى

جسے چاہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ ف۲۵ تو نہیں مگر آدمی

لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ ع كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ لا وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿٣٣﴾ لا وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ لا ع ٣١ ١٥

کے لیے نصیحت ہاں ہاں چاند کی قسم اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جب اُجالا ڈالے ف۲۶

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ لا نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لا لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

بے شک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں کی ایک ہے آدمیوں کو ڈراؤ اُسے جو تم میں چاہے کہ

يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿٣٧﴾ ط كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿٣٨﴾ لا اِلَّآ اَصْحٰبَ

آگے آئے ف۲۷ یا پیچھے رہے ف۲۸ ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے مگر دہنی

الْيَمِيْنِ ﴿٣٩﴾ ط فِيْ جَنّٰتٍ ۛ ؕ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ لا عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤١﴾ لا مَا سَلَكَكُمْ مع

طرف والے ف۲۹ باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ

فِيْ سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿٤٣﴾ لا وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿٤٤﴾ لا

میں لے گئی وہ بولے ہم ف۳۰ نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے ف۳۱

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿٤٥﴾ لا وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٤٦﴾ لا

اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو ف۳۲ جھٹلاتے رہے

حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿٤٧﴾ ط فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿٤٨﴾ ط فَمَا لَهُمْ

یہاں تک کہ ہمیں موت آئی تو انھیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی ف۳۳ تو انھیں کیا ہوا

عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٩﴾ لا كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ لا فَرَّتْ مِنْ

نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں ف۳۴ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں کہ شیر سے

قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ ط بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ لا

بھاگے ہوں ف۳۵ بلکہ ان میں کا ہر شخص چاہتا ہے کہ کھلے صحیفے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں ف۳۶

ف۲۵ یعنی جہنّم اور اس کی صفت یا آیاتِ قرآن ف۲۶ خوب روشن ہو جائے ف۲۷ خیر یا جنت کی طرف ایمان لا کر ف۲۸ کفر اختیار کر کے اور برائی و عذاب میں گرفتار ہو۔ ف۲۹ یعنی مومنین وہ گروی نہیں وہ نجات پانے والے ہیں اور انہوں نے نیکیاں کر کے اپنے آپ کو آزاد کرا لیا ہے وہ اپنے رب کی رحمت سے مُنْتَفِع ہیں۔ ف۳۰ دنیا میں ف۳۱ یعنی مساکین پر صدقہ نہ کرتے تھے ف۳۲ جس میں اعمال کا حساب ہو گا اور جزا دی جائے گی مراد اس سے روزِ قیامت ہے ف۳۳ یعنی انبیاء، ملائکہ، شہداء،

كَلَّا ؕ بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ ﴿۵۳﴾ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ

ہرگز نہیں بلکہ ان کو آخرت کا ڈر نہیں ف۳۷ ہاں ہاں بے شک وہ ف۳۸ نصیحت ہے تو جو چاہے

ذَكَرَهٗ ؕ ﴿۵۵﴾ وَ مَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى

اس سے نصیحت لے اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر جب اللہ چاہے وہی ہے ڈرنے کے لائق

وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۠ ﴿۵۶﴾

اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا

ع ۱۵ ‏ ۲

آیاتها ۴۰ ‏ (۷۵) سُوْرَةُ الْقِیٰمَةِ مَكِّیَّةٌ (۳۱) ‏ رکوعاتها ۲

سورہ قیامہ مکیہ ہے، اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ ﴿۲﴾ اَیَحْسَبُ

روزِ قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے ف۲ کیا آدمی ف۳

الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ؕ ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِیْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾

یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک بنا دیں ف۴

صالحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شافع کیا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے کافروں کی شفاعت نہ کریں گے تو جو ایمان نہیں رکھتے انہیں شفاعت بھی میسر نہ آئے گی۔ ف۳۴ یعنی مواعظِ قرآن سے اعراض کرتے ہیں۔ ف۳۵ یعنی مشرکین نادانی و بے وقوفی میں گدھے کی مثل ہیں جس طرح شیر کو دیکھ کر وہ بھاگتا ہے اسی طرح یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاوتِ قرآن سن کر بھاگتے ہیں ف۳۶ کفارِ قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم ہرگز آپ کی اتباع نہ کریں گے جب تک کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے فلاں بن فلاں کے نام ہم اس میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیتے ہیں۔ ف۳۷ کیونکہ اگر انہیں آخرت کا خوف ہوتا تو ادلہ قائم ہونے اور معجزات ظاہر ہونے کے بعد اس قسم کی سرکشانہ حیلہ بازیاں نہ کرتے۔ ف۳۸ قرآن شریف ف۱ سورۂ قیامہ مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، چالیس ۴۰ آیتیں، ایک سو ننانوے ۱۹۹ کلمے، چھ سو بانوے ۶۹۲ حرف ہیں۔ ف۲ باوجود متقی و کثیرُ الطاعۃ ہونے کے کہ تم مرنے کے بعد ضرور اٹھائے جاؤ گے۔ ف۳ یہاں آدمی سے مراد کافر منکرِ بعث ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت عدی بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں جب بھی نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں کیا اللہ تعالیٰ بکھری ہوئی ہڈیاں جمع کر دے گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھرنے اور گلنے اور ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اڑ کر دور دراز مقامات میں منتشر ہو جانے سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ ان کا جمع کرنا کافر ہماری قدرت سے باہر سمجھتا ہے یہ خیالِ فاسد اس کے دل میں کیوں آیا اور اس نے کیوں نہیں جانا کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے۔ ف۴ یعنی اس کی اُنگلیاں جیسی تھیں بغیر فرق کے ویسی ہی کر دیں اور اُن کی ہڈیاں اُن کے موقع پر پہنچا دیں جب چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دے دی جائیں تو بڑی کا کیا کہنا۔

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۚ﴿۵﴾ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا

بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے ف۵ پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا پھر جس دن

بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ﴿۷﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ﴿۹﴾ يَقُوْلُ

آنکھ چوندھیائے گی ف۶ اور چاند گہے گا ف۷ اور سورج اور چاند ملادیئے جائیں گے ف۸ اس دن

الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۚ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ؕ﴿۱۱﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ

آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں ف۹ ہرگز نہیں کوئی پناہ نہیں اس دن تیرے رب ہی کی طرف جاکر

الْمُسْتَقَرُّ ؕ﴿۱۲﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ؕ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ

ٹھہرنا ہے ف۱۰ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا جائے گا ف۱۱ بلکہ آدمی

عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۙ﴿۱۴﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ؕ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ

خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھتا ہے اور اگر اس کے پاس جتنے بہانے ہوں سب لا ڈالے جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن

لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚۖ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ

کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو ف۱۲ بیشک اس کا محفوظ کرنا ف۱۳ اور پڑھنا ف۱۴ ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں ف۱۵ اس وقت اُس

قُرْاٰنَهٗ ۚ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ﴿۲۰﴾ وَ

پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ف۱۶ پھر بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے کوئی نہیں بلکہ اے کافرو تم پاؤں تلے کی دوست رکھتے ہو ف۱۷ اور

تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ﴿۲۳﴾

آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو کچھ منہ اس دن ف۱۸ ترو تازہ ہوں گے ف۱۹ اپنے رب کو دیکھتے ف۲۰

ف۵ انسان کا انکارِ بَعث اشتباہ اور عدمِ دلیل کے باعث نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ بحالِ سوال بھی اپنے فجور پر قائم رہنا چاہتا ہے کہ بطریقِ اِستہزاء پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا۔ (جمل) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کے معنی میں فرمایا کہ آدمی بَعث وحساب کو جھٹلاتا ہے جو اس کے سامنے ہے سعید بن جُبَیر نے کہا کہ آدمی گناہ کو مُقدَّم کرتا ہے اور توبہ کو مُؤخَّر یہی کہتا رہتا ہے اب توبہ کروں گا اب عمل کروں گا یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ ف۶ اور حیرت دامن گیر ہوگی ف۷ تاریک ہو جائے گا اور روشنی زائل ہو جائے گی۔ ف۸ یہ ملا دینا یا طلوع میں ہوگا دونوں مغرب سے طلوع کریں گے یا بے نور ہونے میں۔ ف۹ جو اس حال و دہشت سے رہائی ملے ف۱۰ تمام خَلق اس کے حضور حاضر ہوگی حساب کیا جائے گا جزا دی جائے گی جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا جسے چاہے گا اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا۔ ف۱۱ جو اس نے کیا ہے ف۱۲ شانِ نزول: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جبریل امین کے وحی پہنچا کر فارغ ہونے سے قبل یاد فرمانے کی سعی فرماتے تھے اور جلد جلد پڑھتے اور زبانِ اقدس کو حرکت دیتے اللہ تعالٰی نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مشقت گوارا نہ فرمائی اور قرآنِ کریم کا سینہ پاک میں محفوظ کرنا اور زبانِ اَقدَس پر جاری فرمانا اپنے ذمہ کرم پر لیا اور یہ آیتِ کریمہ نازل فرما کر حضور کو مطمئن فرما دیا۔ ف۱۳ آپ کے سینہ پاک میں ف۱۴ آپ کا ف۱۵ یعنی آپ کے پاس وحی آچکے ف۱۶ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وحی کو باطمینان سنتے اور جب وحی تمام ہو جاتی تب پڑھتے تھے۔ ف۱۷ یعنی تمہیں دنیا کی چاہت ہے۔ ف۱۸ یعنی روزِ قیامت۔ ف۱۹ اللہ تعالٰی کے

وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍۭ بَاسِرَةٌۙ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌؕ ﴿٢٥﴾ كَلَّاۤ اِذَا

اور کچھ منہ اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے ف۲۱ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ وہ کی جائے گی جو کمر کو توڑ دے ف۲۲ ہاں ہاں جب

بَلَغَتِ التَّرَاقِیَۙ ﴿٢٦﴾ وَ قِیْلَ مَنْ ٚ رَاقٍۙ ﴿٢٧﴾ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُۙ ﴿٢٨﴾ وَ

جان گلے کو پہنچ جائے گی ف۲۳ اورلوگ کہیں گے ف۲۴ کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرے ف۲۵ اور وہ ف۲۶ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے ف۲۷ اور

ع ١٧ الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِۙ ﴿٢٩﴾ اِلٰى رَبِّكَ یَوْمَىٕذِ ﹰالْمَسَاقُؕ۠ ﴿٣٠﴾ فَلَا صَدَّقَ

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ف۲۸ اس دن تیرے رب ہی کی طرف ہانکنا ہے ف۲۹ اس نے ف۳۰ نہ تو سچ مانا ف۳۱

وَ لَا صَلّٰىۙ ﴿٣١﴾ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰىۙ ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰىؕ ﴿٣٣﴾

اور نہ نماز پڑھی ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا ف۳۲ پھر اپنے گھر کو اکڑتا چلا ف۳۳

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىۙ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىؕ ﴿٣٥﴾ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ

تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی ف۳۴ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ

سُدًىؕ ﴿٣٦﴾ اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰىۙ ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

دیا جائے گا ف۳۵ کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی کا کہ گرائی جائے ف۳۶ پھر خون کی پھٹک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا ف۳۷

نعمت وکرم پر مسرور چہروں سے انوار تاباں یہ مؤمنین کا حال ہے۔ ف۲۰ انہیں دیدارِ الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو دیدارِ الٰہی میسر آئے گا یہی اہلِ سنت کا عقیدہ قرآن وحدیث واجماع کے دلائل کثیرہ اس پر قائم ہیں اور یہ دیدار بے کیف اور بے جہت ہوگا۔ ف۲۱ سیاہ، تاریک، غمزدہ، مایوس، یہ کفار کا حال ہے۔ ف۲۲ یعنی وہ شدّتِ عذاب اور ہولناک مصائب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ ف۲۳ وقتِ موت ف۲۴ جو اس کے قریب ہوں گے ف۲۵ تاکہ اس کو شفا حاصل ہو ف۲۶ یعنی مرنے والا ف۲۷ کہ اہلِ مکہ اور دنیا سب سے جدائی ہوتی ہے۔ ف۲۸ یعنی موت کی کرب وسختی سے پاؤں باہم لپٹ جائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹے جائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ شدت پر شدت ہوگی ایک دنیا کی جدائی کی سختی اس کے ساتھ موت کی کرب یا ایک موت کی سختی اور اس کے ساتھ آخرت کی سختیاں۔ ف۲۹ یعنی بندوں کا رجوع اسی کی طرف ہے وہی ان میں فیصلہ فرمائے گا۔ ف۳۰ یعنی انسان نے، مراد اس سے ابوجہل ہے۔ ف۳۱ رسالت اور قرآن کو ف۳۲ ایمان لانے سے ف۳۳ متکبرانہ شان سے، اب اس سے خطاب فرمایا جاتا ہے ف۳۴ جب یہ آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بطحا میں ابوجہل کے کپڑے پکڑ کر اس سے فرمایا "اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی" یعنی تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی تو ابوجہل نے کہا اے محمد! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کیا تم مجھے دھمکاتے ہو تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مکہ کے پہاڑوں کے درمیان میں سب سے زیادہ، قوی، زور آور، صاحب شوکت وقوت ہوں مگر قرآنی خبر ضرور پوری ہونی تھی اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمان ضرور پورا ہونے والا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جنگِ بدر میں ابوجہل ذلت وخواری کے ساتھ بری طرح مارا گیا، نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے میری امت کا فرعون ابوجہل ہے، اس آیت میں اس کی خرابی کا ذکر چار مرتبہ فرمایا گیا پہلی خرابی بے ایمانی کی حالت میں ذلت کی موت۔ دوسری خرابی قبر کی سختیاں اور وہاں کی شدتیں۔ تیسری خرابی مرنے کے بعد اٹھنے کے وقت گرفتارِ مصائب ہونا۔ چوتھی خرابی عذابِ جہنم۔ ف۳۵ کہ نہ اس پر امر ونہی وغیرہ کے احکام ہوں نہ وہ مرنے کے بعد اٹھایا جائے نہ اس سے اعمال کا حساب لیا جائے نہ اُسے آخرت میں جزا دی جائے ایسا نہیں ف۳۶ رحم میں تو جو ایسے گندے پانی سے پیدا کیا گیا اس کا تکبر کرنا اترانا اور پیدا کرنے والے کی نافرمانی کرنا نہایت بے جا ہے۔ ف۳۷ انسان بنایا۔

فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾ اَلَیْسَ ذٰلِكَ

پھر ٹھیک بنایا ف٣٨ تو اس سے ف٣٩ دو جوڑے بنائے ف٤٠ مرد اور عورت کیا جس نے یہ

بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِ َۧ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾

کچھ کیا وہ مُردے نہ جلا سکے گا

ع ٢ ١٨

اٰیاتها ٣١ | ٧٦ سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِیَّةٌ ٩٨ | رکوعاتها ٢

سورۂ دہر مدنیہ ہے، اس میں اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْــٴًـا مَّذْكُوْرًا ﴿١﴾ اِنَّا

بے شک آدمی پر ف٢ ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا ف٣ بیشک ہم نے

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ﳓ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ﴿٢﴾

آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے ف٤ کہ اسے جانچیں ف٥ تو اُسے سنتا دیکھتا کر دیا ف٦

اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا

بے شک ہم نے اسے راہ بتائی ف٧ یا حق ماننا ف٨ یا ناشکری کرتا ف٩ بے شک ہم نے کافروں

لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِیْرًا ﴿٤﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ

کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں ف١٠ اور طوق ف١١ اور بھڑکتی آگ ف١٢ بے شک نیک پئیں گے اس جام میں سے

كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿٥﴾ؕ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا

جس کی مِلونی (آمیزش) کافور ہے وہ کافور کیا؟ ایک چشمہ ہے ف١٣ جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں

ف٣٨ اس کے اعضاء کو کامل کیا اس میں روح ڈالی ف٣٩ یعنی منی سے یا انسان سے ف٤٠ دو صفتیں پیدا کیں ف١ سورۂ دہر اس کا نام سورۂ انسان بھی ہے۔ مجاہد و قتادہ اور جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے، بعض نے اس کو مکیہ کہا ہے۔ اس میں دو ٢ رکوع، اکتیس ٣١ آیتیں، دو سو چالیس ٢٤٠ کلمے اور ایک ہزار چوّن ١٠٥٤ حرف ہیں۔ ف٢ یعنی حضرت آدم علیہ السلام پر نفخِ روح سے پہلے چالیس سال کا ف٣ کیونکہ وہ ایک مٹی کا خمیر تھا نہ کہیں اس کا ذکر تھا نہ اس کو کوئی جانتا تھا نہ کسی کو اس کی پیدائش کی حکمتیں معلوم تھیں اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے انسان سے جنس مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ۔ ف٤ مرد و عورت کی ف٥ مُکلَّف کر کے اپنے اَمر و نَہی سے۔ ف٦ تاکہ دلائل کا مشاہدہ اور آیات کا اِستماع کر سکے۔ ف٧ دلائل قائم کر کے رسول بھیج کر کتابیں نازل فرما کر تاکہ ہو ف٨ یعنی مومن سعید ف٩ کافر شقی۔ ف١٠ جنہیں باندھ کر دوزخ کی طرف گھسیٹے جائیں گے۔ ف١١ جو گلوں میں ڈالے جائیں گے ف١٢ جس میں جلائے جائیں گے۔ ف١٣ جنت میں۔

تَفْجِيْرًا ﴿۶﴾ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿۷﴾

بہا کر لے جائیں گے ف۱۴ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں ف۱۵ اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی ف۱۶ پھیلی ہوئی ہے ف۱۷

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر ف۱۸ مسکین اور یتیم اور اَسیر (قیدی) کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص

لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا

اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن

يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً

کا ڈر ہے جو بہت تُرش نہایت سخت ہے ف۱۹ تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچا لیا اور انہیں تازگی

وَّسُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا

اور شادمانی دی اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صِلہ میں دیئے جنت میں تختوں پر

عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَدَانِيَةً

تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر ف۲۰ اور اس کے ف۲۱

عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ

سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے ف۲۲ اور ان پر چاندی کے برتنوں

ف۱۴ ابرار کے ثواب بیان فرمانے کے بعد ان کے اعمال کا ذکر فرمایا جاتا ہے جو اس ثواب کا سبب ہوئے۔ ف۱۵ منّت یہ ہے کہ جو چیز آدمی پر واجب نہیں ہے وہ کسی شرط سے اپنے اوپر واجب کرے مثلاً یہ کہے کہ اگر میرا مریض اچھا ہو یا میرا مسافر بخیر واپس آئے تو میں راہِ خدا میں اس قدر صدقہ دوں گا یا اتنی رکعتیں نماز پڑھوں گا اس نذر کی وفا واجب ہوتی ہے، معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ طاعت وعبادات اور شرع کے واجبات کے عامل ہیں حتیٰ کہ جو طاعاتِ غیر واجبہ اپنے اوپر نذر سے واجب کر لیتے ہیں اس کو بھی ادا کرتے ہیں۔ ف۱۶ یعنی شدت اور سختی ف۱۷ قتادہ نے کہا کہ اس دن کی شدت اس قدر پھیلی ہوئی ہے کہ آسمان پھٹ جائیں گے ستارے گر پڑیں گے چاند سورج بے نور ہو جائیں گے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کوئی عمارت باقی نہ رہے گی اس کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ ان کے اعمال ریا ونمائش سے خالی ہیں۔ ف۱۸ یعنی ایسی حالت میں جبکہ خود انہیں کھانے کی حاجت وخواہش ہو اور بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی لیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھلاتے ہیں۔

شانِ نزول: یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کنیز فضّہ کے حق میں نازل ہوئی، حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی اللہ تعالیٰ نے صحت دی نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیمانہ ہے) جَو لائے حضرت خاتونِ جنت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین ایک روز یتیم ایک روز اسیر آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔ ف۱۹ لہٰذا ہم اپنے عمل کی جزاء یا شکر گزاری تم سے نہیں چاہتے یہ عمل اس لیے ہے کہ ہم اس دن خوف سے امن میں رہیں ف۲۰ یعنی گرمی یا سردی کی کوئی تکلیف وہاں نہ ہوگی ف۲۱ یعنی بہشتی درختوں کے ف۲۲ کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں خوشے بآسانی لے سکیں۔

مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَاۡ ۟ۙ قَوَارِيْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا

اور کوزوں کا دور ہو گا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے چاندی کے ف۲۳ ساقیوں نے انھیں پورے

تَقْدِيْرًا ۟ وَ يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۟ۚ عَيْنًا

اندازہ پر رکھا ہوگا ف۲۴ اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے ف۲۵ جس کی ملونی ادرک ہوگی ف۲۶ وہ ادرک کیا ہے

فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۟ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا

جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں ف۲۷ اور ان کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے ف۲۸ جب

رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۟ وَ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ

تو انھیں دیکھے تو انھیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے ف۲۹ اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے ف۳۰ اور

مُلْكًا كَبِيْرًا ۟ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ؗ وَّ حُلُّوْۤا

بڑی سلطنت ف۳۱ ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے ف۳۲ اور قناویز کے ف۳۳ اور انھیں

اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَ سَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۟ اِنَّ هٰذَا كَانَ

چاندی کے کنگن پہنائے گئے ف۳۴ اور انھیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی ف۳۵ ان سے فرمایا جائے گا

لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۟۠ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

یہ تمہارا صلہ ہے ف۳۶ اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی ف۳۷ بے شک ہم نے تم پر ف۳۸

ف۲۳ جنتی برتن چاندی کے ہوں گے اور چاندی کے رنگ اور اس کے حسن کے ساتھ مثل آبگینہ کے صاف شفاف ہوں گے کہ ان میں جو چیز پی جائے گی وہ باہر سے نظر آئے گی۔ ف۲۴ یعنی پینے والوں کی رغبت کی قدر نہ اس سے کم نہ زیادہ، یہ سلیقہ جنتی خُدّام کے ساتھ خاص ہے دنیا کے ساقیوں کو میسر نہیں۔ ف۲۵ شرابِ طَہور کے ف۲۶ اس کی آمیزش سے شراب کی لذّت اور زیادہ ہوجائے گی۔ ف۲۷ مقربین تو خالص اسی کو پئیں گے اور باقی اہلِ جنت کی شرابوں میں اس کی آمیزش ہوگی یہ چشمہ زیرِعرش سے جنت عدن ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے۔ ف۲۸ جو نہ کبھی مریں گے نہ بوڑھے ہوں گے نہ ان میں کوئی تغیُّر آئے گا نہ خدمت سے اکتائیں گے ان کے حسن کا یہ عالم ہوگا ف۲۹ یعنی جس طرح فرشِ مُصَفّٰی پر گوہرِ آبدار غلطاں ہو اس حسن وصفا کے ساتھ جنتی غلمان مشغول خدمت ہوں گے۔ ف۳۰ جس کا وصف بیان میں نہیں آسکتا ف۳۱ جس کی حد ونہایت نہیں نہ اس کو زوال نہ جنتی کو وہاں سے انتقال، وسعت کا یہ عالم کہ ادنیٰ مرتبہ کا جنتی جب اپنے ملک میں نظر کرے گا تو ہزار برس کی راہ تک ایسے ہی دیکھے گا جیسے اپنے قریب کی جگہ دیکھتا ہو شوکت وشکوہ یہ ہوگا کہ ملائکہ بے اجازت نہ آئیں گے۔ ف۳۲ یعنی باریک ریشم کے ف۳۳ یعنی دبیز ریشم کے ف۳۴ حضرت ابن مُسَیَّب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ہر ایک جنتی کے ہاتھ میں تین کنگن ہوں گے ایک چاندی کا ایک سونے کا ایک موتی کا۔ ف۳۵ جو نہایت پاک صاف نہ اسے کسی کا ہاتھ لگا نہ کسی نے چھوا نہ وہ پینے کے بعد شراب دنیا کی طرح جسم کے اندر سڑ کر بول (پیشاب) بنے بلکہ اس کی صفائی کا یہ عالم ہے کہ جسم کے اندر اتر کر پاکیزہ خوشبو بن کر جسم سے نکلتی ہے اہلِ جنت کو کھانے کے بعد شراب پیش کی جائے گی اس کو پینے سے ان کے پیٹ صاف ہوجائیں گے اور جو انہوں نے کھایا ہے وہ پاکیزہ خوشبو بن کر ان کے جسموں سے نکلے گا اور ان کی خواہشیں اور رغبتیں پھر تازہ ہوجائیں گی۔ ف۳۶ یعنی تمہاری اطاعت وفرمانبرداری کا۔ ف۳۷ کہ تم سے تمہارا رب راضی ہوا اور اس نے تمہیں ثوابِ عظیم عطا فرمایا۔ ف۳۸ اے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم۔

قرء حفص بغیر الالف فی الوصل قواریرا وقف علی الاول بالالف وعلی الثانی بغیر الالف۔

ع ۲۲ ۱۹

الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ

قرآن بتدریج اتارا ف٣٩ تو اپنے رب کے حکم پر صابر رہو ف٤٠ اور ان میں کسی گنہگار یا ناشکرے کی

كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ

بات نہ سنو ف٤١ اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو ف٤٢ اور کچھ رات میں اسے سجدہ کرو ف٤٣

لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَیَذَرُوْنَ

اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو ف٤٤ بےشک یہ لوگ ف٤٥ پاؤں تلے کی عزیز رکھتے ہیں ف٤٦

وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا

اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ف٤٧ ہم نے انھیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند مضبوط کیے اور ہم جب

شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِیْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ

چاہیں ف٤٨ ان جیسے اور بدل دیں ف٤٩ بےشک یہ نصیحت ہے ف٥٠ تو جو چاہے

اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ

اپنے رب کی طرف راہ لے ف٥١ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے ف٥٢ بےشک

اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۳۰﴾ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَ

وہ علم و حکمت والا ہے اپنی رحمت میں لیتا ہے ف٥٣ جسے چاہے ف٥٤ اور

ع ٢ ٩ ٢٠ الظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۳۱﴾

ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ف٥٥

ف٣٩ آیت آیت کر کے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمتیں ہیں۔ ف٤٠ رسالت کی تبلیغ فرما کر اور اس میں مشقتیں اٹھا کر اور دشمنانِ دین کی ایذائیں برداشت کر کے ف٤١ شانِ نزول: عتبہ بن ربیعہ اور ولید ابنِ مغیرہ یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ اس کام سے باز آئیے یعنی دین سے، عتبہ نے کہا کہ آپ ایسا کریں تو میں اپنی بیٹی آپ کو بیاہ دوں اور بغیر مہر کے آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں، ولید نے کہا کہ میں آپ کو اتنا مال دے دوں کہ آپ راضی ہو جائیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف٤٢ نماز میں، صبح کے ذکر سے نمازِ فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر مراد ہیں۔ ف٤٣ یعنی مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھو، اس آیت میں پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا گیا۔ ف٤٤ یعنی فرائض کے بعد نوافل پڑھتے رہو، اس میں نمازِ تہجد آ گئی۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مراد ذکر لسانی ہے مقصود یہ ہے کہ روز و شب کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے ذکرِ الٰہی میں مشغول رہو۔ ف٤٥ یعنی کفار ف٤٦ یعنی محبتِ دنیا میں گرفتار ہیں ف٤٧ یعنی روزِ قیامت کو جس کے شدائد کفار پر بہت بھاری ہوں گے نہ اس پر ایمان لاتے ہیں نہ اس دن کے لیے عمل کرتے ہیں۔ ف٤٨ انہیں ہلاک کر دیں اور بجائے اُن کے ف٤٩ جو اطاعت شعار ہوں۔ ف٥٠ مخلوق کے لیے ف٥١ اس کی اطاعت بجا لا کر اور اس کے رسول کی اِتباع کر کے۔ ف٥٢ کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے اسی کی مشیت سے ہوتا ہے۔ ف٥٣ یعنی جنت میں داخل فرماتا ہے۔ ف٥٤ ایمان عطا فرما کر۔ ف٥٥ ظالموں سے مراد کافر ہیں۔

اٰیاتها ٥٠ ٧٧ سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ ٣٣ رکوعاتها ٢

سورۂ مرسلت مکیہ ہے، اس میں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿٣﴾

قسم ان کی جو بھیجی جاتی ہیں لگاتار ف٢ پھر زور سے جھونکا دینے والیاں پھر ابھار کر اٹھانے والیاں ف٣

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾ اِنَّمَا

پھر حق ناحق کو خوب جدا کرنے والیاں پھر ان کی قسم جو ذکر کا اِلقا کرتی ہیں ف٤ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کو بے شک

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾

جس بات کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ف٥ ضرور ہونی ہے ف٦ پھر جب تارے مَحو کر دیئے جائیں اور جب آسمان میں رخنے پڑیں

وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿١١﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ

اور جب پہاڑ غبار کر کے اڑا دیئے جائیں اور جب رسولوں کا وقت آئے ف٧ کس دن کے لیے

اُجِّلَتْ ﴿١٢﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ وَیْلٌ

ٹھہرائے گئے تھے روزِ فیصلہ کے لیے اور تو کیا جانے وہ روزِ فیصلہ کیسا ہے ف٨ جھٹلانے والوں

ف١ سورۂ مُرسَلات مکیہ ہے اس میں دو ٢ رکوع، پچاس ٥٠ آیتیں، ایک سو اسی ١٨٠ کلمے، آٹھ سو سولہ ٨١٦ حرف ہیں۔ شانِ نزول: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ وَالْمُرْسَلَات شبِ جنّ میں نازل ہوئی ہم سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رکابِ سعادت میں تھے جب منٰی کی غار میں پہنچے وَالْمُرْسَلَات نازل ہوئی ہم حضور سے اس کو پڑھتے تھے اور حضور اس کی تلاوت فرماتے تھے اچانک ایک سانپ نے جَست کی ہم اس کو مارنے کے لیے لپکے وہ بھاگ گیا حضور نے فرمایا: تم اس کی برائی سے بچائے گئے وہ تمہاری برائی سے۔ یہ غارِ منٰی میں غارِ وَالْمُرْسَلَات کے نام سے مشہور ہے۔ ف٢ ان آیتوں میں جو قسمیں مذکور ہیں وہ پانچ صفات ہیں جن کے موصوفات ظاہر میں مذکور نہیں اسی لیے مفسرین نے ان کی تفسیر میں بہت وجوہ ذکر کی ہیں بعض نے یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی قرار دی ہیں، بعض نے ملائکہ کی، بعض نے آیاتِ قرآن کی، بعض نے نفوسِ کاملہ کی جو استکمال کے لیے ابدان کی طرف بھیجے جاتے ہیں پھر وہ ریاضتوں کے جھونکوں سے ماسوائے حق کو اڑا دیتے ہیں پھر تمام اعضاء میں اس اثر کو پھیلاتے ہیں پھر حق بالذّات اور باطل فی نفسہٖ میں فرق کرتے ہیں اور ذاتِ الٰہی کے سوا ہر شے کو ہالک دیکھتے ہیں پھر ذکر کا القاء کرتے ہیں اس طرح کہ دلوں میں اور زبانوں پر اللہ تعالٰی کا ذکر ہی ہوتا ہے اور ایک وجہ یہ ذکر کی ہے کہ پہلی تین صفتوں سے ہوائیں مراد ہیں اور باقی دو سے فرشتے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ قسم ان ہواؤں کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں پھر زور سے جھونکے دیتی ہیں، ان سے مراد عذاب کی ہوائیں ہیں (خازن وجمل وغیرہ) ف٣ یعنی وہ رحمت کی ہوائیں جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں، اس کے بعد جو صفتیں مذکور ہیں وہ قول اخیر پر جماعاتِ ملائکہ کی ہیں۔ ابنِ کثیر نے کہا کہ فَارِقَات و مُلْقِیَات سے جماعات ملائکہ مراد ہونے پر اجماع ہے۔ ف٤ انبیاء و مرسلین کے پاس وحی لاکر ف٥ یعنی بَعث و عذاب اور قیامت کے آنے کا ف٦ کہ اس کے ہونے میں کچھ بھی شک نہیں۔ ف٧ وہ امتوں پر گواہی دینے کے لیے جمع کئے جائیں۔ ف٨ اور اس کے ہول و شدت کا کیا عالم ہے۔

یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿١٥﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ

کی اُس دن خرابی ف۹ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا ف۱۰ پھر پچھلوں کو ان کے

الْاٰخِرِیْنَ ﴿١٧﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿١٨﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ

پیچھے پہنچائیں گے ف۱۱ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں اس دن جھٹلانے

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿١٩﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ

والوں کی خرابی کیا ہم نے تمہیں ایک بےقدر پانی سے پیدا نہ فرمایا ف۱۲ پھر اسے ایک محفوظ

مَّكِیْنٍ ﴿٢١﴾ اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا ۖۗ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَیْلٌ

جگہ میں رکھا ف۱۳ ایک معلوم اندازہ تک ف۱۴ پھر ہم نے اندازہ فرمایا تو ہم کیا ہی اچھے قادر ف۱۵ اس دن

یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ اَحْیَآءً وَّ

جھٹلانے والوں کی خرابی کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا تمہارے زندوں اور

اَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾

مُردوں کی ف۱۶ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے لنگر ڈالے ف۱۷ اور ہم نے تمہیں خوب میٹھا پانی پلایا ف۱۸

وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰی مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ف۱۹ چلو اس کی طرف ف۲۰ جسے جھٹلاتے تھے

اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ

چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں ف۲۱ نہ سایہ دے ف۲۲ نہ لپٹ سے

اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَیْلٌ

بچائے ف۲۳ بےشک دوزخ چنگاریاں اڑاتی ہے ف۲۴ جیسے اونچے محل گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں اس دن

ف۹ جو دنیا میں توحید و نبوت اور روزِ آخرت اور بَعث و حساب کے منکر تھے۔ ف۱۰ دنیا میں عذاب نازل کر کے جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۱ یعنی جو پہلی امتوں کے مُکذِّبِین کی راہ اختیار کر کے سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں انہیں بھی پہلوں کی طرح ہلاک فرمائیں گے۔ ف۱۲ یعنی نطفہ سے ف۱۳ یعنی رحم میں ف۱۴ وقتِ ولادت تک جس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ ف۱۵ اندازہ فرمانے پر۔ (جمل) ف۱۶ کہ زندے اس کی پشت پر جمع رہتے ہیں اور مردے اس کے بطن میں۔ ف۱۷ بلند پہاڑوں کے۔ ف۱۸ زمین میں چشمے اور مَنبع پیدا کر کے، یہ تمام باتیں مُردوں کو زندہ کرنے سے زیادہ عجیب ہیں۔ ف۱۹ اور روزِ قیامت کافروں سے کہا جائے گا کہ جس آگ کا تم انکار کرتے تھے اس کی طرف جاؤ۔ ف۲۰ یعنی اس عذاب کی طرف ف۲۱ اس سے جہنّم کا دھواں مراد ہے جو اونچا ہو کر تین شاخیں ہو جائے گا، ایک کفار کے سروں پر ایک اُن کے دائیں اور ایک اُن کے بائیں اور حساب سے فارغ ہونے تک انہیں اسی دھوئیں میں رہنے کا حکم ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اس کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ اس کے بعد جہنم کے دھوئیں کی شان بیان فرمائی جاتی ہے کہ وہ ایسا ہے کہ ف۲۲ جس سے اس دن کی

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۳۴ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۳۵ وَ لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ
جھٹلانے والوں کی خرابی یہ دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے ف۲۵ اور نہ انھیں اجازت ملے
فَيَعْتَذِرُوْنَ ۳۶ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۳۷ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ
کہ عذر کریں ف۲۶ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے
جَمَعْنٰكُمْ وَ الْاَوَّلِيْنَ ۳۸ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۳۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
تمہیں جمع کیا ف۲۷ اور سب اگلوں کو ف۲۸ اب اگر تمہارا کوئی داؤں ہو تو مجھ پر چل لو ف۲۹ اس دن جھٹلانے
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۴۰ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ۴۱ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا
والوں کی خرابی بے شک ڈر والے ف۳۰ سایوں اور چشموں میں ہیں اور میووں میں سے جو کچھ
يَشْتَهُوْنَ ۴۲ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۴۳ اِنَّا
ان کا جی چاہے ف۳۱ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا ف۳۲ اپنے اعمال کا صلہ ف۳۳ بے شک
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۴۴ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۴۵ كُلُوْا
نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ف۳۴ کچھ دن کھالو
وَ تَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۴۶ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۴۷ وَ
اور برت لو ف۳۵ ضرور تم مجرم ہو ف۳۶ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی اور

ع ۲۱

گرمی سے کچھ امن پاسکیں ف۲۳ آتش جہنم کی ف۲۴ اتنی اتنی بڑی ف۲۵ نہ کوئی ایسی حجت پیش کرسکیں گے جو انہیں کام دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ روزِ قیامت بہت سے موقع ہوں گے بعض میں کلام کریں گے بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے۔ ف۲۶ اور درحقیقت اُن کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہوگا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کردی گئیں اور آخرت کے لیے کوئی جائے عذر باقی نہیں رکھی گئی البتہ انہیں یہ خیال فاسد آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ جنید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اس کو عذر ہی کیا ہے جس نے نعمت دینے والے سے روگردانی کی اس کی نعمتوں کو جھٹلایا اس کے احسانوں کی ناسپاسی (ناشکری) کی۔ ف۲۷ اے سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والو! ف۲۸ جو تم سے پہلے انبیاء کی تکذیب کرتے تھے تمہارا ان کا سب کا حساب کیا جائے گا اور تمہیں انہیں سب کو عذاب کیا جائے گا ف۲۹ اور کسی طرح اپنے آپ کو عذاب سے بچا سکو تو بچا لو۔ یہ انتہا درجہ کی توبیخ ہے کیونکہ یہ تو وہ یقینی جانتے ہوں گے کہ نہ آج کوئی مکر چل سکتا ہے نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔ ف۳۰ جو عذابِ الٰہی کا خوف رکھتے تھے جنتی درختوں کے ف۳۱ اس سے لذت اٹھاتے ہیں، اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہلِ جنت کو ان کے حسبِ مرضی نعمتیں ملیں گی بخلاف دنیا کے کہ یہاں آدمی کو جو میسر آتا ہے اسی پر راضی ہونا پڑتا ہے اور اہلِ جنت سے کہا جائے گا ف۳۲ لذیذ خالص جس میں ذرا بھی تنغّص (بدمزگی) کا شائبہ نہیں ف۳۳ ان طاعات کا جو تم دنیا میں بجا لائے تھے ف۳۴ اس کے بعد تہدید کے طور پر کفار کو خطاب کیا جاتا ہے کہ اے دنیا میں تکذیب کرنے والو! تم دنیا میں ف۳۵ اپنی موت کے وقت تک ف۳۶ کافر ہو دائمی عذاب کے مستحق ہو۔

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾

جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی

ع ۲ ۲۲

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

پھر اس ۳۷ کے بعد کون سی بات پر ایمان لائیں گے ۳۸

۳۷ قرآن شریف ۳۸ یعنی قرآن شریف کتبِ الٰہیہ میں سب سے آخر کتاب ہے اور بہت ظاہر معجزہ ہے اس پر ایمان نہ لائے تو پھر ایمان لانے کی کوئی صورت نہیں۔

اٰیاتہا ۴۰ ﴿۷۸﴾ سُوْرَۃُ النَّبَاِ مَکِّیَّۃٌ ﴿۸۰﴾ رکوعاتہا ۲

سورۂ نبا مکیہ ہے، اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۚ (١) عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۙ (٢) الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ
یہ ف۲ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کررہے ہیں ف۳ بڑی خبر کی ف۴ جس میں وہ

مُخْتَلِفُوْنَ ؕ (٣) كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۙ (٤) ثُمَّ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ (٥) اَلَمْ نَجْعَلِ
کئی راہ ہیں ف۵ ہاں ہاں اب جان جائیں گے پھر ہاں ہاں جان جائیں گے ف۶ کیا ہم نے

الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ (٦) وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۪ۙ (٧) وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ (٨) وَّجَعَلْنَا
زمین کو بچھونا نہ کیا ف۷ اور پہاڑوں کو میخیں ف۸ اور تمہیں جوڑے بنایا ف۹ اور تمہاری

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ (٩) وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ۙ (١٠) وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۠ (١١)
نیند کو آرام کیا ف۱۰ اور رات کو پردہ پوش کیا ف۱۱ اور دن کو روزگار کے لئے بنایا ف۱۲

وَّبَنَیْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ (١٢) وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۪ۙ (١٣) وَّاَنْزَلْنَا
اور تمہارے اوپر سات مضبوط چنائیاں چنیں (تعمیر کیں) ف۱۳ اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا ف۱۴ اور بھری

ف۱ سورۂ نبأ: اس کو سورۂ تساؤل اور سورۂ "عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ" بھی کہتے ہیں، یہ سورت مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس یا اکتالیس آیتیں ایک سو تہتر کلمے نو سو ستر حرف ہیں۔ ف۲ کفارِ قریش ف۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہلِ مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم کی تلاوت فرما کر انہیں سنایا تو ان میں باہم گفتگوئیں شروع ہوئیں اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دین لائے ہیں؟ اس آیت میں ان کی گفتگوؤں کا بیان ہے اور تفخیمِ شان کے لیے اِستفہام کے پیرایہ میں بیان فرمایا یعنی وہ کیا عظیم الشان بات ہے جس میں یہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کررہے ہیں، اس کے بعد وہ بات بیان فرمائی جاتی ہے ف۴ "بڑی خبر" سے مراد یا قرآن ہے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کا دین یا مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا مسئلہ۔ ف۵ کہ بعضے تو قطعی انکار کرتے ہیں بعضے شک میں ہیں اور قرآن کریم کو ان میں سے کوئی تو سحر کہتا ہے کوئی شعر کوئی کہانت اور کوئی اور کچھ، اسی طرح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی ساحر کہتا ہے کوئی شاعر کوئی کاہن۔ ف۶ اس تکذیب و انکار کے نتیجہ کو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے عجائبِ قدرت میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ یہ لوگ ان کی دلالت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو جانیں اور یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ عالم کو پیدا کرنے اور اس کے بعد اس کو فنا کرنے اور بعدِ فنا پھر حساب و جزا کے لیے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ ف۷ کہ تم اس میں رہو اور وہ تمہاری قرار گاہ ہو۔ ف۸ جن سے زمین ثابت و قائم رہے ف۹ مرد و عورت ف۱۰ تمہارے جسموں کے لیے تاکہ اس سے کوفت اور تکان دور ہو اور راحت حاصل ہو۔ ف۱۱ جو اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپاتی ہے ف۱۲ کہ تم اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اپنی روزی تلاش کرو۔ ف۱۳ جن پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور کُہنگی (پرانا پن) و بوسیدگی ان تک راہ نہیں پاتی، مُراد اِن چنائیوں سے سات آسمان ہیں۔ ف۱۴ یعنی آفتاب جس میں روشنی بھی ہے اور گرمی بھی۔

مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَنّٰتٍ

بدلیوں سے زور کا پانی اتارا کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج اور سبزہ اور گھنے

اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیْقَاتًا ﴿۱۷﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

باغ ف۱۵ بے شک فیصلے کا دن ف۱۶ ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا ف۱۷

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّ سُیِّرَتِ

تو تم چلے آؤ گے ف۱۸ فوجوں کی فوجیں اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہوجائے گا ف۱۹ اور پہاڑ چلائے جائیں

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِیْنَ

گے کہ ہوجائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا بے شک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا

مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِیْنَ فِیْهَاۤ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾

ٹھکانا اس میں قرنوں (مدتوں) رہیں گے ف۲۰ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو

اِلَّا حَمِیْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ

مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ جیسے کو تیسا بدلہ ف۲۱ بے شک انہیں حساب کا خوف

حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾

نہ تھا ف۲۲ اور ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں اور ہم نے ف۲۳ ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے ف۲۴

ع ۱ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآىِٕقَ

اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب بے شک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے ف۲۵ باغ ہیں ف۲۶

وَّ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا

اور انگور اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی اور چھلکتا جام ف۲۷ جس میں نہ کوئی

ف۱۵ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کردیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب! نیز اِن اَشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل ہرگز عَبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام اَفعال وعَبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعث و جزا کا انکار بھی باطل، اس برہانِ قوی سے ثابت ہوگیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں۔ ف۱۶ ثواب و عذاب کے لیے ف۱۷ مراد اِس سے نفخۂ اُخیرہ ہے۔ ف۱۸ اپنی قبروں سے حساب کے لیے مَوقِف کی طرف۔ ف۱۹ اور اس میں راہیں بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے۔ ف۲۰ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے۔ ف۲۱ جیسے عمل ویسی جزا یعنی جیسا کفر بدترین جرم ہے ویسا ہی سخت ترین عذاب ان کو ہوگا۔ ف۲۲ کیونکہ وہ مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر تھے۔ ف۲۳ لوحِ محفوظ میں۔ ف۲۴ ان کے تمام نیک و بداعمال ہمارے علم میں ہیں ہم ان پر جزا دیں گے اور آخرت میں وقتِ عذاب ان سے کہا جائے گا ف۲۵ جنت میں جہاں انہیں عذاب سے نجات ہوگی اور ہر مراد حاصل ہوگی۔ ف۲۶ جن میں قسم قسم کے نفیس پھلوں والے درخت ف۲۷ شراب نفیس کا۔

لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ

بیہودہ بات سنیں اور نہ جھٹلانا ٢٨ صلہ تمہارے رب کی طرف سے ٢٩ نہایت کافی عطا وہ جو رب ہے آسمانوں کا

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ﴿٣٧﴾ يَوْمَ

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمٰن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے ٣٠ جس دن

يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙۗ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ

جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے) کوئی نہ بول سکے گا ٣١ مگر جسے رحمٰن نے اِذن دیا ٣٢ اور

قَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿٣٩﴾

اس نے ٹھیک بات کہی ٣٣ وہ سچا دن ہے اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے ٣٤

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۖۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَ

ہم تمہیں ٣٥ ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آگیا ٣٦ جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ٣٧ اور

يَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾ ع ٢

کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا ٣٨

اٰيَاتُهَا ٤٦ | ٧٩ سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ ٨١ | رُكُوْعَاتُهَا ٢

سورۂ نٰزعٰت مکیہ ہے، اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ١

٢٨ یعنی جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سننے میں آئے گی نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا۔ ٢٩ تمہارے اعمال کا ٣٠ بسبب اس کے خوف کے۔ ٣١ اس کے رُعب وجلال سے ٣٢ کلام یا شفاعت کا ٣٣ دنیا میں اور اسی کے مطابق عمل کیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ٹھیک بات سے کلمۂ طیبہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' مراد ہے۔ ٣٤ عملِ صالح کر کے تا کہ عذاب سے محفوظ رہے۔ ٣٥ اے کافرو! ٣٦ مراد اس سے عذابِ آخرت ہے۔ ٣٧ یعنی ہر نیکی بدی اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوگی جس کو وہ روزِ قیامت دیکھے گا۔ ٣٨ تا کہ عذاب سے محفوظ رہتا۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ روزِ قیامت جب جانوروں اور چوپایوں کو اٹھایا جائے گا اور انہیں ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائے گا اگر سینگ والے نے بے سینگ والے کو مارا ہوگا تو اسے بدلہ دلایا جائے گا، اس کے بعد وہ سب خاک کر دیئے جائیں گے۔ یہ دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش میں بھی خاک کر دیا جاتا۔ بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ مومنین پر اللہ تعالٰی کے انعام دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش وہ دنیا میں خاک ہوتا یعنی متواضع ہوتا متکبر وسرکش نہ ہوتا۔ ایک قول مفسّرین کا یہ بھی ہے کہ کافر سے مراد ابلیس ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام پر طعنہ کیا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا کئے گئے اور اپنے آگ سے پیدا کئے جانے پر افتخار کیا تھا جب وہ حضرت آدم اور ان کی ایماندار اولاد کے ثواب کو دیکھے گا اور اپنے آپ کو شدتِ عذاب میں مبتلا پائے گا تو کہے گا کاش میں مٹی ہوتا یعنی حضرت آدم کی طرح مٹی سے پیدا کیا ہوا ہوتا۔ ١ ''سورۃ النّٰزِعٰتِ'' مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھیالیس آیتیں ایک سو ستانوے کلمے سات سو ترپن حرف ہیں۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾

قسم ان کی ف۲ کہ سختی سے جان کھینچیں ف۳ اور نرمی سے بند کھولیں ف۴ اور آسانی سے پیریں (چلیں) ف۵

وقف لازم فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾

پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں ف۶ پھر کام کی تدبیر کریں ف۷ کہ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا جس دن تھر تھرائے گی تھر تھرانے والی ف۸

وقف لازم تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾

اُس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ف۹ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے آنکھ اوپر نہ اٹھاسکیں گے ف۱۰

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾

کافر ف۱۱ کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے ف۱۲ کیا جب گلی ہڈیاں ہوجائیں گے ف۱۳

وقف لازم قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ

بولے یوں تو یہ پلٹنا نرا نقصان ہے ف۱۴ تو وہ ف۱۵ نہیں مگر ایک جھڑکی ف۱۶ جبھی وہ کھلے میدان

وقف لازم بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ

میں آپڑے ہوں گے ف۱۷ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ف۱۸ جب اسے اس کے رب نے پاک جنگل

الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ

طویٰ میں ف۱۹ ندا فرمائی کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اُٹھایا ف۲۰ اس سے کہہ کیا تجھے رغبت

اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ

اس طرف ہے کہ ستھرا ہو ف۲۱ اور تجھے تیرے رب کی طرف ف۲۲ راہ بتاؤں کہ تو ڈرے ف۲۳ پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی

ف۲ یعنی ان فرشتوں کی ف۳ کافروں کی ف۴ یعنی مومنین کی جانیں نرمی کے ساتھ قبض کریں۔ ف۵ جسم کے اندر یا آسمان وزمین کے درمیان مومنین کی روحیں لے کر۔ کَمَارُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ۔ ف۶ اپنی خدمت پر جس کے مامور ہیں۔ (روح البیان) ف۷ یعنی اُمورِ دُنیویہ کے انتظام جواُن سے متعلق ہیں ان کے سرانجام کریں۔ یہ قسم اس پر ہے ف۸ زمین اور پہاڑ اور ہر چیز نفخۂ اُولیٰ سے اِضطراب میں آجائے گی اور تمام خلق مرجائے گی۔ ف۹ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس سے ہر شے باِذنِ الٰہی زندہ کر دی جائے گی، ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ ف۱۰ اس دن کی ہَول اور دہشت سے، یہ حال کفار کا ہوگا۔ ف۱۱ جو مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو ف۱۲ یعنی موت کے بعد پھر زندگی کی طرف واپس کئے جائیں گے۔ ف۱۳ ریزہ ریزہ بکھری ہوئی پھر بھی زندہ کئے جائیں گے ف۱۴ یعنی اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم مرنے کے بعد اٹھائے گئے تو اس میں ہمارا بڑا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اس کی تکذیب کرتے رہے، یہ مَقُولہ ان کا بطریقِ اِستہزاء تھا اس پر انہیں بتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو یہ نہ سمجھو کہ اللّٰہ تعالٰی کے لیے کچھ دشوار ہے کیونکہ قادرِ برحق پر کچھ بھی دشوار نہیں۔ ف۱۵ نفخۂ اَخیرہ۔ ف۱۶ جس سے سب جمع کرلیے جائیں گے اور جب نفخۂ اَخیرہ ہوگا ف۱۷ زندہ ہوکر۔ ف۱۸ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو جب قوم کا تکذیب کرنا آپ کو شاق اور ناگوار گزرا تو اللّٰہ تعالٰی نے آپ کی تسکین کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں، مراد یہ ہے کہ انبیاء کو یہ باتیں پیش آتی رہتی ہیں، آپ اس سے غمگین نہ ہوں۔

الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾

دکھائی ف۲۴ اس پر اس نے جھٹلایا ف۲۵ اور نافرمانی کی پھر پیٹھ دی ف۲۶ اپنی کوشش میں لگا ف۲۷ تو لوگوں کو جمع کیا ف۲۸ پھر پکارا

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾

پھر بولا میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں ف۲۹ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا ف۳۰

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ع ٢٦ ٢

بے شک اس میں سیکھ (سبق) ملتا ہے اُسے جو ڈرے ف۳۱ کیا تمہاری سمجھ کے مطابق تمہارا بنانا ف۳۲ مشکل یا آسمان کا

بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَ

اللہ نے اسے بنایا اس کی چھت اونچی کی ف۳۳ پھر اسے ٹھیک کیا ف۳۴ اور اس کی رات اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی ف۳۵ اور

الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَ

اس کے بعد زمین پھیلائی ف۳۶ اس میں سے ف۳۷ اس کا پانی اور چارہ نکالا ف۳۸ اور

الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ

پہاڑوں کو جمایا ف۳۹ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کو پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت

الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ

سب سے بڑی ف۴۰ اس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی ف۴۱ اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی

يَّرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ

جائے گی ف۴۲ تو وہ جس نے سرکشی کی ف۴۳ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ف۴۴ تو بے شک جہنم ہی اس کا

الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾

ٹھکانا ہے اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا ف۴۵ اور نفس کو خواہش سے روکا ف۴۶

ف۱۹ جو ملک شام میں طور کے قریب ہے۔ ف۲۰ اور وہ کفر وفساد میں حد سے گزر گیا ف۲۱ کفر وشرک اور معصیت و نافرمانی سے ف۲۲ یعنی اس کی ذات وصفات کی معرفت کی طرف ف۲۳ اس کے عذاب سے ف۲۴ ید بیضا اور عصا ف۲۵ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ف۲۶ یعنی ایمان سے اعراض کیا۔ ف۲۷ فساد انگیزی کی ف۲۸ یعنی جادوگروں کو اور اپنے لشکروں کو ف۲۹ یعنی میرے اوپر اور کوئی رب نہیں۔ ف۳۰ دنیا میں غرق کیا اور آخرت میں دوزخ میں داخل فرمائے گا۔ ف۳۱ اللہ عزوجل سے۔ اس کے بعد منکرینِ بعث کو عتاب فرمایا جاتا ہے۔ ف۳۲ تمہارے مرنے کے بعد ف۳۳ بغیر ستون کے ف۳۴ ایسا کہ اس میں کہیں کوئی خلل نہیں ف۳۵ نور آفتاب کو ظاہر فرما کر ف۳۶ جو پیدا تو آسمان سے پہلے فرمائی گئی تھی مگر پھیلائی نہ گئی تھی۔ ف۳۷ چشمے جاری فرما کر ف۳۸ جسے جاندار کھاتے ہیں۔ ف۳۹ روئے زمین پر تاکہ اس کو سکون ہو ف۴۰ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس میں مُردے اٹھائے جائیں گے۔ ف۴۱ دنیا میں نیک یا بد ف۴۲ اور تمام خلق اس کو دیکھے۔ ف۴۳ حد سے گزرا اور کفر اختیار کیا۔ ف۴۴ آخرت پر اور شہوات کا تابع ہوا۔ ف۴۵ اور اس نے جانا کہ اسے روز قیامت اپنے رب کے حضور حساب کے لیے حاضر ہونا ہے۔ ف۴۶ حرام چیزوں کی۔

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ ﴿۴۱﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَاؕ ﴿۴۲﴾

تو بے شک جنت ہی ٹھکانا ہے وَ۴۷ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے

فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَاؕ ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَاؕ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ

تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق وَ۴۸ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے تم تو فقط اُسے ڈرانے والے ہو

مَنْ یَّخْشٰىهَاؕ ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰىهَا۠ ﴿۴۶﴾ ع۲

جو اس سے ڈرے گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے وَ۴۹ دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے

آیاتها ۴۲ — ۸۰ سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ ۲۴ — رکوعها ۱

سورۂ عبس مکیہ ہے، اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وَ۱

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤىۙ ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰىؕ ﴿۲﴾ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤىۙ ﴿۳﴾

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا وَ۲ اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا وَ۳ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ ستھرا ہو وَ۴

اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰىؕ ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰىۙ ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰىؕ ﴿۶﴾

یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے وہ جو بے پرواہ بنتا ہے وَ۵ تم اس کے تو پیچھے پڑتے ہو وَ۶

وَ مَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰىؕ ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰىۙ ﴿۸﴾ وَ هُوَ یَخْشٰىۙ ﴿۹﴾

اورتمہارا کچھ زِیاں نہیں اس میں کہ وہ ستھرانہ ہو وَ۷ اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا (ناز سے دوڑتا ہوا) آیا وَ۸ اور وہ ڈر رہا ہے وَ۹

وَ۴۷ اے سید عالم! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ کے کافر وَ۴۸ اوراس کا وقت بتانے سے کیا غرض وَ۴۹ یعنی کافر قیامت کو جس کا انکار کرتے ہیں تو اس کے ہَول و دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت بھول جائیں گے اور خیال کریں گے کہ وَ۱ ''سورۂ عبس'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بیالیس آیتیں ایک سو تیں کلمے پانچ سو تینتیس حرف ہیں۔ وَ۲ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وَ۳ یعنی عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم۔ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عتبہ بن ربیعہ، ابوجہل بن ہشام اور عباس بن عبد المُطَّلِب اور اُبَی بن خلف اور اُمَیّہ بن خَلَف اَشرافِ قریش کو اسلام کی دعوت فرما رہے تھے اس درمیان میں عبد اللہ ابن اُمِّ مکتوم نابینا حاضر ہوئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بار بار ندا کر کے عرض کیا کہ جو اللہ تعالٰی نے آپ کو سکھایا ہے مجھے تعلیم فرمائیے! ابن ام مکتوم نے یہ نہ سمجھا کہ حضور دوسروں سے گفتگو فرما رہے ہیں، اس سے قطع کلام ہوگا۔ یہ بات حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو گراں گزری اور آثار نا گواری چہرۂ اقدس پر نمایاں ہوئے اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنی دولت سرائے اقدس کی طرف واپس ہوئے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور ''نابینا'' فرمانے میں عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم کی معذوری کی طرف اشارہ ہے کہ قطع کلام ان سے اس وجہ سے واقع ہوا۔ اس آیت کے نزول کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم کا اکرام فرماتے تھے۔ وَ۴ گناہوں سے۔ آپ کا ارشاد سن کر وَ۵ اللہ تعالٰی سے اور ایمان لانے سے بسبب اپنے مال کے وَ۶ اور اس کے ایمان لانے کی طمع میں اس کے درپے ہوتے ہو۔ وَ۷ ایمان لا کر اور ہدایت پا کر کیونکہ آپ کے ذمہ دعوت دینا اور پیامِ الٰہی پہنچا دینا ہے۔ وَ۸ یعنی ابنِ ام مکتوم وَ۹ اللہ عزوجل سے۔

وقف لازم

فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ ﴿١٢﴾ فِىْ

تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو یوں نہیں ف۱۰ یہ تو سمجھانا ہے ف۱۱ تو جو چاہے اُسے یاد کرے ف۱۲ ان

صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿١٤﴾ بِأَيْدِى سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍۭ

صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں ف۱۳ بلندی والے ف۱۴ پاکی والے ف۱۵ ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم والے

بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْإِنسَانُ مَآ أَكْفَرَهُۥ ﴿١٧﴾ مِنْ أَىِّ شَىْءٍ خَلَقَهُۥ ﴿١٨﴾ مِن

نکوئی والے ف۱۶ آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے ف۱۷ اُسے کاہے سے بنایا پانی کی

نُّطْفَةٍ خَلَقَهُۥ فَقَدَّرَهُۥ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُۥ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُۥ

بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا ف۱۸ پھر اسے راستہ آسان کیا ف۱۹ پھر اُسے موت دی

فَأَقْبَرَهُۥ ﴿٢١﴾ ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنشَرَهُۥ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ أَمَرَهُۥ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنظُرِ

پھر قبر میں رکھوایا ف۲۰ پھر جب چاہا اسے باہر نکالا ف۲۱ کوئی نہیں اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اُسے حکم ہوا تھا ف۲۲ تو آدمی

الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِۦٓ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ

کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے ف۲۳ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا ف۲۴ پھر زمین کو خوب

شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنۢبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَ

چیرا تو اس میں اُگایا اناج اور انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور

حَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفَٰكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَٰعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَٰمِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَإِذَا

گھنے باغیچے اور میوے اور دُوب (گھاس) تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپایوں کے پھر جب

جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِۦ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾

آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ ف۲۵ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ

ف۱۰ ایسا نہ کیجئے ف۱۱ یعنی آیاتِ قرآن مخلوق کے لیے نصیحت ہیں۔ ف۱۲ اور اس سے پند پذیر ہو۔ ف۱۳ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ف۱۴ رفیع القدر ف۱۵ کہ انہیں پاکوں کے سوا کوئی نہ چھوئے ف۱۶ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور وہ فرشتے ہیں جو اس کو لوحِ محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔ ف۱۷ کہ اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے نہایت احسانوں کے باوجود کفر کرتا ہے۔ ف۱۸ کبھی نطفہ کی شکل میں کبھی علقہ کی صورت میں کبھی مُضغہ کی شان میں تکمیل آفرینش تک۔ ف۱۹ ماں کے پیٹ سے برآمد ہونے کا۔ ف۲۰ کہ بعدِ موت بے عزت نہ ہو۔ ف۲۱ یعنی بعدِ موت حساب وجزا کے لیے، پھر اس کے واسطے زندگانی مقرر کی۔ ف۲۲ اس کے رب کا یعنی کافر ایمان لا کر حکمِ الٰہی کو بجا نہ لایا۔ ف۲۳ جنہیں کھاتا ہے اور جو اس کی حیات کا سبب ہیں کہ ان میں اس کے رب کی قدرت ظاہر ہے کس طرح جزو بدن ہوتے ہیں اور کس نظامِ عجیب سے کام میں آتے ہیں اور کس طرح رب عزوجل عطا فرماتا ہے۔ ان حکمتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے: ف۲۴ بادل سے ف۲۵ یعنی قیامت کے نفخۂ ثانیہ کی ہولناک آواز جو مخلوق کو بہرا کر دے گی۔

وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾

اور جورو (بیوی) اور بیٹوں سے و۲۶ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے و۲۷

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے و۲۸ ہنستے خوشیاں مناتے و۲۹ اور کتنے موں پر اس دن

عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے و۳۰ یہ وہی ہیں کافر بدکار

ع ۱/۴۲ ۵

اٰیاتها ٢٩ ﴿٨١ سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ ٧﴾ رکوعها ١

سورۂ تکویر مکیہ ہے، اس میں انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ

جب دھوپ لپیٹی جائے و۲ اور جب تارے جھڑ پڑیں و۳ اور جب پہاڑ

سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾ وَ

چلائے جائیں و۴ اور جب تھلکی (گابھن) اونٹنیاں و۵ چھوٹی پھریں و۶ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں و۷ اور

اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ

جب سمندر سلگائے جائیں و۸ اور جب جانوں کے جوڑ بنیں و۹ اور جب زندہ دبائی ہوئی سے

و۲۶ ان میں سے کسی کی طرف مُلتفِت (متوجہ) نہ ہوگا اپنی ہی پڑی ہوگی۔ و۲۷ قیامت کا حال اور اس کے اہوال بیان فرمانے کے بعد مُکلَّفین کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ دو قسم ہیں سعید اور شقی جو سعید ہیں ان کا حال ارشاد ہوتا ہے: و۲۸ نورِ ایمان سے یا شب کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے و۲۹ اللہ تعالیٰ کے نعمت و کرم اور اس کی رضا پر۔ اس کے بعد اشقِیاء کا حال بیان فرمایا جاتا ہے: و۳۰ ذلیل حال وحشت زدہ صورت۔ و۱ "سورۂ کوِّرت" مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انتیس آیتیں ایک سو چار کلمے پانچ سو تیس حرف ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے پسند ہو کہ روزِ قیامت کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو چاہئے کہ "سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" اور "سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ" اور "سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ" پڑھے۔ (ترمذی) و۲ یعنی آفتاب کا نور زائل ہو جائے و۳ بارش کی طرح آسمان سے زمین پر گر پڑیں اور کوئی تارہ اپنی جگہ باقی نہ رہے و۴ اور غبار کی طرح ہوا میں اڑتے پھریں و۵ جن کے حمل کو دس مہینے گزر چکے ہوں اور بیاہنے کا وقت قریب آ گیا ہو و۶ نہ ان کا کوئی چرانے والا ہو نہ نگران، اس روز کی دہشت کا یہ عالَم ہو، اور لوگ اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں کہ ان کی پرواہ کرنے والا کوئی نہ ہو۔ و۷ روزِ قیامت بعدِ بعث کہ ایک دوسرے سے بدلہ لیں، پھر خاک کر دیئے جائیں۔ و۸ پھر وہ خاک ہو جائیں و۹ اس طرح کہ نیک نیکوں کے ساتھ ہوں اور بد بدوں کے ساتھ یا یہ معنیٰ کہ جانیں اپنے جسموں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ اپنے عملوں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ ایمانداروں کی جانیں حوروں کے اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں۔

سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ

پوچھا جائے ف۱۰ کس خطا پر ماری گئی ف۱۱ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جب آسمان جگہ سے

كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَ اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ عَلِمَتْ

کھینچ لیا جائے ف۱۲ اور جب جہنم کو بھڑکایا جائے ف۱۳ اور جب جنت پاس لائی جائے ف۱۴ ہر جان کو معلوم

نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾

ہوجائے گا جو حاضر لائی ف۱۵ تو قسم ہے ان ف۱۶ کی جو الٹے پھریں سیدھے چلیں تھم رہیں ف۱۷

وَ الَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَ الصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ

اور رات کی جب پیٹھ دے ف۱۸ اور صبح کی جب دم لے ف۱۹ بےشک یہ ف۲۰ عزت والے رسول ف۲۱ کا

كَرِیْمٍ ﴿١٩﴾ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ﴿٢١﴾

پڑھنا ہے جو قوت والا ہے مالکِ عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے ف۲۲ امانت دار ہے ف۲۳

وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢٢﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ﴿٢٣﴾ وَ مَا هُوَ

اور تمہارے صاحب ف۲۴ مجنون نہیں ف۲۵ اور بے شک انھوں نے اسے ف۲۶ روشن کنارہ پر دیکھا ف۲۷ اور یہ نبی

عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ﴿٢٤﴾ وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿٢٥﴾ فَاَیْنَ

غیب بتانے میں بخیل نہیں اور قرآن مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں پھر کدھر

تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

جاتے ہو ف۲۸ وہ تو نصیحت ہی ہے سارے جہاں کے لیے اس کے لیے جو تم میں

یَّسْتَقِیْمَ ﴿٢٨﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٩﴾ ع ٢٩ ٦

سیدھا ہونا چاہے ف۲۹ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب

ف۱۰ یعنی اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی ہو جیسا کہ عرب کا دستور تھا کہ زمانۂ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ ف۱۱ یہ سوال قاتل کی توبیخ کے لیے ہے تاکہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ ماری گئی۔ ف۱۲ جیسے ذبح کی ہوئی بکری کے جسم سے کھال کھینچ لی جاتی ہے۔ ف۱۳ دشمنانِ خدا کے لیے ف۱۴ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے ف۱۵ نیکی یا بدی۔ ف۱۶ ستاروں ف۱۷ یہ پانچ ستارے ہیں جنہیں خمسۂ متحیرہ کہتے ہیں: (۱) زُحل، (۲) مُشتری، (۳) مِرّیخ، (۴) زُہرہ، (۵) عُطارِد (کَذَا رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔) ف۱۸ اور اس کی تاریکی ہلکی پڑے ف۱۹ اور اس کی روشنی خوب پھیلے ف۲۰ قرآن شریف ف۲۱ حضرت جبریل علیہ السلام ف۲۲ یعنی آسمانوں میں فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ف۲۳ وحیِ الٰہی کا ف۲۴ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۲۵ جیسا کہ کفارِ مکہ کہتے ہیں ف۲۶ یعنی جبریل امین کو ان کی اصلی صورت میں ف۲۷ یعنی آفتاب کے جائے طلوع پر ف۲۸ اور کیوں قرآن سے اعراض کرتے ہو ف۲۹ یعنی جس کو حق کا اتباع اور اس پر قیام منظور ہو۔

ایاتها ۱۹ | ۸۲ سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ۸۲ | رکوعها ۱

سورۂ انفطار مکیہ ہے، اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿۱﴾ وَ إِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿۲﴾ وَ إِذَا الْبِحَارُ
جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا

فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾ وَ إِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ
دیئے جائیں و۲ اور جب قبریں کریدی جائیں و۳ ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا و۴ اور

أَخَّرَتْ ﴿۵﴾ يٰٓأَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْ
جو پیچھے و۵ اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے و۶ جس نے

خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾ فِيْٓ أَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ
تجھے پیدا کیا و۷ پھر ٹھیک بنایا و۸ پھر ہموار فرمایا و۹ جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا و۱۰ کوئی نہیں و۱۱ بلکہ

تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ﴿۹﴾ وَ إِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾
تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو و۱۲ اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں و۱۳ معزز لکھنے والے و۱۴

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾ وَ إِنَّ الْفُجَّارَ
کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو و۱۵ بے شک نکوکار و۱۶ ضرور چین میں ہیں و۱۷ اور بے شک بدکار و۱۸

لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾
ضرور دوزخ میں ہیں انصاف کے دن اس میں جائیں گے اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے

و۱ ''سورۂ اِنفطار'' مکی ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں اسی کلمے تین سو ستائیس حرف ہیں۔ و۲ اور شیریں وشور (میٹھے اور کڑوے) سب مل کر ایک ہو جائیں۔ و۳ اور ان کے مُردے زندہ کر کے نکالے جائیں۔ و۴ عمل نیک یا بد و۵ چھوڑی، نیکی یا بدی اور ایک قول یہ ہے کہ جو آگے بھیجا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے میراث۔ و۶ کہ تو نے باوجود اس کے نعمت و کرم کے اس کا حق نہ پہچانا اور اس کی نافرمانی کی و۷ اور نیست سے ہست کیا۔ و۸ سالم الاعضاء سنتا دیکھتا و۹ اَعضاء میں مناسبت رکھی و۱۰ لمبا یا ٹھنگنا، خوب رو، یا کم رو، گورا یا کالا، مرد یا عورت و۱۱ تمہیں اپنے رب کے کرم پر مغرور نہ ہونا چاہئے و۱۲ اور روزِ جزا کے منکر ہو و۱۳ تمہارے اعمال واَقوال کے اور وہ فرشتے ہیں۔ و۱۴ تمہارے عملوں کے و۱۵ نیکی یا بدی، اُن سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں۔ و۱۶ یعنی مومنین صادق الایمان۔ و۱۷ جنت میں و۱۸ کافر۔

وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ۝١٧ ثُمَّ مَآ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ۝١٨

اور تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن پھر تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن

يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـًٔا ؕ وَالۡاَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝١٩ ع (رکوع ١٩)

جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی و۱۹ اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے

(٨٣) سُوۡرَةُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ مَكِّيَّةٌ (٨٦)

اٰیاتھا ٣٦ — رکوعھا ١

سورۂ مطففین مکیہ ہے، اس میں چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ۝١ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ۝٢

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ (ناپ کر) لیں پورا لیں

وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ۝٣ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمۡ

اور جب انھیں ماپ یا تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انھیں

مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۝٤ لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝٥ يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝٦

اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے و۲ جس دن سب لوگ و۳ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِىۡ سِجِّيۡنٍ ۝٧ وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا سِجِّيۡنٌ ۝٨

بے شک کافروں کی لکھت و۴ سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے و۵ اور تو کیا جانے سجین کیسی ہے و۶

كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ۝٩ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝١٠ الَّذِيۡنَ يُكَذِّبُوۡنَ

وہ لکھت ایک مُہر کیا نوِشتہ (تحریر نامہ) ہے و۷ اس دن و۸ جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے

و۱۹ یعنی کوئی کافر کسی کافر کو نفع نہ پہنچا سکے گا۔ (خازن) و۱ ''سورۂ مُطَفِّفِین'' ایک قول میں مکیہ ہے اور ایک میں مدنیہ اور ایک قول یہ ہے کہ زمانۂ ہجرت میں مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں ایک رکوع چھتیس آیتیں ایک سو اُنہتّر کلمے اور سات سو تیس حرف ہیں۔ شانِ نزول: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے بالخصوص ایک شخص ابو جُہَینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا لینے کا اور، دینے کا اور۔ ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انہیں پیمانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا۔ و۲ یعنی روزِ قیامت، اس روز ذرّہ ذرّہ کا حساب کیا جائے گا۔ و۳ اپنی قبروں سے اٹھ کر و۴ یعنی ان کے اعمال نامے۔ و۵ سجّین ساتویں زمین کے اَسفل میں ایک مقام ہے جو ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔ و۶ یعنی وہ نہایت ہی ہول و ہیبت کا مقام ہے۔ و۷ جو نہ مٹ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔ و۸ جبکہ وہ نوشتہ (لکھا ہوا) نکالا جائے گا۔

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ⑪ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ⑫ اِذَا تُتْلٰى

دن کو جھٹلاتے ہیں ف۹ اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش گنہگار ف۱۰ جب اس پر ہماری آیتیں

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

پڑھی جائیں کہے ف۱۱ اگلوں کی کہانیاں ہیں کوئی نہیں ف۱۲ بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ⑭ كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ⑮

ان کی کمائیوں نے ف۱۳ ہاں ہاں بے شک وہ اس دن ف۱۴ اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں ف۱۵

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ⑯ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

پھر بے شک انھیں جہنم میں داخل ہونا پھر کہا جائے گا یہ ہے وہ ف۱۶ جسے تم

تُكَذِّبُوْنَ ⑰ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ⑱ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ

جھٹلاتے تھے ف۱۷ ہاں ہاں بے شک نیکوں کی لکھت ف۱۸ سب سے اونچے محل عِلّیّین میں ہے ف۱۹ اور تو کیا جانے

مَا عِلِّيُّوْنَ ⑲ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ⑳ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ㉑ اِنَّ الْاَبْرَارَ

علیین کیسی ہے ف۲۰ وہ لکھت ایک مُہر کیا نوشتہ (تحریر نامہ) ہے ف۲۱ کہ مقرب ف۲۲ جس کی زیارت کرتے ہیں بے شک نکوکار

لَفِيْ نَعِيْمٍ ㉒ عَلَى الْاَرَآىٕكِ يَنْظُرُوْنَ ㉓ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ

ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں ف۲۳ تو ان کے چہروں میں چین کی تازگی

النَّعِيْمِ ㉔ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ㉕ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ

پہچانے ف۲۴ نتھری (خالص و پاک) شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے ف۲۵ اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر

ف۹ اور روزِ جزا یعنی قیامت کے منکر ہیں۔ ف۱۰ حد سے گزرنے والا۔ ف۱۱ ان کی نسبت کہ یہ ف۱۲ اس کا کہنا غلط ہے۔ ف۱۳ اُن مَعاصی اور گناہوں نے جو وہ کرتے ہیں یعنی اپنے اعمالِ بد کی شامت سے ان کے دل زنگ خوردہ اور سیاہ ہوگئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اس کے دل میں ایک نقطۂ سیاہ پیدا ہوتا ہے جب اس گناہ سے باز آتا ہے اور توبہ واستغفار کرتا ہے تو دل صاف ہوجاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ تمام قلب سیاہ ہوجاتا ہے اور یہی رین یعنی وہ زنگ ہے جس کا آیت میں ذکر ہوا۔ (ترمذی) ف۱۴ یعنی روزِ قیامت ف۱۵ جیسا کہ دنیا میں اس کی توحید سے محروم رہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت مُیَسّر آئے گی کیونکہ محرومیِ دیدار سے کفار کی وعید میں ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لیے وعید وتہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت ہو نہیں سکتی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو۔ حضرت امام مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دُشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلّی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا۔ ف۱۶ عذاب ف۱۷ دنیا میں ف۱۸ یعنی مومنین صادقین کے اعمال نامے ف۱۹ عِلّیّین ساتویں آسمان میں زیرِ عرش ہے۔ ف۲۰ یعنی اس کی شان عجیب عظمت والی ہے۔ ف۲۱ علّیین میں۔ اس میں ان کے اعمال لکھے ہیں۔ ف۲۲ فرشتے ف۲۳ اللہ تعالیٰ کے اکرام اور اس کی نعمتوں کو جو اس نے انہیں عطا فرمائیں اور اپنے دُشمنوں کو جو طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہیں۔ ف۲۴ کہ وہ خوشی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرورِ قلب کے آثار ان چہروں پر نمایاں ہوں گے۔ ف۲۵ کہ اَبرار ہی اس کی مہر توڑیں گے۔

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ

چاہیے کہ للچائیں للچانے والے و۲۶ اور اس کی ملونی (ملاوٹ) تسنیم سے ہے و۲۷ وہ چشمہ جس سے

بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مُقرّبان بارگاہ پیتے ہیں و۲۸ بے شک مجرم لوگ و۲۹ ایمان والوں سے و۳۰

يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى

ہنسا کرتے تھے اور جب وہ و۳۱ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے اشارے کرتے و۳۲ اور جب و۳۳ اپنے گھر

اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ

پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے و۳۴ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے بے شک یہ لوگ

لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ

بہکے ہوئے ہیں و۳۵ اور یہ و۳۶ کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے و۳۷ تو آج و۳۸ ایمان

اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ

والے کافروں سے ہنستے ہیں و۳۹ تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں و۴۰ کیوں

ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع ۱ ۳۶ ۸

کچھ بدلہ ملا کافروں کو اپنے کئے کا و۴۱

و۲۶ طاعات کی طرف سبقت کر کے اور برائیوں سے باز رہ کر۔ و۲۷ جو جنت کی شرابوں میں اعلیٰ ہے۔ و۲۸ یعنی مقربین خالص شراب تسنیم پیتے ہیں اور باقی جنتیوں کی شرابوں میں شراب تسنیم ملائی جاتی ہے۔ و۲۹ مثل ابوجہل اور ولید بن مُغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ رؤساء کفار کے و۳۰ مثل حضرت عمّار وخبّاب و صُہَیب وبلال وغیرہ فُقَراء مومنین کے۔ و۳۱ مومنین و۳۲ بطریقِ طعن وعیب کے۔ شانِ نزول: منقول ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی ایک جماعت میں تشریف لے جارہے تھے منافقین نے انہیں دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کئے اور مَسخرگی سے ہنسے اور آپس میں ان حضرات کے حق میں بیہودہ کلمات کہے تو اس سے پہلے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ و۳۳ کفار و۳۴ یعنی مسلمانوں کو بُرا کہہ کر آپس میں ان کی ہنسی بناتے اور خوش ہوتے ہوئے۔ و۳۵ کہ سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور دنیا کی لذّتوں کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: و۳۶ کفار و۳۷ کہ ان کے اَحوال واَعمال پر گرفت کریں بلکہ انہیں اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے وہ اپنا حال درست کریں دوسروں کو بے وقوف بتانے اور ان کی ہنسی اڑانے سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ و۳۸ یعنی روزِ قیامت و۳۹ جیسا کافر دنیا میں مسلمانوں کی غربت ومحنت پر ہنستے تھے، یہاں معاملہ برعکس ہے: مؤمن دائمی عیش وراحت میں ہیں اور کافر ذلت وخواری کے دائمی عذاب میں، جہنّم کا دروازہ کھولا جاتا ہے، کافر اس سے نکلنے کے لیے دروازے کی طرف دوڑتے ہیں، جب دروازہ کے قریب پہنچتے ہیں دروازہ بند ہوجاتا ہے، بار بار ایسا ہی ہوتا ہے۔ کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان ان سے ہنسی کرتے ہیں اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ جنت میں جواہرات کے و۴۰ کفار کی ذلت ورسوائی اور شدتِ عذاب کو اور اس پر ہنستے ہیں۔ و۴۱ یعنی ان اعمال کا جو انہوں نے دنیا میں کئے تھے۔

اٰیاتها ٢٥ ﴿٨٤﴾ سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ﴿٨٣﴾ رکوعها ١

سورۂ انشقاق مکیہ ہے، اس میں پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿١﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿٢﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ

جب آسمان شق ہو وٹ اور اپنے رب کا حکم سنے وٹ اور اسے سزاوار ہی یہ ہے اور جب زمین

مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿٥﴾

دراز کی جائے وٹ اور جو کچھ اس میں ہے وٹ ڈال دے اور خالی ہو جائے اور اپنے رب کا حکم سنے وٹ اور اسے سزاوار ہی یہ ہے وٹ

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿٦﴾ فَاَمَّا مَنْ

اے آدمی بے شک تجھے اپنے رب کی طرف وٹ یقینی دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا و٩ تو وہ جو

اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿٨﴾ وَّ يَنْقَلِبُ

اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے وٹ اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا واا اور اپنے گھر والوں

اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ

کی طرف و١٢ شاد شاد پلٹے گا و١٣ اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے و١٤ وہ عنقریب

يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾

موت مانگے گا و١٥ اور بھڑکتی آگ میں جائے گا بے شک وہ اپنے گھر میں و١٦ خوش تھا و١٧

وا ''سورۂ اَنْشَقَّتْ''، جس کو''سورۂ اِنْشِقَاق'' بھی کہتے ہیں مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، پچیس آیتیں، ایک سو سات کلمات، چار سو تیس حرف ہیں۔ و٢ قیامت قائم ہونے کے وقت و٣ اپنے شق ہونے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے۔ و٤ اور اس پر کوئی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے۔ و٥ یعنی اس کے بطن میں خزانے اور مُردے سب کو باہر و٦ اپنے اندر کی چیزیں باہر پھینک دینے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے و٧ اس وقت انسان اپنے عمل کے نتائج دیکھے گا۔ و٨ یعنی اس کے حضور حاضری کے لیے، مراد اس سے موت ہے۔ (مدارک) و٩ اور اپنے عمل کی جزا پانا و١٠ اور وہ مؤمن ہے واا سہل حساب یہ ہے کہ اس پر اس کے اعمال پیش کئے جائیں وہ اپنی طاعات ومَعصِیَت کو پہچانے پھر طاعت پر ثواب دیا جائے اور معصیت سے تجاوز فرمایا جائے، یہ سہل حساب ہے نہ اس میں شدت مناقشہ (ہر ہر کام کا حساب)، نہ یہ کہا جائے کہ ایسا کیوں کیا نہ عذر کی طلب ہو نہ اس پر حجت قائم کی جائے کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا اسے کوئی عذر ہاتھ نہ آئے گا اور وہ کوئی حجت نہ پائے گا رسوا ہوگا (اللہ تعالیٰ مناقشۂ حساب سے پناہ دے) و١٢ گھر والوں سے جنتی گھر والے مراد ہیں خواہ وہ حوروں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔ و١٣ اپنی اس کامیابی پر۔ و١٤ اور وہ کافر ہے جس کا داہنا ہاتھ تو اس کی گردن کے ساتھ ملا کر طوق میں باندھ دیا جائے گا اور بایاں ہاتھ پس پشت کر دیا جائے گا اس میں اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا، اس حال کو دیکھ کر وہ جان لے گا کہ وہ اہلِ نار میں سے ہے تو و١٥ اور ''یا ثبوراہ'' کہے گا، ''ثبور'' کے معنی ہلاکت کے ہیں۔ و١٦ دنیا کے اندر و١٧ اپنی خواہشوں اور شہوتوں میں اور متکبر ومغرور۔

إِنَّهُۥ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ﴿١٤﴾ بَلَىٰٓ ۚ إِنَّ رَبَّهُۥ كَانَ بِهِۦ بَصِيرًا ﴿١٥﴾ فَلَآ معانقة ١

وہ سمجھا کہ اُسے پھرنا نہیں ۱۸ ہاں کیوں نہیں ۱۹ بے شک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے تو مجھے

أُقْسِمُ بِٱلشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَٱلَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَٱلْقَمَرِ إِذَا ٱتَّسَقَ ﴿١٨﴾

قسم ہے شام کے اُجالے کی ۲۰ اور رات کی اور جو چیزیں اس میں جمع ہوتی ہیں ۲۱ اور چاند کی جب پورا ہو ۲۲

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قُرِئَ

ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے ۲۳ تو کیا ہوا ایمان نہیں لاتے ۲۴ اور جب قرآن

عَلَيْهِمُ ٱلْقُرْءَانُ لَا يَسْجُدُونَ ۩ ﴿٢١﴾ بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يُكَذِّبُونَ ﴿٢٢﴾ السجدة ١٣

پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے ۲۵ بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ۲۶

وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٤﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ

اور اللہ خوب جانتا ہے جو اپنے جی میں رکھتے ہیں ۲۷ تو تم انھیں دردناک عذاب کی بشارت دو ۲۸ مگر جو ایمان

۱۸ اپنے رب کی طرف اور وہ مرنے کے بعد اٹھایا نہ جائے گا ۱۹ ضرور اپنے رب کی طرف رُجوع کرے گا اور مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا اور حساب کیا جائے گا۔ ۲۰ جو سرخی کے بعد نمودار ہوتا ہے اور جس کے غائب ہونے پر امام صاحب کے نزدیک وقت عشاء شروع ہوتا ہے یہی قول ہے کثیر صحابہ کا اور بعض علماء ''شفق'' سے سرخی مراد لیتے ہیں۔ ۲۱ مثل جانوروں کے جو دن میں منتشر ہوتے ہیں اور شب میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں اور مثل تاریکی کے اور ستاروں اور ان اعمال کے جو شب میں کئے جاتے ہیں مثل تہجد کے۔ ۲۲ اور اس کا نور کامل ہو جائے اور یہ اَیّامِ بیض یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں تاریخوں میں ہوتا ہے۔ ۲۳ یہ خطاب یا تو انسانوں کو ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تمہیں حال کے بعد حال پیش آئے گا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ موت کے شدائد واَہوال پھر مرنے کے بعد اٹھنا پھر مَوقِفِ حساب میں پیش ہونا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے حالات میں تدریج ہے ایک وقت دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے پھر دودھ چھوٹتا ہے پھر لڑکپن کا زمانہ آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جوانی ڈھلتی ہے پھر بوڑھا ہوتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے کہ آپ شبِ معراج ایک آسمان پر تشریف لے گئے پھر دوسرے پر اسی طرح درجہ بدرجہ مرتبہ بمرتبہ مَنازلِ قرب میں واصل ہوئے۔ بخاری شریف میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حال بیان فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ آپ کو مشرکین پر فتح وظفر حاصل ہوگی اور انجام بہت بہتر ہوگا آپ کفار کی سرکشی اور ان کی تکذیب سے غمگین نہ ہوں۔ ۲۴ یعنی اب ایمان لانے میں کیا عذر ہے باوجود دلائل ظاہر ہونے کے کیوں ایمان نہیں لاتے۔ ۲۵ مراد اس سے سجدۂ تلاوت ہے۔ شانِ نزول: جب سورۂ ''اقرأ'' میں ''وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ'' نازل ہوا تو سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا مومنین نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور کفارِ قریش نے سجدہ نہ کیا ان کے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کفار پر جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدۂ تلاوت نہیں کرتے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدۂ تلاوت واجب ہے سننے والے پر اور حدیث سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ مسئلہ: سجدۂ تلاوت کے لیے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لیے مثل طہارت اور قبلہ رو ہونے اور سترِ عورت وغیرہ کے۔ مسئلہ: سجدہ کے اول وآخر اللہ اکبر کہنا چاہئے۔ مسئلہ: امام نے آیتِ سجدہ پڑھی تو اس پر اور مُقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں نہ ہو اور سن لے اس پر سجدہ واجب ہے۔ مسئلہ: سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوا۔ والتفصیل فی کتب الفقه۔ (تفسیر احمدی) ۲۶ قرآن کو اور مرنے کے بعد اٹھنے کو۔ ۲۷ کفر اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب ۲۸ ان کے کفر وعِناد پر۔

ع ٢٥/٩

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾ ع

لائے اور اچھے کام کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

اٰیاتها ٢٢ | ٨٥ سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّیَّةٌ ٢٧ | رکوعها ١

سورۂ بروج مکیہ ہے، اس میں بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾

قسم آسمان کی جس میں بُرج ہیں ف۲ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ف۳ اور اس دن کی جو گواہ ہے ف۴ اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں ف۵

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَیْهَا

کھائی والوں پر لعنت ہو ف۶ وہ اس بھڑکتی آگ والے جب وہ اس کے کناروں پر

ف۱ ''سورۂ بروج'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، بائیس آیتیں، ایک سونوّے کلمے، چار سو پینسٹھ حرف ہیں۔ ف۲ جن کی تعداد بارہ ہے اور ان میں عجائبِ حکمتِ الٰہی نمودار ہیں آفتاب مہتاب اور کواکب کی سیر ان میں مُعیَّن اندازے پر ہے جس میں اختلاف نہیں ہوتا۔ ف۳ وہ روزِ قیامت ہے۔ ف۴ مراد اِس سے روزِ جمعہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ ف۵ آدمی اور فرشتے مراد اِس سے روزِ عرفہ ہے۔ ف۶ مروی ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جب اس کا جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میرے پاس ایک لڑکا بھیج جسے میں جادو سکھادوں بادشاہ نے ایک لڑکا مقرر کر دیا وہ جادو سیکھنے لگا۔ راہ میں ایک راہب رہتا تھا اس کے پاس بیٹھنے لگا اور اس کا کلام اس کے دل نشین ہوتا گیا اب آتے جاتے اس نے راہب کی صحبت میں بیٹھنا مقرر کر لیا ایک روز راستہ میں ایک مُہیب جانور ملا لڑکے نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر یہ دعا کی کہ یارب اگر راہب تجھے پیارا ہو تو میرے پتھر سے اس جانور کو ہلاک کر دے وہ جانور اس کے پتھر سے مر گیا اس کے بعد لڑکا مُستجابُ الدّعوۃ ہوا اور اس کی دعا سے کوڑھی اور اندھے اچھے ہونے لگے۔ بادشاہ کا ایک مُصاحِب نابینا ہو گیا تھا وہ آیا لڑکے نے دعا کی وہ اچھا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اور بادشاہ کے دربار میں پہنچا۔ اس نے کہا: تجھے کس نے اچھا کیا؟ کہا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا: میرے سوا اور بھی کوئی رب ہے! یہ کہہ کر اس نے اس پر سختیاں شروع کیں یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتایا، لڑکے پر سختیاں کیں، اس نے راہب کا پتہ بتایا، راہب پر سختیاں کیں اور اس سے کہا اپنا دین ترک کر۔ اس نے انکار کیا تو اس کے سر پر آرا رکھ کر چروادیا، پھر مصاحب کو بھی چروایا دیا، پھر لڑکے کو حکم دیا کہ پہاڑ کی چوٹی سے گرادیا جائے۔ سپاہی اس کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے، اس نے دعا کی، پہاڑ میں زلزلہ آیا، سب گر کر ہلاک ہو گئے، لڑکا صحیح سلامت چلا آیا۔ بادشاہ نے کہا: سپاہی کیا ہوئے؟ کہا: سب کو خدا نے ہلاک کر دیا۔ پھر بادشاہ نے لڑکے کو سمندر میں غرق کرنے کے لیے بھیجا۔ لڑکے نے دعا کی، کشتی ڈوب گئی، تمام شاہی آدمی ڈوب گئے، لڑکا صحیح وسلامت بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے کہا: وہ آدمی کیا ہوئے؟ کہا: سب کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا اور تو مجھے قتل کر ہی نہیں سکتا جب تک وہ کام نہ کرے جو میں بتاؤں! کہا: وہ کیا؟ لڑکے نے کہا ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کر اور مجھے کھجور کے ڈھنڈ (سوکھے تنے) پر سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر نکال کر ''بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ'' کہہ کر مار، ایسا کرے گا تو مجھے قتل کر سکے گا۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا، تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا، اس نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور واصل بحق ہو گیا۔ یہ دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئے اس سے بادشاہ کو اور زیادہ صدمہ ہوا اور اس نے ایک خندق کھدوائی اور اس میں آگ جلوائی اور حکم دیا جو دین سے نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دو۔ لوگ ڈالے گئے یہاں تک کہ ایک عورت آئی، اس کی گود میں بچہ تھا، وہ ذرا جھجکی، بچہ نے کہا: اے ماں! صبر کر، نہ جھجک، تو سچے دین پر ہے۔ وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے۔ یہ حدیث صحیح ہے، مسلم نے اس کی تخریج کی، اس سے اولیاء کی کرامتیں ثابت ہوتی ہیں، آیت میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔

قُعُوْدٌ ﴿٦﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوْا

بیٹھے تھے ف۷ اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے ف۸ اور انہیں مسلمانوں کا

مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٨﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ

کیا بُرا لگا یہی نہ کہ وہ ایمان لائے اللہ عزت والے سب خوبیوں سراہے پر کہ اسی کے لیے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے بے شک جنھوں نے

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ

ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ف۹ پھر توبہ نہ کی ف۱۰ ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے ف۱۱ اور

لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿١٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

ان کے لیے آگ کا عذاب ف۱۲ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لیے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿١١﴾ اِنَّ بَطْشَ اٰیۃ حمصیۃ ۱۲

باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے بے شک تیرے رب کی

رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

گرفت بہت سخت ہے ف۱۳ بے شک وہ پہلے کرے اور پھر کرے ف۱۴ اور وہی ہے بخشنے والا

الْوَدُوْدُ ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٦﴾ هَلْ اَتٰىكَ

اپنے نیک بندوں پر پیارا عرش کا مالک عزت والا ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا کیا تمہارے پاس

حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿١٨﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ

لشکروں کی بات آئی ف۱۵ وہ لشکر کون فرعون اور ثمود ف۱۶ بلکہ ف۱۷ کافر جھٹلانے میں

ف۷ کرسیاں بچھائے اور مسلمانوں کو آگ میں ڈال رہے تھے ف۸ شاہی لوگ بادشاہ کے پاس آ کر ایک دوسرے کے لیے گواہی دیتے تھے کہ انہوں نے تعمیل حکم میں کوتاہی نہیں کی ایمانداروں کو آگ میں ڈال دیا۔ مروی ہے کہ جو مومن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالٰی نے ان کے آگ میں پڑنے سے قبل ان کی رُوحیں قبض فرما کر انہیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا۔ فائدہ: اس واقعہ میں مومنین کو صبر اور اہلِ مکہ کی ایذا رسانیوں پر تحمل کرنے کی ترغیب فرمائی گئی۔ ف۹ آگ میں جلا کر ف۱۰ اور اپنے کفر سے باز نہ آئے ف۱۱ آخرت میں بدلہ ان کے کفر کا۔ ف۱۲ دنیا میں کہ اسی آگ نے انہیں جلا ڈالا، یہ بدلہ ہے مسلمانوں کو آگ میں ڈالنے کا۔ ف۱۳ جب وہ ظالموں کو عذاب میں پکڑے۔ ف۱۴ یعنی پہلے دنیا میں پیدا کرے پھر قیامت میں اعمال کی جزا دینے کے لیے موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے۔ ف۱۵ جن کو کافر انبیاء علیہم السلام کے مقابل لائے۔ ف۱۶ جو اپنے کفر کے سبب ہلاک کئے گئے۔ ف۱۷ اے سید عالم! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی امت کے۔

تَكْذِيْبٍ ﴿١٩﴾ وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾

ہیں ف۱۸ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے ف۱۹ بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے

فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾ ع

لوح محفوظ میں

ایاتها ١٧ — ٨٦ سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ٣٦ — رکوعها ١

سورۂ طارق مکیہ ہے اس میں سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾

آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی ف۲ اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے خوب چمکتا تارا

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ

کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو ف۳ تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا ف۴ بنٔت

مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآىِٕبِ ﴿٧﴾ اِنَّهٗ عَلٰى

کرتے (اُچھلتے ہوئے) پانی سے ف۵ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے ف۶ بے شک اللہ اس کے

رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآىِٕرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا

واپس کر دینے پر ف۷ قادر ہے جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی ف۸ تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہوگا نہ

ف۱۸ آپ کو اور قرآن پاک کو جیسا کہ پہلے کافروں کا دستور تھا ف۱۹ اس سے انہیں کوئی بچانے والا نہیں۔ ف۱ ''سورۃ الطارق'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، سترہ آیتیں، اکسٹھ کلمے، دوسو انتالیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی ستارے کی جو رات کو چمکتا ہے۔ شانِ نزول: ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ابو طالب کچھ ہدیہ لائے حضور اس کو تناول فرما رہے تھے اس درمیان میں ایک تارا ٹوٹا اور تمام فضا آگ سے بھر گئی ابو طالب گھبرا کر کہنے لگے یہ کیا ہے؟ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ قدرتِ الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے۔ ابو طالب کو اس سے تعجب ہوا اور یہ سورت نازل ہوئی۔ ف۳ اس کے رب کی طرف سے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرے اور اس کی نیکی بدی سب لکھ لے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں۔ ف۴ تاکہ وہ جانے کہ اس کا پیدا کرنے والا اس کو بعدِ موت جزا کے لیے زندہ کرنے پر قادر ہے پس اس کو روزِ جزا کے لیے عمل کرنا چاہئے۔ ف۵ یعنی مرد و عورت کے نطفوں سے جو رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔ ف۶ یعنی مرد کی پشت سے اور عورت کے سینہ کے مقام سے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سینہ کے اس مقام سے جہاں ہار پہنا جاتا ہے اور انہیں سے منقول ہے کہ عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ منی انسان کے تمام اعضاء سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ دماغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصہ کی بہت سی رگوں میں جو سینہ کے مقام پر ہیں نازل ہوتا ہے اسی لیے ان دونوں مقاموں کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔ ف۷ یعنی موت کے بعد زندگی کی طرف لوٹا دینے پر۔ ف۸ چھپی باتوں سے

نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ

کوئی مددگار ف۹ آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے ف۱۰ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے ف۱۱ بے شک قرآن

لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَّ

ضرور فیصلہ کی بات ہے ف۱۲ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں ف۱۳ بے شک کافر اپنا سا داؤں چلتے ہیں ف۱۴ اور

اَكِيْدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾ ع ١٧ ١١

میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ف۱۵ تو تم کافروں کو ڈھیل دو ف۱۶ انھیں کچھ تھوڑی مہلت دو ف۱۷

اٰیاتها ١٩ — ٨٧ سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ ٨ — رکوعها ١

سورۂ اعلیٰ مکیہ ہے، اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٢﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ

اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے ف۲ جس نے بنا کر ٹھیک کیا ف۳ اور جس نے اندازہ پر رکھ کر

فَهَدٰى ﴿٣﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿٤﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿٥﴾

راہ دی ف۴ اور جس نے چارہ نکالا پھر اسے خشک سیاہ کر دیا

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا

اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے ف۵ مگر جو اللہ چاہے ف۶ بے شک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور

مراد عقائد اور نیتیں اور وہ اعمال ہیں جن کو آدمی چھپاتا ہے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا۔ ف۹ یعنی جو آدمی منکرِ بعث ہے نہ اس کو ایسی قوت ہوگی جس سے عذاب کو روک سکے نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہوگا جو اسے بچا سکے۔ ف۱۰ جو ارضی پیداوار نبات و اشجار کے لیے مثل باپ کے ہے۔ ف۱۱ اور نباتات کے لیے مثل ماں کے ہے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی عجیب نعمتیں ہیں اور ان میں قدرتِ الٰہی کے بے شمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو بعث بعدَ الموت کے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔ ف۱۲ کہ حق و باطل میں فرق و امتیاز کر دیتا ہے۔ ف۱۳ جو نکمی اور بیکار ہو۔ ف۱۴ اور دینِ الٰہی کے مٹانے اور نورِ حق کو بجھانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لیے طرح طرح کے داؤں کرتے ہیں۔ ف۱۵ جس کی انہیں خبر نہیں ف۱۶ اے سید انبیاء! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۷ چند روز کہ وہ عنقریب ہلاک کئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بدر میں انہیں عذابِ الٰہی نے پکڑا ''وَنُسِخَ الْاِمْهَالُ بِاٰيَةِ السَّيْفِ''۔ ف۱ ''سورۃ الاعلیٰ'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، انیس آیتیں، بہتر کلمے، دو سوا کا نوے حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اس کا ذکر عظمت و احترام کے ساتھ کرو۔ حدیث میں ہے: جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اپنے سجدہ میں داخل کرو یعنی سجدہ میں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى'' کہو۔ (ابوداؤد) ف۳ یعنی ہر چیز کی پیدائش ایسی مناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے۔ ف۴ یعنی اُمور کو ازل میں مقدر کیا اور اس کی طرف راہ دی یا یہ معنی ہیں کہ روزیاں مقدر کیں اور ان کے طریقِ کسب کی راہ بتائی۔ ف۵ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشارت ہے کہ آپ کو حفظِ قرآن

يَخْفٰى ۝٧ وَ نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝٨ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩

چھپے کو اور ہم تمہارے لیے آسانی کا سامان کر دیں گے ف۷ تو تم نصیحت فرماؤ ف۸ اگر نصیحت کام دے ف۹ عنقریب

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠ وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ

نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ف۱۰ اور اس ف۱۱ سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا جو سب سے بڑی آگ میں

الْكُبْرٰى ۝١٢ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى ۝١٣ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝١٤

جائے گا ف۱۲ پھر نہ اس میں مرے ف۱۳ اور نہ جیے ف۱۴ بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا ف۱۵

وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝١٥ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝١٦ وَ

اور اپنے رب کا نام لے کر ف۱۶ نماز پڑھی ف۱۷ بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو ف۱۸ اور

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝١٧ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝١٨

آخرت بہتر اور باقی رہنے والی بے شک یہ ف۱۹ اگلے صحیفوں میں ہے ف۲۰

ع ۱۹ ۱۲ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ۝١٩ ع

ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں

اٰيَاتُهَا ٢٦ | ٨٨ سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ ٦٨ | رُكُوْعُهَا ١

سورۂ غاشیہ مکیہ ہے، اس میں چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

کی نعمت بے محنت عطا ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے کہ اتنی بڑی کتابِ عظیم بغیر محنت و مشقت اور بغیر تکرار و دور کے آپ کو حفظ ہوگئی۔ (جمل) ف۶ مفسّرین نے فرمایا کہ یہ استثناء واقع نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ آپ کچھ بھولیں۔ (خازن) ف۷ کہ وحی تمہیں بے محنت یاد رہے گی۔ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ آسانی کے سامان سے شریعتِ اسلام مراد ہے جو نہایت سہل و آسان ہے۔ ف۸ اس قرآن مجید سے ف۹ اور کچھ لوگ اس سے منتفع ہوں۔ ف۱۰ اللہ تعالیٰ سے ف۱۱ پند و نصیحت ف۱۲ شانِ نزول: بعض مفسّرین نے فرمایا کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ اور عُتبہ بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ف۱۳ کہ مر کر ہی عذاب سے چھوٹ سکے ف۱۴ ایسا جینا جس سے کچھ بھی آرام پائے۔ ف۱۵ ایمان لا کر یا یہ معنی ہیں کہ اس نے نماز کے لیے طہارت کی، اس تقدیر پر آیت سے نماز کے لیے وضو اور غسل ثابت ہوتا ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۱۶ یعنی تکبیرِ افتتاح کہہ کر ف۱۷ پنجگانہ۔ مسئلہ: اس آیت سے تکبیرِ افتتاح ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا جزو نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افتتاح نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے جائز ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ ''تَزَكّٰى'' سے صدقہ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عیدگاہ کے راستہ میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ (تفسیر مدارک واحمدی) ف۱۸ آخرت پر۔ اسی لیے وہ عمل نہیں کرتے جو وہاں کام آئیں۔ ف۱۹ یعنی ستھروں کا مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا ف۲۰ جو قرآن کریم سے پہلے نازل ہوئے۔ ف۱ ''سورۂ غاشیہ'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، چھبیس آیتیں، بانوے کلمے، تین سو اکیاسی حرف ہیں۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِؕ ۝۱ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ خَاشِعَةٌۙ ۝۲ عَامِلَةٌ

بے شک تمہارے پاس ف۲ اس مصیبت کی خبر آئی جو چھا جائے گی ف۳ کتنے ہی منہ اس دن ذلیل ہوں گے کام کریں

نَّاصِبَةٌۙ ۝۳ تَصْلٰى نَارًا حَامِیَةًۙ ۝۴ تُسْقٰى مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍؕ ۝۵ لَیْسَ

مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں ف۵ نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں ان کے لیے

لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍۙ ۝۶ لَّا یُسْمِنُ وَ لَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍؕ ۝۷

کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے ف۵ کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں ف۶

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌۙ ۝۸ لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌۙ ۝۹ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍۙ ۝۱۰ لَّا

کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں ف۷ اپنی کوشش پر راضی ف۸ بلند باغ میں کہ

تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةًؕ ۝۱۱ فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌۘ ۝۱۲ فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌۙ ۝۱۳ وَّ وقف لازم

اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے اس میں رواں چشمہ ہے اس میں بلند تخت ہیں اور

اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌۙ ۝۱۴ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌۙ ۝۱۵ وَّ زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌؕ ۝۱۶

چنے ہوئے کوزے ف۹ اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین اور پھیلی ہوئی چاندنیاں ف۱۰

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ۫ ۝۱۷ وَ اِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ

تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا اور آسمان کو کیسا

رُفِعَتْ۫ ۝۱۸ وَ اِلَى الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ۫ ۝۱۹ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَیْفَ

اونچا کیا گیا ف۱۱ اور پہاڑوں کو کیسے قائم کیے گئے اور زمین کو کیسے

ف۲ اے سید عالم! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۳ خَلق پر۔ مراد اِس سے قیامت ہے جس کے شدائد واَہوال ہر چیز پر چھا جائیں گے۔ ف۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو دینِ اسلام پر نہ تھے بت پرست تھے یا کتابی کافر مثل راہبوں اور پجاریوں کے انہوں نے محنتیں بھی اٹھائیں مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنّم میں گئے۔ ف۵ عذاب طرح طرح کا ہوگا اور جو لوگ عذاب دیئے جائیں گے ان کے بہت طبقے ہوں گے بعض کو زقوم کھانے کو دیا جائے گا بعض کو غِسلین (دوزخیوں کی پیپ) بعض کو آگ کے کانٹے۔ ف۶ یعنی ان سے غذا کا نفع حاصل نہ ہوگا کیونکہ غذا کے دو ہی فائدے ہیں: ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف رفع کرے۔ دوسرے یہ کہ بدن کو فربہ کرے۔ یہ دونوں وصف جہنمیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ شدید عذاب ہے۔ ف۷ عیش و خوشی میں اور نعمت و کرامت میں ف۸ یعنی اس عمل و طاعت پر جو دنیا میں بجالائے تھے۔ ف۹ چشمے کے کناروں پر۔ جن کے دیکھنے سے بھی لذت حاصل ہو اور جب پینا چاہیں تو وہ بھرے ملیں۔ ف۱۰ اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا ذکر سن کر کفار نے تعجب کیا اور جھٹلایا تو اللہ تعالٰی انہیں اپنے عجائبِ صنعت میں نظر کرنے کی ہدایت فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں اس کی قدرت سے جنتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کسی طرح قابلِ تعجب اور لائقِ انکار ہو سکتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ف۱۱ بغیر ستون کے۔

سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؕ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۙ﴿۲۲﴾

بچھائی گئی تو تم نصیحت سناؤ وا۱۲ تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو تم کچھ ان پر کڑوڑا (نگہبان) نہیں وا۱۳

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۙ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ؕ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَاۤ

ہاں جو منہ پھیرے وا۱۴ اور کفر کرے وا۱۵ تو اسے اللہ بڑا عذاب دے گا وا۱۶ بے شک ہماری ہی طرف

اِيَابَهُمْ ۙ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾ ع ۲۶ ۱۳

ان کا پھرنا ہے وا۱۷ پھر بے شک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے

اٰیاتھا ۳۰ ۸۹ سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ ۱۰ رکوعھا ۱

سورۂ فجر مکیہ ہے، اس میں تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾

اس صبح کی قسم وا۲ اور دس راتوں کی وا۳ اور جفت اور طاق کی وا۴ اور رات کی جب چل دے وا۵

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۪ۙ﴿۶﴾

کیوں اس میں عقل مند کے لیے قسم ہوئی وا۶ کیا تم نے نہ دیکھا وا۷ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا

وا۱۲ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے دلائلِ قدرت بیان فرما کر۔ وا۱۳ کہ جبر کرو۔ "هٰذِهِ الْاٰيَةُ نُسِخَتْ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ" یعنی یہ آیت قتال کی آیت سے منسوخ ہے وا۱۴ ایمان لانے سے وا۱۵ بعد نصیحت کے وا۱۶ آخرت میں کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا وا۱۷ بعد موت کے۔ وا "سورۃ الفجر" مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، انتیس یا تیس آیتیں، ایک سو انتالیس کلمے، پانچ سو ستانوے حرف ہیں۔ وا۲ مراد اس سے یا یکم محرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے یا یکم ذی الحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں یا عید الاضحیٰ کی صبح اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ مراد اس سے ہر دن کی صبح ہے کیونکہ وہ رات کے گزرنے اور روشنی کے ظاہر ہونے اور تمام جانداروں کے طلبِ رزق کے لیے منتشر ہونے کا وقت ہے اور یہ مُردوں کے قبروں سے اٹھنے کے وقت کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتا ہے۔ وا۳ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مراد ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ اعمالِ حج میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے اور حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ رمضان کے عشرۂ اخیرہ کی راتیں مراد ہیں یا محرم کے پہلے عشرہ کی۔ وا۴ ہر چیز کے یا ان راتوں کے یا نمازوں کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جفت سے مراد خَلق اور طاق سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ وا۵ یعنی گزرے، یہ پانچویں قسم ہے عام رات کی، اس سے پہلے دس خاص راتوں کی قسم ذکر فرمائی گئی۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے خاص شب مزدلفہ مراد ہے جس میں بندگانِ خدا طاعتِ الٰہی کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے شبِ قدر مراد ہے جس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جو کثرتِ ثواب کے لیے مخصوص ہے۔ وا۶ یعنی یہ اُمور اَربابِ عقل کے نزدیک ایسی عظمت رکھتے ہیں کہ خبروں کو ان کے ساتھ مؤکّد کرنا شایاں ہے کیونکہ یہ ایسے عجائب و دلائل پر مشتمل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں اور جوابِ قسم یہ ہے کہ کافر ضرور عذاب کیے جائیں گے، اس جواب پر اگلی آیتیں دلالت کرتی ہیں۔ وا۷ اے سید عالم! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُودَ

وہ اِرَم حد سے زیادہ طول والے وف۸ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا وف۹ اور ثمود

الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ

جنھوں نے وادی میں وف۱۰ پتھر کی چٹانیں کاٹیں وف۱۱ اور فرعون کہ چومیخا کرتا (سخت سزائیں دیتا) وف۱۲ جنھوں نے

طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ

شہروں میں سرکشی کی وف۱۳ پھر ان میں بہت فساد پھیلایا وف۱۴ تو ان پر تمہارے رب نے

سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ

عذاب کا کوڑا بقوت مارا بے شک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب

رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا إِذَا مَا

آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی اور اگر آزمائے

ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا بَلْ لَا

اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا یوں نہیں وف۱۵ بلکہ تم یتیم

وف۸ جن کے قد بہت دراز تھے انہیں عادِ اِرَم اور عادِ اُولیٰ کہتے ہیں مقصود اس سے اہلِ مکہ کو خوف دلانا ہے کہ عادِ اولیٰ جن کی عمریں بہت زیادہ اور قد بہت طویل اور نہایت قوی اور توانا تھے انہیں اللّٰہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا تو یہ کافر اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور عذابِ الٰہی سے کیوں بے خوف ہیں۔ وف۹ زور و قوت اور طولِ قامت میں۔ عاد کے بیٹوں میں سے شدّاد بھی ہے جس نے دنیا پر بادشاہت کی اور تمام بادشاہ اس کے مطیع ہو گئے اور اس نے جنت کا ذکر سن کر براہِ سرکشی دنیا میں جنت بنانی چاہی اور اس ارادہ سے ایک شہرِ عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے اور زبرجد اور یاقوت کے ستون اس کی عمارتوں میں نصب ہوئے اور ایسے ہی فرش مکانوں اور رستوں میں بنائے گئے سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے ہر محل کے گرد جواہرات پر نہریں جاری کی گئیں، قسم قسم کے درخت حسنِ تزئین کے ساتھ لگائے گئے، جب یہ شہر مکمل ہوا تو شدّاد بادشاہ اپنے اَعیانِ سلطنت کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوا جب ایک منزل فاصلہ باقی رہا تو آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اللّٰہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔ حضرت امیر مُعاوِیہ کے عہد میں حضرت عبد اللّٰہ بن قِلابہ صحرائے عدن میں اپنے گمے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے اور اس کی تمام زیب و زینت دیکھی اور کوئی رہنے بسنے والا نہ پایا تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لے کر چلے آئے۔ یہ خبر امیر معاویہ کو معلوم ہوئی، انہوں نے انہیں بلا کر حال دریافت کیا؟ انہوں نے تمام قصہ سنایا۔ تو امیر معاویہ نے کعب احبار کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے، یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا، وہ سب عذابِ الٰہی سے ہلاک ہو گئے، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا اور آپ کے زمانہ میں ایک مسلمان سرخ رنگ، کبود چشم، قَصیرُ القامت (نیلی آنکھوں، چھوٹے قد والا) جس کی اَبرو پر ایک تل ہوگا، اپنے اونٹ کی تلاش میں داخل ہوگا۔ پھر عبد اللّٰہ بن قلابہ کو دیکھ کر فرمایا: بخدا وہ شخص یہی ہے۔ وف۱۰ یعنی وادِیُ القُریٰ میں وف۱۱ اور مکان بنائے۔ انہیں اللّٰہ تعالیٰ نے کس طرح ہلاک کیا وف۱۲ اس کو جس پر غضبناک ہوتا تھا۔ اب عاد و ثمود و فرعون اِن سب کی نسبت ارشاد ہوتا ہے: وف۱۳ اور معصیت و گمراہی میں اِنتہا کو پہنچے اور عبدیت کی حد سے گزر گئے۔ وف۱۴ کفر اور قتل اور ظلم کر کے وف۱۵ یعنی عزت و ذلّت دولت و فقر پر نہیں یہ اس کی حکمت ہے کبھی دشمن کو دولت دیتا ہے کبھی بندۂ مخلص کو فقر میں مبتلا کرتا ہے، عزّت و ذلّت طاعت و معصیت پر ہے، کفار اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿١٧﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾ وَ تَاْكُلُوْنَ

کی عزت نہیں کرتے ف١٦ اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے اور میراث

التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ

کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو ف١٧ اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو ف١٨ ہاں ہاں جب زمین ٹکرا

الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَ جِايْٓءَ

کر پاش پاش کردی جائے ف١٩ اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار اور اس دن

يَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ يَوْمَىٕذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾

جہنم لائی جائے ف٢٠ اس دن آدمی سوچے گا ف٢١ اور اب اسے سوچنے کا وقت کہاں ف٢٢

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَىٕذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ

کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی تو اس دن اس کا سا عذاب ف٢٣

اَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَّ لَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿٢٧﴾

کوئی نہیں کرتا اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں باندھتا اے اطمینان والی جان ف٢٤

ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾

اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو

وَ ادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾ ع

اور میری جنت میں آ

ف١٦ اور باوجود دولت مند ہونے کے ان کے ساتھ اچھے سلوک نہیں کرتے اور انہیں ان کے حقوق نہیں دیتے جن کے وہ وارث ہیں۔ مقاتل نے کہا کہ اُمَیَّہ بن خلف کے پاس قُدامہ بن مَظعُون یتیم تھے وہ انہیں ان کا حق نہیں دیتا تھا۔ ف١٧ اور حلال وحرام کا اِمتیاز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہیں دیتے ان کے حصے خود کھا جاتے ہو، جاہلیت میں یہی دستور تھا۔ ف١٨ اس کو خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے۔ ف١٩ اور اس پر پہاڑ اور عمارت کسی چیز کا نام ونشان نہ رہے۔ ف٢٠ جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش وغضب میں ہوگی یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے اس روز سب "نَفْسِی نَفْسِی" کہتے ہوں گے سوائے حضور پرنور حبیبِ خدا سیدِ انبیاء صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ حضور "یَا رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی" فرماتے ہوں گے، جہنم حضور سے عرض کرے گی کہ اے سیدِ عالم محمد مصطفیٰ! صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا میرا کیا واسطہ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو مجھ پر حرام کیا ہے۔ (جمل) ف٢١ اور اپنی تقصیر کو سمجھے گا ف٢٢ اس وقت کا سوچنا سمجھنا کچھ بھی مفید نہیں۔ ف٢٣ یعنی اللّٰہ کا سا ف٢٤ جو ایمان وایقان پر ثابت رہی اور اللّٰہ تعالیٰ کے حکم کے حضور سرِ طاعت خم کرتی رہی۔ یہ مومن سے وقتِ موت کہا جائے گا جب دنیا سے اس کے سفر کرنے کا وقت آئے گا۔

آیاتها ۲۰ | ۹۰ سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ ۳۵ | رکوعها ۱

سورۂ بلد مکیہ ہے، اس میں بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا

مجھے اس شہر کی قسم ف۲ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ف۳ اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس

وَلَدَ ۙ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ

کی اولاد کی کہ تم ہو ف۴ بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ف۵ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر

عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ (وقف لازم)

کوئی قدرت نہیں پائے گا ف۶ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کردیا ف۷ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ

اَحَدٌ ؕ ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ ﴿۹﴾ وَهَدَيْنٰهُ

دیکھا ف۸ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں ف۹ اور زبان ف۱۰ اور دو ہونٹ ف۱۱ اور اسے دو اُبھری چیزوں

النَّجْدَيْنِ ۚ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۖ ﴿۱۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ ﴿۱۲﴾ فَكُّ

کی راہ بتائی ف۱۲ پھر بے تأمل گھاٹی میں نہ کودا ف۱۳ اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے ف۱۴ کسی بندے

ف۱ سورۂ بلد مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، بیس آیتیں، بیاسی کلمے، تین سو بیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی مکہ مکرمہ کی ف۳ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت مکہ مکرمہ کو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی۔ ف۴ ایک قول یہ بھی ہے کہ والد سے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اولاد سے آپ کی امت مراد ہے۔ (حسینی) ف۵ کہ حمل میں ایک تنگ و تاریک مکان میں رہے، ولادت کے وقت تکلیف اٹھائے دودھ پینے دودھ چھوڑنے کسب معاش اور حیات و موت کی مشقتوں کو برداشت کرلے۔ ف۶ یہ آیت ابو الاشد اُسَید بن کِلْدَہ کے حق میں نازل ہوئی، وہ نہایت قوی اور زور آور تھا اور اس کی طاقت کا یہ عالَم تھا کہ چمڑہ پاؤں کے نیچے دبا لیتا تھا دس دس آدمی اس کو کھینچتے اور وہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا مگر جتنا اس کے پاؤں کے نیچے ہوتا ہرگز نہ نکل سکتا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی۔ معنی یہ ہیں کہ یہ کافر اپنی قوّت پر مغرور مسلمانوں کو کمزور سمجھتا ہے۔ کس گمان میں ہے! اللہ قادر برحق کی قدرت کو نہیں جانتا! اس کے بعد اس کا مقولہ نقل فرمایا: ف۷ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عداوت میں لوگوں کو رشوتیں دے دے کر تاکہ حضور کو آزار پہنچائیں۔ ف۸ یعنی کیا اس کا یہ گمان ہے کہ اسے اللہ تعالٰی نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالٰی اس سے نہیں سوال کرے گا کہ اس نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا کس کام میں خرچ کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالٰی اپنی نعمتوں کا ذکر فرماتا ہے تاکہ اس کو عبرت حاصل کرنے کا موقع ملے ف۹ جن سے دیکھتا ہے ف۱۰ جس سے بولتا ہے اور اپنے دل کی بات بیان میں لاتا ہے ف۱۱ جن سے منہ کو بند کرتا ہے اور بات کرنے اور کھانے اور پینے اور پھونکنے میں ان سے کام لیتا ہے ف۱۲ یعنی چھاتیوں کی کہ پیدا ہونے کے بعد ان سے دودھ پیتا اور غذا حاصل کرتا رہا۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی نعمتیں ظاہر و وافر ہیں، ان کا شکر لازم۔ ف۱۳ یعنی اعمالِ صالحہ بجالا کر ان جلیل نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا، اس کو گھاٹی میں کودنے سے تعبیر فرمایا اس مناسبت سے کہ اس راہ میں چلنا نفس پر شاق ہے۔ (ابوالسعود) ف۱۴ اور اس میں کودنا کیا، یعنی اس سے اس کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ اس کی تفسیر وہ ہے جو اگلی آیتوں میں ارشاد ہوتی ہے۔

رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ اَوْ

کی گردن چھڑانا ف۱۵ یا بھوک کے دن کھانا دینا ف۱۶ رشتہ دار یتیم کو یا

مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

خاک نشین مسکین کو ف۱۷ پھر ہوا اُن سے جو ایمان لائے ف۱۸ اور انھوں نے آپس میں صبر کی وصیتیں کیں ف۱۹

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کیں ف۲۰ یہ دہنی طرف والے ہیں ف۲۱ اور جنھوں نے ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾ ع

سے کفر کیا وہ بائیں طرف والے ف۲۲ ان پر آگ ہے کہ اس میں ڈال کر اوپر سے بند کردی گئی ف۲۳

ع ١ ١٥

اٰيَاتُهَا ١٥ — ٩١ سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ٢٦ — رُكُوْعُهَا ١

سورۂ شمس مکیہ ہے، اس میں پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ﴿٣﴾

سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے ف۲ اور دن کی جب اسے چمکائے ف۳

ف۱۵ غلامی سے۔ خواہ اس طرح ہو کہ کسی غلام کو آزاد کردے یا اس طرح کہ مُکاتَب کو اتنا مال دے جس سے وہ آزادی حاصل کرسکے یا کسی غلام کو آزاد کرانے میں مدد کرے یا کسی اسیر یا مدیون کے رہا کرانے میں اِعانت کرے اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ اعمال صالحہ اختیار کرکے اپنی گردن عذابِ آخرت سے چھڑائے۔ (روح البیان) ف۱۶ یعنی قحط و گرانی کے وقت کہ اس وقت مال نکالنا نفس پر بہت شاق اور اجرِ عظیم کا موجب ہوتا ہے۔ ف۱۷ جو نہایت تنگدست اور درماندہ (ناچار)، نہ اس کے پاس اوڑھنے کو ہو نہ بچھانے کو۔ حدیث شریف میں ہے: یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تکان شب بیداری کرنے والے اور مُدام (پابندی کے ساتھ) روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔ ف۱۸ یعنی یہ تمام عمل جب مقبول ہیں کہ عمل کرنے والا ایماندار ہو اور جب ہی اس کو کہا جائے گا کہ گھاٹی میں کودا اور اگر ایماندار نہیں تو کچھ نہیں سب عمل بیکار۔ ف۱۹ معصیتوں سے باز رہنے اور طاعتوں کے بجالانے اور ان مشقتوں کے برداشت کرنے پر جن میں مومن مبتلا ہو۔ ف۲۰ کہ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کریں۔ ف۲۱ جنہیں ان کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے داہنے جانب سے جنت میں داخل ہوں گے۔ ف۲۲ کہ انہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے بائیں جانب سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ ف۲۳ کہ نہ اس میں باہر سے ہوا آسکے نہ اندر سے دھواں باہر جاسکے۔ ف۱ "سورۃ الشمس" مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، پندرہ آیتیں، چون کلمے، دو سو سینتالیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی غروبِ آفتاب کے بعد طلوع کرے یہ قمری مہینے کے پہلے پندرہ دن میں ہوتا ہے۔ ف۳ یعنی آفتاب کو خوب واضح کرے کیونکہ دن نورِ آفتاب کا نام ہے تو جتنا دن زیادہ روشن ہوگا اتنا ہی آفتاب کا ظہور زیادہ ہوگا کیونکہ اثر کی قوت اور اس کا کمال مؤثر کے قوّت و کمال پر دلالت کرتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب دن دنیا کو یا زمین کو روشن کرے یا شب کی تاریکی کو دور کرے۔

وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىهَا ۪ۙ﴿۴﴾ وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا ۪ۙ﴿۵﴾ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

اور رات کی جب اسے چھپائے ف۴ اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم اور زمین اور اس کے

طَحٰىهَا ۪ۙ﴿۶﴾ وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۪ۙ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۪ۙ﴿۸﴾

پھیلانے والے کی قسم اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ف۵ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی ف۶

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۪ۙ﴿۹﴾ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ؕ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

بے شک مراد کو پہنچا جس نے اُسے ف۷ ستھرا کیا ف۸ اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا ثمود نے اپنی

بِطَغْوٰىهَاۤ ۪ۙ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۪ۙ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ

سرکشی سے جھٹلایا ف۹ جب کہ اس کا سب سے بدبخت ف۱۰ اٹھ کھڑا ہوا تو ان سے اللہ کے رسول ف۱۱ نے فرمایا اللہ کے

اللّٰهِ وَ سُقْیٰهَا ؕ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۪۬ۙ فَدَمْدَمَ عَلَیْهِمْ رَبُّهُمْ

ناقہ ف۱۲ اور اس کی پینے کی باری سے بچو ف۱۳ تو انھوں نے اسے جھٹلایا پھر ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں (پاؤں کاٹ دیئے) تو ان پر ان کے رب نے ان کے

بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۪ۙ﴿۱۴﴾ وَ لَا یَخَافُ عُقْبٰهَا۠ ع ﴿۱۵﴾ ع ۱ ۱۵ ۱۶

گناہ کے سبب ف۱۴ تباہی ڈال کر وہ بستی برابر کردی ف۱۵ اور اس کے پیچھا کرنے کا اُسے خوف نہیں ف۱۶

ایاتہا ۲۱ ۹۲ سُورَۃُ الَّیْلِ مَکِّیَّۃٌ ۹ رکوعہا ۱

سورۂ لیل مکیہ ہے، اس میں اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰى ۙ﴿۱﴾ وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ﴿۲﴾ وَ مَا خَلَقَ الذَّكَرَ

اور رات کی قسم جب چھائے ف۲ اور دن کی جب چمکے ف۳ اور اس ف۴ کی جس نے نر

ف۴ یعنی آفتاب کو اور آفاق ظلمت و تاریکی سے بھر جائیں یا یہ معنی کہ جب رات دنیا کو چھپائے۔ ف۵ اور قوائے کثیرہ (کثیر قوتیں) عطا فرمائے۔ (جیسے) نُطق، سَمع، بصر، فکر، خیال، علم، فہم سب کچھ عطا فرمایا۔ ف۶ خیر و شر اور طاعت و معصیت سے اسے باخبر کر دیا اور نیک و بد بتا دیا۔ ف۷ یعنی نفس کو ف۸ برائیوں سے۔ ف۹ اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام کو ف۱۰ قدار بن سالِف ان سب کی مرضی سے ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے لیے ف۱۱ حضرت صالح علیہ السلام ف۱۲ کے درپے ہونے ف۱۳ یعنی جو دن اس کے پینے کا مقرر ہے اس روز پانی میں تعرّض نہ کرو تا کہ تم پر عذاب نہ آئے ف۱۴ یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب اور ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے سبب ف۱۵ اور سب کو ہلاک کر دیا ان میں سے کوئی نہ بچا ف۱۶ جیسا بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ مالک الملک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجالِ دم زدن (کچھ کہنے کی طاقت) نہیں۔ بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ نزولِ عذاب کے بعد انہیں ایذا پہنچا سکے۔ ف۱ "سورۂ وَالّیل" مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، اکیس آیتیں، اکہتر کلمے، تین سو دس حرف ہیں۔ ف۲ جہاں پر اپنی تاریکی سے کہ وہ

وَالْاُنْثٰۤى ﴿٣﴾ اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰى ﴿٤﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿٥﴾ وَ

و مادہ بنائے ۵ بے شک تمہاری کوشش مختلف ہے ۶ تو وہ جس نے دیا ۷ اور پرہیزگاری کی ۸ اور

صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿٦﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿٨﴾

سب سے اچھی کو سچ مانا ۹ تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کردیں گے ۱۰ اور وہ جس نے بخل کیا ۱۱ اور بے پرواہ بنا ۱۲

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿٩﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿١٠﴾ وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ

اور سب سے اچھی کو جھٹلایا ۱۳ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے ۱۴ اور اس کا مال اُسے کام نہ آئے گا

اِذَا تَرَدّٰى ﴿١١﴾ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰى ﴿١٢﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿١٣﴾

جب ہلاکت میں پڑے گا ۱۵ بے شک ہدایت فرمانا ۱۶ ہمارے ذمہ ہے اور بے شک آخرت اور دنیا دونوں کے ہمیں مالک ہیں

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿١٤﴾ لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِیْ كَذَّبَ

تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اُس آگ سے جو بھڑک رہی ہے نہ جائے گا اس میں ۱۷ مگر بڑا بدبخت جس نے جھٹلایا ۱۸

وَتَوَلّٰى ﴿١٦﴾ وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَمَا

اور منہ پھیرا ۱۹ اور بہت جلد اس سے دُور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو ۲۰ اور کسی

وقت ہے خَلق کے سکون کا ہر جاندار اپنے ٹھکانے پر آتا ہے اور حرکت و اِضطراب سے ساکن ہوتا ہے اور مقبولانِ حق صِدقِ نیاز سے مشغولِ مناجات ہوتے ہیں۔ ف۳ اور رات کے اندھیرے کو دور کرے کہ وہ وقت ہے سوتوں کے بیدار ہونے کا اور جانداروں کے حرکت کرنے کا اور طلبِ مَعاش میں مشغول ہونے کا۔ ف۴ قادرِ عظیم القدرت ف۵ ایک ہی پانی سے ف۶ یعنی تمہارے اعمال جداگانہ ہیں کوئی طاعت بجالاکر جنت کے لیے عمل کرتا ہے کوئی نافرمانی کرکے جہنم کے لیے۔ ف۷ اپنا مال راہِ خدا میں اور اللّٰہ تعالیٰ کے حق کو ادا کیا۔ ف۸ ممنوعات ومحرمات سے بچا ف۹ یعنی ملتِ اسلام کو ف۱۰ جنت کے لیے اور اسے ایسی خصلت کی توفیق دیں گے جو اس کے لیے سبب آسانی و راحت ہو اور وہ ایسے عمل کرے جن سے اس کا رب راضی ہو۔ ف۱۱ اور مال نیک کاموں میں خرچ نہ کیا اور اللّٰہ تعالیٰ کے حق ادا نہ کیے۔ ف۱۲ ثواب اور نعمت آخرت سے ف۱۳ یعنی ملتِ اسلام کو۔ ف۱۴ یعنی ایسی خصلت جو اس کے لیے دشواری و شدت کا سبب ہو اور اسے جہنم میں پہنچائے۔ شانِ نزول: یہ آیتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اور اُمَیّہ بن خَلَف کے حق میں نازل ہوئیں جن میں سے ایک حضرت صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ "اَتْقٰی" ہیں اور دوسرا امیہ "اَشْقٰی" امیہ ابنِ خلف حضرت بلال کو جو اس کی ملک میں تھے دین سے منحرف کرنے کے لیے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا اور انتہائی ظلم اور سختیاں کرتا تھا ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو گرم زمین پر ڈال کر تپتے ہوئے پتھر اُن کے سینہ پر رکھے ہیں اور اس حال میں کلمہ ایمان ان کی زبان پر جاری ہے آپ نے امیہ سے فرمایا: اے بدنصیب ایک خداپرست پر یہ سختیاں اس نے کہا آپ کو اس کی تکلیف ناگوار ہو تو خرید لیجئے آپ نے گراں قیمت پر اُن کو خرید کر آزاد کردیا اس پر یہ سورت نازل ہوئی اس میں بیان فرمایا گیا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی کوشش اور امیہ کی اور حضرت صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ رضائے الٰہی کے طالب ہیں امیہ حق کی دشمنی میں اندھا۔ ف۱۵ مرکر گور (قبر) میں جائے گا یا قعرِ جہنم (جہنم کی گہرائیوں) میں پہنچے گا۔ ف۱۶ یعنی حق اور باطل کی راہوں کو واضح کردینا اور حق پر دلائل قائم کرنا اور احکام بیان فرمانا ف۱۷ بطریقِ لُزوم ودَوام ف۱۸ رسول صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ف۱۹ ایمان سے۔ ف۲۰ اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک یعنی اس کا خرچ کرنا ریاء ونمائش سے پاک ہے۔

لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾

کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے ف۲۱ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے

وَلَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾ ع ۲۱ / ۱۷

اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا ف۲۲

آیاتها ۱۱ ﴿۹۳﴾ سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ ﴿۱۱﴾ رکوعها ۱

سورۂ ضحیٰ مکیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾ وَ

چاشت کی قسم ف۲ اور رات کی جب پردہ ڈالے ف۳ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور

لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾

بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے ف۴ اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ف۵ اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے ف۶

ف۲۱ شانِ نزول: جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے اتنی گراں قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرمادیا گیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے لوگوں کو ان کے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا۔ ف۲۲ اس نعمت و کرم سے جو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں عطا فرمائے گا۔ ف۱ ''سورۂ وَالضُّحٰی'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، گیارہ آیتیں، چالیس کلمے، ایک سو بہتر حرف ہیں۔ شانِ نزول: ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطریقِ طعن کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے رب نے چھوڑ دیا اور مکروہ جانا اس پر ''وَالضُّحٰی'' نازل ہوئی۔ ف۲ جس وقت کہ آفتاب بلند ہو کیونکہ یہ وقت وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادوگر سجدے میں گرے۔ مسئلہ: چاشت کی نماز سنت ہے اور اس کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبلِ زوال تک ہے، امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ضحیٰ سے دن مراد ہے۔ ف۳ اور اس کی تاریکی عام ہوجائے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ چاشت اشارہ ہے نورِ جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اور شب کنایہ ہے آپ کے گیسوئے عنبرین سے۔ (روح البیان) ف۴ یعنی آخرت دنیا سے بہتر، کیونکہ وہاں آپ کے لیے مقامِ محمود و حوضِ مَورُود و خیرِ مَوعود اور تمام انبیاء و رسل پر تقدم اور آپ کی امت کا تمام امتوں پر گواہ ہونا اور آپ کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے اِنتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آتیں اور مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے اَحوال آپ کے لیے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بساعت آپ کے مَراتِب ترقیوں میں رہیں گے۔ ف۵ دنیا و آخرت میں ف۶ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ وعدۂ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ کو دنیا میں عطا فرمائیں کمالِ نفس اور علومِ اَوّلین و آخرین اور ظہورِ اَمر اور اِعلائے دین اور وہ فُتوحات جو عہدِ مبارک میں ہوئیں اور عہدِ صحابہ میں ہوئیں اور

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ

کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ف۷ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ف۸ اور تمہیں

عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿٨﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا

حاجت مند پایا پھر غنی کردیا ف۹ تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو ف۱۰ اور منگتا کو نہ

تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾ ع

جھڑکو ف۱۱ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ف۱۲

ع ۱ ۱۱ ۱۸

تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپ کی امت کا بہترین اُمم ہونا اور آپ کے وہ کرامات و کمالات جن کا اللہ ہی عالم ہے اور آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاعتِ عامہ و خاصہ اور مقامِ محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں دست مبارک اٹھا کر امت کے حق میں رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا "اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ" اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں جا کر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے، باوجودیکہ اللہ تعالیٰ دانا ہے، جبریل نے حسبِ حکم حاضر ہو کر دریافت کیا؟ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ امت کا اظہار فرمایا۔ جبریل امین نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں، باوجودیکہ وہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا جاؤ اور میرے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امّت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کو گراں خاطر نہ ہونے دیں گے، حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک امّتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہ ہوں گا۔ آیتِ کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں اور احادیثِ شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگارانِ اُمّت بخش دیئے جائیں، تو آیت و احادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور کی شفاعت مقبول اور حسبِ مرضیِ مبارک گنہگارانِ امّت بخشے جائیں گے، سبحان اللہ کیا رتبۂ عُلیا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کے لئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اٹھاتے ہیں، وہ اس حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے عطا عام کرتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جو آپ کے ابتدائے حال سے آپ پر فرمائیں۔ ف۷ سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی والدۂ ماجدہ کے بطن میں تھے، حمل دو ماہ کا تھا کہ آپ کے والد صاحب نے مدینہ شریفہ میں وفات پائی اور نہ کچھ مال چھوڑا، نہ کوئی جگہ چھوڑی، آپ کی خدمت کے متکفِّل آپ کے دادا عبدالمطلب ہوئے، جب آپ کی عمر شریف چار یا چھ سال کی ہوئی تو والدہ صاحبہ نے بھی وفات پائی، جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی تو آپ کے دادا عبدالمطلب نے بھی وفات پائی، انہوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابوطالب کو جو آپ کے حقیقی چچا تھے آپ کی خدمت و نگرانی کی وصیّت کی۔ ابوطالب آپ کی خدمت میں سرگرم رہے، یہاں تک کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبوّت سے سرفراز فرمایا۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسّرین نے ایک معنیٰ یہ بیان کئے ہیں کہ یتیم بمعنیٰ یکتا و بے نظیر کے ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے: "دُرِّ یتیمہ"۔ اس تقدیر پر آیت کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزّ و شرف میں یکتا و بے نظیر پایا اور آپ کو مقامِ قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپ کے دشمنوں کے اندر آپ کی پرورش فرمائی اور آپ کو نبوّت و اصطفا (چُننے) و رسالت کے ساتھ مشرف کیا۔ (خازن و جمل و روح البیان) ف۸ اور غیب کے اسرار آپ پر کھول دیئے اور علومِ ما کان و ما یکون عطا کئے، اپنی ذات و صفات کی معرفت میں سب سے بلند مرتبہ عنایت کیا۔ مفسِّرین نے ایک معنیٰ اس آیت کے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا وارفتہ پایا کہ آپ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپ کو آپ کے ذات و صفات اور مراتب و درجات کی معرفت عطا فرمائی۔ مسئلہ: انبیاء علیہم السلام سب معصوم ہوتے ہیں نبوّت سے قبل بھی، نبوّت سے بعد بھی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے صفات کے ہمیشہ سے عارف ہوتے ہیں۔ ف۹ دولت قناعت عطا فرما کر۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تونگری کثرتِ مال سے حاصل نہیں ہوتی، حقیقی تونگری نفس کا بے نیاز ہونا۔ ف۱۰ جیسا کہ اہلِ جاہلیّت کا طریقہ تھا کہ یتیموں کو دباتے اور ان پر زیادتی کرتے تھے۔ حدیث شریف میں سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہت اچھا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور وہ بہت برا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جاتا ہے۔" ف۱۱ یا کچھ دے دو یا حسنِ اخلاق اور نرمی کے ساتھ عذر کر دو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سائل سے طالبِ علم مراد ہے اس کا اکرام کرنا چاہئے اور جو اس کی حاجت ہو اس کا پورا کرنا اور اس کے ساتھ تُرش رُوئی و بدخُلقی نہ کرنا چاہئے۔ ف۱۲ نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے

اٰیاتها ٨ ۞ ٩٤ سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ ١٢ ۞ رکوعها ١

سورۂ الم نشرح مکیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ

کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا وٓ اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ

ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ

توڑی تھی وٓ اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کردیا وٓ تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری

الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾ ع ١/٨ ١٩

کے ساتھ اور آسانی ہے وٓ تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں وٓ محنت کرو وٓ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو وٓ

اٰیاتها ٨ ۞ ٩٥ سُوْرَةُ التِّیْنِ مَكِّيَّةٌ ٢٨ ۞ رکوعها ١

سورۂ تین مکیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور سے وعدہ فرمایا۔ نعمتوں کے ذکر کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا شکر گذاری ہے۔

وا ''سورۂ اَلم نشرح'' مکّیہ ہے، اس میں ایک رُکوع، آٹھ آیتیں اور ستائیس کلمے، ایک سو تین حرف ہیں۔ وٓ یعنی ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ اور وسیع کیا ہدایت و معرفت اور مَوعظت و نبوّت اور علم و حکمت کے لئے یہاں تک کہ عالمِ غیب و شہادت اس کی وسعت میں سما گئے اور علائقِ جسمانیہ، انوارِ روحانیہ کے لئے مانع نہ ہو سکے اور علومِ لدنّیہ و حِکمِ الٰہیہ و معارفِ ربانیّہ و حقائقِ رحمانیہ سینۂ پاک میں جلوہ نما ہوئے۔ اور ظاہری شرحِ صدر بھی بار بار ہوا، ابتدائے عمر شریف میں اور ابتدائے نزولِ وحی کے وقت اور شبِ معراج جیسا کہ احادیث میں آیا ہے، اس کی شکل یہ تھی کہ جبریلِ امین نے سینۂ پاک کو چاک کرکے قلبِ مبارک نکالا اور زریں طشت میں آبِ زمزم سے غسل دیا اور نور و حکمت سے بھر کر اس کو اس کی جگہ رکھ دیا۔ وٓ اس بوجھ سے مراد یا وہ غم ہے جو آپ کو کفّار کے ایمان نہ لانے سے رہتا تھا یا امّت کے گناہوں کا غم جس میں قلبِ مبارک مشغول رہتا تھا، مراد یہ ہے کہ ہم نے آپ کو مقبول الشفاعت کرکے وہ بارِ غم دور کردیا۔ وٓ حدیث شریف میں ہے: سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا: اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اذان میں، تکبیر میں، تشہد میں، منبروں پر، خطبوں میں۔ تو اگر کوئی اللہ تعالٰی کی عبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار، وہ کافر ہی رہے گا۔ قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا، ہر خطیب، ہر تشہد پڑھنے والا، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پکارتا ہے۔ بعض مفسّرین نے فرمایا کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے انبیاء سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا۔ وٓ یعنی جو شدّت و سختی کہ آپ کفّار کے مقابلے میں برداشت فرما رہے ہیں اس کے ساتھ ہی آسانی ہے کہ ہم آپ کو ان پر غلبہ عطا فرمائیں گے۔ وٓ یعنی آخرت کی وٓ کہ دعا بعدِ نماز مقبول ہوتی ہے، اس دعا سے مراد آخر نماز کی وہ دعا ہے جو نماز کے اندر ہو یا وہ دعا جو سلام کے بعد ہو، اس میں اختلاف ہے۔

وٓ اسی کے فضل کے طالب رہو اور اسی پر توکل کرو۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَ التِّیۡنِ وَ الزَّیۡتُوۡنِ ۙ﴿۱﴾ وَ طُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ ہٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ ۙ﴿۳﴾

انجیر کی قسم اور زیتون ف۲ اور طورِ سینا ف۳ اور اس امان والے شہر کی ف۴

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ

بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت

سٰفِلِیۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَہُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ

کی طرف پھیر دیا ف۵ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ انہیں

مَمۡنُوۡنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۷﴾ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ

بے حد ثواب ہے ف۶ تو اب ف۷ کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے ف۸ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر

ع ۸ ۱ ۲۰ الۡحٰکِمِیۡنَ ٪﴿۸﴾

حاکم نہیں

اٰیاتھا ۱۹ ﴿۹۶ سُوۡرَۃُ الۡعَلَقِ مَکِّیَّۃٌ ۱﴾ رکوعھا ۱

سورۂ علق مکیہ ہے، اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۱ ''سورۂ والتین'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، چونتیس کلمے، ایک سو پانچ حرف ہیں۔ ف۲ انجیر نہایت عمدہ میوہ ہے جس میں فضلہ نہیں، سریع الھضم، کثیرُ النّفع، مُلَیِّن، مُحَلِّل، دافعِ ریگ، مُفَتِّحِ سُدَّۂ جگر، بدن کا فربہ کرنے والا، بلغم کو چھانٹنے والا۔ زیتون ایک مبارک درخت ہے اس کا تیل روشنی کے کام میں بھی لایا جاتا ہے اور بجائے سالن کے بھی کھایا جاتا ہے، یہ وصف دنیا کے کسی تیل میں نہیں اس کا درخت خشک پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے جن میں دُہنیت (چکناہٹ) کا نام ونشان نہیں، بغیر خدمت کے پرورش پاتا ہے، ہزاروں برس رہتا ہے، ان چیزوں میں قدرتِ الٰہی کے آثار ظاہر ہیں۔ ف۳ یہ وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے مشرف فرمایا اور ''سینا'' اس جگہ کا نام ہے جہاں یہ پہاڑ واقع ہے یا بمعنی خوش منظر کے ہے جہاں کثرت سے پھل دار درخت ہوں۔ ف۴ یعنی مکہ مکرمہ کی ف۵ یعنی بڑھاپے کی طرف جبکہ بدن ضعیف، اَعضاء ناکارہ، عقل ناقص، پُشت خَم، بال سفید ہو جاتے ہیں، جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں، اپنے ضروریات انجام دینے میں مجبور ہو جاتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب اس نے اچھی شکل وصورت کی شکرگزاری نہ کی اور نافرمانی پر جما رہا اور ایمان نہ لایا تو جہنم کے اَسفل ترین درکات (سب سے نیچے والے طبقوں) کو ہم نے اس کا ٹھکانا کر دیا۔ ف۶ اگرچہ ضعفِ پیری کے باعث وہ جوانی کی طرح کثیر طاعتیں بجا نہ لاسکیں اور ان کے عمل کم ہو جائیں لیکن کرمِ الٰہی سے انہیں وہی اجر ملے گا جو شباب اور قوت کے زمانہ میں عمل کرنے سے ملتا تھا اور اتنے ہی عمل ان کے لکھے جائیں گے۔ ف۷ اس بیانِ قاطع وبرہانِ ساطع کے بعد اے کافر! ف۸ اور تو اللہ تعالیٰ کی یہ قدرتیں دیکھنے کے باوجود کیوں بعث وحساب وجزا کا انکار کرتا ہے۔ ف۱ ''سورۂ اِقرا''

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقۡرَاۡ

پڑھو اپنے رب کے نام سے ف۲ جس نے پیدا کیا ف۳ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو ف۴

وَ رَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ

اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا ف۵ آدمی کو سکھایا جو نہ

یَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ۙ﴿۶﴾ اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰی ؕ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰی

جانتا تھا ف۶ ہاں ہاں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ف۷ بے شک تمہارے

رَبِّكَ الرُّجۡعٰی ؕ﴿۸﴾ اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡهٰی ۙ﴿۹﴾ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی ؕ﴿۱۰﴾

رب ہی کی طرف پھرنا ہے ف۸ بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے ف۹

اَرَءَیۡتَ اِنۡ كَانَ عَلَی الۡهُدٰۤی ۙ﴿۱۱﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰی ؕ﴿۱۲﴾ اَرَءَیۡتَ اِنۡ

بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا پرہیزگاری بتاتا تو کیا خوب تھا بھلا دیکھو تو اگر

كَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ؕ﴿۱۳﴾ اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ؕ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَهِ ۬ۙ

جھٹلایا ف۱۰ اور منہ پھیرا ف۱۱ تو کیا حال ہوگا کیا نہ جانا ف۱۲ کہ اللہ دیکھ رہا ہے ف۱۳ ہاں ہاں اگر باز نہ آیا ف۱۴

اس کو ''سورۂ علق'' بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، انیس آیتیں، بانوے کلمے، دو سو اَسّی حرف ہیں۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی اور اس کی پہلی پانچ آیتیں ''مَالَمْ یَعْلَمْ'' تک غارِ حرا میں نازل ہوئیں۔ فرشتے نے آ کر حضرت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا: ''اِقْرَاْ'' یعنی پڑھئے! فرمایا: ہم پڑھے نہیں۔ اس نے سینہ سے لگا کر بہت زور سے دبایا، پھر چھوڑ کر ''اِقْرَاْ'' کہا، پھر آپ نے وہی جواب دیا، تین مرتبہ ایسا ہی ہوا پھر اس کے ساتھ ساتھ آپ نے ''مَالَمْ یَعْلَمْ'' تک پڑھا۔ ف۲ یعنی قرأت کی ابتداء ادباً اللہ تعالٰی کے نام سے ہو۔ اس تقدیر پر آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قرأت کی ابتداء ''بِسْمِ اللّٰهِ'' کے ساتھ مُستحَب ہے۔ ف۳ تمام خَلق کو ف۴ دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لیے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قرأت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور امت کے تعلیم کے لیے پڑھئے۔ ف۵ اس سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی اور درحقیقت کتابت میں بڑے منافع ہیں، کتابت ہی سے علوم ضبط میں آتے ہیں، گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں اور ان کے احوال اور ان کے کلام محفوظ رہتے ہیں۔ کتابت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے۔ ف۶ آدمی سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد ''علمِ اَسماء''۔ اور ایک قول یہ ہے کہ انسان سے مراد یہاں سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں کہ آپ کو اللہ تعالٰی نے جمیع اَشیاء کے علوم عطا فرمائے۔ (معالم وخازن) ف۷ یعنی غفلت کا سبب دنیا کی محبت اور مال پر تکبر ہے۔ یہ آیتیں ابوجہل کے حق میں نازل ہوئیں، اس کو کچھ مال ہاتھ آ گیا تھا تو اس نے لباس اور سواری اور کھانے پینے میں تکلُّفات شروع کئے اور اس کا غرور اور تکبر بہت بڑھ گیا۔ ف۸ یعنی انسان کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ اسے اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے تو سرکشی وطُغیان اور غُرور وتکبر کا انجام عذاب ہوگا۔ ف۹ شانِ نزول: یہ آیت بھی ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر میں انہیں ایسا کرتا دیکھوں گا تو (مَعَاذَ اللّٰہ) گردن پاؤں سے کچل ڈالوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا، پھر وہ اسی ارادۂ فاسدہ سے حضور کے نماز پڑھتے میں آیا اور حضور کے قریب پہنچ کر الٹے پاؤں پیچھے بھاگا ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے، چہرہ کا رنگ اُڑ گیا، اَعضاء کانپنے لگے۔ لوگوں نے کہا: کیا حال ہے؟ کہنے لگا: میرے اور محمد (مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور دہشت ناک پرند بازو پھیلائے ہوئے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا عُضْو عُضْو جدا کر ڈالتے۔ ف۱۰ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ف۱۱ ایمان لانے سے ف۱۲ ابوجہل نے ف۱۳ اس کے فعل کو، پس جزا دے گا ف۱۴ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اِیذا اور آپ کی تکذیب سے۔

لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿١٧﴾

تو ہم ضرور پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے ف۱۵ کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار اب پکارے اپنی مجلس کو ف۱۶

ع ١٩/٢١ السجدة

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾ السجدة

ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں ف۱۷ ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو ف۱۸ اور ہم سے قریب ہوجاؤ

﴿ اٰیاتها ٥ ﴾ ﴿ ٩٧ سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ ٢٥ ﴾ ﴿ رکوعها ١ ﴾

سورۂ قدر مکیہ ہے، اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾

بے شک ہم نے اسے ف۲ شبِ قدر میں اتارا ف۳ اور تم نے کیا جانا کیا شبِ قدر

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ف۴ اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں ف۵

ف۱۵ اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے۔ ف۱۶ شانِ نزول: جب ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز سے منع کیا تو حضور نے اس کو سختی سے جھڑک دیا اس پر اس نے کہا کہ آپ مجھے جھڑکتے ہیں خدا کی قسم میں آپ کے مقابل نوجوان سواروں اور پیدلوں سے اس جنگل کو بھردوں گا آپ جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتھے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے۔ ف۱۷ یعنی عذاب کے فرشتوں کو۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ اپنی مجلس کو بلاتا تو فرشتے اس کو بالاعلان گرفتار کرتے۔ ف۱۸ یعنی نماز پڑھتے رہو۔ ف۱ ''سورۃُ القدر'' مدنیہ وبقولے مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، تیس کلمے، ایک سو بارہ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی قرآن مجید کو لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف یکبارگی ف۳ شبِ قدر شرف و برکت والی رات ہے۔ اس کو شبِ قدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف وخدمات پر مامور کیا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت وقدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمالِ صالحہ مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لیے اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ اَحادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں: بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان واخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے۔ آدمی کو چاہئے کہ اس شب میں کثرت سے اِستِغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے۔ سال بھر میں شب قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور رِوایاتِ کثیرہ سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرۂ اَخیرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اس کی بھی طاق راتوں میں سے کسی رات میں۔ بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شب قدر ہوتی ہے، یہی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اس رات کے فضائلِ عظیمہ اگلی آیتوں میں ارشاد فرمائے جاتے ہیں: ف۴ جو شبِ قدر سے خالی ہوں، اس ایک رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمَمِ گزشتہ کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو تمام رات عبادت کرتا تھا اور تمام دن جہاد میں مصروف رہتا تھا، اس طرح اس نے ہزار مہینے گزارے تھے مسلمانوں کو اس سے تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی اور یہ آیت نازل کی کہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (اخرجہ ابن جریر عن طریق مجاہد) یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب پر کرم ہے کہ آپ کے امتی شب قدر کی ایک رات عبادت کریں تو ان کا ثواب پچھلی امت کے ہزار ماہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہو۔ ف۵ زمین کی طرف، اور جو بندہ کھڑا یا بیٹھا یادِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اس کو سلام کرتے ہیں اور اس کے حق میں دعا واِستغفار کرتے ہیں۔

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ﴿٤﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے ف٦ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک ف٧

ایاتها ٨ ﴿٩٨﴾ سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ ﴿١٠٠﴾ رکوعها ١

سورۂ بینہ مدنیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ

کتابی کافر ف٢ اور مشرک ف٣ اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے

حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ﴿١﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿٢﴾

جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ف٤ وہ کون وہ اللہ کا رسول ف٥ کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے ف٦

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ﴿٣﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں ف٧ اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں مگر بعد اس کے کہ وہ

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ﴿٤﴾ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

روشن دلیل ف٨ ان کے پاس تشریف لائے ف٩ اور ان لوگوں کو تو ف١٠ یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر

الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ

عقیدہ لاتے ف١١ ایک طرف کے ہو کر ف١٢ اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا

الْقَيِّمَةِ ؕ﴿٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ

دین ہے بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی

ف٦ جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کے لیے مقدر فرمایا۔ ف٧ بلاؤں اور آفتوں سے۔ ف١ ''سورۂ لم یکن'' اس کو ''سورۂ بینہ'' بھی کہتے ہیں، جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت یہ ہے کہ مکیہ ہے، اس سورت میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، چورانوے کلمے، تین سو ننانوے حرف ہیں۔ ف٢ یہود و نصاریٰ ف٣ بت پرست ف٤ یعنی سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں، کیونکہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تشریف آوری سے پہلے یہ تمام یہی کہتے تھے کہ ہم اپنا دین چھوڑنے والے نہیں جب تک کہ وہ ''نبی مَوعُود'' تشریف فرما نہ ہوں جن کا ذکر توریت و انجیل میں ہے۔ ف٥ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف٦ یعنی قرآن مجید ف٧ حق و عدل کی ف٨ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف٩ مراد یہ ہے کہ پہلے سے تو سب اس پر متفق تھے کہ جب ''نبی مَوعُود'' تشریف لائیں تو ہم ان پر ایمان لائیں گے، لیکن جب وہ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو بعض تو آپ پر ایمان لائے اور بعض نے حسداً و عِناداً کفر اختیار کیا۔ ف١٠ توریت و انجیل میں ف١١ اخلاص کے ساتھ شرک و نفاق سے دور رہ کر ف١٢ یعنی تمام دینوں کو

نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ۝٦ اِنَّ الَّذِيْنَ

آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں بے شک جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ۝٧ جَزَآؤُهُمْ

ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا صلہ

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ

ع ٨ ٢٣ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝٨

رہیں اللہ ان سے راضی ف۱۳ اور وہ اس سے راضی ف۱۴ یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ف۱۵

اٰياتها ٨ — ٩٩ سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ ٩٣ — ركوعها ١

سورۂ زلزال مدنیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ۝١ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ۝٢ وَ

جب زمین تھرتھرا دی جائے ف۲ جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے ف۳ اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے ف۴ اور

قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ۝٣ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ۝٤ بِاَنَّ رَبَّكَ

آدمی کہے اسے کیا ہوا ف۵ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ف۶ اس لیے کہ تمہارے رب

اَوْحٰى لَهَا ؕ۝٥ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ۝٦

نے اسے حکم بھیجا ف۷ اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے ف۸ کئی راہ ہو کر ف۹ تاکہ اپنا کیا ف۱۰ دکھائے جائیں

چھوڑ کر خالص اسلام کے متّبع ہو کر۔ ف۱۳ اور ان کے اطاعت واخلاص سے ف۱۴ اس کے کرم وعطا سے ف۱۵ اور اس کی نافرمانی سے بچے۔ ف۱ ''سورۂ اِذَا زُلزِلَت'' جس کو ''سورۂ زلزلہ'' بھی کہتے ہیں، مکیہ وبقولے مدنیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، پینتیس کلمے اور ایک سو اُنتالیس حرف ہیں۔ ف۲ قیامت قائم ہونے کے نزدیک یا روزِ قیامت ف۳ اور زمین پر کوئی درخت کوئی عمارت کوئی پہاڑ باقی نہ رہے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے۔ ف۴ یعنی خزانے اور مُردے جو اس میں ہیں وہ سب نکل کر باہر آپڑیں۔ ف۵ کہ ایسی مُضطرِب ہوئی اور اتنا شدید زلزلہ آیا کہ جو کچھ اس کے اندر تھا سب باہر پھینک دیا۔ ف۶ اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی سب بیان کرے گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر مرد وعورت نے جو کچھ اس پر کیا اس کی گواہی دے گی کہے گی فلاں روز یہ کیا فلاں روز یہ۔ (ترمذی) ف۷ کہ اپنی خبریں بیان کرے اور جو عمل اس پر کئے گئے ہیں ان کی خبریں دے ف۸ مَوقِفِ حساب سے ف۹ کوئی دہنی طرف سے ہو کر جنت کی طرف جائے گا کوئی بائیں جانب سے دوزخ کی طرف۔ ف۱۰ یعنی اپنے اعمال کی جزا۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۟ؕ ﴿٧﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے

شَرًّا يَّرَهٗ ۟ ﴿٨﴾ ع ٨/٢٤

اسے دیکھے گا ف۱۱

آیاتها ١١ — ١٠٠ سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ١٤ — رکوعها ١

سورۂ علدیٰت مکیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۟ۙ ﴿١﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۟ۙ ﴿٢﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۟ۙ ﴿٣﴾

قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی ف۲ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر ف۳ پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں ف۴

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۟ۙ ﴿٤﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۟ۙ ﴿٥﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں بے شک آدمی اپنے رب کا

لَكَنُوْدٌ ۟ۚ ﴿٦﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۟ۚ ﴿٧﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ

بڑا ناشکر ہے ف۵ اور بے شک وہ اس پر ف۶ خود گواہ ہے اور بے شک وہ مال کی چاہت میں ضرور

لَشَدِيْدٌ ۟ؕ ﴿٨﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۟ۙ ﴿٩﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي

کرّا ہے ف۷ تو کیا نہیں جانتا جب اُٹھائے جائیں گے ف۸ جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائے گی ف۹ جو

ف۱۱ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر کو روزِ قیامت اس کے نیک و بد اعمال دکھائے جائیں گے مومن کو اس کی نیکیاں اور بدیاں دکھا کر اللہ تعالیٰ بدیاں بخش دے گا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائے گا اور کافر کی نیکیاں رد کر دی جائیں گی کیونکہ کفر کے سبب اکارت ہو چکیں اور بدیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا۔ محمد بن کعب قُرظی نے فرمایا کہ کافر نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کی جزا دنیا ہی میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب دنیا سے نکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومن اپنی بدیوں کی سزا دنیا میں پائے گا تو آخرت میں اس کے ساتھ کوئی بدی نہ ہوگی۔ اس آیت میں ترغیب ہے کہ نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہے اور ترہیب (ڈرانا) ہے کہ گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ بعض مفسرین نے یہ فرمایا ہے کہ پہلی آیت مومنین کے حق میں ہے اور پچھلی کفار کے۔ ف۱ ''سورۂ وَالْعٰدِیٰت'' بقولِ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکیہ ہے اور بقولِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مدنیہ۔ اس میں ایک رکوع، گیارہ آیتیں، چالیس کلمے اور ایک سو تریسٹھ حرف ہیں۔ ف۲ مراد اِن سے غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔ ف۳ جب پتھریلی زمین پر چلتے ہیں۔ ف۴ دشمن کو ف۵ کہ اس کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے۔ ف۶ اپنے عمل سے ف۷ نہایت قوی و توانا ہے اور عبادت کے لیے کمزور۔ ف۸ مردے ف۹ وہ حقیقت یا وہ نیکی و بدی۔

ع ۱ ۱۱ ۲۵ الصُّدُوْرِ ۝١٠ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝١١

سینوں میں ہے　بےشک ان کے رب کو اس دن ف۱۰ ان کی سب خبر ہے ف۱۱

اٰیاتها ۱۱　۱۰۱ سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ ۳۰　رکوعها ۱

سورۂ قارعہ مکیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلْقَارِعَةُ ۝١ مَا الْقَارِعَةُ ۝٢ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝٣

دل دہلانے والی　کیا وہ دہلانے والی　اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی ف۲

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝٤ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے ف۳　اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی (دھنی ہوئی)

الْمَنْفُوْشِ ۝٥ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٦ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ

اون ف۴　تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں ف۵　وہ تو من مانتے عیش میں

رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٨ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝٩ وَمَآ

ہیں ف۶　اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں ف۷　وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے ف۸　اور تو

ع ۱ ۱۱ ۲۶ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١

نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی　ایک آگ شعلے مارتی ف۹

ف۱۰ یعنی روزِ قیامت جو فیصلہ کا دن ہے۔ ف۱۱ جیسی کہ ہمیشہ ہے تو انہیں اعمال نیک و بد کا بدلہ دے گا۔ ف۱ ''سورۃ القارِعۃ'' مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، چھتیس کلمے، ایک سو باوَن حرف ہیں۔ ف۲ مراد اِس سے قیامت ہے جس کی ہَول و ہَیبت سے دل دہلیں گے اور ''قارِعہ'' قیامت کے ناموں سے ایک نام ہے۔ ف۳ یعنی جس طرح پتنگے شعلہ پر گرنے کے وقت منتشر ہوتے ہیں اور ان کے لیے کوئی ایک جہت معیّن نہیں ہوتی ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے، یہی حال روزِ قیامت خَلق کے اِنتشار کا ہوگا۔ ف۴ جس کے اجزاء مُتفرّق ہو کر اُڑتے ہیں، یہی حال قیامت کے ہَول و دہشت سے پہاڑوں کا ہوگا۔ ف۵ اور وزن دار عمل یعنی نیکیاں زیادہ ہوئیں۔ ف۶ یعنی جنت میں۔ مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی تو اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لیے جنت ہے اور کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی اور تول ہلکی پڑے گی کیونکہ کفار کے اعمال باطل ہیں، ان کا کچھ وزن نہیں، تو انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ ف۷ بسبب اس کے کہ وہ باطل کا اتباع کرتا تھا ف۸ یعنی اس کا مَسکن آتشِ دوزخ ہے۔ ف۹ جس میں انتہا کی سوزش و تیزی ہے۔ اللہ تعالٰی اس سے پناہ میں رکھے۔

اٰیاتھا ٨ ١٠٢ سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ ١٦ رکوعھا ١

سورۂ تکاثر مکیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ

تمہیں غافل رکھاف٢ مال کی زیادہ طلبی نے ف٣ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھاف٤ ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف٥ پھر

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾

ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف٦ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے ف٧ بے شک ضرور جہنم کو دیکھو گے ف٨

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ ع ٨ ٢٧

پھر بے شک ضرور اسے یقینی دیکھنا دیکھو گے پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی ف٩

اٰیاتھا ٣ ١٠٣ سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ ١٣ رکوعھا ١

سورۂ عصر مکیہ ہے، اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اس زمانۂ محبوب کی قسم ف٢ بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے ف٣ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام

ف١ "سورۂ تکاثر" مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، اٹھائیس کلمے، ایک سوبیس حرف ہیں۔ ف٢ اللہ تعالیٰ کی طاعات سے ف٣ اس سے معلوم ہوا کہ کثرتِ مال کی حرص اور اس پر مُفاخرت مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی سعادتِ اُخرویہ سے محروم رہ جاتا ہے۔ ف٤ یعنی موت کے وقت تک حرص تمہارے دامنِ گیرِ خاطر رہی۔ حدیث شریف میں ہے: سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "مُردے کے ساتھ تین ہوتے ہیں دو لوٹ آتے ہیں ایک اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔ ایک مال ایک اس کے اہل و اقارب ایک اس کا عمل، عمل ساتھ رہ جاتا ہے باقی دونوں واپس ہو جاتے ہیں۔ (بخاری) ف٥ نزع کے وقت اپنے اس حال کے نتیجۂ بد کو ف٦ قبروں میں۔ ف٧ اور حرص مال میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے۔ ف٨ مرنے کے بعد ف٩ جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی تھیں، صحت و فراغ و امن و عیش و مال وغیرہ جن سے دنیا میں لذتیں اٹھاتے تھے۔ پوچھا جائے گا: یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں، ان کا کیا شکر ادا کیا؟ اور ترکِ شکر پر عذاب کیا جائے گا۔ ف١ "سورۂ والعصر" جمہور کے نزدیک مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، چودہ کلمے، اڑسٹھ حرف ہیں۔ ف٢ "عصر" زمانہ کو کہتے ہیں اور زمانہ چونکہ عجائبات پر مشتمل ہے، اس میں احوال کا تغیُّر و تبدُّل ناظر کے لیے عبرت کا سبب ہوتا ہے اور یہ چیزیں خالقِ حکیم کی قدرت و حکمت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس لیے ہوسکتا ہے کہ زمانہ کی قسم مراد ہو اور "عصر" اس وقت کو بھی کہتے ہیں جو غروب سے قبل ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ خاسر کے حق میں اس وقت کی قسم یاد فرمائی جائے جیسا کہ رابح کے حق میں "ضُحٰی" یعنی "وقتِ چاشت کی قسم" ذکر فرمائی گئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ عصر سے نمازِ عصر مراد ہو سکتی

ع ١ ٣ ٢٨ الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ؑ ③

کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی ف۴ اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ف۵

آیاتها ٩ ﴿١٠٤ سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ ٣٢﴾ رکوعها ١

سورۂ ہمزہ مکیہ ہے، اس میں نو آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ① الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۙ ② یَحْسَبُ

خرابی ہے اس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے ف۲ جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا کیا یہ سمجھتا ہے

اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ ③ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۖ٘ ④ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا ف۳ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا ف۴ اور تو نے کیا جانا کیا

الْحُطَمَةُ ؕ ⑤ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ ⑥ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ ⑦ اِنَّهَا

روندنے والی اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے ف۵ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی ف۶ بے شک وہ

ع ١ ٩ ٢٩ عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ ⑧ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ؑ ⑨

ان پر بند کر دی جائے گی ف۷ لمبے لمبے ستونوں میں ف۸

ہے جو دن کی عبادتوں میں سب سے پچھلی عبادت ہے اور سب سے لذیذ وراجح تفسیر وہی ہے جو حضرت مُتَرجِم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اختیار فرمائی کہ زمانہ سے ''مخصوص زمانہ'' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مراد ہے جو بڑی خیر و برکت کا زمانہ اور تمام زمانوں میں سب سے زیادہ فضیلت و شرف والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کے زمانۂ مبارک کی قسم یاد فرمائی جیسا کہ ''لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ'' میں حضور کے مَسکَن و مکان کی قسم یاد فرمائی ہے اور جیسا کہ ''لَعَمْرُکَ'' میں آپ کی عمر شریف کی قسم یاد فرمائی اور اس میں شانِ محبوبیت کا اظہار ہے۔ ف۳ کہ اس کی عمر جو اس کا راس المال ہے اور اصل پونجی ہے وہ ہر دم گھٹ رہی ہے۔ ف۴ یعنی ایمان و عمل صالح کی۔ ف۵ ان تکلیفوں اور مشقتوں پر جو دین کی راہ میں پیش آئیں یہ لوگ بفضلِ الٰہی ٹوٹے میں نہیں ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری نیکی اور طاعت میں گزری تو وہ نفع پانے والے ہیں۔ ف۱ ''سورۂ ہُمَزہ'' مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، نو آیتیں، تیس کلمے، ایک سو تیس حرف ہیں۔ ف۲ یہ آیتیں ان کفار کے حق میں نازل ہوئیں جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر زبانِ طعن کھولتے تھے اور ان حضرات کی غیبت کرتے تھے مثل اَخْنَس بن شُرَیق واُمَیَّہ بن خَلَف اور وَلید بن مُغیرہ وغیرہم کے اور حکم ہر غیبت کرنے والے کے لیے عام ہے۔ ف۳ مرنے نہ دے گا جو وہ مال کی محبت میں مست ہے اور عملِ صالح کی طرف اِلتفات نہیں کرتا۔ ف۴ یعنی جہنم کے اس دَرَکہ (طبقے) میں جہاں آگ ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی۔ ف۵ اور کبھی سرد نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں ہے: جہنم کی آگ ہزار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس دھونکی گئی تا آنکہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس دھونکی گئی حتیٰ کہ سیاہ ہوگئی تو وہ سیاہ ہے اندھیری۔ (ترمذی) ف۶ یعنی ظاہر جسم کو بھی جلائے گی اور جسم کے اندر بھی پہنچے گی اور دلوں کو بھی جلائے گی۔ دل ایسی چیز ہیں جن کو ذرا سی بھی گرمی کی تاب نہیں تو جب آتشِ جہنم کا ان پر اِستیلا (غلبہ) ہوگا اور موت آئے گی نہیں تو کیا حال ہوگا! ''دلوں کو جلانا'' اس لیے ہے کہ وہ مقام ہیں کفر اور عقائدِ باطلہ و نیّاتِ فاسدہ کے۔ ف۷ یعنی آگ میں ڈال کر دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔ ف۸ یعنی دروازوں کی بندش آتشیں لوہے کے ستونوں سے مضبوط کر دی جائے گی کہ کبھی دروازہ نہ کھلے۔ بعض مفسرین

آیاتها ٥ ١٠٥ سُورَةُ الفِيلِ مَكِّيَّةٌ ١٩ رکوعها ١

سورۂ فیل مکیہ ہے اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاف۱

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ؕ ﴿١﴾ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیاف۲ کیا ان کا داؤں تباہی

تَضۡلِيۡلٍ ۙ ﴿٢﴾ وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۙ ﴿٣﴾ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ

میں نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں (فوجیں) بھیجیںف۳ کہ انھیں کنکر کے پتھروں سے

مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ﴿٥﴾ ع

مارتےف۴ تو انھیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی (بھوسہ) ف۵

آیاتها ٤ ١٠٦ سُورَةُ قُرَيشٍ مَكِّيَّةٌ ٢٩ رکوعها ١

سورۂ قریش مکیہ ہے، اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ دروازے بند کر کے آتشیں ستونوں سے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں گے۔ ف۱ ''سورۃ الفیل'' مکیہ ہے۔اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، بیس کلمے، چھیانوے حرف ہیں۔ ف۲ ہاتھی والوں سے مراد اَبرہہ اور اس کا لشکر ہے۔ اَبرہہ یمن اور حَبَشہ کا بادشاہ تھا، اس نے صنعاء میں ایک کَنِیْسَہ (یہودونصاری کا عبادت خانہ) بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ حج کرنے والے بجائے مکہ مکرمہ کے یہیں آئیں اور اسی کَنِیْسَہ کا طواف کریں، عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی، قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کر دیا، اس پر اَبرہہ کو بہت طیش آیا اور اس نے کعبہ کو ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر جس میں بہت سے ہاتھی تھے اور ان کا ''پیش رو'' ایک بڑا عظیمُ الجُثّہ کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا۔ ابرہہ نے مکہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر اہلِ مکہ کے جانور قید کر لیے ان میں دو سو اونٹ عبدالمطلب کے بھی تھے، عبدالمطلب ابرہہ کے پاس آئے تھے بہت جسیم و باشکوہ اَبرہہ نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کئے جائیں۔ ابرہہ نے کہا: مجھے بہت تعجب ہوتا ہے کہ میں خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لیے آیا ہوں اور وہ تمہارا تمہارے باپ دادا کا معظم و محترم مقام ہے! تم اس کے لیے تو کچھ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کے لیے کہتے ہو؟ آپ نے فرمایا: میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی کے لیے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔ اَبرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کر دیئے عبدالمطلب نے قریش کو حال سنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہوں۔ چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبدالمطلب نے دروازۂ کعبہ پر پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ ابرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکروں کو تیاری کا حکم دیا اور ہاتھیوں کو تیار کیا لیکن محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا، جس طرف چلاتے تھے چلتا تھا، جب کعبہ کی طرف اس کا رخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندان پر بھیجے جو چھوٹے چھوٹے سنگریزے (پتھر) گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہو جاتے تھے۔ ف۳ جو سمندر کی جانب سے فوج آئیں ہر ایک کے پاس تین کنکریاں تھیں، دو دونوں پاؤں میں ایک مِنقار (چونچ) میں۔ ف۴ جس پر وہ پرند سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اس کے خود (جنگی ٹوپی) کو توڑ کر سر سے نکل کر جسم کو چیز کر ہاتھی میں گزر کر زمین میں پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا۔ ف۵ جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال اس واقعہ کے پچاس روز بعد سید عالم حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ﴿۲﴾ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ

اس لیے کہ قریش کو میل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا (رغبت دلائی) ف۲ تو انھیں چاہیے اس گھر

۱ ع۴ ۳۱ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۧ﴿۴﴾

کے ف۳ رب کی بندگی کریں جس نے انھیں بھوک میں ف۴ کھانا دیا اور انھیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا ف۵

اٰیاتھا ۷ ۱۰۷ سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ ۱۷ رکوعھا ۱

سورۂ ماعون مکیہ ہے، اس میں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۲﴾

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے ف۲ پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ف۳

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ

اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا ف۴ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے

ف۱ ''سورۃ القریش'' بقول اصح مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، چار آیتیں، سترہ کلمے، تہتر حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں ان میں سے ایک نعمت ظاہرہ یہ ہے کہ اس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی ان کی محبت ان میں ڈالی، جاڑے کے موسم میں یمن کا سفر اور گرمی کے موسم میں شام کا کہ قریش تجارت کیلئے ان موسموں میں یہ سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہل حرم کہتے تھے اور ان کی عزت و حرمت کرتے تھے۔ یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے اور فائدے اٹھاتے اور مکہ مکرمہ میں اقامت کرنے کیلئے سرمایہ بہم پہنچاتے، جہاں نہ کھیتی ہے نہ اور اسبابِ معاش، اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ظاہر ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ف۳ یعنی کعبہ شریفہ کے ف۴ جس میں ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے، ان سفروں کے ذریعہ سے ف۵ بسبب حرم شریف کے اور بسبب اہلِ مکہ ہونے کے کہ کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا باوجودیکہ اَطراف وحَوالی (آس پاس کے علاقوں) میں قتل و غارت ہوتے رہتے ہیں قافلے لٹتے ہیں مسافر مارے جاتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ انہیں جُذام سے امن دی کہ ان کے شہر میں انہیں کبھی جُذام نہ ہوگا یا یہ مراد کہ سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے انہیں خوفِ عظیم سے امان عطا فرمائی۔ ف۱ ''سورۃُ الماعون'' مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی عاص بن وائل کے بارے میں اور نصف مدینہ طیبہ میں عبد اللہ بن اُبی بن سَلُول منافق کے حق میں۔ اس میں ایک رکوع، سات آیتیں، پچیس کلمے، ایک سو پچیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی حساب و جزاء کا انکار کرتا ہے باوجود دلائل واضح ہونے کے۔ شانِ نزول: یہ آیتیں عاص بن وائل سہمی یا ولید بن مُغیرہ کے حق میں نازل ہوئیں۔ ف۳ اور اس پر شدت و سختی کرتا ہے اور اس کا حق نہیں دیتا۔ ف۴ یعنی نہ خود دیتا ہے نہ دوسرے سے دلاتا ہے انتہا درجہ کا بخیل ہے۔

صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۟ۙ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۟ۙ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۟ ع ٧/٣٢

بھولے بیٹھے ہیں ف۵ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ف۶ اور برتنے کی چیز ف۷ مانگے نہیں دیتے ف۸

ایاتها ٣ ١٠٨ سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ ١٥ رکوعها ١

سورۂ کوثر مکیہ ہے، اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۟ؕ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۟ؕ اِنَّ شَانِئَكَ

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ف۲ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو ف۳ اور قربانی کرو ف۴ بے شک جو تمہارا دشمن ہے

هُوَ الْاَبْتَرُ ۟ ع ٣/٣٣

وہی ہر خیر سے محروم ہے ف۵

ایاتها ٦ ١٠٩ سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ ١٨ رکوعها ١

سورۂ کافرون مکیہ ہے، اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۵ مراد اس سے منافقین ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اس کے معتقد نہیں اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں اور اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے ہیں اور دکھانے کے لیے اٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں۔ ف۶ عبادتوں میں۔ آگے ان کے بخل کا بیان فرمایا جاتا ہے ف۷ مثل سوئی و ہانڈی و پیالے کے ف۸ مسئلہ: علماء نے فرمایا کہ مُستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریۃً دیا کرے۔ ف۱ ''سورۃُ الکوثر'' جمہور کے نزدیک مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، دس کلمے، بیالیس حرف ہیں۔ ف۲ اور فضائلِ کثیرہ عنایت کر کے تمام خَلق پر افضل کیا۔ حسنِ ظاہر بھی دیا حسنِ باطن بھی، نسب عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، کثرتِ امت بھی، اعدائے دین پر غلبہ بھی، کثرتِ فُتوح بھی اور بیشمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔ ف۳ جس نے تمہیں عزّت و شرافت دی ف۴ اس کے لیے اس کے نام پر بخلاف بت پرستوں کے جو بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ ف۵ نہ آپ۔ کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے متبعین سے دنیا بھر جائے گی آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔ **شانِ نزول:** جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو ''اَبْتَر'' یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا، اس پر سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا بالغ رد فرمایا۔ ف۱ ''سورۃُ الکافرون'' مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، چھ آیتیں، چھبیس کلمے، چورانوے حرف ہیں۔ **شانِ نزول:** قریش کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارے دین کا اِتباع کیجئے ہم آپ کے دین کی اتباع کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ

تم فرماؤ اے کافرو ف۲ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم

عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ

پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم

ع ۱ / ۲ / ۲۴ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَ لِيَ دِيْنِ ۧ﴿۶﴾

پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین ف۳

اٰیاتھا ۳ ۱۱۰ سُوْرَۃُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۴ رکوعھا ۱

سورہ نصر مدنیہ ہے، اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے ف۲ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج

ع ۱ / ۲ / ۲۵ / وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۧ﴿۳﴾

داخل ہوتے ہیں ف۳ تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو ف۴ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ف۵

سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ غیر کو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کردیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے، اس پر یہ سورۂ شریفہ نازل ہوئی اور سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہوگئے اور حضور کے اور حضور کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے۔ ف۲ مُخاطَب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علمِ الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں۔ ف۳ یعنی تمہارے لیے تمہارا کفر اور میرے لیے میری توحید اور میرا اِخلاص اور مقصود اس سے تہدید ہے۔ ''وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ'' (یعنی اور یہ آیت قتال کی آیت سے منسوخ ہے) ف۱ ''سورۂ نصر'' مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، سترہ کلمے، ستتر حرف ہیں۔ ف۲ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دشمنوں کے مقابلہ میں۔ اس سے یا عام فتوحات اسلام مراد ہیں یا خاص فتحِ مکہ۔ ف۳ جیسا کہ بعد فتحِ مکہ ہوا کہ لوگ اَقطارِ اَرض سے شوقِ غلامی میں چلے آتے تھے اور شرفِ اسلام سے مشرّف ہوتے تھے۔ ف۴ امت کے لیے ف۵ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ'' کی بہت کثرت فرمائی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں بمقام منیٰ نازل ہوئی، اس کے بعد آیت ''اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ'' نازل ہوئی، اس کے نازل ہونے کے بعد اسّی روز سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف رکھی پھر آیۃ ''الکلالۃ'' نازل ہوئی، اس کے بعد حضور پچاس روز تشریف فرما رہے پھر آیت ''وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ'' نازل ہوئی، اس کے بعد حضور اکیس روز یا سات روز تشریف فرما رہے۔ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد صحابہ نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور تمام ہوگیا تو اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں زیادہ تشریف نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سورت سن کر اسی خیال سے روئے، اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا، چاہے دنیا میں رہے، چاہے اس کی

اٰیاتها ٥ | ١١١ سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ ٦ | رکوعها ١

سورۂ لہب مکیہ ہے، اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ؕ ① مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ ②

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا ف۲ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا ف۳

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚۖ ③ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ ④ فِيْ

اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو ف۴ لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے اس

جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ع ⑤

کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا ف۵

ع ١
٥
٣٦

اٰیاتها ٤ | ١١٢ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ ٢٢ | رکوعها ١

سورۂ اخلاص مکیہ ہے، اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لقاء قبول فرمائے۔ اس بندہ نے لقائے الٰہی اختیار کی۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا: آپ پر ہماری جانیں، ہمارے مال، ہمارے آباء، ہماری اولادیں سب قربان۔ ف۱ ''سورۂ اَبی لہب'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، بیس کلمے، ستتر حرف ہیں۔ شانِ نزول: جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا: ''اِنِّیْ لَكُمْ نَذِيْرٌ بَيْنَ يَدَیْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ'' اس پر ابولہب نے حضور سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ، کیا تم نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا۔ اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا: ف۲ ابولہب کا نام عبدالعزیٰ ہے۔ یہ عبدالمطلب کا بیٹا اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا چچا تھا، بہت گورا خوبصورت آدمی تھا، اسی لیے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا۔ دونوں ہاتھوں سے مراد اس کی ذات ہے۔ ف۳ یعنی اس کی اولاد۔ مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لیے اپنے مال و اولاد کو فدیہ کر دوں گا اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔ ف۴ اُمّ جمیل بنتِ حَرب بن اُمیہ ابوسفیان کی بہن جو رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے نہایت عِناد و عداوت رکھتی تھی اور باوجودیکہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عداوت میں اِنتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لا کر رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے راستہ میں ڈالتی تا کہ حضور کو اور حضور کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔ ف۵ جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی ایک روز یہ بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لیے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکمِ الٰہی اس کے پیچھے سے اس کے گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مر گئی۔ ف۱ ''سورۂ اخلاص'' مکیہ و بقولے مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، چار یا پانچ آیتیں، پندرہ کلمے، سینتالیس حرف ہیں۔ اَحادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ③ وَلَمْ

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے ف۲ اللہ بے نیاز ہے ف۳ نہ اس کی کوئی اولاد ف۴ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ف۵ اور نہ

يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ ④

ع ۱/۳۲

اس کے جوڑ کا کوئی ف۶

آیاتها ۵ (۱۱۳) سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۲۰) رکوعها ۱

سورۂ فلق مکیہ ہے، اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے ف۲ اس کی سب مخلوق کے شر سے ف۳ اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب

وارد ہوئی ہیں اس کو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا یعنی تین مرتبہ اس کو پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملے، ایک شخص نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی۔ (ترمذی) **شانِ نزول:** کفارِ عرب نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ ربُ العزت عَزَّ وَ عُلا تبارک وتعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے کوئی کہتا تھا کہ اللہ کا نسب کیا ہے کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا وہ کیا کھاتا ہے، کیا پیتا ہے، ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنے ذات وصفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات واوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات وصفات کے انوار کے بیان سے مضمحل کر دیا۔ ف۲ ربوبیت والوہیت میں صفاتِ عظمت وکمال کے ساتھ موصوف ہے، مثل ونظیر وشبیہ سے پاک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ ف۳ ہر چیز سے۔ نہ کھائے نہ پئے، ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے۔ ف۴ کیونکہ کوئی اس کا مجانس نہیں۔ ف۵ کیونکہ وہ قدیم ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے۔ ف۶ یعنی کوئی اس کا ہمتا وعدیل نہیں۔ اس سورت کی چند آیتوں میں علم الٰہیات کے نفیس واعلیٰ مطالب بیان فرما دیئے گئے جن کی تفصیلات سے کتب خانے کے کتب خانے لبریز ہو جائیں۔ ف۱ ''سورۂ فلق'' مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے۔ ''وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ'' (یعنی مدنیہ والا قول زیادہ صحیح ہے) اس سورت میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، تئیس کلمے، چوہتر حرف ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ سورت اور سورۃ الناس جو اس کے بعد ہے یہ اس وقت نازل ہوئیں جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا اور حضور کے جسم مبارک اور اعضاءِ ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا، قلب وعقل واعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چند روز کے بعد جبریل (علیہ السلام) آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کنویں میں ایک پتھر کے نیچے داب دیا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا، انہوں نے کنویں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی، اس میں حضور کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گرہیں تھیں اور ایک موم کا پُتلہ جس میں گیارہ سوئیاں چبھی تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورۂ فلق میں، ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ہی ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور بالکل تندرست ہو گئے۔ **مسئلہ:** تعویذ اور عمل جس میں کوئی کلمہ کفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہے خاص کر وہ عمل جو آیاتِ قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں، حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لیے عمل کروں؟ حضور نے اجازت دی۔ (ترمذی) ف۲ تعوذ میں اللہ تعالیٰ کا اس

وَقَبَ ۝٣ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥ ع ٥ ٣٨

وہ ڈوبے ف۴ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں ف۵ اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے ف۶

اٰیاتها ٦ ۔ ١١٤ سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ ٢١ ۔ رکوعها ١

سورۂ ناس مکیہ ہے، اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ اِلٰهِ النَّاسِ ۝٣ مِنْ شَرِّ

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب ف۲ سب لوگوں کا بادشاہ ف۳ سب لوگوں کا خدا ف۴ اس کے شر سے جو دل

الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝٥

میں برے خطرے ڈالے ف۵ اور دبک رہے ف۶ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦ ع ٦ ٣٩

جن اور آدمی ف۷

دعائے ختم القرآن

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْٓ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً ط اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَانَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَاجَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

(الجامع الصغير للسيوطی، الحديث: ١٥٧١، ص ٣١، دار الكتب العلمية بيروت وتفسير روح البيان، سورة الاسراء، تحت الآية: ١٠، ج٥، ص١٣٦، كوئٹه)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا۔

(تفسير روح البيان، سورة الاحزاب، تحت الآية: ٥٦، ج٧، ص٢٣٥، كوئٹه)

تـــمـــت بـــالـــخـــيـــر

وصف کے ساتھ ذکر اس لیے ہے اللہ تعالیٰ صبح پیدا کر کے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرمائے نیز جس طرح شبِ تار میں آدمی طلوعِ صبح کا انتظار کرتا ہے ایسا ہی خائف امن وراحت کا منتظر رہتا ہے علاوہ بریں صبح اہل اضطرار واضطراب کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت ارباب کرم وغم کو کشائش دی جاتی ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں، میں اس وقت کے پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ "فلق" جہنم میں ایک وادی ہے۔ ف۳ جاندار ہو یا بے جان، مکلّف ہو یا غیر مکلّف۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مخلوق سے مراد خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں اور جادو کے عمل اس کی اور اس کے اعوان ولشکر کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔ ف۴ حضرت اُمُّ المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ کی پناہ لو اس کے شر سے، یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے۔ (ترمذی) یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جائے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لیے ہیں اسی وقت میں کئے جاتے ہیں۔ ف۵ یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لبید کی لڑکیاں۔ مسئلہ: گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا، آیاتِ

قرآن یا اَسماءِ الٰہیہ دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ وتابعین اسی پر ہیں اور حدیث عائشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔ ف۶ حسد والا وہ ہے جو دوسرے کے زَوالِ نعمت کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں جو نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی۔ حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔ ف۱ ''سورۃُ النّاس'' بقولِ اَصح مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، چھ آیتیں، بیس کلمے، اُناسی حرف ہیں۔ ف۲ سب کا خالق و مالک۔ ذکر میں انسانوں کی تخصیص ان کی تشریف کے لیے ہے کہ انہیں اشرفُ المخلوقات کیا۔ ف۳ ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا ف۴ کہ الٰہ اور معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے۔ ف۵ مراد اس سے شیطان ہے۔ ف۶ یہ اس کی عادت ہی ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللّٰہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔ ف۷ یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسا شیاطینِ جنّ انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطینِ اِنس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اور اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں۔ آدمی کو چاہئے کہ شیاطینِ جنّ کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطینِ اِنس کے شر سے بھی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم شب کو جب بسترِ مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دستِ مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورہ'' قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ'' پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سرِ مبارک سے لے کر تمام جسمِ اقدس پر پھیرتے جہاں تک دستِ مبارک پہنچ سکتے، یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔

''وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ وَاَسْرَارِ كِتَابِهٖ وَاٰخِرُ دَعْوَانَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَى السَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَسَيِّدِ اَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔''

دعائے ختم القرآن

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ۝ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّ بِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّ بِالْبَآءِ بَرَكَةً وَّ بِالتَّآءِ تَوْبَةً وَّ بِالثَّآءِ ثَوَابًا وَّبِالْجِيْمِ جَمَالًا وَّبِالْحَآءِ حِكْمَةً وَّبِالْخَآءِ خَيْرًا وَّبِالدَّالِ دَلِيْلًا وَّبِالذَّالِ ذَكَآءً وَّبِالرَّآءِ رَحْمَةً وَّبِالزَّآءِ زَكٰوةً وَّبِالسِّيْنِ سَعَادَةً وَّبِالشِّيْنِ شِفَآءً وَّبِالصَّادِ صِدْقًا وَّبِالضَّادِ ضِيَآءً وَّبِالطَّآءِ طَرَاوَةً وَّبِالظَّآءِ ظَفْرًا وَّبِالْعَيْنِ عِلْمًا وَّبِالْغَيْنِ غِنًى وَّبِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّبِالْقَافِ قُرْبَةً وَّبِالْكَافِ كَرَامَةً وَّبِاللَّامِ لُطْفًا وَّبِالْمِيْمِ مَوْعِظَةً وَّبِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّبِالْوَاوِ وُصْلَةً وَّبِالْهَآءِ هِدَايَةً وَّبِالْيَآءِ يَقِيْنًا اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَارْفَعْنَا بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآءَتَنَا وَتَجَاوَزْ عَنَّا مَا كَانَ فِيْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْنِسْيَانٍ اَوْتَحْرِيْفِ كَلِمَةٍ عَنْ مَّوَاضِعِهَآ اَوْتَقْدِيْمٍ اَوْتَاْخِيْرٍ اَوْزِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْتَاْوِيْلٍ عَلٰى غَيْرِ مَآ اَنْزَلْتَهٗ عَلَيْهِ اَوْرَيْبٍ اَوْشَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْسُوْٓءِ اِلْحَانٍ اَوْتَعْجِيْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْكَسَلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْزَيْغِ لِسَانٍ اَوْوَقْفٍ بِغَيْرِ وُقُوْفٍ اَوْاِدْغَامٍ بِغَيْرِ مُدْغَمٍ اَوْاِظْهَارٍ بِغَيْرِ بَيَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِيْدٍ اَوْهَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَيْرِ مَاكَتَبَهٗ اَوْقِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ عِنْدَ اٰيَاتِ الرَّحْمَةِ وَاٰيَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَزَيِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِي الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّفِي الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَّعَلَى الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِي الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّحِجَابًا وَّاِلَى الْخَيْرَاتِ كُلِّهَا دَلِيْلًا فَاكْتُبْنَا عَلَى التَّمَامِ وَارْزُقْنَا اَدَآءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةَ وَالْبِشَارَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

رموزِ اوقافِ قرآنِ مجید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے، کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ، اِس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآنِ مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لیے اہلِ علم نے اِس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامات مقرر کر دی ہیں جن کو ''**رُمُوزِ اوقافِ قرآنِ مجید**'' کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اِن رُمُوز کو ملحوظ رکھیں، اور وہ یہ ہیں:

O جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ بنا دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ''ت'' ہے۔ جو بصورت ''ۃ'' لکھی جاتی ہے اور یہ وقفِ تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہئے، اب ''ۃ'' تو نہیں لکھی جاتی البتہ چھوٹا سا دائرہ بنا دیا جاتا ہے، اسی کو آیت کہتے ہیں۔

م یہ علامت وقفِ لازم کی ہے اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے، اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ ''اٹھو، مت بیٹھو'' جس میں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے تو ''اٹھو'' پر ٹھہرنا لازم ہے، اگر نہ ٹھہرا جائے تو ''اٹھو مت بیٹھو'' ہو جائے گا۔ جس میں اٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔

ط یہ وقفِ مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج یہ وقفِ جائز کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز یہ وقفِ مجوز کی علامت ہے یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص یہ وقفِ مرخص کی علامت ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہئے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ''ص'' پر ملا کر پڑھنا ''ز'' کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے یہ ''اَلْوَصْلُ اَوْلٰی '' کا اختصار ہے،یعنی یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق یہ ''قِیْلَ عَلَیْہِ الْوَقْفُ'' کا خلاصہ ہے یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔

صل یہ ''قَدْ یُوْصَلُ'' کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے اور کبھی نہیں بھی ٹھہرا جاتا، لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

قف یہ لفظ ''قِفْ'' ہے جس کے معنی ہیں ''ٹھہر جاؤ'' اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتہ یہ دونوں سکتہ کی علامات ہیں یہاں اس طرح ٹھہرنا چاہئے کہ آواز ٹوٹ جائے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفة یہ بھی سکتہ کی علامت ہے البتہ یہاں ماقبل دونوں علامات ''س یا سکتہ'' کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے اور سانس بھی نہ ٹوٹے۔سکتہ اور وقفہ میں یہی فرق ہے کہ سکتہ میں کم اور وقفہ میں زیادہ ٹھہرا جاتا ہے۔

لا ''لا'' کے معنی ''نہیں'' ہیں، یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہئے البتہ آیت کے اوپر ہو تو اس پر ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے میں اختلاف ہے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

ك یہ ''کَذٰلِکَ'' کی علامت ہے یعنی اس سے پہلے جو علامتِ وقف ہے یہاں بھی وہی سمجھی جائے۔

∴ ∴ اگر کوئی عبارت اِن تین تین نقطوں کے درمیان ہو تو پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ پہلے تین نقطوں پر وقف کر کے دوسرے تین نقطوں پر وقف نہ کرے یا پہلے تین نقطوں پر وقف نہ کر کے دوسرے تین نقطوں پر وقف کرے۔اس قسم کی عبارت کو معانقہ یا مراقبہ کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست

نمبرشمار	سورت کا نام	صفحہ	نمبرشمار	سورت کا نام	صفحہ	نمبرشمار	سورت کا نام	صفحہ	نمبرشمار	سورت کا نام	صفحہ
1	سُوْرَةُ الْفَاتِحَة	٢	30	سُوْرَةُ الرُّوْم	٧٤٨	59	سُوْرَةُ الْحَشْر	١٠٠٧	88	سُوْرَةُ الْغَاشِيَة	١٠٩٩
2	سُوْرَةُ الْبَقَرَة	٤	31	سُوْرَةُ لُقْمٰن	٧٥٨	60	سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة	١٠١٤	89	سُوْرَةُ الْفَجْر	١١٠١
3	سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن	١٠٢	32	سُوْرَةُ السَّجْدَة	٧٦٦	61	سُوْرَةُ الصَّف	١٠٢٠	90	سُوْرَةُ الْبَلَد	١١٠٤
4	سُوْرَةُ النِّسَآء	١٥١	33	سُوْرَةُ الْاَحْزَاب	٧٧١	62	سُوْرَةُ الْجُمُعَة	١٠٢٣	91	سُوْرَةُ الشَّمْس	١١٠٥
5	سُوْرَةُ الْمَآئِدَة	٢٠٥	34	سُوْرَةُ سَبَا	٧٩٢	63	سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْن	١٠٢٥	92	سُوْرَةُ الَّيْل	١١٠٦
6	سُوْرَةُ الْاَنْعَام	٢٤٥	35	سُوْرَةُ فَاطِر	٨٠٤	64	سُوْرَةُ التَّغَابُن	١٠٢٨	93	سُوْرَةُ الضُّحٰى	١١٠٨
7	سُوْرَةُ الْاَعْرَاف	٢٨٥	36	سُوْرَةُ يٰسٓ	٨١٣	65	سُوْرَةُ الطَّلَاق	١٠٣١	94	سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَح	١١١٠
8	سُوْرَةُ الْاَنْفَال	٣٣٣	37	سُوْرَةُ الصّٰفّٰت	٨٢٥	66	سُوْرَةُ التَّحْرِيْم	١٠٣٥	95	سُوْرَةُ التِّيْن	١١١٠
9	سُوْرَةُ التَّوْبَة	٣٥٣	38	سُوْرَةُ صٓ	٨٣٧	67	سُوْرَةُ الْمُلْك	١٠٤٠	96	سُوْرَةُ الْعَلَق	١١١١
10	سُوْرَةُ يُوْنُس	٣٩٠	39	سُوْرَةُ الزُّمَر	٨٤٧	68	سُوْرَةُ الْقَلَم	١٠٤٤	97	سُوْرَةُ الْقَدْر	١١١٣
11	سُوْرَةُ هُوْد	٤١٥	40	سُوْرَةُ الْمُؤْمِن	٨٦٣	69	سُوْرَةُ الْحَآقَّة	١٠٤٩	98	سُوْرَةُ الْبَيِّنَة	١١١٤
12	سُوْرَةُ يُوْسُف	٤٣٩	41	سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة	٨٧٨	70	سُوْرَةُ الْمَعَارِج	١٠٥٢	99	سُوْرَةُ الزِّلْزَال	١١١٥
13	سُوْرَةُ الرَّعْد	٤٦٦	42	سُوْرَةُ الشُّوْرٰى	٨٨٨	71	سُوْرَةُ نُوْح	١٠٥٦	100	سُوْرَةُ الْعٰدِيٰت	١١١٦
14	سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم	٤٧٨	43	سُوْرَةُ الزُّخْرُف	٨٩٩	72	سُوْرَةُ الْجِن	١٠٥٩	101	سُوْرَةُ الْقَارِعَة	١١١٧
15	سُوْرَةُ الْحِجْر	٤٨٩	44	سُوْرَةُ الدُّخَان	٩١١	73	سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل	١٠٦٢	102	سُوْرَةُ التَّكَاثُر	١١١٨
16	سُوْرَةُ النَّحْل	٤٩٩	45	سُوْرَةُ الْجَاثِيَة	٩١٦	74	سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر	١٠٦٥	103	سُوْرَةُ الْعَصْر	١١١٨
17	سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْل	٥٢٥	46	سُوْرَةُ الْاَحْقَاف	٩٢٣	75	سُوْرَةُ الْقِيٰمَة	١٠٦٩	104	سُوْرَةُ الْهُمَزَة	١١١٩
18	سُوْرَةُ الْكَهْف	٥٤٧	47	سُوْرَةُ مُحَمَّد	٩٣١	76	سُوْرَةُ الدَّهْر	١٠٧٣	105	سُوْرَةُ الْفِيْل	١١٢٠
19	سُوْرَةُ مَرْيَم	٥٦٩	48	سُوْرَةُ الْفَتْح	٩٣٨	77	سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰت	١٠٧٦	106	سُوْرَةُ قُرَيْش	١١٢٠
20	سُوْرَةُ طٰهٰ	٥٨٣	49	سُوْرَةُ الْحُجُرٰت	٩٤٧	78	سُوْرَةُ النَّبَا	١٠٨٠	107	سُوْرَةُ الْمَاعُوْن	١١٢١
21	سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء	٦٠١	50	سُوْرَةُ قٓ	٩٥٣	79	سُوْرَةُ النّٰزِعٰت	١٠٨٢	108	سُوْرَةُ الْكَوْثَر	١١٢٢
22	سُوْرَةُ الْحَج	٦١٧	51	سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت	٩٥٨	80	سُوْرَةُ عَبَس	١٠٨٥	109	سُوْرَةُ الْكَافِرُوْن	١١٢٢
23	سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن	٦٣٤	52	سُوْرَةُ الطُّوْر	٩٦٤	81	سُوْرَةُ التَّكْوِيْر	١٠٨٧	110	سُوْرَةُ النَّصْر	١١٢٣
24	سُوْرَةُ النُّوْر	٦٤٨	53	سُوْرَةُ النَّجْم	٩٦٩	82	سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار	١٠٨٩	111	سُوْرَةُ اللَّهَب	١١٢٤
25	سُوْرَةُ الْفُرْقَان	٦٦٧	54	سُوْرَةُ الْقَمَر	٩٧٦	83	سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن	١٠٩٠	112	سُوْرَةُ الْاِخْلَاص	١١٢٤
26	سُوْرَةُ الشُّعَرَآء	٦٨٠	55	سُوْرَةُ الرَّحْمٰن	٩٨١	84	سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق	١٠٩٣	113	سُوْرَةُ الْفَلَق	١١٢٥
27	سُوْرَةُ النَّمْل	٦٩٨	56	سُوْرَةُ الْوَاقِعَة	٩٨٦	85	سُوْرَةُ الْبُرُوْج	١٠٩٥	114	سُوْرَةُ النَّاس	١١٢٦
28	سُوْرَةُ الْقَصَص	٧١٤	57	سُوْرَةُ الْحَدِيْد	٩٩٢	86	سُوْرَةُ الطَّارِق	١٠٩٧		دعائے ختم القرآن (اول)	١١٢٦
29	سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت	٧٣٤	58	سُوْرَةُ الْمُجَادَلَة	١٠٠١	87	سُوْرَةُ الْاَعْلٰى	١٠٩٨		دعائے ختم القرآن (ثانی)	١١٢٧

مطالبُ القرآن

از: مجلس المدينة العلمية

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اللّٰہ عزوجل ایک ہے			
وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ	٢	البقرة	١٦٣
اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ	٣	البقرة	٢٥٥
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآاِلٰـهَ اِلَّا	٣	ال عمرٰن	١٨
اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ	٦	النسآء	١٧١
مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	٨	الاعراف	٦٥
وَاَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ	١٢	هود	١٤
وَّهُوَالْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	١٣	الرعد	١٦
اِنَّمَا هُوَ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ	١٤	النحل	٥١
وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ	٢٣	صٓ	٦٥
وَهُوَالَّذِىْ فِى السَّمَآءِ اِلٰـهٌ	٢٥	الزخرف	٨٤
اَمْ لَهُمْ اِلٰـهٌ غَيْرُ اللّٰهِ	٢٧	الطور	٤٣
اللّٰہ عزوجل شرک سے پاک ہے			
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ	٥	النسآء	٤٨
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ	٥	النسآء	١١٦
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ	١٨	الفرقان	٢
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ	٢١	لقمٰن	١٣
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ	٢٨	الحشر	٢٣
وہی ہر چیز کا خالق ہے			
بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	١	البقرة	١١٧
اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	٢	البقرة	١٦٤
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ	٧	الانعام	١
اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ	٧	الانعام	٩٥
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ	٧	الانعام	١٠٢
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ	٨	الاعراف	٥٤
هُوَالَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ	٩	الاعراف	١٨٩

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
هُوَالَّذِىْ جَعَلَ الشَّمْسَ	١١	يونس	٥
اَللّٰهُ الَّذِىْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ	١٣	الرعد	٢
وَهُوَ الَّذِىْ مَدَّ الْاَرْضَ	١٣	الرعد	٣
وَفِى الْاَرْضِ قِطَعٌ	١٣	الرعد	٤
وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ	١٤	الحجر	٢٢
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ	١٤	الحجر	٨٦
قَالَ رَبُّنَاالَّذِىْٓ اَعْطٰى	١٦	طٰهٰ	٥٠
وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ	١٨	النور	٤٥
هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ	٢٨	الحشر	٢٤
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ	٢٨	التغابن	٣
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ	٣٠	العلق	١
ہر چیز کا مالک وہی ہے			
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ	١	الفاتحة	٣
اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	١	البقرة	١٠٧
وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ	١	البقرة	١١٥
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ	٣	ال عمرٰن	٢٦
وَلِلّٰهِ مَافِى السَّمٰوٰتِ	٤	ال عمرٰن	١٠٩
اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	١١	التوبة	١١٦
وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا	١٤	الحجر	٢١
اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ	١٦	مريم	٤٠
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ	٢٨	الحشر	٢٣
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ	٢٨	التغابن	١
تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ	٢٩	الملك	١
قدرتِ الٰہی			
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ	١	البقرة	١٠٦
اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا	٢	البقرة	١٦٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ	٣	البقرة	٢٥٣
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ	٣	ال عمرٰن	٢٦
وَاللّٰهُ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ	٤	ال عمرٰن	١٥٦
مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ	١٢	هود	٥٦
اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ	١٦	مريم	٣٥
لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ	١٧	الانبيآء	٢٣
مَاخَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ	٢١	لقمٰن	٢٨
وَاَنَّهٗ هُوَاَضْحَكَ وَاَبْكٰى	٢٧	النجم	٤٣
وَاَنَّهٗ هُوَاَغْنٰى وَاَقْنٰى	٢٧	النجم	٤٨
رحمت و مغفرتِ الٰہی			
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	١	الفاتحة	٢
اِنَّهٗ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيْمُ	١	البقرة	٥٤
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	٢	البقرة	١٧٣
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	٣	ال عمرٰن	٣١
كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ	٧	الانعام	١٢
فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْرَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ	٨	الانعام	١٤٧
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ	٨	الانعام	١٦٠
اِنَّ رَبِّىْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ	١٢	هود	٩٠
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْمَغْفِرَةٍ	١٣	الرعد	٦
نَبِّئْ عِبَادِىْٓ اَنِّىْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ	١٤	الحجر	٤٩
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	١٨	النور	٢١
اَلرَّحْمٰنُ	٢٧	الرحمٰن	١
هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى	٢٩	المدثر	٥٦
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ	٣٠	البروج	١٤
ہدایت کس کو ملتی ہے؟			
وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِىَ	٤	ال عمرٰن	١٠١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
يَّهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ	٦	المآئدة	١٦
فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ	٨	الانعام	١٢٥
وَيَهْدِىْۤ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ	١٣	الرعد	٢٧
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا	١٧	الحج	٥٤

اللّٰہ عزوجل کس کو ہدایت نہیں دیتا؟

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ	١	البقرة	٢٦
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ	٣	البقرة	٢٦٤
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ	٣	ال عمرٰن	٨٦
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ يُّضِلُّ	١٤	النحل	٣٧

علمِ الٰہی

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ	١	البقرة	٢٩
اِنِّىْۤ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ	١	البقرة	٣٣
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ	١٠	الانفال	٤٣
وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ	١١	يونس	٦١
وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا	١٢	هود	٦
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا	١٢	هود	١٢٣
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ	١٤	الحجر	٢٤
فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى	١٦	طٰهٰ	٧
يٰبُنَىَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ	٢١	لقمٰن	١٦
يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى الْاَرْضِ	٢٧	الحديد	٤

اللّٰہ عزوجل دعا قبول فرمانے والا ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا	٢	البقرة	١٨٦
اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا	٢٠	النمل	٦٢
فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ	٢٤	الزمر	٤٩

دعا مانگنے کی ترغیب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ	٥	النسآء	٣٢
قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْۤ	٢٤	المؤمن	٦٠

اللّٰہ عزوجل ہی رزّاقِ حقیقی ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	٧	المآئدة	٨٨
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ	١٢	هود	٦
وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ	٢١	العنكبوت	٦٠
يُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا	٢٤	المؤمن	١٣
اِنَّ اللّٰهَ هُوَالرَّزَّاقُ	٢٧	الذّٰريٰت	٥٨
اَمَّنْ هٰذَا الَّذِىْ يَرْزُقُكُمْ	٢٩	الملك	٢١
وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ	٢	البقرة	٢١٢
اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	١٣	الرعد	٢٦
وَلَوْبَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ	٢٥	الشورٰى	٢٧

ذِکرِ الٰہی

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاذْكُرُوْنِىْۤ اَذْكُرْكُمْ	٢	البقرة	١٥٢
وَاذْكُرُوااللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ	١٠	الانفال	٤٥
اَلَا بِذِكْرِاللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ	١٣	الرعد	٢٨

میلادِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	٤	ال عمرٰن	١٦٤
وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	٦	المآئدة	٧
لَقَدْجَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ	١١	التوبة	١٢٨
قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ	١١	يونس	٥٨
وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ	٢٨	الصف	٦
هُوَالَّذِىْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ	٢٨	الصف	٩
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ	٣٠	الضحٰى	١١

تعظیمِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا	١	البقرة	١٠٤
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى	٥	النسآء	٦٥
وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِىْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ	٦	المآئدة	١٢
وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا	٩	الاعراف	١٥٧
اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ	٩	الانفال	٢٤
لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ	١٨	النور	٦٣
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ	٢٢	الاحزاب	٣٦
وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ	٢٦	الفتح	٩
يٰۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا	٢٦	الحجرات	١-٥
يٰۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا	٢٨	المجادلة	١٢

آپ صلَّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلَّم خاتَمُ النّبیّٖن ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ	٦	المآئدة	٣
اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا	٩	الاعراف	١٥٨
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	١٠	التوبة	٣٣
وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً	١٧	الانبيآء	١٠٧
لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا	١٨	الفرقان	١
وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً	٢٢	سبا	٢٨
رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ	٢٢	الاحزاب	٤٠
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	٢٦	الفتح	٢٨
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	٢٨	الصف	٩

آپ صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم تمام مخلوق سے اَفضل ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا	٣	البقرة	٢٥٣
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ	٣	ال عمرٰن	٨١
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ	٧	الانعام	٩٠
تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ	١٨	الفرقان	١
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ	٢٢	الاحزاب	٤٠
وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً	٢٢	سبا	٢٨

محبتِ رسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	٣	ال عمرٰن	٣١
قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ	١٠	التوبة	٢٤

اطاعت واتباعِ رسول صلَّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلَّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	٣	ال عمرٰن	٣١
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	٣	ال عمرٰن	٣٢
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	٤	ال عمرٰن	١٣٢
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	٤	النسآء	١٣
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	٥	النسآء	٥٩
وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ	٥	النسآء	٦٤

آیت	پاره	سوره	الآیه
وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	۵	النسآء	٦٩
مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ	۵	النسآء	۸۰
اَطِیْعُوااللّٰهَ وَاَطِیْعُواالرَّسُوْلَ	۷	المآئدة	۹۲
وَاَطِیْعُوااللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ	۹	الانفال	۱
یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤااَطِیْعُوا	۹	الانفال	۲۰
یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا	۹	الانفال	۲٤
وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۱۰	الانفال	٤٦
وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۱۰	التوبة	۷۱
فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْۤا اَمْرِیْ	١٦	طٰهٰ	۹۰
وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۱۸	النور	۵۲
قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا	۱۸	النور	۵٤
وَاَطِیْعُواالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ	۱۸	النور	٥٦
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ	۱۹	الشعرآء	۱۰۸
وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۲۲	الاحزاب	۳۳
وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ	۲۲	الاحزاب	۷۱
اَطِیْعُوااللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ	۲٦	محمد	۳۳
وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	۲٦	الفتح	۱۷
لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ	۲٦	الحجرات	۱
وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۲۸	المجادلة	۱۳
اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا	۲۸	التغابن	۱۲

شفاعتِ رسول صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم

آیت	پاره	سوره	الآیه
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ	۵	النسآء	٦٤
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۷۹
وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ	۲٦	محمد	۱۹
وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ	۲۸	المنٰفقون	۵
وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ	۳۰	الضحٰی	۵

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے معجزات

آیت	پاره	سوره	الآیه
وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا	۱	البقرة	۲۳
وَنَزَّلْنَاعَلَیْكَ الْكِتٰبَ	١٤	النحل	۸۹

آیت	پاره	سوره	الآیه
سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۱
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی	۲۷	النجم	۱
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی	۲۷	النجم	۸
فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی	۲۷	النجم	۹
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی	۲۷	النجم	۱۷
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ	۲۷	القمر	۱
وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا	۲۷	القمر	۲
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ	۲۹	الدهر	۲۳

آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم کا خُلقِ عظیم

آیت	پاره	سوره	الآیه
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ	٤	ال عمرٰن	۱۵۹
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ	۱۰	التوبة	۱۲۸
فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا	۱۱	یونس	١٦
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ	۲۱	الاحزاب	۲۱
وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ	۲۹	القلم	٤

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نور بھی ہیں اور بشر بھی

آیت	پاره	سوره	الآیه
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ	٦	المآئدة	۱۵
یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰهِ	۱۰	التوبة	۳۲
قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	١٦	الكهف	۱۱۰
مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا	۱۸	النور	۳۵
وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ	۲۲	الاحزاب	٤٦
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی	۲۷	النجم	۱
یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ	۲۸	الصف	۸

حاضر وناظر آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم

آیت	پاره	سوره	الآیه
وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ	۲	البقرة	۱٤۳
وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ	۵	النسآء	٤۱
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ	۲۱	الاحزاب	٦
اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا	۲۹	المزمل	۱۵

علم مصطفٰی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بعطائے کبریا

آیت	پاره	سوره	الآیه
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ	٤	ال عمرٰن	۱۷۹

آیت	پاره	سوره	الآیه
وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ	۵	النسآء	۱۱۳
مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ	۷	الانعام	۳۸
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ	۷	الانعام	۵۹
وَتَفْصِیْلَ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ	۱۱	یونس	۳۷
وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا	١٤	النحل	۸۹
اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ	۲۷	الرحمٰن	۲،۱
عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی	۲۹	الجن	۲٦
وَمَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ	۳۰	التكویر	۲٤

عطاءِ کبریاء بوسیلۂ مصطفٰی صلّی اللہ علیہ وسلّم

آیت	پاره	سوره	الآیه
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ	۵	النسآء	٦٤
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ	۵	النسآء	۸۳
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ	۹	الانفال	۳۳
وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ	۳۰	الضحٰی	۵

حدیثِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ثبوت

آیت	پاره	سوره	الآیه
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	۳	ال عمرٰن	۳۱
مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ	۵	النسآء	۸۰
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ	۲۱	الاحزاب	۲۱
وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۲۲	الاحزاب	۷۱
وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی	۲۷	النجم	٤،۳
وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ	۲۸	الحشر	۷

منکرینِ حدیث کا رد

آیت	پاره	سوره	الآیه
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	۳	ال عمرٰن	۳۱
وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ	۵	النسآء	٦٤
اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ	۵	النسآء	۱۰۵
یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا	۹	الانفال	۲٤
وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ	۱۰	التوبة	۲۹
یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ	۲٦	الاحقاف	۳۱
وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی	۲۷	النجم	٤،۳
وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ	۲۸	الحشر	۷

انبیائے کرام علیہم السلام کا تذکرہ

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حضرت آدم علیہ السلام			
اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً	١	البقرة	٣٠
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا	١	البقرة	٣١
قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ	١	البقرة	٣٣
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا	١	البقرة	٣٤
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا	٣	ال عمرٰن	٣٣
قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا	٨	الاعراف	١١
وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ	١٦	طٰهٰ	١١٥
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا	١٦	طٰهٰ	١١٦
حضرت نوح علیہ السلام			
اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ	٦	النسآء	١٦٣
لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ	٨	الاعراف	٥٩
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ	١١	يونس	٧١
قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ	١٢	هود	٤٨
وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ	١٦	مريم	٥٨
فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ	١٧	الحج	٤٢
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا	٢٠	العنكبوت	١٤
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	٧٩
اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ	٢٩	نوح	١
رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ	٢٩	نوح	٢٨
حضرت ابراہیم علیہ السلام			
وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	١	البقرة	١٢٤
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٢٥
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ	١	البقرة	١٢٦
وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ	١	البقرة	١٢٧
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٤٠
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ	٣	البقرة	٢٥٨
مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا	٣	ال عمرٰن	٦٧

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا	٤	ال عمرٰن	٩٥
وَاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا	٥	النسآء	١٢٥
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ	٧	الانعام	٨٣
اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ	٧	الانعام	٨٣
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ	١١	التوبة	١١٤
وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ	١٢	هود	٦٩
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ	١٣	ابرٰهيم	٣٥
وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ	١٤	الحجر	٥١
وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ	١٦	مريم	٤١
قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ	١٧	الانبيآء	٦٠
قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا	١٧	الانبيآء	٦٩
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٠٩
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام			
وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ	١	البقرة	١٢٧
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٤٠
فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ	٥	النسآء	٥٤
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ	٢٠	العنكبوت	٢٧
فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٠١
حضرت اسحٰق علیہ السلام			
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٤٠
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ	٢٠	العنكبوت	٢٧
وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا	٢٣	الصّٰفّٰت	١١٢
وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١١٣
حضرت لوط علیہ السلام			
فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلُوْنَ	١٤	الحجر	٦١
وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ	١٧	الانبيآء	٧١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا	١٧	الانبيآء	٧٤
فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ	٢٠	العنكبوت	٢٦
وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٣٣
حضرت یعقوب علیہ السلام			
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ	١	البقرة	١٣٣
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٤٠
فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ	١٢	هود	٧١
قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا	١٢	يوسف	١٣
قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ	١٣	يوسف	٨٦
اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ	١٣	يوسف	٩٣
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ	١٧	الانبيآء	٧٢
وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ	٢٣	صٓ	٤٥
حضرت یوسف علیہ السلام			
سورة يوسف	١٢	يوسف	مکمل سورۃ
حضرت ادریس علیہ السلام			
وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ	١٦	مريم	٥٦
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ	١٧	الانبيآء	٨٥
حضرت شعیب علیہ السلام			
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا	٨	الاعراف	٨٥
اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا	٩	الاعراف	٩٢
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا	١٢	هود	٨٤
اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ	١٩	الشعرآء	١٧٧
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا	٢٠	العنكبوت	٣٦
حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام			
وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ	١	البقرة	٥١
وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا	٦	النسآء	١٥٣
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى	٩	الاعراف	١٠٣
وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ	٩	الاعراف	١٤٢
وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ	٩	الاعراف	١٥٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَلَمَّا جَآءَ هُمُ الْحَقُّ مِنْ	۱۱	یونس	۷۶
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا	۱۲	ھود	۹۶
وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ	۱۵	بنی اسرآءیل	۲
وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مُوْسٰۤی	۱۶	مریم	۵۱
مَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی	۱۶	طٰہٰ	۱۷
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ	۱۷	الانبیآء	۴۸
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ	۱۹	الفرقان	۳۵
نَتْلُوْا عَلَیْکَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰی	۲۰	القصص	۳
اُسْلُکْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ	۲۰	القصص	۳۲
ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ مُوْسٰی	۳۰	النّٰزعٰت	۱۵
صُحُفِ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی	۳۰	الاعلٰی	۱۹
حضرت داود علیہ السلام			
وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	۲	البقرۃ	۲۵۱
وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا	۶	النسآء	۱۶۳
وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا	۱۵	بنی اسرآءیل	۵۵
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ	۱۹	النمل	۱۵
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا	۲۲	سبا	۱۰
اِذْ دَخَلُوْا عَلٰی دَاوٗدَ فَفَزِعَ	۲۳	صٓ	۲۲
وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ	۲۳	صٓ	۲۴
وَوَھَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ	۲۳	صٓ	۳۰
حضرت سلیمان علیہ السلام			
فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ	۱۷	الانبیآء	۷۹
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ	۱۹	النمل	۱۵
وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا	۲۲	سبا	۱۲
وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ	۲۳	صٓ	۳۰
حضرت یونس علیہ السلام			
وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ	۷	الانعام	۸۶
فَلَوْ لَا کَانَتْ قَرْیَۃٌ اٰمَنَتْ	۱۱	یونس	۹۸
وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا	۱۷	الانبیآء	۸۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ	۲۳	الصّٰفّٰت	۱۳۹
وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَۃِ اَلْفٍ	۲۳	الصّٰفّٰت	۱۴۷
فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ	۲۹	القلم	۴۸
فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ	۲۹	القلم	۵۰
حضرت ایوب علیہ السلام			
وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ	۶	النسآء	۱۶۳
وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ	۷	الانعام	۸۴
وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ	۱۷	الانبیآء	۸۳
وَاذْکُرْ عَبْدَنَاۤ اَیُّوْبَ	۲۳	صٓ	۴۱
وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ	۲۳	صٓ	۴۳
حضرت ہود علیہ السلام			
وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا	۸	الاعراف	۶۵
وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ	۱۲	ھود	۵۲
قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا	۱۲	ھود	۵۳
اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ	۱۲	ھود	۵۶
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ	۱۹	الشعرآء	۱۲۴
اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ	۱۹	الشعرآء	۱۳۵
اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ	۲۴	حٰمۤ السجدۃ	۱۴
فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَکْبَرُوْا	۲۴	حٰمۤ السجدۃ	۱۵
وَاذْکُرْ اَخَا عَادٍ	۲۶	الاحقاف	۲۱
حضرت الیاس علیہ السلام			
وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ	۷	الانعام	۸۵
وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ	۲۳	الصّٰفّٰت	۱۲۳
سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلْ یَاسِیْنَ	۲۳	الصّٰفّٰت	۱۳۰
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ	۲۳	الصّٰفّٰت	۱۳۲
حضرت یسع علیہ السلام			
وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ	۷	الانعام	۸۶
وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ	۷	الانعام	۸۷
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ	۷	الانعام	۹۰

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاذْکُرْ اِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ	۲۳	صٓ	۴۸
حضرت ذوالکفل علیہ السلام			
وَاِدْرِیْسَ وَذَا الْکِفْلِ	۱۷	الانبیآء	۸۵
وَاذْکُرْ اِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ	۲۳	صٓ	۴۸
حضرت زکریا علیہ السلام			
وَّکَفَّلَهَا زَکَرِیَّا	۳	ال عمرٰن	۳۷
هُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّهٗ	۳	ال عمرٰن	۳۸
فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَهُوَ قَآئِمٌ	۳	ال عمرٰن	۳۹
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَۃً	۳	ال عمرٰن	۴۱
وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی	۷	الانعام	۸۵
عَبْدَهٗ زَکَرِیَّا	۱۶	مریم	۲
رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ	۱۶	مریم	۴
یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ	۱۶	مریم	۷
فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ	۱۶	مریم	۱۱
حضرت یحیٰی علیہ السلام			
وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی	۷	الانعام	۸۵
بِغُلٰمِ اسْمُهٗ یَحْیٰی	۱۶	مریم	۷
یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ	۱۶	مریم	۱۲
وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَکٰوۃً	۱۶	مریم	۱۳
وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَاَصْلَحْنَا	۱۷	الانبیآء	۹۰
حضرت عیسٰی علیہ السلام			
وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ	۳	ال عمرٰن	۴۶
وَیُعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ	۳	ال عمرٰن	۴۸
اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ	۳	ال عمرٰن	۴۹
وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ	۶	النسآء	۱۶۳
وَقَفَّیْنَا عَلٰۤی اٰثَارِهِمْ بِعِیْسَی	۶	المآئدۃ	۴۶
حضرت خضر علیہ السلام			
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَاۤ	۱۵	الکھف	۶۵
قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُکَ	۱۵	الکھف	۶۶

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بعض انبیاء علیہم السلام کی قوموں کا بیان			
قوم عاد (ہود علیہ السلام کی قوم)			
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	٨	الاعراف	٦٦
قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ	٨	الاعراف	٦٧
قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ	٨	الاعراف	٧١
وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ	١٩	الشعرآء	١٣٠
قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ	١٩	الشعرآء	١٣٦
فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا	٢٤	حٰمٓ السجدة	١٥
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ	٣٠	الفجر	٦
قوم نوح علیہ السلام			
فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	٨	الاعراف	٥٩
فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ	٨	الاعراف	٦٤
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ	١١	يونس	٧١
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ	١٢	هود	٢٨
قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جَادَلْتَنَا	١٢	هود	٣٢
حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا	١٢	هود	٤٠
فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	١٨	المؤمنون	٢٤
قوم ثمود (صالح علیہ السلام کی قوم)			
وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ	٨	الاعراف	٧٤
فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ	٨	الاعراف	٧٨
وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ	١٢	هود	٦١
وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ	١٢	هود	٦٤
لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ	١٤	الحجر	٨٠
وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ	١٤	الحجر	٨٢
وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ	١٩	الشعرآء	١٤٩
اَلَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ	١٩	الشعرآء	١٥٢
قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا	١٩	الشعرآء	١٥٥
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ	١٩	الشعرآء	١٥٨
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ	١٩	النمل	٤٥
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ	١٩	النمل	٥١
سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ	٢٧	القمر	٢٦
فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ	٢٩	الحآقّة	٥
وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ	٣٠	الفجر	٩
فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا	٣٠	الشمس	١٤
قوم لوط علیہ السلام			
اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ	٨	الاعراف	٨١
وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ	٨	الاعراف	٨٢
وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ	١٢	هود	٧٨
قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا	١٢	هود	٧٩
فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا	١٢	هود	٨٢
قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ	١٤	الحجر	٥٨
فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا	١٤	الحجر	٧٤
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ	١٩	الشعرآء	١٦١
اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ	١٩	الشعرآء	١٦٥
قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ	١٩	الشعرآء	١٦٧
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ	١٩	الشعرآء	١٧٢
اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ	١٩	النمل	٥٥
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ	٢٠	العنكبوت	٢٨
اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ	٢٠	العنكبوت	٣٤
كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ	٢٧	القمر	٣٣
وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ	٢٧	القمر	٣٧
اصحاب الایکہ واصحاب مدین (حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم)			
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا	٨	الاعراف	٨٥
وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	٩	الاعراف	٩٠
فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ	٩	الاعراف	٩١
وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ	١٢	هود	٨٤
وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ	١٢	هود	٨٥
قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ	١٢	هود	٨٧
قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ	١٢	هود	٩١
يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى	١٢	هود	٩٣
وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا	١٢	هود	٩٤
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ	١٤	الحجر	٧٩
كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْــَٔيْكَةِ	١٩	الشعرآء	١٧٦
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ	١٩	الشعرآء	١٨٣
اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ	١٩	الشعرآء	١٨٥
وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ	٢٦	ق	١٤
اصحاب القریہ			
مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ	٢٢	يٰسٓ	١٣
اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ	٢٢	يٰسٓ	١٤
وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ	٢٣	يٰسٓ	٢٨
اصحاب خندق			
قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ	٣٠	البروج	٤
اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ	٣٠	البروج	٦
قوم سبا			
لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ	٢٢	سبا	١٥
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ	٢٢	سبا	١٦
قوم فرعون			
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	١٠	الانفال	٥٢
وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ	١٠	الانفال	٥٤
فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا	١٥	بنیٓ اسرآءیل	١٠٣
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ	١٦	طٰهٰ	٧٨
وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ	١٩	الشعرآء	٦٤
فرعون اور اس کے ساتھیوں کا انجام			
يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	١٢	هود	٩٨
وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً	١٢	هود	٩٩
اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا	٢٤	المؤمن	٤٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تذکرۂ صالحین ومقربین			
حضرت لقمان رضی اللہ تعالٰی عنہ			
لَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ	٢١	لقمٰن	١٢
وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ	٢١	لقمٰن	١٣
حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ			
یَسْئَلُوْنَکَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ	١٦	الکہف	٨٣
قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ	١٦	الکہف	٩٤
حضرت حوا رضی اللہ تعالٰی عنہا			
وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْکُنْ	١	البقرة	٣٥
فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا	١	البقرة	٣٦
اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ	٨	الاعراف	١٩
فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ	٨	الاعراف	٢٢
یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّکَ	١٦	طٰهٰ	١١٧
فَاَکَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا	١٦	طٰهٰ	١٢١
حضرت مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا			
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ	٣	اٰل عمرٰن	٣٣
فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ	٣	اٰل عمرٰن	٣٧
یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ	٣	اٰل عمرٰن	٤٣
وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ	١٦	مریم	١٦
وَالَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا	١٧	الانبیآء	٩١
حضرت طالوت رضی اللہ تعالٰی عنہ			
قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا	٢	البقرة	٢٤٧
فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ	٢	البقرة	٢٤٩
حضرت آسیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا			
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ	٢٨	التحریم	١١
فضائل خلفائے راشدین رضی اللہ تعالٰی عنہم			
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ			
اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	٣	البقرة	٢٧٤
وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ	٨	الاعراف	٤٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ	١٠	التوبة	٤٠
هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ	٢٢	الاحزاب	٤٣
جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ	٢٤	الزمر	٣٣
اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ	٢٦	الحجرات	٣
لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ	٢٧	الحدید	١٠
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ	٢٨	التحریم	٤
وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى	٣٠	اللیل	١٧
آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ **کی خلافت کا ثبوت**			
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ	١٨	النور	٥٥
سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ	٢٦	الفتح	١٦
حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ			
اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ	٢	البقرة	١٨٧
وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	١٠	الانفال	٦٤
وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ	٢٦	الفتح	٢٩
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	٣٠	البینة	٨
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ			
مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	٣	البقرة	٢٦١
اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ	٢٣	الزمر	٩
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ	٢٦	الفتح	١٠
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا	٣٠	البینة	٨
حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ			
اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ	٢٨	المجادلة	١٢
وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ	٢٩	الدھر	٨
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا	٣٠	البینة	٨
فضائل صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم			
اٰمِنُوْا کَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ	١	البقرة	١٣
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ	١	البقرة	١٣٧
وَلَقَدْ عَفَا عَنْکُمْ	٤	اٰل عمرٰن	١٥٢
وَاِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا	٦	المآئدة	٧

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ	١١	التوبة	١٠٠
وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ	١١	التوبة	١١٧
اُولٰٓئِکَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ	٢٢	سبا	٤
وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ	٢٦	الفتح	٢٩
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ	٢٦	الحجرات	٣
فضائل ازواج مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن			
وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ	٢١	الاحزاب	٦
یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ	٢٢	الاحزاب	٣٢
لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ	٢٢	الاحزاب	٣٣
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا **کے فضائل**			
فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا	٥	النسآء	٤٣
اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ	١٨	النور	١١
یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ	٢٢	الاحزاب	٣٢
فضائل اہل بیت رضی اللہ تعالٰی عنہم			
فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا	٣	اٰل عمرٰن	٦١
وَمَا کَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ	٩	الانفال	٣٣
وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ	١٦	طٰهٰ	٨٢
لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ	٢٢	الاحزاب	٣٣
اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى	٢٥	الشورٰی	٢٣
فضائل اولیاء کرام رحمة اللہ تعالٰی علیہم			
فِیْهِ سَکِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ	٢	البقرة	٢٤٨
وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا	٣	اٰل عمرٰن	٣٧
اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ	٩	الانفال	٣٤
اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ	١١	یونس	٦٢
وَذَکِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ	١٣	ابرٰھیم	٥
وَتَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا	١٥	الکہف	١٨
اولیاء اللہ رحمہم اللہ **کی کرامات کا ثبوت**			
کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّا	٣	اٰل عمرٰن	٣٧
فَانْطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَا رَکِبَا	١٥	الکہف	٧١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا لَقِیَا	۱۵	الکھف	۷۴
هُزِّیْ اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ	۱۶	مریم	۲۵
اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ	۱۹	النمل	۴۰

بزرگوں کے تبرکات سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فِیْهِ سَکِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ	۲	البقرة	۲۴۸
فَکُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَیْنًا	۱۶	مریم	۲۶
فَقَبَضْتُ قَبْضَةً	۱۶	طٰه	۹۶

انبیاء علیهم السلام و اولیاء رحمهم الله کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
هُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّهٗ	۳	ال عمرٰن	۳۸
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا	۵	النسآء	۶۴
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ	۸	الاعراف	۵۶

انبیاء علیهم السلام و اولیاء رحمهم الله دور سے سنتے، دیکھتے اور مدد بھی کرتے ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَکَذٰلِکَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ	۷	الانعام	۷۵
اِنَّهٗ یَرٰکُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ	۸	الاعراف	۲۷
فَاَرَدْنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا	۱۶	الکھف	۸۱
لِاَهَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا	۱۶	مریم	۱۹
اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ	۱۹	النمل	۴۰

غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ	۲	البقرة	۱۵۳
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا	۵	النسآء	۶۴
تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی	۶	المآئدة	۲
یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰهُ	۱۰	الانفال	۶۴
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ	۲۶	محمد	۷
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ	۲۸	التحریم	۴

فضائل شہداء کرام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ	۲	البقرة	۱۵۴
قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	۴	ال عمرٰن	۱۵۷
بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	۴	ال عمرٰن	۱۶۹
فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ	۵	النسآء	۶۹

فضائل علم و علماء

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ	۳	ال عمرٰن	۷
اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ	۳	ال عمرٰن	۱۸
لٰکِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ	۶	النسآء	۱۶۲
مِنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا	۱۱	التوبة	۱۲۲
یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ	۱۱	یونس	۵
وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ	۱۳	یوسف	۶۸
وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ	۱۳	یوسف	۷۶
قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	۱۴	النحل	۲۷
یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۷۱
مَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ	۱۵	الکھف	۲۲
وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	۱۷	الحج	۵۴
عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ	۱۹	النمل	۴۰
وَمَا یَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ	۲۰	العنکبوت	۴۳
هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ	۲۳	الزمر	۹

تعلیم و تعلم کی فضیلت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ	۷	الانعام	۸۳
قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	۲۰	القصص	۸۰
خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ	۲۷	الرحمٰن	۳،۴
یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	۲۸	المجادلة	۱۱

طالب حق کے لیے مناظرہ جائز ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ	۱۴	النحل	۱۲۵

ابتداء میں دین کی تعلیم دی جائے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاْمُرْ اَهْلَکَ بِالصَّلٰوةِ	۱۶	طٰه	۱۳۲
قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ	۲۱	لقمٰن	۱۳

اللہ عزوجل کے محبوب بندے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ	۱	البقرة	۲
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ	۲	البقرة	۱۹۵
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ	۲	البقرة	۲۲۲
وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ	۴	ال عمرٰن	۱۴۶
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ	۶	المآئدة	۴۲
یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ	۶	المآئدة	۵۴
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ	۱۰	التوبة	۴
وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ	۱۱	التوبة	۱۰۸
سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا	۱۶	مریم	۹۶
یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ	۲۸	الصف	۴

اللہ عزوجل کے ناپسندیدہ بندے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ	۲	البقرة	۱۹۰
وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ	۲	البقرة	۲۰۵
وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ	۳	البقرة	۲۷۶
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ	۳	ال عمرٰن	۳۲
وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ	۳	ال عمرٰن	۵۷
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ	۵	النسآء	۳۶
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ	۵	النسآء	۱۰۷
لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ	۶	النسآء	۱۴۸
اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ	۸	الاعراف	۳۱
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ	۱۰	الانفال	۵۸
اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ	۱۴	النحل	۲۳
اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْۤا اِخْوَانَ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۲۷
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ	۲۰	القصص	۷۶
اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ	۲۵	الشورٰی	۴۰

فرشتوں کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَةَ	۱۴	الحجر	۸
وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَةُ تَنْزِیْلًا	۱۹	الفرقان	۲۵
وَکَمْ مِّنْ مَّلَکٍ	۲۷	النجم	۲۶
وَالْمَلَکُ عَلٰۤی اَرْجَآئِهَا	۲۹	الحآقة	۱۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا	۳۰	النبا	۳۸
فرشتوں کے مقام مقرر ہیں			
وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ	۲۳	الصّٰفّٰت	۱۶۴
فرشتے بھی مدد کرتے ہیں			
هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ	۲۸	التحریم	۴
اعمال لکھنے پر مامور فرشتے			
اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ	۱۱	یونس	۲۱
كِرَامًا كَاتِبِيْنَ	۳۰	الانفطار	۱۱
فرشتے روح قبض کرتے ہیں			
اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ	۵	النسآء	۹۷
يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ	۲۱	السجدة	۱۱
فرشتے تعمیل حکم میں کوتاہی نہیں کرتے			
وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ	۷	الانعام	۶۱
فرشتے تسبیح کرتے ہیں			
وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ	۲۳	الصّٰفّٰت	۱۶۶
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	۲۴	الزمر	۷۵
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ	۲۵	الشوریٰ	۵
فرشتوں کا پیشوائی کرنا			
وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ	۱۷	الانبیآء	۱۰۳
فرشتوں کا درود بھیجنا			
يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ	۲۲	الاحزاب	۴۳
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ	۲۲	الاحزاب	۵۶
فرشتوں کا دعائے مغفرت کرنا			
يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	۲۴	المؤمن	۷
جن کا بیان			
جن آگ سے بنے ہیں			
خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ	۸	الاعراف	۱۲
وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ	۱۴	الحجر	۲۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ	۲۷	الرحمٰن	۱۵
جنات بھی مکلّف ہیں			
وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ	۲۹	الجن	۱۴
جنات کے مختلف مذاہب			
وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ	۲۹	الجن	۱۱
جن کے عاجز ہونے کا بیان			
وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ	۲۹	الجن	۱۲
ابلیس جنات میں سے ہے			
كَانَ مِنَ الْجِنِّ	۱۵	الکهف	۵۰
شیطان کی پیروی نہ کرو			
لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	۲	البقرة	۱۶۸
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا	۱۸	النور	۲۱
شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے			
اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ	۱۲	یوسف	۵
اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ	۲۰	القصص	۱۵
اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ	۲۲	فاطر	۶
شیطان سے دوستی کا انجام			
وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ	۵	النسآء	۱۱۹
وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ	۶	المآئدہ	۶۰
اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ	۸	الاعراف	۲۷
مَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	۱۸	النور	۲۱
شیطان کے دھوکے سے بچو			
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ	۸	الاعراف	۲۷
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ	۱۴	النحل	۳۶
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ	۲۸	المجادلة	۱۹
شیطان سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگو			
اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ	۹	الاعراف	۲۰۰
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ	۱۴	النحل	۹۸

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ	۱۸	المؤمنون	۹۷
اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ	۲۴	حٰمٓ السجدة	۳۶
کافروں کے حمایتی شیطان ہیں			
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ	۳	البقرة	۲۵۷
اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى	۱۶	مریم	۸۳
شیطان کے وعدے دھوکا ہیں			
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ	۵	النسآء	۱۲۰
قَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ	۱۰	الانفال	۴۸
وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ	۱۳	ابرٰهیم	۲۲
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ	۱۹	الفرقان	۲۹
قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ	۲۵	الزخرف	۳۸
شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے			
كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۲۷
اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ	۱۶	مریم	۴۴
شیاطین آسمان پر نہیں جاسکتے			
حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ	۱۴	الحجر	۱۷
شیطان مردود ہے			
فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ	۱۴	الحجر	۳۴
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	۱۴	النحل	۹۸
بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ	۳۰	التکویر	۲۵
عالم برزخ			
وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ	۱۸	المؤمنون	۱۰۰
موت کا بیان			
كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ	۱	البقرة	۲۸
رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ	۳	البقرة	۲۵۸
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	۴	اٰل عمرٰن	۱۸۵
وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ	۵	النسآء	۱۰۰
وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ	۱۷	الحج	۵۸

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ	١٩	الفرقان	٥٨
اَللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ	٢٥	الجاثية	٢٦
اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِىْ تَفِرُّوْنَ	٢٨	الجمعة	٨
ہر جاندار کو مرنا ہے			
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	٤	ال عمرٰن	١٨٥
قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ	٢١	السجدة	١١
وَالَّذِىْ يُمِيْتُنِىْ	١٩	الشعرآء	٨١
موت کے لیے وقت مقرر ہے			
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ	٤	ال عمرٰن	١٤٥
موت سے فرار ناممکن ہے			
اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ	٥	النسآء	٧٨
حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ	٧	الانعام	٦١
قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ	٢١	الاحزاب	١٦
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ	٢٧	الواقعة	٦٠
قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِىْ	٢٨	الجمعة	٨
موت کے لیے سختیاں			
وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ	٢٦	قٓ	١٩
مومن و کافر کی موت یکساں نہیں			
اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا	٢٥	الجاثية	٢١
مرنے کے بعد زندہ ہونا			
يُحْىِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى	١	البقرة	٧٣
وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ	١٢	هود	٧
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ	١٤	النحل	٣٨
فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا	١٥	بنی اسراءیل	٥١
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	١٨	المؤمنون	١٦
فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ	٢٠	العنكبوت	٢٠
معاد و حشر			
وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ	١٤	الحجر	٨٥
اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ	١٥	الكهف	٢١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تَقُوْمُ السَّاعَةُ	٢١	الروم	١٢
السَّاعَةَ قَرِيْبٌ	٢٥	الشورٰى	١٧
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ	٢٧	القمر	١
قیامت کا علم اللہ عزوجل کے پاس ہے			
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا	٩	الاعراف	١٨٧
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ	٢١	لقمٰن	٣٤
اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ	٢٥	حٰمٓ السجدة	٤٧
یاجوج و ماجوج			
اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ	١٦	الكهف	٩٤
یاجوج و ماجوج کا محبوس ہونا			
فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ	١٦	الكهف	٩٧
یاجوج و ماجوج کا نکلنا			
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ	١٦	الكهف	٩٨
حَتّٰىٓ اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ	١٧	الانبيآء	٩٦
دآبّۃ الارض			
اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً	٢٠	النمل	٨٢
میزانِ عمل			
نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ	١٧	الانبيآء	٤٧
پل صراط			
اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا	١٦	مريم	٧١
وَقِفُوْهُمْ	٢٣	الصّٰفّٰت	٢٤
جنت کا بیان			
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ	١١	التوبة	١١١
وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ	١٩	الشعرآء	٩٠
جنت میں داخلہ بڑی کامیابی ہے			
فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ	٤	ال عمرٰن	١٨٥
وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ	٤	النسآء	١٣
مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ	٧	الانعام	١٦
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ	٢٧	الحديد	١٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ	٢٨	الصف	١٢
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ	٣٠	البروج	١١
جنت کے لیے کمر بستہ ہو جاؤ			
وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ	٤	ال عمرٰن	١٣٣
جنت کی وسعت			
عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ	٤	ال عمرٰن	١٣٣
جنت کی صفات			
جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا	٥	النسآء	٥٧
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ	١٣	الرعد	٣٥
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا	٢١	العنكبوت	٥٨
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ	٢٦	محمد	١٥
جنت کے وارث			
وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ	٨	الاعراف	٤٣
تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِىْ نُوْرِثُ	١٦	مريم	٦٣
وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِىْٓ	٢٥	الزخرف	٧٢
فرشتوں کی طرف سے جنتیوں کو سلام			
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ	١٣	الرعد	٢٤
داروغۂ جنت کی طرف سے جنتیوں کو سلام			
قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ	٢٤	الزمر	٧٣
جہنم کا بیان			
دوزخ بہت برا ٹھکانہ ہے			
وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ	٢	البقرة	٢٠٦
وَبِئْسَ الْمِهَادُ	١٣	الرعد	١٨
وَبِئْسَ الْقَرَارُ	١٣	ابراهيم	٢٩
دوزخ بھڑکتی آگ ہے			
وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا	٥	النسآء	٥٥
فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى	٣٠	الليل	١٤
کھولتے ہوئے پانی کا عذاب			
فِى الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِى النَّارِ	٢٤	المؤمن	٧٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جہنمیوں کا لباس			
سَرَابِيۡلُهُمۡ مِّنۡ قَطِرَانٍ	١٣	ابراهيم	٥٠
قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِيَابٌ مِّنۡ نَّارٍ	١٧	الحج	١٩
دوزخ بہت بڑی آفت ہے			
اِنَّهَا لَاِحۡدَى الۡكُبَرِ	٢٩	المدثر	٣٥
اللّٰہ کے نافرمانوں اور کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہے			
وَمَاۡوٰهُ جَهَنَّمُ	٤	ال عمرٰن	١٦٢
ثُمَّ مَاۡوٰهُمۡ جَهَنَّمُ	٤	ال عمرٰن	١٩٧
اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ	٥	النسآء	١٤٠
اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيۡطَةٌ	١٠	التوبة	٤٩
ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ	١٦	الكهف	١٠٦
اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيۡطَةٌ	٢١	العنكبوت	٥٤
اِنَّ مَرۡجِعَهُمۡ لَاِلَى الۡجَحِيۡمِ	٢٣	الصّٰفّٰت	٦٨
سَاُصۡلِيۡهِ سَقَرَ	٢٩	المدثر	٢٦
مَا سَلَكَكُمۡ فِيۡ سَقَرَ	٢٩	المدثر	٤٢
لِّلطّٰغِيۡنَ مَاٰبًا	٣٠	النبا	٢٢
اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِيۡمِ	٣٠	المطففين	١٦
طہارت کا بیان			
وضو			
اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَى الصَّلٰوةِ	٦	المآئدة	٦
غسل			
لَا تَقۡرَبُوۡهُنَّ حَتّٰى يَطۡهُرۡنَ	٢	البقرة	٢٢٢
وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىۡ سَبِيۡلٍ	٥	النسآء	٤٣
وَاِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا	٦	المآئدة	٦
استنجاء			
جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ	٥	النسآء	٤٣
رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا	١١	التوبة	١٠٨
تیمم			
فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا	٦	المآئدة	٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نماز کا بیان			
نماز کی فرضیت			
اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتۡ عَلَى	٥	النسآء	١٠٣
نماز قائم کرنے کا حکم			
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ	١٢	هود	١١٤
اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ	١٥	بنیٓ اسرآءيل	٧٨
وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ	١٦	طٰهٰ	١٣٠
فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِيۡنَ تُمۡسُوۡنَ	٢١	الروم	١٧
وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ بُكۡرَةً	٢٩	الدهر	٢٥
نماز ترک کرنا باعث ہلاکت ہے			
فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ	٣٠	الماعون	٤
نمازوں کی محافظت کرنا			
حٰفِظُوۡا عَلَى الصَّلَوٰتِ	٢	البقرة	٢٣٨
وَهُمۡ عَلٰى صَلَاتِهِمۡ	٧	الانعام	٩٢
عَلٰى صَلَوٰتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَ	١٨	المؤمنون	٩
هُمۡ عَلٰى صَلَاتِهِمۡ دَآئِمُوۡنَ	٢٩	المعارج	٢٣
نماز کے لئے ستر عورت			
خُذُوۡا زِيۡنَتَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ	٨	الاعراف	٣١
نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا			
فَاَيۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ	١	البقرة	١١٥
فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ	٢	البقرة	١٤٤
فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ	٢	البقرة	١٥٠
نماز میں قرأت کا حکم			
لَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ	١٥	بنیٓ اسرآءيل	١١٠
فَاقۡرَءُوۡا مَا تَيَسَّرَ	٢٩	المزمل	٢٠
خاموش رہ کر قرآن سننا			
وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا	٩	الاعراف	٢٠٤
امامت کا ذکر			
اِذَا كُنۡتَ فِيۡهِمۡ فَاَقَمۡتَ	٥	النسآء	١٠٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نماز جماعت کیساتھ پڑھنے کا حکم			
وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ	١	البقرة	٤٣
فَاَقَمۡتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ	٥	النسآء	١٠٢
نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے			
اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى	٢١	العنكبوت	٤٥
نماز مسافر کا بیان			
اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوةِ	٥	النسآء	١٠١
نماز جمعہ			
اِذَا نُوۡدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ يَّوۡمِ	٢٨	الجمعة	٩
نماز خوف			
فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا	٢	البقرة	٢٣٩
اِذَا كُنۡتَ فِيۡهِمۡ فَاَقَمۡتَ	٥	النسآء	١٠٢
نماز عیدین			
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا	٢	البقرة	١٨٥
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ	٣٠	الكوثر	٢
نماز جنازہ			
لَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ	١٠	التوبة	٨٤
نفل نمازوں کا بیان			
وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً	١٥	بنیٓ اسرآءيل	٧٩
تَتَجَافٰى جُنُوۡبُهُمۡ	٢١	السجدة	١٦
وَاِدۡبَارَ النُّجُوۡمِ	٢٧	الطور	٤٩
روزے کا بیان			
روزے کی فرضیت			
كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ	٢	البقرة	١٨٣
فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ	٢	البقرة	١٨٥
مسافر اور مریض پر روزہ فرض نہیں			
مَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا	٢	البقرة	١٨٥
مسافر و مریض کا روزہ رکھنا افضل ہے			
اَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ	٢	البقرة	١٨٤

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
روزے کا وقت صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے			
حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ	۲	البقرۃ	۱۸۷
رمضان کی راتوں میں بیوی سے مجامعت جائز ہے			
اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ	۲	البقرۃ	۱۸۷
روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں کفارہ واجب ہے			
وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ	۲	البقرۃ	۱۸٤
قسم کے کفارے میں روزہ			
فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ	۷	المآئدۃ	۸۹
ظِہار کے کفارے میں روزہ			
فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ	۲۸	المجادلۃ	٤
حج کے کفارے میں روزہ			
فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ	۲	البقرۃ	۱۹٦
اَوْعَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا	۷	المآئدۃ	۹۵
شبِ قدر			
اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ	۲۵	الدخان	۳
اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ	۳۰	القدر	۱
اعتکاف کا بیان			
وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ	۲	البقرۃ	۱۸۷
لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ	۱۷	الحج	۲٦
قرآن اللہ عزوجل کا اتارا ہوا ہے			
تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ	۲۷	الواقعۃ	۸۰
قرآنِ مجید ہدایت ہے			
هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ	۱	البقرۃ	۲
هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًی	٤	ال عمرٰن	۱۳۸
قرآن میں شک وشبہ نہیں			
ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ	۱	البقرۃ	۲

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قرآن میں اختلاف نہیں			
وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ	۵	النسآء	۸۲
قرآن نور و برہان ہے			
وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا	٦	النسآء	۱۷٤
وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا	۲۵	الشورٰی	۵۲
قرآن مبارک کتاب ہے			
هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ	۸	الانعام	۱۵۵
هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ	۱۷	الانبیآء	۵۰
اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ	۲۳	صۤ	۲۹
قرآن ایک مفصل کتاب ہے			
اِلَیْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا	۸	الانعام	۱۱٤
لَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ	۸	الاعراف	۵۲
وَتَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ	۱۳	یوسف	۱۱۱
قرآن باعثِ شفاء ہے			
وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ	۱۱	یونس	۵۷
مَا هُوَ شِفَآءٌ	۱۵	بنی اسرآءیل	۸۲
قرآن پاک میں ہر چیز کا بیان ہے			
تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ	۱٤	النحل	۸۹
قرآن تمام جہان کے لئے نصیحت ہے			
وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ	۲۹	القلم	۵۲
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ	۳۰	التکویر	۲۷
قرآن ایک عزت والا صحیفہ ہے			
فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ	۳۰	عبس	۱۳
قرآن نصیحت ہے			
اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ	۲۹	المزمل	۱۹
كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ	۲۹	المدثر	۵٤
اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ	۲۹	الدهر	۲۹
قرآن آسان کتاب ہے			
وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ	۲۷	القمر	۱۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قرآن اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے			
مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ	۳	ال عمرٰن	۳
اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ	۷	الانعام	۹۲
وَلٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ	۱۱	یونس	۳۷
اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ	۲۲	فاطر	۳۱
وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ	۲٦	الاحقاف	۱۲
قرآن برگزیدہ ہے			
وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ	۲٦	قۤ	۱
بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ	۳۰	البروج	۲۱
قرآن کریم ہے			
اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ	۲۷	الواقعۃ	۷۷
قرآن حکمت والا ہے			
وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ	۲۲	یٰسۤ	۲
قرآن روشن کتاب ہے			
وَكِتَابٍ مُّبِیْنٍ	۱۹	النمل	۱
وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ	۲۵	الدخان	۲
بے وضو قرآن کو نہ چھوئے			
لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ	۲۷	الواقعۃ	۷۹
قرآن جانفزا ہے			
رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا	۲۵	الشورٰی	۵۲
قرآن کا مثل ممکن نہیں			
لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ	۱۵	بنی اسرآءیل	۸۸
قرآن میں متشابہات بھی ہیں			
وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ	۳	ال عمرٰن	۷
قرآن بار بار پڑھی جانے والی کتاب ہے			
اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ	۲۳	الزمر	۲۳
قرآن عربی زبان میں ہے			
اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا	۱۲	یوسف	۲
وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ	۱٤	النحل	۱۰۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیۡنٍ	١٩	الشعرآء	١٩٥
قرآن پاک میں مثالیں بیان کی گئی ہیں			
هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	٢١	الروم	٥٨
قرآن پاک میں کجی نہیں			
قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ	٢٣	الزمر	٢٨
قرآن درست طریقے سے پڑھا جائے			
وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا	٢٩	المزمل	٤
قرآن پاک خاموشی سے سنا جائے			
فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ	٩	الاعراف	٢٠٤
قرآن لوح محفوظ میں مرقوم ہے			
فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ	٣٠	البروج	٢٢
حج کا بیان			
خانہ کعبہ اللہ عزوجل کا پہلا گھر ہے			
اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ	٤	ال عمرٰن	٩٦
حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام کے ہاتھوں خانہ کعبہ کی تعمیر			
وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ	١	البقرة	١٢٧
حج کی فرضیت			
وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ	٤	ال عمرٰن	٩٧
وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ	٢	البقرة	١٩٦
حج صاحب استطاعت پر فرض ہے			
حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ	٤	ال عمرٰن	٩٧
حج میں فسق و فجور اور جھگڑا نہ ہو			
فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ	٢	البقرة	١٩٧
حج تمتع کا بیان			
فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ	٢	البقرة	١٩٦
محصر قربانی کا جانور حرم میں بھیجے گا			
فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ	٢	البقرة	١٩٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حج وعمرہ میں توشہ ساتھ لیکر جائے			
وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ	٢	البقرة	١٩٧
احرام کا بیان			
فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ	٢	البقرة	١٩٧
غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ	٦	المآئدة	١
لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ	٧	المآئدة	٩٥
حالت احرام میں شکار منع ہے			
لَیَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ	٧	المآئدة	٩٤
لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ	٧	المآئدة	٩٥
حالت احرام میں پانی کا شکار منع نہیں			
اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ	٧	المآئدة	٩٦
لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا	١٤	النحل	١٤
قِران کا بیان			
اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ	٢	البقرة	١٩٦
طواف کا بیان			
اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ	١	البقرة	١٢٥
مقام ابراہیم			
مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٢٥
صفا و مروہ اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے ہیں			
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ	٢	البقرة	١٥٨
وقوف عرفات			
فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ	٢	البقرة	١٩٨
وقوف مزدلفہ			
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ	٢	البقرة	١٩٨
منیٰ میں حاضری اور اس کے اعمال			
فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ	٢	البقرة	٢٠٠
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْۤ اَیَّامٍ	٢	البقرة	٢٠٣
وَیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ	١٧	الحج	٢٨

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ	١٧	الحج	٢٩
قربانی، سر کے بال منڈانے اور کتروانے کا بیان			
وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ	٢	البقرة	١٩٦
ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ	١٧	الحج	٢٩
مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ	٢٦	الفتح	٢٧
طواف فرض			
وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ	١٧	الحج	٢٩
جرم اور اس کے کفارے			
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا	٢	البقرة	١٩٦
لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ	٧	المآئدة	٩٥
روضہ رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کی حاضری			
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ	٥	النسآء	٦٤
قربانی کا بیان			
وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً	٨	الانعام	١٤٢
قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ	٨	الانعام	١٦٢
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ	٣٠	الكوثر	٢
اونٹ اور گائے کی قربانی شعائر اللہ سے ہے			
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا	١٧	الحج	٣٤
لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا	١٧	الحج	٣٧
دُنبہ کی قربانی			
اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ	٦	المآئدة	٢٧
وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٠٧
پرہیزگاروں کی طرف سے قربانی			
قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ	٦	المآئدة	٢٧
زکوٰۃ کا بیان			
زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم			
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	١	البقرة	٤٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ	۱	البقرۃ	۸۳
وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ	۱	البقرۃ	۱۱۰
وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا	۱۸	النور	۵۶
زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے			
خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً	۱۱	التوبۃ	۱۰۳
زکوٰۃ ادا کرنے والے کو اللہ عزوجل دُگنا ثواب دیتا ہے			
مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ	۳	البقرۃ	۲۶۱
وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ	۲۱	الروم	۳۹
وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ	۲۲	سبا	۳۹
زکوٰۃ اللہ عزوجل کی رضا کے لئے دیں			
تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ	۲۱	الروم	۳۹
زکوٰۃ میں عمدہ چیز دیں			
وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْہُ	۳	البقرۃ	۲۶۷
زکوٰۃ دے کر احسان نہ جتلائیں			
لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ	۳	البقرۃ	۲۶۴
زکوٰۃ پاک مال سے دی جائے			
اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ	۳	البقرۃ	۲۶۷
زکوٰۃ نہ دینے والے پر عذاب ہے			
لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ	۴	ال عمران	۱۸۰
وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ	۱۰	التوبۃ	۳۴
باغ اور کھیت پر زکوٰۃ			
وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ	۳	البقرۃ	۲۶۷
وَاٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ	۸	الانعام	۱۴۱
مالِ تجارت پر زکوٰۃ			
مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ	۳	البقرۃ	۲۶۷
مصارفِ زکوٰۃ			
اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ	۱۰	التوبۃ	۶۰

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی	۱۸	النور	۲۲
جہاد کا بیان			
مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ	۱۱	التوبۃ	۱۱۱
کُتِبَ لَھُمْ بِہٖ عَمَلٌ صَالِحٌ	۱۱	التوبۃ	۱۲۰
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ	۲۸	الصف	۴
راہِ جہاد میں ہر عمل پر ثواب ہے			
ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ لَا یُصِیْبُھُمْ	۱۱	التوبۃ	۱۲۰
جہاد میں خرچ کرنے پر عظیم اجر ہے			
وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ	۲	البقرۃ	۱۹۵
یُوَفَّ اِلَیْکُمْ	۱۰	الانفال	۶۰
کُتِبَ لَھُمْ لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ	۱۱	التوبۃ	۱۲۱
جہاد فرضِ کفایہ ہے			
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ	۲	البقرۃ	۲۱۶
لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ	۵	النسآء	۹۵
ضرورت کے وقت جہاد فرضِ عین ہے			
اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا	۱۰	التوبۃ	۴۱
کن لوگوں پر جہاد فرض نہیں			
لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَآءِ	۱۰	التوبۃ	۹۱
لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی	۲۶	الفتح	۱۷
کن سے جہاد کیا جائے			
وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ	۲	البقرۃ	۱۹۰
فَاِنِ انْتَھَوْا فَلَا عُدْوَانَ	۲	البقرۃ	۱۹۳
جہاد کے لیے بھرپور تیاری رکھو			
اَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ	۱۰	الانفال	۶۰
جنگ فتنہ کو ختم کرنے کیلئے ہے			
قٰتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ	۲	البقرۃ	۱۹۳
وعدہ خلافی کرنا حرام ہے			
فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ	۲۶	الفتح	۱۰

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جہاد میں بخل مذموم ہے			
فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ	۲۶	محمد	۳۸
جہاد میں موت حقیقی زندگی ہے			
بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ	۲	البقرۃ	۱۵۴
بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ	۴	ال عمران	۱۶۹
مجاہدین کے لیے ثواب عظیم ہے			
اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ	۴	ال عمران	۱۷۲
وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الثَّوَابِ	۴	ال عمران	۱۹۵
فَسَوْفَ نُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا	۵	النسآء	۷۴
وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰھِدِیْنَ	۵	النسآء	۹۵
میدان جنگ سے بھاگنا حرام ہے			
فَلَا تُوَلُّوْھُمُ الْاَدْبَارَ	۹	الانفال	۱۵
اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا	۱۰	الانفال	۴۵
مجاہدین کیلئے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ			
فَعِنْدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ	۵	النسآء	۹۴
فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ	۱۰	الانفال	۶۹
وَاَوْرَثَکُمْ اَرْضَھُمْ وَدِیَارَھُمْ	۲۱	الاحزاب	۲۷
اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰی مَغَانِمَ	۲۶	الفتح	۱۵
اَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا	۲۶	الفتح	۱۸
جہاد کی محبت تجارت سے بہتر ہے			
وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا	۱۰	التوبۃ	۲۴
جہاد میں کثرت سے ذکر الٰہی کریں			
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ	۱۰	الانفال	۴۵
جہاد میں سستی نہ کی جائے			
وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	۴	ال عمران	۱۳۹
وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَہٗ	۴	ال عمران	۱۴۶
جنگ میں صف بندی کا حکم			
فَلْیُقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ	۵	النسآء	۷۴

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَلَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِه	٢٨	الصف	٤
باغی کا حکم			
اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا	٦	المآئدة	٣٣
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا	٦	المآئدة	٣٤
جنگ میں قیدیوں کا حکم			
فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	٢٦	محمد	٤
زنا کا بیان			
اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ	٨	الاعراف	٣٣
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّه	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٣٢
زنا کی شرعی سزا			
اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا	١٨	النور	٢
باپ کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے			
وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ	٤	النسآء	٢٢
زانیہ لونڈی کی سزا			
فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ	٥	النسآء	٢٥
زنا سے بچنے کا حکم			
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٣٢
زنا کی تہمت لگانے کی سزا			
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ	١٨	النور	٤
زنا کی تہمت لگانے والے کی گواہی ہمیشہ کے لیے مردود ہے			
وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا	١٨	النور	٤
بیوی پر تہمت لگانے کا حکم			
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ	١٨	النور	٦
زنا کی تہمت لگانے والوں پر لعنت			
اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ	١٨	النور	٢٣
زنا کی تہمت لگانے والا عذاب کا حقدار ہے			
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ	١٨	النور	٢٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لواطت کی حرمت			
اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ	٨	الاعراف	٨٠
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ	١٨	المؤمنون	٧
سود کی حرمت			
اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا	٣	البقرة	٢٧٥
سود سے مال میں برکت نہیں			
يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا	٣	البقرة	٢٧٦
سود در سود بھی حرام ہے			
لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا	٤	ال عمرٰن	١٣٠
سود میں اخروی فائدہ نہیں			
وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا	٢١	الروم	٣٩
سود کھانے والوں سے اللہ عزوجل کی جنگ ہے			
فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ	٣	البقرة	٢٧٩
سود کے نقصانات			
اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا	٣	البقرة	٢٧٥
وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا	٦	النسآء	١٦١
رشوت کی ممانعت			
وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ	٢	البقرة	١٨٨
اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ	٦	المآئدة	٤٢
رشوت خوری یہودیوں کی عادت ہے			
اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ	٦	المآئدة	٤٢
گواہی چھپانے کی ممانعت			
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ	١	البقرة	١٤٠
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ	٣	البقرة	٢٨٣
برے نام سے پکارنے کی ممانعت			
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ	٢٦	الحجرات	١١
لہو و لعب کی مذمت			
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ	٢١	لقمٰن	٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
شراب اور جوئے کی مذمت			
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ	٧	المآئدة	٩٠
شراب اور جوئے کے ذریعے شیطان اللہ عزوجل کے ذکر سے روکتا ہے			
اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ	٧	المآئدة	٩١
نشہ کی حالت میں نماز کی ممانعت			
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ	٥	النسآء	٤٣
ناپ تول میں کمی کی ممانعت			
وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ	٨	الانعام	١٥٢
وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ	٣٠	المطففين	١
امانت میں خیانت سے ممانعت			
لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	٩	الانفال	٢٧
جھوٹ کا بیان			
جھوٹ بولنا ظلم عظیم ہے			
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى	٢٨	الصف	٧
جھوٹ سننے کی ممانعت			
سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ	٦	المآئدة	٤١
جھوٹ سننا یہودیوں کی عادت ہے			
مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۚ سَمّٰعُوْنَ	٦	المآئدة	٤١
جھوٹ بولنے والے کامیاب نہیں			
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ	١١	يونس	٦٩
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ	١٤	النحل	١١٦
چغلی کی ممانعت			
وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ	٢٩	القلم	١٠
گالی دینے کی ممانعت			
وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ	٧	الانعام	١٠٨
تجسس کی ممانعت			
وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ	٢٦	الحجرات	١٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حسد کی ممانعت			
وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ	۵	النسآء	۳۲
مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ	۳۰	الفلق	۵
اہل کتاب کا مسلمانوں سے حسد کرنا			
وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	۱	البقرة	۱۰۹
تکبر کی ممانعت			
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا	۱۵	بنی اسرآءیل	۳۷
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا	۲۱	لقمٰن	۱۸
تکبر کرنے والے اللہ عزوجل کو ناپسند ہیں			
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا	۵	النسآء	۳۶
لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ	۲۱	لقمٰن	۱۸
تکبر کرنے والے جہنمی ہیں			
وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ	۸	الاعراف	۳۶
تکبر والوں کیلئے دردناک عذاب			
وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ	۶	النسآء	۱۷۳
ریاکاری کی ممانعت			
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ	۱۰	الانفال	۴۷
دکھاوے کے صدقے کی ممانعت			
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا	۳	البقرة	۲۶۴
وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	۵	النسآء	۳۸
ریا منافقوں کی صفت ہے			
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ	۵	النسآء	۱۴۲
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ	۳۰	الماعون	۶
ظلم کا بیان			
شرک سب سے بڑا ظلم ہے			
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ	۲۱	لقمٰن	۱۳
ظالم کو قیامت کے دن افسوس ہوگا			
وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ	۱۹	الفرقان	۲۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حدود الٰہی سے تجاوز کرنے والا ظالم ہے			
وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ	۲	البقرة	۲۲۹
ظلم کی شکایت جائز ہے			
لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ	۶	النسآء	۱۴۸
خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا	۲۳	صٓ	۲۲
ظالمین کا ٹھکانہ			
وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ	۴	اٰل عمرٰن	۱۵۱
فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ	۲۸	الحشر	۱۷
ظالم کامیاب نہیں			
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ	۱۲	یوسف	۲۳
کافروں سے دوستی رکھنے والا ظالم ہے			
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	۱۰	التوبة	۲۳
بدلہ لینا جائز معاف کرنا افضل ہے			
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا	۲۵	الشورٰی	۴۰
ظالموں کے لیے عذاب			
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا	۱۵	الكهف	۲۹
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ	۲۵	الشورٰی	۲۱
غصب کی ممانعت			
لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ	۵	النسآء	۲۹
قتل کا بیان			
قتل کی ممانعت			
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا	۵	النسآء	۹۳
وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ	۱۹	الفرقان	۶۸
ایک انسان کا قتل ساری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے			
مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ	۶	المآئدة	۳۲
زمین میں فساد پھیلانے کی سزا قتل ہے			
اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا	۶	المآئدة	۳۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قاتل کو سولی دینا جائز ہے			
اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ	۶	المآئدة	۳۳
جان کا بدلہ جان ہے			
اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ	۶	المآئدة	۴۵
قتل خطا کی سزا			
وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا	۵	النسآء	۹۲
قتل عمد کی سزا جہنم ہے			
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا	۵	النسآء	۹۳
ذمی کے قتل کی سزا			
وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ	۵	النسآء	۹۲
منجیات			
ذکر اللہ			
فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ	۲	البقرة	۱۵۲
الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا	۴	اٰل عمرٰن	۱۹۱
فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ	۵	النسآء	۱۰۳
وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ	۹	الاعراف	۲۰۰
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ	۹	الانفال	۲
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ	۱۳	الرعد	۲۸
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ	۱۵	الكهف	۲۸
اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ	۱۵	الكهف	۴۶
يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ	۱۸	النور	۳۶
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ	۲۱	الروم	۱۷
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا	۲۲	الاحزاب	۴۱
وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا	۲۲	الاحزاب	۳۵
اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ	۲۲	فاطر	۱۰
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا	۲۸	الجمعة	۱۰
استغفار کی فضیلت			
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ	۴	اٰل عمرٰن	۱۳۵

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ	٥	النسآء	٦٤
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ	٩	الانفال	٣٣
وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	١١	هود	٣
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	١٢	هود	٥٢
بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ	٢٦	الذّٰريٰت	١٨
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	٢٩	نوح	١٠

توبہ کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ	٢	البقرة	٢٢٢
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ	٤	النسآء	١٧
فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ	٦	المآئدة	٣٩
ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا	٩	الاعراف	١٥٣
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ	١١	هود	٣
اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ	١٦	طٰه	٨٢
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ	١٩	الفرقان	٧٠
وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ	٢٥	الشورٰى	٢٥
تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا	٢٨	التحريم	٨
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ	١٦	مريم	٦٠
فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا	٢٤	المؤمن	٧
وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ	٢٦	الحجرات	١١

خوفِ خدا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ	٩	الانفال	٢
هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ	١٨	المؤمنون	٥٧
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ	١٤	النحل	٥٠
يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ	١٨	النور	٣٧
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا	٢١	السجدة	١٦
وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ	١٨	النور	٥٢
مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ	٢٦	قٓ	٣٣
اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ	٢٧	الطور	٢٦
اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا	٢٩	الدهر	١٠

رجا کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ	٢٤	الزمر	٥٣
وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي	٢٥	الشورٰى	٥

محبت، شوق اور رضائے الٰہی کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا	٢	البقرة	١٦٥
يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ	٦	المآئدة	٥٤
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	٧	المآئدة	١١٩
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ	١٠	التوبة	٢٤
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ	١٠	التوبة	٧٢

توکل کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ	٤	ال عمرٰن	١٥٩
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ	٥	النسآء	٨١
وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ	١٠	الانفال	٤٩
اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ	١٢	هود	٥٦
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ	١٩	الفرقان	٥٨
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ	١٩	الشعرآء	٢١٧
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ	٢٠	النمل	٧٩

تفکر کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ	٢	البقرة	٢١٩
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	٤	ال عمرٰن	١٩٠
وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ	٤	ال عمرٰن	١٩١
هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى	٧	الانعام	٥٠
اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	٢١	الروم	٨
مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا	٢٢	سبا	٤٦

مسلمان مرد و عورت کے اوصاف

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ	٢٢	الاحزاب	٣٥

گناہوں سے اجتناب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ	٥	النسآء	٣١
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٣٢
هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ	١٨	المؤمنون	٣
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ	١٨	المؤمنون	٥
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا	١٨	النور	٣٠
وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ	٢٢	الاحزاب	٣٥
وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى	٣٠	النّٰزعٰت	٤٠

تقویٰ و پرہیزگاری

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ	٤	ال عمرٰن	١٣٤
لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ	٣	ال عمرٰن	١٥
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا	١٩	الفرقان	٧٤
وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	٢١	العنكبوت	٦٤

زُہد کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
زُيِّنَ لِلنَّاسِ	٣	ال عمرٰن	١٤
وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ	٧	الانعام	٣٢
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	١٠	التوبة	٣٨
وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا	١٤	النحل	٩٦
اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ	١٥	الكهف	٧
وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ	١٥	الكهف	٤٥
وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ	٢٠	القصص	٦٠
الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ	٢٠	القصص	٧٩
تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ	٢٠	القصص	٨٣
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ	٢٢	فاطر	٥

فقر کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ	٢٢	فاطر	١٥
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ	٢٦	محمد	٣٨

اچھی صحبت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ	١٥	الكهف	٢٨
كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ	١١	التوبة	١١٩

بری صحبت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ	٥	النسآء	١٤٠

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى	٧	الانعام	٦٨
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	٢٨	المجادلة	٢٢
اللّٰہ عزوجل کے لئے دوستی کرنا			
لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى	٦	المآئدة	٥١
اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ	٢٥	الزخرف	٦٧
لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ	٢٨	الممتحنة	١
دوستی کا نسخہ			
اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ	٢٤	حٰمٓ السجدة	٣٤
اللّٰہ عزوجل کے لئے دشمنی کرنا			
لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ	١٠	التوبة	٢٣
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	٢٨	المجادلة	٢٢
لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ	٢٨	الممتحنة	١
صلح کا بیان			
لَا خَيْرَ فِىْ كَثِيْرٍ مِّنْ	٥	النسآء	١١٤
وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا	٥	النسآء	١٢٨
وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	٢٦	الحجرات	٩
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ	٢٦	الحجرات	١٠
نیت کا بیان			
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ	٢	البقرة	٢١٥
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ	٣	البقرة	٢٦٥
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ	٤	ال عمرٰن	٩٢
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ	٥	النسآء	١٠٠
وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ	٧	الانعام	٥٢
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ	٢٦	قٓ	١٨
خشوع و خضوع کا بیان			
هُمْ فِىْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ	١٨	المؤمنون	٢
عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ	١٩	الفرقان	٦٣
نیکیوں کا اجر			
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ	٣	ال عمرٰن	١٤

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ	٤	ال عمرٰن	١١٥
لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ	١٢	هود	١١٥
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ	١٣	الرعد	٢٤
صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ	١٤	النحل	٩٦
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا	١٥	الكهف	٤٦
اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ	٢١	العنكبوت	٦٤
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا	٢٩	المزمل	٢٠
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	٣٠	الزلزال	٧
نیکی و پرہیزگاری پر اعانت			
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى	٦	المآئدة	٢
وسعتِ رزق			
اِنَّ رَبِّىْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	٢٢	سبا	٣٩
کسبِ حلال			
فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ	٢٨	الجمعة	١٠
اُخوت			
اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	٩	الانفال	١
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ	٢٦	الحجرات	١٠
برائی کو بھلائی سے ٹال			
اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ	٢٤	حٰمٓ السجدة	٣٤
مسلمان کی عیب پوشی			
لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ	١٨	النور	١٢
لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ	٢٦	الحجرات	١٢
گفتگو کے آداب			
وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا	١	البقرة	٨٣
قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ	٣	البقرة	٢٦٣
اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ	١٩	الفرقان	٦٣
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ	٢١	لقمٰن	١٨
سچ کا بیان			
يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ	٧	المآئدة	١١٩

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ	٢٢	الاحزاب	٣٥
سلام و جواب کے آداب			
وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا	٥	النسآء	٨٦
گھر میں داخلے کے آداب			
لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ	١٨	النور	٢٧
فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا	١٨	النور	٦١
اخلاص کا بیان			
اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ	٥	النسآء	١٤٦
اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ	٢٣	الزمر	٣
اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ	٣٠	البينة	٥
صبر کا بیان			
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ	١	البقرة	٤٥
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا	٢	البقرة	١٥٣
صبر ہمت والے کاموں میں سے ہے			
وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ	٢٥	الشورٰى	٤٣
صبر کا بدلہ جنت ہے			
جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً	٢٩	الدهر	١٢
صبر کرنے پر دگنا اجر ملتا ہے			
اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ	٢٠	القصص	٥٤
صبر کرنے والے کامیاب ہیں			
اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ	١٨	المؤمنون	١١١
اللّٰہ عزوجل صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے			
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ	٢	البقرة	١٥٣
اللّٰہ عزوجل صبر کرنے والوں کی مدد فرماتا ہے			
فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا	٧	الانعام	٣٤
صبر اللّٰہ عزوجل کی رضا کے لیے ہو			
وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ	١٣	الرعد	٢٢
صبر کرنے والوں کے لئے بخشش			
اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا	١٢	هود	١١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
صبر کا بدلہ سلامتی ہے			
سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ	۱۳	الرعد	۲٤
شکر کا بیان			
وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَکۡفُرُوۡنِ	۲	البقرۃ	۱۵۲
وَاشۡکُرُوۡا لِلّٰهِ اِنۡ کُنۡتُمۡ	۲	البقرۃ	۱۷۲
لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ	۱۳	ابرٰهیم	۷
وَّاشۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ	۱٤	النحل	۱۱٤
قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ	۲۱	السجدۃ	۹
وَاشۡکُرُوۡا لَهٗ	۲۲	سبا	۱۵
اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ	۲٦	الاحقاف	۱۵
صلح کا بیان			
اِصۡلَاحٍۭ بَیۡنَ النَّاسِ	۵	النساء	۱۱٤
اَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ	۹	الانفال	۱
فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ	۲٦	الحجرات	۱۰
عاجزی کا ثواب			
رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ تَرٰهُمۡ رُکَّعًا	۲٦	الفتح	۲۹
غصہ پینے وحلم کرنے کا بیان			
وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ	٤	اٰل عمرٰن	۱۳٤
صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ	۱۳	الرعد	۲۲
اِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ	۲۵	الشورٰی	۳۷
اِنۡ تَعۡفُوۡا وَ تَصۡفَحُوۡا	۲۸	التغابن	۱٤
اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ	۲٤	حٰم السجدۃ	۳٤
درگزر کا بیان			
مَغۡفِرَةٌ خَیۡرٌ مِّنۡ صَدَقَةٍ	۳	البقرۃ	۲٦۳
وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ	٤	اٰل عمرٰن	۱۳٤
فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُهٗ	۲۵	الشورٰی	٤۰
سوال کی مذمت			
لَا یَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا	۳	البقرۃ	۲۷۳
وَاِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ	۳۰	الانشراح	۸

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تہمت سے بچنا			
وَالَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ	۱۸	النور	٤
اِنَّ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ	۱۸	النور	۲۳
مذاق اڑانے کی ممانعت			
لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ	۲٦	الحجرات	۱۱
طعنہ دینے کی ممانعت			
وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ	۲٦	الحجرات	۱۱
ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو			
لَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ	۲٦	الحجرات	۱۱
غیبت کی مذمت			
وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا	۲٦	الحجرات	۱۲
کثرت گمان کی ممانعت			
اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ	۲٦	الحجرات	۱۲
نگاہوں کی حفاظت			
یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ	۱۸	النور	۳۰
وفائے عہد			
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا	٦	المآئدۃ	۱
اَلَّذِیۡنَ یُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِاللّٰهِ	۱۳	الرعد	۲۰
مسکین سے حسن سلوک			
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ	۱	البقرۃ	۸۳
وَالۡمَسٰکِیۡنَ وَابۡنَ السَّبِیۡلِ	۲	البقرۃ	۲۱۵
وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ	۵	النساء	۳٦
یتامٰی کا احترام			
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ	۱	البقرۃ	۸۳
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ	۲	البقرۃ	۲۱۵
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ	۵	النساء	۳٦
یتیم کا مال ظلماً کھانے کی ممانعت			
وَاٰتُوا الۡیَتٰمٰۤی اَمۡوَالَهُمۡ	٤	النساء	۲
اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ	٤	النساء	۱۰

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
یتیم کو جھڑکنے کی ممانعت			
فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ	۳۰	الضحٰی	۹
حقوق کا بیان			
والدین کے حقوق			
وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا	۱	البقرۃ	۸۳
مِّنۡ خَیۡرٍ فَلِلۡوَالِدَیۡنِ	۲	البقرۃ	۲۱۵
وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا	۵	النساء	۳٦
وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا	۱۵	بنیۤ اسرآءیل	۲۳
وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡهِ	۲۰	العنکبوت	۸
وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡهِ	۲۱	لقمٰن	۱٤
وَصَاحِبۡهُمَا فِی الدُّنۡیَا	۲۱	لقمٰن	۱۵
وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡهِ	۲٦	الاحقاف	۱۵
اولاد کے حقوق			
وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ خَشۡیَةَ	۱۵	بنیۤ اسرآءیل	۳۱
قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَهۡلِیۡکُمۡ	۲۸	التحریم	٦
زوجہ کے حقوق			
وَعَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ	٤	النساء	۱۹
وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ	۵	النساء	۳٦
رشتہ داروں کے حقوق			
وَّذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی	۱	البقرۃ	۸۳
فَلِلۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ	۲	البقرۃ	۲۱۵
تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ	٤	النساء	۱
اُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ	۱۰	الانفال	۷۵
یَصِلُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ	۱۳	الرعد	۲۱
قطع رحمی کی ممانعت			
وَیَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ	۱	البقرۃ	۲۷
وَتُقَطِّعُوۡۤا اَرۡحَامَکُمۡ	۲٦	محمد	۲۲
پڑوسیوں کے حقوق			
وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ	۵	النساء	۳٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حقِ صحبت			
وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ	٥	النسآء	٣٦
وراثت کے مسائل			
ماں باپ کا حصہ			
وَلِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ	٤	النسآء	١١
خاوند کا حصہ			
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ	٤	النسآء	١٢
فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ	٤	النسآء	١٢
اخیافی بھائی کا حصہ			
وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ	٤	النسآء	١٢
فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ	٤	النسآء	١٢
بیوی کا حصہ			
وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ	٤	النسآء	١٢
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ	٤	النسآء	١٢
بیٹی کا حصہ			
وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا	٤	النسآء	١١
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ	٤	النسآء	١١
حقیقی بہن کا حصہ			
وَلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ	٦	النسآء	١٧٦
نکاح کا بیان			
فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ	٤	النسآء	٣
اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ	٥	النسآء	٢٤
وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ	١٨	النور	٣٢
محرمات کا بیان			
وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ	٢	البقرة	٢٢١
وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ	٤	النسآء	٢٢
رضاعت کا بیان			
وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ	٤	النسآء	٢٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نکاح سنّتِ انبیاء علیهم السلام ہے			
سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ	٥	النسآء	٢٦
وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً	١٣	الرعد	٣٨
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا	٢٢	الاحزاب	٣٨
يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ	٢٢	الاحزاب	٣٩
ولی کا بیان			
فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ	٢	البقرة	٢٣٢
وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ	١٨	النور	٣٢
مہر کا بیان			
وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً	٢	البقرة	٢٣٧
وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ	٤	النسآء	٤
وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا	٤	النسآء	٢٠
اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ	٦	المآئدة	٥
قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ	٢٢	الاحزاب	٥٠
اگر انصاف نہ کرسکے تو صرف ایک عورت سے نکاح کرے			
فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا	٤	النسآء	٣
عورت پر کسی کا جبر جائز نہیں			
لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ	٤	النسآء	١٩
عورت اگر نافرمانی کرے تو اس کو نصیحت کی جائے			
فَعِظُوْهُنَّ	٥	النسآء	٣٤
اگر باز نہ آئے تو ان کے ساتھ سونا ترک کردو			
وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ	٥	النسآء	٣٤
اگر پھر بھی باز نہ آئے تو ہلکی مار کی اجازت ہے			
وَاضْرِبُوْهُنَّ	٥	النسآء	٣٤
اگر بیوی پسند نہ بھی ہو تو نیکی کے ساتھ رکھو			
وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ	٤	النسآء	١٩

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مرد اور عورت اپنی کمائی میں خود مختار ہیں			
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا	٥	النسآء	٣٢
طلاق کا بیان			
اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص فَاِمْسَاكٌ	٢	البقرة	٢٢٩
فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ	٢٨	الطلاق	١
دو طلاق کے بعد اسی شوہر سے نکاح جائز ہے			
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ	٢	البقرة	٢٣١
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ	٢	البقرة	٢٣٢
تین طلاق کے بعد رجوع نہیں			
فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ	٢	البقرة	٢٣٠
طلاق پر گواہی مستحب ہے			
وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ	٢٨	الطلاق	٢
طلاق سپرد کرنے کا بیان			
اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ	٢١	الاحزاب	٢٨
ایلاء کا بیان			
لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ	٢	البقرة	٢٢٦
رجعت کا بیان			
وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ	٢	البقرة	٢٢٨
فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ	٢	البقرة	٢٢٩
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ	٢	البقرة	٢٣٠
فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ	٢	البقرة	٢٣١
رجعت میں گواہ بنانا مستحب ہے			
وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ	٢٨	الطلاق	٢
خلع کا بیان			
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا	٢	البقرة	٢٢٩
ظہار کا بیان			
اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ	٢٨	المجادلة	٢
وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ	٢٨	المجادلة	٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
ظہار کا کفارہ			
فَصِیَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ	۲۸	المجادلة	٤
لعان کا بیان			
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ	۱۸	النور	٤
فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ	۱۸	النور	٦
اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ	۱۸	النور	۸
عدت کا بیان			
اِذَاطَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ	۲۸	الطلاق	۱
طلاق والی کی عدت			
وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ	۲	البقرة	۲۲۸
فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ	۲۸	الطلاق	٤
بیوہ عورتوں کی عدت			
وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ	۲	البقرة	۲۳٤
خلوت سے پہلے طلاق دینے پر عدت نہیں			
اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ	۲۲	الاحزاب	٤۹
سوگ کا بیان			
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا	۲	البقرة	۲۳٥
نفقہ کا بیان			
اَلْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ	۲	البقرة	۲۳۳
اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ	۲۸	الطلاق	٦
لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ	۲۸	الطلاق	۷
زینت کا بیان			
زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ	۳	ال عمرٰن	۱٤
خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ	۸	الاعراف	۳۱
پردہ کا بیان			
يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ	۱۸	النور	۳۰
قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ	۱۸	النور	۳۱
يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ	۲۲	الاحزاب	٥۹

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بوڑھی عورتوں کا پردے میں رہنا بہتر ہے			
وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ	۱۸	النور	٦۰
عورتوں کو گھروں میں رہنے کا حکم ہے			
وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ	۲۲	الاحزاب	۳۳
کن لوگوں سے پردہ کا حکم نہیں			
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ	۱۸	النور	۳۱
گھر میں آنے جانے کے آداب			
لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ	۱۸	النور	۲۷
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ	۱۸	النور	۲۹
لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ	۱۸	النور	٥۸
وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ	۱۸	النور	٥۹
مخلوط تعلیم منع ہے			
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ	۱۸	النور	۳۱
وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ	۲۲	الاحزاب	۳۳
وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا	۲۲	الاحزاب	٥۳
قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ	۲۲	الاحزاب	٥۹
امانت کا بیان			
فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ	۳	البقرة	۲۸۳
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا	٥	النسآء	٥۸
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا	۹	الانفال	۲۷
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ	۱۸	المؤمنون	۸
اجارہ کا بیان			
اَنْ تَاْجُرَنِىْ ثَمٰنِىَ حِجَجٍ	۲۰	القصص	۲۷
اکراہ کا بیان			
مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ	۱٤	النحل	۱۰٦
وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ	۱۸	النور	۳۳
حجر (تصرفات سے روکنے) کا بیان			
لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ	٤	النسآء	٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
غصب کا بیان			
وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ	۲	البقرة	۱۸۸
ذبح کا بیان			
وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ	٦	المآئدة	۳
فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ	۸	الانعام	۱۱۸
وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ	۸	الانعام	۱۲۱
وہ جانور جو حرام ہیں			
اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ	۲	البقرة	۱۷۳
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ	٦	المآئدة	۳
غیر خدا کی طرف نسبت کرنے سے جانور حرام نہیں ہوتے			
مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ	۷	المآئدة	۱۰۳
جان بچانے کی خاطر حرام چیزیں کھا سکتے ہیں			
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ	۲	البقرة	۱۷۳
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ	۸	الانعام	۱٤٥
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ	۱٤	النحل	۱۱٥
قسم کا بیان			
وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً	۲	البقرة	۲۲٤
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ	۲	البقرة	۲۲٥
اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ	۳	ال عمرٰن	۷۷
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ	۷	المآئدة	۸۹
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ	۱٤	النحل	۹۱
وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ	۱٤	النحل	۹٤
لَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ	۱۸	النور	۲۲
اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً	۲۸	المجادلة	۱٦
جھوٹی قسم کی مذمت			
يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ	۳	ال عمرٰن	۷۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نیکی نہ کرنے پر قسم کھانے کی ممانعت			
وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً	۲	البقرۃ	۲۲٤
وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ	۱۸	النور	۲۲
قسم پوری کرنے کا حکم			
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ	۱٤	النحل	۹۱
قسم کا کفارہ			
فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ	۷	المآئدۃ	۸۹
قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ	۲۸	التحریم	۲
منت کا بیان			
وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ	۳	البقرۃ	۲۷۰
صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ	۲۱	الاحزاب	۲۳
روزی کمانے کا بیان			
وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ	۳	البقرۃ	۲۷۵
وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	۷	المآئدۃ	۸۸
لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ	۱۸	النور	۳۷
پاکیزہ کمائی سے زکوٰۃ ادا کرو			
وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ	۳	البقرۃ	۲٦۷
تجارت کیلئے زمینی وسمندری سفر کرنا جائز ہے			
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ	۱٤	النحل	۱٤
یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ	۱۵	بنیۤ اسرآءِیل	٦٦
وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ	۲۰	القصص	۷۳
تجارت اللہ عزوجل کا فضل ہے			
لِتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ	۱۵	بنیۤ اسرآءِیل	۱۲
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	۲۸	الجمعۃ	۱۰
مرد وعورت دونوں تجارت کر سکتے ہیں			
لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ	۵	النسآء	۳۲
لین دین کے معاملات میں لکھنے کی ترغیب			
اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ	۳	البقرۃ	۲۸۲
قضا کا بیان			
وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ	۵	النسآء	۵۸
وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ	٦	المآئدۃ	٤۵
فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ	۲۳	صٓ	۲٦
گواہی کا بیان			
وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ	۳	البقرۃ	۲۸۲
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ	۳	البقرۃ	۲۸۳
وکالت کا بیان			
فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ	۱۵	الکہف	۱۹
کفالت کا بیان			
اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ	۳	اٰل عمرٰن	٤٤
یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ	۲۰	القصص	۱۲
خودکشی کی ممانعت			
وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ	۵	النسآء	۲۹
دم کرنے کا بیان			
فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ	۳	اٰل عمرٰن	٤۹
اپنے نفس کا محاسبہ (فکرِ مدینہ)			
اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـٴُـوْلًا	۱۵	بنیۤ اسرآءِیل	۳٦
وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ	۲۸	الحشر	۱۸
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا	۳۰	الشمس	۹
نیکی کی دعوت			
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	٤	اٰل عمرٰن	۱۱۰
یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	۱۰	التوبۃ	۷۱
اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ	۱٤	النحل	۱۲۵
وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا	۱۷	الحج	٤۱
راہِ خدا میں سفر کرنا			
مَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ	۵	النسآء	۱۰۰
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ	۱۱	التوبۃ	۱۲۲
نیکی کی ترغیب دلانا (انفرادی کوشش)			
جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ	۱٤	النحل	۱۲۵
ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ	۲۷	الذّٰریٰت	۵۵
امیر کی اطاعت			
وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ	۵	النسآء	۵۹
بیعت کی اہمیت			
نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ	۱۵	بنیۤ اسرآءِیل	۷۱
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ	۲٦	الفتح	۱۰
یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ	۲٦	الفتح	۱۸
یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ	۲۸	الممتحنۃ	۱۲
مشورہ کرنا			
وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ	٤	اٰل عمرٰن	۱۵۹
اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَیْنَهُمْ	۲۵	الشورٰی	۳۸
مذاق اڑانے کی ممانعت			
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ	۲٦	الحجرات	۱۱
طعنہ دینے کی ممانعت			
وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ	۲٦	الحجرات	۱۱
بدگمانی سے اجتناب			
اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ	۲٦	الحجرات	۱۲
چوری کی سزا			
وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ	٦	المآئدۃ	۳۸
ڈکیتی کی سزا			
اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ	٦	المآئدۃ	۳۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

''کنزالایمان'' اور ''دعوتِ اسلامی''

قرآنِ مجید وفرقانِ حمید کے تراجم کا سلسلہ فارسی زَبان سے شروع ہوا جو تادمِ تحریر اُردو، انگلش، فرانسیسی، بنگلہ، سندھی، گجراتی، پشتو، پنجابی سمیت 100 سے زائد زَبانوں تک پھیل چکا ہے۔کئی زَبانیں تو ایسی ہیں کہ ان میں ایک سے زائد تراجم موجود ہیں، صرف اُردوزَبان میں اب تک متعدِّد تراجم منظرِ عام پر آچکے ہیں، اور اِن تراجم میں جو فضل وکمال چودھویں صدی ہجری کے مجدّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، پروانۂ شمعِ رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ترجمہ کرنا اتنا آسان نہیں جتنا سمجھا جاتا ہے کیونکہ ترجمہ اصل کتاب کا گویا وجودِ ثانی ہوتا ہے، پھر'' کتابُ اللّٰہ'' کا ترجمہ کرنا تو اور بھی مشکل ہے۔'' ترجمۂ قرآن'' کو مُعتبر قرار دینے کے لئے عُموماً اِن اُمور کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے: (۱) مُترجم کی وَجاہتِ علمی (۲) اندازِ بیان کی شُستگی (۳) حقِ ترجمانی کی ادائیگی (۴) شریعت کی پاسداری، الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کنزالایمان میں یہ سب خوبیاں بدرجۂ اَتم موجود ہیں۔صاحِبِ کنزالایمان اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عقائد، کلام، تفسیر، حدیث، فقہ، اُصولِ حدیث، اُصولِ فقہ، تَصَوُّف، سُلُوک، ادب، لُغت، تاریخ، مُناظرہ، تکسیر، تَوقیت، ہیئت جیسے کم وبیش 55 علوم پر عُبور رکھنے والے ماہر عالم ومفتی اور فقیہ تھے کہ درجنوں عُلوم وفُنون پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، آپ کی تصانیف مبارکہ میں آپ کی علمی وَجاہت، فقہی مہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص 30 ضخیم جلدوں، تقریباً بائیس ہزار (22000) صفحات، چھ ہزار آٹھ سوسینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مشتمل آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی کا مجموعہ'' فتاوٰی رضویہ'' توبحرِ فقہ میں غوطہ لگانے والوں کے لئے آکسیجن کا کام دیتا ہے۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کنزالایمان میں قرآن پاک کے مطالب ومعانی کو اُردو زَبان میں منتقل کرنے کے لئے اُن الفاظ ومُحاوَرات کا خُصوصیّت کے ساتھ اِستعمال کیا جو آپ کے دَور میں رائج تھے۔ترجمے کا مقصد مُرادِ مُتکلِّم (یعنی کلام کرنے والے کی مُراد) کو واضح کرنا ہے نہ کہ محض ایک زَبان کے جُملے کو دوسری زَبان میں بدل دینا، کنزالایمان اس حُسنِ معنوی سے بخوبی آراستہ ہے۔اپنے تو ایک طرف رہے غیروں نے بھی سخت مُخالفت کے باوجود اِعتراف کیا ہے کہ اوّل تا آخر کنزالایمان میں ایک بھی لفظ خلافِ شریعت نہیں بلکہ اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جب آیت میں اللّٰہ ربُّ العزت کا ذکرِ پاک آیا تو ترجمہ کرتے وقت اُس کی عظمت وکبریائی پیشِ نظر رہی، اور جب انبیاءِ کرام علیہم السلام کا تذکرہ ہوا تو مقامِ رسالت کے شایانِ شان الفاظ لکھے گئے۔

ترجَمۂ کنزالایمان کب اور کیسے لکھا گیا؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 52 صفحات پر مشتمل رسالے ''تذکرۂ صدرُ الشَّریعہ'' صفحہ 17 پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضِیائی دامت برکاتھم العالیہ کچھ یوں لکھتے ہیں: صحیح اوراَغلاط سے مُبَرَّا، اَحادیثِ نَبوِیّہ واَقوالِ اَئمہ کے مطابق ایک ترجَمۂ قرآن کی ضَرورت محسوس کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربّ العزۃ کے مرید وخلیفہ صدرُ الشَّریعہ بدرالطَّریقہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی نے غالباً ۱۳۳۰ھ میں ترجَمۂ قرانِ پاک کے لئے اعلیٰ حضرت کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو ارشاد فرمایا: ''یہ تو بَہُت ضروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہوگی؟ اس کی طَباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، باوُضو کاپیوں اور حُرُوفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اِعراب نُقطے یا علامتوں کی بھی غَلَطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ پریس مَین ہمہ وقت باوُضو رہے، بغیر وُضو نہ پتھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، پتھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں ان کو بھی بَہُت احتیاط سے رکھا جائے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی: ''اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو باتیں ضَروری ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی، بِالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہوسکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہوسکتا ہے آئندہ کوئی شخص اس کے طبع کرنے کا انتِظام کرے اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اِس وقت یہ کام نہ ہوسکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہوگا۔'' آپ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کے اِس مَعروض کے بعد ترجَمے کا کام شروع کردیا گیا۔ ترجَمے کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزۃ زبانی طور پر آیاتِ کریمہ کا ترجَمہ بولتے جاتے اور صدرُ الشَّریعہ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ اس کو لکھتے رہتے لیکن یہ ترجَمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ پہلے کُتُبِ تفسیر ولُغَت کو مُلاحَظہ فرماتے بعدہٗ آیت کے معنیٰ کو سوچتے پھر ترجَمہ بیان کرتے بلکہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ قرانِ مجید کا فِی البَدِیْھہ بَرجَستہ (بغیر سوچے) ترجَمہ زَبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یادداشت کا حافظ اپنی قُوّتِ حافِظہ پر بغیر زور ڈالے قران شریف رَوانی سے پڑھتا جاتا ہے۔ پھر جب حضرتِ صدرالشَّریعہ اور دیگر علمائے حاضرین رحمھم اللّٰہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کے ترجَمے کا کُتُبِ تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزۃ کا یہ بَرجَستہ فِی البَدِیْھہ ترجَمہ تفاسیرِ مُعتبرہ کے بالکل مطابق ہے۔ الغرض اسی قلیل وقت میں یہ ترجَمہ کا کام ہوتا رہا۔ بِحَمدِ اللّٰہ تعالیٰ صدرالشریعہ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کی مَساعیٔ جمیلہ سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور ایک سال سے بھی کم مدت میں ''ترجَمۂ کنزالایمان'' مکمل ہوگیا، یوں مسلمانوں کی کثیر تعداد

مُجدِّدِ اعظم ،امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃُ ربِّ العزۃ کے لکھے ہوئے قراٰنِ پاک کے صحیح ترجمے ''کنزالایمان'' سے مُستفید ہو کر آپ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ (یعنی صدرالشریعہ) کی آج بھی ممنون ہے۔

آج کی دُنیا

آج ذرائع اِبلاغ اتنے تیز رفتار ہو چکے ہیں کہ ساری دنیا گویا ایک گھرانے کی مثل ہوگئی ہے، اِس کے کسی بھی گوشے میں کوئی واقعہ ہو، پوری دنیا کے لوگ اُسی وقت اُس سے آگاہ ہو جاتے ہیں جیسے کہ ایک گھر کے دو کمروں کا معاملہ ہو۔ صبح کے وقت پیدا ہونے والا فتنہ شام تک پَل کر ایسا جوان ہو چکا ہوتا ہے کہ اُس سے مقابلہ دُشوار ہو جاتا ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں جبکہ اِسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام دشمن عناصر مسلمانوں کو علمِ دین سکھانے کے نام پر ایمان کی دولت کو لوٹنے اور کردار کی عظمت کو داغدار کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں، نیز قرآن فہمی کے نام پر مسلمانوں کو قرآنی تعلیمات سے دور سے دُور کرتے چلے جارہے ہیں لہٰذا باطل کو مٹانے کے لئے اور حق کا اُجالا پھیلانے کیلئے جدوجہد کرنے کی آج اشد ضرورت ہے۔ اس لئے جس سے جو بن پڑے اِحقاقِ حق کے لئے کوششیں کرے۔ اُردو بولنے والے مسلمانوں کو قرآن پاک سمجھ کر پڑھنے کے لئے ''کنزالایمان'' پڑھنے کی ترغیب دی جائے۔ آج کی دُنیا دلائل کی دُنیا ہے اس لئے کنزالایمان کے امتیازی اَوصاف کا چرچا کیا جائے تاکہ لوگوں کے دل و دماغ میں اِس کی اہمیت راسخ ہو جائے۔ اِس کی اہمیت کو عام کرنے کے ساتھ ساتھ کنزالایمان کے نسخوں کو بھی عام کیا جائے، جن زَبانوں میں کنزالایمان کا ترجَمہ ہو چکا ہے اُن کی بھی تشہیر ہونی چاہئے۔

کنزالایمان کو عام کرنے کے ذرائع

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سُنّت ، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ترجَمۂ قرآن کنزالایمان کو لوگوں تک پہنچانے اور اُن میں مقبولِ عام بنانے کے لئے یہ ذرائع استعمال کئے جاسکتے ہیں: (1) بیانات (2) تحریرات (3) اِنفرادی کوشش (4) مَساجد و مزارات میں رکھ کر (5) ویب سائٹس (6) تحفے (7) جہیز (8) اسکولز و کالجز اور جامِعات (یونیورسٹیز) میں عام کرنا (9) فتاوٰی (10) جیل خانہ جات میں عام کرنا (11) ٹی وی چینل (12) ماہنامے (13) جرائد (14) کتابوں کی دُکانیں۔

﴿1﴾ بیانات:

مُبلّغین یاواعظین جب بھی بیان کریں تو دورانِ بیان پڑھی جانے والی آیات کا ترجمہ ''کنزالایمان'' سے پیش کریں اور یہ وضاحت بھی کردیں کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمٰن کنزالایمان میں اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں یا کم ازکم ترجمہ بولنے سے پہلے اتنا ضرور کہہ دے: ''ترجمۂ کنزالایمان''۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ سننے والوں کو اس کا تعارُف ہوجائے گا۔ اگر دورانِ بیان مختصر الفاظ میں کنزالایمان ہدیۃً لے کر پڑھنے کی ترغیب دلادی جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی اسے حاصل کرہی لیں گے اور یوں کنزالایمان کو عام کرنے میں مدد ملے گی۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی مد ظلہ العالی کا برسہا برس سے معمول ہے کہ اپنے بیانات میں آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ عُموماً کنزالایمان ہی سے پیش کرتے ہیں اور سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکرِ خیر کچھ اِس انداز میں کرتے ہیں کہ سُننے والے کے دل کی گہرائیوں میں اُتر جائے اور ترجمے اور مُترجِم (یعنی ترجمہ کرنے والے) کی اہمیت وعظمت اس پر روشن ہوجائے، ان کے ترجمہ بیان کرنے کا انداز بارہا یہ سنا گیا ہے مثلاً اللہ تبارک وتعالٰی پارہ ۲۵، سورۃُ الشُّورٰی، آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۰﴾﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سُنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' میں اس کا ترجَمہ کچھ یوں کرتے ہیں: ''اور تمہیں جو مُصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہُت کچھ تو مُعاف فرمادیتا ہے۔'' علاوہ ازیں آپ دامت برکاتھم العالیہ کے بیانات میں کنزالایمان ہدیۃً حاصل کرنے کی ترغیب کچھ یوں سنی گئی ہے ''آپ ترجمۂ قراٰن لیں اور ضرور لیں مگر جب بھی لیں صرف وصرف کنزالایمان لیں کہ یہ ایک عاشقِ رسول اور ولیٔ کامل کا ترجَمہ ہے۔'' الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مبلّغین بھی آپ دامت برکاتھم العالیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہُوئے اسی طرح کنزالایمان کا ڈنکا بجانے میں سرگرمِ عمل ہیں۔

﴿2﴾ تحریرات:

کتاب، رسالہ، مقالہ، کسی کتاب کا ترجَمہ یا کوئی سا مضمون لکھتے وقت تحریر کی جانے والی آیات کا ترجمہ کنزالایمان سے لکھنے کا التزام کرلیا جائے تو اِس قلمی کاوِش کو پڑھنے والا ہر شخص کنزالایمان سے مُتعارِف ہوجائے گا لیکن یہ بات پیش نظر

رہے کہ ترجمے کی ابتداء میں یا اس آیت کا حوالہ دیتے وقت ترجمۂ کنزالایمان لکھ دیا جائے تاکہ پڑھنے والا آسانی سے سمجھ جائے کہ اس آیت کا ترجمہ کنزالایمان سے لیا گیا ہے۔امیرِاہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کی کنزالایمان سے محبت صد کروڑ مرحبا! تحریر میں بھی آپ کا معمول ہے کہ آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ التزاماً کنزالایمان ہی سے پیش کرتے ہیں اور اسے واضح بھی کر دیتے ہیں۔اِسی طرح سُنّی علماء پر مشتمل دعوتِ اسلامی کے علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کاموں پر مامور مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' کی تمام کُتُب میں بھی آیات کا ترجمہ کنزالایمان سے مع تصریح نام پیش کیا جاتا ہے۔[1]

﴿3﴾ اِنفرادی کوشش:

اپنے ساتھ تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کو قرآنِ پاک کا ترجمہ ''کنزالایمان'' پڑھنے کی ترغیب دی جائے اس طرح ''کنزالایمان'' کا تعارف انتہائی مؤثر انداز میں ہوگا۔

﴿4﴾ مساجد و مزارات میں رکھنا:

ممکنہ صورت میں مساجد و مزارات کے اندر کنزالایمان ہونا چاہئے اس طرح نمازی اور زائر اسلامی بھائی بھی کنزالایمان پڑھنے کی سعادت پاتے رہیں گے۔**الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہر ذیلی حلقے[2] میں ''المدینہ لائبریری'' کے قیام کا ہدف ہے،اس لائبریری کی مُجَوَّزہ کُتُب ورسائل میں کنزالایمان سرِ فہرست ہے،کئی علاقوں میں ان کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔

﴿5﴾ ویب سائٹس:

جدید ٹیکنالوجی کے اِس دَور میں انٹرنیٹ نے دنیا کو رابطے کی لڑی میں پرو دیا ہے۔اس کے ذریعے ہم اپنا پیغام انتہائی کم وقت میں دنیا کے کونے کونے تک پہنچا سکتے ہیں۔کنزالایمان کی تشہیر کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال بھی بہت مفید ہے،**الحمد للّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض سے اِس مُعاملے میں بھی دعوتِ اسلامی نے اچھّی پیش رفت کی ہے، دنیا بھر میں ''فیضِ رضا'' اور ''فیضانِ کنزالایمان'' کی دھومیں مچانے کے مقدس جذبے کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی نے اپنی ویب

---

1 ......الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مجلس کے تحت 8 شعبہ جات ہیں جن کی طرف سے تادمِ تحریر 192 سے زائد کُتُب طباعت کے مراحل سے گزر کر منظرِ عام پر آچکی ہیں جن میں ''جدالممتار علی ردالمحتار'' اور ''بہارِ شریعت'' (تخریج شدہ) سرِ فہرست ہیں اور 19 کتب عنقریب منظرِ عام پر آجائیں گی۔اِنْ شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

2 ......ذیلی حلقہ دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح ہے، عُموماً ہر مسجد ایک حلقہ ہوتا ہے جسے ذیلی حلقہ کہتے ہیں، جہاں مسجد نہ ہو وہاں کوئی مکان یا دکان کرائے پر لے کر یا مالِک کی اجازت سے مدنی کام کی ترکیب بنائی جاتی ہے، صرف پاکستان میں 50 ہزار ذیلی حلقے بنانے کی کوشش ہے، ہر ذیلی حلقے میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقہ قائم کر کے اجتماعی طور پر تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان کا ہدف ہے۔

سائٹ www.dawateislami.net پر کنزالایمان شریف اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرالافاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کا تفسیری حاشیہ ''خزائن العرفان'' یونی کوڈ[1] میں پیش کیا ہے، اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ''مجلس آئی ٹی'' نے کنزالایمان مع خزائن العرفان کی ایک سافٹ ویئر CD بھی مکتبۃ المدینہ سے جاری کی ہے۔

﴿6﴾ تحفہ:

جب بھی کسی اسلامی بھائی کو تحفہ دینے کی ترکیب ہو تو اُس میں دیگر تحائف کے علاوہ کنزالایمان بھی تحفہ میں پیش کیا جائے اِس طرح آپ کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا خزانہ مُندرج ہونے کے ساتھ ساتھ کنزالایمان کا تعارُف بھی ہو جائے گا۔

﴿7﴾ جہیز:

ہمارے ہاں عموماً جہیز میں قراٰن پاک بھی دیا جاتا ہے، اگر ترجمے والا قراٰن کریم کنزالایمان دیا جائے تو اس کی بَرَکتیں سسرال والوں کو بھی ملیں گی۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں میں مَدَنی کام کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے دنیا بھر میں مدنی حلقے، ہفتہ وار اجتماعات اور مُتَعَدّد جامعۃ المدینہ لِلبنات اور مدرسۃُ المدینہ للبنات قائم ہیں۔ اِس کام کے لئے ''اسلامی بہنوں کی مجلس مشاورت'' بھی قائم ہے۔ اگست 2009ء کی کارکردگی کے مطابق پاکستان میں تقریباً 2511 اجتماعات ہوتے ہیں اور شُرکاء کی تعداد تقریباً 162367 ہے جن میں وقتاً فوقتاً ترجمۂ قراٰن کنزالایمان کا مُطالَعَہ کرنے اور جہیز میں دینے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔

﴿8﴾ اسکولز و کالجز اور جامعات میں عام کرنا:

بااثر شخصیات کو چاہئے کہ اسکولز و کالجز اور جامعات (یونیورسٹیز) کی لائبریریوں میں کنزالایمان رکھوانے کی ترکیب کریں۔ اسکولز و کالجز اور جامعات (یونیورسٹیز) میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے والے اساتذہ و پروفیسر حضرات اگر دورانِ تدریس کنزالایمان کے مَحاسِن بیان کر کے اِسے پڑھنے کی ترغیب دلائیں تو جہاں طلبہ قراٰن پاک کی صحیح ترجمانی پائیں گے وہیں یہ سلسلہ کنزالایمان کی تشہیر میں بھی بَہُت مُعاوِن ہو گا۔ اسکولز و کالجز میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے والی مجلس ''شعبۂ تعلیم'' ہے جو کہ کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبہ اور اساتذہ کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں سے مُتَعارِف کراتی ہے جس میں مدرَسۃُ المدینہ بالِغان کا اِنعِقاد بھی ہے جس کے ذریعے قراٰن پاک صحیح قِراءت کے ساتھ سکھایا جاتا ہے نیز موقع کی مُناسبت سے کالج و یونیورسٹیز کے پرنسپل، پروفیسر، لیکچرار، دفتری عملہ اور طلبہ کو کنزالایمان کا تعارُف

[1] ...... کمپیوٹر کی اصطلاح میں یونی کوڈ ٹیکسٹ Unicode Text اس لکھائی کو کہتے ہیں جسے عموماً کسی بھی لکھائی والے سوفٹ ویئر میں Copy/Past کیا جا سکے۔

بھی کروایا جاتا اور تحفۃً بھی پیش کیا جاتا ہے اس کے علاوہ پاکستان بھر میں درسِ نظامی کے لئے 112 سے زائد قائم جامِعاتُ المدینہ میں دیگر دَرَجات کے ہزاروں طَلَبہ وطالبات کو بِالْعُموم اور درجۂ ثانِیہ والوں کو بالخصوص ترجمۂ کنزالایمان پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

﴿9﴾ فتاوٰی:

مسلمانوں کی کثیر تعداد دینی مسائل میں شَرعی رہنمائی کے لیے دارُالافتاء سے رُجوع کرتی ہے، اگر ہمارے مفتیانِ کرام اِن فتاوٰی میں قرانی آیات کو پیش کرتے ہوئے انہیں ترجمۂ کنزالایمان سے مزّین کردیں تو اس سے بھی کنزالایمان کے عام ہونے کو ترویج ملے گی۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت پاکستان کے کئی شہروں میں دارالافتاء بنام ''دارالافتاء اہلسنّت'' قائم ہیں جن میں جاری ہونے والے فتاوٰی میں عموماً قرآنی آیات کے تحت ترجمۂ کنزالایمان لکھا جاتا ہے، اس کے علاوہ تَخَصُّص فِی الْفِقہ (مفتی کورس) کرنے والے عُلَما کے نصابی مطالعے میں ترجمۂ کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

﴿10﴾ جیل خانوں میں عام کرنا:

معاشرے میں پائے جانے والے مختلف طبقات میں ایک طبقہ جیلوں میں بند قیدیوں کا بھی ہے اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ جیلوں میں ایسے لوگوں کی کثرت ہوتی ہے جو عُمُوماً قران وسنّت کی تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں، اسی وجہ سے نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر قتل وغارت، فائرنگ، دہشت گردی، توڑ پھوڑ، چوری، ڈکیتی، زِنا کاری، منشیات فروشی، جُوا اور نہ جانے کیسے کیسے جرائم میں مُبتَلا ہوکر بالآخر جیلوں میں بند ہوتے ہیں، ان کی تعلیم وتربیّت کی طرف توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے، الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی ''مجلس برائے جیل خانہ جات'' کی کوشش ہے کہ ان قیدیوں میں اچھے اخلاقیات ونظریات فروغ پائیں۔ اس سلسلے میں بہت کم مدّت میں اس مجلس نے تادمِ تحریر پاکستان بھر کی 53 جیلوں میں مدنی حلقے قائم کئے ہیں، یہ مجلس مختلف جیلوں میں بیرکوں اور مساجد کا قیام بھی عمل میں لا رہی ہے۔ ان مساجد اور بیرکوں میں مدرسۃ المدینہ بالِغان اور مختلف کورسز مثلاً قاعدہ کورس، شریعت کورس، مدرس کورس وغیرہ ہیں جن میں تجوید کے ساتھ قران پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ کنزالایمان کے حلقے لگائے جاتے ہیں جبکہ تادمِ تحریر 25 جیلوں کے اندر ''المدینہ لائبریری'' کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے جن میں ترجمۂ قران کنزالایمان بھی رکھا گیا ہے۔

﴿11﴾ ٹی وی چینل کے ذریعے:

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی چینل پر دیگر سلسلوں (پروگرامز) کے ساتھ ساتھ ''فیضانِ کنزالایمان'' کے نام سے ایک سلسلہ بھی پیش کیا جارہا ہے۔

﴿13،12﴾ ماھنامے وجرائد:

مختلف سنی جامعات واداروں کی طرف سے ماہنامے وجرائد شائع کئے جاتے ہیں، مُدیر حضرات کو چاہئے کہ حسب موقع کنزالایمان پر مضامین لکھوا کر شائع کیا کریں اس طرح قارئین کبھی تو کنزالایمان کی تاریخی حیثیت سے واقف ہوں گے تو کبھی خصوصیات سے، کبھی اس کے بہترین اسلوب کی معرفت ملے گی تو کبھی اس کے فکری اثرات سے قلب ودماغ معطر کریں گے۔

﴿14﴾ کتابوں کی دکانیں:

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس وقت دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے صرف پاکستان میں 300 سے زائد مکاتب وبستے ہیں جن کے ذریعے کنزالایمان کے لاکھوں نسخے فروخت ہوچکے ہیں جبکہ بیرونِ ملک میں مکتبۃ المدینہ کی تعداد اور کنزالایمان کی فروخت اس کے علاوہ ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ملک اور بیرونِ ملک بے شمار ہفتہ وار اور لاتعداد تربیتی اجتماعات ہوتے ہیں جن میں کنزالایمان ہدِیَّۃً فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، دعوتِ اسلامی کے مختلف اجتماعات میں کنزالایمان کے نسخے کافی تعداد میں ہدِیَّۃً فروخت ہوتے ہیں، آج کل کُتُب میلوں کا بھی رواج ہے، ایسے مقامات پر مکتبۃ المدینہ کا بستہ لگا کر کنزالایمان اور علماءِ اہلسنّت کی کتب ہدِیَّۃً فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی مزید کاوشیں

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''کنزالایمان'' کو عام کرنے کے سلسلے میں ''دعوتِ اسلامی'' نے مذکورہ بالا ذرائع کے علاوہ اور بھی کئی اقدامات کیے ہیں۔ اِسی مقدس سلسلے کی ایک سنہری کڑی روزانہ کم از کم تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان پڑھنے والا ''مدنی انعام'' بھی ہے۔ تفصیل اِس اجمال کی یہ ہے کہ عاشقِ اعلیٰ حضرت قبلہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ نے لوگوں کو نیکیوں کا خُوگر بنانے اور گناہوں سے ان کا پیچھا چھڑانے کے لیے ''مدنی انعامات'' کے نام سے سوالاً جواباً ایک نظام الحیاۃ ترتیب دیا ہے جو کثیر مسلمانوں میں رائج ہے۔ ان میں سے بعض سوالات کا تعلق روزانہ کے معمولات سے، بعض کا ہفتے سے، بعض کا ماہانہ سے اور بعض کا سالانہ سے ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں

کے لئے 63،طلبۂ علم دین کے لئے 92، دینی طالبات کے لئے 83 اور مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے لئے 40 جبکہ خصوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 مدنی انعامات ہیں۔ان میں مطالعہ کے لئے سرکار اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العـزۃ کی تصنیفِ لطیف ''تمہید الایمان''، علمائے حرمین طیبین کے فتاویٰ کا مجموعہ ''حُسام الحرمین''، خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ''بہارِ شریعت'' کے مخصوص ابواب اور امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی ''منہاج العابدین'' کے منتخب ابواب شامل ہیں۔کسی مستند سُنّی عالمِ دین کی اسلامی کتاب کے بارہ (۱۲) منٹ مطالعے کے علاوہ کنزالایمان سے کم از کم تین آیات (مع ترجمہ وتفسیر) کی تلاوت کا تعلق روزانہ کے مدنی انعامات سے ہے۔

''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے مَدَنی مقصد کے حصول کے لئے مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے ایک قریہ سے دوسرے قریہ، ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرتے رہتے ہیں ان کے جَدوَل میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد اجتماعی طور پر تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان ہوتی ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

کنزالایمان کے صد سالہ جشن کے موقع پر امیرِ اہلسنّت کا ایک اہم مکتوب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عفی عنہ کی جانب سے دعوتِ اسلامی (ہند) کی 12 کابیناؤں کے اراکین نیز تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں مدینۃُ المرشد بریلی شریف کی فضاؤں میں گھومتا ہوا، مزارِ اعلیٰ حضرت کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا، خوشگوار و پُر بہار سلام،

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ و برَکاتُہ الحمد للہ ربِّ العٰلمین علٰی کُلِّ حال

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ علم ان کا دَرَخشاں ہے آج بھی

جُملہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو 25 مرتبہ ''یومِ رضا'' مبارک ہو۔

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ اِمسال صدسالہ جشنِ کنزالایمان کی دھوم دھام ہے۔یقیناً میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیٔ

نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سُنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا ''ترجمۂ قرآن کنزالایمان'' اُردو کے تمام تراجم پر فائق ہے۔ یہ ترجمہ تحتُ اللّفظ ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف مُستند تفاسیر کا مجموعہ بھی ہے، جہاں کنزالایمان کے ہر ہر لفظ سے ربُّ الارباب عَزَّوَجَلَّ کے اِحترام وآداب کے سَوتے پھوٹتے ہیں، وہاں شاہِ خیرالانام صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی تعظیم واکرام کے چشمے بھی اُبل رہے ہیں، معارفِ قرآنی اور الفتِ ربّانی وشہنشاہِ زَمانی سے اپنے قلوب کونورانی بنانے کیلئے کنزالایمان شریف کامُطالعہ بے حد مفید ہے۔ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے باعمل بنانے کیلئے اسلامی بھائیوں کو 72، اسلامی بہنوں کو 63 نیز طلبہ کو دیئے ہوئے 92 ''مدنی انعامات'' میں سے مَدَنی انعام نمبر 20 کے مطابق ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی کو کنزالایمان شریف سے روزانہ کم از کم تین آیات کا ترجمہ اور خزائن العرفان یا نورُالعرفان سے اس کی تفسیر پڑھنی ہوتی ہے۔ الحمدللّٰہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کئی ایسے اسلامی بھائی اور اسلامی بہن ملیں گے جو کہ کنزالایمان شریف مع تفسیر کے مکمّل مُطالَعَے سے مُشرَّف ہوں گے۔ جنہوں نے ابھی تک مکمّل مطالَعہ نہیں کیا اُن سب کی خدمتوں میں مَدَنی التجاء ہے کہ صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے مبارَک موقع پر حُصولِ ثواب کی نیّت سے مُطالَعَے کی تکمیل کا مُصَمَّم عزم فرمالیں۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران سلمہُ الرحمن کو بھی میں نے درخواست کی ہے کہ مُخیَّر حضرات سے ترکیب بنا کر ھدِیّۂ مُعَیَّنَہ سے آدھی قیمت پر اِس صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے مبارَک موقع پر گھر گھر کنزالایمان شریف کو داخِل کرنے کی مُہم چلائیں۔ الحمدللّٰہ عزوجل وہ اِس اَمر میں ساعی ہوچکے ہیں۔ ہمیں یہ مَدَنی کام ساری دنیا میں عام کرنا ہے، کہ ہمارا مَدَنی مقصد بھی ہے: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' (ان شآءَ اللّٰہ عزوجل)۔ الحمدللّٰہ عزوجل تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام دنیا کے کم وبیش 66 مُمالِک میں پہنچ چکا ہے۔ ہر ہر ملک میں ممکنہ حد تک کنزالایمان شریف مسلمانوں کے گھروں میں داخِل کرنا ہے۔ اِسی ضِمن میں ھند کے اسلامی بھائیوں کی خدمتوں میں بھی مَدَنی التجاء ہے کہ آپ بھی اٹھئے، ہمّت کیجئے اور صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے اس مدنی موقع پر اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ کنزالایمان شریف کو گھر گھر عام کرنے پر کمربستہ ہوجایئے۔ کنزلایمان شریف مُعَیَّنَہ ہدِیّے سے آدھے دام میں فروخت کرکے مالی کمی مُخیَّر اسلامی بھائیوں سے اِسی مد میں چندہ لیکر پوری کیجئے۔ میری خواہش ہے کہ عرسِ رضوی کے بابَرَکت موقع پر مدینۃ المرشد

بریلی شریف میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی جانب سے بُہت بڑا بستہ لگایا جائے اور اُس پر کنزالایمان شریف آدھے ھدِیے بلکہ صرف ''ڈبل25'' (یعنی 50) روپے میں فراہم کیا جائے۔ رعایتی ھدیے پر فروخت کئے جانے والے کنزالایمان شریف کے ہر نسخے پر برائے کرم! اس جُملے کی مہر بنوا کر کم از کم تین جگہ لگوا دیجئے، (چٹ چھاپ کر بھی لگائی جا سکتی ہے): ''صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے موقع پر دیا جانے والا کنزالایمان شریف کا نسخہ رعایت پر خرید کر زیادہ دام پر فروخت مت کیجئے۔'' یہ ذِہن میں رہے کہ اگرچہ کنزالایمان شریف کا گھر میں تشریف فرما ہونا باعثِ برکت ہے مگر اس کو پڑھنا سعادت بالائے سعادت، ایمان کی طراوَت، سُنّیت پر استِقامت، اعمالِ حَسَنہ پر مُداوَمت، سوالات قبر میں استِقامت اور نَجاتِ آخرت اور دُخولِ جنّت کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا پڑھنے کی بھی برابر ترغیب جاری رکھئے۔ **الحمدللّٰہ** عزوجل دعوتِ اسلامی کا سنّیوں کا اِکلوتا اور مقبولِ عام مدنی چینل بھی بالخصوص ''ماہِ رضا'' میں فیضانِ رضا کے عنوان سے اعلیٰ حضرت رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاکیزہ حالات، آپ کے سیرت کے روح پرور واقِعات اور ایمان افروز ارشادات کے مَدَنی پھول لئے بیک وقت روزانہ دنیا کے ہزاروں گھروں میں .T.V اور انٹرنیٹ کے ذریعے داخِل ہو کر لاکھوں مسلمانوں کے قلوب واذہان کو مہکا رہا ہے اور یوں دنیا میں ہر طرف مسلکِ اعلیٰ حضرت کی دھوم مچا رہا ہے۔

والسّلام مع الکرام

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

۱۷ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ

غیبت حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے

ہم تو غیبت کریں نہ سُنیں

ایک چُپ سو سُکھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

تلاوت کے خوشبودار مدنی پھول

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت بر کاتھم العالیہ

شیطان اِس رسالے سے بہُت روکے گا مگر آپ پڑھ لیجئے
ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا بیش بہا خزانہ ہاتھ آئیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلّی الله تعالیٰ علیه والهٖ وسلّم **کا فرمانِ مغفرت نشان ہے،** مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نور ہے جو روزِ جُمُعہ مجھ پر **اَسّی** بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے **اَسّی سال** کے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوْطِی ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیة بیروت)

یِہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علی محمَّد

واہ کیا بات ہے عاشقِ قراٰن کی

حضرتِ سیِّدُ نا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی روزانہ ایک بار **ختمِ قراٰن پاک** فرماتے تھے۔ آپ رحمة الله تعالیٰ علیه **ہمیشہ دن کو روزہ** رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تحیۃ المسجد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامع مسجِد کے ہر سُتُون کے پاس **قراٰنِ پاک** کا ختم اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گِریہ کیا ہے۔ نَماز اور **تلاوتِ قراٰن** کے ساتھ آپ رحمة الله تعالیٰ علیه کو خُصوصی مَحَبَّت تھی، آپ رحمة الله تعالیٰ علیه پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے چُنانچِہ وفات کے بعد دورانِ تدفین **اچانک ایک اینٹ سَرک کر اندر چلی گئی، لوگ اینٹ اٹھانے کیلئے جب جھکے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ** رحمة الله تعالیٰ علیه **قبر میں کھڑے ہو کر نَماز پڑھ رہے ہیں!** آپ رحمة الله تعالیٰ علیه کے گھر والوں سے جب معلوم کیا گیا تو شہزادی صاحِبہ نے بتایا: والدِ محترم علیه رَحْمَةُ اللّٰهِ الاکرم روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: "**یا اللّٰہ**! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قَبْر میں نَماز پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشرّف فرمانا۔" منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رحمة الله تعالیٰ علیه کے مزارِ پُراَنوار کے قریب سے گزرتے تو قَبْرِ انور سے **تلاوتِ قراٰن** کی آواز آرہی ہوتی۔ (حِلیةُ الاولیاء ج ۲ ص ۳۶۲۔۳۶۶ مُلتَقطاً دار الکتب العلمیة) اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر**

رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دَہَن مَیلا نہیں ہوتا بدن مَیلا نہیں ہوتا
خدا کے اولیا کا توکفن مَیلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک حَرف پر دس نیکیاں

قراٰنِ مجید، فُرقانِ حمید اللہ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کا مبارک کلام ہے، اِس کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنانا سب ثواب کا کام ہے۔قراٰنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، چُنانچِہ خاتَمُ الْمُرسَلین، شَفیعُ الْمُذْنِبِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔میں یہ نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذی ج۴ ص۴۱۷ حدیث ۲۹۱۹)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی
گناہوں کی ہو دور دل سے سیاہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بہترین شخص

نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شَہَنْشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ معظّم ہے: خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قراٰن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج ۳ ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷) حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن سُلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجِد میں قراٰنِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔ (فَیضُ القَدیر ج۳ ص۶۱۸ تحت الحدیث ۳۹۸۳)

اللہ مجھے حافِظِ قراٰن بنا دے
قراٰن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰن شَفاعت کر کے جنّت میں لے جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم،

رسولِ مُحتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ معظّم ہے: جس شخص نے **قراٰنِ پاک** سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قراٰنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قراٰن شریف اس کی **شفاعت** کریگا اور جنّت میں لے جائے گا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۱ ص ۳، اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطَّبَرانِیّ ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰)

الٰہی خوب دیدے شوق قرآں کی تلاوت کا
شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آیت یا سنّت سکھانے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ جس شخص نے **قراٰنِ مجید** کی ایک آیت یا دین کی کوئی **سنّت** سکھائی قِیامت کے دن **اللہ** تعالیٰ اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہوگا۔

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطِیّ ج ۷ ص ۲۸۱ حدیث ۲۲۴۵۴)

تلاوت کروں ہر گھڑی یا الٰہی
بکوں نہ کبھی بھی میں واہی تباہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک آیت سکھانے والے کیلئے قیامت تک ثواب!

ذُوالنُّورَین، جامع القراٰن حضرتِ سیِّدُ نا **عثمان ابنِ عفّان** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے **قراٰنِ مُبین** کی ایک آیت سکھائی اس کے لیے سیکھنے والے سے دُگنا ثواب ہے۔ ایک اور حدیثِ پاک میں **حضرتِ** سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین**، شفیعُ الْمُذْنِبِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم فرماتے ہیں: جس نے **قراٰنِ عظیم** کی ایک آیت سکھائی جب تک اس آیت کی تلاوت ہوتی رہے گی اس کے لیے ثواب جاری رہے گا۔

(جَمْعُ الْجَوامِع ج ۷ ص ۲۸۲ حدیث ۲۲۴۵۵۔۲۲۴۵۶)

تلاوت کا جذبہ عطا کر الٰہی
مُعاف فرما میری خطا ہر الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللّٰہ تعالیٰ قِیامت تک اَجر بڑھاتا رہیگا

ایک حدیث شریف میں ہے: جس شخص نے کتابُ اللہ کی ایک آیت یا علم کا ایک باب سکھایا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تاقِیامت اس کا اجر بڑھاتا رہیگا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ۵۹ ص ۲۹۰)

عطا ہو شوق مولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا
خدایا ذوق دے قراٰن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماں کے پیٹ میں 15 پارے حِفْظ کر لئے

''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' سے ایک مفید **عرض** اور ایمان افروز **ارشاد** ملاحظہ فرمایئے:

عرض: حضور! '' تقریبِ بِسْمِ اللّٰہِ'' کی کوئی عمر شرعاً مقرر ہے؟

ارشاد: شرعاً کچھ مقرّر نہیں، ہاں مشائخِ کرام (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام) کے یہاں **چار برس چار مہینے چار دن** مقرّر ہیں۔ حضرت خواجہ قطبُ الحقّ وَالدّین **بختیار کاکی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی (تو) '' تقریبِ ''**بِسْمِ اللّٰہِ**' مقرّر ہوئی، لوگ بلائے گئے۔ **حضرت خواجہ غریب نواز** رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما ہوئے۔ **بِسْمِ اللّٰہِ** پڑھانا چاہی مگر الہام ہوا کہ ٹھہرو! **حمید الدین ناگوری** آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ اِدھر ناگور میں قاضی حمید الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اِلہام ہوا کہ جلد جا میرے ایک بندے کو '' **بِسْمِ اللّٰہِ**'' پڑھا۔ قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: صاحبزادے پڑھئے! **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**○ آپ نے پڑھا: **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ**○ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**○ **اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنا دیئے۔** حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب نے فرمایا: '' صاحبزادے آگے پڑھئے! فرمایا: **میں نے اپنی ماں کے شکم** (پیٹ) **میں اِتنے ہی سُنے تھے اور اِسی قدر اُن** (یعنی امّی جان) **کو یاد تھے، وہ مجھے بھی یاد ہو گئے!** (ملفوظاتِ اعلی حضرت ص ۴۸۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خدا اپنی الفت میں صادِق بنا دے
مجھے مصطفٰے کا تو عاشق بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

افسوس! اسلامی معلومات کی کمی کی وجہ سے آج مسلمانوں کی بَہُت بڑی تعداد قراٰنِ پاک پڑھنے پڑھانے، سُننے سنانے

اور چُھونے اٹھانے وغیرہ کے شَرعی اَحکام سے نابَلَد ہے۔ اِشاعتِ عِلم کا ثواب پانے اور مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کی نیّت سے قراٰنِ پاک کے بارے میں رنگ برنگے **مَدَنی پھولوں** کا گلدستہ پیش کرتا ہوں۔

''قراٰن تمام ہی کُتُب سے افضل ہے''کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے تلاوت کے 21 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ صبح **قراٰنِ مجید کو چُومتے تھے** اور فرماتے: ''یہ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔'' (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۳۴ دار المعرفۃ بیروت) ﴿۲﴾ تلاوت کے آغاز میں **اعوذ** پڑھنا **مُستَحَب** ہے اور ابتدائے سورت میں **بسم اللہ** سنّت، ورنہ **مُستَحَب** (بہارِ شریعت ج۱ حصہ ۳ ص ۵۵۰ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) ﴿۳﴾ سورۂ براءت (سورۂ توبہ) سے اگر تلاوت شروع کی تو **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ** (اور) **بِسْمِ اللّٰہِ** (دونوں) کہہ لیجئے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورۂ توبہ (دورانِ تلاوت) آگئی تو تَسْمِیہ (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ شریف) پڑھنے کی حاجت نہیں۔ اور اس کی ابتدا میں نیا تَعَوُّذ (تَعَوْ۔ وُذ) جو آج کل کے حافِظوں نے نکالا ہے، **بے اَصل** ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتداءً بھی پڑھے جب بھی **بِسْمِ اللّٰہِ** نہ پڑھے یہ مَحض غَلَط ہے (ایضاً ص ۵۵۱) ﴿۴﴾ باوُضو، قِبلہ رُو، اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرنا **مُستَحَب** ہے (ایضاً ص ۵۵۰) ﴿۵﴾ قراٰنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زَبانی پڑھنے سے **افضل** ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چُھونا بھی اور یہ سب کام **عِبادت** ہیں۔ (غُنیۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۵) ﴿۶﴾ قراٰنِ مجید کو نہایت **اچھی آواز** سے پڑھنا چاہیے، اگر آواز اچھّی نہ ہو تو اچھّی آواز بنانے کی کوشش کرے، مگر لَحن کے ساتھ پڑھنا کہ حُرُوف میں **کمی بیشی** ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں **قواعِدِ تجوید** کی رعایت کیجئے (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج۹، ص ۶۹۴) ﴿۷﴾ **قراٰنِ مجید** بلند آواز سے پڑھنا **افضل** ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو اِیذا نہ پہنچے۔ (غُنیۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۷) ﴿۸﴾ جب قراٰنِ پاک کی سورتیں یا آیتیں پڑھی جاتی ہیں اُس وقت بعض لوگ چُپ تو رہتے ہیں مگر اِدھر اُدھر دیکھنے اور دیگر حرکات و اشارات وغیرہ سے باز نہیں آتے، ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ چُپ رہنے کے ساتھ ساتھ غور سے سننا بھی لازِمی ہے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صَفحَہ 352 پر میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **قراٰنِ مجید پڑھا جائے اسے کان لگا کر غور سے سُننا اور خاموش رہنا فرض ہے۔** قَالَ اللّٰہُ تعالٰی (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:) **وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ** ﴿۲۰۴﴾ (پ ۹ الاعراف ۲۰۴) (ترجمۂ کنزالایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو)

﴿۹﴾ **جب** بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا **فرض** ہے، جب کہ وہ **مجمع** سُننے کے لئے حاضر ہو ورنہ **ایک** کا سننا کافی ہے، اگرچہ اور (لوگ) اپنے کام میں ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۲۳ ص ۳۵۳ مُلَخَّصاً) ﴿۱۰﴾ **مجمع** میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ **حرام** ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ **حرام** ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ **آہستہ** پڑھیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۲) ﴿۱۱﴾ مسجِد میں دوسرے لوگ ہوں، نَماز یا اپنے وِرد و وظائف پڑھ رہے ہوں اُس وقت فَقَط اتنی آواز سے تلاوت کیجئے کہ صرف آپ خود سن سکیں برابر والے کو آواز نہ پہنچے ﴿۱۲﴾ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا **ناجائز** ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اِس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرَّر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اِس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اِس نے پڑھنا شروع کیا، تو اِس (یعنی پڑھنے والے) پر گناہ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص ۴۹۷) ﴿۱۳﴾ جہاں کوئی شخص علمِ دین پڑھ رہا ہے یا طالبِ علم علمِ دین کی تکرار کرتے یا مُطالَعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔ (اَیضاً) ﴿۱۴﴾ **لیٹ** کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سِمٹے ہوں اور منہ کُھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔ (اَیضاً ص ۴۹۶) ﴿۱۵﴾ **غسل** خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قرآنِ مجید پڑھنا، **ناجائز** ہے (اَیضاً) ﴿۱۶﴾ **قرآنِ مجید** سُننا، تلاوت کرنے اور نَفل پڑھنے سے **افضل** ہے (اَیضاً ص ۴۹۷) ﴿۱۷﴾ جو شخص غَلَط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجِب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (اَیضاً ص ۴۹۸) ﴿۱۸﴾ اسی طرح اگر کسی کا مُصحَف شریف (قرآنِ پاک) اپنے پاس عارِیَت (یعنی وقتی طور پر لیا ہوا) ہے، اگر اس میں کِتابت کی غَلَطی دیکھے، (تو جس کا ہے اُسے) بتا دینا واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۳) ﴿۱۹﴾ **گرمیوں** میں صبح کو **قرآنِ مجید** ختم کرنا **بہتر** ہے اور **سردیوں** میں اوّل شب کو کہ حدیث میں ہے: ''جس نے شروع دن میں **قرآن ختم** کیا، شام تک فِرِشتے اس کے لیے اِستِغفار کرتے ہیں اور جس نے اِبتِدائے شب میں **ختم** کیا، صبح تک اِستِغفار کرتے ہیں۔'' گرمیوں میں چُونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے **وَقت ختم** کرنے میں اِستِغفارِ ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں (یعنی سردیوں) کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں **ختم** کرنے سے اِستِغفار زیادہ ہوگی۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص ۴۹۶) ﴿۲۰﴾ جب قرآنِ پاک **ختم** ہو تو تین بار سورۂ اِخلاص پڑھنا **بہتر** ہے۔ اگرچہ **تراویح** میں ہو، البتّہ اگر فرض نَماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص ۴۹۶) ﴿۲۱﴾ **ختمِ قرآن کا طریقہ** یہ ہے کہ سورۂ ناس پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ سے **وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ**

الْمُفْلِحُوْنَ۝ تک پڑھے اور اس کے بعد دعا مانگئے کہ یہ **سنّت** ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنھما حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ''**نبیِّ کریم**، رء وفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جب ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۝'' پڑھتے تو سورۂ فاتحہ شروع فرماتے پھر سورۂ بقرہ سے ''وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝'' تک پڑھتے پھر ختمِ قراٰن کی دعا پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ (اَلْاِتقان فِیْ عُلُوْمِ الْقُرْاٰن، ج ۱، ص ۱۵۸)

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نِکلی دُعائے محمد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی مُنّے نے راز فاش کر دیا......!

حضرت سیِّدُنا ابوعبداللّٰہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **ابوالحسن محمد بن اسلم طُوسی** علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی اپنی **نیکیاں چھپانے** کا بے حد خیال فرماتے یہاں تک کہ ایک بار فرمانے لگے: اگر میرا بس چلے تو میں **کراماً کاتبین** (اعمال لکھنے والے دونوں بُزُرگ فِرشتوں) سے بھی چھپ کر عبادت کروں! راوی کہتے ہیں: میں **بیس برس** سے زیادہ عرصہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **صحبت** میں رہا مگر جمعۃ المبارک کے علاوہ کبھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دو رَکعت نَفل بھی پڑھتے نہیں دیکھ سکا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پانی کا کوزہ لیکر اپنے کَمرۂ خاص میں تشریف لے جاتے اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے تھے۔ میں کبھی بھی نہ جان سکا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کمرے میں کیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مَدَنی مُنّا زور زور سے رونے لگا**۔ اس کی امّی جان چُپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں، میں نے کہا: **مَدَنی مُنّا** آخر اس قَدَر کیوں رو رہا ہے؟ بی بی صاحِبہ نے فرمایا: اس کے ابّو (حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن طُوسی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی) **اس کمرے میں داخِل ہو کر تلاوتِ قراٰن کرتے ہیں اور روتے ہیں تو یہ بھی ان کی آواز سن کر رونے لگتا ہے!** شیخ ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن طُوسی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی (ریاکاریوں کی تباہ کاریوں سے بچنے کی خاطِر) نیکیاں چھپانے کی اِس قدر سعی فرماتے تھے کہ اپنے اُس کمرۂ خاص سے عبادت کرنے کے بعد باہَر نکلنے سے پہلے اپنا منہ دھو کر آنکھوں میں سُرمہ لگا لیتے تا کہ چِہرہ اور آنکھیں دیکھ کر کسی کو اندازہ نہ ہونے پائے کہ یہ روئے تھے! (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۲۵۴) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو**۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سبحٰنَ اللّٰہ! ایک طرف نیکیاں چھپانے والے وہ مُخلِص صالح انسان اور آہ! دوسری طرف اپنی نیکیوں کا بڑھا چڑھا کر ڈھنڈورا پیٹنے والے ہم جیسے اِخلاص سے عاری نادان! کہ اوّل تو نیکی ہو نہیں پاتی ہے کبھی ہو بھی گئی تو ریا کاری لا گو پڑ جاتی ہے۔ ہائے! ہائے!

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قِیامت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰنِ کریم کے حُرُوف کی دُرُست مَخارِج سے ادائیگی اور غلط پڑھنے سے بچنا فرضِ عین ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''بلا شُبہ اتنی **تجوید** جس سے **تَصحِیحِ** (تَص۔حی۔ح) حُروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مطابق حُروف کو دُرُست مخارج سے ادا کر سکے)، اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، **فرضِ عَین** ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۶ ص۳۴۳)

قراٰن پڑھنے والے مَدَنی مُنّوں کی فضیلت

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زمین والوں پر عذاب کرنے کا ارادہ فرماتا ہے لیکن جب بچّوں کو **قراٰنِ پاک** پڑھتے سنتا ہے تو عذاب کو روک لیتا ہے۔ (سُنَنِ دارمی ج۲ ص۵۳۰ حدیث۳۳۴۵ دار الکتاب العربی بیروت)

ہو کرم اللہ! حافِظ مدنی مُنّوں کے طفیل
جگمگاتے گُنبدِ خضرا کی کرنوں کے طفیل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **''دعوتِ اسلامی''** کے تحت دنیا کے مختلف ممالک میں بے شمار مدارِس بنام **مَدرَسۃُ المَدِینہ** قائم ہیں۔ جن میں تا دمِ تحریر صرف پاکستان میں پچاس ہزار مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں حِفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں، نیز لا تعداد مساجِد و مقامات پر **مدرَسۃُ المَدِینہ** (بالِغان) کا بھی اہتمام ہوتا ہے، جن میں دن کے اندر کام کاج میں مصروف رہنے والوں کو عُموماً نمازِ عشا کے بعد تقریباً 40 مِنَٹ کیلئے دُرُست **قراٰنِ مجید** پڑھنا سکھایا جاتا، مختلف دعائیں یاد کروائی جاتیں اور سنّتیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کیلئے بھی **مدارِسُ المدینہ** (بالِغات) قائم ہیں۔

"خوب قرآنِ پاک پڑھو" کے چودہ حُروف کی نسبت سے سجدۂ تلاوت کے 14 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ **واجب** ہو جاتا ہے۔(اَلْهِدَایہ، ج ۱ ص۷۸داراحیاء التراث العربی بیروت) ﴿۲﴾ فارسی یا کسی اور زَبان میں (بھی اگر) آیت کا ترجَمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیتِ سجدہ کا ترجَمہ ہے، البتّہ یہ ضَرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ **آیتِ سجدہ** کا ترجَمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضَرورت نہیں کہ سننے والے کو **آیتِ سجدہ** ہونا بتایا گیا ہو۔(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۳ کوئٹہ) ﴿۳﴾ **پڑھنے** میں یہ **شرط** ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود سُن سکے۔(بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۴ ص ۷۲۸) ﴿۴﴾ **سننے** والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ بِالقصد (یعنی ارادۃً) سُنی ہو، بِلا قصد (یعنی بلا ارادہ) سُننے سے بھی سجدہ **واجب** ہو جاتا ہے۔(الھدایہ ج ۱ ص ۷۸) ﴿۵﴾ اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شور و غل یا بہرہ ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو **سجدہ** واجِب ہو گیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۲) ﴿۶﴾ **سجدہ** واجب ہونے کے لئے **پوری آیت** پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں **سجدے کا مادّہ** پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔(رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۶۹۴) ﴿۷﴾ **سجدۂ تِلاوت کا طریقہ:** سجدے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا **سنّت** ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام **مُستَحَب**۔(دُرِّمُختار ج ۲ ص ۶۹۹) ﴿۸﴾ **سجدۂ تلاوت** کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہُّد (یعنی اَلتَّحِیّاتُ) ہے نہ سلام۔(تَنْوِیرُ الْاَبْصَار ج ۲ ص ۷۰۰) ﴿۹﴾ اس کی نیّت میں یہ شرط نہیں کہ فُلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مُطلَقاً **سجدۂ تلاوت** کی نیّت کافی ہے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۶۹۹) ﴿۱۰﴾ آیتِ سجدہ بَیرونِ نماز (یعنی نماز کے باہَر) پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا **واجب** نہیں ہاں **بہتر** ہے کہ فوراً کر لے اور وُضو ہو تو تاخیر **مکروہِ تنزیہی**۔(دُرِّمُختار ج ۲ ص ۷۰۳) ﴿۱۱﴾ اُس وقت اگر کسی وجہ سے **سجدہ نہ کر سکے** تو تلاوت کرنے والے اور سامع (یعنی سننے والے) کو یہ کہہ لینا **مُستَحَب** ہے: **سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ** (ترجَمۂ کنزالایمان: ہم نے سُنا اور مانا، تیری معافی ہوائے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔(پ ۳ البقرۃ: ۲۸۵) (رَدُّالْمُحتار ج ۲، ص ۷۰۳) ﴿۱۲﴾ ایک مجلس میں سجدے کی ایک آیت کو بار بار **پڑھا یا سنا** تو ایک ہی سجدہ **واجب** ہوگا، اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو یونہی اگر آیت

پڑھی اور وُہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی ایک ہی سجدہ واجِب ہوگا۔(دُرِّمختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۷۱۲)﴿۱۳﴾پوری سورت پڑھنا اور آیتِ سجدہ چھوڑ دینا مکروہِ تحریمی ہے اور صرف آیتِ سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملالے۔ (دُرِّمختار ج ۲، ص ۷۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجت پوری ہونے کیلئے

﴿۱۴﴾(اَحناف یعنی حنفیوں کے نزدیک قرآن پاک میں سجدے کی 14 آیتیں ہیں) جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب (یعنی14) آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں 14 سجدے کرلے۔ (بہارِشریعت ج ۱ حصّہ ۴ ص ۷۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

14 آیاتِ سجدہ

(۱)﴿اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ۠۝۲۰۶﴾(پ ۹ اَعراف ۲۰۶)

(۲)﴿وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ۝۱۵﴾(پ ۱۳ رَعد ۱۵)

(۳)﴿وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ۝۴۹ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۝۵۰﴾(پ ۱۴ نحل ۴۹)

(۴)﴿قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْاؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًاۙ۝۱۰۷ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا۝۱۰۸ وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا۝۱۰۹﴾

(پ ۱۵ بنی اِسرَائِیل ۱۰۷۔۱۰۹)

(۵)﴿اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَۗ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ٘ وَّ مِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْرَآءِیْلَ٘ وَ مِمَّنْ هَدَیْنَا وَ اجْتَبَیْنَاؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِیًّا۝۵۸﴾ (پ ۱۶ مریم ۵۸)

(۶)﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِؕ وَ كَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُؕ وَ مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ۝۱۸﴾ (پ ۱۷ حج ۱۸)

(۷)﴿وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴾ (پ ۱۹ فُرقان ٦٠)

(۸)﴿اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴾ (پ۱۹ نمل ۲۵-۲٦)

(۹)﴿اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴾ (پ۲۱ سجدہ ۱۵)

(۱۰)﴿قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیْلٌ مَّا هُمْ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ﴾ (پ ۲۳ صٓ ۲٤-۲۵)

(۱۱)﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ هُمْ لَا یَسْــٴَـمُوْنَ ﴾ (پ ۲٤ حٰمٓ السَّجدۃ ۳۷-۳۸)

(۱۲) ﴿فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴾ (پ ۲۷ نجم ٦۲)

(۱۳) ﴿وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ﴾ (پ ۳۰ اِنشِقاق ۲۰-۲۱)

(۱٤) ﴿كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ﴾ (پ ۳۰ عَلَق ۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”فرمانِ حمید“ کے نو حُروف کی نسبت سے قراٰنِ پاک کو چُھونے کے 9 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ اگر وُضو نہ ہو تو قراٰنِ عظیم چُھونے کے لئے وُضو کرنا فرض ہے۔ (نُورُ الْاِیضاح ص ۱۸) ﴿۲﴾ بے چُھوئے زَبانی دیکھ کر (بے وُضو) پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں ﴿۳﴾ قراٰنِ مجید چُھونے کے لئے یا سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر کے لئے تیمُّم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔ (بہارِ شریعت ج۱ حصّہ ۲ ص ۳۵۲) ﴿٤﴾ جس پر غُسل فرض ہو اُس کو قراٰنِ مجید چُھونا اگرچِہ اس کا سادہ حاشِیہ یا جلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چُھونا یا ایسی انگوٹھی چُھونا یا پہننا جیسے مُقَطَّعات کی انگوٹھی حرام ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ حصّہ ۲ ص ۳۲٦) ﴿۵﴾ اگر قراٰنِ عظیم جُزدان میں ہو تو جُزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قراٰن

مجید کا تو جائز ہے، کُرتے کی آستین ،دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے (یعنی کندھے) پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چَولی قراٰن مجید کے تابع تھی۔(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۱ ص ۳۴۸) ﴿۶﴾ قراٰن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے چھونے اور پڑھنے میں قراٰنِ مجید ہی کا سا حکم ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۲۷) ﴿۷﴾ کتاب یا اخبار میں آیت لکھی ہو تو اُس آیت پر نیز اُس آیت والے حصّہ کاغذ کے عین پیچھے بے وضو اور بے غُسلے کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ﴿۸﴾ جس کاغذ پر صرف آیت لکھی ہو اور کچھ بھی نہ لکھا ہو اُس کو آگے پیچھے یا کونے وغیرہ کسی بھی جگہ پر بے وُضو اور بے غُسلا ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

کلامِ پاک کے مولا مجھے آداب سکھلا دے
مجھے کعبہ دکھا دے گنبدِ خضرا بھی دکھلا دے

کتابیں چھاپنے والوں کی خدمتوں میں مَدَنی التجاء

﴿۹﴾ دینی کتابیں اور ماہنامے وغیرہ چھاپنے والوں کی خدمتوں میں دردبھری مَدَنی التجاء ہے کہ سرِ ورق (TITLE) کے چاروں صفحوں میں سے کسی بھی صفحے پر آیاتِ مبارکہ یا ان کے ترجمے نہ چھاپا کریں کہ کتاب یا رسالہ لیتے اُٹھاتے ہوئے بے شمار مسلمان بے خیالی میں بے وُضو چُھونے میں مُبتلا ہو سکتے ہیں۔ اس ضِمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 393 پر فرماتے ہیں: آیۃ کریمہ کو اخبار کی طَبلَق (یعنی اخبار یا رسالے کے بنڈل، پُلندے یا گڈّی کے گرد لپیٹے ہوئے کاغذ) یا کارڈ یا لِفافوں پر چھپوانا بے ادَبی کو مُستَلزِم (یعنی لازم کرتا) اور حرام کی طرف مُنجر (یعنی لے جانے والا) ہے اُس پر چِٹّھی رَسانوں (یعنی ڈاکیوں) وغیرہم بے وُضو بلکہ جُنُب (یعنی بے غُسل) بلکہ کُفّار کے ہاتھ لگیں گے جو ہمیشہ جُنُب (یعنی بے غُسلے) رہتے ہیں اور یہ حرام ہے۔ قال تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا) لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَؕ(۷۹) (ترجمۂ کنز الایمان: اسے نہ چھوئیں مگر باوُضو) مہریں لگانے کے لئے زمین پر رکھے جائیں گے پھاڑ کر ردّی میں پھینکے جائیں گے ان بے حُرمتیوں پر آیت کا پیش کرنا اس (یعنی چھاپنے یا لکھنے والے) کا فِعل ہوا۔

کردم از عقل سُوالے کہ بگو ایمان چیست ــ عقل در گوشِ دِلم گُفت کہ ایمان ادب ست

(میں نے عقل سے یہ سُوال کیا تُو یہ بتادے کہ ایمان کیا ہے، عقل نے میرے دل کے کانوں میں کہا کہ ایمان ادب کا نام ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر کسی کتاب کے سرِ ورق (TITLE) پر آیتِ قراٰنی چھپی ہوئی دیکھیں تو درخواست ہے اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے کتاب

چھاپنے والے کو مندرجہ بالاتحریر دکھایئے یا اس کی فوٹو کاپی بذریعۂ ڈاک ارسال فرمایئے اور ساتھ میں یہ بھی لکھئے کہ آپ کی فُلاں کتاب کے سرِ وَرَق پر آیتِ کریمہ دیکھی تو تحریری طور پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوں کہ برائے کرم! سرِ ورق پر آیاتِ مبارکہ اور ان کے ترجَمے نہ چھاپئے تاکہ مسلمان بے خیالی میں بے وضو چھونے سے محفوظ رہیں۔جزاکَ اللّٰہُ خیراً۔اگر پبلیشر بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ المبین کا عاشق ہوا تو اِن شاءَ اللّٰہعَزَّوَجَلَّ آپ کو دعاؤں سے نوازتے ہوئے آئندہ احتیاط کی نیّت کا اظہار کریگا۔

محفوظ خدا رکھنا سدا بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''قراٰن'' کے چار حُرُوف کی نسبت سے ترجَمۂ قراٰن کے 4 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ بغیر تفسیر صرف ترجمۂ قراٰن نہ پڑھا جائے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارَک فتوے کے ایک جُز (یعنی حصّے) کا خلاصہ ہے: بغیر علمِ کثیر کے صرف ترجمۂ قُراٰن پڑھ کر سمجھ لینا ممکن نہیں، بلکہ اس میں نفع کے مقابلے میں نقصان زیادہ ہے۔ترجَمہ پڑھنا ہے تو کسی عالم ماہر کامل سُنّی دیندار سے پڑھے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۲۳ص۳۸۲ مُلَخَّصاً)

﴿۲﴾ قراٰن پاک کو سمجھنے کے لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، ولیِ نعمت، اِمامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کا شُہرۂ آفاق ترجمۂ قراٰن **''کنزُ الایمان''** مع تفسیر **''خزائن العرفان''** (از حضرت علامہ مولانا سیِّد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی) حاصِل کیجئے ﴿۳﴾ روزانہ قراٰن پاک کی کم از کم 3 آیات (مع ترجمہ وتفسیر) کی **تلاوت** کے **مَدَنی انعام** پر عمل کیجئے،ان شاءَ اللّٰہعَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے

﴿۴﴾ دعوتِ اسلامی کے تنظیمی انداز کے مطابق ہر مسجد کو ایک ذیلی حلقہ قرار دیا گیا ہے۔تمام ذیلی حلقوں میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد اجتماعی طور پر **تین آیات** کی تلاوت مع ترجمۂ کنز الایمان وتفسیر خزائن العرفان کے **مَدَنی حلقے** کا ہَدَف ہے۔اگر مُیَسَّر ہو تو اسلامی بھائی اس میں **شرکت** کی سعادت پائیں۔

''کنزالایمان'' اے خدا میں کاش! روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اِس کی پھر اُس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''رب'' کے دو حُرُوف کی نسبت سے مقدّس اوراق کو دفن کرنے یا ٹھنڈے کرنے کے 2 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ اگر مُصْحَف (یعنی قراٰن) شریف پُرانا ہوگیا، اس قابِل نہ رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اَندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق مُنْتَشِر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دَفْن کیا جائے اور دَفن کرنے میں اس کیلئے **لَحد بنائی جائے** (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قبلہ کی دیوار کو اِتنا کھودیں کہ سارے مُقَدّس اَوراق سما جائیں) تاکہ اس پر مٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹّی ڈالیں کہ اس پر مٹّی نہ پڑے، **مُصْحَف شریف** پُرانا ہو جائے تو اُس کو جلایا نہ جائے۔(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۳۸ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) ﴿۲﴾ **مُقَدَّس اَوْرَاق** کم گہرے سَمُندر، دریا یا نہر میں نہ ڈالے جائیں کہ عُموماً بہ کر کَنارے پر آجاتے اور سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں۔ **ٹھنڈا کرنے کا طریقہ** یہ ہے کہ کسی تھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وَزنی پتّھر ڈال دیا جائے نیز تھیلی یا بوری پر چند جگہ اس طرح چیرے لگائے جائیں کہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تہ میں چلی جائے ورنہ پانی اَندر نہ جانے کی صُورت میں بعض اَوقات میلوں تک تیرتی ہوئی کَنارے پہنچ جاتی ہے اور کبھی گنوار یا کُفّار خالی بوری حاصِل کرنے کے لالچ میں مُقدّس اَوراق کَنارے ہی پر ڈھیر کر دیتے ہیں اور پھر اتنی سخت بے اَدَبیاں ہوتی ہیں کہ سُن کر عُشّاق کا کلیجہ کانپ اُٹھے! مُقدّس اَوراق کی بوری گہرے پانی تک پہنچانے کیلئے مسلمان کشتی والے سے بھی تعاوُن حاصِل کیا جاسکتا ہے مگر بوری میں چیرے ہر حال میں ڈالنے ہوں گے۔

میں ادب قراٰن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''کلامُ اللّٰہ'' کے آٹھ حُروف کی نسبت سے مُتَفَرِّق 8 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ قراٰنِ مجید کو **جُز دان وغِلاف** میں رکھنا ادب ہے۔ صَحابہ وتابِعین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۳۹) ﴿۲﴾ قراٰنِ مجید کے **آداب** میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف **پیٹھ** نہ کی جائے، نہ **پاؤں** پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود **اونچی** جگہ پر ہو اور قراٰن مجید نیچے ہو۔ (اَیضاً) ﴿۳﴾ **لُغَت** ونَحو وصَرف (تینوں عُلُوم) کا ایک (ہی) مرتبہ ہے، ان میں ہر ایک (علم) کی کتاب کو دوسرے کی کتاب پر رکھ سکتے ہیں اور ان سے اوپر **عِلمِ کلام** کی کتابیں رکھی جائیں ان کے اوپر **فِقْہ** اور **احادیث ومَوَاعِظ ودعواتِ**

ماثُورہ (یعنی قرآن واحادیث سے منقول دعائیں) فِقہ سے اوپر اور **تفسیر** کو ان کے اوپر اور **قرآنِ مجید** کو سب کے اوپر رکھئے۔ قرآن مجید جس صَندُوق میں ہو اس پر **کپڑا** وغیرہ نہ رکھا جائے۔(فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۲۳-۳۲۴) ﴿۴﴾ کسی نے محض **خیرو بَرَکت** کے لیے اپنے مکان میں قرآنِ مجید رکھ چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیّت باعثِ **ثواب** ہے۔ (فتاوٰی قاضی خان ج۲،ص۳۷۸) ﴿۵﴾ بے خیالی میں قرآنِ کریم اگر ہاتھ سے چُھوٹ کر یا طاق وغیرہ پر سے زمین پر تشریف لے آیا (یعنی گر پڑا) تو نہ گناہ ہے نہ کوئی کفّارہ ﴿۶﴾ گستاخی کی نیّت سے کسی نے معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک زمین پر دے مارا یا بہ نیّتِ توہین اس پر پاؤں رکھ دیا تو **کافر** ہوگیا ﴿۷﴾ اگر قرآنِ مجید ہاتھ میں اٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر حَلَف یا قَسَم کا لفظ بول کر کوئی بات کی تو یہ بَہُت ''سخت قَسَم'' ہوئی اور اگر حَلَف یا قَسَم کا لفظ نہ بولا تو صِرف قرآنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر بات کرنا نہ قَسَم ہے نہ اس کا کوئی کفّارہ۔(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۳ ص ۵۷۴-۵۷۵ مُلَخَّصاً) ﴿۸﴾ اگر مسجِد میں بَہُت سارے قرآنِ پاک جمع ہو گئے اور سب استِعمال میں نہیں آرہے، رکھے رکھے بوسیدہ ہو رہے ہیں تب بھی انہیں ھدِیَّۃً دے کر (یعنی بیچ کر) ان کی قیمت مسجِد میں صَرف نہیں کرسکتے۔ البتّہ ایسی صورت میں وہ قرآنِ پاک دیگر مساجِد و مدارِس میں رکھنے کیلئے تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۶ ص۱۶۴ مُلَخَّصاً)

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش خدایا
اللہ! تلاوت میں مرے دل کو لگا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''مدینہ'' کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کے 5 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **سرکارِ نامدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے: **مردہ** کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدّت سے **اِنتظار** کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی **دعا** اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مَافِیھا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **قبر** والوں کو ان کے زندہ **مُتَعَلِّقِین** کی طرف سے ہدِیّہ کیا ہوا **ثواب** پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے ''دعائے مغفرت کرنا ہے''۔(شُعَب الایمان ج۶ ص۲۰۳ حدیث ۷۹۰۵) ﴿۲﴾ **طَبَرانی** میں ہے: ''**جب** کوئی شخص میّت کو **اِیصالِ ثواب** کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے نُورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کَنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ''**اے قبر**

والے! یہ ہدِیّہ (تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قَبول کر۔'' یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج۵ ص۳۷ حدیث ۶۵۰۴ دار الفکر بیروت)

قبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے
فضل سے کردے چاندنا یارب!

﴿۳﴾ تلاوتِ قراٰن کے ساتھ ساتھ فرض، واجِب، سنّت، نَفل، نَماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، درس، مَدَنی قافلے میں سفر، مَدَنی انعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کامُطالَعہ، مَدَنی کاموں کیلئے انفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

﴿۴﴾ ''ایصالِ ثواب'' کوئی مشکل کام نہیں صرف اتنا کہہ دینا یا دل میں نیّت کرلینا بھی کافی ہے کہ مَثَلاً یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو قراٰنِ پاک پڑھا (یا فُلاں فُلاں عمل کیا) اس کا ثواب میری والِدۂ مرحومہ کو پہنچا۔'' اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب پہنچ جائے گا۔

فاتِحہ کا طریقہ

﴿۵﴾ آج کل مسلمانوں میں خُصُوصاً کھانے پر جو فاتحہ کا طریقہ رائج ہے وہ بھی بہت اچّھا ہے، اس دوران تلاوت وغیرہ کا بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔ جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کچھ سامنے رکھ لیجئے۔ اب ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝'' پڑھ کر ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴
وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶

تین بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَ مِنْ شَرِّ
حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۬ۙ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ
النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۲﴾ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳﴾ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۴﴾ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۷﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۚۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۲﴾ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓىٕكَ
عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھیے:

﴿۱﴾ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ (پ۲ البقرۃ:۱۶۳)

﴿۲﴾ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ (پ۸ الاعراف:۵۶)

﴿۳﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۷ الانبیاء:۱۰۷)

﴿۴﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾ (پ۲۲ الاحزاب:۴۰)

﴿۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

(پ ۲۲ الاحزاب:۵۶)

اب دُرُود شریف پڑھئے:

اس کے بعد پڑھئے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

اب ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھانے والا بُلند آواز سے **"اَلْفَاتِحَہ"** کہے۔ سب لوگ آہستہ سے سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے: "آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دید یجئے"۔ تمام حاضِرین کہہ دیں: "آپکو دیا۔" اب فاتحہ پڑھانے والا **ایصالِ ثواب** کردے۔

اِیصالِ ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یااللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہئے) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے بلکہ آج تک جو کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل ہو سکا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقِص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایانِ شان مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری جانب سے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں نَذْر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے تَوَسُّط سے تمام انبیائے کرام عَلَیهِم الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تمام صَحابۂ کرام علیھم الرضوان تمام اولیائے عِظام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام کی جناب میں نَذْر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے تَوَسُّط سے سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے لیکر اب تک جتنے انسان وجِنّات **مسلمان** ہوئے یا قِیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا۔ اس دَوران جن جن بُزُرگوں کو خُصُوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیے۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیرو مرشِد کو بھی **ایصالِ ثواب** کیجئے۔ (فوت شُدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے) اب حسبِ معمول دعا ختم کردیجئے۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ کھانوں اور پانی میں واپس ڈال دیجئے)

ثواب اعمال کا میرے تو پہنچا ساری اُمّت کو
مجھے بھی بخش یارب بخش اُن کی پیاری اُمّت کو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

میری زندگی کا پہلا رِسالہ

از: سگِ مدینہ محمد الیاس قادِری رضوی عُفِیَ عَنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بچپن ہی سے اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان علَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن سے مَحَبّت ہوگئی تھی۔ ''تذکرۂ احمد رضا بسلسلۂ یوم رضا'' میری زندگی کا پہلا رِسالہ ہے۔ جو کہ میں نے 25 صفر المظفَّر 1393ھ (بمطابق 31-3-1973) کو ''یومِ رضا'' کے موقع پر جاری کیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے بَہُت سارے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں، وقتاً فوقتاً اِس میں ترامیم کی ہیں، روضۂ رسول علٰی صاحِبِها الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی یاد دلانے والے دستخط بھی اُن دنوں نہیں تھے بعد میں ذہن بنا مگر آخری صَفْحے پر بطورِ یادگار تاریخ پُرانی رکھی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری اِس کاوِش کو قبول فرمائے اور اِس مختصر سے رِسالے کو عاشقانِ رسول کیلئے نَفْع بخش بنائے۔ اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ بطفیلِ اعلیٰ حضرت میری اور رِسالے کے ہر سُنّی قاری کی بے حساب مغفِرت کرے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الۡاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۳ ھ

21-12-2011

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

تذکرۂ امام احمد رضا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگربہ نیّتِ ثواب یہ رِسالہ پورا پڑھ کر اپنی دنیا وآخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رَحْمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، شفیعِ اُمَم، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے:
''جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں اُس کی شَفاعت فرماؤں گا۔'' (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۶۱ مؤسسة الریان بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وِلادَتِ باسعادت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِسُنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ الْمَرْتَبت، پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی وِلادَتِ باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّہ جَسولی میں ۱۰ شَوّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروزِ ہفتہ بوقتِ ظُہر مطابِق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ سِنِ پیدائش کے اِعتِبار سے آپ کا نام اَلْمُختار (۱۲۷۲ھ) ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۵۸ مکتبة المدینه بابُ المدینه کراچی)

اعلیٰ حضرت کا سِنِ وِلادت

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سِنِ وِلادت پارہ 28 سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَہ کی آیت نمبر 22 سے نکالا

ہے۔اِس آیتِ کریمہ کے عِلْمِ اَبجد کے اِعتِبار کے مطابِق 1272 عَدَد ہیں اور ہجری سال کے حساب سے یِہی آپ کا سِنِ وِلادت ہے۔چُنانچِہ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت صَفْحَہ410 پر ہے:وِلادت کی تاریخوں کا ذِکْر تھا اور اس پر(سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے)ارشادفرمایا :بِحَمْدِ اللّٰہِ تعالٰی میری وِلادت کی تاریخ اس آیۃِ کریمہ میں ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (پ۲۸،المجادلہ:۲۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان : یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اوراپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔

آپ کا نامِ مُبارَک **محمد** ہے اور آپ کے دادا نے **احمد رضا** کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیرت انگیز بچپن

عُموماً ہر زمانے کے بچّوں کا وُہی حال ہوتا ہے جو آج کل بچّوں کا ہے کہ سات۷ آٹھ۸ سال تک تو انہیں کسی بات کا ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی بات کی تہ تک پہنچ سکتے ہیں،مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا بچپن بڑی اَھمیّت کا حامل تھا۔کم سِنی ، خُرد سالی (یعنی بچپن)اور کم عمری میں ہوش مندی اور قوّتِ حافِظہ کا یہ عالَم تھا کہ ساڑھے **چار سال** کی ننّھی سی عُمر میں قراٰنِ مجید ناظِرہ مکمّل پڑھنے کی نعمت سے بارِیاب ہوگئے۔**چھ٦ سال** کے تھے کہ ربیعُ الْاوّل کے مبارَک مہینے میں مِنبر پر جلوہ افروز ہوکر میلادُ النّبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موضوع پر ایک بَہُت بڑے اجتماع میں نہایت پُر مَغز تقریر فرما کر عُلَمائے کِرام اور مشائخ عِظام سے تحسین و آفرین کی داد وُصول کی۔اِسی عُمر میں آپ نے **بغداد شریف** کے بارے میں سَمت معلوم کر لی پھر تا دمِ حیات بَلْدۂ مبارَکہ غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکرم (یعنی غوثِ اعظم کے مُبارَک شہر) کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔نَماز سے تو عِشق کی حد تک لگاؤ تھا چُنانچِہ نَمازِ پنج گانہ باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کا تَحَفُّظ کرتے ہوئے مسجِد میں جا کر ادا فرمایا کرتے ،جب کبھی کسی خاتون کا سامنا ہوتا تو فوراً نظریں نیچی کرتے ہوئے سر جُھکا لیا کرتے ،گویا کہ سُنّتِ مصطفٰے عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّناء کا آپ پر غَلَبہ تھا جس کا اِظہار کرتے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جوشخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

ہوئے حُضُور پُرنور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ عالیہ میں یُوں سلام پیش کرتے ہیں: ؎

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرُود

اُونچی بینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے لڑکپن میں تقویٰ کو اِس قَدَر اپنا لیا تھا کہ چلتے وَقْت قدموں کی آہٹ تک سُنائی نہ دیتی تھی۔ سات سال کے تھے کہ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک میں روزے رکھنے شروع کر دیئے۔

(دیباچہ فتاوٰی رضویہ ج ۳۰ ص ۱۶)

بچپن کی ایک حِکایت

جنابِ سیِّد ایّوب علی شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو گھر پر ایک مولوی صاحِب قرانِ مجید پڑھانے آیا کرتے تھے۔ ایک روز کا ذِکر ہے کہ مولوی صاحِب کسی آیتِ کریمہ میں بار بار ایک لَفظ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو بتاتے تھے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی زَبانِ مُبارَک سے نہیں نکلتا تھا وہ ''زَبَر'' بتاتے تھے آپ ''زیر'' پڑھتے تھے یہ کیفیت جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دادا جان حضرتِ مولانا رضا علی خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے دیکھی تو حُضُور (یعنی اعلیٰ حضرت) کو اپنے پاس بُلایا اور کلامِ پاک منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتِب نے غَلَطی سے زیر کی جگہ زَبر لکھ دیا تھا، یعنی جو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی زَبان سے نکلتا تھا وہ صحیح تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دادا نے پوچھا کہ بیٹے جس طرح مولوی صاحب پڑھاتے تھے تم اُسی طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے؟ عَرض کی: میں اِرادہ کرتا تھا مگر زَبان پر قابو نہ پاتا تھا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ خود فرماتے تھے کہ میرے استاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سَبَق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سَبَق سنتے تو حَرْف بَحَرْف لفظ بہ لفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سَخت تعجُّب کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جِنّ؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

نہیں لگتی! آپ نے فرمایا کہ **اللہ** کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فضل وکرم شامل حال ہے۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۶۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلا فتوٰی

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے صِرف تیرہ۱۳ سال دس۱۰ ماہ چار۴ دن کی عمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ المَنّان سے کرکے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔ اِسی دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا **فتوٰی** تحریر فرمایا تھا۔ فتوٰی صحیح پاکر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سپرد کردی اور آخر وَقت تک فتاوٰی تحریر فرماتے رہے۔(ایضاً ص ۲۷۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اعلیٰ حضرت کی رِیاضی دانی

اللہ تَعالٰی نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو بے اندازہ عُلُوم جَلیلہ سے نوازا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کم وبیش پچاس عُلُوم میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو ہرفن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ عِلمِ تَوقِیت (عِلمِ تَو۔قِی۔ت) میں اِس قدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے۔ وَقت بالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ عِلمِ رِیاضی میں آپ یگانۂ رُوزگار تھے۔ چُنانچِہ علیگڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاءُالدِّین جو کہ رِیاضی میں غیر مُلکی ڈگریاں اور تَمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔(مجمع الزوائد)

پوچھنے آئے۔ ارشاد ہوا: فرمایئے! اُنہوں نے کہا: وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: کچھ تو فرمایئے۔ وائس چانسلر صاحِب نے سُوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُسی وَقت اس کا تَشَفّی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے اِنتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلے کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا اِتّفاقاً ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سیِّد سُلَیمان اشرف صاحِب نے میری راہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضِر ہوگیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی مسئلے کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحِب بصد فرحت و مَسرّت واپَس تشریف لے گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی شخصیَّت سے اِس قَدَر مُتَأَثِّر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صَوم وصَلوٰۃ کے پابند ہوگئے۔ (ایضاً ص ۲۲۳، ۲۲۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

عِلاوہ ازیں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ علمِ تکسیر، علمِ ہیئت، علمِ جَفر وغیرہ میں بھی کافی مَہارت رکھتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیرت انگیز قُوّتِ حافِظہ

حضرتِ ابو حامِد سیِّد محمد محدِّث کچھوچھوی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں کہ جب "دارُالْاِفتا" میں کام کرنے کے سلسلے میں میرا بریلی شریف میں قیام تھا تو رات دن ایسے واقِعات سامنے آتے تھے کہ اعلیٰ حضرت کی حاضِر جوابی سے لوگ حیران ہو جاتے۔ ان حاضِر جوابیوں میں حیرت میں ڈال دینے والے واقِعات اور وہ علمی حاضِر جوابی تھی جس کی مثال سُنی بھی نہیں گئی۔ مَثَلاً اِستِفتا (سُوال) آیا، دارُالْاِفتا میں کام کرنے والوں نے پڑھا اور ایسا معلوم ہوا کہ نئی قسم کا حادِثہ دریافت کیا گیا (یعنی نئے قسم کا مُعامَلہ پیش آیا ہے) اور جواب جُزئِیّہ (جُز۔ئی۔یَہ) کی شکل میں نہ مل سکے گا فُقَہائے کرام کے اُصولِ عامّہ سے اِستِنباط کرنا پڑے گا۔ (یعنی فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السلام کے بتائے ہوئے اُصولوں سے مسئلہ نکالنا پڑے گا) اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضِر ہوئے، عَرض کیا: عجب نئے نئے قِسم کے سُوالات آرہے ہیں! اب ہم لوگ کیا طریقہ اختیار کریں؟ فرمایا: یہ تو بڑا پُرانا سُوال ہے۔ ابنِ ہُمام نے **"فَتْحُ القدیر"** کے فُلاں صَفْحے میں،

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔(عبدالرزاق)

ابنِ عابِدین نے "رَدُّ الْمُحتار" کی فُلاں جلد اور فُلاں صَفْحَہ پر (لکھا ہے)، "فتاوٰی ہندیہ" میں، "خیریہ" میں یہ یہ عبارت صاف صاف موجود ہے اب جو کتابوں کو کھولا تو صَفْحَہ، سَطْر اور بتائی گئی عبارت میں ایک نُقطے کا فَرق نہیں۔ اس خداداد فضل وکمال نے عُلَما کو ہمیشہ حیرت میں رکھا۔(حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۱ ص ۲۱۰) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

کس طرح اِتنے علم کے دریا بہا دیئے

عُلَمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صِرف ایک ماہ میں حِفْظِ قرآن

جناب سیِّد ایُّوب علی صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حَضَرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیِّد ایوب علی صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اِسی روز سے دَور شُروع کردیا جس کا وَقت غالِباً عِشا کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسوَیں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔

ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکوشش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابت نہ ہو۔(ایضاً ص ۲۰۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرودشریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔(کنزالعمال)

عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ عشقِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سرتاپا نُمُونہ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا نعتیہ دیوان **''حدائقِ بخشش شریف''** اِس اَمر کا شاہد ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی نوکِ قلم بلکہ گہرائیِ قَلْب سے نکلا ہوا ہر مِصرَعہ مصطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی بے پایاں عقیدت ومَحَبَّت کی شہادت دیتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے کبھی کسی دُنْیَوی تاجدار کی خوشامد کے لیے قصیدہ نہیں لکھا، اِس لیے کہ آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے حُضُورِ تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت وغُلامی کو دل وجان سے قبول کرلیا تھا۔ اوراس میں مرتبۂ کمال کو پہنچے ہوئے تھے، اس کا اِظہار آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ایک شِعر میں اِس طرح فرمایا: ؎

اِنہیں جانا اِنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الْحَمْد میں دُنیا سے مسلمان گیا

حُکّام کی خُوشامد سے اِجتِناب

ایک مرتبہ رِیاست نان پارہ (ضِلَع بہرائچ یوپی ہند) کے نواب کی مَدح (یعنی تعریف) میں شُعَرا نے قصائد لکھے۔ کچھ لوگوں نے آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے بھی گزارِش کی کہ حضرت آپ بھی نواب صاحِب کی مَدح (تعریف) میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔ آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اس کے جواب میں ایک نعت شریف لکھی جس کا مَطْلَع[1] یہ ہے: ؎

وہ کمالِ حُسنِ حُضُور ہے کہ گُمانِ نَقْص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شَمْع ہے کہ دُھواں نہیں

مشکل الفاظ کے مَعانی: کمال=پورا ہونا۔ نَقص=خامی۔ خار=کانٹا

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حسن وجمال درجۂ کمال تک پہنچتا ہے یعنی ہر طرح

مــدینہ

[1] غزل یا قصیدہ کے شروع کا شعر جس کے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوں وہ مَطْلَع کہلاتا ہے۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلیٰ)

سے کامل و مکمّل ہے اس میں کوئی خامی ہونا تو دُور کی بات ہے، خامی کا تصوُّر تک نہیں ہوسکتا، ہر پھول کی شاخ میں کانٹے ہوتے ہیں مگر گلشنِ آمِنہ کا ایک یہی مہکتا پھول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایسا ہے جو کانٹوں سے پاک ہے، ہر شمع میں یہ عیب ہوتا ہے کہ وہ دُھواں چھوڑتی ہے مگر آپ بزمِ رسالت کی ایسی روشن شمع ہیں کہ دھوئیں یعنی ہر طرح کے عیب سے پاک ہیں۔ اور مَقطع[1] میں ''نان پارہ'' کی بندِش کتنے لطیف اشارے میں ادا کرتے ہیں: ؎

کروں مَدح اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بَلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین ''پارۂ ناں'' نہیں

مشکل الفاظ کے معانی: مَدح = تعریف۔ دُوَل = دولت کی جمع۔ پارۂ ناں = روٹی کا ٹکڑا

شرحِ کلامِ رضاؔ: میں اہلِ دولت وثروت کی مَدح سَرائی یعنی تعریف وتوصیف کیوں کروں! میں تو اپنے آقائے کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے دَر کا فقیر ہوں۔ میرا دین ''پارۂ نان'' نہیں۔ ''نان'' کا معنیٰ روٹی اور ''پارہ'' یعنی ٹکڑا۔ مطلب یہ کہ میرا دین ''روٹی کا ٹکڑا'' نہیں ہے کہ جس کے لیے مالداروں کی خوشامدیں کرتا پھروں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیداری میں دیدارِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ دوسری بار حج کے لیے حاضِر ہوئے تو مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں نبیِّ رَحمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی آرزو لیے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غزل لکھی جس کے مَطلَع میں دامنِ رَحمت سے وابَستگی کی اُمّید دکھائی ہے۔ ؎

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

شَرحِ کلامِ رضاؔ: اے بہار جھوم جا! کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ

م ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ دینہ

[1] کلام کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص ہو وہ مَقطَع کہلاتا ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے ۔ (طبرانی)

وسلَّم سُوئے لالہ زار یعنی جانبِ گلزار تشریف لارہے ہیں! مَقطع میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجزی اور بے مایَگی (بے ما۔یہ۔گی یعنی مسکینی) کا نقشہ یوں کھینچا ہے: ؎

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مصرعِ ثانی میں بطورِ عاجزی اپنے لیے ''کُتّے'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے مگر اَدَباً یہاں ''شیدا'' لکھا ہے)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: اِس مَقطع میں عاشقِ ماہِ رسالت سرکارِ اعلیٰ حضرت کمالِ انکساری کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضاؔ! تو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ گلیوں میں یوں پھر رہے ہیں! یہ غزل عرض کرکے دیدار کے اِنتظار میں مُؤَدَّب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی کھلی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے مُشرَّف ہوئے۔ (ایضاً ص ۹۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے اُن آنکھوں پر کہ جو عالَمِ بیداری میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دیدار سے شَرَفیاب ہوئیں۔ کیوں نہ ہو کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے اندر عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ''فَنا فِی الرَّسول'' کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا نعتیہ کلام اس اَمر کا شاہد ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیرت کی بعض جھلکیاں

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کردے تو ایک پر

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔(طبرانی)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) لکھا ہوا پائے گا۔

(سوانح امام احمد رضا ص۹٦ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حُضُور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان ''سامانِ بخشش'' میں فرماتے ہیں:

خُدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد
اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

مَشائخِ زمانہ کی نظروں میں آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ واقعی فَنافِی الرَّسُول تھے۔ اکثر فراقِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں غمگین رہتے اور سَرد آہیں بھرا کرتے۔ پیشہ وَر گستاخوں کی گستاخانہ عبارات کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی حمایت میں گستاخوں کا سختی سے رَدّ کرتے تاکہ وہ جُھنجھلا کر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو بُرا کہنا اور لکھنا شُروع کردیں۔ آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اکثر اس پر فخر کیا کرتے کہ باری تعالٰی نے اِس دَور میں مجھے ناموسِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے لیے ڈھال بنایا ہے۔ طریقِ استعمال یہ ہے کہ بدگویوں کا سختی اور تیز کلامی سے رَد کرتا ہوں کہ اِس طرح وہ مجھے بُرا بھلا کہنے میں مصروف ہوجائیں۔ اُس وَقت تک کیلئے آقائے دو جہاں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی شان میں گستاخی کرنے سے بچے رہیں گے۔ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں: ؎

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

غُرَبا کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی امداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخری وَقت بھی عزیز واقارِب کو وصیّت کی کہ غُرَبا کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطر داری سے اچھے اچھے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو مُطلق نہ جِھڑکنا۔

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (ترغیب وترہیب)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اکثر تصنیف وتالیف میں لگے رہتے۔ پانچوں نمازوں کے وَقت مسجِد میں حاضر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرمایا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خُوراک بَہُت کم تھی۔

دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن مَحفلِ میلاد شریف میں ذِکرِ ولادت شریف کے وَقت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شُروع سے آخر تک اَدَباً دو زانو بیٹھے رہتے۔ یوں ہی وَعظ فرماتے، چار پانچ گھنٹے کامل دو زانو ہی مِنْبر شریف پر رہتے۔ (ایضاً ص۱۱۹، حیاتِ اعلی حضرت ج ۱ ص۹۸) کاش! ہم غلامانِ اعلیٰ حضرت کو بھی تِلاوت قراٰن کرتے یا سنتے وَقت نیز اجتماعِ ذِکر ونعت، سنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مذاکرات، درس ومَدَنی حلقوں وغیرہ میں اَدَباً دو زانو بیٹھنے کی سعادت مل جائے۔

سونے کا مُنفَرِد انداز

سوتے وَقت ہاتھ کے اَنگوٹھے کو شہادت کی اُنگلی پر رکھ لیتے تاکہ اُنگلیوں سے لفظ "اللّٰہ" بن جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ پَیر پھیلا کر کبھی نہ سوتے بلکہ داہنی (یعنی سیدھی) کروٹ لیٹ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارَک سمیٹ لیتے، اِس طرح جسم سے لفظ "محمّد" بن جاتا۔ (حیاتِ اعلی حضرت ج۱ ص۹۹ وغیرہ) یہ ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے چاہنے والوں اور رسولِ پاک اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سچّے عاشِقوں کی ادائیں ؎

نامِ خُدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں
مُہرِ غُلامی ہے پڑی، لکھے ہوئے ہیں نام دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

ٹرین رُکی رہی!

جنابِ سیِّد ایوب علی شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ایک بار پیلی

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

بھیت سے بریلی شریف بذریعۂ رَیل جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر جہاں گاڑی صرف ۲ دومِنَٹ کے لیے ٹھہرتی ہے، مغرِب کا وَقت ہوچکا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے گاڑی ٹھہرتے ہی تکبیر اقامت فرما کر گاڑی کے اندر ہی نیت باندھ لی، غالباً پانچ شخصوں نے اقتِدا کی ان میں میں بھی تھا لیکن ابھی شریکِ جماعت نہیں ہونے پایا تھا کہ میری نظر غیر مسلم گارڈ پر پڑی جو پلیٹ فارم پر کھڑا سبز جھنڈی ہلا رہا تھا، میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا کہ لائن کلیر تھی اور گاڑی چھوٹ رہی تھی، مگر گاڑی نہ چلی اور حُضُورِ اعلیٰ حضرت نے باطمینانِ تمام بلا کسی اِضطِراب کے تینوں فَرض رَکعتیں ادا کیں اور جس وَقت دائیں جانب سلام پھیرا تھا گاڑی چل دی۔ مقتدیوں کی زَبان سے بے ساختہ سُبْحٰنَ اللّٰہ سُبْحٰنَ اللّٰہ سُبْحٰنَ اللّٰہ نکل گیا۔ اِس **کرامت** میں قابلِ غور یہ بات تھی کہ اگر جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ گارڈ نے ایک بُزُرگ ہستی کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہوگی ایسا نہ تھا بلکہ نَماز گاڑی کے اندر پڑھی تھی۔ اِس تھوڑے وَقت میں گارڈ کو کیا خبر ہوسکتی تھی کہ ایک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ فریضۂ نَماز گاڑی میں ادا کرتا ہے۔ (ایضاً ج ۳ ص ۱۸۹،۱۹۰) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وہ کہ اُس در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اُس در سے پھرا **اللہ** اُس سے پھر گیا (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: جو کوئی سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُطیع و فرمانبردار ہُوا مخلوقِ پَروَرْدگار اُس کی اِطاعت گزار ہوگئی اور جو کوئی دربارِ حُضورِ پُرنور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دُور ہُوا وہ بارگاہِ ربِّ غفور عَزَّوَجَلَّ سے بھی دُور ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تصانیف

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے مختلف عُنوانات پر کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے 1286ھ سے 1340ھ تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے، لیکن افسوس! کہ سب نَقل نہ کئے جاسکے، جو نَقل کر لیے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنزالعمال)

گئے تھے اُن کا نام ''اَلْعطَایَا النَّبوِیَّہ فِی الفَتاوَی الرَّضَوِیَّہ'' رکھا گیا۔ فتاوٰی رضویہ (مُخرَّجہ) کی 30 جلدیں ہیں جن کے کل صَفْحات: 21656، کل سُوالات و جوابات: 6847 اور کل رسائل: 206 ہیں۔

(فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۳۰ ص ۱۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

قرآن و حدیث، فِقہ، مَنطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی وُسعتِ نظری کا اندازہ آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی کے مُطالَعے سے ہی ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کے ہرفتوے میں دلائل کا سَمُندر موج زَن ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سات رسائل کے نام مُلاحَظہ ہوں:

﴿1﴾ ''سُبْحٰنَ السُّبُّوح عَنْ عیبِ کِذبٍ مَقْبُوح'' سچّے خدا پر جھوٹ کا بُہتان باندھنے والوں کے رَدّ میں یہ رسالہ تحریر فرمایا جس نے مخالِفین کے دم توڑ دیئے اور قلم نچوڑ دیئے ﴿2﴾ مَقامِعُ الْحَدِید ﴿3﴾ اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی ﴿4﴾ تَجَلِّی الْیَقین ﴿5﴾ اَلکَوکَبَۃُ الشَّہَابِیۃ ﴿6﴾ سَلُّ السُّیُوفِ الْہِندیہ ﴿7﴾ حیاتُ المَوات۔

عِلْم کا چشمہ ہُوا ہے مَوج زَن تحریر میں
جب قلم تُو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا (وسائلِ بخشش ص ۵۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تَرجَمۂ قراٰنِ کریم

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ نے قراٰنِ کریم کا ترجَمہ کیا جو اُردو کے موجودہ تراجِم میں سب پر فائق (یعنی فوقیت رکھتا) ہے۔ ترجَمہ کا نام ''کَنْزُ الْاِیْمان'' ہے جس پر آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کے خلیفہ حضرتِ صدرُ الْاَفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ نے بنام ''خزائنُ العرفان'' اور **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُالْحَنّان نے ''نورُ الْعرفان'' کے نام سے حاشِیہ لکھا ہے۔

فرمانِ مصطفٰی صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ عزّوجلّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

وفاتِ حسرت آیات

اعلٰی حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنی وفات سے 4 ماہ 22 دن پہلے خود اپنے وِصال کی خبر دے کر پارہ 29 سُوْرَۃُ الدَّھر کی آیت 15 سے سالِ اِنتِقال کا اِستِخراج فرمادیا تھا۔ اِس آیتِ شریفہ کے عِلمِ اَبْجَد کے حساب سے 1340 عَدَد بنتے ہیں اور یہی ہجری سال کے اِعتِبار سے سنِ وفات ہے۔ وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے:

وَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ (پ۲۹، الدھر:۱۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کُوزوں کا دَور ہوگا۔

(سوانحِ امام احمد رضا ص ۳۸۴)

25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۴۰ھ مُطابِق 28 اکتوبر 1921ء کو جُمُعَۃُ الْمُبارَک کے دن ہندوستان کے وَقت کے مُطابق 2 بجکر 38 مِنَٹ (اور پاکستانی وَقت کے مُطابق 2 بجکر 8 مِنَٹ) پر، عَین اذانِ جُمعہ کے وَقت اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ الْمَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے داعیٔ اَجل کو لبیّک کہا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۝ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا مزارِ پُر انوار مدینۃُ الْمُرشِد بریلی شریف میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

تُم کیا گئے کہ رونقِ محفل چلی گئی
شِعر و ادب کی زُلف پریشاں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔(جامع صغیر)

دربارِ رسالت میں انتِظار

25 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1340ھ کو بیتُ المقدّس میں ایک شامی بُزُرگ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں پایا۔ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان دربار میں حاضِر تھے، لیکن مجلس میں سُکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتظار ہے، شامی بُزُرگ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں عَرض کی: حُضور! (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا اِنتِظار ہے؟ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **ہمیں احمد رضا کا اِنتِظار ہے۔** شامی بُزُرگ نے عَرض کی: حُضور! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا: ہندوستان میں بریلی کے باشِندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزُرگ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مولانا احمد رَضا رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشِقِ رسول کا اسی روز (یعنی 25 صفر المظفّر 1340ھ) کو وصال ہو چکا ہے۔ جس روز اُنہوں نے خواب میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ ''ہمیں احمد رضا کا انتِظار ہے۔'' (سوانحِ امام احمد رضا ص ۳۹۱) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

یاالٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سگِ غوث و رضا
محمد الیاس قادِری رضوی عُفِیَ عَنہ
ہفتہ ۲۵ صفر المظفّر ۱۳۹۳ھ
(بمطابق 31-3-1973)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

تَذۡکِرَۂ صَدۡرُ الافاضل علیہ رحمۃ اللہ العادِل

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ تذکرہ مکمَّل پڑھ لیجئے، اِنۡ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل علمائے اہلسنّت کی مَحَبَّت سے لبریز ہوجائے گا

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرُود شریف** پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار ج۲ص۴۷۱ حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہونہار مَدَنی مُنّا

ایک عِلمی گھرانے سے تعلُّق رکھنے والے چار سالہ مَدَنی مُنّے کی ''تقریبِ بِسمِ اللّٰہ'' بڑی دُھوم دھام سے ادا کی گئی اور اِس کے بعد اُس مَدَنی مُنّے نے حِفظِ قرآن شروع کر دیا۔ پڑھانے والے حافِظ صاحِب ایک روز سخت انداز میں تعلیم دے رہے تھے کہ ایک روشن ضمیر بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وہاں سے گزر ہوا، اُنہوں نے فرمایا: حافِظ صاحِب! آپ کو دِکھتا نہیں کہ یہ مُنّا بڑا ہونہار (یعنی ذہین وقابل) ہے، اِس پر اتنی سختی نہ کیجئے، اِنۡ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ منزِل پر بہُت جلد پہنچے گا۔'' اس کے بعد حافِظ صاحِب نے اپنی رَوِش میں تبدیلی فرمائی اور نرمی وشفقت سے سبق پڑھانا شروع کر دیا۔ اُن بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے فرمانِ بِشارت نشان کے مطابق ایک وقت آیا کہ یہ مَدَنی مُنّا آسمانِ علم وعمل کا ستارہ بن کر چمکا اور ایک عالَم اِس سے رہنمائی حاصل کرنے لگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ وہ ہونہار مَدَنی مُنّا کون تھا؟ وہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صَدۡرُ الافاضِل، بَدۡرُ الۡاَمَاثِل، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر**

رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے اِبتِدائی حالات

صَدرُالافاضِل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کی وِلادت مُبارک ۲۱ صَفرُ المُظفَّر سن ۱۳۰۰ھ بمطابق یکم جنوری 1883ء بروز پیر شریف ''ہند'' کے شہر ''مُرادآباد'' ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام ''محمد نعیم الدین'' رکھا گیا جبکہ علمِ اَبجد کے اِعتبار سے تاریخی نام ''غلام مُصطَفٰے'' (سن ۱۳۰۰ھ) تجویز ہوا۔ آپ کے والِد ماجِد حضرت مولیٰنا سیّد محمد معین الدین نُزہَتؔ اور جدِّ امجد (یعنی دادا جان) حضرت مولیٰنا سید امین الدین راسخؔ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما اپنے اپنے دور میں اُردو اور فارسی کے استاذ مانے گئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والد حضرت مولانا سیِّد محمد معینُ الدّین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کے کئی فرزند قراٰن کے حافظ ہونے کے بعد وفات پا چکے تھے۔ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی پیدائش پر آپ کے والِدِ محترم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے نَذر مانی کہ مولیٰ تعالیٰ نے اسے زندگی بخشی تو خدمتِ دین کے لئے اس فَرزَند کو وَقف کردوں گا۔

تعلیم و تربیت

صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے اُردو اور فارسی کی تعلیم والِدِ گرامی حضرت مولانا سیِّد محمد معین الدین نُزہَتؔ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے حاصل کی پھر حضرت مولانا ابوالفضل فضل احمد علیہ رحمۃ اللہ الاحد سے عَرَبی کی چند کُتُب پڑھیں۔ حضرت مولانا ابوالفَضل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو نَعتِ سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم سے عشق تھا۔ چنانچہ ہر جُمُعہ کو بعد نمازِ جُمُعہ مسجد چوکی حَسَن خان مُرادآباد میں نَعت شریف کی مَحفِل کرواتے جس میں شہر بھر سے کثیر لوگ شریک ہوا کرتے۔

دَرسِ نِظَامی کی تَکمِیل

صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے اُستاذِ محترم حضرت مولانا ابوالفضل علیہ رحمۃ اللہ العدل آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ساتھ لے کر شیخُ الحدیث، امامُ العلماء جامِعُ المَعقُول وَالْمَنقول حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد گُل قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خِدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عَرض کی: ''یہ صاحبزادے نہایت ذکی و فَہیم (یعنی نہایت ذہین و سمجھدار) ہیں، میری خواہش

ہے کہ بَقِیَّۂ دَرسِ نِظامی کی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے تکمیل کریں۔'' حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے قبول فرمایا۔ چنانچہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے اُستاذُ الاساتِذہ حضرت علّامہ مولانا سیّد محمدگل قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے مَنطِق، فَلْسَفہ، رِیاضی، اُقْلِیدَس، تَوْقِیت وھَیئَت، عَرَبی بِحُرُوفِ غیر مَنْقُوطہ (بغیر نقطوں کے حرفوں والی عربی)، تفسیر، حدیث اور فِقہ وغیرہ بہت سے مُرَوَّجہ دَرسِ نِظامی اور غیر دَرسِ نِظامی عُلُوم وفُنُون کی اَسناد حاصل فرمائیں اور بَہُت سے سَلاسِلِ احادیث وعُلوم اسلامیہ کی سَنَدیں بھی تَفوِیض ہوئیں (یعنی دی گئیں)۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا سلسلۂ سَندِ حدیث قُدْوَۃُ الْفُضَلاء، عُمْدَۃُ الْمُحَقِّقِین حضرتِ مولانا سید محمد مکّی علیہ رحمۃ اللہ القوی خطیب ومُدَرِّس مسجدُ الحرام کے ذریعے مُحَشِّیٔ دُرِّ مختار خاتَمُ الْمُحَقِّقِین سید احمد طَحْطَاوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے ملتا ہے جن کی سند عرب وعجم میں مشہور ہے۔ پھر ایک سال تک فتویٰ نَوِیسی کی مَشق فرمائی۔ ۱۳۲۰؁ھ بمطابق 1902ء میں 20 سال کی عمر میں عظیم الشّان جلسے میں عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہ السّلام نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دستار بندی فرمائی، اِس موقع پر آپ کے والدِ گرامی قُدِّس سِرُّہٗ السامی نے تاریخ کہی ؎

ہے میرے پِسَر کو طَلَبَہ پر وہ تَفَضُّل سیّاروں میں رکھتا ہے جو مِرِّیخ فضیلت
نُزہَت! نعیم الدین کو یہ کہہ کے سنادے دستارِ فضیلت کی ہے تاریخ ''فضیلت''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمِ طِبّ کی تَحصیل

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے علمِ طِبّ حکیم حاذِق حضرت مولانا حکیم فیض احمد صاحِب امروہوی سے حاصل کیا۔ جس طرح سے آپ کو عُلُوم مَنقُولیہ وعُلُوم مَعقُولیہ میں ہم عَصر عُلَماء میں نُمایاں حیثیت حاصل تھی اسی طرح میدانِ طِبّ میں بھی آپ کمال مَہارت رکھتے تھے کہ عُمُوماً مریض کا چہرہ دیکھ کر ہی مرض پکڑ لیا کرتے تھے، نَبّاضی (یعنی نبض دیکھ کر مرض شناخت کرنے) میں بھی یکتائے زمانہ تھے۔ مُفْرَدَاتِ اَدْوِیہ کے خواص اَزْبر (یعنی زبانی) تھے، مُرَکّبات میں بھی خاصی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ جامعہ نعیمیہ سے فارِغ ہونے والے بَہُت سے عُلَماء نے آپ سے علمِ طِبّ بھی حاصل کیا۔ آپ کا جو وقت تَبلیغ وتَدرِیس سے بچتا تھا اُس میں طِبّ وحکمت کے ذریعے خِدمَتِ خَلْق فِی سَبِیْلِ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے**

صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُرشِد کی تلاش

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل پیر کی جُستجو میں ''پیلی بھیت'' حضرت شاہ جی محمد شیر میاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواھِب کی خدمت میں حاضِر ہوئے۔ حضرت شاہ صاحِب علیہ رحمۃ اللہ الواھِب بڑی مَحبّت وکرم سے پیش آئے اور اس سے پہلے کہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کچھ کہیں، فرمایا: ''میاں! مُراد آباد میں مولانا سیِّد محمد گل قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی بڑی اچّھی صورت ہیں، میں مُراد آباد جاتا ہوں تو اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں، آپ جس اِرادے سے آئے ہیں آپ کا حصہ وہیں ہے۔'' چنانچہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل مُراد آباد واپس آئے تو حضرتِ مولانا سیِّد محمد گل قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی نے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا: ''شاہ جی! میاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواھِب کے ہاں ہو آئے، اچھا! پَرسُوں جُمُعہ ہے، نَمازِ فَجر کے بعد آیئے تو آپ کا جو حصّہ ہے، عطا کیا جائے گا۔'' تیسرے روز جُمُعہ کو بعد نَمازِ فَجر حضرت مولانا شاہ محمد گل علیہ رحمۃ اللہ العدل نے قادِری سلسلے میں بَیْعَت فرمایا اور جو حصّہ تھا عطا کیا۔

دو شہزادوں کی ولادت

حضرت شاہ جی محمد شیر میاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواھِب نے چلتے وقت دعا دی تھی کہ اللّٰہ تعالٰی آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو دشمنانِ دین پر فتح مندر کھے اور بچے عطا فرمائے، مُراد آباد آنے کے بعد ایک ہفتہ گزرا تھا کہ ایک ساتھ دو فرزَند پیدا ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ سے پہلی ملاقات

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَھلسنّت، ولیِّ نِعمت، عَظِیمُ البَرَکت، عَظِیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بِدْعَت، عَالِمِ شَرِیْعَت، پیرِطریقت، اِمامِ عشق ومحبَّت، باعِثِ خَیْروبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی مُحَقِّقانہ تصانیف کے مُطالَعے سے حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے دل میں غائبانہ طور پر آپ علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کی گہری محبت و

عقیدت پیدا ہوگئی تھی۔ایک دَفعہ کسی بَدمَذہب نے ایک اَخبار میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کے خلاف مضمون لکھا جس میں دل کھول کر دُشنام طَرازی کا مظاہرہ کیا۔حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے جب اُس مضمون کو دیکھا تو سخت صدمہ پہنچا، ہاتھوں ہاتھ اُس کے جواب میں ایک وضاحتی مضمون تَحریر فرمایا اور کسی ترکیب سے اُسی اَخبار میں شائع کروادیا۔اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کو پتا چلا تو مُرادآباد میں اپنے ایک عقیدت مند حاجی محمد اشرف شاذلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کو تحریر فرمایا کہ مولانا سید محمد نعیم الدین علیہ رحمۃ اللہ المبین کو ساتھ لے کر بریلی آئیں۔پہلی ہی ملاقات میں حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کی شَفقت ومحبت سے اِس قدر مُتأثِّر ہوئے کہ پھر کوئی مہینہ بریلی شریف کی حاضری سے خالی نہ جاتا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود فرماتے ہیں: ''اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کے آستانہ کے سَفر کے لئے کبھی میرا بستر کھلا ہی نہیں، میں لازمی ہر پیر اور جمعرات کو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کی خدمت میں جاتا تھا۔''مشہور ہے کہ ''صَدرُ الافاضِل'' کا لقب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ ہی نے دیا۔اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ نے بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خلافت عطا فرمائی۔**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیس سال کی عمر میں پہلی تصنیف

دورانِ طالب علمی صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے صَحافتی طریقے سے تبلیغِ دین کے لیے مختلِف رسائل وجرائد میں مَضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔یہ مضامین کلکتہ (الھند) کے ''اَلْھِلال'' اور'' اَلْبَلاغ'' میں شائع ہوتے رہے۔اِسی دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ خیال فرمایا کہ مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم کے ''علمِ غیب'' پر ایک ایسی جامع کتاب ہونی چاہیے، جس سے مُعتَرِضین کے تمام اَوہام وشُکوک اور باطل نظریات کا شافی ووافی مُہَذَّب پیرائے میں جواب ہو۔چُنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مُستَقِل کتاب لکھنی شروع کی۔اُس وقت چُونکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایسا جامع کُتُب خانہ نہ تھا کہ جس میں ہر قسم کی کتابیں موجود ہوتیں، لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مصطَفٰے آباد (رامپور، ہند) کے کُتُب خانے کی طرف رُجوع کیا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سَفر کرکے ''مصطَفٰے آباد'' جاتے، وہاں کے کُتُب خانے سے حوالہ جات

دیکھ کر آتے اور مُرادآباد میں کتاب لکھتے۔ جب بیسؔ سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دستار بندی ہوئی تو وہ کتاب بھی مکمّل ہوگئی جس کا نام "اَلْکَلِمَۃُ الْعُلْیَا لِاِعْلَاءِ عِلْمِ الْمُصْطَفٰی" ہے۔

اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّت کا خِراجِ تحسین

جب یہ کتاب شائع ہوئی تو حاجی محمد اشرف شاذلی علیہ رحمۃ اللہ الولی اس کتاب کو لے کر اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّت نے اس کو مُلاحَظہ کرکے فرمایا: "مَاشَاءَ اللّٰہ بڑی عمدہ نفیس کتاب ہے، یہ نوعمری اور اتنے اَحسن دلائل کے ساتھ اتنی بُلند کتاب مُصَنِّف کے ہونہار ہونے پر دال (یعنی دلالت کرتی) ہے۔"

اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّت کی خاص عنایت

خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند حضرتِ مولانا مفتی محمد اعجاز ولی رضوی قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: فِرَقِ باطِلہ (یعنی باطِل فرقوں) اور مُعانِدین (یعنی مخالفین) سے گفتگو ومُناظرات میں اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّت نے بارہا حضرت صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کو اپنا وکیلِ خاص بنایا، چنانچہ اسی خُصُوصِیَّت کی بنا پر اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّت نے "ذِکرِ اَحباب" میں ارشاد فرمایا:

میرے نعیمُ الدّیں کو نعمت دے
اس سے بلا میں ساتے یہ ہیں

مشوروں کی قدر فرماتے

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّت کے اُن مُمتاز خُلَفا میں سے ہیں جنہیں امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّت کے مزاجِ عالی میں بڑا دخل تھا۔ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّت صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے مشوروں کو قبول بھی فرماتے اور اِظہارِ مُسرَّت وشادمانی فرماتے۔ "اَلطَّارِیُ الدَّارِی" کی تصنیف پر مُسَوَّدہ (مُ۔سَوْ۔وَدہ) حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کو دکھایا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس میں سے کثیر مضمون کے بارے میں اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّت سے درخواست کی کہ یہ نکال دیا جائے۔ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّت نے بلا تأمُّل اسے کاٹ دیا اور صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل سے یہ بھی نہ فرمایا کہ کیوں یہ ترمیم پیش کی! صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ

العِزَّۃ سے مَحَبَّت وعقیدت کا یہ عالَم تھا کہ اُن کی اِجازت کے بِغیر کوئی سَفَر نہ فرماتے۔**اللّٰہ**عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی تدریسی مَہارت

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے ١٣٢٨؁ ھ میں مُرادآباد (ہند) میں مدرسہ انجمن اہلِ سنّت وجماعت کی بنیاد رکھی جس میں مَعْقولات ومَنْقولات کی تعلیم کا اعلیٰ پیمانے پر انتظام کیا گیا۔ ١٣٥٢؁ ھ میں حضرت صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے اسمِ گرامی ''نَعیمُ الدِّین'' کی نسبت سے اس کا نام جامعہ نعیمیہ رکھا گیا۔صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کو اللّٰہ تعالیٰ نے بے شُمار خُوبیوں سے نوازا تھا۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بہترین مقرِّر، باعمل مبلّغ، مَنجھے ہوئے مفتی اور پُر اثر مُصنِّف ہونے کے ساتھ ساتھ قابل ترین مُدَرِّس بھی تھے۔علمِ حدیث میں تو آپ مشہورِ خاص وعام تھے۔بڑے بڑے عُلَماءِ کرام اس بات کا اِعتراف کیا کرتے تھے کہ جس طرح حدیث کی تعلیم آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دیتے ہیں ان کے کانوں نے کبھی اور کہیں اس کی سماعت نہیں کی۔اس جامِعِیَّت سے مختصر الفاظ بیان فرماتے تھے کہ مفہوم ذِہن کی گہرائیوں میں اتر جاتا تھا۔فُنُونِ عَقْلِیہ کی کتابوں کی پُر مغز مُدَلَّل تقاریر زَبانی کیا کرتے تھے۔دَرس کے وقت اپنے سامنے فُنُونِ عقلیہ کی کتاب نہ رکھتے تھے۔طلبہ عبارت پڑھ چکتے تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جس کتاب پر تقریر فرماتے تو گمان یہ ہوتا تھا کہ شاید صَدرُ الافاضِل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہی اس کتاب کے مصنِّف ہیں جو کتاب کی گہرائیوں اور عبارت کے رُموز واَسرار کی وضاحت فرمارہے ہیں۔عِلْمُ التَّوقیت جسے علم ہَیْئَت بھی کہتے ہیں اس میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خداداد مَہارت حاصل تھی۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مُتَعَدِّد کُرَّۂ فلکی تیّار کرائے جس میں سَبعہ ثَوابِت (یعنی سات آسمانوں) اور سَیّارگان کو کُرّہ میں چاندی کے نُقطوں سے واضح فرمایا۔جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ علمِ ہَیْئَت کی تعلیم دیتے تھے تو وہ کُرّہ سامنے رکھ کر طَلَبہ کو گویا آسمان کی سیر کرادیتے تھے۔تدریس میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بے مثال مَہارت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ فقیہِ اعظم ہند، شارِحِ بخاری حضرت مولانا مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں کہ ''میں نے مُدرِّس دو ہی دیکھے ہیں ایک صَدرُ الشَّریعہ اور دوسرے صَدرُ الافاضِل (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما)، فرق صرف اتنا تھا کہ صدرُ الشَّریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس

شُعبے سے زیادہ وابستہ رہے اور صدرُالافاضِل رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ذراکم۔'' آپ کے مَشاہیر تلامِذہ میں حضرتِ علامہ سیّد ابوالبرکات احمد قادری (بانی دارالعلوم حزب الاحناف مرکز الاولیاء لاہور)، مفسر قرآن علامہ سیّد ابوالحسنات محمد احمد اشرفی (مرکز الاولیاء لاہور)، تاجُ العلماء مفتی محمد عمر نعیمی (باب المدینہ کراچی)، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی (گجرات)، فقیہ اعظم مفتی محمد نور اللّٰہ نعیمی (بصیر پور اوکاڑہ)، مفتی سیّد غلام معین الدین نعیمی (مرکز الاولیاء لاہور)، مفتی محمد حسین نعیمی سنبھلی (بانی جامعہ نعیمیہ مرکز الاولیاء لاہور)، خلیفہ قطب مدینہ مولانا غلام قادر اشرفی (لالہ موسیٰ)، مفتی محمد حبیب اللّٰہ نعیمی (شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مرادآباد) رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہم شامل ہیں۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دَارُ الْاِفْتاء

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل اپنی گوناگوں مَصروفیات کے باوُجود **دارُالْاِفتاء** بھی بڑی خوبی اور باقاعِدگی کے ساتھ چلاتے، ہند اور بیرونِ ہند نیز مُرادآباد کے اَطراف واَکناف سے بے شمار اِسْتِفتا اور اِسْتِفسارات آتے اور تمام جوابات آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ خود عنایت فرماتے۔ بِفَضلہٖ تعالٰی فِقہی جُزئِیّات (جُز۔ئی۔یات) اس قدر مُسْتَحْضَر (مُس۔تَح۔ضَر۔یعنی ذِہن میں رہتے) تھے کہ جوابات لکھنے کے لیے کُتُبہائے فِقہ کی طرف مُراجَعَت (رُجوع کرنے) کی ضَرورت بہت ہی کم پیش آتی۔ شہزادۂ صَدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ سیِّد اِختِصاصُ الدّین علیہ رحمۃ اللّٰہ المبین فرمایا کرتے تھے کہ میراث وفرائض کے فتوے کثرت سے آتے مگر حضرت کو جواب لکھنے کے لیے کتاب دیکھتے ہوئے نہیں دیکھا آج تو ایک بَطْن دو بَطْن چار بَطْن کے فتوے اگر دارُ الافتاء میں آجائیں تو گھنٹوں کتابیں دیکھی جاتی ہیں تب کہیں جاکر فتوے کا جواب لکھا جاتا ہے مگر حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کا یہ حال تھا کہ بیس بیس اکیس اکیس بُطُون (پیڑھیوں) کے فتوے بھی دارُالْاِفتاء میں آگئے مگر حضرت بغیر کتاب دیکھے جواب تحریر فرما دیتے تھے البتہ انگلیوں پر کچھ شمار کرتے ضَرور دیکھا جاتا اور آپ کے فتوے کے اِسْتِرداد (رد کرنے) کی کبھی نوبت نہیں آئی۔

خوش نویسی

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کی خَطّاطی ایسی عُمدہ اور قواعد کے مُطابِق تھی کہ سینکڑوں خوش نویس اِس فَنّ میں آپ کے

شاگرد ہیں۔مزید برآں آپ خَطّاطی کے ساتوں طَرزِ تحریر میں بے مثال کمال رکھتے تھے۔

ترجمہ ''کنزالایمان'' کی پہلی اشاعت

اعلیٰ حضرت ، امامِ اَہلسنّت ، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' کی اَوّلین اِشاعت کا سہرا بھی صَدرُ الافاضِل مولانا نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے سر ہے۔کنزُالایمان کی اَوّلین ، عُمدہ اور خوبصورت طَباعت کے لئے صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے جامعہ نعیمیہ مُرادآباد میں ذاتی پریس لگوایا۔جس میں کام کرنے والے سارے اَفراد خوش عقیدہ مسلمان تھے جو باوُضو ہو کر کنزُالایمان کی کتابت سے لے کر جِلد سازی تک کے تمام مَراحل بڑے اِنْہِماک اور عقیدت سے طے کرتے تھے۔اس سارے عمل کی نگرانی صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل خود کرتے تھے۔آج دنیا میں جو کنزُالایمان دستیاب ہے یہ وُہی ''کنزالایمان '' ہے جسے صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے شائع کرایا تھا۔پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کنزُالایمان پر تفسیری حاشیہ بنام '' خَزائِنُ الْعِرْفَان فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن ''لکھا جو اپنی نوعیت کے اِعتبار سے پہلا مکمل حاشیہ ہے اور اِس کی مقبولیت کا اندازہ صرف اس ایک بات سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ آج کنزُالایمان اور خزائنُ العرفان دونوں لازم وملزوم ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے ''مکتبۃُ المدینہ'' نے بھی **کنزالایمان مع خزائن العرفان** بہت خوبصورت انداز میں شائع کرنے کی سعادت پائی ہے۔علاوہ اَزیں دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) نے ایک سافٹ وئیر سی ڈی (cd) مکتبۃُ المدینہ کے ذَرِیعے پیش کی ہے جس پر تلاوت سننے کے ساتھ ساتھ ترجمۂ کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان کا مطالعہ بھی کیا جاسکتا ہے نیز سرچ آپشن (Search option) کے ذریعے مطلوبہ آیت، ترجمہ یا تفسیر بھی تلاش کی جاسکتی ہے، یہ سافٹ وئیر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی موجود ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

والِد صاحب کی رِحلت اور اعلیٰ حضرت کا تعزیت نامہ

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے والدِ بُزرگوار استاذُ الشُّعرا حضرت مولانا مُعینُ الدین صاحِب نُزہَت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے مُرید تھے، ایک شِعر میں اپنی عَقیدَت کا اِظہار یوں کرتے ہیں:

پھرا ہوں میں اُس گلی سے نُزہَت، ہوں جس میں گمراہ شیخ وقاضی
رِضائے احمد اِسی میں سمجھوں کہ مجھ سے احمد رضا ہوں راضی

آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ 80 سال کی عمر میں چار دن بخار میں مبتلا رہ کر کلمۂ پاک کا وِرد کرتے ہوئے اس دُنیا سے رُخصت ہوئے۔ حضرت کے انتقالِ پُرمَلال کی خبر جب اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ رحمۃ ربّ العِزّۃ کو ''کوہِ بھوالی'' میں پہنچی تو آپ نے جومکتوبِ گرامی تعزیت میں ارسال فرمایا اُس کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَوْلٰنَا الْمُبَجَّلُ الْمُكَرَّمُ ذِى الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ حَامِىُ السُّنَنْ مَاحِىُ الْفِتَنْ جُعِلَ كَاِسْمِهٖ نَعِيْمُ الدِّيْنْ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَىْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابُ، غَفَرَ لَهُ اللّٰهُ الْمَوْلٰنَا مُعِيْنَ الدِّيْنْ وَرَفَعَ كِتَابَهٗ فِىْ عِلِّيِّيْنْ، وَبَيَّضَ وَجْهَهٗ يَوْمَ الدِّيْنْ، وَاَلْحَقَهٗ بِنَبِيِّهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنْ وَاَجْمَلَ صَبْرَكُمْ وَاَجْزَلَ اَجْرَكُمْ وَجَبَرَ كَسْرَكُمْ وَرَفَعَ قَدْرَكُمْ۔ اٰمِيْن (یعنی: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو وہ عطا کرتا ہے اور جو واپس لے لیتا ہے، بے شک اس کے یہاں وقت ہر شے کا مُقرّر ہے، صبر کرنے والوں کو بے حساب اَجر ملتا ہے، اللہ تعالیٰ مولانا معینُ الدین کی مغفرت فرمائے، ان کے نامۂ اعمال کو علیین میں رکھے، بروزِ محشر ان کا چہرہ روشن فرمائے اور انہیں سَیِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ سے ملاقات کا شَرَف بخشے، اللہ تعالیٰ آپ کو صَبرِ جمیل اور اَجرِ جزیل بخشے اور آپ کے ادھورے کاموں کو مکمل فرمائے اور آپ کو مزید عزّت بخشے۔ آمین)

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ مزید لکھتے ہیں:) یہ پُر ملال کارڈ روزِ عید آیا، میں نمازِ عید پڑھنے ''نینی تال'' گیا ہوا تھا، شب کو بے خواب رہا تھا اور دن کو بے خور و خواب (یعنی کھائے اور سوئے بغیر) اور آتے جاتے ڈانڈی[1] میں چودہ میل کا سفر! دوسرے دن بعد نمازِ صُبح سو رہا، سو کر اٹھا تو یہ کارڈ پایا۔ اسی روز سے مولانا مرحوم کا نام تابقائے حیات، اِنْ شَآءَ اللّٰه تعالٰی روز ایصالِ ثواب کے لیے داخلِ وظیفہ کرلیا۔ وہ اِنْ شَآءَ اللّٰه تعالٰی بہت اچھے گئے، مگر دنیا میں ان سے ملنے کی حَسرت رہ گئی۔ مولیٰ تعالیٰ آخرت میں زیرِ لِوائے سرکارِ غوثیت (یعنی غوثِ پاک رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے جھنڈے تلے) ملائے، اٰمین اَللّٰھُمَّ اٰمین۔

یک شہادت وفات دررمضان   مرگِ جمعہ شہادتِ دگرست

---

[1]: ایک پہاڑی سواری جس کے دونوں طرف لکڑی اور درمیان میں دری لگی ہوتی ہے۔

مــرض تپ شہــادتِ سو میں　　بہــر ہــر ســہ شہــادتِ خبرست

درمــزارست چشمِ وا یــعــنی　　پئے دیدارِ یــار مــنتظــر ســت

مــردہ ہــرگــز نــہ معین الدین　　کہ تراچوں نعیم دیں پسر ست

(یعنی: رمضان میں مرنا شہادت کی ایک قسم ہے، جُمُعہ کے دن مرنا شہادت کی دوسری قسم ہے۔ بُخار میں مرنا شہادت کی تیسری قسم ہے، ان تینوں شہادتوں کا ذکر حدیث میں موجود ہے۔ مزار میں بھی آنکھ کھلی ہے، اس لئے کہ دیدارِ یار کے منتظر ہیں۔ معین الدین (آپ) ہرگز مردہ نہیں، اس لیے کہ آپ کا بیٹا نعیم الدین جیسا ہے۔)

فسادیوں کی توبہ

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کا اندازِ بیان ایسا مَسحور کُن تھا کہ اپنے تو داد دیتے ہی تھے مخالفین بھی دم بخود رہ جاتے تھے۔ ایک مرتبہ ''رانا دھول پور'' کے علاقے میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان تھا، لوگوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے جُوق درجُوق شرکت کی۔ جب بیان شروع ہوا تو شر پسندوں کا ایک ٹولا آیا اور بیٹھ گیا۔ جب انہوں نے حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کا خطاب سنا تو وہ مَسحور ہو کر رہ گئے، ان کی تُرکی تمام ہوگئی اور انہیں اپنے تہی دامن ہونے کا اِحساس ہو گیا۔ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے بیان کے بعد عام اِعلان فرمایا: ''اگر کسی کو میری تقریر پر کوئی اِشکال (واعتراض) ہو تو بیان کرے، اس کو مطمئن کیا جائے گا۔'' تو یہ پوری جماعت کھڑی ہوگئی اور کہا: حضور! اِشکال تو کوئی نہیں پر اتنی عرض ہے کہ ہم فساد کے لیے آئے تھے، لیکن آپ کی تقریر نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں، اب اتنا کرم فرمایئے کہ ہمیں توبہ کرائیں اور آج شام اسی موضوع پر ہمارے مَحلّے میں بھی بیان فرمائیں۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَــلُّــوا عَــلَــی الْــحَبِیــب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

داڑھی رکھنے کے لئے خاموش انفرادی کوشش

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے ایک خِدمَت گُزار کا بیان ہے: شروع میں میری داڑھی خَشْخَشِی ہوتی تھی اور صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل اس بات کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ ایک دن بڑے پیار بھرے انداز میں میرے چہرے کو اپنے دونوں

ہاتھوں میں لے کر بڑے معنی خیز انداز میں مُسکراتے ہوئے فرمانے لگے: ''مولانا! کیا حال ہے؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اس اندازِ نصیحت سے میں اتنا مُتاَثِّر ہوا کہ آج 60 برس سے زائد ہونے کو آئے ہیں کبھی داڑھی حدِّ شرع (یعنی ایک مٹھی) سے کم نہیں ہوئی۔

اِمام بنانے سے پہلے قِراءَت دُرُست کروائی

خلیفۂ صَدرُالافاضِل حضرت مولانا مفتی سَیِّد غلام معینُ الدِّین نَعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا بیان ہے کہ جب سے صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کو مرضِ ذیابَیطُس (شوگر) نے جماعت کرانے سے روکا ہوا تھا، اس وقت سے مسجد میں نماز باجماعت کے لئے مجھے ہی فرماتے تھے۔ اگرچہ میری قراءتِ قرآن کی تصحیح میرے والد صاحب نے شروع ہی میں کرادی تھی، پھر قواعد تجوید بھی سیکھے تھے لیکن حضرتِ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے اس کے باوُجود راتوں کو مشق کروا کر میری قراءت کی تصحیح کرائی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نظر میں میری قراءت دُرُست ہوئی تو مجھے آگے بڑھادیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی شاعری

اللہ تعالٰی نے حضرتِ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کو شعر گوئی کا بڑا پاکیزہ ذوق بخشا تھا۔ عَرَبی، فارسی اور اردو میں بڑی رَوانی سے شِعر کہتے تھے، بُلند و بالا تَخَیُّلات کو اس عمدَگی اور خوبی سے ادا کرتے کہ سننے والا جُھوم جُھوم جائے، لیکن اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی طرح آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا سرمایۂ شاعری حَمد و نَعت، مَنقَبت اور نصیحت آموز اشعار تک محدود ہے۔ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی شاعری کے مجموعے کا نام ''ریاضُ النَّعیم'' ہے۔ فِکرِ آخرت سے مَعْمور چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ ؎

فَصاحت سے کہتے ہیں مُوئے سفید کہ ہُشیار ہو، اب سَحَر ہوگئی
خُودی سے گزر، چل خدا کی طرف کہ عمرِ گرامی، بسر ہوگئی
غم و خونِ دل کھاتے پیتے رہے غریبوں کی اچھی گزر ہوگئی
نعیمؔ خطا کار مغفور ہو جو شاہِ جہاں کی نظر ہوگئی

ایک نعت شریف کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ ؎

دیکھئے سیمائے انور، دیکھئے رُخ کی بہار مہرِ تاباں دیکھئے، ماہِ دَرَخشاں دیکھئے
دیکھئے وہ عارِض اور وہ زُلفِ مُشکیں دیکھئے صبح روشن دیکھئے، شامِ غریباں دیکھئے
جلوہ فرما ہیں جبینِ پاک میں آیاتِ حق مُصحف رُخ دیکھئے تفسیرِ قرآں دیکھئے
یہ نعیمؔ زار کیسا ہجر میں بے تاب ہے دیکھئے اِس کی طرف، اے شاہِ شاہاں دیکھئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تصنیف وتالیف

حضرتِ سیِّدُ ناصَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے بے پناہ دینی وملّی مَصروفیات کے باوُجود تصنیف وتالیف کا بڑا ذخیرہ یادگار چھوڑا۔ آپ نے ۱۳۴۳ھ بمطابق 1924ء میں مرادآباد سے ماہنامہ ''اَلسَّوَادُ الْاَعْظَم'' جاری فرمایا جس میں مسلمانوں کی خوب تَربِیَت فرمائی، آپ کی یادگار کُتُب یہ ہیں: ﴿۱﴾ تفسیر خزائن العرفان ﴿۲﴾ نعیم البیان فی تفسیر القرآن ﴿۳﴾ الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ ﴿۴﴾ اطیب البیان دررد تقویۃ الایمان ﴿۵﴾ اسواط العذاب علی قوامع القباب ﴿۶﴾ آداب الاخیار ﴿۷﴾ سوانح کربلا ﴿۸﴾ سیرت صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم ﴿۹﴾ التحقیقات لدفع التلبیسات ﴿۱۰﴾ ارشاد الانام فی محفل لمولود والقیام ﴿۱۱﴾ کتاب العقائد ﴿۱۲﴾ زاد الحرمین ﴿۱۳﴾ الموالات ﴿۱۴﴾ گلبن غریب نواز ﴿۱۵﴾ شرح شرح مائۃ عامل ﴿۱۶﴾ پراچین کال ﴿۱۷﴾ شرح بخاری (نامکمل غیر مطبوع) ﴿۱۸﴾ شرح قطبی (نامکمل غیر مطبوع) ﴿۱۹﴾ ریاض نعیم (مجموعہ کلام) ﴿۲۰﴾ کشف الحجاب عن مسائل ایصال ثواب ﴿۲۱﴾ فرائد النور فی جرائد القبور۔

خیر خواہی

خلیفۂ صَدرُ الافاضِل حضرت مولانا مفتی سَیِّد غلام معینُ الدِّین نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا بیان ہے کہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے وصال سے تین روز قبل کا واقعہ ہے کہ میرے کان میں شدید درد تھا اور بے ساختہ سوتے جاگتے کان پر ہاتھ جاتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے صُبح کے وقت اِشارے سے قلم دوات طلب فرمائی۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بیماری کی حالت میں لکھا: ''میں رات کو دیکھتا ہوں کہ بے اختیار بار بار تمہارا ہاتھ کان پر جاتا ہے جاؤ! ڈاکٹر مشتاق کو دکھاؤ۔''

ذکر اللہ عزوجل کی عادت

انہی کا بیان ہے: صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کا معمول تھا کہ اُٹھتے بیٹھتے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ

الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھتے تھے۔عَلالت کے زمانے میں یہ شوق مزید بڑھ گیا تھا۔اپنی وفات سے کچھ ایّام قبل کلمۂ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ پڑھتے رہتے تھے۔ایک روز مجھ سے فرمایا:''شاہ جی! گواہ رہنا جب مجھے افاقہ ہوتا ہے،تو میں کلمۂ شہادت پڑھتا ہوں۔'' غالبًا یہ ''اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ (یعنی تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو)'' ارشادِ نبوی کے ماتحت عمل فرمایا گیا،ورنہ کہاں میں اور کہاں اس بُقعۂ نور کے لیے شہادت (یعنی گواہی)!

وقتِ رُخصت کے حالات

انہی کا بیان ہے: گیارہ بجے کا وقت تھا،صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے اپنی سہ دری کے تینوں دروازے بند کرادیئے۔کمرے میں میرے اور حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سوا کوئی نہ تھا۔تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی،اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خاموش ہوگئے۔تقریباً ساڑھے گیارہ بجے فرمایا،پنکھا کھول دو،میں نے کھول دیا،پھر فرمایا: کم کردو،میں نے اس کی رفتار نمبر 2 پر کردی،پھر فرمایا اور کم کردو،میں نے نمبر 3 پر رفتار کردی،کچھ وقفے کے بعد فرمایا اور کم کردو،اب میں نے پنکھے کا رُخ دیوار کی طرف کردیا،تاکہ دیوار سے ٹکرا کر ہوا پہنچے کچھ وقفے کے بعد فرمایا: بند کردو۔اس کے بعد فرمانے لگے: میرا بازو دباؤ۔چُنانچِہ میں چار پائی کی داہنی جانب بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا،دیکھا کہ زَبانِ اَقدَس سے کچھ فرما رہے ہیں اور چہرۂ اَقدَس پر بے حد پسینہ ہے۔میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے نظرِ مبارک اٹھا کر میری طرف ملاحظہ فرمایا،پھر آواز سے کلمۂ پاک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنا شروع کیا۔لیکن دم بدم آواز پست سے پست ہوتی چلی گئی،ٹھیک بارہ بج کر 25 مِنَٹ پر مجھے پھیپھڑوں کی حَرَکت بند ہوتی معلوم ہوئی،خود ہی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے رُو بقبلہ ہو کر اپنے ہاتھ پیر سیدھے کر لئے تھے۔یوں ۱۹ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷ھ کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے جانِ پاک،جانِ آفریں کے سپرد ہوئی۔**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

میرے جنازے کی نُمائش نہ کرنا

حضرت مولانا مفتی سَیِّد غلام معینُ الدِّین نَعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا بیان ہے کہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے

مجھ سے فرمایا: میرے جنازے کی نُمائش نہ کرنا، اگرلوگ زیادہ اِصرار کریں توصِرف مَحلّہ چوکی حسن خان تحصیلی اسکول، نئی سڑک اورکاٹھ دروازے سے ہوتے ہوئے مدرَسے کے صحن میں نَمازِ جنازہ ادا کرنا، وہاں سے سیدھا میری آخری آرام گاہ لے جانا۔

ایمان افروز خواب

حضرتِ سیِّدُ ناصدُرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی وفات سے پہلے حضرت مولانا مفتی سَیِّد غلام معینُ الدِّین نعیمی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی نے ایک ایمان افروزخواب دیکھا کہ ایک نہایت عالی شان بُقعۂ نور کمرہ ہے، چاروں طرف قالین پر گاؤ تکیے لگے ہوئے ہیں، ایک طرف حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ رونق افروز ہیں، ایک طرف حضرتِ سَیِّدُ نا عثمانِ ذُوالنُّورَین، ایک طرف حضرت سَیِّدُنا مولیٰ مشکلکشا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم ایک طرف حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم تکیہ لگائے رونق افروز ہیں، آخر میں ایک کونے پر ایک نشست خالی ہے، کمرے کے دروازہ پر حضرت سَیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کسی کے اِنتِظار میں کھڑے ہیں کہ ایک طرف سے سفید عمامہ باندھے سفید ململ کی اچکن پہنے حضرتِ صَدرُالا فاضِل مولانا سَیّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی آرہے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: تمہاری نشست اندر خالی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: میرے لیے یہی بڑی سعادت ہے کہ جُوتیوں میں جگہ مل جائے، مگر حضرتِ سَیِّدُنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئے، حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ یہ کہہ کر اندر داخل ہوگئے: ''اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ (یعنی حکم ادب پرفوقیت رکھتا ہے)۔ اُس خالی نشست میں آپ کو لے جاکر بٹھایا گیا، آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ابھی پورے بیٹھے بھی نہیں تھے کہ میری آنکھ کسی وجہ سے کُھل گئی۔ صُبح میں نے حضرتِ صَدرُالا فاضِل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سامنے اپنا خواب بیان کیا، جسے سن کر حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکل آئے، فرمایا: ''میرا انتظار ہے، اب میں جارہا ہوں، یہی اس کی تعبیر ہے۔'' اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی غیر مَنقولہ جائیداد کو اپنے چاروں صاحبزادوں کو مُنتقِل فرمایا۔ مَنقولہ جائیداد کو تقسیم کیا، صرف آٹھ سو ۸۰۰ روپیہ اپنے تجہیز و تکفین اور علاج وغیرہ کے لیے باقی رکھا۔

مدینے کا مُسافِر

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان حَجِّ بَیْتُ اللّٰہ پر تشریف لے گئے۔ جب وہ مدینۂ

مُنَوَّرہ میں سرکارِدوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم کے دربارِ گُہربار میں حاضِر ہوئے تو سنہری جالیوں کے قریب دیکھا کہ حضرتِ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل بھی مَجْمَع میں موجود ہیں۔ ملاقات کی ہِمَّت نہ ہوئی کیونکہ باادب لوگ تو وہاں بات چیت نہیں کرتے۔ صلوٰۃ وسلام سے فارِغ ہونے کے بعد باہَر تلاش کیا مگر ملاقات نہ ہوئی۔ حضرت شیخُ الفَضِیلَت، شیخ العَرَبِ وَالْعَجَم قطبِ مدینہ سیِّدی ومولائی ضیاءالدِّین احمد قادِری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے دربارِ فَیض آثار پر حاضِر ہوئے کہ عَرَب وعَجَم کے تمام عُلَمائے حق اور مَشائخ کرام حَرَمَینِ طَیِّبَینْ کی حاضِری کے دوران حضرت شیخُ الفَضِیلَت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زِیارت کے لئے ضَرور حاضِر ہوتے تھے۔ وہاں بھی حضرتِ صدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے مُتَعلِّق کوئی معلومات حاصِل نہ ہوئیں۔ حیران تھے کہ صدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل اگر تشریف لائے ہیں تو کہاں گئے؟ دَریں اَثنامُرادآباد (ہند) سے تار حضرت شیخُ الفَضِیلَت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے آستانِ عَرش نِشان پر آیا کہ فُلاں دن فُلاں وقت حضرتِ صَدرُالافاضِل مولانا نعیمُ الدِّین صاحِب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مُرادآباد میں وِصال ہوگیا ہے۔ مُفَسِّرشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان نے جب وقت مِلایا تو وُہی وقت تھا جس وقت سنہری جالیوں کے قریب صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نظر آئے تھے، فوراً سمجھ گئے کہ جیسے ہی اِنْتِقال فرمایا، بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم میں صلوٰۃ سلام کے لئے حاضِر ہوگئے۔

مدینے کا مُسافِر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی نَوبَت بھی نہ آئی تھی سفینے میں

مزار شریف

جامعہ نَعِیمیہ (مرادآباد، ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آخِری آرام گاہ ہے۔ اللہ تعالٰی ہمیں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے فیوضات سے مُستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔[1] **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1]: اِس رسالے کا بیشتر مواد حضرت مولانا مفتی سیِّد غلام معین الدین نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی کتاب ''حیاتِ صدرالافاضل'' سے ماخوذ ہے۔

قرآنِ پاک تجوید کے ساتھ پڑھنے کی اهمیت

قراٰن پاک کو تجوید یعنی حروف کو ان کے مخارج اور صفات کے ساتھ پڑھنا فرض ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **"فتاویٰ رضویہ"** میں ارشاد فرماتے ہیں: "اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو **فرضِ عین** ہے اور بغیر اس کے **نماز قطعاً باطل** ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، ج۳،ص ۲۵۳، رضا فاؤنڈیشن) صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْغَنِی **"بہارِ شریعت"** میں فرماتے ہیں: "ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم "مَد" کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے، آج کل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ "مَد" کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے **"یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ"** کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیح حروف ہوتی، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام وسخت حرام ہے۔ (بہار شریعت، حصہ سوم، ج۱،ص ۵۴۷، مکتبۃ المدینہ) مزید صفحہ ۵۷۰ پر فرماتے ہیں: "جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے (اس کے لیے تھوڑی دیر مشق کر لینا کافی نہیں بلکہ) اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں (درست پڑھنے والے) کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانۂ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی، آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں باطل ہیں۔"

تجوید کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر حرف کی ادائیگی دوسرے حرف سے ممتاز ہو بالخصوص ایسے حروف جن کی آوازیں آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مولانا **امجد علی اعظمی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْغَنِی فرماتے ہیں: "ط ت، س ث ص، ذ ز ظ، ا ء ع، ہ ح، ض ظ د، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو "س ش، ز ج، ق ک" میں بھی فرق نہیں کرتے۔" (بہار شریعت، حصہ سوم، ج۱،ص ۵۷۰، مکتبۃ المدینہ) ایسے (ملتی جلتی آوازوں والے) حروف کی ادائیگی میں امتیاز نہ ہونے کی صورت میں، معنی میں تبدیلی سے متعلق قرآن پاک سے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

"ط" اور "ت" کی مثال (طِیْنٌ اور تِیْنٌ)

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ۝ (پ۸،الاعراف:۱۲) **ترجمۂ کنزالایمان:** تونے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا

وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ۝ (پ۳۰،التین:۱) **ترجمۂ کنزالایمان:** انجیر کی قسم اور زیتون

طِیْنٌ کے معنی: مٹی اور تِیْنٌ کے معنی: انجیر۔ اگر پہلی آیت میں طِیْنٌ کی جگہ تِیْنٌ پڑھا جائے تو معنی ہوں گے: تونے مجھے آگ سے بنایا اور اسے انجیر سے بنایا۔ اسی طرح تمام مثالوں میں ایسے الفاظ کے ساتھ ان کے معنی بھی لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ اندازہ ہو جائے کہ ایک حرف کی آواز کے بجائے دوسرے حرف کی آواز نکلے تو کس قدر معنوی فساد لازم آتا ہے۔

"ث" اور "س" کی مثال (ثُبَاتٌ اور سُبَاتٌ)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا۝ (پ۵،النسآء:۷۱) **ترجمۂ کنزالایمان:** اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو

وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا۝ (پ۱۹،الفرقان:۴۷) **ترجمۂ کنزالایمان:** اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ کیا اور نیند کو آرام اور دن بنایا اٹھنے کے لیے

ثُبَاتٌ کے معنی: تھوڑے تھوڑے اور سُبَاتٌ کے معنی: آرام۔

"ص" اور "س" کی مثال (صَدِیْدٌ اور سَدِیْدٌ)

مِّنْ وَّرَآىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَ یُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍۙ (پ۱۳، ابرٰھیم:۱۶)
ترجمۂ کنز الایمان: جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا

فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا (پ۴، النسآء:۹)
ترجمۂ کنز الایمان: تو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کریں

صَدِیْدٌ کے معنی: پیپ اور سَدِیْدٌ کے معنی: سیدھا

"ح" اور "ہ" کی مثال (مَحْجُوْرٌ اور مَهْجُوْرٌ)

وَ جَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا (پ۱۹، الفرقان:۵۳)
ترجمۂ کنز الایمان: اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ

وَ قَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (پ۱۹، الفرقان:۳۰)
ترجمۂ کنز الایمان: اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرالیا

مَحْجُوْرٌ کے معنی: رکا ہوا اور مَهْجُوْرٌ کے معنی: چھوڑا ہوا

"د" اور "ض" کی مثال (دَلَّ اور ضَلَّ)

فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ (پ۲۲، سبا:۱۴)
ترجمۂ کنز الایمان: پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى (پ۲۷، النجم:۲)
ترجمۂ کنز الایمان: تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے

دَلَّ کے معنی: بتایا اور ضَلَّ کے معنی: بہکا

"ذ" اور "ز" کی مثال (ذَرْعٌ اور زَرْعٌ)

ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ (پ۲۹، الحاقة:۳۲)
ترجمۂ کنز الایمان: پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے اسے پرودو

ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ (پ۲۳، الزمر:۲۱)
ترجمۂ کنز الایمان: پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی

ذَرْعٌ کے معنی: ناپ اور زَرْعٌ کے معنی: کھیتی

"ذ" اور "ظ" کی مثال (ذَلَّلَ اور ظَلَّلَ)

وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا یَاْكُلُوْنَ (پ۲۳، یٰسٓ:۷۲)
ترجمۂ کنز الایمان: اور انہیں ان کے لیے نرم کردیا تو کسی پر سوار ہوتے اور کسی کو کھاتے ہیں

وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى (پ۱، البقرة:۵۷)
ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر مَن اور سلویٰ اُتارا

ذَلَّلَ کے معنی: نرم کیا اور ظَلَّلَ کے معنی: سائبان کیا

"ق" اور "ک" کی مثال (قَلْبٌ اور كَلْبٌ)

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (پ۱۹، الشعرآء:۸۹)
ترجمۂ کنز الایمان: مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ (پ۹، الاعراف:۱۷۶)
ترجمۂ کنز الایمان: تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے

قَلْبٌ کے معنی: دل اور کَلْبٌ کے معنی: کتا

"ء" اور "ع" کی مثال (اَلِیۡمٌ اور عَلِیۡمٌ)

وَ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾ (پ ۲۵، الشورٰی: ۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے

وَ اللّٰهُ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۷۶﴾ (پ ۶، المآئدۃ: ۷۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے

اَلِیۡمٌ کے معنی: دردناک اور عَلِیۡمٌ کے معنی: جاننے والا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"نماز کے احکام"** میں فرماتے ہیں: واقعی وہ مسلمان بڑا بدنصیب ہے جو دُرُست **قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا**۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ **قرآن وسنت** کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کے بے شمار مدارس بنام **"مَدرَسَۃُ الۡمَدِیۡنَہ"** قائم ہیں اِن میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو **قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ** کی مفت تعلیم دیجاتی ہے نیز بالغان کو عُموماً بعد نمازِ عِشاء حُروف کی صحیح ادائیگی کیساتھ ساتھ سنّتوں کی تربیّت دی جاتی ہے۔ **کاش! تعلیمِ قراٰن** کی گھر گھر دھوم پڑ جائے۔ **کاش!** ہر وہ اسلامی بھائی جو **صحیح قرآن شریف** پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شروع کر دے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں یعنی جو دُرُست پڑھنا جانتی ہیں وہ دوسری اسلامی بہنوں کو پڑھائیں اور نہ جاننے والیاں ان سے سیکھیں اِنۡ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ پھر تو ہر طرف **تعلیمِ قراٰن** کی بہار آ جائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے اِنۡ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت شوق سے کرنا ہمارا کام ہو جائے (نماز کے احکام ص ۲۱۱، مکتبۃ المدینہ)

ضروری ہدایات

قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے وقت جہاں بعض جگہوں پر حروف کی تبدیلی سے معنی میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے یونہی زبر، زیر اور پیش کی تبدیلی بھی معنی بدل جانے کا باعث ہوتی ہے، جس میں بعض اوقات نوبت کفر تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ ذیل میں چند مثالیں ذکر کی جارہی ہیں انہیں پڑھ کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ ذرا سی غلطی سے معنی کس حد تک بدل جاتا ہے۔

نمبر شمار	مقام	صحیح	صحیح ترجمہ	غلط	غلط ترجمہ
1	پارہ 1، سورۃ الفاتحۃ، آیت 6	اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ	جن پر تُو نے احسان کیا	اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡهِمۡ	جن پر میں نے احسان کیا
2	پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت 124	وَ اِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ	اور جب ابراہیم کو اسکے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا	وَ اِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰهٖمُ رَبَّهٗ	اور جب ابراہیم نے اپنے رب کو کچھ باتوں سے آزمایا
3	پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 251	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوۡتَ	قتل کیا داود نے جالوت کو	قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوۡتُ	قتل کیا جالوت نے داود کو
4	پارہ 16، سورۃ طٰہٰ، آیت 121	وَ عَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ	اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی	وَ عَصٰۤی اٰدَمَ رَبُّهٗ	اور آدم کے رب سے آدم کے حکم میں لغزش واقع ہوئی

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے اشاعتی ادارے ''مکتبۃُ المدینہ'' کا آغاز آج سے تقریباً 25 سال قبل ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ نے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کرنے سے فرمایا۔ بعد میں ''مکتبۃُ المدینہ'' کے مزید شعبے بھی قائم ہوئے اور سنتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرات کی لاکھوں کیسٹیں، سی ڈیز اور وی سی ڈیز دنیا بھر میں پہنچنے کے ساتھ ساتھ فقہ وحدیث، تصوف وحکایات پر مشتمل امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ اور دیگر علمائے کرام دامت فیوضھم کی سینکڑوں کتابیں بشمول رسائل زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔ اب ''مکتبۃُ المدینہ'' قرآن مجید کی طباعت کے بعد ''کنزالایمان مع خزائن العرفان'' کی سعادت بھی حاصل کر رہا ہے یقیناً قرآن پاک چھاپنے کا کام بہت احتیاط طلب اور مشکل ہے مگر امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ کی خواہش پر مجلسِ ''مکتبۃُ المدینہ'' نے اس اہم ذمہ داری کو قبول کیا۔

قرآن پاک چھاپنے کے مدنی پھول

جب صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے ترجمۂ قرآنِ پاک کے لیے اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے قرآنِ پاک چھاپنے کے حوالے سے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''یہ تو بہت ضروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہوگی؟ اس کی طباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ ﴿۱﴾ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، ﴿۲﴾ باوُضو کاپیوں اور حروفوں کی تصحیح کرنا اور ﴿۳﴾ تصحیح بھی ایسی ہو کہ اعراب نقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ ﴿۴﴾ پریس مین ہمہ وقت باوضو رہے، ﴿۵،۶﴾ بغیر وضو نہ پتھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، ﴿۷﴾ پتھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور ﴿۸﴾ چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں انکو بھی بہت احتیاط سے رکھا جائے۔ (تذکرہ صدرالشریعہ ص ۷ ا مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو اور بہنو......! اگر چہ فی زمانہ چھپائی کیلئے جدید ترین مشینیں آ چکی ہیں، پھر بھی ہم نے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کے عطا کردہ اِن مدنی پھولوں پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے۔

مَدَنی التجاء:

ہماری ہر ممکنہ کوشش رہی ہے کہ ''کنزالایمان مع خزائن العرفان'' کے اِس نسخے میں کتابت وغیرہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ رہ جائے پھر بھی بتقاضائے بشریت خطا ہونا خارج از امکان نہیں، لہٰذا اگر کوئی اسلامی بھائی اس میں کسی بھی قسم کی کیسی ہی غلطی پائے تو پہلی فُرصت میں ''مکتبۃُ المدینہ'' پر رابطہ کر کے تحریراً مطلع فرما دے۔

مجلس مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

سرٹیفیکیٹ

محکمہ اوقاف حکومت سندھ

تاریخ اجراء 26-8-2008 ترتیب نمبر 201

مقام اجراء حیدرآباد / کراچی رجسٹریشن نمبر R.A.A- 201

رجسٹریشن سرٹیفیکیٹ

تصدیق کی جاتی ہے کہ فرد / کمپنی / پریس مکتبۃ المدینہ - محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی (فیضان مدینہ)

کواشاعت قرآن پاک (طباعتی اغلاط سے مبرا) ایکٹ ایل، آئی، وی ۱۹۷۳ء کے تحت بطور 'ناشر قرآن' رجسٹرڈ کرلیا گیا ہے

Syed Mohd ...

Research & Registration Officer Auqaf

دستخط ناظم اعلیٰ محکمہ اوقاف سندھ

سید محمد عظمت علی نوری

ریسرچ و رجسٹریشن آفیسر

تصدیق

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ

محکمہ اوقاف حکومتِ سندھ نے اس کی تصدیق کی ہے کہ اس کے متن میں کوئی کمی بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے۔